تاریخ ابن کثیر

البدایۃ والنہایۃ

حصّہ
سیزدہم چہاردہم

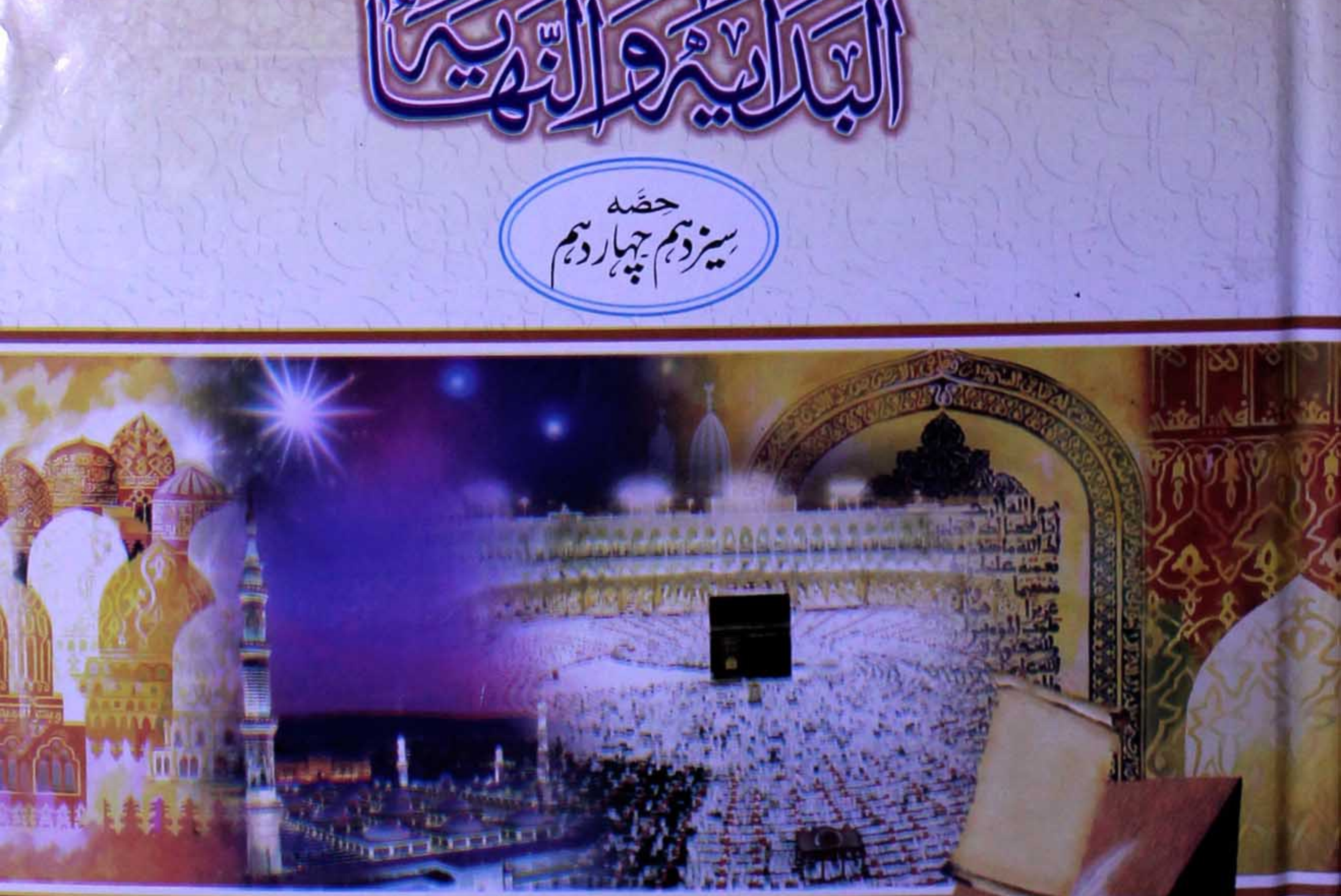

علّامہ حافظ ابُوالفداء عمادُالدّین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈیمی
اُردو بازار کراچی

تاریخ ابن کثیر

ابو الفدا حافظ ابن کثیر دمشقی

Marfat.com

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃ وَالنِّھَایَۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۳

یہ حصہ ۵۸۹ھ سے ۶۹۷ھ تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس میں بنو عباس کی حکومت کے زوال کی دردناک داستان کا بیان ہے کہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف نے اس عظیم حکومت کی کیسے اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ علاوہ ازیں اعیان و مشاہیر اسلام کے حالات بھی مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱ھ۔۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی

Marfat.com

البِدَایۃ والنِّہَایۃ

مصنفہ علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر کے حصہ سوم، چہارم کے اردو ترجمے کے

جملہ حقوق اشاعت وطباعت، تصحیح وترتیب وتبویب قانونی بحق

طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈیمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	تاریخ ابن کثیر (جلد نمبر ۱۳)
مصنف	.....	علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر
ترجمہ	.....	مولانا اختر فتح پوری
ناشر	.....	نفیس اکیڈیمی۔ کراچی
طبع اوّل	.....	جنوری ۱۹۸۹ء
ایڈیشن	.....	آفسٹ
ضخامت	.....	۴۰۸
ٹیلیفون	.....	۰۲۱۔۷۷۲۲۰۸۰

Marfat.com

تعارف جلد سیزدھم

البدایہ والنہایہ کی تیرھویں جلد کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ہمیں ایک گونہ مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ اب اس کے بعد اس کی آخری جلد ہی کا ترجمہ باقی رہ گیا ہے۔

یہ جلد ۵۸۹ھ سے ۶۹۷ھ کے حالات پر مشتمل ہے' اس میں بنو عباس کی حکومت کے زوال کی دردناک داستان کا بیان ہے کہ کس طرح تاتاریوں نے اسے تاخت وتاراج کیا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات نے اس عظیم حکومت کی کیسے اینٹ سے اینٹ بجادی' جس کا مقابلہ روم وایران کی سلطنتیں بھی نہ کرسکتی تھیں' عروس البلاد بغداد جو دنیا بھر کے علماء' شعراء' خطباء' حکما اور فضلاء کا مرکز تھا' یوں برباد ہوا کہ گویا یہاں اس کا وجود ہی نہ تھا' اس بدقسمت قوم کو جب بھی نقصان پہنچا ہے اپنوں ہی کے ہاتھ سے پہنچا ہے' خلیفہ معتصم کے وزیر ابن علقمی نے اپنے چند رشتہ داروں کے معمولی سے نقصان سے برافروختہ ہو کر جس طرح بنو عباس کی چار سو سالہ مضبوط اور شاندار حکومت کا ستیاناس کروایا' یہ تاریخ کا ایک عبرت ناک باب ہے۔ اور مسلمان قوم کو دعوت دے رہا ہے کہ وہ غداروں سے ہوشیار رہے' بہت سے لوگ بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیوں کا کردار ادا کرتے ہیں اور وہ' جو بظاہر صاف نظر آتے ہیں' اندر سے سانپ ہوتے ہیں اور وہ جو بظاہر ہستیاں بنے ہوتے ہیں حقیقت میں پستیاں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے مسلمان قوم کو محفوظ فرمائے۔

علاوہ ازیں اس جلد میں اعیان ومشاہیر اسلام کے حالات کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے' جن کا مطالعہ واقعہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے قارئین کے لیے اس کا مطالعہ بڑی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

البدایہ والنہایہ کی یہ جلد مسلمانوں کے باہمی انتشار وخلفشار کا مرقع ہے کہ کس طرح انہوں نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے پاپڑ بیلے' لیکن خود ہی اوج ثریا سے تحت الثریٰ میں جا گرے۔

اللہ تعالیٰ اس امت کو باہمی انتشار وخلفشار سے بچا کر اتحاد واتفاق کے راستے پر گامزن فرمائے۔ آمین

اختر فتح پوری

۱۰-۱۲-۸۷

Marfat.com

فہرست البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۱۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	آپ کا ترکہ اور مختصر حالات	۲۳
2	باب	۲۵
3	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۶
4	امیر بکتمر صاحب خلاط	//
5	اتابک عزالدین مسعود	//
6	جعفر بن محمد بن فطیرا	//
7	یحییٰ بن سعید غازی	//
8	سیدہ زبیدہ	//
9	شیخہ صالحہ فاطمہ خاتون	۲۷
10	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۹
11	احمد بن اسماعیل یوسف	//
12	ناظم شاطبیہ ابن الشاطبی	//
13	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۱
14	علی بن حسان بن سافر	//
15	مؤید الدین ابوالفضل	۳۲
16	الفخر محمود بن علی	//
17	ابوالغنائم محمد بن علی	//
18	فقیہ ابوالحسن علی بن سعید	//
19	شیخ ابوالشجاع	//
20	سیف الاسلام طغتکین	۳۵
21	امیر کبیر ابوالہیجا السمین الکردی	//
22	قاضی بغداد ابوطالب علی بن علی بن ہبۃ اللہ بن محمد بخاری	//
23	بغداد میں طالبیوں کا نقیب سید شریف	۳۵
24	الست عذرا بنت شہنشاہ	۳۶
25	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۷
26	العوام بن زیادہ	//
27	قاضی ابوالحسن علی بن رجاء بن زہیر	//
28	امیر عزالدین حرویلی	۳۸
29	حاکم مصر عزیز کی وفات	//
30	سلطان ابومحمد یعقوب بن یوسف	۴۰
31	امیر مجاہدالدین قیماز الرومی	۴۱
32	ابوالحسن محمد بن جعفر	۴۲
33	شیخ جمال الدین ابوالقاسم	//
34	سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ	۴۳
35	نظام الدین مسعود بن علی	//
36	ابوالفرج بن عبدالمنعم بن عبدالوہاب	۴۴
37	مجدالدین فقیہ	//
38	امیر صارم الدین قایماز	//
39	امیر لؤلؤ	//
40	شیخ شہاب الدین طوسی	//
41	شیخ ظہیر الدین عبدالسلام فارسی	۴۵
42	شیخ علامہ بدرالدین ابن عسکر	//
43	شاعر ابوالحسن	//
44	ابوعلی عبدالرحیم بن قاضی اشرف	//
45	عبدالرحمٰن بن علی	۴۹

Marfat.com

46	عماد کاتب اصبہانی	۵۲	73	ابوالفدا اسماعیل بن برتعس سنجاری	//
47	امیر بہاؤالدین قراقوش	//	74	ابوالفضل بن الیاس بن جامع اربلی	۶۶
48	مکلبہ بن عبداللہ المستنجدی	۵۳	75	ابوالسعادات الحلی	//
49	ابومنصور بن ابی بکر شجاع	//	76	ابوغالب بن کمونہ یہودی	//
50	ابوطاہر برکات بن ابراہیم بن طاہر	۵۴	77	شرف الدین ابوالحسن	۶۷
51	قاضی ابن الزکی	//	78	التقی عیسیٰ بن یوسف	//
52	خطیب الدولعی	۵۵	79	ابوالغنائم المرکسیلار بغدادی	۶۸
53	شیخ علی بن علی بن علیش	//	80	ابوالحسن علی بن سعاد الفارسی	//
54	الصدر ابوالثنا' حماد بن عبداللہ	//	81	خاتون	//
55	نیفشا بنت عبداللہ	۵۶	82	امیر مجیرالدین طاشتکین المستنجدی	//
56	ابن المحتسب شاعر ابوالسکر	//	83	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۷۰
57	ملک غیاث الدین غوری	۵۷	84	عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر	//
58	امیر علم الدین ابومنصور	//	85	ابوالحزم مکی بن زیان	//
59	قاضی الضیاء الشہرزوری	//	86	اقبال خادم	//
60	عبداللہ بن علی بن نصر بن حمزہ	//	87	اس سال وفات پانے والے اعیان	۷۴
61	ابن النجاء الواعظ	۵۸	88	امیر بنیامین بن عبداللہ	//
62	زمرد خاتون	//	89	حنبل بن عبداللہ	//
63	ابوالقاسم بہاؤالدین	۶۱	90	عبدالرحمٰن بن عیسیٰ	۷۵
64	حافظ عبدالغنی مقدسی	//	91	امیر زین الدین قرابا الصلاحی	//
65	ابوالفتوح اسعد بن محمود العجلی	۶۲	92	عبدالعزیز طبیب	//
66	البنانی شاعر	۶۳	93	العفیف بن الدرجی	//
67	ابوسعید الحسن بن خلد	//	94	ابومحمد جعفر بن محمد	//
68	العراقی محمد بن العراقی	//	95	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۷۷
69	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۶۴	96	ابوالفتح محمد بن احمد بن بختیار	//
70	ابوالحسن علی بن عنتر بن ثابت الحلی	//	97	مصر کا قاضی القضاۃ	//
71	ابونصر محمد بن سعداللہ	۶۵	98	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۷۸
72	ابوالعباس احمد بن مسعود	//	99	ابویعقوب یوسف بن اسماعیل	//

Marfat.com

100	ابوعبداللہ محمد بن الحسن	//	127	سنجر بن عبداللہ الناصری	//
101	ابوالمواہب معشوق بن منیع	//	128	قاضی السلامیہ	//
102	ابن حروف	۷۹	129	تاج الامناء	//
103	ابوعلی یحییٰ بن الربیع	//	130	النسابۃ الکلبی	۹۴
104	ابن اثیرؒ مؤلف جامع الاصول والنہایہ	//	131	مشہور طبیب المہذب	//
105	المجلد المطرزی النحوی الخوارزمی	۸۰	132	الجزولیؒ مؤلف المقدمۃ القانون	//
106	الملک المغیث	//	133	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۵
107	مسعود بن صلاح الدین	//	134	ابراہیم بن علی	//
108	امام فخر الدین رازی	//	135	الرکن عبدالسلام بن عبدالوہاب	//
109	شاہ موصل نورالدین کی وفات کا بیان	۸۳	136	ابومحمد عبدالعزیز بن محمود بن المبارک	۹۶
110	شیخ ابوعمر	۸۵	137	حافظ ابوالحسن علی بن الانجب	//
111	شیخ الحدیث ابن طبرزد	۸۷	138	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۷
112	سلطان ملک عادل ارسلان شاہ	//	139	حافظ عبدالقادر الرہادی	//
113	ابن سکینہ عبدالوہاب بن علی	۸۸	140	ابوجیہ الاعمیٰ	//
114	مظفر بن ساسیر	//	141	ابومحمد عبدالعزیز بن ابی المعالی	۹۸
115	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۸۹	142	شیخ الفقہ کمال الدین مودود	//
116	ابن حمدون تاج الدین	//	143	زید بن الحسن	۹۹
117	شاہ روم خسرو شاہ	//	144	العز محمد بن حافظ عبدالغنی مقدسی	۱۰۲
118	امیر فخر الدین سرکس	۹۰	145	ابوالفتوح محمد بن علی بن المبارک	//
119	الشیخ الکبیر المعمر الرحلہ ابوالقاسم ابوبکر ابوالفتح	//	146	شریف ابوجعفر	//
120	قاسم الدین ترکمانی	//	147	ابوعلی فرید بن علی	//
121	نجم الدین ایوب	۹۱	148	ابوالفضل رشوان بن منصور	//
122	فقیہ حرم شریف	//	149	محمد بن یحییٰ	۱۰۳
123	ابوالفتح محمد بن سعد بن محمد دیباجی	//	150	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۰۵
124	شیخ صالح	//	151	علامہ امام شیخ عماد	//
125	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۲	152	قاضی جمال الدین ابن الحرستانی	۱۰۶
126	وزیر معز الدین ابوالمعالی	۹۳	153	امیر بدرالدین محمد بن ابی القاسم	//

Marfat.com

154	شجاع محمود المعروف بابن الدماع	۱۰۷
155	شیخہ صالح عابدہ زاہدہ	//
156	فرنگیوں کے دمیاط پر قبضہ کرنے کا بیان	۱۰۸
157	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۱۰
158	قاضی شرف الدین	//
159	عماد الدین ابوالقاسم	//
160	ابوالیمن نجاح بن عبداللہ حبشی	۱۱۱
161	ابوالمظفر محمد بن علوان	//
162	ابوالطیب رزق اللہ بن یحییٰ	//
163	چنگیز خاں کا ظہور اور تاتار کا دریائے جیحوں کو عبور کرنا	//
164	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۱۴
165	ست الشام	//
166	ابوالبقا مؤلف الاعراب واللباب	//
167	حافظ عماد الدین ابوالقاسم	۱۱۵
168	ابن الدادی	//
169	ابوزکریا یحییٰ بن قاسم	//
170	صاحب الجواہر	۱۱۶
171	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۲۳
172	ملک فائز	//
173	شیخ الشیوخ صدر الدین	۱۲۴
174	صاحب حماہ	//
175	صاحب آمد	//
176	شیخ عبداللہ الیونینی	//
177	ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن ابی بکر	۱۲۶
178	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۲۷
179	یاقوت کاتب موصلی	//
180	جلال الدین حسن	//
181	شیخ صالح	۱۲۸
182	خطیب موفق الدین	//
183	محدث تقی الدین ابوطاہر	//
184	ابوالغیث شعیب بن ابی طاہر بن کلیب	//
185	ابوالعز شرف بن علی	//
186	ابوسلیمان داؤد بن ابراہیم	۱۲۹
187	ابوالمظفر عبدالودود بن محمود بن المبارک	//
188	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۳۰
189	عبدالقادر بن داؤد	//
190	ابوطالب یحییٰ بن علی	//
191	قطب الدین عادل	۱۳۱
192	شیخ نصر بن ابی الفرج	//
193	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۳۲
194	موفق الدین عبداللہ بن احمد	//
195	فخر الدین بن عساکر عبدالرحمٰن بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر	۱۳۳
196	سیف الدین محمد بن عروہ موصلی	۱۳۴
197	شیخ ابوالحسن روزبہاری	//
198	رئیس عزالدین مظفر بن اسعد	//
199	خلیفہ کا حاجب امیر کبیر	//
200	ابوعلی حسن بن المحاسن	۱۳۵
201	ابوعلی یحییٰ بن المبارک	//
202	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۳۷
203	ابوالکرم مظفر بن المبارک	//
204	محمد بن ابی الفرج بن برکتہ	//
205	ابوبکر بن حلبۃ الموازینی البغدادی	۱۳۸

Marfat.com

206	احمد بن جعفر بن احمد	۱۳۸
207	خلیفہ ناصر لدین اللہ کی وفات اور اس کے بیٹے الظاہر کی خلافت	//
208	الظاہر بن الناصر کی خلافت	۱۳۹
209	اس سال وفات پانے والے اعیان	۱۴۱
210	ابوالحسن علی، ملقب ملک افضل	//
211	امیر سیف الدین علی	//
212	شیخ علی کردی	//
213	الفخر ابن تیمیہ	۱۴۲
214	وزیر بن شکر	//
215	ابواسحاق ابراہیم بن المظفر	//
216	ابوالحسن علی بن الحسن	۱۴۳
217	البھاسنجاری	//
218	عثمان بن عیسیٰ	//
219	ابومحمد عبداللہ بن احمد الرسوی	۱۴۴
220	ابوالفضل عبدالرحیم بن نصر اللہ	//
221	ابوعلی الحسن بن علی	//
222	ابوبکر محمد بن یوسف بن الطباخ	//
223	ابن یونس، شارح التنبیہ	//
224	خلیفہ الظاہر کی وفات اور اس کے بیٹے المستنصر کی خلافت	۱۴۶
225	المستنصر باللہ عباسی کی خلافت	۱۴۷
226	خلیفہ الظاہر کے بعد اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۴۸
227	الجمال المصری	//
228	المعتمد والی دمشق	۱۴۹
229	صالحیہ کے راستے میں السبلیہ کو وقف کرنے والا	۱۵۰
230	دمشق وحلب میں الرواحیہ کا وقف کرنے والا	۱۵۰
231	ابومحمد محمود بن مودود بن محمود	//
232	یاقوت یعقوب بن عبداللہ	//
233	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۵۲
234	چنگیز خان	//
235	سلطان ملک معظم	۱۵۷
236	ابوالمعالی اسعد بن یحییٰ	۱۵۸
237	ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد	//
238	ابوالنجم محمد بن القاسم بن ہبۃ اللہ التکرینی	//
239	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۶۱
240	ملک مسعود اقسیس بن کامل	//
241	محمد السبتی النجار	//
242	ابوالحسن علی بن سالم	//
243	ابویوسف یعقوب بن صابر حرانی	//
244	ابوالفتوح نصر بن علی بغدادی	۱۶۲
245	ابوالفضل جبرائیل بن منصور	//
246	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۶۴
247	زین الامناء، شیخ صالح	//
248	شیخ بیرم الماردینی	//
249	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۶۶
250	یحییٰ بن معطی بن عبدالنور	//
251	الدخوار الطبیب	//
252	قاضی ابوغانم بن العدیم	۱۶۷
253	ابوالقاسم عبدالمجید بن عجمی حلبی	//
254	ابواسحاق ابراہیم بن عبدالکریم	//
255	المجد البیسنی	//
256	جمال الدولہ	۱۶۸

Marfat.com

257	ملک امجد	۱۶۸	284	شیخ طی مصری	//
258	بہرام شاہ بن فروخشاہ بن شہنشاہ	//	285	شیخ عبداللہ ارمنی	//
259	جلال الدین تکش	۱۶۹	286	حلب کا قاضی القضاۃ	۱۸۲
260	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷۰	287	ابن الفارض	//
261	حافظ محمد بن عبدالغنی	//	288	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۸۳
262	جمال عبداللہ بن حافظ عبدالغنی المقدسی	//	289	ابن دحیہ	//
263	ابوعلی الحسین بن ابی بکر المبارک	//	290	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۸۵
264	ابوالفتح المسعود بن اسماعیل	//	291	ملک العزیز الظاہر	//
265	ابوبکر محمد بن عبدالوہاب	//	292	شاہ روم	//
266	حسام بن غزی	۱۷۱	293	ناصح حنبلی	//
267	ابوعبداللہ محمد بن علی	//	294	کمال بن مہاجر	//
268	ابوالثناء محمود بن رالی	//	295	شیخ حافظ ابوعمرو عثمان بن دحیہ	//
269	ابن معطی النحوی یحییٰ	۱۷۲	296	قاضی عبدالرحمٰن التکرینی	//
270	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷۳	297	ملک کامل کی وفات کا بیان	۱۸۸
271	ابوالقاسم علی بن شیخ ابوالفرج بن الجوزی	//	298	اس کے بعد ہونے والے واقعات	۱۸۹
272	وزیر صفی الدین بن شکر	//	299	الجواد	//
273	ملک ناصر الدین محمود	//	300	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۰
274	قاضی شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم	۱۷۴	301	محمد بن ہبۃ اللہ بن جمیل	//
275	ملک مظفر ابوسعید کوکبری	//	302	قاضی شمس الدین یحییٰ بن برکات	۱۹۱
276	ابوالمحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر	۱۷۵	303	شیخ شمس الدین بن الحوبی	//
277	شیخ شہاب الدین سہروردی	۱۷۶	304	شیخ صالح معمر	//
278	اسد الغابہ اور الکامل کے مصنف ابن اثیر	۱۷۷	305	صارم الدین	//
279	ابن المستوفی اربلی	//	306	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۲
280	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷۹	307	جمال الدین الحصیری حنفی	//
281	ابوالحسن علی بن ابی علی	//	308	وزیر جمال الدین علی بن حدید	۱۹۳
282	واقف الرکنیہ امیر رکن الدین منکورس الفلکی	//	309	جعفر بن علی	//
283	شیخ امام عالم رضی الدین	۱۸۰	310	حافظ کبیر زکی الدین	//

Marfat.com

311	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۵	338	نقیب النقباء خطیب الخطباء	//
312	شاہ حمص	//	339	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۰
313	قاضی الحوبی شمس الدین احمد بن خلیل	//	340	شیخ تقی الدین ابوالصلاح	//
314	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۷	341	حافظ ابن النجار مؤلف تاریخ	۲۱۱
315	حضرت محی الدین ابن عربی	//	342	حافظ ضیاء الدین المقدسی	۲۱۲
316	قاضی نجم الدین ابوالعباس	//	343	شیخ علم الدین ابوالحسن سنجاوی	//
317	یاقوت بن عبداللہ امین الدین الرومی	//	344	ربیعہ خاتون بنت ایوب	//
318	شمس بن النجار	۱۹۸	345	معین الدین الحسن بن شیخ الشیوخ	۲۱۳
319	کمال بن یونس	۱۹۹	346	سیف الدین قلج	//
320	صوفی عبدالواحد	//	347	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۵
321	ابوالفضل احمد بن اسفندیار	//	348	ملک منصور	//
322	ابوبکر محمد بن یحییٰ	//	349	الصائن محمد بن حسان	//
323	بغداد کے قاضی القضاۃ	//	350	فقیہ علامہ محمد بن محمود بن عبدالمنعم	//
324	مستعصم باللہ کی خلافت	۲۰۱	351	ضیاء عبدالرحمٰن الغماری	//
325	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۰۳	352	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۶
326	خاتون بنت عزالدین مسعود	//	353	حسین بن حسین بن علی	//
327	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۰۴	354	الشلوبین نحوی	//
328	شیخ شمس الدین ابوالفتوح	//	355	شیخ علی المعروف بالحریری	//
329	شیخ حافظ صالح	۲۰۵	356	امیر عزالدین ایبک واقف العزیہ	۲۱۷
330	واقف الکروسیہ	//	357	شہاب غازی بن عادل	//
331	ملک جواد یونس بن محمود	//	358	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۸
332	مسعود بن احمد بن مسعود	//	359	فضل الدین الخونجی	//
333	ابوالحسن بن یحییٰ بن الحسن	//	360	علی بن یحییٰ جمال الدین ابوالحسن المحرمی	//
334	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۰۷	361	شیخ ابوعمرو بن الحاجب	۲۱۹
335	ملک مغیث عمر بن صالح ایوب	//	362	اس سال میں قتل ہونے والے اعیان	۲۲۱
336	تاج الدین ابوعبداللہ بن عمر بن حمویہ	//	363	فخر الدین یوسف بن الشیخ بن حمویہ	//
337	وزیر نصر الدین ابوالازہر	//	364	بنی ایوب کے بعد المعز عزالدین ایبک ترکمانی کا	//

Marfat.com

	مصر کا بادشاہ بننا	۲۲۲	390	یوسف بن امیر حسام الدین	//
365	شاہ حلب ناصر بن العزیز بن الظاہر کا دمشق پر قبضہ کرنا	//	391	الصالحیہ کے ہسپتال کا وقف کرنے والا	۲۳۹
366	قبرستان صالح کا وقف کرنے والا صالح اسماعیل	۲۲۳	392	مجیر الدین یعقوب بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب	//
367	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۲۴	393	امیر مظفر الدین ابراہیم	۲۴۰
368	ملک معظم توران شاہ بن صالح ایوب	//	394	شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن بن نوح	//
369	خاتون ارغوانیہ	//	395	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۴۲
370	امین الدولہ ابوالحسن غزال طبیب	//	396	شیخ تقی الدین عبدالرحمٰن بن ابی الفہم	//
371	بہاؤ الدین علی بن ہبۃ اللہ بن سلامۃ حمیری	۲۲۵	397	شیخ شرف الدین	//
372	قاضی ابوالفضل عبدالرحمٰن بن عبدالسلام	۲۲۶	398	المسند الشاعر امیر سیف الدین	//
373	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	//	399	بشارہ بن عبداللہ	//
374	جمال الدین مطروح	//	400	قاضی تاج الدین	۲۴۳
375	شمس الدین محمد بن سعد المقدسی	۲۲۷	401	ملک ناصر	//
376	عبدالعزیز بن علی	//	402	ملک المعز	//
377	شیخ ابوعبداللہ محمد بن غانم بن کریم	//	403	شجرۃ الدر بنت عبداللہ	۲۴۴
378	ابوالفتح نصر اللہ بن ہبۃ اللہ	۲۲۸	404	شیخ الاسعد ہبۃ اللہ بن صاعد	//
379	اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۲۳۰	405	ابن ابی الحدید الشاعر العراقی	۲۴۵
380	عبدالحمید بن عیسیٰ	//	406	بغداد پر تاتاریوں کا قبضہ اور اس کے اکثر باشندوں کا خلیفہ سمیت قتل ہونا اور بنو عباس کی حکومت کا خاتمہ	
381	شیخ مجدالدین بن تیمیہ مؤلف الاحکام	//	407	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۴۹
382	شیخ کمال الدین بن طلحہ	//	408	خلیفہ وقت معتصم باللہ	//
383	السید بن علان	//	409	باب	۲۵۴
384	ناصح فرج بن عبداللہ حبشی	//	410	باب	//
385	نصرت بن صلاح الدین یوسف بن ایوب	//	411	الصرصری المارح رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۵
386	ضیاء الدین صقر بن یحییٰ بن سالم	۲۳۱	412	البہاء زہیر صاحب الدیوان	//
387	ابوالمعز اسماعیل بن حامد	//	413	حافظ زکی الدین المنذری	//
388	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۳۸	414	النور ابوبکر بن محمد بن محمد بن عبدالعزیز	۲۵۶
389	شیخ عماد الدین عبداللہ بن الحسن بن النحاس	//			

Marfat.com

415	وزیر ابن العلقمی رافضی	۲۵۶		439	شاہ ماردین ملک سعید	۲۷۰
416	محمد بن عبدالصمد بن عبداللہ بن حیدرہ	//		440	ملک سعید حسن بن عبدالعزیز	//
417	اقرطبی، مؤلف المفہم شرح مسلم	۲۵۷		441	عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن الحسن بن عبدالرحمٰن بن طاہر	//
418	کمال اسحاق بن احمد بن عثمان	//				
419	العماد داؤد بن عمر بن یحییٰ بن عمر بن کامل	//		442	ملک مظفر قطز بن عبداللہ	//
420	شیخ علی عابد خباز	//		443	شیخ محمد الفقیہ الیونینی	۲۷۳
421	محمد بن اسماعیل بن احمد بن ابی الفرج ابوعبداللہ المقدسی	//		444	محمد بن خلیل بن عبدالوہاب بن بدر	۲۷۵
422	شاہ موصل بدر لؤلؤ	//		445	مستنصر باللہ ابوالقاسم احمد بن امیر المومنین الظاہر کی بیعت خلافت	۲۷۷
423	ملک ناصر داؤد معظم	۲۵۸		446	مستنصر باللہ کی خلافت ملک الظاہر کے سپرد کرنا	۲۷۸
424	ملک مظفر قطز کی حکومت	۲۶۰		447	خلیفہ کی بغداد کی طرف روانگی	//
425	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	//		448	الحاکم بامر اللہ عباسی کی بیعت کا بیان	۲۸۰
426	صدرالدین اسعد بن منجاۃ بن برکات بن مؤمل	//		449	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۸۱
427	شیخ یوسف الامینی	//		450	خلیفہ مستنصر بن الظاہر بامر اللہ العباسی	//
428	شمس علی بن الشعبی محدث	۲۶۱		451	العز الضریر النحوی اللغوی	۲۸۲
429	ابوعبداللہ الفاسی شارح شاطبیہ	//		452	ابن عبدالسلام	//
430	النجم اخوالبدر مفضل	۲۶۲		453	کمال الدین بن العدیم الحنفی	//
431	سعد الدین محمد بن الشیخ محی الدین بن عربی	//		454	یوسف بن یوسف بن سلامہ	۲۸۳
432	سیف الدین بن صبرۃ	//		455	البدر المراغی الخلانی	//
433	النجیب بن شعیشعہ الدمشقی	//		456	محمد بن داؤد یاقوت الصارمی	//
434	دمشق پر قبضہ کرنے اور اس سے ان کی حکومت کے جلد زوال پذیر ہونے کا بیان	۲۶۳		457	الحاکم بامر اللہ ابی العباس کی خلافت کا بیان	۲۸۴
				458	الظاہر کا الکرک پر قبضہ کرنا اور اس کے حکمران کو پھانسی دینا	۲۸۵
435	عین جالوت کا معرکہ	۲۶۵				
436	ملک الظاہر بیبرس البندقداری کی سلطنت کا بیان	۲۶۷		459	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۸۸
437	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۶۹		460	احمد بن محمد بن عبداللہ	//
438	قاضی القضاۃ صدرالدین ابوالعباس ابن سنی الدولۃ	//		461	عبدالرزاق بن عبداللہ	//
				462	محمد بن احمد بن عنتر اسلمی الدمشقی	//

Marfat.com

463	علم الدین ابوالقاسم بن احمد	۲۸۹	489	قاضی تاج الدین ابوعبداللہ	//
464	شیخ ابوبکر الدینوری	//	490	شرف الدین ابوالحسن ماہر طبیب	//
465	شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی پیدائش	//	491	شیخ نصیر الدین	//
466	امیر کبیر مجیر الدین ..	//	492	شیخ ابوالحسن	//
467	ملک اشرف کی وفات	۲۹۰	493	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۰۶
468	خطیب عماد الدین بن الحرستانی	//	494	الصاحب زین الدین یعقوب بن عبداللہ الرفیع	//
469	محی الدین محمد بن احمد بن محمد	۲۹۱	495	شیخ موفق الدین	۳۰۷
470	شیخ صالح محمد بن منصور بن یحییٰ شیخ ابی القاسم العتباری الاسکندرانی	//	496	شیخ زین الدین احمد بن عبدالدائم	//
471	محی الدین عبداللہ بن صفی الدین	//	497	قاضی محی الدین ابن الزکی	//
472	خالد بن یوسف بن سعد نابلسی	۲۹۳	498	الصاحب فخر الدین	۳۰۸
473	شیخ ابوالقاسم الحواری	۲۹۴	499	شیخ ابوالنصر بن ابی الحسن	//
474	قاضی بدر الدین کردی سنجاری	//	500	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۱۰
475	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۹۶	501	ملک تقی الدین عباس بن ملک عادل	//
476	ایدغدی بن عبداللہ	//	502	قاضی القضاۃ شرف الدین ابوحفص	//
477	ہلاکو خاں بن تول خان بن چنگیز خاں	//	503	شجاع الدین آختہ مرشد المظفری الحموی	۳۱۱
478	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۹۸	504	ابن سبعین عبدالحق بن ابراہیم بن محمد	//
479	سلطان برکہ خان بن تولی بن چنگیز خان	//	505	شیخ کمال الدین	۳۱۲
480	دیار مصر کا قاضی القضاۃ	//	506	وجیہ الدین محمد بن علی بن ابی طالب	//
481	امیر کبیر ناصر الدین واقف القمیریۃ	//	507	نجم الدین یحییٰ بن محمد بن عبدالواحد اللبودی	۳۱۳
482	شیخ شہاب الدین ابوشامہ	//	508	شیخ علی البکاء	//
483	سلطان ملک الظاہر کے ہاتھوں انطاکیہ کی فتح	۳۰۰	509	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۱۵
484	شیخ عفیف الدین یوسف بن البقال	۳۰۳	510	شیخ تاج الدین ابوالمظفر محمد بن احمد	//
485	حافظ ابوابراہیم اسحاق بن عبداللہ	//	511	خطیب فخر الدین ابومحمد	//
486	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۰۵	512	شیخ خضر بن ابی بکر المہرانی العدوی	//
487	امیر عز الدین ایدمر بن عبداللہ	//	513	"التعجیز" کا مصنف	۳۱۶
488	شرف الدین ابوالظاہر	//	514	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۱۷
			515	مؤید الدین ابوالمعالی الصدر الرئیس	//

Marfat.com

516	امیر کبیر فارس الدین اقطای	//	543	شیخ خضر الکردی، ملک الظاہر کا شیخ	۳۳۰
517	شیخ عبداللہ بن غانم	۳۱۸	544	شیخ محی الدین النووی	۳۳۱
518	قاضی القضاۃ کمال الدین	//	545	علی بن علی بن اسفندیار	//
519	اسماعیل بن ابراہیم بن شاکر بن عبداللہ	//	546	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۳۳
520	ابن مالک مؤلف "الفیہ"	//	547	آقوش بن عبداللہ امیر کبیر جمال الدین التجیبی	//
521	نصیر طوسی	۳۱۹	548	ایدکین بن عبداللہ	//
522	شیخ سالم البرقی	//	549	قاضی القضاۃ صدر الدین سلیمان بن ابی العز	۳۳۴
523	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۲۰	550	طٰہٰ بن ابراہیم بن ابی بکر کمال الدین الہمدانی	//
524	ابن العطاء الحنفی	//	551	عبدالرحمٰن بن عبداللہ	//
525	بمبند بن بمبند بن بمبند	//	552	قاضی القضاۃ مجد الدین عبدالرحمٰن بن جمال الدین	۳۳۵
526	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۲۲	553	وزیر ابن الحنا	//
527	شیخ امام عماد الدین عبدالعزیز بن محمد	//	554	شیخ محمد ابن الظہیر اللغوی	//
528	مؤرخ ابن الساعی	//	555	ابن اسرائیل الحریری	//
529	البلستین کا معرکہ اور قیساریہ کی فتح	۳۲۳	556	مشاہد جمال بن وصل	۳۳۷
530	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۲۴	557	مظاہر علویہ	//
531	الشیخ ابوالفضل ابن الشیخ عبید بن عبدالخالق دمشقی	//	558	مظاہر معنویہ	۳۳۸
532	یمن الحبشی آختہ	//	559	مظاہر جلالیہ	//
533	الشیخ المحدث شمس الدین ابوالعباس	//	560	مظاہر کمالیہ	//
534	شہاب الدین ابوالمکارم شاعر	//	561	ابن العود الرافضی	۳۳۹
535	قاضی شمس الدین	//	562	ملک سعید کی معزولی اور اس کے بھائی ملک عادل سلامش کی تقرری	۳۴۰
536	شیخ صالح عالم درویش	۳۲۵	563	ملک منصور قلاوون الصالحی کی بیعت	۳۴۱
537	شیخ صالح جندل بن محمد المنینی	//	564	دمشق میں سنقر الاشقر کی سلطنت	//
538	محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد	//	565	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۴۲
539	محمد بن عبدالوہاب بن منصور	//	566	عزالدین بن غانم الواعظ	//
540	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۲۹	567	ملک سعید بن ملک الظاہر	//
541	امیر کبیر بدر الدین بیلبک بن عبداللہ	//	568	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۴۵
542	قاضی القضاۃ شمس الدین حنبلی	۳۳۰			

Marfat.com

569	امیر کبیر جمال الدین آقوش الشمسی	۳۴۵
570	شیخ صالح داؤد بن حاتم	//
571	امیر کبیر	//
572	جزار شاعر	//
573	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۵۰
574	شاہ تاتار ابغا بن ہلاکو خان	//
575	قاضی القضاۃ صدر الدین عمر	//
576	شیخ ابراہیم بن سعید الشاغوری	//
577	ملک اشرف	۳۵۲
578	شیخ جمال الدین اسکندری	//
579	شیخ علم الدین ابوالحسن	//
580	صدر کبیر ابوالغنائم المسلم	//
581	شیخ صفی الدین	//
582	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۵۳
583	شیخ صالح بقیۃ السلف	//
584	قاضی امین الدین الاشتری	//
585	شیخ برہان الدین ابوالثناء	//
586	قاضی امام علامہ شیخ القراء زین الدین	//
587	شیخ صلاح الدین	۳۵۴
588	قاضی القضاۃ ابن خلکان	//
589	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۵۵
590	صدر کبیر عماد الدین ابوالفضل	//
591	شیخ الجلیل شیخ علامہ شیخ الاسلام	//
592	ابن ابی جفوان	//
593	خطیب محی الدین	//
594	امیر کبیر ملک عرب ال مہنا	۳۵۶
595	شیخ امام عالم شہاب الدین	//
596	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۵۷
597	شیخ طالب الرفاعی	//
598	قاضی امام عز الدین ابوالمفاخر	//
599	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	//
600	ملک سعید فتح الدین	//
601	قاضی نجم الدین عمر بن نصر بن منصور	//
602	ملک منصور ناصر الدین	۳۵۸
603	قاضی جمال الدین ابویعقوب	//
604	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۵۹
605	شیخ عز الدین محمد بن علی	//
606	البند قداری	//
607	شیخ صالح عابد زاہد	//
608	ابن عامر المقری	//
609	قاضی عماد الدین	//
610	شیخ حسن الرومی	//
611	ابوالقاسم علی بن بلبان بن عبداللہ	۳۶۰
612	امیر مجیر الدین	//
613	شیخ عارف شرف الدین	//
614	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۶۱
615	احمد بن شیبان	//
616	یکتا فاضل	//
617	قاضی القضاۃ	۳۶۲
618	شیخ مجد الدین	//
619	شاعر اور ادیب	//
620	الحاج شرف الدین	//
621	یعقوب بن عبدالحق	//
622	قاضی بیضاوی	//

Marfat.com

623	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۶۴		650	عکا اور سواحل کے بقیہ علاقے کی فتح	۳۷۴	
624	علامہ قطب الدین	//		651	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۷۸	
625	عماد الدین	//		652	شاہ تاتار ارغون بن ابغا	//	
626	قاضی القضاۃ برہان الدین	//		653	المسند المعمر الرحالہ	//	
627	شرف الدین سلیمان بن عثمان	//		654	شیخ تاج الدین الفزاری	۳۷۹	
628	شیخ صالح عز الدین	//		655	ماہر طبیب عز الدین ابراہیم بن محمد بن طرخان	۳۸۰	
629	حافظ ابو الیمن	۳۶۵		656	علامہ علاؤ الدین	//	
630	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۶۶		657	شیخ امام ابو حفص عمرو بن یحییٰ بن عمر کرخی	//	
631	قطب الدین خطیب	//		658	ملک عادل بدر الدین سلامش بن الظاہر	//	
632	شیخ ابراہیم بن معصاد	//		659	عفیف تلمسانی	//	
633	شیخ لیس بن عبداللہ	//		660	قلعہ روم کی فتح	۳۸۱	
634	الخوندہ غازیہ خاتون	//		661	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۸۵	
635	شیخ بدر الدین	۳۶۷		662	خطیب بن زین الدین ابو حفص	//	
636	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۶۸		663	شیخ عز الدین الغاروثی	//	
637	شیخہ فاطمہ بنت شیخ ابراہیم	//		664	الصاحب فتح الدین ابو عبداللہ	//	
638	العالم ابن الصاحب	//		665	یوسف بن علی بن رضوان بن برقش	//	
639	شمس الدین اصبہانی	۳۶۹		666	جلال الدین الخبازی	۳۸۶	
640	شمس محمد بن العفیف	//		667	ملک مظفر	//	
641	ملک منصور شہاب الدین	//		668	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۸۷	
642	شیخ فخر الدین ابو محمد	//		669	شیخ ارموی	//	
643	ملک منصور قلاؤون کی وفات	۳۷۰		670	ابن الاعمیٰ صاحب المقامہ	//	
644	امیر حسام الدین طرقطائی	۳۷۲		671	ملک الزاہر مجیر الدین	//	
645	علامہ رشید الدین	//		672	شیخ تقی الدین الواسطی	۳۸۸	
646	خطیب جمال الدین ابو محمد	//		673	ابن صاحب حماۃ ملک افضل	//	
647	فخر الدین ابو الظاہر اسماعیل	//		674	ابن عبد الظاہر	//	
648	الحاج طیبرس بن عبداللہ	۳۷۳		675	امیر علم الدین سنجر حلبی	//	
649	قاضی القضاۃ نجم الدین	//		676	عساف نصرانی کا واقعہ	۳۹۰	

Marfat.com

677	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۹۱
678	علامہ شیخ تاج الدین موسیٰ	//
679	خاتون مؤنس بنتِ سلطان عادل ابی بکر بن ایوب	//
680	ملک حافظ غیاث الدین بن محمد	//
681	قاضی القضاۃ شہاب الدین بن الخولی	//
682	امیر علاء الدین نابینا	۳۹۲
683	وزیر شمس الدین محمد بن عثمان	//
684	ملک عادل کتبغا کی سلطنت	۳۹۳
685	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۹۵
686	شیخ ابوالرجال التمیمی	//
687	شیخ جمال الدین	//
688	شیخ محب الدین طبری مکی	//
689	ملک مظفر حاکم یمن	//
690	شرف الدین المقدسی	۳۹۶
691	صدر نجم الدین واقف الجوہریہ	//
692	شیخ مجد الدین	//
693	شیخ الغاروثی	۳۹۷
694	محقق جمال	//
695	الست خاتون بنت ملک اشرف	//
696	صدر جمال الدین	۳۹۸
697	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۴۰۰
698	شیخ زین الدین بن منجی	//
699	المسعودی	۴۰۰
700	شیخ خالدی	//
701	الشرف حسین المقدسی	//
702	شیخ ابو محمد	۴۰۱
703	الصاحب محی الدین بن النحاس	//
704	قاضی القضاۃ تقی الدین	//
705	ملک منصور لاجین السلحداری کی سلطنت	۴۰۳
706	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۴۰۵
707	مصر کے حنابلہ کا قاضی القضاۃ	//
708	شیخ امام حافظ عفیف الدین	//
709	شیخ شیث بن شیخ علی الحریری	//
710	الشیخ الصالح المقری	//
711	واقف السامریہ	//
712	رصیف میں النفیسیہ کا وقف کرنے والا	۴۰۶
713	شیخ ابوالحسن المعروف بالساروب الدمشقی	//
714	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۴۰۷
715	شیخ حسن بن شیخ علی الحریری	//
716	صدر کبیر شہاب الدین	۴۰۸
717	شیخ شمس الدین الایکی	//
718	صدر بن عقبہ	//
719	الشہاب العابر	//

☆☆☆☆

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۵۸۹ھ

اس سال سلطان ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

یہ سال شروع ہوا تو آپ کی صحت بہت اچھی تھی اور آپ اپنے بھائی عادل کے ساتھ دمشق کے مشرق میں شکار کو گئے' اور آپ کے اور آپ کے بھائی کے درمیان یہ طے پایا کہ وہ فرنگیوں کے معاملے سے فراغت کے بعد بلادِ روم کی طرف چلے جائیں گے اور اپنے بھائی کو بغداد بھیج دیں گے اور جب دونوں اپنے اپنے کام سے فارغ ہو جائیں گے تو دونوں بلادِ آذربائیجان کی طرف روزانہ ہو جائیں گے جو عجمی علاقہ ہے کیونکہ اس کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں' اور جب ۱۱ صفر کو سوموار کے روز حاجی آئے تو سلطان ان کے استقبال کو باہر نکلا اور اس کے ساتھ اس کا بھتیجا سیف الاسلام بھی تھا' جو یمن کا امیر تھا' پس اس نے اس کا اعزاز واکرام کیا اور اسے اپنے ساتھ رکھا اور قلعہ کی طرف واپس آ کر اس میں باب الجدید سے داخل ہو گیا اور یہ دنیا میں اس کی آخری سواری تھی' پھر ۱۶ صفر کو ہفتہ کی شب اسے صفراوی بخار ہو گیا اور جب صبح ہوئی تو قاضی فاضل' ابن شداد اور اس کا بیٹا افضل اس کے پاس آئے اور وہ اپنے گزشتہ شام کے شدید قلق کی ان کے پاس شکایت کرنے لگا اور گفتگو اسے اچھی لگی اور اس کے پاس ان کی نشست طویل ہو گئی پھر اس کے مرض میں اضافہ اور شدت ہو گئی اور چوتھے دن اطباء اس کے پاس گئے اور پھر اسے خشکی ہو گئی اور اسے اس قدر سخت پسینہ آ گیا کہ وہ زمین پر ٹپکنے لگا' پھر خشکی بڑھ گئی تو اس نے امراء اور اکابر کو بلایا اور اپنے بیٹے افضل نور الدین علی کے لیے بیعت لی جو دمشق کا نائب تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب شدید کمزوری اور بعض اوقات ذہن کے کام نہ کرنے کی علامات ظاہر ہوئیں اور اس حالت میں فاضل ابن شداد اور قاضی شہر ابن الزکی اس کے پاس آتے رہے پھر ستائیس صفر بدھ کی رات کو اس کی حالت بہت خراب ہو گئی اور اس نے امام الکلاسہ ابو جعفر کو بلایا تاکہ وہ قرآن پڑھتے ہوئے رات اس کے پاس گزارے' اور جب اس کا معاملہ سنگین صورت اختیار کر جائے تو وہ اسے شہادت کی تلقین کرے' ابو جعفر نے بیان کیا ہے کہ وہ اس کے پاس قرآن پڑھتا رہا اور وہ بے ہوش تھا اور جب اس نے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ پڑھا تو اس نے کہا یہ اس طرح صحیح ہے اور جب اس نے صبح کی اذان دی تو قاضی فاضل اس کے پاس آیا اور وہ زندگی کے آخری سانس لے رہا تھا' اور جب قاری نے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ پڑھا تو وہ متبسم ہوا اور اس کا چہرہ چمک اٹھا اور اس نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور وہ فوت ہو گیا' اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور اس کا اچھا ٹھکانہ بنائے اور اسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اس کی عمر ۵۷ سال تھی کیونکہ اس کی پیدائش ۵۳۲ھ کے مہینوں میں تکریت میں ہوئی تھی۔

بلاشبہ وہ اسلام کا مددگار اور کینے کفار کی تدابیر کے مقابلہ میں اس کی پناہ گاہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی توفیق دی تھی اور

Marfat.com

اہل دمشق کو اس کی موت جیسا دُکھ کبھی نہیں پہنچا اور ان میں سے ہر ایک نے چاہا کہ کاش وہ اپنے احباب واصحاب اور اولاد سمیت اس پر قربان ہو جاتا' پس بازار بند ہو گئے اور ذخائر کی نگرانی کی گئی' پھر وہ اس کی تجہیز میں منہمک ہو گئے اور اس کے سب بچے اور اہل آ گئے اور خطیب شہر فقیہ الدولعی نے اسے غسل دیا اور قاضی فاضل نے اپنے صلبی حلال مال سے تجہیز و تکفین کے اخراجات پیش کیے' وہ خود اور اس کے چھوٹے بڑے بچے گریہ وزاری کر رہے تھے اور لوگ بھی گریہ وزاری اور اس کے لیے دُعائیں کر رہے تھے' پھر نماز ظہر کے بعد تابوت میں اس کی نعش کو نکالا گیا اور قاضی ابن الزکی نے اس کی نماز جنازہ میں لوگوں کی امامت کی پھر اسے اس کے گھر قلعہ منصورہ میں دفن کر دیا گیا۔ پھر اس کا بیٹا اس کی قبر بنانے میں مصروف ہو گیا اور اس نے اس کی قدیم وصیت کے مطابق مسجد القدم کے نزدیک شافعیہ کے لیے ایک مدرسہ بھی بنایا مگر اس کی تعمیر مکمل نہ ہوئی اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب اس کا بیٹا عزیز آیا جس نے اپنے بھائی افضل کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اس کی تفصیل ۵۹۰ھ میں بیان ہو گئی' پھر افضل نے کلدسہ کے شمال میں وزان میں اس کے لیے ایک گھر خریدا جس کا قاضی فاضل نے کلاسہ میں اضافہ کیا تھا اور اس نے اسے قبر بنا دیا' اس پر رحمت کی موسلا دھار بارشیں اور مہربانیاں ہوں۔

اور اسے عاشورہ ۵۹۲ھ کو اس جگہ منتقل کیا گیا اور افضل کی اجازت سے قاضی القضاۃ محمد بن علی القرابی ابن الزکی نے نسر کے نیچے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی لحد میں اس کا بیٹا افضل اترا اور اس نے خود اسے دفن کیا ان دنوں وہ شام کا حکمران تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کی اس تلوار کو بھی دفن کیا گیا جسے وہ جہاد میں ساتھ لے جایا کرتا تھا اور یہ کام قاضی فاضل کے حکم سے کیا گیا اور انہوں نے اس سے یہ فال لی کہ وہ قیامت کے روز اس کے پاس ہو گی اور وہ اس پر ٹیک لگائے گا حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا' پھر تین دن تک جامع اموی میں اس کی تعزیت ہوئی جس میں خاص وعام اور رعیت وحکام حاضر ہوئے اور شعراء نے اس کے بارے میں مرثیے بنائے اور سب سے بہترین مرثیہ وہ تھا جسے عماد کاتب نے اپنی کتاب ''البرق الشامی'' کے آخر میں بیان کیا ہے اور اس کے دو سو دو اشعار ہیں' اور شیخ شہاب الدین ابو شامہ نے اسے الروضتین میں بیان کیا ہے جس کے کچھ اشعار یہ ہیں۔

''اس نے ہدایت اور حکومت کو جمع کیا جس کی وسعت عام ہے اور زمانے نے دُکھ دیا اور اس کی نیکیاں جاتی رہیں' وہ کہاں ہے جو ہمیشہ سے قابل خوف رہا ہے اور اس کے خوف اور بخشش کی امید ہوتی ہے وہ کہاں ہے جو اپنے رب کا مطیع تھا اور ہم اس کے مطیع تھے' قسم بخدا وہ ناصر شاہ کہاں ہے جس کی نیت اللہ کے لیے خالص اور صاف تھی' وہ کہاں ہے جو ہمیشہ ہمارا بادشاہ رہا' جس کی بخشش کی امید کی جاتی تھی اور جس کے حملوں سے خوف کھایا جاتا تھا' وہ کہاں ہے جس کی خوبیوں سے زمانے نے شرف حاصل کیا اور فضلاء پر اس کی بزرگیاں رفعت حاصل کر گئیں' وہ کہاں ہے جس کی جنگ سے ذلیل ہو کر فرنگی عاجز ہو گئے اور اس نے ان سے بدلے لیے' اس کی تلواریں دشمنوں کی گردنوں کے طوق ہیں اور اس کے احسانات مخلوق کے گھوڑوں کے ہار ہیں۔''

نیز اس نے کہا۔

''بلندیوں' پناہ اور ہدایت کے لیے کون ہے جو اس کی حفاظت کرے؟ جنگ اور سخاوت کے لیے کون ہے اس نے لمبے عرصے میں اپنی حکومت کی بقا چاہی جبکہ جلد باز بادشاہ کی بقا کا کوئی بھروسہ نہ تھا وہ ایک سمندر تھا جس نے اپنی نیکیوں سے

Marfat.com

خشکی کو دوبارہ سمندر بنا دیا اور اس کی تلوار سے بلادِ ساحل کو فتح کیا گیا' اس کے زمانے میں جو اہل حق تھے وہ اس کے اقبال سے اہل باطل کے پاس جاتے تھے' اس کی فتوحات اور قدس اس کا آغاز تھا' انہوں نے بلا مقابلہ اس کے فضل کو باقی رکھا ہے' میں تیری قبر کے واسطے بارش کا جویاں نہیں' میں نے تیری سخاوت سے بارش کو شرمسار ہوتے دیکھا ہے' اللہ تعالیٰ کی رضامندی تجھے سیراب کرے میں موسلا دھار برسنے والے بادلوں کی سیرابی کو پسند نہیں کرتا''۔

آپ کا ترکہ اور مختصر حالات:

عماد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے خزانے میں صرف ایک سنہری دینار اور ۳۶ درہم چھوڑے اور دوسروں نے ۴۷ درہم بیان کیے ہیں' اور آپ نے کوئی گھر' کوئی جاگیر' کوئی کھیت اور نہ ہی کوئی باغ اور نہ کسی قسم کی املاک ترکہ میں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ۱۷ بیٹے اور ایک بیٹی تھی' اور ان کے سوا دوسرے بچے آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ اور جو آپ کے بعد پیچھے رہے وہ سولہ لڑکے تھے' جن میں سے سب سے بڑا ملک افضل نور الدین علی تھا' جو ۵۶۵ھ میں عید الفطر کی شب کو مصر میں پیدا ہوا' پھر عزیز عماد الدین ابو الفتح عثمان بھی جمادی الاولیٰ ۵۶۷ھ میں مصر میں پیدا ہوا' پھر ظافر مظفر الدین ابو العباس خضر شعبان ۵۶۸ھ میں مصر میں پیدا ہوا اور یہ افضل کا سگا بھائی تھا' پھر ظاہر غیاث الدین ابو منصور غازی ۱۵ رمضان ۵۶۸ھ میں مصر میں پیدا ہوا' پھر عزیز فتح الدین ابو یعقوب اسحاق ربیع الاوّل ۵۷۰ھ میں دمشق میں پیدا ہوا' پھر نجم الدین ابو الفتح مسعود دمشق میں ۵۷۱ھ میں پیدا ہوا' یہ عزیز کا سگا بھائی تھا' پھر اعز شرف الدین ابو یوسف یعقوب' مصر میں ۵۷۲ھ میں پیدا ہوا' یہ بھی عزیز کا سگا بھائی تھا' پھر زاہر مجیر الدین ابو سلیمان داؤد ۵۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوا یہ ظاہر کا سگا بھائی تھا' پھر ابو الفضل قطب الدین موسیٰ ۵۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوا' یہ افضل کا سگا بھائی تھا' پھر اس نے بھی مظفر کا لقب رکھ لیا' پھر اشرف معز الدین ابو عبد اللہ محمد ۵۷۵ھ میں شام میں پیدا ہوا پھر محسن ظہیر الدین ابو العباس احمد ۵۷۷ھ میں مصر میں پیدا ہوا اور یہ اپنے سے پہلے کا سگا بھائی تھا' پھر معظم فخر الدین ابو منصور توران شاہ ربیع الاوّل ۵۷۷ھ میں مصر میں پیدا ہوا اور ۶۵۸ھ میں اس کی وفات ہوئی' پھر جوال رکن الدین ابو سعید ایوب ۵۷۸ھ میں پیدا ہوا یہ معز کا سگا بھائی تھا' پھر غالب نصیر الدین ابو الفتح ملک شاہ ۵ رجب ۵۷۸ھ میں پیدا ہوا' یہ معظم کا سگا بھائی تھا' پھر منصور ابو بکر جو ماں باپ سے معظم کا سگا بھائی تھا' سلطان کی وفات کے بعد حران میں پیدا ہوا' پھر عماد الدین شاوی ام ولد سے پیدا ہوا اور اسی طرح نصیر الدین مروان بھی ام ولد سے پیدا ہوا اور بیٹی کا نام مونسہ خاتون تھا جس سے اس کے عمزاد ملک کامل محمد بن عادل ابی بکر بن ایوب نے نکاح کیا۔ رحمہم اللہ

اور اس نے اپنے امراء وغیرہم سے حسن سلوک کرنے اور جود وسخاوت کرنے کی وجہ سے اموال واملاک پیچھے نہیں چھوڑے حتیٰ کہ اس نے اپنے دشمنوں سے بھی حسن سلوک کیا اور قبل ازیں اس کے متعلق کافی کچھ بیان ہو چکا ہے اور وہ بہت کم لباس' کھانے اور سواریاں استعمال کرتا تھا' اور وہ صرف سوتی' کتانی اور اونی لباس پہنتا تھا' اور کسی ناپسندیدہ کام کے ارتکاب کی طرف اس کا جانا معلوم نہیں ہوا' خصوصاً جب اللہ تعالیٰ نے اس پر بادشاہت کی نوازش کی' اس کا سب سے بڑا مقصد خدمتِ اسلام اور دشمنانِ اسلام کو شکست دینا تھا' اور وہ شب وروز اس بارے میں اکیلا بھی اور اپنے قابل اعتماد ساتھیوں سے بھی مشورے کرتا رہتا تھا' اور اس کے ساتھ ساتھ اسے فضائل اور نعمتیں بھی حاصل تھیں' اور لغت' ادب اور تاریخ کے بارے میں فوائد فرائد بھی حاصل تھے حتیٰ کہ بیان کیا گیا۔

Marfat.com

ہے کہ اسے مکمل حماسہ یاد تھا' اور وہ بالالتزام پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرتا تھا' کہتے ہیں کہ وفات سے قبل ایک لمبا زمانہ اس کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی' حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی اس کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی' امام آ کر اسے نماز پڑھایا کرتا تھا' اور وہ کمزوری کے باوجود قیام کی مشقت برداشت کرتا تھا اور جو کچھ اس کے سامنے بحث ومناظرہ ہوتا وہ اسے سمجھتا تھا اور اس میں نہایت اچھے انداز میں مختصراً مشارکت کرتا تھا' خواہ اصطلاحی مفہوم میں اس پر مشارکت کا لفظ نہ اطلاق پاتا ہو' اور قطب نیشاپوری نے اس کے لیے عقیدے کی ایک کتاب تالیف کی تھی جسے وہ یاد کرتا تھا اور اس کے بیٹوں میں سے جو بیٹے عاقل تھے وہ بھی اسے یاد کرتے تھے' اور وہ قرآن وحدیث اور علم کے سماع کو پسند کرتا تھا اور سماع حدیث پر مواظبت کرتا تھا' حتیٰ کہ وہ دو صفوں کے درمیان' میدان کارزار میں بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ سنتا تھا اور اس سے خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا اس قسم کے موقف میں کسی نے حدیث نہیں سنی اور یہ عماد کاتب کے اشارے سے ہوتا تھا' اور وہ سماع حدیث کے وقت رقیق القلب اور جلد اشکبار ہونے والا تھا اور قوانین شریعت کی بہت تعظیم کرنے والا تھا۔

اور حلب میں اس کے بیٹے الظاہر نے شہاب سہروردی نام ایک جوان کی صحبت اختیار کی' جو کیمیا گری شعبدہ بازی اور کچھ نیرنگیات بھی جانتا تھا جس سے سلطان کا بیٹا الظاہر فتنے میں پڑ گیا اور اس نے اسے قریب کیا اور اس سے محبت کرنے لگا اور اس نے اس میں حاملین شریعت کی مخالفت کی تو اس نے اسے خط لکھا کہ اسے لامحالہ قتل کر دو اور اس نے اپنے والد کے حکم سے اسے صلیب دیا۔ اور اس کی تشہیر کی۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اسے دو دیواروں کے درمیان قید کر دیا حتیٰ کہ وہ غم سے مر گیا' یہ ۵۸۶ھ کا واقعہ ہے اور وہ قلب وبدن کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ طاقتور اور شجاع تھا باوجود یکہ اس کا جسم امراض واسقام کی آماجگاہ تھا' خصوصاً عکا کے محاصرہ میں ان کی فوج کی کثرت نے اس کی قوت وشجاعت میں اضافہ کر دیا اور ان کی فوج کی تعداد پانچ لاکھ جانبازوں تک پہنچی ہوئی تھی' اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چھ لاکھ تھی اور اس نے ان میں سے ایک لاکھ جانبازوں کو قتل کر دیا اور جب جنگ رُک گئی اور انہوں نے عکا کو لے لیا اور وہاں جو مسلمان موجود تھے انہوں نے انہیں قتل کر دیا اور وہ سب کے سب قدس کی طرف روانہ ہو گئے تو یہ بھی منزل بہ منزل ان کے ساتھ چلنے لگا اور اس کی ساتھی فوج مقابلہ میں ان کی افواج سے کئی گنا زیادہ تھیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی اور ان کو بے یار ومددگار چھوڑ دیا اور یہ ان سے پہلے قدس پہنچ گیا اور اس نے اسے ان سے بچایا اور محفوظ کیا اور یہ مسلسل وہاں مقیم رہ کر انہیں خوفزدہ کرنے لگا اور ان پر غلبہ پانے لگا اور ان سے علاقوں کو چھیننے لگا حتیٰ کہ وہ اس کے آگے جھک گئے اور عاجز ہو گئے اور صلح کے لیے اس کے پاس آئے اور یہ کہ ان کے اور اس کے درمیان جنگ ختم ہو جائے۔ اور اس نے ان کے سوال کا جواب اپنی مرضی کے مطابق دیا نہ کہ ان کی مرضی کے مطابق اور اس کا وجود اللہ کی رحمت تھی جس سے اللہ نے مومنین پر رحم فرمایا اور ابھی یہ سال نہیں گزرے تھے کہ اس کے بھائی عادل نے شہروں پر قبضہ کر لیا جس سے مسلمان معزز اور کفار ذلیل ہو گئے' اور وہ بڑا سخی' ہنس مکھ' کشادہ رُو تھا۔ اور نیکی کرنے سے ملول نہیں ہوتا تھا اور اچھے اور رضا کارانہ کاموں میں بڑا مستقل مزاج تھا اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے اس کی سیرت وتاریخ اور اس کے ظاہر وباطن کے ایک ہونے اور احکام کے بارے میں بہت اچھے واقعات بیان کیے ہیں۔

Marfat.com

باب

اس نے علاقوں کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا دیارِ مصر اس کے بیٹے عزیز عماد الدین ابوالفتح کو اور دمشق اس کے اردگرد کے علاقے اس کے بڑے بیٹے افضل نور الدین علی کو اور حلب کی مملکت اس کے بیٹے الظاہر غازی غیاث الدین کو اور کرک اور شوبک اس کے بھائی عادل کو اور بلاد جعبر اور فرات کے علاقے کے بہت سے شہر اور اس کی رکھ اور اس کے ساتھ ایک اور صوبہ سلطان کے بھتیجے ملک منصور محمد بن تقی الدین عمر کو اور حمص اور کوفہ اسد الدین بن شیرکوہ بن ناصر الدین بن محمد بن اسد الدین شیرکوہ کبیر کو' نجم الدین نجم الدین ایوب کے باپ کا بھائی ہے' اور یمن اپنے قلعوں اور تمام صوبوں سمیت سلطان صلاح الدین کے بھائی سلطان ظہیر الدین سیف الاسلام طغتکین بن ایوب کو' اور بعلبک اور اس کے مضافات امجد بہرام شاہ بن فروخ شاہ کو' اور بصریٰ اور اس کے مضافات' ظافر بن ناصر کو ملے' پھر صلاح الدین کی وفات کے بعد ان تمام ممالک میں حالات خراب ہو گئے' حتیٰ کہ ملک عادل ابوبکر صلاح الدین پر ان ممالک کا اتفاق ہو گیا' اور اس کے لڑکوں میں حکومت چل پڑی جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ

اس سال خلیفہ ناصر الدین اللہ نے بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی کتب کی نئی لائبریری بنائی اور اس میں ہزار ہا خوبصورت قیمتی کتب لایا۔

اور اس سال کے محرم میں ایک عجیب واقعہ ہوا کہ ایک تاجر کی بیٹی طحسین میں اپنے باپ کے غلام پر عاشق ہو گئی' اور جب اس کے باپ کو اس کے معاملے کا علم ہوا تو اس نے غلام کو اپنے گھر سے نکال دیا' ایک شب لڑکی نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس آئے' وہ پوشیدہ طور پر اس کے پاس آیا تو اس نے اسے گھر کے ایک حصے میں چھوڑ دیا اور جب رات کو اس کا باپ آیا تو لڑکی نے غلام کو اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ تو اس نے آ کر اسے قتل کر دیا اور اس نے اُسے اپنی حاملہ ماں کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور لڑکی نے اُسے دو ہزار دینار کے زیورات دیئے' صبح کو اس کا معاملہ پولیس کے ہاں پیش ہوا تو پکڑا گیا اور قتل ہوا' اللہ اس کا بھلا نہ کرے۔ حالانکہ اس کا آقا نیک لوگوں میں سے تھا اور بہت صدقہ وخیرات کرنے والا تھا۔

اور اس سال اس نے معروف کرخی شیخ ابوعلی الیونانی کی قبر کے پاس مدرسہ جدیدہ میں درس دیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس آئے اور وہاں اس نے ایک بھرپور دعوت کی۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

سلطان صلاح:

یوسف بن ایوب ابن شاذی' آپ کی وفات کے مبسوط حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

امیر بکتمر صاحب خلاط:

اسے اس سال قتل کیا گیا' اور یہ نیک' شجاع اور اچھی سیرت والے بادشاہوں میں سے تھا۔

اتابک عزالدین مسعود:

ابن مودود بن زنگی' یہ تقریباً ۱۳ سال موصل کا حاکم رہا اور نیک بادشاہوں میں سے تھا اور قرابت ورشتہ میں نورالدین شہید اس کا چچا تھا اور اسے موصل میں اس کے تعمیر کردہ مدرسہ کے پاس اس کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

جعفر بن محمد بن فطیرا:

ابوالحسن عراق میں ایک کاتب تھا اور تشیع کی طرف منسوب تھا اور شیعہ ان علاقوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں' اللہ ان کو زیادہ نہ کرے' ایک روز ایک شخص اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا میں نے آج شب خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور آپ نے مجھے فرمایا ہے کہ ابن فطیرا سے جا کر کہو وہ تجھے دس دینار دے گا' فطیرا نے اس سے پوچھا تو نے انہیں کب دیکھا ہے؟ اس نے کہا رات کے پہلے حصے میں' ابن فطیرا نے کہا میں نے آپ کو رات کے آخری حصہ میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے فرمایا ہے کہ جب اس حلیے کا آدمی تمہارے پاس آئے اور تجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو وہ اسے نہ دینا' پس وہ شخص پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو اس نے اسے بلایا اور اسے کچھ دیا' اور اس کے بعض اشعار کو ابن الساعی نے بیان کیا ہے اور قبل ازیں یہ اشعار کسی اور کے بیان ہوئے ہیں ؎

''اور جب میں نے شدائد کے لاحق ہونے پر لوگوں کو آزمایا کہ میں ان میں سے کسی قابل اعتماد شخص کو تلاش کروں اور میں نے اپنی خوشی اور سختی کے دونوں دنوں میں سوچ بچار کی اور میں نے قبائل میں اعلان کیا کہ کیا کوئی مددگار ہے؟ تو مجھے مصیبت پر ہنسنے والے کے سوا کسی نے دُکھ نہ دیا اور حاسد کے سوا مجھے کسی نے خوش نہ کیا''۔

یحییٰ بن سعید غازی:

ابوالعباس بصری' نجرانی' مؤلف مقامات' یہ شاعر' ادیب اور بڑا فاضل آدمی تھا اور اسے لغت وعلم میں بڑی مہارت حاصل تھی اس کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں ؎

''خوبصورت عورت کا گانا بلا مشقت میرے کان میں لطف کو کھینچ لاتا ہے کان کے دروازے نے کبھی اسے واپس نہیں کیا اور نہ وہ ملاقاتی کے پاس اجازت سے آتا ہے''۔

سیدہ زبیدہ:

امام مقتفی لامر اللہ کی دختر' المستنجد کی ہمشیرہ اور المستعصم کی پھوپھی' اس نے طویل عمر پائی اور اس کے صدقات بہت چکر

Marfat.com

لگاتے تھے اور سلطان کے زمانے میں مسعود نے اس سے ایک لاکھ دینار مہر پر اس سے نکاح کیا اور وہ اسے گھر لانے سے پہلے ہی فوت ہو گیا اور یہ اسے ناپسند کرتی تھی، پس اس کا مقصد حاصل ہو گیا۔

شیخہ صالح فاطمہ خاتون:

دختر محمد بن الحسن العمید، یہ عابدہ صالحہ خاتون تھی، اس نے ۱۰۶ سال عمر پائی، ایک وقت سالارِ فوج مطر نے جبکہ یہ نوجوان تھی، اس سے نکاح کیا اور یہ اس کے پاس رہتی تھی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا اور اس نے اس کے بعد نکاح نہیں کیا بلکہ ذکر الٰہی اور عبادت میں مصروف ہو گئی۔

اور اس سال خلیفہ ناصر عباسی نے شیخ ابوالفرج بن الجوزی کو حکم دیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ عدی بن زید کے مشہور اشعار پر اس کے مناسب حال اضافہ کرے خواہ یہ اشعار دس جلدوں تک پہنچ جائیں، اور وہ اشعار یہ ہیں ؎

''اے مصیبت پر ہنسنے والے اور زمانے پر عیب لگانے والے کیا تو مکمل اور پاک ہے یا تیرے پاس زمانے کا کوئی پختہ عہد ہے بلکہ تو جاہل اور فریب خوردہ ہے، تو نے کس پر موتوں کو ہمیشہ دیکھا ہے یا وہ کون ہے کہ اس پر چوکیدار کی طرف سے ظلم ہو وہ کسریٰ ابوساسان کہاں ہے جس نے بادشاہوں کو شکست دی ہے؟ یا اس سے پہلے کا سابور کہاں ہے؟ اور بنو اصغر شاہانِ روم میں سے کوئی قابل ذکر آدمی باقی نہیں رہا اور جب مسافر نے اس محل کو تعمیر کیا جس کی طرف دجلہ اور خابور چیزیں لاتے تھے اس نے اسے سنگ مرمر سے بلند کیا اور اس پر چونا چڑھایا اور اس کی چوٹیوں پر پرندوں کے گھونسلے ہیں، گردش زمانہ نے اسے خوفزدہ نہیں کیا اور اس کی بادشاہت جاتی رہی اور اس کا دروازہ متروک ہو چکا ہے اور خورنق کے مالک کو یاد کر جب وہ ایک روز کھڑا ہوا اور ہندی تلواریں اسے ڈھانپے ہوئے تھیں اس کے حال اور اس کی بکثرت مملوکات نے اسے خوش کیا اور سمندر اور سدیر چوڑائی میں تھے، اس کا دل باز آ گیا اور اس نے کہا زندہ شخص کا رشک موت کی طرف جانے والے پر نہیں ہوتا، پھر آسودگی حکومت، عقل مندی اور حکم کے بعد قبروں نے انہیں چھپا لیا پھر وہ راکھ بن گئے اور انہیں صباء اور پچھوائی ہوا اڑا لے گئی، ہاں زمانہ آدمی کے ساتھ مخصوص ہے اور میری زندگی کی قسم اس میں نصائح اور سوچ وبچار کی باتیں پائی جاتی ہیں۔''

سنہ ۵۹۰ھ

جب ملک افضل بن صلاح الدین، دمشق میں اپنے باپ کی جگہ پر ٹک گیا تو اس نے خلیفہ ناصر کے دروازے کی طرف قیمتی تحائف بھجوائے، جن میں اس کے باپ کے ہتھیار اور وہ گھوڑا بھی تھا، جس پر سوار ہو کر وہ جنگوں میں شامل ہوا کرتا تھا اور ان میں وہ صلیب الصلبوت بھی تھی جسے اس کے باپ نے جنگ حطین میں فرنگیوں سے چھینا تھا اور اس میں بیس رطل سے زیادہ سونا تھا، جو قیمتی جواہرات سے مرصع تھا اور چار لونڈیاں تھیں جو شاہان فرنگ کی بیٹیاں تھیں، اور عماد کاتب نے اسے ایک بھرپور خط لکھا جس میں اس کے باپ کی تعزیت کا بیان تھا، نیز خلیفہ سے یہ سوال بھی تھا کہ وہ اس کے بعد حکومت میں رہے گا؟ تو اس کا جواب دیا گیا۔

Marfat.com

اور جب جمادی الاولیٰ کا مہینہ آیا' تو حاکم مصر' عزیز دمشق آیا تا کہ وہ اسے اپنے بھائی افضل سے چھین لے اور چھ جمادی الاولیٰ کو ہفتہ کے روز ''الکسوۃ'' پر خیمہ زن ہوگیا اور شہر کا محاصرہ کرلیا اور اس کے بھائی نے اسے روکا اور اسے دمشق سے دور ہٹایا اور نہروں کو کاٹ لیا اور پھلوں کو لوٹ لیا اور حالت خراب ہوگئی اور یہ حالت مسلسل ایسی ہی رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے چچا عادل نے آ کر دونوں کے درمیان صلح کرادی اور قسم کے بعد دوبارہ ان کے درمیان الفت پیدا کردی۔ کہ قدس اور اس کے قریب کا فلسطینی علاقہ عزیز کے لیے ہوگا اور جبلہ اور لاذقیہ کا علاقہ حلب کے حکمران الظاہر کا ہوگا' اور ان دونوں کے چچا عادل کے لیے شام اور جزیرہ کے علاقے جیسے حران' الرہا' جعبر اور اس کے نزدیکی علاقے کے علاوہ بلاد مصر میں اس کا پہلا علاقہ بھی ہوگا' پس انھوں نے اس پر اتفاق کر لیا' اور عزیز نے اپنے چچا عادل کی لڑکی سے نکاح کرلیا اور بیمار ہوگیا' پھر صحت یاب ہوگیا اور وہ مرج الصفر میں خیمہ زن تھا اور بادشاہ اسے صحت یاب ہونے' نکاح کرنے اور صلح کرنے کی مبارکباد دینے آئے' پھر وہ اپنے اہل واولاد کی محبت کی وجہ سے واپس مصر آ گیا اور افضل نے اپنے باپ کی وفات کے بعد بری تدبیریں کیں اور اپنے باپ کے امراء اور خواص کو دُور کردیا اور اجانب کو قریب کرلیا' اور نشہ آور چیزوں کے پینے اور لہو ولعب میں مشغول ہوگیا اور اس کا وزیر ضیاء الدین ابن الاثیر جذری اس پر حاوی ہوگیا اور وہی اسے ان باتوں کی طرف لایا' پس وہ خود ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کردیا اور خود بھی گمراہ ہوا اور اسے بھی گمراہ کردیا اور ان دونوں کی آسودگی جاتی رہی' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اس سال شاہِ غزنی شہاب الدین اور کفارِ ہند کے درمیان عظیم معرکہ ہوا' اور وہ ایک کروڑ جانبازوں کے ساتھ اس کے مقابلے میں آئے اور ان کے پاس سات سو ہاتھی بھی تھے' جن میں ایک سفید ہاتھی بھی تھا' جس کی نظیر نہیں دیکھی گئی' پس انہوں نے مڈ بھیڑ کر کے باہم شدید جنگ کی جس کی مثل نہیں دیکھی گئی اور شہاب الدین نے انہیں بڑے دریا کے پاس شکست دی جسے بلاحون کہا جاتا ہے اور ان کے بادشاہ کو بھی قتل کردیا اور اس کے ذخائر اور اس کے ملک کے ذخائر پر قابض ہوگیا اور ان کے ہاتھی کو غنیمت میں حاصل کیا اور حکومت کے بڑے شہر میں داخل ہوگیا اور اس کے خزانے سے سونے وغیرہ کو چودہ سو اونٹوں پر لاد کر لے گیا اور اپنے ملک کی طرف مظفر ومنصور ہو کر واپس آ گیا۔

اور اس سال سلطان خوارزم شاہ تکش نے جسے ابن الاصباعی کہا جاتا تھا بلادِ ری وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور سلطان طغرل بیگ سلجوقی کے ساتھ صلح کرلی اور اس نے بلادِ ری اور بقیہ مملکت کو اپنے بھائی سلطان شاہ سے حاصل کرلیا اور اس کے خزائن بھی لے لیے اور اس کی شان بڑھ گئی' پھر اس نے اور سلطان طغرل بیگ نے اس سال کے ربیع الاول میں جنگ کی اور سلطان طغرل بیگ قتل ہوگیا اور اس کے سر کو خلیفہ کے پاس بھیجا گیا اور اس نے اسے کئی دن تک باب نوبہ پر لٹکا دیا اور خلیفہ نے سلطان خوارزم شاہ کی طرف خلعت اور احکام بھیجے اور ہمدان وغیرہ کے وسیع علاقوں پر قبضہ کرلیا۔

اور اس سال خلیفہ' شیخ ابوالفرج بن الجوزی پر ناراض ہوگیا اور اسے واسط کی طرف جلاوطن کردیا اور وہ وہاں بغیر کھانا کھائے پانچ دن ٹھہرا رہا اور اس نے وہاں اپنے نفس کی خدمت کرتے اور اپنے لیے پانی حاصل کرتے پانچ سال قیام کیا اور وہ ۸۰ سالہ بوڑھا تھا اور وہ روزانہ ایک دن رات میں قرآن ختم کرتا تھا' راوی کا بیان ہے اور میں نے اپنے بیٹے یوسف کے غم میں سورۂ یوسف کو نہیں پڑھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے کشائش پیدا کردی' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا انشاء اللہ۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

احمد بن اسماعیل بن یوسف:

ابوالخیر قزوینی شافعی مفسر' آپ نے بغداد آ کر نظامیہ میں وعظ کیا اور اصول میں آپ اشعری کے قول کے قائل تھے' آپ عاشورہ کے روز بیٹھے تو آپ سے کہا گیا یزید بن معاویہ پر لعنت کیجیے آپ نے کہا وہ مجتہد امام تھا' تو لوگوں نے آپ کو اینٹیں ماریں تو آپ رُوپوش ہو گئے' پھر قزوین کی طرف بھاگ گئے۔

ناظم شاطبیہ ابن الشاطبی:

ابوالقاسم بن قسیرۃ ابی القاسم خلف بن احمد الرعینی الشاطبی نابینا' قرأۃ سبعہ کے متعلق شاطبیہ کا مصنف' نہ ان کی طرف کسی نے سبقت کی ہے اور نہ ان میں کوئی لگا کھا سکتا ہے اور اس میں رموز کے ایسے خزانے ہیں جن کی طرف ناقد بصیر ہی راہ پا سکتا ہے' اس کے ساتھ ساتھ وہ نابینا بھی تھا' اس کی پیدائش ۵۳۸ھ میں ہوئی اور آپ کا شہر شاطبہ ہے یہ اندلس کے مشرق میں ایک بستی ہے آپ محتاج شخص تھے آپ سے خواہش کی گئی کہ آپ اپنے شہر کی خطابت سنبھال لیں تو آپ نے منابر پر بادشاہوں کے متعلق خطباء کے مبالغہ کرنے کے باعث اس سے انکار کر دیا' شاطبی حج کو نکلے تو ۵۷۲ھ میں اسکندریہ آئے اور سلفی کو سماع کرایا اور قاضی فاضل نے آپ کو اپنے مدرسے میں فصیح قاریوں کا شیخ بنا دیا اور آپ نے قدس کی زیارت کی اور وہیں ماہ رمضان کے روزے رکھے' پھر آپ قاہرہ واپس آ گئے اور یہیں پر اس سال کے جمادی الآخر میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کو فاضلیہ کے قبرستان کے قریب قرافہ میں دفن کیا گیا' آپ دیندار' فروتنی کرنے والے' زاہد اور بہت باوقار شخص تھے اور بے مطلب بات نہیں کرتے تھے اور آپ اکثر ان اشعار کو بطور مثال پڑھا کرتے تھے اور یہ تابوت کے بارے میں ہیں اور کسی اور کے لیے نہیں۔

''کیا تو آسمان میں کسی چیز کو اُڑتے پہچانتا ہے اور جب وہ چیز چلتی ہے تو لوگ بھی وہیں جوش وحرکت میں آتے ہیں جہاں وہ چلتی ہے تو اسے سوار اور سواری پائے گا' اور جو امیر اس پر چڑھتا ہے قیدی ہو جاتا ہے وہ تقویٰ کی ترغیب دیتی ہے اور اس کے قرب کو پسند نہیں کیا جاتا اور نفس اس سے بھاگتا ہے حالانکہ وہ انتباہ کرنے والی ہے اور اس کی زیارت کی رغبت سے اس کی زیارت نہیں کی جاتی بلکہ زیارت کیے جانے والے کی منشا کے خلاف وہ زیارت کرتا ہے۔''

۵۹۱ھ

اس سال بلادِ اندلس میں قرطبہ کے شمال میں مرج الحدید مقام پر زلاقہ کا معرکہ ہوا اور یہ ایک عظیم معرکہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی اور پرستارانِ صلیب کو بے یار ومددگار چھوڑ دیا اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ بلادِ اندلس میں فرنگیوں کے بادشاہ الفنش کا دارالخلافہ طلیطلہ میں تھا' اس نے شاہ مغرب امیر یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن کو اس کی تعریف کرتے ہوئے اور اسے بہلاتے ہوئے اور اسے اپنے پاس آنے کے لیے برانگیختہ کرتے ہوئے خط لکھا تا کہ وہ اس کی حامیوں اور قتال میں اس کی فرمانبرداری کرنے

Marfat.com

والوں میں شامل ہوا اور اس نے شدید وعید وتہدید بھی کی' سو سلطان یعقوب بن یوسف نے اپنے خط کے سر پر لکھا: (اُرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا اَذِلَّةً وَّ هُمْ صَاغِرُوْنَ) ان کی طرف واپس جاؤ ہم ضرور ان کے پاس ایسی فوجوں کے ساتھ آئیں گے جن کا وہ سامنا نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں سے ذلیل کر کے باہر نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے) پھر وہ فوراً اپنی افواج وعساکر کے ساتھ اُٹھا اور اس نے اندلس تک ابنائے جبرالٹر کو قطع کر دیا اور انہوں نے مذکورہ جگہ پر مڈبھیڑ کی' آغاز کار مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ان میں سے بیس ہزار آدمی قتل ہو گئے پھر بالآخر کفار کو شکست ہو گئی' پس اللہ نے انہیں نہایت بری طرح شکست دی اور ان میں سے ایک لاکھ ۴۳ ہزار آدمی قتل ہو گئے اور تیرہ ہزار ان میں سے قید ہو گئے' اور مسلمانوں نے ان سے بہت سی غنیمت حاصل کی جس میں ایک لاکھ ۴۳ ہزار خیمے ۴۶ ہزار گھوڑے ایک لاکھ خچر' اتنے ہی گدھے اور ستر ہزار مکمل ہتھیار اور بہت سا سامان شامل تھا' اور اس نے ان کے بہت سے قلعوں پر بھی قبضہ کر لیا اور اس نے مدت تک ان کے شہر طلیطلہ کا محاصرہ جاری رکھا اور اسے فتح نہ کر سکا۔ پھر اسے چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس آ گیا اور جب قیش کو وہ چیز حاصل ہو گئی جو اسے حاصل ہونی تھی' تو اس نے اپنی داڑھی اور سر منڈا دیا اور اپنی صلیب کو اُلٹا کر لیا اور گدھے پر سوار ہوا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ نہ گھوڑے پر سوار ہو گا اور نہ کھانے کا مزہ چکھے گا اور نہ بیوی کے پاس سوئے گا' حتیٰ کہ نصرانیت اس کی مدد کرے' پھر اس نے شاہانِ فرنگ کے پاس چکر لگایا اور اس قدر فوجیں جمع کیں جن کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' پس سلطان یعقوب نے اس کے لیے تیاری کی اور دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور دونوں نے باہم شدید جنگ کی جس کی مثل نہیں سنی گئی' پس فرنگیوں نے پہلے سے بھی بری شکست کھائی' اور انہوں نے ان سے پہلے سے بھی زیادہ غنیمت حاصل کی' اور سلطان نے ان کی بہت سی عملداریوں اور قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ وللہ الحمد۔

کہتے ہیں کہ ایک قیدی ایک درہم میں اور ایک گھوڑا پانچ دراہم میں اور ایک خیمہ ایک درہم میں اور تلوار اس سے بھی کم قیمت میں فروخت ہوئی' پھر سلطان نے ان غنائم کو قانون شریعت کے مطابق تقسیم کیا اور مجاہدین ابد تک مستغنی ہو گئے' پھر فرنگیوں نے سلطان سے امان طلب کی اور اس نے پانچ سال تک جنگ ساقط کرنے پر ان سے مصالحت کی اور اس بات پر اسے علی بن اسحاق توزی نامی ایک شخص نے' جسے المکلثم کہا جاتا تھا' آمادہ کیا' اس نے بلادِ افریقہ میں نمودار ہو کر سلطان کی غیر حاضری اور فرنگیوں کے ساتھ تین سال تک مصروفِ جنگ رہنے کی وجہ سے کئی قبیح امور پیدا کر لیے اور اس توزی خارجی نے صحراء میں کئی واقعات کیے اور زمین میں فساد برپا کیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور کئی شہروں پر قبضہ کر لیا۔

اس سال اور اس سے پہلے سال خلیفہ کی فوج نے بلادِ رَی' اصبہان' ہمدان اور خوزستان وغیرہ کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ملوک وممالک کے مقابلہ میں خلافت کا پہلو مضبوط ہو گیا اور اس سال عزیز مصر سے دمشق گیا تاکہ اسے اپنے بھائی افضل کے ہاتھ سے چھین لے اور افضل نے شراب اور لہو ولعب سے توبہ وانابت اختیار کر لی اور اسے چھوڑ دیا اور صوم وصلوٰۃ کی طرف متوجہ ہو گیا اور اپنے ہاتھ سے قرآن لکھنا شروع کر دیا اور اس کی روش بہت اچھی ہو گئی' مگر اس کا وزیر ضیاء جزری اس کی حکومت کو خراب کرتا رہا اور اس کی صفائی کو مکدر کرتا رہا اور جب افضل کو اطلاع ملی کہ اس کا بھائی اس کی طرف آ رہا ہے تو وہ جلدی سے اپنے چچا عادل کے پاس جعبر چلا گیا

Marfat.com

اور اس سے مدد مانگی' پس وہ اس کے ساتھ روانہ ہوا اور اس سے پہلے دمشق پہنچ گیا اور اسی طرح افضل اپنے بھائی الظاہر کے پاس حلب گیا اور دونوں اکٹھے دمشق کی جانب روانہ ہو گئے اور جب عزیز نے یہ بات سنی اور اس وقت وہ دمشق کے نزدیک آ چکا تھا' تو وہ جلد مصر کی طرف واپس آ گیا اور عادل اور افضل اس کے پیچھے گئے تا کہ اس سے مصر کو چھین لیں اور دونوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ مصر کا ۳/۱ عادل کے لیے ہوگا اور ۳/۲ افضل کے لیے ہوگا' پھر عادل کو اس بارے میں ایک بات سوجھی تو اس نے اسے موکد کرنے کے لیے عزیز کو بھیج دیا اور افضل کو اس سے روکنے آیا' اور ان دونوں نے بسمیس میں کئی روز قیام کیا' پھر عزیز کی جانب سے قاضی فاضل ان دونوں کے پاس گیا' اور اس شرط پر صلح ہوئی کہ وہ قدس کو واپس کر دے اور اس کا صوبہ افضل کے پاس ہوگا اور عادل مصر میں اپنے قدیم علاقے میں مقیم رہے گا' پس عادل نے اس کے طمع میں وہیں اقامت اختیار کر لی اور جب عزیز اسے چھوڑنے کے لیے گیا تو اس کے بعد عادل دمشق واپس آ گیا اور یہ دھوئیں پر صلح اور تنکے پر صلح تھی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

علی بن حسان بن سافر:

ابوالحسن کاتب بغدادی' یہ شاعر اور ادیب تھا اور اس کے اشعار میں سے یہ شعر بھی ہیں۔

اس نے میری نیند دُور کر دی اور چلا گیا' سلع میں بجلی چمکی اور وہ یوں نظر آئی جیسے سیاہ ہاتھ سفید تلوار کھینچتا ہے' گویا وہ غبار میں دوڑتا ہوا سیاہی مائل سفید رنگ گھوڑا ہے وہ یوں نمایاں ہوتا ہے جیسے جنڈ کے انگاروں پر ہوا چلتی ہے' تو ہوا کو دیکھے یا آنکھ بند کرے یا آگ کا شعلہ بلند ہوا ہے یا نیچے چلا گیا ہے ہائے وہ چمکنے والی چیز جو چمکنے والی چیز پر چمکی کیا اس نے مجھے گذشتہ عہد یاد دلایا ہے' جو ٹوٹ چکا ہے میرے دل نے مجھے کہا کیا تو کسی حاجت کی وصیت کرتا ہے اور اس نے منہ پھیر لیا' جس نے اسے بیمار کیا ہے وہ اس سے مطالبہ کرتا ہے تو اس بیمار کرنے والے پر قربان ہو' اے دل کے نشانے تو نے میرے دل کو تیروں کا نشانہ بنا دیا ہے' گویا انہیں قضا کی گردش بھیجتی ہے' پس میں نے رات گزاری اور مجھے اس میں کچھ شبہ نہ تھا' کہ میری نیند ختم ہو گئی ہے' حتیٰ کہ رات پیچھے پیچھے آ گئی اور قریب تھا کہ رات ختم ہو جائے اور تاریکی کے اطراف میں روشن صبح آ گئی اور مشرق میں مغرب پر روشنی غالب آ گئی ہے اور ختم ہو گئی ہے۔

۵۹۲ھ

اس سال کے رجب میں عزیز' مصر سے آیا اور اس کے ساتھ اس کا چچا بھی فوجوں کے ساتھ آیا اور وہ دونوں دمشق میں زبردستی داخل ہو گئے اور دونوں نے وہاں سے افضل اور اس کے اس وزیر کو نکال دیا جس نے بدتدبیری کی تھی اور عزیز نے اپنے والد صلاح الدین کی قبر کے پاس نماز پڑھی اور دمشق میں اس کے لیے خطبہ دیا اور ایک روز قلعہ منصورہ میں داخل ہو گیا اور کمرہ عدالت میں فیصلے کے لیے بیٹھا اور یہ سب اور اس کا بھائی افضل اس کی خدمت میں حاضر تھے اور قاضی محی الدین ابن الزکی نے اس کے باپ کی قبر کے پہلو میں مدرسہ عزیزیہ کی بنیاد رکھنے کا حکم دیا اور وہ امیر عزالدین شامہ کا گھر تھا' پھر اس نے اپنے چچا ملک عادل کو دمشق پر

Marfat.com

نائب مقرر کیا اور ۹ رشوال بروز سوموار مصر کو واپس آ گیا اور دمشق میں خطبہ اور سکہ اسی کا چلتا تھا اور افضل سے صرخد پر صلح کی گئی اور اس کا وزیر ابن الاثیر جزری اپنے جزیرہ کی طرف بھاگ گیا اور اس نے اپنے آپ کو اور اپنی حکومت کو تباہ کر دیا اور اپنے گناہوں سے اپنی حکومت برباد کر دی اور افضل اپنے اہل واولاد اور اپنے بھائی قطب الدین کے ساتھ صرخد منتقل ہو گیا۔ اور اس سال سرزمین عراق میں شدید سیاہ آندھی چلی اور اس کے ساتھ سرخ ریت بھی تھی حتیٰ کہ لوگوں کو دن میں چراغوں کی ضرورت پڑی۔

اور اس سال قوام الدین ابوطالب یحییٰ بن سعد بن زیادہ نے بغداد میں کتاب الانشاء کو سنبھالا اور وہ فصیح وبلیغ آدمی تھا' مگر وہ فاضل کی طرح نہ تھا' اور اس سال محی الدین ابوالقاسم محمود بن مبارک نے نظامیہ میں درس دیا اور وہ فاضل اور مناظر آدمی تھا اور اس سال اصبہان میں شافعیہ کا رئیس محمود بن عبداللطیف بن محمد بن ثابت خجندی قتل ہو گیا' اسے ملک الدین سنقر الطویل نے قتل کیا اور یہ رجسٹر سے اصبہان کی حکومت کے زوال کا سبب بن گیا۔

مؤید الدین ابوالفضل:

اور اس سال وزیر خلافت مؤید الدین ابوالفضل محمد بن علی بن قصاب نے وفات پائی' اس کا باپ بغداد کے ایک بازار میں گوشت فروخت کرتا تھا اس کا بیٹا آگے بڑھا اور اپنے زمانے کے لوگوں کا سردار بن گیا اس نے ہمدان میں وفات پائی اور اس نے بلادِ عراق و خراسان وغیرہ سے بہت سے رساتیق دیوان خلافت کو واپس کر دیئے' اور وہ نوخیز اور بڑی ہمت والا اور بہادر تھا' اور وہ اچھے اشعار کہتا تھا۔

الفخر محمود بن علی:

اس سال فخر محمود بن علی نے التوقانی شافعی نے حج سے واپسی پر وفات پائی۔

ابوالغنائم محمد بن علی:

ابن المعلم الہرثی شاعر نے ۹۱ سال کی عمر میں وفات پائی' الہرث' واسط کی ایک بستی ہے اور وہ ایک فصیح شاعر تھا اور ابن جوزی اپنی مجالس میں اس کے لطیف اشعار سے استشہاد پیش کیا کرتے تھے' اور ابن الساعی نے اس کے شاندار اشعار میں سے ایک اچھا قطعہ بیان کیا ہے۔

فقیہ ابوالحسن علی بن سعید:

ابن الحسن بغدادی نے جو ابن العریف کے نام سے مشہور ہے' اس سال وفات پائی اور ان کا لقب القبیح الفاسد تھا یہ حنبلی تھے' پھر ابوالقاسم بن فضلان کے ذریعے امام شافعی سے اشتغال کرنے لگے اور اسی نے اس مسئلہ پر شافعیہ اور حنفیہ کے درمیان آپ کے بکثرت تکرار کرنے پر آپ کو یہ لقب دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ان سب باتوں کے بعد امامیہ کے مذہب کو اختیار کر لیا تھا۔

شیخ ابوشجاع:

اس سال شیخ ابوشجاع محمد بن علی بن مغیث بن الدھان الفرضی الحاسب المؤرخ بغدادی نے وفات پائی' یہ دمشق آیا اور کندی ابوالیمن زید بن حسن کی تعریف کی اور کہا:

''اے زید! میرا رب تجھے اپنی بخششوں سے زیادہ نعمتیں دے جن کے پانے سے امید کوتاہ رہ جاتی ہے' اللہ تعالیٰ نے تجھے جو نعمتیں دی ہیں وہ ان کے حال اس وقت تک نہ بدلے جب تک نجاۃ کے درمیان حال اور بدل کا چکر چلتا رہتا ہے' تو عالمین سے نحو کا زیادہ حق دار ہے کیا اس میں تیرے نام کی مثالیں بیان نہیں کی جاتیں؟

Marfat.com

۵۹۳ھ

اس سال قاضی فاضل کا ایک خط ابن الزکی کی طرف آیا جس میں اس نے اسے بتایا کہ ۹ رجمادی الآخر جمعہ کی رات کو ایک بادل آیا جس میں گھٹا ٹوپ اندھیرے' اچک لینے والی بجلیاں اور تند ہوائیں تھیں جن سے فضاء طاقتور ہوگئی اور اس کے چلنے میں سختی آ گئی' اور اس نے اس کی لگامیں کھلی چھوڑ دیں اور اس کی تالیوں کی آواز بلند ہوگئی جس سے دیواریں کانپنے اور لرزنے لگیں اور دُوری کے باوجود ایک دوسرے سے مل گئیں اور زمین وآسمان غبار ہوگئے حتیٰ کہ یہاں تک کہا گیا کہ آسمان' زمین پر منطبق ہو جائے گا' یہی معلوم ہوتا تھا کہ جہنم کی ایک وادی بہہ پڑی ہے اور اس سے کوئی دوڑنے والا دَوڑ پڑا ہے اور ہوا کی تیزی اس قدر بڑھ گئی کہ اس نے ستاروں کے چراغوں کو گل کر دیا اور آسمان کی کھال کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کے اوپر جو نقوش تھے اس نے مٹا دیئے اور ہماری حالت اللہ تعالیٰ کے اس قول (وہ بجلیوں کے خوف سے اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈالتے ہیں) کے مطابق ہوگئی' اور وہ بجلیوں کے خوف سے اپنے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھنے لگے آنکھوں کو اچکنے سے کوئی بچانے والا نہ تھا' اور صرف استغفار کے قلعے مصائب سے بچنے کی پناہ گاہ تھے اور مرد عورتیں اور بچے بھاگ گئے اور ہلکے یا بوجھل ہو کر اپنے گھروں سے نکل گئے وہ کسی حیلے کی سکت نہ پاتے تھے' اور نہ انہیں کوئی راہ سوجھتی تھی' انہوں نے جامع مسجدوں کی پناہ لے لی اور مشقت برداشت کرنے والے چہروں اور اہل و مال کو بھول جانے والے دلوں سے نازل ہونے والی مصیبت کے لیے گردنیں جھکا دیں وہ نیم باز آنکھوں سے دیکھتے تھے' اور کسی بڑی مصیبت کی توقع رکھتے تھے' زندگی سے ان کا تعلق منقطع ہو چکا تھا' اور نجات سے ان کے راستے بے نشان ہو چکے تھے اور جس طرف وہ آ رہے تھے اس کا فکر انہیں دامنگیر تھا' اور وہ اپنی نمازوں کی نگرانی کرنے لگے' اور خواہش کرنے لگے کہ کاش وہ ان کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہوتے' یہاں تک کہ اسے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا اور تہجد گزاروں نے جاگنے کی کوشش کی اور صبح کو ہر مسلمان اپنے دوست کو سلامتی کی مبارکباد دینے لگا اور وہ سمجھتا تھا کہ اسے صور اسرافیل کی پھونک کے بعد اُٹھایا گیا ہے اور اسے شور و پکار کے بعد ہوش آیا ہے اور یہ کہ اللہ نے اُسے واپس لوٹایا ہے اور اسے تقریباً اچانک پکڑ لینے کے بعد زندہ کیا ہے۔

اور واقعات میں بیان ہوا ہے کہ اس نے سمندروں میں کشتیوں کو اور جنگلات میں درختوں کو توڑ دیا اور بہت سے مسافروں کو تباہ و برباد کر دیا اور ان میں سے کچھ بھاگ پڑے جنہیں بھاگنے نے فائدہ نہ دیا۔ اور اس نے یہاں تک کہا کہ مجلس یہ خیال نہ کرے کہ میں نے قلم کو ٹیڑھا چھوڑ دیا ہے اور علم کھوکھلا ہے' معاملہ بڑا تھا لیکن اللہ نے بچا لیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اس بات سے بیدار کیا ہے جس کی اس نے ہمیں نصیحت کی ہے اور ہم جن باتوں کے شیفتہ ہیں ان سے ہمیں اس نے ہوشیار کیا ہے اس کے ہر بندے نے قیامت کو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے قیامت کے لیے کوئی دلیل تلاش نہیں کی' ہاں ہمارے شہر کے باشندوں کی مثال پہلے لوگوں نے مثالوں میں بیان نہیں کی اور نہ مشکلات میں پہلے اس کی کوئی مثال بیان ہوئی ہے اور اس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں اس کے متعلق خبر دینے والا بنایا اور وہ ہمارے بارے میں خبر نہیں دیتا' اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سے حزن و غرور کے بادل کو دور کرے اور ہمیں تباہ و برباد ہونے والوں میں نہ بنائے۔

Marfat.com

اور اس سال قاضی فاضل نے مصر سے ملک عادل کو دمشق خط لکھا اور اسے فرنگیوں سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا اور جو وہ ان سے جنگ کرنے اور حریم اسلام کو بچانے کی تگ ودو کر رہا تھا اس پر اس کا شکریہ ادا کیا اور اس نے ایک خط میں لکھا جن اوقات میں تم ہو یہ اوقات عمروں کی دلہنیں ہیں اور یہ جو تمہارے ہاتھوں اخراجات ہو رہے ہیں یہ جنت میں حوروں کے مہر ہیں اور وہ شخص کیا ہی سعادت مند ہے کہ جو اس کے ہاتھوں میں ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں دے دے۔ یہ اللہ کا اس پر احسان ہے اور یہ وہ توفیق ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی' اور ان معرکوں میں غبار کی سیاہی' باطن میں گناہوں سے سیاہ کیے ہوئے صحائف ہیں اور یہ گھڑیاں کس قدر سعادت مند ہیں اور یہ واپسی کس قدر تسلی دینے والی ہے۔

نیز اس نے لکھا' اللہ تعالیٰ اس نام کو منابر اور صحائف کی مانگ پر ہمیشہ تاج بنا کر رکھے اور دنیا کے نفوس واجساد کو مبارک دے اور مملوک نے اس بات کو پہچان لیا ہے جس کا اقتضاء مشاہدہ نے کیا ہے اور عافیت اسے سرور میں کھینچ لائے اور حال اس کی بارش پر اضافہ نہ کرے۔

کیا تو دیکھتا نہیں کہ انسان اپنے دائیں ہاتھ کا علاج کرتا ہے اور اسے عمداً کاٹ دیتا ہے تاکہ اس کا باقی جسم سلامت رہے۔

اور اگر اس میں کوئی تدبیر کی بات ہوتی تو ہمارے مولانا اس کی طرف سبقت کرتے اور جو شخص انگلی سے ناخن کاٹے تو وہ اپنے فعل سے جسم کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس سے ضرر کو دور کرتا ہے اور ناپسندیدہ بات کی تکلیف برداشت کرنا اس وقت نقصان دہ نہیں ہوتا جب اس سے قابل تعریف کام تک پہنچنا ہو' اور اس کی چمک کا آخری حصہ اس کی ہر جنگ کا آغاز ہوتا ہے اور ہمارے مولانا پڑاؤ کے ارادے اور اس کے فعل سے ملول نہیں ہوتے اور اس کی تکلیف برداشت کرتے ہیں' اور جب وہ صرف خدائے واحد کی طرف اپنا چہرہ پھیرتے ہیں تو وہ سب چہروں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے' (جو لوگ ہمارے بارے میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور بلاشبہ اللہ اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔

اور اس سال اس صلح کی مدت ختم ہوگئی جسے ملک صلاح الدین نے فرنگیوں سے طے کیا تھا اور وہ اپنی تیزی اور آہنی ہتھیاروں کے ساتھ آئے تو ملک عادل نے مرج عکا میں ان سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دی اور ان سے غنیمت حاصل کی اور یافا کو بزور قوت فتح کر لیا اور انہوں نے شاہ جرمنی کو فتح بیت المقدس کے لیے برانگیختہ کرتے ہوئے خط لکھا تو اللہ تعالیٰ نے جلد ہی اس کی موت مقدر کر دی اور فرنگیوں نے اس سال بیروت کو اس کے نائب عزالدین شامہ سے بغیر کسی مقابلہ وجنگ کے حاصل کر لیا اسی لیے ایک شاعر نے امیر شامہ کے متعلق کہا ہے۔

اس نے قلعے کو سپرد کر دیا تجھ پر کوئی ملامت نہیں اور جو سلامتی کا خواہاں ہو اسے ملامت نہیں کی جاتی تو جنگ کے بغیر قلعے عطا کرتا ہے' یہ سنت شامہ نے بیروت میں جاری کی ہے۔

اور اس سال شاہ فرنگ کندھری نے وفات پائی وہ ایک بلند چوٹی سے گرا اور مر گیا اور فرنگی بھیڑوں کی طرح کسی چرواہے کے بغیر رہ گئے حتیٰ کہ انہوں نے حاکم قبرص کو اپنا بادشاہ بنا لیا' اور ملکہ سے جو کندھری کی بیوی تھی اس کا نکاح کرا دیا' ملک عادل اور ان کے درمیان بہت سے ناپسندیدہ واقعات ہوئے اور وہ ان سب معاملات میں ان پر غالب رہا اور انہیں شکست دیتا رہا اور ان کے

Marfat.com

جانبازوں میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کرتا رہا' اور یہ بھی ہمیشہ اس کے ساتھ اسی حالت میں رہے' حتیٰ کہ انہوں نے مصالحت کا مطالبہ کیا اور اس نے آئندہ سال ان سے صلح کا معاہدہ کیا۔

سیف الاسلام طغتگین:

اس سال سلطان صلاح الدین کے بھائی سیف الاسلام طغتگین نے وفات پائی جو یمن کا بادشاہ تھا اور اس نے بہت سے اموال جمع کیے تھے۔ وہ سونے کو چکیوں کی طرح پگھلا لیتا تھا اور اس طرح اسے ذخیرہ کر لیتا تھا' اس کے بعد اس کا بیٹا اسماعیل بادشاہ بنا اور وہ بہادر اور بے تدبیر شخص تھا' اس کی جہالت نے اسے قرشی اموی ہونے کا دعویٰ کرنے پر آمادہ کر دیا اور اس نے ہادی کا لقب اختیار کر لیا' اس کے چچا عادل نے اسے خط لکھا کہ وہ اس سے باز آ جائے اور اس وجہ سے اس نے اسے دھمکی بھی دی مگر اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی' اور نہ اس کی بات کو قبول کیا بلکہ امراء اور رعیت سے مسلسل بری تدبیریں کرتا رہا اور قتل ہو گیا اور اس کے بعد اس کے باپ کے غلاموں میں سے ایک غلام نے حکومت سنبھال لی۔

امیر کبیر ابوالہیجاء السمین الکردی:

یہ صلاح الدین کے اکابر امراء میں سے تھا اور یہی عکا کا نائب تھا اور فرنگیوں کے چھین لینے سے پہلے یہ وہاں سے نکل آیا' پھر المشطوب کے بعد اس میں داخل ہوا اور اسے اس سے چھین لیا۔ اور صلاح الدین نے اسے قدس پر نائب مقرر کیا' پھر جب عزیز نے اس پر قبضہ کر لیا تو اس نے اسے وہاں سے معزول کر دیا اور اسے بغداد طلب کر کے اس کا بہت اکرام کیا اور خلیفہ نے اسے فوج کا امیر بنا کر ہمدان کی طرف بھیجا اور یہ وہیں فوت ہو گیا۔

قاضی بغداد ابوطالب علی بن علی بن ھبتہ اللہ بن محمد بخاری:

اس نے ابوالوقت وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا اور ابوالقاسم بن فضلان سے فقہ سیکھی اور بغداد میں الحکم کی نیابت سنبھالی' پھر بااختیار منصب والا ہو گیا۔ اور ایک وقت اسے وزارت کی نیابت بھی دے دی گئی اور پھر اسے قضاء سے معزول کر دیا گیا' پھر دوبارہ اسے قضا کا کام دیا گیا اور یہ حاکم ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو گیا' ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں اور یہ فقہ وعدالت کے گھرانے کا ایک ماہر اور فاضل انسان تھا' اور اس کے شعر ہیں۔

''قبیح کام سے ایک طرف ہو جا اور اس کا ارادہ بھی نہ کر اور جس سے تو نے نیکی کی ہے اس سے مزید نیکی کر' تیرے دشمن کی ہر تدبیر کے مقابلے میں جب وہ تدبیر کرے تیرا تدبیر نہ کرنا ہی تجھے کفایت کرے گا۔''

بغداد میں طالبیوں کا نقیب سید شریف:

ابومحمد حسن بن علی بن حمزہ بن محمد بن حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن علی بن یحییٰ بن حسین بن یزید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علوی حسینی جو ابن الاقساسی کے نام سے مشہور ہے جو مولد و مرزبوم کے لحاظ سے کوفی تھا اور زبردست شاعر تھا' اس نے خلفاء اور امراء کی مدح کی ہے اور ادب و ریاست اور جوان مردی کے مشہور گھرانے سے تعلق رکھتا تھا یہ بغداد آیا اور اس نے المقتفی' المستنجد اور اس کے بیٹے المستضی اور الناصر کی مدح کی تو اس نے اسے نقیب مقرر کر دیا' اور یہ بارعب شیخ تھا جو اسی (۸۰) سال سے زیادہ عمر کا

Marfat.com

تھا اور ابن الساعی نے اس کے بہت سے قصائد بیان کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ؎

''زمانے کی تدبیروں پر صبر کر وہ ایک طریق پر ہمیشہ قائم نہیں رہتا' قضاء سبقت کر گئی ہے اور تو اس سے راضی ہو جا اور حقیقت کا جویا نہ بن' کتنی دفعہ وہ متغلب ہوا ہے اور اس نے تجھے تنگی اور وسعت دکھائی ہے وہ ہمیشہ اپنے بچوں میں اسی طریق کے مطابق چلتا ہے۔''

الست خذرا بنت شاہنشاہ:

ابن ایوب' اسے باب النصر کے اندر اس کے مدرسہ میں دفن کیا گیا اور الست خاتون ملک عادل کی والدہ ہے اور اسے دمشق میں اس کے گھر میں جو اسد الدین شیر کوہ کے گھر کے پڑوس میں ہے' دفن کیا گیا۔

۵۹۴ھ

اس سال فرنگیوں نے اپنی افواج کو جمع کیا اور انہوں نے آ کر تبنین کا محاصرہ کر لیا اور عادل نے اپنے بھتیجوں کو ان سے جنگ کرنے کے لیے بلایا تو عزیز' مصر سے اور افضل' سرخند سے اس کے پاس آئے اور فرنگیوں نے قلعہ کو چھوڑ دیا اور انہیں شاہ جرمنی کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے عادل سے مصالحت کا مطالبہ کیا تو اس نے ان سے مصالحت کر لی اور بادشاہ اپنی اپنی جگہوں کی طرف واپس آ گئے' اور اس دفعہ معظم عیسیٰ بن العادل نے بڑی پوزیشن حاصل کر لی اور اس کے باپ نے اسے دمشق پر نائب مقرر کیا اور خود وہ جزیرہ میں اپنی حکومت کی طرف روانہ ہو گیا اور ان سے بہت اچھی روش اختیار کی اور اس سال سلطان نے وفات پائی جو سنجار وغیرہ بڑے بڑے شہروں کا حاکم تھا اور وہ عماد الدین زنگی بن مودود بن زنگی اتابکی تھا جو بہترین بادشاہوں میں سے تھا اور صورت وسیرت کے لحاظ سے بھی ان سے بہت اچھا تھا' اور باطنی لحاظ سے بھی ان سے اچھا تھا مگر بخیل تھا اور علماء سے بڑی محبت کرتا تھا' خصوصاً حنفی علماء سے' اور اس نے ان کے لیے سنجار میں ایک مدرسہ تعمیر کیا اور اس نے ان پر کھانے کی شرط کو لازم کیا کہ ان میں سے ہر ایک ہر روز سب کے لیے کھانا پکائے اور یہ ایک اچھا نظریہ ہے اور فقیہ' فقیر کی نسبت اس نیکی کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ فقیہ خوراک کے ذریعے تکرار ومطالعہ میں مشغول رہتا ہے۔

پس اس کے عمزاد حاکم موصل نے اس کے بچوں پر حملہ کر دیا اور ان سے بادشاہت چھین لی اور اس کے بیٹوں نے ملک عادل سے مدد مانگی تو اس نے ان کی حکومت ان کو واپس دلائی اور ظلم کو ان سے دور کر دیا اور اس کے بیٹے قطب الدین محمد کے لیے حکومت مستحکم ہو گئی' پھر بادشاہ نے ماردین کی طرف جا کر ماہ رمضان میں اس کا محاصرہ کر لیا۔ اور اس کے سبزہ زاروں اور کارگاہوں پر قابض ہو گیا اور اس کے قلعے نے اسے درماندہ کر دیا پس اس نے اس کے گرد چکر لگایا اور کسی کو خیال بھی نہ تھا کہ وہ اس پر قابض ہو جائے گا اس لیے کہ وہ مستقل مزاج اور طاقتور نہ تھا۔

اور اس سال خزریوں نے بلخ شہر پر قبضہ کر لیا اور الخطا کو شکست دی اور ان کو مغلوب کر لیا' اور خلیفہ نے انہیں پیغام ارسال کیا کہ وہ خوارزم شاہ کو عراق میں داخل ہونے سے روکیں' وہ چاہتا تھا کہ بغداد میں اس کا خطبہ ہو۔

Marfat.com

اور اس سال خوارزم شاہ نے بخارا شہر کا محاصرہ کرلیا اور ایک مدت کے بعد اسے فتح کرلیا اور ایک زمانے تک وہ اس کے لیے رکاوٹ بنا رہا اور الخطا نے ان کی مدد کی تو اس نے ان سب کو مغلوب کرلیا' اور بزور قوت اسے چھین لیا' اور اس کے باشندوں سے عفو و درگذر کیا اور انہوں نے ایک ایک چشم کتے کو قبا پہنا کر اس کا نام خوارزم شاہ رکھا تھا' اور اسے منجنیق کے ذریعے خوارزمیہ کی طرف پھینک دیا اور کہنے لگے یہ تمہارا مال ہے اور خوارزم شاہ یک چشم تھا' اور جب اس نے ان پر قابو پایا تو انہیں معاف کر دیا۔ اللہ اسے جزائے خیر دے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

العوام بن زیادہ:

باب خلافت کا کاتب انشاء ابوطالب یحییٰ بن سعید بن ھبۃ اللہ بن علی بن زیادہ' اس کے زمانے میں عراق میں رسائل وانشاء اور فصاحت و بلاغت کی سرداری اس پر منتہی ہوتی تھی اور اس کے علاوہ اسے شافعی مذہب کے مطابق فقہ وغیرہ کے بہت سے علوم حاصل تھے' اس نے شافعی مذہب کو ابن فضلان سے سیکھا اور اسے حساب ولغت میں بڑی معرفت حاصل تھی اور اس کے اشعار بھی ہیں اور اس نے کئی مناصب سنبھالے جن سب میں وہ قابل تعریف شخص ہے اور اس کے اچھے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

جس دشمن کو تو حقیر سمجھتا ہے اسے حقیر نہ سمجھ' کتنے ہی خوش نصیبوں کی خوش نصیبی کو کھیل کے ساتھ زمانے نے ہلاک کر دیا' یہ سورج ہے جس کی جلالت کے باوجود' کسوف سر اور دم کے ساتھ اس پر چھا جاتا ہے نیز وہ کہتا ہے:

زمانے کی حرکت سے اس میں عیوب کے اٹھنے سے مصیبت عام ہو جاتی ہے جیسے کھڑے پانی کو حرکت دی جائے تو اس کی تہ سے تنکے اٹھ پڑتے ہیں۔

نیز وہ کہتا ہے:

میں نے دنیا کو بھلا دیا ہے اور اس شخص نے اسے نہیں بھلایا جس کی امیدوں اور آرزوں کے ساتھ وہ چمٹی ہوئی ہے اور جب میں اس سے روگردانی کرتا ہوں تو وہ مجھے اپنے جوش زن سمندر میں پھینک دیتی ہے' وہ مجھ سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور میں اکیلا ہی ہلاک ہوتا ہوں' گویا میں چراغ میں قتیلہ ہوں۔ اس نے ماہ ذوالحجہ میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کے جنازے میں بہت سے لوگوں نے شمولیت کی اور اسے موسیٰ بن جعفر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

قاضی ابوالحسن علی بن رجاء بن زہیر:

ابن علی البطائحی' یہ بغداد آئے اور وہاں فقہ سیکھی اور حدیث کا سماع کیا اور مالک بن طوق کے صحن میں مدت تک قیام کیا اور ابوعبداللہ بن النبیہ الفرضی سے اشتغال کیا' پھر مدت تک عراق کی قضا سنبھالی' اور آپ ادیب تھے اور آپ نے اپنے شیخ ابوعبداللہ بن النبیہ سے بھی سماع کیا ہے' حریری کا معارضہ کرتے ہوئے اپنے بارے میں دو شعر کہتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ کوئی تیسرا ان دونوں سے نسبت نہیں رکھتا' اور وہ شعر یہ ہیں:

Marfat.com

ایسا نشان لگا جس کے آثار کی تعریف کی جائے اور جو عطا کرے اس کا شکریہ ادا کر خواہ وہ تل ہی ہو اور خواہ تو فریب کی کس قدر قوت رکھے' فریب نہ کر' تا کہ تو سرداری اور عزت حاصل کرے۔

ابن الدنیہ نے کہا ؎

مخلوق کے درمیان حقیر لونڈی' ملامت کرنے والے شریف آدمی سے اچھی نہیں اور جب تجھ سے سخاوت طلب کی جائے تو تو نہیں کہنے سے رک جا' شریف آدمی اس سے اپنا منہ نہیں بھرتا۔

امیر عزالدین حردیلی:

نورالدین کے زمانے میں یہ اکابر امراء میں سے تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے شاور کے قتل میں شمولیت کی تھی' اس نے صلاح الدین کے ہاں بڑا مرتبہ حاصل کیا اور جب اس نے قدس کو فتح کیا تو اسے قدس پر نائب مقرر کیا اور وہ بڑے بڑے اہم امور میں اس سے مدد طلب کرتا تھا' اور یہ اپنی جان اور بہادری کے ذریعے انہیں درست کر دیتا تھا' اور جب افضل حکمران بنا تو اس نے اسے قدس سے معزول کر دیا اور یہ بلادِ شام کو چھوڑ کر موصل آ گیا اور اس سال یہیں پر فوت ہو گیا۔

۵۹۵ھ

حاکم مصر، عزیز کی وفات:

اس کی وفات کا واقعہ یوں ہے کہ یہ ۲۱ محرم کی رات کو شکار کے لیے نکلا اور ایک بھیڑیئے کے پیچھے لگ گیا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور یہ اس کے اوپر سے گر پڑا اور کچھ دن بعد مر گیا اور اپنے گھر ہی میں دفن ہوا' پھر اسے حضرت امام شافعیؒ کی قبر کے نزدیک منتقل کر دیا گیا' اور اس کی عمر ۲۷، ۲۸ سال تھی' بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس سال حنابلہ کو اپنے شہر سے نکال دینے کا عزم کیا تھا' اور اس نے اپنے بقیہ بھائیوں کو بھی خطوط لکھے کہ وہ انہیں اپنے اپنے شہروں سے نکال باہر کریں اور یہ بات اس کے متعلق مشہور ہو چکی تھی اور اس نے اس کی صراحت کی اور یہ سب کچھ اس کے ان معلمین اور میل جول رکھنے والوں کا شاخسانہ تھا جو جہمیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے' نیز اس کے علم حدیث کی کمی بھی اس کا باعث بنی اور جب اس نے یہ برا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور اسے جلد ہی تباہ و برباد کر دیا' اور مصر و شام میں خاص و عام کے نزدیک حنابلہ کی عزت بڑھ گئی' اور بعض کا قول ہے کہ حنابلہ کے بعض صالحین نے اس کے خلاف بددعا کی اور جونہی وہ شکار کو نکلا تو جلد ہی اس کی موت واقع ہو گئی۔

اور فاضل نے عزیز کے بارے میں اس کے چچا کو تعزیتی خط لکھا اور ماردین کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اور اس کے ساتھ افواج بھی تھیں اور اس کا بیٹا محمد کامل بھی اس کے ساتھ تھا جو جزیرہ کے ان شہروں پر اس کا نائب تھا جو بلادِ جزیرہ کے قریب تھے' اور خط کا مضمون یہ تھا۔

''اللہ تعالیٰ ہمارے آقا ملک عادل کے اقتدار کو ہمیشہ قائم رکھے اور اس کی عمر میں برکت دے اور اپنے امر سے اس کے امر کو بلند کرے اور اس کی مدد سے اسلام کی مدد کرے اور جانیں اس کی سخی جان پر قربان ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے عظیم احسانات سے عظیم

Marfat.com

امور کو چھوٹا کر دے اور اسے حیات طیبہ دے اور وہ اور اسلام بڑی بڑی فتوحات کے اوقات میں اکٹھے ہوں اور وہ ان فتوحات سے سلامتی کے امور اور عواقب سلیمہ کے ساتھ پلٹے اور اسے جوانوں کی کمی نہ ہو اور وہ کسی جان کو اور بچے کو نہ کھوئے اور نہ اس کے لیے دامن اور ہاتھ کوتاہ ہو۔ اور نہ اس کے لیے آنکھ دکھے اور نہ اس کے لیے جگر کو تکلیف ہو اور نہ اس کے لیے دل اور گھاٹ مکدر ہو اور جب اللہ تعالیٰ نے ملک عزیز کی موت مقدر کی تو اس کی زندگی اس کے لیے مکدر اور بیکار تھی' اور جب اس کی موت آئی تو مصیبت کا آغاز بڑا تھا اور ناپسندیدہ امر کی آمد دردناک تھی' اور اچانک چہرے کے محاسن' بوسیدہ ہو گئے' جو اس کے خوبصورت چہرے سے مٹی ہٹاتے تھے' اور الفیوم سے واپسی کے بعد اس کی بیماری کا زمانہ دو ہفتے تھا اور اس کی وفات ۲۱ محرم کی رات کو ساتویں گھنٹے میں ہوئی اور غلام اکٹھے ہو کر جسم و دل اور ہاتھ پاؤں کی تکلیف اور جگر کی بیماری کے درمیان بے اصل باتیں کر رہے تھے' اور زیادہ عرصہ نہیں ہوا اس آقا کو اپنے والدہ کے عہد کا صدمہ اٹھانا پڑا اور ہر روز اس پر نیا غم ہوتا ہے۔"

اور جب عزیز نے وفات پائی تو اس نے اپنے پیچھے دس لڑکے چھوڑے اور اس کے امراء نے آ کر اس کے بیٹے محمد کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اور اسے منصور کا لقب دیا اور جمہور امراء در پردہ عادل کو بادشاہ بنانے کی طرف مائل تھے لیکن وہ اس کے مقام کو مستبعد خیال کرتے تھے' پس انہوں نے افضل کو صرخد میں پیغام بھیجا اور اسے جلد بلوا لیا اور جب وہ ان کے پاس آیا تو اس نے ان کی مدد روک دی اور انہوں نے اس پر اتفاق نہ کیا اور جس کام کے لیے وہ آیا تھا وہ مکمل نہ ہوا اور ناصریہ کے اکابر امراء نے اسے دھوکہ دیا اور مصر سے نکل کر بیت المقدس میں اقامت اختیار کر لی اور عادلی فوجوں کو برانگیختہ کرنے والے پیغامات بھیجے' پس اس نے اپنے بھتیجے کو سلطنت پر قائم کیا' اور دیگر مصری شہروں میں سکہ اور خطبہ میں اس کے نام کو بلند کیا' لیکن افضل نے اپنے اس سفر میں یہ فائدہ حاصل کیا کہ اس نے مصریوں سے ایک بہت بڑی فوج لی اور اس کے ساتھ اپنے چچا کی غیر حاضری میں دمشق کو واپس لینے کے لیے آیا اور اس نے یہ کام اپنے بھائی اسد الدین کے مشورے سے کیا جو حلب کا حکمران اور حمص کا بادشاہ تھا اور جب یہ دمشق پہنچا اور اس کے اردگرد اترا تو اس نے اس کی نہروں کو بند کر دیا اور اس کے درختوں کو کاٹ دیا اور ان کے پھلوں کو کھا گیا اور مسجد القدم میں اپنے خیمہ میں اترا اور اس کا بھائی الظاہر اور اس کا عم زاد اسد الکاسر اور اس کی حامی فوج بھی اس کے پاس آئی' پس اس کی فوج طاقتور ہو گئی اور اس کی جنگ سخت ہو گئی اور اس کی فوج شہر میں آ گئی اور انہوں نے اپنے شعار کا اعلان کیا' تو عوام میں سے کسی نے ان کی موافقت نہ کی اور عادل نماردین سے اپنی فوجوں کے ساتھ آیا اور اس کے بھائی کے امراء اور اس کے بھتیجوں کی ایک پارٹی بھی اس کے گرد جمع ہو گئی اور ہر شہر نے اپنے اکابر کے ذریعے اسے مدد دی اور فاضل دو روز پہلے دمشق پہنچ گیا اور اس نے اسے محفوظ کر لیا اور اس نے اپنے بیٹے محمد کامل کو نماردین پر نائب مقرر کیا اور جب وہ دمشق آیا تو اکثر مصری امراء وغیرہ نے اس سے دھوکہ کیا اور افضل کا معاملہ کمزور پڑ گیا اور وہ ان کی بھلائی اور حسن سلوک سے ناامید ہو گیا' پس اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے رکھا' حتیٰ کہ ایک سال گزر گیا پھر آئندہ سال حالت بدل گئی' جیسا کہ ابھی بیان ہو گا' اور اس سال اس نے بغداد کی فصیلوں کو اینٹوں اور چونے سے تعمیر کرنا شروع کیا اور اس نے یہ کام امراء میں تقسیم کر دیا اور اسی سال کے بعد اس کی تعمیر مکمل ہو گئی اور بغداد غرق و حصار سے محفوظ ہو گیا اور اس سے پہلے اس کی فصیلیں نہیں تھیں۔

Marfat.com

سلطان ابو محمد یعقوب بن یوسف:

ابن عبدالمومن' جو مغرب اور اندلس کا حکمران تھا' اور اس نے اندلس کے قریب ایک شاندار شہر تعمیر کیا جس کا نام اس نے مہدیہ رکھا' اور یہ بڑا دیندار نیک سیرت اور نیک دل شخص تھا' اور مالکی المذہب تھا' پھر ظاہری حزمی ہو گیا' پھر شافعی مذہب کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے بعض شہروں میں ان سے قاضی بھی بنائے اور اس کی مدت حکومت ۱۵ سال تھی' اور یہ بہت جہاد کرنے والا تھا' رحمہ اللہ اور یہ پانچوں نمازوں میں لوگوں کی امامت کرتا تھا اور عورت اور کمزور کا مددگار تھا' اور یہی وہ شخص ہے جسے صلاح الدین نے خط لکھا کہ وہ اسے فرنگ کے مقابلہ میں مدد دے اور جب اس نے اسے امیر المومنین کے نام سے مخاطب نہ کیا تو وہ اس وجہ سے ناراض ہو گیا اور اس نے جو مطالبہ اس سے کیا تھا اس کا جواب نہ دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے محمد نے حکومت سنبھالی اور اس نے بھی اپنے والد کی روش اختیار کی اور جن بہت سے شہروں نے اس کے باپ کی نافرمانی کی تھی وہ دوبارہ اس کے پاس آ گئے' پھر اس کے بعد ان کی خواہشات نے ان کو متفرق کر دیا اور ملک یعقوب کے بعد یہ گھر برباد ہو گیا۔

اس سال ایک عجمی شخص نے دمشق میں دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ بن مریم ہے' پس قلعہ کے نائب امیر صارم الدین برغش نے عماد کاتب کے حمام کے پاس باب الفرج سے باہر اس چکی کے سامنے جو دونوں دروازوں کے درمیان ہے اسے صلیب دینے کا حکم دیا اور یہ حمام قدیم مدت سے برباد ہو چکا ہے' اور اسے صلیب دیئے جانے کے دو دن بعد' عوام نے روافض پر حملہ کر دیا اور وہ باب الصغیر میں ان کے ایک شخص کی قبر کے پاس گئے جسے وثاب کہا جاتا تھا' اور انہوں نے اس کی قبر کو کھودا اور اسے دو کتوں کے ساتھ صلیب دے دیا یہ اس سال کے ربیع الآخر کا واقعہ ہے۔

اور اس سال بلاد خراسان میں بڑا فتنہ پیدا ہوا اور اس کا سبب یہ تھا' کہ فخر الدین محمد بن عمر رازی' حاکم غزنی ملک غیاث الدین غوری کے پاس گئے اور اس نے آپ کی عزت کی اور ان کے لیے ہرات میں ایک مدرسہ بنایا اور غوریوں کی اکثریت' کرامیہ ہے' انہوں نے رازی سے نفرت کی اور اسے بادشاہ سے دور کرنا چاہا' سو انہوں نے آپ کے لیے حنفی اور کرامی فقہاء کی ایک جماعت اور شافعیہ کے بہت سے لوگوں کو اکٹھا کیا' اور ابن القدوہ بھی حاضر ہوا' جو لوگوں میں معظم شیخ تھا اور وہ ابن کرام اور ابن الہیصم کے مذہب پر تھا' پس امام رازی اور اس نے باہم مناظرہ کیا اور دونوں مناظرہ کو چھوڑ کر سب وشتم میں لگ گئے اور جب دوسرا دن ہوا تو لوگ جامع مسجد میں جمع ہوئے اور ایک واعظ نے کھڑے ہو کر گفتگو کی اور اپنی تقریر میں کہا اے لوگو ہم وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر مروی ہے' اور ہم ارسطو کے علم' ابن سینا کی کفریات' فارابی کے فلسفہ اور رازی کی تلبیسات کو نہیں جانتے اور نہ ہم انہیں بیان کرتے ہیں' اور وہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے' اور گذشتہ کل ایک شیخ الاسلام کو جو اللہ کے دین اور اس کے رسول کی سنت کا دفاع کر رہا تھا' کس لیے ایک متکلم کی زبان سے گالیاں دی گئی' حالانکہ جو وہ کہہ رہا تھا اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہ تھی' راوی کا بیان ہے کہ لوگ گریہ کناں ہو گئے' اور چیخیں مارنے لگے اور کرامیہ بھی رو پڑے اور مدد مانگنے لگے اور اس بارے میں خاص لوگوں نے ان کی مدد کی اور بادشاہ تک صورت حال کو پہنچایا' تو اس نے امام رازی کو اپنے ملک سے اخراج کا حکم دے دیا اور آپ ہرات واپس آ گئے' اسی وجہ سے امام رازی کے دل میں کرامیہ کی نفرت رچ بس گئی اور آپ اپنی گفتگو

Marfat.com

میں ہر مقام اور ہر جگہ پر ان سے الجھنے لگے۔

اور اس سال خلیفہ' شیخ الواعظین ابوالفرج ابن الجوزی سے راضی ہو گیا' اس نے آپ کو بغداد سے واسط کی طرف بھیج دیا اور آپ نے وہاں پانچ سال قیام کیا اور وہاں کے باشندوں نے آپ سے انتفاع واستفادہ کیا اور جب آپ بغداد واپس آئے تو خلیفہ نے آپ کو خلعت دیا اور آپ کو حضرت معروفؒ کرخی کی قبر کے پاس قبرستان میں حسب دستور وعظ کرنے کی اجازت دے دی' پس بہت بڑا اکٹھ ہو گیا اور خلیفہ بھی آ گیا اور اس روز آپ نے خلیفہ کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے۔

''اس باغ کو اپنے انعامات کی بارش سے پیاسا نہ رکھ جسے تو نے خود لگایا ہے اس لکڑی کو نہ چھیل جس پر تو نے پانی چھڑکا ہے' بانی مجد کی بزرگی کے ختم ہونے سے بچ' اگر میں نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو از سر نو معاف کر اور مجھے خوشی بخش دے' میں تجھ سے خواہشات کے حصول کی امید رکھتا تھا اور آج میں صرف تیری رضا چاہتا ہوں۔''

اور اس روز آپ نے یہ اشعار بھی سنائے۔

''ہم ایک زمانے تک جدائی سے بدبخت ہوئے اور جب ہم نے ملاقات کی تو یوں معلوم ہوا کہ ہم بدبخت نہیں ہوئے' جب راتوں نے ہمیں ڈھانپ لیا تو ہم ناراض ہو گئے اور راتیں ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں کہ ہم راضی ہو گئے' اور وہ کون ہے جو موت کے بعد ایک روز بھی زندہ نہیں ہوا' ہم تو مرنے کے بعد زندہ ہوئے ہیں۔''

اس سال خلیفہ ناصر نے موصل کے قاضی ضیاء الدین ابن الشہر زردی کو بلا کر اسے بغداد کا قاضی القضاۃ بنا دیا اور اس سال حافظ عبدالغنی مقدسی کے باعث دمشق میں فتنہ برپا ہوا' اس لیے کہ وہ جامع اموی میں حنابلہ کے حجرے میں گفتگو کرتا تھا' ایک روز اس نے عقاید کے متعلق کچھ بیان کیا تو قاضی ابن الزکی ضیاء الدین خطیب الدولعی اور امیر صارم الدین برغش نے سلطان معظم سے ملاقات کی تو اس نے استواء علی العرش نزول اور حرف وصوت کے مسئلہ کے متعلق ایک مجلس منعقد کی تو نجم حنبلی نے بقیہ فقہاء سے اتفاق کیا اور حافظ اپنی بات پر قائم رہا اور اس سے رجوع نہ کیا اور بقیہ فقہاء نے اس پر اتفاق کر لیا اور اس پر شنیع الزامات لگائے' جو اس نے نہیں کیے تھے' حتیٰ کہ امیر برغش نے اسے کہا یہ سب لوگ گمراہی پر ہیں اور تو اکیلا حق پر ہے؟ اس نے کہا ہاں! پس امیر نے ناراض ہو کر اسے شہر سے جلاوطن کر دینے کا حکم دیا' اس نے امیر سے تین دن کی مہلت مانگی تو اس نے اسے مہلت دے دی اور برغش نے قلعہ سے قیدیوں کو بھیجا تو انہوں نے حنابلہ کے منبر کو توڑ دیا اور اس روز حنابلہ کے محراب میں ظہر کی نماز ضائع ہو گئی اور وہاں جو خزائن اور صندوق تھے' انہیں باہر نکالا گیا اور بڑی دیوانگی پیدا ہو گئی اور ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اور مجلس کا انعقاد ۲۴ ذوالحجہ کو سوموار کے روز ہوا تھا' پس حافظ عبدالغنی بعلبک کی طرف کوچ کر گیا' پھر مصر چلا گیا تو محدثین نے اسے پناہ دی اور اس پر مہربان ہو گئے اور اس کی عزت کی۔

امیر مجاہد الدین قیماز الرومی:

موصل کا نائب جو اپنے استاد نور الدین ارسلان کے بیٹے کے زمانے میں' موصل کی حکومت پر قابض ہو گیا اور یہ عقل مند' ذہین اور حنفی فقیہ تھا اور بعض کا قول ہے کہ شافعی فقیہ تھا جسے تواریخ وحکایات کا بہت سا حصہ یاد تھا اور اس نے متعدد جوامع' مدارس'

Marfat.com

خانقاہیں اور سرائیں بنائی ہیں اور اس کے بہت سے صدقات گردش کرتے رہتے تھے اور وہ دنیا کی ایک خوبصورتی تھا۔

ابوالحسن محمد بن جعفر:

ابن احمد بن محمد بن عبدالعزیز العباس الہاشمی جو ابن النجاری کے بعد بغداد کا قاضی القضاۃ تھا اور شافعی تھا' اس نے ابوالحسن بن الخل وغیرہ سے فقہ سیکھی اور مکہ میں قضا اور خطابت سنبھالی اور اصلاً یہ مکہ ہی کا ہے لیکن یہ بغداد کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے دنیا سے جو حاصل کرنا تھا' کیا اور جو اس کا انجام ہونا تھا ہوا' پھر اسے ایک دستاویز کے باعث جسے اس نے اپنے خط میں لکھا تھا' معزول کر دیا گیا' اور بعض کا قول ہے کہ وہ جھوٹی دستاویز بنائی گئی تھی' واللہ اعلم' اور وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا' حتیٰ کہ مر گیا۔

شیخ جمال الدین ابوالقاسم:

یحییٰ بن علی بن الفضل بن برکت بن فضلان' بغداد کے شافعیہ کا شیخ سب سے پہلے اس نے نظامیہ کے مدرس سعید بن محمد النزار سے فقہ سیکھی پھر خراسان چلا گیا اور غزالی کے شاگرد شیخ محمد الزبیدی سے علم حاصل کیا اور بغداد واپس آ گیا اور اس نے مناظرہ اور اصلیین کا علم بھی حاصل کیا اور اہل بغداد کا سردار بن گیا اور طلبہ اور فقہاء نے اس سے فائدہ حاصل کیا اور اس کے لیے ایک مدرسہ بنایا گیا جس میں اس نے درس دیا اور اس کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی' اور اس کے شاگرد بہت ہو گئے اور یہ بہت تلاوت کرنے والا' اور سماع حدیث کرنے والا تھا اور یہ عقلمند' مہربان اور خوبصورت شیخ تھا اور اس کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''جب تو اشراف کے مقام کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو تجھ پر مدد کرنا اور انصاف کرنا واجب ہے اور جب کوئی سرکش تجھ پر سرکشی کرے تو اسے چھوڑ دے' زمانہ اسے کافی بدلہ دینے والا ہے۔''

۵۹۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو ملک افضل مصری فوج کے ساتھ اپنے چچا عادل کے لیے دمشق کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اور اس نے دمشق کی نہروں اور غلہ کو بند کر دیا' پس تھوڑی سی روٹی اور پانی کے سوا کچھ نہ تھا اور حالت خراب ہو چکی تھی اور انہوں نے اللوان کے علاقے سے لد تک خندق کھودی ہوئی تھی تا کہ دمشقی فوج ان تک نہ پہنچ پائے اور موسم سرما آ گیا اور بارشیں اور کیچڑ زیادہ ہو گئے' اور جب ماہ صفر آیا تو ملک کامل محمد بن عادل' ترکمانوں کے بہت سے لوگوں اور بلادِ جزیرہ الرہا اور حران کی فوجوں کے ساتھ اپنے باپ کے پاس آیا' اس موقع پر مصری افواج واپس چلی گئیں اور سبا کے ایادی منتشر ہو گئے اور الظاہر حلب کی طرف اور اسد حمص کی طرف اور افضل مصر کو واپس چلے گئے اور عادل شہر کو سپرد کر دینے کے عزم کے بعد دشمنوں کی تدبیر سے محفوظ ہو گیا اور ناصری امراء افضل کے پیچھے روانہ ہو گئے کہ اسے قاہرہ جانے سے روکیں اور انہوں نے عادل سے خط و کتابت کی کہ وہ جلد ان کے پاس آئے۔ پس وہ جلدی سے ان کی طرف گیا اور افضل مصر میں داخل ہو کر قلعہ جبل میں قلع بند ہو گیا اور کمزوری اور بزدلی اس پر چھا گئی اور عادل ایک تالاب پر اترا اور مصر کی حکومت لے لی اور اس کا بھتیجا افضل اس کے پاس ذلیل و عاجز ہو کر آیا اور اس نے جزیرہ کے کچھ شہر اسے جاگیر میں دیئے اور اس کی بدسیرتی کی وجہ سے اسے شام سے جلاوطن کر دیا اور عادل قلعہ میں داخل ہوا اور اس نے صدرالدین

Marfat.com

عبدالملک بن درباس الماردانی الکردی کو دوبارہ قاضی بنا دیا اور خطبہ اور سکہ اپنے بھتیجے منصور کے نام پر باقی رکھا' اور عادل' امور میں خود مختار تھا' اور اس نے الصاحب صفی الدین بن شکر کو اس کی بہادری' تیز فہمی اور سیادت و دیانت کی وجہ سے وزیر بنایا اور عادل نے اپنے بیٹے کامل کو بلادِ جزیرہ سے خط لکھ کر بلایا کہ وہ اسے مصر کا بادشاہ بنا دے' سو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اس کا اعزاز و اکرام کیا اور اس سے معانقہ کیا اور بادشاہ نے فقہاء کو بلایا اور ان سے اپنے بھتیجے منصور بن عزیز کی حکومت کے درست ہونے کے بارے میں فتویٰ پوچھا' اس کی عمر دس سال تھی' انہوں نے فتویٰ دیا کہ اس کی حکومت درست نہیں کیونکہ اس پر متولی مقرر کیا گیا ہے' اس موقع پر اس نے امراء کو طلب کیا اور انہیں اس کی بیعت کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا اور اس نے انہیں ترغیب دی اور ڈرایا اور جو کچھ کہا اس میں یہ بات بھی کہی' علماء نے جو فتویٰ دیا' تم نے سن لیا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کی سرحدوں کی حفاظت چھوٹے بچے نہیں کر سکتے اور ان کی حفاظت بڑے بڑے بادشاہ کرتے ہیں' اس موقع پر انہوں نے اطاعت اختیار کر کے اس کی بیعت کر لی' پھر اس کے بعد اس کے بیٹے کامل کی بھی بیعت کر لی اور ان دونوں کے بعد خطباء نے ان دونوں کے حق میں تقاریر کیں اور ان دونوں کے نام پر کرنسی بنائی گئی' اور عیسیٰ بن عادل کے معظم نام سے دمشق اور کامل کے نام سے مصر سکون پذیر ہو گیا۔

اور شوال میں امیر ملک الدین ابو منصور سلمان بن مسرور بن جلدک دمشق واپس آ گیا' جو ملک عادل کا ماں جایا بھائی تھا' اور وہی باب الفرادیس کے اندر فلکیات کا سمجھنے والا تھا' اور اس کی قبر بھی وہیں ہے' وہ وہاں پر بڑے احترام و اکرام کے ساتھ قیام پذیر رہا' حتیٰ کہ اس سال میں فوت ہو گیا۔

اور اس سال اور اس کے بعد والے سال میں دیارِ مصر میں بہت گرانی ہو گئی' جس کے باعث سرمایہ دار اور فقیر مر گئے' اور لوگ وہاں سے شام کی طرف بھاگ گئے مگر وہاں تک تھوڑے لوگ ہی پہنچ پائے' البتہ عراق کے علاقے ارزاں تھے' ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ اس سال بغداد میں ایک مرغ نے انڈا دیا اور ایک جماعت نے اس کی تحقیق کی اور انہوں نے مجھے بھی یہ بات بتائی۔

سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ:

تکش بن الپ ارسلان جو طاہر بن الحسین کی اولاد میں سے تھا اور وہ خوارزم اور خراسان کے بعض شہروں اور رَی وغیرہ کے وسیع علاقوں کا حکمران تھا' اس نے سلاجقہ کی حکومت کا خاتمہ کیا تھا' اور یہ عادل اور اچھی سیرت والا تھا اور اسے موسیقی اور حسن معاشرت سے بہت اچھی واقفیت تھی اور یہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کا فقیہ تھا اور اصول کو جانتا تھا اور اس نے احناف کے لیے ایک عظیم مدرسہ تعمیر کیا اور خوارزم میں اس نے جو قبر بنائی تھی' اس میں اسے دفن کیا گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا علاؤالدین بادشاہ بنا اور اس سے قبل اس کا لقب قطب الدین تھا' اور اس سال خوارزم شاہ مذکور کا وزیر قتل ہو گیا۔

نظام الدین مسعود بن علی:

آپ نیک سیرت شافعی المذہب تھے' خوارزم میں آپ کا ایک بہت بڑا مدرسہ ہے اور بڑی جامع مسجد ہے اور آپ نے مرو میں شافعیہ کے لیے ایک عظیم جامع مسجد تعمیر کی ہے پس حنابلہ[1] نے ان سے حسد کیا اور ان کے شیخ کو وہاں شیخ اسلام کہا جاتا ہے۔

[1] شاید یہ حنفیہ ہے کیونکہ مرو میں حنابلہ موجود نہیں' واللہ اعلم لیکن ابن اثیرؒ نے مؤلف سے اتفاق کیا ہے۔

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسے جلا دیا اور یہ بات دین وعقل کی کمی پر محمول ہوگئی' پس سلطان خوارزم شاہ نے انہیں تاوان ڈالا جیسا کہ وزیر نے اپنی عمارت کا تاوان ڈالا تھا۔

ابوالفرج بن عبدالمنعم بن عبدالوہاب:

ابن صدقہ بن الخضر بن کلیب جو اصلاً حرانی اور پیدائش' گھر اور وفات کے لحاظ سے بغدادی ہیں' آپ نے ۹۶ سال کی عمر میں وفات پائی اور بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور کروایا آپ مشائخ کی ایک جماعت سے روایت میں منفرد ہیں اور آپ بڑے تاجروں اور صاحب دولت لوگوں میں سے تھے۔

مجدالدین فقیہ:

ابومحمد طاہر بن نصر بن جمیل' مدرس قدس' آپ نے سب سے پہلے الصلاحیہ میں درس دیا آپ بنو جمیل الدین کے فقہاء کے والد ہیں جو مدرسہ جاروخیہ میں تھے پھر وہ ہمارے اس زمانے میں العمادیہ اور الدماغیہ کی طرف آ گئے' پھر وہ مر گئے اور صرف ان کی شرح ہی باقی رہ گئی۔

امیر صارم الدین قایماز:

ابن عبداللہ النجی' آپ حکومت صلاحیہ کے اکابر میں سے تھے اور صلاح الدین کے ہاں آپ کا مرتبہ استاد کا تھا' اور آپ ہی نے العاضد کی موت کے وقت محل کی سپرداری لی اور آپ کو بہت سے اموال حاصل ہوئے' آپ بہت صدقات واوقاف والے تھے' ایک روز آپ نے سات ہزار سنہری دینار صدقتہ دیے اور آپ مدرسۂ قیمازیہ کے جو قلعہ کے مشرق میں ہے وقف کرنے والے تھے' اور دارالحدیث اشرفیہ اس امیر کا گھر تھا' اور وہاں اس کا حمام بھی تھا' جسے بعد میں ملک اشرف نے خرید لیا اور اسے دارالحدیث بنا دیا اور حمام کو برباد کر دیا اور اسے وہاں کے شیخ المدرس کا مسکن بنا دیا اور جب قیماز فوت ہوگیا اور اپنی قبر میں دفن ہوگیا تو اس کے گھروں اور ذخائر کو کھودا گیا اور اس پر بہت سے مال کا اتہام تھا اور اس کے جمع شدہ مال سے ایک لاکھ دینار ملے اور اس کے متعلق گمان تھا کہ اس کے پاس اس سے زیادہ مال تھا' اور وہ اپنے اموال کو اپنی جاگیروں اور بستیوں کے ویرانوں میں دفن کر دیا کرتا تھا اللہ اسے معاف کرے۔

امیر لؤلؤ:

یہ دیار مصر کا ایک حاجب تھا اور صلاح الدین کے زمانے میں اکابر امراء میں سے تھا اور اسی نے سمندر میں بحری بیڑے کی سپرداری لی تھی اور اس نے کتنے ہی بہادروں کو قیدی بنایا اور کتنی ہی کشتیوں کو توڑا' اور یہ کثرت جہاد کے ساتھ ساتھ ہر روز بہت صدقہ کرنے والا اور اخراجات کرنے والا تھا' مصر میں گرانی ہوئی تو اس نے بارہ ہزار روٹیاں بارہ ہزار نفوس کے لیے صدقہ کیں۔

شیخ شہاب الدین طوسی:

آپ دیار مصر میں شافعیہ کے ایک شیخ ہیں اور جو مدرسہ تقی الدین شہنشاہ بن ایوب کی طرف منسوب ہے' اس کے شیخ ہیں' اس مدرسے کو منازل العز کہا جاتا ہے اور آپ غزالی کے شاگرد محمد بن یحییٰ کے اصحاب میں سے ہیں اور ملوک مصر کے ہاں آپ کی بڑی قدر

Marfat.com

ومنزلت تھی' آپ انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے' آپ نے اس سال وفات پائی اور لوگوں نے آپ کے جنازے پر اژدھام کیا اور آپ پر افسوس کیا۔

شیخ ظہیر الدین عبدالسلام فارسی:

آپ حلب کے شیخ الشافعیہ ہیں آپ نے امام غزالی کے شاگرد محمد بن یحییٰ سے فقہ سیکھی اور رازی کے شاگرد بنے اور مصر کی طرف کوچ کر گئے' آپ کو امام شافعی کی قبر پر درس دینے کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے قبول نہ کیا' پھر آپ نے واپس حلب آ کر وہیں اقامت اختیار کر لی' یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

شیخ علامہ بدرالدین ابن عسکر:

احناف دمشق کے سردار ابوشامہ نے بیان کیا ہے آپ ابن العقاوہ کے نام سے مشہور ہیں۔

شاعر ابوالحسن:

علی بن نصر بن عقیل بن احمد بغدادی' آپ ۵۹۵ھ میں دمشق آئے' اور آپ کا ایک شعروں کا دیوان بھی ہے' جس میں خوبصورت موتی ہیں اور آپ نے ملک امجد حاکم بعلبک کی مدح کی ہے۔

''لوگ کامل نصیبے والے ناقص' اور دوسرے ناقص نصیبے والے کامل ہیں اور میں بہترین عفیف لوگوں میں ثروت والا ہوں اگرچہ میرے پاس کامل مال نہیں اور اس سال قاضی فاضل نے وفات پائی جو امام علامہ اور فصحاء اور بلغاء کے شیخ تھے۔''

ابوعلی عبدالرحیم بن قاضی اشرف:

ابی المجد علی بن حسن شیبانی المولی الاجل القاضی الفاضل' آپ کا باپ عسقلان میں قاضی تھا' آپ نے اپنے بیٹے کو حکومت فاطمیہ میں دیارِ مصر کی طرف بھیجا اور وہاں ابوالفتح قادوس وغیرہ کے ہاں کتابت انشاء میں مصروف ہو گیا اور وہ اہل شہر حتیٰ کہ بغداد والوں کا سردار بن گیا اور اس کے زمانے میں اس کی کوئی نظیر موجود نہ تھی اور نہ اس کے بعد ہمارے آج کے زمانے تک اس کا کوئی مثل موجود ہے اور جب ملک صلاح الدین مصر میں ٹک گیا تو اس نے آپ کو اپنا کاتب' ساتھی' وزیر' ہمنشین اور انیس بنا لیا اور آپ اسے اپنے اہل واولاد سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی حتیٰ کہ اس نے اقالیم وبلاد کو فتح کیا' اس نے اپنی سیف وسنان سے اور آپ نے اپنے قلم اور زبان وبیان سے' اور فاضل اپنے کثرتِ اموال سے صدقات وعطیات دیتا تھا اور بہت نمازیں پڑھتا اور روزے رکھتا تھا اور وہ روزانہ رات دن میں ایک مکمل قرآن ختم کرتا تھا اور اس کے ساتھ مزید نوافل بھی پڑھتا تھا' اور وہ رحم دل خوش سیرت اور پاک دل اور پاک باطن شخص تھا' دیارِ مصر میں شافعیہ اور مالکیہ کے مقابلہ میں آپ کا ایک مدرسہ تھا اور اوقاف بھی تھا جو نصاریٰ کے ہاتھوں سے قیدی کو چھڑانے کے لیے تھا اور آپ نے تقریباً ایک لاکھ کتابیں جمع کیں اور یہ وہ چیز ہے جس سے کوئی ایک وزیر اور عالم اور بادشاہ خوش نہ تھا' آپ ۵۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور اس روز فوت ہوئے جس روز عادل قصر مصر میں آپ کے مدرسے میں اچانک ۶ ربیع الآخر کو منگل کے روز آیا اور لوگ آپ کے جنازے کے لیے اکٹھے ہوئے اور دوسرے دن ملک عادل نے آپ کی قبر کی زیارت کی اور متاسف ہوا پھر عادل نے صفی الدین بن شکر کو وزیر بنایا اور جب فاضل نے یہ بات سنی تو

Marfat.com

اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ آپ کو اس حکومت تک زندہ نہ رکھے' کیونکہ ان دونوں کے درمیان مقابلہ پایا جاتا تھا' پس آپ فوت ہو گئے اور آپ کو کوئی تکلیف واذیت نہ پہنچا سکا اور حکومت میں اس کی کوئی رائے نہیں ہوتی جو اس سے بڑا ہو' اور شعراء نے بڑے اچھے اشعار میں آپ کے مرثیے کہے ہیں' جن میں سے قاضی ھبۃ اللہ بن سناء الملک کے اشعار یہ ہیں۔

''عبدالرحیم مخلوق پر ایک رحمت ہے جس کی مصاحبت ملول عذاب سے مامون ہے' اے وہ شخص جو مجھ سے اس کے اور اس کے اسباب کے بارے میں دریافت کرتا ہے وہ آسمان پر پہنچ چکا ہے' اس سے اس کے اسباب کے بارے میں دریافت کر۔ وزارت اس کے پاس اس سے خطاب کرتے ہوئے آئی اور بہت دفعہ وہ اس سے خطاب کرنے سے درماندہ ہو گئی' بادشاہ اپنے چہروں کو اس کے چہرے کے آگے جھکاتے ہیں نہیں نہیں! بلکہ انہیں گردنوں سے پکڑ کر اس کے دروازے پر لایا جاتا ہے' بادشاہوں کے اشغال زائل ہو جائیں گے اور اس کا دل محراب میں ذکر الٰہی میں مشغول ہے اس نے صوم وصلوٰۃ میں اپنے نفس کو تھکا دیا ہے اور اس کی ہتھیلی کی کفالت بھی اسے تھکائے ہوئے ہے اس نے حسن انجام پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی لذات کو چھوڑ دیا ہے' دنیا کو چاہیے کہ اپنی حکومت کے منتظم پر فخر کرے اور اس کے علم اور کتاب کے پڑھانے والے پر بھی فخر کرے اور اس کے روزے دار نگران' جاننے والے' عمال' خرچ کرنے والے اور بخشنے والے پر بھی فخر کرے۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ مہارت کے باوجود فاضل کا کوئی طویل قصیدہ نہیں ہے اور اس کے رسائل میں صرف اس کے ایک دو اشعار ہیں اور دوسری باتیں بہت سی ہیں اور اس کے یہ اشعار بھی ہیں۔

''تم نے صحیح نیکی کرنے کے لیے از راہ کرم سبقت کی ہے اور بیان کرنے والوں میں تمہاری کوئی مثل نہیں' میرا خیال تھا کہ میں اس میں تمہارا سبقت میں مقابلہ کروں گا لیکن وہ مجھ سے پہلے بوسیدہ ہو گئی اور اس نے میرے رونے کو بھی برانگیختہ کیا' اور میرا ایک دوست ہے' اور جب بھی میں زمانے کے کسی ظالم حادثے سے ڈرتا ہوں تو وہ میرا پشت پناہ ہوتا ہے اور جب زمانے کی گردش مجھے کاٹتی ہے تو میں اس کے جھنڈوں کے ساتھ اس پر حملہ کرتا ہوں۔''

اور آپ نے اپنے معاملے کے آغاز میں کہا۔

''میں تمام کاتبوں کو ایسے ارزاق کے ساتھ دیکھتا ہوں جو سالوں پر حاوی ہیں اور میرے لیے ان کے درمیان کوئی رزق نہیں' گویا میں کراماً کاتبین سے پیدا ہوا ہوں۔''

اور آپ کے النخلہ اور زلقطہ کے بارے میں یہ اشعار ہیں۔

''اور دو گانے والوں نے ایک مجلس میں ایک دوسرے کو جواب دیا اور لوگوں نے ان دونوں کو تکلیف دینے سے روک دیا' یہ اپنے فعل کے برعکس سخاوت کرتا ہے تو اس کی تعریف ہوتی ہے اور اسے ملامت کی جاتی ہے۔''

اور آپ نے کہا۔

''ہم نے ایسے حال میں شب بسر کی جو محبت کو چھپاتی تھی لیکن اس کی شرح کرنا ممکن نہیں رات ہماری دربان تھی اور ہم نے اسے کہا' اگر تو ہم سے غائب ہو گئی تو صبح حملہ کر دے گی۔''

Marfat.com

ملک عزیز کی ایک لونڈی نے ملک عزیز کو سونے کا ایک بٹن بھیجا جس پر سیاہ عنبر لگا ہوا تھا' ملک فاضل نے اس سے اس کے بھیجنے کا مطلب پوچھا اور کہنے لگا۔

اس نے تجھے عنبر تحفہ دیا ہے جس کے درمیان میں پتلے سونے کا بٹن ہے' عنبر میں بٹن کا مفہوم یہ ہے کہ تو اندھیرے میں چھپ کر ملاقات کیا کر۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس کے لقب کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے بعض نے محی الدین بیان کیا ہے اور بعض نے مجیر الدین بیان کیا ہے' اور عمارۃ یمنی سے روایت ہے کہ جمیل نے بیان کیا کہ عادل بلکہ صالح نے اسکندریہ سے اس کے آنے کی خواہش کی اور یہ بات اس کی نیکیوں میں شمار ہوگی' اور ابن خلکان نے آپ کے حالات کو تفصیل کے ساتھ ہماری طرح بیان کیا ہے اور اس میں بہت اضافہ پایا جاتا ہے۔

۵۹۷ھ

اس سال سرزمین مصر میں بہت گرانی ہوگئی اور فقراء اور اغنیاء میں سے بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے' پھر اس کے بعد بڑی تباہی آئی' حتیٰ کہ شیخ ابوشامہ نے الذیل میں بیان کیا ہے کہ عادل نے اس سال کے ایک مہینے میں اپنے مال سے تقریباً دو لاکھ بیس ہزار مردوں کو کفن دیئے اور کتوں نے مصر میں مردوں کو کھایا اور بہت سے لوگوں نے چھوٹے بچوں کو کھایا' بچے کے والدین چھوٹے بچے کو بھونتے اور اسے کھا جاتے اور لوگوں میں یہ بات بہت زیادہ ہوگئی' حتیٰ کہ اسے ان کے درمیان برا نہ سمجھا جاتا اور جب بچے اور مردے ختم ہوگئے تو طاقتور کمزور پر غالب آ کر اسے ذبح کر کے کھا جاتا' اور ایک شخص فقیر کو حیلے سے لے آتا کہ وہ اسے کھانا کھلائے گا یا اسے کوئی چیز دے گا' پھر وہ اسے ذبح کر کے کھا جاتا' اور ان میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو ذبح کر کے کھا جاتا' اور یہ بات ان کے درمیان کسی عیب اور شکایت کے بغیر عام ہوگئی' بلکہ وہ ایک دوسرے کو معذور قرار دیتے تھے' اور ایک شخص کے پاس چار سو سر پائے گئے' اور بہت سے وہ اطباء بھی مر گئے جنہیں بیماروں کے پاس بلایا جاتا تھا انہیں ذبح کیا جاتا اور کھایا جاتا' ایک شخص طبیب کو بلاتا' پھر اسے ذبح کر کے کھا جاتا اور ایک شخص نے حاذق طبیب کو بلایا اور وہ شخص سرمایہ دار تھا' طبیب اس کے ساتھ خوف وہراس کی حالت میں گیا اور راستے میں اس شخص کو جو شخص ملتا وہ اسے صدقہ دیتا اور اللہ کو یاد کرتا اور اس کی تسبیح کرتا اور وہ بکثرت یہ کام کرنے لگا جس سے طبیب کو اس کے متعلق شک پیدا ہوگیا اس کے باوجود طمع نے اسے اس کے ساتھ چلنے پر مجبور کیا حتیٰ کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہوگیا' کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک ویرانہ ہے' پس طبیب کو اسی طرح شک پیدا ہوگیا اور اس کا ساتھی باہر نکل گیا اور اس نے اسے کہا اتنی دیر کے ساتھ تو ہمارے لیے شکار لایا ہے اور جب طبیب نے یہ بات سنی تو وہ بھاگ گیا اور وہ دونوں اس کے پیچھے باہر نکلے مگر اس نے بڑی مشقت کے ساتھ ان سے نجات پائی۔

اور اس سال حجاز اور یمن کے درمیان غزہ کے علاقے میں شدید وبا پڑی اور وہ بیس بستیاں تھیں' جن میں سے اٹھارہ بستیاں تباہ ہوگئیں اور ان میں کوئی بسنے والا اور آگ پھونکنے والا نہ رہا اور ان کے چوپائے اور اموال باقی رہ گئے' جن کا اکٹھا کرنے والا کوئی

Marfat.com

نہ تھا' اور کوئی شخص ان بستیوں میں آباد ہونے اور ان میں داخل ہونے کی سکت نہ رکھتا تھا' بلکہ جو شخص ان بستیوں کی کسی چیز کے نزدیک ہوتا اسی وقت ہلاک ہو جاتا' ہم اللہ کے عذاب وعتاب اور غضب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں اور جو دو بستیاں باقی رہ گئیں ان میں سے کوئی ایک شخص بھی نہ مرا' اور نہ ہی انہیں یہ علم تھا کہ ان کے اردگرد کیا ہوا ہے بلکہ وہ اپنے حال پر قائم تھے' اور ان میں سے کوئی آدمی بھی نہیں مرا۔ پاک ہے وہ ذات جو حکیم وعلیم ہے۔

اس سال یمن میں ایک نہایت عجیب واقعہ ہوا اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص جسے عبداللہ بن حمزہ علوی کہا جاتا تھا وہ بہت سے بلادِ یمن پر متغلب ہو گیا اور اس نے تقریباً بارہ ہزار سواروں اور بہت سی پیادہ فوج کو جمع کیا اور شاہ یمن اسماعیل بن طغتگین بن ایوب اس سے ڈر گیا اور اس پر یہ خیال غالب آ گیا کہ اس کی حکومت کا زوال ان کے ہاتھوں ہوگا اور اسے یقین ہو گیا کہ اس کے مقابلہ میں اس کے کمزور ہونے اور مشورہ میں اس کے امراء کے اختلاف کرنے کی وجہ سے اس کی ہلاکت ہو جائے گی' پس اللہ نے ایک بجلی بھیجی جو ان پر نازل ہوئی اور ان میں سے سواروں اور پیادوں کے ایک دستہ کے سوا کوئی شخص نہ بچا اور اس کی فوج کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور المعز نے ان پر غالب آ کر ان میں سے چھ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ اپنی حکومت میں امن کے ساتھ ٹھہر گیا۔

اس سال بھائیوں نے باہم خط وکتابت کی' افضل نے صرخد سے اور الظاہر نے حلب سے کہ وہ دونوں حصار دمشق میں اکٹھے ہوں اور اسے معظم بن عادل سے چھین لیں اور دمشق افضل کے لیے ہو' پھر وہ دونوں مصر جائیں اور اسے عادل اور اس کے بیٹے کامل سے چھین لیں جنہوں نے عہد شکنی کی ہے اور منصور کے خطبہ کو چھوڑ دیا ہے اور پختہ پیمانوں کو توڑ دیا ہے۔ اور جب وہ دونوں مصر کو چھین لیں تو وہ بھی افضل کے لیے ہو اور حلب کے ساتھ دمشق بھی الظاہر کو دے دیا جائے اور جب عادل کو اس بات کی اطلاع ملی جس پر ان دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی تھی' تو اس نے اپنے بیٹے عیسیٰ کی مدد کے لیے دمشق کی طرف ایک فوج روانہ کی اور وہ الظاہر اور اس کے بھائی کے پہنچنے سے پہلے دمشق پہنچ گئی اور وہ دونوں بعلبک کی طرف سے ذوالقعدہ میں وہاں پہنچے اور مسجد القدم میں اترے اور شہر کا محاصرہ سخت ہو گیا اور بہت سی فوج خان القدم کی طرف سے چڑھ آئی اور اگر رات نہ آ جاتی تو صرف شہر کا فتح کرنا ہی باقی رہ گیا تھا' پھر الظاہر کو یہ بات سوجھی کہ بجائے اس کے کہ دمشق افضل کے لیے ہو سب سے پہلے وہ اس کے لیے ہونا چاہیے' پھر جب مصر فتح ہو جائے' تو افضل اسے سنبھال لے سو اس نے اس بارے میں اسے پیغام بھیجا تو افضل نے اسے قبول نہ کیا پس ان دونوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اور انہوں نے دمشق کی بادشاہت کے متعلق تنازعہ کیا اور امراء ان دونوں سے الگ ہو گئے اور صلح کے بارے میں عادل سے خط وکتابت کی گئی' تو اس نے ان دونوں کو ان کے مطالبات کا جواب بھیجا اور بلاد جزیرہ میں ان کے علاقوں میں کچھ اضافہ کر دیا اور المعزہ کی عملداری میں بھی اضافہ کر دیا اور محرم ۵۹۸ھ میں فوجیں دمشق کو چھوڑ کر چلی گئیں اور دونوں ان علاقوں کی طرف چلے گئے جو اس نے انہیں دیئے تھے۔ اور مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جن کی شرح طویل ہے اور الظاہر اور اس کے بھائی نے حاکم موصل نورالدین ارسلان اتابکی کو خطوط لکھے کہ وہ جزیرہ کے ان شہروں کا محاصرہ کرے جو ان دونوں کے چچا عادل کے پاس ہیں پس وہ اپنی فوج کے ساتھ گیا اور اس نے اپنے عمزاد قطب الدین حاکم سنجار کو پیغام بھیجا اور ان دونوں کے ساتھ ماردین کا وہ حکمران بھی آ ملا جس کا عادل نے محاصرہ کیا تھا اور طویل مدت تک اس کو تنگ کیے رکھا اور فوجیں حران چلی گئیں جہاں پر قائز بن عادل مقیم تھا پس

Marfat.com

انہوں نے ایک عرصہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا' پھر جب انہیں صلح ہو جانے کی اطلاع ملی تو وہ بھی مصالحت کی طرف مائل ہو گئے اور یہ صلح فائز کے مطالبہ کے بعد ہوئی تھی اور سب کام درست ہو گئے اور پہلے کی طرح پرسکون ہو گئے۔

اور اس سال غیاث الدین اور اس کے بھائی شہاب الدین غوری نے ان تمام شہروں' ذخائر اور اموال پر قبضہ کر لیا جو خوارزم شاہ کے قبضے میں تھے اور ان کے درمیان طویل مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اور اس سال بلادِ شام سے شروع ہو کر جزیرہ اور بلادِ روم و عراق تک عظیم زلزلہ آیا اور اس کا زیادہ اثر شام میں ہوا جس سے بہت سے گھر منہدم ہو گئے' اور بہت سے مقامات برباد ہو گئے اور بصریٰ کے علاقے میں ایک بستی زمین میں دھنس گئی' اور سواحل شام وغیرہ میں بہت سی چیزیں ہلاک ہو گئیں اور طرابلس' صور' عکا اور نابلس کے بہت سے مقامات تباہ ہو گئے' اور نابلس میں سامرہ کے محلے کے سوا کچھ باقی نہ بچا اور وہاں اور اس کی بستیوں میں تیس ہزار اشخاص دیواروں کے ملبے تلے آ کر مر گئے اور دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار کا بہت سا حصہ اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور الکلاسہ اور مارستان نوری کا اکثر حصہ گر گیا اور لوگ میدانوں میں جا کر مدد کی دعائیں مانگنے لگے' اور قلعہ بعلبک کا اکثر حصہ باوجود اپنی تعمیری مضبوطی کے گر پڑا اور سمندر پھٹ کر قبرص کی طرف چلا گیا' اور کشتیاں ساحل کے ساتھ جا لگیں اور وہ مشرق کی جانب بڑھ گیا جس کی وجہ سے بہت سے گھر گر گئے اور بے شمار لوگ مر گئے' حتیٰ کہ مؤلف مرآۃ الزمان نے بیان کیا ہے کہ اس سال زلزلہ کے باعث تقریباً ایک کروڑ ایک لاکھ انسان مر گئے' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ اس میں مر گئے تھے' کسی نے ان کو شمار نہیں کیا' واللہ اعلم

عبدالرحمٰن بن علی:

ابن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی' بصرہ کے دریا کے دہانے کی طرف نسبت سے' ابن عبداللہ بن قاسم بن نضر بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق شیخ حافظ واعظ جمال الدین ابوالفرج' جو ابن جوزی کے نام سے مشہور ہیں' قرشی' تیمی' بغدادی' حنبلی ایک عالم شخص ہیں آپ نے بہت سے علوم میں مہارت حاصل کی ہے اور ان میں دوسروں سے منفرد ہیں اور آپ نے چھوٹی بڑی تصنیفات کو تقریباً تین سو مصنفین سے جمع کیا ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے تقریباً دو سو مجلدات تحریر کی ہیں اور آپ وعظ کے فن میں منفرد ہیں جس میں کوئی شخص آپ سے لگا نہیں کھا سکتا نہ طریق وعظ میں نہ فصاحت و بلاغت میں' نہ حلاوت و شیرینی میں' نہ اثر وعظ میں' نہ بدیع معانی میں غوطہ لگانے میں' نہ امور حسیہ کے مشاہداتی امور کو سریع الفہم مختصر عبارت میں بیان کرنے کے لحاظ سے جو تھوڑے الفاظ میں بہت سے معانی کے جامع ہوتے ہیں آپ کو تمام علوم میں مہارت حاصل تھی' اور علوم کی دیگر انواع مثلاً تفسیر' حدیث' تاریخ' حساب' نجوم' طب' فقہ' لغت اور نحو وغیرہ میں مشارکت حاصل ہے اور آپ کی تصانیف اس قدر ہیں جن کی تعداد کو اس جگہ بیان نہیں کیا جا سکتا' اور ان میں سے آپ کی کتاب تفسیر کے بارے میں ہے جو زاد المسیر کے نام سے مشہور ہے' اور آپ کی ایک تفسیر اس سے بھی مفصل ہے مگر وہ مشہور نہیں ہے' اور ایک کتاب آپ کی جامع المسانید بھی ہے جس میں آپ نے مسند احمد اور صحیح بخاری' صحیح مسلم اور جامع ترمذی کے اکثر حصہ کو جمع کر دیا ہے اور آپ کی ایک کتاب المنتظم فی تواریخ الامم من العرب والعجم بیس جلدوں میں ہے۔ اور ہم نے اپنی اس کتاب میں اس سے بہت سے واقعات اور

Marfat.com

حالات بیان کیے ہیں' اور آپ ہمیشہ دنیا کے حالات کی تاریخ لکھتے رہے' حتیٰ کہ خود بھی تاریخ بن گئے' اور کسی شاعر نے بہت سچ کہا ہے ؎

''آپ ہمیشہ تاریخ میں کوشش کرتے رہے' حتیٰ کہ میں نے آپ کو تاریخ میں لکھا ہوا دیکھا۔''

اور آپ کی تصانیف میں مقامات وخطب' الاحادیث الموضوعہ اور العلل المتناھیہ فی الاحادیث الواھیہ بھی ہیں آپ ۱۰ھ میں پیدا ہوئے' آپ تین سال کے تھے کہ آپ کے والد وفات پا گئے' آپ کے اہل تانبے کے تاجر تھے' آپ جب جوان ہوئے تو آپ کی پھوپھی آپ کو حافظ محمد بن ناصر کی مسجد میں لے کر آئی' پس آپ شیخ کے ساتھ رہنے لگے اور اسے سنایا اور حدیث کا سماع کرایا اور ابن زاغوانی سے فقہ سیکھی اور وعظ یاد کیے اور بیس سال یا اس سے کم عمر میں وعظ کیا اور ابو منصور جوالیقی سے لغت سیکھی' آپ بچپنے میں بھی دیندار تھے' کسی سے میل جول نہیں رکھتے تھے اور نہ شک وشبہ والا کھانا کھاتے تھے اور نماز جمعہ کے سوا کسی کام کے لیے گھر سے باہر نہ جاتے تھے اور نہ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ اور آپ کی مجلس وعظ میں خلفاء' وزراء' ملوک' امراء' علماء' فقراء اور دیگر اصناف کے لوگ حاضر ہوتے تھے' آپ کی مجلس وعظ میں کم سے کم جو لوگ جمع ہوتے تھے وہ دس ہزار ہوتے تھے' اور بسا اوقات اس میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوتے تھے' اور بسا اوقات آپ فی البدیہہ نظم ونثر میں گفتگو کرتے تھے' مختصر یہ کہ آپ وعظ میں ایک منفرد استاد تھے' اور آپ میں خود پسندی اور اپنے مقام سے بڑھ کر بلندی بھی پائی جاتی تھی اور یہ بات آپ کے کلام نظم ونثر میں نمایاں ہیں۔

آپ کہتے ہیں ؎

''میں ہمیشہ گراں اور بلند چیز کو پاتا رہا اور مشکل اور طویل راستے کی مشقتوں کو برداشت کرتا رہا اور امیدیں مجھے اس کی دوڑوں میں لے جاتی رہیں' جیسے خوش بخت اپنی امیدوں کے میدان میں دوڑتا ہے اور توفیق نے مجھے اس مقام تک پہنچا دیا جہاں میرے سوا دوسرے لوگ پہنچنے سے درماندہ ہیں اور اگر یہ علم ناطق شخص ہوتا اور میں اس سے پوچھتا کیا اس نے میرے جیسے شخص سے ملاقات کی ہے' تو وہ کہتا' نہیں کی''

اور آپ کے یہ اشعار بھی ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ کسی اور شخص کے ہیں ؎

''جب تو تھوڑی سی خوراک پر قناعت کرے گا تو تو لوگوں کے درمیان شریف آدمی کی طرح رہے گا اور تجھ سے کوئی ناراض نہ ہوگا' میرے آج کے دن کی خوراک جب میرے حلق کو بھر دے تو میں موتیوں اور یاقوت پر افسوس نہیں کروں گا۔ اور آپ نے نظم ونثر میں بہت کچھ کہا ہے''

اور آپ کی ایک کتاب کا نام ''لقط الجمان فی کان وکان'' ہے۔ اور آپ کے لطیف کلام میں سے حدیث ''میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر کے درمیان ہوں گی'' کے متعلق آپ کا یہ قول بھی ہے اور ہم سے پہلے لوگوں کی عمریں صحراء کی لمبائی کی وجہ سے لمبی تھیں اور جب قافلہ' اقامت کرنے والے شہر کے قریب آ جاتا تو انہیں کہا جاتا سواریوں کو برانگیختہ کرو' اور آپ سے ایک شخص نے پوچھا: کونسی حالت افضل ہے؟ میں بیٹھ کر تسبیح کروں یا استغفار کروں؟ آپ نے فرمایا میلا کپڑا بھاپ کا زیادہ محتاج ہے' آپ سے اس

Marfat.com

شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو مرض الموت میں وصیت کرے آپ نے فرمایا یہ مٹی ہے جس کی سطح چولہے میں ہے.....اور آپ نے وعظ میں خلیفۃ المستقیٰ کی جانب متوجہ ہو کر کہا اے امیر المومنین اگر آپ نے بات کی تو میں آپ سے ڈروں گا اور اگر آپ خاموش رہے تو مجھے آپ کے متعلق خوف پیدا ہو جائے گا' کسی کا آپ کو یہ کہنا کہ اللہ سے ڈرو' یہ تمہارے لیے اس کے اس قول سے بہتر ہے کہ تم اہل بیت بخشے ہوئے ہو۔

حضرت عمرؓ بن الخطاب فرمایا کرتے تھے' کہ جب مجھے اپنے کسی عامل کے متعلق اطلاع ملتی ہے' کہ اس نے ظلم کیا ہے اور میں اسے تبدیل نہیں کرتا تو میں ظالم ہوں.....اے امیر المومنین حضرت یوسفؑ قحط کے زمانے میں سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے' حتیٰ کہ بھوکے کو بھی نہیں بھولتے تھے.....اور عام الرمادہ میں حضرت عمرؓ اپنے پیٹ کو مارتے تھے اور فرماتے تھے گڑ گڑ کریانہ کر' خدا کی قسم جب تک لوگ آسودہ نہ ہوں' عمر گھی اور فربہ کرنے والی چیز کو نہیں چکھے گا.....راوی بیان کرتا ہے کہ المستقی رو پڑا اور اس نے بہت سا مال صدقہ کیا اور قیدیوں کو رہا کیا اور بہت سے فقراء کو لباس دیا۔

ابن جوزی کی پیدائش ۵۱۰ھ کی حدود میں ہوئی جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اور آپ کی وفات اس سال کی ۱۲ رمضان کو جمعہ کی شب کو مغرب وعشا کے درمیان ہوئی اور آپ کی عمر ۸۷ سال تھی' اور آپ کا جنازہ لوگوں کے سروں پر اُٹھایا گیا اور لوگ بہت زیادہ تھے اور آپ کو باب حرب میں آپ کے باپ کے پاس حضرت امام احمد کے نزدیک دفن کیا گیا اور وہ جمعہ کا دن تھا' حتیٰ کہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بھیڑ کی کثرت اور گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگوں کی ایک جماعت نے روزہ افطار کر دیا' اور آپ نے وصیت کی کہ آپ کی قبر پر یہ اشعار لکھے جائیں۔

''اے بہت بخشنے والے' اے وہ جس کے پاس میرے بہت سے گناہ جمع ہو گئے ہیں' تیرے پاس گنہگار اپنے جرائم کی درگذر کے لیے آیا ہے' میں مہمان ہوں اور مہمان کی جزا یہ ہے کہ اس سے احسان کیا جائے۔''

آپ کے تین لڑکے تھے' عبدالعزیز یہ سب سے بڑا تھا' اس نے نوجوانی میں اپنے والد کی زندگی میں ۵۵۴ھ میں وفات پائی۔ پھر ابوالقاسم علی' یہ اپنے باپ کا نافرمان تھا' اور آزمائش وغیرہ کے دور میں آپ کی عداوت پر قائم تھا' اور اس نے واسط میں آپ کی غیر حاضری میں آپ کی کتابوں پر قبضہ کر لیا' اور انہیں نہایت کم قیمت پر فروخت کر دیا' پھر محی الدین یوسف' یہ آپ کے لڑکوں میں سب سے نجیب اور چھوٹا تھا' یہ ۵۸۰ھ میں پیدا ہوا اور اس نے اپنے باپ کے بعد وعظ کیا اور کام میں لگ گیا اور مکھا اور ماہر ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کا سردار بن گیا' پھر اس نے بغداد کے احتساب کا چارج لے لیا' پھر وہ خلفاء کا ایلچی بن کر اطراف کے بادشاہوں کے پاس گیا' خصوصاً شام میں بنی ایوب کے پاس اور اس نے ان سے اموال اور عطیات حاصل کیے' جس سے اس نے دمشق میں نشا میں مقام پر المدرسۃ الجوزیہ بنایا اور کچھ اموال کو اس پر وقف کر دیا' پھر اسے دیگر ملوک سے بہت سے اموال ملے' پھر وہ ۶۴۰ھ میں خلیفہ معتصم کے گھر کا استاد بن گیا اور مسلسل اس کے ساتھ رہا تا آنکہ ہارون ترکی بن چنگیز خان کے سال' خلیفہ کے ساتھ قتل ہو گیا' اور ابوالفرج کی کئی بیٹیاں تھیں جن میں سے رابعہ اس کے نواسے ابوالمظفر بن عز علی مؤلف مرآۃ الزمان کی والدہ تھی اور اس نے تواریخ کو جمع کیا اور زیادہ فائدہ پہنچایا اور ابن خلکان نے الوفیات میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی تصانیف اور علوم کی تعریف کی ہے۔

Marfat.com

عماد کاتب اصبہانی:

محمد بن محمد بن حامد بن محمد بن عبداللہ بن علی بن محمود بن ھبۃ اللہ جو عماد کاتب اصبہانی کے نام سے مشہور ہے اور کتب ورسائل کا مؤلف ہے' اور قاضی فاضل کا ساتھی ہے اور اس کے زمانے میں اس کی شہرت ہوگئی اور جو فاضل کے زمانے میں مشہور ہوگیا وہ فاضل ہے۔ اس کی پیدائش ۵۱۹ھ میں اصبہان میں ہوئی اور بغداد آ کر وہاں شیخ ابو منصور سعید بن الرزاز مدرس نظامیہ کے ساتھ مشغول ہو گیا اور حدیث کا سماع کیا' پھر شام کی طرف چلا گیا' اور اس نے ملک نورالدین محمود بن زنگی کے پاس بڑا مرتبہ حاصل کرلیا اور اس کا کاتب بن گیا اور اس نے آپ کو اس مدرسہ کا افسر مقرر کر دیا' جسے آپ نے باب الفرج کے اندر تعمیر کیا تھا اور جس کو عمادیہ کہا جاتا تھا اور اس کی نسبت آپ کی سکونت واقامت کی طرف تھی' اور آپ وہیں پڑھاتے تھے آپ نے اسے بنایا نہیں تھا بلکہ اسے نورالدین محمود نے بنایا تھا اور آپ وہاں پر پڑھانے والے پہلے مدرس نہیں تھے' بلکہ آپ سے پہلے کئی لوگوں نے وہاں پڑھایا تھا' جیسا کہ قبل ازیں نورالدین کے حالات میں بیان ہو چکا ہے' پھر عماد حکومت صلاحیہ میں کاتب بن گیا اور فاضل آپ کی تعریف کرتا تھا' مورخین نے بیان کیا ہے کہ آپ کے منطوق کو جمود اور کمزوری لاحق ہو جاتی تھی' اور آپ کی طبیعت بہت اچھی اور تیز تھی' اور قاضی فاضل نے ایک روز اپنے اصحاب سے کہا بولو' تو وہ بولے اور انہوں نے اس صفت میں اسے کئی صفات سے تشبیہ دی مگر قاضی نے انہیں قبول نہ کیا اور کہا وہ چقماق کی مانند ہے جس کا باہر کا حصہ ٹھنڈا اور اندرونی حصہ آگ ہے۔ اور آپ کی بے اعراب تصانیف میں سے جریدۃ النصر فی شعراء العصر' الفتح القدسی اور البرق الشامی ہیں اور دیگر مسجع اور متنوع عبارات اور طویل قصائد والی تصانیف ہیں آپ نے اس سال کے رمضان کے آغاز میں ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور قبرستان صوفیہ میں دفن ہوئے۔

امیر بہاؤالدین قراقوش:

خصی نژاد آپ حکومت صلاحیہ کے امراء کے ایک بڑے کاتب تھے' اور تیز فہم' شجاع اور دلیر تھے' جب العاضد مر گیا تو آپ نے محل کی سپرداری لے لی اور قاہرہ کی فصیل کو آباد کیا جو مصر کو محیط تھی' اور آپ المقسم تک پہنچ گئے اور المقسم وہ جگہ ہے جہاں صحابہؓ نے اس غنیمت کو تقسیم کیا تھا' جو انہیں دیارِ مصر سے حاصل ہوئی تھی اور آپ نے قلعہ جبل کو تعمیر کیا اور صلاح الدین نے اسے عکا کے سپرد کر دیا تھا' تاکہ وہ اس کی بہت سی جگہوں کو آباد کرے اور اس کی وہاں موجودگی کے دوران ہی محاصرہ ہوگیا اور جب البدل وہاں سے باہر نکلا اور وہ بھی باہر نکلنے والوں میں شامل تھا تو پھر ابن المشطوب اس میں داخل ہوگیا اور اس نے بیان کیا کہ وہ قیدی بن گیا اور اس نے دس ہزار دینار اپنا فدیہ دیا اور صلاح الدین کے پاس واپس آ گیا' جس سے اسے بہت خوشی ہوئی' اور جب اس سال اس نے وفات پائی تو عادل نے اس کے ترکہ کی حفاظت کی اور اس کی جاگیریں اور املاک' ملک کامل بن عادل کے پاس آ گئیں۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس کی طرف عجیب وغریب احکام منسوب کیے گئے ہیں' حتیٰ کہ ایک شخص نے ایک لطیف کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام اس نے کتاب الفاشوش فی احکام قراقوش رکھا ہے اور اس نے بہت سی باتوں کا ذکر کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ سب باتیں جھوٹی ہیں' بلاشبہ ملک صلاح الدین اس پر اعتماد کرتا تھا' پس وہ ایسے شخص پر کیسے اعتماد کر سکتا ہے جو اس پایے کا ہو' واللہ اعلم۔

Marfat.com

مکلبہ بن عبداللہ المستنجدی:

یہ ترکی عابد وزاہد تھا اس نے مؤذن کو سحر کے وقت مینار پر یہ اشعار پڑھتے سنا۔

''اے جوانانِ شب کوشش کرو' بہت سی آوازوں کو رد نہیں کیا جا سکتا' رات کو وہی اُٹھتا ہے جو عزم اور کوشش والا ہے'

مکلبہ رو پڑا اور اس نے مؤذن سے کہا: اے مؤذن مجھے کچھ مزید سناؤ اس نے کہا:

''رات گذر گئی اور پیٹھ پھیر گئی ہے اور میرا محبوب' خلوت میں ہو گیا ہے۔''

پس مکلبہ نے ایسی چیخ ماری جس سے اس کی موت واقع ہو گئی اور صبح کو اہل شہر اس کے دروازے پر جمع ہو گئے' اور سعید بھی ان لوگوں میں سے تھا جو اس کی نعش تک پہنچ گئے تھے' رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ابو منصور بن ابی بکر بن شجاع:

المرکلسی بغدادی' جو ابن نقطہ کے نام سے مشہور ہے' یہ دن کو بغداد کے بازاروں میں چکر لگاتا تھا اور موالیا[1] اشعار گایا کرتا تھا' اور رمضان کی راتوں میں لوگوں کو سحری کھلاتا تھا اور یہ پسندیدہ' عقلمند اور بے حیا تھا اور اس کا بھائی شیخ عبدالغنی درویش اکابر صالحین میں سے تھا' آپ کا بغداد میں زاویہ تھا جس میں آپ کی ملاقات ہوتی تھی اور آپ کے اتباع اور مرید بھی تھے اور فتوح[2] سے جو چیز آپ کو حاصل ہوتی آپ اسے ذخیرہ نہ کرتے۔ آپ نے ایک شب کو ایک ہزار دینار صدقہ دیا اور آپ کے اصحاب روزہ دار تھے' آپ نے ان کے شام کے کھانے کے لیے ان میں سے کچھ بھی نہ رکھا اور خلیفہ کی ماں نے آپ کا نکاح اپنی ایک خاص لونڈی سے کر دیا اور اس نے اسے دس ہزار دینار دے کر آپ کے پاس بھیجا اور ابھی سال نہیں گزرا تھا اور ان کے پاس سوائے ایک ہاون کے کچھ نہ تھا' پس ایک سوالی آپ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور اس نے مانگنے میں اصرار کیا تو آپ اس کے پاس ہاون لے آئے اور کہنے لگے اسے لے لے اور اس کے ذریعے تین دن کھانا کھا' اور لوگوں سے سوال نہ کر اور اللہ کی برائی نہ کر' یہ شخص بہترین صالحین میں سے تھا' حاصل کلام یہ کہ اس نے اپنے بھائی ابو منصور سے کہا تو ہلاک ہو جائے تو بازاروں میں گھومتا ہے اور اشعار سناتا ہے اور تیرا بھائی وہ ہے جسے تو جانتا ہے۔

اور اس نے ان دو موالیا اشعار کا جواب فی البدیہہ اشعار میں دیا۔

''جس شخص نے چھری کے دستے کو دُرے سے مشابہ قرار دیا' وہ ناکام ہو گیا اور قحبہ کو حیادار شریف عورت پر قیاس کیا' میں مالدار ہوں اور میرا بھائی درویش ہے اور مونہوں میں میٹھا کڑوا تراش لیا جاتا ہے۔''

اور ایک دفعہ آپ کے پاس حضرت عثمانؓ کے قتل ہونے اور حضرت علیؓ کے موجود ہونے کا ذکر ہوا تو آپ کہنے لگے جو ہوا سو ہوا' اور جس شخص کے پڑوس میں ابن عفان جیسا شخص قتل ہو جائے اور وہ عذر کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ شام میں یزید کے عذر

---

[1] ایک قسم کے اشعار جن کے آخر میں یا موالیا کہا جاتا ہے۔ مترجم

[2] فتوح' وہ روزی جو حق تعالیٰ عنایت فرمائے۔ مترجم

Marfat.com

کو قبول کرے' پس روافض نے آپ کے قتل کا ارادہ کرلیا اور اتفاق سے رمضان میں ایک شب آپ لوگوں کو سحری کھلا رہے تھے' کہ آپ خلیفہ کے گھر کے پاس سے گزرے تو خلیفہ نے کنبے میں چھینک ماری تو اس پر ابو منصور نے راستے سے اسے یرحمک اللہ کہا تو اس نے آپ کو ایک سو دینار بھیجا اور آپ کو روافض سے بچانے کا حکم دیا' یہاں تک کہ آپ اس سال وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ

ابو طاہر برکات بن ابراہیم بن طاہر:

اس سال شام کے متبنیٰ ابو طاہر برکات بن ابراہیم بن طاہر الخشوعی نے وفات پائی' ابن عساکر نے اپنے بہت سے مشائخ میں آپ کو بھی شامل کیا ہے اور ان کی وفات کے بعد آپ ۲۷ سال زندہ رہے' اور ان سالوں میں پوتے' دادوں سے جا ملے۔

۵۹۸ھ

اس سال شیخ ابو عمر بن محمد بن قدامہ بانی مدرسہ نے قاسیون کے دامن میں جامع مسجد کی تعمیر شروع کر دی اور ایک شخص شیخ ابوداؤد محاسن انعامی نے آپ سے مسجد کی تعمیر پر اتفاق کیا' حتیٰ کہ عمارت ایک آدمی کے قد کے برابر پہنچ گئی اور اس کے پاس جو کچھ مال وغیرہ تھا ختم ہو گیا' تو ملک مظفر کوکری بن زین الدین حاکم اربل نے اس کی تکمیل کے لیے بہت سا مال بھیج دیا' پس وہ مسجد مکمل ہو گئی اور اس نے ایک ہزار دینار بھیجے تا کہ ان سے اس کے پاس بردی سے پانی لایا جائے' مگر یہ کام ملک معظم حاکم دمشق سے ممکن نہ ہو سکا اور اس نے عذر کیا' کہ اس شخص نے مسلمانوں کی بہت سی قبروں کو ہموار کر دیا ہے' سو اس نے اس کے لیے ایک کنواں بنایا جس میں خچر گھومتا رہتا تھا اور اس نے اس کے لیے ایک وقف بھی کیا اور اس سال بلاد مشرق میں غوریوں اور خوارزمیوں کے درمیان بہت سی طویل جنگیں ہوئیں جنہیں ابن اثیر نے تفصیل کے ساتھ اور ابن کثیر نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اور اس سال نظامیہ میں مجد الدین یحییٰ بن الربیع نے درس دیا اور اس نے اسے قیمتی سیاہ خلعت اور سر مئی چادر دی اور علماء اور اعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس سال بغداد کی قضاء ابوالحسن علی بن سلیمان الجبلی نے سنبھالی اور اس نے اسے بھی اسی طرح خلعت دیا۔

قاضی ابن الزکی:

محمد بن علی بن محمد یحییٰ بن عبدالعزیز ابوالمعالی القرشی' محی الدین قاضی القضاۃ دمشق' اور آپ دونوں میں سے ہر ایک کا باپ اور دادا قاضی تھا اور اس کے دادا کا باپ یحییٰ بن علی تھا' اور یہ پہلا شخص تھا جس نے ان میں سے دمشق میں فیصلے کرنے کا کام سنبھالا اور یہ حافظ ابوالقاسم بن عساکر کا ماں کی طرف سے دادا تھا' ابن عساکر نے تاریخ میں اس کے حالات بیان کیے ہیں اور قرشی کے آگے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ شیخ ابوشامہ نے بیان کیا ہے اور اگر لوگوں کے خیال کے مطابق اموی عثمانی ہوتا تو ابن عساکر اس کا ذکر کرتا جبکہ اس میں اس کے دادا اور اس کے دونوں ماموؤں محمد اور سلطان کا شرف موجود تھا اور اگر یہ بات درست ہوتی تو ابن عساکر پر مخفی نہ رہتی' ابن الزکی' قاضی شرف الدین سعد بن عبداللہ بن محمد بن ابی عصرون کے ساتھ مشغول ہو گیا' اور فیصلوں میں اس کا قائم مقام ہو گیا

Marfat.com

اور یہ پہلا شخص ہے جس نے نیابت ترک کی اور پہلا شخص ہے جس نے قدس فتح ہونے پر وہاں خطبہ دیا۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر اس نے دمشق کی قضا سنبھالی اور اس کے ساتھ اسے حلب کی قضا بھی دے دی گئی اور ابن الزکی طلباء کو منطق اور علم کلام میں اشتغال کرنے سے روکتا تھا' اور جس کے پاس مدرسہ نوریہ میں ان علوم کی کتابیں ہوتیں انہیں پھاڑ دیتا اور اس عقیدہ کا تحفظ کرتا تھا' جسے امام غزالی نے المصباح کے نام سے لکھا ہے اور آپ کے لڑکے بھی اس کی حفاظت کرتے تھے اور صلاح الدین کی قبر کے بالمقابل الکلاسہ میں آپ تفسیر کا درس دیا کرتے تھے' آپ کے اور اسماعیلیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا تو آپ نے اپنے گھر میں اپنے لیے جامع مسجد کی طرف ایک دروازہ بنایا تا کہ آپ اس سے نماز کے لیے جایا کریں' پھر آپ مخبوط الحواس ہو گئے اور آپ پر مرگی جیسی کیفیت طاری ہو جاتی' حتیٰ کہ آپ اس سال کے شعبان میں وفات پا گئے اور قاسیون کے دامن میں جو قبرستان ہے اس میں دفن ہوئے' بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ عبدالغنی نے آپ کے خلاف بددُعا کی تھی' جس سے آپ کو یہ عاجز کر دینے والی بیماری ہو گئی اور آپ مر گئے۔ اور اسی طرح خطیب الدولعی نے بھی اس سال وفات پائی اور یہی دونوں حافظ عبدالغنی کے خلاف کھڑے ہوئے تھے اور دونوں اسی سال مر گئے اور دوسروں کے لیے عبرت بن گئے۔

خطیب الدولعی:

ضیاء الدین ابوالقاسم عبدالملک بن زید بن یاسین الثعلبی الدولعی' موصل کی ایک بستی الدولعیۃ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے الدولعی کہلاتے ہیں' آپ وہاں ۵۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں شافعی مذہب کی فقہ سیکھی اور حدیث کا سماع کیا اور ترمذی کا ابوالفتح الکردجی کو اور نسائی کا ابوالحسن علی بن احمد البردی کو سماع کرایا' پھر آپ دمشق آئے اور وہاں خطابت اور الغزالیہ کی تدریس کا کام سنبھال لیا' آپ زاہد' متقی نیک سیرت اور حق کے بارے میں بڑے رعب دار تھے آپ نے ۱۹ ربیع الاوّل کو منگل کے روز وفات پائی اور باب الصغیر کے قبرستان میں شہداء کی قبور کے نزدیک دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ جمعہ کے دن ہوا اور آپ کے بعد آپ کے بھتیجے محمد بن ابی الفضل بن زید نے ۳۷ سال تک خطابت سنبھالے رکھی اور بعض کا قول ہے کہ آپ کے بیٹے جمال الدین محمد نے خطابت سنبھالی اور ابن الزکی نے اپنے بیٹے الزکی کو امیر مقرر کیا' تو اس نے ایک نماز پڑھی اور جمال الدین نے عادل کے بھائی امیر علم الدین سے سفارش کی تو اس نے اسے نماز کا امیر مقرر کر دیا اور وہ امیر نماز قائم رہا' حتیٰ کہ ۶۳۵ھ میں فوت ہو گیا۔

شیخ علی بن علی بن علیش:

آپ یمن کے عابد و زاہد تھے اور الکلاسہ کے مشرق میں مقیم تھے اور آپ کے احوال و کرامات بھی ہیں جنہیں شیخ علم الدین سخاوی نے آپ سے بیان کیا ہے اور اس سے ابوشامہ نے انہیں بیان کیا ہے۔

الصدر ابوالثناء حماد بن عبداللہ:

ابن حماد الحرانی' آپ تاجر تھے آپ نورالدین شہید کے سال ۵۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد و مصر وغیرہ بلاد سے حدیث کا سماع کیا اور ذوالحجہ میں وفات پا گئے' آپ کے اشعار میں سے یہ شعر بھی ہیں۔

"آدمی کا آفاق میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اسے کچھ خوبیوں سے بہرہ ور کرتا ہے جو اس کے شہر میں نہیں ہوتیں' کیا

Marfat.com

تو شطرنج کے پیادے کو نہیں دیکھتا کہ اسے حسن تنقل نے ایسا حسن دیا ہے جو اس کی خوبصورتی سے بڑھ کر ہے"۔

نیفشا بنت عبداللہ:

المستقفی کی آزاد کردہ لونڈی' یہ اس کی سب سے چہیتی لونڈی تھی' پھر اس کے بعد علماء اور فقراء سے سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی بن گئی اور بغداد میں حضرت معروف کرخیؒ کی قبر کے پاس اس کی قبر کے نزدیک اس کے صدقات وخیرات کے کام موجود ہیں۔

ابن المحتسب شاعر ابوالسکر:

محمود بن سلیمان بن سعید موصلی جو ابن المحتسب کے نام سے مشہور ہے اس نے بغداد میں فقہ سیکھی' پھر اس نے شہروں کی طرف سفر کیے اور ابن الشہر زوری کی صحبت اختیار کی اور اس کے ساتھ آیا اور جب وہ بغداد کا قاضی بنا تو اس نے اسے اوقاف نظامیہ کی نگرانی سپرد کر دی اور یہ شعر بھی کہتا تھا' اور شراب کے متعلق بھی اس کے اشعار ہیں جن میں کچھ بھلائی نہیں' میں نے ان کے گندی وجہ سے ان سے گھن محسوس کرتے ہوئے اور ان سے بچنے کے لیے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

۵۹۹ھ

ابن الجوزی کے نواسے نے اپنی کتاب مرأت میں بیان کیا ہے کہ محرم کے آخر میں ہفتہ کی رات کو آسمان پر ستارے متحرک ہو گئے اور شرقاً غرباً دوڑنے لگے اور منتشر ٹڈی کی طرح دائیں بائیں اُڑ گئے۔

راوی کا بیان ہے' اس قسم کا واقعہ صرف بعثت کے سال اور ۲۴ھ میں دیکھا گیا اور اس سال قلعہ دمشق کی فصیل کی تعمیر شروع ہوئی اور اس کی ابتدا اس برج سے کی گئی جو باب النصر کے قریب مغربی کونے میں قبلہ کی جانب ہے اور اس سال خلیفہ ناصر نے سخاوت کے خلعت اور شلواریں ملک عادل اور اس کے بیٹوں کو بھیجیں اور اسی سال عادل نے اپنے بیٹے موسیٰ اشرف کو ماردین کے محاصرہ کے لیے بھیجا اور بخارا اور موصل کی فوج نے اس کی مدد کی' پھر الظاہر کے ہاتھوں ان شرائط پر صلح ہو گئی کہ ماردین کا حکمران ہر سال ایک لاکھ پچاس ہزار دینار دے گا اور سکہ اور خطبہ عادل کا ہوگا اور یہ کہ وہ جب اسے فوج کے ساتھ طلب کرے گا وہ اس کے پاس حاضر ہوگا۔

اور اس سال موریانیہ کی خانقاہ کی تعمیر مکمل ہوئی اور شیخ شہاب الدین عمر بن محمد الشہر زوری اس کا حاکم مقرر ہوا اور اس کے ساتھ صوفیاء کی ایک جماعت بھی تھی اور اس نے ان کے مناسب حال ان کے وظائف مقرر کیے' اور اس سال ملک عادل نے محمد بن ملک عزیز اور اس کے بھائیوں کو روک لیا اور انہیں الرھاء کی طرف اس خوف سے نہ جانے دیا کہ وہ مصر میں آفت برپا کریں گے اور اس سال الکرج نے دوین شہر پر قبضہ کر لیا' اور اس کے باشندوں کو قتل کیا اور اسے لوٹ لیا' دوین آذربائیجان کا ایک شہر ہے' کیونکہ وہاں کا بادشاہ فسق وشراب میں مصروف تھا' اللہ اس کا بھلا نہ کرے' اور اس کی وجہ سے کفار نے مسلمانوں کی گردنوں کے بارے میں فیصلہ دیا' اور یہ قیامت کے روز اس کی گردن میں طوق بن کر پڑے گا۔

Marfat.com

ملک غیاث الدین غوری:

اس سال شہاب الدین کے بھائی غیاث الدین نے وفات پائی' اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمود بادشاہ بنا اور اس نے اپنے باپ کا لقب اختیار کیا' اور غیاث الدین عقلمند' مستقل مزاج اور بہادر آدمی تھا اور جنگوں کی کثرت کے باوجود کسی جھنڈے نے اسے شکست نہیں دی' یہ شافعی المذہب تھا اور اس نے شافعیہ کے لیے ایک عظیم مدرسہ تعمیر کیا اور اس کی سیرت نہایت عمدہ تھی۔

امیر علم الدین ابو منصور ❶

سلیمان بن شیرویہ بن جندر جو ملک عادل کا باپ کی طرف سے بھائی تھا اس نے ۱۹ محرم کو وفات پائی اور اسے اس کے اس گھر میں دفن کیا گیا جس کی اس نے باب القرادیس کے اندر افتتاح اس کے محلّہ میں مدرسہ کے لیے حد بندی کی تھی اور پورے حمام کو اس کے لیے وقف کر دیا تھا' اللہ قبول فرمائے۔

قاضی الضیاء الشہر زوری:

ابوالفضائل القاسم بن یحییٰ بن عبداللہ بن القاسم الشہر زوری الموصلی' یہ نورالدین کے زمانے میں بغداد کا قاضی القضاۃ تھا' اور دمشق کے قاضی القضاۃ کمال الدین شہر زوری کا بھتیجا تھا اور جب اس نے صلاح الدین کے زمانے میں ۵۷۶ھ میں وفات پائی تو اس نے اپنے اس بھتیجے کو قاضی بننے کی وصیت کی' تو اس نے اسے قاضی مقرر کر دیا' پھر اسے معزول کر کے ابن ابی عصرون کو قاضی بنا دیا اور اس کی بجائے اسے بادشاہوں کی طرف سفیر بنا دیا' پھر اس نے موصل شہر کی قضا سنبھالی پھر اسے بغداد بلایا گیا اور اس نے دو سال چار ماہ بغداد کی امارت کی' پھر اس نے خلیفہ کو استعفیٰ دیا' تو جو مقام اسے اس کے ہاں حاصل تھا اس کی وجہ سے اس نے استعفیٰ قبول نہ کیا تو اس نے اپنی بیوی ست الملوک سے خلیفہ کی ماں کے خلاف مدد مانگی اور اس کا اس کے ہاں بڑا مقام تھا۔ تو اسے اس کا جواب دیا گیا اور اس نے اس کی محبت کی وجہ سے حماۃ کی قضا سنبھال لی اور اسے اس پر ملامت کی جاتی تھی' اور اسے اس کے ہاں فضائل حاصل تھے' اور اس کے عمدہ اشعار بھی ہیں' اس نے اس سال کی ۱۵ رجب کو وفات پائی۔

عبداللہ بن علی بن نصر بن حمزہ:

ابوبکر بغدادی جو ابن المرستانیہ کے نام سے مشہور ہیں اور ایک مشہور فاضل شخص ہیں' آپ نے حدیث کا سماع کیا ہے اور اسے جمع کیا ہے اور آپ طبیب اور منجم تھے اور اوائل کے علوم اور تاریخ سے واقف تھے اور آپ نے دارالسلام کی تاریخ کے بارے میں یوان الاسلام تصنیف کیا ہے اور اسے تین سو ساٹھ ابواب میں مرتب کیا ہے مگر وہ مشہور نہیں ہوا' اور آپ نے سیرت ابن ہبیرہ بھی مرتب کی ہے اور آپ کا خیال تھا کہ آپ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں' جس کی وجہ سے لوگوں نے آپ پر اعتراضات کیے اور ایک نے یہ اشعار کہے ہیں۔

---

❶ النجوم الزاہرہ میں سلیمان بن جندر لکھا ہے۔

Marfat.com

''انساب کو چھوڑ دے اور تیم سے معترض نہ ہو بلاشبہ سفید اونٹ بھی خالص کی اولاد ہوتے ہیں' تو تیم کالے پالک ہو گیا ہے جیسے حیص بیص نے تمیم کی طرف انتساب کا دعویٰ کیا ہے۔''

ابن النجا الواعظ:

علی بن ابراہیم بن نجا زین الدین ابوالحسن دمشقی الواعظ الحنبلی' آپ بغداد آئے اور وہاں فقہ سیکھی اور حدیث کا سماع کیا' پھر اپنے شہر دمشق واپس آ گئے پھر آپ ۵۶۴ھ میں نورالدین کی طرف سے ایلچی بن کر اس کی طرف واپس آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ پھر صلاح الدین کے ہاں اسے مرتبہ حاصل ہو گیا اور آپ ہی نے عمارۃ الیمنی اور زویہ کے خلاف چغلی کھائی اور انہیں صلیب دیا گیا' اور مصر میں آپ کو بڑا مقام حاصل تھا اور آپ نے جمعہ کے روز قدس میں خطبہ دیا اور اس سے فراغت کے بعد آپ نے گفتگو کی اور یہ جمعہ کا وقت تھا' اور کھانے پینے کے لحاظ سے آپ بادشاہوں سے بھی اچھی زندگی گزارتے تھے' اور آپ کے پاس بیس خوبصورت ترین لونڈیاں تھیں اور ہر ایک' ایک ہزار دینار کی تھی اور آپ ان کے پاس چکر لگایا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد آپ محتاج ہو کر مرے اور اپنے پیچھے کفن بھی نہ چھوڑا' اور آپ نے منبر پر وزیر طلائع بن زریک کو یہ اشعار سنائے۔

''تیرے بڑھاپے نے جوانی کے آغاز کا خاتمہ کر دیا ہے اور باز' کوے کے گھونسلے میں اتر آیا ہے تو سوتا ہے اور حوادث کی آنکھ بیدار رہتی ہے اور مصائب کے دانت تجھ سے اچٹنے والے نہیں' تیری عمر کو کیسے بقا حاصل ہو سکتی ہے وہ تو خزانہ ہے جس سے تو نے بلا حساب ہی خرچ کر دیا ہے۔''

شیخ ابوالبرکات (محمد بن احمد بن سعید الشکرینی) جو المؤید کے نام سے مشہور ہے۔ آپ ادیب اور شاعر تھے' آپ نے وجیہ نحوی کے بارے میں اس وقت نظم کہی جب وہ حنبلی تھے' پھر وہ حنفی بن گئے۔ پھر شافعی بن گئے آپ نے یہ نظم نظامیہ کے حلقہ نحو میں کہی۔

''ارے میری طرف سے وجیہ کو پیغام پہنچا دو' اگرچہ پیغامات بھیجنے کا اسے کوئی فائدہ نہیں۔ تو نے ابن حنبلؒ کے بعد نعمان کا مذہب اختیار کر لیا ہے اور یہ مذہب تو نے اس وقت اختیار کیا جب کھانے پینے کی چیزوں نے تجھے محتاج کر دیا اور تو نے شافعیؒ کے قول کو دین کے لیے اختیار نہیں کیا بلکہ تو جو چاہتا تھا یہ اسی کا حاصل ہے اور تھوڑے عرصے بعد ہی تو امام مالکؒ کی طرف چلا جائے گا' تو اس بات کی طرف نظر کر جو تو کہہ رہا ہے۔

زمرد خاتون:

خلیفہ ناصر لدین اللہ کی والدہ اور المستقی کی بیوی یہ بڑی نیک' عبادت گزار اور احسان وعطیات اور اوقاف والی عورت تھی' اور اس نے حضرت معروف کرخیؒ کے پہلو میں اپنی قبر بنائی ہے اور اس کا جنازہ بہت مشہور ہے اور اس کی وجہ سے ایک ماہ تک اس کی تعزیت ہوتی رہی یہ اپنے بیٹے کی خلافت میں ۲۴ سال اس حالت میں زندہ رہی کہ اس کی بات کو پورا کیا جاتا تھا اور اس کے احکام کی طاعت کی جاتی تھی۔

اور اسی سال شیخ شہاب الدین ابوشامہ کی ولادت ہوئی اور اس نے اس سال میں اپنی پیدائش کے تذکرہ میں اپنے طویل ات بیان کیے ہیں جو اس کی وفات تک چلے جاتے ہیں' شروع میں اس نے اپنے اشتغال اور تصانیف اور اپنے اشعار اور جو اس

Marfat.com

نے مبشر خواب دیکھے ان کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے' اور اس سال ملک چنگیز خاں شاہ تاتار کی ابتداء ہوئی' اس پر اللہ کی طرف سے وہ چیز نازل ہو جس کا وہ مستحق ہے' اور وہ یاسق والا ہے جس نے اسے اس لیے وضع کیا تاکہ تاتار اور ان کے ساتھ جو ترک امراء تھے..... جو جاہلیت کا فیصلہ چاہتے تھے..... وہ اس کے پاس اپنے جھگڑے لے جائیں' یہ تولی خان کا والد اور اس ہلاکو بن تول خان کا دادا ہے' جس نے خلیفہ معتصم اور اہل بغداد کو ۶۵۶ھ میں قتل کیا تھا' جیسا کہ ابھی اپنے مقام پر اس کا ذکر ہوگا' انشاء اللہ

سنہ ۶۰۰ھ

اس سال فرنگیوں نے اپنے میں سے بہت سے لوگوں کو جمع کیا تاکہ وہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے بیت المقدس کو واپس لیں' پس اللہ نے رومیوں کے ساتھ جنگ کی وجہ سے انہیں اس کام سے غافل کر دیا۔

اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ اپنے راستے میں قسطنطنیہ سے گزرے تو انہوں نے وہاں کے ملوک کو باہم اختلاف کرتے پایا' تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے زبردستی فتح کر لیا اور تین روز اسے قتل کرنے اور قیدی بنانے کے لیے مباح کر دیا اور اس کے اکثر گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ اور ان تین دنوں میں ہر رومی نے مقتول' محتاج' پابجولاں اور قیدی ہونے کی حالت میں صبح کی اور عوام میں سے جو لوگ باقی بچ گئے' انہوں نے اپنے بڑے کلیسا اباصوفیاء میں پناہ لے لی' فرنگیوں نے ان کا قصد کیا تو پادری اناجیل لے کر ان کے پاس آئے تاکہ ان کے قریب ہو کر انہیں اناجیل کی تعلیمات سنائیں' مگر انہوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا بلکہ انہوں نے ان سب کو لنجے کر کے قتل کر دیا اور کلیسا میں جو زیورات' سونا' اور بے شمار اموال تھے انہیں قابو کر لیا اور جو کچھ صلیبوں اور دیواروں پر لگا تھا وہ بھی لے لیا اور سب تعریف اس خدا کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے' پھر ملوکِ فرنگ نے قرعہ ڈالا اور وہ تین تھے' دوق البنادقہ' یہ ایک نابینا شیخ تھا' جس کے گھوڑے کو آگے سے کھینچا جاتا تھا' اور مرکیس الافرسیس اور کندا بلند' اور یہ ان سے تعداد اور اموال کے لحاظ سے بڑھ کر تھا' اور تین بار اسی کے نام قرعہ نکلا' تو انہوں نے اسے قسطنطنیہ کا بادشاہ بنا دیا اور دوسرے دو بادشاہوں نے کچھ شہر لے لیے' اور اس سال قسطنطنیہ میں رومیوں سے حکومت منتقل ہو کر فرنگیوں کے پاس آ گئی اور رومیوں کے ہاتھوں میں صرف خلیج کے پیچھے کا علاقہ رہ گیا' اس پر ایک رومی شخص نے جسے لشکری کہا جاتا تھا' قبضہ کر لیا' اور وہ اپنی وفات تک اس طرف کا مالک رہا۔ پھر فرنگیوں نے بلادِ شام کا قصد کیا اور انہوں نے اپنے شاہ قسطنطنیہ سے قوت حاصل کی اور عکا میں اترے اور غور کی طرف کے بہت سے شہروں اور ان علاقوں میں غارت گری کی اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا' پس دمشق سے عادل نہایت سرعت کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا اور اس نے مصری اور مشرقی فوجوں کو بلایا اور عکا کے قریب ان سے مقابلہ کیا اور ان کے درمیان شدید جنگ اور عظیم حصار ہوا' پھر ان کے درمیان مصالحت ہو گئی اور اس نے انہیں کچھ شہر دے دیئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس سال مشرق میں خوارزمیوں اور غوریوں کے درمیان بہت جنگیں ہوئیں' جن کا بیان طویل ہے اور اس سال حاکم موصل نور الدین اور حاکم سنجار قطب الدین نے باہم جنگ کی اور اشرف بن عادل نے قطب کی مدد کی پھر انہوں نے صلح کر لی اور اشرف نے نور الدین کی ہمشیرہ سے نکاح کر لیا۔ اور وہ اتابکیہ بنت عز الدین مسعود بن مودود بن زنگی تھی اور دمشق میں جو اتابکیہ

Marfat.com

ہے اسے وقف کرنے والی ہے اور وہیں اس کی قبر ہے۔

اور اس سال مصر' شام' جزیرہ اور قبرص وغیرہ شہروں میں عظیم زلزلہ آیا۔ یہ ابن اثیر کا قول ہے جسے اس نے الکامل میں بیان کیا ہے۔

اور اس سال ایک تاجر محمود بن محمد حمیری' حضر موت ظفار وغیرہ کے بعض شہروں پر متغلب ہوگیا۔ اور اس کا زمانہ ۶۱۹ھ اور اس کے بعد تک چلتا رہا۔

اور اس سال کے جمادی الاولیٰ میں بغداد کے قاضی القضاۃ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن سلیمان الجیلی کے لیے وزیر کے گھر میں مجلس منعقد ہوئی اور دستاویزی ثبوت سے ثابت ہوگیا کہ وہ رشوت لیتا ہے' پس اس مجلس میں اسے معزول کیا گیا اور اسے فاسق قرار دیا گیا اور اس کے سر سے سبز چادر کھینچ لی گئی۔ اور اس کی مدت حکومت دو سال تین ماہ تھی۔

اور اس سال ملک رکن الدین قلج ارسلان کی وفات ہوئی' اسے فلاسفہ کے اعتقاد کی طرف منسوب کیا جاتا تھا' اور جو اس اعتقاد کی طرف منسوب ہوتا وہ اس کی پناہ گاہ تھا اور اس کی موت سے قبل اس سے عظیم جرم سرزد ہوا اور وہ یہ کہ اس نے اپنے سگے بھائی ..... جو انگور کا حاکم تھا ..... اور اسے انقرہ بھی کہا جاتا ہے ..... کا کئی سال تک محاصرہ کیے رکھا' حتیٰ کہ اس نے اسے خوراک کی تنگی کر دی اور اس نے انقرہ کو اس شرط پر اس کے سپرد کر دیا کہ وہ اُسے کچھ شہر عطا کر دے' اور جب اس نے اس پر اور اس کے لڑکوں پر قابو پا لیا تو اس نے ان کی طرف آدمی بھیجے جنہوں نے انہیں' دھوکے اور فریب سے قتل کر دیا اور اس کے بعد اسے صرف پانچ دن کی مہلت ملی اور اللہ تعالیٰ نے سات روز تک اسے قولنج کیا اور وہ مر گیا (اور زمین و آسمان ان پر اشکبار نہ ہوئے اور نہ انہیں مہلت دی گئی) اور اس کے بعد اس کے بیٹے الفلح ارسلان نے حکومت سنبھالی اور وہ چھوٹا بچہ تھا وہ ایک سال بادشاہ رہا پھر اس سے حکومت چھن گئی اور اس کے چچا کیخسرو کے پاس چلی گئی اور اس سال بہت سے باطنیوں کو واسط میں قتل کر دیا گیا۔

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے رجب میں صوفیاء کی ایک جماعت بغداد کی خانقاہ میں سماع کے لیے اکٹھی ہوئی تو جمال حلی نے انہیں یہ اشعار سنائے۔

''اے مجھے ملامت کرنے والی بس کر میرا بڑھاپا ہی کافی ملامت گر ہے' جوانی کی یہ حالت ہے کہ گویا کبھی تھی ہی نہیں اور بڑھاپے کی یہ حالت ہے کہ گویا وہ ہمیشہ رہے گا اور میرا غم وصل کی راتوں پر ہے جو ان کے اول و آخر میں ہے اور غزل کے سماع کے وقت محبوب کا رنگ زرد ہے اور اگر میں دوبارہ تم سے ناراض ہوا تو میری زندگی خوشگوار اور متصل ہو جائے گی اور جو مصیبت مجھے پہنچی ہے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی میں اہل اور اکتاہٹ کی پرواہ کرتا ہوں۔''

راوی کا بیان ہے کہ صوفیا حسب عادت ناچنے لگے اور ان میں سے ایک شخص احمد رازی کو وجد ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا' انہوں نے اسے بلایا تو وہ مر چکا تھا' راوی کا بیان ہے کہ وہ ایک صالح آدمی تھا' اور ابن الساعی کا بیان ہے کہ وہ نیک شخص تھا جس نے صدر عبدالرحیم شیخ الشیوخ کی مصاحبت کی اور لوگ اس کے جنازے میں شامل ہوئے اور اسے باب البرز میں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

ابوالقاسم بہاؤالدین:

حافظ بن حافظ ابوالقاسم علی بن ھبۃ اللہ بن عساکر' آپ کی پیدائش ۵۲۷ھ میں ہوئی اور آپ کے باپ کثیر نے آپ کو سماع کرایا۔ اور آپ نے اپنے باپ کو اپنے اکثر مشائخ میں شریک کیا ہے اور آپ نے دوبار اپنی تحریر میں اپنے باپ کی تاریخ لکھی ہے' اور کثیر نے بھی لکھا..... اور سماع کرایا ہے اور بہت کتابیں تصنیف کی ہیں' اور آپ نے جامع اموی میں حدیث سماع کرانے کے لیے اپنے باپ کی جانشینی کی' اور دارالحدیث نوریہ کو پیچھے چھوڑا' آپ نے ۸ر صفر جمعرات کے روز وفات پائی اور آپ کو عصر کے بعد اپنے باپ کے پاس باب الصغیر میں' صحابہ کی قبور کے مشرق میں احاطہ کے باہر دفن کیا گیا۔

حافظ عبدالغنی مقدسی:

ابن عبدالواحد بن علی بن سرور حافظ ابومحمد المقدسی' جو مشہور تصانیف کے مؤلف ہیں جن میں الکمال فی اسماء الرجال اور الاحکام الکبریٰ والصغریٰ وغیرہ شامل ہیں' آپ ربیع الآخر ۵۴۱ھ میں جماعیل میں پیدا ہوئے اور آپ اپنے دونوں چچاؤں امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی اور شیخ ابوعمر سے چار ماہ بڑے تھے اور وہ دونوں سب سے پہلے اپنے اہل سمیت بیت المقدس سے مشرقی دروازے سے باہر مسجد ابی صالح کے پاس آئے پھر دامن کوہ میں منتقل ہو گئے' اور ان کی وجہ سے محلۃ الصالحیہ مشہور ہو گیا اور اسے صالحیہ کہا جانے لگا اور انہوں نے دیر میں سکونت اختیار کر لی اور حافظ عبدالغنی نے قرآن پڑھا اور حدیث کا سماع کیا' اور وہ اور موفق ۵۶۰ھ میں بغداد کی طرف کوچ کر گئے' اور شیخ عبدالقادرؒ نے انہیں اپنے پاس مدرسہ میں اتارا اور آپ کسی کو اپنے ہاں اترنے نہیں دیتے تھے' لیکن آپ نے ان دونوں میں بھلائی اور نجابت وصلاح کو دیکھا اور ان کی عزت کی اور انہیں سماع کرایا۔

پھر ان دونوں کی آمد کے پچاس دن بعد آپ وفات پا گئے اور عبدالغنی کا میلان حدیث اور اسماء الرجال کی طرف تھا۔ اور موفق کا میلان فقہ کی طرف تھا اور یہ دونوں شیخ ابوالفرج ابن الجوزی اور شیخ ابوالفتح ابن ایمنی کے ساتھ مشغول ہو گئے۔

پھر یہ دونوں چار سال کے بعد دمشق آئے اور عبدالغنی مصر اور اسکندریہ چلا گیا پھر دمشق کی طرف واپس آ گیا' پھر جزیرہ اور بغداد کی طرف کوچ کر گیا' پھر اصبہان کی طرف چلا گیا اور وہاں کثیر سے سماع کیا۔

اور حافظ ابونعیم کی تصنیف جو اسماء الصحابہ کے بارے میں ہے' سے واقفیت حاصل کی میں کہتا ہوں' وہ تصنیف حافظ ابونعیم کی تحریر میں میرے پاس موجود ہے' اور وہ کتاب کے ایک سو نوے مقامات پر مناقشہ کرنے لگا' جس سے بنوالنجندی ناراض ہو گئے' اور انہوں نے اسے وہاں سے ایک چادر میں چھپا کر باہر نکال دیا۔ اور جب یہ اپنے راستے میں موصل آیا تو اس نے جرح وتعدیل کے بارے میں عقیلی کی کتاب کا سماع کیا' اور حنفیہ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے سبب اس پر حملہ کر دیا تو یہاں سے بھی وہ ڈر سے دیکھتا ہوا نکل گیا۔

اور جب دمشق آیا' تو جامع دمشق میں حنابلہ کے برآمدوں میں نماز جمعہ کے بعد حدیث پڑھتا تھا۔ پس لوگوں نے اس پر اتفاق کیا' اور اس کے پاس آ گئے۔ اور یہ رقیق القلب اور جلد اشکبار ہونے والا شخص تھا' اور اسے لوگوں میں بہت قبولیت حاصل ہو

Marfat.com

گئی۔اور بنوالزکی' الدولعی اور شافعیہ کے کبار و ماشقہ اور بعض حنابلہ نے بھی اس سے حسد کیا' اور انھوں نے ناصح حنبلی کو تیار کیا اور اس نے قبۃ النسر تلے گفتگو کی' اور انہوں نے اسے حکم دیا' کہ وہ ممکن حد تک اپنی آواز کو بلند کرے' حتیٰ کہ اُسے پریشان کر دے' پس عبدالغنی اپنی باری کو عصر کے بعد تک لے گیا۔اور ایک روز اُس نے کرسی پر اپنا عقیدہ بیان کیا تو قاضی ابن الزکی اور ضیاء الدین الدولعی نے اس پر حملہ کر دیا' اور انہوں نے اس کے لیے قلعہ میں ۲۴ رذوالقعدہ ۵۹۵ھ کو سوموار کے روز ایک مجلس منعقد کی' اور مسئلہ علو ونزول اور مسئلہ حرف وصوت کے بارے میں اس سے طویل گفتگو کی۔اور اس نے دلیل کے ساتھ ان پر غلبہ پالیا' تو قلعہ کے نائب برغش نے اُسے کہا' یہ سب ضلالت پر ہیں اور تو حق پر ہے؟ اس نے کہا' ہاں' جس سے برغش ناراض ہو گیا' اور اس نے آپ کو شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔اور آپ تین دن کے بعد بعلبک کی طرف کوچ کر گئے' پھر قاہرہ چلے گئے' تو آٹا پیسنے والوں نے آپ کو پناہ دی' اور آپ وہاں حدیث پڑھتے تھے۔تو فقہائے مصر نے بھی آپ پر حملہ کر دیا۔اور انہوں نے وزیر صفی الدین شکر کو خط لکھا تو اس نے آپ کو مغرب کی طرف جلاوطن کرنے کا اقرار کیا۔اور آپ خط کے پہنچنے سے قبل اس سال کی ۲۳ ربیع الاوّل کو سوموار کے روز وفات پا گئے۔

آپ کی عمر ۵۷ سال تھی' اور آپ کو قرافہ میں شیخ ابوعمرو بن مرزوق کے پاس دفن کیا گیا رحمہ اللہ البسط نے بیان کیا ہے کہ عبدالغنی متقی' عابد وزاہد تھے۔آپ حضرت امام احمد کے ورد کے مطابق ہر روز تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے' اور رات کو قیام کرتے تھے' اور سال کا اکثر حصہ روزے رکھتے تھے' اور آپ شریف اور سخی آدمی تھے' اور کسی چیز کو ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔اور یتیموں اور بیواؤں پر اس طرح صدقہ کرتے تھے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا' اور آپ اپنے کپڑے کو پیوند لگاتے تھے اور نئے کپڑے کی قیمت کو ترجیح دیتے تھے' اور بکثرت مطالعہ کرنے اور رونے کی وجہ سے آپ کی بصارت کمزور ہو گئی تھی' اور آپ علم حدیث اور حفظ میں اپنے زمانے کے یکتا آدمی تھے۔

میں کہتا ہوں ہمارے شیخ حافظ ابوالحجاج المزی نے آپ کی کتاب الکمال فی اسماء الرجال کی ..... کتب ستہ کے رجال ..... کی اپنی کتاب تہذیب سے اصلاح کی ہے اور اس سے تقریباً ایک ہزار مقامات کی غلطیاں نکالی ہیں' اور ابن امام المزی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔اور آپ کی کتاب التہذیب کی مثل اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور نہ اس کی مشابہت کی جا سکتی ہے اور یہ دونوں شخص اسماء الرجال کے حفظ واتقان اور سماع واسماع اور متون اور اسماء الرجال کے بیان میں اپنے اپنے زمانے میں یکتا آدمی تھے۔ اور حاسد نہ کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

ابوالفتوح اسعد بن محمود العجلی:

تتمۃ التتمۃ کا مؤلف اسعد بن ابی الفضل بن محمود بن خلف العجلی الفقیہہ الشافعی الاصبہانی' واعظ اور دین کا منتخب شخص' آپ نے حدیث کا سماع کیا' اور فقہ سیکھی اور ماہر ہو گئے۔اور آپ نے ابوسعد ہروی کے لیے تتمۃ التتمۃ تصنیف کی' اور آپ زاہد وعابد شخص تھے' اور آپ نے الوسیط اور الوجیز کے مشکل مقامات کی شرح کی ہے۔آپ نے صفر ۶۰۰ھ میں وفات پائی۔

Marfat.com

البنانی شاعر:

ابوعبیداللہ محمد بن المہنا شاعر' جو البنانی کے نام سے مشہور ہے' اس نے خلفاء اور وزراء وغیرہ کی مدح کی' اور اس کے شعر بہت لطیف ہیں۔

''یہ ظلم کی بات ہے کہ تو شیفتۂ محبت کو دیکھے اور اسے ڈانٹے' اور دوسرے کی محبت کا تو انکار کرے۔ اے عاشق کو ملامت کرنے والے' اگر تو اس کے قاتل کو دیکھتا' تو تو رخسار کی وجہ سے اسے معذور سمجھتا' میں اس پر فدا ہوں' جب وہ میرے قتل کے درپے ہوتا ہے تو وہ مجھے اپنی آنکھوں کے سحر سے بتاتا ہے کہ میں اسے کیسے مسحور کرتا ہوں' وہ نیند میں رات سے استمتاع کرتا ہے۔ اور میں صبح تک بے خواب رکھتا ہوں' وہ مجھے بھول جاتا ہے اور میں اسے یاد کرتا ہوں۔''

ابوسعید الحسن بن خلد:

ابن المبارک نصرانی ماروانی' جس کا لقب وحید ہے' یہ نوعمری میں علم الاوائل میں مشغول ہو گیا' اور اس میں پختہ ہو گیا۔ اور اسے اچھا شعر کہنے میں بڑی مہارت حاصل تھی' اللہ اسے ہلاک کرے' اس کے یہ اشعار بھی ہیں۔

میرے پاس ایک خط آیا ہے' جسے ایسی انگلیوں نے لکھا ہے جو سمندروں کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں اور ان کے پانی سے سمندر غرق ہو جاتے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ میں اس کے لکھ کر مٹائے ہوئے الفاظ پر پیچ وتاب کھا رہا ہوں' حالانکہ اس کی دسوں انگلیاں پکڑنے کی عادی نہیں۔ پھر کہتا ہے۔

''اور اس کی دونوں کنپٹیوں نے اس کے رخسار کا رنگ لے لیا ہے' اور وہ شیشے کے پیچھے سائے کی طرح نظر آتی ہیں' اور جب وہ ظاہر ہوتی ہے تو تو رومی فوج کو آندھی میں ایک ٹکڑی کی طرح دیکھے گا۔ جو جنگ کے دن کے لیے دوڑ رہی ہے یا صبح پر تاریک رات کی دھاری لگائی گئی ہے جو ہاتھی دانت کے پہلو میں آبنوس سے مشابہ ہے' اور اس کی دونوں کنپٹیاں اس کے گلابی رخسار میں گھس گئی ہیں' اور اس نے اسے اپنے اشعار کی باڑ لگا دی ہے۔

العراقی محمد بن العراقی:

رکن الدین ابوالفضل قزوینی' پھر ہمدانی' جو طاؤسی کے نام سے مشہور ہے' یہ شخص علم الخلاف اور جدل ومناظرہ میں بڑا ماہر تھا' اس نے یہ علم رضی الدین نیشاپوری سے حاصل کیا' اور اس بارے میں تین حواشی لکھے۔ ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ ان میں سے درمیانی سب سے اچھا ہے اور اس نے ہمدان کی طرف سفر کیا ہے اور ایک حاجب نے اس کے لیے وہاں ایک مدرسہ تعمیر کیا جو الحاجیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ طاؤس بن کیسان تابعی کی طرف منسوب ہے۔ واللہ اعلم

سنہ ۶۰۱ھ

اس سال خلیفہ نے اپنے بیٹے محمد کو' جس کا لقب الظاہر تھا' ۱۷ سال اس کا خطبہ دینے کے بعد اُسے ولی عہدی سے ہٹا دیا' اور اپنے دوسرے بیٹے علی کو ولی عہد بنایا اور علی جلد ہی مر گیا تو پھر الظاہر کو حکومت واپس مل گئی' اور اس کے باپ الناصر کے بعد اس کی

Marfat.com

بیعت کی گئی' جیسا کہ ابھی ۶۲۳ھ میں بیان ہوگا۔

اور اس سال دارالخلافت کے میگزین میں زبردست آگ لگ گئی' اور بہت سے ہتھیار' سامان اور مساکن جل گئے' جو تقریباً چار کروڑ دینار کی قیمت کے تھے۔ اور اس آگ کی خبر لوگوں میں پھیل گئی' اور اطراف کے بادشاہوں نے اس کے عوض خلیفہ کو ہتھیاروں کے تحائف بھیجے' اور اس سے بہت زیادہ بھیجے۔

اور اس سال الکرج نے بلادِ مسلمین میں فساد پیدا کر کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا' اور دوسروں کو قیدی بنا لیا۔ اور اس سال امیر مکہ قتادۃ الحسینی' اور امیر مدینہ سالم بن قاسم الحسینی کے درمیان جنگ ہوئی۔ اور قتادہ نے مدینہ جا کر سالم کا محاصرہ کر لیا' اور سالم حجرہ کے قریب نماز ادا کرنے کے بعد اس کے مقابلہ میں آیا' اور اس نے اللہ سے اس پر فتح پانے کی دعا کی۔ پھر اس کے مقابلہ میں آ کر اسے شکست دی' اور اس کے پیچھے پیچھے آ کر مکہ میں اس کا محاصرہ کر لیا۔ پھر قتادہ نے سالم کے امراء کی طرف پیغام بھیج کر انہیں اس کے خلاف کر دیا' اور سالم خیریت کے ساتھ واپس مدینہ آ گیا۔

اور اس سال غیاث الدین کیخسرو بن قلج ارسلان بن مسعود بن قلج نے بلادِ روم پر قبضہ کر کے انہیں اپنے بھتیجے سے چھین لیا اور خود وہاں پر ڈٹ گیا' اور اس کی شان وشوکت بڑھ گئی' اور اس کی فوج میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اور امراء اور حکمرانانِ اطراف نے اس کی اطاعت کی۔ اور افضل بن صلاح الدین نے سمیساط میں اس کا خطبہ دیا اور اس کی خدمت میں چلا آیا' اتفاق سے اس سال بغداد کا ایک شخص دجلہ میں تیرنے کے لیے اترا' اور اس نے اپنے کپڑے اپنے غلام کو دیئے تو وہ پانی میں غرق ہو گیا تو اس نے اس کی پگڑی میں ایک رقعہ دیکھا' جس میں یہ اشعار لکھے تھے۔

''اے لوگو! میری ایک آرزو تھی' جس کے حصول سے مجھے اجل نے روک دیا ہے' پس وہ شخص اللہ سے ڈرے جسے زندگی میں اس نے عمل کی توفیق دی ہے۔ میں گھر کے صحن میں اکیلا نہیں' ہر شخص اپنے مثل کو عنقریب منتقل ہوتا دیکھے گا۔''

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابوالحسن علی بن عنتر بن ثابت الحلی:

یہ شمیم کے نام سے مشہور ہے' اور یہ ادیب شاعر اور ماہر لغت تھا۔ اس نے اپنے اشعار کا ایک حماسہ مرتب کیا ہے' جسے یہ ابوتمام کے حماسہ پر فضیلت دیتا ہے۔ اور خمریات کے بارے میں بھی اس کے اشعار ہیں۔ اور اس کا خیال ہے کہ یہ اشعار ابونواس کے خمریاتی اشعار سے عمدہ ہیں اور ابوشامہ نے الذیل میں بیان کیا ہے کہ یہ احمق' بے شرم' بے حیا اور بے دین تھا۔ اور حماسہ اور رسائل اس کی تصنیفات ہیں۔ ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ اس نے بغداد آ کر ابن الخشاب سے نحو سیکھی' اور اس سے عمدہ باتیں حاصل کیں۔ اور لغت اور عربوں کے اشعار بھی حاصل کیے۔ پھر اس نے موصل میں اقامت اختیار کر لی' اور وہیں وفات پائی۔ اس کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''ہرنیوں کی آنکھوں میں آنکھیں نہ ڈال' آرزوؤں ہی میں آجال کے بچھڑے کے مقامات ہیں' کتنی ہی نگاہوں نے ہلاک کر دیا اور پیچھے نہ رکھا' اور کتنے ہی ہاتھوں کو جنگ کے وقت بوسے دیے گئے اس نے نیک فال لی' اور سلام کی اجازت نہ دی' اور سلام کے طوق حیلہ بازوں کا کارنامہ ہے۔

Marfat.com

اور تجنیس کے بارے میں اس کے شعر ہیں۔

''کاش وہ شخص، جس کا قیام اور واپسی شام میں طویل ہوگئی ہے' اور وہ اپنی کسی واپسی کو بغداد کے لیے مقرر کرے' کیا تو دیکھ رہا ہے کہ زمانہ مجھے پامال کر رہا ہے' اور اس کی مٹی کی کستوری بڑھ گئی ہے اور اس نے میری آنکھ کے نور کو مجھے پامال کرتے ہوئے دکھایا' اور وہ اس سے مالدار ہو گیا۔

اور اسی طرح شراب وغیرہ کے بارے میں بھی اس کے اشعار موجود ہیں۔

ابونصر محمد بن سعد اللہ ❶

ابن نصر بن سعید الارتاحی' یہ یخی' خوبصورت' حنبلی واعظ اور بہت اچھا شاعر تھا' اس کے شعر ہیں۔

''اگر نوجوان کے دل کے احوال درست ہو جائیں تو آرزوؤں کا حصول اس کے قبضے میں ہو جاتا ہے۔ اور اگر تو دیکھے کہ اس نے اپنے اقوال کو درست کر لیا ہے تو اسے بلندیوں پر آمادہ کرنا اس کے لیے قوت کا باعث بن جاتا ہے۔ اور اگر اس کے احوال پراگندہ ہو جائیں تو اس کی قبر میں اسے بوسیدگی حاصل ہوگی۔''

ابوالعباس احمد بن مسعود:

ابن محمد قرطبی خزرجی' آپ تفسیر' فقہ' حساب' فرائض' نحو لغت' عروض اور طب میں امام تھے۔ آپ کی تصانیف بہت اچھی ہیں' اور آپ کے اشعار بھی عمدہ ہیں۔

''جو کچھ باغات میں ہے' وہی رخساروں میں ہے۔ لیکن اس کے پھولوں کی رونق کا مفہوم عجیب ہے۔ اور میں حیران ہوں اور اس سے کوئی حیرانی بھی نہیں کہ موج کو پھیپھڑا کیسے اٹھا سکتا ہے۔''

ابوالفداء اسماعیل بن برتعس سنجاری:

یہ غلام تھا' اس کا آقا عماد الدین زنگی بن مودود تھا اور یہ خوبصورت' شاندار نظم کہنے والا' اور بہت ادیب سپاہی تھا۔ اور اس نے اشرف موسیٰ بن عادل کو اس کے بھائی یوسف کی تعزیت کرتے ہوئے جو اشعار لکھے' ان میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''بلندیوں اور اچھے کاموں کے آنسو ٹپک پڑے۔ اور تیرے مرنے سے بلندیوں کی حویلی چٹیل میدان بن گئی ہے' جس صبح کو یوسف نے اس لحد میں ٹھکانہ لیا ہے' اس صبح سے نیکی اور سخاوت قبر میں ٹھکانہ بنا بیٹھی ہے' موت کے ہاتھ نے کب اس کی روح کو اچک لیا' وہ تو تلوار سے روحوں کو اچک لیا کرتا تھا۔ زمانے نے اسے اپنی موت کا پیالہ پلایا' اور وہ جنگ میں موت کو بہلانے سے واقف تھا' ہائے حسرت' کاش حسرت موت کو فائدہ دیتی' اور ہائے افسوس کاش افسوس فائدہ دیتا' میرا نفس مصائب پر قوی ہوتا تھا۔ لیکن اس مصیبت کے برداشت کرنے سے کمزور ہے۔''

---

❶ النجوم الزاہرۃ میں' محمد بن احمد بن حامد ابوعبداللہ ہے۔

Marfat.com

ابوالفضل بن الیاس بن جامع اربلی:

اس نے نظامیہ میں فقہ سیکھی' اور حدیث کا سماع کیا' اور تاریخ وغیرہ کو تصنیف کیا' اور حسن کتابت شروط میں متفرد ہو گیا' اسے فضیلت اور نظم حاصل ہے۔ اس کے شعر ہیں۔

''اے میرے دل کو بیمار کرنے والے! تیری جدائی کا اخیر بھی ہے؟ اور میری آنکھوں کو بے خواب رکھنے والے' کیا تیرا خیال ملاقات کرنے والا ہے؟ اور اپنی بے رخی سے تعذیب کو شیریں خیال کرنے والے' کیا شریعت محبت میں تجھے کوئی ڈانٹ ڈپٹ کرنے والا نہیں؟ اے دل تجھے مبارک ہو جسے میں نے اپنے ایام کی یاد سے مطلع کر دیا ہے' حالانکہ تو مسافر ہے اور تیری دوری کے باعث' تکلیف دہ غم میرے دل سے جدا نہ ہو' حتیٰ کہ قدرت والا خدا پراگندگی کو مجتمع کر دے' اور اگر میں مر جاؤں تو میری طرف سے تمہیں سلام ہو' اور جب تک ذکر کرنے والا تکبیر کہتا ہے وہ تمہیں بار بار سلام دیتا رہے۔

ابوالسعادات الحلی:

بغدادی تاجر رافضی' یہ ہر جمعہ کو جنگ کی زرہ پہنتا' اور اپنے گھر کے دروازے کے پیچھے کھڑا ہو جاتا اور دروازہ اس پر بند ہوتا' اور لوگ نماز جمعہ میں مصروف ہوتے اور وہ انتظار کرتا کہ صاحب الزماں' یعنی محمد بن حسن عسکری سرداب سامرا سے نکلے گا اور وہ اپنی تلوار کو مہدی کی نصرت کے لیے لوگوں میں گھمائے گا۔

ابوغالب بن کمنونہ یہودی:

یہ کاتب تھا' اور اپنی تحریری قوت سے ابن مقلہ کی جعلی تحریر بنا لیا کرتا تھا۔ اس نے واسط کے تہ خانے میں وفات پائی' اللہ اس پر لعنت کرے ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

سنہ ۶۰۲ھ

اس سال حاکم غزنی شہاب الدین محمد بن سام غوری اور اصحاب جبل جوذی بنی بوکر کے درمیان جنگ ہوئی' وہ اسلام سے مرتد ہو چکے تھے' پس اس نے ان سے جنگ کی' اور انہیں شکست دی اور ان سے بے شمار مال غنیمت حاصل کیا' اور ایک شخص نے اس کا پیچھا کر کے اس سال کے آغاز میں عشاء کے بعد اسے دھوکے سے قتل کر دیا' اور شہاب الدین بادشاہوں میں بہترین سیرت کا حامل اور جنگ میں ان سے زیادہ دانش مند اور ثابت قدم تھا' اور جب یہ قتل ہوا' تو فخر الدین رازی بھی آپ کے ساتھ تھے اور آپ بادشاہ کے سامنے وعظ کے لیے بیٹھ کر اسے نصیحت کیا کرتے تھے' اور جب آپ اپنی مجلس کے آخر میں فرماتے اے سلطان تیری بادشاہت باقی نہیں رہے گی' اور نہ رازی باقی رہے گا' اور ہم سب کو اللہ کی طرف واپس جانا ہے تو سلطان رو پڑتا۔ اور جب سلطان قتل ہو گیا تو بعض خاصکیہ نے امام رازی پر اس کے قتل کی تہمت لگائی تو آپ ڈر گئے' اور آپ نے وزیر مویدالملک بن خواجہ کی پناہ لی' اور وہ آپ کو ایک پرامن جگہ لے گیا اور اس کے بعد غزنی پر اس کے ایک غلام تاج الدر نے قبضہ کر لیا' اور اس کے بعد مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا' جن کا بیان طویل ہے' اور ابن اثیر اور ابن الساعی نے ان کا استقصاء کیا ہے۔

Marfat.com

اور اس سال الکرج نے مسلمانوں کے شہروں پر غارت گری کی' اور اخلاط تک پہنچ گئے اور لوگوں کو قیدی بنایا' اور قتل کیا' اور جانبازوں اور عوام نے ان سے جنگ کی' اور اس سال حاکم اربل مظفر الدین کوکری اور اس کے ساتھ حاکم مراغہ بھی آذربائیجان کے بادشاہ ابوبکر بن بہلول سے جنگ کرنے گئے' اس لیے کہ اس نے الکرج کے ساتھ قتال کرنے سے پسپائی اختیار کر لی تھی' اور شب و روز نشہ آور اشیاء استعمال کرنے لگ گیا تھا' مگر یہ اس پر قابو نہ پا سکے' پھر اس نے اس سال الکرج کے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ ان کی جنگ رک گئی۔

ابن اثیر نے بیان کیا ہے' کہ وہ اس قول کے مطابق ہو گیا تھا کہ اس نے تلوار کو نیام میں کر لیا تھا اور اس کا پھل کھینچ لیا تھا۔ اور اس سال خلیفہ نصیر الدین ناصر بن مہدی نے ناصر علوی حسنی کو وزیر بنایا اور اُسے خلعت وزارت دیا' اور اس کے سامنے اور نمازوں کے اوقات میں اس کے دروازے پر ڈھول بجائے گئے اور اس سال بلادِ ارمن کے حاکم ابن لاون نے بلادِ حلب پر غارت گری کی' اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا' اور لوٹ مار کی' اور ملک الظاہر غازی بن الناصر اس کے مقابلہ میں نکلا' تو ابن لاون اس کے آگے بھاگ گیا' الظاہر نے وہ قلعہ گرا دیا جو اس نے تعمیر کیا تھا' اور اسے پیوند زمین کر دیا۔

اور اس سال کے شعبان میں باب مشرقی کے پاس رومانی پل گر گیا' اور اس کے پتھر اٹھا لئے گئے تا کہ عادل کے وزیر صفی الدین بن شکر کی سفارت کے ساتھ جامع اموی کِوان کا فرش لگایا جائے' اور اس کے فرش کا کام ۶۰۴ھ میں مکمل ہوا۔

شرف الدین ابوالحسن:

علی بن محمد بن علی جمال الاسلام الشہر زوری' شہر زور' حمص میں ایک شہر ہے اور اُسے دمشق سے یہاں نکال دیا گیا تھا' اور اس سے قبل یہ امینیہ میں مدرس تھا۔ اور جامع مسجد میں البرادہ کے بالمقابل اس کا حلقہ تھا' اور اس کے پاس مذہب اور اخلاقیات کا اچھا علم تھا۔

التقی عیسیٰ بن یوسف:

ابن احمد العراقی نابینا' آپ بھی امینیہ کے استاد تھے' اور مغربی مینار میں رہتے تھے' آپ کو دمشق سے اس کی طرف نکالا گیا تھا' اور آپ کے پاس ایک نوجوان تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا' اور آپ کے آگے آگے چلتا تھا۔ شیخ کے کچھ دراہم کھو گئے تو اس نوجوان پر ان کی تہمت لگائی گئی' مگر اس کے پاس کوئی چیز نہ ملی اور شیخ نے اس عیسیٰ پر اتہام لگایا کہ یہ اس سے لواطت کرتا ہے' اور لوگوں کا خیال یہ نہ تھا کہ اس کے پاس کچھ مال بھی ہے' پس مال ضائع ہو گیا' اور اس کی عزت پر تہمت لگی' اور ۷ ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز اُسے اپنے گھر میں غربی اذان گاہ پر لٹکے ہوئے پایا گیا۔ اور لوگوں نے اس کے خودکشی کرنے کے باعث اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور شیخ فخر الدین عبدالرحمن بن عساکر نے آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی' اور بعض لوگوں نے اس کی اقتداء کی۔

ابوشامہ کا بیان ہے کہ اس فعل پر اس کے مال کے ضائع ہونے اور اس کے بے عزت ہونے نے اُسے آمادہ کیا۔ راوی کہتا ہے اس قسم کا ایک واقعہ مجھے بھی پیش آیا' مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بچا لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کے بعد امینیہ میں جمال مصری وکیل بیت المال نے پڑھایا۔

Marfat.com

ابوالغنائم المرکیسلار بغدادی:

یہ عزالدین نجاح السرای کے ساتھ خدمت کرتا تھا' اوراس نے بہت سے اموال حاصل کیے۔اور جب اسے کوئی مال میسر آتا یہ اس سے کوئی جائداد خرید لیتا' اوراسے اپنے ایک قابل اعتماد دوست کے نام لکھ دیتا۔اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اس شخص کو وصیت کی کہ وہ اس کے بچوں کو سنبھالے۔اوراس نے ان کے لیے جو میراث چھوڑی ہے' اس میں سے ان پر خرچ کرے' اور تھوڑے عرصے بعد وہ شخص بیمار ہو گیا جسے وصیت کی گئی تھی' اس نے گواہوں کو بلایا تا کہ وہ انہیں اپنے آپ پر گواہ بنائے کہ اس کے قبضے میں جو کچھ ہے' وہ ابوالغنائم کے وارثوں کے لیے ہے' اس کے وارثوں نے گواہوں کے حاضر کرنے میں دیر کی اور ٹال مٹول کرنے لگے' اوراسے سکتہ ہو گیا اور وہ مر گیا۔اوراس کے وارثوں نے ان اموال واملاک پر قبضہ کر لیا' اورانہوں نے اس کے متروکہ اموال میں سے ابوالغنائم کی اولاد کو کچھ بھی نہ دیا۔

ابوالحسن علی بن سعاد الفارسی:

آپ نے بغداد میں فقہ سیکھی' اور دوبارہ نظامیہ کو لوٹائے گئے اوراس کی تدریس کے نائب بنے۔اوراس مدرسہ کی تدریس میں بااختیار بن گئے' جسے خلیفہ کی ماں نے بنایا تھا' اس پر مستزاد یہ کہ آپ کو ابوطالب بخاری کا نائب قاضی بنایا گیا' تو آپ نے انکار کر دیا' اس نے آپ پر یہ بات واجب کی تو آپ نے تھوڑا عرصہ یہ کام کیا' پھر ایک روز آپ مسجد آئے اوراپنے سر پر ادنیٰ چادر اوڑھی اور وکلاء اور سپاہیوں کو واپس چلے جانے کا حکم دیا' اوراپنے متعلق قضاء کی نیابت سے معزول ہونے کی گواہی دی اوراعادہ وتدریس پر قائم ہو گئے۔

خاتون:

۲۰ ربیع الاوّل جمعہ کے دن ملک معظم عیسیٰ بن عادل کی والدہ خاتون نے وفات پائی۔اوراُسے قالیسون کے دامن کوہ میں مدرسہ معظمیہ کے گنبد میں دفن کیا گیا۔

امیر مجیرالدین طاشتکین المستنجدی:

حاجیوں کے امیر اور بلادِ خوزستان کے لیڈر' آپ بہت نیک سیرت' اور بہت عبادت گزار' اور تشیع میں بڑا غلو کرنے والے تھے' آپ نے ۲ رجمادی الآخرۃ کو تستر میں وفات پائی۔اور آپ کا تابوت کوفہ لایا گیا۔اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو مشہد میں دفن کیا گیا۔ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں آپ کے حالات ایسے ہی لکھے ہیں۔اور ابوشامہ نے الذیل میں بیان کیا ہے کہ طاشتکین بن عبداللہ المقتفوی حاجیوں کے امیر تھے۔آپ نے لوگوں کو ۲۶ سال حج کروایا۔حجاز میں آپ کی پوزیشن بادشاہ کی سی تھی' اور وزیر ابن یونس نے آپ پر الزام لگایا کہ آپ صلاح الدین سے خط وکتابت کرتے ہیں تو خلیفہ نے آپ کو قید کر دیا' پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ آپ کے متعلق جھوٹی بات بیان کی گئی ہے تو اس نے آپ کو رہا کر دیا' اور آپ کو خوزستان عطا کیا اور دوبارہ آپ کو حج کی امارت دے دی' اور شیعہ محلہ آپ کی جاگیر تھا۔آپ شجاع' سخی' فیاض اور کم گو تھے' ہفتہ گذر جاتا اور آپ کوئی بات نہ کرتے' اور آپ

Marfat.com

میں حلم وبردباری پائی جاتی تھی' ایک شخص نے آپ سے آپ کے ایک نائب کے خلاف مدد مانگی' تو آپ نے اسے جواب نہ دیا تو مدد مانگنے والے شخص نے آپ سے کہا' کیا تو گدھا ہے؟ آپ نے کہا' نہیں۔ اور آپ کے متعلق ابن التعاویذی کہتا ہے۔

''شہروں پر ایک امیر ہے جو شکایت کرنے والے کو سکوت کے بغیر جواب نہیں دیتا' اور جب کبھی وہ رفعت میں بڑھے تو اللہ ہمیں تفیل سے ہموت تک نیچے اتار دے' اور آپ کے فراش نے آپ کا جبہ سرقہ کرلیا' اور انہوں نے چاہا کہ اس سے اس کا حال معلوم کریں' اور امیر طاشتکین نے اسے اس وقت دیکھ لیا تھا جب اس نے اس جبے کو اُٹھایا تھا' آپ نے کہا' کسی کو سزا نہ دو اُسے اس نے لیا ہے جو اُسے واپس نہیں کرے گا۔ اور جس نے اسے لیتے وقت دیکھا ہے' وہ اس کے خلاف چغلی نہیں کرے گا' آپ کی عمر نوے سال تھی' اتفاق سے آپ نے وقف کے لیے تین سو سال تک زمین کرایہ پر لی' اور اس بارے میں ایک مسخرے نے کہا' یہ شخص موت پر یقین نہیں رکھتا' اس کی عمر نوے سال ہے' اور اس نے تین سو سال کے لیے زمین کرایہ پر لی ہے' اور سب لوگ ہنس پڑے۔

۶۰۳ھ

اس سال مشرق میں خوارزمیوں اور غوریوں کے درمیان طویل امور کا سلسلہ شروع ہوگیا اور طالقان کے علاقے میں خوارزم شاہ بن تکش اور ان کا بادشاہ تھا۔ اور اس سال خلیفہ نے عبداللہ بن الدمغانی کو بغداد کا قاضی بنایا۔ اور اس سال خلیفہ نے عبدالسلام بن عبدالوہاب بن شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کو اس کے فسق وفجور کے باعث گرفتار کرلیا گیا' اور اس سے قبل اس کی کتب اور اموال جلا دیئے گئے' کیونکہ ان میں فلاسفہ اور علوم الاوائل کی کتب بھی تھیں' اور وہ لوگوں سے عطیات مانگنے لگا۔ اور یہ اس کے ابوالفرج ابن الجوزی کے خلاف کھڑے ہونے کی غلطی کی وجہ سے تھا' بلاشبہ اس نے وزیر ابن قصاب کے پاس اس کی شکایت کی تھی' حتیٰ کہ ابن الجوزی کی بعض کتب بھی جل گئیں۔ اور بقیہ کتب پر اس نے مہر لگا دی' اور آپ کو پانچ سال تک واسط کی طرف جلاوطن کردیا' اور لوگ کہنے لگے' اللہ کافی ہے۔ اور قرآن میں ہے کہ برائی کی جزاء اس کے مطابق ہوئی ہے' اور صوفیا کہنے لگے' راستہ پکڑ لیتا ہے۔ اور اطباء کہنے لگے طبیعت' مدافعت کرنے والی ہے۔ اور اس سال فرنگیوں نے حمص سے جنگ کی' اور ان کے بادشاہ اسدالدین شیرکوہ نے ان سے جنگ کی۔ اور حلب کے حکمران ملک الظاہر نے فوج سے اُسے مدد دی' اور اللہ نے ان کے شر کو روک دیا اور اس سال[1] دو نوجوان بغداد میں شراب پر اکٹھے ہوگئے' اور ایک نے دوسرے کو چھری مار کر قتل کردیا اور بھاگ گیا اُسے پکڑ کر قتل کردیا گیا' تو اس کے پاس سے ایک رقعہ ملا' جس میں اس کی نظم کے دو شعر تھے اور اس نے حکم دیا کہ انہیں اس کے کفن میں رکھا جائے۔

میں ایک کریم ہستی کے پاس اعمال کے زاد کے بغیر قلب سلیم کے ساتھ آیا ہوں۔ اور جب کریم کے پاس آنا ہو تو زاد کی تیاری سوءظن میں شمار ہوتی ہے۔

---

[1] ان میں سے ایک ابوالقاسم احمد بن المقری مؤلف دیوان الحماسہ اور دوسرا واعب ابن الامیر اصبہ تھا' اور یہ ایک خوبصورت جوان تھا' اس نے اسے چھری مار کر قتل کردیا تو خلیفہ نے اسے اولاد اصبہ کے سپرد کردیا اور انہوں نے اسے قتل کردیا۔ (النجوم جلد ۶ ص ۱۹۲)

Marfat.com

اِس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابو منصور رفقیہ:

عبدالرحمٰن بن الحسین بن النعمان النبلی، جس کا لقب اس کی ذہانت، فضل، مہارت عقل اور کمال اخلاق کی وجہ سے قاضی شریح ہے، آپ نے اپنے شہر کی قضاء سنبھالی، پھر بغداد آئے تو آپ کو بڑے بڑے مناصب کی طرف دعوت دی گئی، تو آپ نے ان سے انکار کیا۔ امیر طاشتکین نے آپ کو حلف دیا کہ آپ اس کے پاس کتابت کریں، تو آپ نے بیس سال اس کی خدمت کی۔ پھر وزیر ابن مہدی نے مہدی کے پاس آپ کی چغلی کی تو اس نے آپ کو طاشتکین کے گھر میں قید کر دیا، یہاں تک کہ آپ اس سال میں وفات پا گئے۔ پھر جلد ہی چغلی کرنے والے وزیر کو بھی وہیں قید کر دیا گیا۔ اور یہ اونے کا بدلہ ہے۔

عبدالرزاقؒ بن شیخ عبدالقادرؒ:

آپ ثقہ، عابد، زاہد اور متقی تھے، اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے آپ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا۔ اور آپ نے ان مناصب وامارات کو قبول نہیں کیا جن کو انہوں نے قبول کر لیا تھا، بلکہ آپ دنیا سے کم حصہ لینے والے، اور امر آخرت کی طرف توجہ کرنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا، اور آپ سے بھی اسی طرح سماع کیا گیا۔

ابوالحزم مکی بن زیان:

ابن شبتہ بن صالح الماکسینی، جو سنجار کے مضافات میں ہے، پھر موصلی نحوی، آپ بغداد آئے، اور علی ابن الخشاب، ابن القصار اور کمال انباری سے علم حاصل کیا، اور آپ شام آئے تو بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا، جن میں شیخ علم الدین سخاوی وغیرہ بھی تھے، آپ نابینا تھے، اور آپ ابوالعلاء مصری کی طرف میلان رکھتے تھے، کیونکہ دونوں کے درمیان ادب اور اندھا پن قدر مشترک تھی، آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

"جب بخشش، سفارشی کی محتاج ہو تو اُسے قبول نہ کر، تیری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی، اور جب بخشش کو صرف احسان کی وجہ سے ناپسند کیا گیا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ دو احسانات کی وجہ سے اُسے ناپسند کیا جائے۔"

نیز وہ کہتا ہے۔

میری جان نازک، اندام ناز ونخرہ کرنے والے پر قربان ہو، کہ اس نے جب ہمیں الوداع کہا تو ہمیں سچ بات کہی، جو شخص کسی چیز سے اس کے قتل کے لالچ سے محبت رکھے تو اس نے چھوڑنے کے لیے ہمیں الوداع کہا ہے۔

اقبال خادم:

جمال الدین، صلاح الدین کا ایک خادم تھا، جس نے اقبالیتین دو گھروں شافعیہ اور حنفیہ کو وقف کر کے انہیں دو مدرسے بنا دیا، اور دونوں کے لیے دو وقف کیے، بڑا وقف شافعیہ کے لیے، اور چھوٹا وقف حنفیہ کے لیے، اور اس پر ۳/ وقف کیا، اس نے قدس میں وفات پائی۔

Marfat.com

۶۰۴ھ

اس سال حجاج اس تکلیف کے باعث' جو انہیں صدر جہاں بخاری حنفی سے پہنچی' اللہ سے دعا و شکایت کرتے ہوئے عراق واپس آئے۔ یہ شخص ایک پیغام کے سلسلہ میں بغداد آیا' تو خلیفہ نے اس کی پرواہ کی' اور یہ اس سال کو حج کو چلا گیا' اور اس نے پانی اور غلہ کے بارے میں لوگوں کو تنگی میں مبتلا کر دیا' جس کی وجہ سے عراق کے چھ ہزار حجاج فوت ہو گئے' اور انہوں نے جو باتیں بیان کیں' ان میں یہ بات بھی بتائی کہ وہ اپنے غلاموں کو حکم دیتا' تو وہ گھاٹوں کی طرف سبقت کر جاتے اور پانی کو روک دیتے' اور حجاز کی سخت گرمی میں پانی لے کر اس کے خیمے کے اردگرد چھڑکتے' اور اس سے ان سبزیوں کو سیراب کرتے جو وہ اپنے علاقے سے ساتھ لایا تھا' اور لوگوں' مسافروں اور بیت اللہ کا قصد کرنے والوں سے' جو اپنے رب کے فضل و رضامندی کے جویاں تھے' اس پانی کو روکتے اور جب وہ لوگوں کے ساتھ واپس آیا تو عوام نے اس پر لعنت کی۔ اور خواص نے بھی اس کی پرواہ نہ کی' اور نہ خلیفہ نے اس کا اکرام کیا۔ اور نہ کسی کو اس کے پاس بھیجا' وہ بغداد سے نکلا' تو عوام اس کے پیچھے پیچھے اسے پتھر مارتے' اور اس پر لعنت کرتے تھے' اور لوگوں نے اس کا نام صدر جہنم رکھ دیا' ہم بے یار و مددگار ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے بندوں پر زیادہ شفقت و رحمت کرنے کی توفیق دے۔ بلاشبہ وہ اپنے رحیم بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

اور اس سال خلیفہ نے اپنے وزیر ابن مہدی علوی کو گرفتار کر لیا۔ اس لیے کہ اس کی طرف یہ بات منسوب کی گئی کہ وہ خلافت کا خواہاں ہے۔ اور بعض نے دیگر اس باب کے باعث اس کا گرفتار ہونا بیان کیا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ اسے طاشتکین کے گھر میں قید کر دیا گیا' حتیٰ کہ وہ وہیں مر گیا۔ اور وہ بڑا سرکش اور مخالف تھا۔ حتیٰ کہ ایک شاعر نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

میرے دو دوستو! خلیفہ سے کہو' اور اس کی خیر خواہی کرو' تو جو کچھ کر رہا ہے۔ اس کی برائی سے تو بچایا جائے۔ تیرا یہ وزیر دو امور کے درمیان ہے' جن میں اے مخلوق کے بہترین آدمی تیرا احسان ضائع ہو جائے گا۔ اور اگر یہ فی الواقعہ حیدر کی نسل سے ہے تو یہ وزیر خلافت کی طمع رکھتا ہے۔ اور اگر یہ اپنے دعوے میں سچا نہیں' تو اس پر جو احسانات ہوئے ہیں وہ ان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ اموال کے بارے میں پاکدامن' نیک سیرت' اور اچھے کام کرنے والا تھا' اللہ ہی اس کے حال کو بہتر جانتا ہے۔ اور رمضان میں خلیفہ نے بیس گھروں کو ضیافت کے لیے تیار کیا' جن میں محتاج' روزہ دار افطاری کرتے' اور ہر روز ان گھروں میں ان کے لیے بہت سا کھانا پکایا جاتا' اور اسی طرح صاف روٹیاں اور بہت سا حلوہ وغیرہ ان کے پاس لے جایا جاتا۔ اور یہ کام زمانہ حج میں قریش کے افادہ سے مشابہت رکھتا تھا' اور اس کے منتظم آپ کے چچا ابوطالب تھے۔ اور حضرت عباس سقایہ کے منتظم تھے' اور انہی میں سفارت' علم اور مشاورت تھی' جیسا کہ قبل ازیں اپنے اپنے مقامات پر ان باتوں کو بیان کیا جا چکا ہے۔ اور یہ سب مناصب مکمل صورت میں عباسی خلفاء میں پائے جاتے تھے۔

اور اسی سال خلیفہ نے شیخ شہاب الدین الشہر زوری کو سفر السلحدار کے ساتھ قیمتی خلعت دے کر ملک عادل کے پاس بھیجا' اور اس میں ہار اور دو کنگن بھی تھے' اور اس کے سب لڑکوں کے لیے خلعت بھی تھے۔ اور اس سال اوحد بن عادل حاکم میافارقین نے

Marfat.com

شہر خلاط پر اس کے حاکم شرف الدین بکتمر کے قتل کے بعد قبضہ کرلیا۔ اور یہ نوجوان خوبصورت تھا اسے ان کے ایک[1] غلام نے قتل کیا' پھر قاتل کو بھی اسی طرح قتل کیا گیا' اور شہر بادشاہ سے خالی ہوگیا۔ تو اوحد بن عادل نے اس پر قبضہ کرلیا۔

اور اس سال خوارزم شاہ محمد بن تکش نے طویل معرکوں کے بعد بلاد ماوراء النہر پر قبضہ کرلیا اور اسے ایک معرکے میں عجیب واقعہ پیش آیا' اور وہ یہ کہ مسلمان خوارزم شاہ سے الگ ہوگئے' اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب کی ایک چھوٹی سی جماعت رہ گئی' اور ان میں سے انحطاء کے جو کفار قتل ہونے تھے' قتل ہوگئے' اور ان میں سے بہت سے قیدی بن گئے' اور خوارزم شاہ بھی قیدیوں میں شامل تھا۔ اسے ایک شخص نے قید کرلیا' اور اسے اس کے متعلق معلوم نہ تھا کہ یہ بادشاہ ہے' اور اس کے ساتھ اس نے امیر مسعود کو بھی قید کرلیا' اور جب یہ معرکہ ہو چکا' اور اسلامی فوجیں اپنے ہیڈ کوارٹر کو واپس آئیں تو انہوں نے بادشاہ کو گم پایا۔ اور انہوں نے باہم فساد اور بہت اختلاف کیا۔ اور پورا خراسان بے چین ہوگیا۔ اور بعض لوگوں نے حلف اٹھایا کہ بادشاہ قتل ہوگیا ہے۔ اور بادشاہ اور اس امیر کا یہ معاملہ ہوا کہ امیر نے بادشاہ سے کہا' مصلحت کی بات یہ ہے کہ آپ اس حالت میں بادشاہ کے نام کو ترک کردیں' اور یہ ظاہر کریں کہ آپ میرے غلام ہیں' بادشاہ نے اس کے مشورہ کو قبول کرلیا۔ پھر بادشاہ اس امیر کی خدمت کرنے لگا۔

وہ اسے اس کے کپڑے پہناتا' اور اسے پانی پلاتا' اور اس کے لیے کھانا پکا کر اس کے آگے رکھتا' اور اس کی خدمت میں کوئی کمی نہ کرتا۔ جس شخص نے ان دونوں کو قید کیا تھا اس نے پوچھا' میں دیکھتا ہوں کہ یہ تیری خدمت کرتا ہے۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا' میں امیر مسعود ہوں اور یہ میرا غلام ہے' اس نے کہا' خدا کی قسم! اگر امراء کو معلوم ہو کہ میں نے امیر کو قیدی بنایا ہے' اور اسے چھوڑ دیا ہے تو میں تجھے چھوڑ دیتا۔ اس نے اسے کہا' مجھے اپنے اہل کے بارے میں خدشہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ میں قتل ہوگیا ہوں' اور وہ مجلس ماتم منعقد کرتے ہیں۔ اور اگر تو مالی فدیہ لے کر مجھے چھوڑنا مناسب سمجھے تو کسی شخص کو بھیج کہ جو مال کو وصول کرے' اور یہ تیری نیکی ہوگی' اس نے کہا' بہت اچھا' اس نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو مقرر کیا تو امیر مسعود نے اسے کہا' میرے اہل اس شخص کو نہیں جانتے۔ اور اگر تو مناسب سمجھے تو میں اپنے اس غلام کو اس کے ساتھ بھیج دوں تاکہ وہ انہیں میرے زندہ ہونے کی بشارت دے' اور وہ اسے جانتے بھی ہیں۔ پھر یہ مال کے.....حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس نے کہا' بہت اچھا' تو اس نے خوارزم شاہ کے شہر تک ان دونوں کی حفاظت کے لیے آدمی بھیجے' اور جب وہ خوارزم شہر کے نزدیک آئے تو بادشاہ نے اس کی طرف سبقت کی' اور جب لوگوں نے اسے دیکھا' تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور اس کے باقی ماندہ شہروں میں بھی خوش خبریوں کے طبل بجے گئے' اور بادشاہ اپنے مرجع کی طرف واپس آ گیا' اور اس کی واپسی سے بڑی خوشی ہوئی۔ اور اس کے قتل کے مشہور ہونے کے باعث اس کی مملکت میں جو خرابی پیدا ہوئی تھی' اس کی اس نے اصلاح کی۔ اور اس نے ہرات کا محاصرہ کرکے بزور قوت اسے حاصل کرلیا۔ اور جس شخص نے اسے قید کیا تھا' اس نے ایک روز امیر مسعود سے' جسے میرے بارے میں رائے سوجھی تھی' کہا' کہ لوگوں نے مشہور کیا ہے کہ خوارزم شاہ قتل ہوگیا ہے۔ اس نے کہا' نہیں' خوارزم شاہ تو وہ تھا جو تیری قید میں تھا' اس نے امیر مسعود سے کہا' تو نے مجھے اس کے متعلق کیوں

---

[1] اس کا نام البز اردیناری تھا۔ (دیکھئے النجوم جلد ۶ ص ۱۸۸)

Marfat.com

نہیں بتایا تا کہ میں اسے عزت ووقار کے ساتھ واپس کرتا' اس نے کہا' مجھے تجھ سے اس کے متعلق خوف آتا تھا' اس نے کہا' ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو' پس وہ دونوں اس کے پاس گئے' تو اس نے ان کا بہت اکرام کیا' اور ان دونوں سے حسن سلوک کیا۔

اور حاکم سمرقند نے یہ خیانت کی کہ اس کی قید میں جو خوارزمی تھے' اس نے انہیں قتل کر دیا' حتیٰ کہ وہ ایک شخص کو دو ٹکڑے کرتا' اور اسے بازار میں بکریوں کی طرح لٹکا دیتا۔ اور اس نے اپنی بیوی دختر خوارزم شاہ کے قتل کا بھی ارادہ کیا۔ لیکن پھر اس کے قتل سے باز آ گیا' اور اسے قلعہ میں قید کر کے اسے تنگی دی۔ اور جب خوارزم شاہ کو اس کی اطلاع ملی' تو وہ فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں گیا' اور اس سے جنگ کی' اور سمرقند کا محاصرہ کر لیا' اور اسے بزور قوت حاصل کر لیا۔ اہالیان سمرقند میں سے تقریباً دو لاکھ آدمیوں کو قتل کر دیا' اور بادشاہ کو قلعہ سے اتارا اور اسے اپنے سامنے باندھ کر قتل کر دیا' اور اس کی نسل اور اولاد کو باقی نہ چھوڑا' اور خوارزم شاہ نے وہاں جو شہر تھے' ان پر قبضہ کر لیا۔ اور ایجکا اور تاتار کے بادشاہ کشلی خاں سے' جو چین کی مملکت سے ملحق ہے' جنگ کی' اور الجکا کے بادشاہ نے خوارزم شاہ سے تاتار کے خلاف مدد مانگتے ہوئے اسے خط لکھا کہ جب وہ ہم پر غلبہ پالیں گے تو تمہارے ملک کی طرف چلے جائیں گے۔ اور تاتار نے بھی الجکا کے خلاف مدد مانگتے ہوئے اسے لکھا' یہ ہمارے اور تمہارے دشمن ہیں' تم ان کے خلاف ہمارے ساتھ ہو جاؤ۔ اور اس نے فریقین کو وہ بات لکھی' جو ان کے دل کو خوش کرتی رہی۔ اور یہ ان کے معرکہ میں بھی شامل ہوا' مگر فریقین سے الگ رہا' اور الجکا کو شکست ہوئی اور تھوڑے سے لوگوں کے سوا وہ سب ہلاک ہو گئے۔

اور تاتار نے خوارزم شاہ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا' اس میں خیانت کی' اور ان کے درمیان زبردست وحشت پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے جنگ کے لیے وقت مقرر کیا' اور خوارزم شاہ ان سے خوفزدہ ہو گیا۔ اور اس نے ان بہت سے شہروں کو' جو کشلی خان کے شہروں سے ملحق تھے' اس خوف سے تباہ و برباد کر دیا کہ کہیں وہ ان پر قبضہ نہ کر لے۔ پھر چنگیز خاں نے کشلی خاں کے خلاف بغاوت کی' اور وہ خوارزم شاہ سے جنگ چھوڑ کر اس سے جنگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر عجیب وغریب واقعات وقوع پذیر ہوئے۔ جنہیں ہم ابھی بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اور اس سال طرابلس سے فرنگیوں نے حمص پر بہت حملے کئے' اور حمص کا حکمران اسد الدین شیرکوہ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گیا تو حلب کے حکمران الظاہر نے اس کے پاس فوج روانہ کی' جس نے انہیں فرنگیوں کے خلاف قوت دی' اور عادل مصر سے اسلامی افواج کے ساتھ نکلا اور اس نے جزیرہ کی افواج کو پیغام بھیجا' تو وہ اسے عسکا میں آ ملیں' اور اس نے عسکا کا محاصرہ کر لیا' کیونکہ فرنگیوں نے مسلمانوں کے بحری بیڑے کا کچھ حصہ چھین لیا تھا' جس میں مسلمانوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ اور حاکم عسکا نے قیدیوں کے واپس کر دینے کی شرط پر امان اور صلح کی پیش کش کی تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا' اور عادل روانہ ہو کر حمص کے قریب بحیرہ قدس میں اترا' پھر بلاد طرابلس کی طرف چلا گیا' اور اس نے قتل کرتے' قیدی بناتے اور غنیمت حاصل کرتے ہوئے بارہ دن قیام کیا' حتیٰ کہ فرنگی مصالحت کی طرف مائل ہو گئے' پھر وہ دمشق آ گیا۔

اور اس سال آذربائیجان کے حکمران امیر نصیر الدین ابوبکر بن بہلول نے مراغہ شہر پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ وہ ملک قاہر سے خالی ہو چکا تھا' اس لیے کہ اس کا بادشاہ مر چکا تھا' اور اس کے بعد اس کے بیٹے نے' جو چھوٹا ہی تھا' حکومت سنبھالی۔ اور اس کے خادم نے

Marfat.com

اس کے معاملے میں سوچ بچار کی' اور ماہ ذوالقعدہ میں محی الدین ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن الجوزی' قاضی القضاۃ ابوالقاسم الدامغانی کے پاس آیا' تو اس نے اسے قبول کیا اور اسے بغداد کی دونوں جانب کا انسپکٹر بنا دیا اور اسے قیمتی' سیاہ سرمئی چادر بطور خلعت دی۔ اور دس دن کے بعد وہ اپنے باپ ابوالفرج کی جگہ پر جو درب الشریف کے دروازے پر ہے' وعظ کے لیے بیٹھا' اور بہت سے لوگ اس کے پاس آئے' اور اس دن سے چار روز بعد' حضرت امام ابوحنیفہؒ کی زیارت گاہ پر ضیاء الدین احمد بن مسعود الرکسانی الحنفی نے درس دیا' تو اعیان واکابر اس کے پاس آئے' اور اس سال کے رمضان میں خلیفہ کے ایلچی عادل کے پاس خلعت لے کر پہنچے' تو اس نے اور اس کے دونوں بیٹوں معظم اور اشرف نے' اور اس کے وزیر صفی الدین بن شکر نے' اور کئی امراء نے وہ خلعت زیب تن کیے۔ اور وہ باب الحدید سے نماز ظہر کے وقت قلعہ میں داخل ہوئے' اور وزیر نے کھڑے ہو کر احکام پڑھے' اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

اور اس سال شرف الدین' نجید اللہ بن زین القضاۃ عبدالرحمٰن نے دمشق میں مدرسہ رواحیہ میں درس دیا اور اس سال شیخ الخیر بن البغدادی حنبلی مذہب سے شافعی مذہب میں آ گیا' اور خلیفہ کی ماں کے مدرسہ میں درس دیا' اور بقیہ مذاہب کے اکابر اس کے پاس آئے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر بنیامین بن عبداللہ:

یہ خلیفہ ناصر کا ایک امیر تھا' اور عقل وعفت اور پاکیزگی کے لحاظ سے سادات امراء میں سے تھا' ایک عیسائی کاتب نے اسے زہر پلا دیا تو یہ مر گیا' اور جس نے اسے زہر پلایا' اس کا نام ابن ساوا تھا۔ خلیفہ نے اس کو بنیامین کے بیٹوں کے سپرد کر دیا' اور وزیر ابن مہدی نے اس کے بارے میں سفارش کی' اور کہا کہ عیسائیوں نے اس کی خاطر پچاس ہزار دینار خرچ کیے ہیں۔ پس خلیفہ نے کاغذ کے سر پر لکھا۔

''بلاشبہ جنگل کے شیر' شیر ہوتے ہیں' جن کے ارادے جنگ کے روز سامان کے بارے میں نہیں ہوتے' بلکہ جس سے سامان چھینا جاتا ہے اس کے بارے میں ہوتے ہیں۔''

پس بنیامین کے بیٹوں نے اسے قابو کر لیا' اور اسے قتل کر کے جلا دیا اور اس کے بعد خلیفہ نے وزیر ابن مہدی کو گرفتار کر لیا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

حنبل بن عبداللہ:

ابن الفرج بن سعادۃ الرصافی الحنبلی' مہدی کی جامع مسجد کا مکبر' اور ابن الحصین سے عن ابن المذہب عن ابی مالک عن عبداللہ عن ابیہ مسند احمد کا راوی' آپ کی عمر نوے سال تھی' آپ بغداد سے نکلے' تو اربل میں آپ کو سماع کرایا گیا۔ اور ملوک دمشق نے آپ کو دمشق بلایا' تو لوگوں نے آپ کو وہاں مسند سنایا' اور معظم آپ کی عزت کرتا تھا۔ اور آپ اس کے ہاں اس کے دسترخوان پر اچھے کھانے کھاتے تھے' جس سے آپ کو بہت بدہضمی ہو جاتی تھی' اس لیے کہ آپ فقیر تھے' اور کم کھانے کی وجہ سے آپ کی انتڑیاں تنگ ہو گئی تھیں' اور بغداد میں آپ سخت زندگی بسر کرتے تھے' اور کندی جب معظم کے پاس آتا تو حنبل کے متعلق دریافت کرتا تو معظم

Marfat.com

کہتا اسے بدہضمی ہوئی ہے' وہ کہتا' اسے مسور کھلاؤ' جس سے معظم ہنس پڑتا۔ پھر معظم نے آپ کو بہت سا مال دے کر بغداد واپس بھیج دیا' اور وہاں آپ وفات پا گئے' آپ کی پیدائش ۵۱۰ھ میں ہوئی تھی۔ اور ابن طبرزد بھی آپ کے ساتھ تھا' اور اس کی وفات آپ سے پیچھے ۶۰۷ھ میں ہوئی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عیسیٰ:

ابن ابی الحسن المروزی' بغداد کا واعظ' آپ نے ابن ابی الوقت وغیرہ سے سماع کیا' اور ابن الجوزی کے ساتھ وعظ میں مصروف ہو گئے۔ پھر نفس نے آپ کو ان کی مشابہت کی بات سوجھائی' تو آپ کا نفس متکبر ہو گیا' اور باب النصیرہ کے باشندوں میں سے ایک پارٹی نے آپ پر اتفاق کیا۔ پھر آپ نے آخری عمر میں ۷۰ سال کے قریب نکاح کیا اور ایک سرد دن میں غسل کیا تو آپ کا آلۂ تناسل پھول گیا۔ اور اس سال میں آپ وفات پا گئے۔

امیر زین الدین قرابا الصلاحی:

حاکم صرخد' آپ کا گھر باب الصغیر کے پاس نہر زلاقہ کے قریب تھا' اور آپ کی قبر دامن کوہ میں شاہراہ ابن تمیرک کی قبر کے نزدیک ایک گنبد میں ہے' اور عادل نے اس کے بیٹے یعقوب کو صرخد پر امیر مقرر کیا۔

عبدالعزیز طبیب:

آپ نے اچانک وفات پائی' آپ طبیب سعدالدین اشرفی کے والد ہیں اور آپ کے متعلق ابن عنین کہتا ہے۔

''میں فرار کر گیا ہوں' اور خطیب کے پیچھے کوئی جماعت نہیں اور موت آ گئی ہے۔ اور عبدالعزیز طبیب نہیں ہے۔''

العفیف بن الدرجی:

جامع بنی امیہ میں غربی حجرہ حنفیہ کے امام' جنہوں نے اس سال وفات پائی۔

ابو محمد جعفر بن محمد:

ابن محمود بن ہبۃ اللہ بن احمد بن یوسف اربلی' آپ علوم کثیرہ' یعنی فقہ شافعی حساب' فرائض' ہندسہ' ادب' نحو اور قرآنِ کریم سے متعلق علوم وغیرہ کے فاضل تھے' اور آپ کے یہ اشعار بھی ہیں۔

''قضا وقدر کے حکم کو آدمی رد نہیں کر سکتا۔ اور جب تو مصائب میں غور وفکر کرے گا تو تجھے عبرت حاصل ہو گی۔ اور جب قضا وقدر نازل ہو تو رائے' دانائی' خوف اور احتیاط اس سے نجات نہیں دلا سکتی' پس تو سب باتوں میں صبر کر اور کسی چیز کے لیے گھبراہٹ کا اظہار نہ کر' تیرے صبر کا انجام کامیابی ہے۔ ہمیں کتنی تنگیاں آئی ہیں' اور اللہ نے ان کو ہم سے دور کر دیا ہے' اور اس کے بعد اس نے ہمیں آسائش دی ہے' اور اللہ کی رحمت سے آدمی مایوس نہیں ہوتا' اور اس سے صرف کافر گروہ ہی مایوس ہوتا ہے۔ اور مجھے علم ہے کہ زمانہ گردشوں والا ہے' اور اس کے دو دن ہیں' ایک امن والا' اور دوسرا خطرے والا۔''

Marfat.com

۶۰۵ھ

اس سال کے محرم میں بغداد میں اس مہمان خانے کی تعمیر مکمل ہوگئی' جسے ناصر الدین اللہ نے اس کی غربی جانب حجاج اور مسافروں کے لیے بنایا تھا' جب تک وہ وہاں فروکش رہیں گے' ان کی ضیافت ہوتی رہے گی۔ اور جب ان میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرتا تو اسے زاد دیا جاتا' اور اس کے بعد اسے دینار دیا جاتا' جزاہ اللہ خیراً۔

اور اس سال ابوالخطاب ابن دحیہ کلبی اپنے عراقی سفر سے واپسی پر شام سے گزرا' تو صفی وزیر کی مجلس میں آپ کی شیخ اللغۃ والحدیث شیخ تاج الدین ابوالیمن کندی کی ملاقات ہوئی تو ابن دحیہ نے اپنی گفتگو کی حدیث شفاعت کو پیش کیا' حتیٰ کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول ''انما کنت خلیلا من وراء وراء '' تک پہنچے' دونوں لفظوں کی زبر کے ساتھ کندی نے من وراء وراء دونوں لفظوں کو پیش کے ساتھ کہا تو ابن دحیہ نے وزیر ابن شکر سے پوچھا' یہ کون ہے؟ اس نے کہا' ابوالیمن کندی' تو ابن دحیہ نے اسے دشنام دی' اور آپ جری آدمی تھے' کندی نے کہا' یہ کلب قبیلے سے ہے' اور کتے کی طرح بھونکتا ہے۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے' کہ دونوں لفظ بیان کیے گئے ہیں اور ان دونوں کے بارے میں زیر بھی بیان ہوئی ہے۔ اور اس سال خطیب فخر الدین ابن تیمیہ' حران سے حج کر کے بغداد واپس آیا اور باب بدر میں محی الدین یوسف بن الجوزی کی جگہ وعظ کے لیے بیٹھا' اور آپ نے اپنی گفتگو میں کہا۔

''جب ابن لبون کو رسی سے باندھ دیا جائے تو وہ پہاڑی بکرے کی طرح حملہ کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔ آپ نے ابن الجوزی یوسف پر تعریض کی ہے کیونکہ وہ ۲۵ سالہ نوجوان تھا۔ واللہ اعلم۔

اور ۹ محرم بروز جمعہ ایک فرنگی غلام نشہ کی حالت میں ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار لیے جامع دمشق کے حجرے کے دروازے سے داخل ہوا' اور لوگ بیٹھ کر نماز فجر کا انتظار کر رہے تھے' اس نے تلوار سے لوگوں پر حملہ کر دیا' اور دو یا تین آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور اس نے منبر پر اپنی تلوار ماری تو اس کی تلوار ٹوٹ گئی' اور اسے پکڑ کر شفاخانے میں رکھا گیا' اور اسی روز اسے اللبادین کے پل پر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

اور اس سال شیخ شہاب الدین سہروردی' ملک عادل کے تحائف کے ساتھ دمشق سے واپس لوٹے' تو فوج نے آپ کا استقبال کیا' اور آپ کے پاس بہت سے اموال تھے' اور اس سے پہلے آپ محتاج اور درویش تھے' آپ جب واپس آئے' تو آپ کو وعظ کرنے سے روک دیا گیا۔ اور آپ سے آپ کی خانقاہ بھی لے لی گئی' اور جو اموال آپ کے پاس تھے' آپ کو انہی کے سپرد کر دیا گیا۔ پس آپ ان اموال کو فقراء اور مساکین میں تقسیم کرنے لگے' اور بہت سے لوگ اس سے غنی ہو گئے۔ اور محی الدین ابن الجوزی نے اپنے وعظ کی مجلس میں کہا' اس شخص کی کوئی ضرورت نہیں جو ناحق مال لے کر انہیں مستحقین میں خرچ کرتا ہے' اور اگر وہ انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیتا تو ان کا چھوڑ دینا ان کے لینے سے زیادہ مناسب ہوتا' اور اس نے ان کے خرچ کرنے سے اپنے مقام کو بلند کرنا چاہا ہے۔ اور وہ ان کو لے کر خرچ کرنے والے کی طرح دوبارہ اپنی حالت پر آ جائے گا۔ پس بندے کو دنیا سے محتاط رہنا چاہیے یہ

Marfat.com

دھوکہ باز اور فریب کار ہے' جو بڑے بڑے علماء اور عبادت گزاروں کو غلام بنا لیتی ہے۔

اور سہروردی نے ابن الجوزی پر جو عیب لگائے تھے' ابن الجوزی نے بعد ازاں اس پر اس سے بھی بڑھ کر عیب لگائے ہیں۔ اور اس سال فرنگیوں نے حمص کا قصد کیا' اور پل کو پار کر آئے۔ اور جب فوجوں نے انہیں پہچانا' تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا' اور وہ ڈر کر ان سے بھاگ گئے' اور انہوں نے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں نے ان سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔

اور اس سال جزیرہ کا حکمران قتل ہو گیا' اور یہ بڑا بد باطن اور بد سیرت تھا۔ اور وہ ملک سنجر شاہ بن غازی بن مودود بن زنگی بن آقسنقر اتابکی تھا' جو حاکم موصل نور الدین کا عم زاد تھا۔ اور اس کے بیٹے غازی نے اسے قتل کیا تھا' اس نے اس تک پہنچنے کا حیلہ کیا' حتیٰ کہ اس تک پہنچ گیا' اور وہ بیت الخلاء میں مدہوش پڑا تھا' تو اس نے چھری کے ساتھ اسے چودہ ضربیں لگائیں' پھر اسے قتل کر دیا۔ اور اس نے یہ سب کچھ اس کے بعد حکومت حاصل کرنے کے لیے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے محروم کر دیا۔ اور اس کے بھائی محمود کی بطور بادشاہ بیعت ہوئی اور اس نے قاتل غازی کو پکڑ کر اسی روز قتل کر دیا۔ سو اللہ نے اس سے بادشاہت اور زندگی بھی سلب کر لی' لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے باپ کے ظلم وغضب اور فسق سے راحت دی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابو الفتح محمد بن احمد بن بختیار:

ابن علی واسطی جو ابن السندای کے نام سے مشہور ہیں' آپ احمد بن الحصین سے سند کو روایت کرنے والے آخری شخص ہیں۔ آپ فقیہ' قاضی اور دیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' آپ ثقہ' عادل اور نقل میں متورع شخص تھے' اور آپ نے اپنی یادداشت سے یہ اشعار سنائے۔

اور اگر مطلع آفتاب لیلیٰ سے درے ہوتا' اور جب وہ غروب ہو جاتا تو یہ آفتاب کے پیچھے ہوتی تو میں اپنے دل کو اس کی بخشش کے انتظار کی بات کہتا' اور امید نے مجھے کہا کہ وہ قریب ہی ہے۔

مصر کا قاضی القضاۃ:

صدر الدین عبد الملک بن درباس الماردانی الکردی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۰۶ھ

شیخ الحنفیہ نجم الدین خلیل محرم میں عادل کے ایلچیوں کے ساتھ دمشق سے بغداد آیا' اور اس کے پاس بہت سے تحائف بھی تھے۔ اور اس نے اور شیخ النظامیہ مجد الدین یحییٰ بن الربیع نے یتیم اور مجنون کے مال میں وجوب زکوۃ کے بارے میں مناظرہ کیا۔ اور حنفی اس کے عدم وجوب پر استدلال کرنے لگا' تو شافعی نے اس پر اعتراض کیا۔ اور دونوں میں سے ہر ایک نے بہت اچھا بیان دیا' پھر حنفی اور اس کے اصحاب کو پیغامبری کے باعث خلعت دیئے گئے۔ اور مناظرہ نائب وزیر ابن شکر کی موجودگی میں ہوا۔ اور ۵

Marfat.com

جمادی الآخر کو ہفتہ کے روز دمشق کے رئیس الشافعیہ جمال یونس بن مہران مصری' عادل کے ایلچیوں کے ساتھ بغداد پہنچے' اور فوج نے حاجب الحجاب کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کے ساتھ حاکم اربل مظفر الدین کوکری کا بھتیجا بھی آیا اور پیغام حاکم اربل کی جانب سے معذرت پر مشتمل تھا اور اس کی رضامندی کے بارے میں سوال تھا' تو اسے اس کا جواب دیا گیا۔ اور اس سال عادل نے خابور' اور نصیبین پر قبضہ کر لیا' اور مدت تک سنجار شہر کا محاصرہ کیے رکھا' مگر اسے فتح نہ کر سکا' پھر اس کے حکمران نے صلح کر لی' اور یہ اسے چھوڑ کر واپس آ گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابوالمکارم اسعد بن الخطیر ابی سعید مہذب بن مینا بن زکریا الاسعد بن مماتی بن ابی قدامہ ابن ابی ملیح مصری' کاتب اور شاعر' اس نے حکومت صلاحیہ میں اسلام قبول کیا' اور مدت تک مصر میں کچہریوں کا نگران رہا۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کے بہت سے فضائل اور متعدد تصانیف ہیں' اور آپ نے سیرت صلاح الدین اور کلیلہ دمنہ کو مرتب کیا ہے۔ اور آپ کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے' اور جب ابن شکر وزیر بنا تو آپ اس کے خوف سے حلب بھاگ گئے' اور وہیں ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اور ثقیل کے بارے میں آپ کے اشعار ہیں جس نے دمشق میں آپ سے ملاقات کی تھی' اس نے دو دریاؤں کی حکایت بیان کی۔ اور زمین میں کوئی شخص موجود نہیں جو کبھی ان کے متعلق بیان کر سکے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کی پیدائش میں جوش ہے' اور اس کے اخلاق میں ٹھنڈک ہے۔

ابو یعقوب یوسف بن اسماعیل:

ابن عبدالرحمٰن بن عبدالسلام اللمعانی' آپ بغداد کے احناف کے ایک سردار ہیں' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور جامع سلطان میں پڑھا' آپ اصول میں معتزلی تھے' اور فروع میں ماہر تھے' آپ اپنے باپ اور چچا کے ساتھ مصروف رہے اور خلافیات اور علم مناظرہ میں پختگی حاصل کی اور نوے سال کے قریب عمر پائی۔

ابوعبداللہ محمد بن الحسن:

جو ابن الخراسانی کے نام سے مشہور ہیں' اور کتابوں کو نقل کرنے والے محدث ہیں' آپ نے بہت سی احادیث لکھی ہیں۔ اور آپ نے اپنے اور دوسروں کے خطبات کو جمع کیا ہے' آپ کا خط اچھا اور مشہور ہے۔

ابوالمواہب معشوق بن منیع:

ابن مواہب الخطیب' آپ نے نحو اور لغت' ابن الخشاب سے حاصل کی' اور آپ نے خطبات کو جمع کیا جن سے آپ خطبہ دیتے تھے' اور آپ ایک فاضل شیخ تھے۔ اور آپ کا ایک اشعار کا دیوان بھی ہے آپ کا شعر ہے۔

''دشمن سے دوستی کی امید نہ رکھ' جو خفیہ اور اعلانیہ اپنے سے دشمنی کرتا ہے۔ اور اگر انتفاع کے لیے اس کی محبت بنی ہو جائے تو اس کا نفع اس کے پاس اجر بن کر آئے گا۔''

Marfat.com

ابن حروف:

شارح سیبویہ علی بن محمد بن یوسف ابوالحسن ابن خروف اندلسی نحوی' آپ نے سیبویہ کی شرح کر کے اسے حاکم مغرب کی خدمت میں پیش کیا تو اس نے آپ کو ایک ہزار دینار دیئے۔ اور آپ نے جمل الزجاجی کی بھی شرح کی ہے۔ آپ شہروں میں پھرتے رہتے تھے' اور صرف سراؤں میں ٹھہرتے تھے۔ آپ نے نہ نکاح کیا ہے' اور نہ لونڈی رکھی ہے' اس لیے بیماری رذیلوں کی فطرت پر غالب آجاتی ہے' آخری عمر میں آپ کی عقل خراب ہوگئی' اور آپ بازاروں میں ننگے سر پھرتے تھے' آپ نے ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابوعلی یحییٰ بن الربیع:

ابن سلیمان بن حرار الواسطی البغدادی' آپ نے نظامیہ میں فضلان سے اشتغال کیا' اور اس سے دہرائی کی' اور محمد بن یحییٰ کی طرف سفر کیا' اور اس سے خلافیات میں اس کا طریقہ سیکھا' پھر بغداد واپس آ کر نظامیہ میں مدرس' اور اس کے اوقات کے نگران بن گئے' اور آپ نے حدیث کا سماع کیا۔ اور آپ کے پاس بہت سے علوم تھے۔ نیز مذہب کے بارے میں آپ کو اچھی واقفیت تھی' آپ کی تفسیر چار جلدوں میں ہے' آپ اس سے درس دیا کرتے تھے' آپ نے تاریخ الخطیب' اور اس پر ابن السمعانی نے جو حاشیہ لکھا ہے' اس کا اختصار کیا ہے' آپ نے تقریباً ۸۰ سال عمر پائی۔

ابن اثیر' مؤلف جامع الاصول اور النہایہ:

المبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد مجدالدین' ابوالسعادات شیبانی جزری' شافعی' جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں' اور آپ افضل کے وزیر ضیاء الدین نصر اللہ کے بھائی ہیں اور الکامل فی التاریخ کے مؤلف حافظ عزالدین ابوالحسن کے بھائی ہیں یہ ابوالسعادات ۵۴۴ھ کے ایک ربیع میں پیدا ہوئے اور حدیث کا بہت سماع کیا اور قرآن پڑھا' اور اس کے علوم کو پختہ کیا' اور انہیں لکھا' آپ کا قیام موصل میں تھا اور آپ نے بقیہ علوم کی بھی مفید کتابوں کو جمع کیا' جن میں جامع الاصول الستۃ الموطاء' صحیحین' سنن ابی داؤد' نسائی' اور ترمذی شامل ہیں' اور آپ نے اس میں ابن ماجہ کا ذکر نہیں کیا' اور غریب احادیث کے بارے میں آپ کی ایک کتاب النہایہ ہے' اور آپ کی مسند الشافعی کی شرح' اور تفسیر کی چار مجلدات بھی ہیں۔ اور اس کے علاوہ مختلف فنون میں بھی کتابیں ہیں' اور ملوک کے ہاں بڑے معظم تھے۔ اور جب نورالدین ارسلان شاہ کو حکومت ملی تو اس نے اپنے غلام لؤلؤ کو آپ کے پاس بھیجا' کہ وہ آپ کو وزیر بنانا چاہتا ہے' مگر آپ نے انکار کر دیا تو خود سلطان آپ کے پاس آیا' مگر پھر بھی آپ نے انکار کیا اور آپ نے اسے کہا' میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں' اور علم کے پھیلانے میں مشہور ہو چکا ہوں مگر اس کام میں کچھ ظلم و جور کرنا پڑتا ہے جو میرے لیے مناسب نہیں تو سلطان نے آپ کو چھوڑ دیا۔

ابوالسعادات نے بیان کیا ہے کہ میں علم عربیہ کو سعید بن الدھان کو سنایا کرتا تھا۔ اور وہ مجھے شعر بنانے کا حکم دیتا تھا' اور میں شعر نہیں بنا سکتا تھا۔ اور جب شیخ فوت ہو گیا تو میں نے ایک شب آپ کو خواب میں دیکھا' تو آپ نے مجھے شعر بنانے کا حکم دیا۔ میں نے آپ سے کہا مجھے کوئی مثال دیجئے تاکہ میں اس کے مطابق شعر بناؤں' آپ نے کہا۔

Marfat.com

''اگر تجھے کامیابی نہ ہوتو بلندیوں سے ہمیشہ محبت رکھ.....میں نے کہا' اور زمین کے گڑھے کو کھود' جب رات تاریک ہو جائے اور عزت کا مرکز گھوڑوں کی پشت پر ہے' اور بزرگی' شب روی اور بیداری سے پیدا ہوتی ہے۔''

آپ نے فرمایا' تو نے بہت اچھا شعر کہا ہے' پھر میں بیدار ہو گیا' اور میں نے اس پر تقریباً بیس شعر بنائے' آپ کی وفات ذوالحجہ کے آخر میں ۶۲ برس کی عمر میں ہوئی' اور آپ کے بھائی نے الذیل میں آپ کے حالات بیان کیے ہیں' آپ متعدد علوم کے عالم تھے' یعنی فقہ' علم الاصول نحو' حدیث اور لغت کے' اور تفسیر' حدیث' فقہ' حساب اور حدیث کے غریب الفاظ کے بارے میں آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ اور آپ کے مدون رسائل بھی ہیں اور آپ مغلق آدمی تھے' اور مضبوط دین آدمی کے لیے آپ کی مثال بیان کی جاتی ہے' آپ صراط مستقیم کے پابند رہے رحمہ اللہ' آپ زمانے کی ایک اچھائی تھے۔

المجلد المطرزی النحوی الخوارزمی:

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس سال المجلد المطرزی النحوی الخوارزمی نے وفات پائی ہے' آپ امام نحو تھے۔ اور علم نحو میں آپ کی تصانیف بہت عمدہ ہیں۔

الملک المغیث:

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال الملک المغیث فتح الدین عمر بن الملک العادل نے وفات پائی' اور اسے قاسیون کے دامن کوہ میں اس کے بھائی معظم کی قبر میں دفن کیا گیا۔

مسعود بن صلاح الدین:

الملک المؤید مسعود بن صلاح الدین کو مدرسہ رأس العین میں دفن کیا گیا' اور وہاں سے حلب لا کر دفن کیا گیا۔

امام فخر الدین رازی:

اس سال فخر الدین رازی متکلم صاحب التیسیر والتصانیف نے وفات پائی' آپ ابن خطیب الری کے نام سے مشہور ہیں' اور آپ کا نام محمد بن عمر بن الحسین ابن علی القرشی التیمی البکری ابوالمعالی اور عبداللہ ہے' اور آپ فخر رازی کے نام سے مشہور ہیں' آپ کو ابن خطیب الری بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ان فقہائے شافعیہ میں سے ایک ہیں جو چھوٹی بڑی تصانیف کے باعث مشہور ہیں۔ آپ کی تقریباً دوسو تصانیف ہیں جن میں التفسیر الحافل' المطالب العالیہ' المباحث الشرقیۃ' اربعین' اصول الفقہ اور المحصول وغیرہ شامل ہیں۔ اور آپ نے ایک مفید جلد میں حضرت امام شافعی کے حالات لکھے ہیں اور اس میں ایسی عجیب وغریب باتیں ہیں' جن سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ اور آپ کی طرف عجیب باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ اور میں نے طبقات الشافعیہ میں آپ کے حالات لکھے ہیں' اور آپ ملوک خوارزم وغیرہ کے ہاں معظم تھے۔ اور مختلف شہروں میں آپ کے مدارس بنائے گئے ہیں' اور آپ ۸۰ ہزار دینار کے عمدہ سونے کے مالک تھے' اور اس کے علاوہ آپ ساز وسامان' سواریوں' اثاث البیت اور ملبوسات کے بھی مالک تھے۔ آپ کے پاس پچاس ترکی غلام تھے' اور آپ کی مجلس وعظ میں بادشاہ وگداء' علماء' امراء' فقراء اور عوام شامل ہوتے تھے۔ اور آپ عبادات واوراد بھی پڑھتے تھے۔ اور آپ کے اور کرامیہ کے درمیان ایک وقت سب وشتم ہوا۔ اور آپ ان سے اور وہ آپ سے نفرت کرتے تھے۔ اور وہ آپ

Marfat.com

کی شان کو گرانے میں مبالغہ کرتے ہیں اور آپ بھی ان کی مذمت میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اور قبل ازیں ہم اس میں کچھ باتیں بیان کر چکے ہیں۔ اور آپ فن کلام میں بکثرت علم رکھنے کے باوجود فرماتے ہیں جو دین العجائز کا پابند رہے گا وہی کامیاب ہوگا اور میں نے آپ کی وفات کے موقع پر آپ کی وصیت کا ذکر کیا ہے کہ آپ نے متکلمین کے مذہب کو چھوڑ کر سلف کا طریق اختیار کر لیا تھا' اور جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے وہ بات مراد لی ہے جو اللہ جل جلالہٗ کی شان کے لائق ہے۔

اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے الذیل میں آپ کے حالات میں بیان کیا ہے کہ آپ وعظ کرتے تھے اور کرامیہ کو سب وشتم کرتے تھے' اور وہ بھی آپ کو سب وشتم کرتے تھے' اور کبائر کے باعث آپ کی تکفیر کرتے تھے' کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی موت پر خوشی منائی' اور وہ غلاموں وغیرہ کے ساتھ آپ پر معاصی کے ارتکاب کی تہمت لگاتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ کی وفات ذوالحجہ میں ہوئی' اور آپ کی فضیلت میں کوئی کلام نہیں' اور نہ ہی ان کاموں میں جو آپ کیا کرتے تھے' آپ سلطان کی مصاحبت کرتے تھے' اور دنیا سے محبت کرتے تھے' اور اس میں بڑی وسعت چاہتے تھے' اور یہ علماء کی صفت نہیں ہے۔ اس قسم کی باتوں کی وجہ سے آپ کو بہت برا بھلا کہا گیا ہے' اور ان کلمات کی وجہ سے آپ کی بہت برائی ہوئی ہے جو آپ بیان کیا کرتے تھے کہ..... محمد البادی نے بیان کیا ہے یعنی..... عربی نے اور اس سے آپ کی مراد حضور نبی کریم ﷺ ہوتے تھے' اور بادیہ کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ ایسا کہتے تھے اور محمد الرازی نے بیان کیا ہے' اس سے مراد آپ کی اپنی ذات ہوتی تھی۔ اور ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ مدمقابل کی جانب سے شبہ کو بہت سی عبارات میں بیان کرتے تھے اور ادنیٰ اشارہ سے اس کا جواب دیتے تھے۔

راوی کا بیان ہے مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے اپنے پیچھے مویشیوں' کپڑوں' جاگیروں اور آلات کے علاوہ ایک ہزار دینار کا عمدہ سونا چھوڑا ہے' اور آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے بھی چھوڑے ہیں' جن میں سے ہر ایک نے چالیس ہزار دینار لیے۔ اور آپ کا بڑا بیٹا سپاہی بن گیا' اور اس نے سلطان محمد بن تکش کی خدمت کی۔

ابن اثیر نے الکامل میں بیان کیا ہے کہ اس سال فخر الدین رازی محمد بن عمر بن خطیب الری' شافعی' فقیہ' اور اصول کے بارے میں مشہور تصانیف کے مؤلف نے وفات پائی۔ آپ اپنے زمانے میں امام الدنیا تھے' مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی پیدائش ۵۴۳ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اے مخلوق کے معبود میرا چہرہ اور میری توجہ تیری طرف ہے' اور تو ہی ہے جس سے میں پوشیدہ اور اعلانیہ دعائیں کرتا ہوں۔ اور ہر مصیبت کے وقت تو میرا مددگار ہے' اور میری زندگی اور میری قبر میں تو ہی میری پناہ گاہ ہے۔''

ابن السائی نے یاقوت حموی سے بحوالہ ابن فخر الدین رازی آپ سے بیان کیا ہے کہ:

''مخلوق کے لیے ابواب سعادت کا تتمہ' خدائے واحد کا ذکر کرنا ہے' وہ تمام ممکنات کا مدبر ہے۔ اور انہیں عدل واعتدال اور صدق کے ساتھ پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ کی عظمت مخلوق کی مشابہت سے بہت بڑی ہے۔ اور میں ہی مشرق ومغرب میں اس دین کی مدد کرتا ہوں' وہ معبود بڑے فضل وعدل اور بلندی والا ہے' اور وہ گمراہ کی راہنمائی کرنے والا' اور بدبخت

Marfat.com

کوسعادت مند بنانے والا ہے۔"

اورآپ یہ اشعار بھی پڑھا کرتے تھے۔

"ہماری ارواح ہمارے اجسام میں خوفزدہ ہیں' اور ہماری دنیا کا حاصل تکلیف اور وبال ہے۔اور ہم نے اپنی ساری عمر کی بحث سے صرف یہی حاصل کیا ہے کہ اس میں کچھ قیل وقال کو جمع کرلیا ہے۔"

پھرآپ نے فرمایا.....میں نے طریق کلامیہ اور مناہج فلسفیہ کا جائزہ لیا ہے' اور میں نے انہیں پیاسے کو سیراب کرتے' اور بیمار کو شفا دیتے نہیں پایا۔اور میں نے سب سے آسان طریق' قرآن کے طریق کو پایا ہے' میں اثبات میں (الرحمن علی العرش استوٰی) اور (الیه یصعد الکلم الطیب) پڑھتا ہوں اور نفی میں (لیس کمثله شی ء) اور (هل تعلم له سمیا) پڑھتا ہوں۔

سنہ ۶۰۷ھ

شیخ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال جزیرہ کے ملوک' شاہ موصل' شاہ سنجار' شاہ اربل' شاہِ حلب الظاہر اور شاہِ روم نے عادل کی مخالفت کرنے' اور اس سے مقابلہ ومقاتلہ کرنے اور اس کے ہاتھ سے حکومت چھیننے کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی' اور یہ کہ شاہِ روم کنجر بن قلج ارسلان کا خطبہ ہوا اور انہوں نے الکرج کو پیغام بھیجا' کہ وہ حصار خلاط کے لیے آئیں۔

اور اس سال ملک اوحد بن عادل نے بھی اس کے خلاف مدد دینے کا وعدہ کیا۔میں کہتا ہوں یہ سرکشی اور ظلم ہے جس سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے' اور الکرج اپنے بادشاہ ایوانی کے ساتھ آئے اور انہوں نے خلاط کا محاصرہ کرلیا۔اور اوحد نے ان کا دل تنگ کردیا' اور کہنے لگا' یہ سخت دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ۱۹ ربیع الآخر کو سوموار کے روز انہوں نے شہر کا سخت محاصرہ کرلیا اور ان کا بادشاہ ایوانی گھوڑے پر سوار ہوکر آیا' اور وہ مدہوش تھا' اس کے گھوڑے نے اسے ایک گڑھے میں ڈال دیا' جو شہر کے اردگرد جنگی حکمتِ عملی کے ماتحت تیار کیا گیا تھا۔اور شہر کے لوگوں نے جلدی سے جا کر اسے پکڑ کر حقیر قیدی بنادیا' اور وہ الکرج کے سامنے ذلیل ہوگیا۔اور جب اسے اوحد کے سامنے کھڑا کیا گیا' تو اس نے اسے رہا کردیا' اور اس پر احسان کیا' اور اس سے حسن سلوک کیا۔اور اسے دولاکھ دینار' اور دو ہزار مسلمان قیدیوں' اور اوحد کے علاقے سے ملحقہ ۲۱ قلعوں کے دینے کے بدلے میں رہا کردیا۔اور یہ کہ وہ اپنی بیٹی کا اس کے بھائی اشرف موسیٰ سے نکاح کردے۔نیز وہ اس کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے مقابلہ میں اس کا مددگار ہو' اس نے ان کی یہ سب باتیں قبول کرلیں' اور اس نے اس کے متعلق اس سے قسمیں لیں' اور اوحد نے اپنے باپ کی طرف ان سب باتوں کے بارے میں اجازت لینے کے لیے آدمی بھیجا' اور اس کا باپ حراب کے باہر اس قبیح امر کی وجہ سے جس سے اچانک اسے پالا آپڑا تھا' غضبناک حالت میں اترا ہوا تھا۔

اسی حالت کے دوران' ان کی قوت وطاقت سے نہیں' اور نہ ہی ان کے دل میں یہ خیال تھا' بلکہ خدائے حکیم کی طرف سے اسے یہ عظیم خبر ملی۔قریب تھا کہ وہ خوشی ومسرت کی شدت سے غافل ہوجاتا۔پھر جو اس کے بیٹے نے شرائط مقرر کی تھیں' اس نے ان سب کی اجازت دے دی۔اور بادشاہوں کے درمیان جو کچھ ہوا اس کی خبریں مشہور ہوگئیں' اور وہ ذلیل ورسوا ہوگئے' اور ان میں

Marfat.com

ہر ایک نے اپنی طرف منسوب کردہ بات پر معذرت بھیجی' اور وہ اسے ایک دوسرے کی طرف منسوب کرنے لگے' اس نے ان کے اعتراضات کو قبول کیا' اور ان سے پختہ صلح کی' اور بادشاہ نے عصر جدید کا استقبال کیا۔ اور الکرج کے بادشاہ نے اوحد کی تمام شروط کو پورا کیا' اور اشرف نے اس کی بیٹی سے نکاح کیا۔ اور اس واقعہ میں ابوشامہ نے جو عجیب وغریب بات بیان کی ہے' وہ یہ کہ بادشاہ کا پادری نجوم میں مہارت رکھتا تھا۔ اس نے بادشاہ سے اس روز سے ایک دن پہلے کہا' یاد رکھو' کل تم عصر کی اذان کے وقت قلعہ خلاط میں داخل ہو گے' لیکن کسی اور لباس میں' اور اتفاق سے عصر کی اذان کے وقت وہ قلعہ میں قیدی ہو کر داخل ہو گیا۔

شاہ موصل نورالدین کی وفات کا بیان:

ملک نورالدین شاہ بن عزالدین مسعود بن قطب الدین مودود بن زنگی شاہ موصل نے سلطان ملک عادل کی بیٹی کو پیغام نکاح دینے کے لیے آدمی بھیجا' اور اس نے اپنے وکیل کو تیس ہزار دینار پر قبول عقد کے لیے بھیجا۔ اتفاق سے نورالدین کی وفات ہو گئی' اور اس کا وکیل راستے ہی میں تھا۔ پس اس نے اس کی وفات کے بعد عقد کیا۔

اور ابن اثیر نے اپنی کتاب الکامل میں اس کی بہت تعریف کی ہے۔ اور اس کی تیز فہمی اور عدل کی بھی تعریف کی ہے' اور آپ دوسروں کی نسبت اسے بہتر جانتے ہیں' اور آپ نے بیان کیا ہے کہ اس کی مدتِ حکومت ۱۷ سال گیارہ ماہ ہے۔ اور ابوالمظفر السبط کے متعلق آپ نے کہا ہے کہ وہ سرکش' ظالم' بخیل اور خونریز تھا' اللہ ہی اسے بہتر جانتا ہے' اور اس کے بیٹے القاہر عزالدین مسعود نے حکومت سنبھالی' اور اس نے اپنی مملکت کا انتظام اپنے غلام بدرالدین لؤلؤ کے سپرد کر دیا' جسے بعد ازاں حکومت مل گئی۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ۷ رشوال کو اس نے عیدگاہ کی تعمیر شروع کی' اور اس کی چار بلند دیواریں بنائیں' اور خوراک لانے والوں اور قاتلوں کی آمد سے اس کے مقام کو محفوظ کرنے کے لیے اس کے چار دروازے بنائے' اور اس کے قبلہ میں پتھروں سے ایک محراب اور منبر بنایا' اور اس کے اوپر ایک گنبد بنایا' پھر ۶۱۳ھ میں اس کے قبلہ میں دو برآمدے بنائے۔ اور ایک چوبی منبر بنایا' اور اس کے لیے ایک خطیب اور ایک امام تنخواہ پر رکھے' اور عادل فوت ہو گیا اور وہ دوسرا برآمدہ مکمل نہ کر سکا۔

یہ سارا کام وزیر صفی ابن شکر کے ہاتھوں ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سال ۲ رشوال کو باب البرید کی جانب سے جامع اموی کے دروازوں کو از سر نو زرد تانبے سے بنایا گیا۔ اور اسی طرح شوال میں اس نے فوارے' تالاب اور راستوں کو درست کرنا شروع کرایا۔ اور اس کے نزدیک ایک مسجد تعمیر کی' اور اس کے لیے تنخواہ دار امام مقرر کیا' اور سب سے پہلے جس نے امامت سنبھالی اسے نفیس مصری کہا جاتا تھا۔ اور اس کے خوش آواز ہونے کی وجہ سے اسے مسجد کا بگل کہا جاتا تھا۔

اور جب وہ شیخ ابومنصور چوڑے سینے والے نابینا کو سناتا' تو بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو جاتے۔ اور اس سال ذوالحجہ میں سواریاں عکا سے سمندر کی طرف دمیاط کی سرحد تک گئیں اور اس سال قبرص پر الیان نے قبضہ کر لیا' اور اس نے رات کو سرحد میں داخل ہو کر بعض شہروں پر غارت گری کی' اور قتل عام کیا' اور قیدی بنائے' اور واپس لوٹ آیا اور اپنی سواریوں کے اوپر سوار ہو گیا اور اسے تلاش کرنے والے نہ پا سکے۔ اور اس سے قبل اس کے اس قسم کے واقعات بیان ہو چکے ہیں۔ اور اس بات کا اتفاق کسی دوسرے کو نہیں ہوا۔ اللہ اس پر لعنت کرے۔

Marfat.com

اور اس سال فرنگیوں نے قدس کے نواح میں فساد اور خرابی کی' اور ملک معظم ان کے مقابلہ میں نکلا۔ اور شیخ شمس الدین ابوالمظفر ابن قرعلی الحنفی' جو ابن جوزی کا نواسہ' اور اس کی بیٹی رابعہ کا بیٹا ہے بیٹھا' اور یہی مرآۃ الزمان کا مؤلف ہے۔ اور یہ بہت سے علوم کا فاضل تھا۔ بڑا خوبصورت اور خوش آواز تھا' وہ بہت اچھا وعظ کرتا تھا۔ اور اس کے دادا کی شہرت کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے تھے' اور وہ بغداد سے کوچ کر کے دمشق اترا' اور وہاں کے ملوک نے اس کی عزت کی' اور اس نے وہاں تدریس کا کام سنبھال لیا۔ اور وہ ہر ہفتہ کے دن علی بن حسین زین العابدین کی زیارت گاہ کے دروازے کے نزدیک اس ستون کے پاس بیٹھتا تھا' جس کے پاس ہمارے اس زمانے کے واعظ بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے پاس بہت اکٹھ ہو جاتا تھا' حتیٰ کہ وہ باب الناطفین سے لے کر باب المشہد سے باب الساعات تک ہوتا تھا۔ اور یہ کھڑے ہونے والوں کے علاوہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک روز اس نے اپنے اکٹھ کا تخمینہ لگایا' تو وہ تیس ہزار مرد وزن تھے۔ اور ہفتے کی رات لوگ مسجد میں بسر کرتے تھے' اور باغات کو چھوڑ دیتے تھے' اور وہ ختم واذکار پڑھتے رات گذارتے تھے' تاکہ بھیڑ کی شدت سے انہیں جگہ مل جائے۔ اور جب وہ اپنے وعظ سے فارغ ہو جاتا تو وہ اپنی جگہوں کی طرف چلے جاتے' اور وہ سب صرف وہی بات کرتے جو اس نے اس دن کی ہوتی۔ اور وہ کہتے کہ شیخ نے بیان کیا' اور ہم نے شیخ سے سنا' اور وہ انہیں اعمال صالحہ کے بجالانے' اور برائیوں سے رکنے کی ترغیب دیتا' اور اکابر بھی اس کے پاس آتے' حتیٰ کہ شیخ تاج الدین ابوالیمن کندی بھی آتا۔ اور وہ اور والی شہر معتمد اور والی البر ابن نمیرک وغیرہ اس گنبد میں بیٹھے تھے' جو باب المشہد کے پاس ہے۔

حاصل کلام یہ کہ جب وہ ۵ ربیع الاوّل کو ہفتہ کے روز بیٹھا تو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس نے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ اور اس نے تائبین کے بالوں کو لانے کا حکم دیا' اور اس نے ان سے آدمیوں کو اٹھانے کے لیے بندھن بنائے۔ اور جب لوگوں نے انہیں دیکھا' تو انہوں نے یکبارگی شور مچا دیا' اور بہت روئے' اور انہوں نے اپنے بالوں کو ان کی مانند کاٹا' اور جب مجلس ختم ہو گئی' اور وہ منبر سے اترا' تو والی مبارز الدین معتمد بن ابراہیم نے اس کا استقبال کیا' اور وہ نیک لوگوں میں سے تھا' اور وہ اس کے آگے آگے باب الناطفین تک اس کی مدد کرتے ہوئے چلا' حتیٰ کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا' اور لوگ اس کے دائیں بائیں' آگے پیچھے ہو گئے اور وہ باب الفرج سے باہر نکلا' اور اس نے عیدگاہ میں رات بسر کی' پھر کل کو لوگوں کے ساتھ الکسوہ تک گیا' اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے' جو جہاد کی نیت سے بلاد القدس کو گئے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے' ان میں تین سو ملکا کی جانب سے پورے ساز وسامان کے ساتھ تھے۔

راوی بیان کرتا ہے' ہم افیق کی گھاٹی پر آئے تو پرندے فرنگیوں کے خوف سے پرواز کی جسارت نہ کرتے تھے۔ اور جب ہم نابلس پہنچے تو معظم ہمیں ملا۔ راوی کا بیان ہے' میں نے اس سے قبل اس سے ملاقات نہیں کی تھی۔ اور جب اس نے تائبین کے بالوں کے بندھنوں کو دیکھا' تو انہیں چومنے لگا۔ اور انہیں اپنی آنکھوں اور چہرے پر ملنے لگا اور رونے لگا۔ اور ابوالمظفر نے نابلس میں ایک وقت مقرر کیا' اور جہاد کی ترغیب دی' اور وہ جمعہ کا دن تھا' پھر وہ اور اس کے ساتھی چل پڑے۔ اور معظم نے بھی فرنگیوں کی طرف جانے میں اس کی مصاحبت کی' اور انہوں نے بہت لوگوں کو قتل کیا' اور بہت سی جگہوں کو ویران کیا اور غنیمت حاصل کی' اور سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔ اور معظم جبل طور کے مضبوط کرنے میں لگ گیا۔ اور اس نے اس میں ایک قلعہ تعمیر کیا' تاکہ وہ فرنگیوں کے خلاف

Marfat.com

متحد ہونے کی جگہ بنے' اور اس نے اس میں بہت اموال ضائع کیے۔ اور فرنگیوں کے عادل کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اس سے امان اور مصالحت کے طلب گار ہیں' تو اس نے ان سے صلح کر لی' اور یہ عمارت بیکار ہو گئی' اور معظم نے جو کچھ اس پر مشقت اٹھائی تھی' وہ سب ضائع ہو گئی۔ واللہ اعلم

شیخ ابو عمر:

قاسیون کے دامن کوہ میں قرآن پڑھنے والے فقراء کے مدرسہ کا بانی' محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ' شیخ صالح ابو عمر المقدسی' اس مدرسہ کا بانی جو دامن کوہ میں ہے' جہاں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور یہ شیخ موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ کا بھائی ہے' اور ابو عمر اس سے بڑی عمر کا تھا کیونکہ اس کی پیدائش ۵۲۸ھ میں السادیا بستی میں ہوئی' اور بعض نے جماعیل بستی بیان کیا ہے۔

اور شیخ ابو عمر نے شیخ موفق الدین کی پرورش کی' اور اس سے حسن سلوک کیا' اور اس کا نکاح کیا' اور وہ اس کے مصالح کا ذمہ دار تھا۔ اور جب یہ ارض مقدسہ سے آئے تو مشرقی دروازے کے باہر ابو صالح کی مسجد میں اترے' پھر وہاں سے دامن کوہ میں آ گئے۔ اور دیر الحورانی کے سوا وہاں کوئی عمارت نہ تھی۔

راوی بیان کرتا ہے ہمیں ابو صالح کی مسجد کی نسبت سے صالحین کہا جانے لگا' نہ یہ کہ ہم صالح تھے۔ اور اس وقت سے ہماری نسبت کی وجہ سے اس خطہ کو صالحیہ کا نام دیا گیا ہے۔ پس شیخ ابو عمر نے ابو عمر کی روایت کے مطابق قرآن پڑھا' اور فقہ کی کتاب مختصر الخرقی کو حفظ کیا پھر اس کے بھائی موفق نے بعد ازاں اس کی شرح کی' اور اپنی شرح کو اپنے ہاتھ سے لکھا' اور تفسیر بغوی حلیہ ابو نعیم اور ابن بطہ کی الابانۃ کو لکھا۔ اور بہت سے مصاحف اپنے ہاتھ سے اپنے اہل کے لیے اور لوگوں کے لیے لکھے۔ اور آپ بڑے عابد' زاہد اور تہجد گذار تھے' اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور مسکراتے رہتے تھے' اور روز ظہر و عصر کے درمیان سات سورتیں پڑھتے تھے' اور آٹھ رکعت چاشت کی نماز پڑھتے تھے' جن میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے' اور ہر سوموار اور جمعرات کو مغارۃ الدم کی زیارت کرتے تھے۔ اور اپنے راستے سے شیخ گھاس کو اکٹھا کر کے بیوگان اور مساکین کو دیتے' اور جب کبھی آپ کو کوئی عطیہ میسر آتا تو اپنے اہل اور مساکین کو ترجیح دیتے اور آپ بہت کم لباس پہنتے تھے۔ اور بسا اوقات مدت گذر جاتی' اور آپ شلوار قمیص نہ پہنتے اور اپنے عمامہ کے ٹکڑے کر کے انہیں صدقہ کر دیتے۔ یا کسی میت کے کفن کی تکمیل کے لیے دے دیتے اور آپ اور آپ کا بھائی' اور ان کا ماموں کا بیٹا عبدالغنی' اور اس کا بھائی شیخ عمار اس جنگ سے نہ رکتے' جس میں ملک صلاح الدین بلاد فرنگ کو جاتا۔ اور یہ لوگ فتح قدس اور سواحل وغیرہ۔ میں بھی اس کے ساتھ تھے' اور ایک روز ملک عادل خاص طور پر ابو عمر کی ملاقات کو آیا' تو آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' پس آپ نے نہ نماز توڑی' اور نہ مختصر کی۔ سلطان بیٹھ گیا اور ابو عمر مسلسل اپنی نماز پڑھتے رہے' اور اس کی طرف ملتفت نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی نماز ادا کر لی اور شیخ ابو عمر نے سب سے پہلے جامع مسجد کو ایک فامی شخص کے مال سے تعمیر کرنا شروع کیا تو اس کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ اور عمارت ایک شخص کے قد کے برابر بلند ہوئی تھی' پس شاہ اربل ملک مظفر الدین کوکری نے مال بھیجا' تو اس سے وہ مسجد مکمل ہوئی۔ اور اس کی خطابت شیخ ابو عمر نے سنبھالی' آپ خطبہ دیتے تو آپ کمزور سا لباس زیب تن کیے ہوتے۔ اور آپ پر خشیت و تقویٰ اور خوف الٰہی کے انوار ہوتے' مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اور اس وقت جو منبر تھا' اس

Marfat.com

میں تین زینے تھے' اور چوتھا زینہ بیٹھنے کے لیے تھا' جیسا کہ منبر نبوی تھا۔

اور ابوالمظفر نے بیان کیا ہے کہ ایک روز جمعہ کو وہ آپ کے پاس آیا' اور شیخ عبداللہ یونانی بھی جمعہ کے لیے آپ کے پاس آئے ہوئے تھے' اور جب آپ خطبہ میں سلطان کے لیے دعا تک پہنچے' تو آپ نے فرمایا' اے اللہ! اپنے بندے ملک عادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب کی اصلاح کر' جب آپ نے یہ بات کہی تو شیخ عبداللہ یونانی اٹھے' اور اپنا جوتا لیا' اور جامع مسجد سے باہر نکل گئے' اور جمعہ کی نماز چھوڑ دی' پس جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے یونانی کے پاس جا کر اسے کہا' آپ اس کی کس بات پر ناراض ہوئے ہیں؟ اس نے کہا' یہ اس ظالم کو عادل کہتا ہے' میں نے اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔

راوی بیان کرتا ہے' ہم باتوں میں مصروف تھے کہ شیخ ابوبکر آ گئے' اور آپ کے پاس ایک روٹی اور دو کھیرے تھے' آپ نے اس روٹی کو توڑا' اور فرمایا' نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر بیان کیا' حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں عدل گستر بادشاہ کسریٰ کے زمانے میں مبعوث ہوا ہوں' تو شیخ عبداللہ یونانی مسکرا پڑے' اور اپنا ہاتھ بڑھا کر کھانا کھایا' اور جب وہ فارغ ہوئے تو شیخ ابوعمر اٹھ کر چلے گئے۔ اور جب وہ چلے گئے' تو یونانی نے مجھے کہا' اے ہمارے آقا' یہ ایک صالح آدمی ہے۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ یونانی کبار صالحین میں سے تھے' اور میں نے آپ کو دیکھا ہے اور آپ نے ابوعمر کے دس سال بعد وفات پائی۔ اور باوجود ابوعمر کے تقویٰ کے انہیں تساہل کرنے میں معاف نہیں کیا' اور شاید آپ مسافر تھے' اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہوتا۔ اور شیخ ابوعمر کا یہ عذر کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے بڑے آدمیوں کو عادل' کامل اور اشرف وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یا جیسے سالم' غانم' محمود' مسعود کہا جاتا ہے' اور ان ناموں کے الٹ بھی ہو جاتا ہے۔ اور وہ سالم' غانم' محمود اور مسعود نہیں ہوتا۔ اسی طرح عادل کا نام ہے۔ یا بادشاہوں کے دیگر اسماء والقاب ہیں یا نجار وغیرہ کے نام ہیں یا جیسے کہ شمس الدین' بدرالدین' اور تاج الدین وغیرہ کہا جاتا ہے' حالانکہ وہ اس کے الٹ ہوتا ہے اور اسی طرح شافعی اور حنبلی وغیرہم ہیں۔ اور اس کے اعمال اپنے امام اوّل کے زہد وعبادت وغیرہ کے مخالف ہوتے ہیں' اسی طرح عادل کا اطلاق' مشترک ہوگا۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں' جس حدیث سے شیخ ابوعمر نے حجت پکڑی ہے' اس کی کوئی اصل نہیں' اور نہ ہی یہ کتب مشہور میں بیان ہوئی ہے۔ اور آپ پر اور ابوالمظفر پر اور پھر ابوشامہ پر اس قسم کی حدیث کے قبول کرنے پر تعجب ہے۔ واللہ اعلم

پھر ابوالمظفر نے ابوعمر کے فضائل ومناقب اور کرامات کا ذکر کیا ہے۔ اور جو اس نے' اور دوسروں نے آپ کے احوال صالحہ دیکھے تھے' انہیں بیان کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے' آپ راستے اور ہدایت کی رو سے سلف صالح کے مذہب پر تھے' آپ کا عقیدہ اچھا تھا' اور آپ کتاب وسنت اور آثار مرویہ سے متمسک تھے' اور آئمہ دین اور علمائے مسلمین پر طعن کیے بغیر انہیں اسی طرح مانتے تھے جیسے کہ وہ بیان ہوئے ہیں' اور آپ مبتدعین کی صحبت سے روکتے تھے۔ اور ان صالحین کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتے تھے جو سید المرسلین' خاتم النبیین کو کی سنت پر قائم تھے۔ اور بسا اوقات آپ نے خود مجھے یہ اشعار سنائے۔

''میں تمہیں اہل حق اور اہل توکل کے قول کے مطابق' قرآن کریم کے قول کی پابندی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ نہ مخلوق ہے نہ فنا ہونے والا ہے' بلکہ وہ جزا سزا دینے والے بادشاہ کا کلام ہے اس کی آیات کا مفہوم روشن ہے' جنہیں خدا کی

Marfat.com

رضامندی کی خاطر زبان سے پڑھا جاتا ہے جو سینہ و دل میں محفوظ ہیں اور کاغذات میں انگلیوں سے لکھی ہوئی ہیں۔ اے میرے بھائیو! صفات کے بارے میں بات کرنا' ذات اور علم کے بارے میں بیان کرنے کی مانند ہے۔ انہیں کفر و تشبیہ کے بغیر اور انکار صفات کے بغیر دہرانا چاہیے''۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے خود مجھے یہ اشعار سنائے۔

''کیا لہو ولعب سے غافل کرنے والی کوئی چیز نہیں' سر کی سفیدی' کمزوری اور تکلیف میرے شامل حال ہوگی' اور مجھ پر وہ مصیبت آئی کہ اگر میں عمر بھر اس پر روتا تو آنسو خشک ہو جاتے اور مجھے تکلیف نہ ہوتی''۔

راوی کا بیان ہے' آپ بیمار ہو گئے' لیکن معمول کے مطابق آپ جو اوراد کرتے تھے' انہیں ترک نہ کیا' حتیٰ کہ ۱۹ ربیع الاوّل منگل کی شب کو سحری کے وقت آپ فوت ہو گئے' اور آپ کو دیر میں غسل دے کر بہت سے لوگوں کے ساتھ جن کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اٹھا کر قبرستان لے جایا گیا اور حکومت کے تمام امراء' علماء اور قضاۃ وغیرہ آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور وہ جمعہ کا دن تھا' اور گرمی سخت تھی' تو ایک بدلی نے لوگوں کو گرمی سے بچانے کے لیے سایہ کر دیا' اور اس سے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح گونج سنائی دیتی تھی' اور لوگ آپ کے اتفاق کی طرف سبقت کرتے تھے' اور آپ کے کپڑوں کو گراں ترقیمت پر فروخت کیا گیا' اور شعراء نے آپ کے بہت اچھے مرثیے کہے' اور آپ کے بارے میں رؤیائے صالحہ دیکھی گئیں' آپ نے تین لڑکے چھوڑے' ایک کا نام عمر تھا' اور اسی سے آپ کنیت کرتے تھے' دوسرا شرف عبداللہ' اس نے اپنے باپ کے بعد خطابت سنبھالی' جو العز احمد کا والد ہے' تیسرا عبدالرحمٰن' اور جب شرف عبداللہ فوت ہو گیا تو اس کے بھائی شمس الدین عبدالرحمٰن بن ابی عمر نے خطابت سنبھال لی۔ اور یہ اس کے باپ کے لڑکوں میں سے تھا' اور آپ نے قول الٰہی (مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَّ اَبْكَارًا) کے مطابق بیٹیاں بھی چھوڑیں۔ راوی بیان کرتا ہے' آپ کی قبر مفارۃ الجوع کے راستے میں تنگ گلی میں دیر حورانی کے سامنے ہے اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر رحم فرمائے۔

شیخ الحدیث ابن طبرزد:

عمر بن محمد بن معمر بن یحییٰ' جو ابوحفص بن طبرزد بغدادی دراقزی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۵۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اور کثیر سے سماع کیا اور سماع کرایا۔ آپ عیاش' خوش شکل اور ظریف تھے' اور دارالقز میں بچوں کی تربیت کرتے تھے' آپ حنبل بن عبداللہ مکبر کے ساتھ دمشق آئے' اور دمشق کے باشندوں نے ان سے سماع کیا' اور انہیں اموال حاصل ہوئے' اور دونوں بغداد کو واپس چلے گئے' اور حنبل ۶۰۳ھ میں فوت ہو گئے' اور آپ نے بعد ازاں اس سال ۹ رجب کو وفات پائی۔ وفات کے قریب آپ کی عمر ۹۷ سال تھی' آپ نے بہت مال چھوڑا' اور بیت المال کے سوا' آپ کا کوئی وارث نہ تھا۔ اور آپ کو باب حرب میں دفن کیا گیا۔

سلطان ملک العادل ارسلان شاہ:

نورالدین شاہ موصل' نورالدین شہید کے بھتیجے تھے۔ ہم نے آپ کی سیرت کا کچھ حصہ حوادث میں بیان کیا ہے' آپ شافعی المذہب تھے' اور آپ کے سوا' ان میں سے اور کوئی شافعی نہ تھا' آپ نے موصل میں شافعیہ کے لیے ایک بڑا مدرسہ بنایا' اور وہیں

Marfat.com

آپ کی قبر بھی ہے' آپ نے اس سال صفر میں اتوار کی رات کو وفات پائی۔

ابن سکینہ عبدالوہاب بن علی:

ضیاءالدین' جو ابن سکینہ صوفی کے نام سے مشہور ہیں' آپ کو ابدال میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نے کثیر سے حدیث کا سماع کیا' اور مختلف شہروں میں اس کا سماع کرایا۔ آپ ۵۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ ابوالفرج ابن جوزی کے دوست اور ہم مجلس تھے' اور کثرتِ مخلوق' اور کثرتِ عوام وخواص کی وجہ سے آپ کے جنازے کا دن' جمعہ کا دن معلوم ہوتا تھا۔

مظفر بن ساسیر:

واعظ' صوفی' بغدادی' آپ ۵۲۳ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا سماع کیا' آپ اغریہ' مساجد اور بستیوں میں وعظ کرتے تھے۔ آپ ظریف مزاج تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا' تو اس نے اس گفتگو میں' جو آپ کے' اور اس کے درمیان ہوئی' آپ سے کہا' میں بھوکا مریض ہوں' آپ نے کہا' اپنے رب کی تعریف کر' تو صحت یاب ہو جائے گا۔ ایک دفعہ آپ ایک قصاب کے پاس سے گذرے جو ناکارہ گوشت فروخت کر رہا تھا' اور کہہ رہا تھا' وہ کہاں ہے جس نے قسم کھائی ہے کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا' تو آپ نے اسے کہا' حتیٰ کہ اس نے اسے ترک کر دیا۔

راوی بیان کرتا ہے' ایک دفعہ میں نے یعقوبا میں مجلس منعقد کی تو ایک شخص کہنے لگا' میرے پاس شیخ کی نصفیہ ہے۔ اور دوسرا کہنے لگا' میرے پاس بھی شیخ کی نصفیہ ہے' اور تیسرے نے بھی اس قسم کی بات کہی' حتیٰ کہ وہ پچاس نصفیہ سے بھی تجاوز کر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا' آج شب میں مستغنی ہو جاؤں گا' اور تاجر بن کر شہر کو واپس جاؤں گا۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ جو کا ایک ڈھیر مسجد میں پڑا ہے' اور مجھے بتایا گیا' یہ وہ نصافی ہیں جن کا ذکر لوگوں کی ایک جماعت نے کیا تھا' اور وہ ماپنے کا ایک برتن ہے' جسے نصفیہ کہتے ہیں' جیسے زبدیہ۔

اور ایک دفعہ میں نے باصرا میں مجلس منعقد کی' تو انہوں نے میرے لیے ایک چیز جمع کی جس کے متعلق مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا ہے' اور جب صبح ہوئی' تو کیا دیکھتا ہوں کہ بھینس کے بالوں اور سینگوں سے بنی ہوئی کوئی چیز ہے' اور ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرنے لگا' کہ تمہارے پاس شیخ کے بالوں اور سینگوں کی جو چیز ہے' وہ لے آؤ' تو میں نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں' اور تم میری طرف سے آزاد ہو' اسے ابوشامہ نے بیان کیا ہے۔

۶۰۸ھ

یہ سال شروع ہوا' تو عادل اپنے قلعے کی تعمیر کے لیے پہاڑ پر مقیم تھا' اور بلاد مغرب سے یہ اطلاعات آئیں کہ عبدالمومن نے طلیطلہ میں فرنگیوں کو زبردست شکست دی ہے' اور کئی دفعہ اس نے شہر کو بزور قوت فتح کیا ہے۔ اور ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔ اور اس سال مصر اور قاہرہ میں زبردست زلزلہ آیا' جس سے بہت سے گھر گر گئے۔ اور اسی طرح کرک اور شوبک میں بھی اس کے قلعے کے برج گر گئے' اور بہت سے بچے اور عورتیں دیواروں کے نیچے آ کر مر گئے۔ اور دمشق کے مغرب میں عاتکہ کی قبر کے پاس مغرب اور عشاء کے درمیان آسمان سے دھواں اترتا دکھائی دیا۔ اور اس سال باطنیہ نے اظہار اسلام کیا' اور حرام کاموں کے مرتکبین

Marfat.com

پر حدود قائم کیں۔ اور جوامع مساجد بنائیں' اور انھوں نے شام میں مضاۃ وغیرہ میں بھی اپنے بھائیوں کو ان باتوں کے متعلق لکھا' اور ان کے لیڈر جلال الدین نے خلیفہ کو اطلاع دیتے ہوئے یہ بات لکھی' اور ان کی ایک جماعت حج کے لیے بغداد آئی' اور انہوں نے اس کی وجہ سے ان کا اعزاز واکرام کیا' لیکن جب وہ عرفات میں تھے' تو ان میں سے ایک شخص امیر مکہ قتادۃ الحسینی کے قریب ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اور اس نے اس قتادہ خیال کرتے ہوئے قتل کر دیا۔

پس مکہ کے حبشیوں اور عراقی قافلے کے درمیان جنگ بھڑک اٹھی اور قافلہ لٹ گیا' اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور اس سال ملک اشرف نے النیرب سے' جو الظاہر کا عمزاد' حضر بن صلاح الدین تھا' الریس کا محل خریدا' اور اس کو بہت اچھی طرح تعمیر کیا۔ ہمارے زمانے میں اس کا نام الدہشتہ ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

محمد بن یونس فقیہہ شافعی موصلی' مؤلف تصانیف وفنونِ کثیرہ' آپ موصل میں شافعیہ کے سردار تھے' اور نورالدین کی وفات کے بعد آپ کو ایلچی بنا کر بغداد بھیجا گیا۔ آپ کو طہارت میں بہت وسوسہ پیدا ہوتا تھا' اور آپ اموال میں مسئلہ العینہ [1] کے مطابق لین دین کرتے تھے۔ اس کو کہتے ہیں ہاتھی نگلنا اور مچھر چھاننا' اور اگر یہ بات اس کے الٹ ہوتی تو بہتر ہوتا' اور ایک روز اسے قضیب البان الموکہ ملا' تو اس نے آپ سے کہا' اے شیخ' مجھے آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے' کہ آپ اپنے اعضاء میں سے ایک ایک عضو کو ایک لوٹے پانی سے دھوتے ہیں' اور اس لقمے کو آپ نہیں دھوتے جسے کھاتے ہیں' تاکہ آپ کا دل اور باطن صاف ہو جائے؟ پس شیخ اس کے مقصد کو سمجھ گیا۔ اور اس عادت کو چھوڑ دیا' آپ نے رجب میں ۷۳ سال کی عمر میں موصل میں وفات پائی۔

ابن حمدون تاج الدین:

ابوسعد الحسن بن محمد بن حمدون' مؤلف التذکرہ الحمدونیۃ' آپ ماہر فاضل تھے' آپ نے غزلیات کی کتب وغیرہ کو جمع کرنے کا اہتمام کیا اور خلیفہ نے آپ کو عضدی شفاخانے کا افسر مقرر کیا' آپ نے مدائن میں وفات پائی' اور آپ کو قریش کے قبرستان میں لاکر دفن کیا گیا۔

شاہ روم خسرو شاہ:

ابن قلج ارسلان' نے اس سال وفات پائی' اور اس کے بعد اس کا بیٹا کیکاؤس بادشاہ بنا۔ اور جب وہ ۶۱۵ھ میں فوت ہوا' تو اس کا بھائی کیکباد صارم الدین برغش العادلی قلعہ دمشق کا نائب بادشاہ بن گیا' اس نے صفر میں وفات پائی اور جامع مظفری کے مغرب میں دفن ہوا' یہ وہ شخص ہے جس نے حافظ عبدالغنی المقدسی کو مصر جلاوطن کیا تھا۔ اور اس کے سامنے مجلس کا انعقاد ہوا۔ اور یہ ان لوگوں میں شامل تھا' جو ابن الزکی۔ اور خطیب الدولعی کے نگران تھے' یہ چاروں اور جن کی یہ نگرانی کرتا تھا' فوت ہو چکے ہیں' اور اپنے حاکم

---

[1] العینہ: کسی چیز کو اصلی قیمت سے زیادہ قیمت پر ادھار فروخت کرنا۔ مترجم

Marfat.com

وعادل رب کے پاس اکٹھے ہو گئے ہیں۔

امیر فخر الدین سرکس:

اور اس کو جہارکس بھی کہا جاتا ہے' یہ حکومتِ صلاحیہ کا ایک امیر تھا۔ اور دامن کوہ میں خاتون کی قبر کے بالمقابل سرکس کے گنبد اسی کی طرف منسوب ہیں' اور وہیں اس کی قبر بھی ہے۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے' اسی نے قاہرہ میں مینار یہ کبریٰ کو تعمیر کیا ہے جو اس کی طرف منسوب ہے۔ اور اس نے اس کے اوپر ایک معلق مسجد اور گھر بھی بنایا ہے' اور تاجروں کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کسی ملک میں حسن وعظمت اور پختگی تعمیر کے لحاظ سے اس کی نظیر نہیں دیکھی۔ راوی بیان کرتا ہے' جہارکس کا مفہوم چار کس ہے۔ میں کہتا ہوں' یہ شخص بانیاس' نینین اور ہوبین پر عادل کا نائب تھا۔ اور جب یہ فوت ہوا' تو اس نے ایک چھوٹا سا لڑکا پیچھے چھوڑا' تو عادل نے اسے اس کے باپ کی جگہ والی بنا دیا اور اسے منتظم مقرر کر دیا اور وہی امیر صارم الدین قطلبا التینمی ہے' پھر وہ بچے کی وفات کے بعد وہاں ۶۱۵ھ تک با اختیار رہا۔

الشیخ الکبیر المعمر الرحلہ ابوالقاسم ابوبکر ابوالفتح:

منصور بن عبدالمنعم بن عبداللہ بن محمد بن الفضل الفراوی نیشاپوری' اس نے اپنے باپ اور اپنے باپ کے دادے وغیرہ سے سماع کیا' اور اس سے ابن الصلاح وغیرہ نے سماع کیا' اور اس نے اس سال کے شعبان میں ۸۵ سال کی عمر میں نیشاپور میں وفات پائی۔

قاسم الدین ترکمانی:

العقیبی' والی شہر کا والد' اس کی وفات اس سال کے شوال میں ہوئی۔ واللہ اعلم

۶۰۹ھ

اس سال عادل اور اس کے بیٹے' کامل' معظم اور فائز' بلاد مصر میں دمیاط مقام پر فرنگیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ اور ایک امیر کبیر سامۃ الجبلی نے ان کی غیر حاضری کو غنیمت جانا' قلعہ عجلون اور کوکب اس کے قبضے میں تھے' وہ سرعت کے ساتھ دونوں شہروں کو حاصل کرنے کے لیے دمشق گیا' عادل نے اپنے بیٹے معظم کو اس کے پیچھے روانہ کیا تو یہ قدس کی طرف اس سے سبقت کر گیا' اور اس نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور کلیسا صبہون میں اس سے اس پر نشان لگایا' اور یہ ایک بوڑھا آدمی تھا جو نقرس کا مریض تھا۔ پس اس نے اس کے ذخائر واموال واملاک پر قبضہ کر لیا۔ اور اسے قلعہ کرک کی طرف بھیج کر وہاں قید کر دیا۔ اور اس نے جو کچھ اس سے چھینا' اس کی قیمت تقریباً ایک کروڑ دینار تھی۔ اس میں اس کا گھر' اور وہ حمام' جو باب السلامۃ کے اندر تھا۔ اور وہ گھر جسے البادرائی نے شافعیہ کے لیے مدرسہ بنا دیا تھا' شامل تھے۔ اور اس نے قلعہ کوکب کو تباہ کر دیا' اور اس کے ذخائر قلعہ طور میں منتقل کر دیئے گئے' جسے عادل اور اس کے بیٹے نے از سر نو تعمیر کیا تھا' اور اس سال اس نے وزیر ابن شکر کو معزول کر دیا اور اس کے اموال کی نگرانی کی۔ اسے مشرق کی طرف جلاوطن کیا گیا' اسی نے دیار مصر کو حافظ عبدالغنی کو شام سے جلاوطن کرنے کے بعد دیار مصر سے جلاوطن کرنے کا خط لکھا تھا۔ اس نے لکھا کہ اسے مغرب کی طرف جلاوطن کر دیا جائے۔ اور حافظ عبدالغنی خط پہنچنے سے قبل ہی وفات پا

Marfat.com

گئے اور اللہ تعالیٰ نے مشرق کی طرف وزیر کی جلاوطنی واجب کر دی' جو زلازل وفتن اور شر کی جگہ ہے اور اس نے پوری جزا کے طور پر اسے ارض مقدس سے جلاوطن کر دیا۔ اور جب شاہِ قبرص نے انطاکیہ شہر پر قبضہ کیا تو اس کے باعث بڑا شر پہنچا۔

اس نے مسلمانوں کے شہروں پر غارت گری کی قوت حاصل کر لی' خصوصاً ان ترکمانوں پر' جو انطاکیہ کے اردگرد رہتے تھے' اس نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ اور ان کی بہت سی بکریوں کو غنیمت میں حاصل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے انہیں ایک وادی میں اس پر قابو دے دیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا' اور اس کے سر کو ان شہروں میں لے کر چکر لگایا۔ پھر انہوں نے اس کے سر کو ملک عادل کے پاس مصر بھیج دیا' اور وہاں بھی اسے گھمایا گیا۔ اور اسی شخص نے دمیاط کی سرحد سے دوبار بلاد مصر پر غارت گری کی تھی' اور لوگوں کو قتل کیا' اور قیدی بنایا تھا' اور بادشاہ اس سے عاجز آ گئے تھے۔

نجم الدین ایوب:

اس سال کے ربیع الاوّل میں ملک اوحد نجم الدین ایوب بن العادل حاکم خلاط نے وفات پائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے خونریزی کی' اور بدسیرتی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر کا خاتمہ کر دیا' اور اس کا بھائی ملک اشرف موسیٰ خلاط کا امیر بنا۔ اور یہ نیک سیرت اور پاک باطن آدمی تھا' اس نے خلاط کے باشندوں سے حسن سلوک کیا' اور انہوں نے اس سے بہت محبت کی۔

فقیہ حرم شریف:

اس سال اعیان میں سے حرم شریف کے فقیہ' محمد بن اسماعیل بن ابی الصیف الیمنی نے' اور ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی بکر القفصی المقری محدث نے وفات پائی آپ نے بہت کچھ لکھا۔ اور کثیر سے سماع کیا۔ اور صوفیا کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

ابوالفتح محمد بن سعد بن محمد دیباجی:

آپ مرو کے باشندے تھے' آپ نے زمخشری کی ایک کتاب کی' جو علم نحو کے متعلق ہے' شرح لکھی ہے اور اس کا نام ہے' کتاب المحصل فی شرح المفصل' آپ ثقہ عالم تھے' آپ نے حدیث کا سماع کیا ہے' آپ نے اس سال ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

شیخ صالح:

ابوالبقا محمود بن عثمان بن مکارم النعالی الحنبلی' آپ نے عبادات' مجاہدات اور سیاحت کی ہے' اور باب الازج میں ایک خانقاہ بنائی ہے جس کی طرف مقادسہ سے اہل علم آتے ہیں اور آپ انہیں ترجیح دیتے' اور ان سے حسن سلوک کرتے تھے۔ آپ نے سماع حدیث کیا ہے اور قرآن پڑھا ہے اور آپ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے تھے' آپ نے ۸۰ سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پائی۔

سنہ ۶۱۰ھ

اس سال عادل نے حکم دیا' کہ جمعہ کے روز جامع مسجد کی طرف آنے والے راستوں کے ناکوں پر زنجیریں رکھی جائیں تاکہ گھوڑے جامع مسجد کے نزدیک نہ پہنچ جائیں۔ اس نے یہ حکم مسلمانوں کو' ان کی ایذاء سے بچانے کے لیے دیا' نیز اس لیے بھی کہ وہ نماز کے لیے گذرنے والوں پر تنگی نہ کریں' اور اس سال شاہ حلب الظاہر غازی کے ہاں ملک عزیز پیدا ہوا' جو حاکم دمشق ملک ناصر کا

Marfat.com

باپ ہے۔ اور دمشق کے اندر' ناصریتین کو وقف کرنے والا ہے۔ اور ان میں سے ایک باب الفرادیس کے اندر ہے' اور دوسری دامن کوہ میں ہے۔ جو بڑی بڑی دیواروں اور پختہ تعمیر کی ہے' جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی نظیر کم ہی ملتی ہے۔ اور اسی کو ان تاتاریوں نے قیدی بنالیا تھا جو شاہ تاتار ہلاکو خان کے ساتھ تھے' اور اس سال مصر سے ایک ہاتھی لاکر شاہ الکرج کی خدمت پر بطور تحفہ پیش کیا گیا' جس سے لوگ بہت متعجب ہوئے۔ اور اس کی انوکھی بناوٹ سے بھی حیران ہوئے۔ اور اس سال ملک الظاہر خضر بن سلطان صلاح الدین حلب سے حج کے ارادے سے آیا' تو لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ اور اس کے عم زاد معظم نے اس کا اکرام کیا۔ جب اس کے اور مکہ کے درمیان چند مراحل باقی رہ گئے تو شاہ مصر الکامل کے خواص اسے آملے' اور انہوں نے اسے مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا' اور کہنے لگے' تو صرف یمن کو حاصل کرنے آیا ہے' اس نے انہیں کہا' مجھے بیڑیاں ڈال دو' اور مجھے مناسک حج ادا کرنے دو' انہوں نے کہا' ہمارے پاس کوئی سرکاری حکم نہیں ہے۔ اس نے ہمیں صرف واپس لانے اور روکنے کا حکم دیا ہے۔ اور لوگوں کی ایک جماعت نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا' تو وہ جنگ کے برپا ہونے سے ڈر گیا۔ اور اپنے حج سے حلال ہو کر شام واپس آ گیا' اور جو سلوک اس کے ساتھ کیا گیا' اس پر لوگوں نے افسوس کیا۔

اور جب اس نے انہیں الوداع کہا' تو وہ رو پڑے' اللہ اس سے قبول فرمائے' اور اس سال خراسان کے ایک حنفی فقیہ کی جانب سے شیخ تاج الدین ابوالیمن کندی کو ایک خط ملا' جس میں اس نے اسے بتایا کہ سلطان خوارزم شاہ محمد بن تکش اپنے تین اصحاب کے ساتھ بھیس بدل کر تاتاریوں کے علاقے میں داخل ہو گیا ہے' تاکہ خود ان کے حالات کو معلوم کرے۔ اور انہوں نے انہیں اجنبی سمجھ کر گرفتار کر لیا ہے۔ اور انہوں نے ان میں سے دو آدمیوں کو مارا ہے' اور وہ مر گئے ہیں۔ اور انہوں نے بادشاہ سے عہد و پیمان کر لیا ہے' اور اس کا دوسرا ساتھی قید ہے۔ اور ایک رات کو وہ بھاگ آیا۔ اور سلطان اپنی حکومت کی طرف واپس آ گیا' اور گرفتاری کا یہ واقعہ نوبہ کی گرفتاری کے علاوہ ہے جس میں امیر مسعود کے ساتھ اسے میدان کارزار میں قیدی بنایا گیا تھا۔

اور اس سال حلب میں خندق کھودتے ہوئے ایک چوکور پتھر نمودار ہوا' جس کے نیچے سے ۷۵ رطل سونا اور ۲۵ حلبی رطل چاندی ملی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ الحنفیہ:

بغداد میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی زیارت گاہ کے مدرس شیخ ابوالفضل احمد بن مسعود بن علی الرسانی نے اس سال وفات پائی۔ آپ نا انصافیوں کے فیصلوں کے ناظم تھے اور آپ کو مذکورہ زیارت گاہ میں ہی دفن کیا گیا۔

شیخ ابوالفضل بن اسماعیل:

ابن علی بن الحسین' فخر الدین حنبلی جو ابن ماشط کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کو فخر غلام ابن انسی بھی کہا جاتا ہے' اخلاقیات کے بارے میں آپ کا ایک حاشیہ بھی ہے' اور جامع خلیفہ میں آپ کا ایک حلقہ بھی ہے۔ آپ خلیفہ کی لاٹھیوں کے نگران تھے' پھر اس نے

Marfat.com

آپ کو معزول کر دیا' اور آپ محتاج ہو کر گھر بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس کوئی چیز نہ تھی' حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے۔ اور آپ کا بیٹا محمد' مدبر شیطان' سرکش بہت ہجو گو اور لوگوں کے متعلق حکمرانوں کے پاس جھوٹی چغلیاں کرنے والا تھا۔ پس اس کی زبان کاٹ دی گئی' اور اسے قید کر دیا گیا' حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

وزیر معز الدین ابو المعالی:

سعید بن علی بن احمد بن حدیدہ' آپ قطبہ بن عامر بن حدیدہ انصاری کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ نے ۵۸۴ھ میں ناصر کی وزارت سنبھالی' پھر اس نے آپ کو ابن مہدی کی سفارت سے معزول کر دیا' تو آپ مراغہ کی طرف بھاگ گئے' پھر ابن مہدی کی موت کے بعد واپس آ گئے۔ اور معظم و محترم ہو کر بغداد میں اقامت اختیار کر لی' آپ بہت صدقات دینے والے اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

سنجر بن عبداللہ الناصری:

الخلیفتی' اس کے پاس بہت سے اموال واملاک اور وسیع جاگیریں تھیں اور اس کے باوجود بخیل' ذلیل اور کمینہ شخص تھا' اتفاق سے یہ ۵۸۹ھ میں امیر الحجاج بن کر نکلا' تو ایک بدو نے ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ اسے روکا اور سنجر کے پاس پانچ سو سوار تھے' اسے بدو سے ذلت حاصل ہوئی اور بدو نے اس سے پچاس ہزار دینار طلب کیے' تو سنجر نے انہیں حاجیوں سے جمع کر کے اسے دیا' اور جب یہ واپس بغداد آیا تو خلیفہ نے اس کے پچاس ہزار دینار لے کر ان لوگوں کو واپس کیے' اور اسے معزول کر دیا اور اس کی جگہ طاشتکین کو امیر مقرر کیا۔

قاضی اسلامیہ:

ظہر الدین ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر شافعی حنفیہ اور ادیب' عماد نے الجریدہ میں' اور ابن خلکان نے الوفیات میں آپ کا ذکر کیا ہے اور آپ کی تعریف کی ہے۔ اور ایک خانقاہی شیخ اور اس کے اصحاب کے بارے میں آپ کے شعر بھی بیان کیے ہیں۔ آپ شیخ کو مکی کہا جاتا ہے۔

''ارے مکی سے خیر خواہ کی بات کہہ دو' اور نصیحت کا حق یہ ہے کہ اسے سنا جائے' لوگوں نے اپنے دین میں یہ بات کب سنی ہے کہ گانا قابل اتباع سنت ہے' اور یہ کہ انسان اونٹ کی طرح کھائے اور مجمع میں رقص کرتا کرتا گر پڑے۔ کاش خالی پیٹ شخص بھوکا ہوتا تو وہ خوشی سے چکر نہ لگاتا اور نہ ہی اسے سنا جاتا۔ انہوں نے کہا' ہم محبت الٰہی میں مدہوش ہوئے ہیں' اور لوگوں کو صرف پیالوں نے مدہوش کیا ہے' اسی طرح جب گدھے آسودہ ہو جاتے ہیں تو ان کی سیری اور سیرابی انہیں خوشی دلا دیتی ہے۔ تو دیکھے گا کہ جب ان کو بدعتوں پر چلانے والا ترنم سے گاتا ہے تو وہ اپنی داڑھیوں کو ہلاتے ہیں' ایک چیختا ہے اور دوسرا روتا ہے' اور اگر خشک چیز نرم ہو جائے تو وہ نہیں ٹوٹتی''۔

تاج الامناء:

ابو الفضل احمد بن محمد بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر' حدیث و روایت کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اپنے بھائی

Marfat.com

زین الفخر سے بڑے ہیں۔ امناء نے اپنے دونوں چچوں' حافظ ابوالقاسم اور الصائن سے سماع کیا ہے' اور آپ کندی کے دوست تھے۔ آپ نے ۲ر رجب کو اتوار کے روز وفات پائی اور مسجد القدم کی محراب کے سامنے دفن ہوئے۔

النسابۃ الکلبی:

آپ کو تاج العلی الحسینی بھی کہا جاتا ہے' آپ نے امد میں ابن دحیہ سے ملاقات کی' اور آپ دحیہ کلبی کی طرف منسوب ہوتے ہیں' اور دحیہ کلبی کی کوئی اولاد نہیں' ابن دحیہ نے آپ کے مسائل موصلیہ میں آپ پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔

مشہور طبیب المہذب:

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے محرم میں مشہور طبیب المہذب نے وفات پائی ہے' آپ کا نام علی بن احمد بن مقبل الموصلی ہے آپ نے سماع حدیث کیا' اور آپ اپنے زمانے کے لوگوں سے زیادہ طب جانتے تھے' اور طب کے بارے میں آپ کی ایک اچھی تصنیف بھی ہے' اور آپ بہت صدقہ دینے والے اور حسن اخلاق والے تھے۔

الجزولی مؤلف المقدمۃ القانون:

ابوموسیٰ عیسیٰ بن عبدالعزیز الجزولی۔ یہ بربر کا ایک بطن ہے پھر البردکینی نحوی مصری' مشہور اور شاندار مقدمہ کے مؤلف' آپ نے اور آپ کے شاگردوں نے اس کی شرح لکھی ہے' اور سب نے اعتراف کیا ہے کہ بہت سے مقامات پر وہ آپ کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ آپ مصر آئے اور ابن بری سے علم حاصل کیا' پھر اپنے ملک کو واپس چلے گئے' اور مراکش کی خطابت سنبھالی۔ آپ نے اس سال وفات پائی ہے' اور بعض کا قول ہے کہ اس سے پہلے سال وفات پائی ہے۔ واللہ اعلم

سنہ ۶۱۱ھ

اس سال ملک خوارزم شاہ نے اپنے خاص امراء میں سے ایک امیر کو بھیجا' اور قبل ازیں وہ سیر دانی تھا' اور وہ خاص امیر بن گیا' اس نے اسے ایک فوج کے ساتھ بھیجا' اور اس نے اس کے لیے کرمان' مکران کو حدود سندھ تک فتح کر لیا' اور ان شہروں میں اس کا خطبہ دیا۔ اور خوارزم شاہ تاتار اور کشلی خان کے خوف سے کہ کہیں وہ ان کی ملحقہ سرحد کے شہروں پر حملہ نہ کر دے۔ سمرقند کے نواح میں موسم گرما گذارتا تھا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال اس نے جامع اموی کے اندر فرش لگانا شروع کیا۔ اور انہوں نے البیع الکبیر کی جگہ سے اس کا آغاز کیا۔ اور جامع مسجد کی زمین اس سے قبل کج اور گڑھا تھی' سو لوگوں نے اس کے فرش ہونے سے آرام پایا۔ اور اس سال اس نے اس خندق کو وسیع کیا جو القیمازیہ کے پاس ہے' اور بہت سے گھر اور حمام قایماز اور روٹی پکانے کی جگہیں برباد ہو گئیں' اور وہاں دارالحدیث نوریہ کا وقف بھی تھا۔

اور اس سال معظم نے باب الجابیہ سے باہر عاتکہ کی قبر کی جانب ایک سرائے بنائی' جو اس کی طرف منسوب ہے' اور اس سال معظم نے ابن قراجا سے صرخد کا قلعہ لے لیا' اور اسے اس کا معاوضہ دے کر اسے اپنے غلام عزالدین ایبک المعظمی کے سپرد کر دیا' اور وہ اسی کے قبضہ میں رہا' حتیٰ کہ ۶۴۴ھ میں نجم الدین ایوب نے اسے اس سے چھین لیا' اور اس سال ملک معظم ابن العادل نے حج کیا'

Marfat.com

اور ذوالقعدہ کو ابن موسک' اور اپنے باپ کے غلام اور عزالدین جو اس کے گھرانے کا استاذ تھا اور بہت سے لوگوں کے ساتھ الکرک سے اونٹوں پر سوار ہو کر تبوک اور العلاء کے راستے روانہ ہوا' اور اس نے ایک تالاب بنایا' جو اس کی طرف منسوب ہے' اور دیگر کارخانے بھی بنائے' اور جب وہ مدینہ نبویہ آیا تو اس کے حاکم سالم نے اس کا استقبال کیا' اور اس کی چابیاں اسے دے دیں۔ اور اس کی بہت خدمت کی۔ اور حاکم مکہ قتادہ نے اسے کوئی اہمیت نہ دی' اس لیے جب وہ مناسک حج ادا کر چکا' اور وہ قارن تھا' تو اس نے مجاورین میں وہ صدقات تقسیم کیے جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا' اور واپس چلا گیا۔ اور حاکم مدینہ سالم نے بھی اس کی مصاحبت اختیار کی۔ اور جب وہ راس الماء پہنچا تو اس نے اپنے باپ کے پاس اس تکلیف کی شکایت کی جو اسے حاکم سے پہنچی تھی تو عادل نے سالم کے ساتھ حاکم مکہ کو دھتکارنے کے لیے ایک فوج روانہ کی۔ اور جب وہ اس کے پاس پہنچے' تو وہ ان سے خوفزدہ ہو کر وادیوں' پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگ گیا۔ اور معظم نے اپنے اس حج میں حجاز کے راستے میں بہت اچھے آثار چھوڑے۔ اللہ اسے اس کا بدلہ دے۔

اور اس سال اہل دمشق نے سیاہ عادلی کاغذات کا لین دین کیا' پھر وہ بعد ازاں بیکار ہو گئے' اور انہیں دفن کر دیا گیا۔ اور اس سال حاکم یمن نے وفات پائی' اور امراء کے اتفاق سے سلیمان بن شہنشاہ بن تقی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب نے یمن کی حکومت سنبھالی' اور عادل نے اپنے بیٹے الکامل کو اطلاع بھیجی' کہ وہ یمن کی طرف اپنے بیٹے اخسیس کو بھیجے' اس نے اسے بھیجا' تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا' اور وہاں ظلم کیا اور قتل وغصب کیا۔ اور اس نے تقریباً آٹھ سو اشراف کو قتل کر دیا۔ اور جو ان کے علاوہ قتل ہوئے' وہ بہت زیادہ تھے' اور یہ بڑا فاجر وفاسق وبے حیاء اور بے دین بادشاہ تھا۔ اور مؤرخین نے اس کے متعلق وہ باتیں بیان کیں' جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' اور دل انہیں ناپسند کرتے ہیں' ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابراہیم بن علی:

بن محمد بن بکروس حنبلی فقیہ' آپ نے فتوے دیئے' مناظرے کیے' اور حکمرانوں کے پاس انصاف کیا۔ پھر آپ ان سب باتوں کو چھوڑ کر تاب النوی کے سپاہی بن گئے اور لوگوں کو مارنے لگے' اور نہایت سخت ایذائیں دینے لگے' پھر اس کے بعد آپ کو مار پڑی' حتیٰ کہ آپ کی موت واقع ہو گئی' اور آپ کو دجلہ میں پھینک دیا گیا' اور لوگ آپ کی وفات سے بڑے خوش ہوئے' اور آپ کا باپ ایک صالح شخص تھا۔

الرکن عبدالسلام بن عبدالوہاب:

ابن الشیخ عبدالقادر' آپ کا باپ صالح شخص تھا' اور اس پر فلسفہ اور نجوم سے مخاطبت کی تہمت تھی' اور اس کی کتابیں بھی آپ کے پاس پائی گئیں۔ آپ متعدد دریاستوں کے والی بنے۔ آپ کے اور آپ کے امثال کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے جداد کیا اچھے تھے لیکن ان کی نسل کیسی بری ہے۔ ایک روز آپ کے باپ نے آپ پر نجاری کپڑا دیکھا' تو کہا' ہم نے بخاری اور مسلم

Marfat.com

کے متعلق سنا ہے' بخاری تو کافر تھا اور یہ عجیب چیز ہے۔ اور یہ ابوالقاسم بن شیخ ابوالفرج بن الجوزی کا مصاحب تھا' اور دوسرا حیلہ باز فاسق تھا' اور دونوں شراب نوشی اور امرد پرستی پر اکٹھے ہوتے تھے' اللہ ان کا برا کرے۔

ابومحمد عبدالعزیز بن محمود بن المبارک:

البزار' جو ابن الاخضر بغدادی' محدث' مالدار' حافظ مصنف اور محرر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی کتابیں مفید اور اعلیٰ ہیں' آپ صالحین میں سے تھے' اور آپ کے جنازے کا دن' جمعہ کا دن تھا۔

حافظ ابوالحسن علی بن الانجب:

ابی المکارم' المفضل بن ابی الحسن علی بن ابی المغیث مفرج بن حاتم بن الحسن بن جعفر بن ابراہیم بن الحسن اللخمی المقدسی' پھر اسکندری مالکی' آپ نے سلفی اور عبدالرحیم المنذری سے سماع کیا۔ آپ اسکندریہ میں مالکیہ کے مدرس تھے' اور وہاں کے نائب الحکم بھی تھے' آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اے نفس' جو باتیں خیرالمرسلین' اور آپ کے اصحاب اور تابعین کی مسلمہ ہیں ان سے تمسک کر اور جب تو آپ کے دین کی نشر واشاعت میں بلیغ کوشش کرے گا۔ تو جو باتیں عرف میں اچھی ہیں ان سے لازم رہ اور ان سے تمسک کر' اور کل کے یوم حساب کے جہنم سے' جب اس کی آگ جھلس دے گی' ڈر جا''۔

ابن خلکان کے قول کے مطابق آپ نے اس سال قاہرہ میں وفات پائی۔

۶۱۲ھ

اس نے اس سال دمشق میں مدرسہ عادلیہ کبیرہ کی تعمیر شروع کی۔ اور قاضی ابن الزکی کو معزول کر کے قاضی جمال الدین بن الحرستانی کو فیصلے کرنے کا کام دے دیا' اس کی عمر ۸۰ یا ۹۰ سال تھی۔ اس نے حق وانصاف کے مطابق فیصلے کیے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ باب القواسین کے پاس نوریہ کے قریب مدرسہ مجاہدیہ میں فیصلے کیا کرتا تھا اور اس سال عادل نے شراب اور گلوکارہ لونڈیوں کی کفالت باطل کر دی جزاہ اللہ خیرا۔ اور اس چیز کے لوگوں سے دور ہونے کے باعث بہت سا شر دور ہو گیا اور اس سال امیر قتادہ امیر مکہ نے مدینہ اور اس کے باشندوں کا محاصرہ کر لیا' اور بہت سے کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا۔ اور اہل مدینہ نے اس کے ساتھ جنگ کی۔ اور وہ خائب وخاسر اور درماندہ ہو کر واپس لوٹ آیا' اور حاکم مدینہ شام میں تھا' اس نے عادل سے امیر مکہ کے خلاف مدد طلب کی' تو اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی' اور اس نے واپسی میں جلدی کی' اور راستے ہی میں مر گیا۔ اور فوج نے اس کے بھتیجے جماز پر اتفاق کر لیا۔ اور اس نے مکہ کا قصد کیا۔ اور امیر مکہ نے الصفراء میں اس سے مڈبھیڑ کی' اور انھوں نے باہم سخت جنگ کی' اور مکی بھاگ گئے۔ اور جماز نے ان سے بہت سی غنیمت حاصل کی' اور قتادہ ینبع کی طرف بھاگ گیا۔ اور انہوں نے وہاں جا کر اس کا محاصرہ کر لیا' اور اس پر تنگی کر دی اور اس سال فرنگیوں نے بلاد اسماعیلیہ پر غارت گری کی' اور قتل عام ولوٹ مار کی۔ اور اس سال شاہ روم کیکاؤس نے فرنگیوں کے ہاتھ سے انطاکیہ شہر کو چھین لیا' پھر اس سے شاہ ارمن ابن لاون نے چھین لیا۔ پھر اس سے طرابلس کے ایرلیس نے چھین لیا۔ اور اس سال خوارزم شاہ محمد بن تکش نے غزنی شہر پر بغیر جنگ کیے قبضہ کر لیا۔

Marfat.com

اوراس سال ولی عہد ابوالحسن علی بن امیر المومنین الناصر الدین اللہ نے وفات پائی' اور جب وہ فوت ہوا تو خلیفہ کو اس پر بہت غم ہوا۔ اوراسی طرح خواص وعوام کو بھی اس کا بہت غم ہوا کیونکہ وہ بہت صدقات دیتا تھا' اور لوگوں سے حسن سلوک کرتا تھا' حتیٰ کہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ بغداد کے ہر گھر نے اس پر غم کیا' اوراس کے جنازے کا دن' جمعہ کا دن تھا' اور اہل شہر نے رات دن اس پر نوحہ کیا۔ اوراسے اس کی دادی کے پاس حضرت معروف کرخیؒ کی قبر کے نزدیک دفن کیا گیا۔ اس نے ۲۰ رذوالقعدہ کو جمعہ کے روز وفات پائی' اور نماز عصر کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا۔ اوراس دن منکلی کے سر کو بغداد لایا گیا' جس نے خلیفہ اور اپنے استاد کی نافرمانی کی تھی' پس اس کے سر کو گھمایا گیا۔ اوراس کے ولی عہد بیٹے کی وفات کی وجہ اس روز اس کی خوشی پوری نہ ہوئی' اور دنیا جتنی تکلیف دیتی ہے اتنی خوشی نہیں دیتی' اوراس نے دو بچے چھوڑے' ایک المؤید ابوعبداللہ الحسین اور دوسرا الموفق ابوالفضل یحییٰ۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

حافظ عبدالقادر الرہاوی:

ابن عبدالقادر بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابومحمد حافظ محدث مخرج مفید پختہ کار محرر' ماہر مصنف' آپ ایک موصلی کے غلام تھے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ایک جوابی کے غلام تھے' آپ دارالحدیث موصل میں مشغول ہوئے۔ پھر آپ حران کی طرف منتقل ہو گئے۔ اور آپ نے مختلف شہروں کی طرف سفر کیا' اور بہت سے مشائخ سے سماع کیا' اور حران میں قیام کیا' حتیٰ کہ وہیں وفات پا گئے۔ اور آپ کی پیدائش ۵۳۶ھ میں ہوئی۔ آپ ایک دیندار اور صالح شخص تھے۔

الوجیہ الاعمیٰ:

ابوالمبارک بن سعید بن الدھان النحوی الواسطی' جس کا لقب الوجیہ' یہ واسط میں پیدا ہوا' اور بغداد آیا' اور علم عربی میں مشغول ہو گیا۔ اوراس نے اس میں مہارت حاصل کی اور عربوں کے بہت سے اشعار کو حفظ کر لیا اور حدیث کا سماع کیا' یہ حنبلی تھا' پھر ابوحنیفہ کے مذہب کی طرف منتقل ہو گیا۔ پھر شافعی ہو گیا اور نظامیہ میں نحو پڑھانے لگا' اوراس کے متعلق ایک شاعر لکھتا ہے۔

میری طرف سے الوجیہ کو کون پیغام پہنچانے والا ہے' اگرچہ پیغامات اسے کوئی فائدہ نہیں دیتے تو نے ابن حنبل کے بعد نعمان کا مذہب اختیار کر لیا ہے' اور یہ کام تو نے اس وقت کیا جب کھانے نے تجھے محتاج کر دیا' اور تو نے امام شافعی کی رائے کو دین کے طور پر اختیار نہیں کیا' لیکن تو جو چاہتا ہے وہی اس کا حاصل ہے۔ اور تھوڑے عرصے بعد ہی تو مالکی ہو جائے گا' پس تو اسے دیکھ جو تو کہہ رہا ہے' اور اسے بہت سی حکایات' امثال اور ظریفانہ باتیں یاد تھیں' اور وہ عربی' ترکی' عجمی' رومی حبشی اور زنگی زبانیں جانتا تھا اور اسے شعر کے نظم کرنے میں کمال حاصل تھا' وہ کہتا ہے۔

اگر سمندر کی گہرائی میں کسی روز بارش کا قطرہ ٹھہر جائے پھر چاہے تو وہ اسے الگ کرے' اور اگر وہ دنیا کا بادشاہ بن جائے تو دنیا کے بادشاہ مشرق ومغرب میں اس کے غلام بن جائیں تو وہ اسے الگ کرے' اور وہ تجنیس کے بارے میں کہتا ہے۔

تو نے مجھے کمینوں کے گروہ سے اجتناب کرنے کی وجہ سے بہت ملامت کی ہے جن کی سخاوت کی امید نہیں کی جاتی۔ انہوں

Marfat.com

نے اپنے مال کو بچالیا ہے' اور ان کا دین اور عزت مباح ہے' انہیں اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ کون عیب لگاتا ہے یا ہجو کرتا ہے' جب سخی سخاوت کے ایک راستے میں لگ جاتے ہیں تو وہ بخل میں ستر راستے اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کی مدائح خوبصورت' اور اشعار شاندار اور معانی فائق ہیں' اور بسا اوقات اس نے بحتری کا ایسے اشعار سے معارضہ کیا ہے جو اس کا لگا کھاتے ہیں۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ الوجیہ کبھی غصے نہیں ہوتا تھا۔ ایک جماعت نے ایک شخص کے ساتھ شرط لگائی کہ اگر وہ اسے غصے کر دے تو اسے فلاں فلاں چیز دی جائے گی' اس نے اس کے پاس آ کر عربی زبان کے بارے میں سوال پوچھا تو اس نے اسے اس کا جواب دیا' سائل نے اسے کہا' اے شیخ' آپ نے غلطی کی ہے تو اس نے دوسری عبارت میں اسے اس کا جواب دیا تو اس نے کہا' تو نے جھوٹ بولا ہے' اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تجھے نحو بھول گئی ہے' الوجیہ نے کہا' اے شخص شاید میں جو کچھ تجھے کہہ رہا ہوں تو اسے نہیں سمجھا' اس نے کہا بے شک' لیکن تو جواب میں غلطی کر رہا ہے' اس نے اسے کہا' جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے بیان کر' تا کہ ہم تجھ سے مستفید ہوں تو سائل نے اس سے سخت کلامی کی تو اس نے مسکرا کر اسے کہا' اگر تو نے شرط لگائی ہے تو تو مغلوب ہو گیا ہے' اور تیری مثال ایک مچھر کی سی ہے جو ہاتھی کی پشت پر گرا' اور جب اس نے اڑنے کا اشارہ کیا تو ہاتھی سے کہنے لگا' رُک جا میں اترنا چاہتا ہوں۔ ہاتھی نے اسے کہا' جب تو گرا تو مجھے تیرا احساس نہیں ہوا اور جب تو اڑے گا تو مجھے رکنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کی وفات اس سال کے شعبان میں ہوئی اور الوردیہ میں اسے دفن کیا گیا۔

ابو محمد عبدالعزیز بن ابی المعالی:

ابن غنیمہ جو ابن منینا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی پیدائش ۵۱۵ھ میں ہوئی' اور آپ نے کثیر سے سماع کیا اور اسے سماع کرایا' آپ کی وفات اس سال کے ذوالحجہ میں ۹۷ سال کی عمر میں ہوئی۔

شیخ الفقہ کمال الدین مودود:

ابن الشاغوری الشافعی' آپ جامعہ اموی میں طلبہ کو فقہ اور شرح التنبیہ پڑھاتے تھے' اور انہیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھاتے' تا کہ وہ حجرے کے سامنے احتساب کو سمجھ جائیں' آپ کو باب الصغیر کے قبرستان میں شہداء کی قبور کے شمال میں دفن کیا گیا' اور آپ کی قبر پر ایک شعر ہے جس کا ذکر ابوشامہ نے کیا ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

۶۱۳ھ

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال چاروں چوبی کیل قبۃ النسر کی وجہ سے لائے گئے' جن میں سے ہر ایک کی لمبائی بڑھئی کے ۳۲ ہاتھ تھے۔ اور اس سال اس نے بانپاس کی جانب قدیم دارالطعم کے بالمقابل باب السر کی خندق کی تجدید کا کام شروع کیا۔ میں کہتا ہوں یہ وہی خندق ہے' جسے آج کل سلطان کا اصطبل کہا جاتا ہے۔ اور سلطان نے بنفس نفیس مٹی اٹھائی' اور اس کے غلام اس کے سامنے چھوٹی زینوں کے اگلے حصے پر مٹی اٹھاتے اور انہیں میدانِ اخضر میں الٹ دیتے۔ اور اسی طرح اس کے بھائی صالح اور اس کے غلام کرتے' اور دوسرے روز وہ کرتے۔

اور اس سال اہل شاغور اور اہل عقیبہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی' اور انہوں نے باہم کھلی جگہ پر جنگ کی' اور فوج ان کی طرف

Marfat.com

زرہیں پہن کر گئی' اور معظم خود آیا' اور اس نے ان کے سرداروں کو پکڑا' اور انہیں قید کر دیا۔ اور اس سال اس نے عیدگاہ میں تنخواہ دار خطیب رکھا' اور سب سے صدر معید الفلکیہ نے یہ کام کیا' پھر اس کے بعد بہاؤ الدین بن ابی الیسر نے خطبہ دیا' پھر بنو حسان نے خطبہ دیا اور اب تک وہی خطبہ دیتے آ رہے ہیں۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک الظاہر ابو منصور:

غازی بن صلاح الدین' یوسف بن ایوب' یہ بہترین بادشاہ اور ان میں سے بہترین سیرت والا تھا' لیکن اس میں ظلم پایا جاتا تھا' اور معمولی سے گناہ پر بہت سزا دیتا تھا' اور علماء' شعراء اور فقراء کی عزت کرتا تھا' اس نے تیس سال حکومت کی' اور اپنے باپ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک ہوا۔ یہ بڑا صائب الرائے' صحیح البیان اور اچھا سمجھدار تھا۔ اس کی عمر ۴۴ سال تھی' اور اس نے اپنے بعد اپنے بیٹے عبدالعزیز غیاث الدین محمد کو بادشاہ مقرر کیا' اس وقت اس کی عمر تین سال تھی' اس کے بڑے بیٹے بھی تھے۔ لیکن اس کا یہ چھوٹا بیٹا جسے اس نے ولی عہد بنایا' اس کے چچا عادل کی بیٹی سے تھا' اور اس کے ماموں' اشرف' معظم اور کامل تھے' اور اس کا نانا اور اس کے ماموں اس سے کشاکش نہیں کرتے تھے۔ اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور بیٹے کو ولی عہد مقرر کرتا تو وہ اس سے حکومت چھین لیتے' اور اس طرح برابری ہو گئی' اور اس کے نانا عادل اور اس کے ماموؤں نے اس کی بیعت کر لی۔ معظم نے اس عہد کے توڑنے' اور اس سے حکومت چھیننے کا ارادہ کیا' مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ اور اس کی حکومت کے انتظام کی ذمہ داری شہاب الدین ظفر بیگ رومی خصی نے سنبھال لی۔ اور وہ عقلمند اور دیندار شخص تھا۔

زید بن الحسن:

ابن زید بن الحسن بن سعید بن عصمۃ الشیخ الامام وحید عصر تاج الدین ابو الیمن کندی بغداد میں پیدا ہوئے' وہیں پروان چڑھے۔ اور علم میں مشغول ہو کر علم حاصل کیا' پھر دمشق آئے اور وہاں اقامت اختیار کی۔ اور مشرق و مغرب میں اپنے زمانے کے لوگوں سے لغت' نحو اور دیگر فنونِ علم' علو اسناد' حسن سیرت اور حسن عقیدہ میں فوقیت لے گئے۔ اور اس کے زمانے کے علماء نے آپ سے فائدہ اٹھایا' اور آپ کی تعریف کی' اور آپ کے مطیع ہو گئے' آپ حنبلی تھے' پھر حنفی ہو گئے۔

آپ ۲۵ شعبان ۵۲۰ھ کو پیدا ہوئے' اور دس سال کی عمر میں قرآن کو روایات کے ساتھ پڑھا اور کثیر سے شیوخ تک پہنچنے والی احادیث کا سماع کیا' اور اس میں مشغول ہو گئے' اور عربی اور لغت سیکھی' اور اس میں مشہور ہو گئے۔ پھر ۵۶۳ھ میں شام میں آئے' پھر مصر میں سکونت اختیار کی' اور قاضی فاضل سے ملاقات کی' پھر دمشق چلے گئے اور وہاں کے دار العجم میں ٹھہرے۔ اور ملوک و وزراء اور امراء کے ہاں رتبہ حاصل کیا۔ اور آپ کے پاس علماء' ملوک اور ان کے بیٹے آئے۔ اور افضل ابن صلاح الدین حاکم دمشق آپ کے گھر آیا کرتا تھا اور اسی طرح اس کا بھائی محسن اور معظم شاہ دمشق بھی آیا کرتے تھے' معظم ورب العجم میں آپ کے پاس آ کر زمخشری کی المفصل سنایا کرتا تھا اور معظم اس شخص کو جو المفصل کو حفظ کیا کرتا تھا' تیس دینار انعام دیا کرتا تھا' اور جامع مسجد میں سب کام کرنے

Marfat.com

والے ورب العجم میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے' جیسے شیخ علم الدین سخاوی' یحییٰ بن معطی الوجیہ اللغوی اور فخر رکی وغیرہم' اور قاضی فاضل بھی آپ کی تعریف کیا کرتا تھا۔ سخاوی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے پاس وہ علوم تھے' جو کسی دوسرے کے پاس نہ تھے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ سیبویہ نے آپ کی کتاب کی شرح کی ہے اور اس کا نام عمرو ہے اور آپ کا نام زید ہے۔ اور میں نے اس بارے میں کہا ہے۔

''عمرو کے زمانے میں کوئی شخص اس کی مثل نہ تھا' اور اسی طرح آخری زمانے میں کندی کا حال تھا۔ اور یہ دونوں زید اور عمرو ہیں' اور نحو کی بنیاد زید اور عمرو پر ہے''۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بات تو ایسے ہی ہے' جیسے ابن الدھان مذکور نے ۵۹۲ھ میں اس کے بارے میں کہی تھی' اے زید میرا رب اپنی بخششوں میں سے تجھ کو مزید نعمتیں دے' جن کے ادراک سے امید کرتا رہے تو عالمین سے نحو کا زیادہ حقدار ہے۔ کیا اس میں تیرے نام کی مثال بیان نہیں کی جاتی۔

اور سخاوی نے ایک عمدہ قصیدے میں آپ کی مدح کی ہے' اور ابن الجوزی کے نواسے ابوالمظفر نے بھی آپ کی تعریف کی ہے' اور بیان کیا ہے کہ میں نے آپ کو سنا ہے' آپ خوش عقیدہ اور خوش اخلاق انسان تھے' انسان اپنی ہمنشینی سے ملول نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی باتیں عجیب' حظ' ملیح اور اشعار عمدہ تھے۔ اور آپ کے اشعار کا ایک بڑا دیوان بھی ہے۔ آپ کی وفات اس سال ۶ رشوال کو سوموار کے روز ۹۳ سال ایک ماہ ۱۷ دن کی عمر میں ہوئی' اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ پھر آپ کو الصالحیہ لا کر دفن کر دیا گیا۔ اور آپ نے اپنی ۱۶۷ نفیس کتب کو اپنے آزاد کنندہ نجیب الدین یاقوت کے لیے وقف کر دیا۔ پھر فقہ' حدیث اور لغت وغیرہ کے علماء کے لیے وقف کر دیا۔ اور ان کتب کو ایک بہت بڑی الماری میں ابن سنان کے حلبی حجرے میں' جو علی بن زین العابدین کے مزار کے پاس ہے' رکھ دیا گیا۔ پھر یہ کتب متفرق ہو گئیں' اور ان میں سے بہت سی کتب کو فروخت کر دیا گیا۔ اور مذکورہ الماری میں صرف تھوڑی سی بوسیدہ کتب باقی رہ گئیں' اور وہ الماری حلبی حجرے میں تھی' اور قدیم زمانے میں اسے ابن سنان کا حجرہ کہا جاتا تھا۔ اور آپ نے وافر نعمتیں' بہت سے اموال اور متعدد خوبصورت ترک غلام چھوڑے۔ آپ پاکیزہ صحبت اور خوش اخلاق تھے' اور طلبہ کی کھڑے ہو کر تعظیم کرتے تھے' اور جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ نے ان کے لیے قیام کرنا ترک کر دیا' اور فرمانے لگے۔

''میں نے ملاقات کے لیے آنے والے دوست کے لیے قیام کرنا ترک کر دیا ہے' اور اس میں میرا کوئی گناہ نہیں' صرف طوالتِ عمر کے باعث ایسا کرتا ہوں' اور اگر وہ نوے کے دہے کے نصف میں پہنچ گئے' تو انھیں معلوم ہو جائے گا کہ میں ان کے لیے قیام کے ترک کرنے میں معذور تھا''۔

اور آپ نے جن اشعار میں ملک مظفر شاہ کی مدح کی ہے۔ ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

خوبصورت عورتوں کا وصال پوشیدہ اور مؤخر تھا۔ اور قرب کا زمانہ روشن اور خوش تھا' ایسا زمانہ بھی تھا' جس میں عمر بہترین سفارشی تھی۔ وہ زمانہ گیا تو کھیل کود کا راستہ واضح تھا' بڑھاپا نمودار ہوا تو عشق کی آرزوئیں چھٹ گئیں' اور جس بات کو عقل مستحسن قرار دیتی تھی' وہ میرے لیے بڑی ہو گئی' وہ مہینہ سے منہ پھیر گئی' گویا میں وہاں موجود نہ تھا۔ میں وہاں چراغ جلا کر آسودگی کے چہرے کو

Marfat.com

دیکھتا تھا۔ اور میں نے شبانی چادروں میں اپنے دامنوں کو گھسیٹتے ہوئے کسی خود پسندی اور فیشن کا خیال نہیں کیا' کیا مجھے جھکے ہوئے پہلوؤں والی اور نرم نازک محبوبہ نے عار دلائی ہے' جو شیریں دہن اور سیاہ آنکھ والی ہے' اس نے اپنی راتیں خوشی سے گذاریں ہیں' گویا ان کی کوتاہی سے تاریکی کو اُچک لیا گیا ہے۔ اور اگر اس کا دل پریشان اور غمگین ہے تو وہ عشق کے دودھ سے ہمیشہ راستے پر گامزن رہتا ہے۔ میں اکیلا ہی سرگردان عاشق ہوں' اور سخت دشمنوں سے خوفزدہ ہوں اور کئی دفعہ میں اپنے دین سے خوش ہوا ہوں' اور اس نے بھی مجھے خوش کیا ہے۔ اور میں نے اسے اعمال صالحہ سے خوش کیا ہے۔ اور میں کتنی ہی مجالس میں حاضر ہوا اور کتنے ہی بزرگوں سے ملا اور میں اس کی دعوت میں حاضر ہوا' اور جلدی سے اس میں شامل ہو گیا' میں نے اپنی فضیلت سے اس کے نقص کا اظہار کیا' اور میں نے اسے چھوڑ دیا تو اس کے دل میں غم اور حلق میں بھی غم تھا' گویا میری تعریف میرے حاسدوں کے کانوں میں اچھوتے معانی کو لیے ہوئے ہے۔ تقی الدین کی تلوار ہر خارجی کے معاملے میں مسلح بہادر کو چیر کر زمین کی طرف لے آتی ہے۔

اور آپ نے اس کے بھائی معز الدین فردخ شاہ بن شہنشاہ بن ایوب کی مدح کرتے ہوئے کہا ہے۔

کیا تو سرگشتہ اور اشک ریز پر رحم کرنے والا' اور عاشق کو اس وقت پناہ دینے والا ہے' جب اس کا دامن کمزور پڑ جائے' یہ بات بہت بعید ہے کہ قاتل اپنے مقتول پر رحم کرے' اور اس کا نیزہ مضبوطی سے گھسا ہوا ہو۔ جب سے میں اس کے عشق سے تر ہوا ہوں اور جب سے مجھے مرض عشق ہوا ہے' میں فربہ نہیں ہوا۔ میں ایک نازک اندام جادوگر کی محبت میں بوسیدہ ہو گیا ہوں اس کی نگاہوں سے انگلی نے اس کے فخر و غرور کو کم کیا ہے۔ میں اپنی سرگشتگی کی شفا دلدادہ سے چاہتا ہوں۔ اور فخر و ناز والا کب اپنے سرگشتہ پر ترس کھاتا ہے' اور اس کے عشق میں کتنی آہ و بکا کرتا ہوں۔ کاش میرا آہیں بھرنا مجھے کچھ فائدہ دیتا' اور اس کے وصل میں کچھ ضروریات ہیں' اگر وہ پوری ہوتیں تو اس کے شیریں لبوں کے پاس ہوتیں۔ اے یگانہ حسن تو ایسے ہی حسن کے انتہاء میں ہے' جیسے میں عشق کے انتہاء پر ہوں' تیرے بارے میں مجھے کئی لوگوں نے ملامت کی ہے تاکہ میں ملامت سے زندگی کی محبت سے باز آ جاؤں' اور وہ زندگی تو ہی ہے میں اس کے پاس گریہ کناں ہوں' پس اگر وہ سوزش عشق اور رونے کی آواز کو محسوس کرے' تو میں مسکراتی نظروں سے اسے دیکھوں۔ اے وہ شخص جس کے محاسن اور میرا حال اس کے پاس ہے' اور میں تفکر اور سوال نہ کرنے کے درمیان حیران ہوں۔ اور مخالف چیزیں ایک لفظ میں جمع ہو گئی ہیں۔ اور میرے اس کے عشق میں دو مفہوم ہیں۔ کیا تو فضائل والا نہیں' اور اگر ان میں سے ادنیٰ فضیلت کو مخصوص کر لیا جائے تو میرا غیر ان پر کوئی فخر نہ کرنا۔

اور وہ اشعار جو تاج الدین کندی نے عمارۃ الیمنی کے قتل کے بارے میں اس وقت سنائے جب اس نے ملک صلاح الدین کے قتل کے بارے میں کفار و ملحدین کی مدد کی تھی' اور انہوں نے دوبارہ فاطمی حکومت کو قائم کرنا چاہا' پس وہ اپنے معاملے میں مدد دی اور اسے ۵۹۹ھ میں صلیب دیئے جانے والے لوگوں کے ساتھ صلیب دی گئی۔

عمارہ نے اسلام میں خیانت کی' اور اس میں کلیسا اور صلیب سے معاہدہ کیا اور وہ احمد کے بغض میں شرک کا شریک ہو گیا' اور صلیب کی محبت میں سخت ہو گیا۔ اور وہ مقام ملاقات کا طبیب تھا۔ اور اگر تو اسے چاہے تو تو اسے نفاق میں سخت لکڑی پائے گا۔

نیز آپ نے کہا۔

Marfat.com

ہم اچھے دنوں میں زمانے کے ساتھ رہے اور ان میں ہم لذات میں تیرتے رہے۔ اور جب وہ دن گذر گئے' تو میں یوں ہو گیا' گویا میں خواب اور نیند میں ہوں' بڑھاپے نے مجھے بٹھا دیا ہے اور کوئی چارا نہیں رہا' خواہ تو کس قدر ناراض ہو اور ملامت کرے' وہ مسافر ہے۔ اور ہمیشہ بردباری سے کام لیتا ہے' اور دن بدن ہلاکت کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور میں سال بہ سال اپنے لیے شمار کرتا تھا' اور اب میں دن بدن اپنے لیے شمار کرتا ہوں۔

العز محمد بن حافظ عبدالغنی مقدسی:

آپ ۵۶۶ھ میں پیدا ہوئے' اور آپ کے والد نے آپ کو کثیر سے سماع کرایا' اور آپ نے خود بغداد جا کر وہاں مسند احمد کو پڑھا' اور جامع دمشق میں آپ کا ایک حلقہ تھا' اور آپ معظم کے اصحاب میں سے تھے اور بڑے دیندار' متقی اور حافظ تھے' اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے باپ پر رحم فرمائے۔

ابوالفتوح محمد بن علی بن المبارک:

الخلاطی البغدادی' آپ نے کثیر سے سماع کیا۔ آپ خلیفہ اور ملک اشرف بن عادل کے درمیان ایلچیوں میں آیا جایا کرتے تھے' اور آپ عقلمند' دیندار' ثقہ اور راستباز تھے۔

شریف ابوجعفر:

یحییٰ بن محمد بن محمد بن محمد بن علی العلوی الحسینی' جو اپنے باپ کے بعد بصرہ میں طالبیوں کے نقیب تھے' اور آپ ادیب' فاضل اور بہت سے فنون کے عالم تھے۔ خصوصاً علم الانساب' عربوں کی جنگوں' اور ان کے اشعار کے عالم تھے' اور بہت سے اشعار کے حافظ تھے' اور آپ خلیفہ ناصر کے ہمنشینوں میں سے تھے۔ آپ کے لطیف اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

تجھے وہ کان مبارک ہو' جسے ملامت راس نہیں آتی' اور وہ زخمی دل مبارک ہو' جو نہ اکتاتا ہے اور نہ تسلی پاتا ہے' گویا محبت مجھ پر فرض ہے۔ اور میرے دل کو اس کے سوا کوئی شغل نہیں' اور میں اس جدائی کا دلدادہ ہوں' جس کی اصل نخرہ ہو۔ اور اگر جدائی نہ ہوتی تو وصل شیرین نہ ہوتا اور جب بے رُخی ملامت سے ہو تو محبوب کے لیے قتل کا ارادہ کرنا سب سے آسان ہوتا۔

ابوعلی فرید بن علی:

ابن فرید' جو ابن الجشکری کے نام سے مشہور ہے اور اہل نعمانیہ کا مشہور شاعر ہے' اس نے اپنا ایک دیوان جمع کیا' جس کے اشعار کا ایک کچھ حصہ ابن الساعی نے بیان کیا ہے' وہ کہتا ہے۔

میں نے جدائی کے روز تجھ سے ایک نظر کی درخواست کی' جسے تو نے گوارا نہ کیا' جس سے اطاعت کرنا مشکل ہو گیا' میں حیران ہوں کہ تو کیسے نہ کرتی ہے' حالانکہ تیرے چہرے پر ہاں لکھا ہوا ہے' ارے نون سے مراد ابرو' اور عین سے مراد آنکھ اور میم سے مراد منہ ہے۔

ابوالفضل رشوان بن منصور:

ابن رشوان الکردی' جو النقف کے نام سے مشہور ہے' یہ اربل میں پیدا ہوا' اور ایک سپاہی کا خادم بن گیا۔ اور یہ ادیب و شاعر

Marfat.com

تھا۔ اور یہ ملک عادل کے ساتھ خادم رہا' کہتا ہے۔

تلواروں اور نیزوں کے بارے میں ہم سے پوچھ' اور ان گھوڑوں کے بارے میں بھی جو چوبائی ہواؤں سے سبقت کر جاتے ہیں۔ اور ان شیروں کے متعلق پوچھ جن کا وقف شدہ مال گندم گوں نیزے ہیں۔ جب شیر جنگ کرنے کا قصد کرتے ہیں۔ جب کوئی جنگ میں آواز دیتا ہے' تو میری عقل ٹھکانے رہتی ہے' اور میں اپنی جان کو موتوں کے گہرے پانی میں جب وہ موجیں مارنے لگتا ہے' داخل کر دیتا ہوں' اور میں زخموں سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ اور کتنی ہی راتیں میں بے خواب رہا اور میں نے صبح کے انتظار میں تاروں کو دیکھتے رات گذاری۔ اور کتنے ہی ویرانوں میں میرا گھوڑا دوپہر کو آیا اور گیا' غبار میں تیری آنکھ کے لیے میں مصائب برداشت کرتا رہا ہوں۔ اور میں جنگ میں لاچار ہو کر ثابت قدم رہتا ہوں۔

محمد بن یحییٰ:

ابن ہبۃ اللہ ابونصر النحاس واسطی' اس نے البسط کی طرف یہ اشعار لکھے:

''جب میری عمر ۸۰ سال ہوگئی' تو کتنی ہی عورتوں نے مجھے کہا' یونہی زندہ اور سلامت رہ' اور ہمیشہ رہ' اور زندگی کی روح کو سونگھ' بلاشبہ وہ صعدہ مقام کے تاریک گھر سے اچھی ہے میں نے کہا' یاد رکھ' تیرے ہاں میرا عذر زہیر کے گھر میں تیار کیا گیا ہے۔ میں زندگی کی تکالیف سے اکتا گیا ہوں۔ اور جو شخص ۸۰ سال زندہ رہے' لامحالہ وہ اکتا جائے گا۔

۶۱۴ھ

اس سال کی ۳ محرم کو جامع امویہ کے اندر کا فرش مکمل ہو گیا۔ اور معتمد مبارز الدین ابراہیم متولی دمشق آیا۔ اور اس خوشی میں اس نے آخری چوکور پتھر باب الزیارۃ کے پاس اپنے ہاتھ سے رکھا اور اس سال بغداد میں دجلہ میں بڑا پانی آ گیا۔ اور پانی کی سطح بلند ہو کر قبور کے برابر ہو گئی۔ صرف دو انگلیوں کا فرق رہ گیا' پھر پانی اس کے اوپر سے تیر گیا' اور لوگوں کو موت کا یقین ہو گیا۔ اور یہ منحوس کیفیت مسلسل سات راتیں' آٹھ دن رہی۔ پھر اللہ نے احسان فرمایا' اور پانی کم ہو گیا اور اس کی فراوانی ختم ہو گئی' اور بغداد ایک ٹیلے کی طرح رہ گیا اور اکثر عمارتیں گر گئیں' اور اس سال نظامیہ میں محمد بن یحییٰ بن فضلان نے درس دیا' اور آپ کے پاس اعیان اور قضاۃ آئے۔ اور اس سال صدر بن حمویہ عادل کی طرف سے ایلچی بن کر خلیفہ کے پاس آ گیا۔ اور اس سال اس کا بیٹا' فخر بن کامل معظم کے پاس اس کی بیٹی سے' اپنے بیٹے افسیلس حاکم یمن کی منگنی کرنے آیا' اور دمشق میں بہت بڑے مہر پر نکاح ہو گیا۔ اور اس سال سلطان علاء الدین خوارزم شاہ محمد بن تکش ہمدان سے چار لاکھ جانبازوں کے ساتھ بغداد آیا۔ اور بعض نے چھ لاکھ بیان کیا ہے' تو خلیفہ نے اس کے لیے تیاری کی' اور فوجیں مانگیں' اور اس نے خلیفہ کی طرف پیغام بھیج کر اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس دستور کے مطابق اس کے آگے ہو۔ جیسا کہ ملوک سلاجقہ کے آگے ہونے کا دستور ہے۔ اور یہ کہ بغداد میں اس کا خطبہ ہو' مگر خلیفہ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اور شیخ شہاب الدین سہروردی کو اس کے پاس بھیجا' اور جب وہ پہنچا' تو اس نے اس کی عظمت کو دیکھا' اور یہ کہ بکثرت بادشاہ اس کے آگے کھڑے ہیں۔ اور وہ سونے کی ایک گاڑی میں ساگھوں کے ایک تخت پر بیٹھا ہے' اور اس پر پانچ دراہم کی ایک نجاری قباء ہے' اور اس کے سر پر ایک درہم کا چمڑا ہے' اس نے اسے سلام کیا' تو اس نے بڑھاپے کے باعث اسے سلام کا جواب نہ دیا' اور نہ

Marfat.com

اسے بیٹھنے کی اجازت دی' سواس نے تخت کے ایک جانب کھڑے ہوکر ایک عظیم خطبہ دیا۔ جس میں بنوعباس کے فضل وشرف کا ذکر کیا' اور ایک حدیث بیان کی' جس میں انہیں ایذاء دینے سے روکا گیا ہے۔

ترجمان ان باتوں کو بادشاہ پر دہراتا رہا۔ بادشاہ نے کہا' تو نے جو خلیفہ کی فضیلت بیان کی ہے' وہ تو ایسا نہیں ہے' لیکن جب میں بغداد آؤں گا' تو میں اسے کھڑا کروں گا جو اس صفت کا حامل ہوگا اور یہ جو تو نے اس کی ایذاء سے رُکنے کا ذکر کیا ہے تو میں نے ان میں سے کسی کو ایذاء نہیں دی' لیکن خلیفہ کے قید خانوں میں انہی کے بہت سے لوگ ہیں' جو قید خانوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اسی نے بنوعباس کو ایذاء دی ہے' پھر اس نے اسے چھوڑ دیا' اور بعد ازاں اسے کوئی جواب نہ دیا اور سہروردی واپس چلا آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور اس کی فوج پر تین دن تک بڑی برفباری کی' حتیٰ کہ خیمے بھر گئے' اور وہ سرکردہ لوگوں کے سروں تک پہنچ گئی' اور لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے' اور ناقابل بیان حد تک مصیبت نے انہیں آلیا' اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام و نامراد واپس کر دیا۔

اور اس سال وہ صلح' جو عادل اور فرنگیوں کے درمیان ہوئی تھی' ٹوٹ گئی۔ اتفاق سے عادل مصر سے آیا اور بیسان مقام پر اس کی اور اس کے بیٹے کی ملاقات ہوگئی' اور فرنگی عکا سے روانہ ہوئے اور سب ملوک سواحل ان کے ساتھ ہو لیے۔ اور سب کے سب عادل سے کشتی لڑنے آئے۔ اور جب اس نے انہیں دیکھا' تو ان کی فوجوں کی کثرت' اور اپنی قلت کو دیکھ کر بھاگ گیا' اور اس کے بیٹے معظم نے پوچھا' اے میرے باپ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو اس نے عجمی زبان میں اسے سب وشتم کیا۔ اور اسے کہنے لگا' تو نے اپنے غلاموں کو شام' جاگیر میں دے دیا ہے اور لوگوں کے بیٹوں کو چھوڑ دیا ہے پھر عادل دمشق گیا۔ اور اس کے والی معتمد کو خط لکھا' کہ وہ اسے فرنگیوں سے بچائے' اور دار یا سے قلعہ کی طرف غلہ جات کو منتقل کرے۔ اور دار یا قصر حجاج اور شاغور کی زمینوں میں پانی چھوڑ دے تو اس بات سے لوگ خوفزدہ ہوگئے' اور انھوں نے اللہ کے حضور عاجزی سے دعا کی۔ اور جامع مسجد میں بڑی چیخ وپکار ہوئی' اور سلطان آکر مرج الصفر میں اترا' اور اس نے ملوکِ شرق کو پیغام بھیجا' کہ وہ فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لیے پیش قدمی کریں۔ اور سب سے پہلے شاہ حمص اسد الدین آیا' اور لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ اور وہ باب الفرج سے داخل ہوا اور اس نے ست الشام کو شفاخانے کے نزدیک اس کے گھر میں سلام کیا' پھر اپنے گھر واپس آ گیا۔ اور جب اسد الدین آیا تو لوگوں سے غصہ زائل ہوگیا' اور صبح کو عادل کے پاس مرج الصفر کو گیا' اور فرنگی وبیسان میں آئے' اور وہاں جو غلہ جات اور چوپائے موجود تھے' انہوں نے لوٹ لیے۔ اور لوگوں کو قتل کیا' اور بہت سوں کو قیدی بنا لیا' پھر انہوں نے قتل کرتے ہوئے لوٹتے ہوئے۔ اور بیسان اور بانیاس کے درمیان فساد کرتے ہوئے زمین میں خرابی پیدا کر دی' اور جولان کی اراضی سے نوی وغیرہ کی طرف چلے گئے۔ اور ملک معظم روانہ ہو کر قدس اور نابلس کے درمیان اترا' کیونکہ اسے ان سے قدس کے بارے میں خوف تھا۔ اس لیے کہ وہ بہت اہم تھا۔ پھر فرنگیوں نے قلعہ طور کا زبردست محاصرہ کر لیا۔ اور اس کا دفاع کرنے والے بہادروں نے اس کا زبردست دفاع کیا۔ پھر فرنگی واپس عکا پلٹ گئے' اور ان کے پاس مسلمان قیدی بھی تھے۔ اور ملک معظم نے طور آ کر وہاں کے امراء کو خلعت دیئے' اور ان کے دلوں کو خوش کیا۔ پھر اس نے اور اس کے باپ نے اس کے گرائے پر اتفاق کر لیا' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

علامہ امام شیخ عماد:

حافظ عبدالغنی کا بھائی' ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی بن سرور مقدسی' شیخ عماد اپنے بھائی حافظ عبدالغنی سے دو سال چھوٹے تھے۔ اور آپ ایک جماعت کے ساتھ ۵۵۱ھ میں دمشق آئے' اور دو دفعہ بغداد آئے۔ اور حدیث کا سماع کیا۔ آپ عابد' زاہد' متقی اور بہت روزے رکھنے والے تھے۔ آپ ایک روز روزہ رکھتے تھے' اور ایک روز افطار کرتے تھے' اور فقیہ اور متقی تھے۔ آپ کی کتاب الفروع بھی ہے اور آپ نے احکام بھی تصنیف کی' لیکن اسے پورا نہ کر سکے۔ آپ حنابلہ کے محراب میں شیخ موفق کے ساتھ امامت کرتے تھے' اور وہ بغیر محراب کے نماز پڑھتے تھے۔

پھر ۶۱۷ھ میں محراب بنایا گیا' اور آپ اسی طرح فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی کے لیے لوگوں کی امامت کرتے رہے' اور آپ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ ایک روز آپ نے مغرب کی نماز پڑھی' اور آپ روزہ دار تھے' پھر دمشق میں اپنے گھر کو واپس آ گئے' اور روزہ افطار کیا اور اچانک فوت ہو گئے' اور جامع امویہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور شیخ موفق نے ان کے مصلیٰ کے نزدیک آپ کی نماز جنازہ پڑھائی' پھر وہ اسے دامن کوہ میں لے گئے' اور لوگوں کی کثرت سے آپ کی وفات کا دن' جمعہ کا دن تھا۔

سبط ابن الجوزی نے بیان کیا ہے کہ لوگ کہف سے مفارۃ الدم تک اور وہاں سے المنطور تک تھے' اور اگر ایک تل بھی پھینکا جاتا تو وہ لوگوں کے سروں پر ہی گرتا۔

راوی بیان کرتا ہے' جب میں اس شب واپس لوٹا' تو میں نے آپ کے متعلق اور آپ کے جنازے کے متعلق' اور جو لوگ آپ کے جنازہ میں بکثرت شامل ہوئے تھے' ان کے متعلق سوچ بچار کی' میں کہتا ہوں' یہ صالح شخص تھے' اور شاید جب آپ کو اپنی قبر میں رکھا گیا ہو تو آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہو اور میرے ذہن میں ثوری کے وہ شعر گھومنے لگے' جنہیں آپ نے اپنی موت کے بعد خواب میں سنایا تھا۔

میں نے اپنے رب کو آمنے سامنے دیکھا' تو اس نے مجھے کہا' اے ابن سعید تجھے میری رضا مبارک ہو' جب تاریکی چھا جاتی تھی تو تو عاشقانہ آنسوؤں اور شکستہ دل کے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا' تو جو محل چاہتا ہے' لے لے اور میری ملاقات کر' میں تجھ سے دور نہیں ہوں پھر میں نے کہا' مجھے امید ہے کہ عماد نے اپنے رب کو ثوری کی طرح دیکھا ہو گا' میں سویا تو میں نے شیخ عماد کو خواب میں سبز حلہ' اور سبز عمامہ پہنے دیکھا' اور وہ ایک باغ کی طرح وسیع مکان میں تھے' اور ایک لمبی سیڑھی پر چڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا' اے عماد الدین' آپ نے کیسے رات گذاری ہے۔ قسم بخدا' میں آپ کے بارے میں فکر مند ہوں' تو آپ میری طرف دیکھ کر حسب عادت مسکرائے' جیسا کہ میں اس مسکراہٹ کو دنیا میں جانتا تھا' پھر آپ نے فرمایا:

جب مجھے میری قبر میں اتارا گیا تو میں نے اپنے اللہ کو دیکھا' اور میں اپنے اصحاب' اہل اور پڑوسیوں سے جدا ہو گیا' اور اس

Marfat.com

نے فرمایا' تجھے میری طرف سے جزائے خیر ہو' میں راضی ہو گیا ہوں' اور یہ میرا عفو ورحمت تیرے پاس ہے' تو نے عفو ورضا کی امید پر ایک زمانہ تک مسلسل کوشش کی ہے' اور تو میری دوزخ سے بچایا گیا ہے' اور میری جنت میں داخل کیا گیا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے' میں خوفزدہ ہو کر بیدار ہو گیا' اور میں نے یہ اشعار لکھ لیے۔ واللہ اعلم

قاضی جمال الدین ابن الحرستانی:

عبدالصمد بن محمد بن ابی الفضل ابوالقاسم الانصاری ابن الحرستانی' دمشق کے قاضی القضاۃ' آپ ۵۲۰ھ میں پیدا ہوئے' آپ کا باپ اہل حرستان میں سے تھا' وہ باب توما کے اندر اترا' اور مسجد الزینبی کی امامت کرنے لگا' اور اس کے اس بیٹے نے بڑی اچھی پرورش پائی' آپ نے حدیث کا بہت سماع کیا' اور حافظ ابن عساکر کو اپنے بہت سے شیوخ میں شریک کیا۔ اور آپ خضر کے حجرہ میں سماع کروانے کے لیے بیٹھا کرتے تھے' اور وہیں آپ ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اور جامع مسجد میں آپ کی کوئی نماز فوت نہ ہوتی تھی' اور آپ کا گھر المحوریہ میں تھا' اور آپ نے المجلدیہ میں درس دیا۔ اور اس نیک اوّلیت پر آپ نے لمبا زمانہ گذارا۔ واللہ اعلم

اور آپ نے فیصلوں میں ابن ابی عصرون کی نیابت کی' پھر آپ نے اس کام کو چھوڑ دیا' اور اپنے گھر کے' اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے کے ہو رہے۔ پھر عادل نے قاضی ابن الزکی کو معزول کر دیا' اور آپ کو قضاء سونپ دی اور آپ کی عمر ۹۲ سال تھی' اور اس نے العزیزیہ کی تدریس بھی آپ کے سپرد کی' اور اسی طرح اس نے ابن الزکی سے التقویہ کا کام لے کر فخر الدین ابن عساکر کے سپرد کر دیا۔

ابن عبدالسلام نے بیان کیا ہے' کہ میں نے ابن الحرستانی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا' آپ کو امام غزالی کی الوسیط حفظ تھی' اور کئی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ آپ قاضیوں میں بڑے انصاف پسند اور حق پر قائم رہنے والے قاضی تھے' اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے' اور آپ کا بیٹا عماد الدین جامع دمشق میں خطیب تھا۔ اور اس نے مشیخہ اشرفیہ کو اپنی نیابت دے دی' اور قاضی جمال الدین فیصلوں کے لیے آپ کے مدرسہ مجاہدیہ میں بیٹھا کرتے تھے' اور سلطان نے آپ کے بڑھاپے کے پیش نظر آپ کو چادر اور تکیہ بھیجا۔ اور آپ کا بیٹا آپ کے سامنے بیٹھا کرتا تھا' اور جب اس کا باپ اٹھ جاتا' تو وہ اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھ جاتا' پھر آپ نے اپنے بیٹے کو کسی بات پر جو آپ کو اس کے متعلق معلوم ہوئی' اپنی نیابت سے معزول کر دیا' اور شمس الدین بن الشیرازی کو نائب مقرر کیا' اور وہ آپ کے سامنے مشرقی ایوان میں بیٹھا کرتا تھا اور آپ نے اس کے ساتھ شمس الدین ابن سناء الدولہ اور شرف الدین ابن الموصلی حنفی کو بھی نائب مقرر کیا' اور وہ مدرسہ کی محراب میں بیٹھتے تھے اور آپ دو سال چار ماہ مسلسل فیصلے کرتے رہے۔ پھر ۴ رذوالحجہ کو ہفتہ کے روز ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھایا گیا۔ پھر آپ کو قاسیون کے دامن کوہ میں دفن کر دیا گیا۔

امیر بدرالدین محمد بن ابی القاسم:

الہکاری بانی مدرسہ قدس' آپ بہترین امراء میں سے تھے' اور ہمیشہ شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے' فرنگیوں نے آپ کو طور کے قلعے میں قتل کر دیا' اور آپ کو قدس میں اپنی تیار کردہ قبر میں دفن کیا گیا جس کی آج تک زیارت کی جاتی ہے۔

Marfat.com

شجاع محمود المعروف بابن الدماع:

یہ عادل کے دوستوں میں سے تھا' اور اسے ہنسایا کرتا تھا' اور اس نے ان سے بہت سے اموال حاصل کیے اور اس کا گھر باب الفرنج کے اندر تھا' جسے اس کی بیوی عائشہ نے شافعیہ حنفیہ کے لیے مدرسہ بنا دیا اور اس پر وسیع زمین وقف کی۔

شیخہ صالحہ عابدہ زاہدہ:

دمشق کی عالمہ عورتوں کی شیخہ' اس نے ذہن اللوز کا لقب اختیار کیا دختر نور نجان' اور یہ اس کی آخر میں وفات پانے والی بیٹی تھی اور اس نے اپنے اموال کو اپنی مشہور بہن بنت العصبہ کی قبر پر وقف کر دیا۔

سنہ ۶۱۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو عادل فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لیے مرج الصفر میں مقیم تھا اور اس نے اپنے بیٹے معظم کو قلعہ طور کو ویران کر دینے کا حکم دیا' اور اس نے اسے ویران کر دیا۔ اور جو کچھ اس میں جنگی ہتھیار وغیرہ تھے' انہیں فرنگیوں کے خوف سے شہروں کی طرف اٹھا لایا' اور ربیع الاوّل میں فرنگی دمیاط آ گئے۔ اور انہوں نے جمادی الاوّل میں برج السلسلہ پر قبضہ کر لیا' اور وہ ایک مضبوط قلعہ تھا' اور وہ بلاد مصر کا قفل تھا۔ اور اس سال معظم اور فرنگیوں نے القیمون پر مڈبھیڑ کی' تو اس نے انہیں شکست دی۔ اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا' اور ایک سو الداویہ کو قیدی بنا لیا۔ اور ان کے سرداروں کو سرنگوں کر کے قدس لے گیا۔

اور اس سال موصل شہر میں اس کے بادشاہوں کے یکے بعد دیگرے مرنے کی وجہ سے بڑے مصائب آئے۔ یہ ملوک قرا ارسلان کے بیٹے تھے' اور ان کے باپ کا غلام بدر الدین لؤلؤ تمام امور پر متغلب ہو گیا۔ واللہ اعلم

اور اس سال شاہ روم کیکاریس سنجر' حلب کی مملکت پر قبضہ کرنے کے لیے آیا۔ اور شاہ سمیساط افضل بن صلاح الدین نے اس معاملے میں اس کی مدد کی۔ تو ملک اشرف موسیٰ بن عادل نے اسے اس بات سے روک دیا۔ اور اس نے شاہِ روم کو مغلوب کر لیا' اور اس کی فوج کو شکست دی' اور اسے ناکام و نامراد واپس کر دیا۔ اور اس سال اشرف نے اپنے مقبوضہ ممالک کے علاوہ سنجار شہر پر بھی قبضہ کر لیا۔

اور اس سال سلطان ملک عادل ابوبکر بن ایوب نے وفات پائی' اور فرنگیوں نے دمیاط پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ دمیاط کی سرحد سے بلاد مصر کو گئے' اور چار ماہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا' اور ملک کامل ان سے جنگ کرتا رہا اور انہیں روکتا رہا۔ پس انہوں نے برج السلسلہ پر قبضہ کر لیا اور وہ دیار مصر کے لیے قفل کی طرح ہے' اور وہ نیل میں جہاں وہ سمندر میں جا پڑتا ہے جزیرہ کے وسط میں ہے' اور وہاں سے وہ دمیاط کی طرف چلا جاتا ہے' اور دمیاط سمندر کے کنارے پر ہے' اور اس سلسلے کا کنارہ دوسری جانب ہے اور اس پر پل بنا ہوا ہے' اور ایک دوسرا سلسلہ سمندر میں سے نیل میں کشتیوں کو داخل ہونے سے روکنے کے لیے ہے۔ اور داخل ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ اور جب فرنگیوں نے اس برج پر قبضہ کر لیا تو مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گذری' اور جب مرج الصفر میں ملک عادل کو یہ خبر ملی تو اس نے ایک سخت آہ بھری اور مسلمانوں اور ان کے شہروں پر غم و افسوس کرتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ مارا' اور منشائے الٰہی کے مطابق اسی وقت مرض الموت نے اسے آ لیا۔

Marfat.com

اور جب ۷ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کا روز آیا' تو غالقین کی بستی میں فوت ہو گیا' اور اس کا بیٹا معظم سرعت کے ساتھ اس کے پاس آیا' اور اس نے اس کے ذخائر کو اکٹھا کیا' اور اسے اسٹریچر پر ایک خادم کے ساتھ یوں بھیجا' کہ گویا سلطان بیمار ہے۔ اور جب کوئی امیر اسے سلام کرنے آتا تو خصی اس کی طرف سے انہیں سلام پہنچاتا' گویا وہ سلام کا جواب دینے سے عاجز ہے' اور جب وہ اسے قلعہ میں لے گیا' تو اس نے ایک مدت تک اسے وہاں دفن کر دیا' پھر اسے عادلیہ کبیرہ میں اس کی قبر میں منتقل کر دیا' اور ملک سیف الدین ابوبکر بن ایوب بن شادی' بہترین' نیک سیرت' دیندار عقلمند' صابر اور باوقار بادشاہوں میں سے تھا' اس نے محرمات' شراب اور گانے بجانے کے آلات کو اپنی تمام مملکت سے ختم کر دیا' جو مصر کے دور دراز شہروں سے یمن' شام' جزیرہ اور تمام میدان تک پھیلی ہوئی تھی' اس نے حلب کے سوا' اسے اپنے بھائی صلاح الدین کے بعد حاصل کیا۔ اور اس نے حلب کو اپنے بھتیجے الظاہر غازی کے پاس رہنے دیا' اس لیے کہ اس نے اپنی بیٹی صفیہ الست خاتون کا اس سے نکاح کیا تھا۔ اور عادل' حلم' درگذر کرنے والا' اور مصیبت پر صبر کرنے والا تھا' اور خود اور اپنے بھائی کے ساتھ مل کر بہت جہاد کرنے والا تھا' وہ اس کے ساتھ تمام معرکوں میں حاضر ہوا' یا اکثر معرکوں میں شامل ہوا' جو فرنگیوں کے ساتھ ہوئے' اور اسے اس میں بڑی شہرت حاصل تھی' اور وہ بخیل شخص تھا۔ لیکن اس نے مصر میں گرانی کے سال فقراء پر بڑا مال خرچ کیا' اور حاجتمندوں کو بہت صدقہ دیا۔ پھر اس نے گرانی کے سال کے بعد دوسرے سال ایک لاکھ مسافروں' اور فقراء کے فوت ہو جانے پر انہیں کفن دیئے' اور وہ اپنی بیماری کے ایام میں بہت صدقہ دینے والا تھا۔ حتیٰ کہ جو کچھ اس کے جسم پر ہوتا اسے بھی اتار کر دے دیتا' اور اس نے اپنی سواریوں کو بھی صدقہ کر دیا' اور وہ بہت کھانے والا تھا۔ اور بکثرت روزے رکھنے کے باوجود صحت مند تھا' اور وہ ایک دن میں اچھے کھانے کھاتا تھا' پھر اس کے بعد نیند کے وقت ایک رطل دمشقی خشک میٹھا حلوہ کھاتا' اور بخار کے زمانے میں اس کے ناک میں ایک بیماری تھی' اور دمشق میں جب تک بخار کا زمانہ ختم نہ ہو جائے' وہ کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ اور مرج الصفر میں اس کے لیے خیمہ لگایا جاتا تھا۔ پھر وہ بعد ازاں شہر میں داخل ہوتا تھا۔

اس نے ۵۷ سال کی عمر میں وفات پائی' اور اس کے بہت لڑکے تھے۔ محمد الکامل حاکم مصر' عیسیٰ المعظم حاکم دمشق' موسیٰ اشرف حاکم جزیرہ وخلاط وحران' اور اوحد ایوب اس سے پہلے فوت ہو گیا تھا' اور فائز ابراہیم اور مظفر غازی حاکم الرہا' عزیز عثمان اور امجد حسن' معظم کے حقیقی بھائی تھے۔ مغیث محمود اور حافظ ارسلان حاکم جبیر' صالح اسماعیل' قاہر اسحاق' مجیر الدین یعقوب' قطب الدین احمد' اور خلیل یہ سب سے چھوٹا تھا۔ تقی الدین عباس یہ سب سے آخر میں وفات پانے والا تھا' جو ۶۶۰ھ تک زندہ رہا' اور اس کی بیٹیاں بھی تھیں جن میں سے زیادہ مشہور الست صفیہ خاتون تھی' جو حاکم حلب الظاہر غازی کی بیوی تھی' اور ملک عزیز کی والدہ تھی' جو ناصر یوسف کا باپ تھا' جس نے دمشق پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور اسی کی طرف ناصریتان منسوب ہیں' ایک دمشق میں ہے' اور دوسری دامن کوہ میں ہے' اور اس کو ہلاکو خان نے قتل کیا تھا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

فرنگیوں کے دمیاط پر قبضہ کرنے کا بیان:

جب عادل کی موت کی خبر مشہور ہوئی' اور اس کے بیٹے کامل کو پہنچی' تو وہ دمیاط کی سرحد پر فرنگیوں کے مقابل پڑاؤ کیے ہوئے تھا' اس خبر نے مسلمانوں کے اعضاء کو کمزور کر دیا' اور وہ بزدل ہو گئے۔ پھر کامل کو دوسری خبر ملی کہ امیر ابن المشطوب' جو مصر کا سب

Marfat.com

سے بڑا امیر تھا' نے کامل کی بجائے فائز کی بیعت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو وہ اکیلا ہی سواروں کا رسالہ لے کر مصر میں داخل ہو گیا۔ تاکہ وہ اس بڑی مصیبت کی تلافی کرے۔ اور جب فوج نے اسے اپنے درمیان میں نہ پایا تو اس کا نظام بگڑ گیا' اور انھوں نے خیال کیا کہ عادل کی موت سے بھی کوئی بڑا واقعہ رونما ہوا ہے پس وہ اس کے پیچھے گئے' اور فرنگی امن وامان کے ساتھ دیار مصر میں داخل ہو گئے۔ اور انہوں نے کامل کی چھاؤنی' اور اس کے برجوں پر قبضہ کر لیا' اور بڑی گڑبڑ پیدا ہو گئی' اور یہ عزیز وعلیم خدا کی تقدیر ہے۔ اور جب کامل مصر میں داخل ہوا' تو جو کچھ اس نے خیال کیا تھا' اس میں سے کچھ بھی واقع نہ ہوا تھا' اور یہ فرنگیوں کی ایک چال تھی' اور ابن المشطوب اس سے ڈر کر شام کی طرف بھاگ گیا۔ پھر وہ فوراً فوج کے ساتھ سوار ہو کر فرنگیوں کی طرف گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ معاملہ بڑھ گیا ہے' اور انہوں نے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا ہے اور بہت سی غنیمت حاصل کی ہے۔ اور وہاں جو بدو تھے' انہوں نے لوگوں کے اموال میں خرابی کی ہے' اور وہ ان کے لیے فرنگیوں سے بھی زیادہ نقصان دہ تھے۔ اور کامل' فرنگیوں کے بالمقابل اترا اور ان کو قاہرہ میں داخل ہونے سے روکنے لگا' اور اس سے قبل وہ انہیں سرحد میں داخل ہونے سے روکتا تھا' اور اس نے اپنے بھائیوں سے مدد مانگتے ہوئے انہیں لکھا کہ جلدی کرو جلدی کرو۔

فرنگیوں کے سارے مصری علاقے پر قبضہ کرنے سے قبل مسلمانوں کی مدد کو پہنچو' اور ہر جگہ سے اسلامی فوجیں اس کے پاس آ گئیں' اور سب سے پہلے اس کا بھائی اشرف اس کے پاس آیا' اللہ اس کے چہرے کو روشن کرے' پھر معظم آیا' اور فرنگیوں کے ساتھ ان کا جو معاملہ ہوا' اسے ہم ابھی اس سال کے بعد بیان کریں گے۔

اور اس سال بغداد کا احتساب' الصاحب محی الدین یوسف بن ابی الفرج ابن الجوزی نے سنبھالا' اور اس کے ساتھ ساتھ وہ وقت مقررہ پر اپنے باپ کے دستور کے مطابق وعظ بھی کرتا تھا۔ اور اس نے احتساب کے ملنے پر شکر ادا کیا۔ اور اس سال اس نے معظم کو بدری علاقے کی نگرانی سپرد کر دی' جو الشبیلہ کے سامنے اس پل کے پاس ہے' جو ثور پر واقع ہے' اور جسے جسر کحیل کہا جاتا ہے۔ اور وہ حسن بن الدایہ کی طرف منسوب ہے' وہ اور اس کا بھائی نور الدین محمود بن زنگی کے اکابر امراء میں سے تھا' اور اس نے ۶۴۰ھ کے دوران ایک جامع مسجد تعمیر کی جس میں وہ جمعہ کے روز خطبہ دیتا تھا۔

اور اس سال سلطان علاؤ الدین محمد بن تکش نے ملک عادل کی طرف ایلچی بھیجا' اور وہ مرج الصفر میں خیمہ زن تھا' تو اس نے ایلچی کے ساتھ اس کی طرف خطیب دمشق جمال الدین محمد بن عبدالملک الدولعی کو واپس بھیجا' اور شیخ الموفق عمر بن یوسف خطیب بیت الابار نے خطابت میں اس کی نیابت کی' اور اس نے اس کی طرف کام سنبھالتے ہوئے العزیزیہ میں اقامت اختیار کر لی۔ حتیٰ کہ وہ آ گیا' اور عادل فوت ہو چکا تھا۔

اور اس سال شاہ موصل ملک قاہر نے وفات پائی' اور اس کے چھوٹے بیٹے کو اس کی جگہ کھڑا کیا گیا' پھر وہ قتل ہو گیا۔ اور اتابکی گھرانے کی جمعیت پریشان ہو گئی' اور امور پر اس کے باپ کا غلام بدر الدین لولو متغلب ہو گیا۔ اور اس سال عادل کی موت کے بعد' بلاد مشرق سے وزیر صفی الدین عبداللہ ابن علی بن شکر کی واپسی ہوئی۔ اور اس بارے میں علم الدین نے اس کی مدح میں ایک خطبہ تیار کیا۔

اور مورخین نے بیان کیا ہے کہ وہ متواضع اور فقراء اور فقہاء سے محبت رکھتا تھا۔ اور جب وہ اپنی وزارت کی شان وشوکت

Marfat.com

کے ساتھ سوار ہو کر لوگوں کے پاس سے گذرتا تو انہیں سلام کہتا۔ پھر اس سال اسے مصیبت پہنچی' اور وہ یوں کہ کامل ہی اس کے دھتکارنے اور دور کرنے کا سبب تھا' اس نے اپنے بھائی معظم کو اس کے متعلق لکھا' تو اس نے اس کے اموال و ذخائر کی محافظت کی' اور اپنے بیٹے کو کچہریوں کی نگرانی سے معزول کر دیا' اور وہ اپنے باپ کی غیر حاضری میں اس کی نیابت کرتا تھا۔

اور اس سال کے رجب میں معظم نے گلوکارہ لونڈیوں' شراب' اور دیگر فواحش و منکرات کی دوبارہ کفالت دے دی جنہیں اس کے باپ نے ختم کر دیا تھا' اور کوئی شخص جسارت نہیں کر سکتا تھا کہ خفیہ حیلہ کے بغیر ایک کف بھر شراب دمشق لے جا سکے' اللہ تعالیٰ عادل کو جزائے خیر دے اور معظم نے جو کچھ کیا ہے اسے اس کی جزائے خیر نہ دے' اور معظم نے اس بارے میں یہ عذر کیا ہے' کہ اس نے یہ ناپسندیدہ فعل سپاہیوں کے لیے مال کی کمی اور فرنگیوں کے ساتھ جنگی اخراجات کی ضرورت کے لیے کیا ہے۔ اور یہ اس کی جہالت اور دینی کمی' اور معاملات کے نہ جاننے کی بات ہے۔ بلاشبہ یہ فعل دشمنوں کو ان پر غالب کرے گا' اور انہیں ان پر فتح دے گا اور بیماری کو ان پر قابو دے دے گا۔ اور سپاہیوں کو جنگ سے روک دے گا' اور وہ اس کے سبب پیٹھ پھیر جائیں گے۔ اور یہ وہ بات ہے جو گھروں کو برباد کر دیتی ہے' اور حکومتوں کو تبدیل کر دیتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ جب مجھے پہچاننے والا میری نافرمانی کرے گا تو میں اس پر اس شخص کو مسلط کر دوں گا جو مجھے نہیں پہچانتا۔ اور یہ بات کسی سمجھدار آدمی پر مخفی نہیں۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قاضی شرف الدین:

ابو طالب عبداللہ بن زین القضاۃ عبدالرحمٰن بن سلطان بن یحییٰ النحمی بغدادی نابینا' آپ علم الاوائل کی طرف منسوب ہوئے تھے۔ لیکن ظاہر یہ مذہب کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔

ابن الساعی نے آپ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ داؤدی المذہب تھے' اور ادب و اعتقاد کی رو سے معزی تھے۔ اس کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''میں جو تکلیف برداشت کر رہا ہوں' اس کی شکایت میں خدائے رحمان کے پاس کروں گا۔ اس روز وہ صبح کو تیز رفتار اونٹنیوں پر بھاگ گئے' میں نے تم سے پوچھا ہے کہ سواریوں کو کس نے باندھا ہے' اور تمہارا گذرنا فراق سے بھی زیادہ تلخ ہے۔ اور کیا دوری سے بھی کوئی بڑی ذلت ہے اور کیا ملاقات سے بڑھ کر بھی کوئی لذیذ عیش ہے''۔

عمادالدین ابوالقاسم:

عبداللہ بن الحسین بن الدامغانی الحنفی' بغداد کے قاضی القضاۃ تھے' آپ نے حدیث کا سماع کیا' اور امام ابوحنیفہ کے مذہب کے فقیہ تھے اور آپ تقریباً[1] ۴۱ سال بغداد میں قاضی رہے' آپ قابل تعریف سیرت' اور حساب و فرائض' اور ترکات کی تقسیم کے ماہر تھے۔

---

[1] مصری نسخے میں تقریباً سترہ سال ہے۔

Marfat.com

ابوالیمن نجاح بن عبداللہ حبشی:

السودانی خلیفہ ناصر کا غلام' اسے دارالخلافہ کا مسلمان بھی کہتے تھے' اور یہ خلیفہ سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ اور جب یہ فوت ہوا تو خلیفہ کو اس کا بہت غم ہوا' اور اس کے جنازہ کا دن' جمعہ کا دن تھا' اور اس کی نعش کے آگے ایک سو گائے' ایک ہزار بکری اور کھجوروں اور روٹیوں کے بوجھ تھے۔ اور خلیفہ نے تاج کے نیچے خود اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کی طرف سے دس ہزار دینار مزارات کو صدقہ دیا' اور اتنے ہی دینار حرمین کے مجاوروں کو دیئے' اور اپنے غلاموں کو آزاد کیا' اور اس کی طرف سے پانچ سو مجلدات وقف کیں۔

ابوالمظفر محمد بن علوان:

ابن مہاجر بن علی بن مہاجر موصلی' آپ نظامیہ میں فقیہ بنے' اور حدیث کا سماع کیا' پھر موصل کی طرف واپس آئے' اور وہاں اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن گئے۔ اور بدرالدین لؤلؤ وغیرہ کے مدرسہ میں فتویٰ وتدریس میں آگے بڑھ گئے' اور آپ صالح مرد دیندار شخص تھے۔

ابوالطیب رزق اللہ بن یحییٰ:

ابن رزق اللہ بن یحییٰ بن خلیفہ بن سلیمان بن رزق اللہ بن غانم بن غنائم التاخدری' محدث' جہاں گرد' مسافر' ثقہ' حافظ' ادیب شاعر' ابوالعباس احمد بن برتکش بن عبداللہ عمادی' آپ سنجار کے امراء میں سے تھے' اور آپ کا باپ ملک عمادالدین زنگی کے غلاموں میں سے تھا' اور یہ احمد دیندار' شاعر' بہت مالدار' اور بہت املاک کا مالک تھا۔ اور قطب الدین محمد بن عمادالدین زنگی نے اس کے اموال کی محافظت کی اور اسے قید خانے میں ڈال کر بھول گیا۔ اور یہ غم سے مر گیا' اس کے اشعار میں سے یہ شعر بھی ہیں۔

''میں نے اسے الوداع کہا' تو اس کے آنسو جدائی کے خوف سے اس کے رخساروں پر مل رہے تھے۔ اور وہ کہہ رہی تھی کہ عمر کا زیادہ فائدہ بخش حصہ تو گذر چکا ہے' آہستگی اختیار کر' اور جو عمر باقی رہ گئی ہے اس میں نیک عمل کر لے''۔

۶۱۶ھ

اس سال شیخ محی الدین ابن الجوزی محتسب بغداد نے معظم کے حکم کے برعکس' ناپسندیدہ امور کے ازالہ کرنے اور لہو ولعب کے سامان کو توڑنے کا حکم دے دیا' اور اس نے یہ حکم اس سال کے آغاز میں دیا۔

چنگیز خان کا ظہور اور تاتار کا دریائے جیحوں کو عبور کرنا:

اس سال تاتاریوں نے اپنے بادشاہ چنگیز خان کی صحبت میں اپنے ملک سے دریائے جیحون کو عبور کر لیا۔ اور یہ لوگ چین کے علاقے میں طمغاج کے پہاڑوں میں رہتے تھے اور ان کی زبان بقیہ تاتاریوں کی زبان سے مختلف تھی۔ اور یہ جنگ میں بڑے شجاع' بڑے صبر واستقلال والے تھے۔ اور دریائے جیحون میں ان کے دخول کا سبب یہ ہوا' کہ چنگیز خان نے اپنے تاجروں کو کثیر اموال کے ساتھ خوارزم شاہ کے علاقے کی طرف بھیجا' وہ اس کے پہناوے کے لیے کپڑوں کی پونجی بناتے تھے۔ اور اس کے نائب نے خوارزم شاہ کو خط لکھا' جس میں اس نے اسے ان اموال کے متعلق بتایا' جو ان کے پاس تھے' تو اس نے اسے پیغام بھیجا کہ وہ انہیں قتل

Marfat.com

کردے' اور جو کچھ ان کے پاس ہے اسے چھین لے۔ تو اس نے ایسے ہی کیا۔

اور جب چنگیز خان کو ان کی اطلاع ملی' تو اس نے خوارزم شاہ کو دھمکی دی' اور جو کچھ خوارزم شاہ نے کیا' وہ کوئی اچھا فعل نہ تھا۔ اور جب اس نے اسے دھمکی دی' تو کسی نے خوارزم شاہ کو مشورہ دیا' کہ وہ ان کے مقابلہ میں جائے۔ تو وہ ان کی طرف روانہ ہو گیا' اور وہ کشلی خاں کے ساتھ جنگ میں معروف تھے' پس خوارزم نے ان کے اموال لوٹ لیے' اور ان کے بچوں کو قیدی بنالیا۔ اور وہ لٹ پٹ کر اس کے مقابلہ میں آئے' اور چار دن اس سے ایسی جنگ کی' جس کی مثال نہیں سنی گئی۔ وہ اپنے حریم کے بچاؤ کے لیے جنگ کرتے تھے۔ اور مسلمان اپنی جانوں کو بچانے کے لیے مصروف پیکار تھے۔ اور جانتے تھے کہ جب وہ حکمران بن گئے' تو وہ ان کی بیخ کنی کر دیں گے۔ پس فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے' حتیٰ کہ گھوڑے خون میں پھسلتے پھرتے تھے اور تقریباً بیس ہزار مسلمان قتل ہو گئے۔ اور تاتاریوں کے مقتولین کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ تھی' پھر فریقین نے ایک دوسرے کو روکا' اور دونوں اپنے اپنے علاقے کی طرف واپس آ گئے' اور خوارزم شاہ اور اس کے اصحاب نے بخارہ اور سمرقند کی پناہ لے لی' اور سمرقند کو مضبوط کیا۔

اور جن جانبازوں کو وہ وہاں چھوڑ گیا تھا' ان کی کثرت میں کوئی کوتاہی نہ چھوڑی' اور اپنے ملک کو لوٹ آیا تاکہ بہت سی افواج کو تیار کرے۔ اور تاتاریوں نے بخارا کا قصد کیا' جہاں بیس ہزار جانباز موجود تھے' چنگیز خان نے تین دن اس کا محاصرہ کیا تو بخارہ کے باشندوں نے اس سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی' اور اس میں داخل ہو گیا۔ اور مکر و فریب سے ان سے اچھا سلوک کیا' اور قلعہ اس کے لیے رکاوٹ بن گیا' تو اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس نے اہل شہر کو اس کی خندق بھرنے کو کہا۔ اور تاتاری منابر اور اونٹنیوں کے بچوں کو لا کر انہیں خندق بھرنے کے لیے اس میں پھینک دیتے۔ اور انہوں نے دس دنوں میں اسے بزور قوت فتح کر لیا۔ اور جو لوگ اس قلعہ میں موجود تھے' انہیں قتل کر دیا' پھر وہ شہر کی طرف واپس آیا' اور اس نے شہر کے تاجروں کے مال کو چن لیا' اور اسے اپنے سپاہیوں کے لیے حلال کر دیا' اور انہوں نے شہر کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا' جن کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اور انہوں نے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا۔ اور ان کے اہل کی موجودگی میں ان کے ساتھ فواحش کا ارتکاب کیا۔ اور کچھ لوگ تو اپنی بیویوں کا تحفظ کرتے ہوئے قتل ہو گئے۔ اور کچھ کو انہوں نے قیدی بنالیا' اور انہیں طرح طرح کے عذاب دیئے۔ اور شہر میں مردوں' عورتوں اور بچوں کی بہت آہ و بکا ہو گئی۔ پھر تاتاریوں نے بخارا کے گھروں' مدارس اور مساجد میں آگ پھینکی' اور وہ جل کر ویران ہو گیا' اور اپنی چھتوں سمیت منہدم ہو گیا۔ پھر وہ اسے چھوڑ کر سمرقند کو پلٹے' اور جو کچھ انہوں نے کیا' اسے ہم آئندہ سال میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

اور اس سال کے آغاز میں اس نے بیت المقدس کی فصیل گرا دی' اور معظم نے اس خوف سے کہ کہیں فرنگی اس پر قابض نہ ہو جائیں' مشورہ کے بعد اس کے گرانے کا حکم دے دیا' بلاشبہ جب فرنگی اس پر قبضہ کر لیں گے' تو وہ اسے سارے شام پر قبضہ کرنے کا وسیلہ بنالیں گے۔ سو اس نے یکم محرم کو فصیل کو گرانا شروع کر دیا۔ اور وہاں کے باشندے فرنگیوں کے خوف سے کہ وہ رات اور دن کو ان پر حملہ کر دیں گے' ڈر کر بھاگ گئے' اور اپنے اموال اور اثاثے بھی چھوڑ گئے اور تمام شہروں میں بکھر گئے۔ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ تیل کا ایک قنطار دس دراہم میں' اور تانبے کا رطل نصف درہم میں فروخت ہوا۔ اور لوگوں نے صخرہ کے پاس اور مسجد اقصیٰ میں

Marfat.com

اللہ کے حضور آہ وبکا کی' اور یہ بھی معظم کا ایک برا فعل تھا۔ علاوہ ازیں اس نے گذشتہ سال اعلانیہ فواحش کا ارتکاب کیا تھا' اور ایک شاعر نے معظم کی ہجو کرتے ہوئے کہا ہے۔

اس نے رجب میں شراب کو جائز کیا' اور محرم میں قدس کو ویران کیا۔ اور اس سال فرنگیوں نے دمیاط شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور امان کے ساتھ اس میں داخل ہو گئے' اور اس کے باشندوں کے ساتھ خیانت کی' اور اس کے مردوں کو قتل کر دیا' اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ اور عورتوں کے ساتھ زنا کاری کی' اور جامع مسجد کے منبر' بچہ ہائے شتر' اور مقتولین کے سروں کو الجزائر کی طرف بھیج دیا اور جامع مسجد کو گرجا بنا دیا۔

اور اس سال معظم' قاضی زکی الدین بن الزکی سے ناراض ہو گیا' اور اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ اس کی پھوپھی ست الشام بنت ایوب اپنے اس گھر میں' جسے اس نے اپنے بعد مدرسہ بنا دیا تھا' بیمار ہو گئی' اور اس نے قاضی کو پیغام بھیجا' کہ وہ اسے وصیت کرنا چاہتی ہے۔ وہ گواہوں کے ساتھ اس کے پاس گیا تو اس نے اس کے کہنے کے مطابق وصیت لکھی' معظم نے کہا' وہ میری پھوپھی کے پاس میری اجازت کے بغیر جاتا ہے۔ اور وہ اور گواہ اس کی گفتگو سنتے ہیں؟

اتفاق سے قاضی نے العزیزیہ کے خزانچی سے اس کا حساب مانگا اور اسے اپنے سامنے کوڑوں سے مارا۔ اور معظم اپنے باپ کے زمانے سے اس قاضی سے بغض رکھتا تھا۔ اس موقع پر معظم نے قاضی کی طرف ایک بقچہ بھیجا' جس میں قباء اور ٹوپی تھی۔ قباء سفید اور ٹوپی زرد تھی۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سرخ اور میلے تھے۔ اور ایلچی نے سلطان کی طرف سے حلف اٹھایا کہ وہ ضرور ان دونوں کو پہن کر جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور یہ اللہ کا خاص فضل ہوا کہ یہ پیغام اسے اس وقت ملا' جب وہ اپنے باب البرید والے گھر کی ڈیوڑھی میں تھا اور وہ فیصلے کے لیے کھڑا تھا۔ اور اس نے ان دونوں کے پہننے اور ان میں فیصلہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ پایا۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوا۔ اور اسے مرض الموت نے آ لیا' اور اس کی وفات آئندہ سال صفر میں ہوئی۔ اور شرف بن عنین الزرعی شاعر نے درویشی اور عبادت کا اظہار کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اسی طرح جامع مسجد میں معتکف تھا' کہ معظم نے اس کے پاس شراب اور نرد بھیجی' تا کہ وہ ان سے تغافل کرے تو ابن عنین نے اسے لکھا۔

''اے ملک معظم' آپ نے جو بدعت ایجاد کی ہے' وہ ہمیشہ قائم رہے گی' اور بادشاہ آپ کے طریق پر چلیں گے۔ اور قاضیوں کو خلعت اور درویشوں کو تمغے دیں گے''۔

یہ بھی اس کا قبیح ترین فعل ہے' اور ابن الزکی کے چار نائب تھے' شمس الدین بن البشیر ازی امام مزار علی' آپ مزار پر کھڑکی میں فیصلے کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی سیاہ فرش کے سامنے برآمدے میں بھی آ جاتے تھے' شمس الدین ابن سنی الدولۃ' آپ الکلاسہ والی کھڑکی میں فیصلے کرتے تھے' جو الغزالیہ کے پاس صلاح الدین کی قبر کے سامنے ہے' کمال الدین مصری وکیل بیت المال' آپ مزار عثمان پر کمالی کھڑکی میں فیصلے کرتے تھے' شرف الدین موصلی حنفی' آپ جبرون میں مدرسہ طرخانیہ میں فیصلے کرتے تھے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ست الشام:

خاتون ست الشام بنت ایوب بن شادی دو مدرسوں البرانیہ اور الجوانیہ کو وقف کرنے والی' اور بادشاہوں کی بہن' اور ان کے بچوں کی پھوپھی' اور بادشاہوں کی ماں ہے۔ اس کے محارم ملوک میں سے ۳۵ بادشاہ تھے' جن میں اس کا سگا بھائی معظم توران شاہ بن ایوب شاہ یمن بھی تھا۔ اور وہ تین قبروں میں سے سامنے کی قبر میں اس کے پاس مدفون ہے۔ اور درمیان قبر میں اس کا خاوند' اور عمزاد ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ بن شادی شاہ حمص دفن ہے' اور اس نے اپنے بیٹے حسام الدین عمر بن لاجین کے بعد اس سے نکاح کیا تھا' اور اس کا بیٹا حسام الدین عمر تیسری قبر میں دفن ہے اور وہی درس کی جگہ کے نزدیک ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ قبرستان اور مدرسہ حسامیہ کی نسبت اس کے اسی بیٹے حسام الدین عمر بن لاجین کی طرف ہے۔ اور وہ اپنے ماموں صلاح الدین کے پاس اکابر علماء میں سے تھا۔ اور ست الشام بہت صدقہ کرنے والی' اور فقراء اور محتاجوں سے بہت حسن سلوک کرنے والی عورت تھی۔ اور وہ ہر سال اپنے گھر میں ہزاروں روپے کے سونے سے' مشروبات ادویات اور بوٹیاں وغیرہ تیار کر کے انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیتی تھی' اور اس کی وفات اس سال ۱۶ ذوالقعدہ جمعہ کے روز دن کے آخر میں اپنے اس گھر میں ہوئی' جسے اس نے مدرسہ بنا دیا ہے اور وہ شفا خانے کے پاس ہے۔ اور وہ شامیہ جوانیہ شفا خانہ ہے۔ اور اسے وہاں سے اٹھا کر شامیہ برانیہ میں اس کی قبر میں لایا گیا' اور اس کا جنازہ بڑا بھرپور تھا۔

ابو البقاء مؤلف الاعراب واللباب:

عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ' شیخ ابو البقاء البکری نابینا نحوی حنبلی' اعراب القرآن العزیز اور نحو کی کتاب اللباب کا مؤلف ہے' آپ نے مقامات اور زمخشری کی المفصل اور متنبی کے دیوان پر حاشیے لکھے ہیں' اور حساب کے بارے میں بھی آپ کی ایک کتاب ہے۔ آپ صالح اور دیندار شخص تھے' آپ نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی ہے' آپ لغت کے امام تھے۔ فقیہ' مناظر اصلیین اور فقہ کے ماہر تھے۔

قاضی ابن خلکان نے آپ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مقامات کی شرح میں بیان کیا ہے کہ عنقائے مغرب' اصحاب الرس کے پاس ایک بلند پہاڑ پر آیا کرتا تھا اور بسا اوقات ان کے بچوں کو بھی اچک کر لے جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے نبی حنظلہ بن صفوان کے پاس شکایت کی تو اس نے اس کے خلاف بددعا کی' تو وہ مر گیا۔

راوی بیان کرتا ہے' اس کا چہرہ انسان کے چہرے کی طرح تھا' اور اس میں ہر پرندے کی مثل پائی جاتی تھی۔ اور زمخشری نے اپنی کتاب ربیع الابرار میں بیان کیا ہے کہ عنقاء موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھا' جس کے ہر جانب پر تھے۔ اور اس کا چہرہ انسان کے چہرے کی طرح تھا۔ اور دیگر حیوانات کی مثل بھی اس میں بہت کچھ پایا جاتا تھا۔ اور وہ خالد بن سنان عبسی کے زمانے تک رہا۔ جو

Marfat.com

فترت کے زمانے میں ہوا ہے' اس نے اس کے خلاف بددعا کی' تو وہ مرگیا۔ واللہ اعلم

اور ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ المعز فاطمی کے پاس الصعید[1] سے ایک عجیب وغریب شکل کا پرندہ لایا گیا' جسے عنقائے مغرب کہا جاتا تھا' میں کہتا ہوں' خالد بن سنان اور حنظلہ بن صفوان دونوں زمانہ فترت میں ہوئے ہیں۔ حنظلہ ایک نیک آدمی تھے' مگر نبی نہیں تھے۔ اس لیے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں لوگوں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے زیادہ نزدیک ہوں' اس لیے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ اور یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

حافظ عماد الدین ابوالقاسم:

علی بن حافظ بہاؤ الدین ابی محمد قاسم بن حافظ کبیر ابوالقاسم علی بن حسن ہبۃ اللہ ابن عساکر دمشقی' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور سفر کیا۔ اور اس سال بغداد میں وفات پائی' اور آپ نے پنکھے کے بارے میں لطیف اشعار کہے ہیں۔

پنکھا ہر غم سے راحت دیتا ہے۔ اور تین ماہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ یعنی جون' جولائی اور اگست' اور ستمبر میں اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

ابن الداوی:

شاعر تھا' اور ابن الساعی نے اس کے اچھے اشعار کو بیان کیا ہے۔ اور ابوسعید بن الوزان الداوی' بغداد کا ایک معتبر شخص تھا۔ اس نے بخاری کو ابوالوقت سے سنا۔

اور ابوسعید محمد بن محمود بن عبدالرحمٰن اصلاً مروزی' اور پیدائش اور وفات کے لحاظ سے بغدادی ہے۔ یہ خوبصورت اور کامل اوصاف شخص تھا' اس کا خط بہت اچھا تھا۔ اور بہت سے علوم وفنون کو جانتا تھا' اور شافعی المذہب تھا۔ اور مسائل خلافیہ میں گفتگو کرتا تھا۔ اور خوش اخلاق آدمی تھا۔ اس کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''میں آسودہ حال' اور مشقت کرنے والے کے لیے رزق کی تقسیم کو عجیب خیال کرتا ہوں۔ مالدار احمق ہے۔ اور نادار احمق ہے۔ اور عقل قسمت کے بغیر ہے' اور اس کی ایک حد بھی ہے۔ تونگری اور فقر' جاہل اور عقلمند پر چھایا ہوا ہے۔ اور امور کا قبل وبعد اللہ ہی کے لیے ہے''۔

ابوزکریا یحییٰ بن قاسم:

ابن الفرج بن درع بن خضر شافعی' شیخ تاج الدین' کریت کا قاضی پھر آپ نے نظامیہ بغداد میں پڑھا' اور آدمی بہت سے علوم میں ماہر تھے۔ تفسیر' فقہ' ادب' لغت اور نحو وغیرہ' اور ان سب علوم میں اس کی تصنیفات بھی موجود ہیں۔ اور آپ نے اپنی تاریخ کو بہت اچھا تالیف کیا ہے' اور آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''آدمی کے لیے تنگی وفراخی اور خوشی اور غم کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمت کے شکر کا خواہاں ہے اور

---

[1] مصر کے چند شہروں کا نام الصعید ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

مصائب میں صبر کا خواہاں ہے۔ دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ' وہ ظاہر و باطن میں تجھ سے راضی ہو جائے گا۔
زمانہ نہ کسی سختی پر قائم رہتا ہے اور نہ کسی آسائش پر قائم رہتا ہے''۔

اسی طرح آپ کے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اگر محبت نے میرے خلاف یا میرے حق میں فیصلہ کیا ہے' تو اس نے فیصلے میں میرے خلاف یا میرے حق میں ظلم نہیں کیا۔

اے جمال یوسف کے حامل! تیرے پاس میرے لیے کوئی حیلہ نہیں رہا۔ اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص پیچھے سے پھٹی تھی' تو تیرے بارے میں دل آگے سے پھٹ گیا ہے''۔

صاحب الجواہر:

شیخ امام جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن نجم بن ساس بن نزار بن عشاکر بن عبداللہ بن محمد بن سلسن الجذامی المالکی الفقیہ' مصنف کتاب الجواہر الثمینہ فی مذہب عالم المدینہ' یہ کتاب فروع میں بہت فائدہ مند ہے۔ آپ نے اسے امام غزالی کی الوجیز کے طریق پر مرتب کیا ہے۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس میں آپ کے علم و فضل کی وسعت پائی جاتی ہے۔ اور مصر میں مالکی جماعت اس کے حسن اور کثرت فوائد کے باعث اسی پر جھکی رہتی ہے' آپ مصر میں مدرس تھے۔ اور آپ نے دمیاط میں وفات پائی ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

۶۱۷ھ

اس سال چنگیز خان مسمیٰ تموجین کی مصیبت عظیم اور ہمہ گیر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اس پر' اور اس کے ساتھی تاتاریوں پر لعنت کرے۔ اور ان کا معاملہ بڑھ گیا اور چین کے دور دراز علاقوں سے لے کر بلاد عراق اور اس کے اردگرد' حتیٰ کہ اربل اور اس کے مضافات تک ان کی خرابی نے شدت اختیار کر لی۔ اور انھوں نے اس ایک ہی سال میں عراق' جزیرہ' اور شام و مصر کے سوا' بقیہ ممالک پر قبضہ کر لیا۔ اور ان نواح میں جو اقوام خوارزمی' قنجان' الکرج اللان اور خزر وغیرہ آباد تھیں' ان سب کو مغلوب کر لیا۔ اور اس سال متعدد بڑے بڑے شہروں میں انہوں نے بے شمار مسلمانوں کو قتل کر دیا' مختصر یہ کہ وہ جس شہر میں بھی داخل ہوئے انہوں نے اس میں رہنے والے تمام جانبازوں' جوانوں اور بہت سی عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا' اور جس چیز کی انہیں ضرورت پڑی' اسے انہوں نے لوٹ کر تلف کر دیا۔ اور جس کی انہیں ضرورت نہ پڑی' اسے انہوں نے آگ لگا کر تباہ کر دیا' حتیٰ کہ وہ اس قدر ریشم اکٹھا کر لیتے تھے کہ اس کے اٹھانے سے عاجز آ جاتے تھے' اور اسے آگ لگا کر اس کا تماشہ دیکھتے تھے' اور گھروں کو برباد کر دیتے تھے۔ اور جس گھر کو برباد نہ کر سکتے' اسے آگ لگا دیتے' اور انہوں نے بہت سی مساجد اور جوامع کو نذر آتش کر دیا۔ اور وہ مسلمان قیدیوں کو پکڑ کر ان کے ذریعے جنگ کرتے اور محاصرہ کرتے۔ اور اگر وہ جنگ میں ان کی خیر خواہی نہ کرتے' تو انہیں قتل کر دیتے اور ابن اثیر نے اپنی کتاب الکامل میں' اس سال میں ان کے حالات کو بڑے خوب صورت انداز میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور اس عجیب و غریب مصیبت کی عظمت کے بیان میں بڑی پر ہیبت گفتگو کی ہے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا ہے' ہم کہتے ہیں۔ یہ فصل اس عظیم مصیبت اور بڑے حادثہ کے بیان پر مشتمل ہے' جس نے زمانے کو اس کی مثل پیش کرنے سے عاجز کر دیا ہے۔ یہ مصیبت عام طور پر مخلوق کے لیے اور خاص طور پر مسلمانوں کے لیے آئی۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے' اس وقت سے لے کر آج تک دنیا اس قسم کی مصیبت سے دوچار نہیں ہوئی' تو وہ سچا ہوگا' بلاشبہ تاریخ نے اس کے قریب قریب اور اس سے لگا کھانے والا بھی کوئی واقعہ بیان نہیں کیا۔

اور مؤرخین جو سب سے بڑا واقعہ بیان کرتے ہیں' وہ یہ کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کو قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو برباد کیا تھا۔ مگر ان ملعونوں نے جن شہروں کو برباد کیا' ان میں سے ہر شہر بیت المقدس کی نسبت کئی گنا بڑا تھا' اور جتنے آدمیوں کو انھوں نے قتل کیا' بنی اسرائیل کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ بلاشبہ جس ایک شہر کے باشندوں کو انہوں نے قتل کیا' وہ بنی اسرائیل سے زیادہ تھے' اور شاید لوگ یاجوج ماجوج کے حادثہ کے سوا' دنیا کے ختم ہو جانے تک اس کی مانند کوئی حادثہ نہ دیکھیں گے۔ اور دجال' اپنے پیروکاروں پر رحم کرے گا' اور اپنے مخالفوں کو ہلاک کرے گا۔ اور انہوں نے کسی پر رحم نہیں کیا' بلکہ مردوں' عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا' اور حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ دیئے۔ اور جو بچے رحم میں تھے انہیں بھی قتل کر دیا۔ اس حادثہ پر' جس کے شرارے اڑے' اور جس کا ضرر ہمہ گیر ہو گیا۔ اور وہ شہروں میں اس بادل کی مانند گیا' جس کی ہوا پشت پناہی کر رہی ہو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

یہ لوگ چین کی اطراف سے نکلے' اور انہوں نے بلاد ترکستان' مثلاً کاشغر اور بلاساغون کا قصد کیا۔ پھر وہاں سے ماوراء النہر کے علاقے مثلاً سمرقند اور بخارا وغیرہ میں آئے اور ان شہروں پر قبضہ کرنے لگے' اور ان کے باشندوں کے ساتھ وہ سلوک کرنے لگے' جسے ہم بیان کریں گے۔ پھر ان میں سے ایک طائفہ خراسان کی طرف آ گیا۔ اور وہ حکومت تخریب کاری' قتل اور لوٹ مار کے لحاظ سے ان کا کام تمام کرنے لگے' پھر وہاں سے وہ ری' ہمدان' بلد الجبل' اور اس کے شہروں سے عراق کی حد تک بڑھنے لگے۔ پھر وہ بلاد آذربائیجان اور آرانیہ کا قصد کرنے لگے اور ان کے اکثر باشندوں کو قتل کرنے لگے' اور ان کی دستبرد سے کوئی شاذ ہی بچ کر نکلا' اور یہ وہ بات ہے' جس کی مثل نہیں سنی گئی' پھر وہ دربند شروان کی طرف روانہ ہوئے' اور اس کے شہروں پر قبضہ کر لیا' اور ان کی دستبرد سے صرف وہ قلعہ بچا جس میں ان کا بادشاہ تھا اور اس کے پاس سے وہ اللان اور اللکز اور اس خطے میں جو مختلف اقوام تھیں' ان کے پاس آ گئے' اور انہیں خوب لوٹا اور قتل کیا اور برباد کیا' پھر وہ بلاد قبجاق کی طرف گئے جو ترکوں سے زیادہ تعداد میں تھے۔ پس انہوں نے ہر اس شخص کو قتل کر دیا جو ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور دیگر لوگ جنگلات کی طرف بھاگ گئے' اور انہوں نے انہیں اپنے شہروں کا بادشاہ بنا لیا۔ اور دوسرا طائفہ غزنی اور اس کے مضافات اور ان کے نزدیک جو ہندوستان کے شہر تھے اور سمبستان اور کرمان چلا گیا۔ اور انہوں نے وہاں پر اسی قسم کے' بلکہ ان سے بڑھ کر کام کیے۔ اور یہ وہ بات ہے جس کی مثل کانوں سے نہیں ٹکرائی۔ سکندر کے متعلق مؤرخین کا اتفاق ہے' کہ اس نے دنیا پر غلبہ پایا ہے۔ مگر اس نے بھی ایک سال میں دنیا پر غلبہ نہیں پایا۔ بلکہ اس نے تقریباً دس سال میں دنیا پر غلبہ پایا ہے اور کسی کو قتل نہیں کیا' بلکہ لوگوں کی اطاعت کو پسند کیا' اور انہوں نے معمورۂ عالم کے اکثر حصے پر' جو آبادی کے لحاظ سے بہترین اور زیادہ باشندوں والا' اور بہتر اخلاق و سیرت والا تھا تقریباً ایک سال میں غلبہ پایا۔ اور جن شہروں میں یہ نہیں پہنچ

Marfat.com

سکے' ان کے باشندوں میں سے ہر ایک ان سے خوفزدہ ہو کر اور ان کی آمد کے انتظار میں رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ طلوع آفتاب کے وقت اسے سجدہ کرتے تھے' اور کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیتے تھے' اور جو حیوانات اور مردار انہیں ملتا' سب کھا جاتے' اللہ ان پر لعنت کرے۔

ابن اثیر بیان کرتے ہیں' ان کی حکومت عدم مانع کی وجہ سے استوار ہوئی' اس لیے کہ سلطان خوارزم شاہ محمد نے دیگر حکومتوں کے بادشاہوں کو قتل کر دیا تھا' اور خود امور کو سنبھال لیا تھا۔ اور جب گذشتہ سال اس نے ان سے شکست کھائی' اور ان کے مقابلے سے عاجز آ گیا' اور وہ اس کے تعاقب میں آئے تو یہ بھاگ گیا اور معلوم نہیں کہ کہاں چلا گیا' اور کسی سمندری جزیرہ میں ہلاک ہو گیا۔ شہر خالی ہو گئے۔ اور ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ رہا' تا کہ اللہ اس بات کا فیصلہ کرے جو ہو کر رہنے والی ہے' اور اللہ ہی کی طرف سب امور کو لوٹایا جائے گا۔ پھر آپ نے جو کچھ مختصر طور پر بیان کیا ہے' اس کی تفصیل بیان کی۔

آپ نے سب سے پہلے اس بات کو بیان کیا ہے جسے ہم نے گذشتہ سال میں بیان کیا ہے کہ چنگیز خان نے اپنے تاجروں کو اپنا مال دے کر بھیجا کہ وہ اس کی قیمت سے لباس اور پہناوے اس کے پاس لائیں۔ اور خوارزم شاہ نے ان اموال کو چھین لیا' تو چنگیز خان کو اس پر غصہ آیا' اور اس نے اسے دھمکی دی تو خوارزم شاہ خود اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آیا' اور اس نے تاتاریوں کو کشلی خان کے ساتھ مصروف پیکار دیکھا' تو یہ ان کی عورتوں' بچوں اور بوجھوں کو لوٹ کر لے گیا' اور وہ اپنے دشمن پر غالب آ کر واپس چلے گئے' اور ان کے غیظ و غصے میں اضافہ ہو گیا' پس انہوں نے' اس نے اور ابن چنگیز خان نے تین دن جنگ کی' اور فریقین میں سے بہت سے آدمی مارے گئے۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے کو روکا۔ اور خوارزم شاہ اپنے ملک کی اطراف میں واپس آ گیا' اور اس نے انہیں' منبوط کیا۔ پھر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر اور مملکت میں شہر خوارزم شاہ میں واپس چلا گیا۔ اور چنگیز نے آ کر بخارا کا محاصرہ کر لیا۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے اسے صلح سے فتح کر لیا' اور اس کے باشندوں سے خیانت کی' حتیٰ کہ اس نے بخارا کے قلعے کو بھی بزور قوت فتح کر لیا' اور سب کو قتل کر دیا۔ اور اموال کو حاصل کیا۔ اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا' اور گھروں اور محلات کو تباہ کیا۔ اور وہاں پر بیس ہزار جانباز موجود تھے' مگر کوئی چیز ان کے کام نہ آئی۔

پھر اس نے سمرقند جا کر اس سال کی یکم محرم کو اس کا محاصرہ کر لیا' جہاں پر پچاس ہزار فوجی جانباز موجود تھے' جنہیں عذاب دیا گیا اور ستر ہزار عوام ان کے مقابلہ میں نکل آئے اور وہ ایک ہی ساعت میں قتل ہو گئے' اور پچاس نے اس کی طرف ایک ہزار سیڑھی پھینکی' تو اس نے ان کے ہتھیار' اور جن چیزوں سے وہ اپنی حفاظت کرتے تھے' انہیں چھین لیا' اور اسی روز انہیں قتل کر دیا' اور اس نے شہر کو مباح کر دیا' اور اس نے سب کو قتل کر دیا۔ اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ اور شہر کو نذر آتش کر کے' ویران کر کے چھوڑ دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

اور اسی لعنتی نے وہاں اقامت اختیار کر لی' اور شہروں کی طرف فوجیں روانہ کیں۔ اور ایک فوج کو بلاد خراسان کی طرف بھیجا۔ وہ اپنے آپ کو تاتار معزبہ کہتے تھے' اور دوسری فوج کو اس نے خوارزم شاہ کے پیچھے بھیجا' وہ بیس ہزار تھی' اور اسے کہا' خواہ وہ آسمان کے ساتھ بھی لٹکا ہو' اسے تلاش کرو اور پکڑو' پس وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ اور انہوں نے اسے پا لیا' اور ان کے اور ان کے

Marfat.com

درمیان دریائے جیحون حائل تھا' جس کے باعث وہ امن میں تھا۔ اور انہیں کشتیاں نہ ملیں تو انہوں نے اپنے لیے حوض بنائے' اور وہ ان پر ہتھیار رکھتے۔ اور ان میں سے ایک شخص اپنے گھوڑے کو چھوڑ دیتا' اور اس کی دم پکڑ لیتا اور گھوڑا اسے پانی میں کھینچ لے جاتا۔ اور وہ اس حوض کو کھینچتا جس میں اس کے ہتھیار ہوتے' حتیٰ کہ وہ سب کے سب دوسری جانب پہنچ گئے۔ اور خوارزم شاہ کو اس وقت پتہ چلا' جب وہ اسے جا ملے سو وہ ان کے خوف سے نیشاپور کی طرف بھاگ گیا' پھر وہاں سے کسی اور شہر کو چلا گیا' اور وہ اس کے پیچھے پیچھے تھے' اور وہ اسے آدمی اکٹھا کرنے کی مہلت نہیں دیتے تھے۔

اور جب کبھی وہ کسی شہر میں آتا' کہ اپنی فوجوں کو جمع کرے' تو وہ اسے آلیتے۔ اور وہ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جاتا۔ حتیٰ کہ وہ طبرستان کے سمندر پر سوار ہو کر اس کے جزیرہ کے ایک قلعے میں چلا گیا' اور وہیں مر گیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اس کے سمندر سوار ہونے کے بعد معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا' بلکہ وہ چلا گیا۔ اور معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلا گیا' اور کس جگہ بھاگ گیا۔ اور تاتاریوں نے اس کے ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ اور انہیں اس کے خزانے سے دس کروڑ دینار' اور الماس کے ایک ہزار بوجھ اور بیس ہزار گھوڑے اور خچر اور بہت سے غلام' لونڈیاں اور خیمے ملے۔ اور اس کے دس ہزار غلام تھے' ان میں سے ہر ایک بادشاہ کی مانند تھا۔ اور یہ سب منتشر ہو گئے اور خوارزم شاہ حنفی فقیہ اور فاضل شخص تھا' اور فنونِ علم میں اس کی مشارکات ہیں وہ اچھے فہم کا تھا اور اس نے وسیع علاقوں اور متعدد ممالک پر ۲۱ سال چند ماہ حکومت کی۔ اور اس کے بعد سلاجقہ میں سے اس سے بڑھ کر معزز اور عظیم بادشاہ کوئی نہیں ہوا۔ اس لیے کہ اس کی توجہ بادشاہت کی طرف تھی' لذات وشہوات کی طرف نہ تھی' اس لیے اس نے ان علاقوں کے بادشاہوں کو مغلوب کر لیا۔ اور اس نے الخطا پر زبردست جنگ مسلط کی' حتیٰ کہ بلاد خراسان' ماوراء النہر' عراق العجم وغیرہ ممالک میں اس کے سوا کوئی بادشاہ نہ رہا۔ اور تمام شہر اس کے نائبین کے قبضے میں تھے پھر وہ مازندران اور اس کے مضبوط قلعوں کی طرف گئے' جبکہ مسلمانوں نے انہیں صرف سلیمان بن عبدالملک کے زمانے میں ۹۰ھ میں فتح کیا تھا۔ اور انہوں نے انہیں تھوڑی سی مدت میں فتح کر لیا۔ اور جو کچھ ان میں تھا اسے لوٹ لیا' اور ان کے سب باشندوں کو قتل کر دیا۔ اور عورتوں کو قیدی بنایا اور جلایا۔ پھر وہ وہاں سے ری کی طرف گئے' اور انہیں راستے میں خوارزم شاہ کی ماں بہت سے اموال کے ساتھ ملی' تو انہوں نے ان سے اموال کو چھین لیا۔ اور ان میں ایسے نفیس اور نادر جواہر تھے جن کی مثل کہیں دیکھی نہیں گئی۔ پھر انہوں نے ری کا قصد کیا اور لوگوں کی غفلت کے وقت اس میں داخل ہو گئے' اور انہیں قتل کر دیا اور قیدی بنا لیا۔ پھر وہ ہمدان گئے۔ اور زنجان تک اس پر قبضہ کر لیا اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا۔ پھر وہ قزوین گئے اور اسے لوٹ لیا۔ اور تقریباً اس کے چالیس ہزار باشندوں کو قتل کر دیا۔ پھر انہوں نے بلاد آذربائیجان کا قصد کیا تو اس کے بادشاہ ازبکر بن البہلوان نے شراب نوشی اور برائیوں کے ارتکاب اور شہوات میں انہماک کے باعث مال دینے کی شرط پر ان سے صلح کر لی' اور وہ مال ان کو پہنچا دیا پس وہ اسے چھوڑ کر موقان کی طرف چلے گئے' اور الکرج نے دس ہزار جانبازوں کے ساتھ ان سے جنگ کی۔ اور وہ ایک لحظہ کے لیے بھی ان کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ حتیٰ کہ الکرج کو شکست ہو گئی' اور وہ اپنے کیل کانٹے سمیت ان کے مقابلے میں آ گئے' اور تاتاریوں نے انہیں دوسری جنگ میں نہایت بری طرح شکست دی۔

اس جگہ ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ ان تاتاریوں کے لیے وہ واقعہ ہوا ہے جس کی مثل قدیم وجدید زمانے میں نہیں سنی گئی۔

Marfat.com

ایک طائفہ حدود چین سے نکلتا ہے' اوران پر ایک سال بھی نہیں گزرتا' کہ اس کا ایک حصہ اس جانب سے بلاد آرمینیا کی حدود تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ہمذان کی جانب سے عراق سے آگے گذر جاتا ہے۔ اور قسم بخدا مجھے کچھ شک نہیں کہ زمانہ دراز کے بعد جو لوگ ہمارے بعد آئیں گے' اوراس واقعہ کو لکھا ہوا دیکھیں گے' وہ اس کا انکار کریں گے' اور اسے مستبعد قرار دیں گے۔ اور حق اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور جب وہ اسے مستبعد خیال کریں گے اور وہ دیکھیں گے کہ ہم سب نے اوران سب لوگوں نے جنہوں نے ہمارے زمانے کی تاریخ لکھی ہے وہ سب اس واقعہ کو جانتے ہیں جس کی شہرت کی وجہ سے عالم وجاہل اس کے جاننے میں برابر ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہ آدمی میسر فرمائے جو ان کی محافظت کریں۔ بلاشبہ انہیں دشمنوں سے اوران مسلمان بادشاہوں سے جن کی ہمت پیٹ اور فرج سے آگے نہیں بڑھی' بہت نقصان پہنچا ہے اور مسلمانوں کا بادشاہ خوارزم شاہ بھی نیست ونابود ہو چکا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے' یہ سال ختم ہوا تو وہ بلاد الکرج میں تھے' اور جب انہوں نے ان کی رکاٹ اور جنگ کو دیکھا کہ وہ لمبی ہوتی جارہی ہے' تو انہوں نے دوسروں کی طرف رخ کرلیا۔ اوران کا یہی دستور تھا' پس وہ تبریز چلے گئے۔ اور وہاں کے باشندوں نے مال پر ان کے ساتھ مصالحت کرلی' پھر وہ مراغہ کی طرف چلے گئے' اوراس کا محاصرہ کرلیا' اوراس پر مجانیق نصب کردیں' اور مسلمان قیدیوں کو ڈھال بنالیا اور شہر کی حکمران ایک عورت تھی۔ اور وہ لوگ کبھی اس کامیابی سے ہمکنار نہ ہوں گے جو اپنی حکومت عورت کے سپرد کر دیں گے۔ سو کچھ دنوں کے بعد انہوں نے شہر کو فتح کرلیا۔ اور اہل شہر میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کردیا' جن کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور انہوں نے ان سے بہت سی غنیمت حاصل کی اور اپنی عادت کے مطابق قیدی بھی بنائے۔ اللہ ان پر وہ لعنت کرے' جو انہیں جہنم میں داخل کردے' اور لوگ ان سے بہت ڈرتے تھے' حتیٰ کہ ان کا ایک شخص اس شہر کے ایک کوچے میں داخل ہوا' اور وہاں ایک سو آدمی موجود تھا۔ ان میں سے کسی کو اس کی طرف بڑھنے کی سکت نہ ہوئی۔ اور وہ مسلسل یکے بعد دیگرے انہیں قتل کرتا رہا' حتیٰ کہ اس نے سب کو قتل کردیا' اوران میں سے کسی نے اس پر ہاتھ نہ اٹھایا' اوراس اکیلے نے ہی اس کوچے کو لوٹ لیا' اوران کی ایک عورت مرد کے لباس میں ایک گھر میں داخل ہوئی' اور جو لوگ اس گھر میں موجود تھے' اس اکیلی نے ان سب کو قتل کردیا' پھر ایک قیدی کو' جو اس کے ساتھ تھا' پتہ چلا کہ یہ تو عورت ہے' تو اس نے اسے قتل کردیا۔ اللہ اس پر لعنت کرے۔

پھر انہوں نے اربل شہر کا قصد کیا' جس سے مسلمانوں کا دل تنگ پڑ گیا' اوراس نواح کے باشندوں نے کہا' یہ سخت مصیبت ہے۔ اور خلیفہ نے اہل موصل اور حاکم جزیرہ ملک اشرف کو خط لکھا کہ میں نے ایک فوج تیار کی ہے' تم بھی تاتاریوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ان کے ساتھ ہو جاؤ' تو اشرف نے معذرت کرتے ہوئے خلیفہ کو لکھا کہ وہ فرنگیوں کے مسلمانوں پر اچانک آپڑنے اور دمیاط کے چھین لینے کے باعث دیار مصر میں اپنے بھائی کامل کی طرف متوجہ ہے اوراس کے چھین لینے کے باعث وہ پورے دیار مصر کو چھیننے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اوراس کا بھائی معظم اپنے دونوں بھائیوں کامل اوراشرف کے لیے مدد طلب کرتے ہوئے والی حران کے پاس آیا' تاکہ وہ دمیاط میں فرنگیوں کو روکیں۔ اور وہ دیار مصر کی طرف روانگی کے لیے تیار تھا' اور خلیفہ نے مظفر الدین شاہ اربل کو خط لکھا کہ خلیفہ جن دس ہزار جانبازوں کی فوج کو بھیج رہا ہے وہ اس کے ہراول میں ہو۔ مگر ان میں سے صرف آٹھ سو سوار اس کے پاس آئے' پھر وہ اکٹھے ہونے سے پہلے تتر بتر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

لیکن اللہ تعالیٰ نے بچالیا' کہ اس نے تاتاریوں کے ارادے کو ہمذان کی طرف پھیر دیا' اور اہالیان ہمذان نے ان سے مصالحت کرلی' اور تاتاری ان کے ہاں رسالے کا رستہ چھوڑ گئے۔ پھر انہوں نے ان کے رسالے کے دستے کے قتل پر اتفاق کرلیا تو انہوں نے واپس آ کر ان کا محاصرہ کرلیا' حتیٰ کہ اسے بزور قوت فتح کرلیا' اور اس کے سب باشندوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ آذربائیجان کی طرف گئے۔ اور اردبیل اور تبریز کو فتح کیا' پھر بلقان کی طرف گئے' اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا' اور اسے نذر آتش کر دیا' اور وہ عورتوں سے زنا کرتے تھے' پھر انہیں قتل کر دیتے تھے' اور ان کے پیٹ پھاڑ کر بچے نکال لیتے تھے' پھر وہ بلاد الکرج کی طرف واپس لوٹے اور الکرج ان کے لیے تیاری کر چکے تھے۔ پس انہوں نے ان کے ساتھ جنگ کی' تو انہوں نے انہیں بھی بری شکست دی۔ پھر انہوں نے بہت سے شہروں کو وہاں کے باشندوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں کو قیدی بناتے ہوئے فتح کیا۔ اور وہ ان جوانوں کو بھی قیدی بناتے تھے جو قلعوں میں ان سے جنگ کرتے تھے' اور انہیں اپنے آگے بطور ڈھال استعمال کرتے تھے' اور ان کے ذریعے تیراندازی سے بچاؤ کرتے تھے' اور جوان میں سے بچ جاتا' اسے جنگ کے ختم ہونے کے بعد قتل کر دیتے۔

پھر وہ اللان اور قبجاق کے شہروں کی طرف گئے' اور ان سے شدید جنگ کی' اور انہیں شکست دی۔ اور انہوں نے قبجاق کے سب سے بڑے شہر سوداق کا قصد کیا' اور اس میں برطاسی قندر اور سنجاب کے بہت سے کپڑے اور سامان وغیرہ تھے' اور قبجاق نے روس شہروں کی پناہ لے لی اور وہ عیسائی تھے۔ انہوں نے تاتاریوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں ان سے اتفاق کیا۔ پس انہوں نے ان سے مڈبھیڑ کی۔ اور تاتاریوں سے انہیں نہایت بری شکست دی پھر وہ ۶۲۰ھ کی حدود میں بلغار کی طرف گئے۔ اور اس سب علاقے سے فارغ ہو کر اپنے بادشاہ چنگیز خان کے پاس لوٹ آئے۔ اللہ اس پر اور ان پر لعنت کرے۔

یہ سب کچھ تاتار مغربہ نے کیا۔ اور چنگیز خان نے اس سال ایک فوج کلانہ کی طرف اور دوسری فوج فرغانہ کی طرف بھیجی' اور انہوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ اور اس نے ایک اور فوج کو خراسان کی طرف بھیجا اور انہوں نے بلخ کا محاصرہ کرلیا' اور بلخ کے باشندوں نے ان سے مصالحت کرلی' اور اسی طرح انہوں نے بہت سے دیگر شہروں سے مصالحت کی' حتیٰ کہ وہ طالقان تک پہنچ گئے اور اس کے قلعے نے انہیں درماندہ کر دیا' اور وہ بہت مضبوط تھا۔ پس انہوں نے چھ ماہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے عاجز آ کر چنگیز خان کو خط لکھا' تو اس نے خود آ کر چار ماہ تک مزید اس کا محاصرہ جاری رکھا' حتیٰ کہ اس نے اسے بزور قوت فتح کرلیا۔ پھر اس نے ان تمام اشخاص کو' جو قلعہ اور شہر میں موجود تھے' مکمل طور پر سب خاص وعام کو قتل کر دیا۔

پھر انہوں نے چنگیز خان کے ساتھ مرو شہر کا قصد کیا۔ اور اس نے مرو سے باہر تقریباً دو لاکھ عرب اور دیگر جانبازوں کے ساتھ پڑاؤ کرلیا۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ عظیم جنگ کی حتیٰ کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی' انا للہ وانا الیہ راجعون' پھر انہوں نے پانچ دن تک شہر کا محاصرہ کیے رکھا اور اس کے نائب کو دھوکے سے اتار لیا۔ پھر اس سے اور اہل شہر سے خیانت کی' اور انہیں قتل کر دیا' اور ان سے غنیمت حاصل کی' اور ان سے اموال چھین لیے' اور انہیں طرح طرح کے عذاب دیئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک دن میں سات لاکھ انسانوں کو قتل کیا۔ پھر وہ نیشاپور گئے اور اس میں بھی وہی کام کیا جو اہل مرو کے ساتھ کیا تھا۔ پھر طوس گئے اور حضرت علی بن موسیٰ رضا کے مزار کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور خلیفہ رشید کی قبر کو بھی تباہ کر کے اسے ویران بنا کر چھوڑ دیا۔ پھر وہ غزنی گئے اور جلال الدین بن

Marfat.com

خوارزم شاہ نے ان سے جنگ کی' تو اس نے انہیں شکست دی۔ پھر یہ اپنے بادشاہ چنگیز خان کے پاس واپس آئے۔ اور چنگیز خان نے ایک اور فوج خوارزم شہر کی طرف بھیجی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر کے بزور قوت شہر کو فتح کر لیا۔ اور جو آدمی اس میں موجود تھے انہیں بری طرح قتل کر دیا' اور اسے لوٹ لیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا' اور اس پل کو بہا دیا جو جیحون کے پانی کو شہر سے روکتا تھا۔ پس اس کے مکانات اور تمام باشندے غرق ہو گئے پھر چنگیز خان کے پاس واپس آئے' اور وہ طالقان میں خیمہ زن تھا' اس نے ان میں سے ایک فوج کو غزنی کی طرف بھیج دیا۔ اور جلال الدین خوارزم شاہ نے ان سے جنگ کی۔ اور جلال الدین نے انہیں عظیم شکست دی۔ اور ان میں سے بہت سے مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا۔ پھر اس نے چنگیز خان کو چیلنج دیا کہ وہ خود اس سے جنگ کرنے کے لیے نکلے۔

چنگیز خان نے اس کا قصد کیا۔ اور دونوں آمنے سامنے ہوئے' اور جلال الدین کی کچھ فوج بکھر گئی اور لڑائی کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اور انہوں نے تین دن ایسی جنگ کی کہ اس کی مثل نہیں دیکھی گئی۔

پھر جلال الدین کے اصحاب کمزور پڑ گئے۔ اور وہ جا کر بحر ہند میں سوار ہو گئے۔ اور تاتاری غزنی کی طرف چلے گئے۔ اور انہوں نے اسے کسی رکاوٹ اور تکلیف کے بغیر قبضہ میں کر لیا' یہ سب یا اکثر واقعات اس سال میں ہوئے۔

اور اسی طرح اس سال اشرف موسیٰ بن عادل نے اپنے بھائی شہاب الدین غازی الملک کے لیے خلاط' میافارقین' اور بلاد آرمینیا کو چھوڑ دیا' اور اس کے عوض الرہا اور سروج کو لے لیا' اس لیے کہ وہ اپنے بھائی کامل کی مدد کرنے' اور فرنگیوں پر اس کے فتح پانے کی وجہ سے ان نواح کی حفاظت سے غافل ہو چکا تھا۔ اور سال کے محرم میں بغداد میں ہوا چلی اور بجلی چمکی' سخت کڑکیں سنی گئیں۔ اور غربی جانب لعون اور معین کے نزدیکی مینار پر بجلی گری' اور اس نے اسے توڑ دیا۔ پھر اسے ٹھیک کر دیا۔ اور بجلی زمین میں دھنس گئی۔ اور اس سال جامع دمشق کے تیسرے غربی برآمدے میں لوگوں کی رکاوٹ کے بعد حنابلہ کے لیے محراب نصب کر دیا گیا۔ اور ایک امیر نے ان کے لیے محراب نصب کرنے میں ان کی مدد کی' اور وہ امیر رکن الدین معظمی تھا۔ اور شیخ موفق الدین بن قدامہ نے اس میں نماز پڑھائی۔

میں کہتا ہوں' پھر ۷۳۰ھ کی حدود میں یہ محراب اٹھا دیا گیا۔ اور اس کے عوض باب الزیارۃ کے پاس انہیں محراب دیا گیا' جیسا کہ احناف کو ان کے محراب کے عوض جو جامع کی غربی جانب تھا باب الزیارۃ کے مشرق میں ایک نیا محراب دیا گیا۔ جب اس دیوار کو ناظر الجوامع تقی الدین مراحل کے ہاتھوں المنکزیہ کے زمانے میں جس میں وہ محراب موجود تھا' از سر نو تعمیر کیا گیا۔ اس کا بیان اپنے موقع پر آئے گا۔

اور اس سال شاہ نجار نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ اور وہاں ملک اشرف بن عادل با اختیار بادشاہ بن گیا۔ اور اس سال امیر عماد الدین بن المشطوب نے ملک اشرف سے منافقت کی' حالانکہ اس نے اسے پناہ دی تھی' اور اسے اس کے بھائی کامل کی ایذاء سے بچایا تھا۔ جب اس نے فائز کی بیعت کرنی چاہی تھی۔ پھر اس نے بلاد الجزیرہ کے علاقے میں فساد کرنے کی کوشش کی۔ پس اشرف نے اسے قید کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ غم' ذلت اور عذاب کے باعث مر گیا۔ اور اس سال کامل نے ان فرنگیوں پر' جو دمیاط پر قابض تھے' سخت

Marfat.com

حملہ کیا اور ان میں سے دس ہزار کو قتل کر دیا' اور ان سے ان کے اموال اور گھوڑے چھین لیے۔

اور اس سال معظم نے معتمد مفاخر الدین ابراہیم کو دمشق کی ولایت سے معزول کر دیا اور عزیز خلیل کو اس کا والی مقرر کر دیا۔ اور جب حاجی مکہ کو روانہ ہوئے تو ان کا امیر معتمد تھا اسے بہت بھلائی حاصل ہوئی' اس لیے کہ اس نے عبید مکہ کو حاجیوں کے لوٹنے سے روکا تھا کیونکہ انہوں نے قبل ازیں عراقی حاجیوں کے امیر اقباش الناصری کو قتل کر دیا تھا۔ اور وہ خلیفہ ناصر کے ہاں بڑے اور اہم امراء میں سے تھا' اس لیے کہ وہ امیر حسین بن ابی عزیز قتادہ بن ادریس' ابن مطاعن بن عبدالکریم علوی حسینی زیدی کو اس کے ساتھ معزول کرنے آیا تھا' تاکہ وہ اسے اس کے باپ کے بعد مکہ کی امارت دے دے۔ اور اس سال کے جمادی الاولیٰ میں اس کی وفات ہوگئی' اور اس بارے میں راجح نے جھگڑا کیا جو قتادہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا' اور اس نے کہا میرے سوا مکہ کا کوئی امیر نہ بنے گا' اور فتنہ پیدا ہوگیا جس سے نوبت بایں جا رسید کہ اقباش غلطی سے قتل ہوگیا۔ اور قتادہ حسینی زیدی اشراف کے اکابر میں سے تھا اور وہ عبید مکہ اور وہاں پر فساد کرنے والوں سے ناراضگی کے باعث عادل' منصف اور آسودہ تھا۔

پھر اس نے اس روش کے الٹ روش اختیار کر لی۔ اور ظلم کیا' اور نئے ٹیکس لگائے' اور کئی دفعہ حاجیوں کو لوٹا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے حسن کو اس پر مسلط کر دیا' اس نے اسے اور اس کے چچا' اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حسن کو بھی اسی طرح مہلت نہ دی بلکہ اس سے حکومت چھین لی' اور اسے بلاد میں دھتکار دیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ قتل ہوگیا' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ اور قتادہ رعب دار اور دراز قد شیخ تھا۔ اور وہ کسی خلیفہ اور بادشاہ سے نہ ڈرتا تھا۔ اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ ہر ایک سے امارت کا زیادہ حقدار ہے۔ اور خلیفہ چاہتا تھا کہ اگر وہ اس کے پاس آئے تو وہ اس کی عزت کرے اور وہ اس بات سے سخت انکار کرتا تھا۔ اور وہ کبھی کسی کے پاس نہیں گیا' اور نہ اس نے کسی خلیفہ اور بادشاہ کے آگے عاجزی کی اور ایک دفعہ خلیفہ نے اسے بلاتے ہوئے خط لکھا تو اس نے اسے لکھا۔

اور میرا پنجہ شیر کا ہے' جس کی گرفت سے میں ذلیل کرتا ہوں۔ اور میں مخلوق کے درمیان اس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اور شاہان زمین اس کی پشت کو چومنے لگے ہیں۔ اور اس کے پیٹ میں قحط زدوں کے لیے موسم بہار ہے۔ کیا میں اسے چکی کے نیچے لکھوں۔ پھر میں اس سے خلاصی پاؤں تو میں بیوقوف ہوں گا۔ اور میں ہر خطے میں کستوری ہوں جو مہکتی ہے اور تمہارے پاس ضائع ہو جاتی ہے۔

اور وہ ستر سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا' اور ابن اثیر نے اس کی وفات ۶۱۸ھ میں بیان کی ہے۔ واللہ اعلم

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک فائز

غیاث الدین ابراہیم بن عادل' اگر کامل' جلد اس کا تدارک نہ کرتا' تو دیار مصر پر اس کے باپ کے بعد اس کی حکومت امیر عماد الدین بن المشطوب کے ہاتھوں منظم ہوگئی تھی۔ پھر اس سال اس کے بھائی نے اسے ان دونوں کے بھائی اشرف موسیٰ کے پاس بھیجا

Marfat.com

اور اسے ترغیب دی کہ وہ فرنگیوں کے باعث جلد ان کے پاس آئے۔ اور وہ سنجاب اور موصل کے درمیان مر گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسے زہر دیا گیا۔ اور اسے سنجاب واپس کیا گیا اور وہیں وہ دفن ہوا۔

شیخ الشیوخ صدرالدین:

ابوالحسن محمد بن شیخ الشیوخ عمادالدین محمود بن حمویہ الجوینی' بنی ایوب کے ہاں یہ امارت کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور صدر الدین فقیہ اور فاضل شخص تھا' آپ نے مصر میں امام شافعی کی قبر اور حضرت حسینؓ کے مزار پر درس دیا۔ اور سعید السعداء کی مشیخت اور اس کی نگرانی سنبھال لی اور ملوک کے ہاں آپ کو بڑی عزت حاصل تھی' کامل نے اسے خلیفہ کے پاس فرنگیوں کے خلاف مدد طلب کرنے کے لیے بھیجا' اور آپ نے موصل میں اسہال سے وفات پائی' اور وہیں آپ کو بید مجنوں کی کٹی ہوئی شاخ کے پاس ۷۳ سال کی عمر میں دفن کیا گیا۔

صاحب حماہ:

ملک منصور محمد بن عبدالملک مظفر تقی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب آپ ایک فاضل شخص تھے' اور آپ کی تاریخ دس جلدوں میں ہے۔ اور آپ نے اس کا نام المضمار رکھا ہے' اور آپ شجاع اور شہسوار تھے' اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے ناصر قلج ارسلان نے حکومت سنبھالی۔ پھر کامل نے اسے اس سے معزول کر دیا' اور قید کر دیا' حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ اور آپ نے اپنے بھائی مظفر بن منصور کو امیر مقرر کیا۔

صاحب آمد:

ملک صالح ناصرالدین محمود بن محمد بن قرا ارسلان بن ارتق' آپ شجاع اور علماء کے محب تھے۔ اور اشرف موسیٰ بن عادل کے مصاحب تھے' آپ کئی بار اس کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا مسعود بادشاہ بنا۔ اور وہ بخیل فاسق تھا۔ پس کامل نے اسے اس کے ساتھ پکڑ لیا اور اسے مصر میں قید کر دیا۔ پھر اسے رہا کر دیا' اور وہ اپنے اموال لے کر تاتاریوں کے پاس چلا گیا تو انھوں نے اس سے وہ اموال چھین لیے۔

شیخ عبداللہ الیونینی:

آپ کا لقب اسد الشام ہے' اور آپ بعلبک کی بستی یونین سے تعلق رکھتے ہیں' اور آپ کی ایک خانقاہ بھی تھی' جس کی زیارت کی جاتی تھی۔ اور آپ عبادت وریاضت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے مشہور کبار صالحین میں سے تھے۔ اور زہد و ورع میں آپ بلند ہمت تھے۔ اس طرح آپ کوئی چیز جمع نہ کرتے تھے۔ اور نہ مال اور کپڑے کے مالک تھے' بلکہ عاریۃً کپڑے لے کر پہنتے تھے' اور گرمیوں میں ایک قمیص سے' اور سردیوں میں اس کے اوپر ایک کمبل سے تجاوز نہ کرتے تھے۔ اور آپ کے سر پر بکری کی کھال کی ٹوپی ہوتی تھی' جس کے بال باہر ہوتے تھے' اور آپ کسی غزوہ سے الگ نہیں رہتے تھے۔ اور آپ ۸۰ رطل کی کمان سے تیر اندازی کرتے تھے۔ اور بعض اوقات آپ جبل لبنان میں پناہ لیتے تھے۔ اور سردیوں میں العاسر یا کے چشموں کے پاس ان کا پانی گرم ہونے کی وجہ سے پہاڑ کے دامن میں آ جاتے تھے' جو دمشق کے مشرق میں دومہ بستی کے نزدیک ہے۔ اور لوگ وہاں آپ کی

Marfat.com

ملاقات کے لیے آتے تھے۔ اور کبھی آپ دمشق آ جاتے اور قادسیہ کے نزدیک قادسیون کے دامن میں اترتے تھے۔ اور آپ صالح احوال ومکاشفات کے حامل تھے' اور آپ کو اسد الشام کہا جاتا تھا۔

شیخ ابوالمظفر سبط ابن الجوزی نے قاضی جمال الدین یعقوب حاکم کرک البقاع سے روایت کی ہے' کہ آپ نے ایک دفعہ شیخ عبداللہ کو سفید پل کے پاس وضو کرتے دیکھا کہ ایک نصرانی کا گذر ہوا' اور اس کے پاس ایک خچر کا بوجھ شراب تھی۔ اور جانور نے پل کے پاس ٹھوکر کھائی اور بوجھ گر پڑا' اور اس نے شیخ کو دیکھا' اور وہ آپ کو پہچانتا نہ تھا اور آپ اس وقت وضو سے فارغ ہو چکے تھے' اس نے بوجھ اٹھانے کے لیے آپ سے مدد طلب کی تو شیخ نے مجھے بلا کر فرمایا' اے فقیہ آؤ' اور اس بوجھ کو اٹھا کر جانور پر رکھنے میں ہماری مدد کرو' اور نصرانی چلا گیا تو میں اس بات سے حیران ہوا' اور میں نے مدینہ جاتے ہوئے اس بوجھ کا پیچھا کیا۔ اور وہ اس کے ہاتھ عقبہ تک پہنچ گیا' اور وہاں اسے شراب فروش کے پاس لے گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ سرکہ ہے' شراب فروش نے اسے کہا' تو ہلاک ہو جائے یہ سرکہ ہے' نصرانی نے کہا میں جانتا ہوں کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ پھر جانور کو اس نے ایک سرائے میں باندھا اور صالحیہ کی طرف لوٹ آیا۔ اور شیخ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے اسے پہچان لیا اور وہ اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ اور اس کے احوال وکرامات بہت زیادہ ہیں' اور آپ اپنے پاس آنے والے کسی شخص کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اور فرماتے تھے لوگ صرف رب العالمین کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور امجد جب آپ کے پاس آتا تو آپ کے سامنے بیٹھ جاتا' اور آپ اسے کہتے' اے امجد' تو نے ایسے ایسے کیا ہے۔ اور آپ نے اسے جو حکم دینا ہوتا اسے حکم دیتے' اور جس سے منع کرنا ہوتا' اس سے منع کر دیتے۔ اور آپ جو کچھ اسے کہتے' وہ اس پر عمل کرتا۔ اور یہ سب کچھ اس کے صدق وزہد' تقویٰ اور طریق کے باعث تھا' اور آپ فتوحات کو قبول کر لیتے تھے' اور ان میں سے کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرتے تھے۔ اور جب آپ کو سخت بھوک لگتی تو بادام کا ایک پتہ لے کر اسے رگڑتے اور منہ میں ڈالتے' اور اس کے اوپر ٹھنڈا پانی پی لیتے۔

مؤرخین نے بیان کیا ہے' کہ آپ بعض سالوں میں فضا میں حج کیا کرتے تھے' اور ایسا بہت سے درویشوں اور نیک بندوں کے لیے وقوع میں آیا ہے' مگر ہمارے اکابر علماء میں سے کسی ایک کی طرف سے ہمیں ایسی بات نہیں پہنچی۔ اور سب سے پہلے یہ بات حضرت حبیب عجمی کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔ آپ حضرت حسن بصریؒ کے اصحاب میں سے تھے۔ پھر آپ کے بعد ہونے والے صالحین سے بھی یہ بات پہنچی ہے' اللہ ان سب پر رحم فرمائے۔

اور جب اس سال کے ۱۰ ذوالحجہ کو جمعہ کا دن آیا' تو عبداللہ الیونینی نے صبح کی نماز اور جمعہ کی نماز جامع بعلبک میں پڑھی۔ اور آپ اس دن نماز سے قبل حمام میں داخل ہوئے اور آپ تندرست تھے' اور جب آپ نماز سے واپس آئے' تو آپ نے شیخ داؤد سے فرمایا' وہ مردوں کو غسل دیا کرتا تھا' دیکھئے' تم کل کیسے ہو گے۔ پھر شیخ اپنے زاویہ میں چلے گئے۔ اور یہ رات ذکر الٰہی کرتے' اور اپنے اصحاب کو' اور ان لوگوں کو جنہوں نے آپ سے ادنیٰ سی نیکی بھی کی تھی یاد کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے گزاری' جب صبح کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' اور پھر ٹیک لگا کر ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر ذکر الٰہی کرنے لگے' اور اسی حالت میں بیٹھے ہوئے فوت ہو گئے اور نیچے نہ گرے' اور نہ ہی آپ کے ہاتھ سے تسبیح گری۔

Marfat.com

اور جب شاہ بعلبک ملک امجد کو اطلاع ملی تو اس نے آ کر آپ کو اسی حالت میں دیکھا اور کہنے لگا' اگر ہم آپ پر اسی طرح عمارت تعمیر کرتے' تو لوگ اس سے ایک نشان دیکھتے' اسے کہا گیا کہ یہ بات سنت نہیں ہے تو وہ ایک طرف ہو گیا۔ اور آپ کو کفن دیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی' اور اسی بادام کے درخت تلے آپ کو دفن کیا گیا جس کے نیچے بیٹھ کر آپ ذکر الٰہی کرتے تھے' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' اور آپ کی قبر کو روشن کرے۔ اور آپ کی وفات ہفتہ کے روز ہوئی' اور آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔ اور شیخ محمد فقیہ الیونینی آپ نے تلامذہ میں شامل تھے' اور جس شخص کی پناہ میں وہ تھے' وہ بعلبک شہر کے ان مشائخ کا دادا ہے۔

ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن ابی بکر:

المجلی الموصلی' آپ ابن الجہنی کے نام سے مشہور ہیں اور آپ ایک فاضل نوجوان تھے۔ آپ نے موصل کے لیڈر بدرالدین لؤلؤ کی انشاء کی کتابت سنبھالی' اور آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''میری جان اس پر فدا ہو' جس کے بارے میں میں نے غور وفکر کیا ہے۔ اور میں حیرت کے سمندر میں ڈوب چلا تھا۔ وہ رات کو صبح پر' اور صبح کو چاند پر' اور چاند کو شاخ پر اور شاخ کو خیال پر' اور خیال کو ٹیلے پر ظاہر کرتا ہے''۔

۶۱۸ھ

اس سال تاتاریوں نے بہت سے شہروں کلادہ' ہمدان' اردبیل' تبریز اور گنجہ پر قبضہ کر لیا' اور ان کے باشندوں کو قتل کر دیا' اور جو کچھ ان میں موجود تھا اسے لوٹ لیا' اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا۔ اور بغداد کے نزدیک آ گئے' جس سے خلیفہ گھبرا گیا۔ اور اس نے بغداد کو مضبوط کیا' اور فوجوں سے امداد لی۔ اور لوگوں نے نمازوں اور اوراد میں عاجزی اختیار کی' اور اس سال انہوں نے الکرج اور اللان کو مغلوب کر لیا۔ پھر انہوں نے قبجاق سے جنگ کر کے انہیں شکست دی اور اسی طرح روس کے ساتھ کیا۔ اور جو چیز ان کے ہاتھ لگی' انہوں نے لوٹ لی' پھر انہوں نے ان کے ساتھ جنگ کی' اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ اور اس سال معظم اپنے بھائی اشرف کے پاس گیا' اور اپنے بھائی کامل کے لیے مہربانی کا طالب ہوا۔ اور اس کے دل میں اس کے متعلق رنج تھا' پس اس نے اس رنج کا ازالہ کر دیا' اور دونوں اکٹھے ہو کر ان فرنگیوں کے خلاف جنہوں نے دمیاط کی سرحد پر قبضہ کر کے وہاں پر ۶۱۴ھ میں اپنی حکومت مضبوط کر لی تھی۔ کامل کی معاونت کے لیے دیار مصر کی طرف گئے' اور بعض اوقات اس نے انہیں پیشکش کی کہ وہ بیت المقدس اور تمام وہ ساحلی علاقے جنہیں صلاح الدین نے فتح کیا ہے انہیں واپس کر دیتا ہے اور وہ دمیاط کو چھوڑ دیں' مگر انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور ایسا نہ کیا' پس اللہ کے فیصلے کے مطابق انہیں خوراک کی تنگی ہو گئی۔ اور ان کے پاس غلے کی کشتیاں آئیں' تو بحری بیڑے نے انہیں پکڑ لیا۔ اور ہر جانب سے دمیاط کی اراضی میں پانی چھوڑ دیا' اور اس کے بعد انہیں اپنے بارے میں تصرف کرنے کی سکت نہ رہی' اور دوسری جانب سے مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ وہ انہیں مجبور کر کے تنگ ترین جگہوں پر لے گئے۔ اس موقع پر انہوں نے بلا معاوضہ مصالحت کی طرف رجوع کیا اور ان کے پیشرو اس کے پاس آئے تو اس کے دونوں بھائی معظم عیسیٰ اور موسیٰ اشرف بھی اس کے پاس موجود تھے۔ اور وہ دونوں اس کے سامنے کھڑے تھے' اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ پس کامل کی منشاء کے مطابق صلح طے ہو گئی۔ اللہ اس کے چہرے کو روشن کرے' اور فرنگی ملوک' اور تمام افواج اس کے سامنے کھڑی تھیں۔ اور اس نے ایک عظیم

Marfat.com

دسترخوان پھیلا دیا' اور اس پر مومن' کافر' اور نیک اور بد جمع ہو گئے۔ اور راجع الحلی شاعر نے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے۔

مبارک ہو' بلاشبہ سعد نے ہمیشہ راحت دی ہے اور اللہ نے فتح کا وعدہ پورا کر دیا ہے پس الٰہ العالمین نے روشن فتح' انعام اور دائمی عزت دی ہے' تر شروئی کے بعد زمانے کا چہرہ چمک اٹھا ہے' اور شرک کا چہرہ' تاریکی سے سیاہ ہو گیا ہے۔ اور جب عظیم سمندر نے اپنے سرکش اہل کے ساتھ سرکشی کی اور کشتیوں کو جھاگ دار کر دیا' تو اس نے اس دین کی مدد کے لیے ایک ایسے شخص کو کھڑا کر دیا جس کا عزم سونتی ہوئی تلوار کی طرح تھا۔ اور ان میں سے صرف مرنے والے کے خاک میں پڑے ہوئے عضو نے نجات پائی۔ یا اس کے عضو نے' جسے تو نے بیڑیوں میں دیکھا' اور کائنات کی زبان نے مشرق و مغرب میں اپنی آواز بلند کر کے اعلان کیا کہ اے عیسیٰ کے پرستارو! بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی جماعت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے۔

ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس موقع پر شاعر نے معظم عیسیٰ' اشرف موسیٰ' اور کامل محمد کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ یہ ایک شاندار اتفاق ہے' اور یہ اس سال کی ۱۹ رجب بدھ کے روز کا واقعہ ہے۔ اور فرنگی عکا وغیرہ کو واپس آ گئے۔ اور معظم شام کی طرف لوٹ گیا۔ اور اشرف اور کامل نے اپنے بھائی معظم سے صلح کر لی۔ اور اس سال ملک معظم نے کمال الدین مصری کو دمشق کا قاضی مقرر کیا جو دمشق میں بیت المال کا وکیل تھا' اور یہ ایک یگانہ فاضل تھا جو ہر جمعہ کو نماز سے قبل مناویزات کے اندراج کے بعد' العادلیہ میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور اس کے پاس تمام مراکز کے گواہ حاضر ہوتے تھے' حتیٰ کہ لوگوں کے لیے ایک ہی گھڑی میں ان کی درخواستوں کے اندراج کا کام آسان ہو جاتا تھا۔ جزاہ اللہ خیراً

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

یاقوت کاتب موصلی:

امین الدین جو طریقہ ابن البواب کے نام سے مشہور ہے' ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس کے زمانے میں اس کے پائے کا کوئی شخص نہ تھا' اور اسے بہت فضائل حاصل تھے' اور لوگ اس کی تعریف میں متفق ہیں' اور یہ بہت اچھا آدمی تھا اور نجیب الدین واسطی نے اس کے بارے میں ایک مدحیہ قصیدہ کہا ہے۔

وہ نادر علوم کا جامع ہے' اور اگر وہ نہ ہوتا تو فضائل کی ماں بچے گم کر دیتی' وہ صاحب قلم ہے جس کے لعاب سے شیر خوف کھاتے ہیں۔ اور فوجیں ذلیل ہو کر اس کے آگے جھکتی ہیں اور جب اس کے سفید دانت' سیاہی میں ہنستے ہیں تو نیزے اور تلواریں شرمندہ ہو جاتی ہیں' تو ماہ تمام اور کاتب ابن ہلال ہے۔ اور اپنے باپ کی طرح جو کام سنبھالتا ہے' اس پر فخر نہیں کرتا اگر وہ بہتر ہے تو تو فضیلت کے لحاظ سے اولیٰ ہے' اور تو نے سبقت کی اور نماز پڑھی ہے۔

جلال الدین حسن:

آپ اسماعیلیہ کے لیڈر حسن بن صباح کی اولاد میں سے تھے' آپ نے اپنی قوم میں شعائر اسلام کو نمایاں کیا اور زواجر شرعیہ کے ساتھ حدود اور محرمات کی پاسبانی کی۔

Marfat.com

شیخ صالح:

شہاب الدین محمد بن خلف راجح مقدسی' حنبلی زاہد' عابد' درویش' آپ جمعہ کے دن جامع مظفری میں منبر خطابت کے نچلے زینے پر بیٹھ کر لوگوں کو حدیث سنایا کرتے تھے' اور آپ نے کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور سفر کیے۔ اور پچاس راتوں میں مقامات حریری کو حفظ کیا۔ اور آپ فطرۃً دانشمند تھے۔

خطیب موفق الدین:

ابوعبداللہ عمر بن یوسف بن یحییٰ بن عمر کاملی مقدسی' خطیب بیت الابار آپ نے دمشق میں خطیب جمال الدین الدولعی کی اس وقت نیابت کی جب وہ ایلچیوں کے ساتھ خوارزم شاہ کے پاس گئے' حتیٰ کہ واپس آ گئے۔

محدث تقی الدین ابوطاہر:

اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن بن الانماطی' آپ نے حدیث پڑھی' اور سفر کیے اور اسے لکھا۔ آپ کا خط نہایت عمدہ تھا۔ اور علوم حدیث میں آپ ماہر تھے' اور حدیث کے حافظ تھے۔ اور شیخ تقی الدین ابن الصلاح آپ کی تعریف کیا کرتے تھے' اور آپ کی کتب الکلاسہ میں مغربی گھر میں تھیں' جو ملک محسن بن صلاح الدین کی ملکیت تھا' پھر آپ نے اسے ابن النماطی سے لے کر شیخ عبدالصمد الدکائی کے سپرد کر دیا۔ اور اس کے بعد وہ آپ کے اصحاب کے پاس رہا۔ آپ کی وفات دمشق میں ہوئی' اور صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور جامع مسجد میں شیخ موفق الدین نے آپ کا جنازہ پڑھایا' اور باب النصر میں شیخ فخر الدین بن عساکر نے' اور قبرستان میں قاضی القضاۃ جمال الدین مصری رحمہ اللہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔

ابوالغیث شعیب بن ابی طاہر بن کلیب:

ابن المقبل نابینا شافعی فقیہ' آپ نے بغداد میں وفات تک اقامت اختیار کیے رکھی۔ اور آپ کے فضائل اور رسائل بھی ہیں۔ اور آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اگر تم لوگوں کے منتظم ہو تو شرفاء کے جود وسخاوت کے ساتھ منتظم بنو۔ کمینے لوگوں کو ذلت کے ساتھ چلاؤ' وہ اس سے درست ہو جائیں گے۔ بلاشبہ ذلت' دین وحسب میں گرے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنے والی ہے''۔

ابوالعز شرف بن علی:

ابن ابی جعفر بن کامل الخالصی المقری نابینا شافعی فقیہ' آپ نے نظامیہ میں فقہ سیکھی' اور حدیث کا سماع کیا' اور اسے روایت کیا اور حسن بن عمرو حلبی کے حوالے سے یہ اشعار سنائے۔

''تم میرے سامنے آ کھڑے ہوئے' حالانکہ گھر دور تھے۔ میرے تصور میں آیا کہ دل کو تم سے کوئی مطلب ہے' اور میرے دل نے باوجود ہمارے درمیان دوری ہونے کے تم سے سرگوشی کی۔ اور تم لفظاً وحشت محسوس کرنے لگے' اور معناً مانوس ہو گئے''۔

Marfat.com

ابوسلیمان داؤد بن ابراہیم:

ابن منذار الجبلی' آپ مدرسہ نظامیہ کے دہرائی کرانے والوں میں سے تھے۔اور آپ نے جو اشعار سنائے وہ یہ ہیں۔

''اے جمع کرنے والے اپنی لگام کو روک' بلاشبہ زمانے کی سواریاں ٹھوکر کھاتی اور کوتاہی کرتی ہیں' اور جب زمانہ خیانت اور کوتاہی کرے گا تو تو عنقریب ندامت سے دانت پیسے گا۔اور تیری گمراہی کے بعد تجھے صحیح نصیحت کرنے والا ملے گا لیکن وہ تجھے اس وقت ملے گا جب معاملہ پیٹھ پھیر چکا ہوگا''۔

ابوالمظفر عبدالودود بن محمود بن المبارک:

ابن علی بن المبارک بن حسن جو اصلاً واسطی' اور پیدائش اور گھر کے لحاظ سے بغدادی ہیں۔کمال الدین آپ کا والد المجید کے نام سے مشہور ہے' آپ نے اپنے باپ سے فقہ سیکھی' اور اسے علم کلام سنایا۔اور باب الازج کے پاس اس کے مدرسے میں درس دیا' اور خلیفہ ناصر نے آپ کو وکیل بنایا۔اور آپ نے دیانت وامانت میں شہرت پائی اور بڑے بڑے مناسب حاصل کیے اور کئی بار حج کیا۔اور آپ متواضع اور خوش اخلاق تھے' آپ نے کہا ہے۔

''اور ۶۶ حج نہیں چھوڑے گئے ہمارا حج یہ ہے کہ ہم لہو ولعب کو سواری بنا کر سوار ہو جائیں''۔

اور آپ سنایا کرتے تھے۔

''علم' ہر جھکنے والے کے پاس آتا ہے' اور ہر اکڑ باز کے پاس سے انکار کرتا ہے' اور وہ پانی کی طرح گڑھوں میں اترتا ہے اور ٹیلوں پر نہیں چڑھتا''۔

۶۱۹ھ

اس سال عادل کا تابوت' قلعہ سے عادلیہ کبیرہ میں منتقل کیا گیا۔اور سب سے پہلے جامع اموی میں قبۃ النسر کے نیچے آپ کا جنازہ پڑھا گیا' پھر آپ کو مذکورہ قبر میں لا کر دفن کر دیا گیا' اور ابھی تک مدرسہ مکمل نہیں ہوا تھا اور اس کی تعمیر اس سال میں مکمل ہوئی۔ اور قاضی جمال الدین مصری نے وہاں درس دیا' اور سلطان معظم بھی آپ کے پاس حاضر ہوا اور سامنے کی جگہ پر بیٹھ گیا۔اور اس کی بائیں جانب قاضی' اور دائیں جانب شیخ الحنفیہ صدر الدین الحصیری تھے' اور مجلس میں امام السلطان تقی الدین بن الصلاح بھی موجود تھے اور شیخ سیف الدین آمدی مدرس کی جانب تھے' اور آپ کے پہلو میں شمس الدین بن سنا الدولہ تھے' اور ان کے ساتھ فوج کے قاضی نجم خلیل تھے۔اور الحصیری سے نیچے شمس الدین بن الشیرازی تھے' اور ان سے نیچے محی الدین ترکی تھے اور اس میں بہت سے اعیان واکابر موجود تھے' اور ان میں فخر الدین بن عساکر بھی موجود تھے۔

اور اس سال ملک معظم نے صدر کشمنی محتسب دمشق کو' جلال الدین بن خوارزم شاہ کے پاس اپنے دونوں بھائیوں کامل اور اشرف کے خلاف مدد طلب کرنے کو بھیجا' کیونکہ دونوں نے اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی تھی' تو اس نے سمع واطاعت کرتے ہوئے اسے قبول کر لیا۔اور جب صدر مذکور واپس آیا تو اس نے مشیخۃ الشیوخ کو بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا اور اس سال شاہ یمن ملک مسعود بن اقسیس بن کامل نے حج کیا' اور حرم میں اس سے افعال ناقصہ کا ظہور ہوا' جیسے شراب نوشی کرنا اور قبہ زمزم کے اوپر سے

Marfat.com

مسجد کے کبوتروں کو بندوق سے مارنا اور جب وہ دارالامارت میں سو جاتا تو طواف کرنے والوں کو سعی کی جگہ پر تلواروں کی نوکوں سے مارا جاتا کہ وہ نشے کی نیند سے پریشان نہ کریں' اللہ اسے ہلاک کرے۔

لیکن اس کے باوجود وہ بڑا بارعب اور محترم تھا۔ اور شہر اس سے مطمئن اور پرسکون تھا اور قریب تھا کہ وہ اپنے باپ کے جھنڈے کو خلیفہ کے جھنڈے سے بلند کر دیتا اور اس کے باعث بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا' مگر وہ اپنی آمد سے لے کر دن کے آخری حصے میں بڑی کوشش کے بعد پہاڑ پر چڑھا۔ اور اس سال شام میں بڑی ٹڈی آئی جو کھیتوں' پھلوں اور درختوں کو کھا گئی۔ اور اس سال الکرج اور قبجاق کے درمیان بلاد قبجاق کے تنگ ہونے کے باعث بہت جنگ وقتال ہوا۔ اور اس سال ابوعبداللہ محمد بن فلان بغداد کے قاضی القضاۃ بنے اور دارالوزارۃ کے دروازے میں مؤید الدین محمد بن محمد القیمق نے اعیان واکابر کی موجودگی میں آپ کو خلعت پہنایا' اور ان کی موجودگی میں آپ کا حکمنامہ پڑھا گیا۔ ابن الساعی نے اسے انہی الفاظ سے بیان کیا ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

عبدالقادر بن داؤد:

ابومحمد واسطی' شافعی فقیہ' جن کا لقب محب ہے۔ آپ ایک زمانہ تک نظامیہ میں باختیار رہے' اور وہیں مشغول رہے۔ اور آپ فاضل' دیندار اور نیک آدمی تھے' اور آپ نے جو اشعار سنائے' ان میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''دونوں فرقدان[1] اور چاند نے اپنی تکمیل کی شب کو اس کی بے خوابی کی گواہی دی ہے' وہ لمبی بیماری کا مریض ہے۔ اور جب تاریکی چھا جاتی ہے تو اس کے دل اور سینے میں سوزش عشق کی آگ شعلہ زن ہو جاتی ہے' اور اس کی آنکھوں کے آنسو اس کے رخسار پر سیلاب کی طرح رواں ہو جاتے ہیں۔ وہ آنسو اس کمزور کر دینے والے کے عشق میں بہتے ہیں۔ میں نے کسی عاشق کو ایسے نہیں دیکھا کہ اس کا جسم اس کی دوری سے کمزور ہو گیا ہو۔ کاش وہ محبوب جس نے اپنی آنکھوں کے سحر سے اسے کمزور کر دیا ہے' موت سے پہلے اس کی عیادت کرنے والوں میں شامل ہو جائے''۔

ابوطالب یحییٰ بن علی:

الیعقوبی' شافعی' فقیہ اور بغداد کے دہرائی کرنے والوں میں سے ایک آپ بڑے خوبرو اور خوبصورت سفید بالوں والے تھے۔ اور ایک وقف کے منتظم تھے' اور ایک فاضل کے متعلق آپ نے جو اشعار کہے ہیں' ان میں یہ اشعار بھی ہیں۔

''تہامہ اور جبال احد کا اٹھانا' اور سمندر کے پانی کو برتن سے لے جانا' اور چٹان کو ننگی پشت پر اٹھانا' ثقیل شخص کی ہم نشینی سے زیادہ آسان ہے''۔

---

[1] فرقدان: فرقد وہ ستارہ ہے جو قطب شمالی کے قریب ہے۔ اور لوگ اس سے راستہ معلوم کرتے ہیں۔ اور اس کی دوسری جانب ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہے ان دونوں کو فرقدان کہتے ہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

اسی طرح ایک کے بارے میں آپ نے کہا ہے۔

''جب جس کسی شخص کی عمر کے پچاس سال گذر جاتے ہیں تو وہ تقویٰ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور رسوا کن کام اس کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں' تو نے ہم سے عہد و پیمان کیا ہے تو اسی طرح قائم رہ۔ اور جب شیطان سلام کرتے ہوئے اس کے چہرے کی چمک کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے تو ناکامیاب پر فدا ہو''۔

ایک دفعہ آپ سے مال کا مطالبہ کیا گیا تو آپ اس کی سکت نہ پا سکے' تو آپ نے کچھ افیون مصری استعمال کر لی' اور اسی روز مر گئے اور الوردیہ میں دفن ہوئے۔

قطب الدین عادل:

اس سال قطب الدین عادل نے الفیوم میں وفات پائی اور آپ کو اٹھا کر قاہرہ لایا گیا اور اسی سال مکہ میں حنابلہ کے امام نے وفات پائی۔

شیخ نصر بن ابی الفرج:

آپ ابن الحصری کے نام سے مشہور ہیں' آپ مدت تک مکہ کے پڑوس میں رہے اور سفر نہیں کیا۔ پھر موت آپ کو یمن لے آئی اور آپ نے اس سال وہیں وفات پائی اور آپ نے مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔

اور اس سال کے ربیع الاوّل میں دمشق میں عبدالکریم بن نجم النیلی نے وفات پائی' آپ البصاء اور ناصح کے بھائی تھے۔ اور فقیہ اور مناظر اور محاکمات میں بڑے دیدہ ور تھے۔ اور آپ ہی نے وزیر کی مسجد کو شیخ علم الدین سخاوی کے ہاتھ سے نکالا تھا۔

۶۲۰ھ

اس سال اشرف موسیٰ بن عادل اپنے بھائی الکامل شاہ مصر کے پاس سے واپس آ گیا۔ اور اس کے بھائی معظم نے اس سے ملاقات کی' اور اسے معلوم ہو گیا کہ ان دونوں نے اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی ہے' اس نے دمشق میں رات گذاری' اور رات کے آخری حصے میں چلتا بنا' اور اس کے بھائی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ پس وہ اپنے ملک میں چلا گیا' اور اس نے اپنے بھائی شہاب غازی کو جسے اس نے خلاط اور میافارقین پر نائب مقرر کیا تھا' دیکھا کہ انہوں نے اس کے سر کو مضبوط کر دیا ہے۔ اور شاہ اربل معظم نے اس سے خط و کتابت کی ہے اور انہوں نے اسے اشرف کی مخالفت خوبصورت کر دکھائی' اور اشرف نے اسے اس کام سے باز رہنے کا خط لکھا' مگر اس نے اس کی بات قبول نہ کی۔ اور اس سے لڑنے کے لیے فوجیں جمع کیں۔ اور اس سال اقسیس الملک مسعود صاحب الیمن ابن الکامل' یمن سے مکہ روانہ ہوا۔ اور ابن قتادہ نے وادی مکہ میں صفا اور مروہ کے درمیان اس سے جنگ کی تو اقسیس نے اسے شکست دے کر بھگا دیا اور یمن کے ساتھ مکہ کا بااختیار بادشاہ بن گیا۔ اور قبیح امور کا دور دورہ ہو گیا اور اس کے باپ' چچا اور بھائی کا قاتل حسن بن قتادہ ان گھاٹیوں اور وادیوں میں ہکال دیا گیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

موفق الدین عبداللہ بن احمد:

اس سال شیخ امام موفق الدین عبداللہ بن احمد ابن محمد بن قدامہ بن مقدام بن نصر شیخ اسلام اور المفتی فی المذہب کے مصنف نے وفات پائی' ابو محمد المقدسی یگانہ عالم تھے۔ آپ کے زمانے میں بلکہ آپ سے پہلے زمانے میں بھی مدت تک آپ سے بڑا فقیہ نہیں تھا۔ آپ ۵۴۱ھ کے شعبان میں جماعیل میں پیدا ہوئے اور ۵۵۱ھ میں اپنے اہل کے ساتھ دمشق آئے' اور قرآن پڑھا' اور کثیر سے حدیث کا سماع کیا' اور دو دفعہ عراق کی طرف سفر کیا' ایک دفعہ ۵۶۱ھ میں اپنے عمزاد حافظ عبدالغنی کے ساتھ' اور دوسری دفعہ ۵۶۷ھ میں' اور ۵۷۳ھ میں حج کیا۔ اور بغداد میں امام احمد کے مذہب کے مطابق فقہ سیکھی اور ماہر ہو گئے اور فتوے دیئے اور مناظرے کیے اور زہد وعبادت' تقوی' تواضع' حسن اخلاق' سخاوت' حیا' نیک نیتی' کثرت تلاوت وصلوٰۃ وصیام' نیک سیرتی اور سلف صالح کی اتباع کے ساتھ ساتھ بہت سے فنون میں تبحر حاصل کیا۔ آپ کے احوال ومکاشفات بھی ہیں۔

امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر دانشمند علماء اللہ کے ولی نہیں تو میں اللہ کے کسی ولی کی نہیں جانتا۔ آپ اور شیخ عماد حنابلہ کے محراب میں لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ اور جب عماد فوت ہو گئے تو آپ نے اس کام کو سنبھال لیا۔ اور اگر آپ موجود نہ ہوتے تو ابوسلیمان بن حافظ عبدالرحمٰن بن حافظ عبدالغنی آپ کی طرف سے نماز پڑھا دیتے۔ اور آپ اپنے محراب کے قریب مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھا کرتے تھے۔ اور جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو درب الدولعی میں الرصیف میں اپنے گھر واپس چلے جاتے اور جو فقراء بھی میسر آتے' انہیں بھی اپنے ساتھ لے جاتے' تاکہ وہ آپ کے کھانے میں سے آپ کے ساتھ کھائیں۔ اور آپ کا اصل مقام قاسیون میں تھا' اور بعض راتوں میں آپ عشاء کے بعد جبل کی طرف لوٹ جاتے۔

ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص نے آپ کا عمامہ اچک لیا اور اس میں ایک کاغذ تھا جس میں ریت تھی' شیخ نے اسے کہا' کاغذ لے لو اور عمامہ پھینک دو' اس شخص نے خیال کیا کہ یہ نفقہ ہے' اس نے اسے لے لیا اور عمامہ پھینک دیا' یہ بات نازک وقت میں آپ کی تیز فہمی اور اچھا سہارا لینے پر دلالت کرتی ہے' اور آپ نے نرمی کے ساتھ اس کے ہاتھ سے اپنا عمامہ چھڑا لیا۔

آپ کی متعدد مشہور تصانیف ہیں' جن میں سے المغنی فی شرح مختصر الخرقی دس جلدوں میں ہے اور الشافی دو جلدوں میں ہے اور المقنع حفظ کے لیے ہے۔ اور الروضۃ' اصول فقہ میں ہے۔ اور ان کے علاوہ بھی مفید تصانیف ہیں۔

آپ کی وفات اس سال عیدالفطر کے روز ہوئی۔ اور آپ کی عمر ۸۰ سال تھی' اور یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور آپ کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے۔ اور آپ کو وہاں کے مشہور قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اور آپ کے لیے رؤیائے صالحہ دیکھے گئے' اور آپ کے بچے اور بچیاں بھی تھیں۔

اور جب آپ زندہ تھے تو وہ آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے۔ اور ان میں سے صرف آپ کے بیٹے عیسیٰ نے دو لڑکے

Marfat.com

پیچھے چھوڑے ہیں۔ پھر وہ دونوں لڑکے بھی مر گئے' اور آپ کی نسل منقطع ہوگئی۔

ابوالمظفر سبط ابن الجوزی نے بیان کیا ہے' کہ میں نے شیخ موفق کی تحریر سے یہ اشعار نقل کیے ہیں۔

''اس شخص کے دروازے پر نہ بیٹھ' جو تجھے اپنے گھر جانے سے روکتا ہے۔ اور تو کہتا ہے' کہ مجھے اس سے کچھ ضروریات ہیں۔ اگر میں نے اس کے گھر کا چکر نہ لگایا' تو وہ ان ضروریات کو روک دے گا۔ اسے چھوڑ دے اور ان کے رب کا قصد کر' وہ انہیں پورا کر دے گا اور گھر کا مالک ناپسند کرتا رہے گا''۔

شیخ موفق الدین نے خود یہ اشعار سنائے۔

''کیا میں بالوں کی سفیدی کے بعد قبر کے سوا کوئی مسکن آباد کروں' اگر میں نے ایسا کیا تو میں احمق ہوں گا' میرا بڑھاپا مجھے خبر دے رہا ہے کہ میں عنقریب مرنے والا ہوں' اور وہ مجھے موت کا پیغام دے رہا ہے اور سچ کہہ رہا ہے' میری عمر روزانہ گھٹتی جا رہی ہے' کیا گھٹنے والی عمر کو پیوند لگایا جا سکتا ہے' یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرا جسم تختے پر پھیلا ہوا ہے' کچھ لوگ خاموش ہیں۔ اور کچھ سوزِ غم سے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ اور جب ان سے میرے متعلق دریافت کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں اور چیخیں مارتے ہیں۔ اور ان کے آنسو رواں ہوتے ہیں اور کہتے ہیں' یہ موفق ہے' اور مجھے زمین کے تنگ گڑھے میں چھپا دیا جائے گا اور مجھے لحد میں رکھ کر اوپر سے پتھروں سے بند کر دیا جائے گا۔ اور بڑا قابل اعتماد دوست بھی مجھ پر ہاتھوں سے مٹی ڈالے گا۔ اور مشفق بھی مجھے قبر کے سپرد کر دے گا۔ اے میرے رب میری تنہائی میں میرا مونس بن جا' بلاشبہ تو نے جو کلام نازل کیا ہے میں اس کا مصدق ہوں اور مجھے اللہ کی طرف جانے سے کوئی نقصان نہیں دیا۔ اور میرے اہل میں سے کون زیادہ نیک سلوک اور نرمی کرنے والا ہے''۔

فخر الدین بن عساکر عبدالرحمٰن بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر:

ابو منصور دمشقی' دمشق کا شیخ الشافعیہ' آپ کی ماں کا نام اسماء بنت محمد بن الحسن بن طاہر القدسیہ تھا۔ اور اس کا والد ابوالبرکات ابن المران کے نام سے مشہور تھا۔ اسی نے ۵۱۷ھ میں مسجد القدم کو از سر نو تعمیر کرایا تھا اور وہیں پر اس کی اور اس کی بیٹی کی قبر ہے' اور وہاں علماء کی ایک بہت بڑی جماعت دفن ہے۔ اور یہ قاضی محی الدین محمد بن علی بن الزکی کی والدہ آمنہ کی بہن ہے۔ شیخ فخر الدین صغر سنی ہی میں اپنے شیخ قطب الدین مسعود نیشاپوری سے علم حاصل کرنے میں مشغول ہوگئے' اور آپ نے ان کی بیٹی سے نکاح کر لیا اور المجاردجیہ میں ان کی جگہ پر درس دیا' اور وہیں پر آپ دو صحنوں میں سے ایک صحن میں رہتے تھے' جنہیں آپ نے بنایا تھا' اور وہیں آپ نے ایوان کے عربی حصے میں وفات پائی پھر آپ نے قدس شریف میں صلاحیہ ناصریہ کی تدریس کے فرائض سنبھال لیے' پھر عادل نے آپ کو التقویہ کی تدریس سپرد کر دی اور آپ کے پاس سرکردہ فضلاء تھے' پھر آپ فراغت حاصل کر کے جامع مسجد کے پڑوس میں پھوٹے سے گھر میں' جو محراب صحابہؓ کے پہلو میں ہے' رہنے لگے' آپ اس میں عبادت' مطالعہ اور فتاویٰ کے لیے تنہا ہو جاتے' اور اور اطراف سے فتاویٰ آپ کے پاس آتے تھے' آپ بہت ذکر الٰہی کرنے والے اور نیک نیت شخص تھے' اور آپ ہر سوموار اور جمعرات کو اپنے چچا کی جگہ' عصر کے بعد حدیث سنانے کے لیے قبۃ النسر کے نیچے بیٹھا کرتے تھے اور آپ کو دلائل نبوت وغیرہ سنائے جاتے اور

Marfat.com

آپ دارالحدیث نوریہ کی مشیخت میں بھی شامل ہوئے تھے اور جب ابن عروہ کا مزار شروع شروع میں فتح ہوا تو وہاں بھی حاضر ہوا کرتے تھے اور ملک عادل نے اپنے قاضی ابن الزکی کے معزول کرنے کے بعد آپ کو بلایا اور دسترخوان پر آپ کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور آپ سے دمشق کا قاضی بننے کی درخواست کی' آپ نے فرمایا میں اللہ سے استخارہ کرلوں' پھر آپ نے اس سے انکار کر دیا' تو سلطان کو آپ کا انکار کرنا ناگوار گزرا اور اس نے آپ کو ایذا دینے کا ارادہ کیا تو اسے کہا گیا اللہ کا شکر کر کہ اس جیسا شخص اس حکومت میں ہے اور جب عادل فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے معظم نے دوبارہ شراب نوشی شروع کر دی تو شیخ فخر الدین نے اسے ملامت کی تو اس کے دل میں آپ کے متعلق رنج رہا اور اس نے آپ سے التقویہ کی تدریس کا کام چھین لیا' اور آپ کے پاس الجاروجینہ' دارالحدیث نوریہ اور ابن عروہ کے مزار کے سوا کچھ باقی نہ رہا' آپ کی وفات اس سال کی ۱۰ رجب کو بدھ کے روز عصر کے بعد ۶۵ سال کی عمر میں ہوئی اور جامع مسجد میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور یہ جمعہ [1] کا دن تھا' اور آپ کے جنازہ کو اٹھا کر قبرستان صوفیاء میں لے جایا گیا اور اس کے آغاز ہی میں آپ کو اپنے شیخ قطب الدین مسعود بن عروہ کی قبر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

سیف الدین محمد بن عروہ موصلی:

جامع اموی میں مزار ابن عروہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے اس لیے کہ آپ نے سب سے پہلے اسے فتح کیا تھا اور یہ بڑے ذخائر سے بھرپور تھا' آپ نے اس میں تالاب بنایا اور اس میں درس حدیث کے لیے وقف کیا اور لائبریری بھی وقف کی' آپ قدس شریف میں مقیم تھے لیکن ملک معظم کے خاص اصحاب میں سے تھے' اور جب بیت المقدس کی فصیل منہدم ہو گئی تو آپ دمشق آ گئے اور یہیں فوت ہوئے اور آپ کی قبر عیدگاہ کے سامنے اتابک طغتکین کے گنبدوں کے پاس ہے۔

شیخ ابوالحسن روزبہاری:

آپ کو باب الفرادیس کے پاس اس جگہ میں دفن کیا گیا جو آپ کی طرف منسوب ہے۔

رئیس عزالدین مظفر بن اسعد:

ابن حمزہ التمیمی القلانسی' آپ دمشق کے ایک رئیس اور بڑے آدمی تھے اور آپ کا دادا ابویعلیٰ حمزہ تھا' اس کی ایک تاریخ ہے' جسے ابن عساکر نے کتاب کے آخر میں لکھا ہے اور عزالدین نے اس حدیث کو حافظ ابوالقاسم ابن عساکر وغیرہ سے سنا ہے اور آپ نے الکندی کی ہم نشینی کو لازم سمجھا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

خلیفہ کا حاجب امیر کبیر:

محمد بن سلیمان بن قتلمش بن ترکان شاہ بن منصور سمرقندی' آپ امراء کی اولاد میں سے تھے اور آپ العزیز الخلیفتی کے دیوان کے حاجب الحجاب بنے اور آپ بہت اچھا لکھتے تھے اور آپ کو بہت سے علوم میں اچھی معرفت حاصل تھی' جیسے ادب اور علوم ریاضی'

---

[1] اس کتاب میں کئی جگہ یہ بیان ہوا ہے کہ فلاں شخص فلاں دن فوت ہوا اور وہ جمعہ کا دن تھا' حالانکہ اس کا روز وفات جمعہ کا دن نہیں تھا' اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح جمعہ کے روز لوگ بکثرت نماز پڑھتے ہیں۔ اور بڑی مخلوق جمع ہوتی ہے' اسی طرح مرنے والے کے جنازے میں بڑی مخلوق جمع ہوئی' گویا وہ جمعہ کا دن تھا۔

Marfat.com

آپ نے لمبا زمانہ عمر پائی اور آپ کو اچھے شعر نظم کرنے میں بہرہ وافر حاصل تھا۔

میں اس زندگی کی تکالیف سے اُکتا گیا ہوں اور صبح ومسا میرا یہی حال ہوتا ہے اور تو عقل میں بچے کی طرح کم درست بات کرنے والا اور بہت بیہودہ باتیں کرنے والا تھا' جب میں کسی مجلس میں ہوتا ہوں تو سو جاتا ہوں اور گانے کی آمد پر بیدار ہو جاتا ہوں اور بڑھاپے کی بیڑی نے میرے پاؤں کو کوتاہ کر دیا ہے اور تکلیف نے میری لگام کو لمبا کر دیا ہے۔ اور مجھے گھونسلے میں بچے کی طرح چھوڑا گیا ہے۔ اور میں نے اپنے حکم کو پیچھے چھوڑا ہے پس باقی رہنے والے فعل کی برائی کا آغاز کیسے ہوا۔

اور اسی طرح آپ کے یہ خوبصورت شعر بھی ہیں۔

''اُے الٰہی! جو بہت عفو کرنے والا ہے میرے زمانہ شباب کے گناہوں کو جو میں پہلے کر چکا ہوں' معاف کر دے' اور میں نے گناہوں سے اپنا چہرہ سیاہ کر لیا ہے اور میں تیرے حضور مٹی میں ذلیل پڑا ہوں' اپنے عفو سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور مجھ سے چشم پوشی کر اور میرے عذاب کو ہلکا کر''۔

اور جب آپ فوت ہو گئے تو نظامیہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور شونیزیہ میں آپ کو دفن کیا گیا اور ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا تو اس نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بداعمالی اور ندامت کے باعث معاد کے خوف سے ملاقات سے کنارہ کشی کی اور جب میں اپنے رب کے پاس آیا تو اس نے حساب کے بارے میں مجھ سے معمولی جھگڑا کیا' عدل تو یہ تھا کہ میں جہنم میں جلتا' اس نے از راہ نوازش مجھ پر مہربانی فرمائی اور اس نے زبانِ عفو سے مجھے آواز دی اے بندے تجھے سلامتی مبارک ہو''۔

ابوعلی حسن بن ابی الحاسن:

زہرہ بن علی بن زہرہ علوی حسینی حلبی' آپ حلب میں اشراف کے نقیب تھے اور آپ کو ادب اور علم تاریخ وسیرت اور حدیث میں فضیلت حاصل تھی اور آپ قرآن مجید کے حافظ وضابط تھے' اور آپ کے اچھے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''میں نے معشوق کو دیکھا ہے جدائی کے باعث آنکھیں اس سے اچٹ جاتی ہیں اور زمانے نے اس پر برا اثر ڈالا ہے اور زمانے نے حوادث کے ہاتھ کو اس سے پھیر لیا ہے اور وہ ذلیل ہو کر واپس آ گیا ہے اور اس نے عزت کو ذلت سے بدل لیا ہے' گویا اس نے اس کی حفاظت نہیں کی''۔

ابوعلی یحییٰ بن المبارک:

ابن الجلاجلی' آپ تاجر کے بیٹے تھے آپ نے حدیث کا سماع کیا آپ خوبصورت تھے اور دار الخلافہ میں رہتے تھے اور آپ کے پاس علم تھا اور آپ کے اچھے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تلخی میں حصہ دار ہو اور تلخی میں حصہ لینے والا کہاں ہے اگر تو اسے دیکھے تو وہ لوگوں میں تجھے خوش کرے اور اگر تو غائب ہو تو وہ کان اور آنکھ ہو' وہ عقیق کی مانند ہے' اگر اسے آگ چھوئے تو اسے جلا دے اور وہ خوبصورتی میں زیادہ ہو جائے' اور برا بھائی اگر تجھ سے غائب ہو گا تو تجھ سے دشمنی کرے گا اور اگر حاضر ہو گا تو بھی

Marfat.com

مصیبت ہوگا' وہ امین اور صادق نہیں' اور اس کی آرزو ہے کہ دوست جھوٹ کا دلدادہ اور عاشق ہو جائے' اس سے ڈر اور اس پر افسوس نہ کر اس کا تاوان تیرے نقد' قرض ادا کرنے کی طرح ہے"۔

۶۲۱ھ

اس سال پہلے دو دوستوں کے علاوہ چنگیز خان کی طرف سے ایک اور دستہ ری کی طرف گیا اور وہ تھوڑا ہی آباد ہوا تھا اور انہوں نے اس کے اہل کو بھی اسی طرح قتل کر دیا' پھر وہ ساوہ کی طرف چلے گئے' پھر قم اور قاسان کی طرف گئے اور ان دونوں کو صرف اسی دفعہ مار پڑی اور انہوں نے اس کے ساتھ بھی پہلے کی طرح قتل کرنے اور قیدی بنانے کا وطیرہ اختیار کیا' پھر وہ ہمدان کی طرف گئے وہاں بھی انہوں نے اسی طرح قتل کرنے اور قیدی بنانے کا کام کیا' پھر وہ خوارزمیہ کے پیچھے آذربائیجان کی طرف گئے اور انہیں شکست دی اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور وہ ان کے خوف سے تبریز کی طرف بھاگ گئے' تو وہ انہیں آملے اور انہوں نے ابن البہلوان کو لکھا' اگر تو ہم سے صلح کرنے والا ہے تو خوارزمیہ کو ہمارے پاس بھیج دے وگرنہ تو بھی ان کی مانند ہے' پس اس نے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو بہت سے ہدایا وتحائف کے ساتھ ان کے پاس بھیج دیا' حالانکہ یہ دستہ تین ہزار جوانوں پر مشتمل تھا' اور خوارزمیہ اور البہلوان کے اصحاب ان سے کئی گنا زیادہ تھے' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بزدل بنا دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اور اس سال غیاث الدین بن خوارزم شاہ نے بلاد فارس پر قبضہ کر لیا' حالانکہ اصفہان ہمدان کی مملکتیں بھی اس کے قبضے میں تھیں۔ اور اس سال ملک اشرف نے اپنے بھائی شہاب الدین غازی سے خلاط کا شہر واپس لے لیا اور اس نے اسے تمام بلاد آرمینیا' میافارقین' جای اور جبل حور کے ساتھ اس کے سپرد کیا تھا اور اسے اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا تھا' اور جب معظم نے اسے خط لکھ کر اس کی مخالفت کی تحسین کی اور اس کے دماغ کو خراب کر دیا تو اس نے جا کر خلاط میں اس کا محاصرہ کر لیا' اس نے شہر اس کے سپرد کیا اور اس کا بھائی قلعہ میں محفوظ ہو گیا اور جب رات ہوئی تو وہ اپنے بھائی کے پاس معذرت کرتے ہوئے آیا تو اس نے اس کے عذر کو قبول کیا اور اسے سزا نہ دی بلکہ اسے اکیلے میافارقین پر قائم رکھا اور شاہ اربل اور معظم' شہاب غازی کے ساتھ اشرف کی مخالفت پر متفق تھے' سو کامل نے معظم کو دھمکی دیتے ہوئے لکھا کہ اگر اس نے اشرف کے خلاف مدد دی تو وہ اسے اور اس کے ملک کو قبضہ میں کرے گا' اور شاہ موصل بدرالدین لؤلؤ' اشرف کے ساتھ تھا' پس شاہ اربل نے جا کر اس کے سپاہیوں کی کمی کے باعث اس کا محاصرہ کر لیا' کیونکہ جس وقت اشرف نے خلاط سے جنگ کی تھی اس نے انہیں اشرف کے پاس بھیجا تھا اور جب امور کا انفصال ہو گیا' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو شاہ اربل کو ندامت ہوئی اور معظم بھی دمشق میں اسی طرح شرمندہ ہوا۔

اور اس سال معظم نے اپنے بیٹے ناصر داؤد کو شاہ اربل کے پاس بھیجا کہ اسے اشرف کی مخالفت پر قوت دے اور صوفیا نے شمیاطیہ سے الملک کو' جلال الدین بن خوارزم شاہ کے پاس بھیجا کہ وہ اس کے بھائی اشرف کے خلاف اس سے متفق ہو جائے۔ جلال الدین نے اس سال آذربائیجان پر قبضہ کر لیا تھا' اور اس کا دل مضبوط ہو گیا تھا۔ تو اس نے اس سے مدد اور عطیے کا وعدہ کیا۔

اور اس سال ملک مسعود اقسیس شاہ یمن اپنے باپ کامل کے پاس دیار مصر میں آیا اور اس کے پاس بہت سے ہدایا اور

Marfat.com

تحائف تھے' جن میں دوسو خادم اور تین بڑے ہاتھی اور عود اور اگر کی لکڑی اور کستوری اور عنبر کے بوجھ تھے اور اس کا باپ الکامل اس کی ملاقات کو باہر نکلا اور اقسیس کی نیت یہ تھی' کہ وہ اپنے چچا معظم کے ہاتھ سے شام کو چھین لے۔

اور اس سال مصر میں دارالحدیث الکاملیہ کی عمارت مکمل ہوئی اور اس کی مشیخت کو حافظ ابوالخطاب ابن دحیہ کلبی نے سنبھالا اور وہ بہت سے فنون کا جامع تھا اور اس کے پاس فوائد اور عجائب تھے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن علی القادسی نابینا حنبلی' تاریخ ابن الجوزی کے تتمہ کے مؤلف کا والد' یہ قادسی شیخ ابوالفرج ابن الجوزی کی مجلس میں ہمیشہ حاضر رہتا تھا' اور وہ آپ کی عزت کرتا تھا' کیونکہ وہ آپ سے عجیب وغریب باتیں سنتا تھا' اور کہتا تھا خدا کی قسم یہ خوبصورت ہے' ایک دفعہ شیخ نے اس سے دس دنانیر قرض مانگے تو اس نے آپ کو نہ دیئے اور وہ حاضر رہتا اور بات نہ کرتا' ایک دفع شیخ نے کہا یہ قادسی ہمیں کوئی چیز قرض نہیں دیتا اور نہ یہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم یہ ملیح ہے۔

اور ایک دفعہ قادسی کو المستضی کے گھر طلب کیا گیا کہ خلیفہ کو تراویح پڑھائے' اس سے دریافت کیا گیا اور خلیفہ سن رہا تھا کہ تیرا مذہب کیا ہے؟ اس نے کہا حنبلی' اس نے اسے کہا دارالخلافت میں نماز نہ پڑھانا تو حنبلی ہے' اس نے کہا میں حنبلی ہوں اور میں تمہیں نماز نہیں پڑھاؤں گا' خلیفہ نے کہا اسے چھوڑ دو ہمیں صرف یہی نماز پڑھائے گا۔

ابوالکرم مظفر بن المبارک:

ابن احمد بن محمد بغدادی' حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار کا شیخ' آپ نے بغداد کی غربی جانب کے احتساب کے فرائض سنبھالے اور آپ فاضل' دیندار اور شاعر تھے' اور آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اپنے نفس کو صبر جمیل سے محفوظ کر اور اچھی خوبیوں کو حاصل کر ان کا ثواب ہمیشہ رہے گا' اور سلامتی کے ساتھ زندہ رہ اور تیری گفتگو مہذب ہو اور مشکل کام تیرے لیے آسان ہو جائیں گے' زمانہ ختم ہو جائے گا اور سب جانے والے ہیں' اس کی شیرینی کم اور عذاب جمع رہے گا' زمانہ صرف رات دن کے گزرنے کا نام ہے اور عمر اس کے لپٹنے اور جانے کا نام ہے اور مستقل مزاجی' مضبوط اخوت میں ہے اور تجھ میں خالص اور پاکیزہ بلندیاں پائی جاتی ہیں اور خواہشات کے خوابوں کو خیرباد کہہ عنقریب بری اور اچھی خواہشات ختم ہو جائیں گی''۔

محمد بن ابی الفرج بن برکتہ:

شیخ فخرالدین ابوالمعالی موصلی' آپ بغداد آئے اور نظامیہ میں مصروف ہو گئے' اور وہاں دہرائی کی اور آپ کو قرأت کی معرفت حاصل تھی' اور آپ نے مخارج الحروف کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور حدیث کو منسوب کیا ہے اور آپ کے لطیف اشعار بھی ہیں۔

Marfat.com

ابوبکر بن حلبۃ الموازینی البغدادی:

آپ علم ہندسہ اور ترازو بنانے میں یکتا تھے' اور عجیب غریب چیزیں ایجاد کرتے تھے ان میں سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ آپ نے خشخاش کے دانے میں سات سوراخ کیے اور ہر سوارخ میں ایک بال ڈالا اور حکومت کے ہاں بھی آپ کو رتبہ حاصل تھا۔

احمد بن جعفر بن احمد:

ابن محمد ابوالعباس الدینی البیع الواسطی' آپ ادیب اور فاضل شخص تھے اور آپ کی نظم ونثر بھی موجود ہے اور واقعات اور سیر کے جاننے والے ہیں اور آپ کے پاس بہت سی عمدہ کتب موجود تھیں' اور آپ نے ابوالعلا المعریٰ کے قصیدہ کی شرح تین جلدوں میں کی ہے اور ابن الساعی نے آپ کے اچھے اور فصیح اور کانوں کو شیریں اور لذیذ اور دل کو خوش کرنے والے اشعار بیان کیے ہیں۔

۶۲۲ھ

اس سال جب خوارزمی' جلال الدین بن خوارزم شاہ کے ساتھ تاتاریوں سے غزنی میں مغلوب ہو کر بلاد خوزستان اور عراق کے نواح میں آئے تو انہوں نے اس میں فساد پیدا کر دیا اور اس کے شہروں کا محاصرہ کر لیا اور اس کی بستیوں کو لوٹ لیا۔

اور اس سال جلال الدین بن خوارزم شاہ نے بلاد آذربائیجان اور بہت سے بلاد الکرج پر قبضہ کر لیا اور الکرج کے ستر ہزار جانبازوں کو شکست دی اور ان کے بیس ہزار جانبازوں کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت مضبوط اور شان بلند ہو گئی' اور اس نے تفلیس کو بھی فتح کیا اور اس کے تیس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا' اور ابوشامہ کا خیال ہے کہ اس نے الکرج کے ستر ہزار آدمیوں کو میدانِ کارزار میں قتل کیا اور تفلیس کے پورے ایک لاکھ آدمیوں کو قتل کیا اور وہ اس جنگ میں بغداد جانے سے غافل ہو گیا' اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب اس نے دقوق کا محاصرہ کیا تو اس کے باشندوں نے اسے گالیاں دیں اور اس نے اسے بزور قوت فتح کیا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کیا اور اس کی فصیل کو منہدم کر دیا' اور بغداد میں خلیفہ کے پاس جانے کا قصد کیا اس لیے کہ اس کے خیال میں وہ اپنے باپ پر حاکم بنا تھا' حتیٰ کہ وہ مر گیا اور تاتاریوں نے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس نے معظم بن عادل کو خلیفہ سے جنگ کرنے کے لیے خط لکھا اور اسے اس کی ترغیب دی تو معظم نے اس سے انکار کیا اور جب خلیفہ کو پتہ چلا کہ جلال الدین بن خوارزم شاہ بغداد کا قصد کیے ہوئے ہے تو وہ اس سے گھبرا گیا اور اس نے بغداد کو مضبوط کیا اور فوجوں اور سپاہیوں سے کام لیا اور لوگوں میں ایک کروڑ دینار خرچ کیا' اور جلال الدین نے الکرج کی طرف فوج روانہ کی اور انہوں نے اسے لکھا کہ ہم سب کے ہلاک ہونے سے پہلے ہمیں آملنا اور بغداد قبضے سے نہیں جائے گا' پس یہ ان کی طرف روانہ ہو گیا' اور اس کے حال کو ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور اس سال بارشوں کی کمی اور ٹڈی کے پھیل جانے کی وجہ سے عراق میں شدید گرانی ہو گئی پھر اس کے بعد عراق وشام میں بہت سے آدمی فنا کے گھاٹ اتر گئے۔ اور اس کے باعث شہروں میں بہت سے لوگ مر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خلیفہ ناصر لدین اللہ کی وفات اور اس کے بیٹے الظاہر کی خلافت:

جب اس سال کے ماہ رمضان کا آخری اتوار آیا تو خلیفہ ناصر لدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتفی لامر اللہ ابی عبداللہ محمد بن المستظہر باللہ ابی عبداللہ احمد بن المقتدی باللہ ابی القاسم عبداللہ بن الذخیرۃ محمد بن القائم باللہ

Marfat.com

ابی جعفر عبداللہ بن القادر باللہ ابی العباس احمد بن الموفق ابی احمد بن محمد المتوکل ابی جعفر عبداللہ بن القادر باللہ ابی العباس احمد بن اسحاق بن المقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن المعتضد باللہ ابی العباس احمد بن الموفق ابی احمد بن محمد المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم باللہ ابی اسحاق محمد بن ہارون الرشید بن المہدی محمد بن عبداللہ ابی جعفر المنصور بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی العباسی امیر المومنین وفات پا گیا' اس کی پیدائش بغداد ۵۵۳ھ کو ہوئی' اور اس کے باپ کی وفات کے بعد ۵۷۵ھ میں اس کی بیعت خلافت ہوئی اور اس سال ۶۹ سال دو ماہ بیس دن کی عمر میں اس کی وفات ہوئی' اور اس کی مدتِ خلافت ایک ماہ کم ۴۷ سال تھی اور اس سے قبل عباسی خلفاء میں سے کسی نے اتنی طویل مدت خلافت نہیں کی اور مطلقاً کسی خلیفہ کی مدت المستنصر العبیدی سے زیادہ نہیں ہوئی' اس نے مصر میں ساٹھ سال حکومت کی اور میرے خیال میں اس کی لڑی میں چودہ خلیفے اور ولی عہد ہوئے اور باقی تمام عباسی خلفاء اس کے چچا یا چچا کے بیٹے تھے' اور اس کی بیماری لمبی ہوگئی اور جمہور کا خیال ہے کہ اسے عسر بول کی بیماری تھی اس کے باوجود اس کے لیے بغداد سے کئی مراحل پر سے پانی لایا جاتا تھا' تاکہ وہ زیادہ صاف ہو اور اس کی وجہ سے کئی دفعہ اس کے ذکر کو شق کیا گیا مگر اس احتیاط نے بھی اسے کوئی فائدہ نہ دیا' اور محی الدین ابن شیخ ابوالفرج ابن الجوزی نے اسے غسل دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسے دارالخلافہ میں دفن کیا گیا' پھر اس سال کی دو ذی الحجہ کو اسے الرصافہ کے قبرستان میں منتقل کیا گیا اور یہ جمعہ کا دن تھا' ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ اس کی سیرت متقدم الذکر واقعات میں بیان کی جا چکی ہے۔

اور ابن اثیر نے اپنی کتاب الکامل میں بیان کیا ہے کہ ناصر لدین اللہ تین سال بالکل بے حس وحرکت پڑا رہا اور اس کی ایک آنکھ بھی جاتی رہی اور دوسری سے اسے معمولی سا نظر آتا تھا' اور آخر میں اسے بیس دن پیچش رہی اور وہ مر گیا' اور کئی وزراء نے اس کی وزارت کی اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور اس نے جو غلط رسوم ایجاد کی ہوئی تھیں اس نے انہیں اپنی بیماری کے ایام میں نہیں چھوڑا اور وہ بدسیرت اور رعیت کے بارے میں ظالمانہ ارادے رکھتا تھا' اور اس نے اپنے زمانے میں عراق کو ویران کر دیا اور اس کے باشندے شہروں میں پھیل گئے' اور اس نے ان کے اموال واملاک چھین لیے' اور وہ ایک کام کر کے اس کے الٹ کام بھی کرتا تھا' ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے رمضان میں افطار کا اور حجاج کی ضیافت کا پروگرام بنایا' پھر اسے چھوڑ دیا۔ اور اس نے ٹیکس ساقط کرائے پھر انہیں دوبارہ عائد کر دیا' اور اس کی پوری توجہ بندوق سے فائر کرنے اور محبوب پرندوں اور جوانمردانہ پائجاموں میں تھی۔

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اگر وہ بات جو عجمیوں نے اس کی طرف منسوب کی ہے' صحیح ہے تو اسی نے تاتاریوں کو ملک کا لالچ دیا تھا اور ان سے مراسلت کی تھی' اور یہی وہ بڑی مصیبت ہے جس کے مقابلے میں ہر عظیم گناہ حقیر ہو جاتا ہے' میں کہتا ہوں اس کے متعلق عجیب وغریب باتیں بیان کی گئی ہیں کہ وہ اپنے باپ آنے والے ایلچیوں سے کہتا تھا کہ تم نے فلاں جگہ فلاں فلاں کام کیا ہے اور فلاں جگہ فلاں کام کیا ہے' حتیٰ کہ بعض لوگوں بلکہ اکثر لوگوں نے خیال کیا ہے کہ اسے مکاشفہ ہوتا تھا' یا اسے کوئی جن اس کی خبر لا دیتا تھا۔ واللہ اعلم

الظاہر بن الناصر کی خلافت:

جب خلیفہ ناصر لدین اللہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنے اس بیٹے ابونصر محمد کو ولی عہد مقرر کیا اور اسے الظاہر کا لقب دیا اور منابر پر اس کے خطبات دیئے گئے' پھر اس نے اسے معزول کر کے اس کے بھائی علی کو مقرر کر دیا' اور وہ اپنے باپ کی زندگی میں ہی ۶۱۲ھ میں

Marfat.com

فوت ہوگیا اور اسے اس کی ولی عہدی کے اعادہ کی ضرورت پڑی۔ اور اس نے دوبارہ اس کا خطبہ دیا اور جب اس کی وفات ہوئی تو اس کی بیعت خلافت ہوئی اور اس وقت اس کی عمر ۵۲ سال تھی' اور بنوعباس میں سے اس سے زیادہ عمر رسیدہ شخص نے خلافت نہیں سنبھالی اور وہ عقلمند' باوقار' دیندار' انصاف پسند اور حسن سلوک کرنے والا تھا' اس نے بہت سی ناانصافیوں کو رد کیا اور اس کے باپ نے جو نئے ٹیکس لگائے تھے انہیں ساقط کر دیا اور اس نے لوگوں سے اچھی روش اختیار کی حتیٰ کہ یہاں تک کہا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد اس سے زیادہ انصاف پسند کوئی نہ تھا' کاش اس کی مدت لمبی ہوتی لیکن اس پر ایک سال بھی نہ گزرا بلکہ اس کی مدت نو ماہ تھی اس نے ان زمینوں سے جو بیکار ہو چکی تھیں گذشتہ ٹیکس ساقط کر دیئے' اور اہل ملک سے یعقوبا ٹیکس بھی معاف کر دیا۔ جو ستر ہزار دینار کا ٹیکس تھا' جو اس کے باپ نے ان پر عائد کیا تھا' اور جب وہ کوئی چیز لیتے تو مخزن کے باٹ سے لیتے جو ہر سو پر نصف دینار زائد ہوتا۔ اور جب کوئی چیز دیتے تو شہر کے باٹ سے دیتے' سو اس نے دفتر کو لکھا (ان کمی کرنے والوں پر ہلاکت ہے کہ جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں کیا انہیں خیال نہیں کہ انہیں ایک عظیم دن کو جب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اٹھایا جائے گا) تو ایک کاتب نے اسے لکھا یا امیر المومنین اس سال کا گذشتہ سال سے ۳۵ ہزار کا تفاوت ہے تو اس نے اسے ملامت کا پیغام بھیجا اور کہا اس بات کو چھوڑ دو خواہ ساڑھے تین لاکھ کا تفاوت ہو اور اس نے قاضی کو حکم دیا کہ شرعی طریق سے جس کا حق ثابت ہوا سے اس تک نظر ثانی کے بغیر پہنچایا جائے اور اس نے بچے ہوئے اموال پر غور وفکر کرنے کے لیے ایک نیک شخص کو مقرر کیا' اور شیخ علامہ عماد الدین نے ابوصالح نصر بن عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلی کو ۸ ذی الحجہ کو بدھ کے روز قضا کے لیے منتخب کیا اور آپ نیک مسلمانوں اور انصاف پسند قاضیوں میں سے تھے۔

اور جب اس نے آپ کو قاضی بننے کی پیشکش کی تو آپ نے اس شرط پر اسے قبول کیا کہ وہ ذوالارحام کو ورثہ دے گا۔ اس نے کہا ہر حقدار کو اس کا حق دو اور اللہ سے ڈرو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو اور اس کے باپ کا دستور تھا کہ ہر صبح کو گلیوں کے پہرے دار محلات میں ہونے والے اچھے برے اجتماعات کی رپورٹ اسے پہنچائیں' اور جب الظاہر خلیفہ بنا تو اس نے ان سب باتوں کو موقوف کر دیا اور کہنے لگا لوگوں کے حالات کی ٹوہ لگانے اور ان کی پردہ دری کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ اسے بتایا گیا کہ اگر اس نے یہ کام ترک کر دیا تو وہ رعیت کو بگاڑ دے گا اس نے کہا ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ ان کی اصلاح کر دے اور جو لوگ دیوانی اموال میں قید تھے اس نے انہیں قید خانوں سے رہا کر دیا' اور اس سے قبل جو کچھ ناانصافی سے ان سے لیا گیا تھا' وہ انہیں واپس کر دیا اور اس نے قاضی کو دس ہزار دینار بھیجے کہ وہ ان سے قید خانوں کے ان قیدیوں کے قرض ادا کر دے جو ان کی ادائیگی کی سکت نہیں رکھتے۔ اور بقیہ ایک لاکھ کو اس نے علماء میں تقسیم کر دیا۔ اور بعض لوگوں نے ان تصرفات کے بارے میں اسے ملامت کی تو اس نے کہا میں نے عصر کے بعد دکان کھولی ہے مجھے اچھے کام کرنے کے لیے چھوڑ دو' میری زندگی کتنی مدت رہ گئی ہے؟ اور وہ مسلسل اسی روش پر قائم رہا' حتیٰ کہ آئندہ سال فوت ہوگیا' جیسا کہ ابھی بیان ہوگیا اور اس کے زمانے میں بھاؤ سستے ہوگئے حالانکہ اس سے قبل وہ بہت گراں تھے' حتیٰ کہ ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ بلاد جزیرہ اور موصل میں کتوں اور بلیوں کو کھایا گیا' پس یہ گرانی ختم ہوگئی' خلیفہ الظاہر خوش شکل' خوب رو' سرخ وسفید شیریں شمائل اور شدید القوی تھا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابوالحسن علی ملقب ملک افضل:

نورالدین ابن صلاح الدین بن یوسف بن ایوب' یہ اپنے باپ کا ولی عہد تھا اور اس نے اس کے دوسال بعد دمشق پر قبضہ کیا پھر اس کے چچا عادل نے اسے اس سے چھین لیا اور قریب تھا کہ یہ اپنے بھائی عزیز کے بعد دیار مصر پر قبضہ کر لیتا تو اس کے چچا عادل بن ابوبکر نے اسے اس سے چھین لیا' پھر اس نے صرخد کی حکومت پر اکتفاء کیا۔ تو اسے بھی اس کے چچا عادل نے اس سے چھین لیا' پھر نوبت بایں جارسید کہ اس نے اس سال وفات پائی اور یہ فاضل شاعر اور بہت اچھا کاتب تھا اور اسے حلب شہر میں لا کر اس کے باہر دفن کیا گیا۔ اور ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس نے خلیفہ ناصر لدین اللہ کو خط لکھ کر اس کے پاس اس کے چچا ابوبکر اور اس کے بھائی عثمان کی شکایت کی' اور ناصر شیعہ تھا' اس نے اسے مثال دیتے ہوئے لکھا۔

میرے دوست ابوبکر اور اس کے دوست عثمان نے تلوار کے ذریعے علی کا حق غصب کر لیا ہے' حالانکہ اسے اس کے والد نے ان دونوں پر حاکم بنایا تھا اور جب وہ حکمران بنا تو معاملہ ٹھیک ہو گیا اور ان دونوں نے اس کی مخالفت کی اور اس کی بیعت کو توڑ دیا اور معاملہ ان دونوں کا تھا' اور اس کے بارے میں واضح نص موجود تھی' پس تو اس نام کے نصیبے کو دیکھ کہ اس سے بعد میں آنے والوں کو بھی وہی تکلیف ملی جو پہلوں کو ملی تھی۔

امیر سیف الدین علی:

ابن الامیر علم الدین بن سلیمان بن جندر' یہ حلب کے اکابر علماء میں سے تھا اور بہت صدقات دیتا تھا اور اس نے حلب میں دو مدرسے وقف کیے' ایک شافعیہ کے لیے اور دوسرا حنفیہ کے لیے اور سرائیں اور پل بنائے اور دیگر نیک کاموں اور جنگوں میں مال خرچ کیا۔

شیخ علی کردی:

قریباً قاترالعقل اور باب الجابیہ سے باہر مقیم' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے متعلق اختلاف کیا گیا' بعض دماشقہ کا خیال ہے کہ وہ صاحب کرامات تھا اور دوسروں نے اس بات کا انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کسی شخص نے اسے نماز پڑھتے' روزہ رکھتے اور جوتا پہنتے نہیں دیکھا۔ بلکہ وہ نجاستوں کو پامال کرتا تھا' اور اسی حالت میں مسجد میں داخل ہوتا تھا' اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ایک جن اس کے تابع تھا اور وہ اس کی زبان سے گفتگو کرتا تھا' السبط نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ اس نے بیان کیا کہ لاذقیہ میں میری ماں کے وفات پانے کی خبر آئی کہ وہ مر گئی ہے اور بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ وہ نہیں مری' وہ بیان کرتی ہے کہ میں شیخ علی کردی کے پاس سے گزری تو یہ قبرستان کے پاس بیٹھا تھا تو میں اس کے پاس کھڑی ہو گئی' اس نے اپنا سر اٹھا کر مجھے کہا وہ مر گئی ہے وہ مر گئی ہے تو کیا کر رہی ہے؟ تو جو اس نے کہا وہی ہوا۔

Marfat.com

اور میرے دوست عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک روز صبح کو میں اٹھا تو میرے پاس کوئی چیز بھی تھی' میں اس کے پاس سے گزرا تو اس نے نصف درہم مجھے دیا اور کہنے لگا یہ روٹی اور شیرے میں ٹکڑے کر کے ڈالنے کے لیے کافی ہے۔ اور اس نے بیان کیا کہ ایک روز یہ خطیب جمال الدین الدولعی کے پاس سے گزرا تو وہ کہنے لگا اے شیخ علی آج میں نے خشک ٹکڑے کھا کر ان پر پانی پیا ہے اور انہوں نے مجھے کفایت کی ہے' تو شیخ علی کردی نے اسے کہا' اور تو اس کے سوا اپنے لیے اور کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں تو اس نے کہا اے مسلمانو! جو شخص اپنے آپ کو اس کمرے میں بند کر کے خشک ٹکڑے پر قناعت کرے اور اللہ نے اس پر جو حج فرض کیا ہے اسے ادا نہ کرے اس کا کیا حال ہوگا؟

الفخر ابن تیمیہ:

محمد بن ابی القاسم بن محمد شیخ فخر الدین ابوعبداللہ بن تیمیہ حرانی' آپ حران کے عالم خطیب اور واعظ تھے' آپ نے امام احمد کے مذہب سے اشتغال کیا اور اس میں مہارت حاصل کی اور شہرت پائی اور بہت سی جلدوں میں جامع تفسیر لکھی اور آپ کے خطبات مشہور ہیں' جو آپ کی طرف منسوب ہیں' جنہیں شیخ مجدالدین مؤلف المنتقی نے احکام میں بیان کیا ہے۔ ابوالمظفر ابن الجوزی نے بیان کیا ہے کہ میں نے جمعہ کے روز نماز کے بعد آپ کو لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے سنا۔

''ہمارے احباب نایاب ہو گئے ہیں اور میری آنکھیں نیند میں بند نہیں ہوتیں' یا ہم ملاقات کریں گے' دل شیفتہ سے نرمی کرو اور جلے ہوئے جسم کی بیماری پر رحم کرو' تم نے شبہائے ملاقات میں مجھ سے کس قدر ٹال مٹول کی' عمر گذر گئی ہے اور ہماری ملاقات نہیں ہوئی''۔

اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ آپ اپنے شیخ ابوالفرج ابن الجوزی کی وفات کے بعد زیارت بغداد کو آئے' اور وہاں آپ کے مقام وعظ پر وعظ کیا۔

وزیر بن شکر:

صفی الدین ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبدالخالق بن شکر' آپ دیار مصر میں مصر اور اسکندریہ کے درمیان دمیرہ مقام پر ۵۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کو مصر میں اپنے مدرسہ کے پاس اپنے قبرستان میں دفن کیا گیا' اور آپ ملک عادل کے وزیر بنے اور اپنے زمانے میں کئی کام کیے' جن میں سے جامع دمشق کا فرش کروانا بھی ہے' اور آپ نے عیدگاہ کی چاردیواری بنوائی اور فوارہ اور اس کی مسجد بنوائی اور جامع المزۃ کی تعمیر کروائی اور ۶۱۵ھ میں آپ کو معزول کر کے ہٹا دیا گیا اور اس سال تک آپ معزول ہی رہے اور اسی سال میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کی سیرت قابل تعریف تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ ظالم تھے۔ واللہ اعلم

ابواسحاق ابراہیم بن المظفر:

ابن ابراہیم بن علی' جو ابن البندی اور بغدادی واعظ کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے اپنے شیخ ابوالفرج ابن الجوزی سے اس فن کو حاصل کیا اور کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور زہد کے بارے میں آپ کے اشعار ہیں۔

''یہ دنیا مسرت کا گھر نہیں تو اس کے مکر وفریب سے خوف کھا' جب نوجوان اس میں اپنے مال سے شاد کام ہوتا ہے تو یہ

Marfat.com

اسے جام موت پلا دیتی ہے اور اس کے بعد اس کے لیے دودھ پینا مقدر کر دیتی ہے اور جو کچھ اس کے دونوں ہاتھوں نے کمایا ہے وہ اس کے اسیر ہو جائیں گے اور جو مصیبت اسے آئے گی وہ اس کا دفاع نہ کر سکے گا' اور اگر وہ بولتا تو مٹی کے نیچے سے بولتا کہ نوجوان کو مقدور بھر نیک عمل کرنا چاہیے''۔

ابوالحسن علی بن الحسن:

رازی بغدادی' واعظ اس کے فضائل اور اچھے اشعار بھی ہیں اور زہد کے بارے میں اس کے اشعار ہیں۔

''اے نفس موت کے لیے تیاری کر اور نجات کے لیے کوشش کر اور دور اندیش مستعد بن۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ زندہ کے لیے ہمیشگی نہیں اور نہ موت سے کوئی چارہ ہے اور تو صرف عاریۃً لی ہوئی چیز ہے جو واپس کر دی جائے گی اور عاریۃً لی ہوئی چیزیں واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ تو بھول جاتا ہے اور حوادث نہیں بھولتے' اور موتیں کوشش کرتی رہتی ہیں' موت کی کان میں بقا کی امید نہ رکھ۔ اور نہ وہاں تیرے لیے کوئی گھاٹ ہے' زمین میں کسی شخص کی حکومت اور حصہ کون سا ہے زمین میں اس کا حصہ لحد ہے' انسان زندگی کے ایام کی لذت کو کیسے پسند کرتا ہے جس کے سانس گنے ہوئے ہیں''۔

البھا سنجاری:

ابوالسعادات اسعد بن محمد بن موسیٰ' شافعی فقیہ' شاعر' ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ فقیہ تھے اور مسائل خلافیہ میں گفتگو کرتے تھے مگر آپ پر شاعری کا غلبہ تھا' آپ نے اس میں کمال حاصل کیا اور اپنی نظموں کے باعث شہرت پائی اور اس سے بادشاہوں کی خدمت کی اور ان سے انعامات لیے اور شہروں میں گشت کی' اور دمشق کے قبرستان اشرفیہ میں آپ کا دیوان موجود ہے اور آپ کے شاندار اور لطیف اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اور تیرے محبوب کے دل میں بے غم ہونے کی بات نہیں گذری اور محبت میں اس کے حال کو تو بہتر جانتی ہے اور چغل خور نے کب تیرے پاس شکایت کی ہے کہ وہ تیرے عشق کو فراموش کر دینے والا ہے' اپنے محبوب سے پوچھ وہ تو اس کے ملامت گروں میں شامل ہے' کیا مصیبت زدہ عاشق کے حال کا کوئی گواہ نہیں جو تجھے اس کے بارے میں سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو نے اس کی بیماری کو نیا لباس دیا ہے اور تو نے اس کے عشق کا پردہ چاک کیا ہے اور اس کے وصال کی رسی کو کاٹ دیا ہے''۔

اور یہ ایک طویل قصیدہ ہے جس میں اس نے قاضی کمال الدین شہرزوری کی مدح کی ہے اور اس کے یہ اشعار بھی ہیں۔

''میرے زمانے کا کیا کہنا جو میرا قصد کیے ہوئے ہے اور میرے اچھے اوقات کا کیا کہنا جن سے میں محروم ہوں' قریب ہے کہ وہ سرعت کے ساتھ گذرنے میں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں''۔

آپ کی وفات ۹۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

عثمان بن عیسیٰ:

ابن درباس بن قسر بن جہم بن عبدوس الہذبانی المارانی ضیاء الدین قاضی صدر الدین عبدالملک کا بھائی جو حکومت صلاحیہ میں

Marfat.com

دیار مصر کا حاکم تھا' اور یہ ضیاء الدین ''المہذب'' کا کتاب الشہادات تک شارح ہے جو تقریباً بیس جلدوں میں ہے اور اصول فقہ میں شرح اللمع اور شیرازی کی التنبیہ کا شارح ہے اور یہ مذہب کا ماہر عالم تھا۔

ابو محمد عبداللہ بن احمد بن الرسوی:

البواریجی ثم البغدادی' آپ فاضل شیخ تھے اور آپ کی روایت بھی ہے اور آپ نے جو اشعار سنائے ہیں ان میں یہ اشعار بھی ہیں۔

''عاجزی اور فروتنی میں عذر تنگ ہو گیا ہے اور ہم اپنی قسمت پر قناعت کرتے تو وہ ہمیں کافی ہوتی ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم بندوں کی پرستش کرتے ہیں جبکہ ہمارے فقر وغنا کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے''۔

ابوالفضل عبدالرحیم بن نصر اللہ:

ابن علی بن منصور بن الکیال الواسطی' فقہ اور قضاء کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے' آپ بغداد کے ایک معتبر شخص تھے آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''دنیا کے لیے ہلاکت ہو اس کی نعمتیں ہمیشہ نہیں رہتیں' وہ کچھ دیر خوش کرتی ہیں پھر برائیاں ظاہر کرتی ہے وہ نقاب میں تجھے خوش منظری اور خوبصورتی دکھائے گی اور بدصورتی سے نقاب اٹھا دے گی''۔

نیز اس نے کہا ہے۔

''اگر دو اطاعتوں کے بعد میری پلکوں نے تفتیش سے چشم پوشی کی ہے تو وہ میری پلکیں نہیں ہیں' اور اگر میں نے محبوبوں کے بعد اپنی پتلیوں سے حسن کو دیکھا ہے تو وہ میری پتلیاں نہیں ہیں' اگر میرے وطن نے میرے وطن پر احسان کیا ہے تو زمانہ اس کی لغزشوں کو معاف کر دے گا''۔

ابوعلی الحسن بن علی:

ابن الحسن بن علی بن الحسن بن علی بن عمار بن فہر بن وقاح الیاسری' حضرت عمار بن یاسر کی نسبت سے یاسری کہلاتے ہیں' آپ بغداد کے فاضل شیخ تھے' اور تفسیر وفرائض میں آپ کی تصنیفات موجود ہیں' اور آپ کے خطبات' رسائل اور اچھے اشعار بھی ہیں' اور حکام کے نزدیک آپ کی شہادت مقبول تھی۔

ابوبکر محمد بن یوسیف بن الطباخ:

الواسطی' البغدادی الصوفی' آپ نے بغداد میں ایک امارت سنبھالی' اور آپ نے جو اشعار سنائے ان میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو' عقل وادب سے بڑھ کر اچھی چیز بخشش نہیں کی' یہ دونوں چیزیں جوان کا حسن وجمال ہیں اور اگر یہ دونوں کھو جائیں تو اس کے لیے زندگی کا کھو دینا زیادہ اچھا ہے''۔

ابن یونس شارح التنبیہ:

ابوالفضل احمد بن شیخ کمال الدین ابوالفتح موسیٰ بن یونس بن محمد بن منعۃ بن مالک بن محمد بن سعد بن سعید بن عاصم بن عابد

Marfat.com

بن کعب بن قیس بن ابراہیم' آپ اصلاً اربلی ہیں' پھر موصل کے علمی اور امارتی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' آپ نے علوم وفنون کو اپنے باپ سے حاصل کیا اور یگانہ روزگار بن گئے آپ نے درس دیا اور التنبیہ کی شرح کی' اور امام غزالی کی احیاء علوم الدین کا دو دفعہ اختصار کیا ایک چھوٹا اور ایک بڑا اور اسی سے آپ درس دیا کرتے تھے۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اربل میں میرے والد کی وفات کے بعد ۶۱۰ھ میں ملک مظفر کے مدرسے کو سنبھالا اور میں چھوٹی عمر میں آپ کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا' میں نے آپ کی مانند کسی شخص کو درس دیتے نہیں دیکھا۔ پھر ۶۱۷ھ میں آپ اپنے شہر کو چلے گئے اور اس سال کی ۲۴/ ربیع الاوّل کو سوموار کے روز ۷۴ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

۶۲۳ھ

اس سال ملک جلال الدین بن خوارزم شاہ کی الکرج کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی اور اس نے انہیں عظیم شکست دی اور اس نے ان کے سب سے بڑے قلعہ تفلیس کا قصد کیا اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور اس میں جو کفار موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا اور وہاں جو مسلمان موجود تھے ان میں سے کسی کے ساتھ اس نے تعرض نہیں کیا اور اس کی حکومت قلعے پر قائم ہو گئی۔ اور الکرج نے اسے ۵۱۵ھ میں مسلمانوں سے چھین لیا اور اب تک انہیں کے قبضے میں تھا' حتیٰ کہ اس جلال الدین نے اس قلعے کو ان سے چھڑا لیا اور یہ ایک عظیم فتح تھی۔

اور اس سال یہ خلاط کی طرف گیا تا کہ اسے ملک اشرف کے نائب سے چھین لے' مگر یہ اس کو حاصل کرنے کی قوت نہ پا سکا اور اس کے باشندوں نے اس سے سخت جنگ کی اور اس نے اپنے کرمان کے نائب کی نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا اور ان کی طرف روانہ ہو گیا۔

اور اس سال ملک اشرف نے اپنے بھائی معظم کے ساتھ صلح کی اور دمشق میں اس کے پاس گیا اور معظم' جلال الدین' شاہ اربل' شاہ ماردین اور شاہ روم کے ساتھ مل کر اس کے خلاف مدد دینے لگا اور اشرف کے ساتھ اس کا بھائی کامل اور شاہ موصل بدر الدین لؤلؤ تھے' پھر اس نے اپنے بھائی معظم کو اپنا پہلو مضبوط کرنے کے لیے مائل کر لیا۔ اور اس سال ابرنش انطاکیہ اور ارمن کے درمیان بڑی جنگ ہوئی اور ان کے درمیان بڑے ناگوار واقعات ہوئے۔ اور اس سال ملک جلال الدین نے' ترکمانِ ایوانیہ پر سخت حملہ کیا' وہ مسلمانوں کی رہزنی کیا کرتے تھے۔

اور اس سال محی الدین یوسف بن شیخ جمال الدین بن الجوزی بغداد سے ایلچیوں کے ساتھ ملک معظم کے پاس دمشق آیا اور اس کے پاس خلیفہ الظاہر بامر اللہ کی جانب سے اولاد عادل کے لیے خلعت اور قیمتی چیزیں تھیں اور خط کا مضمون یہ تھا۔ کہ اس میں اسے جلال الدین بن خوارزم شاہ کی دوستی سے منع کیا تھا' بلاشبہ وہ باغی ہے اور اس نے خلیفہ کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کو بغداد سے چھین لینے کا عزم کیا ہوا ہے' سو اس نے اس کی بات مان لی اور قاضی محی الدین بن الجوزی دیار مصر میں ملک کامل کے پاس گیا اور شام ومصر کی طرف آپ کی یہ پہلی آمد تھی اور آپ کو بادشاہوں کی طرف سے بہت سے انعامات ملے' ان میں سے ایک یہ تھا کہ آپ نے دمشق میں نشابین مقام پر اپنا مدرسہ جو زیہ تعمیر کیا۔ اور اس سال ملک معظم کے سرکاری حکم کے مطابق شمس الدین محمد بن قزغلی سبط ابن

Marfat.com

الجوزی نے دامن کوہ میں الشبلیہ کی تدریس کا کام سنبھالا اور پہلے روز ہی قضاۃ اور اعیان آپ کے پاس آئے۔

خلیفہ الظاہر کی وفات اور اس کے بیٹے المستنصر کی خلافت:

خلیفہ مرحوم کی وفات اس سال ۱۳ رجب کو جمعہ کے دن چاشت کے وقت ہوئی اور لوگوں کو اس کی وفات کا علم نماز کے بعد ہوا' پس خطباء نے حسب دستور منابر پر اس کے لیے دعائیں کیں اور اس کی خلافت نو ماہ ۱۴ دن رہی اور اس کی عمر ۵۲ سال تھی اور وہ بنو عباس کا سب سے بڑا سخی اور سیرت وضمیر کے لحاظ سے بہتر شخص تھا اور بڑا دیالو اور خوش منظر تھا' اور اگر اس کا زمانہ لمبا ہوتا تو اس کے ہاتھوں امت کی بہت اصلاح ہو جاتی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں اس کے قرب کو پسند کیا تو اس نے بھی اسے اختیار کر لیا' جو اس کے پاس تھا' اور اس نے اس پر بہت احسان کیا' اور اس نے اپنی امارت کے آغاز میں دیوانی اموال کے چھوڑنے اور ناانصافیوں کے دور کرنے اور ٹیکس کے ساقط کرنے اور لوگوں سے خراج کو کم کرنے اور جو شخص قرضوں کی ادائیگی سے عاجز ہیں' ان کے قرضے ادا کرنے اور علماء اور فقراء سے حسن سلوک کرنے اور امانت دار اور دیانت دار لوگوں کو امیر بنانے کے جو کام کیے ہیں ہم انہیں بیان کر چکے ہیں۔ اور اس نے والیان رعیت کو خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''یاد رکھو ہمارا نرمی برتنا' ارادۃً یا بھول کر چھوڑنا نہیں اور نہ ہمارا چشم پوشی کرنا' صبر سے برداشت کرنا ہے' بلکہ اس لیے ہے کہ ہم تمہیں آزمائیں کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے' تم نے گذشتہ ایام میں جو شہروں کو ویران کیا اور رعایا کو بھگایا اور شریعت کو برا قرار دیا اور باطل جلی کا حق خفی کی صورت میں اظہار کیا' یہ ایک حیلہ اور چال اور مکمل بیخ کنی اور اعراض کو حاصل کرنے کا نام تھا' جس کی فرصت تم نے' بہادر اور ہیبت ناک شیر کے پنجوں اور کچلیوں سے اچانک پالی' تم مختلف الفاظ سے ایک مفہوم پر متفق ہو حالانکہ تم اس کے ثقہ اور امین آدمی ہو' تم اس کی رائے کو اپنی خواہشات کی طرف مائل کرتے ہو اور اپنے باطل کو اس کے حق کے ساتھ ملا دیتے ہو' وہ تمہاری اطاعت کرتا ہے۔ حالانکہ تم اس کے نافرمان ہوتے ہو' وہ تم سے موافقت کرتا ہے اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو' اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے خوف کو امن سے اور تمہارے فقر کو تونگری سے اور تمہارے باطل کو حق سے بدل دیا ہے اور تم کو وہ بادشاہ دیا ہے جو لغزشوں کو معاف کرتا ہے اور صرف اصرار کرنے والے سے مؤاخذہ کرتا ہے اور اصرار پر قائم رہنے والے سے انتقام لیتا ہے' وہ تمہیں عادلانہ حکم دیتا ہے اور وہ تم سے بھی عدل ہی چاہتا ہے اور وہ تم کو ظلم سے روکتا ہے اور وہ اللہ سے امید رکھتا ہے اور تمہیں اس کی اطاعت کی رغبت دلاتا ہے۔ اگر تم اللہ کے ان خلیفوں کے راستوں پر جنہیں اس نے زمین میں اپنا نائب اور اپنی مخلوق پر امین مقرر کیا ہے چلے تو فبہا ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے''۔

اور اس نے اپنے گھر میں مہر شدہ کاغذ کے ٹکڑے دیکھے جنہیں اس نے لوگوں کی پردہ داری اور ان کی عزتوں کی حفاظت کے لیے نہ کھولا اور اس نے اپنے پیچھے دس بچے بچیاں چھوڑے ان میں سے اس کے بعد اس کے بڑے بیٹے ابو جعفر منصور کی بیعت خلافت ہوئی اور اس نے المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا' اور شیخ محمد خیاط واعظ نے اسے غسل دیا اور اسے دار الخلافت میں دفن کیا گیا۔ پھر

Marfat.com

اسے الرصافہ کے قبرستان میں منتقل کر دیا گیا۔

المستنصر باللہ عباسی کی خلافت:

امیر المومنین ابی جعفر منصور بن الظاہر محمد بن الناصر احمد' جس روز یعنی ۱۳ رجب ۶۲۳ھ کو جمعہ کے دن اس کا باپ مرا اس روز اس کی بیعتِ خلافت ہوئی اس کے لیے تاج منگوایا گیا اور اہل حل وعقد میں سے عوام وخواص نے اس کی بیعت کی اور یہ جمعہ کا دن تھا اور اس وقت اس کی عمر ۳۵ سال ۵ ماہ ۱۱ دن تھی' اور یہ بڑا خوش شکل اور خوش منظر تھا اور شاعر کے اس شعر کا مصداق تھا۔

''گویا ثریا اس کی پیشانی میں اور شعریٰ اس کے رخسار میں اور چاند اس کے چہرے میں پیوست ہے''۔

اور اس کے نسب شریف میں پندرہ خلیفے ہیں' جن میں سے اس کے پانچ آباء نے بالترتیب خلافت حاصل کی اور اس نے جیسے بڑے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں ان سے اسے وراثۃً حاصل کیا اور اس بات کا اس سے پہلے کسی خلیفہ کے لیے اتفاق نہیں ہوا' اور اس نے لوگوں کے ساتھ اپنے باپ الظاہر کی طرح سخاوت' حسن سیرت اور رعیت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی روش اختیار کی اور اس نے مدرسہ کبیرہ مستنصریہ تعمیر کیا جس کی مثل دنیا میں مدرسہ نہیں بنا' اس کا بیان اپنی جگہ پر آئے گا۔ ان شاء اللہ

اور جو لوگ اس کے باپ کے زمانے میں امیر تھے' وہی اس کے زمانے میں امیر مقرر رہے اور جب آئندہ جمعہ کا دن آیا تو منابر پر امام المستنصر باللہ کا خطبہ دیا گیا اور اس کا نام اور ذکر آنے پر سونا اور چاندی نچھاور کیا گیا اور یہ جمعہ کا دن تھا' اور شعراء نے مدائح اور مراثی سنائے اور انہیں خلعت اور انعامات دیئے گئے اور ماہ شعبان میں شاہ موصل کی طرف سے وزیر ضیاء الدین ابوالفتح نصر اللہ بن الاثیر کی طرف سے ایلچی آیا' جس کے پاس ایک خط تھا جس میں فصیح وبلیغ عبارت میں تہنیت وتعزیت تھی۔

پھر المستنصر باللہ مواظبت کے ساتھ سوار ہو کر لوگوں کے لیے جمعہ میں حاضر ہوتا اور اس کے ساتھ صرف دو خادم اور شہر کا سوار ہوتا' ایک دفعہ وہ سوار ہو کر نکلا تو اس نے ایک عظیم شور سنا' اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اسے بتایا گیا نماز کے لیے بلایا جا رہا ہے تو وہ اپنی سواری سے اتر کر پیدل ہو گیا اور پیادہ دوڑنے لگا' پھر وہ تواضع اور خشوع کے طور پر مسلسل جمعہ کو پیدل آنے لگا اور وہ امام کے نزدیک بیٹھتا اور خطبہ سنتا' پھر اس کے لیے بند حجرے کو درست کر دیا گیا اور وہ اس سے پیدل چل کر جمعہ کو جاتا۔ اور وہ ۲۲ رشعبان کو عوام کے لیے سوار ہوا اور جب رمضان کی پہلی رات آئی تو اس نے علماء' فقراء اور محتاجوں پر' روزوں میں مدد دینے اور قیام میں قوت دینے کے لیے آئے' بکریوں اور نفقات کا بہت سا صدقہ دیا اور ۲۷ رمضان کو الظاہر کا تابوت دار الخلافہ سے الرصافہ کے قبرستان میں منتقل کیا گیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور خلیفہ المستنصر نے عید کے روز محی الدین ابن الجوزی کے ہاتھ فقہاء صوفیاء اور ائمہ مساجد کو بہت سے صدقات اور انعامات بھیجے۔

اور ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس سال زبردست زلزلہ آیا جس سے ان کے ملک کی بہت سی بستیاں اور قلعے منہدم ہو گئے۔

نیز ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ ان کے ملک میں ایک بکری کو ذبح کیا گیا اور اس کے گوشت کو کڑوا پایا گیا' حتیٰ کہ اس کے سری پائے اور پھیپھڑے' جگر اور سب اجزاء ہی کڑوے پائے گئے۔

Marfat.com

خلیفہ الظاہر کے بعد اس سال میں وفات پانے والے اعیان

الجمال المصری:

یونس بن بدران بن فیروز جمال الدین مصری اس وقت کے قاضی القضاۃ' آپ علم کو حاصل کر کے یگانہ روزگار بن گئے۔ اور آپ نے حضرت امام شافعی کی کتاب ''الام'' کا اختصار کیا' اور فرائض کے بارے میں آپ کی ایک طویل کتاب ہے۔ اور آپ نے التقی صالح الفریر کے بعد جس نے خودکشی کر لی تھی' امینیہ کی تدریس کا کام سنبھالا' یہ کام وزیر صفی الدین بن شکر نے آپ کے سپرد کیا' آپ اپنے کام کی طرف بہت توجہ کرتے تھے' پھر اس نے آپ کو دمشق میں بیت المال کا کام سپرد کر دیا۔ اور آپ نے شاہ دمشق کی طرف ملوک اور خلفاء سے مراسلت کی' پھر معظم نے الزکی ابن الزکی کے معزول کرنے کے بعد آپ کو دمشق کا قاضی القضاۃ بنا دیا۔ اور جب عادلیہ کبیرہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اس نے اس کی تدریس کا کام بھی آپ کے سپرد کر دیا۔ اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہاں درس دیا۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ سب سے پہلے درس تفسیر دیتے' حتیٰ کہ آپ نے آخر تک تفسیر کو مکمل کیا' اور تفسیر کے بعد فقہ کا درس دیتے' اور آپ رجسٹروں میں لکھنے کے بارے میں اچھا خیال رکھتے اور وہ اس طرح کہ آپ ہر جمعہ اور منگل کی صبح کو بیٹھ جاتے اور ایوانِ عادلیہ میں شہر کے تمام گواہوں کو بلا لیتے اور جس نے کوئی خط لکھا ہوتا وہ حاضر ہوتا اور اپنے گواہوں کو بھی بلا لیتا اور وہ حاکم کے سامنے گواہی دیتے اور یہ سب کچھ جلدی سے لکھ لیا جاتا اور آپ ہر جمعہ عصر کے بعد مزار عثمان پر کمالی کھڑکی میں نشست کرتے اور فیصلے کرتے' حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھتے۔ اور بسا اوقات آپ عشا کے پڑھنے تک ٹھہرے رہتے آپ علم کا بہت مذاکرہ کرنے والے اور اچھے طریقے سے کام کرنے والے تھے' کسی کی چیز لینے پر آپ پر کسی نے برا نہیں منایا' ابوشامہ نے بیان کیا ہے آپ پر صرف اس لیے ناراضگی ہو جاتی تھی کہ آپ بعض وارثوں کو بیت المال کی بہتری کے لیے مشورہ دیتے تھے۔ اور یہ کہ آپ نے اپنے بیٹے تاج کو محمد کا نائب مقرر کیا جو پسندیدہ روش نہ تھا' اور خود وہ پاکدامن اور رعب دار آدمی تھا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ قرشی شیبی ہیں' اس وجہ سے لوگوں نے آپ پر اعتراضات کیے۔ اور آپ کے بعد شمس الدین احمد بن خلیلی' جو نہی قاضی بنا۔

میں کہتا ہوں آپ کی وفات اس سال کے ربیع الاوّل میں ہوئی' اور آپ کو اپنے اس گھر میں دفن کیا گیا' جو جامع مسجد کی جانب درب الریحان کے سر پر واقع ہے۔ اور آپ کی قبر کی کھڑکی آج کل مدرسہ شرقیہ کے مشرق میں ہے' اور ابن عنین نے آپ کی ہجو کرتے ہوئے کہا ہے۔

''مصری اپنے فعل میں کس قدر کوتاہ تھا کہ اس نے قبر بھی اپنے گھر ہی میں بنائی ہے اور اس نے زندوں کو اسے پتھر مارنے سے راحت دی ہے اور مردوں کو اس کی آگ سے دور کیا ہے''۔

Marfat.com

المعتمد والی دمشق:

المبارز ابراہیم جو معتمد والی دمشق کے نام سے مشہور ہے' یہ بہترین خلفاء میں سے تھا' اور عفت اور حسن سیرت اور پاکیزگی ضمیر میں ان سب سے بڑھ کر تھا' اصلاً موصلی تھا' شام آ کر فروخ شاہ بن شہنشاہ بن ایوب کا خادم بن گیا۔ وہ دمشق کا کوتوال تھا اور اس کام میں اس کی سیرت قابل تعریف رہی ہے' پھر وہ چالیس سال تک دمشق کا کوتوال رہا اور اس کے زمانے میں عجیب وغریب واقعات ہوئے' اور وہ صاحبِ جاہ اور معزز گھرانوں کا خاص طور پر پردہ پوش تھا۔

اس کے زمانے میں ایک واقعہ یہ ہوا کہ ایک جولاہا کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا جس کے کانوں میں بالیاں تھیں تو ان کے پڑوسیوں میں سے ایک شخص نے حملہ کر کے دھوکے سے اسے قتل کر دیا اور جو زیور وہ پہنے ہوئے تھا اسے لے جا کر ایک قبرستان میں دفن کر دیا' لوگوں نے اس کے خلاف شکایت کی' مگر اس نے اعتراف نہ کیا اور اس کی والدہ اس واقعہ سے روئی اور اس نے اپنے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے طلاق دے دے۔ اس نے اسے طلاق دے دی تو وہ اس شخص کے پاس چلی گئی اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سے نکاح کرے اور اس نے اس کے سامنے اظہار کیا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے تو اس نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ ایک وقت تک اس کے ہاں ٹھہری رہی' پھر ایک وقت اس نے اس سے اپنے بیٹے کے متعلق پوچھا جس کے باعث لوگوں نے اس کے خلاف شکایت کی تھی' اس نے کہا ہاں میں نے اسے قتل کیا ہے' اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ تو مجھے اس کی قبر دکھا دے تاکہ میں اسے دیکھ لوں' تو وہ اسے خشکاتہ کی قبر پر لے گیا' اس نے اسے کھولا تو وہ اپنے بچے کو دیکھ کر اشکبار ہو گئی اور وہ اپنے ساتھ ایک چھڑی بھی لے گئی جو اس نے اس دن کے لیے تیار کی تھی' پس اس نے اسے چھڑی مار کر ہلاک کر دیا۔ اور اسے اپنے بیٹے کے ساتھ اسی قبر میں دفن کر دیا قبرستان کے منتظم اٹھے اٹھا کر اس معتمد والی دمشق کے پاس لے گئے اس نے اس سے بات پوچھی تو اس نے اسے سارا واقعہ سنا دیا' اس نے اس کی کارروائی کی تحسین کی اور اسے رہا کر دیا اور اس سے حسن سلوک بھی کیا۔

اور السبط نے اس سے روایت کی ہے کہ ایک روز میں باب الفرج سے باہر آ رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص طبل اٹھائے ہوئے ہے اور وہ مدہوش ہے' میں نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے حد لگائی گئی اور میرے حکم سے انہوں نے طبل توڑ دیا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا مٹکا ہے انہوں نے اسے توڑا تو اس میں شراب تھی' اور عادل نے شراب نچوڑنا اور اسے دمشق کی طرف لانا' کلیتہً منع کیا ہوا تھا' اور لوگ طرح طرح کے حیلے اختیار کرتے تھے' السبط کا بیان ہے' میں نے اس سے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ طبل میں کوئی چیز ہے اس نے کہا میں نے اسے چلتے ہوئے دیکھا تو اس کی پنڈلیاں' کانپ رہی تھیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ طبل میں کوئی بھاری چیز اٹھائے ہوئے ہے اس کے اس قسم کے عجیب وغریب واقعات ہیں اور معظم نے اسے معزول کر دیا اس کے دل میں اس کے متعلق کچھ ناراضگی پائی جاتی تھی اور اسے تقریباً پانچ سال تک قید خانے میں رکھا اور اس نے شہر میں اس کے متعلق اعلان کروایا مگر کسی ایک شخص نے بھی آ کر بیان نہ کیا کہ اس نے اس سے رائی کا دانہ بھی لیا ہے اور جب وہ فوت ہوا تو اسے اس قبرستان میں دفن کیا گیا جو ابوعمرو کے مدرسہ کے قریب بازار کے سامنے ہے اور اس کی قبر کے پاس ایک مسجد ہے جو اسی کے نام سے مشہور ہے۔ رحمہ اللہ

Marfat.com

صالحیہ کے راستے میں الشبلیہ کو وقف کرنے والا:

شبل الدولہ کافور الحسامی' اس کی نسبت حسام الدین محمد بن لاجین کی طرف ہے' ست آشام پیدا ہوا' یہ وہی شخص ہے جو اپنی مالکہ ست الشام کو الشامیہ البرانیہ کی آبادی کی ترغیب دیتا تھا اور اسی نے الشبلیہ کو حنفیہ کے لیے اور اس کے پہلو میں صوفیاء کے لیے خانقاہ بنائی اور یہی اس کا گھر تھا اور اس نے قضاۃ' مصنع اور ساباط کو وقف کیا اور لوگوں کے لیے الشامیہ البرانیہ کے مغرب میں جو قبرستان ہے اس کے پاس سے ایک راستہ عین الکرش کی طرف کھولا اور لوگوں کے لیے وہاں سے جبل کی طرف کوئی راستہ نہ تھا' وہ العقبیہ میں مسجد الصفیٰ کے پاس سے گزرتے تھے اور اس کی وفات رجب میں ہوئی اور اسے اس کے مدرسہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور اس نے کندی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا۔

دمشق وحلب میں الرواحیہ کا وقف کرنے والا:

ابوالقاسم ھبۃ اللہ جو ابن رواحہ کے نام سے مشہور ہے' یہ ایک تاجر بڑا مالدار اور دمشق کے معتبر آدمیوں میں سے تھا' اور بڑا لمبا چوڑا تھا اور اس کی داڑھی نہیں تھی' اور اس نے باب الفرادیس کے اندر مدرسہ رواحیہ تعمیر کیا اور اسے شافعیہ کے لیے وقف کر دیا اور اس کی نگرانی اور تدریس کا کام شیخ تقی الدین بن الصلاح شہرزوری کے سپرد کیا اور اس کا حلب میں بھی اسی طرح مدرسہ تھا' اور وہ اپنی آخری عمر میں دمشق کے مدرسہ میں گوشہ نشین ہو گیا' اور وہ اس گھر میں رہتا تھا' جو اس کے محل میں مشرق کی طرف تھا اور بعد میں اس نے چاہا کہ جب وہ مر جائے تو اسے اس میں دفن کیا جائے' مگر ایسا نہ ہو سکا بلکہ اسے صوفیا کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس کی وفات کے بعد محی الدین ابن عربی طائی صوفی اور تقی الدین خزعل نحوی مصری ثم المقدسی امام مشہد نے ابن رواحہ کے خلاف شہادت دی کہ اس نے شیخ تقی الدین کو اس مدرسے سے الگ کیا تھا' پس طویل ناگوار واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ان دونوں نے جو ارادہ کیا تھا' وہ درست نہ ہوا' اور خزعل بھی اسی سال میں فوت ہو گیا۔ اور جو راستہ انہوں نے اختیار کیا تھا وہ بیکار گیا۔

ابو محمد محمود بن مودود بن محمود:

البلاجی الحنفی الموصلی' اور وہاں پر اس کا ایک مدرسہ ہے جو اسی کے نام سے مشہور ہے اور وہ ترک تھا اور علماء کے مشائخ میں سے ہو گیا' اور وہ دین میں پختہ تھا اور اچھا شاعر تھا' وہ کہتا ہے۔

''جو دعویٰ کرے کہ اس کی حالت اسے شرع کے راستے سے نکال دے گی تو وہ اس کا دوست نہ بنے' بلاشبہ یہ بے فائدہ پلیدی ہے''۔

اس سال آپ کی وفات ۱۶ر جمادی الآخرۃ کو موصل میں ہوئی اور آپ کی عمر تقریباً اسی سال تھی۔

یاقوت یعقوب بن عبداللہ:

نجیب الدین متولی شیخ تاج الدین کندی' آپ کے لیے وہ کتابیں وقف کی گئیں جو جامع دمشق کے شمال مشرقی زاویہ کی لائبریری میں تھیں اور وہ ۷۶۱ جلدیں تھیں' پھر اس کے بعد آپ کے بیٹے پر وقف کیں' پھر علماء پر وقف کیں اور یہ کتابیں ضائع ہو گئیں اور اکثر فروخت ہو گئیں اور اس یاقوت کو ادب وشعر میں اچھا کمال حاصل تھا اور آپ کی وفات رجب کے آغاز میں بغداد میں ہوئی'

Marfat.com

اور حضرت امام ابوحنیفہ کے مزار کے پاس خیزران کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

۶۲۴ھ

اس سال اہل تفلیس کے عام الکرج اچانک ان کے پاس آ گئے اور انہوں نے اس میں داخل ہو کر عوام وخواص کو قتل کر دیا اور لوٹ مار کی اور قیدی بنائے اور گھروں کو ویران کیا اور آگ لگائی اور غصے سے بغاوت کی اور یہ اطلاع جلال الدین کو ملی تو وہ ان کو پکڑنے کے لیے جلدی چلا مگر وہ انہیں پکڑ نہ سکا۔ اور اس سال اسماعیلیہ نے جلال الدین بن خوارزم شاہ کے نائبین میں سے ایک بڑے امیر کو قتل کر دیا اور وہ ان کے علاقے کی طرف روانہ ہو گیا اور ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کے شہر کو برباد کر دیا۔ اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا' یہ جب تاتاری لوگوں کے پاس آئے تو یہ مسلمانوں کے خلاف ان کے سب سے بڑے مددگار تھے' خدا ان کا بھلا نہ کرے اور یہ مسلمانوں کے لیے ان سے بھی زیادہ نقصان دہ تھے۔

اور جب جلال الدین اور تاتاریوں کی ایک بڑی جماعت کی باہم جنگ ہوئی تو اس نے انہیں شکست دی اور انہیں خوب قتل کیا اور قیدی کیا اور کئی روز تک ان کے تعاقب میں رہا' پس اس نے انہیں قتل کیا حتیٰ کہ ری تک پہنچ گیا اور اسے اطلاع ملی کہ ایک جماعت اس کا قصد کیے ہوئے آئی ہے تو یہ کھڑا ہو کر انہیں روکنے لگا' اور اس کے اور ان کے حالات ابھی ۶۲۵ھ میں بیان ہوں گے۔

اور اس سال ملک اشرف بن عادل کی فوجوں نے آذربائیجان آ کر بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اور بہت سے اموال کو غنیمت میں حاصل کیا اور وہ اپنے ساتھ جلال الدین کی بیوی دختر طغرل کو بھی لے گئے اور وہ اس سے بغض وعداوت رکھتی تھی' پس انہوں نے اسے شہر خلاط میں اتارا۔ اور ان کے حالات آئندہ سال میں بیان ہوں گے۔

اور اس سال فرنگیوں کے بادشاہ ابنور کا ایلچی سمندر میں معظم کے پاس ان بلاد سواحل کا مطالبہ کرتے ہوئے آیا جنہیں اس کے چچا سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے فتح کیا تھا' معظم نے انہیں سختی سے جواب دیا اور اسے کہا۔ اپنے آقا سے کہہ دینا میرے پاس صرف تلوار ہے۔ واللہ اعلم

اور اس سال اشرف نے اپنے بھائی شہاب الدین غازیؒ کو ایک عظیم محمل کے ساتھ جس کا بوجھ چھ سو اونٹ اٹھاتے تھے' حج کو بھیجا اور اس کے ساتھ پچاس اونٹ تھے اور ہر اونٹ پر ایک غلام تھا' پس وہ عراق کی جانب روانہ ہوا اور راستے میں ہی اس کے پاس خلیفہ کے تحائف آئے' اور جس راستے اس نے حج کیا اسی پر واپس آ گیا۔

اور اس سال بغداد کا قاضی القضاۃ نجم الدین ابوالمعالی عبدالرحمٰن بن مقبل واسطی بنا' اور اس نے حکام کے دستور کے مطابق اسے خلعت دیا' اور یہ جمعہ کا دن تھا' اور اس سال بلاد الجزیرہ میں سخت گرانی ہو گئی اور گوشت کم ہو گیا' حتیٰ کہ ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ موصل شہر میں بعض دنوں میں موسم بہار میں صرف ایک بکروٹہ ذبح کیا گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس سال دس مارچ کو جزیرہ اور عراق میں دوبار بہت برف پڑی جس سے پھول وغیرہ ضائع ہو گئے۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ بات ہے جس کی مثل نہیں دیکھی گئی' اور عراق کے بارے میں سب سے بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ کثرتِ گرمی کے باوجود اس میں اس قسم کا واقعہ کیسے ہوا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

چنگیز خاں:

تاتاریوں کے نزدیک سلطان اعظم اوران کے آج کے بادشاہوں کا باپ جس کی طرف وہ انتساب کرتے ہیں' اورالقان کا عظیم آدمی' اوراسی بادشاہ نے ان کے لیے وہ السیاسا[1] وضع کی' جس کے پاس وہ فیصلے لے جاتے ہیں اوراس کے ذریعے فیصلے کرتے ہیں اوراس کا اکثر حصہ اللہ کی کتابوں اورشرائع کے خلاف ہے اوراس نے اسے اپنے پاس سے بنایا ہے اورانہوں نے اس بارے میں اس کی پیروی کی ہے اوراس کی ماں کا خیال تھا کہ اسے آفتاب کی شعاع سے اس کا حمل ہوا ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کا باپ معلوم نہیں ہوا ظاہر ہے کہ وہ مجہول النسب ہے اور میں نے ایک کتاب دیکھی ہے' جسے وزیر بغداد علاؤ الدین الجوینی نے اس کے حالات میں تالیف کیا ہے اوراس نے اس میں اس کی سیرت' اس کی سیاسی سوجھ بوجھ' سخاوت شجاعت حکومت اور رعایا کے بہترین انتظام اور جنگوں کا ذکر کیا ہے۔

اس نے بیان کیا ہے کہ ابتداء میں یہ ملک ازبک خان کے ہاں خاص آدمی تھا' اوراس وقت یہ خوبصورت جوان تھا اوراس کا پہلا نام تمرجی تھا' پھر جب یہ بڑا ہوگیا تو اس نے اپنا نام چنگیز خان رکھا۔ اوراس بادشاہ نے اسے اپنا مقرب بنالیا تھا اور حکومت کے بڑے آدمیوں نے اس سے حسد کیا اوراس کے پاس اس کی چغلی کی' حتیٰ کہ انہوں نے اس کے خلاف لڑنے کے لیے باہر نکلا' اوراس نے اسے قتل نہ کیا اس نے اس کا کوئی ایسا گناہ نہ پایا' جس کے ذریعے اس پر مسلط ہو جائے اسی دوران بادشاہ دو چھوٹے چھوٹے غلاموں پر ناراض ہوا تو انہوں نے اس کے خوف سے بھاگ کر چنگیز خان کی پناہ لے لی' تو اس نے ان دونوں کی عزت کی اوران سے حسن سلوک کیا' اورانہوں نے اسے ملک ازبک خان کے ارادے کے متعلق بتایا کہ وہ اسے قتل کرنے کی دل میں ٹھان بیٹھا ہے۔ تو اس نے احتیاط کرلی اوراس نے حکومت کو سمیٹ لیا اور تاتاریوں کو جماعتوں نے اس کی اتباع کی اورازبک خان کے بہت سے اصحاب اس کے پاس آنے لگے' اور یہ ان کی عزت کرنے لگا اورانہیں عطیات دینے لگا حتیٰ کہ اس کی طاقت بڑھ گئی اوراس کی فوجیں بکثرت ہوگئیں' پھراس کے بعد اس نے ازبک خان کے ساتھ جنگ کی اوراس پر فتح پاکر اسے قتل کردیا اوراس کی مملکت اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ اوراس کی فوج اس کے ساتھ آملی اوراس کا معاملہ بڑھ گیا اوراس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور تمام بلاد طمغاج میں ترکوں کے قبائل اس کے مطیع ہوگئے' حتیٰ کہ وہ تقریباً آٹھ لاکھ جانبازوں کے ساتھ سوار ہوکر چلنے لگا اور زیادہ اکثریت اس قبیلے کی تھی جس میں سے وہ خود تھا' انہیں قیان کہا جاتا تھا' پھران کے بعد دو قبیلے اس کے قریب تر تھے' جن کی بڑی تعداد تھی اور وہ ازان اور قنقوران تھے' اور وہ سال میں تین ماہ شکار کرتا تھا' اور باقی میں جنگ اور فیصلے کرتا تھا۔ الجوینی نے بیان کیا ہے کہ وہ گھیرا ڈالتا تھا'

---

[1] السیاساء: یہ لفظ ''سی'' بمعنی تین اور یساء بمعنی ترتیب' سے مرکب ہے' پھر عربوں نے اسے تبدیل کردیا اور سیاست کہنے لگے۔

Marfat.com

جس کے دونوں کناروں کے درمیان تین ماہ کا فاصلہ ہوتا تھا' پھر وہ حلقہ تنگ ہو جاتا اور اس میں کئی قسم کے بے شمار جانور جمع ہو جاتے تھے' پھر اس کے اور ملک علاؤالدین خوارزم شاہ کے درمیان' جو عراق' خراسان آذربائیجان اور دیگر اقالیم وممالک کا حاکم تھا' جنگ ہو گئی' تو چنگیز خان نے اسے مغلوب کر لیا اور اسے شکست دی اور اس پر غلبہ پایا اور اس سے اموال سلب کر لیے اور خود وہ تھوڑی سی مدت میں اس کے بقیہ بلاد اور اولاد پر غالب آ گیا' جیسا کہ ہم حوادث میں بیان کر چکے ہیں۔

اور ملک چنگیز خان کی ابتداء ۵۹۹ھ میں ہوئی اور اس نے ۶۱۶ھ کی حدود میں خوارزم شاہ سے جنگ کی' اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں خوارزم شاہ نے ۶۱۷ھ میں وفات پائی ہے اور اس وقت یہ بغیر کسی جھگڑنے اور روکنے والے کے ممالک پر قابض ہو گیا اور اس کی وفات ۶۲۴ھ میں ہوئی اور انہوں نے اسے ایک آہنی صندوق میں رکھ کر اسے زنجیروں سے باندھ دیا اور اسے وہاں پر دو پہاڑوں کے درمیان لٹکا دیا اور اس کی کتاب السیاسا موٹے خط میں دو جلدوں میں لکھی جاتی ہے' اور ان کے ہاں اسے دو اونٹوں پر لادا جاتا ہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ پہاڑ پر چڑھتا' پھر اترتا تھا' پھر چڑھتا اور اترتا تھا' پھر کئی بار اترتا تھا' حتیٰ کہ تھک کر بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا' اور جو شخص اس کے پاس ہوتا تھا اسے حکم دیتا تھا کہ جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہو وہ اسے لکھ لے' اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ظاہر ہے کہ شیطان اس کی زبان پر بولتا تھا۔

الجوینی نے بیان کیا ہے کہ ان کا ایک عبادت گزار سخت سردی میں عبادت کے لیے پہاڑوں پر چڑھ جاتا تھا' اس نے ایک کہنے والے کو سنا' وہ اسے کہہ رہا تھا' کہ ہم نے چنگیز خان اور اس کی ذریت کو روئے زمین کا بادشاہ بنایا ہے' الجوینی نے بیان کیا ہے کہ مغلوں کے مشائخ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اسے مسلمہ طور پر مانتے ہیں۔

پھر الجوینی نے السیاسا سے کچھ باتیں بیان کی ہیں کہ جس نے زنا کیا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اسے قتل کیا جائے گا اور اسی طرح جو لواطت کرے گا وہ بھی قتل ہو گا اور جو عمداً جھوٹ بولے گا وہ بھی قتل ہو گا' اور جو جادو کرے گا وہ بھی قتل ہو گا' اور جو جاسوسی کرے گا وہ بھی قتل ہو گا' اور جو دو لڑنے والوں کے درمیان داخل ہو کر ایک کی مدد کرے گا' وہ بھی قتل ہو گا' اور جو کھڑے ہو کر پانی میں پیشاب کرے گا وہ بھی قتل ہو گا اور جو اس میں ڈبکی لگائے گا وہ بھی قتل ہو گا' اور جو قیدی کو اس کے اہل کی اجازت کے بغیر کھانا کھلائے گا یا پانی پلائے گا یا اسے لباس پہنائے گا اسے قتل کیا جائے گا' اور جو کسی بھگوڑے کو دیکھے گا اور اسے واپس نہ کرے گا وہ بھی قتل ہو گا' اور جس نے قیدی کو کھانا کھلایا یا کسی کی طرف کھانے کی کوئی چیز پھینکی وہ بھی قتل ہو گا' بلکہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دے' اور جو کسی کو کوئی چیز کھلائے تو وہ خود پہلے اس سے کھائے' خواہ جسے کھلایا گیا ہے وہ امیر ہو یا اسیر ہو' اور جس نے کھایا اور اپنے پاس والے کو نہ کھلایا اسے قتل کیا جائے گا' اور جس نے حیوان کو ذبح کیا اسے بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا' بلکہ وہ اپنے پیٹ کو چاک کر کے سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے اپنے دل کو نکالے گا اور ان تمام احکام میں اللہ تعالیٰ کی ان شریعتوں کی مخالفت پائی جاتی ہے جو اس نے اپنے انبیاء پر نازل کی ہیں' پس جو شخص حضرت محمد بن عبداللہ خاتم الانبیاء ﷺ پر نازل کردہ محکم شرع کو ترک کر کے دیگر منسوخ شرائع کی طرف فیصلہ لے جائے گا' اس کی تکفیر کی جائے گی' پس اس شخص کا کیا حال ہو گا جو السیاسا کے پاس فیصلہ لے جاتا ہے اور اسے اس پر مقدم کرتا ہے' اور جس نے ایسا کیا اجماع مسلمین سے اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

Marfat.com

''کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے''۔

نیز فرماتا ہے:

''تیرے رب کی قسم وہ جب تک آپ کو اپنے باہمی جھگڑوں میں حکم نہ بنائیں' پھر آپ جو فیصلہ کریں اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے اچھی طرح تسلیم کریں تو پھر وہ مومن ہوں گے''۔ صدق اللہ العظیم

ان کے آداب: سلطان کی اطاعت' انتہائی استطاعت تک کرو اور اپنی خوبصورت دوشیزگان کو اس کے حضور پیش کرو' کہ وہ جسے چاہے اپنے لیے منتخب کر لے۔ اور اس کے خواص میں سے جو چاہے ان میں سے کسی لڑکی کو پسند کرے' اور ان کا دستور یہ ہونا چاہیے کہ وہ بادشاہ کو اس کے نام سے مخاطب کریں' اور جو شخص کھانا کھاتے لوگوں کے پاس سے گزرے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ بلا اجازت ان کے ساتھ کھانا کھائے' اور آگ جلانے والے اور طعام کی پلیٹ سے آگے نہ جائے اور خرگاہ کی چوکھٹ پر کھڑا نہ ہو اور وہ اس وقت کپڑے کو نہیں دھوتے جب تک ان کی میل کچیل نمایاں نہ ہو جائے اور نہ ہی علماء کو گناہوں وغیرہ میں مکلف کرتے ہیں اور نہ مردہ کے مال سے متعرض ہوتے ہیں۔

اور علاؤ الدین الجوینی نے چنگیز خان کے حالات میں بہت عمدہ باتوں کا ذکر کیا ہے' جو وہ اپنی طبیعت اور عقل کے مطابق کیا کرتا تھا اگرچہ وہ مشرک تھا اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی پوجا کرتا تھا اور اس نے اس قدر بندوں کو قتل کیا ہے کہ ان کی تعداد کو ان کے خالق کے سوا کوئی نہیں جانتا' لیکن اس کی ابتداء خوارزم شاہ نے کی تھی' اس لیے کہ جب چنگیز خان نے اپنی طرف سے کچھ تاجروں کو اپنے ملک کے بہت سے سامان کے ساتھ روانہ کیا اور وہ ایران پہنچے تو اس کے نائب نے جو خوارزم شاہ کی طرف سے مقرر تھا' انہیں قتل کر دیا اور وہ کشلی خان کی بیوی کا باپ تھا' اور جو سامان ان کے پاس موجود تھا۔ وہ سب اس نے چھین لیا' چنگیز خان نے خوارزم شاہ کو یہ معلوم کرنے کے لیے پیغام بھیجا کہ کیا یہ وقوعہ اس کی رضامندی سے ہوا ہے یا اسے اس کا علم ہی نہیں اور اس نے اسے ملامت کی اور جو پیغام اس کی طرف بھیجا اس میں اسے کہا' بادشاہوں کی طرف سے یہ عہد ہو چکا ہے کہ تاجروں کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ صوبوں کے تاج ہیں اور یہی لوگ بادشاہوں کے پاس تحائف اور نفیس اشیاء لے جاتے ہیں' پھر یہ تاجر تمہارے دین پر قائم تھے اور تمہارے نائب نے انہیں قتل کر دیا ہے' پس اگر تو نے اس کام کا حکم دیا ہے تو ہم ان کے خون کا مطالبہ کرتے ہیں بصورت دیگر اگر تو انکار کرتا ہے تو اپنے نائب سے قصاص لے' جب خوارزم شاہ نے چنگیز خان کے ایلچی سے یہ بات سنی تو اس کے پاس اس کا یہی جواب تھا' کہ اس نے اس کے قتل کرنے کا حکم دے دیا' اور بری تدبیر کی اور وہ بے وقوف ہو چکا تھا اور اس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔

اور حدیث میں بیان ہوا ہے کہ جب تک ترک تمہیں چھوڑے رکھیں تم بھی ترکوں کو چھوڑے رکھو۔

اور جب چنگیز خان کو اس امر کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کے ملک کو چھیننے کی تیاری کی' اور جو واقعات ہوئے اللہ کی تقدیر سے ہوئے' جن سے بڑھ کر عجیب اور بھیانک واقعات نہیں سنے گئے۔

اور الجوینی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ صید کے ایک کسان نے اسے تین خربوزے پیش کیے اور اتفاق سے چنگیز خان کے

Marfat.com

پاس کوئی خزانچی نہ تھا' اس نے اپنی بیوی خاتون سے کہا' تمہارے کانوں میں جو دو بالیاں ہیں اسے دے دو' اور ان میں دو نہایت ہی نفیس جواہر تھے' عورت نے ان کے متعلق بخل کیا اور کہنے لگی' اسے کل تک مہلت دو' اس نے کہا یہ آج کی رات' دھڑکتے دل کے ساتھ گزارے گا اور بسا اوقات اس کے بعد اسے کوئی چیز نہیں ملے گی اور ان دونوں بالیوں کو جو شخص بھی خریدے گا وہ انہیں تیرے پاس لے آئے گا' تو اس نے دونوں بالیاں اتار کر کسان کو دے دیں' تو اس کی عقل اڑ گئی اور وہ انہیں ایک تاجر کے پاس ایک ہزار دینار میں فروخت کرنے لے گیا' اور وہ ان کی قیمت سے واقف نہ تھا اور تاجر ان بالیوں کو بادشاہ کے پاس لے آیا اور اس نے وہ اپنی بیوی کو واپس دے دیں۔ پھر الجوینی نے اس موقع پر یہ شعر سنایا ہے کہ۔

''جس شخص نے یہ بیان کیا ہے کہ سمندر اور قطرہ اس کی بخشش کی مانند ہیں' تو اس نے سمندر اور قطرے کی تعریف کی ہے''۔

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ایک روز وہ بازار سے گزرا تو اس نے ایک سبزی فروش کے پاس عناب دیکھے جن کے رنگ نے اسے حیرت میں ڈال دیا اور اس کا دل ان کی طرف مائل ہو گیا اس نے حاجب سے کہا کہ وہ اس سے بالس کے عوض خرید لے اور حاجب نے انہیں چوتھائی بالس میں خرید لیا اور جب اس نے انہیں اس کے آگے رکھا تو اس نے انہیں پسند کیا اور کہنے لگا یہ سب ایک بالس کے ہیں' اس نے کہا اس سے یہ بچ گیا ہے' اور جو مال اس کے پاس بچ گیا اس کی طرف اس نے اشارہ کیا' تو اس نے ناراض ہو کر کہا' میرے جیسا خریدار اسے کہاں ملے گا اسے پورے دس بوالس دو۔ مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے اسے حلب کا بنا ہوا ایک شیشے کا جام تحفۃً دیا' تو چنگیز خان کو وہ بہت اچھا لگا اور اس کے ایک خاص آدمی نے اس کی شان کو کم کرنے کے لیے کہا' اخوند اس شیشے کی کوئی قیمت نہیں ہے' اس نے کہا کیا اس نے اسے دور دراز علاقے سے نہیں اٹھایا' حتیٰ کہ وہ صحیح سالم ہمارے پاس پہنچ گیا ہے' اسے دو سو بالس دے دو۔ راوی بیان کرتا ہے اسے بتایا گیا کہ اس جگہ یہ ایک عظیم خزانہ ہے' اگر آپ اسے کھول لیں تو آپ کو اس سے بہت مال ملے گا' اس نے کہا جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں ہے وہی ہمیں کافی ہے' اسے چھوڑ دو' لوگ اسے کھولیں گے اور کھائیں گے اور وہ ہماری نسبت اس کے زیادہ حقدار ہیں' اور وہ اس کے درپے نہ ہوا۔ [1] راوی بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کے متعلق اس کے ملک میں مشہور ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ میں خزانے کی جگہ کو پہچانتا ہوں' مگر میں یہ بات صرف قان کو بتاؤں گا اور امراء نے اس سے اصرار کیا کہ وہ انہیں بتا دے مگر اس نے انہیں نہ بتایا' تو انہوں نے قان سے اس بات کا ذکر کیا' تو اس نے جلد اسے ڈاک کے گھوڑوں پر بلایا اور جب وہ اس کے سامنے پیش ہوا' تو اس نے اس سے خزانے کے متعلق پوچھا' تو اس نے کہا میں نے تو آپ کا چہرہ دیکھنے کے لیے بطور بہانہ یہ بات کہی تھی' اور جب اس نے دیکھا تو اس کی گفتگو بدل گئی اور اس نے اسے کہا۔ جو بات تو نے کہی ہے وہ تجھے حاصل ہو گئی

---

[1] ترکی نسخے کے حاشیہ پر یہ عبارت ہے کہ یہ روایت اس کے بیٹے قان سے منقول ہے جو اس کا قائمقام تھا اور شاید یہ درست ہو اس لیے کہ قان فطرۃً برا آدمی تھا' اور اس بارے میں اس کے متعلق بہت سی روایات بیان کی گئی ہیں' اور اس کا باپ چنگیز خان سخاوت میں متوسط درجے کا آدمی تھا اور دیگر عادات اخلاق اور افعال میں بھی متوسط تھا' مگر خونریزی کے بارے میں متوسط نہ تھا۔

Marfat.com

ہے اور اسے اس کی جگہ صحیح سالم واپس کر دیا اور اسے کچھ نہ دیا' راوی بیان کرتا ہے ایک شخص نے اسے ایک انار تحفہ کے طور پر دیا اس نے اسے توڑا اور اس کے دانے حاضرین میں تقسیم کر دیئے اور اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو اس کے دانوں کے برابر بالس دیے جائیں' پھر اس نے شعر پڑھا۔

''اس کے دروازے پر وفود یوں اژدھام کرتے ہیں جیسے انار میں دانوں نے اژدھام کیا ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ایک کافر اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں چنگیز خان کو کہتے سنا ہے کہ میرے باپ کو کہہ دے کہ وہ مسلمانوں کو قتل کرے' اس نے کہا یہ جھوٹ ہے اور اس کے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ ❶

راوی بیان کرتا ہے اس نے السیاسا کے فیصلے کے مطابق تین اشخاص کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت روتی اور طمانچے مارتی ہے اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اسے حاضر کیا وہ کہنے لگی یہ میرا بیٹا ہے' یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرا خاوند ہے اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کو منتخب کر لو میں اسے تیری خاطر چھوڑ دوں گا' وہ کہنے لگی اس جیسا خاوند بھی مل سکتا ہے اور بیٹا بھی مل سکتا ہے اور بھائی کا کوئی بدل نہیں ہے' اس نے اس بات کی تحسین کی اور اس کی خاطر تینوں کو چھوڑ دیا۔ راوی بیان کرتا ہے وہ کشتی لڑنے والوں اور شاطروں کو پسند کرتا تھا اور اس کے پاس ان لوگوں کی ایک جماعت جمع ہو گئی اور اس کے پاس بیان کیا گیا کہ خراسان میں ایک شخص ہے تو اس نے اسے بلایا تو اس نے ان سب پہلوانوں کو پچھاڑ دیا جو اس کے پاس موجود تھے تو اس نے اس کا اعزاز واکرام کیا اور اسے عطیہ دیا اور بادشاہوں کی بیٹیوں میں سے ایک حسین بیٹی اسے دی اور وہ مدت تک اس کے پاس ٹھہری رہی اور وہ اس سے متعرض نہ ہوتا تھا اتفاق سے وہ اردوا کی طرف آیا اور سلطان اس سے مزاح کرنے لگا تو نے مستعرب کو کیسے پایا ہے؟ اس نے اسے بتایا کہ وہ اس کے نزدیک نہیں آیا تو وہ اس بات سے حیران ہوا اور اس نے اسے بلا کر اس بارے میں اس سے دریافت کیا' اس نے کہا اے اخوند میں نے آپ کے ہاں چالاکی سے مرتبہ حاصل کیا ہے اور جب میں اس کے نزدیک جاؤں گا تو آپ کے ہاں میرا مقام گر جائے گا اس نے کہا تجھے کوئی خوف نہ ہوگا اور اس نے اپنے عمزاد کو بلایا اور وہ بھی اس کی مانند تھا' اور اس نے چاہا کہ پہلے شخص سے کشتی کرے تو سلطان نے کہا تم دونوں کے درمیان قرابت داری پائی جاتی ہے اور یہ بات تم دونوں کے درمیان مناسب نہیں اور اسے بہت سا مال دینے کا حکم دیا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بچوں کو اتفاق سے رہنے اور افتراق نہ کرنے کی وصیت کی اور اس کے متعلق ان کے سامنے مثالیں بیان کیں اور اس نے اپنے سامنے تیر منگوائے اور ایک تیر لے کر ان میں سے ایک

---

❶ اس میں گڑبڑ پائی جاتی ہے صحیح واقعہ یہ ہے کہ ایک بدو قان کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا میں نے خواب میں تیرے باپ چنگیز خان کو دیکھا ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ میرے بیٹے قان کو کہنا کہ وہ مسلمانوں کو قتل کرے اور قان مسلمانوں کی طرف میلان رکھتا تھا اور اپنے اہل بیت کا مخالف تھا اس نے اس شخص سے پوچھا کیا تو مغلوں کی زبان جانتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' تو بادشاہ نے اسے کہا تو جھوٹا ہے اس لیے کہ میرا باپ مغلوں کی زبان اور درس کے سوا کچھ نہ جانتا تھا' اور اس نے اس کے قتل کا حکم دیا اور مسلمانوں کو اس کی سازش سے بچایا۔

Marfat.com

کو دیا جسے اس نے توڑ دیا' پھر اس نے ایک گٹھا منگوایا اور ان سب کو دیا اور وہ اسے توڑ نہ سکے تو اس نے کہا کہ جب تم اکٹھے اور متفق رہو گے تو تمہاری مثال ایسی ہوگی' اور جب تم علیحدہ علیحدہ ہوئے اور اختلاف کیا تو تمہاری مثال اکیلے تیر کی سی ہوگی۔

راوی بیان کرتا ہے اس کے متعدد لڑکیاں لڑکے تھے' ان میں سے چار لڑکے بڑے تھے ان میں سب سے بڑا پوسی تھا' اور ہر بول' باتو برکنہ اور ترکجار تھے' اور ان میں سے ہر ایک کا اس کے ہاں کام مقرر تھا۔ پھر الجوینی نے ہلاکو خان کے زمانے تک اس کی اولاد کی حکومت کے بارے میں گفتگو کی ہے اور وہ اس کے نام کے عدد سے میں کہتا ہے کہ وہ بادشاہ زادہ ہلاکو تھا اور اس نے اس کے زمانے میں ہونے والے عجیب اور خوفناک امور کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے حوادث میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

سلطان ملک المعظم:

عیسیٰ بن عادل ابی بکر بن ایوب اس نے دمشق اور شام پر قبضہ کیا۔ اور اس کی وفات اس سال کے ذی القعدہ کے آخر میں جمعہ کے روز ہوئی اور جب اس کا باپ ۶۱۵ھ میں فوت ہوا تو یہ دمشق کا خود مختار بادشاہ بن گیا اور یہ شجاع' بہادر اور عالم فاضل شخص تھا۔ اور اس نے حضرت امام ابوحنیفہ کے مذہب کے مطابق فقہ کو النوریہ[1] کے مدرس الحصیری سے پڑھا اور لغت اور نحو کو تاج کندی سے سیکھا۔ اور اس نے زمخشری کی المفصل کو حفظ کیا ہوا تھا اور جو شخص اسے حفظ کرتا تھا وہ اسے تیس دینار دیا کرتا تھا اور اس نے حکم دیا کہ لغت کے بارے میں اس کے لیے ایک کتاب کو تالیف کیا جائے جو الجوہری کی صحاح اور ابن درید کی الجمہرہ اور ازہری کی التہذیب وغیرہ پر حاوی ہو۔ اور اس نے حکم دیا کہ مسند امام احمد کو اس کے لیے مرتب کیا جائے اور وہ علماء سے محبت کرتا تھا اور ان کا اکرام کرتا تھا۔ اور نیک کاموں کی متابعت میں کوشش کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں طحاوی کے عقیدہ پر ہوں اور اس نے اپنی وفات کے نزدیک وصیت کی کہ اسے سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اس کے لیے لحد بنائی جائے اور اسے صحراء میں دفن کیا جائے اور اس پر عمارت نہ بنائی جائے۔ اور وہ کہا کرتا تھا کہ دمیاط کے واقعہ کو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ذخیرہ رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس کی وجہ سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔ یعنی اس نے وہاں بڑی شجاعت کا اظہار کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں شجاعت' مہارت' علم اور اہل علم سے محبت اکٹھی کر دی تھی۔ اور وہ ہر جمعہ کو اپنے والد کی قبر پر آتا تھا اور تھوڑی دیر بیٹھتا تھا' پھر جب اطلاع دینے والے اطلاع دیتے تو وہ اپنے چچا صلاح الدین کی قبر پر چلا جاتا اور وہاں جمعہ کی نماز پڑھتا۔ اور وہ متکبر نہ تھا' اور بعض اوقات اکیلا ہی سوار ہو جاتا اور پھر اس کے بعض غلام پیچھے سے اسے جا ملتے' اور اس کے ایک دوست محب الدین بن ابی السعود بغدادی نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

"اگر کسی والی کے یہ محاسن مٹی میں چھوڑے گئے ہیں تو مجھے تجھ پر دلی رنج نہیں ہے اور جب سے تو مجھ سے غائب ہوا ہے' میں کسی قابل اعتماد دوست کے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا مگر میرے دل میں تیرا خیال آتا رہا ہے"۔

اور اس نے اپنے بعد اپنے بیٹے الناصر داؤد بن المعظم کو دمشق کا بادشاہ بنایا' اور امراء نے اس کی بیعت کی۔

---

[1] یہ "الہم المصیب فی الرد علی الخطیب" کے مؤلف ہیں جیسا کہ تاریخ بغداد میں حضرت امام ابوحنیفہ کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ابوالمعالی اسعد بن یحییٰ:

ابن موسیٰ بن منصور بن عبدالعزیز بن وہب فقیہ شافعی بخاری شیخ ادیب فاضل اور نیک اس کی نظم ونثر بہت اچھی ہے اور اس کے واقعات نہایت عجیب اور عمدہ ہیں اور اس نے نوے سال سے زیادہ عمر پائی اور ایک وقت شاہ حماۃ نے اسے اپنا وزیر مقرر کیا اور اس کے اشعار عمدہ ہیں جن میں سے ابن الساعی نے کچھ اشعار بیان کیے ہیں۔

''اور تیرے محبوب کے دل میں بے غم ہونے کی بات نہیں گذری اور محبت اس کے حال کو تو بہتر جانتی ہے اور چغل خور نے کب تیرے پاس شکایت کی ہے کہ وہ تیرے عشق کو فراموش کر دینے والا ہے اپنے محبوب سے پوچھ وہ تو اس کے ملامت گروں میں شامل ہے۔ کیا مصیبت زدہ عاشق کے حال کا کوئی گواہ نہیں جو تجھے اس کے بارے میں سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو نے اس کی بیماری کو نیا لباس دیا ہے اور تو نے اس کے عشق کا پردہ چاک کیا ہے اور اس کے وصال کی رسی کو کاٹ دیا ہے ہائے اس قیدی پر تعجب ہے جس کی عادت یہ ہے کہ آزاد پر اپنے جان و مال سے فدا ہوتا ہے''۔

نیز اس کے یہ اشعار بھی ہیں۔

''تیری محبت کے بارے میں ملامت گروں نے خوب ملامت کی کاش بے غم ہونے کی میعاد محشر ہوتی تیرا دلوں میں جو مقام ہے وہ اس سے نا آشنا ہیں اور انہوں نے کوشش کی ہے کاش انہیں میرے جیسا غم ہوتا تو وہ تجاوز نہ کرتے عشق کی شیرینی اور عذاب پر صبر کرنا اور عاشق کو ہمیشہ ملامت کی جاتی ہے''۔

ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد:

ابن احمد بن حمدان الطیبی جو الصائن کے نام سے مشہور ہیں آپ نظامیہ میں دہرائی کروانے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ نے الثقفیہ میں درس دیا اور آپ مذہب فرائض اور حساب کے جاننے والے تھے اور آپ نے التنبیہ کی شرح لکھی ہے۔ اس کا ذکر ابن الساعی نے کیا ہے۔

ابوالنجم محمد بن القاسم بن ہبۃ اللہ التکریتی:

شافعی فقیہ آپ نے ابوالقاسم بن فضلان سے فقہ سیکھی پھر نظامیہ میں دہرائی کی اور کسی دوسرے مدرسہ میں درس دیا۔ آپ ہر روز بیس درس دیتے تھے اور آپ کا کام صرف پڑھانا اور دن رات قرآن کی تلاوت کرنا تھا۔

آپ بہت سے علوم کے ماہر تھے اور مذہب اور خلافیات میں آپ قابل اعتماد تھے اور آپ طلاق ثلاث کے مسئلہ میں ایک طلاق کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور قاضی القضاۃ ابوالقاسم عبداللہ بن الحسین الدامغانی آپ سے ناراض ہو گیا آپ نے اس سے سماع نہیں کیا پھر آپ کو بغداد بلایا گیا اور آپ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور قاضی القضاۃ نصر بن عبدالرزاق نے نظامیہ میں دوبارہ آپ کو دہرائی پر مقرر کر دیا اور آپ پھر اشتغال علم اور فتویٰ میں مصروف ہو گئے اور آپ کو دوبارہ وجاہت حاصل ہو گئی یہاں تک کہ آپ نے اس سال وفات پائی یہ بیان ابن الساعی کا ہے۔

Marfat.com

۶۲۵ھ

اس سال جلال الدین اور تاتاریوں کے درمیان بہت معرکے ہوئے انہوں نے اسے کئی بار شکست دی' پھر سب کے بعد اس نے انہیں عظیم شکست دی اور ان میں سے اتنے لوگوں کو قتل کیا جن کا شمار نہیں ہوسکتا' اور یہ تاتاری چنگیز خان سے علیحدہ ہو گئے تھے اور اس کے نافرمان تھے' چنگیز خان نے جلال الدین کو لکھا کہ یہ لوگ ہم سے تعلق نہیں رکھتے' اور ہم نے ان کو دور کر دیا ہے لیکن عنقریب تو ہماری وہ فوج دیکھے گا' جس کا تو مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اور اس سال سسلی کی جانب سے فرنگیوں کی ایک بہت بڑی جماعت آئی اور عکا اور صور میں اتری اور انہوں نے صیدا کے شہر پر حملہ کر کے اسے مومنین کے ہاتھوں سے چھین لیا اور اس سے آگے گزر گئے' اور ان کی قوت بڑھ گئی اور جزیرہ قبرص کا بادشاہ انبرور آیا' پھر چل کر عکا اترا اور مسلمان اس کے شر سے خوفزدہ ہو گئے' اور اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے' اور ملک کامل محمد بن عادل حاکم مصر' بیت المقدس جا کر اس میں داخل ہو گیا' پھر نابلس کی طرف چلا گیا اور الناصر بن داؤد بن معظم اپنے چچا کامل سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اپنے چچا اشرف کو خط لکھا تو اس نے اسے ایک دستہ فوج کی پیشکش کی اور اس نے اپنے بھائی کامل کو خط لکھا کہ وہ اپنے بھتیجے پر مہربانی کرے اور اس سے باز رہے' کامل نے اسے جواب دیا کہ میں بیت المقدس کو ان فرنگیوں سے بچانے کے لیے آیا ہوں جو اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور خدا اس بات سے بچائے کہ میں اپنے بھائی یا بھتیجے کا محاصرہ کروں' اور تو شام میں آیا ہے تو اس کی حفاظت کر' اور میں دیار مصر کو واپس جا رہا ہوں اور اشرف اور اہل دمشق کو یہ خوف لاحق ہو گیا کہ اگر کامل واپس چلا گیا تو فرنگیوں کی حرص بیت المقدس تک دراز ہو جائے گی' پس اشرف اپنے بھائی کامل کے پاس گیا اور اسے واپس جانے سے روک دیا' اور دونوں نے اکٹھے وہاں قیام کیا۔ جزاھما اللہ خیرا

یہ دونوں القدس کے صحن کو فرنگیوں سے بچاتے تھے' اللہ فرنگیوں پر لعنت کرے' اور بادشاہ کے پاس ان کے ملوک کی ایک جماعت اکٹھی ہوئی جیسے اس کا بھائی اشرف اور ان دونوں کا بھائی شہاب غازی بن عادل اور ان کا بھائی صالح اسماعیل بن عادل اور حمص اسد الدین شیرکوہ ناصر الدین وغیرہ' اور سب نے اس امر پر اتفاق کیا کہ الناصر کو دمشق کی حکومت سے اتار کر اسے اشرف کے سپرد کر دیا جائے۔ اور اس سال اس نے صدر تکریتی کو دمشق کے احتساب اور مشیخۃ الشیوخ سے معزول کر دیا اور دو اور شیوں کو اس پر مقرر کر دیا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اوائل رجب میں شیخ صالح فقیہ ابوالحسن علی بن مراکشی نے جو مدرسہ مالکیہ میں مقیم تھے۔ وفات پائی اور اس قبرستان میں دفن ہوئے جسے الزین خلیل بن زویزان نے صوفیہ کے قبرستان کے سامنے وقف کیا ہے اور آپ اس قبرستان میں دفن ہونے والے پہلے شخص ہیں۔

۶۲۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو ملوک بنی ایوب علیحدہ علیحدہ اور اختلاف کر رہے تھے' اور وہ گروہ در گروہ بن گئے تھے' اور ملوک' حاکم مصر کامل محمد کے پاس جمع ہوئے اور وہ قدس شریف کے نواح میں مقیم تھا اور فرنگیوں کے دل اپنی کثرت پر خوش تھے اس لیے کہ سمندر

Marfat.com

کے ذریعے ان کے پاس فوج پہنچ گئی تھی' نیز معظم کی موت اور اس کے بعد ملوک کے اختلاف کی وجہ سے بھی وہ خوش تھے' سوانہوں نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ جو علاقہ ناصر صلاح الدین نے ان سے لیا تھا' وہ اسے ان کو واپس کر دیں اور اس بات پر ان کے اور ملوک کے درمیان مصالحت ہوگئی کہ وہ انہیں صرف بیت المقدس واپس دے دیں اور بقیہ علاقے ان کے قبضہ میں رہیں' سوانہوں نے قدس شریف کی سپرد داری لے لی اور معظم نے اس کی فصیلیں گرادی تھیں' مسلمانوں کو یہ بات نہایت ناگوار گزری اور بڑی کمزوری اور بے چینی ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر ملک کامل نے آ کر دمشق کا محاصرہ کرلیا اور اس کے باشندوں کو تنگی دی اور نہروں کو کاٹ دیا اور ذخائر کو لوٹ لیا گیا اور نرخ گراں ہوگئے اور فوجیں مسلسل اس کے اردگرد موجود رہیں' حتیٰ کہ اس کے بھتیجے صلاح الدین نے ملک ناصر داؤد بن معظم کو اس شرط پر دمشق سے نکالا کہ وہ الکرک' الشوبک نابلس اور غور اور بلقاء کے درمیانی علاقے پر امیں بطور بادشاہ قیام کرے گا' اور معظم کے گھرانے کا استاد امیر عزالدین ایبک' صرخد کا امیر ہوگا' پھر اشرف اور اس کے بھائی کامل نے باہم تبادلہ کیا اور اشرف نے دمشق لے لیا اور اس نے اپنے بھائی کو حران' الرھا' رقہ' راس العین اور سروج کے شہر دے دیئے' پھر کامل نے جا کر حماۃ کا محاصرہ کرلیا۔ اور اس کا حکمران ملک منصور بن تقی الدین عمر تھا جو فوت ہو چکا تھا اور اس نے اپنے بعد اپنے بڑے بیٹے مظفر محمد کو ولی عہد مقرر کیا تھا' جو کامل کی بیٹی کا خاوند تھا' اور حماۃ پر اس کے بھائی صلاح الدین قلج ارسلان نے قبضہ کرلیا اور کامل نے اس کا محاصرہ کرلیا' حتیٰ کہ اس نے اسے اس کے قلعہ سے اتار لیا اور اسے اپنے بھائی مظفر محمد کے سپرد کر دیا' پھر جا کر اس نے ان شہروں کی سپرد داری لے لی جو اس نے دمشق کے عوض میں اپنے بھائی اشرف سے لیے تھے' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے' اور ملک ناصر داؤد کے زمانے میں لوگ دمشق میں اوائل کے علم میں مشغول تھے اور وہ اس کی حفاظت کرتا تھا۔ اور قدیم سے بعض لوگوں نے اسے ایک قسم کی آزادی کی طرف منسوب کیا ہے۔ واللہ اعلم

ملک اشرف نے شہروں میں اعلان کروایا کہ لوگ اس علم میں اشتغال نہ کریں اور علم تفسیر' حدیث اور فقہ میں اشتغال کریں' اور سیف الدین آمدی عزیزیہ میں مدرس تھا اس نے اسے وہاں سے الگ کر دیا اور وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا' حتیٰ کہ ۶۳۱ھ میں فوت ہوگیا' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور اس سال ناصر داؤد نے قاضی القضاۃ شمس الدین بن الخوئی کے ساتھ قاضی محی الدین یحییٰ بن محمد بن علی بن الزکی کو بھی شامل کر دیا اور اس نے باب الکلاسہ کے مشرق میں کھڑکی میں کئی روز تک فیصلے کیے پھر وہ ابن خوئی کے ساتھ مل کر اپنے گھر میں فیصلے کرنے لگا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک مسعود اقسیس بن کامل:

حاکم یمن' اس نے ۱۹ سال مکہ پر حکومت کی اور وہاں بڑی عدل گستری سے کام کیا اور زیدیہ کو وہاں سے جلاوطن کر دیا اور راستے اور حاجی پرامن ہو گئے' لیکن وہ اپنے آپ پر بڑی زیادتی کرنے والا تھا۔ اسی طرح اس میں ظلم وتعدی بھی پائی جاتی تھی' اس کی وفات مکہ میں ہوئی اور باب المعلیٰ میں اسے دفن کیا گیا۔

محمد السبتی النجار:

بعض لوگ آپ کو ابدال میں شمار کرتے ہیں' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے دارالزکوۃ کے مغرب میں اپنے مال سے مسجد تعمیر کی ہے جو سڑک کے بائیں جانب ہے۔ آپ جبل میں دفن ہوئے آپ کا جنازہ دیکھنے کے قابل تھا۔

ابوالحسن علی بن سالم:

ابن یزبک بن محمد بن مقلد العباری' شاعران نو میں سے ایک شاعر' یہ کئی دفعہ بغداد آیا اور المستظہر وغیرہ کی مدح کی اور یہ ایک فاضل شاعر تھا۔ اور بکثرت غزل کہتا تھا۔

ابو یوسف یعقوب بن صابر حرانی:

ثم البغدادی المنجنیقی' یہ اپنے فن میں فاضل تھا' اور اچھے اور عمدہ شعر کہنے والا تھا' ابن الساعی نے اس کے کچھ اشعار بیان کیے ہیں' اور آپ نے اس کا سب سے بہترین قصیدہ وہ بیان کیا ہے جس میں سب لوگوں کی تسلی کا سامان پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

کیا کسی کے لیے ہمیشہ رہنے کی امید کی جا سکتی ہے' خدا کے سوا ہر چیز تباہ ہونے والی ہے۔ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے خواہ وہ طویل عرصہ زندہ رہے' مٹی میں واپس چلا جائے گا' تمام لوگوں کا ٹھکانہ وہی ہے جس میں ان کے آباواجداد چلے گئے ہیں' حوا اور آدم کہاں ہیں؟ جب ان سے دوام' ٹھکانہ اور ہمیشگی جاتی رہی' ہابیل اور قابیل کہاں ہیں؟ جبکہ یہ اور وہ ایک دوسرے سے عناد رکھنے والے اور حسد کرنے والے ہیں نوح علیہ السلام کہاں ہیں؟ اور ہم تیرے کس دوست سے موافقت کریں ساری دنیا ہی مفقود ہو جانے والی ہے' زمانے نے اسے موت کے لیے بچے کی طرح چھوڑ دیا ہے اور اس کی لمبی عمر نے کوئی فائدہ نہیں دیا' عاد اور عاد کی جنت کہاں ہے؟ کیا تجھے معلوم ہے کہ صالح علیہ السلام اور ثمود کہاں ہیں' وہ ابراہیم علیہ السلام کہاں ہے جس نے بیت اللہ کو' جو معظم اور مقصود ہے' بلند کیا ہے' انہوں نے اپنے بھائی یوسف سے حسد کیا اور تدبیر کی اور حاسد ومحسود دونوں مر گئے' اور سلیمان نے نبوت اور حکومت میں داؤد علیہ السلام کی طرح فیصلے کیے اور اس مخلوق کے مطاع ہونے کے بعد چلے گئے اور اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا گیا۔ اور ابن عمران نو معجزات اور سمندر پھاڑنے کے بعد مٹی ہو گیا اور مسیح ابن مریم روح اللہ کا یہود خاتمہ کر دینے والے تھے' اور سردار انبیاء اور راہ حق کی طرف راہنمائی

Marfat.com

کرنے والے نے فیصلے کیے اور وہ احمد اور محمود ہے اور اس کے بیٹوں اور پاک آل پر معبود نے درود بھیجا ہے اور کچھ دیر کے بعد آسمان کے ستارے بکھرنے والے اور ہوا ٹھہر جانے والی ہے اور دنیا کی وہ آگ جو چٹانوں کو جلا دیتی ہے' بجھ جانے والی ہے اور پانی جم جانے والا ہے اور جس صبح کو وہ لوگوں کی امامت کرے گا' زمین متزلزل ہو جائے گی اور یہ اصل چیزیں یعنی آگ' مٹی' تازہ ہوا اور ٹھنڈا پانی عنقریب ہماری طرح فنا ہو جائے گا اور مخلوق میں سے کوئی باپ اور بچہ باقی نہیں رہے گا اور زمانے کی گردش سے نہ بد بخت گمراہ اور نہ سعادت مند ہدایت یافتہ بچے گا' اور جب موتیں تلواریں سونت لیں تو غلام اور دوست کٹ جاتے ہیں۔

ابوالفتوح نصر بن علی بغدادی:

آپ شافعی فقیہ ہیں اور آپ کا لقب ثعلب ہے' آپ نے مذہب اور خلافیات میں اشتغال کیا ہے' آپ کے اشعار میں سے آپ کا یہ قول بھی ہے کہ ؎

''جسم میرے پاس ہے اور روح تمہارے پاس ہے' جسم پردیس میں ہے اور روح وطن میں ہے اور لوگ مجھ پر تعجب کرتے ہیں کہ میرا بدن ایسا ہے جس میں روح موجود نہیں اور میری روح ایسی ہے جس کے ساتھ بدن نہیں''۔

ابوالفضل جبرائیل بن منصور:

ابن ہبۃ اللہ بن جبرائیل بن حسن بن غالب بن یحییٰ بن موسیٰ بن یحییٰ بن حسن بن غالب بن حسن بن عمرو بن حسن بن نعمان بن منذر جو ابن زطینا بغدادی کاتب الایوان کے نام سے مشہور ہے' اس نے اسلام قبول کیا۔ یہ نصرانی تھا اور حسن اسلام سے آراستہ ہوا اور یہ بڑا فصیح اور مؤثر وعظ کرنے والا تھا اور اس کا قول ہے:

''تیرا بہترین وقت وہ گھڑی ہے جو خالص اللہ کے لیے ہو اور اس کے غیر کی سوچ اور کسی دوسرے کی امید سے خالی ہو اور جب تک تو بادشاہ کی خدمت میں ہے' زمانے سے دھوکہ نہ کھا' اپنی ہتھیلی کو بند رکھ اور اپنی نظر کو پھیر' روزے زیادہ رکھ اور نیند کم کر تجھے سکون ہوگا' اپنے رب کا شکر کر' تیرے کام کی تعریف ہوگی''۔

اور اس نے کہا مسافر کا زاد اس کے سفر سے پہلے ہوتا ہے' زاد تیار کر تو معاد میں مراد کو حاصل کرے گا' نیز کہا تو کب تک غفلت میں پڑا رہے گا' گویا تو مہلت کے عواقب سے امن میں آ گیا ہے' کھیل کود کی عمر گذر گئی اور جوانی کی عمر ختم ہو چکی اور تجھے اپنے رب کی رضامندی کا اعتماد حاصل نہیں ہوا' اور تیرا معاملہ عمر کی کمزوری اور سستی کے زمانے تک پہنچ چکا ہے اور تو نے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا' تیری روح عاجزی کرتی ہے اور تیری آنکھ اشکباری نہیں کرتی اور تیرا دل فروتنی کرتا ہے اور تیرا نفس لالچ کرتا ہے' تیرا نفس ظلم کرتا ہے اور تو دردمند ہوتا ہے اور تو دنیا میں زہد کا اظہار کرتا ہے اور اسی وقت لالچ بھی کرتا ہے اور جو تیرا حق نہیں اس کا تو مطالبہ کرتا ہے اور جو حق تجھ پر واجب ہے تو اس کی ادائیگی نہیں کرتا' اور تو اپنے رب کے فضل کا خواہاں ہے اور استعمال کی چیزوں کو روکتا ہے اور تیرا نفس امارہ عیب لگاتا ہے اور کھیل کود سے باز نہیں آتا' اور تو اپنے انتباہ سے غافلوں کو بیدار کرتا ہے اور اپنے حصے سے غافل ہو جاتا ہے اور سو جاتا ہے اور تو اپنی بھلائی سے غیر کو مخصوص کرتا ہے' حالانکہ تیرا نفس محتاج فائدہ نہیں اٹھاتا' اور تو حق کے اردگرد چکر لگاتا ہے حالانکہ تو باطل کا شوقین ہے' اور تو تنگ راستوں میں ٹھوکریں کھاتا ہے' حالانکہ نجات کا راستہ وسیع ہے اور تو گناہوں پر لوٹ پڑتا ہے اور محرموں

Marfat.com

کے بارے میں سفارش کرتا ہے اور تو قلیل پر قناعت کا اظہار کرتا ہے اور کثیر سے بھی سیر نہیں ہوتا' اور تو دار فانی کو آباد کرتا ہے حالانکہ تیرا باقی رہنے والا گھر ویران اور بے آباد ہے' اور تو مسافرانہ مقام کو یوں وطن بنائے ہوئے ہے گویا تو اپنے رب کے پاس واپس نہیں جائے گا' اور تو خیال کرتا ہے کہ تیرا کوئی نگران نہیں حالانکہ تیرے اعمال کا رفع نگرانوں کی طرف ہوتا ہے' تو کبیرہ گناہوں پر سبقت کرتا ہے اور صغیرہ گناہوں سے ڈرتا ہے اور تو بخشش کی امید رکھتا ہے حالانکہ تو گناہوں سے باز نہیں آتا' اور تو دیکھ رہا ہے کہ خوف تیرا احاطہ کیے ہوئے ہے اور تو کھیل کے میدان میں چر رہا ہے' اور تو جاہلوں کے افعال کو برا سمجھتا ہے اور خود تو جہالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے' اب وقت آ گیا ہے کہ تو سختی سے برا منائے اور ذلیل کاموں سے بلند رہے' اخفا کرنے والے چلے گئے ہیں اور تو پیچھے رہ گیا ہے تو کیا توقع رکھتا ہے؟۔

اور ابن الساعی نے اس کے عمدہ اشعار کو بھی بیان کیا ہے جن میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اگر تیری آنکھیں اطاعت میں بے خواب رہیں تو یہ بات تیرے لیے نیند سے بہتر ہے۔ رک جا' وہ تو اپنے حال میں آگے نکل گیا ہے اور تو آگے نکل جانے والے کی آج کو پالے' تیرے رب نے تجھے گمراہی کے بعد ہدایت دی ہے' رشد کی راہیں عبادت کا استحقاق رکھتی ہیں' اس کا غلام بن جا تو اسے آزادی محسوس کرے گا' اور طویل درویشی سے اس کے فضل کا دوام طلب کر اور جب تو حرام سے بچے گا تو اس کے عوض میں تجھے حلال اور پاکیزہ کھانا دیا جائے گا اور تو قناعت اختیار کر' تو حرام میں بھی خدائے ذوالجلال کے فضل سے حلال کو پالے گا''۔

۶۲۷ھ

اس سال اشرف موسیٰ بن عادل اور جلال الدین بن خوارزم شاہ کے درمیان عظیم معرکہ ہوا' اور اس کا سبب یہ تھا کہ ماضی میں جلال الدین نے خلاط شہر پر قبضہ کر کے اسے ویران کر دیا تھا' اور اس کے باشندوں کو بھگا دیا تھا۔ اور شاہ روم علاؤ الدین کیقباد نے اس سے جنگ کی اور اشرف کو ترغیب دیتے ہوئے پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آئے خواہ ایک دستہ فوج کے ساتھ ہی آئے اور اشرف دمشقی فوج کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ آیا اور جزیرہ کی فوجیں اور خلاط کی فوج میں سے جو لوگ باقی بچ گئے تھے وہ بھی ان کے ساتھ مل گئے اور وہ پانچ ہزار جانباز تھے' جن کے پاس پورا ساز و سامان اور بڑے بڑے گھوڑے تھے۔ انہوں نے آذربائیجان میں جلال الدین کے ساتھ جس کے پاس بیس ہزار جانباز تھے' مڈبھیڑ کی اور یہ ان کے سامنے ایک گھنٹہ بھی نہ ٹھہر سکا' اور الٹے پاؤں واپس ہوا اور شکست کھا گیا اور بعد ازاں انہوں نے اس کا تعاقب کیا اور وہ خوئی شہر تک مسلسل اس کی تلاش میں رہے اور اشرف خلاط شہر کی طرف واپس آ گیا۔ تو اس نے اسے چھتوں سمیت گرے ہوئے پایا۔ اور اس نے اسے ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر اس نے اور جلال الدین نے مصالحت کر لی اور اپنی حکومت کے ہیڈ کوارٹر میں واپس آ گیا' اللہ اس کی حفاظت کرے۔

اور اس سال اشرف نے طویل محاصرہ کے بعد ملک امجد بہرام شاہ سے قلعہ بعلبک کی سپرداری لے لی' پھر اس نے اپنے بھائی صالح اسماعیل کو دمشق کا نائب مقرر کیا' پھر وہ اس وجہ سے اشرف کے پاس گیا کہ جلال الدین خوارزمی نے بلاد خلاط پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا تھا اور بہت سے اموال لوٹ لیے تھے' پس اشرف نے اس کے ساتھ مڈبھیڑ کی اور

Marfat.com

انہوں نے زبردست جنگ کی اور اشرف نے اسے نہایت بری شکست دی اور خوارزمیوں کے بہت سے آدمی ہلاک ہو گئے' اور خوارزمیوں پر اشرف کے فتح پانے کے باعث شہروں میں خوشخبریوں کے اعلان کیے گئے' بلاشبہ وہ جس شہر کو بھی فتح کرتے تو جو آدمی بھی اس میں موجود ہوتے انہیں قتل کر دیتے اور ان کے اموال کو لوٹ لیتے' سو اللہ نے ان کو شکست دی۔

اور اشرف نے معرکہ سے قبل حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ اسے فرما رہے ہیں' اے موسیٰ! تجھے ان پر فتح حاصل ہوگی' اور جب وہ ان کی شکست سے فارغ ہوا تو وہ بلا دخلاط کی طرف واپس آیا اور ان میں جو خرابی اور بگاڑ پیدا ہو گیا تھا اس کی مرمت واصلاح کی۔ اور اس سال اور اس سے پہلے سال کسی شامی نے حج نہیں کیا اور اسی طرح اس سے پہلے سال بھی یہی ہوا' یہ تین سال ہیں جن میں کوئی شامی حج کو نہیں گیا۔ اور اس سال فرنگیوں نے جزیرہ سورقہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں پر بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور انہیں ساحل کی طرف لے آیا اور مسلمانوں نے اس کا استقبال کیا تو جو کچھ فرنگیوں نے ان سے سلوک کیا تھا' اس کی خبر دی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

زین الامناء شیخ صالح:

ابوالبرکات ابن الحسن بن ..... بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن زین الامناء بن عساکر دمشقی شافعی' آپ نے اپنے دونوں چچاؤں حافظ ابوالقاسم اور الصائن اور کئی لوگوں کو سماع کرایا' اور عمر' روایت میں متفرد ہے اور آپ نے ۸۰ سے تین سال متجاوز عمر پائی' اور اپنی آخری عمر میں آپ کو مرض قعاد[1] لاحق ہو گیا اور آپ کو سماع حدیث کرانے کے لیے پالکی میں جامع مسجد اور دار الحدیث نوریہ کی طرف لے جایا جاتا تھا اور لوگوں نے طویل مدت تک آپ سے انتفاع کیا اور جب آپ فوت ہوئے تو لوگ آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور آپ کو قبرستانِ صوفیہ میں اپنے بھائی شیخ فخر الدین بن عساکر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

شیخ بیرم الماردینی:

آپ صالح' گوشہ نشین اور لوگوں سے علیحدگی کو پسند کرتے تھے' اور آپ جامع مسجد کے غربی زاویہ میں مقیم تھے اور اسی زاویہ کو الغزالیہ کہا جاتا ہے' اور وہ زاویۃ الدولعی زاویۃ القطب نیشاپوری اور زاویہ شیخ ابونصر المقدسی کے نام سے مشہور ہے' یہ قول شیخ شہاب الدین ابوشامہ کا ہے اور آپ کے جنازہ کا دن دید کے قابل تھا۔ آپ کو قاسیون کے دامن کوہ میں دفن کیا گیا۔

۶۲۸ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو ملک اشرف موسیٰ بن عادل جزیرہ میں ان شہروں کی مرمت واصلاح میں مشغول تھا' جنہیں جلال الدین خوارزمی نے خراب کر دیا تھا' اور اس سال تاتاری جزیرہ اور دیار بکر میں آئے اور انہوں نے دائیں بائیں فساد اور خرابی کی اور

---

[1] قعاد: وہ مرض ہے جس میں آدمی چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ مترجم

Marfat.com

لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا اور حسبِ عادت قیدی بنایا' اللہ ان کو ناکام کرے۔

اور اس سال مزار ابی بکر کے امام کو جامع دمشق سے وظیفہ دیا گیا اور اس میں پانچ نمازیں پڑھی گئیں اور اس میں شیخ تقی الدین بن الصلاح شہرزوری شافعی نے مدرسہ جوانیہ میں شفاخانے کی جانب جمادی الاولیٰ میں درس دیا اور اس میں ناصر ابن الحنبلی نے قاسیون کے دامن کوہ میں الصالحیہ میں درس دیا جسے خاتون ربیعہ خاتون بنت ایوب ست الشام کی بہن نے تعمیر کیا ہے۔

اور اس سال ملک اشرف نے شیخ علی حریری کو قلعہ عزفا میں قید کر دیا اور اس سال دیار مصر بلاد شام' حلب اور جزیرہ میں زمینی اور آسمانی پانی کی قلت کی وجہ سے سخت گرانی ہوگئی اور یہ سال اس قول الٰہی (اور ہم تمہیں کچھ خوف' بھوک' مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے' اور آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں) کا مصداق تھا' اور ابن اثیر نے اس پر لمبی گفتگو کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ تاتاریوں کی ایک پارٹی نے دوسری بار بلاد ماوراء النہر میں خروج کیا۔ اور اس سال ان کی آمد کا باعث یہ تھا کہ اسماعیلیہ نے انہیں خط لکھ کر اطلاع دی کہ جلال الدین بن خوارزم شاہ کی حکومت کمزور پڑ چکی ہے اور اس نے اپنے اردگرد کے تمام ملوک حتیٰ کہ خلیفہ سے بھی دشمنی کی ہے اور یہ کہ ملک اشرف نے اسے دوبار شکست دی ہے' اور جلال الدین سے کچھ ایسے افعال ناقصہ ظاہر ہوئے جو اس کی کمی عقل پر دلالت کرتے تھے' ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا ایک خصی غلام مر گیا' جسے قلج کہا جاتا تھا اور وہ اس سے محبت رکھتا تھا' اور اس نے اس پر بڑا غم کیا یہاں تک کہ امراء کو حکم دیا کہ وہ اس کے جنازے میں پیدل چلیں اور وہ کئی فرسخ پیدل چلے اور اس نے اہل شہر کو حکم دیا کہ وہ بڑی تعداد میں اس کے غم کے لیے باہر نکلیں' کچھ لوگوں نے اس بارے میں سستی کی تو اس نے ان کے قتل کا ارادہ کر لیا' حتیٰ کہ بعض امراء نے ان کے متعلق سفارش کی پھر اس نے قلج کے دفن کی اجازت نہ دی اور اسے بھی اس کے ساتھ پالکی میں سوار کرایا جاتا تھا اور جب کبھی اس کے سامنے کھانا لایا جاتا تو یہ کہتا اسے قلج کے پاس لے جاؤ' ایک شخص نے اسے کہا اے بادشاہ قلج مر چکا ہے' تو اس نے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ اور اسے قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد وہ کہنے لگے اسے بوسہ دو اور وہ زمین کو بوسہ دیتا اور وہ کہتا' اب وہ پہلے سے تندرست ہے یعنی وہ بیمار ہے مرا نہیں۔ اور بادشاہ اپنے دین اور عقل کی کمی کی وجہ سے اس سے راحت محسوس کرتا' اللہ اسے ہلاک کرے' اور جب تاتاری آئے تو یہ ان کے ساتھ مشغول ہو گئے اور اس نے قلج کے دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کے سامنے سے بھاگ گیا اور اس کا دل ان کے خوف سے بھر گیا اور وہ جس علاقے سے بھی گزرتا وہ اسے آ ملتے اور وہ جن علاقوں اور شہروں سے گزرے انہیں برباد کر دیا' حتیٰ کہ وہ جزیرہ پہنچ گئے اور اس سے آگے سنجار' ماردین اور آمد تک قتلام کرتے لوٹتے اور قیدی بناتے ہوئے چلے گئے' اور جلال الدین کی جمعیت پریشان ہوگئی اور اس کی فوج اسے چھوڑ گئی اور وہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے اور انہوں نے امن کے بدلے خوف اور عزت کے بدلے ذلت اور اجتماع کے بدلے پراگندگی اختیار کر لی۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں حکومت ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور جلال الدین کا حال معلوم نہیں ہوا کہ وہ کدھر اور کہاں چلا گیا' اور تاتاریوں نے بقیہ علاقوں میں لوگوں پر قابو پا لیا۔ انہیں کوئی روکنے والا نہیں تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ان کے مقابلہ میں ضعف اور کمزوری پیدا کر دی اور وہ بہت لوگوں کو قتل کرتے اور مسلمان کہتا اللہ کی قسم نہیں' اللہ کی قسم نہیں' اور وہ گھوڑوں پر کھیلتے اور گاتے اور لوگوں کی نقلیں

Marfat.com

اتارتے۔ اللہ کی قسم نہیں' اللہ کی قسم نہیں' اور یہ ایک عظیم مصیبت تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور اس سال لوگوں نے شام سے حج کیا اور اس سال حج کرنے والوں میں شیخ تقی الدین ابوعمر بن الصلاح بھی تھا' پھر اس سال کے بعد لوگوں نے جنگوں کی کثرت اور تاتاریوں اور فرنگیوں کے خوف سے حج نہیں کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور اس سال اس مدرسہ کی تعمیر مکمل ہوئی' جو بغداد کے بازار عجم میں اقبال الشرابی کی طرف منسوب ہے اور وہاں درس میں حاضر ہوئے اور یہ جمعہ کا دن تھا اور اس میں بغداد کے تمام مدرس اور مفتی جمع ہوئے اور اس نے اس کے صحن میں حلوہ کے گنبد بنائے اور اسے اس سے تمام مدارس اور خانقاہوں میں لے جایا گیا' اور اس نے ان میں پچیس فقیہ مقرر کیے جنہیں ہر روز تنخواہ ملتی تھی اور حلوہ اجتماعات کے اوقات میں اور پھل اپنے زمانے میں ملتے تھے' اور اس نے مدرسین' دہرائی کرنے والوں اور فقہاء کو اس روز خلعت دیئے' اور یہ اچھا وقت تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

اور اس سال اشرف ابوالعباس احمد بن قاضی فاضل حاکم مصر کامل محمد کی طرف سے ایلچیوں میں خلیفہ مستنصر باللہ کی طرف گیا اور اس کی عزت کی گئی اور اسے تعظیم کے ساتھ واپس کیا گیا' اور اس سال ملک مظفر ابوسعید کوکبری بن زین الدین شاہِ اربل بغداد میں داخل ہوا اور وہ اس میں کبھی داخل نہ ہوا تھا' اور سواروں کی جماعت نے اس کا استقبال کیا اور خلیفہ نے دو وقتوں میں دو دفعہ اسے بالمشافہ سلام کیا اور یہ اس کا شرف تھا' جس پر بقیہ اطراف کے ملوک نے رشک کیا اور انہوں نے ہجرت کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ انہیں بھی اس قسم کا شرف حاصل ہو' مگر وہ سرحدوں کی حفاظت نہ کر سکے۔ اور وہ تعظیم واکرام کے ساتھ اپنی مملکت کی طرف واپس آ گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

یحییٰ بن معطی بن عبدالنور:

نحوی مؤلف الفیہ اور دیگر تصانیف نحویہ مفیدہ' آپ کا لقب زین الدین ہے آپ نے کندی وغیرہ سے علم حاصل کیا' پھر مصر کی طرف سفر کر گئے اور آپ کی وفات اس سال کے ذی الحجہ کے آغاز میں قاہرہ میں ہوئی اور آپ کے جنازہ میں شیخ شہاب الدین ابوشامہ بھی شامل ہوا' آپ نے بھی اسی سال مصر کی طرف سفر کیا تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ملک کامل بھی آپ کے جنازہ میں شامل ہوا تھا۔ اور آپ کو القرافہ میں شافعی کے راستہ میں المارکی بائیں جانب مزنی کی قبر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

الدخوار الطبیب:

مذہب الدین عبدالرحیم بن علی بن حامد' جو الدخوار شیخ الاطباء دمشق کے نام سے مشہور ہے اور اس نے درب العمید والے اپنے گھر کو جو الصاغۃ العتیقۃ کے قریب ہے دمشق کے اطباء پر بطور مدرسہ وقف کر دیا' اور آپ کی وفات اس سال کے صفر میں ہوئی اور قاسیون کے دامن کوہ میں دفن ہوئے۔ اور آپ کی قبر پر ایک گنبد ہے جو پہاڑ کے دامن میں الرکتیہ کے مشرق میں ستونوں پر کھڑا ہے۔ آپ چھ متعاکس امراض میں مبتلا تھے' جن میں ریح اللقوہ بھی تھا۔

Marfat.com

آپ کی پیدائش ۵۶۵ھ میں ہوئی اور آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔

قاضی ابوغانم بن العدیم:

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ اس سال قاضی ابوغانم بن العدیم شیخ صالح نے وفات پائی اور آپ عبادت وریاضت میں پوری قوت خرچ کرتے تھے' اور اپنے علم کے مطابق عمل کرتے تھے اور اگر کوئی کہے کہ آپ کے زمانے میں آپ سے زیادہ عبادت گذار کوئی نہ تھا' تو وہ سچ کہے گا' رضی اللہ عنہ وارضاہ' بلاشبہ وہ ہماری شیوخ کی جماعت میں سے تھے اور ہم نے آپ کو حدیث سنائی اور آپ کی دید اور گفتگو سے فائدہ اٹھایا۔

ابوالقاسم عبدالمجید بن عجمی حلبی:

اور اس سال کی ۱۲ ربیع الاوّل کو ہمارے دوست ابوالقاسم عبدالمجید بن عجمی حلبی نے وفات پائی۔ آپ اور آپ کے اہل بیت اس سال حلب آئے اور آپ بڑے جوانمرد اچھے اخلاق' وافر حلم اور بڑی سرداری والے تھے' آپ کھانا کھلانا پسند کرتے تھے' اور آپ کو وہ شخص سب سے زیادہ پسند تھا' جو آپ کا کھانا کھائے اور آپ کے ہاتھ کو بوسہ دے اور آپ اپنے مہمانوں کو خندہ پیشانی سے ملتے تھے اور آرام پہنچانے اور ضرورت کے پورا کرنے سے نہیں رُکتے تھے' اللہ آپ پر وسیع رحمت کرے۔

میں کہتا ہوں یہ آخری بات ہے جو حافظ عزالدین ابوالحسن بن علی بن محمد بن الاثیر رحمہ اللہ کی الکامل فی التاریخ میں موجود ہے۔

ابواسحاق ابراہیم بن عبدالکریم:

ابن ابی السعادات بن کریم موصلی' آپ ایک حنفی فقیہ تھے' آپ نے قدوری کے بڑے حصے کی شرح کی ہے اور اس کے مؤلف کا خطبہ بدرالدین لؤلؤ نے لکھا ہے' پھر اس نے اس سے معذرت کی ہے اور آپ ایک اچھے شاعر تھے' آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں:

''اسے چھوڑ دو جیسے عشق چاہے گا ویسے ہوگا اور میں خیانت کرنے والا نہیں' خواہ وہ عہد شکنی کرے اور جہاں تک ہو سکے اس سے نرم گفتگو کرو' شاید اس کا سخت دل مجھ پر نرم ہو جائے میرے عشق سے اسے باخبر کرو اور میری باتوں کو بار بار اس پر پیش کرو اور باتیں غم ہوتی ہیں' میری جان ان پر فدا ہو جو آنکھ سے جدا ہو گئے ہیں اور دل سے ان کی محبت جدا ہونے والی نہیں' اور جس روز عشاق نے سفر کیا انہوں نے ان پر تلواریں سونت لیں جن کے میانوں کا لٹکنا پلکوں کی طرح ہے''۔

المجد البہنسی:

ملک اشرف کا وزیر پھر اس نے اسے معزول کر دیا اور اس سے اصرار کے ساتھ مطالبہ کیا اور جب وہ فوت ہوا تو اسے اس قبر میں دفن کیا گیا جو اس نے قاسیون کے دامن میں بنائی تھی۔ اور اس کی جو کتابیں وہاں تھیں اس نے انہیں وقف کر دیا اور ان پر چلنے والے اچھے اوقاف جاری کیے۔

Marfat.com

جمال الدولۃ:

خلیل بن زدیران رئیس قصر حجاج یہ بڑا عقلمند اور جوانمرد تھا' جس کے بہت سے صدقات تھے اور قبرستان صوفیہ میں قبلہ کی جانب اس کی زیارت ہے اور مسجد فلوس کے پاس آپ کو آپ کی قبر میں دفن کیا گیا۔

ملک امجد:

مدرسہ امجدیہ کو وقف کرنے والا۔

بہرام شاہ بن فروخشاہ بن شہنشاہ:

ابن ایوب حاکم بعلبک کی وفات اس سال میں ہوئی' یہ ہمیشہ وہیں رہا' حتیٰ کہ اشرف موسیٰ بن عادل نے دمشق آ کر ۶۲۶ھ میں اس پر قبضہ کرلیا اور ۶۲۷ھ میں اس کے ہاتھ سے بعلبک کو چھین لیا اور اسے اپنے پاس دمشق میں اس کے باپ کے گھر میں ٹھہرایا اور جب اس سال کا ماہ شوال آیا تو اس کے غلاموں میں سے ایک ترکی غلام نے اس پر حملہ کر کے اسے رات کو قتل کر دیا اور اس نے اس کی بیوی کے بارے میں اس پر تہمت لگائی تھی' اور اسے قید کر دیا تھا' اور ایک رات اس نے اس پر متغلب ہو کر اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد غلام کو بھی قتل کر دیا گیا' اور امجد کو اس قبر میں دفن کیا گیا جو اس کے باپ کی قبر کے شمال مشرق میں ہے اور یہ ایک فاضل شاعر تھا' اس کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے۔

اور ابن الساعی نے اس کے کچھ عمدہ اور شاندار اشعار کو بیان کیا ہے' اور ابن الساعی نے اس کے وہ اشعار بیان کیے ہیں' جو اس نے ایک نوجوان کے بارے میں فی البدیہہ کہے ہیں' اس نوجوان کو اس نے بید مجنون کی شاخیں قطع کرتے دیکھا تو کہنے لگا۔

''اس پتلی کمر والے نوجوان کے بارے میں میرا کون ضامن ہے' جب میں بید مجنون کی عمدہ شاخیں قطع کرنے پر اسے ناراض ہوا' جب وہ نالیوں اور باغیچوں کے درمیان سیراب ہو کر مڑتا ہے تو ہرن کا بچہ اس کی عادات کی نقالی کرتا ہے' بید مجنون کی شاخوں نے میری عادات کو سرقہ کر لیا ہے' اور میں نے انہیں قطع کر لیا ہے اور قطع چور کی حد ہے''۔

پھر وہ کہتا ہے۔

''مجھے رونے کی آواز اور یاد بے خواب رکھتی ہے' حالانکہ حویلیاں اور گھر خالی ہو چکے ہیں' سفر کرنے والوں نے ایک دوسرے کو آواز دی تو جب وہ روانہ ہوئے تو میرا دل بھی ہودجوں کے ساتھ ساتھ چلنے لگا' اس نے جس قدر دوری چاہی اسی قدر رونے کی آواز تھی اور جوں جوں زیارت گاہ دور ہو رہی تھی' شوق بھی اسی قدر بڑھ رہا تھا' ان کی جدائی کے بعد راتیں طویل ہو گئیں' معلوم نہیں چھوٹی راتیں کہاں چلی گئی تھیں' اور بے خوابی نے میری آنکھوں کے متعلق فیصلہ دیا' اور میرے نزدیک رات دن برابر تھے' ان کی جدائی کے بعد میں بہت بے خواب رہنے لگا' اور ان کے سفر کر جانے کے بعد میری نیند ایک جھپکی رہ گئی' ہمارے لیے کون سونے والی آنکھوں کو عاریۃً لے گا اور کیا تو نے آنکھوں کو عاریۃً دیتے دیکھا ہے' پس میری رات کے لیے صبح روشن نہیں ہے اور نہ میرے غم کو لغزش کہا جاتا ہے اور صبح کو قبیلے کے سفر کرنے کے موقع پر کتنے ہی کہنے والوں نے کہا اس کے ہودج کو اڑتے ہوئے غبار نے چھپا دیا ہے' زندہ ہونے کی حالت میں تیرا

Marfat.com

گھروں میں کھڑا ہونا جبکہ ساتھی کوچ کر گیا ہو تیرے لیے عار کی بات ہے"۔

اور اس کے دو شعر ہیں۔

"یہ عمر کس قدر خسارے میں جا رہی ہے اس نے مجھے کس قدر غافل بنا دیا ہے اور کس قدر بھلا دیا ہے میں نے اپنا تمام زمانہ کھیل کود میں ضائع کر دیا ہے اے عمر! کیا تیرے بعد دوسری عمر بھی ہے"۔

ایک شخص نے اسے خواب میں دیکھا تو اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے کہا۔

"میں اپنے دین کے بارے میں خائف تھا اور یہ خوف مجھ سے دور ہو گیا ہے میرے دل کو اس کی ہلاکتوں سے سکون حاصل ہو گیا ہے۔ جب تک میں مرد ہوں میں زندہ ہوں میں نہیں مروں گا"۔ رحمہ اللہ وعفا عنہ

جلال الدین تکش:

اور بعض نے محمود بن علاؤ الدین خوارزم شاہ محمد بن تکش خوارزمی بیان کیا ہے یہ طاہر بن الحسین کی اولاد میں سے ہیں اور تکش ان کا دادا تھا۔ جس نے سلجوقی حکومت کا خاتمہ کیا تھا تاتاریوں نے اس کے باپ کو مغلوب کر لیا اور اسے شہروں میں بھگا دیا۔ اور وہ ایک بحری جزیرے میں فوت ہو گیا پھر وہ اس جلال الدین کے پیچھے لگ گئے حتیٰ کہ انہوں نے اس کی فوج کو تتر بتر کر دیا اور سبا کے ہاتھ اسے چھوڑ گئے اور وہ اکیلا ہی رہ گیا اور میافارقین کے علاقے میں ایک کسان اسے ملا اس نے اس پر اور اس کے گھوڑے پر سنہری جواہرات دیکھ کر اسے اجنبی خیال کیا اور اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں خوارزمیوں کا بادشاہ ہوں انہوں نے اس کسان کے بھائی کو قتل کیا تھا اس نے اسے اتارا اور اس کے اکرام کا اظہار کیا اور جب وہ سو گیا تو اسے اپنی کلہاڑی سے قتل کر دیا اور جو کچھ اس کے اوپر تھا اسے لے لیا یہ خبر میافارقین کے حاکم شہاب الدین غازی بن عادل کو پہنچی تو اس نے کسان کو بلایا اور جس قدر جواہرات اس کے اوپر تھے لے لیے اور گھوڑا بھی لے لیا۔ اور اشرف کہا کرتا تھا کہ وہ ہمارے اور تاتاریوں کے درمیان ایک بند تھا جیسا کہ ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان بند ہے۔

۶۲۹ھ

اس سال دمشق کے دو قاضیوں شمس الخوی اور شمس الدین بن سنی الدولۃ کو معزول کر کے عماد الدین ابن البحرستانی کو قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا پھر اسے بھی ۶۳۱ھ میں معزول کر کے دوبارہ شمس الدین بن سنی الدولۃ کو قاضی مقرر کیا گیا جیسا کہ ابھی بیان ہو گا۔

اور اس سال کی ۱۷ شوال کو خلیفہ مستنصر نے اپنے وزیر مؤید الدین محمد بن محمد بن عبدالکریم القمی کو معزول کر دیا اور اسے اور اس کے بھائی حسن اور اس کے بیٹے فخر الدین احمد بن محمد القمی اور ان کے اصحاب کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اور اس کی جگہ خلیفہ نے استاذ الدار شمس الدین ابوالازہر احمد بن محمد بن محمد بن الناقد کو وزیر پر مقرر کیا اور اسے قیمتی خلعت دیا جس سے لوگ خوش ہو گئے۔

اور اس سال تاتاریوں کی ایک فوج آئی اور شہرزور تک پہنچ گئی پس خلیفہ نے حاکم اربل مظفر الدین کوکبری بن زین الدین کو بلایا اور اپنے پاس سے بھی اسے فوجیں دیں اور وہ ان کی طرف روانہ ہو گئے اور تاتاری ان کے خوف سے بھاگ گئے اور انہوں نے مہینوں ان کے مقابلہ میں قیام کیا پھر مظفر الدین بیمار ہو گیا اور اپنے شہر اربل میں واپس آ گیا اور تاتاری بھی اپنے شہروں کو واپس ہو گئے۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

حافظ محمد بن عبدالغنی:

ابن ابی بکر بغدادی' ابوبکر بن نقطہ حافظ الحدیث' فاضل اور فائدہ بخش کتاب ''التقیید'' کا مؤلف' یہ کتاب کتب کے رواۃ اور مشاہیر محدثین کے حالات پر مشتمل ہے۔ اور آپ کا باپ فقیہ تھا' اور بغداد کی کسی مسجد میں گوشہ نشین تھا' اور جو کچھ اسے ملتا اس میں اپنے اصحاب کو ترجیح دیتا۔ اور اس کا یہ بیٹا علم حدیث اور اس کے سماع کی مشغولیت میں پروان چڑھا اور اس نے حصول علم کے لیے شرق وغرب کی طرف سفر کیا' حتیٰ کہ اس میں اپنے ساتھیوں سے فوقیت لے گیا۔ اس کی پیدائش ۵۷۹ھ میں ہوئی اور وفات اس سال کی ۲۲ رصفر کو جمعہ کے روز ہوئی۔

جمال عبداللہ بن حافظ عبدالغنی المقدسی:

آپ فاضل کریم اور حیادار انسان تھے آپ نے کثیر سے سماع کیا' پھر بادشاہوں اور دنیاداروں سے میل جول رکھا' تو آپ کے حالات بدل گئے اور آپ نے بستان ابن شکر میں صالح اسماعیل بن عادل کے پاس وفات پائی اور اسی نے آپ کو کفن دیا اور قاسیون کے دامن کوہ میں دفن کیا۔

ابوعلی الحسین بن ابی بکر المبارک:

ابن ابی عبداللہ محمد بن یحییٰ بن مسلم الزبیدی ثم البغدادی' آپ صالح شیخ اور حنفی فاضل تھے اور بہت سے فنون کے ماہر تھے' جن میں سے فرائض اور عروض کا فن بھی ہے' اور آپ نے اس کے متعلق اچھے اشعار کہے ہیں' جن میں سے ابن الساعی نے ہر بحر کے دو شعر منتخب کیے ہیں اور انہیں اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

ابوالفتح مسعود بن اسماعیل:

ابن علی بن موسیٰ السلماسی' فقیہ' ادیب' شاعر' آپ کی تصانیف بھی ہیں اور آپ نے مقامات اور نحوی جملوں کی شرح کی ہے اور آپ کے اچھے اشعار اور خطبات بھی ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوبکر محمد بن عبدالوہاب:

ابن عبداللہ انصاری فخر الدین ابن الشیرجی دمشقی' آپ دمشق کے ایک معتبر شخص تھے' آپ ۵۴۹ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا' آپ خاتون ست الشام بنت ایوب کے دیوان کے افسر تھے' اور اس نے اپنے اوقاف کا کام آپ کے سپرد کیا تھا۔ السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ ثقہ' امانتدار' سلیقہ منداور متواضع شخص تھے' راوی بیان کرتا ہے اور آپ کے بیٹے شرف الدین نے تھوڑی سی مدت ناصر داؤد کی وزارت کی اور فخر الدین کی وفات عیدالاضحیٰ کے روز ہوئی اور آپ کو باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

حسام بن غزی:

ابن یونس عماد الدین ابوالمناقب الحلی المصری ثم الدمشقی' آپ شیخ صالح فاضل شافعی فقیہ اور اچھی گفتگو کرنے والے تھے اور آپ کے اچھے اشعار بھی ہیں۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ معجم القوصی میں آپ کے بہت اچھے حالات بیان ہوئے ہیں۔

اور اس نے بیان کیا ہے کہ آپ نے دس ربیع الآخر کو وفات پائی اور صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے' السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ مدرسہ امینیہ میں مقیم تھے اور آپ کسی شخص کی کوئی چیز نہ کھاتے تھے اور نہ سلطان کی کوئی چیز کھاتے تھے بلکہ جب کھانا آتا تو آپ اپنی آستین سے کوئی چیز نکال کر کھانے لگتے اور آپ کی کمر میں ہمیشہ ایک ہزار دینار بندھے رہتے تھے' اور آپ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شب ملک عادل نے مجھے طیلسان کا ایک خلعت دیا اور جب میں باہر نکلا تو لقاط میرے آگے آگے چلا اور وہ مجھے قاضی سمجھتا تھا اور جب میں سیف کے گھر کے پاس باب البرید میں پہنچا' تو میں نے طیلسان کو اتارا اور اسے اپنی آستین میں ہی رکھ لیا' اور ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگا' وہ مڑا تو اس نے اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا اور اس نے مجھ سے پوچھا قاضی کہاں ہے تو میں نے النوریہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ وہ اپنے گھر کی طرف چلا گیا ہے اور جب وہ النوریہ کی جانب تیزی سے گیا تو میں مدرسہ امینیہ کی طرف دوڑ گیا اور اس سے راحت حاصل کی' ابن الساعی کا بیان ہے کہ آپ ۵۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور بہت سے اموال پیچھے چھوڑے جن کے وارث آپ کے رشتہ دار ہوئے راوی کا بیان ہے کہ آپ کو دین وصلاح اور تقویٰ کے ساتھ تواریخ' واقعات اور لوگوں کی جنگوں کی اچھی واقفیت تھی' اور ابن الساعی نے آپ کے کچھ اشعار بیان کیے ہیں جن میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''مجھ سے پوچھا گیا تو کس سے محبت کرتا ہے؟ تو نے اس کے رخسار کے بارے میں اشعار کو ضائع کیا ہے' میں نے کہا یہ کوئی عار کی بات نہیں' رخسار کی سرخی نے خال کے عنبر کو جلا دیا ہے اور اس سے یہ دھواں نکلا ہے''۔

نیز آپ نے کہا ہے۔

''تمہارے شوق کے مقابلہ میں میرا شوق کم ہے لیکن اس کی تشریح ضروری ہے اس لیے کہ میں تمہارے دل سے غائب ہوں اور تم دل سے غائب ہوتے ہی نہیں''۔

ابوعبداللہ محمد بن علی:

ابن محمد بن الجارود المارانی' شافعی فقیہ اور فاضل' آپ اربل کے قاضی بنے۔ اور آپ زیرک اور عیاش تھے اور زمانے کی خوبیوں میں سے ایک خوبی تھے' آپ کے اشعار شاندار اور مفہوم بہترین ہے' آپ کے شعر ہیں۔

''بڑھاپا آیا اور جوانی کوچ کر گئی اور جہاں وہ اترا اس نے فکرمندی کو اتارا اور تیرے گناہ بہت ہیں' ارے واپس چلی جا' موت کا وقت آ گیا ہے اور اللہ نے میرا حساب لینا ہے تو کوتاہی نہ کر اور امیدوں کی دارزی تجھے دھوکہ نہ دے''۔

ابوالثناء محمود بن رالی:

ابن علی بن یحیی الطائی الرقی' نزیل اربل' آپ وہاں ملک مظفر الدین کے ناظر مقرر تھے' اور آپ ادیب اور فاضل شخص تھے

Marfat.com

آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''وہ پتلی کمر والا ہے اور خطی نیزہ کی لمبائی اسی سے ہے اور شاخ وہی ہے جسے اس کی نرمی موڑ دیتی ہے اور ٹیلہ وہ ہے جسے اس کی کمر اٹھاتی ہے اور تیر وہ ہیں جنہیں اس کی پلکیں پر لگاتی ہیں اور شراب وہ ہے جسے اس کے دانت صاف کرتے ہیں اور جادو وہ ہے جسے اس کی آنکھیں چھپاتی ہیں اور سب حسن اسی سے ہے اور وہ کون ہے جو اسے دیکھے اور اس کے جنون میں اضافہ نہ ہو''۔

ابن معطی النحوی یحییٰ:

ابوشامہ نے گذشتہ سال میں آپ کے حالات بیان کیے ہیں اور یہ زیادہ محفوظ قول ہے' اس لیے کہ وہ مصر میں آپ کے جنازہ میں شامل ہوا تھا' اور ابن الساعی نے اس سال میں آپ کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپ حاکم مصر کامل محمد کے ہاں بڑا رتبہ رکھتے تھے اور آپ نے قرأت سبعہ کے بارے میں اشعار نظم کیے ہیں اور الجمہرہ کے الفاظ کو بھی نظم کیا ہے۔ اور آپ نے صحاح الجوہری کو بھی نظم کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

سنہ ۶۳۰ھ

اس سال بغداد کی خطابت اور عباسیوں کی نقابتِ عدل مجدالدین' ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن منصوری نے سنبھالی اور آپ کو قیمتی خلعت دیا گیا۔ آپ ایک فاضل شخص تھے' جنہوں نے فقراء اور صوفیاء کی صحبت اختیار کی تھی' اور کچھ عرصہ درویشی بھی اختیار کی اور جب آپ کو اس کام کی دعوت دی گئی تو آپ نے جلد سے جواب دیا اور دنیا اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ آپ کے پاس آ گئی' اور ترک غلاموں نے آپ کی خدمت کی' اور آپ نے سرمایہ داروں کا لباس زیب تن کیا' اور آپ کے ایک شاگرد نے ایک طویل قصیدہ میں آپ کو ملامت کی ہے اور جس طریق کو آپ نے اختیار کیا ہے اس پر زجر وتوبیخ کی ہے' ابن الساعی نے اسے پوری طوالت کے ساتھ اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

اور اس سال خلیفہ کے ایلچیوں کے ساتھ' قاضی محی الدین یوسف بن شیخ جمال الدین ابوالفرج بھی' شاہ مصر کامل کے پاس گیا اور آپ کے پاس ایک بڑا خط تھا جس میں حکومتی احکام تھے اور اس میں وزیر نصر الدین احمد بن الناقد کی انشاپردازی میں بہت سے خوبصورت احکام بھی تھے' ابن الساعی نے اسے مکمل طور پر بیان کیا ہے' اور کامل جزیرہ کے مضافات میں آمد کے باہر خیمہ زن تھا' جسے اس نے طویل محاصرہ کے بعد فتح کیا تھا' اور اس کی حکومت کے حاصل کرنے سے خوش تھا۔

اور اس سال حاجیوں کے لیے حج سے واپسی پر بغداد میں ایک دارالضیافت کھولا گیا اور انہیں اخراجات' لباس اور عطیات دیئے گئے' اور اس سال امیر سیف الدین ابوالفضائل اقبال الخاص المستنصری کے ساتھ عساکر مستنصریہ' اربل شہر اور اس کے مضافات میں گئے' کیونکہ ان کا مالک مظفر الدین کوکبری بن زین الدین بیمار تھا' اور اس کا کوئی لڑکا نہ تھا' جو اس کے بعد ملک کی حکومت کو سنبھالتا' اور جب فوج اربل پہنچی تو اہل شہر نے اسے روکا اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر کے اسے بزور قوت اس سال کی ۱۷ شوال کو فتح کر لیا اور خوش خبریاں آئیں اور اس کی وجہ سے بغداد میں طبل بج گئے اور بغداد کے باشندے خوش ہو گئے' اور اقبال

Marfat.com

مذکور نے اس کے احکام لکھے اور اس نے مناصب کو مرتب کیا اور اس میں اچھی روش اختیار کی' اور شعراء نے اس فتح کی مدح کی اور اسی طرح اس کے فاتح اقبال کی بھی مدح کی' اور کسی نے اس کے بارے میں کیا خوب کہا ہے ؎

''اے ۱۷ رشوال کے دن جس نے اوّل وآخر کو سعادت سے بہرہ ور کیا ہے تجھے فتح اربل کی مبارک بھی ایسے ہی ہو جیسا کہ تجھے وزیر بن کر بیٹھنے کی مبارک ہوئی ہے''۔

یعنی وزیر نصیر الدین بن علقمی گذشتہ سال اسی دن وزیر بنا تھا' اور اس سال کے آغاز رمضان میں اس نے دار الحدیث اشرفیہ دمشق کی تعمیر شروع کر دی' اور اس سے قبل وہ امیر قایماز کا گھر تھا' جہاں ایک حمام تھا' جسے گرا کر اس کے عوض اسے تعمیر کیا گیا۔

اور السبط نے اس سال میں بیان کیا ہے کہ ۱۵ رشعبان کی شب کو اس دار الحدیث اشرفیہ کو کھولا گیا جو قلعہ دمشق کے قریب ہے اور وہاں شیخ تقی الدین بن الصلاح نے حدیث املاء کروائی اور اشرف نے اس پر اوقاف وقف کیے' اور وہاں حضرت نبی کریم ﷺ کا جوتا مبارک رکھا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس سال اشرف نے زبیدی کو صحیح بخاری کا سماع کرایا' میں کہتا ہوں' اسی طرح انہوں نے گھر اور صالحیہ میں بھی آپ کو سماع کرایا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس سال کامل نے آمد اور کیفا کے قلعے کو فتح کیا اور اس کے مالک کے پاس پانچ سو آزاد اور شریف عورتیں بستر کے لیے تھیں' پس اشرف نے اسے دردناک عذاب دیا۔ اور اس سال شاہ ماردین اور بلاد روم کی فوج نے جزیرہ کا قصد کیا اور انہوں نے لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا اور وہ کچھ کیا جو تاتاریوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ نہیں کیا تھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابو القاسم علی بن شیخ ابو الفرج بن الجوزی:

آپ نرم اور زیرک شیخ تھے آپ نے کثیر سے سماع کیا اور مدت تک فن وعظ کا کام کیا' پھر اسے چھوڑ دیا' آپ کو بہت سے واقعات' نوادر اور اشعار یاد تھے' آپ ۵۵۱ھ کو پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۷۹ سال کی عمر میں اس سال ہوئی۔

وزیر صفی الدین بن شکر:

السبط نے وزیر صفی الدین بن شکر کی وفات اس سال میں بیان کی ہے اور آپ کی اور آپ کے محب علم وعلماء ہونے کی بھی تعریف کی ہے اور آپ کی ایک تصنیف کا نام ''البصائر'' ہے' عادل آپ سے ناراض ہو گیا' پھر کامل نے آپ کو راضی کیا اور دوبارہ آپ کو اپنی وزارت وحرمت دے دی اور آپ کو مصر کے مشہور مدرسہ میں دفن کیا گیا اور السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ اصلاً مصر کی بستی ''میرۃ'' سے تعلق رکھتے ہیں۔

ملک ناصر الدین محمود:

ابن عز الدین' مسعود بن نور الدین ارسلان شاہ بن قطب الدین مودود بن عماد الدین بن زنگی بن اقسنقر شاہ موصل' اس کی

Marfat.com

پیدائش ۶۱۳ھ میں ہوئی' اور بدرالدین لؤلؤ نے اس کو فرضی طور پر کھڑا کیا حتیٰ کہ اس نے قوت وشوکت حاصل کر لی' پھر اس نے اسے روک دیا' اور یہ کسی لونڈی اور گھر کی لونڈی تک رسائی حاصل نہ کر سکتا تھا کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہو' اور اس کھانے پینے کی بھی تنگی دی گئی' اور جب اس کا نانا مظفرالدین کوکبری شاہ اربل فوت ہو گیا' تو اس نے ۱۳ دن تک اس کا کھانا پینا بند کر دیا' حتیٰ کہ وہ غم اور بھوک پیاس سے مر گیا' یہ بڑا خوبصورت تھا اور اتابکی گھرانے سے موصل کا آخری بادشاہ تھا۔

قاضی شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم:

آپ احناف کے مشائخ میں سے تھے اور فرائض وغیرہ کے بارے میں آپ کی تصانیف بھی ہیں۔ اور آپ شمس الدین ابن الشیرازی الشافعی کی خالہ کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں ابن الزکی اور ابن الحرستانی کی نیابت کرتے تھے۔ اور آپ طرخانیہ میں پڑھاتے تھے۔ اور وہیں آپ کی رہائش تھی اور جب معظم نے آپ کو پیغام بھیجا کہ آپ کھجور کے نبیذ اور انار کے پانی کی اباحت کا فتویٰ دیں تو آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا میں اس بارے میں حضرت محمد بن حسن کے مذہب پر ہوں' اور حضرت امام ابوحنیفہ کی روایت شاذ ہے۔ اور اس بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر صحیح ہے۔ پس معظم آپ سے ناراض ہو گیا اور اس نے آپ کو تدریس سے الگ کر دیا اور آپ کے شاگرد الزین ابن العتال کو تدریس کا کام سونپ دیا اور شیخ نے اپنے گھر میں اقامت اختیار کر لی تھی' حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال سلاطین کی ایک جماعت نے وفات پائی' جن میں المغیث بن المغیث بن عادل العزیز عثمان بن عادل اور مظفرالدین شاہ اربل شامل ہیں۔

ملک مظفر ابوسعید کوکبری:

میں کہتا ہوں شاہ اربل ملک مظفر ابوسعید کوکبری ابن زین الدین علی بن تبکتکین' ایک سخی' عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا جس کے کام بہت اچھے ہیں اور اس نے قاسیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کی ہے اور اس نے زیرہ کے پانی کو اس کی طرف لانے کا ارادہ کیا۔ تو معظم نے اسے اس کام سے روک دیا اور وہ سفوح میں مسلمانوں کے قبرستان کے پاس سے گزرے گا' اور وہ ربیع الاوّل میں میلاد شریف مناتا تھا' اور اس کا ایک عظیم جلسہ کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بہادر' دلیر' حملہ آور' جری' عقلمند اور عادل بھی تھا۔ رحمہ اللہ واکرم مثواہ

اور شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے اس کے لیے میلاد نبویؐ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا ہے' اور اس نے اس تصنیف پر اسے ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اور اس کی حکومت' حکومتِ صلاحیہ کے زمانے تک دراز رہی اور اس نے عکا کا محاصرہ کیا اور اس سال تک وہ قابل تعریف سیرت وکردار اور قابل تعریف دل کا آدمی تھا۔

السبط نے بیان کیا ہے کہ مظفر کے دسترخوانِ میلاد پر حاضر ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ وہ اس بارے میں دسترخوان کو پانچ ہزار بھنے ہوئے سروں' دس ہزار مرغیوں' ایک لاکھ مٹی کے پیالوں اور حلوے کی تیس ہزار پلیٹوں تک بڑھا دیتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے اور میلاد کے موقع پر اس کے پاس بڑے بڑے علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے تھے اور وہ انہیں خلعت دیتا

Marfat.com

تھا' اورانہیں عطیات دیتا تھا' اور صوفیا کے لیے ظہر سے عصر تک سماع کراتا تھا اور خود بھی ان کے ساتھ رقص کرتا تھا' اور آنے والوں کے لیے اس کا ایک دارالضیافت تھا خواہ وہ کسی جہت سے آئیں اور کسی پوزیشن کے ہوں' اور وہ حرمین وغیرہ کو قرب وطاعات کے لیے صدقات دیتا تھا اور ہر سال بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا' کہتے ہیں کہ اس نے ان کے ہاتھ سے ساٹھ ہزار اسیروں کو رہا کرایا ہے' اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب' اس کے ساتھ اس کے بھائی صلاح الدین نے اس کا نکاح کرایا تھا۔ کا بیان ہے کہ اس کی قمیص پانچ دراہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی۔ پس اس نے اسے اس بارے میں ملامت کی تو وہ کہنے لگا' میرا پانچ دراہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو صدقہ کر دینا اس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے کو پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں' اور وہ ہر سال میلاد نبوی پر تین لاکھ دینار اور دارالضیافت پر ہر سال ایک لاکھ دینار اور حرمین اور پانی پر حجاز کے راستے میں' خفیہ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس کی وفات قلعہ اربل میں ہوئی اور اس نے وصیت کی کہ اسے مکہ لے جایا جائے' مگر ایسا نہ ہو سکا اور اسے مزار علی میں دفن کیا گیا۔

ملک عزیز بن عثمان بن عادل:

یہ معظم کا سگا بھائی اور بانیاس کا حکمران تھا اور وہاں جو قلعے تھے اس نے ان پر قبضہ کر لیا اور اسی نے المعظمیہ کو تعمیر کیا' اور یہ خلنڈ' کم گو' اور اپنے بھائی المعظم کا مطیع تھا' اس کی وفات ۱۰ رمضان کو سوموار کے روز اس کے شاندار باغ میں کھیل کے باعث ہوئی۔

ابوالمحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر:

ابن الحسین بن علی بن محمد بن غالب انصاری جو ابن عنیض شاعر کے نام سے مشہور ہے۔ ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ وہ اصلاً کوفی ہے' دمشق میں پیدا ہوا اور وہیں پروان چڑھا اور سالوں وہاں سے سفر پر رہا اور شرق وغرب کے شہروں اور علاقوں کو طے کیا اور جزیرہ' بلاد روم' عراق' خراسان' ماوراء النہر' ہند' یمن' حجاز اور بغداد آیا' اور اس نے ان علاقوں کے باشندوں کی تعریف کی اور بڑا مال حاصل کیا' اور یہ بڑا ظریف شاعر' مشہور طاقتور' خوش اخلاق اور اچھے میل ملاپ والا تھا۔ اور یہ اپنے شہر دمشق کی طرف لوٹ آیا۔

ابن الساعی کے قول کے مطابق اس سال اس کی وفات ہو گئی' اور السبط وغیرہ نے اس کی وفات کی تاریخ ۶۳۳ھ بیان کی ہے اور بعض نے ۶۳۱ھ بھی بیان کی ہے۔ واللہ اعلم

اور مشہور قول یہ ہے کہ اصلاً یہ حوران کے شہر زرعہ کا رہنے والا ہے اور دمشق میں اس کی رہائش جزیرہ میں جامع کے سامنے تھی' اسے ہجو پر قدرت حاصل تھی اور اس نے ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام اس نے ''مقراض الاعراض'' رکھا ہے' جو تقریباً پانچ اشعار پر مشتمل ہے' دمشقیہ میں سے کوئی کم ہی ہوگا جو اس کے شر سے بچا ہو' ملک صلاح الدین اور اس کا بھائی عادل بھی اس سے بچ نہ سکے' اس پر فرض نمازوں کے ترک کرنے کا اتہام تھا۔ واللہ اعلم

Marfat.com

اور ملک ناصر صلاح الدین نے اسے ہندوستان کی طرف جلاوطن کر دیا تھا' اور اس نے وہاں کے بادشاہوں کی مدح کر کے بہت مال حاصل کیا اور یمن کو چلا آیا' کہتے ہیں کہ اس نے یمن کے کسی بادشاہ کی وزارت بھی کی' پھر یہ عادل کے زمانے میں دمشق واپس آ گیا اور جب معظم بادشاہ بنا تو اس نے اسے وزیر بنا لیا۔ پس اس نے بری روش اختیار کی اور خود ہی استعفیٰ دے دیا تو اس نے اسے معزول کر دیا اور اس نے ہندوستان سے دمشقہ کو لکھا۔

''تم نے ایک قابل اعتماد شخص کو کیوں دور نکال دیا حالانکہ نہ اس نے کوئی گناہ کیا ہے اور نہ سرقہ کیا ہے اگر ہر سچ بولنے والے کو جلاوطن کیا جا سکتا ہے تو مؤذن کو اپنے علاقے سے جلاوطن کر دو''۔

اور اس نے ملک ناصر صلاح الدین کی ہجو کرتے ہوئے کہا ہے۔

''ہمارا بادشاہ لنگڑا اور اس کا کاتب چندھا اور اس کا وزیر کبڑا ہے اور الدولعی خطیب اعتکاف بیٹھا ہے جو انڈے کے چھلکے پر کودتا ہے' اور ابن لاقا واعظ ہے اس کے پاس لوگ آتے ہیں اور عبداللطیف محتسب ہے اور حکمران تندخو ہے اور فوج کو روکنے والے کی بیماری عجیب ہے''۔

اور اس نے سلطان ملک عادل سیف الدین رحمہ اللہ کے بارے میں کہا ہے۔

''ہمارے جس بادشاہ سے تو امید رکھتا ہے وہ بڑا مالدار اور تنگ خرچ ہے' وہ تلوار ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے لیکن وہ علامات اور ارزاق کا قطع کرنے والا ہے''۔

اور ایک دفعہ خراسان میں یہ فخر الدین رازی کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ کر رہے تھے' تو ایک کبوتری آئی جس کے پیچھے ایک شکاری پرندہ لگا ہوا تھا' اور وہ فخر الدین رازی پر پناہ لینے والے کی طرح گر پڑی تو ابن عنین کہنے لگا۔

''سلیمانِ زمانہ کے پاس کبوتری آئی اور اس کے پھڑ پھڑانے والے پروں سے موت چمکتی ہے وہ سردار ہے جسے بھوک نے دہرا کر دیا ہے' حتیٰ کہ اس نے اس کے بالمقابل اسے دھڑکتے دل کے ساتھ سایہ کیا ہے۔ کبوتری کو کس نے بتایا ہے کہ تمہارے اترنے کی جگہ حرم ہے اور تو خائف کی پناہ گاہ ہے''۔

شیخ شہاب الدین سہروردی:

مؤلف عوارف المعارف' عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن حمویہ' آپ کا نام عبداللہ البکری البغدادی شہاب الدین ابو حفص سہروردی تھا' آپ صوفیائے بغداد کے شیخ تھے اور کبار صالحین اور سادات المسلمین میں سے تھے آپ متعدد مرتبہ خلفاء اور ملوک کے درمیان ایلچیوں کے ساتھ آئے گئے اور آپ کو بہت اموال حاصل ہوئے' جنہیں آپ نے فقراء اور محتاجین میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک دفعہ آپ نے حج کیا تو آپ کے ساتھ اس قدر فقراء تھے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور آپ میں جوانمردی اور غمزدوں کی مدد اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا جذبہ پایا جاتا تھا' اور آپ پھٹے پرانے کپڑوں میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے' آپ نے ایک دفعہ اپنی میعاد کے بارے میں یہ شعر کہا اور اسے بار بار دہرایا۔

''ساتھیوں میں کوئی غم خوار اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں ہاں اس کا ایک محب ہے جو قافلے میں محبوب ہے''۔

Marfat.com

ایک نوجوان نے جو مجلس میں موجود تھا' کھڑے ہو کر آپ کو یہ شعر سنایا:

''گویا ہر اونٹنی پر ایک یوسف ہے اور ہر گھر میں اس کے مقابلہ میں ایک یعقوب ہے''۔

شیخ نے چیخ ماری اور منبر سے اتر آئے' اور نوجوان ان کے پاس معذرت کرنے گیا تو اس نے آپ کو نہ پایا' اور آپ کی جگہ پر اس نے ایک گڑھا دیکھا' جو شیخ کے پاس شعر پڑھتے وقت آپ نے بکثرت پاؤں مار مار کر بنا دیا تھا۔

اور ابن خلکان نے آپ کے اشعار کی بہت سی باتیں بیان کی ہیں اور آپ کی اچھی تعریف کی ہے آپ نے اس سال ۹۳ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

''اسد الغابہ'' اور ''الکامل'' کے مصنف ابن اثیر:

امام علامہ عز الدین ابوالحسن علی بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری موصلی جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں اور کتاب اسد الغابہ فی اسماء الصحابہ اور کتاب الکامل فی التاریخ کے مصنف ہیں' جو واقعات کے لحاظ سے بہترین کتاب ہے' جسے آپ نے ابتداء سے ۶۲۸ھ تک لکھا ہے اور آپ خاص طور پر بغداد میں ملوک موصل کے پاس آیا کرتے تھے' اور آپ ایک بادشاہ کے وزیر بھی بنے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور آپ نے آخری عمر میں وہاں نہایت عزت واحترام کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ اس سال کے شعبان میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے' اور آپ کا بھائی ابوالسعادات المبارک کتاب جامع الاصول وغیرہ کا مصنف ہے' اور ان دونوں کا بھائی وزیر ضیاء الدین ابوالفتح نصر اللہ' ملک افضل علی بن ناصر فاتح بیت المقدس شاہِ دمشق کا وزیر تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور جزیرہ ابن عمر بھی اسی نے فتح کیا تھا' کہتے ہیں کہ یہ جزیرہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر کی طرف منسوب ہے جو اہل برقعید میں سے تھا' اور بعض کا قول ہے کہ یہ عمر کے دو بیٹوں کی طرف منسوب ہے اور وہ اوس اور کامل ہیں' جو عمر بن اوس کے بیٹے ہیں۔

ابن المستوفی اربلی:

مبارک بن احمد بن مبارک ابن موہوب بن غنیمۃ بن غالب علامہ شرف الدین ابوالبرکات لخمی اربلی' آپ علوم کثیرہ جیسے حدیث' اسماء الرجال' ادب اور حساب میں امام تھے اور آپ کی بہت سی تصانیف ہیں اور آپ کے فضائل بھی بہت سے ہیں اور قاضی شمس الدین بن خلکان نے الوفیات میں آپ کے تفصیلی حالات نہایت شاندار انداز میں لکھے ہیں۔ رحمہم اللہ

۶۳۱ھ

اس سال بغداد میں مدرسہ مستنصریہ کی تعمیر مکمل ہوئی اور اس سے قبل ایسا مدرسہ تعمیر نہیں ہوا' اور مذاہبِ اربعہ میں سے ہر ایک کے لیے ۶۲ فقہا' چار دہرائی کرنے والے اور ہر مذہب کا مدرس اور شیخ الحدیث اور دو قاری اور دس سماع کرنے والے اور شیخ طب اور دس مسلمان علم طب میں اشتغال کرنے کے لیے وقف کیے گئے' اور یتیموں کے لیے ایک مکتب اور سب کے لیے گوشت روٹی' حلوہ' اور اس قدر اخراجات مقرر کیے گئے' کہ جو ہر ایک کو وافر کفایت کرتے تھے۔ اور جب ۵ رجب کو جمعرات کا دن آیا تو وہاں درس ہوئے اور خلیفہ مستنصر باللہ خود بھی اور اس کی حکومت کے امراء وزراء' قضاۃ' فقہا' صوفیا اور شعراء بھی حاضر ہوئے' اور ان میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہا' اور اس نے وہاں عظیم دسترخوان بچھایا جس سے حاضرین نے کھانا کھایا اور وہاں سے بغداد کے دیگر کوچوں کے خواص

Marfat.com

وعوام گھرانوں میں لے جایا گیا اور اس نے وہاں کے سب مدرسین اور حاضرین اور حکومت کے سب کارندوں' فقہاء اور دہرائی کرنے والوں کو خلعت دیئے اور یہ جمعہ کا دن تھا اور شعراء نے خلیفہ کی مدح میں شاندار قصائد پڑھے۔

ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں اسے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس نے شافعیہ کی تدریس کے لیے وہاں پر امام محی الدین ابوعبداللہ بن فضلان کو' اور حنفیہ کے لیے امام علامہ رشید الدین ابوحفص عمر بن محمد فرغانی کو' اور حنابلہ کے لیے امام عالم محی الدین یوسف بن شیخ ابوالفرج ابن الجوزی کو مقرر کیا اور اس روز آپ کی طرف سے آپ کے بیٹے نے آپ کی غیر حاضری میں جو کسی بادشاہ کو پیغام پہنچانے کے سلسلہ میں تھی' آپ کی نیابت میں درس دیا' اور اس روز مالکیہ کو شیخ صالح عالم ابوالحسن المغربی المالکی نے بھی اسی طرح نیابت میں درس دیا' حتیٰ کہ کسی دوسرے کو شیخ مقرر کیا گیا' اور لائبریریوں کو وقف کیا گیا' کہ ان کی مانند بکثرت کتابوں والی اور بہترین خط والی اور شاندار وقف شدہ کتب والی لائبریریوں کی مثال نہیں سنی گئی' اور اس مدرسے کی تعمیر کا منتظم مؤید الدین ابوطالب محمد بن علقمی تھا' جو بعد میں وزیر بنا' اس وقت وہ دارالخلافہ کا استاد تھا اور اس روز اسے اور وزیر نصیر الدین کو اس نے خلعت دیئے پھر اس نے ۱۴ ذی القعدہ کو شافعیہ کے مدرس کو معزول کر دیا اور قاضی القضاۃ ابوالمعالی عبدالرحمٰن بن مقبل کو قضاء کے علاوہ مدرس بھی مقرر کر دیا اور یہ محی الدین بن فضلان کی وفات کے بعد ہوا' آپ مدت تک قاضی رہے اور نظامیہ وغیرہ میں پڑھایا' پھر اس نے معزول کر دیا' پھر آپ سے راضی ہو گیا' پھر آپ نے آخر وقت میں المستنصریہ میں پڑھایا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب آپ فوت ہو گئے تو آپ کے بعد ابن مقبل نے پڑھائی کا کام سنبھال لیا۔

اور اس سال اشرف نے باب الصغیر کے باہر مسجد حرام کو آباد کیا اور اسی سال فرنگیوں کے بادشاہ انبرود کا ایلچی اشرف کے پاس آیا اور اس کے پاس تحائف بھی تھے' جن میں ایک سفید ریچھ بھی تھا۔ جس کے بال شیر کے بالوں کی طرح سے تھے' مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ وہ سمندر کی طرف چلا جاتا اور مچھلیاں باہر نکلتیں تو وہ انہیں کھا جاتا' اور اسی طرح ان میں ایک سفید مور بھی تھا۔

اور اس سال القیساریہ کی تعمیر بھی مکمل ہو گئی جو نحاسین کی جانب تھا' اور اس نے بازار زرگراں اور موتیوں کا وہ بازار جس میں لوہاروں کے پاس پرانے زرگر رہتے تھے اس طرف منتقل کر دیا اور اس میں مزید نئی دکانیں بنائی گئیں' میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں اس جدید بازار زرگراں کے مشرق میں دو نئے قیساریئے بنائے گئے اور وہاں زرگروں اور سونے کے تاجروں نے رہائش اختیار کر لی ہے اور وہ دونوں بڑے خوبصورت ہیں' اور دونوں آباد جامع مسجد کے وقف ہیں۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابوالحسن علی بن ابی علی:

ابن محمد بن سالم ثعلبی، شیخ سیف الدین آمدی ثم حموی ثم دمشقی اصلین وغیرہ کے بارے میں کتابوں کا مصنف، جن میں کلام کے بارے میں ابکار الافکار اور حکمت کے بارے میں دقائق الحقائق اور اصول فقہ کے بارے میں احکام الاحکام بھی شامل ہیں، آپ حنبلی المذہب تھے، پھر شافعی، اصولی، منطقی، جدلی اور خلافی بن گئے۔

آپ بڑے خوش اخلاق، پاک دل، بہت گریہ کناں اور رقیق القلب تھے، مؤرخین نے آپ کے بارے میں کچھ اعتراضات بھی کیے ہیں جن کی صحت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ظن وغالب یہی ہے کہ ان میں سے اکثر صحیح نہیں ہیں، اور بنی ایوب کے ملوک جیسے معظم اور کامل آپ کی عزت کرتے تھے اگرچہ وہ آپ کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے، اور المعظم نے العزیزیہ کی تدریس آپ کے سپرد کی۔ اور جب اشرف دمشق کا امیر بنا تو اس نے آپ کو وہاں سے معزول کر دیا اور مدارس میں اعلان کرا دیا کہ کوئی شخص تفسیر، حدیث اور فقہ کے سوا، کسی اور علم میں اشتغال نہ کرے اور جس نے اوائل کے علوم میں اشتغال کیا میں اسے جلاوطن کر دوں گا، سو شیخ سیف الدین اپنے گھر کے ہو رہے یہاں تک کہ اس سال کے صفر میں دمشق میں وفات پا گئے، اور قاسیون کے دامن کوہ میں جو قبرستان ہے اس میں دفن ہوئے۔

اور قاضی ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس نے بغداد میں ابوالفتح نصر بن فتیان بن المنی حنبلی سے اشتغال کیا پھر وہ شافعی مذہب کی طرف چلے گئے، تو اس نے ابن فضلان وغیرہ سے علم حاصل کیا اور شریف کا طریق خلافیات اور اسد المہینی کا طریقہ زوائد حفظ کیا، پھر آپ شام چلے گئے اور علوم معقول میں مصروف ہو گئے، پھر دیار مصر آئے اور القرافہ میں مدرسہ شافعیہ صغریٰ کو دوبارہ جاری کیا اور جامع ظافری میں صدر بن گئے، اور آپ کے فضل وفضیلت کا چرچا ہو گیا، اور لوگوں نے آپ سے حسد کیا اور آپ کے بارے میں شکایات کیں اور اپنے خطوط میں آپ پر اوائل کے مذہب، تعطیل اور انحلال کا اتہام لگایا اور انہوں نے ایک شخص سے مطالبہ کیا کہ وہ ان سے موافقت کرے تو اس نے لکھا:

''جب وہ اس کی دوڑ کو پا نہ سکے تو انہوں نے جو ان سے حسد کیا پس لوگ اس کے دشمن اور اس سے جھگڑا کرنے والے ہیں''۔

پس سیف الدین حماۃ چلے گئے، پھر دمشق منتقل ہو گئے اور العزیزیہ میں پڑھایا، پھر اس نے آپ کو وہاں سے معزول کر دیا۔ اور آپ اپنے گھر کے ہو رہے، حتیٰ کہ اسی سال ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ وعفا عنہ

واقف الرکنیۃ امیر رکن الدین منکورس الفلکی:

ملک عادل کا بھائی غلام فلک الدین، اس لیے کہ اس نے فلکیہ کو وقف کیا تھا اور یہ شخص بہترین امراء میں سے تھا، جو ہر شب کو

Marfat.com

سحری کے وقت اکیلا ہی جامع مسجد کے طواف کے لیے اترتا اور مداومت کے ساتھ' باجماعت نماز میں شامل ہوتا۔ اور وہ کم گو' اور بہت صدقات دینے والا تھا اور اس نے قاسیون کے دامن کوہ میں مدرسہ کنیہ تعمیر کیا اور اس پر بہت سے اوقاف کو وقف کیا اور اس کے نزدیک قبر بنائی اور جب اس نے حدود بستی میں وفات پائی تو آپ کو اٹھا کر وہاں لے جایا گیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ امام عالم رضی الدین:

ابوسلیمان بن المظفر بن غنائم الحنبلی الشافعی' آپ بغداد کے ایک فقیہ اور مفتی تھے' آپ نے طویل مدت تک طلبہ سے اشتغال کیا' مذہب کے بارے میں آپ کی کتاب تقریباً پندرہ جلدوں میں ہے جس میں آپ نے وجوہ غریبہ اور اقوال مستغربہ کو بیان کیا ہے' اور آپ نرم مزاج اور زیرک انسان تھے' آپ نے اس سال ۳ ربیع الاوّل کو جمعہ کے روز بغداد میں وفات پائی۔

شیخ طی مصری:

آپ نے شام میں اپنے زاویہ دمشق میں مدت تک قیام کیا اور آپ نرم مزاج' سلیقہ منداور درویش آدمی تھے اور اکابر آپ کے پاس آتے تھے' آپ کو اسی مذکورہ زاویہ میں دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبداللہ ارمنی:

آپ ان زہاد وعباد میں سے ایک تھے جنہوں نے شہروں کو طے کیا' اور صحراؤں' پہاڑوں اور گڑھوں میں رہائش اختیار کی اور اقطاب وابدال اور اوتاد سے ملاقاتیں کیں اور آپ احوال ومکاشفات ومجاہدات کے حامل تھے اور دیگر نواح وجہات میں سیاحت کرنے والے تھے اور آپ نے آغاز کار میں قرآن شریف پڑھا اور حضرت امام ابوحنیفہ کے مذہب کے مطابق قدوری کو حفظ کیا' پھر آپ معاملات وریاضات میں مشغول ہو گئے' پھر آپ نے آخری عمر میں دمشق میں اقامت اختیار کی حتیٰ کہ وہیں فوت ہو گئے' اور قاسیون کے دامن کوہ میں دفن ہوئے۔

اور آپ سے اچھی اچھی باتوں کی روایت کی گئی ہے' ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں سیاحت کے دوران ایک شہر کے پاس سے گزرا اور میرے دل نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں اور میں نے قسم کھائی کہ میں اس سے کھانا نہیں کھاؤں گا' پس میں ایک غسال کے پاس سے گزرا اور اس نے ترچھی نظر سے میری طرف دیکھا تو میں اس سے ڈر گیا اور میں بھاگ کر شہر سے نکل گیا پس وہ مجھے آملا اور اس کے پاس کھانا بھی تھا' اس نے کہا کھانا کھاؤ میں شہر سے باہر نکل آیا ہوں۔ میں نے اسے کہا تو اس مقام میں ہے اور تو بازاروں میں کپڑے دھوتا ہے؟ اس نے کہا اپنا سر نہ اٹھا اور اپنے کسی عمل کی طرف نہ دیکھ اور اللہ کا بندہ بن اور اگر وہ تجھے باغ میں عامل مقرر کرے تو تو اس سے راضی رہ' پھر آپ نے فرمایا۔

''اور اگر مجھے کہا جائے کہ مر جا تو میں سمع وطاعت کروں گا اور میں موت کے داعی کو خوش آمدید کہوں گا''۔

اور آپ نے فرمایا۔ میں ایک دفعہ اپنی سیاحت میں ایک راہب کے پاس سے گزرا جو گرجے میں بیٹھا تھا' اس نے مجھے کہا اے مسلم! تمہارے نزدیک اللہ تک پہنچنے کے لیے کون سا طریق اقرب ہے میں نے کہا مخالفتِ نفس' راوی بیان کرتا ہے اس نے اپنے سر کو گرجے کی طرف موڑا اور جب میں حج کے زمانے میں مکہ میں تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ کے پاس ایک شخص مجھے سلام کہہ رہا ہے

Marfat.com

میں نے پوچھا تو کون ہے' اس نے کہا میں ایک راہب ہوں' میں نے پوچھا تو یہاں کیسے پہنچا ہے؟ اس نے کہا جو بات تو نے کہی تھی اس کے ذریعے پہنچا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے نفس پر اسلام کو پیش کیا تو اس نے انکار کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ حق ہے اور میں مسلمان ہو گیا اور میں نے نفس کی مخالفت کی اور وہ کامیاب ہو گیا۔

اور اس نے بیان کیا کہ ایک روز میں جبل لبنان میں تھا کہ اچانک مجھے فرنگیوں کی محافظ فوج نے پکڑ کر بیڑیاں ڈال دیں اور میرے بندھنوں کو کس دیا اور میں ان کے نزدیک بہت تنگ حالت میں تھا' اور جب دن چڑھا تو انہوں نے شراب پی اور سو گئے' اسی اثنا میں کہ میں بندھا ہوا تھا کہ اچانک مسلمانوں کی محافظ فوج ان کی جانب آئی اور میں نے انہیں آگاہ کر دیا تو انہوں نے وہاں ایک غار میں پناہ لے لی اور ان مسلمانوں سے بچ گئے' اور وہ پوچھنے لگے تو نے یہ کام کیسے کیا حالانکہ تیری رہائی ان کے ہاتھوں میں تھی' میں نے کہا تم نے مجھے کھانا کھلایا ہے اور صحبت کا حق یہ ہے کہ میں تم سے دھوکہ نہ کروں اور انہوں نے مجھے کچھ دنیوی سامان کی پیشکش کی تو میں نے انکار کر دیا اور انہوں نے مجھے رہا کر دیا۔

اور السبط نے روایت کی ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے ایک بار بیت المقدس میں آپ کی زیارت کی اور میں نے نمکین مچھلی کھائی تھی' اور جب میں آپ کے پاس بیٹھا تو مجھے سخت پیاس لگی اور آپ کے پہلو میں ٹھنڈے پانی کا ایک لوٹا پڑا تھا اور میں آپ سے شرم محسوس کرنے لگا' تو آپ نے لوٹے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا' اور آپ نے مجھے لوٹا پکڑاتے ہوئے فرمایا' لو تم کب تک ٹوٹتے رہو گے پس میں نے پانی پی لیا۔ اور اس نے بیان کیا ہے کہ جب آپ نے بیت المقدس سے کوچ کیا تو اس کی فصیل معظم کے تباہ کرنے سے قبل ملک صلاح الدین کی تعمیر نوی پر کھڑی تھی' آپ کھڑے ہو کر اپنے اصحاب کو الوداع کرنے لگے اور آپ نے فصیل کی طرف دیکھ کر کہا' مجھے یوں معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب اس فصیل میں کدالیں چلیں گی' آپ سے دریافت کیا گیا مسلمانوں کی کدالیں یا فرنگیوں کی؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی کدالیں' تو آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔

راوی بیان کرتا ہے آپ کے بہت سے اچھے احوال بیان کیے گئے' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اصلاً ارمنی تھے' اور آپ نے شیخ عبداللہ الیونینی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ اصلاً رومی ہیں اور قونیہ کے رہنے والے ہیں' آپ شیخ عبداللہ الیونینی کے پاس راہبوں کی سی ٹوپی پہن کر آئے تو آپ نے انہیں فرمایا تابعدار ہو جاؤ' آپ نے کہا میں رب العالمین کا تابعدار ہوں' اور آپ کی والدہ خلیفہ کی بیوی کی دایہ تھی۔ اور آپ کے ساتھ عجیب واقعہ ہوا' جس کے باعث اللہ نے آپ کو بچا لیا اور خلیفہ نے اسے معلوم کر کے آپ کو آزاد کر دیا۔

۶۳۲ھ

اس سال ملک اشرف بن عادل نے زنجاری کی اس سرائے کو تباہ کر دیا جو عقبیہ میں تھی جس میں خطائیں' شراب اور متعدد ناپسندیدہ امور ہوئے تھے' سو اس نے اسے گرا دیا' اور اس کی جگہ جامع مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جس کا نام جامع التوبہ رکھا گیا۔ اللہ اسے قبول فرمائے۔

اور اسی سال قاضی بہاؤ الدین یوسف بن رافع بن تمیم بن شداد حلبی نے وفات پائی جو علم و سیادت کے گھرانے کے ایک رئیس

Marfat.com

تھے' آپ کو تاریخ اور ایام الناس وغیرہ کا علم حاصل تھا' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور حدیث بیان کی۔

اور اسی طرح شیخ شہاب الدین عبدالسلام بن المطہر بن عبداللہ بن محمد بن عصرون حلبی نے وفات پائی' آپ فقیہ' زاہد اور عابد تھے' اور آپ کی تقریباً بیس لونڈیاں تھیں اور شیخ بہت جماع کرتے تھے' جس سے آپ کو بہت سے امراض لاحق ہو گئے' جنہوں نے آپ کو تباہ کر دیا اور آپ دمشق میں فوت ہو گئے' اور قاسیون میں دفن ہوئے اور آپ قطب الدین اور تاج الدین کے والد تھے اور شیخ امام عالم' صائن الدین ابو محمد عبدالعزیز الجبلی الشافعی' مدرسہ نظامیہ میں کام کرنے والے ایک فقیہ اور مفتی تھے' اور آپ نے شیخ ابواسحاق کی ''التنبیہ'' کی شرح کی ہے آپ نے ربیع الاوّل میں وفات پائی ہے' اور شیخ امام عالم خطیب ادیب ابو محمد حمد بن حمید بن محمود بن حمید بن ابی الحسن بن ابی الفرج بن مفتاح تمیمی' دنیوری وہاں پر خطیب اور اس کے باشندوں کے مفتی تھے۔ اور آپ شافعی فقیہ تھے' آپ نے نظامیہ بغداد میں فقہ پڑھی' پھر اپنے شہر میں واپس آ گئے' اور آپ نے کتابیں تصنیف کیں۔ اور ابن الساعی نے آپ سے شعر سن کر سنائے ہیں۔

''میری سوزش عشق نے احادیثِ عشق کو ان کے اسناد کے ساتھ یگانہ علم سے روایت کیا ہے اور نسیم کے گزرنے نے مجھ سے' رکھ سے' درخت سے' وادی جنڈ سے ٹیلہ نجد سے حدیث بیان کی۔ میرا عشق اور افسوس دونوں لازم ہو گئے ہیں' اور یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے' حتیٰ کہ مجھے میری لحد میں رکھ دیا جائے''۔

اور ابوشامہ نے الذیل میں شہاب الدین سہروردی مؤلف ''عوارف المعارف'' کی وفات کی تاریخ اس سال میں بیان کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ آپ کی پیدائش ۵۳۹ھ میں ہوئی اور آپ کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔ اور السبط نے آپ کی تاریخ وفات ۶۳۰ھ میں بیان کی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

حلب کا قاضی القضاۃ:

ابوالمحاسن یوسف بن رافع بن تمیم بن عتبہ بن محمد اسدی' موصلی' شافعی آپ ایک فاضل' ادیب' عبادت گزار اور ملوک کے ہاں ذی وجاہت آدمی تھے' آپ نے حلب میں قیام کیا اور وہاں کے قاضی بنے' آپ کی تصانیف اور اشعار بھی ہیں آپ نے اس سال میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ابن الفارض:

اتحاد کی طرف منسوب متصوفین کے طریقہ سلوک کے ناظم التائیہ ابوحفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی آپ اصلاً حموی اور مولداً اور وفاۃً مصری تھے' اور آپ کے والد عورتوں اور مردوں کے فرائض لکھا کرتے تھے' اور ہمارے کئی مشائخ نے اس قصیدے کے باعث جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' آپ پر طعن کیا ہے' اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ ذہبی نے اپنی کتاب میزان میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے آپ نے اس سال میں قریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

سنہ ۶۳۳ھ

اس سال اشرف اور اس کے بھائی کامل نے فرات کو پار کیا اور رومی فوج نے جو کچھ ان کے علاقوں میں خرابی کی تھی' اسے درست کیا۔

Marfat.com

اور کامل نے قلعہ الرھا کو تباہ و برباد کر دیا اور دنیسر پر شدید جنگ مسلط کی اور شاہ موصل بدرالدین کا خط آیا کہ رومی ایک سو مانگے ہوئے سواروں کے ساتھ آ گئے ہیں اور ان کا سارا مطالبہ پانچ سو سواروں کا تھا' پس دونوں بادشاہ جلدی سے واپس آ گئے اور رومی فوج بھی اپنے شہر جزیرہ میں واپس آ گئی اور انہوں نے پہلے کی طرح دوبارہ محاصرہ کر لیا اور اس سال تاتاری بھی اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ واللہ اعلم

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن عتیق کے حالات قبل ازیں ۶۳۰ھ میں بیان ہو چکے ہیں۔

الحاجری شاعر:

مشہور دیوان کا مؤلف' عیسیٰ بن سنجر بن بہرام بن جبریل بن خمارتکین بن طاشتکین اربلی' چھا جانے والا شاعر' ابن خلکان نے آپ کے حالات بیان کیے ہیں اور آپ کے بہت سے اشعار بیان کیے ہیں اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ ان کا دوست تھا' اور اس نے اس کے بھائی ضیاءالدین عیسیٰ کو اس سے وحشت محسوس کرتے ہوئے خط لکھا۔

''اللہ جانتا ہے کہ اس نے زندگی کے آخری سانسوں کے سوا کچھ باقی نہیں چھوڑا اے وہ شخص جس کا قرب امید ہے' تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے اپنا خط بھیج اور اسے تسلی کے لیے امانت رکھ اور تو اس کے پہنچنے سے قبل کئی بار مرے گا''۔

اور خال کے بارے میں اس نے آپ کے یہ اشعار بیان کیے ہیں:

''وہ باریک کمر ہے اور اس کی پیشانی اور بالوں سے مخلوق نور و ظلمت میں ہے' جو خال اس کے رخسار میں ہے اسے ملامت نہ کرو' سارا حصہ سیاہ نقطے میں ہے''۔

ابن دحیہ:

ابوالخطاب عمر بن الحسن بن علی بن محمد بن فرج بن خلف بن قوس بن مزلال بن بلال بن بدر بن احمد بن دحیہ بن خلیفہ بن الکلبی الحافظ شیخ الحدیث دیار مصر' آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے وہاں الکاملیہ کے دارالحدیث کی مشیخت کو سنبھالا' السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ مسلمانوں کو گالیاں دینے میں ابن عنیف کی طرح تھے اور اپنے کلام میں اضافہ کر لیتے تھے اس لیے لوگوں نے آپ سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور آپ کی تکذیب کی' اور کامل آپ کی طرف آنے والا تھا اور جب اسے آپ کا حال معلوم ہوا تو اس نے دارالحدیث کو آپ سے لے لیا اور آپ کی توہین کی۔

آپ نے ربیع الاوّل میں وفات پائی اور مصر کے قبرستان قرافہ میں دفن ہوئے' اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ شیخ سخاوی نے آپ کے بارے میں اچھے اشعار کہے ہیں' اور قاضی ابن خلکان نے آپ کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ نے اسے اپنے قلم سے لکھا کہ آپ کی ماں امۃ الرحمٰن بنت ابی عبداللہ بن البسام موسیٰ بن عبداللہ بن الحسین بن جعفر بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب تھی' اسی لیے آپ اپنے قلم سے

Marfat.com

ذوالنسبین ابن دحیہ ابن الحسن والحسین لکھا کرتے تھے۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ اعیان علماء اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے' اور علم حدیث اور اس کے متعلقات کے ماہر اور نحو' لغت' ایام العرب اور ان کے اشعار کے جاننے والے تھے' آپ نے بلاد مغرب میں اشتغال کیا' پھر آپ نے شام کی طرف سفر کیا' پھر عراق کی طرف سفر کیا اور ۶۰۴ھ میں اربل سے گزرے اور آپ کو معلوم ہوا کہ اربل کا بادشاہ معظم مظفر الدین بن زین الدین میلاد نبوی کا اہتمام کرنے والا ہے تو اس نے اس کے لیے ''کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر'' تالیف کی اور خود اسے سنائی' تو اس نے آپ کو ایک ہزار دینار دیئے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے اسے ۶۲۶ھ میں ملک معظم کی چھ مجالس میں سنا' میں کہتا ہوں میں اس کتاب سے آگاہ ہوں اور میں نے اس سے اہم اور مفید باتیں لکھی ہیں۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کی پیدائش ۵۴۴ھ میں ہوئی اور بعض نے ۵۴۶ھ اور ۵۴۹ھ بیان کی ہے اور آپ نے اس سال میں وفات پائی اور آپ کے بعد آپ کے بھائی ابوعمرو عثمان نے مصر میں الکاملیہ کے دارالحدیث کو سنبھالا اور آپ کے ایک سال بعد وفات پائی' میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے آپ کے بارے میں کئی قسم کے اعتراضات کیے ہیں اور ایک شخص نے آپ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ آپ نے نماز مغرب کے قصر کرنے کے بارے میں حدیث وضع کی ہے اور میں اس کے اسناد سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ اس کے رجال کیسے ہیں' اور جیسا کہ ابن المنذر وغیرہ نے بیان کیا ہے' علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نماز مغرب قصر نہیں ہوتی' اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اور اسے معاف فرمائے۔

۶۳۴ھ

اس سال تاتاریوں نے مجانیق کے ساتھ اربل کا محاصرہ کرلیا اور فصیلوں میں نقب لگا کر اسے بزور قوت فتح کرلیا اور اس کے باشندوں کو قتل کردیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنالیا۔ اور ایک مدت تک قلعہ ان سے فتح نہ ہوسکا اور اس میں خلیفہ کا نائب رہتا تھا' موسم سرما آگیا تو وہ اسے چھوڑ کر اپنے شہروں کی طرف سمٹ آئے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ خلیفہ نے ان کے لیے فوج تیار کی اور تاتاری شکست کھا گئے اور اس سال قلعہ کیفا کے مالک صالح ایوب بن کامل نے ان خوارزمیوں سے جو جلال الدین کی فوج سے بچ گئے تھے اور رومی سے الگ ہوگئے تھے' کام لیا' اور صالح ایوب کا دل قوی ہوگیا' اور اس سال اشرف موسیٰ بن عادل نے اپنے بھائی کامل سے رفہ کا مطالبہ کیا تاکہ جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہراول میں فرات کو پار کر جائے' تو وہ اس کے لیے خوراک اور اس کے چوپاؤں کے لیے چارہ ہو' صتل نے کہا' کیا اسے مملکت بنی امیہ دمشق کا اپنے ساتھ ہونا کافی نہیں؟ تو اشرف نے اس بارے میں فلک الدین بن المسیری کو' کامل کے پاس بھیجا' تو اس نے اسے سختی سے جواب دیا اور کہنے لگا' وہ حکومت کو کیا کرے گا؟ اسے گھروں کی صحبت کافی ہے اور تو ان کے ہنر کو جانتا ہے' پس اشرف اس بات سے برافروختہ ہوگیا اور دونوں کے درمیان نفرت نمایاں ہوگئی اور اشرف نے حماۃ' حلب اور بلاد مشرق کی طرف پیغام بھیجا اور ان بادشاہوں نے اس کے بھائی کامل کے خلاف معاہدہ کرلیا' اور اگر ملک اشرف کی عمر دراز ہوتی تو وہ حکومت کو اپنے بھائی کے خلاف بگاڑ دیتا' اس لیے کہ اس کے بھائی کامل کے بخل اور اس کی سخاوت وشجاعت کی وجہ سے بادشاہوں کا میلان اس کی طرف زیادہ تھا' لیکن آنے والے سال کے آغاز میں اشرف کو موت نے آلیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک العزیز الظاہر:

شاہِ حلب محمد بن سلطان ملک الظاہر غیاث الدین غازی بن ملک ناصر صلاح الدین فاتح قدس شریف' وہ اور اس کا باپ اور اس کا بیٹا ناصر' ناصر کے زمانے میں شاہِ حلب کے اصحاب تھے' اور العزیز کی ماں' خاتون بنت ملک عادل ابی بکر بن ایوب تھی' اور وہ خوبصورت' شریف اور عفیف تھا اور وفات کے وقت اس کی عمر ۲۴ سال تھی اور اس کی حکومت کا منتظم شہاب الدین خصی تھا' اور یہ امراء میں سے تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ناصر صلاح الدین یوسف بادشاہ بنا۔

شاہِ روم:

کیقباد ملک علاء الدین شاہِ بلاد روم' یہ بڑے اور نیک سیرت بادشاہوں میں سے تھا' اور عادل نے اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کیا اور اس نے بچے پیدا کیے۔ اور ایک وقت میں اس نے بلاد جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور ان کا اکثر حصہ کامل کے ہاتھ سے چھین لیا اور اشرف موسیٰ کے ساتھ خوارزمیوں کو شکست دی۔

ناصح حنبلی:

شیخ ناصح الدین عبدالرحمٰن بن نجم بن عبدالوہاب بن شیخ ابوالفرج الشیرازی نے ۳ر محرم کو وفات پائی اور وہ اپنے آپ کو حضرت سعد بن عبادہؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں' ناصح ۵۵۴ھ میں پیدا ہوئے اور قرآن پڑھا اور حدیث کا سماع کیا اور بعض اوقات آپ وعظ بھی کرتے تھے' اور قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے حافظ عبدالغنی کی زندگی میں وعظ کیا اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جبل کے الصالحیہ میں درس دیا۔ آپ کی تصانیف بھی ہیں اور آپ نے ابن المنی بغدادی سے اشتغال کیا اور آپ صالح فاضل تھے' اور آپ کی وفات الصالحیہ میں ہوئی اور وہیں آپ کو دفن کیا گیا۔

کمال بن مہاجر:

آپ تاجر تھے اور لوگوں سے بہت حسن سلوک کرنے والے تھے اور بہت صدقات دینے والے تھے' آپ نے جمادی الاولیٰ میں دمشق میں اچانک وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے' اور اشرف نے آپ کے اموال پر قبضہ کر لیا اور آپ کا ترکہ تقریباً تین لاکھ دینار تھا۔ اور اس میں ایک تسبیح بھی تھی' جس میں ایک سو موتی تھے اور ہر موتی کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

شیخ حافظ ابوعمرو عثمان بن دحیہ:

حافظ ابوالخطاب بن دحیہ کے بھائی' آپ اس وقت دارالحدیث الکاملیہ کے منتظم بنے' جب آپ کے بھائی کو وہاں سے معزول کیا گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اس سال وفات پائی اور آپ فن حدیث میں یکتائے روزگار تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی عبدالرحمٰن التکریتی:

الکرک کے حاکم اور مدرسہ النزبدانی کے مدرس' اور جب اس کے اوقاف کو لے لیا گیا' تو آپ قدس چلے گئے' پھر دمشق چلے

Marfat.com

گئے اور وہاں قضاۃ کی نیابت کیا کرتے تھے' اور آپ فاضل' پاکیزہ' عفیف اور دیندار تھے۔

۶۳۵ھ

اس سال اشرف اور پھر اس کے بھائی کامل کی وفات ہوئی اور اشرف موسیٰ بن عادل دارالحدیث اشرفیہ' جامع التوبہ اور جامع جراح کا بانی تھا۔ اس نے اس سال کی ۴ رمحرم کو جمعرات کے روز قلعہ منصورہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوا حتیٰ کہ وہ قبر مکمل ہوگئی جو اس کے لیے الکلاسہ کے شمال میں بنائی گئی تھی' پھر اسے جمادی الاولیٰ میں اس کی طرف منتقل کر دیا گیا اور گذشتہ سال کے رجب میں اس کے مرض کا آغاز ہوا اور معالجین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا' حتیٰ کہ سرجن اس کے سر سے ہڈیاں نکالتا اور وہ اللہ کی تسبیح کر رہا ہوتا' اور جب سال کا آخری حصہ آیا تو اس کے مرض میں اضافہ ہوگیا اور اسے اسہال مفرط کی شکایت ہوگئی' اور اس کی قوت کمزور ہوگئی' اور اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری شروع کر دی' اور دو سو غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کیا' اور فروخشاہ کے گھر کو جسے دارالسعادۃ کہا جاتا تھا' وقف کر دیا' اور الیزب میں اس کا ایک باغ تھا' اسے اپنے بیٹوں پر وقف کیا اور بہت سے اموال کا صدقہ دیا اور اس نے اپنا کفن منگوایا جسے اس نے ان صالح فقراء اور مشائخ کے لباس سے تیار کرایا تھا' جن سے اس نے ملاقات کی تھی' اور وہ مرحوم تیز فہم' شجاع' کریم اور اہل علم کے لیے سخی تھا' خصوصاً اہل حدیث اور اپنے صالح قرابتداروں کے لیے' اور اس نے ان کے لیے دامن کوہ میں دارالحدیث بنایا اور مدینہ میں شافعیہ کے لیے ایک اور دارالحدیث بنایا اور اس میں حضرت نبی کریم ﷺ کا وہ جوتا مبارک رکھا جسے نظام ابن ابی الحدید تاجر سے حاصل کرنے کا اسے ہمیشہ شوق رہا اور نظام اس کے بارے میں بخل کرتا تھا' سو اشرف نے عزم کر لیا کہ وہ اس سے اس کا ایک ٹکڑا حاصل کرے گا' پھر اس نے اس خوف سے اسے ترک کر دیا کہ وہ سارا ہی ضائع ہو جائے گا' پس قضائے الٰہی سے ابن ابی الحدید کو دمشق میں موت آئی تو اس نے اس جوتے کے بارے میں وصیت کی کہ یہ ملک اشرف کو دیا جائے اور اشرف نے اسے دارالحدیث میں رکھ دیا اور قیمتی کتب بھی اس کی طرف منتقل کر دیں' اور عقبیہ میں جامع التوبہ کو تعمیر کیا اور یہ زنجاری کی سرائے تھی جس میں بہت ناپسندیدہ افعال ہوتے تھے' اور اس نے مسجد القصب جامع جراح اور مسجد دارالسعادۃ کو تعمیر کیا اور اس کی پیدائش ۵۷۶ھ میں ہوئی اور اس نے قدس شریف میں امیر فخر الدین عثمان زنجاری کی کفالت میں پرورش پائی اور اس کا باپ اس سے محبت کرتا تھا' اور اسی طرح اس کا بھائی معظم بھی اس سے محبت کرتا تھا۔

پھر اس کے باپ نے جزیرہ کے بہت سے شہروں پر اسے نائب مقرر کر دیا جن میں الرھا اور حران بھی تھے' پھر جب اس نے خلاط پر قبضہ کیا تو اس کی مملکت میں وسعت پیدا ہوگئی اور یہ لوگوں سے زیادہ عفیف اور نیک سیرت اور پاک ضمیر تھا' وہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا کسی کو نہ جانتا تھا حالانکہ وہ شراب نوشی کرتا تھا' اور یہ ایک عجیب تر بات ہے۔

السبط نے اس سے روایت کی ہے کہ میں ایک روز خلاط کی اس منظر گاہ میں تھا کہ اچانک ایک خادم آیا اور اس نے کہا دروازے میں ایک عورت اجازت طلب کر رہی ہے' وہ داخل ہوئی تو وہ ایسی خوبصورت تھی کہ میں نے اس سے حسین عورت نہیں دیکھی اور وہ خلاط کے اس بادشاہ کی بیٹی تھی' جو مجھ سے پہلے تھا اور اس نے بیان کیا کہ حاجب علی نے اس کی ایک بستی پر قبضہ کر لیا ہے' اور وہ کرائے کے مکانات کی محتاج ہوگئی ہے اور وہ عورتوں کے لیے نقش ونگار کا کام کر کے خوراک حاصل کرتی ہے' پس میں نے اس

Marfat.com

کی جاگیر اسے واپس کرنے کا حکم دیا اور اس کی رہائش کے لیے بھی ایک گھر کا حکم دیا اور جب وہ اندر آئی تو میں اس کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور جب اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تو میں نے اسے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم دیا' اور اس کے ساتھ ایک بڑھیا بھی تھی اور جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی تو میں نے اسے کہا اللہ کا نام لے کر اٹھ جا' بڑھیا کہنے لگی' اے خوندیہ آج شب آپ کی خدمت سے حصہ لینے آئی ہے' میں نے کہا معاذ اللہ یہ بات نہیں ہوگی اور میں نے اپنے ذہن میں اپنی بیٹی کو مستحضر کیا' بسا اوقات اسے بھی ایسی مصیبت پہنچ جاتی تھی جیسی اسے پہنچی تھی' پس وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ارمنی زبان میں کہنے لگی' جیسے تو نے میرا حیا کیا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ تیرا حیا کرے' اور میں نے اسے کہا جب بھی کوئی ضرورت ہو اسے مجھ تک پہنچانا' میں اسے پورا کردوں گا' پس اس نے مجھے دعا دی اور واپس چلی گئی اور میرے دل نے مجھے کہا' حلال میں حرام سے کشادگی پائی جاتی ہے اس سے نکاح کرلے' میں نے کہا خدا کی قسم یہ بات کبھی نہ ہوگی' حیاء' کرم اور مروت کہاں ہے؟ راوی بیان کرتا ہے کہ میرے غلاموں سے ایک غلام فوت ہوگیا اور ایک بچہ چھوڑ گیا اور اس علاقے میں اس سے خوبصورت جوان کوئی نہ تھا' پس میں نے اس سے محبت کی اور اسے قریب کیا اور وہ میری جس بات کو نہ سمجھتا اس سے مجھے متہم کرتا' اتفاق سے اس نے ایک شخص پر حملہ کر کے اسے مارا اور قتل کر دیا' مقتول کے وارثوں نے اس کے خلاف شکایت کی تو میں نے کہا کہ ثابت کرو کہ اس نے قتل کیا ہے' انہوں نے یہ بات ثابت کر دی' میں نے اپنے غلاموں کو اس سے روکا اور انہوں نے دس دیتوں پر انہیں راضی کرنا چاہا مگر وہ نہ مانے اور راستے میں میرے لیے کھڑے ہوگئے' اور کہنے لگے ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ اس نے قتل کیا ہے' میں نے کہا اسے پکڑ لو' انہوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا۔ اور اگر وہ مجھ سے میری حکومت اس کے فدیہ میں مانگتے تو میں انہیں دے دیتا لیکن میں نے اپنے خط نفس کے لیے اللہ کی شرع سے معارضہ کرنے سے حیا کی۔

اور جب ۶۲۶ھ میں اس نے دمشق پر قبضہ کیا تو اس کے منادی نے اس میں اعلان کیا کہ فقہاء میں سے کوئی شخص تفسیر' حدیث اور فقہ کے سوا کسی علم سے اشتغال نہ کرے اور جس نے منطق اور علوم الاوائل میں اشتغال کیا اسے شہر بدر کر دیا جائے گا۔

اور شہر میں بکثرت صدقات وخیرات ہوتے تھے اور وہ نہایت عدل وامن والا تھا' اور سارے رمضان میں قلعہ رات کو بند نہ ہوتا تھا اور حلوے کے پیالے وہاں سے جامع مسجد' سراؤں' خانقاہوں' صالحیہ اور صالح فقراء اور روساء وغیرہ کے پاس جاتے تھے' اور اس کی اکثر نشست ابوالدرداء کی مسجد میں ہوتی تھی جسے اس نے قلعہ میں از سر نو بنایا اور مزین کیا تھا' اور وہ مبارک خیال تھا' اس کے جھنڈے کو کبھی شکست نہیں ہوئی اور اس نے زبیدی کو بغداد سے بلایا حتیٰ کہ اس نے اور لوگوں نے آپ کو صحیح بخاری وغیرہ کا سماع کرایا اور اس کا میلان اہل حدیث اور اہل حدیث کی طرف تھا' اور جب اس نے وفات پائی تو ایک شخص نے اسے خواب میں سبز کپڑوں میں صالحین کی ایک جماعت کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا' اس نے پوچھا یہ کیا تو تو دنیا میں شراب نوشی کیا کرتا تھا؟ اس نے کہا وہ بدن تھا جس کے ساتھ ہم تمہارے ساتھ وہ افعال کرتے تھے' اور یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ ہم ان سے محبت کرتے تھے اور یہ ان کے ساتھ تھی' اور مومن نے سچ کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

اور اس نے اپنے بعد میں اپنے بھائی صالح اسماعیل کے لیے حکومت کی وصیت کی' اور جب اس کا بھائی فوت ہوگیا تو وہ

Marfat.com

شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ سوار ہوا اور لوگ اس کے آگے آگے چلے اور اس کی ایک جانب شاہِ حمص' عزالدین ایبک المعظمی ابن کے سر کا پردہ بردار سوار ہوا پھر اس نے دمشقہ کی ایک جماعت کو' جس کے متعلق اسے بتایا گیا تھا' کہ وہ کامل کے ساتھ ہے' طلب کیا جس میں عالم تعاسیف اور ابن مزہر کی اولاد بھی تھی' اس نے انہیں بصریٰ میں قید کر دیا اور قلعہ عزاز سے حریری کو رہا کر دیا اور اس پر شرط عاید کی کہ وہ دمشق میں داخل نہ ہو' پھر کامل مصر سے آیا اور اس کے ساتھ کرک' نابلس اور قدس کا حکمران ناصر داؤد بھی شامل ہو گیا اور انہوں نے دمشق کا شدید محاصرہ کیا اور صالح اسماعیل نے اسے خوب مضبوط کیا تھا' اور اس نے پانی کو روک دیا اور کامل نے بردی کے پانی کو تورا کی طرف پلٹ دیا۔ اور عقیبہ اور قصر حجاج کو نذر آتش کر دیا گیا اور بہت سے لوگ محتاج ہو گئے' اور دوسرے جل گئے' اور طویل مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور جمادی الاولیٰ کے آخر میں نوبت بایں جا رسید کہ صالح اسماعیل نے اس شرط پر کہ بعلبک اور بصریٰ اس کے لیے ہوں گے' دمشق کو اپنے بھائی کامل کے سپرد کر دیا اور حالات پر سکون ہو گئے اور قاضی محی الدین یوسف بن شیخ ابوالفرج بن الجوزی کے ہاتھوں دونوں کے درمیان صلح ہو گئی' اتفاق سے ابھی وہ دمشق میں ہی تھا' کہ وہ خلیفہ کی طرف سے ایلچیوں کے ساتھ دمشق آیا' اللہ اسے جزائے خیر دے' اور کامل نے دمشق میں داخل ہو کر فلک بن المسیری کو قلعہ کے قید خانہ جات سے جس میں اشرف نے اسے رکھا تھا' رہا کر دیا اور اشرف کو اس کی قبر میں منتقل کر دیا گیا۔ اور کامل نے ۶/ جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز' جامع مسجد کے ائمہ کو حکم دیا کہ ان میں سے کوئی شخص امام کبیر کے سوا' مغرب کی نماز نہ پڑھائے' اس لیے کہ ایک وقت میں ان کے اکٹھے ہو جانے سے گڑبڑ اور اختلاف پیدا ہو جاتا تھا اور اس مرحوم نے یہ کیا اچھا کام کیا۔ اور ہمارے اس زمانے میں بھی نماز تراویح میں بھی یہی کام ہوا کہ لوگوں نے ایک قاری پر اتفاق کر لیا اور وہی منبر کے پاس اگلی محراب میں امام کبیر ہے۔ اور آج مزار علی کے پاس حلبیہ کے امام کے سوا کوئی امام باقی نہیں رہا۔ اور اگر وہ بھی امامت چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا۔ واللہ اعلم

ملک کامل کی وفات کا بیان:

محمد بن العادل رحمہ اللہ تعالیٰ' کامل نے دو ماہ بادشاہت کی پھر اسے مختلف امراض نے آلیا' جن میں کھانسی' اسہال' گلے کا نزلہ اور اس کے پاؤں میں نقرس شامل ہیں' اتفاق سے اس کی موت دارالقصبہ کے چھوٹے سے گھر میں ہوئی اور یہ وہی گھر ہے جس میں اس کے چچا ملک ناصر صلاح الدین نے وفات پائی تھی اور کامل کی موت کے وقت اس کی شدت ہیبت کی وجہ سے کوئی شخص اس کے پاس موجود نہ تھا بلکہ انہوں نے اندر آ کر دیکھا تو وہ مرا پڑا تھا۔

اس کی پیدائش ۵۷۶ھ میں ہوئی اور مودود کے بعد اس کا سب سے بڑا بیٹا عادل تھا اور عادل نے اس کی منزلت اور کمال عقل ومعرفت کو جانتے ہوئے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اور وہ بہت سمجھدار اور علماء کا محب تھا اور ان سے مشکل سوالات پوچھا کرتا تھا' اور صحیح مسلم کے بارے میں اس کا کلام بہت اچھا ہے' اور وہ ذہین' رعب دار' سخت جنگجو' عادل' منصف تھا' جسے بڑی حرمت اور سطوت حاصل تھی' اس نے مصر پر تیس سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں راستے پر امن اور رعایا ایک دوسرے کے برابر تھی' کوئی کسی پر ظلم کرنے کی جسارت نہیں کرتا تھا' اس کے کچھ سپاہیوں کو جنہوں نے آمد کے علاقے میں ایک کسان کے جوتے لیے تھے' پھانسی دے دی' اور ایک رکاب دار نے اس کے پاس شکایت کی کہ اس کے استاد نے اس سے چھ ماہ بغیر اجرت کے کام لیا ہے' اس نے

Marfat.com

سپاہی کو بلا کر اسے رکاب دار کے کپڑے پہنا دیئے' اور رکابدار کو سپاہی کے کپڑے پہنا دیئے' اور سپاہی کو حکم دیا کہ وہ اسی ہیبت میں چھ ماہ اس کی خدمت کرے اور رکابدار سوار دستوں اور خدمت میں حاضر ہوتا' حتیٰ کہ وہ مدت ختم ہوگئی' اور لوگوں نے اس سے بڑی شائستگی سیکھی اور فرنگیوں کے سرحد دمیاط پر غالب آ جانے کے بعد اس کا اسے مسلمانوں کو واپس لے کر دینا بہت بڑا کارنامہ ہے' اس نے چار سال ان کے پاس پڑاؤ رکھا' حتیٰ کہ اسے ان سے چھڑا لیا اور اس کے اسے لینے اور واپس کرنے کا دن جمعہ کا دن تھا' جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

اور اس کی وفات اس سال کی ۱۲ رجب کو جمعرات کی رات ہوئی اور اسے قلعہ میں دفن کیا گیا حتیٰ کہ اس کی وہ قبر مکمل ہوگئی' جو کھڑکی والی جامع مسجد کی شمالی دیوار کے پاس حجرہ ابن سنان کے نزدیک ہے اور وہ حلبیہ کے نزدیک کندیہ ہے' اسے اس سال کی ۱۵ رمضان کو جمعہ کی شب کو اس کی طرف منتقل کیا گیا اور وہ اپنے اشعار میں' اپنے بھائی اشرف کو بلاد جزیرہ سے جبکہ وہ دمیاط کا محاصرہ کیے ہوئے تھا' برانگیختہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

''اے میرے مددگار! اگر تو فی الواقعہ میرا مددگار ہے تو کسی توقف اور شرط کے بغیر سفر کر اور منازل و دیار کو طے کر اور صرف ملک اشرف کے دروازے پر بیٹھ' تو ہلاک نہ ہو اس کے ہاتھ کو بوسہ دے اور اسے میری طرف سے نہایت ملائمت اور نرمی سے کہہ' اگر تیرا بھائی قریب ہی مرا ہے تو تو اسے ہندی تلوار کی دھار اور نیزے کے درمیان ملے گا' اور یا تو اس کی مدد کرنے میں سستی کرلے گا' تو قیامت کے روز میدانِ محشر میں اس کی ملاقات ہوگی''۔

اس کے بعد ہونے والے واقعات:

اور اس نے اپنے بیٹے عادل سے جبکہ وہ چھوٹا بچہ تھا' دیار مصر اور بلاد دمشق کا' اور اپنے بیٹے صالح ایوب سے بلاد جزیرہ کا عہد کیا تھا' سو امراء نے اس عہد کو پورا کیا اور دمشق میں امراء نے ملک ناصر داؤد بن معظم اور ملک جواد بن مظفر الدین یونس بن مودود بن ملک عادل کے متعلق اختلاف کیا' عماد الدین ابن الشیخ کا میلان الجواد کی طرف تھا اور دوسروں کا میلان ناصر کی طرف تھا' اور یہ دار اسامہ میں اترا ہوا تھا' پس الجواد کی حکومت مرتب ہوگئی' اور ناصر کو پیغام آیا کہ شہر سے نکل جاؤ' پس وہ دار اسامہ سے سوار ہوا اور عوام قلعہ تک اس کے پیچھے گئے' اور اس کی حکومت کے بارے میں شک نہ کرتے تھے' پس یہ قلعہ کی طرف روانہ ہوا اور جب العمادیہ سے آگے گزر گیا تو اس نے باب الفرج کی طرف اپنے گھوڑے کے سر کو موڑا تو عوام نے شور مچا دیا نہیں' نہیں' نہیں' پس وہ چل پڑا حتیٰ کہ قایون میں برزہ کی ہموار جگہ پر اترا اور بعض اشرفی امراء نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ تو اس نے جبل کرام حکیم کے محل میں رات بسر کی اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے' اور یہ عجلون کی طرف بڑھ کر وہاں قلعہ بند ہو گیا اور پرسکون ہو گیا۔

الجواد:

اور الجواد شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ سوار ہوا' اور اس نے اموال خرچ کیے اور امراء کو خلعت دیئے۔ السبط نے بیان کیا ہے کہ اس نے چھ کروڑ دینار اور پانچ ہزار خلعت تقسیم کیے' اور ٹیکس اور شراب بند کر دی اور خطا کاروں کو جلاوطن کیا اور دمشق میں اس کی حکومت مضبوط ہوگئی اور مصری اور شامی امراء نے اس پر اتفاق کیا' اور ناصر داؤد عجلون سے غزہ اور بلاد سواحل کی طرف کوچ کر گیا

Marfat.com

اوران پر قابض ہوگیا اورالجواداس کی تلاش میں گیا اوراس کے ساتھ شامی اور مصری فوجیں بھی تھیں اوراس نے اشرفیہ سے کہا اسے خط لکھواوراسے لالچ دو'اور جب اس کے پاس ان کے خطوط پہنچے تو اس نے ان کے ساتھ اتفاق کرنے کی خواہش کی اوروہ سات سو سواروں کے ساتھ نابلس واپس آ گیا اورالجواد نے اس کا قصد کیا اوروہ جیتین میں اترا ہوا تھا اورناصر سبسطیہ میں اترا ہوا تھا پس وہ اس سے خوفزدہ ہوکر بھاگ گیا اورانہوں نے اس کے ذخائر واثقال پر قبضہ کرلیا۔ اوروہ ان اموال سے غنی ہوگئے' اوروہ ان کے باعث سخت محتاج ہوگیا اورناصر اکیلا ہی الکرک کی طرف واپس آ گیا اوراس کے اموال واثقال چھن چکے تھے' اورالجواد مظفر ومنصور ہو کر دمشق واپس آیا۔

اوراس سال خوارزمیوں نے ملک صالح نجم الدین ایوب بن الکامل سے اختلاف کیا جو کیفا اوران کے نواح کا بادشاہ تھا' اور انہوں نے اسے گرفتار کرنے کا ارادہ کرلیا اوروہ ان سے خوفزدہ ہوکر بھاگ گیا اورانہوں نے اس کے اموال واثقال لوٹ لیے اور اس نے سنجار کی پناہ لی اورشاہ موصل بدرالدین لؤلؤ نے اس کا قصد کیا تاکہ اس کا محاصرہ کرے اوراسے ایک پنجرے میں بند کرکے خلیفہ کے پاس لائے اوران نواح کے باشندے اس کے تکبر اوراس کی قوت وسطوت کے باعث اس کی ہمسائیگی کو ناپسند کرتے تھے' اورتھوڑے سے لوگ ہی اسے پکڑنے کے لیے باقی رہ گئے' سواس نے خوارزمیوں سے مراسلت کی اوران سے مدد مانگی اوران سے بہت سی باتوں کا وعدہ کیا' تووہ دستوں کی صورت میں اس کے پاس آئے تاکہ اسے بدر سے بچائیں اور جب لؤلؤ نے انہیں دیکھا تو ان سے خوفزدہ ہوکر بھاگ گیا اورانہوں نے اس کے اموال واثقال پر قبضہ کرلیا اورانہوں نے ان میں اس قدر چیزیں پائیں جو بیان وشمار میں نہیں آسکتیں اوروہ اکیلا ہی ناکام ونامراد ہوکر موصل واپس آ گیا اورصالح ایوب جس سختی میں گرفتار تھا' اس سے بچ گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن یاسین خطیب جمال الدین الدولعی' موصل کی ایک بستی کی طرف منسوب ہے' اورہم نے اس کے چچا عبدالملک بن یاسین خطیب دمشق کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے' آپ خطابت کے ساتھ الغزالیہ میں مدرس بھی تھے اور معظم نے آپ کو ایک وقت فتویٰ دینے سے روک دیا تو السبط نے اسے اس بارے میں ملامت کی تو اس نے عذر کیا کہ اس کے شہر کے شیوخ نے اسے یہ مشورہ دیا تھا' کیونکہ وہ اپنے فتاویٰ میں بہت غلطیاں کرتے ہیں اورآپ مقررہ ڈیوٹی پر سخت مواظبت کرتے تھے' قریب تھا کہ آپ بیت الخطابت کو نہ چھوڑیں' اورآپ نے کبھی حج نہیں کیا' حالانکہ آپ کے پاس بہت اموال تھے' آپ نے جیرون میں ایک مدرسہ وقف کیا اورسات جامع ہیں' اور جب آپ نے وفات پائی تو آپ کو اپنے جیرون کے مدرسہ میں دفن کیا گیا اور آپ کے بعد آپ کے بھائی نے خطابت سنبھالی جو ایک جاہل شخص تھا' اوروہ اس پر قائم نہ رہا' اوراسے کمال بن عمر بن احمد بن ھبۃ اللہ بن طلحہ نصیبی نے سنبھال لیا اورالغزالیہ کی تدریس کا کام شیخ عبدالعزیز بن عبدالسلام نے سنبھال لیا۔

محمد ھبۃ اللہ بن جمیل:

شیخ ابونصر بن الشیرازی' آپ کی پیدائش ۵۴۹ھ میں ہوئی اور حافظ ابن عساکر کے ذریعے کثیر کو سماع کرایا اورفقہ میں مشغول

Marfat.com

ہو گئے اور فتوے دیئے اور شامیہ برانیہ میں درس دیا اور کئی سال نائب عدالت رہے' آپ فقیہ' عالم' فاضل' ذہین' خوش اخلاق' تاریخ ایام العرب اور اشعار العرب کے جاننے والے' کریم طبع اور قابل تعریف کام کرنے والے تھے' آپ کی وفات ۳ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کے روز ہوئی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی شمس الدین یحییٰ بن برکات:

ابن ہبۃ اللہ بن الحسن الدمشقی' ابن سنا الدولہ دمشق کے قاضی تھے' آپ عالم عفیف فاضل' عادل' منصف اور پاکدامن تھے' ملک اشرف کہا کرتا تھا' آپ کی مانند دمشق کا کوئی والی نہیں ہوا' اور آپ نے اپنے شہر مقدس کی عدالت بھی سنبھالی' اور دمشق میں قضاۃ کی نیابت بھی کی' پھر آپ فیصلے کرنے میں بااختیار ہو گئے اور آپ کی وفات ۶ر ذوالقعدہ کو اتوار کے روز ہوئی اور جامع مسجد میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون میں دفن ہوئے اور لوگوں نے آپ پر غم کیا۔

شیخ شمس الدین الحوبی:

اور آپ کے بعد شیخ شمس الدین بن الحوبی قاضی زین الدین عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن علوان اسدی نے وفات پائی' آپ استاد حلبی کے نام سے مشہور ہیں' آپ بہاؤ الدین بن شداد کے بعد حلب کے قاضی بنے اور آپ رئیس عالم' عارف' فاضل' خوش اخلاق اور نیک ارادہ تھے۔ اور آپ کا باپ کبار صالحین میں سے تھا۔

شیخ صالح معمر:

ابوبکر محمد بن مسعود بن بہروز بغدادی' ۶۱۵ھ میں آپ کا ابوالوقت سے سماع کرنا ظاہر ہوا' پس لوگ آپ سے سماع کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے آپ زبیدہ وغیرہ کے بعد اس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں' آپ نے ۲۹ر شعبان کو ہفتہ کی رات کو وفات پائی۔

صارم الدین:

امیر کبیر' پڑاؤ کرنے والا مجاہد صارم الدین خطبا بن عبداللہ شرکس کا غلام اور اس کے بعد اس کے بیٹے کے ساتھ تنین اور ان قلعوں کا نائب' آپ بہت صدقہ کرنے والے تھے' آپ کو اپنے استاد قباب شرکس کے ساتھ دفن کیا گیا' آپ نے ہی اسے اپنے استاد کے بعد تعمیر کیا' آپ بہت بھلے' کم گو' بہت جنگ کرنے والے اور کئی سالوں تک پڑاؤ کرنے والے تھے۔

۶۳۶ھ

اس سال ملک جواد نے الصنعی بن مرزوق کے خلاف فیصلہ کیا اور اس سے اصرار کے ساتھ چار لاکھ دینار کا مطالبہ کیا اور اسے قلعہ حمص میں قید کر دیا اور وہ تین سال بغیر روشنی دیکھے ٹھہرا رہا' اور ابن مرزوق نے اس سے قبل جواد کے ساتھ بہت احسان کیے تھے اور جواد نے اپنی بیوی کے خادم کو جسے ناصح کہا جاتا تھا' اختیار دے دیا اور اس نے دمشقہ سے پرزور مطالبہ کیا اور ان سے تقریباً چھ لاکھ دینار لے لیے۔ اور اس نے امیر عماد الدین بن الشیخ کو جو اسے دمشق پر قبضہ دلانے کا سبب تھے' کستوری لگائی پھر وہ اپنے بھائی فخر الدین بن الشیخ سے جو دیار مصر میں تھا' ڈر گیا اور دمشق کے بادشاہ سے پریشان ہو گیا' اور کہنے لگا' میں حکومت کو کیا کروں گا؟ باز اور

Marfat.com

کتے مجھے اس سے زیادہ پسند ہیں' پھر وہ شکار کو چلا گیا۔ اور اس نے صالح نجم الدین ایوب بن کامل سے خط وکتابت کی اور ان دونوں نے کیفا کے قلعے اور سنجار اور اس کے پیچھے دمشق تک کا علاقہ باہم تبدیل کر لیا اور صالح نے دمشق پر قبضہ کر لیا۔ اور اس سال کے جمادی الاوّل کے آغاز میں اس میں داخل ہوا اور جواد خادموں کے ساتھ اس کے آگے آگے تھا اور جو کچھ اس سے ہو چکا تھا' اس پر وہ نادم ہوا اور اس نے سبقت والے کام کی تلافی کرنی چاہی مگر اسے اس کا موقع نہ ملا اور وہ دمشق سے نکلا اور لوگ اس کے منہ پر اس وجہ سے کہ اس نے ان کے مطالبات پورے نہیں کیے تھے' لعنت کرنے لگے اور صالح ایوب نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو ان کے مال واپس کر دے' مگر اس نے اس طرف توجہ نہ کی اور چلا گیا اور وہ اس کے ذمہ باقی رہے۔ اور جب مصر میں صالح ایوب کی حکومت مضبوط ہو گئی' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' اس نے ناصح خادم کو قید کر دیا' اور وہ نہایت بری حالت میں تنگدستی اور جوؤں سے پوری جزا پا کر مر گیا۔ (اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں)

اور اس سال صالح ایوب رمضان میں دمشق سے دیار مصر گیا تا کہ اسے اپنے بھائی عادل سے اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ چھین لے' پس وہ نابلس اتر کر اس پر قابض ہو گیا اور اسے ناصر داؤد کے ہاتھ سے نکال دیا' اور اس نے اپنے چچا صالح اسماعیل کو جو بعلبک کا حکمران تھا پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آئے تا کہ وہ اس کے ساتھ دیار مصر کو جائے اور وہ اس کے پاس اس کی بیعت کرنے کے لیے دمشق آیا اور وہ اس سے ٹال مٹول کرنے لگا اور اس پر حاکم بننے لگا اور دمشق کے امراء سے معاہدات کرنے لگا تا کہ وہ ان کا بادشاہ بن جائے اور کوئی شخص صالح ایوب کی عظمت کی وجہ سے جسارت نہیں کر سکتا تھا کہ اسے اس بات کی خبر دے اور سال گذر گیا اور وہ نابلس میں مقیم ہو کر اس کی طرف دعوت دینے لگا' اور وہ اس سے ٹال مٹول کرتا رہا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

جمال الدین الحصیری الحنفی:

محمود بن احمد علامہ اور دمشق کے احناف کا شیخ اور النوریہ کا مدرس' آپ اصلاً حصیر بستی کے ہیں جو بخارا کے مضافات میں ہے آپ نے وہیں فقہ سیکھی اور کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور دمشق چلے آئے اور یہاں آپ کو احناف کی سرداری مل گئی' خصوصاً معظم کے ایام میں وہ آپ کو جامع کبیر سنایا کرتا تھا' اور آپ نے اس کی شرح بھی لکھی ہے اور وہ آپ کا اعزاز واکرام کرتا تھا' اور آپ بہت گریہ کناں' بہت صدقہ کرنے والے عاقل پاکیزہ اور عفیف تھے۔ آپ نے ۸ر صفر کو اتوار کے روز وفات پائی اور صوفیاء کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ اللہ آپ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ آپ نے ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی' اور آپ نے سب سے پہلا درس شرف دازدکے بعد' جو برہان مسعود کے بعد اس کا متولی تھا ۶۱۱ھ میں النوریہ میں دیا اور اس کے پہلے مدرس' امیر عماد الدین عمر بن شیخ الشیوخ صدر الدین علی بن حمویہ ہیں جو دمشق میں جواد کی حکومت کا سبب تھے' پھر آپ مصر چلے گئے اور اس کے حکمران' عادل بن کامل بن عادل نے آپ کو ملامت کی تو آپ نے کہا اب میں دمشق واپس جاؤں گا اور جواد کو اس شرط پر آپ کے پاس روانگی کا حکم دوں گا کہ دمشق کے عوض اسکندریہ اس کے لیے ہو اور اگر وہ انکار کرے تو میں اس کو دمشق سے معزول کر دوں گا اور اس میں میں تیرا

Marfat.com

نائب ہوں گا' اور آپ کے بھائی فخر الدین بن الشیخ نے آپ کو ایسا کرنے سے روکا مگر آپ نے قبول نہ کیا اور دمشق کی طرف واپس چلے گئے' اور جواد نے عیدگاہ کے پاس آپ کا استقبال کیا اور آپ کو اپنے ہاں قلعہ میں دار المسرۃ میں اتارا اور آپ کو اپنے بارے میں دھوکہ دیا' پھر کھلم کھلا آپ سے مدد مانگنے والے کی صورت میں آپ کے قتل کی سازش کی اور آپ کے اموال وذخائر پر قبضہ کر لیا اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا' اور آپ قاسیون میں دفن ہوئے۔

وزیر جمال الدین علی بن حدید:

آپ اشرف کے وزیر بنے اور صالح ایوب نے کئی روز تک آپ کو وزیر بنایا' پھر اس کے بعد آپ فوت ہو گئے' آپ اصلاً رقہ کے ہیں اور آپ کی املاک معمولی تھیں جن سے آپ کا گذارا ہوتا تھا' پھر نوبت بایں جا رسید کہ آپ دمشق میں اشرف کے وزیر بن گئے' اور ایک شخص نے آپ کی ہجو کی' اور آپ کی وفات جمادی الآخرۃ میں جوالیق میں ہوئی' اور آپ کو قبرستان صوفیا میں دفن کیا گیا۔

جعفر بن علی:

ابن ابی البرکات بن جعفر بن یحییٰ ہمذانی' سلفی کاراویہ' یہ ناصر داؤد کے ساتھ دمشق آیا اور اس کے باشندوں کو سماع کرایا اور اس کی وفات بھی دمشق میں ہوئی اور اسے قبرستان صوفیا میں دفن کیا گیا' اس کی عمر ۹۰ سال تھی۔

حافظ کبیر زکی الدین:

ابو عبداللہ بن محمد بن یوسف بن محمد البرزالی الاشبیلی' آپ فن حدیث کا اہتمام کرنے والوں میں سے ایک ہیں اور اس میں فوقیت لے گئے ہیں' آپ نے طلبہ کو فائدہ دیا اور آپ مزار ابن عروہ میں شیخ الحدیث تھے' پھر آپ حلب کی طرف سفر کر گئے۔ اور آپ نے اس سال کی ۱۴ رمضان کو حماۃ میں وفات پائی اور آپ ہمارے شیخ حافظ علم الدین بن القاسم بن محمد البرزالی کے دادا ہیں اور وہ مورخ دمشق ہیں' جس نے شیخ شہاب الدین ابو شامہ پر ضمیمہ لکھا ہے' میں نے اس کی تاریخ پر اللہ کی مدد سے ضمیمہ لکھا ہے۔

۶۳۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان دمشق نجم الدین صالح ایوب بن کامل نابلس کے پاس خیمہ زن تھا' اور اپنے چچا صالح اسماعیل کو دیار مصر کی طرف روانگی کے لیے بلا رہا تھا' اس وجہ سے کہ اس نے اسے اس کے حکمران عادل بن کامل سے چھین لیا تھا' اور صالح اسماعیل نے اپنے بیٹے اور ابن یغمور کو صالح ایوب کی صحبت اختیار کرنے کا پیغام بھیجا اور یہ دونوں امراء میں اموال تقسیم کرتے تھے اور ان سے صالح ایوب کے برخلاف صالح اسماعیل سے معاہدہ کرتے' اور جب یہ کام مکمل ہو گیا اور صالح اسماعیل کو اپنا مقصد حاصل ہو گیا تو اس نے صالح ایوب کو پیغام بھیج کر اس سے اس کا بیٹا طلب کیا تا کہ وہ بعلبک کا عوض ہو اور خود وہ اس کی خدمت میں چلا آئے' پس اس نے اسے اس کی طرف بھیج دیا اور اسے کچھ پتہ نہ تھا کہ کیا ہوا ہے اور یہ سب کچھ صالح کے وزیر ابو الحسن غزالی طبیب کا ترتیب دیا ہوا پروگرام تھا' اور وہ بعلبک کے امینیہ کا وقف کرنے والا امین ہے' اور جب ۲۷ صفر کو منگل کا دن آیا تو ملک صالح اسماعیل نے حملہ کر دیا اور وہ والی حمص اسد الدین شیرکوہ کی صحبت میں دمشق جا رہا تھا' پس دونوں اچانک باب الفرادیس سے دمشق میں داخل ہوئے' اور صالح اسماعیل دار الشعارین میں اپنے گھر میں اترا اور والی حمص اپنے گھر میں اترا۔ اور نجم الدین بن سلامہ آیا اور اس نے

Marfat.com

صالح اسماعیل کو مبارکباد دی اور اس کے سامنے رقص کرنے لگا' اور وہ کہہ رہا تھا کہ تو اپنے گھر کی طرف آیا ہے اور صبح کو انہوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا' اور اس میں مغیث عمر بن صالح نجم الدین بھی تھا' اور انہوں نے باب الفرج کی جانب سے قلعہ کو نقب لگائی اور اس کی بے حرمتی کی اور اس میں داخل ہو گئے اور اس کی سپر داری لے لی اور مغیث کو وہاں ایک برج میں قید کر دیا۔ ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ دار الحدیث اور وہاں پر قلعہ کے اردگرد جو دکانیں اور مکان وغیرہ تھے وہ جل گئے' اور جب اس واقعہ کی خبر صالح ایوب کو پہنچی تو اس کے اصحاب اور امراء اپنے اہالی کے بارے میں صالح اسماعیل کے خوف سے اسے چھوڑ گئے' اور صالح ایوب نے اپنے غلاموں اور اپنی لونڈی جو اس کے بیٹے خلیل کی ماں تھی کے ساتھ اکیلا رہ گیا اور کسانوں اور روٹی پکانے والوں نے اس کا لالچ کیا اور ناصر داؤد نے حاکم الکرک کو اس سے نابلس لے لینے کی وجہ سے اس کے پاس ذلیل کر کے خچر پر مہمیز اور ہراول کے بغیر بھیجا اور اس نے اسے سات ماہ تک قید کر دیا اور عادل نے مصر سے ناصر کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اس سے اس کے بھائی صالح ایوب کا مطالبہ کرے۔ اور اسے ایک لاکھ دینار دے مگر اس نے اسے اس کا جواب نہ دیا بلکہ اس کے مطالبہ کے برعکس اسے اپنے قید خانے سے باہر نکال دیا اور رہا کر دیا' اس موقع پر دمشق اور مصر کے ملوک نے ناصر داؤد سے جنگ کی اور عادل دیار مصر سے بلبیس کی طرف ناصر داؤد سے جنگ کرنے گیا پس فوج اس کے خلاف مضطرب ہو گئی اور امراء نے اختلاف کیا اور انہوں نے عادل کو بیڑیاں ڈال دیں اور اسے خرگاہ میں قید کر دیا' اور انہوں نے صالح ایوب کو پیغام بھیج کر اپنے پاس آنے کی دعوت دی اور ناصر داؤد نے اس کے چھوڑنے سے انکار کر دیا' حتیٰ کہ اس نے اس پر شرط عاید کی کہ وہ حمص حلب' بلاد جزیرہ' بلاد دیار بکر اور مصر کی آدھی حکومت اور خزانوں میں جو ذخائر' اموال اور جواہر موجود ہیں ان کا نصف اس کے لیے حاصل کرے۔

صالح ایوب کا بیان ہے کہ میں نے بادل نخواستہ اس کا جواب دیا' حالانکہ جو اس نے شرط لگائی تھی' اس کی زمین کے سب بادشاہ بھی طاقت نہ رکھتے تھے' اور ہم چل پڑے اور میں نے خوفزدہ ہو کر اسے ساتھ لے لیا کہ یہ واقعہ مصریوں کی چال نہ ہو' حالانکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی' اور اس نے بیان کیا ہے کہ وہ مدہوش ہو جاتا تھا اور امور میں گڑبڑ کرتا تھا' اور صحیح آراء کی مخالفت کرتا تھا اور جب صالح مصریوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور وہ دیار مصر میں مظفر و منصور اور مؤید و مسرور ہو کر داخل ہوا اور اس نے ناصر داؤد کی طرف بیس ہزار دینار بھیجے جو اس نے واپس کر دیئے اور انہیں قبول نہ کیا اور مصر میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی' اور ملک جواد نے سنجار میں بری سیرت اختیار کی اور اس کے اہل سے مطالبہ کیا اور ان پر ظلم کیا اور انہوں نے شاہ موصل بدر الدین لؤلؤ سے خط و کتابت کی تو وہ ان کے پاس گیا۔ اور جواد شکار کو گیا ہوا تھا۔ اور اس نے کسی مزاحمت کے بغیر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور جواد غانمہ کی طرف چلا گیا' پھر بعد ازاں اس نے اسے خلیفہ کے پاس فروخت کر دیا۔

اور ربیع الاوّل میں قاضی رفیع عبد العزیز بن عبد الواحد الجیلی نے شامیہ برانیہ میں درس دیا اور ۳ ربیع الاوّل کو بدھ کے روز شیخ عز الدین عبد العزیز بن السلام بن ابی القاسم السلمی نے جامع دمشق کی خطابت سنبھالی اور صالح اسماعیل نے شہر دمشق وغیرہ میں شاہ روم کا خطبہ دیا کیونکہ اس نے صالح ایوب کے خلاف معاہدہ کیا تھا' ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ جون میں زرد آلو کے موسم میں بڑی بارش ہوئی جس نے بہت سی دیواروں کو گرا دیا اور میں اس وقت المزہ میں تھا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شاہ حمص:

ملک مجاہد اسد الدین شیرکوہ بن ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ بن شادی' ملک صلاح الدین نے اسے اس کے باپ کے مرنے کے بعد ۵۸ھ میں اس کا وکیل بنایا' اور وہ ۵۷ سال اس کا والی بنا رہا اور یہ بادشاہوں میں سیرت کے لحاظ سے بہترین آدمی تھا' اس نے اپنے ملک کو شراب' ٹیکس اور ناپسندیدہ افعال سے پاک کر دیا اور یہ ملک نہایت پرسکون اور عدل کی حالت میں تھا' اور فرنگیوں اور عربوں میں سے جو شخص اس کے ملک میں داخل ہونے کی جسارت کرتا یہ اس کی سخت اہانت کرتا اور بنی ایوب کے بادشاہ اس سے ڈرتے تھے' اس لیے کہ اس کے خیال میں یہ ان سے حکومت کا زیادہ سزاوار تھا' کیونکہ اس کے دادا نے مصر فتح کیا تھا' اور وہ پہلا شخص تھا جو ان میں سے بادشاہ بنا اور اس کی وفات حمص میں ہوئی' اور اس کی تعزیت جامع دمشق میں ہوئی۔

قاضی الحوبی شمس الدین احمد بن خلیل:

ابن سعادۃ بن جعفر الحوبی اس وقت دمشق کے قاضی القضاۃ تھے' اور اصول وفروع وغیرہ کے بہت سے فنون کے عالم تھے' اور آپ کی وفات ۷ رشعبان کو ہفتہ کے روز ظہر کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں مدرسہ عادلیہ میں ہوئی آپ خوش اخلاق اور خوش معاملہ شخص تھے' اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں مناصب کو اس کے مستحقین تک پہنچانے کی سکت نہیں رکھتا' اور آپ کی تصانیف میں سے عروض بھی ہے' جس کے بارے میں ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ۔

احمد بن خلیل کی اللہ نے خلیل بن احمد کی طرح راہنمائی کی ہے' آپ نے عروض کا استخراج کیا ہے۔ اور یہ بات آپ کے راز کا مظہر ہے اور اچھا کام کرنا محمود ہے اور اس کا دوبارہ کرنا زیادہ محمود ہے۔

آپ نے رفیع الدین' عبدالعزیز بن عبدالواحد بن اسماعیل بن عبدالہادی حنبلی کے بعد' تدریس عادلیہ کے ساتھ ساتھ قضاء کو بھی سنبھالا اور آپ بعلبک کے قاضی تھے' آپ کو وزیر امین الدین' سامری' جو مسلمان ہو گیا تھا' نے دمشق بلایا اور آپ صالح اسماعیل کے وزیر بنے' اس نے اور اس قاضی نے ناجائز طریق پر لوگوں کے اموال کھانے پر اتفاق کر لیا۔ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس نے بدسیرتی اختیار کی اور ظلم وجور اور فسق اور اموال کے بارے میں اصرار کے ساتھ مطالبات کیے۔

میں کہتا ہوں دوسروں نے بیان کیا ہے کہ بسا اوقات وہ مشہد کمالی میں جمعہ کے روز کھڑکی میں نشے کی حالت میں آجاتا اور شراب کی بوتلیں ہفتہ کے روز عادلیہ کے تالاب پر پڑی ہوتیں' اور اس نے ترکوں کے بارے میں نہایت بری روش اختیار کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقصد کو پورا نہ ہونے دیا اور اسے اس کے ہاتھ سے مروا دیا' جو اس کی سعادت کا سبب تھا' جیسا کہ ابھی اس کا بیان آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

۶۳۸ھ

اس سال حاکم دمشق صالح اسماعیل نے سیف اربون کا قلعہ صیدا کے فرنگی حاکم کے سپرد کر دیا' جس پر شیخ عزالدین عبدالسلام خطیب شہر' اور شیخ ابوعمرو بن الحاجب شیخ مالکیہ نے اسے سخت ملامت کی تو اس نے ان دونوں کو ایک مدت تک قید کر دیا' پھر ان کو رہا کر کے انہیں اپنے اپنے گھروں میں رہنے کا پابند کر دیا' اور اس نے خطابت اور الغزالیہ کی تدریس کا کام عماد الدین داؤد بن عمر بن یوسف المقدسی خطیب بیت الابار کے سپرد کر دیا' پھر دونوں شیخ دمشق سے باہر چلے گئے' اور ابوعمرو ناصر داؤد کے پاس الکرک چلا گیا' اور شیخ عزالدین دیار مصر میں آ گیا اور اس کے حکمران ایوب نے احترام واکرام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور آپ کو قاہرہ کی خطابت اور مصر کی قضا سونپ دی اور مصر کے باشندوں نے آپ سے علم سیکھا' اور آپ سے علم سیکھنے والوں میں شیخ تقی الدین ابن دقیق العید بھی شامل تھے' اللہ دونوں پر رحم فرمائے۔

اور اس سال تاتاریوں کے بادشاہ تولی بن چنگیز خان کی طرف سے ملوک اسلام کے پاس ایلچی آیا' جس نے انہیں چنگیز خان کی اطاعت کرنے کی دعوت دی اور انہیں اپنے شہروں کی فصیلیں گرانے کا حکم دیا' اور خط کا عنوان تھا۔

آسمان کے رب کے نائب اور روئے زمین کے ہموار کرنے والے شرق وغرب کے بادشاہ قان قان کی طرف سے' اور یہ خط اصبہان کے ایک خوش اخلاق مسلمان کے ہاتھ بھیجا گیا' سب سے پہلے وہ شہاب الدین غازی بن عادل کے پاس میافارقین آیا اور اس نے اپنے علاقے کے عجیب وغریب واقعات بیان کیے۔

ان میں سے ایک واقعہ یہ تھا' کہ سد کے ملحقہ علاقوں میں ایسے لوگ رہتے ہیں جن کی آنکھیں ان کے کندھوں پر اور ان کے منہ ان کے سینوں پر ہیں' وہ مچھلی کھاتے ہیں اور جب کسی آدمی کو دیکھتے ہیں' تو بھاگ جاتے ہیں اور اس نے بتایا کہ ان کے پاس ایک بیج ہے جو بکریاں پیدا کرتا ہے اور اس کا بکروٹہ دو تین ماہ زندہ رہتا ہے اور اس کی نسل نہیں ہوتی۔

اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ مازندران میں ایک چشمہ ہے جس میں ہر تیس سال کے اندر مینار کی طرح ایک عظیم لکڑی نمودار ہوتی ہے' جو دن بھر کھڑی رہتی ہے اور جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ چشمے میں غائب ہو جاتی ہے اور تو اس وقت اس کی مثل نہیں دیکھے گا۔ اور یہ کہ بعض بادشاہوں نے اسے زنجیریں باندھ کر پکڑنے کی تدبیر کی مگر وہ چشمے میں دھنس گئی۔ اور ان زنجیروں کو توڑ دیا' پھر جب وہ نمودار ہو گی تو تو ان زنجیروں کو اس میں دیکھے گا اور وہ اب بھی اسی طرح ہیں۔ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال زمین و آسمان کے پانیوں کی قلت ہو گئی' اور بہت سی کھیتیاں اور پھل خراب ہو گئے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان ومشاہیر

حضرت محی الدین ابن عربی:

مؤلف الفصوص وغیرہ' محمد بن علی بن محمد ابن عربی ابوعبداللہ طائی اندلسی' آپ نے شہروں کے چکر لگائے اور مدت تک مکہ میں قیام کیا اور وہیں اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ کو تقریباً بیس جلدوں میں تصنیف کیا' اس میں ایسی باتیں ہیں جو سمجھ آتی ہیں اور ایسی بھی ہیں جو سمجھ نہیں آتیں' اور ایسی بھی ہیں جن کا انکار کیا جاتا ہے اور ایسی بھی جو ناقابل انکار ہیں اور ایسی بھی ہیں جو معروف ہیں اور ایسی بھی ہیں جو غیر معروف ہیں' اور آپ کی کتاب فصوص الحکم میں ایسی بہت سی باتیں ہیں جو ظاہری طور پر صریح کفر ہیں اور آپ کی کتاب العبادلہ اور شاندار اشعار کا ایک دیوان بھی ہے' اور آپ کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں' آپ نے اپنی وفات سے قبل طویل مدت تک دمشق میں قیام کیا' اور بنوالزکی آپ کو گھیرے رہتے تھے اور آپ کا خیال رکھتے تھے' اور جو کچھ آپ کہتے تھے اس کو برداشت کرتے تھے' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ پر تصنیف کرنا سہل تھا اور تصوف کے طریق پر آپ نے طویل کلام کیا ہے اور آپ کے اشعار بھی اچھے ہیں' آپ کا جنازہ بہت اچھا تھا' آپ کو قاسیون میں قاضی محی الدین بن الزکی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اور اس سال کی ۲۲ ربیع الآخر کو آپ کا جنازہ ہوا۔ ابن السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو اسم اعظم یاد ہے اور یہ کہ آپ کیمیا کو بطریق منازلہ جانتے ہیں نہ کہ بطریق کسب آپ علم تصوف میں فاضل تھے اور آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔

قاضی نجم الدین ابوالعباس:

احمد بن محمد بن خلف بن راجح المقدسی' حنبلی' شافعی' جو ابن حنبلی کے نام سے مشہور ہیں' آپ شیخ' فاضل' دیندار اور علم خلافیات میں مہارت رکھتے تھے' اور حمیدی نے صحیحین کے درمیان جو توافق کیا ہے اسے حفظ کرتے تھے اور آپ متواضع اور خوش اخلاق تھے' اور آپ حصول علم کے لیے شہروں میں گھومے پھر دمشق میں ٹھہر گئے اور فدادیہ' صارمیہ' شامیہ' جوانیہ' اور ام الصالح میں درس دیا۔ اور قاضیوں کی ایک جماعت کی فیصلے کرنے میں نیابت کی' یہاں تک کہ آپ نے دمشق ہی میں وفات پائی' آپ رفیع جبلی کے نائب تھے اور آپ کی وفات ۶ رشوال کو جمعہ کے روز ہوئی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

یاقوت بن عبداللہ امین الدین الرومی:

آپ اتابکی گھرانے کی طرف منسوب ہیں' آپ شاہ موصل لؤلؤ کے ایلچی کے ساتھ بغداد آئے۔ ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ سے ملاقات کی ہے آپ ایک ادیب اور فاضل نوجوان تھے' آپ کی تحریر نہایت عمدہ تھی اور آپ اچھے اشعار نظم کرتے تھے۔ پھر اس نے آپ کے کچھ اشعار بیان کیے ہیں' راوی بیان کرتا ہے آپ نے محبوس ہونے کی حالت میں جمادی الآخرۃ

Marfat.com

میں وفات پائی۔

۶۳۹ھ

اس سال ملک جواد نے صالح ایوب کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مصر جانے کا قصد کیا اور جب وہ الرمل پہنچا تو صالح ایوب کو اس کے متعلق بدگمانی ہوگئی اور اس نے کمال الدین ابن الشیخ کو اس کے پاس گرفتار کرنے کے لیے بھیجا' پس جواد نے واپس آ کر ناصر داؤد کی پناہ لے لی اور وہ اس وقت قدس شریف میں تھا اور اس نے قدس سے ایک فوج بھیجی جس نے ابن الشیخ کے ساتھ مڈبھیڑ کی اور اسے شکست دی اور اسے قیدی بنالیا' اور ناصر نے اسے زجر وتوبیخ کر کے آزاد کر دیا اور جواد ناصر کی خدمت میں ٹھہر گیا' حتیٰ کہ اسے بھی اس کے متعلق بدگمانی ہوگئی اور اس نے اسے بیڑی ڈال کر زیر نگرانی بغداد بھیج دیا اور عرب کے ایک قبیلے نے اسے رہا کرا دیا اور اس نے شاہ دمشق کی مدت تک پناہ لیے رکھی پھر وہ فرنگیوں کے پاس چلا گیا' پھر دمشق واپس آ گیا۔ تو صالح اسماعیل نے اسے عزقا میں قید کر دیا حتیٰ کہ وہ ۶۴۱ھ میں فوت ہوگیا۔

اور اس سال صالح ایوب نے مصر میں مدارس کی تعمیر شروع کی اور جزیرہ میں ایک قلعہ تعمیر کیا جس پر بیت المال سے بہت کچھ قرض لے کر خرچ کیا اور لوگوں کی املاک چھین لیں اور تیس سے زیادہ مساجد کو گرا دیا اور ایک ہزار کھجور کے درختوں کو کاٹا' پھر ۶۵۱ھ میں ترکوں نے اس قلعے کو برباد کر دیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور اس سال شاہ حمص ملک منصور بن ابراہیم بن ملک مجاہد حلبیوں کے ساتھ گیا اور انہوں نے حران کے علاقے میں خوارزمیوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی اور انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا' اور کامیاب ہو کر اپنے ملک کو واپس آئے اور میافارقین کے حکمران شہاب الدین غازی نے خوارزمیوں کے ساتھ صلح کر لی اور انہیں اپنے ملک میں پناہ دی تا کہ وہ اس کی پارٹی میں شامل ہو جائیں۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال شیخ عزالدین دیار مصر میں آیا اور اس کے حاکم نے اس کی عزت کی اور اسے قاہرہ کی خطابت سپرد کی' اور قاضی شرف الدین المرفع کے بعد اسے مصر کا قاضی القضاۃ بنا دیا' پھر آپ نے دو دفعہ علیحدگی اختیار کی اور اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

راوی بیان کرتا ہے کہ اس سال شمس بن الجناز نابینا نحوی نے ۷ رجب کو وفات پائی اور فقیہ کمال بن یوسف نے ۱۵ رشعبان کو وفات پائی اور یہ دونوں اپنے شہر میں اپنے اپنے فن کے فاضل تھے۔

شمس بن الجناز:

میں کہتا ہوں کہ شمس بن الجناز' ابوعبداللہ احمد بن الحسین بن احمد بن معالی بن منصور بن علی نابینا نحوی' موصلی جو ابن الجناز کے نام سے مشہور ہے' اس نے عربی زبان کے علم کو سیکھا اور المفصل' الایضاح' التکملہ' عروض اور حساب کو حفظ کیا' اور آپ لغت کی کتاب المجمل کو حفظ کرتے تھے اور شافعی المذہب تھے اور بہت سی نادر اور ظریفانہ باتیں آپ کو یاد تھیں اور آپ کے اشعار عمدہ ہیں' اور آپ کی وفات ۱۰ رجب کو ۵۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

Marfat.com

کمال بن یونس:

موسیٰ بن یونس بن محمد بن منعۃ بن مالک عقیلی' ابوالفتح موصلی آپ موصل میں شیخ الشافعیہ تھے اور وہاں کے متعدد مدارس کے مدرس تھے' آپ کو اصول وفروع' معقولات' منطق اور حکمت میں معرفت تامہ حاصل تھی' اور شہروں کے طالب علم آپ کی طرف سفر کرتے تھے آپ نے ۸۸ سال عمر پائی اور آپ کے اشعار عمدہ ہیں' اور ان میں شاہ موصل بدرالدین لؤلؤ کی مدح بھی آپ کہتے ہیں۔

''اگر دنیا کو زینت دی گئی ہے تو تجھے اس سے کیا واسطہ' دنیا کی حکومت تجھ سے شرف حاصل کرتی ہے' تو ہمیشہ زندہ رہے اور تیرا امر نافذ رہے اور تیری کوشش کا تجھے بدلہ ملے اور تیرا فیصلہ منصفانہ ہو''۔

آپ کی پیدائش ۵۵۱ھ میں ہوئی اور وفات اس سال کی ۱۵ رشعبان کو ہوئی' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس سال دمشق میں وفات پائی ہے۔

صوفی عبدالواحد:

آپ ستر سال سے مریم کے گرجے میں راہب پادری تھے اور اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل مسلمان ہوگئے' پھر آپ نے کچھ عرصہ خانقاہ سمیساطیہ میں قیام کرنے کے بعد وفات پائی اور قبرستان صوفیا میں دفن ہوئے آپ کا جنازہ بھرپور تھا' میں بھی آپ کے دفن اور نماز جنازہ میں شامل تھا۔

ابوالفضل احمد بن اسفندیار:

ابن الموفق بن ابی علی البوشنجی واعظ اور خانقاہ ارجوانیہ کا شیخ' ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ آپ خوبصورت' خوش اخلاق بہت محبت کرنے والے' متواضع' عمدہ متکلم' منطقی' خوش بیان' عمدہ واعظ' خوش آواز اور شیریں بیان تھے' آپ کی نظم اچھی تھی' پھر اس نے خلیفہ مستنصر کی مدح میں آپ کا قصیدہ بیان کیا ہے۔

ابوبکر محمد بن یحییٰ:

ابن المظفر بن علم بن نعیم جو ابن الحسرا اسلامی کے نام سے مشہور ہیں' آپ شیخ عالم' فاضل تھے' آپ پہلے حنبلی تھے۔ پھر شافعی بن گئے' اور بغداد کے متعدد مدارس شافعیہ میں پڑھایا اور آپ وہاں معتبر آدمیوں میں سے تھے' آپ بہت سے کاموں کے منتظم تھے اور اصولی فقیہ اور خلافیات کے عالم تھے' آپ اپنے شہر آئے تو بہت بڑے بن گئے' پھر ابن فضلان نے دارالحریم میں آپ کو نائب مقرر کیا' پھر آپ نے نظامیہ میں درس دیا اور اس نے آپ کو خچر دیا اور اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ہمیشہ وہیں رہے۔ حتیٰ کہ ۸۰ سال کی عمر میں فوت ہوگئے' اور باب حرب میں دفن ہوئے۔

بغداد کے قاضی القضاۃ:

ابوالمعالی عبدالرحمن بن مقبل بن علی واسطی' شافعی آپ نے بغداد میں علم حاصل کیا اور بعض مدارس میں اس کی دہرائی کی' پھر خلیفہ الظاہر بن الناصر کے زمانے میں قاضی القضاۃ عمادالدین ابوصالح نصر بن عبدالرزاق بن عبدالقادر نے آپ کو نائب مقرر کیا'

Marfat.com

پھر آپ با اختیار قاضی القضاۃ بن گئے' پھر آپ نے مستنصریہ میں اس کے پہلے مدرس محی الدین محمد بن فضلان کی وفات کے بعد' تدریس کا کام سنبھالا' پھر آپ ان سب کاموں اور ایک خانقاہ کی مشیخت سے الگ ہو گئے' اور آپ کی وفات اس سال میں ہوئی اور آپ فاضلؒ دیندار اور متواضع آدمی تھے۔ رحمہ اللہ وعفا عنہ

۶۴۰ھ

اس سال خلیفہ مستنصر باللہ نے وفات پائی اور اس کا بیٹا مستعصم باللہ خلیفہ بنا اور امیر المومنین خلیفہ کی وفات ۱۰ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کی صبح کو ہوئی اور اس کی عمر ۵۱ سال ۴ ماہ ۷ دن تھی اور اس کی موت کو پوشیدہ رکھا گیا' حتیٰ کہ اس روز منابر پر اس کے لیے دعائیں کی گئیں اور اس کی مدت حکومت ۱۶ سال ۱۰ ماہ ۲۷ دن تھی اور اسے دار الخلافت میں دفن کیا گیا' پھر الرصافہ کے قبرستان میں منتقل کر دیا گیا' وہ خوبصورت' خوب سیرت' نیک نیت' بہت صدقات خیرات اور عطیات دینے والا اور مقدور بھر رعیت سے حسن سلوک کرنے والا تھا' اور اس کے دادا ناصر سے جو کچھ سونا حاصل کیا تھا اسے دار الخلافت کے تالاب میں جمع کر دیا تھا' اور وہ اس کے کنارے پر کھڑے ہو کر کہتا تھا کیا تیرے خیال میں میں اسے بھرنے تک زندہ رہوں گا؟ اور مستنصر اس کے کنارے پر کھڑے ہو کر کہتا' کیا تیرے خیال میں میں اس سارے مال کے خرچ کرنے تک زندہ رہوں گا' اور وہ بقیہ جہات کے راستوں میں خانقاہیں سرائیں اور پل بناتا تھا اور اس نے بغداد کے ہر محلہ میں فقراء کے لیے مہمان خانے بنائے' خاص طور پر رمضان شریف میں' اور وہ ان لونڈیوں کا جو ۴۰ سال کی عمر کو پہنچ چکی ہوتی تھیں قصد کرتا اور انہیں خرید کر آزاد کر دیتا اور انہیں جہیز دیتا اور ان کا نکاح کر دیتا اور وہ ہر وقت سونے کے ہزاروں عطیات کو لے کر باہر نکلتا اور بغداد کے محلہ جات میں ضرورتمندوں' بیوگان اور یتامیٰ وغیرہ میں تقسیم کر دیتا۔ تقبل اللّٰہ منہ و جزاہ خیراً.

اور اس نے مذاہب اربعہ کے لیے بغداد میں مدرسہ مستنصریہ بنایا اور اس میں دار الحدیث حمام اور شفاخانہ بھی بنایا اور اس کے مستحقین کے لیے تنخواہیں' کھانے' مٹھائیاں اور پھل مقرر کیے۔ جن کے وہ اپنے اپنے اوقات میں حاجت مند ہوتے تھے۔ اور اس نے ان پر بڑے بڑے اوقات وقف کیے' حتیٰ کہ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پیداواری غلوں کی توڑی کی قیمت مدرسہ اور اہل مدرسہ کے لیے کافی ہوتی تھی' اور اس نے اس میں ایسی کتابیں وقف کیں جن کی دنیا میں نظیر نہ تھی۔ اور یہ مدرسہ بغداد اور بقیہ بلاد کی زینت تھا۔

اور اس سال کے آغاز میں سامرا کا وہ مزار جل گیا جو ہادی اور حسن عسکری کی طرف منسوب ہے۔ اور اسے ارسلان البساسیری نے ان نواح پر مغلب ہونے کے زمانے میں ۴۵۰ھ کی حدود میں تعمیر کیا تھا اور خلیفہ مستنصر نے اسے پہلے کی طرح دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اور روافض نے اس مزار کے جلنے کے عذر کے بارے میں طویل پھسپھسے اعتراضات کیے ہیں' جو بے فائدہ ہیں اور انہوں نے اس بارے میں تاریخ لکھی ہے اور بہت اشعار سنائے ہیں جن کا کوئی مفہوم نہیں' اور یہ وہ مزار ہے جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ اس سے مہدی منتظر نکلے گا' جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی عین واثر ہے اور اگر وہ نہ بنایا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا' اور وہ حسن بن علی بن محمد الجواد بن علی رضا بن موسیٰ الکاظم بن جعفر صادق بن علی ابن محمد بن الباقر بن علی زین العابدین

Marfat.com

بن الحسین شہید کربلا بن علی بن ابی طالبؓ ہے اللہ ان سب سے راضی ہے' اور جو ان کے بارے میں غلو کرے اور ان کی وجہ سے ان سے افضل آدمیوں سے بغض رکھے' اللہ اسے ہلاک کرے۔

اور مستنصر حلیم' کریم' رئیس اور لوگوں سے محبت کرنے والا تھا' اور خوبصورت' خوش اخلاق اور خوش منظر تھا' اس پر بیت النبوۃ کا نور تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ غروبِ آفتاب سے قبل بغداد کے ایک محلے میں سے سوار ہو کر گزرا۔ تو اس نے ایک بڑے شیخ کو دیکھا جس کے پاس ایک برتن تھا جس میں کھانا تھا' جسے وہ ایک محلّہ سے دوسرے محلّہ میں اٹھا کر لے جا رہا تھا' اس نے کہا اے شیخ تو نے اپنے محلے سے کھانا کیوں نہیں لیا؟ یا تو محتاج ہے کہ تو دو محلوں سے کھانا لیتا ہے؟ اس نے کہا اے میرے آقا قسم بخدا' ایسی بات نہیں ہے۔ اور اسے معلوم نہ ہوا کہ یہ خلیفہ ہے۔ میں ایک بوڑھا شیخ ہوں اور مجھ پر یہ وقت آ گیا ہے اور میں اپنے محلّہ سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ میں کھانے کے وقت ان سے مزاحمت کروں اور ہر وہ شخص جو مجھ سے بغض رکھتا ہے مجھ پر ہنسی کرے اور میں دوسرے محلّہ میں آ کر کھانا لیتا ہوں' اور میں اس وقت آتا ہوں جب لوگ نماز مغرب میں مصروف ہوتے ہیں اور میں کھانا لے کر اپنے گھر میں داخل ہو جاتا ہوں کہ مجھے کوئی شخص نہ دیکھے' پس خلیفہ رو پڑا اور اس نے اسے ایک ہزار دینار دینے کا حکم دیا' اور جب میں نے اسے دینار دیئے تو شیخ کو بہت خوشی ہوئی' حتیٰ کہ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ خوشی کی شدت سے اس کا دل پھٹ گیا اور وہ اس کے بعد صرف بیس دن زندہ رہا' پھر وہ مر گیا اور اس نے خلیفہ کے لیے ایک ہزار دینار پیچھے چھوڑا کیونکہ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ اور اس نے اس سے صرف ایک دینار خرچ کیا تھا' پس خلیفہ اس بات سے متعجب ہوا اور کہنے لگا' جس چیز سے ہم دست بردار ہو گئے ہیں' وہ ہمارے پاس واپس نہیں آ سکتی' اس کے محلّہ کے فقراء پر انہیں صدقہ کر دو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اور اس نے تین لڑکے پیچھے چھوڑے ان میں دو سگے بھائی تھے' امیر المومنین مستعصم باللہ جس نے اس کے بعد خلافت سنبھالی اور ابو احمد عبداللہ اور امیر ابو القاسم عبدالعزیز اور ان دونوں کی بہن ایک اور ماں سے تھی' اللہ اس کے پردہ کی حفاظت کرے۔ اور لوگوں نے بہت سے اشعار میں اس کے مرثیے کہے ہیں' جن میں ابن الساعی نے اچھے اشعار بیان کیے ہیں اور اس نے کسی کو وزیر نہیں بنایا بلکہ ابوالحسن بن محمد بن محمد القمی کو نائب وزیر مقرر کیا' پھر اس کے بعد نصر الدین ابوالازہر احمد بن محمد الناقد کو نائب وزیر مقرر کیا' جو دار الخلافت کا استاد تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

مستعصم باللہ کی خلافت:

یہ بنی عباس کا بغداد میں آخری خلیفہ تھا' اور یہ وہ شہید خلیفہ ہے جسے تاتاریوں نے شاہ تاتار ہلاکو ابن تولی بن چنگیز خان کے حکم سے ۶۵۶ھ میں قتل کر دیا' اللہ ان پر لعنت کرے اور ابھی اس کی تفصیل بیان ہو گی' امیر المومنین مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ بن امیر المومنین مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن امیر المومنین الظاہر باللہ ابو نصر محمد بن امیر المومنین ناصر لدین اللہ ابو العباس احمد بن امیر المومنین المستضی باللہ ابو محمد حسن بن امیر المومنین مستجند باللہ ابو المظفر یوسف بن امیر المومنین المقتفی لامر اللہ ابو عبداللہ محمد بن امیر المومنین مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن خلیفہ المقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبداللہ اور اس کے بقیہ نسب کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ تک اس

Marfat.com

کے دادا ناصر کے حالات میں بیان کیا گیا ہے' اور جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان سب نے یکے بعد دیگرے خلافت حاصل کی ہے' اور مستعصم سے قبل کسی خلیفہ کے لیے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے نسب میں بالترتیب آٹھ آدمیوں نے خلافت حاصل کی ہو اور ان میں کوئی شخص نہ گھسا ہو اور وہ نواں خلیفہ تھا' اللہ اس پر رحم فرمائے۔

اور جب اس کا باپ ۱۰ر جمادی الآخرۃ ۶۴۰ھ کو جمعہ کی صبح کو فوت ہو گیا تو اس نے نماز کے بعد تاج منگوایا اور اس کی بیعت خلافت ہوئی اور اس نے مستعضم کا لقب اختیار کیا اور اس وقت اس کی عمر ۳۰ سال کچھ ماہ تھی' اور اس نے اپنی جوانی میں قرآن کریم کے حفظ وتجوید میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ اور عربی زبان اور خوبصورت تحریر وغیرہ فضائل میں بھی' شیخ شمس الدین ابوالمظفر علی بن محمد النبار سے مہارت حاصل کر لی تھی' جو اپنے زمانے کے شافعیہ کے ایک امام تھے' اور اس نے اپنی خلافت میں شیخ شمس الدین کی عزت کی اور اس سے حسن سلوک کیا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے مستعصم بہت تلاوت کرنے والا حسن ادا والا اور خوش آواز تھا' اس پر خشوع اور انابت طاری ہو جاتی اور اس نے تفسیر اور مشکلات کے حل میں بھی غور کیا تھا اور وہ نیکی میں مشہور قابل تعریف' اور مقدور بھر اپنے باپ مستنصر کی پیروی کرنے والا تھا' اور اللہ کے فضل سے اس کے زمانے میں سب امور سداد واستقامت سے چلتے رہے اور اس بیعت مستعصمیہ کا منتظم شرف الدین ابوالفضائل اقبال مستنصری تھا' سب سے پہلے اس کے عمزادوں اور اس کے اہل نے جو بنی عباس سے تھے اس کی بیعت کی پھر حکومت کے بڑے آدمیوں میں سے امراء' وزراء' فضلاء علماء اور فقہا نے اور ان کے بعد ارباب حل وعقد اور عوام وغیرہ نے بیعت کی اور وہ جمعہ کا دن تھا اور قابل تعریف مجمع اور سعادت مندرائے اور اچھی بات تھی اور بقیہ جہات واقطار اور ممالک واقالیم اور شرق وغرب کے بقیہ منابر پر دور ونزدیک اس کا خطبہ ہوا جیسا کہ اس کے آباؤ اجداد کے لیے ہوتا تھا۔

اور اس سال کچھ حوادث بھی پیش آئے اور وہ یہ کہ مستنصر کے آخری ایام میں' عراق میں شدید وبا پڑی اور شکر اور ادویہ گراں ہو گئیں اور خلیفہ مستنصر باللہ نے مریضوں کے لیے بہت سی شکر صدقہ کی۔ تقبل اللہ منہ

اور ۱۴ر شعبان کو جمعہ کے روز' خلیفہ مستعصم باللہ نے' ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محی الدین یوسف ابن الشیخ ابوالفرج بن الجوزی کو جو ایک دانا اور فاضل جوان تھا۔ باب البدریہ میں وعظ کرنے کی اجازت دی اور اس نے بہت اچھا وعظ کیا اور ایک فصیح وطویل قصیدے میں خلیفہ مستعصم کی تعریف کی' جسے ابن الساعی نے مکمل طور پر بیان کیا ہے۔ اور جس نے اپنے باپ کی مشابہت کی اس نے ظلم نہیں کیا اور شیر کا بچہ تجربہ میں شیر کی مانند ہوتا ہے۔ اور اس سال حلبیوں اور خوارزمیوں کے درمیان عظیم معرکہ ہوا اور خوارزمیوں کے ساتھ شہاب الدین غازی حاکم میافارقین بھی تھا' پس حلبیوں نے انہیں نہایت بری طرح شکست دی اور ان کے بہت سے اموال کو حاصل کیا اور تصیبین دوبارہ لٹ گیا اور ان حالوں میں اس کے لٹنے کی یہ سترھویں دفعہ تھی' انا للہ وانا الیہ راجعون. اور غازی میافارقین کی طرف واپس آ گیا اور خوارزمی اپنے پیش رو برکات خان کی صحبت میں فساد کرتے ہوئے منتشر ہو گئے' اور شہاب غازی کے سامنے شہر خلاط کا سر کلر پیش کیا گیا اور اس نے اس کی اور اس کے ذخائر کی سپرداری لے لی۔

اور اس سال حاکم مصر صالح ایوب نے شام میں داخل ہونے کا عزم کیا تو اسے بتایا گیا کہ فوجیں آ رہی ہیں' سو اس نے ایک فوج مصر کی طرف روانہ کی اور خود مصر میں قیام کر کے اپنی مملکت کا انتظام کرنے لگا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ماتون بنت عزالدین مسعود:

المستنصر باللہ امیر المومنین کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں' ابن مودود بن زنگی بن آقسنقر اتابکیہ اور الصالحیہ کے مدرسہ کو وقف کرنے والی' یہ سلطان ملک اشرف کی بیوی تھی اور اپنی وفات کی شب اس نے اپنے مدرسہ کو وقف کیا اور اس کی قبر جبل ۔ یہ ابوشامہ کا قول ہے اور وہیں اسے دفن کیا گیا اللہ اس پر رحم فرمائے اور اس کے وقف کو قبول کرے۔

۶۴۱ھ

اس سال شاہ مصر صالح ایوب اور شاہِ دمشق صالح اسماعیل کے درمیان جو صالح ایوب کا چچا بھی تھا۔ کے درمیان ایلچی آتے تے رہے کہ وہ اس کے بیٹے مغیث عمر بن صالح ایوب کو جو قلعہ دمشق میں قید تھا۔ واپس کر دے اور دمشق صالح اسماعیل کے ہاتھ ہیں رہے' پس اس شرط پر صلح ہو گئی اور اس نے دمشق میں صالح ایوب کا خطبہ دیا اور وزیر امین الدولہ ابوالحسن غزالی السلمانی جو صالح اسماعیل کا وزیر تھا' اس امر کی مصیبت سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اپنے مخدوم سے کہا اس نوجوان کو اس کے باپ کے پاس واپس نہ شہر تیرے ہاتھوں سے نکل جائیں گے' یہ نوجوان شہروں کے لیے تیرے ہاتھ میں خاتم سلیمان ہے اور اس موقع پر اس نے صلح کو توڑ ڈالا رنوجوان کو قلعے کی طرف واپس بھیج دیا اور صالح ایوب کا خطبہ بھی بند کر دیا اور دونوں بادشاہوں کے درمیان نفرت پیدا ہو ئی اور صالح ایوب نے خوارزمیوں کو پیغام بھیج کر انہیں حصار دمشق کے لیے بلایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور خوارزمیوں نے اس سال بلاد روم کو فتح کیا اور انہیں ان کے بادشاہ ابن علاؤالدین سے چھین لیا اور وہ کم عقل تھا جو کتوں اور درندوں کے ساتھ کھیلتا تھا' اور انہیں لوگوں پر مسلط کر دیتا تھا۔ اتفاق سے اسے ایک درندے نے کاٹ لیا اور وہ مر گیا اور اس وقت اہ ان پر متغلب ہو گئے۔

اور اس سال قاضی رفیع الجبلی کے مددگاروں کی نگرانی کی گئی اور بعض کو کوڑوں سے مارا گیا' اور واپس کیا گیا اور قاضی رفیع کو ں نے باب الفرادیس کے اندر مدرسہ مقدمیہ لکھ دیا' پھر اس نے اسے رات کو نکالا اور اسے لے جا کر نواحی علاقے کی فقہ غار میں قید کر دیا' پھر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اور ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسے بلند چوٹی سے نیچے پھینک دیا گیا تھا' اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا اور یہ سب کچھ اس سال کے ذوی الحجہ میں ہوا۔

اور ۲۵ ذوی الحجہ کو جمعہ کے روز دمشق کی قضا کے سنبھالنے کا سر کلر محی الدین بن محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ قرشی کے لیے جامع مسجد کی کمال کھڑکی میں پڑھا گیا۔ اور یہی بات شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے بیان کی ہے۔ اور السبط کا خیال ہے کہ اس کی معزولی آئندہ سال ہوئی ہے۔ اور اس نے اس کی ہلاکت کے سبب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے ملک صالح کو خط لکھا کہ وہ اس کے خزانے میں لوگوں کے اموال سے ایک کروڑ دینار کے اموال لایا ہے' صالح نے اس بات سے انکار کیا اور اسے جواب دیا کہ وہ

Marfat.com

صرف ایک کروڑ دراہم لایا ہے' اور اس نے قاضی کو بھیجا کہ وہ کہے کہ میں وزیر کو حق پر سمجھتا ہوں اور صالح وزیر کی مخالفت نہیں کرتا تھا' پس اس نے اسی وقت صالح کو مشورہ دیا تو اس نے اسے معزول کر دیا تا کہ سلطان کا چوک بے بنیاد خبروں سے پاک ہو جائے' پس اس نے اسے معزول کر دیا اور اس کا جو معاملہ ہوا سو ہوا۔ اور اس نے اس کے مدارس کے معاملے کو شیخ تقی الدین ابن الصلاح کے سپرد کر دیا۔ اور اس نے العادلیہ کو کمال تفلیسی اور الندراویہ کو محی الدین ابن الزکی' جس نے اس کے بعد قضا کو سنبھالا تھا' اور امینیہ کو ابن عبدالکافی اور شامیہ برانیہ کو تقی حموی کے لیے مخصوص کر دیا اور قاضی رفیع کو غائب کر دیا۔ اور اس کے گواہوں کی عدالت کو ساقط کر دیا' السبط نے بیان کیا ہے کہ امین نے اسے ایک جماعت کے ساتھ ایک عیسائی کے پالان دار خچر پر افقہ غار کی طرف بھیجا جو جبل لبنان میں ساحل کی جانب ہے اور اس نے وہاں کچھ عرصہ قیام کیا' پھر اس نے بعلبک سے دو عادل گواہوں کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ ان کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے امین الدولہ کی املاک کو فروخت کیا ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اسے دیکھا ہے اور اس پر ایک پوستین تھی اور اس نے ان دونوں کے زاد سے کچھ کھانے کو طلب کیا اور اس نے بیان کیا کہ اس نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور ان دونوں نے اسے اپنے زاد سے کھانا کھلایا اور انہوں نے اس کے متعلق گواہی دی اور واپس آ گئے' پھر داؤد نصرانی نے اس کے پاس آ کر کہا اٹھ کھڑا ہو ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم تمہیں بعلبک لے جائیں اس وقت اسے موت کا یقین ہو گیا اور اس نے کہا چھوڑ دو مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو' اس نے اسے کہا اٹھ کھڑا ہو' سو وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگا' اور اس نے نماز کو لمبا کر دیا اور نصرانی نے اس کے سینے پر لات ماری اور اسے پہاڑ کی چوٹی سے وادی کی ترائی میں پھینک دیا۔ اور وہ نیچے پہنچنے تک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ اس کا دامن پہاڑ کی نوک سے الجھ گیا اور داؤد مسلسل اسے پتھر مارتا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے وادی کی ترائی میں پھینک دیا اور یہ واقعہ نہر ابراہیم کے قریبی چھت کے پاس ہوا۔

السبط نے بیان کیا ہے وہ خراب عقیدہ' دہریہ اور شرعی امور سے ٹھٹھا کرنے والا تھا' اور وہ مجلس میں مدہوش آتا تھا۔ اور اسی طرح جمعہ میں حاضر ہوتا تھا' اور اس کا گھر شراب فروش کی دوکان کی طرح تھا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

راوی بیان کرتا ہے کہ موفق واسطی نے اس کے ایک امین۔ جو سب سے بڑی مصیبت تھا۔ کو پکڑ لیا' جس نے اپنے لیے لوگوں کے اموال سے چھ لاکھ درہم لیے تھے اسے سخت سزا دی گئی اور اس کی دونوں پنڈلیاں توڑ دی گئیں اور وہ مار کھاتے ہی مر گیا اور اسے یہود و نصاریٰ کے قبرستان میں پھینک دیا گیا اور اسے کتے کھا گئے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ شمس الدین ابوالفتوح:

اسعد بن المنجی التنوخی المعری الحنبلی' جو پہلے حران کے قاضی تھے' پھر دمشق گئے' اور آپ نے مسماریہ میں درس دیا' اور حکومت معظمیہ میں آپ نے بہت کام کیے اور آپ نے ابن صابر اور قاضی شہرزوری اور ابن ابی عصرون سے روایت کی ہے اور آپ کی وفات اس سال ۷ ربیع الاول کو ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

شیخ حافظ صالح:

تقی الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن الازہر الصریفینی' آپ حدیث کو جانتے تھے اور آپ کو اس کی بڑی اچھی معرفت تھے' ابوشامہ نے آپ کی تعریف کی ہے اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

واقف الکروسیہ:

محمد بن عقیل بن کروس' جمال الدین محتسب دمشق' آپ ذہین اور متواضع تھے' آپ نے شوال میں دمشق میں وفات پائی اور اپنے اسی گھر میں دفن ہوئے' جسے آپ نے مدرسہ بنا دیا تھا۔ اور آپ کا دارالحدیث بھی تھا۔ رحمہ اللہ وعفا عنہ

ملک جواد یونس بن محمود:

ابن العادل ابی بکر بن ایوب ملک جواد' اس کا باپ عادل کا بڑا بیٹا تھا اس کے احوال دگرگوں ہو گئے' اور وہ اپنے چچا کامل محمد بن عادل کے بعد دمشق کا بادشاہ بنا' اور وہ حقیقۃً بہت اچھا اور صالحین سے محبت کرنے والا تھا لیکن اس کے دروازے میں ایک شخص تھا جو لوگوں پر ظلم کرتا تھا' اور یہ ظلم اس کی طرف منسوب ہو جاتا تھا' پس عوام نے اس سے نفرت کی اور اسے گالیاں دیں اور اسے یہاں تک مجبور کر دیا کہ اس نے دمشق کے بدلے ملک صالح ایوب بن کامل سے سنجار اور کیفا کا قلعہ لے لیا' پھر وہ ان دونوں کی حفاظت نہ کر سکا اور وہ دونوں اس کے ہاتھ سے نکل گئے' اور پھر نوبت بایں جا رسید کہ صالح اسماعیل نے اسے قلعہ عزقا میں قید کر دیا۔ حتیٰ کہ اس سال اس کی وفات ہو گئی اور شوال میں اسے قاسیون کے دامن میں معظم کے قبرستان میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ابن یغمور اس کے پاس قید تھا' پس صالح اسماعیل نے اسے قلعہ دمشق میں منتقل کر دیا اور جب صالح ایوب نے اس پر قبضہ کیا تو اس نے اسے دیار مصر کی طرف منتقل کر دیا اور اسے صالح اسماعیل کے وزیر امین غزال کے ساتھ' اس کرتوت کی جزا میں' جو ان دونوں نے صالح ایوب مرحوم کے ساتھ کیا تھا' قلعہ قاہرہ میں پھانسی دے دی۔

اور ابن یغمور اس کا حاکم بن گیا' حتیٰ کہ اس نے دمشق کی بادشاہت کو صالح اسماعیل کی طرف منتقل کر دیا۔ اور امین الدولہ نے صالح کو' اس کے بیٹے عمر کو اس کے باپ کے حوالے کرنے سے روکا تھا' پس اس نے ان دونوں سے اس کا بدلہ لیا اور وہ اس بارے میں معذور تھا۔

مسعود بن احمد بن مسعود:

ابن مازہ البخاری جو احناف کے فاضل فقہاء میں سے تھے اور آپ کے پاس علم تفسیر اور علم حدیث بھی تھا' اور آپ بہت خوبیوں کے حامل تھے آپ تاتاریوں کے ایلچی کے ساتھ حج کے لیے بغداد آئے اور کئی سال محبوس رہے' پھر رہا ہوئے تو آپ نے حج کیا' پھر واپس آئے اور اس سال میں بغداد میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوالحسن علی بن یحییٰ بن الحسن:

ابن الحسین بن علی بن محمد البطریق بن نصر بن حمدون بن ثابت الاسدی الحلی ثم الواسطی ثم البغدادی' کاتب اور شیعہ شاعر اور شیعہ کا فقیہ اس نے مدت تک دمشق میں قیام کیا اور بہت سے امراء اور ملوک کی مدح کی' جن میں کامل شاہ مصر بھی شامل ہے' پھر یہ

Marfat.com

بغداد واپس آ گیا' اور یہ شیعہ کوان کے مذہب میں مشغول رکھتا تھا' اور یہ فاضل' ذہین اور بہت اچھی نظم ونثر لکھنے والا تھا لیکن مخذول اور حق سے دور تھا' اور ابن الساعی نے اس کے کچھ اشعار بیان کیے ہیں' جو اس کے علم وذہانت کی کثرت پر دلالت کرتے ہیں۔

۶۴۲ھ

اس سال خلیفہ مستعصم باللہ نے مؤید الدین ابوطالب محمد بن احمد بن علی بن محمد العلقمی کو وزیر بنایا جو اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے منحوس تھا۔ جس نے اپنی وزارت میں مستعصم کو نہیں بچایا' بلاشبہ وہ اچھا وزیر اور پسندیدہ طریق نہ تھا' اس نے مسلمانوں کے خلاف ہلاکو اور اس کی فوجوں کی مدد کی' اللہ اسے اور انہیں ہلاک کرے اور ابن العلقمی اس وزارت سے قبل دار الخلافہ کا استاد تھا۔ اور جب نصر الدین محمد بن الناقد نے وفات پائی تو اس نے ابن العلقمی کو وزیر بنایا اور شیخ محی الدین یوسف بن ابی الفرج ابن الجوزی کو استاد اریہ میں اس کی جگہ مقرر کیا اور آپ بہترین لوگوں میں سے تھے اور آپ دمشق میں نشابین مقام پر الجوزیہ کے وقف کرنے والے ہیں اللہ اسے قبول فرمائے۔

اور اس سال شیخ شمس الدین نے علی بن محمد بن الحسین بن النیار مؤدب الخلیفہ کو بغداد کا شیخ الشیوخ مقرر کیا اور اسے خلعت دیا اور خلیفہ عبدالوہاب ابن المطہر کو وکالت مطلقہ سپرد کی اور اسے خلعت دیا۔ اور اس سال ان خوارزمیوں کے درمیان عظیم معرکہ ہوا جنہیں بشاہ مصر صالح ایوب لایا تھا تاکہ شاہ دمشق صالح اسماعیل ابوالحسن کے خلاف ان سے مدد لے' پس وہ غزہ اترے اور صالح ایوب نے ان کی طرف خلعتیں' اموال' فرنیچر اور افواج بھیجیں' اور صالح اسماعیل اور شاہ الکرک ناصر داؤد اور شاہ حمص منصور نے فرنگیوں کے ساتھ اتفاق کر لیا اور انہوں نے خوارزمیوں کے ساتھ شدید جنگ کی اور خوارزمیوں نے ان کو نہایت بری طرح شکست دی اور فرنگی اپنی صلیبوں کے ساتھ شکست کھا گئے' اور ان کے بلند جھنڈے مسلمانوں کے طالبین کے سروں پر تھے اور جام ہائے شراب فوجوں کے درمیان گردش کر رہے تھے اور موت کے جام' شراب کے پیالوں کے قائم مقام بن گئے اور ایک دن میں فرنگیوں کے تیس ہزار سے زیادہ آدمی مارے گئے اور انہوں نے ان کے بادشاہوں' پادریوں اور اساقفہ کی ایک جماعت اور بہت سے مسلمان امراء کو قیدی بنا لیا اور انہوں نے قیدیوں کو صالح ایوب کے پاس مصر بھجوا دیا۔ اور وہ دن جمعہ کا دن تھا۔ اور قابل تعریف کام تھا اور ایک مسلمان امیر نے کہا مجھے معلوم ہے کہ ہم جب بھی فرنگی صلیبوں تلے کھڑے ہوں گے ہم کامیاب نہیں ہوں گے اور خوارزمیوں نے فرنگیوں سے اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے' ان سے بہت سی چیزیں غنیمت میں حاصل کیں' اور اس نے صالح ایوب کو دمشق کی طرف بھیجا کہ وہ اس کا محاصرہ کرے اور صالح اسماعیل نے اسے مضبوط بنایا تھا اور اس کے اردگرد جو بہت سے گھر تھے اس نے انہیں گرا دیا۔ اور باب توما کے پل کو بھی توڑ دیا اور دریا رواں ہو گیا اور پانی واپس آ گیا' حتیٰ کہ باب توما اور باب السلامۃ کا ایک بحیرہ بن گیا اور ان دونوں کے درمیان جو آبادی تھی وہ غرق ہو گئی اور بہت سے لوگ محتاج ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک مغیث عمر بن صالح ایوب:

صالح اسماعیل نے اسے قیدی بنایا تھا اور اسے قلعہ دمشق کے برج میں قید کر دیا' یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب اس نے صالح ایوب کی غیر حاضری میں اس پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے باپ نے ہر ممکن طریق پر اس کی رہائی کی کوشش کی مگر وہ اس کی سکت نہ پا سکا اور اس بارے میں امین الدولہ غزال السلمانی نے اس کا مقابلہ کیا' جو بعلبک کے مدرسہ امینیہ کا وقف کرنے والا ہے اور وہ نوجوان ۶۳۸ھ سے لے کر اس سال کی ۱۲ ربیع الآخر کی جمعہ کی رات تک مسلسل قلعہ میں محبوس رہا اور وہ غم واندوہ سے قید خانے میں مر گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسے قتل کر دیا گیا۔ واللہ اعلم

اور وہ بادشاہوں کے بیٹوں میں سے بہترین بیٹا اور ان سے خوش شکل اور ان سے کامل عقل والا تھا اور اسے اس کے دادا کامل کی قبر کے نزدیک جامع مسجد کے شمال میں دفن کیا گیا اور شاہ دمشق پر اس کے باپ صالح ایوب کا غصہ بڑھ گیا۔

تاج الدین ابوعبداللہ بن عمر بن حمویہ:

شیخ الشیوخ تاج الدین نے دمشق مین وفات پائی آپ ایک فاضل مؤرخ مصنف تھے' آپ کی کتاب آٹھ جلدوں میں ہے جس میں آپ نے اصول کو بیان کیا ہے اور آپ کی ایک کتاب السیاسۃ الملوکیۃ بھی ہے' جسے آپ نے کامل محمد وغیرہ کے لیے تصنیف کیا تھا' اور آپ نے حدیث کا سماع کیا' اور قرآن حفظ کیا اور آپ کی عمر ۸۰ سال تھی' اور بعض کا قول ہے کہ آپ ۸۰ سال تک نہیں پہنچے تھے' اور آپ نے ۵۹۳ھ میں بلاد مغرب کی طرف سفر کیا اور مراکش میں اس کے بادشاہ منصور یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن سے رابطہ کیا اور آپ نے وہاں ۶۰۰ھ تک قیام کیا اور پھر آپ دیار مصر میں آ گئے' اور اپنے بھائی صدر الدین بن حمویہ کے بعد شیوخ کی مشیخت سنبھالی۔

وزیر نصر الدین ابوالازہر:

احمد بن محمد بن علی بن احمد الناقد البغدادی' مستنصر کا وزیر تھا' پھر اس کے بیٹے مستعصم کا وزیر بنا' یہ ایک تاجر کا بیٹا تھا' پھر وہ ان دونوں خلیفوں کا وزیر بنا۔ یہ یکتا فاضل' حافظ قرآن اور بہت تلاوت کرنے والا تھا۔ اور اس نے بلند شان قرابتداروں میں پرورش پائی' پھر اسے بڑی وجاہت حاصل ہو گئی اور وہ آخر میں اپاہج ہو گیا' اس کے باوجود اس کا بہت اکرام واحترام تھا اور اس کے اشعار بہت اچھے ہیں جن میں سے ابن الساعی نے کچھ اشعار بیان کیے ہیں اور اس کی عمر پچاس سال سے زیادہ تھی۔

نقیب النقباء خطیب الخطباء:

وکیل الخلفاء ابوطالب الحسین بن احمد بن علی بن احمد بن معین بن ہبۃ اللہ بن محمد بن علی ابن الخلیفہ المہتدی باللہ العباسی آپ عباسیوں کے سردار' مسلمانوں کے امام اور مومنین کے خطیب تھے۔ آپ کے احوال مسلسل روبراہ رہے آپ خطابت سے کبھی الگ

Marfat.com

نہیں ہوئے اور نہ کبھی بیمار ہوئے' حتیٰ کہ اس سال کی ۲۸ تاریخ کو ہفتہ کی رات آ گئی' آپ رات کو اپنے کسی کام کے لیے اٹھے اور سر کے بل گر پڑے اور آپ کے منہ سے بہت سا خون بہہ گیا اور آپ خاموش ہو گئے اور اس روز رات تک ایک لفظ بھی نہ بول سکے اور فوت ہو گئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ

۶۴۴ھ

یہ خوارزمیوں کا سال ہے اور یہ اس طرح کہ شاہِ مصر صالح ایوب بن کامل نے خوارزمیوں کو ان کے بادشاہ برکات خان کی معیت میں' معین الدین ابن الشیخ کے ساتھ بھیجا اور انہوں نے اس کے چچا صالح ابوالجیش' شاہ دمشق کا محاصرہ کرتے ہوئے دمشق کا گھیراؤ کر لیا' اور قصر حجاج' ذخیرۂ سماق اور باب الصغیر کے باہر جامع جراح اور بہت سی مساجد کو نذر آتش کر دیا اور باب الصغیر اور باب الجابیہ کے پاس منجنیق نصب کر دی اور اسی طرح شہر کے اندر بھی دو منجنیقیں نصب کر دیں اور دونوں فریق ایک دوسرے کے سامنے ہو گئے اور صالح اسماعیل نے امیر معین الدین ابن الشیخ کی طرف سجادہ' چھڑی اور لوٹا بھیجا اور یہ پیغام بھی بھیجا کہ تیرے لیے ان چیزوں کے ساتھ اشتغال کرنا بادشاہوں کے محاصرہ کے اشتغال سے بہتر ہے' اور معین نے اس کی طرف بانسری' باجا اور زرد اور سرخ ریشم کا شلوکہ بھیجا۔ اور یہ پیغام بھی بھیجا کہ سجادہ تو میرے مناسب حال ہے اور تیرے لیے یہ چیزیں مناسب ہیں' پھر صبح کو ابن الشیخ نے دمشق کا محاصرہ سخت کر دیا اور صالح اسماعیل نے آدمی بھیجا جس نے اس کے باپ عادل کا محل جلا دیا اور آگ زقاق الرمان سے عقیبہ تک پھیل گئی اور اس نے اسے مکمل طور پر جلا دیا اور نہریں بند کر دی گئیں اور نرخ گراں ہو گئے' اور راستے خوفناک ہو گئے اور دمشق میں نہایت بدمزگی ہو گئی جو کبھی وہاں نہ ہوئی تھی۔

اور اس سال جمادی الاولیٰ تک محاصرہ ممتد ہو گیا اور امین الدولہ نے پیغام بھیج کر ابن الشیخ سے اس کے کچھ کپڑے طلب کیے' اور اس نے قبا' عمامہ' قمیص اور رومال اس کے پاس بھیج دیا اور امین اس لباس کو پہن کر معین الدین کے پاس چلا گیا اور اس نے عشاء کے بعد اس سے طویل ملاقات کی' پھر واپس آ گیا' پھر دوبارہ گیا اور اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ صالح اسماعیل بعلبک کی طرف چلا جائے اور دمشق کو صالح ایوب کے سپرد کر دے' لوگ اس بات سے خوش ہو گئے اور صبح کو صالح اسماعیل بعلبک کی طرف چلا گیا اور معین الدین ابن الشیخ داخل ہو کر دار اسامہ میں اترا اور نصب و عزل اور قطع و وصل کیا' اور صدر الدین بن سنی الدولہ کو قاضی القضاۃ بنا دیا اور قاضی محی الدین ابن الزکی کو معزول کر دیا اور ابن سنی الدولہ التفلیسی کو نائب مقرر کیا جو ابن الزکی اور الغرز النجاری کا نائب تھا اور معین الدین ابن الشیخ نے امین الدولہ غزال بن السلمانی کو جو صالح اسماعیل کا وزیر تھا' نگرانی کے تحت دیار مصر کی طرف بھیج دیا۔

اور خوارزمی صلح کے وقت موجود نہ تھے اور جب انہیں صلح کے طے ہو جانے کا علم ہوا تو وہ ناراض ہو گئے اور داریا کی طرف روانہ ہو گئے' اور اسے لوٹ لیا اور بلاد مشرق کی طرف چلے گئے' اور انہوں نے صالح اسماعیل سے خط و کتابت کی اور اسے صالح ایوب کے خلاف حلیف بنا لیا جس سے وہ خوش ہو گیا اور جو صلح اس نے کی تھی اسے توڑ دیا اور خوارزمیوں نے واپس آ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا' اور صالح اسماعیل بعلبک سے ان کے پاس آیا اور دمشق کی حالت تنگ ہو گئی اور اموال ختم ہو گئے اور نرخ نہایت گراں ہو گئے' حتیٰ کہ تھیلے کی قیمت سولہ سو اور ایک قنطار آٹے کی قیمت نو سو اور ڈیڑھ اونس روٹی کی قیمت ۴/۱ درہم' اور گوشت ایک رطل کی قیمت سات

Marfat.com

درہم ہوگئی۔ اور آٹے کے عوض میں املاک فروخت کی گئیں۔ اور بلیوں اور کتوں اور مردار کو کھایا گیا اور لوگ راستوں میں مرنے لگے اور وہ غسل و تکفین اور قبروں میں دفن کرنے سے عاجز آ گئے۔ اور وہ اپنے مردوں کو کنوؤں میں پھینک دیتے تھے' حتیٰ کہ شہر بدبودار ہو گیا اور لوگ تنگ پڑ گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

اور انہی ایام میں شیخ تقی الدین ابن الصلاح فوت ہو گئے جو دارالحدیث اور دیگر مدارس کے شیخ تھے اور انہیں بڑی مشقت سے باب الفرج سے باہر نکال کر قبرستانِ صوفیا میں دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ

ابن السبط نے بیان کیا ہے اس صورتِ حال کے باوجود شراب کے دور چل رہے تھے اور اعلانیہ فسق و فجور ہو رہا تھا اور ٹیکس اپنے حال پر تھے۔

اور شیخ شہاب الدین نے بیان کیا ہے کہ اس سال نرخ نہایت گراں ہو گئے اور محتاج اور فقیر لوگ رستوں میں مر گئے' وہ ایک لقمہ کا سوال کرتے تھے' پھر وہ تھوڑی سی چیز کا سوال کرنے لگے' پھر اس سے نیچے اتر کر ایک پیسے کا سوال کرنے لگے۔ جس سے وہ بھوسی خریدتے اور اسے بھگو کر مرغ کی طرح کھاتے۔

راوی بیان کرتا ہے میں نے یہ منظر دیکھا ہے اور اس نے نرخوں کی تفصیل اور کھانوں وغیرہ میں اس کی گرانی کو بیان کیا ہے' پھر یہ کیفیت سال کے آخر میں عیدالاضحیٰ کے بعد دور ہو گئی۔

اور جب صالح ایوب کو اطلاع ملی کہ خوارزمیوں نے اس کے خلاف مدد دی ہے اور اس کے چچا صالح اسماعیل سے مصالحت کر لی ہے تو اس نے شاہ حمص ملک منصور ابراہیم بن اسد الدین شیرکوہ کے ساتھ خط و کتابت کی اور اسے اپنی طرف مائل کیا اور دمشق کے نائب معین الدین حسین ابن الشیخ کا پہلو مضبوط ہو گیا۔ لیکن وہ اس سال کے رمضان میں فوت ہو گیا جیسا کہ ابھی الوفیات میں اس کا ذکر ہو گا اور جب شاہ حمص منصور نے صالح اسماعیل کی دوستی کو ترک کر دیا تو اس نے دمشق کو خوارزمیوں سے چھڑانے اور وہیں پر ان کا محاصرہ کرنے کے لیے حلبیوں' ترکمانوں اور اعراب کی فوجوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا' خوارزمیوں کو یہ اطلاع ملی تو وہ اس کی تباہی و ہلاکت سے خوفزدہ ہو گئے اور کہنے لگے دمشق ہاتھ سے نہیں جائے گا' اور مصلحت یہ ہے کہ اس کے شہر کے نزدیک اس سے جنگ ہو پس وہ بحیرہ حمص کی طرف روانہ ہو گئے اور ناصر نے اپنی فوج کے تیز رفتار آدمی' خوارزمیوں کے ساتھ صالح اسماعیل کے پاس بھیجے اور دمشق کی فوج آ کر شاہ حمص کے ساتھ شامل ہو گئی اور انہوں نے بحیرہ حمص کے پاس خوارزمیوں سے مڈبھیڑ کی اور وہ جمعہ کا دن تھا جس میں اکثر خوارزمی قتل ہوئے اور ان کا بادشاہ برکات خان بھی مارا گیا۔ اور اس کے سر کو نیزے پر رکھ کر لایا گیا اور اس کی جمعیت پریشان ہو گئی' اور وہ تتر بتر ہو گئے' اور شاہ حمص منصور بعلبک کی طرف آیا اور صالح ایوب نے اس کی سپرداری لے لی اور وہ دمشق آ کر بستانِ سامہ میں صالح ایوب کی خدمت کے لیے اترا' پھر اسے اس پر قبضہ کرنے کی سوجھی تو اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا اور آئندہ سال میں فوت ہو گیا اور اسے حمص لایا گیا اور اس کے باپ کے بعد اس کی حکومت کی مدت دس سال تھی اور اس کے بعد اس کے بیٹے ملک اشرف نے دو سال حکومت کی' پھر اس سے حکومت چھن گئی جیسا کہ ابھی بیان ہو گا' اور صالح ایوب کے نائبین نے بعلبک اور بصریٰ کی سپرداری لے لی اور صالح اسماعیل کے پاس پناہ لینے کے لیے بھی کوئی شہر نہ رہا اور نہ اہل و اولاد اور نہ مال رہا بلکہ اس کے

Marfat.com

سب اموال چھین لیے گئے' اور اس کے عیال کو زیر نگرانی دیار مصر کی طرف منتقل کر دیا گیا اور خود اس نے جا کر ملک ناصر بن العزیز بن الظاہر غازی شاہ حلب سے پناہ مانگی تو اس نے اسے پناہ دی اور اس کا عزاز واکرام کیا' اور اتابک لؤلؤ حلبی نے اپنے استاد ناصر کے بیٹے سے کہا اور وہ چھوٹی عمر کا نوجوان تھا ظلم کے انجام کو دیکھو' اور خوارزمی الکرک کی جانب چلے گئے' اور شاہ الکرک ناصر داؤد نے ان کی عزت کی اور ان سے حسن سلوک کیا اور ان سے رشتہ داری کی اور انہیں الصلت میں اتارا اور انہوں نے اس کے ساتھ نابلس کو بھی لے لیا اور صالح ایوب نے فخر الدین ابن الشیخ کے ساتھ ان کے مقابلے میں ایک فوج بھیجی اور اس نے انہیں الصلت میں شکست دی اور انہیں اس علاقے سے جلاوطن کر دیا اور اس نے الکرک میں ناصر کا محاصرہ کر لیا اور اس کی حد درجہ اہانت کی اور ملک صالح نجم الدین ایوب دیار مصر سے آیا اور بڑی شان وشوکت کے ساتھ دمشق میں داخل ہوا اور اس نے دمشق کے باشندوں سے حسن سلوک کیا اور فقراء اور مساکین کو صدقات دیئے اور بعلبک' بصریٰ اور صرخد کی طرف گیا' اور انہیں ان کے حکمران عز الدین ایبک المعظمی سے حاصل کر لیا اور اسے ان کا معاوضہ دیا' پھر مظفر ومنصور ہو کر مصر واپس آ گیا اور یہ سارا واقعہ آئندہ سال میں بیان ہوگا۔

اور اس سال خلیفہ کی فوج اور تاتاریوں کے درمیان عظیم معرکہ ہوا' اللہ ان پر لعنت کرے' اور مسلمانوں نے انہیں عظیم شکست دی اور ان کی جمعیت کو پریشان کر دیا اور وہ ان کے آگے شکست کھا گئے' اور انہوں نے ان کے فریب کی ہلاکت کے خوف سے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان جب تک ترک تمہیں چھوڑے رکھیں تم بھی ترکوں کو چھوڑے رکھو۔ پر عمل کرتے ہوئے ان کا پیچھا اور تعاقب نہ کیا۔ اور اس سال بلاد خوزستان میں پہاڑ کی درز کے اندر عجیب وغریب عمارات ظاہر ہوئیں' جنہیں دیکھنے والا حیران رہ جاتا تھا' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ جنات کی تعمیرات ہیں۔ اور ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں ان کا حال بیان کیا ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ تقی الدین ابو الصلاح:

عثمان بن عبد الرحمٰن بن عثمان امام علامہ' شام کے مفتی اور محدث شہرزوری ثم الدمشقی' آپ نے بلاد مشرق سے سماع حدیث کیا اور وہاں موصل اور حرب وغیرہ میں فقہ سیکھی اور آپ کا باپ حلب کے اسدیہ میں مدرس تھا' جسے اسد الدین شیرکوہ نے وقف کیا تھا' آپ شام آئے تو آپ کا شمار کبار فضلاء میں ہوتا تھا' اور آپ نے ایک عرصہ تک قدس میں قیام کیا اور الصلاحیہ میں پڑھایا' پھر آپ وہاں سے دمشق منتقل ہو گئے اور الرواحیہ میں پڑھایا' پھر دار الحدیث اشرفیہ میں پڑھایا' اور آپ اس کے پہلے شیخ الحدیث ہیں' اور آپ ہی نے اس کے وقف کی کتاب تصنیف کی ہے' پھر آپ نے شامیہ جوانیہ میں پڑھایا اور آپ نے علوم حدیث وفقہ میں بہت سی مفید کتب تصنیف کی ہیں۔ نیز آپ نے الوسیط اور الفوائد وغیرہ پر بہت اچھے حاشیے لکھے ہیں جن کی طرف لوگ سفر کر کے آتے ہیں۔

اور آپ سلف کے طریق کے مطابق دیندار' درویش' متقی اور عابد شخص تھے' جیسا کہ اکثر متاخر محدثین کا طریق ہے۔ نیز اس کے ساتھ آپ کو بہت سے فنون میں کمال حاصل تھا اور آپ ہمیشہ اچھے طریق پر قائم رہے' حتیٰ کہ دار الحدیث اشرفیہ میں آپ کے گھ

Marfat.com

میں آپ کی وفات ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ھ کو بدھ کی رات ہوئی' اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور باب الفرج کے اندر تک لوگوں نے آپ کی مشایعت کی اور ان کے لیے باہر نکلنا ممکن نہ تھا' کیونکہ باہر سے خوارزمیوں نے محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اور قبرستان صوفیاء تک تقریباً بس آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے۔ تغمده الله برحمته

اور قاضی شمس الدین ابن خلکان نے آپ کی تعریف کی ہے اور آپ اس کے شیوخ میں سے ہیں۔ السبط نے بیان کیا ہے کہ شیخ تقی الدین نے اپنے یہ اشعار مجھے سنائے۔

''چار واوات[1] سے احتیاط کر وہ موتیں ہیں' وصیت' ودیعت' وکالت' وقوف کی واؤ سے''۔

اور ابن خلکان نے آپ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خواب میں مجھے ان کلمات کا الہام ہوا کہ جہاں تک تجھ سے ہوسکتا ہے سوال سے دور رہ بلاشبہ ہر روز کے لیے نیا رزق ہے اور جستجو میں اصرار کرنا حسن کو برباد کر دیتا ہے اور غم زدہ سے حسن سلوک کرنا بہت اچھا ہے' اور بسا اوقات تنگی آداب الٰہی کی ایک نوع ہوتی ہے اور نصیبے' مراتب ہیں اور کسی پھل کے پکنے سے قبل اس کی طرف جلدی نہ کر بلاشبہ تو اس کی وقت پر اسے حاصل کرے گا' اور اپنی ضروریات میں جلدی نہ کر اس سے تیرا دل تنگ پڑ جائے گا اور ناامیدی تجھے ڈھانپ لے گی۔

حافظ ابن النجار مؤلف تاریخ:

محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن ابن النجار' ابوعبداللہ بغدادی' آپ بہت بڑے حافظ تھے' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور شرق وغرب میں سفر کیے آپ کی پیدائش ۵۷۳ھ میں ہوئی آپ نے پندرہ سال کی عمر میں اپنی کتاب تاریخ اور قراءت کو لکھنا شروع کیا اور خود بھی بہت سے مشائخ کو سنایا حتیٰ کہ آپ نے تقریباً تین ہزار شیوخ سے علم حاصل کیا اور ان میں تقریباً چار سو عورتیں بھی شامل ہیں' آپ ۲۸ سال وطن سے باہر رہے' پھر بغداد آئے اور آپ نے بہت سی چیزیں اکٹھی کیں جن میں القمر المنیر فی المسند الکبیر بھی تھی' جس میں ہر صحابی کی وہ روایت موجود ہے جسے اس نے روایت کیا ہے' اور کنز الایام فی معرفۃ السنن والاحکام اور المختلف والمؤتلف' اور السابق واللاحق اور المتفق والمفترق' اور کتاب الالقاب اور نہج الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور الکافی فی اسماء الرجال وغیرہ شامل تھیں' جن میں اکثر مکمل نہ تھیں۔ اور آپ نے مدینۃ السلام کی تاریخ پر کتاب الذیل مکمل سولہ جلدوں میں لکھی ہے' اور اخبار مکہ والمدینہ وبیت المقدس بھی آپ کی تصنیف ہے اور غرر الفوائد پانچ جلدوں میں ہے' اور بہت سی چیزیں اور بھی ہیں جن کا ذکر ابن السباعی نے آپ کے حالات میں کیا ہے' اور اس نے بیان کیا ہے کہ آپ جب بغداد واپس آئے تو آپ کو مدارس میں رہائش کی پیشکش کی گئی تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا میرے پاس اتنا کچھ ہے جس نے مجھے اس سے بے نیاز کر دیا ہے' پس آپ نے ایک لونڈی خریدی اور اس کے ہاں بچے ہوئے اور آپ ایک مدت تک اپنے آپ پر اپنے بٹوے سے خرچ کرتے رہے' پھر آپ محتاج ہو گئے یہاں تک کہ جب مدرسہ مستنصریہ کی بنیاد رکھی گئی تو آپ اس کی محدثین کی جماعت میں شامل ہو گئے' پھر آپ دو ماہ بیمار رہے اور

---

[1] واوات حرف 'و' کی جمع ہے شاعر کا مطلب یہ ہے کہ چار الفاظ جن میں واؤ آتی ہے ان سے اجتناب کر۔ مترجم

Marfat.com

آپ نے ابن الساعی کو اپنے ترکہ کے بارے میں وصیت کی اور آپ کی وفات اس سال کی ۵ رشعبان کو منگل کے روز ۷۵ سال کی عمر میں ہوئی اور مدرسہ نظامیہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کے جنازہ میں بہت مخلوق جمع ہوئی اور آپ کے جنازہ کے اردگرد یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا حافظ ہے' جو حدیث سے کذب کی نفی کرتا تھا' اور آپ نے کوئی وارث نہ چھوڑا اور آپ کا ترکہ بیس دینار اور آپ کے بدن کے کپڑے تھے' آپ نے وصیت کی کہ انہیں صدقہ کر دیا جائے۔ اور آپ نے نظامیہ کی لائبریری کو کتابوں کی دو الماریاں وقف کیں جو ایک ہزار دینار کے برابر تھیں' خلیفہ مستعصم نے اسے نافذ کیا اور لوگوں نے آپ کی تعریف کی اور آپ کے بہت سے مرثیے کہے' جنہیں ابن الساعی نے آپ کے حالات کے آخر میں بیان کیا ہے۔

حافظ ضیاء الدین المقدسی:

ابن الحافظ محمد بن عبدالواحد آپ نے کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور بہت کچھ لکھا اور سفر کیا اور جمع کیا اور تصنیف کیا' اور کثیر الفوائد مفید کتابیں تالیف کیں' ان میں سے ایک کتاب الاحکام بھی ہے جسے آپ مکمل نہیں کر سکے' اور کتاب المختارۃ بھی ہے جس میں جدید علوم کا بیان ہے اور اگر یہ مکمل ہو جاتی تو حاکم کے مستدرک سے بہتر ہوتی' اور فضائل الاعمال بھی آپ کی تصنیف ہے اور اس کے علاوہ بھی اچھی کتب ہیں جو آپ کے حفظ واطلاع اور علوم حدیث میں متنا واسنادا آپ کے بہرۂ وافر پر دلالت کرتی ہیں' اور آپ بڑے عابد وزاہد' متقی اور نیک آدمی تھے' اور آپ نے مدرسہ ضیائیہ کی لائبریری کے لیے بہت سی کتب وقف کیں جنہیں آپ نے اپنے محدث اور فقیہ اصحاب پر وقف کیا اور اس کے بعد اور بھی بہت سے اوقاف لائبریری کے لیے وقف ہوئے۔

شیخ علم الدین ابوالحسن سخاوی:

علی بن محمد بن عبدالصمد بن عبدالاحد بن عبدالغالب ہمذانی' مصری' ثم دمشقی' آپ دمشق میں شیخ القراء تھے' ہزاروں لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا اور آپ نے الشاطبیؒ کو سنایا اور اس کے قصیدہ کی شرح کی اور شرح المفصل آپ کی تصنیف ہے' اور آپ کی تفاسیر اور تصانیف بہت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی مدائح بھی ہیں اور جامع دمشق میں آپ کا ایک حلقہ تھا' اور آپ ام الصالح کے قبرستان میں مشیخۃ الاقراء کے منتظم تھے اور وہیں آپ کا مسکن تھا اور وہیں آپ نے ۱۲ جمادی الآخرۃ کو ہفتہ کے روز وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

اور قاضی ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کی پیدائش ۵۵۸ھ میں ہوئی تھی اور اس نے آپ کے یہ اشعار بھی بیان کیے ہیں۔

''لوگوں نے کہا تو کل دیار حمیٰ میں آئے گا اور قافلہ ان کے گھروں میں اترے گا اور ہر وہ شخص جوان کا مطیع ہوگا ان کی ملاقات سے شاد کام ہوگا' میں نے کہا میں گنہگار ہوں' میرا حیلہ کیا ہوگا' میں کس طرح ان سے مل سکوں گا' انہوں نے کہا کیا عفو کرنا ان کا کام نہیں ہے' خصوصاً اسے جوان سے امید رکھتا ہو''۔

ربیعہ خاتون بنت ایوب:

سلطان صلاح الدین کی ہمشیرہ' آپ کے بھائی نے سب سے پہلے آپ کی شادی امیر سعد الدین مسعود بن معین الدین سے

Marfat.com

کی اور خود اس کی ہمشیرہ عصمت الدین خاتون سے نکاح کیا جو ملک نورالدین کی بیوی تھی جس نے خاتونیہ جوانیہ اور خانقاہ برانیہ کو وقف کیا ہے' پھر جب امیر سعدالدین فوت ہوگیا تو اس نے اس کا نکاح شاہ اربل ملک مظفرالدین سے کر دیا۔ اور یہ اربل میں چالیس سال سے بھی زیادہ عرصہ اس کے پاس رہی' حتیٰ کہ وہ فوت ہوگیا' پھر وہ دمشق آ گئی' اور دارالعقیقی میں رہائش پذیر ہوگئی' حتیٰ کہ اس سال اس کی وفات ہوگئی' اور اس کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی' اور قاسیون میں دفن ہوئی اور شیخہ' صالحہ' عالمہ' امۃ اللطیف بنت ناصح حنبلی اس کی خدمت میں رہتی تھی۔

اور یہ ایک فاضل عورت تھی اور اس کی تصانیف بھی ہیں' اور اسی نے قاسیون کے دامن میں حنابلہ پر مدرسہ وقف کرنے کی طرف اس کی راہنمائی کی تھی' اور امۃ اللطیف نے حنابلہ پر ایک اور مدرسہ وقف کیا جو اب تک رباط ناصری کے مشرق میں موجود ہے' پھر جب خاتون فوت ہوگئی تو عالمہ مطالبات میں پڑ گئی اور مدت تک قید رہی' پھر اسے رہا کر دیا گیا' اور شاہ حمص اشرف نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ اس کے ساتھ الرحبہ اور تل راشد کی طرف چلی گئی' پھر ۶۵۳ھ میں وفات پا گئی' اور دمشق میں اس کے بہت سے ذخائر اور قیمتی جواہر پائے گئے' جن کی قیمت املاک واوقاف کے علاوہ چھ لاکھ درہم تھی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

معین الدین الحسن بن شیخ الشیوخ:

آپ صالح نجم الدین ایوب کے وزیر تھے' اس نے آپ کو دمشق کی طرف بھیجا اور اس نے خوارزمیوں کے ساتھ پہلی بار اس کا محاصرہ کیا حتیٰ کہ اس نے اسے صالح اسماعیل کے ہاتھ سے چھین لیا' اور وہاں صالح ایوب کی طرف نائب بن کر اقامت اختیار کر لی' پھر خوارزمیوں نے صالح اسماعیل کے ساتھ مل کر اس کے خلاف مدد دی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ پھر اس سال کے رمضان کے آخری عشرہ میں آپ نے ۵۶ سال کی عمر میں وفات پائی' اور آپ نے ساڑھے چار ماہ دمشق پر امارت کی اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون میں اپنے بھائی عمادالدین کے پہلو میں دفن ہوئے۔

سیف الدین بن قلج:

اور اس سال احناف کے لیے التعلیجیہ کے وقف کرنے والے امیر سیف الدین بن قلج کی وفات ہوئی اور مدرسہ مذکورہ کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ جو دار فلوس میں ہے' اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما دے۔ اور خطیب الجبل شرف الدین عبداللہ بن الشیخ ابی عمر رحمہ اللہ اور سیف احمد بن عیسیٰ بن امام موفق الدین بن قدامہ نے بھی وفات پائی' اور اس سال امام الکلاسہ شیخ تاج الدین ابوالحسن محمد بن ابی جعفر نے بھی وفات پائی جو اپنے وقت کے مسند اور اپنے زمانے کے روایتاً اور صلاحاً شیخ الحدیث تھے' اور دو بڑے محدثین اور مفید حافظوں شرف الدین احمد بن الجوہری اور تاج الدین عبدالجلیل الابہری نے بھی وفات پائی۔

۶۴۴ھ

اس سال منصور نے خوارزمیوں کو بحیرۂ حمص کے پاس شکست دی اور صالح ایوب کے نائبین کا ہاتھ دمشق بعلبک اور بصریٰ پر مضبوط ہوگیا۔ پھر جمادی الآخرۃ میں فخرالدین بن الشیخ نے خوارزمیوں کو الصلت پر شکست دی جس نے ان کی باقی ماندہ جمعیت کو بھی پریشان کر دیا' پھر ناصر نے الکرک کا محاصرہ کر لیا اور اسے چھوڑ کر دمشق آ گیا اور ذوالقعدہ میں صالح ایوب دمشق آیا اور اس کے

Marfat.com

باشندوں سے حسن سلوک کیا اور مذکورہ شہروں کی سپرد داری لے لی اور اس نے عزالدین ایبک کے ہاتھ سے صرخد چھین کر اسے اس کا معاوضہ دیا اور الصلت کو ناصر داؤد بن معظم سے اور قلعہ الصبیبہ کو سعید بن العزیز بن العادل سے چھین لیا' اور اس کی شان بہت بلند ہو گئی' اور واپسی پر اس نے بیت المقدس کی زیارت کی اور اس کے احوال کا جائزہ لیا اور اس کی فصیلوں کو اس طرح بنانے کا حکم دیا جیسے وہ حکومتِ ناصریہ میں تھیں' اور یہ کہ خراج اور بیت المقدس سے جو غلہ جات حاصل ہوتے ہیں انہیں اس پر خرچ کیا جائے اور اگر وہ کسی چیز کا محتاج ہو تو وہ اسے اپنے پاس سے خرچ کرے گا۔

اور اس سال نصاریٰ کے پوپ کے پاس ایلچی خبر دینے آئے کہ اس نے شاہِ فرنگ ابدور کے خون کو مباح کر دیا ہے' کیونکہ اس نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے میں سہل انگاری سے کام لیا ہے اور اس نے اپنے پاس سے ایک جماعت اسے قتل کرنے کے لیے بھیجی اور جب وہ اس کے پاس پہنچے تو اس نے ان کے لیے تیاری کی اور اس نے اپنے ایک غلام کو تخت پر بٹھایا اور انہوں نے اسے بادشاہ سمجھ کر قتل کر دیا اور اس موقعہ پر ابدور نے انہیں پکڑ لیا اور انہیں قتل کرنے اور ان کی کھال کھینچنے اور ان کے چمڑوں میں توڑی بھرنے کے بعد انہیں اپنے محل کے دروازے پر صلیب دے دیا' اور جب پوپ کو یہ اطلاع ملی تو اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بہت بڑی فوج روانہ کی' اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ان کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا۔

اور اس سال مکہ میں منگل کے روز ۱۰ ربیع الآخر کو شدید آندھی چلی اور اس نے کعبہ مشرفہ کے غلاف کو گرا دیا' جو پرانا ہو چکا تھا' اسے چالیس سال سے ان سالوں میں خلیفہ کی جانب سے حج نہ ہونے کے باعث نیا غلاف نہیں پہنایا گیا تھا' جونہی ہوا تھمی' کعبہ برہنہ ہو چکا تھا اور اس سے سیاہ علامت دور ہو چکی تھی' اور یہ بنو عباس کی حکومت کے زوال کا شگون اور اس کے بعد تاتاریوں کی طرف سے ہونے والے واقعہ کا انتباہ تھا' اللہ ان پر لعنت کرے۔

پس یمن کے نائب عمر بن سول نے شیخ الحرم العفیف بن منعۃ سے کعبہ کو غلاف پہنانے کی اجازت طلب کی' اس نے کہا یہ کام صرف خلیفہ کے مال سے ہوگا' اور اس کے پاس مال نہیں ہے اور اس نے تین سو دینار قرض لیے ہیں اور اس نے سوتی کپڑے خریدے ہیں اور انہیں سیاہ رنگ دیا ہے اور اس پر پرانی دھاریاں لگائی ہیں اور اسے کعبہ کو پہنا دیا ہے' اور کعبہ ۲۱ راتیں بغیر غلاف کے رہا' اور اس سال اس لائبریری کا افتتاح ہوا جسے وزیر مؤید الدین محمد بن احمد العلقمی نے دارالوزارۃ میں بنایا تھا۔ اور وہ لائبریری نہایت خوبصورت تھی اور اس نے اس میں بہت سی فائدہ مند اور نفیس کتب رکھیں' اور شعراء نے خوبصورت قصائد و اشعار میں اس کی تعریف کی اور ذوالحجہ کے آخر میں خلیفہ مستعصم نے اپنے دو بیٹوں' ابوالعباس احمد اور ابوالفضائل عبدالرحمٰن کو غسل دیا اور اس بارے میں خوشی کی مجالس منعقد کیں جن کی مثل لمبے زمانوں سے نہیں سنی گئی' اور یہ اس زمانے میں بغداد اور اہل بغداد کی مسرتوں کی الوداعی تقریب تھی۔

اور اس سال شاہ الکرک ناصر داؤد نے امیر عمادالدین داؤد بن موسک بن حسکو کی محافظت کی اور یہ بہترین سخی امراء میں سے تھا اس نے اس کے سب اموال لے لیے اور اسے اپنے پاس الکرک میں قید کر دیا اور فخرالدین ابن الشیخ نے اس کے متعلق سفارش کی' کیونکہ وہ الکرک میں اس کا محاصرہ کیے ہوئے تھا سو اس نے اسے رہا کر دیا اور اس کے حلق میں ایک زخم ہو گیا اور اس نے اسے چیر

Marfat.com

دیا۔ اور وہ مر گیا اور حوتہ میں جعفر اور شہداء کی قبر کے پاس دفن ہوا۔

اور اس سال خوارزمیوں کے بادشاہ قبلہ برکات خان نے اس وقت وفات پائی جب اس کے اصحاب کو بحیرۂ حمص کے پاس شکست ہوئی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک منصور:

ناصر الدین ابراہیم بن ملک مجاہد اسد الدین شیرکوہ شاہ حمص نے صالح ایوب کو بعلبک کے سپرد کر دینے کے بعد دمشق میں وفات پائی اور اسے حمص لایا گیا اور سب سے پہلے اس کی آمد بستان سامہ میں ہوئی اور جب وہ بیمار ہوا تو اسے النیرب میں بستان اشرف میں الدہشتہ کی طرف لایا گیا اور وہ اس جگہ فوت ہو گیا۔

الصائن محمد بن حسان:

ابن رافع العامری الخطیب نے اس سال وفات پائی آپ مسند کا بہت سماع کرتے تھے اور آپ کی وفات قصر حجاج میں ہوئی۔

فقیہ علامہ محمد بن محمود بن عبدالمنعم:

المرامی الحنبلی' آپ فاضل اور صاحب فنون تھے' ابوشامہ نے آپ کی تعریف کی ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے پہلے آپ کی صحبت اختیار کی اور آپ نے اپنے بعد حنابلہ میں دمشق میں اپنا مثل نہیں چھوڑا اور جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ضیاء عبدالرحمٰن الغماری:

المالکی' آپ نے شیخ ابوعمر ابن الحاجب کے کاموں کو اس وقت سنبھالا جب وہ ۶۳۸ھ میں دمشق سے باہر گئے' اور آپ ان کے حلقہ میں بیٹھے اور آپ نے زاویہ مالکیہ میں ان کی جگہ پڑھایا اور فقیہ تاج الدین اسماعیل بن جمیل نے حلب میں پڑھایا اور آپ فاضل' دیندار اور سلیم الصدر آدمی تھے۔

۶۴۵ھ

اس سال سلطان صالح نجم الدین ایوب بن کامل شام سے دیار مصر کو واپس آیا اور راستے میں بیت المقدس کی زیارت کی اور وہاں کے باشندوں میں بہت اموال تقسیم کیے اور اس کی فصیلوں کو دوبارہ اسی طرح تعمیر کرنے کا حکم دیا' جیسا کہ اس کے باپ کے چچا ملک ناصر فاتح المقدس کے زمانے میں تھیں۔ اور فرنگیوں کے محاصرہ کے لیے فوجیں آ گئیں اور انہوں نے ۱۰ر صفر کو طبریہ اور جمادی الآخرۃ کے آخر میں عسقلان فتح کر لیا۔ اور رجب میں خطیب عماد الدین داؤد بن خطیب بیت الابار کو جامع اموی کی خطابت اور الغزالیہ کی تدریس سے معزول کر دیا گیا اور اس کام پر قاضی عماد الدین بن عبدالکریم بن الحرستانی کو مقرر کیا گیا' جو ابن الصلاح کے

Marfat.com

بعد' شیخ دارالحدیث تھے۔

اوراس سال صالح ایوب نے اعیانِ دماشقہ کی ایک جماعت کوجن پر صالح اسماعیل کی مدد کرنے کا اتہام تھا' تلاش کرنے کے لیے آدمی بھیجے ان مطلوبہ اشخاص میں قاضی محی الدین ابن الزکی' بنومصری ابن العماد الکاتب' صالح اسماعیل کا غلام حلیمی اور والی بصریٰ شہاب غازی شامل تھے' پس جب وہ مصر پہنچے تو انہیں کوئی سزا نہ دی گئی' اور نہ ان کی اہانت ہوئی' بلکہ اس نے بعض کو خلعت دیئے اور انہیں کی مرضی سے باعزت طور پر چھوڑ دیا گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

حسین بن حسین بن علی:

ابن حمزۃ العلوی الحسینی' ابوعبداللہ الافساسی' یہ قطب الدین کا نقیب تھا اور اصلاً کوفی تھا' اس نے بغداد میں اقامت اختیار کی اور نقابت سنبھالی' پھر کوفہ میں قید ہوگیا' اور یہ فاضل ادیب اور زبردست شاعر تھا' ابن الساعی نے آپ کے بہت سے اشعار بیان کیے ہیں۔

الشلوبین نحوی:

عمر بن محمد بن عبداللہ ازدی' ابوعلی اندلسی اشبیلی جوالشلوبین کے نام سے مشہور ہے اور اندلسی زبان میں الشلوبین سرخ وسفید کو کہتے ہیں' ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ پر ائمہ کا خاتمہ ہوگیا ہے' اور آپ میں غفلت پائی جاتی تھی۔ اور ابن خلکان نے آپ کے اشعار اور تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے جن میں شرح الجزولیۃ اور کتاب التولیۃ بھی شامل ہے اور اس نے آپ کی وفات اس سال میں بیان کی ہے اور آپ ۸۰ سال سے زیادہ عمر کے تھے۔ رحمہ اللہ وعفا عنہ

شیخ علی المعروف بالحریری:

اصلاً یہ بسر' بستی کا ہے جو ذرع کے مشرق میں واقع ہے' اور یہ مدت تک دمشق میں قیام کر کے ریشم بنانے کا کام کرتا رہا پھر اس نے یہ کام چھوڑ دیا اور شیخ علی المغربل کے ہاتھ پر فقیری کرنے لگا اور اس نے اپنے لیے صافے کی چوٹی پر ایک زادیہ بنایا' اور اس سے ایسے افعال سرزد ہوئے جن پر فقہاء نے' جیسے شیخ عزالدین بن عبدالسلام' شیخ تقی الدین ابن الصلاح اور شیخ مالکیہ ابوعمرو بن الحاجب وغیرہ نے اسے ملامت کی اور اشرفی حکومت کے زمانے میں اسے قلعہ غرقا میں دوسال تک قید رکھا گیا' پھر صالح اسماعیل نے اسے رہا کیا اور اس پر شرط عائد کی کہ وہ دمشق میں قیام نہ کرے۔ پس وہ ایک عرصہ تک اپنی بستی بسر میں رہا' حتیٰ کہ اس سال اس کی وفات ہوگئی۔

شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے الذیل میں بیان کیا ہے کہ اسی طرح رمضان میں شیخ علی نے جو حریری کے نام سے مشہور ہے بسر بستی میں اپنے زادیہ میں وفات پائی اور وہ دمشق آیا کرتا تھا اور فقراء کی ایک جماعت نے اس کی پیروی کی اور وہ اصحاب الحریری کے نام سے مشہور ہیں' یہ لوگ شریعت کے منافی کام کرتے ہیں اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی برا ہے' ہاں جو اللہ کی طرف رجوع

Marfat.com

کرے اس کی بات الگ ہے' یہ حریری امور شریعت سے استہزاء کرتا تھا' اور فاسقوں اور فاحشیوں کے شعائر کا اظہار کر کے امور شریعت کی حقارت کرتا تھا' اور اس کی وجہ سے دمشق کے بڑے بڑے آدمیوں کے بچوں کی ایک بڑی جماعت خراب ہوگئی' اور انہوں نے اس کے اصحاب کا لباس اختیار کرلیا' اور اس وجہ سے اس کی پیروی کی کہ یہ بے حیا تھا' اور یہ ہمیشہ اپنی مجلس میں رقص وسرود اور امردوں کو جمع کرتا اور کسی کے فعل پر اسے ملامت نہ کرتا اور نماز کو ترک کرتا اور زیادہ اخراجات کرتا اس نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور بگاڑ دیا اور علماء شریعت کی ایک جماعت نے کئی بار اس کے قتل کا فتوی دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے راحت دی' یہ لفظ بہ لفظ اس کی عبارت ہے۔

امیر عزالدین ایبک واقف العزیہ:

استاذ دارالمعظم' آپ بزرگ' سخی' عقلاء میں سے تھے معظم نے آپ کو صرخد پر نائب مقرر کیا' اور آپ سے ترقی' کفایت اور راست روی کا ظہور ہوا اور آپ نے العزیتین' الجوانیہ اور البرانیہ کو وقف کیا اور جب صالح ایوب نے آپ سے صرخد کو لے لیا تو اس نے آپ کو اس کا معاوضہ دیا اور آپ نے دمشق میں اقامت اختیار کی' پھر آپ کے خلاف چغلی کی گئی' کیونکہ آپ صالح اسماعیل سے خط وکتابت کرتے تھے' پس آپ کی اور آپ کے اموال وذخائر کی نگرانی کی گئی' اور آپ بیمار ہوگئے اور زمین پر گر پڑے' اور کہنے لگے یہ میری آخری ملاقات ہے اور مرنے تک آپ نے بات نہیں کی اور آپ کو مصر کے باب النصر میں دفن کیا گیا' پھر آپ کو آپ کی قبر میں جو الوراقہ کے اوپر ہے اس میں منتقل کیا گیا' اور السبط نے آپ کی تاریخ وفات ۶۴۷ھ میں بیان کی ہے۔ واللہ اعلم

شہاب غازی بن عادل:

میافارقین' خلاط اور دیگر شہروں کا بادشاہ' یہ بنی ایوب کے عقلاء اور فضلاء میں سے تھا اور ان میں سے دیندار تھا۔ اور اس نے کہا ہے۔

''اور زمانے کے عجائبات میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ تو زمین پر بیٹھا ہے اور چل بھی رہا ہے اور تیرا یہ چلنا کشتی کے لوگوں کو لے کر چلنے کی طرح ہے وہ بیٹھے ہوتے ہیں اور بڑی ناقہ اڑ رہی ہوتی ہے''۔

۶۴۶ھ

اس سال سلطان صالح نجم الدین دیار مصر سے دمشق آیا اور اس نے فوجیں اور منجانیق حمص کی طرف بھیجیں اس لیے کہ دمشق کے حکمران ملک اشرف بن موسیٰ بن منصور بن اسد الدین نے تل باشر کے ساتھ اس کا تبادلہ کیا تھا' جو حلب کے حکمران یوسف بن العزیز کی ملکیت تھا' اور جب حلبیوں کو دمشقہ کے خروج کی اطلاع ملی تو وہ بھی بہت بڑے جرار لشکر کے ساتھ حمص کو ان سے بچانے کے لیے باہر نکلے' اتفاق سے شیخ نجم الدین بادزائی' بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے مدرس رسالہ میں موجود تھے انہوں نے فریقین کے درمیان صلح کروادی اور دونوں پارٹیوں کو اپنے اپنے ٹھکانے کی طرف واپس کر دیا۔

اور اس سال ایک ترکی نوجوان غلام نے اپنے آقا کے نوجوان بچے کو اس لیے قتل کر دیا کہ اس نے اسے اپنے ساتھ اس برائی کے کرنے سے روک دیا تھا' جس کا وہ ارادہ کیے ہوئے تھا' پس اس غلام کو میخیں ٹھونک کر صلیب دیا گیا اور وہ نوجوان بڑا حسین تھا' اور

Marfat.com

لوگوں نے اس کے چھوٹا ہونے' مظلوم ہونے اور حسین ہونے کا بہت غم کیا اور اس کے بارے میں قصائد نظم کیے' اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے بھی الذیل میں اس کے متعلق نظم لکھی ہے اور اس کے واقعہ کو بڑا طول دیا ہے۔

اور اس سال دمشق کے سوق الدقیق میں پرانا رومی پل گر گیا جو قصر ام حکیم کے پاس تھا' اور اس کی وجہ سے بہت سے مکانات اور دکانیں منہدم ہو گئیں اور اس کا سقوط دن کو ہوا' اور ۲۵ رجب کو اتوار کی شب کو مشرقی مینار میں آگ لگ گئی اور اس کے اندر سب کچھ جل گیا اور اس کی سیڑھیاں پتلی لکڑی کی تھیں' اور وہاں جو لوگوں کی بہت سی امانتیں تھیں تباہ ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے جامع کو بچا لیا اور کچھ دنوں کے بعد سلطان دمشق آیا اور اس نے اسے دوبارہ اسی طرح تعمیر کرنے کا حکم دے دیا۔ میں کہتا ہوں' پھر وہ جل گیا اور ۷۴۰ھ کے بعد کلیتہً گر گیا اور اسے دوبارہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت طریق پر تعمیر کر دیا گیا۔ اور اس وقت سے دمشق میں سفید مشرقی مینار قائم ہے' جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول اس پر ہوگا' اس کی تفصیل اور بیان اپنے موقع پر آئے گا۔ ان شاء اللہ

پھر سلطان صالح ایوب بیمار ہو کر پالکی میں دیار مصر کو واپس آیا اور وہ بوجھل اور قریب المرگ ہو چکا تھا' اور اسے اپنے بھائی عادل ابی بکر بن کامل کے قتل نے جو اپنے باپ کے بعد دیار مصر کا بادشاہ تھا' اپنے آپ سے غافل کر دیا تھا' اور جس سال وہ مصر پر غالب آیا اس نے اسے قید کر دیا تھا' اور جب اس سال کا شوال آیا تو اس نے اس کا گلا گھونٹ دینے کا حکم دے دیا اور شمس الدولہ کے قبرستان میں اس کا گلا گھونٹ دیا گیا' اور اس کے بعد وہ صرف آئندہ سال کے شعبان کے نصف تک برے حال اور شدید مرض میں زندہ رہا' پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں خلق وامر ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

فضل الدین الخونجی:

اس سال دیار مصر کے قاضی القضاۃ فضل الدین الخونجی جو یکتا فلاسفر اور منطقی تھے' نے وفات پائی' اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے احکام میں نہایت اچھی روش کے حامل تھے' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ کئی لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے۔

علی بن یحییٰ جمال الدین ابوالحسن المحرمی:

آپ نوجوان' فاضل' ادیب' ماہر شاعر تھے' آپ نے ایک مختصر کتاب تصنیف کی ہے' جو ریاضی' عقل اور خواہشات کی مذمت کے بارے میں بہت سے فنون کی جامع ہے اور آپ نے اس کا نام نتائج الافکار رکھا ہے' آپ نے اس میں فلاسفرانہ اقوال بیان کیے ہیں۔

سلطان' متبوع امام ہے اور دین مشروع ہے اگر وہ ظلم کرے تو حکام اس کے ظلم کی وجہ سے ظلم کرتے ہیں اور اگر وہ عدل کرے تو کوئی اپنے فیصلے میں ظلم نہیں کرتا' اور اللہ جسے اپنی زمین اور شہروں میں طاقت بخشے اور اپنی مخلوق اور بندوں پر امین بنا لے اور اس کے ہاتھ اور اقتدار کو پھیلائے اور اس کے مقام اور مرتبہ کو بلند کرے' وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ وہ امانت کو ادا کرے اور

Marfat.com

اخلاص کے ساتھ دینداری کو اختیار کرے اور باطن کو خوبصورت بنائے اور سیرت کو اچھا بنائے اور عدل کو اپنی معہود عادت بنائے اور ہر اس کی مقصود غرض ہو' ظلم' قدم کو پھسلا دیتا ہے اور نعمتوں کو دور کر دیتا ہے اور فقر لاتا ہے اور قوموں کو تباہ کرتا ہے۔

نیز آپ نے فرمایا طبیب کا معارضہ تعذیب کو واجب کرتا ہے' کئی حیلے قبیلے سے زیادہ نفع مند ہوتے ہیں' زیادہ غضب والا کمزور ہوتا ہے اور خیانت کرنے والا علیحدہ ہو جاتا ہے۔ فلاسفروں کے دل نگاہوں سے اسرار کو دیکھ لیتے ہیں' تو اپنے بھائی کی امارت میں ایسے خوش رہ جیسے تو اس کی محبت کا خیال رکھتا ہے' تواضع بلندی کی شکارگاہ ہے' حسن ظن کیا اچھا ہے اگر اس میں عجز نہ ہو' اور بدظنی کیا بری ہے اگر اس میں دانشمندی نہ ہو' اور آپ نے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک خادم نے گناہ کیا اور حضرت ابن عمرؓ نے اس کے گناہ پر اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا اے میرے آقا! کیا آپ کا کوئی ایسا گناہ ہے جس کے بارے میں آپ اللہ سے ڈرتے ہوں؟ آپ نے فرمایا بے شک' اس نے کہا' اس نے آپ کو مہلت دی ہے آپ مجھے کیوں مہلت نہیں دیتے' پھر غلام نے دوبارہ گناہ کیا تو آپ نے اسے سزا دینی چاہی تو اس نے پھر اسی قسم کی بات کہی تو آپ نے اسے معاف کر دیا' پھر اس نے تیسری بار گناہ کیا تو آپ نے اسے سزا دی اور وہ بات نہیں کرتا تھا' حضرت ابن عمرؓ نے اسے کہا جس طرح تو نے پہلے دو بار بات کی تھی اب کیوں نہیں کرتا؟ اس نے کہا اپنے تکرار جرم کے ساتھ آپ کے حلم سے حیا آتی ہے' تو حضرت ابن عمرؓ رو پڑے اور فرمایا میں اپنے رب سے حیا کرنے کا زیادہ سزاوار ہوں' تو خدا تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر آزاد ہے اور آپ نے خلیفہ کی مدح میں یہ اشعار کہے ہیں۔

"اے وہ ذات کہ جب بادل اپنے پانی کا بخل کرتے ہیں تو اس کے دونوں ہاتھ مخلوق پر سونا برساتے ہیں' اے حاتم کو بخیل بنا دینے والے تو نے کسریٰ پر ظلم کیا ہے اور امیدوار تیری طرف سجدہ کرنے لگے ہیں"۔

ابن السائی نے آپ کے بہت سے عمدہ اشعار کو بیان کیا ہے۔

شیخ ابوعمرو بن الحاجب:

المالکی' عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس الردینی ثم المصری علامہ ابوعمرو شیخ المالکیہ' آپ کا باپ امیر عزالدین موسک صلاحی کا ساتھی تھا۔ اس نے علم میں اشتغال کیا اور قرأت کو پڑھا اور نحو کو انتہائی فصیح و بلیغ تحریر میں لکھا' اور فقہ سیکھی اور اپنے اہل زمانہ کے سردار بن گئے' پھر بہت سے علوم میں جیسے اصول و فروع عربی' تصریف' عروض اور تفسیر وغیرہ میں سرخیل ہو گئے' اور آپ نے دمشق کو وطن بنایا اور وہیں جامع مسجد میں مالکیہ کے لیے درس دیا' حتیٰ کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام کے ساتھ ۶۳۸ھ میں مصر کا خروج ہوا اور دونوں دیار مصر کو گئے' حتیٰ کہ اس سال اسکندریہ میں شیخ ابوعمر کی وفات ہو گئی' اور اس قبرستان میں دفن ہوئے جو قرافہ اور شہر کے درمیان ہے۔

شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ طبعاً ائمہ سے زیادہ ذہین تھے۔ اور ثقہ' حجت' متواضع' عفیف' کثیر الحیاء' علم اور اہل علم کے محب تھے' علم کو پھیلانے والے' تکلیف کو برداشت کرنے والے' مصائب پر صبر کرنے والے تھے' آپ کئی بار دمشق آئے آخری بار ۶۱۷ھ میں آئے اور وہاں آپ نے مالکیہ کے مدرس اور علم قرأت اور علم عربی کے مستفیدین کے لیے' شیخ

Marfat.com

بن کر قیام کیا اور آپ علم وعمل میں ارکان دین میں سے ایک رکن' علوم میں یکتا اور مالک بن انس رحمہ اللہ کے مذہب کے ماہر تھے اور ابن خلکان نے آپ کی بہت تعریف کی ہے اور بیان کیا ہے کہ آپ ان کے پاس ادائے شہادت کے لیے اس وقت آئے جب آپ مصر میں نائب عدالت تھے' اور انہوں نے آپ سے مسئلہ اعتراض الشرط علی الشرط کے بارے میں دریافت کیا' مثلاً جب وہ کہے کہ اگر تو نے کھایا اگر تو نے پیا تو تجھے طلاق ہوگئی' اور جب اس نے پہلی بار پیا تو طلاق کیوں نہ ہوگی؟ اور آپ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق بڑے سکون سے جواب دیا۔ میں کہتا ہوں آپ کی مختصر فی الفقہ' مختصرات میں سب سے بہتر ہے' آپ نے اس میں ابن شاش کے فوائد کو مرتب کیا ہے' اور آپ کی مختصر فی الفقہ سیف الدین آمدی کی فوائد الاحکام کے عام فوائد پوری طرح بیان ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے اسے حفظ کیا ہے اور میں نے کلام کے بارے میں پمفلٹ جمع کیے ہیں اور اسے میں نے احادیث نبوی کے مطابق لکھا ہے اور آپ نے المفصل کی شرح اور عربی زبان کے بارے میں نوٹس اور نحو کے بارے میں مشہور مقدمہ لکھا ہے' اور اس میں آپ نے زمخشری کی المفصل کا اختصار اور اس کی شرح کی ہے' اور اسی طرح دوسروں نے بھی اس کی شرح کی ہے' اور آپ کی التصریف اور اس کی شرح بھی کی ہے اور عروض کی کتاب بھی الشاطبیہ کے وزن پر ہے۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ

۶۴۷ھ

اس سال ملک صالح ایوب کی وفات ہوئی اور اس کا بیٹا توران شاہ قتل ہوگیا اور المعز عز الدین ایبک ترکمانی کو حاکم مقرر کیا اور ۴ رمحرم سوموار کو ملک صالح دمشق سے پالکی میں دیار مصر گیا اور دمشق میں اعلان کیا گیا کہ جس کی ہمارے پاس کوئی چیز ہو وہ آجائے پس قلعہ میں بہت سی مخلوق جمع ہوگئی اور ان کے اموال ان کو دیئے گئے' اور ۱۰ رصفر کو اس کا نائب امیر جمال الدین بن یغمور جو صالح ایوب کی طرف سے تھا' دمشق آیا اور درب الشعارین میں باب الجابیہ کے اندر اترا اور جمادی الآخرۃ میں نائب نے باب البرید کے وسط میں نئی دوکانوں کے گرانے کا حکم دے دیا۔ اور اس نے حکم دیا۔ کہ ان میں سے کوئی دکان باقی نہ رہے سوائے ان دوکانوں کے جو دونوں جانب الخیاطین کی قبلی اور شامی جانب ہیں اور جو وسط میں ہیں انہیں گرا دیا جائے' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ عادل نے انہیں گرا دیا تھا' پھر انہیں دوبارہ بنا دیا گیا' پھر ابن یغمور نے انہیں گرا دیا اور امید ہے کہ وہ اسی طرح رہیں گی۔

اور اس سال ناصر داؤد الکرک سے حلب گیا اور صالح ایوب نے اپنے دمشق کے نائب جمال الدین بن یغمور کو پیغام بھیجا کہ وہ دار اسامہ کو جو دمشق میں ناصر کی طرف منسوب ہے گرا دے' اور اس باغ کو جو قابون میں ہے اور وہ بستان القصر ہے اسے برباد کر دے اور اس کے درختوں کو اکھاڑ دے اور محل کو گرا دے۔ اور صالح ایوب نے امجد حسن بن ناصر سے الکرک کی سپرداری لے لی' اور معظم کے گھر کے جو لوگ وہاں موجود تھے انہیں نکال دیا' اور اس کے ذخائر واموال پر قبضہ کر لیا' اس میں ایک کروڑ دینار کا سونا تھا اور صالح نے اس امجد کو اچھی جاگیر دی۔ اور اس سال بغداد میں پانی چڑھ گیا' حتیٰ کہ اس نے بہت سے محلات اور مشہور گھروں کو تباہ کر دیا اور اس کی وجہ سے اکثر جوامع میں سوائے تین جوامع کے اکٹھا ہونا مشکل ہوگیا اور خلفاء کی ایک جماعت کے تابوت الرصافہ کے علاقے کی طرف اس خوف کی وجہ سے منتقل کیے گئے کہ ان کے محلات غرق نہ ہو جائیں' ان میں المقتصد بن امیر ابی احمد المتوکل بھی تھا اور یہ اس کے دفن کے تین سو پچاس سال سے زائد عرصہ بعد ہوا' اسی طرح اس کے بیٹے المکتفی اور المقتضی بن المقتدر باللہ رحمہم اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کو بھی منتقل کیا گیا۔

اور اس سال فرنگیوں نے دمیاط پر حملہ کیا اور اس میں جو سپاہی اور عوام تھے وہ بھاگ گئے اور فرنگی سرحد پر غالب آ گئے اور انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا اور یہ اس سال کے ربیع الاوّل میں ہوا' پس خیمہ زن سلطان تمام فوج کے ساتھ دشمن کے سامنے کھڑا ہو گیا اور فرنگیوں میں جو لوگ بھاگ گئے تھے انہیں پھانسی دے دی اور انہیں صبر کے ترک کرنے پر ملامت کی تا کہ وہ اللہ سے ڈریں اور اپنے دشمنوں کو ڈرائیں۔ اور مرض بڑھ گیا اور سلطان کی حالت بہت خراب ہو گئی' اور جب ۱۵ رشعبان کی رات آئی تو وہ منصورہ میں فوت ہو گیا اور اس کی لونڈی ام خلیل نے جسے شجرۃ الدر کہا جاتا تھا' اس کی موت کو پوشیدہ رکھا اور ظاہر کیا کہ وہ قریب المرگ مریض ہے اس تک پہنچا نہیں جا سکتا' اور اس نے بڑے بڑے امراء کو بتایا اور انہوں نے اس کے بیٹے ملک معظم نور انشاء کو جو کیفا کے قلعہ میں تھا پیغام بھیجا اور انہوں نے جلدی سے اسے ان کی طرف آگے کیا اور یہ اکابر امراء کے اشارے سے ہوا' جن میں فخر الدین شیخ بھی شامل تھا' اور جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اور سب نے اس کی بیعت کر لی اور وہ شاہی فوجوں کے ساتھ گیا اور فرنگیوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی اور اس نے ان میں سے تیس لاکھ آدمیوں کو قتل کر دیا اور یہ واقعہ آنے والے سال کے آغاز میں ہوا' پھر انہوں نے اس کی حکومت کے دو ماہ بعد قتل کر دیا۔ اسے ایک امیر عز الدین ایبک ترکمانی نے مارا' اس نے اس کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کی بعض انگلیاں کاٹ دیں تو وہ ایک چوبی محل کی طرف بھاگ گیا جو خیمہ گاہ میں تھا' اور انہوں نے اس میں اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے اس سمیت آگ لگا دی اور وہ اپنے دروازے سے خلیفہ کے ایلچی کی پناہ لینے نکلا مگر انہوں نے اس کی بات کو قبول نہ کیا اور وہ نیل کی طرف بھاگ گیا اور اس میں ڈوب گیا' پھر باہر نکلا اور اسے بری طرح قتل کر دیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے پاؤں سے اسے روندا اور اسے مردار کی طرح دفن کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور جن لوگوں نے اسے مارا ان میں سے بندقداری نے اس کے کندھے پر تلوار ماری اور تلوار اس کی دوسری بغل کے نیچے سے نکل گئی اور وہ فریاد کر رہا تھا اور اس کی فریاد سنی نہیں جا رہی تھی۔

اس سال میں قتل ہونے والے اعیان

فخر الدین یوسف بن الشیخ بن حمویہ:

آپ فاضل' دیندار بارعب' باوقار' حکومت کے سزاوار تھے اور امراء آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے' اور اگر آپ صالح کے بعد اپنی بیعت کی طرف دعوت دیتے تو آپ کے بارے میں دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے لیکن آپ بنی ایوب کی حمایت کی وجہ سے یہ رائے نہ رکھتے تھے' فرنگیوں میں سے الداویہ نے آپ کو معظم نوران شاہ کے مصر آنے سے قبل ذوالقعدہ میں قتل کر دیا اور آپ کے اموال وذخائر اور گھوڑے لوٹ لیے گئے' اور آپ کا گھر گرا دیا گیا اور انہوں نے ہر ناروا کام کیا' حالانکہ امراء میں سے جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے آپ کی جد درجہ تعظیم کرتے تھے' آپ کے اشعار میں یہ اشعار بھی ہیں۔

"میں نے چھٹنے میں اپنے نفس کی خواہش کی نافرمانی کی اور جب زمانے نے مجھے بڑھاپے کا تیر مارا تو میں نے قضیہ

Marfat.com

کے برعکس خواہش کی پیروی کی' کاش میں بڑا پیدا ہوتا' پھر میں چھٹپنے کی طرف واپس آتا''۔

۶۴۸ھ

۳ رمحرم بدھ کے روز' معظم نوران شاہ نے فرنگیوں کو دمیاط کی سرحد پر شکست دی اور اس نے ان کے ۳۰ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور بعض نے ایک لاکھ بیان کیے ہیں اور انہوں نے بہت سی غنیمت حاصل کی' پھر اس نے امراء کی اس جماعت کو قتل کیا جنہیں قیدی بنایا گیا تھا اور اسیروں میں ملک الفرنسیس اور اس کا بھائی بھی تھا' اور ملک الفرنسیس کا جبہ دمشق کی جانب بھیجا گیا جسے اس کے نائب نے جلوس کے روز پہنا اور وہ سقرلاط سے بنا تھا' جس کے نیچے سنجاب کی پوستین تھی' اور اس بارے میں شعراء کی ایک جماعت نے خوشی سے اشعار سنائے اور فقراء مریم کے گرجا میں داخل ہو گئے' اور وہاں انہوں نے خوشی منائی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ پر فتح دی تھی' اور قریب تھا کہ وہ اسے گرا دیں' اور بعلبک کے نصاریٰ اس وقت خوش ہوئے تھے' جب نصاریٰ نے دمیاط پر قبضہ کر لیا تھا اور جب انہیں یہ شکست ہوئی تو ان کے چہرے سیاہ ہو گئے' اور نائب شہر نے پیغام بھیجا تو وہ دیوانے ہو گئے اور اس نے یہود کو حکم دیا تو انہوں نے انہیں تھپڑ مارے۔ پھر محرم کا مہینہ نہیں گزرا کہ امراء نے اپنے استاذ کے بیٹے نوران شاہ کو قتل کر دیا' اور اسے نیل کی دوسری جانب دفن کر دیا۔

بنی ایوب کے بعد المعز عزالدین ایبک ترکمانی کا مصر کا بادشاہ بننا:

جب بحری امراء اور دیگر صالحیہ نے اپنے معظم استاذ غیاث الدین توران شاہ بن صالح ایوب بن کامل بن عادل ابی بکر نجم الدین ایوب کے بیٹے کو قتل کر دیا' اور اپنے باپ کے بعد اس کی حکومت دو ماہ رہی' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور جب قتل کے ذریعے اس کا معاملہ منفصل ہو گیا' تو انہوں نے آپس میں اعلان کیا کہ کوئی حرج نہیں' اور انہوں نے اپنے میں سے امیر عزالدین ایبک ترکمانی کو بلایا اور اسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور اس کی بیعت کر لی اور اسے الملک المعز کا لقب دیا اور قاہرہ کی طرف گئے پھر پانچ دن کے بعد انہوں نے بنی ایوب کے ایک دس سالہ بچے ملک اشرف مظفر الدین موسیٰ بن ناصر یوسف ابن المسعود قسیس بن کامل کو اپنا بادشاہ کھڑا کر لیا۔ اور انہوں نے المعز کو اس کا اتالیق بنا دیا' پس سکہ اور خطبہ دونوں کے درمیان درمیان تھا' اور انہوں نے اس بارے میں امرائے شام سے خط وکتابت کی مگر شام میں ان کی حکومت مکمل نہ ہوئی' بلکہ وہ ان کے ہاتھوں سے نکل گئی' اور صرف دیار مصر پر ان کی حکومت قائم ہوئی' اور یہ سب کچھ خاتون شجرۃ الدر ام خلیل کے حکم سے ہوا' جو صالح ایوب کی چہیتی لونڈی تھی' سو اس نے المعز سے نکاح کر لیا اور سکہ اور خطبہ شجرۃ الدر کا ہوتا تھا' اور مصر اور اس کے مضافات میں جمعہ کے ایام میں منابر پر اس کے لیے دعا ہوتی تھی اسی طرح سکہ اس کے نام ام خلیل پر ڈھالا جاتا تھا۔

اور المعز سے تین ماہ قبل شاہی فرامین اور مہروں پر اس کے خط اور اس کے نام کی علامت لگائی جاتی تھی' پھر نوبت بایں جا رسید کہ وہ ذلت اور قتل تک پہنچی جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔

شاہ حلب ناصر بن العزیز بن الظاہر کا دمشق پر قبضہ کرنا:

جب دیار مصر میں معظم توران شاہ بن صالح ایوب کے امراء کے قتل کا واقعہ ہوا تو حلب کے باشندے اپنے استاد کے بیٹے

Marfat.com

ناصر یوسف بن العزیز محمد بن الظاہر غازی بن ناصر یوسف فاتح بیت المقدس اور ملوک بنی ایوب میں سے' جوان کے پاس تھے' کے ساتھ گئے' جن میں صالح اسماعیل بن عادل بھی تھا اور وہ موجودہ لوگوں میں سے' عمر' تعدد' حرمت اور ریاست کے لحاظ سے حکومت کا سب سے بڑا سزاوار تھا' اور ان میں ناصر داؤد بن معظم بن عادل اور اشرف موسیٰ بن منصور ابراہیم بن اسد الدین شیرکوہ شاہِ حمص وغیرہ بھی شامل تھے' پس وہ دمشق آئے اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر کے اس پر جلد ہی قبضہ کر لیا اور الکرک اور الشوبک ملک مغیث عمر بن عادل کے ساتھ ان کے لیے نا قابل حصول بن گئے' وہ ان دونوں پر اس فتنہ میں متغلب ہوا تھا' جس وقت معظم تورانشاہ قتل ہوا تھا' پس مصریوں نے اسے طلب کیا تا کہ وہ اسے اپنا بادشاہ بنا لیں اور وہ اس مصیبت سے ڈر گیا' جو اس کے دو عمزادوں پر نازل ہوئی تھی' سو وہ ان کے پاس نہ گیا اور جب حلبیوں کا ہاتھ دمشق اور اس کے مضافات پر مضبوط ہو گیا تو ناصر قلعہ میں بیٹھا اور اس نے لوگوں کے دلوں کو خوش کیا پھر وہ غزہ کی طرف گئے تا کہ دیار مصر کی سپر دداری لے لیں۔ اور مصری فوج ان کے مقابلے میں نکلی اور انہوں نے ان کے ساتھ شدید قتال کیا' پہلے پہل تو مصریوں نے شکست دی اس لیے کہ اس نے وہاں ناصر کے لیے خطبہ دیا تھا' پھر شامیوں کو شکست دی گئی' اور ان کے اعیان میں سے بہت سے لوگوں کو انہوں نے قیدی بنا لیا اور فوج سے صالح اسماعیل گم ہو گیا۔ اور اس موقعہ پر شیخ ابو شامہ نے کسی کے یہ اشعار ہمیں سنائے ہیں۔

''اسماعیل نے ہمارے اموال کو ضائع کر دیا ہے اور گھر کو کسی مطلب کے بغیر گرا دیا ہے اور وہ جلق سے چلا گیا ہے اور یہ اس شخص کی جزا ہے جس نے لوگوں کو محتاج کیا ہے' اور خود بھی غنی نہیں ہوا''۔

قبرستانِ صالح کا وقف کرنے والا صالح اسماعیل:

صالح رحمہ اللہ ایک عاقل اور دانا بادشاہ تھا اس کے حالات نے بڑے پلٹے کھائے' اور اشرف نے اپنے بعد دمشق کے بارے میں اس کے لیے وصیت کی تھی اور وہ کئی ماہ تک اس پر قابض رہا' پھر اس کے بھائی کامل نے اسے اس سے چھین لیا' پھر اس نے مکر و فریب سے صالح ایوب کے ہاتھ سے اس پر قبضہ کر لیا اور وہ چار سال سے زیادہ عرصہ اس پر قابض رہا' پھر صالح ایوب نے حوارزمیوں کے سال ۶۴۳ھ میں اس سے اسے دوبارہ حاصل کر لیا' اور اس کے ہاتھ میں اس کے دو شہر بعلبک اور بصریٰ قائم رہے' پھر اس سے چھن گئے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس کے پاس پناہ لینے کے لیے بھی کوئی شہر نہ رہا اور وہ مملکت حلبیہ میں اس کے لشکر ان ناصر یوسف کی پناہ لینے پر مجبور ہوا اور جب یہ سال آیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اس نے معرکہ میں دیار مصر کو بھی کھو دیا۔ اور معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا' واللہ اعلم' اور وہ دمشق میں قبرستان' مدرسہ' دار الحدیث اور جھنگلی کدھوں کا وقف کرنے والا ہے۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک معظم توران شاہ بن صالح ایوب:

ابن الکامل ابن العادل' پہلے یہ اپنے باپ کی زندگی میں کیفا قلعے کا مالک تھا اور اس کا باپ اسے اپنے زمانے میں بلاتا تھا اور یہ اسے جواب نہیں دیتا تھا' اور جب اس کا باپ فوت ہو گیا' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو امراء نے اسے بلایا اور اس نے انہیں جواب دیا اور ان کے پاس آیا اور انہوں نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا' پھر انہوں نے اسے قتل کر دیا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور یہ ۲۷ محرم سوموار کے دن کا واقعہ ہے' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ متخلف تھا اور حکومت کے مناسب نہ تھا اور اس کے باپ کو اس کے بیٹے کے قتل کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور وہ کہہ رہا تھا۔

''انہوں نے اسے بری طرح قتل کیا ہے اور وہ دنیا کے لیے عبرت بن گیا اور انہوں نے اس بارے میں کسی عہد کی رعایت نہیں کی اور نہ اس سے پہلے کسی کی دوستی کی رعایت کی اور عنقریب تو انہیں دیکھے گا کہ وہ کم تر لوگوں کا کھاجا بن جائیں گے''۔

اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے' یہ مصریوں اور شامیوں کے اپنے آپ کو قتل کے لیے پیش کرنے سے ہوا اور دونوں صفوں کے درمیان جو اعیان امراء لاپتہ ہو گئے ان میں شمس لؤلؤ حلبیوں کے ممالک کا منتظم بھی تھا' اور وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا' جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔

خاتون ارغوانیہ:

اس سال خاتون ارغوانیہ حافظیہ کی وفات ہوئی اس کا نام حافظیہ اس لیے رکھا گیا کہ اس نے قلعہ جعبر کے مالک حافظ کی خدمت اور تربیت کی تھی یہ عقلمند اور منتظم عورت تھی' جس نے لمبی عمر پائی اور اس کے اموال بہت سے تھے' اور یہی مغیث عمر بن صالح ایوب کے لیے کھانوں کو درست کرتی تھی' سو صالح اسماعیل نے اس سے مطالبہ کیا اور اس سے مال کے چار سو صندوق لے لیے اور اس نے دمشق میں اپنے گھر کو اپنے خدام پر وقف کر دیا' اور اس نے نجیب یاقوت کے باغ کو خرید لیا' جو شیخ تاج الدین کندی کا خادم تھا' اور اس نے اس میں قبرستان اور مسجد بنادی اور اس نے اس میں اس پر بہت سے اوقاف وقف کیے۔

امین الدولہ ابوالحسن غزال طبیب:

بعلبک کے امینیہ کا وقف کرنے والا' صالح اسماعیل' ابوالجیش کا وزیر جو اپنے اور اپنے سلطان کے بارے میں منحوس اور اس کی نعمت اور اس کے مخدوم کی نعمت کے زوال کا سبب تھا' اور یہی وہ اس کا بڑا وزیر ہے جس پر السبط نے تہمت لگائی ہے' کہ وہ دین کی ہتک کرنے والا تھا' اور حقیقت میں اس کا کوئی دین ہی نہیں تھا' پس اللہ تعالیٰ نے عوام مسلمانوں کو اس سے راحت دی اور جب صالح اسماعیل دیار مصر میں گم ہو گیا تو وہ اس سال قتل ہو گیا' کچھ امراء نے اس کا اور ابن یغمور کا قصد کیا اور انہوں نے ان دونوں کو پھانسی دے کر قلعہ مصر پر آمنے سامنے صلیب دے دیا' اور اس امین الدولہ غزال کے اموال' تحائف' جواہر اور اثاث پائے گئے' جو تین کروڑ

Marfat.com

دینار کے برابر تھے۔ اور دس ہزار کتابیں خط منسوب میں تھیں اور دیگر نفیس خطوط بھی تھے۔

۶۴۹ھ

اس سال ملک ناصر شاہِ حلب، دمشق واپس آیا اور مصریوں کی فوجیں آئیں اور انہوں نے بلاد سواحل پر دریا کے کنارے تک حکومت کی اور ملک ناصر نے ان کے لیے فوج تیار کی اور انہوں نے انہیں دھتکار دیا حتیٰ کہ انہوں نے انہیں دیار مصر تک واپس کر دیا۔ اور اس سال ام خلیل شجرۃ الدر نے ملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی سے نکاح کیا، جو اس کے خاوند صالح ایوب کا غلام تھا۔

اور اس سال صالح ایوب کا تابوت اس کے مدرسہ کی قبر میں منتقل کیا گیا، اور ترکوں نے تعزیتی لباس پہنا اور ام خلیل نے اس کی طرف سے بہت سے اموال صدقہ دیئے۔ اور اس سال ترکوں نے دمیاط کو ویران کر دیا اور باشندوں کو مصر لے گئے، اور انہوں نے فرنگیوں کی واپسی کے خوف سے جزیرہ کو خالی کر دیا۔

اور اس سال کتاب نہج البلاغہ کی شرح بیس جلدوں میں مکمل ہوئی، جسے عبدالحمید بن داؤد بن ہبۃ اللہ بن ابی الحدید المدائنی نے تالیف کیا، جو وزیر مؤید الدین بن العلقمی کا کاتب تھا، پس وزیر نے اسے ایک سو دینار خلعت اور گھوڑا دیا، اور عبدالحمید نے ایک قصیدہ میں اس کی مدح کی اس لیے کہ وہ شیعہ معتزلی تھا، اور رمضان میں شیخ سراج الدین نے عمر بن برکۃ النہرقلی کو بلایا جو بغداد کے مدرسہ نظامیہ کا مدرس تھا اور اسے تدریس مذکور کے ساتھ بغداد کا قاضی القضاۃ مقرر کر دیا۔ اور اسے خلعت دیا۔ اور شعبان میں اس نے تاج الدین عبدالکریم بن شیخ محی الدین یوسف بن الشیخ ابوالفرج بن الجوزی کو آپ کے بھائی عبداللہ کے بعد، جس نے بے رغبتی سے احتساب کو چھوڑ دیا تھا، بغداد کا محتسب مقرر کیا اور اسے چادر بطور خلعت دی اور اس کے سر پر ٹوپی رکھی اور اس کی خدمت میں پردہ لگایا۔ اور اس سال نماز عید الفطر عصر کے بعد پڑھی گئی، اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے۔

اور اس سال شاہ یمن صلاح الدین بن یوسف بن عمر بن رسول کی طرف سے خلیفہ کو خط پہنچا، جس میں اس نے بیان کیا کہ یمن میں ایک شخص نے خروج کر کے خلافت کا دعویٰ کیا ہے اور اس نے اس کی طرف فوج روانہ کی ہے، جس نے اسے شکست دی ہے اور اس کے بہت سے اصحاب کو قتل کر دیا ہے اور ان سے صنعاء کو چھین لیا ہے اور وہ اپنے باقی ماندہ اصحاب کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا۔ اور اس سال خلیفہ نے اس کی طرف خلعت اور احکام بھیجے۔

بہاؤ الدین علی بن ہبۃ اللہ بن سلامۃ حمیری:

اس سال خطیب قاہرہ بہاؤ الدین علی بن ہبۃ اللہ نے وفات پائی، آپ نے چھٹپنے میں عراق کی طرف سفر کیا، اور وہاں اور دوسرے مقامات پر سماع کیا، اور آپ فاضل آدمی تھے، آپ نے شافعی مذہب میں مہارت حاصل کی، آپ دیندار، خوش اخلاق، وسیع دل اور بہت نیک آدمی تھے، جو شخص آپ کے پاس آتا آپ اسے کچھ نہ کچھ کھلاتے اور آپ نے کثیر سے سلفی وغیرہ کے طریق پر سماع کیا اور آپ نے اپنی مرویات سے لوگوں کو بہت کچھ سنایا، اور آپ کی وفات اس سال کے ذی الحجہ میں ہوئی، آپ کی عمر ۹۰ سال تھی، اور آپ القرافہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

قاضی ابوالفضل عبدالرحمٰن بن عبدالسلام:

ابن اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم اللمعانی الحنفی آپ علم وقضا کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ نے مزار ابوحنیفہ میں درس دیا' اور قاضی القضاۃ ابن فضلان الشافعی کی نیابت کی' پھر قاضی القضاۃ ابوصالح' نصر بن عبدالرزاق حنبلی کی نیابت کی' پھر قاضی القضاۃ عبدالرحمٰن بن مقبل واسطی کی نیابت کی پھر ان کی وفات کے بعد ۶۳۳ھ میں قاضی عبدالرحمٰن اللمعانی بغداد کے بااختیار قاضی بن گئے' اور آپ کو اقضی القضاۃ کا لقب دیا گیا۔ اور آپ کو قاضی القضاۃ سے مخاطب نہیں کیا گیا اور آپ نے ۶۳۵ھ میں مستنصریہ میں حنفیہ کے لیے درس دیا آپ اپنے احکام اور نقض وابرام میں قابل تعریف سیرت کے حامل تھے۔ اور جب آپ وفات پا گئے تو آپ کے بعد شیخ النظامیہ سراج الدین النہرقلی بغداد کے قاضی القضاۃ بنے۔

۶۵۰ھ

اس سال تاتاری' جزیرہ' سروج' راس العین اور ان شہروں کے مضافاتی علاقوں میں پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو قتل کیا' قیدی بنایا' لوٹا اور برباد کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور حران اور راس العین کے درمیان چلتے چلتے سنجار پر حملہ کیا' اور ان سے چھ سو بوجھ شکر اور دیار مصر کی ساختہ چیزیں اور چھ لاکھ دینار چھین لیے۔ اور اس سال انہوں نے تقریباً دس ہزار اہل جزیرہ کو قتل کر دیا۔ اور اتنے ہی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

السبط نے بیان کیا ہے کہ اس سال لوگوں نے بغداد سے حج کیا اور انہوں نے مستنصر کے زمانے سے دس سال ہوئے حج نہیں کیا تھا' اور اس سال حلب میں آگ لگی جس کی وجہ سے چھ سو گھر جل گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرنگیوں نے ارادۃً اس میں آگ پھینکی تھی' اللہ ان پر لعنت کرے اور اس سال قاضی القضاۃ عمر بن علی النہرقلی نے مدرسہ تاجیہ کے معاملہ کو لوٹایا جس پر عوام کے الگ گروہ نے قبضہ کر لیا تھا' اور اسے قیساریہ کی طرح بنا دیا تھا' اور وہ اس میں طویل مدت تک خرید وفروخت کرتے رہے' اور یہ ایک بہت اچھا مدرسہ ہے جو نظامیہ کی مانند ہے' اور اس کے بانی کو تاج الملک کہا جاتا تھا' جو ملک شاہ سلجوقی کا وزیر تھا اور سب سے پہلے شیخ ابوبکر الشاشی نے اس میں درس دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

جمال الدین مطروح:

آپ فاضل' رئیس' ذہین' شاعر اور بڑے آسودہ حال لوگوں میں شامل تھے' پھر ملک صالح ایوب نے آپ کو ایک وقت دمشق کا نائب مقرر کیا اور آپ نے فوجی لباس پہنا' السبط نے بیان کیا ہے اور وہ اس کے اہل نہیں تھے' اور آپ نے ناصر داؤد شاہ الکرک کے متعلق اس وقت اشعار کہے' جب اس نے فرنگیوں سے القبس کو واپس لیا' جبکہ ۶۳۳ھ میں حکومت کاملیہ میں اسے ان کے سپرد کر دیا گیا تھا' اور ابن مطروح نے اس بارے میں کہا۔

Marfat.com

''مسجد اقصیٰ کا ایک دستور ہے جو ایک مشہور مثال بن گیا ہے کہ جب وہ کفر کا وطن بن جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی ناصر کو بھیج دیتا ہے' سو سب سے پہلے ناصر نے اسے پاک کیا اور آخر میں بھی ناصر نے ہی اسے پاک کیا''۔

اور جب صالح نے آپ کو نیابت سے معزول کیا تو آپ گمنام ہو گئے' آپ فقراء اور مساکین کے ساتھ بہت نیکی کرتے تھے' آپ کی وفات مصر میں ہوئی۔

شمس الدین محمد بن سعد المقدسی:

آپ خوش خط کاتب اور بہت شائستہ تھے' آپ نے حدیث کا بہت سماع کیا اور سلطان صالح اسماعیل اور ناصر داؤد کی خدمت کی' آپ دیندار فاضل اور شاعر تھے' آپ کا ایک قصیدہ بھی ہے جس میں آپ نے سلطان صالح اسماعیل اور اس کے وزیر اور قاضی اور دیگر خواص وغیرہ سے لوگوں کو جو تکالیف پہنچتی تھیں' اس کے متعلق نصیحت کی ہے۔

عبدالعزیز بن علی:

ابن عبدالجبار المغربی' آپ کا باپ بغداد میں پیدا ہوا اور وہیں حدیث کا سماع کیا' اور حصول علم کے لیے مشقت اٹھائی اور حدیث میں حروف معجم کے متعلق کئی جلدوں میں کتاب تصنیف کی اور اس میں حضرت امام مالک کے مذہب کی حکایت لکھی۔

شیخ ابوعبداللہ محمد بن عانم بن کریم:

اصبہانی' آپ بغداد آئے تو آپ فاضل نوجوان تھے آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی کی شاگردی اختیار کی' آپ کا طریق اچھا تھا اور تفسیر میں آپ کو مہارت حاصل تھا' اور آپ میں لطافت پائی جاتی تھی اور آپ نے وعظ میں فرمایا: اس کی عظمت کی فضا میں عالم ایک ذرہ کی مانند ہے اور ذرہ اس کی کتابِ حکمت میں عالم کی مانند ہے' جب اس کی اولیت کا جمال روشن ہو تو اصول فروع بن جاتے ہیں' رات کے پردے لٹکے ہوئے ہیں اور ستاروں کی شمعیں روشن ہیں' اور رقیبوں کی آنکھیں عشاق سے غافل ہیں اور ابوابِ وصل سے پردوں کا پردہ الگ ہو چکا ہے' یہ معرکہ کیا ہے حالانکہ حبیب نے دروازہ کھولا ہوا ہے' یہ کمزوری کیسی ہے جبکہ محبوب نے پردے کا کنارہ پھاڑ دیا ہے' میرا بلا ارادہ عقیق کے اکناف میں قیام کرنا' نافرمانی ہے' جبکہ اس میں آنسو ہی عقیق ہیں' اور جب میں اُمّی کے رہنے والے کے عشق میں مر نہ جاؤں تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ہوں گا' اے لیلیٰ کی حویلی! سب عاشق' عشق میں برابر نہیں ہوتے' اور نہ ہر شراب خالص ہوتی ہے اور نہ ہر وہ شخص جسے تو ملے اس کا دل تجھ سے ملے گا' اور نہ ہر وہ شخص جو تیرا مشتاق ہوگا وہ عاشق ہوگا' محبت کے دعوے دار بہت ہیں اور محبت کی فریفتگی کا اسیر اور آزاد برابر ہو گئے ہیں۔

اے پرسکون لوگو! کیا تم میں کوئی شخص آسمان کی طرف چڑھ سکتا ہے؟ اے اپنے ناموں کے زمین دوز قید خانوں کے اسیرو! کیا تم میں کوئی صحیح سمجھ والا شخص ہے جو وحشی جانوروں اور پرندوں کے رموز کو سمجھتا ہو؟ کیا تم میں کوئی موسوی الشوق شخص ہے جو اپنی زبانِ شوق سے کہے مجھے دکھا میں تیری طرف دیکھوں' انتظار طویل ہو گیا ہے اور جب لوگوں نے پانی مانگا تو آپ نے دعائے استسقاء کے بعد فرمایا' جب عاشق کا دل اللہ کی طرف صعود کرتا ہے تو آفاق کی آنکھیں روتی ہیں اور بادل کی مرضعہ موتی برساتی ہے اور مٹی کا شیر خوار رحمت کا دودھ چوستا ہے اور بادلوں کے اخلاف سے صاف پانی کے قطرے نکلتے ہیں' جس سے بے آب وگیاہ زمین لہلہا اٹھتی

Marfat.com

ہے اور مٹی کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اور باغات سبز ریشم سے آراستہ ہو جاتے ہیں اور رنگ اس کی خوبصورتی کو اچھی طرح آراستہ کر دیتا ہے' اور صبا کی انگلیوں سے کلیوں کے شگوفے کھل جاتے ہیں اور اس کی سانس کی لپٹوں سے پھولوں کے گریبان پھٹ جاتے ہیں اور کائنات کے اجزاء اس کی صفات کی زبانوں سے بولتے ہیں' اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ! اے دور جانے والو' منہ موڑ کر (آثار رحمتِ الٰہی کی طرف دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد کیسے زندہ کرتا ہے' بلاشبہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

ابوالفتح نصر اللہ بن ہبۃ اللہ:

ابن عبدالباقی بن ہبۃ اللہ بن الحسین بن یحییٰ بن صاقعۃ الغفاری الکنانی' المصری ثم الدمشقی' آپ ملک معظم اور اس کے بیٹے ناصر داؤد کے خاص آدمیوں میں سے تھے' اور آپ نے ۶۳۳ھ میں اس کے ساتھ بغداد کی طرف سفر کیا اور آپ خوش گفتار ادیب تھے' آپ کے اشعار ہیں۔

''اے میرے سردار! جب تم نے میری ملاقات سے انکار کیا اور تم نے مجھے قرب کے بدلے دوری دی اور تم نے حالت بیداری میں مجھے وصل کی اجازت نہ دی اور میرا دل رقت کی وجہ سے تم سے صبر نہ کر سکا تو میری آنکھوں نے خیال کے شکار کے لیے جال نصب کیا اور میں نے نیند اور راگ میں زندگی کی آسودگی کو پا لیا''۔

۶۵۱ھ

اس سال خلیفہ کے ایلچی نجم الدین البادرائی نے شاہِ مصر اور شاہ شام کے درمیان ہو کر دونوں فوجوں کے درمیان صلح کروادی' حالانکہ ان کے درمیان سخت معرکہ آرائی ہو چکی تھی اور مصری فوج نے فرنگیوں کی مدد کی اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ انہیں شامیوں پر فتح دلا دیں تو وہ بیت المقدس کو ان کے سپرد کر دیں گے' اور بہت سی مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا' پس اس نے ان کے درمیان صلح کروادی اور دیار مصر کے شاہی گھرانوں کی ایک جماعت کو اس نے بچا دیا۔ جس میں صالح اسماعیل کے بیٹے اور اشرف کی بیٹی اور شاہِ حمص وغیرہ کے بیٹے بھی تھے۔ جزاہ اللہ خیراً

اور ابن الساعی کے بیان کے مطابق اس سال بغداد میں ایک شخص تھا' جس کے سر پر خوبصورت پیالہ تھا' وہ شخص پھسلا تو پیالہ ٹوٹ گیا اور وہ کھڑا ہو کر رونے لگا' لوگوں کو اس کے فقر و حاجت کی وجہ سے تکلیف محسوس ہوئی اور وہ اس کے سوا کسی اور چیز کا مالک نہ تھا' سو حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے ایک دینار دیا۔ اور جب اس نے اسے لیا تو اسے دیر تک دیکھتا رہا' پھر کہنے لگا خدا کی قسم میں اس دینار کو پہچانتا ہوں اور یہ پہلے سال جملہ دنانیر میں میرے پاس سے چلا گیا تھا' تو حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے گالی دی اور اس شخص نے اسے پوچھا' تو نے جو بات کہی ہے اس کی نشانی کیا ہے؟ اس نے کہا اس کا اتنا اتنا وزن ہے اور اس کے پاس ۲۳ دینار نکال کر اسے دے دیئے اور اسے وہ اس وقت ملے تھے جب وہ اس سے گر پڑے تھے' پس لوگ اس بات سے حیران رہ گئے' راوی بیان کرتا ہے اور اس کے قریب قریب ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ ایک شخص نے مکہ میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کے لیے اپنے کپڑے اتارے اور اس نے اپنے بازو سے ایک بازو بند نکالا' جس کا وزن پچاس مثقال تھا اور اس نے اسے اپنے کپڑوں کے ساتھ

Marfat.com

رکھ دیا اور جب وہ اپنے غسل سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے کپڑے پہنے اور بازو بند کو بھول گیا اور چلا گیا اور بغداد آ گیا اور اس کے بعد دو سال زندہ رہا اور اس سے مایوس ہو گیا' اور اس کے پاس تھوڑا سا مال رہ گیا' جس سے اس نے شیشہ اور برتن خریدے تا کہ انہیں فروخت کر کے کمائی کرے اسی دوران میں کہ وہ ان کو لے کر چکر لگا رہا تھا کہ وہ پھسل گیا اور برتن گر کر ٹوٹ گئے اور وہ کھڑا ہو کر رونے لگا' اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہو کر افسوس کرنے لگے اور اس نے اپنی جملہ گفتگو میں کہا اے جماعت قسم بخدا' دو سال کی مدت سے مجھ سے سونے کا بازو بند گم ہو گیا ہے' جس کا وزن پچاس دینار تھا' میں نے اس کے گم ہو جانے کی اسی طرح پرواہ نہیں کی جیسے میں نے ان برتنوں کے ٹوٹنے کی پرواہ نہیں کی اور یہ پرواہ میں نے اس وجہ سے نہیں کی کہ میں صرف انہی چیزوں کا مالک تھا۔ تو جماعت میں سے ایک شخص نے اسے کہا' خدا کی قسم مجھے وہ بازو بند ملا ہے اور اس نے اسے اپنے بازو سے نکالا' پس لوگ اور حاضرین متعجب ہو گئے۔ واللہ اعلم بالصواب

الذہبی نے بیان کیا ہے کہ اس سال محرم میں ابوالبقاء صالح بن شجاع بن محمد بن سید ہم المدلجی الخیاط نے وفات پائی' اور سبط السلفی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی الحرم المکی بن عبدالرحمٰن طرابلسی اسکندرانی نے شوال میں ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی' اور ابومحمد بن جمیل البدیجی البواب نے بھی وفات پائی' یہ آخری شخص ہے جس نے عبدالحق یوسفی سے روایت کی ہے۔

۶۵۲ھ

سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب مرآۃ الزمان میں بیان کیا ہے' اس میں مکہ کے متعلق خبریں بیان ہوئی ہیں کہ ارض عدن کے ایک پہاڑ میں آگ نمودار ہوئی کہ اس کے شرارے شب کو سمندر تک اڑ کر جاتے تھے' اور دن کے دوران اس سے بہت دھواں اٹھتا تھا' اور انہیں یقین ہو گیا کہ یہ وہ آگ ہے جس کے متعلق حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہو گی پس لوگوں نے توبہ کی اور مظالم اور فساد کی روش کو چھوڑ دیا اور نیکی کے کاموں اور صدقات دینے میں مصروف ہو گئے۔

اور اس سال فارس اقطائی' صعید سے آیا اور اس نے مسلمانوں کے اموال کو لوٹا اور بعض کو قیدی بنایا اور اس کے ساتھ البحریہ کی ایک جماعت بھی تھی' جو زمین میں فساد کرتے تھے' انہوں نے بغاوت سرکشی اور تکبر اختیار کیا' اور وہ ملک المعز ایبک ترکمانی اور اس کی بیوی شجرۃ الدر کی طرف التفات کرتے تھے' اور المعز نے اپنی بیوی شجرۃ الدر کے ساتھ اقطائی کے قتل کے بارے میں مشورہ کیا تو اس نے اسے اجازت دے دی تو اس نے اس کے متعلق کوشش کی اور اسے اس سال مصر کے قلعہ منصورہ میں قتل کر دیا اور مسلمانوں نے اس کے شر سے راحت پائی۔

اور اس سال شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے دو محلات کے درمیان مدرسہ صالح ایوب میں درس دیا۔ اور اس سال شاہ روم کی بیٹی' جو دمشق کے حکمران ناصر بن العزیز بن الظاہر بن الناصر کی بیوی تھی' بڑی زیب و زینت اور بڑے ساز و سامان کے ساتھ دمشق آئی اور اس کے باعث دمشق میں رونق ہو گئی۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے مشاہیر

عبدالحمید بن عیسیٰ:

شیخ شمس الدین بن الخبر وشاہی ایک مشہور متکلم تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے فخر الدین رازی سے اصول وغیرہ میں اشتغال کیا ہے' پھر آپ شام آ گئے اور ملک ناصر داؤد بن معظم کے ساتھ رہنے لگے اور اس کے ہاں مرتبہ حاصل کیا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے' آپ بارعب فاضل' متواضع اور خوبصورت شیخ تھے' السبط نے بیان کیا ہے کہ آپ متواضع' ذہین اور نیک کام کرنے والے تھے' آپ کے متعلق یہ روایت منقول نہیں کہ آپ نے کسی کو ایذا دی ہو' اگر کسی کو فائدہ پہنچا سکتے تو پہنچا دیتے' ورنہ خاموش رہتے آپ نے دمشق میں وفات پائی اور قاسیون میں ملک معظم کی قبر کے دروازے پر دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ

شیخ مجدالدین بن تیمیہ مؤلف الاحکام:

عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم الخضر ابن محمد بن علی بن تیمیہ الحرانی الحنبلی تقی الدین ابن تیمیہ کے دادا' آپ ۵۹۰ھ کی حدود میں پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر میں اپنے چچا خطیب فخر الدین سے فقہ سیکھی اور کثیر سے سماع کیا اور شہروں کی طرف سفر کیا اور فقہ و حدیث وغیرہ میں مہارت حاصل کی اور درس اور فتویٰ دیا اور طلبہ نے آپ سے فائدہ اٹھایا اور عیدالفطر کے روز آپ نے حران میں وفات پائی۔

شیخ کمال الدین بن طلحہ:

آپ نے الدولعی کے بعد دمشق کی خطابت سنبھالی پھر معزول ہو کر جزیرہ کی طرف چلے گئے' اور نصیبین کی قضا سنبھالی' پھر آپ حلب گئے' اور اس سال وہیں وفات پا گئے' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ عالم' فاضل تھے' آپ کو وزارت سنبھالنے کے لیے طلب کیا گیا تو آپ نے اس سے انکار کر دیا اور یہ تائید الٰہی کی بات ہے۔

السید بن علان:

آپ آخری شخص ہیں جنہوں نے دمشق میں سماع کر کے حافظ ابن عساکر سے روایت کی ہے۔

ناصح فرج بن عبداللہ حبشی:

آپ مسند کا بہت سماع کرنے والے' صالح اور مواظبت کے ساتھ حدیث کا سماع کرنے اور کروانے والے تھے' آپ کی وفات دارالحدیث نوریہ دمشق میں ہوئی۔ رحمہ اللہ

نصرت بن صلاح الدین یوسف بن ایوب:

آپ نے اس سال حلب میں وفات پائی اور دوسرے لوگوں نے بھی وفات پائی۔ رحمہم اللہ اجمعین

۶۵۳ھ

السبط نے بیان کیا ہے کہ اس سال ناصر داؤد انبار سے دمشق واپس آیا' پھر واپس آ کر عراق سے حج کیا اور عراقیوں اور اہل مکہ کے

Marfat.com

درمیان صلح کروائی' پھر وہ ان کے ساتھ محلّہ کی طرف واپس آ گیا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال ۱۸ر صفر سوموار کی شب کو شیخ الفقیہ حلب میں فوت ہو گئے۔

ضیاء الدین صقر بن یحییٰ بن سالم:

آپ دیندار فاضل آدمی تھے آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''جو شخص یہ ادعا کرے کہ اس کی ایسی حالت ہے جو اسے شرع کے طریق سے باہر نکال دیتی ہے تو اس کا نہ بن' وہ ضرر ہے' جس کا کوئی فائدہ نہیں''۔

ابوالمعز[1] اسماعیل بن حامد:

ابن عبدالرحمٰن الانصاری القوصی' آپ نے اہل حدیث کے لیے اپنا وہ گھر وقف کر دیا جو الرحبہ کے قریب ہے اور وہیں آپ کی قبر ہے اور آپ جمال اور سلام کے حلقہ میں' جو البدارہ[2] کے سامنے ہے مدرس تھے اور وہ آپ کے نام سے مشہور ہے' آپ فطرۃً ذہین اور خوش گفتار تھے' اور آپ نے ایک معجم تالیف کیا ہے جس میں اپنے مشائخ سے بہت سی مفید باتیں بیان کی ہیں۔ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ کی تحریر میں اسے پڑھا ہے اور میں نے اس میں اسماء الرجال کے بارے میں غلط اور وہمی باتیں دیکھی ہیں اور ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آپ نے سعد بن عبادہ ابن دلم کی طرف اپنا انتساب کیا ہے۔

اور سعد بن عبادہ بن الصامتؓ نے بیان کیا ہے کہ یہ غلط ہے اور خرقہ تصوف کی شدت کے بارے میں بیان کیا ہے اور غلطی کی ہے۔ اور حی ابومحمد حسین کو لکھنے میں غلطی کی ہے' ابوشامہ نے بیان کیا ہے' میں نے آپ کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے' آپ نے اس سال ۷ر ربیع الاوّل کو سوموار کے روز وفات پائی اور حلب کے نقیب الاشراف شریف المرتضیٰ نے بھی حلب میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ

۶۵۴ھ

اس سال ارضِ حجاز میں وہ آگ ظاہر ہوئی جس نے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں بیان ہوا ہے' اور اس بارے میں شیخ امام علامہ حافظ شہاب الدین ابوشامہ مقدسی نے اپنی کتاب الذیل اور اس کی شرح میں مفصل طور پر بیان کیا ہے اور اسے بہت سی کتب سے بیان کیا ہے' جو حجاز سے دمشق تک متواتر آئی ہیں' جس میں اس آگ کا بیان ہے جسے آنکھوں سے دیکھا گیا اور اس کے خروج کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے' اور یہ بات السیرۃ النبویہ کی کتاب دلائل النبوۃ میں لکھی گئی ہے جو اس کتاب کے آغاز میں ہے۔

اور جو کچھ ابوشامہ نے بیان کیا ہے اس کا ملخص یہ ہے کہ مدینہ نبویہ سے دمشق خطوط آئے جن میں ان کے ہاں اس سال کی ۵ر جمادی الآخرۃ کو آگ کے ظاہر ہونے کا بیان تھا' اور خطوط ۵ر رجب کو لکھے گئے اور آگ اپنی حالت پر قائم تھی اور ۱۰ر شعبان کو خطوط ہمارے یہاں پہنچے پھر اس نے بیان کیا ہے:

---

[1] ایک نسخہ میں ابوالمعز ہے۔ [2] ایک نسخہ میں البرارۃ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''اوائل شعبان ۶۵۴ھ کو مدینۃ الرسول ﷺ سے شہر دمشق میں خطوط آئے جن میں ایک عظیم واقعہ کی شرح کی گئی ہے جو وہاں ظہور پذیر ہوا اور اس میں صحیحین کی اس حدیث کی تصدیق پائی جاتی ہے' جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب ارض حجاز سے آگ ظاہر ہوگی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی' اور مجھے ایک قابل اعتبار شخص نے' جس نے اس آگ کو دیکھا ہے' بتایا ہے کہ اس نے قیماء میں اس آگ کی روشنی میں خطوط لکھے' اس نے بیان کیا ہے کہ ہم ان راتوں میں اپنے گھروں میں تھے' اور ہمارے ہر گھر میں چراغ تھا اور اس کی بڑائی کے باوجود اس کی گرمی اور لپٹ نہیں تھی' اور وہ اللہ کے نشانات میں سے ایک نشان تھی' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں جو خطوط آئے ہیں' ان کے مطابق اس کی صورت یہ تھی۔

جب ۳ر جمادی الآخرۃ ۶۵۴ھ کو بدھ کا روز آیا تو مدینہ نبویہ میں ایک عظیم گونج پیدا ہوئی' پھر عظیم زلزلہ آیا' جس سے زمین' دیواریں' چھت' لکڑیاں اور دروازے ماہ مذکور کی پانچ تاریخ تک جمعہ تک لحہ بہ لحہ لرزتے رہے' پھر اس سیاہ سنگ زمین میں جو قریظہ کے قریب سے بڑی آگ ظاہر ہوئی' جسے ہم شہر کے اندر سے اپنے گھروں سے یوں دیکھتے تھے' کہ گویا وہ ہمارے پاس ہے' اور وہ بہت بڑی آگ تھی' جس کا شعلہ تین میناروں سے بھی زیادہ تھا اور وادی حظا تک وادیاں آگ سے پانی کی طرح بہہ پڑیں اور حظا کی پانی کی گزرگاہ پھیل گئی اور وہ دوبارہ نہیں بہے گی' اور قسم بخدا ہم ایک جماعت اسے دیکھنے کو چڑھی کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ آگ سے بہہ رہے ہیں اور اس نے سیاہ سنگ زمین کو جو عراقی حاجیوں کا راستہ ہے' بند کر دیا اور وہ چل کر سیاہ سنگ زمین تک پہنچ گئی اور جب ہم ڈر گئے کہ وہ ہمارے پاس ہی نہ آ جائے تو وہ ٹھہر گئی' اور وہ پلٹ کر مشرق میں بہنے لگی' اور اس کے وسط سے آگ کے پہاڑ نکلے جو پتھروں کو کھاتی تھی' اور اس میں اس آگ کا نمونہ تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے (وہ محلات کی مانند شرارے پھینکتی ہے' گویا وہ زرد اونٹ ہیں) اور اس نے زمین کو کھا لیا' اور میں نے یہ خط ۵ر رجب ۶۵۴ھ کو لکھا اور آگ میں اضافہ ہو رہا تھا' اور وہ سیاہ سنگ زمین کی طرف قریظہ میں' عراقی حاجیوں کے قافلے کے راستے میں پلٹ آئی' اور سیاہ سنگ زمین ساری کی ساری آگ سے بھڑک رہی تھی' ہم اسے رات کو مدینہ سے دیکھ رہے تھے گویا وہ حاجیوں کی مشعلیں تھیں اور بڑی آگ کی اصل آگ کے سرخ پہاڑ تھے' اور بڑی اصل سے قریظہ کے پاس آ گئیں بہہ پڑیں اور ان میں اضافہ ہوتا گیا اور لوگوں کو دوبارہ معلوم نہ ہوا کہ اس کے بعد کون سی چیز مکمل ہوگئی' اور اللہ اس کا انجام بخیر کرے اور میں اس آگ کی صفت بیان نہیں کر سکتا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دوسرے خط میں ہے کہ جمادی الآخرۃ ۶۵۴ھ کے پہلے جمعہ میں مدینہ کے مشرق میں ایک عظیم آگ ظاہر ہوئی' جس کے درمیان اور مدینہ کے درمیان نصف دن کی مسافت تھی' وہ زمین سے پھوٹ پڑی اور اس سے آگ کی ایک وادی بہہ پڑی' حتیٰ کہ وہ جبل احد کے برابر ہوگئی' پھر وہ ٹھہر گئی' اور الساعت کی طرف واپس آ گئی' اور ہمیں معلوم نہ تھا' کہ ہم کیا کریں اور اس کے ظہور کے وقت اہل مدینہ اپنے نبیؐ کے پاس اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہوئے گئے' اور یہ قیامت کے دلائل ہیں۔

Marfat.com

راوی بیان کرتا ہے کہ ایک اور خط میں ہے کہ جب جمادی الآخرۃ ۶۵۴ھ کے آغاز میں سوموار کا دن آیا تو مدینہ میں کبھی کبھی اس کڑک کی مانند جو دور ہو آواز آئی' یہ حالت دو دن رہی اور جب ماہ مذکور کی تین تاریخ کو بدھ کا روز آیا تو اس آواز کے بعد جسے ہم سنتے تھے' زلازل آئے اور جب ماہ مذکورہ کی پانچ تاریخ کو جمعہ کا دن آیا تو سیاہ سنگ زمین سے عظیم آگ پھوٹ پڑی۔ جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے برابر تھی اور وہ مدینہ سے آنکھ کے دیکھنے کے فاصلہ پر تھی' ہم اسے دیکھ رہے تھے' اور وہ قولِ الٰہی کے مطابق محل کی مانند شرارے پھینک رہی تھی' اور وہ اس جگہ پر تھی' جسے اجیلین[1] کہا جاتا ہے اور اس آگ سے ایک وادی بہہ پڑی جس کی مقدار چار فراسخ تھی' اور اس کی چوڑائی چار میل تھی اور اس کی گہرائی ڈیڑھ قامت تھی' اور وہ سطح زمین پر دوڑ رہی تھی اور اس سے پست زمینیں اور چھوٹے پہاڑ نکلتے تھے اور وہ سطح زمین پر چل رہے تھے اور وہ چٹان پگھل رہی تھی حتیٰ کہ وہ سیسے کی مانند ہو گئی' اور جب وہ جم جاتا تو سیاہ ہو جاتا اور جم جانے سے قبل اس کا رنگ سرخ تھا' اور اس آگ کے باعث لوگ گناہوں سے رُکے اور طاعات کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا اور امیر مدینہ نے اہل مدینہ سے بہت سی ناانصافیاں چھوڑ دیں۔

اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ شمس الدین بن سنان بن عبدالوہاب بن نمیلہ حسینی قاضی مدینہؒ نے اپنے ایک دوست کو لکھا' جب ۳ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کی رات کو آخری تہائی کا وقت آیا تو ایک عظیم زلزلہ آیا جس سے ہم ڈر گئے اور بقیہ رات میں تقریباً دس دفعہ زلزلہ آیا خدا کی قسم ایک زلزلہ آیا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے اردگرد تھے جس سے منبر ہل گیا' حتیٰ کہ ہم نے اس سے اس لوہے کی آواز سنی جو اس میں لگا ہوا ہے اور حرم شریف کی قندیلیں ہلنے لگیں اور جمعہ کی چاشت کو زلزلہ مکمل ہوا اور اس کی گونج توڑنے والی گرج کی طرح تھی پھر جمعہ کے روز سیاہ سنگ زمین کے راستے میں اجیلین کی چوٹی پر مدینہ کی مانند آگ ظاہر ہوئی' اور وہ ہمارے سامنے ہفتہ کی رات کو ظاہر ہوئی اور ہم اس سے سخت خوفزدہ ہو گئے' اور میں نے امیر کے پاس جا کر اسے کہا' عذاب نے ہمارا گھراؤ کر لیا ہے' اللہ کی طرف رجوع کیجیے اور اپنے سب غلاموں کو آزاد کر دیجیے' اور لوگوں کو ان کے اموال واپس کیجیے' اور جب اس نے یہ کام کر دیئے تو میں نے کہا ہمارے ساتھ اتر کر حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ساعت کے لیے چلیے' پس وہ اترا اور ہم نے اور سب لوگوں نے اور عورتوں نے ہفتے کی رات گذاری اور جو شخص بھی کھجوروں اور مدینہ میں موجود تھا وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس تھا' پھر اس سے آگ کی نہر رواں ہو گئی اور وادی اجیلین میں اثر انداز ہونے لگی اور راستہ بند ہو گیا' پھر وہ بحرۃ الحاج کی طرف بڑھی اور وہ آگ کا ایک رواں سمندر تھا' اور اس کے اوپر انگارے چل رہے تھے' حتیٰ کہ انہوں نے وادی نقا کو طے کر لیا اور پھر کبھی وادی میں سیلاب نہیں آیا' کیونکہ اس نے اسے دو آدمیوں کی قامت اور اس کی بلندی کے ایک تہائی تک اسے کھود دیا تھا' اے میرے بھائی قسم بخدا' ہماری زندگی مکدر ہو گئی ہے اور مدینہ کے سب بندوں نے توبہ کی اور اس میں چنگ ورباب سننے والا اور شراب پینے والا کوئی نہ رہا اور آگ یوں بہنے لگی کہ اس نے حاجیوں کے ایک راستے اور بحرۃ الحاج کے بعض حصے کو بند کر دیا' اور وادی میں سے ہمارے پاس اس کا کچھ حصہ آیا اور ہمیں خوف پیدا ہو گیا کہ وہ ہمارے پاس آئے گا' پس لوگ جمع ہو کر حضرت نبی کریم ﷺ

---

[1] مصری نسخہ میں الراجلین' اور نجوم الزاہرہ میں اجیلین اور اس کے حاشیے پر تاریخ مکہ والمسجد الحرام والمدینۃ الشریفہ میں اخیلین ہے۔

Marfat.com

کے پاس گئے اور شب نے جمعہ کی شب آپ کے پاس توبہ کرتے گزاری' اور اس کا کچھ حصہ جو ہمارے پاس تھا وہ قدرتِ الٰہی سے بجھ گیا' اور وہ اس لمحہ تک اسی طرح ہے اور اس میں کمی نہیں ہوئی' اور تو اونٹوں کی مانند پتھروں کو دیکھے گا اور ان کی گونج نہ ہمیں سونے دیتی ہے اور کھانے پینے دیتی ہے اور میں اس کی بڑائی اور اس کے احوال کو بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتا اور اہل ینبع نے بھی اسے دیکھا ہے اور انہوں نے اپنے قاضی ابن سعد کو متوجہ کیا تو وہ اس کی طرف آیا اور وہ بھی اس کی بڑائی کو بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا' اور ۵ر رجب کو خط لکھا گیا اور آگ اسی حالت پر تھی اور لوگ اس سے خوفزدہ تھے اور سورج اور چاند گہنا کر طلوع ہوتے تھے' ہم اللہ سے عافیت کے دعا گو ہیں۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے ہاں دمشق میں اس کے نور کی کمی کی وجہ سے دیواروں پر کسوف کا نشان تھا اور ہم اس بات سے حیران تھے کہ یہ کیا چیز ہے؟ یہاں تک کہ ہمارے پاس اس آگ کی اطلاع آ گئی۔

میں کہتا ہوں ابوشامہ نے خطوط کے آنے سے قبل اس آگ کے بارے میں تاریخ بیان کی تھی اور کہا تھا کہ ۱۶ر جمادی الآخرۃ کو' سوموار کی شب کو' رات کے پہلے حصہ میں چاند کو گرہن لگا اور وہ بہت سرخ تھا' پھر وہ روشن ہو گیا اور سورج کو کسوف ہو گیا اور دوسرے روز وہ اپنے طلوع وغروب کے وقت سرخ ہو گیا اور باقی ایام میں بھی وہ اسی طرح بدلے ہوئے رنگ والا اور کمزور روشنی والا رہا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر اس نے بیان کیا ہے کہ اس سے وہ تصور واضح ہو گیا جو امام شافعیؒ نے کسوف اور عید کے اجتماع کے بارے میں بیان کیا ہے اور اہل نجوم نے اسے مستبعد خیال کیا ہے۔

پھر ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ایک اور خط میں جو مدینہ کے بنی الفاشانی میں سے ایک شخص نے لکھا ہے اس میں بیان کیا ہے کہ جمادی الآخرۃ میں عراق سے ہمارے پاس کچھ شرفا پہنچے اور انہوں نے بغداد کے بارے میں بتایا کہ وہاں بڑی غرقابی ہوئی ہے حتیٰ کہ پانی بغداد کی فصیلوں کے اوپر تیر گیا ہے اور اس کے بہت سے لوگ غرق ہو گئے اور پانی شہر کے اندر دارالخلافت میں داخل ہو گیا ہے اور وزیر ہاؤس اور تین سو اسی گھر منہدم ہو گئے ہیں اور خلیفہ کا خزانہ بھی منہدم ہو گیا ہے اور ہتھیاروں کے خزانے میں سے بھی بہت سی چیزیں تباہ ہو گئی ہیں اور لوگ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے ہیں' اور کشتیاں شہر کے وسط تک آتی ہیں اور بغداد کی گلیوں کو چیرتی جاتی ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے اب رہے ہم تو ہمارے ہاں ایک عظیم واقعہ ہوا' وہ یہ کہ جب ۳ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کی رات آئی اور اس سے دو روز قبل بھی لوگ رعد کی مانند آواز سننے لگے اور سب لوگ اس سے گھبرا گئے' اور اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں نے اللہ کے حضور استغفار کرتے ہوئے شور ڈال دیا اور مسجد کی پناہ لی اور اس میں نماز پڑھی اور صبح تک گھنٹے بعد لوگوں پر زلزلہ آتا رہا اور یہ کیفیت بدھ کا پورا دن اور جمعرات کی پوری رات اور جمعہ کی رات تک رہی اور جمعہ کی صبح کو زمین پر سخت لرزہ آیا حتیٰ کہ مسجد کے مینار کے حصے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے اور مسجد کی چھت سے ایک عظیم آواز سنی گئی اور لوگ اپنے گناہوں سے ڈر گئے اور جمعہ کی صبح کے بعد ظہر سے قبل زلزلہ تھم گیا' پھر ہمارے ہاں سیاہ سنگ زمین میں قریظہ کے پیچھے سوار قیہ کے راستے پر القاعد میں جو صبح سے ظہر تک کا سفر ہے' بڑی آگ ظاہر ہوئی جو زمین سے پھوٹتی تھی' پس لوگ اس سے سخت خوفزدہ ہو گئے' پھر آسمان میں اس کا

Marfat.com

بہت دھواں نمایاں ہوا' حتیٰ کہ وہ سفید بادل کی طرح باقی رہ گیا اور وہ جمعہ کے روز غروب آفتاب سے قبل تک رہا' پھر آگ ظاہر ہوئی جس کے سرخ شعلے آسمانوں کی طرف قلعوں کی طرف بلند ہوتے اور لوگوں نے مسجد نبوی اور حجرہ شریفہ سے فریاد چاہی اور وہاں پناہ لی۔ اور حجرہ کو گھیر لیا اور اپنے سروں کو ننگا کر دیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور اللہ کے حضور عاجزی کی اور اس کے نبی ﷺ کی پناہ لی اور لوگ ہر راستے سے اور ہر کھجور کے درخت سے مسجد کی طرف آئے اور عورتیں اور بچے گھروں سے نکل آئے اور سب نے جمع ہو کر اللہ کے حضور اظہار اخلاص کیا اور آگ کی سرخی نے سارے آسمان کو ڈھانپ لیا اور لوگ یوں باقی رہ گئے' گویا وہ چاند کی روشنی میں ہیں اور آسمان لوتھڑے کی طرح رہ گیا اور لوگوں کو ہلاکت یا عذاب کا یقین ہو گیا' اور لوگوں نے یہ رات نماز پڑھتے' قرآن پڑھتے' رکوع وسجود کرتے اور اللہ کے حضور دعا کرتے اور اپنے گناہوں سے دستکش ہوتے اور توبہ واستغفار کرتے گذاری' اور آگ اپنی جگہ پر قائم رہی اور اس کا زور اور شعلے کم ہو گئے' اور فقیہ اور قاضی امیر کو نصیحت کرنے گئے اور اس نے ٹیکس ساقط کر دیا اور اس نے اپنے سب غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے قبضے میں ہمارا جو مال تھا' اس نے سب ہمیں اور دوسرے لوگوں کو واپس کر دیا۔ اور یہ آگ اپنی حالت پر شعلہ زن رہی' اور وہ بلندی میں پہاڑ اور چوڑائی میں شہر کی طرح تھی' اور اس سے سنگریزے نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوتے اور اس میں گرتے تھے اور اس سے عظیم پہاڑ کی طرح آگ نکلتی اور رعد کی طرح پھینکتی' اور وہ کئی دن تک ایسے ہی رہی' پھر وادی اجلین کی طرف رواں ہو گئی' جو وادی کے ساتھ الشظا کی طرف ڈھل گئی' حتیٰ کہ اس کی روانی بحرۃ الحاج تک جا پہنچی اور اس کے ساتھ ساتھ پتھر بھی حرکت کرتے اور چلتے حتیٰ کہ وہ حرۃ العریض کے قریب پہنچ گئی' پھر وہ ٹھہر گئی اور کئی روز تک ٹھہری رہی' پھر دوبارہ اپنے آگے پیچھے پتھر پھینکنے لگی' حتیٰ کہ پتھروں کے دو پہاڑ بن گئے' اور دونوں پہاڑوں کے درمیان سے جو جگہ باقی رہ گئی اس سے کئی روز تک شعلہ نکلتا رہا' پھر وہ شعلہ بڑا ہو گیا اور اس کی چمک اب تک موجود ہے اور وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ بھڑک سکتی ہے بھڑک رہی ہے اور ہر روز رات کے آخری حصے میں چاشت تک اس کی بڑی آواز ہوتی ہے اور اس کے ایسے عجائبات ہیں جن کی میں پوری تشریح کرنے کی سکت نہیں رکھتا' یہ تو صرف ان عجائبات با کفایت کا حصہ ہے۔ اور آفتاب وماہتاب اب تک یوں ہیں گویا انہیں گرہن لگا ہوا ہے' اور یہ خط لکھا گیا اور آگ اپنی جگہ سے آگے پیچھے نہیں ہوئی اور اسے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔

اور ایک شخص نے اس کے متعلق اشعار بھی کہے ہیں۔

''اے تکالیف کے دور کرنے والے ہمارے جرائم سے درگذر فرما' اے ہمارے رب ہمیں مصائب نے گھیر لیا ہے' ہم تیرے پاس ان مصائب کی شکایت کرتے ہیں' جن کے اٹھانے کی ہم سکت نہیں رکھتے' حالانکہ ہم ان کے حقدار ہیں' ایسے زلازل ہیں جن کے سامنے ٹھوس پہاڑ سر جھکاتے ہیں' پس بلند پہاڑ زلازل کے مقابلے میں کیسے قوت پا سکتے ہیں' وہ سات روز تک زمین کو ہلاتا رہا اور وہ پھٹ گئی' اور اس کے منظر سے سورج کی آنکھ چندھی ہو گئی' آگ کے سمندر کے اوپر پہاڑوں کی کشتیاں چلتی ہیں' جو زمین میں استوار ہیں' یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اوپر پہاڑ تیر رہے ہیں' اس کے اوپر موجیں خوبصورتی کے باعث ٹوٹی پڑتی ہیں' وہ محل کی مانند ایسے شرارے دل کو ادھر ادھر پھینکتی ہے' گویا وہ بارش ہے جو موسلا دھار برسا رہی ہے اور اگر وہ آواز دے تو خوف سے چٹانوں کے دل

Marfat.com

پھٹ جاتے ہیں اور کھجور کی شاخ کی مانند روشنیاں کانپتی ہیں' اس سے فضا میں اس قدر دھواں اکٹھا ہو گیا ہے کہ اس سے سورج سیاہ ہو گیا ہے اور اس کی لپٹ نے ماہ تمام میں بھی نشان ڈال دیا ہے اور تکمیل کی رات نور کے بعد سیاہ ہو گئی ہے' ساتوں زمینیں اپنی زبانوں سے اس کیفیت کو بیان کر رہی ہیں' جس سے پانی زیر زمین دوچار ہے اور اس کے شعلوں نے بروج کا احاطہ کر لیا ہے اور قریب ہے کہ گراوٹ انہیں زمین سے ملا دے' اس نشان کے کیا کہنے جو معجزاتِ رسولؐ میں سے ہے اور اسے عقلمند لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں' تیرے پوشیدہ اسم اعظم کی قسم اگر ہمارے گناہ بڑھ گئے ہیں اور دل کی حالت بری ہو گئی ہے تو تو درگذر کر بخش دے' مہربانی فرما' گناہوں کو مٹا دے' معاف کر' ہر خطا' فرطِ جہالت سے ہوئی ہے۔

جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لے آئی' تو تو نے ان سے عذاب کو دور کر دیا' اور لوگوں کو نعمتوں سے ڈھانپ دیا۔ اور ہم امتِ مصطفیٰ ہیں' ہم تجھ سے اس عفو کی دعا کرتے ہیں جس کی ہمیں امید ہے' اور اگر یہ رسول نہ ہوتا تو خدا کی طرف کوئی روشن راہ نہ جاتی' پس تو اس وقت تک اپنے رسول مختار پر درود پڑھتا رہ جب تک اوراق کے منبر پر کبوتری بولتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

میں کہتا ہوں' اس آگ کے بارے میں بیان ہونے والی حدیث صحیحین میں زہری کے طریق سے سعید بن المسیبؒ سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت قائم ہو گی جب ارض حجاز سے آگ نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی' یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور یہ واقعہ اس سال یعنی ۶۵۴ھ میں ہوا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور قاضی القضاۃ' صدر الدین علی بن ابی القاسم تمیمی حنفی حاکم دمشق نے گفتگو میں ایک روز مجھے بتایا اور اس آگ والی حدیث کا ذکر چل پڑا اور جو کچھ اس سال میں اس آگ کا واقعہ ہوا۔ آپ نے فرمایا' میں نے ایک بدو کو سنا وہ میرے والد کو بتا رہا تھا کہ انہوں نے ان راتوں میں بصریٰ میں' حجاز میں ظاہر ہونے والی آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنوں کو دیکھا۔

میں کہتا ہوں آپ ۶۴۲ھ میں پیدا ہوئے آپ کا والد بصریٰ میں حنفیہ کا مدرس تھا' اور اسی طرح آپ کا دادا بھی وہاں مدرس تھا' پھر آپ دمشق آ گئے اور الصادریہ اور المعدمیہ میں پڑھایا' پھر حنفیہ کے قاضی القضاۃ بن گئے' آپ احکام میں قابل تعریف کردار کے مالک تھے' اور جس وقت حجاز میں یہ آگ ظاہر ہوئی اس وقت آپ کی عمر بارہ سال کی تھی اور اس عمر کے بچے جو بات سنتے ہیں اسے محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہ کہ ایک بدو نے انہی راتوں میں آپ کے والد کو خبر دی۔

وصلوٰت اللّٰہ و سلامہ علیٰ نبیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرا۔

اور ایک شاعر نے اس حجازی آگ اور غرق بغداد کے متعلق اشعار کہے ہیں۔

''پاک ہے وہ ذات جس کی مشیت مخلوقات میں ایک اندازے کے مطابق جاری ہے اس نے بغداد کو پانیوں سے اس طرح غرق کیا جس طرح اس نے ارض حجاز کو آگ سے جلایا''۔

ابو شامہ نے بیان کیا ہے' صحیح قول یہ ہے کہ۔

''اس نے ایک سال میں عراق کو غرق کیا اور اس نے ارض حجاز کو آگ سے جلا دیا ہے''۔

Marfat.com

اور ابن الساعی نے ۶۵۴ھ کی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ اس سال کی ۱۸ رجب کو جمعہ کے روز میں وزیر کے سامنے بیٹھا تھا' کہ ایک قاصد مدینۃ الرسول ﷺ سے اس کے پاس خط آیا' جو قیماز علوی' حسنی مدنی کے نام سے معروف تھا' اس نے خط کو لے کر پڑھا تو اس کے اندر لکھا تھا کہ ۲ رجمادی الآخرۃ کو منگل کے روز مدینۃ الرسول میں زلزلہ آیا حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کی قبر لرز گئی اور لوہے کی آواز سنی گئی اور زنجیریں ہلنے لگیں اور مدینہ سے چار فرسخ کے فاصلے پر آگ ظاہر ہوئی اور وہ پہاڑوں کی چوٹیوں کی مانند آگ پھینکتی تھی' اور وہ پندرہ روز رہی' قاصد نے بیان کیا ہے کہ میں آیا تو وہ اس وقت تک ختم نہ ہوئی تھی' بلکہ اپنی حالت پر قائم تھی اس نے اس سے پوچھا کہ وہ کس طرف آگ پھینکتی ہے' اس نے کہا مشرق کی طرف' اور میں اور یمن کے شرفاء اس کے پاس سے گزرے اور ہم نے اس میں کھجور کی شاخ پھینکی تو اس نے اسے نہ جلایا بلکہ وہ پتھروں کو جلاتی اور پگھلاتی تھی اور قیماز مذکور نے ایک جلا ہوا پتھر نکالا' جو رنگ اور ہلکا ہونے کے لحاظ سے پتھر کے کوئلے کی طرح تھا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس نے خط میں بیان کیا اور وہ قاضی مدینہ کی تحریر میں تھا کہ جب ان پر زلزلہ آیا تو وہ حرم میں داخل ہو گئے' اور انہوں نے اپنے سروں کو برہنہ کر دیا اور استغفار کیا اور یہ کہ نائب مدینہ نے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا' اور اس نے تمام بے انصافیوں کو چھوڑ دیا اور وہ مسلسل استغفار کرتے رہے' حتیٰ کہ زلزلہ تھم گیا' مگر جو آگ ظاہر ہوئی تھی وہ ختم نہ ہوئی اور قاصد کو آئے ہوئے پندرہ دن ہو چکے تھے' ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے العدل محمود بن یوسف بن الامعانی شیخ حرم مدینہ نبویہ کی تحریر میں پڑھا' آپ فرماتے ہیں کہ یہ آگ جو حجاز میں ظاہر ہوئی یہ ایک عظیم نشان ہے اور قرب قیامت کے متعلق ایک صحیح اشارہ ہے' خوش بخت وہ ہے جو موت سے قبل موقع سے فائدہ اٹھائے اور موت سے پہلے اپنے اللہ سے اپنا معاملہ درست کر لے' اور یہ آگ ایک پتھریلی زمین میں تھی جس میں درخت اور روئیدگی نہ تھی' اگر اسے کھانے کو کچھ نہ ملے تو اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا جاتا ہے اور وہ پتھروں کو جلاتی اور انہیں پگھلاتی تھی' حتیٰ کہ وہ گیلی مٹی کی مانند ہو جاتی تھی' پھر اسے ہوا لگتی تھی اور وہ دھونکنی سے نکلنے والے لوہے کے میل کی طرح ہو جاتی تھی' اے اللہ اسے محمدؐ اور آپ کی آل طاہرہ کے طفیل مسلمانوں کے لیے عبرت' اور عالمین کے لیے رحمت بنا دے۔

ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال رمضان کے آغاز میں جمعہ کی شب کو مسجد مدینہ جل گئی' اس کی آگ کی ابتداء شمال سے اس کے غربی کونے سے ہوئی' اور ایک آدمی خزانہ کے پاس آیا اور اس کے پاس آگ تھی' جو وہیں دروازوں سے لپٹ گئی اور جلد ہی چھت کو جا پہنچی' پھر چھتوں میں آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی اور قبلے کو لگ گئی' اور لوگوں نے اسے ختم کرنے میں سرعت سے کام لیا اور ایک ہی لمحے میں مسجد کے تمام چھت جل گئے' اور اس کے بعض ستون گر گئے' اور ان کا سکہ پگھل گیا اور یہ سب کچھ لوگوں کے سونے سے پہلے پہلے ہو گیا اور حجرہ نبوی کا چھت بھی جل گیا اور جو کچھ اس سے ہونا تھا ہوا اور وہ اپنے حال پر قائم رہا' حتیٰ کہ اس کی اور مسجد نبوی کی چھت کی تعمیر شروع ہوئی اور صبح کو لوگوں نے نماز کے لیے الگ جگہ بنالی اور اس باہر نکلنے والی آگ اور مسجد کے جلے ہوئے حصے میں جو واقعات ہوئے اس نے انہیں نشانات میں شمار کیا ہے' گویا یہ آگ آئندہ سال میں ہونے والے واقعات کے متعلق' انتباہ کرنے والی تھی' جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے' یہ بیان شیخ شہاب الدین ابو شامہ کا ہے۔ اور ابو شامہ نے اس سال اور اس کے بعد ہونے والے واقعات کے بارے میں اشعار کہے ہیں۔

Marfat.com

۶۵۴ھ کے سال میں حجاز میں آگ لگی جس سے مسجد جل گئی اور دارالسلام غرق ہو گیا پھر اس کے بعد والے سال میں تاتاریوں نے بغداد پر قابو پالیا اور اس کے اہل نے مدد نہ کی اور ان کے خلاف کفر کے مددگار تھے' ہائے اسلام کی بربادی اور اس سے خلافت کی حکومت ختم ہوگئی اور مستعصم بے حفاظت ہو گیا۔ حجاز و مصر پر مہربانی ہو اور بلاد شام پر سلام ہو۔ اے رب ذوالجلال جو شہر باقی رہ گئے ہیں ان کو بچا اور معاف فرما۔

اور اس سال باب الفرادیس کے اندر مدرسہ ناصریہ جوانیہ مکمل ہوا اور اس کے درس میں اس کا وقف کرنے والا ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن عزیز محمد بن ملک الظاہر غیاث الدین غازی ابن ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب شادی فاتح بیت المقدس بھی حاضر ہوا اور اس میں شہر کے قاضی صدرالدین ابن سناء الدولہ نے بھی پڑھایا اور اس کے پاس حکومت کے امراء اور علماء اور دمشق کے جمہور اہل حل وعقد حاضر ہوئے' اور اس سال اس نے قاسیون کے دامن میں رباط ناصری کی تعمیر کا حکم دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ عماد الدین عبداللہ بن الحسن بن النحاس:

آپ نے مخلوق سے تعلق ترک کر دیا اور درویشی' تلاوت' عبادت' مسلسل روزے رکھنے کی طرف متوجہ ہو گئے' اور تقریباً تیس سال تک قاسیون کے دامن میں اپنی مسجد میں گوشہ نشین رہے۔ آپ نیک لوگوں میں سے تھے اور جب آپ فوت ہوئے تو اپنی مسجد کے نزدیک دفن ہوئے اور آپ کی قبر وہاں مشہور ہے اور صالحیہ کے خفیہ راستوں میں ایک حمام بھی آپ کی طرف منسوب ہے اور السبط نے آپ کی تعریف کی ہے اور انہوں نے آپ کی وفات کی تاریخ بیان کی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

یوسف بن امیر حسام الدین:

قراُدغلی بن عبداللہ عتیق الوزیر عون الدین بن یحییٰ بن ہبیرہ الحسنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ' شیخ شمس الدین ابوالمظفر الحنفی البغدادی' ثم الدمشقی' سبط ابن الجوزی' آپ کی ماں رابعہ ہے جو شیخ جمال الدین ابوالفرج بن الجوزی الواعظ کی بیٹی ہے' آپ خوبصورت' خوش آواز' اچھے واعظ' بہت سے اچھے فضائل اور تصانیف والے تھے آپ کی کتاب مرآۃ الزمان بیس جلدوں میں ہے' جو بہترین تواریخ میں سے ہے جس میں آپ نے اپنے دادا کی المنتظم کو نظم کیا ہے اور اس پر اضافہ بھی کیا ہے اور زمانے تک اس پر ضمیمہ بھی لکھا ہے اور وہ شاندار تواریخ میں سے ہے۔

آپ ۶۰۰ھ کی حدود میں دمشق آئے اور ملوک بنی ایوب کے ہاں مرتبہ حاصل کیا اور انہوں نے آپ کو مقدم کیا اور آپ سے حسن سلوک کیا' اور آپ ہر ہفتے کو صبح سویرے اس ستون کے پاس وعظ کیا کرتے تھے' جس کے نزدیک آج کل واعظین کھڑے ہوتے ہیں' جو علی بن حسین زین العابدین کے مزار کے پاس ہے' اور لوگ ہفتے کی رات جامع میں گذارتے اور گرمیوں میں باغات کو چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ آپ کی مقرر تقاریر کو سنیں' پھر وہ جلدی سے اپنے باغات کی طرف چلے جاتے' اور آپ نے اپنے دادا کے طریق پر جو اچھی باتیں اور فوائد بیان کیے ہوتے' ان کا باہم تذکرہ کرتے' اور شیخ تاج الدین کندی اور دیگر مشائخ باب المشہد کے

Marfat.com

بالائی قبہ یزید کے نیچے آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کے بیان کی تحسین کرتے اور آپ نے العزیۃ البرانیہ میں جسے امیر عزالدین ایبک المعظمی نے تعمیر کیا ہے درس دیا' آپ المعظم کے گھرانے کے استاد تھے' اور آپ ہی نے الکشک میں العزیۃ الجوانیہ کو وقف کیا ہے جو قدیم میں دور ابن منقذ کے نام سے مشہور تھا' اور اسی طرح السبط نے بھی جسر کحیل کے نزدیک جبل میں الشبلیہ میں درس دیا اور اس کے سامنے جو البدریہ ہے اسے بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا اور وہیں آپ کی رہائش تھی اور آپ نے اس سال کی ۲۱ ذوی الحجہ کو منگل کے روز وہیں وفات پائی اور آپ کے جنازہ میں شہر کا حاکم ناصر بن العزیز اور اس سے کم درجے کے افسران شامل ہوئے اور شیخ شہاب الدین نے آپ کے علوم وفضائل' سرداری' حسن وعظ' خوش آوازی' چہرے کی تروتازگی تواضع اور زہد ومحبت کی تعریف کی ہے' آپ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی وفات کی شب کو بیمار تھا' میں نے بیداری سے پہلے خواب میں آپ کی وفات کو دیکھا اور میں نے آپ کو ناپسندیدہ حالت میں دیکھا اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی آپ کو اسی حالت میں دیکھا' ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کے دعا گو ہیں' اور میں آپ کے جنازے میں حاضر نہیں ہو سکا اور آپ کا جنازہ بڑا بھرپور تھا' جس میں سلطان اور دوسرے لوگ شامل ہوئے اور وہیں آپ کو دفن کیا گیا' آپ عالم' فاضل' دانا' گوشہ نشین اور ارباب دول کے ناپسندیدہ افعال پر ملامت کرنے والے تھے اور اپنے لباس میں میانہ رو اور مواظبت کے ساتھ مطالعہ کرنے' علم سیکھنے اور تالیف وتصنیف میں لگے رہتے تھے' اور اہل علم و فضل کے ساتھ انصاف کرنے والے اور جہلاء سے الگ رہنے والے تھے' بادشاہ اور عہدہ دار آپ کی ملاقات کو آتے تھے' اور آپ کی مجلس وعظ خوش کن اور آپ کی آواز خوبصورت اور اچھی تھی۔ رحمہ اللہ

اور شاہِ حلب ملک ناصر کے زمانے میں عاشورہ کے روز آپ سے استدعا کی گئی' کہ آپ قتل حسینؓ کے بارے میں لوگوں کو کچھ بتائیں تو آپ منبر پر چڑھے اور بغیر بات کیے کافی دیر بیٹھے رہے پھر آپ نے اپنے چہرے پر رومال رکھا اور سخت روئے' پھر روتے ہوئے کہنے لگے۔

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جس کے سفارشی اس سے جھگڑا کرنے والے ہوں اور مخلوق کو اٹھانے کے بارے میں صور پھونکا گیا ہو' ضروری ہے کہ قیامت کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی قمیص خونِ حسینؓ سے لت پت ہو''۔

پھر آپ منبر سے اتر آئے اور آپ رو رہے تھے' پھر آپ اسی حالت میں الصالحیہ کی طرف چلے گئے۔ رحمہ اللہ

الصالحیہ کے ہسپتال کا وقف کرنے والا:

امیر کبیر سیف الدین ابوالحسن یوسف ابن ابی النوارس بن موسک القمیری' الکردی' آپ القمیریہ کے سب سے بڑے امیر تھے' وہ بادشاہوں کے دستور کے مطابق آپ کے سامنے کھڑے ہوتے تھے' اور آپ کی سب سے بڑی نیکی اس ہسپتال کا وقف ہے' جو قاسیون کے دامن میں ہے اور آپ کی وفات اور تدفین دامن کوہ میں اس گنبد میں ہوئی جو مذکورہ ہسپتال کے سامنے ہے اور آپ بہت مال وثروت والے تھے۔

مجیر الدین یعقوب بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب:

آپ کو اپنے باپ کے پاس قبرستان عادلیہ میں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

امیر مظفر الدین ابراہیم:

شاہ ضرخد عز الدین ایبک استاد دار المعظم اور حنفیہ کے لیے المعزیتین (البرانیہ اور الجوانیہ) کے وقف کرنے والے کا بیٹا اسے اس کے والد کے پاس قبرستان میں الوراقہ کے نزدیک دفن کیا گیا۔

شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن بن نوح:

المقدسی' شافعی فقیہ اور شیخ تقی الدین ابن الصلاح کے بعد الرواحیہ کا مدرس' آپ کو قبرستان الصوفیہ میں دفن کیا گیا اور آپ کا جنازہ بڑا بھرپور تھا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے' اس سال اچانک موتیں بہت ہوئیں اور اس کے باعث بہت سی مخلوق مرگئی۔ اور اس سال مرنے والوں میں دمشق کے معتبر شخص زکی الدین ابوالغوریہ[1] اور دمشق کے رئیس بدر الدین ابن السنی' عز الدین عبدالعزیز بن ابی طالب بن عبدالغفار السلمی ابی الحسین شامل ہیں جو قاضی جمال الدین الحرستانی کے نواسے ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ وعفا عنہم اجمعین

۶۵۵ھ

اس سال شاہِ مصر ملک معظم عز الدین ایبک اپنے گھر میں مردہ پایا گیا اور اس کے بعد اس کے استاذ صالح نجم الدین ایوب نے چند ماہ حکومت سنبھالی اور اس میں توران شاہ المعظم بن الصالح بادشاہ بنا' پھر شجرۃ الدر' ام خلیل نے اسے تین ماہ پیچھے کر دیا۔ پھر اسے بادشاہ مقرر کر دیا گیا' اور ملک اشرف موسیٰ بن الناصر یوسف بن القسیس ابن الکامل مدت تک اس کے ساتھ رہا' پھر وہ بلا منازعت باختیار بادشاہ بن گیا اور جب ناصر نے' دیار مصر کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے ناصر کو شکست دی اور فارس اقطای ۶۵۳ھ میں قتل ہوا اور اس کے بعد اشرف کو بھی معزول کر دیا گیا اور اکیلا خود مختار بادشاہ بن گیا' پھر اس نے شجرۃ الدر ام خلیل سے نکاح کر لیا اور یہ کریم' شجاع' حیادار اور دیندار شخص تھا' پھر ۲۳ ربیع الاوّل کو منگل کے روز اس کی وفات ہوگئی' اور وہ مصر میں مدرسۃ المعزیہ کا وقف کرنے والا ہے اور اس کا راستہ بہترین چیزوں میں سے ہے اور جب یہ قتل ہوگیا تو اس کے غلاموں نے اس کی بیوی ام خلیل شجرۃ الدر پر اس کی تہمت لگائی' اور اس نے شاہ موصل بدر الدین لؤلؤ کی بیٹی سے نکاح کرنے کا عزم کیا اور اس نے اپنی لونڈیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اس کی خاطر پکڑ لیں۔ اور وہ مسلسل اسے اپنی کھڑاؤں سے مارتی رہی اور لونڈیاں اس کے نازک مقامات کو رگڑتی رہیں' حتیٰ کہ وہ اسی حالت میں مرگیا اور جب اس کے غلاموں نے سنا تو وہ اس کے بڑے غلام سیف الدین قطز کے ساتھ آئے اور انہوں نے اسے قتل کر کے برہنہ کر کے کوڑی پر پھینک دیا' حالانکہ اس سے قبل وہ سخت پردے اور بلند مقام کی حامل تھی' اور اس نے شاہی فرامین اور مہروں پر نشان لگائے' اور خطیبوں نے اس کے نام کے خطبے دیئے' اور اس کے نشان کا سکہ ڈھالا گیا اور وہ مر گئی اور اس کے بعد اس کا نام ونشان مٹ گیا۔ (تو کہہ دے اے اللہ تو بادشاہت کا مالک ہے' تو جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے' اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے' تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے' بلاشبہ

---

[1] ایک نسخہ میں ابن القوریۃ بیان ہوا ہے۔

Marfat.com

تو ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے)۔

اور ترکوں نے اپنے استاذ عزالدین ترکمانی کے بعد اس کے بڑے غلام امیر سیف الدین قطز کے مشورے سے اس کے بیٹے نورالدین علی کو کھڑا کر دیا اور اسے ملک منصور کا لقب دیا۔ اور منابر پر اس کے خطبات دیئے گئے اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا گیا اور اس کے مشورے اور حکم کے مطابق معاملات چلنے لگے۔

اور اس سال بغداد میں رافضہ اور اہل سنت کے درمیان بڑی جنگ ہوئی اور الکرک اور رافضہ کے گھروں کو لوٹ لیا گیا حتیٰ کہ وزیر ابن العلقمی کے قرابتداروں کے گھروں کو بھی لوٹ لیا گیا' اور یہ تاتاریوں کو اس کے مدد دینے کا سب سے بڑا سبب تھا اور اس سال فقرائے حیدریہ شام آئے اور ان کی علامت کھلا لباس اور لمبی نوکدار ٹوپی پہننا تھا' وہ اپنی داڑھیوں کو منڈاتے تھے' اور مونچھوں کو چھوڑتے تھے' اور یہ خلاف سنت ہے' انہوں نے اپنے شیخ حیدر کی متابعت میں انہیں اس وقت چھوڑا جب ملاحدہ نے اسے قیدی بنا کر اس کی داڑھی مونڈ دی اور اس کی مونچھیں چھوڑ دیں اور انہوں نے اس بارے میں اس کی اقتداء کی اور وہ معذور ماجور ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ اور انہیں اس بارے میں شیخ کا نمونہ اختیار نہیں کرنا چاہیے' اور دمشق کے باہر العونیہ کے قریب ان کا زاویہ بنا ہوا ہے۔

اور اس سال کی ۱۸ ذی الحجہ کو بدھ کے روز البادرائیہ کے وقف کرنے والے شیخ نجم الدین عبداللہ بن محمد البادرائی البغدادی مدرس النظامیہ اور امور مہمہ میں آفاق کے بادشاہوں کے پاس خلافت کے ایلچی اور سخت احوال کی اصلاح والے کی تعزیت کی' وہ فاضل یگانہ' رئیس' باوقار اور متواضع شخص تھے' اور انہوں نے امیر اسامہ کے گھر کی جگہ پر دمشق میں ایک شاندار مدرسہ تعمیر کیا۔ اور وہاں پر قیام کرنے والے کے لیے مجرد رہنے کی شرط لگائی اور یہ کہ وہ کسی دوسرے مدرسے میں فقیہ نہ ہو' اور آپ کا مقصد اس سے یہ تھا' کہ فقیہ کا دل اور توجہ علم کی طرف زیادہ ہو' لیکن اس سے بعض لوگوں کو بڑی خرابی اور شر حاصل ہوا۔

اور ہمارے شیخ علامہ امام' جو شام وغیرہ میں شیخ الشافعیہ تھے' یعنی برہان الدین ابواسحاق ابراہیم بن شیخ تاج الدین فزاری' جو اس مدرسہ کے مدرس اور اس کے مدرس کے بیٹے تھے' بیان کرتے ہیں کہ جب وقف کرنے والا پہلے دن حاضر ہوا تو اس نے وہاں درس دیا۔ اور سلطان ناصری بھی اس کے پاس حاضر ہوا اور اس نے وقف کی تحریر پڑھی جس میں یہ ذکر تھا کہ اس میں کوئی عورت داخل نہ ہو' سلطان نے کہا کوئی بچہ بھی داخل نہ ہو' وقف کرنے والے نے کہا اے مولانا سلطان! ہمارا رب دو لاٹھیوں سے نہیں مارتا اور جب آپ نے یہ واقعہ بیان کیا تو مسکرا پڑے۔ آپ نے سب سے پہلے وہاں درس دیا' پھر آپ کے بعد آپ کے بیٹے کمال الدین نے درس دیا اور اس کی نگرانی وجیہ الدین بن سوید کے سپرد کر دی' پھر وہ نگرانی اب تک ان کی اولاد میں چلی آتی ہے۔ اور ایک وقت قاضی شمس الدین ابن الصائغ نے بھی اس کی نگرانی کی' پھر اس سے نگرانی لے لی گئی' کیونکہ نگرانی ان کے لیے ثابت تھی۔ اور البادرائی نے اس مدرسہ پر بہت اچھے اوقاف وقف کیے اور اس میں آپ نے مفید کتابوں کی ایک لائبریری بنائی۔ اور اس سال آپ بغداد واپس آ گئے' اور بادل نخواستہ وہاں کے قاضی القضاۃ بنے اور ۷ ماہ قاضی رہے' پھر اس سال کے ذی الحجہ کے آغاز میں فوت ہو گئے اور الشونیزیہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

اور ذی الحجہ ہی میں البادرائی کی موت کے تھوڑے دنوں بعد تاتاری اپنے بادشاہ ہلاکو بن تولی بن چنگیز خان کے ساتھ بغداد آئے' ان پر اللہ کی لعنتیں ہوں' اور انہوں نے آئندہ سال کے آغاز میں اسے فتح کیا اور اس پر زیادتیاں کیں' اس کی تفصیل ابھی بیان ہوگی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

البادرائیہ کے وقف کرنے والے البادرائی نے اس سال دمشق میں وفات پائی اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

شیخ تقی الدین عبدالرحمٰن بن ابی الفہم:

البلدانی' آپ نے ۸ ربیع الاوّل کو دمشق میں وفات پائی' اور وہیں دفن ہوئے' آپ صالح' شیخ اور حدیث کے سماع واسماع اور کتابت میں مشغول رہتے تھے' آپ نے سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

میں کہتا ہوں آپ کی اکثر کتب اور مجموعات الکلاسہ کے مدرسہ فاضلیہ کی لائبریری کے لیے وقف ہیں' اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں ایک اچھا آدمی ہوں؟ آپ نے فرمایا بے شک تو ایک اچھا آدمی ہے۔ رحمه الله و اكرم مثواه

شیخ شرف الدین:

محمد بن ابی الفضل المرسی' آپ فاضل شیخ' یگانہ' تحقیق کے ماہر اور بہت حج کرنے والے تھے' اکابر کے ہاں آپ کا مقام تھا' آپ نے بہت سی کتب اکٹھی کیں' آپ کا اکثر قیام حجاز میں تھا' اور جہاں بھی اترے اس شہر کے رؤسا نے آپ کی عزت کی اور آپ اپنے امور میں میانہ رو تھے۔ آپ کی وفات اس سال کی ۱۵ ربیع الاوّل کو العریش اور الداردم کے درمیان الذعقہ مقام پر ہوئی۔

المشد الشاعر امیر سیف الدین:

علی بن عمر بن قزل' دمشق میں کونسل کو مضبوط کرنے والا' یہ بڑا شاعر تھا اور اس کا دیوان بھی مشہور ہے' اور ایک شخص نے اسے اس کی موت کی بعد دیکھا تو اس سے اس کا حال پوچھا تو وہ کہنے لگا۔

''مجھے قبر کی مٹی اور اس کی تنگی میں اٹھا کر لایا گیا اور مجھے اپنے گناہوں کے باعث خیال تھا کہ وہ مجھ سمیت لرز جائے گی اور میں نے رحمٰن' رؤف اور نعمتوں سے ملا اور اس نے مجھے میرے ڈرنے کی وجہ سے حوض دیا' اور جو شخص موت کے وقت عفو الٰہی کے متعلق حسن ظن کرے گا' وہ عفو کے زیادہ لائق ہوگا''۔

بشارہ بن عبداللہ:

اصلاً ارمنی ہے' بدرالدین کاتب جو شبل الدولہ کا غلام تھا' اس نے الکندی وغیرہ سے سماع کیا ہے اور یہ بہت اچھا لکھتا تھا۔ اس کے آقا نے اپنے اوقاف کی نگرانی اسے سپرد کی تھی اور اسے اپنی اولاد میں شامل کیا اور وہی اب تک اصطبلین کے نگران ہیں اور اس کی وفات اس سال ۱۵ رمضان کو ہوئی۔

Marfat.com

قاضی تاج الدین:

ابوعبداللہ محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین مصری آپ نے اپنے باپ کی نیابت کی اور الشامیہ میں درس دیا' اور آپ کے اشعار بھی ہیں جن میں یہ شعر بھی ہیں۔

''میرا منہ اس کے منہ کے لیے بوسہ دینے کی وجہ سے نقاب بن گیا ہے اور میں نے عمداً اس کے دانتوں سے شراب کو چوسا ہے' اس نے ترچھی نظر سے دیکھا اور کہنے لگا تو فقہ میں امام ہے اور میرا لعاب دہن شراب ہے اور تیرے نزدیک شراب حرام ہے''۔

ملک ناصر:

داؤد بن المعظم' عیسیٰ بن العادل' یہ اپنے باپ کے بعد دمشق کا بادشاہ بنا' پھر دمشق اس کے ہاتھوں سے چھن گیا اور اس کے چچا اشرف نے اس پر قبضہ کرلیا' اور اس نے الکرک اور نابلس پر اکتفاء کیا۔ پھر احوال اسے لیے پھرے اور اس کے مصائب کا لمبا سلسلہ شروع ہوگیا' حتیٰ کہ محلات میں سے کچھ بھی اس کے پاس نہ رہا' اور اس نے خلیفہ مستنصر کے ہاں تقریباً ایک لاکھ دینار امانت رکھے اور اس نے ان سے انکار کردیا اور اسے واپس نہ کیے اور یہ بڑا فصیح اور اچھے اشعار کہنے والا تھا' اور اس کے فضائل بہت سے ہیں' اور اس نے فخر رازی کے شاگرد شمس الخسروشاہی سے علم کلام پڑھا اور وہ علوم الاوائل کو بہت جانتا تھا' اور انہوں نے اس سے ایسی باتیں روایت کی ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو وہ اس کی بدعقیدگی پر دلالت کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

بیان کیا گیا ہے کہ وہ مستنصریہ کے پہلے درس میں شامل تھا' جو ۶۳۲ھ کو دیا گیا اور شعراء نے مستنصر کی بہت مدح کی اور ایک نے اپنے قصیدہ میں کہا۔

''اگر تو سقیفہ میں حاضر ہوتا تو تو ہی مقدم اور امام اعظم ہوتا''۔

ناصر داؤد نے شاعر سے کہا خاموش رہ تو نے غلط بات کہی ہے' امیر المومنین کے دادا حضرت عباس اس روز موجود تھے اور وہ مقدم نہیں تھے' اور امام اعظم صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ خلیفہ نے کہا آپ نے درست فرمایا ہے' اس سے جو باتیں روایت کی گئی ہیں ان میں سے یہ بات سب سے اچھی ہے اور اس کا معاملہ یہاں تک کوتاہ ہوگیا کہ ناصر بن العزیز نے اس کے چچا مجد الدین یعقوب کو البویفا نام بستی لکھ دی اور وہ اس سال وہیں پر فوت ہوگیا۔ اور لوگ اس کے جنازہ میں جمع ہوئے اور اسے وہاں سے اٹھا کر اس کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں اس کے والد کے پاس اسے دفن کردیا گیا۔

ملک المعز:

عزالدین ایبک ترکمانی' ترکوں کا پہلا بادشاہ' یہ صالح نجم الدین ایوب بن کامل کے غلاموں میں سب سے بڑا تھا' اور دیندار' پاکدامن' عفیف اور کریم تھا' اس نے سات سال حکومت کی' پھر اس کی بیوی شجرۃ الدرام خلیل نے اسے قتل کردیا۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا نورالدین علی بادشاہ بنا اور ملک منصور کا لقب اختیار کیا۔ اور اس کی مملکت کا منتظم اس کے باپ کا غلام سیف الدین قطز تھا' پھر اس نے اسے معزول کردیا۔ اور اس کے بعد قریباً ایک سال تک خود مختار بادشاہ بنا رہا اور مظفر لقب اختیار کیا' اللہ تعالیٰ نے عین

Marfat.com

جالوت پر اس کے ہاتھوں تاتاریوں کی شکست مقدر کی تھی' اور قبل ازیں حوادث میں ہم اسے تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں اور آئندہ بھی کچھ بیان ہوگا۔

شجرۃ الدر بنت عبداللہ:

ام خلیل ترکیہ' یہ ملک صالح نجم الدین ایوب کی چہیتی لونڈیوں میں سے تھی' اور اس سے اس کا بیٹا خلیل بہت خوبصورت تھا' جو چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا اور یہ اس کی شدت محبت کی وجہ سے سفر وحضر میں اس سے جدا نہیں ہوتی تھی اور اس کی خدمت میں حاضر رہتی تھی' اور اس نے اپنے خاوند کے بیٹے معظم توران شاہ کے قتل کے بعد دیار مصر پر قابض ہوگئی' اور اس کا خطبہ دیا جاتا اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا جاتا اور اس نے تین ماہ تک شاہی فرامین پر نشان لگائے' پھر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں المعز بادشاہ بن گیا پھر اس نے دیار مصر کا بادشاہ بننے کے چند سال بعد اس سے نکاح کر لیا' پھر جب اسے یہ خبر ملی کہ وہ شاہ موصل بدر الدین لؤلؤ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے اس پر غیرت آئی اور اس نے اس کے خلاف تدبیر کر کے اسے قتل کر دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پس المعز کے غلاموں نے اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی اور انہوں نے اسے قتل کر دیا' اور اسے تین دن تک کوڑی پر پھینک دیا پھر اسے اس کی قبر میں منتقل کر دیا گیا جو سیدہ نفیسہ کی قبر کے قریب ہے اور یہ بڑی مضبوط دل عورت تھی' جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے بہت سے نفیس جواہر اور قیمتی موتی ضائع کر دیئے' اس نے انہیں ہاون میں ڈال کر توڑ دیا تا کہ وہ نہ اس کے کام آئیں اور نہ کسی دوسرے کے کام آئیں اور اس کی حکومت میں اس کا وزیر الصاحب بہاؤ الدین علی بن محمد بن سلیمان تھا' جو ابن حنا کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کا پہلا منصب دار تھا۔

شیخ الاسعد ہبۃ اللہ بن صاعد:

شرف الدین الفائزی' قدیم سے ملک الفائز سابق الدین ابراہیم بن الملک العادل کی خدمت میں تھا' اور یہ نصرانی تھا' پھر مسلمان ہوگیا اور بہت صدقہ وخیرات اور نیک کام کرنے والا تھا' المعز نے اسے وزیر بنالیا اور اس کے ہاں اس کا بڑا مرتبہ تھا اور وہ اس کی نظر ثانی اور مشورہ کے بعد کوئی کام کرتا تھا' اور اس سے پہلے قاضی تاج الدین[1] ابن بنت المعز وزیر تھا اور اس سے پہلے بدر الدین سنجاری تھا' پھر اس کے بعد یہ سب کچھ شیخ الاسعد السلمانی کے پاس آ گیا' اور الفائزی سے المعز ایک غلام کے ذریعے خط و کتابت کرتا تھا' پھر جب المعز قتل ہوگیا تو الاسعد کی توہین کی گئی' حتیٰ کہ وہ بدبخت بن گیا اور امیر سیف الدین القطز نے اس کی خط و کتابت کو ایک لاکھ دینار میں لے لیا' اور بہاؤ الدین زہیر بن علی نے اس کی ہجو کی ہے' وہ کہتا ہے۔

اللہ اس پر زیادہ لعنت کرے اور اس کے باپ پر اس سے بھی زیادہ کرے اور پھر یکے بعد دیگرے اس کے بیٹوں پر کرے' پھر ان باتوں کے بعد وہ قتل ہوگیا اور القرافہ میں دفن ہوا اور قاضی ناصر الدین ابن المنیر نے اس کا مرثیہ لکھا ہے اور اس کے اس کے متعلق نہایت شاندار اور فصیح اشعار ہیں۔

---

[1] ایک نسخہ میں جمال لکھا ہے۔

Marfat.com

ابن ابی الحدید الشاعر العراقی:

عبدالحمید بن ہبۃ اللہ بن محمد بن محمد بن الحسین ابوحامد بن ابی الحدید عزالدین المدائنی' کاتب' زبردست شاعر اور غالی شیعہ' اس نے بیس جلدوں میں نہج البلاغہ کی شرح کی ہے ۵۸۶ھ میں المدائن میں پیدا ہوا' پھر بغداد آ گیا اور خلیفتی دیوان میں یہ ایک کاتب اور شاعر تھا' اور وزیر ابن العلقمی کے ہاں اس کا بڑا مرتبہ تھا' کیونکہ ان دونوں کے درمیان تشیع' ادب اور فضیلت میں' مناسبت' مقاربت اور مشابہت پائی جاتی تھی' اور ابن الساعی نے اس کی بہت سی مدائح اور شاندار اشعار کو بیان کیا ہے اور یہ اپنے بھائی المعالی موفق الدین بن ہبۃ اللہ سے ادب وفضیلت میں زیادہ تھا' اگرچہ دوسرا بھی یکتا فاضل تھا' اور دونوں نے اسی سال میں وفات پائی۔

۶۵۶ھ

بغداد پر تاتاریوں کا قبضہ اور اس کے اکثر باشندوں کا خلیفہ سمیت قتل ہونا اور بنوعباس کی حکومت کا خاتمہ:

اس سال کا آغاز ہوا اور تاتاریوں کی فوجوں نے ان دو امیروں کی صحبت میں' جو تاتاریوں کے بادشاہ ہلاکو خان کی ہراول فوجوں کے امیر تھے' بغداد سے جنگ کی اور شاہ موصل کی افواج بھی بغدادیوں کے خلاف ان کی مدد کے لیے آ گئیں اور شاہ موصل نے انہیں' غلہ' ہدایا اور تحائف سے بھی مدد دی اور یہ سب کچھ اس نے اپنے بارے میں تاتاریوں کے خوف اور انہیں رشوت دینے کے لیے کیا' اللہ ان کا برا کرے۔ اور بغداد کو چھپا دیا گیا اور اس میں مجانیق اور دیگر دفاعی آلات نصب کر دیئے گئے' جو اللہ کی تقدیر کو ٹال نہیں سکتے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ احتیاط قضاوقدر کے مقابلہ میں کچھ کام نہ دے گی۔ اور جیسے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ''بلاشبہ جب اللہ کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو وہ پیچھے نہیں ہوسکتا''۔

اور فرماتا ہے ''تحقیق اللہ اس قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کریں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے کوئی ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کے سوا ان کا کوئی دوست ہے''۔

اور تاتاریوں نے دارالخلافہ کو گھیر لیا اور ہر طرف سے اسے تیر مارنے لگے' حتیٰ کہ وہ ایک لونڈی کو لگے جو خلیفہ کے سامنے کھیل رہی تھی اور اسے ہنسا رہی تھی' اور وہ اس کی چہیتی لونڈیوں میں سے تھی اور وہ مولدہ تھی' جس کا نام عرفہ تھا' اسے ایک کھڑکی سے آ کر تیر لگا' جس نے اسے خلیفہ کے سامنے رقص کرتے ہوئے قتل کر دیا' پس خلیفہ اس سے گھبرا گیا اور سخت خوفزدہ ہو گیا اور اس کے سامنے وہ تیر لایا گیا' جو اسے لگا تھا' کیا دیکھتا ہے کہ اس پر لکھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی قضاوقدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقلوں کو مار دیتا ہے۔ اس موقع پر خلیفہ نے زیادہ بچاؤ اختیار کرنے کا حکم دیا اور دارالخلافت پر زیادہ پردے ڈال دیئے گئے' اور ہلاکو خان اپنی تمام فوجوں کے ساتھ۔ اور وہ تقریباً دو لاکھ جانبازوں پر مشتمل تھیں۔ اس سال کی ۱۲ محرم کو بغداد آیا' اور وہ اس متقدم امر کے باعث جس کا اللہ نے فیصلہ کیا تھا اور اسے جاری ونافذ کیا۔ خلیفہ پر بہت غصے تھا' اور وہ یہ کہ جب شروع شروع میں ہلاکو خان کا ہمدان میں ظہور ہوا اور وہ عراق کی جانب جا رہا تھا' تو وزیر مؤیدالدین محمد بن العلقمی نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ وہ اس کی طرف قیمتی تحائف بھیجے تاکہ جو وہ ان کے شہروں کا قصد کیے ہوئے ہے اس کے لیے یہ بطور مدارات ہوں' پس دویدارہ صغیر ایبک وغیرہ نے خلیفہ کو اس بات سے ترک کرنے کی ترغیب دی اور کہنے لگے کہ وزیر اس طرح اموال بھیج کر شاہ تاتار کو رشوت دینا چاہتا ہے اور انہوں

Marfat.com

نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کوئی معمولی سی چیز بھیج دے' پس اس نے کچھ ہدایا بھیجے' جنہیں ہلاکو خان نے حقیر سمجھا' اور خلیفہ کو پیغام بھیج کر اس دو بیدارہ مذکور اور سلیمان شاہ کو اس سے طلب کیا' پس اس نے ان دونوں کو اس کے پاس نہ بھیجا اور نہ اس کی پرواہ کی۔ حتیٰ کہ اس کی آمد کا وقت قریب آ گیا' اور وہ اپنی بہت سی کافر' فاجر' ظالم اور غاصب افواج کے ساتھ بغداد پہنچ گیا' جو نہ اللہ اور نہ یوم آخرت پر ایمان لائی تھیں' اور انہوں نے بغداد کو اس کی شرقی اور غربی جانب سے گھیر لیا۔ اور بغدادی فوجیں بہت کم اور کمزور تھیں' جن کی تعداد دس ہزار سواروں تک بھی نہ پہنچتی تھی' انہوں نے اور باقی ماندہ سب فوج نے اپنے دستوں سے منہ پھیر لیا' حتیٰ کہ ان میں سے بہت سوں نے بازاروں اور مساجد کے دروازوں پر عطیات مانگے اور شعراء نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے اور اسلام اور اہل اسلام پر غم کرتے ہوئے ان کے بارے میں قصائد کہے اور یہ سب کچھ وزیر ابن العلقمی رافضی کے مشوروں سے ہوا' کیونکہ گذشتہ سال اہل سنت اور رافضہ کے درمیان عظیم معرکہ آرائی ہوئی تھی' جس میں الکرج اور رافضہ کا محلہ لٹ گیا' حتیٰ کہ وزیر کے قرابتداروں کے گھر بھی لوٹ لیے گئے' جس پر اسے سخت غصہ آیا اور اس بات نے اسے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے پر اکسایا' جس سے وہ قبیح واقعہ پیش آیا' جس سے بڑھ کر گھناؤنا واقعہ تعمیر بغداد سے لے کر آج تک پیش نہیں آیا' اس لیے وہ سب سے پہلے تاتاریوں کے پاس گیا اور وہ اپنے اہل واصحاب اور خدم وحشم کو بھی ساتھ لے گیا اور اس نے سلطان ہلاکو خان سے ملاقات کی' اللہ اس پر لعنت کرے' پھر اس نے واپس آ کر خلیفہ کو اس کے پاس جانے کا مشورہ دیا اور اس کے پیش نظر یہ بات تھی' کہ مصالحت اس شرط پر ہو کہ عراق کا نصف خراج ان کے لیے اور نصف خلیفہ کے لیے ہوگا' پس خلیفہ محتاج ہو کر سات سو سواروں کے ساتھ روانہ ہوا' جو قضاۃ' فقہاء صوفیاء اور اعیان وامراء اور حکومت کے سرکردہ لوگوں پر مشتمل تھے' اور جب وہ ہلاکو خان کی فرودگاہ کے قریب ہوئے' تو انہوں نے سترہ آدمیوں کے سوا' باقی لوگوں کو خلیفہ کے ساتھ جانے سے روک دیا۔ پس خلیفہ مذکورہ لوگوں کے ساتھ گیا' اور بقیہ کو ان کی سواریوں سے اتار دیا گیا اور انہیں لوٹ لیا گیا اور سب کو قتل کر دیا گیا۔ اور خلیفہ کو ہلاکو خان کے سامنے پیش کیا گیا' تو اس نے اس سے بہت سی باتوں کے متعلق دریافت کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ نے اہانت وجبروت کے خوف کو جو دیکھا تو اس کی گفتگو میں گڑبڑ ہو گئی' پھر وہ بغداد واپس آ گیا اور خواجہ نصیر الدین طوسی اور وزیر ابن العلقمی وغیرہ بھی اس کے ساتھ تھے' اور خلیفہ نگرانی اور مطالبات کے تحت تھا' پس اس نے دار الخلافہ سے سونے' زیورات' ڈھلے ہوئے زیورات' جواہر اور نفیس اشیاء وغیرہ کثرت کے ساتھ منگوائیں' اور رافضہ کے سرداروں اور دیگر منافقین نے ہلاکو خان کو مشورہ دیا کہ وہ خلیفہ سے مصالحت نہ کرے اور وزیر نے کہا' جب نصف نصف پر صلح ہو گئی تو یہ ایک دو سال تک قائم رہے گی' پھر پہلے والی بات ہو جائے گی اور انہوں نے اسے خلیفہ کے قتل کو اچھا کر دکھایا' پس جب خلیفہ' سلطان ہلاکو خان کے پاس واپس آیا تو اس نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے قتل کا مشورہ وزیر ابن العلقمی اور نصیر الدین طوسی نے دیا تھا' اور نصیر الدین اس وقت ہلاکو خان کی خدمت میں تھا' جب اس نے الموت کے قلعوں کو فتح کیا تھا' اور اس نے انہیں اسماعیلیہ کے ہاتھوں سے چھین لیا' اور نصیر الدین شمس الشموس کا وزیر تھا' اور اس سے پہلے اس کے باپ علاؤ الدین بن جلال الدین کا وزیر تھا اور وہ نزار بن المستنصر العبیدی کی طرف منسوب ہوتے تھے' اور ہلاکو خان نے نصیر الدین کو منتخب کیا تاکہ وہ اس کی خدمت میں مشیر وزیر کی طرح رہے' پس جب ہلاکو خان آیا تو وہ خلیفہ کے قتل کرنے سے خوفزدہ ہوا' مگر وزیر نے اسے یہ کام معمولی کر

Marfat.com

دکھایا اور انہوں نے اسے لاتیں مار مار کر قتل کر دیا اور وہ بورے میں بند تھا' تا کہ اس کا خون زمین پر نہ گرے اور وہ ڈر گئے کہ اس کا بدلہ نہ لیا جائے' جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے' اور بعض نے خیال کیا ہے کہ اس کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا' اور بعض کا قول ہے کہ اسے ڈبو دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم

پس وہ ان کے گناہ اور اس کے ساتھ جو علماء' قضاۃ' اکابر' رؤسا' امراء اور اس کے ملک کے ارباب حل وعقد تھے' ان کے گناہ کے ساتھ لوٹے۔ خلیفہ کے حالات ابھی الوفیات میں بیان ہوں گے۔ اور وہ شہر پر جھپٹ پڑے اور انہوں نے مردوں' عورتوں' بچوں' بوڑھوں' ادھیڑ عمر لوگوں اور جوانوں میں سے جن پر بھی قابو پایا' ان سب کو قتل کر دیا' اور بہت سے لوگ کنوؤں اور کھجوروں کے جھنڈوں اور گڑھوں میں داخل ہو گئے' اور اسی طرح کئی روز تک باہر نکلے بغیر چھپے رہے اور کچھ لوگ سراؤں میں جمع ہو جاتے اور دروازے بند کر لیتے تو تاتاری انہیں توڑ کر یا آگ لگا کر کھول لیتے' پھر اندر داخل ہو جاتے اور وہ ان سے خائف ہو کر بلند جگہوں کی طرف بھاگ جاتے' اور وہ انہیں چھتوں پر قتل کر دیتے' حتیٰ کہ گلیوں میں خون کے پرنالے رواں ہو جاتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور یہی حال مساجد' جوامع اور خانقاہوں کا تھا اور ان سے صرف یہود ونصاریٰ کے اہل ذمہ نے اور ان لوگوں نے جنہوں نے ان کی پناہ لے لی تھی' نجات پائی اور ان لوگوں نے بھی نجات پائی جنہوں نے وزیر العلقمی رافضی کے گھر میں پناہ لی تھی' اور تاجروں کی ایک جماعت نے اپنے لیے امان حاصل کی اور انہوں نے اس پر بہت اموال خرچ کیے' حتیٰ کہ وہ اور ان کے اموال بچ گئے' اور بغداد تمام شہروں سے قابل دید شہر ہونے کے بعد ویران ہو گیا۔ اور اس میں صرف تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے' اور وہ بھی خوف' بھوک' ذلت' اور قلت کی حالت میں تھے' اور اس واقعہ سے پہلے وزیر ابن العلقمی فوجوں کے ہٹانے اور رجسٹر سے ان کا نام ساقط کرنے کے بارے میں بہت کوشش کرتا تھا اور مستنصر کے آخری ایام میں فوج تقریباً ایک لاکھ جانبازوں پر مشتمل تھی' اور ان میں سے بعض امراء وہ بھی تھے جو اکابر اکاسرہ بادشاہوں کی طرح تھے' وہ ہمیشہ ان کے کم کرنے کی کوشش کرتا رہا' حتیٰ کہ وہ صرف دس ہزار رہ گئے' پھر ابن العلقمی نے تاتاریوں سے خط وکتابت کی اور انہیں ملک پر قبضہ کرنے کا لالچ دیا۔ اور اس نے ان کے لیے یہ بات آسان کر دی اور ان کے سامنے حقیقت حال بیان کی اور انہیں مردوں کی کمزوری کے متعلق بتایا اور اس نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ اہل سنت کا کلیتہً خاتمہ کر دے اور یہ کہ رافضہ کی بدعت غالب آ جائے' اور وہ فاطمیوں کے خلیفہ کو کھڑا کرے' اور علماء اور مفتیوں کو تباہ کر دے اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے اس نے اس کی تدبیر کو ناکام کر دیا اور اسے پائیدار عزت کے بعد ذلیل کر دیا۔ اور وہ خلفاء کا وزیر ہونے کے بعد تاتاریوں کا دم چھلا بن گیا' اور اس نے بغداد کے مردوں' عورتوں اور بچوں کے قتل کا گناہ کمایا' اور فیصلہ رب السمٰوٰت والارض ہی کا ہے۔

اور بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے ساتھ بھی تقریباً وہی واقعہ ہوا' جو اہل بغداد کو پیش آیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ہمارے لیے بیان کیا ہے۔

"اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دی کہ تم دو مرتبہ زمین میں ضرور فساد کرو گے اور بڑی بلندی حاصل کرو گے پس جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آئے گا تو ہم تم پر اپنے سخت جنگجو بندوں کو بھیجیں گے اور وہ گھروں

Marfat.com

میں گھس گئے' اور اللہ کا وعدہ ہو کر رہنے والا ہے''۔

اور بنی اسرائیل میں سے بہت سے صلحاء قتل ہو گئے اور انبیاء کی اولاد کی ایک جماعت قیدی بن گئی اور بیت المقدس' عباد وزہاد اور احبار وانبیاء سے معمور ہونے کے بعد ویران ہو گیا اور کمزور بنیاد ہو کر اپنی چھتوں کے بل گر پڑا۔

اس معرکہ میں بغداد کے جو مسلمان قتل ہوئے' ان کی تعداد کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' بعض آٹھ لاکھ اور بعض ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیان کرتے ہیں' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ مقتولین کی تعداد دو کروڑ تک ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

اور بغداد میں ان کی آمد محرم کے آخر میں ہوئی اور تلوار مسلسل چالیس روز تک اس کے باشندوں کو قتل کرتی رہی۔ اور خلیفہ مستعصم باللہ ۱۴ر صفر کو بدھ کے روز قتل ہوا اور اس کی قبر مٹا دی گئی' اس وقت اس کی عمر ۴۶ سال ۴ ماہ تھی اور اس کی مدتِ خلافت ۱۵ سال ۸ ماہ اور کچھ دن تھی' اور اس کے ساتھ اس کا بڑا بیٹا ابوالعباس احمد بھی قتل ہو گیا جس کی عمر ۱۵ سال تھی' پھر اس کا منجھلا بیٹا ابوالفضل عبدالرحمٰن بھی قتل ہو گیا اس کی عمر ۱۳ سال تھی' اور اس کا چھوٹا بیٹا مبارک قیدی بن گیا اور اس کی تینوں بہنوں فاطمہ' خدیجہ اور مریم کو بھی قیدی بنایا گیا اور دارالخلافت سے تقریباً ایک ہزار دوشیزگان کو قیدی بنایا گیا' واللہ اعلم' انا للہ وانا الیہ راجعون

اور دارالخلافۃ کے استاذ شیخ محی الدین یوسف بن شیخ ابوالفرج ابن الجوزی کو بھی قتل کر دیا گیا' وہ وزیر کا دشمن تھا' اور اس کے تینوں بیٹوں عبداللہ' عبدالرحمٰن اور عبدالکریم اور اکابر حکومت کو یکے بعد دیگرے قتل کر دیا گیا' جن میں دیودار صغیر مجاہد الدین ایبک' شہاب الدین سلیمان شاہ اور امرائے اہل سنت اور اکابر شہر کی ایک جماعت بھی شامل تھی اور دارالخلافۃ سے بنو عباس کے ایک شخص کو بلایا جاتا اور وہ اپنی اولاد اور بیویوں سمیت آتا اور اسے الخلال کے قبرستان میں تماشا گاہ کے سامنے لے جایا جاتا اور اسے بکری کی طرح ذبح کر دیا جاتا' اور اس کی بیٹیوں اور لونڈیوں میں سے جسے وہ پسند کرتے قیدی بنا لیا جاتا اور شیخ الشیوخ مؤدب الخلیفہ صدر الدین علی بن النیار کو قتل کر دیا گیا' اور خطباء' ائمہ اور حفاظِ قرآن کو بھی قتل کر دیا گیا اور کئی ماہ تک بغداد میں' مساجد' جماعات اور جمعہ کی نمازیں معطل رہیں اور وزیر ابن العلقمی نے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ چاہا کہ وہ بغداد میں مساجد مدارس اور خانقاہوں کو بیکار کر دے اور رافضیوں کے محلات اور مزارات کو قائم رہنے دے۔ نیز یہ کہ وہ رافضہ کے لیے ایک عظیم مدرسہ تعمیر کرے اور وہ اپنے علم اور علم کو وہاں پھیلائیں' مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی طاقت نہ دی بلکہ اس کی آسودگی کو ختم کر دیا اور اس واقعہ کے چند ماہ بعد اس کی عمر کا خاتمہ کر دیا۔ اور اس کے پیچھے اس کے بیٹے کو بھی بھیج دیا اور وہ دونوں دوزخ کے نچلے گڑھے میں اکٹھے ہو گئے۔ واللہ اعلم

اور جب امیر مقدر گذر گیا' اور چالیس دن بھی گزر گئے' تو بغداد اپنی چھتوں کے بل گرا پڑا تھا۔ اور وہاں کوئی شاذ آدمی ہی تھا' اور راستوں میں مقتولین ٹیلوں کی طرح پڑے تھے اور ان پر بارش ہوئی اور ان کی شکلیں بدل گئیں اور شہر ان کی مردار لاشوں سے بدبودار ہو گیا' اور ہوا بدل گئی جس کے باعث سخت بیماری پیدا ہو گئی' حتیٰ کہ وہ متعدی ہو کر ہوا میں سرایت کر کے بلاد شام کو چلی گئی' اور فضا کے بدل جانے اور ہوا کے خراب ہو جانے سے بہت سے لوگ مر گئے' اور لوگوں پر گرانی' وبا' فنا اور طاعون اکٹھی ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

اور جب بغداد میں امان کا اعلان کیا گیا' تو وہ لوگ جو زیر زمین' زمین دوز قید خانوں' گڑھوں اور قبرستانوں میں پوشیدہ تھے باہر نکل آئے اور جب انہیں ان کی قبریں اکھیڑ کر نکالا گیا تو وہ مردوں کی طرح تھے' اور انہوں نے ایک دوسرے کو نہ پہچانا اور باپ اپنے بیٹے کو اور بھائی اپنے بھائی کو نہ پہچانتا تھا' اور انہیں سخت بیماری نے آلیا' اور وہ فنا ہو گئے اور اپنے پہلے مقتولین کے ساتھ جا ملے اور وہ زمین کے نیچے اس کے حکم سے جمع ہو گئے' جو پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے۔

اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی.

اور سلطان مسلط ہلاکو خان اس سال کے جمادی الاولی میں بغداد سے اپنے ملک کے ہیڈ کوارٹر کو کوچ کر گیا اور بغداد کے معاملے کو امیر علی بہادر کے سپرد کر دیا۔ اور اس نے اسے الشعنکیہ اور وزیر ابن العلقمی کے سپرد کر دیا' مگر اللہ نے اسے مہلت نہ دی۔ اور نہ اسے چھوڑا۔ بلکہ اسے جمادی الآخرہ ۶۶۳ھ کے آغاز میں مقتدر غالب کی طرح گرفت میں لے لیا اور اسے ان شاء اور ادب میں فضیلت حاصل تھی' لیکن وہ سخت شیعہ اور خبیث رافضی تھا پس وہ غم واندوہ اور ندامت سے مر گیا اور موت نے اس کے کجاوے کو گرا دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عز الدین بن الفضل محمد نے وزارت سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اس سال کے باقی ماندہ ایام میں اس کے باپ کے ساتھ ملا دیا۔

اور ابو شامہ اور ہمارے شیخ ابو عبداللہ الذہبی اور قطب الدین الیونینی نے بیان کیا ہے کہ اس سال لوگوں کو شام میں سخت وبا نے آلیا' اور انہوں نے اس کا سبب فضا اور ہوا کی خرابی بیان کی ہے' جو بلاد عراق میں مقتولین کی کثرت سے خراب ہو گئی تھی' اور یہ خرابی پھیل کر بلاد شام تک پہنچ گئی۔

اور اس سال مصریوں نے شاہ الکرک ملک مغیث عمر بن العادل الکبیر سے جنگ کی اور اس کی قید میں بحری امراء کی ایک جماعت تھی جن میں رکن الدین بیبرس البندقداری بھی شامل تھا پس مصریوں نے انہیں شکست دے دی اور ان کے پاس جو اموال و اثقال تھے انہیں لوٹ لیا۔ اور انہوں نے سرکردہ امراء کی ایک جماعت کو قیدی بنا لیا اور انہیں باندھ کر قتل کر دیا اور وہ نہایت برے حال میں الکرک کی طرف واپس آ گئے اور زمین میں فساد کرنے لگے' اور شہروں میں خرابی کرنے لگے' سو اللہ نے شاہ دمشق ناصر کو بھیج دیا' اس نے انہیں اس بات سے روکنے کے لیے فوج بھیجی تو بحریہ نے انہیں شکست دی اور انہوں نے مدد طلب کی تو ناصر خود ان کے مقابلہ میں گیا' مگر انہوں نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور رکن الدین بیبرس کے مشورہ سے اس کے خیمے کی جس میں وہ موجود تھا' طنابیں کاٹ دیں اور جنگوں اور مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا' جن کی تفصیل طویل ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

خلیفہ وقت مستعصم باللہ:

عراق میں بنو عباس کا آخری خلیفہ امیر المومنین ابو احمد عبداللہ بن المستنصر باللہ ابی جعفر منصور بن الظاہر بامر اللہ ابی نصر محمد بن الناصر لدین اللہ ابی العباس احمد بن المستضی بامر اللہ ابی محمد الحسن بن المستنجد باللہ ابی المظفر یوسف بن المقتفی لامر اللہ ابی عبداللہ محمد بن

Marfat.com

المستظہر باللہ ابی العباس احمد بن المقتدی باللہ ابی القاسم عبداللہ بن الذخیرہ ابی العباس محمد بن القائم بامر اللہ عبداللہ بن القادر باللہ ابی العباس احمد بن الامیر اسحاق بن المقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن المعتضد باللہ ابی العباس احمد بن الامر الموفق ابی احمد طلحہ بن المتوکل علی اللہ ابی الفضل جعفر بن المعتصم باللہ ابی اسحاق محمد بن الرشید ابی محمد ہارون بن المہدی ابی عبداللہ محمد بن المنصور ابی جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب بن ہاشم الہاشمی العباسی' اس کی پیدائش ۶۰۹ھ میں ہوئی اور اس کی بیعتِ خلافت ۲۰ر جمادی الاولیٰ ۶۴۰ھ کو ہوئی اور اس کا قتل ۱۴ر صفر ۶۵۶ھ کو بدھ کے روز ہوا اور قتل کے روز اس کی عمر ۴۷ سال تھی' وہ خوبصورت' نیک نیت' صحیح العقیدہ اور عدل وانصاف اور کثرت صدقات اور علماء وعباد کے اکرام میں اپنے باپ المستنصر کی اقتداء کرنے والا تھا اور اس کے لیے حافظ ابن النجار نے مشائخ خراسان کی ایک جماعت سے اس کے لیے اجازت طلب کی' جس میں المؤید طوسی' ابوروح عبدالعزیز بن محمد الہروی' ابوبکر القاسم بن عبداللہ الصغار وغیرہ شامل تھے' اور اس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے' جس میں اس کا مؤدب شیخ الشیوخ صدرالدین ابوالحسن علی بن محمد النیار بھی شامل ہے اور اس نے امام محی الدین ابن الجوزی اور شیخ نجم الدین البادرائی کو خود اجازت دی اور وہ اپنے باپ اور دادا کی طرف سلف کے طریق اور جماعت کے اعتقاد کے مطابق سنی تھا' لیکن اس میں نرمی' بے احتیاطی اور مال کی محبت اور اس کے جمع کر کے عادت پائی جاتی تھی۔ اور اس کی جملہ عادات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اس امانت کو جائز سمجھ لیا جسے ناصر بن داؤد بن المعظم نے اس کے پاس امانت رکھا تھا' اور اس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ دینار تھی' اور خلیفہ جیسے آدمی سے یہ بات بری ہے اور اس سے کم تر آدمی کے لیے بھی یہ بات بہت بری ہے' بلکہ اہل کتاب میں سے اگر تو کسی کو ایک ڈھیر پر امین بنائے تو وہ اسے تجھے ادا کر دے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (اور ان میں سے کسی کو تو اگر ایک دینار پر امین بنائے تو وہ اسے تجھے ادا نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تو ہمیشہ اس کی نگرانی کرتا رہے)

تاتاریوں نے اسے مظلومانہ طور پر اس سال ۱۴ر صفر کو بدھ کے روز قتل کر دیا اور اس کی عمر ۴۶ سال چار ماہ تھی' اور اس کی مدتِ خلافت ۱۵ر سال ۸ ماہ کچھ دن تھی' رحمہ اللہ واکرم مثواہ' اور اس کے بعد اس کے دونوں بیٹے بھی قتل ہو گئے' اور تیسرا بیٹا اس کی تین صلبی بیٹیوں کے ساتھ قیدی بن گیا اور اس کے بعد منصبِ خلافت زائل ہو گیا اور بنوعباس میں اس کی جگہ پر کرنے والا کوئی نہ رہا' اور یہ لوگوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کرنے والے خلفائے بنوعباس میں سے آخری خلیفہ تھا' اور ان میں سے تھا جن سے بخشش کی امید رکھی جا سکتی ہے اور جن کی جنگ سے خوف کھایا جاتا ہے' وہ جس طرح عبداللہ بن سفاح سے شروع ہوئے تھے اسی طرح عبداللہ مستعصم پر ختم ہو گئے' اور سفاح کی بیعتِ خلافت اور اس کی حکومت کا ظہور بنی امیہ کی حکومت کے خاتمہ پر ۱۳۲ھ میں ہوا جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے اور ان کا آخری خلیفہ عبداللہ مستعصم تھا' جس کی حکومت وخلافت کا اس سال خاتمہ ہو گیا ان کا مجموعی زمانہ پانچ سو چوبیس سال بنتا ہے اور عراق سے ان کی حکومت کا کلیتہً خاتمہ چار سو پچاس سال بعد البساسیری کے زمانے میں ہوا' پھر وہ پہلے کی طرح دوبارہ قائم ہو گئی' اور ہم نے اسے تفصیل کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم بامر اللہ کے زمانے میں بیان کیا ہے۔

اور بنوعباس تمام بلاد پر اس طرح حکمران نہ تھے' جیسے بنوامیہ تمام بلاد واقطار وامصار پر غالب تھے' بلاشبہ بلاد مغرب بنوعباس کے ہاتھوں سے نکل گئے' شروع شروع میں بنی امیہ کے ایک شخص نے جو ان میں سے عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک کی

Marfat.com

اولاد میں سے بچ گیا تھا' اس پر قبضہ کیا' پھر لمبے زمانے کے بعد اس پر ملوک متغلب ہو گئے' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور اس نے بنو عباس کو مدعین کی حکومت سے ملایا ہے کہ وہ بلاد مصر اور بعض بلاد مغرب میں فاطمیوں میں سے ہیں اور بعض اوقات بلاد شام اور حرمین میں بھی طویل زمانے تک رہے ہیں اور اسی طرح ان کے ہاتھوں سے بلاد خراسان اور ماوراالنہر کا علاقہ چھن گیا' جنہیں بادشاہ باری باری لیتے رہے حتیٰ کہ خلیفہ کے پاس بغداد اور چند بلاد عراق کے سوا کچھ باقی نہ رہا اور یہ ان کی خلافت کی کمزوری اور شہوات میں اشتغال اور اکثر اوقات اموال جمع کرنے کی وجہ سے ہوا' جیسا کہ حوادث اور الوفیات میں سے اسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

فاطمیوں کی حکومت تقریباً تین سو سال تک قائم رہی' حتیٰ کہ ان کا آخری خلیفہ العاضد تھا' جو ۵۶۰ھ کے بعد حکومت صلاحیہ ناصریہ قدسیہ میں فوت ہوا اور فاطمی بادشاہوں کی تعداد ۱۴ ہے اور ان کی آزاد حکومت کی مدت ۲۹۷ھ سے العاضد کی وفات تک ہے جو ۵۶۰ھ سے چند سال اوپر ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے بعد آنے والی خلافت نبوت تیس سال تھی' جیسا کہ صحیح حدیث نے بیان کیا ہے اور اس میں حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم پھر آپ کے بیٹے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما چھ ماہ تک خلیفہ رہے حتیٰ کہ تیس سال پورے ہو گئے' جیسا کہ ہم نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے' پھر وہ حکومت بن گئی' اور سب سے پہلا اسلامی بادشاہ بنی ابی سفیان میں سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ تھا پھر اس کا بیٹا یزید پھر اس کے بیٹے کا بیٹا یزید بن معاویہ بادشاہ بنا' اور یہ بطن جس کا آغاز حضرت معاویہؓ سے ہوا' معاویہ پر ختم ہو گیا' پھر مروان بن الحکم ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن مناف بن قصی بادشاہ بنا پھر اس کا بیٹا عبدالملک' پھر ولید بن عبدالملک' پھر اس کا بھائی سلیمان' پھر اس کا عمزاد حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز' پھر یزید بن عبدالملک' پھر ہشام بن عبدالملک پھر ولید بن یزید' پھر یزید بن ولید پھر اس کا بھائی ابراہیم الناقص' وہ بھی ولید کا بیٹا تھا' پھر مروان پھر محمد بن مروان' جس کا لقب حمار تھا' اور یہ ان کا آخری خلیفہ تھا اور ان کے پہلے خلیفہ کا نام مروان تھا' اور آخری کا نام بھی مروان تھا پھر ان کا اوّل سے آخر تک خاتمہ ہو گیا اور بنو عباس کا پہلا خلیفہ عبداللہ سفاح تھا اور آخری عبداللہ مستعصم تھا' اور اسی طرح فاطمیوں کے پہلے خلیفہ کا نام عبداللہ العاضد تھا اور آخری کا نام بھی عبداللہ العاضد تھا۔

اور یہ اتفاق نہایت ہی عجیب وغریب ہے اور بہت کم لوگ اس سے آگاہ ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

اور یہ اشعار ایک فاضل شخص کے ہیں' جن میں اس نے سب خلفاء کا ذکر کیا ہے۔

اس خدا کی تعریف ہے جس کا عرش عظیم ہے اور وہ غالب یگانہ اور اس کی گرفت سخت ہے جو زمانے کو پلٹنے والا اور لوگوں کو نشور کے لیے جمع کرنے والا ہے' پھر محمد ﷺ پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو اور آپ کی آل' اصحاب اور ائمہ اعلام پر بھی ہو' میں نے اختصار کے ساتھ یہ اشعار نظم کیے ہیں' جن میں میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کھڑے ہونے والے خلفائے راشدین کو نظم کیا ہے' پھر ان کے بعد اب تک جو خلفاء بنے ہیں' میں نے نصیحت اور غور وفکر کے لیے انہیں بیان کیا ہے تا کہ عقلمند کو معلوم ہو جائے کہ واقعات کیسے رونما ہوئے ہیں' تمام صاحب اقتدار اور بادشاہ ہلاکت وفنا کے سامنے پیش ہونے والے ہیں اور ہر عبرت حاصل کرنے والے کے لیے گردش لیل ونہار میں غور وفکر کی باتیں موجود ہیں اور اصلاح کرنے والا بادشاہ جسے چاہتا ہے اپنے ملک میں وارث بنا دیتا ہے۔ تمام

Marfat.com

مخلوق اور بادشاہ فنا ہونے والے ہیں اور پیدا کرنے والے بادشاہ کے سوا کوئی بادشاہ ہمیشہ نہیں رہے گا' وہ ملک قہار' پاک ہے اور عز وبقاء میں منفرد ہے اور اس کے سوا باقی ہر چیز ختم ہونے والی ہے' حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے پہلے ابن ابی قحافہ کی بیعت خلافت ہوئی یعنی حضرت صدیق امام ہادی بنے' پھر آپ کے بعد فاروق بنے' آپ نے بلاد وامصار کو فتح کیا اور آپ کی تلواروں نے کفار کی بیخ کنی کی اور آپ نے عدل کر کے زمین وآسمان کے جبار کو راضی کیا اور لوگوں نے ذوالنورین کو بھی پسند کیا' پھر سبطین کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی پسند کیا پھر حضرت حسنؓ کے ساتھ فوجیں آئیں' قریب تھا کہ وہ از سر نو فتنے پیدا کریں' مگر اللہ نے آپ کے ہاتھ پر اصلاح کر دی' جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے آپ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے اور لوگوں نے حضرت معاویہؓ پر اتفاق کر لیا اور یہ واقعہ سب راویوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے اپنی مرضی کے مطابق حکومت کو استوار کیا' پھر آپ کے بعد یزید خلیفہ بنا' پھر اس کے بیٹا جو نیک اور ہدایت والا تھا' خلیفہ بنا یعنی ابولیلیٰ' جو درویش تھا اس نے امارت کو چھوڑ دیا۔ کسی کے غلبہ سے نہیں بلکہ اسے اس کی خواہش ہی نہ تھی' اور حضرت ابن زبیر حجاز میں حکومت کی جستجو میں کوشاں تھے' اور شام میں انہوں نے مروان کی بیعت اس کے حکم سے کی جو کن کہتا ہے اور کام ہو جاتا ہے اور اس نے ایک سال ہی حکومت کی اور اس کے ساتھ موت کے تیروں نے کشتی کی اور عبدالملک کے لیے حکومت مضبوط ہو گئی اور اس کا سعد ستارہ فلک میں روشن ہوا اور جس نے بھی حکومت میں اس سے کشاکش کی وہ ہلاکت کی تلواروں سے قتل ہو کر گرا۔

اور مصعب عراق میں قتل ہو گئے' اور اس نے پھاڑنے والے حجاج کو انتقام کی تلواروں کے ساتھ حجاز کی طرف روانہ کیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حرم کی پناہ لیے ہوئے تھے' اور اس نے آپ کے قتل کے بعد آپ کو صلیب دے کر ظلم کیا اور ان کے بارے میں اپنے رب سے نہ ڈرا اور جب اس کے معاملات صاف ہو گئے' تو زمانہ اس سے پلٹ گیا' پھر اس کے بعد ولید آیا' پھر سلیمان آیا' جو صاحب رشد جوان ہے' پھر مخلوق میں حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کا عدل پھیل گیا' آپ نے حکم الٰہی کے مطابق اپنے رب کی اطاعت کی اور آپ کو زخمی سر والا اور صوم وصلوٰۃ کا پابند اور متقی کہا جاتا تھا۔ آپ نے عدل واحسان کیا اور ظالموں اور سرکشوں کو رکاوٹ کی اور سنت رسول کی اقتداء کی اور خلفائے راشدین کی اقتدا کی اور اسلام نے آپ کی موت کا پیالہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا اور لوگوں نے آپ کے بعد آپ کی مثال نہیں دیکھی' پھر یزید بن ہشام پھر ولید خلیفہ بنا' جس کی کھوپڑی پھٹ گئی اور پھر یزید الناقص خلیفہ بنا اور اس کے پاس اس کی موت کشتی کرتی ہوئی آئی اور ابراہیم کی مدت دراز نہ ہوئی' اور اس کے ہر معاملے میں سقم تھا' پھر مروان کو بادشاہت ملی اور جو کچھ ہونا تھا ہوا اور اس کے ہاتھوں حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور حوادث زمانہ نے اس پر حملہ کیا اور اس کا قتل الصعید میں ہوا اور کثرت تعداد نے اسے کچھ فائدہ نہ دیا۔ اور اس میں آل الحکم کی موت تھی' اور ان سے کئی قسم کی نعمتیں چھن گئیں' پھر بنو عباس کی حکومت آ گئی جو ہم میں پختہ بنیاد کے ساتھ قائم رہی اور ارض عجم سے بیعت آ گئی اور سب قوموں نے ان کی بیعت گلے میں ڈالی' اور لوگوں میں سے جس نے بھی ان سے کشاکش کی وہ ہاتھوں اور منہ کے بل قتل ہو کر گرا۔

اور میں نے ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حکومت سنبھالی' اس وقت کیا ہے جب مستعصم نے حکومت سنبھالی ہے' ان کی پہلے کی صفت سفاح بیان کی جاتی ہے اور اس کے بعد منصور ذوالجناح ہوا ہے۔ پھر اس کے بعد مہدی ہوا اور اس کے پیچھے موسیٰ ہادی ہوا' اس

Marfat.com

کے بعد ہارون الرشید ہوا' پھر جب اس نے موت کا مزہ چکھا تو امین خلیفہ بنا اور اس کے قتل کے بعد مامون خلیفہ بنا اور اس کے بعد معتصم خلیفہ بنا اور معتصم کے بعد واثق خلیفہ بنا' پھر اس کے بعد عہد و پیمان کا پورا کرنے والا جعفر خلیفہ بنا' اور خدائے عرش کے لیے متوکل کے بارے میں نیت صاف رکھ اور اس نے اپنے زمانے میں بدعت کو غلط ثابت کیا اور سنت اس کے زمانے میں قائم ہوئی' اور اس کے زمانے میں کوئی گمراہ کن بدعت نہ رہی اور اس نے معتزلی کو ذلت کا لباس زیب تن کرا دیا' جب تک آسمان میں ستارے طلوع وغروب ہوتے ہیں اس پر ہمیشہ اللہ کی رحمت ہو' اس کے بعد معتمد خلیفہ بنا اور اس نے حکومت کو استوار کیا اور اس کی شہادت پر المستنصر کھڑا ہوا' اور اس کے بعد المستعین خلیفہ بنا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور اس کی وفات کے بعد المعتز آ گیا۔ جو ہدایت کا جویاں اور صاحب عزت ہے اور المکتفی کا ذکر بلند صحائف میں لکھا ہے اور اس کے بعد المقتدر نے امور کا انتظام کیا اور القاہر کی عزت سے حکومت مضبوط ہوئی اور اس کے بعد الراضی فخر والا ہوا' اور المتقی کے بعد المستکفی ہوا' پھر مطیع خلیفہ بنا' جس کی کوئی اولاد نہیں' پھر القادر خلیفہ بنا جو زاہد و شاکر تھا' پھر المقتدی اور اس کے بعد المستظہر' پھر المسترشد خلیفہ بنا' پھر اس کے بعد الراشد' پھر المقتضی خلیفہ بنا اور جب وہ مر گیا تو انہوں نے یوسف سے مدد طلب کی' جو اپنے افعال میں عادل اور اپنے اقوال میں صادق و مصدوق ہے' اور ناصر لوگوں میں جب تک رہا وہ تیز فہم سخت جنگجو تھا' پھر اس کے بعد الظاہر آیا جس کے عدل کو ہر جاننے والا جانتا ہے اور اس کی حکومت چند ماہ ہی رہی اور وہ ہلاک ہو گیا اور اس کا زمانہ المستنصر تک رہا جو عادل اور شریف الاصل تھا اور وہ سترہ سال چند ماہ تک نیک ارادوں کے ساتھ لوگوں کا انتظام کرتا رہا' پھر وہ جمادی الآخرۃ ۶۴۰ء میں فوت ہو گیا اور لوگوں نے مستعصم کی بیعت کر لی' ہمارا رب اس پر رحم فرمائے' اس نے اطراف میں ایلچی بھیجے جو بیعت اور اتفاق کا فیصلہ کرتے تھے اور انہوں نے اس کے ذکر سے منابر کو شرف بخشا اور اس کی سخاوت میں اچھے کاموں کی اشاعت کی اور آفاق میں اس کے حسن سیرت اور رعیت میں اس کے بے پناہ عدل کا چرچا ہو گیا۔

شیخ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد میں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تاتاریوں کے ذریعے آزمایا جو سرکش چنگیز خان کے پیروکار تھے وہ اس کے پوتے ہلاکو خان کے ساتھ رہا مگر اس کی حکومت سے اسے رہائی نہ ہوئی' انہوں نے اس کی افواج اور جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اسے اور اس کے اہل کو قتل کر دیا اور بغداد اور دیگر شہروں کو برباد کر دیا۔ اور پوتوں اور دادوں کو قتل کر دیا' اور عورتوں کے ساتھ اموال بھی لوٹ لیے اور وہ خدائے عظیم کی سطوت سے نہ ڈرے اور اس کے حلم اور مہلت نے انہیں دھوکہ دیا اور یہ اس کے علم و حکمت کا تقاضا تھا' اور اس کے بعد خلافت کا خاتمہ ہو گیا اور اس جیسی آفت تاریخ نے بیان نہیں کی۔

پھر الظاہر نے حکومت قائم کی جو المستنصر کا خلیفہ تھا' پھر اس کے بعد امام عالم بیبرس حاکم بنا پھر اس کا بیٹا خلیفہ المستکفی ہوا' پھر اس کے بعد ایک جماعت حکمران بنی جس کے پاس نہ علم تھا نہ پونجی تھی پھر ہمارے وقت کا متولی المعتضد ہوا اور زمانہ اس جیسے شخص کے حسن اخلاق و اعتقاد اور شیرینی میں نظیر نہیں پاتا اور اس کی نظیر کیسے نہ ہو جبکہ وہ پہلے لوگوں کی نشانی ہے وہ خدا کے فضل سے بلاد و عباد کے سردار بنے اور انہوں نے علاقوں کو عدل اور انصاف سے بھر دیا' وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں جو بلاشبہ سب مخلوق سے افضل ہیں' جب تک کہ زمانہ قائم ہے خدائے ذوالجلال ان پر رحمت فرمائے۔

Marfat.com

باب:

اور فاطمی کم تعداد میں تھے' لیکن ان کی مدت دراز ہوگئی اور اس کے بعد انہوں نے دوسو ساٹھ سال سے کچھ اوپر حکومت کی اور وہ اہل سنت تھے اور ان کی تعداد چودہ تھی' المہدی' القائم' المنصور اور المعدی یعنی المعز' جس نے قاہرہ کی بنیاد رکھی' پھر العزیز جو کوافرہ کا حاکم تھا اور الظاہر' المستنصر اور المستعلی اور الآمر اور الحافظ اور الظافر اور الفائز اور سب کے آخر میں العاضد خلیفہ بنا اور اس کا کوئی انکار کرنے والا نہیں' وہ پانچ سو سال کے چند سالوں بعد ہلاک ہوگیا اور ان کی اصل یہود ہے اور وہ شریف الاصل نہیں' یہ سرکردہ ائمہ نے فتویٰ دیا ہے' اللہ کے دین کے مددگار اس امت سے ہوں گے۔

باب:

اسی طرح خلفائے بنوامیہ کا حال ہے ان کی تعداد افضیہ کی تعداد کی مانند ہے' لیکن ان کی مدت سو سال سے کم ہے اور امام عمر متقی کے سوا وہ سب ناصبی تھے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پھر آپ کا بیٹا یزید پھر آپ کا پوتا معاویہ جو راست رو تھا' پھر مروان پھر اس کا بیٹا عبدالملک' جو ابن زبیر کا ان کی وفات تک مقابلہ کرتا رہا' پھر وہ آپ کے بعد بقیہ علاقے میں خودمختار بادشاہ بن گیا' پھر شریف الاصل ولید جو جامع کا بانی ہے جس کی مانند کوئی جامع نہیں' پھر سخی سلیمان اور عمر' پھر یزید ہشام اور عہد شکن یعنی ولید بن یزید فاسق پھر یزید بن ولید جس کا لقب ناقص تھا' حالانکہ وہ کامل تھا' پھر ابراہیم جو عقلمند تھا' پھر مروان الحمار الجعدی' یہ ان کا آخری خلیفہ ہے اور تکمیل پر اللہ کا شکر ہے اسی طرح انعام ہم پر ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں' پھر عدد کی تکمیل کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو اور آپ کے آل واصحاب پر دیگر اوقات واعصار میں بھی درود ہو' یہ اشعار کاتب نے نظم کیے ہیں اور آٹھ مناقب کا تتمہ ہے۔

اور خلیفہ کے ساتھ قتل ہونے والوں میں دمشق میں الجوزیہ کا وقف کرنے والا استاد دارالخلافت محی الدین یوسف بن الشیخ جمال الدین ابوالفرج الجوزی' عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن حماد بن احمد بن جعفر بن عبداللہ بن القاسم بن النضر بن محمد بن ابی بکر الصدیق القرشی التیمی' البکری' البغدادی الحنبلی المعروف بابن الجوزی بھی شامل تھا۔

آپ ذوالقعدہ ۵۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور پروان چڑھ کر خوبصورت جوان بنے اور جب آپ کا باپ فوت ہوا تو آپ نے اس کی جگہ پر بہت اچھا وعظ کیا' پھر آپ ہمیشہ ہی مناصب دنیا میں متقدم رہے اور آپ اچھے وعظ اور اچھے اشعار کے ساتھ بغداد کے محتسب بھی بنے' پھر آپ نے ۶۳۲ھ میں المستنصریہ میں حنابلہ کی تدریس کا کام سنبھالا اور آپ اور بھی تدارس کراتے تھے' اور آپ نے دارالخلافۃ کے استاد کا کام بھی سنبھالا' اور آپ بنی ایوب وغیرہ خلفاء کی طرف سے ملوک کے ایلچی تھے اور آپ کی جگہ آپ کا بیٹا عبدالرحمٰن احتساب اور وعظ کے لیے کھڑا ہوا' پھر احتساب اس کے تین بیٹوں عبدالرحمٰن' عبداللہ اور عبدالکریم میں منتقل ہوگیا' اور یہ بھی اس کے ساتھ قتل ہوگئے۔ رحمہم اللہ

اور یہ محی الدین احمد کے مذہب کا مصنف ہے۔ اور ابن الساعی نے آپ کے اچھے اشعار بیان کیے ہیں' جن میں وہ اجتماعات اور اعیاد میں خلیفہ کو مبارکباد پیش کرتا ہے' جو فضیلت وفصاحت پر دلالت کرتے ہیں اور اس نے دمشق میں الجوزیہ کو وقف کیا اور یہ بہترین مدارس میں سے ہے' اللہ اسے قبول فرمائے۔

Marfat.com

الصرصری المارح رحمہ اللہ:

یحییٰ بن یوسف بن یحییٰ بن منصور بن المعمر عبدالسلام شیخ امام علامہ' جو کئی قسم کے علوم میں یکتا فاضل تھے' جمال الدین ابوزکریا الصرصری فاضل' مادح' حنبلی' نابینا بغدادی' آپ کے اشعار کا بڑا حصہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہے اور آپ کا دیوان اس بارے میں مشہور ومعروف ہے' بیان کیا جاتا ہے کہ لغت میں آپ کو صحاح الجوہری مکمل طور پر حفظ تھی اور آپ نے شیخ عبدالقادر کے شاگرد شیخ علی بن ادریس کی صحبت اختیار کی' آپ تیز فہم تھے اور نور سے بھڑ کتے تھے' اور آپ فی البدیہ سرعت کے ساتھ فصیح وبلیغ اشعار نظم کرتے تھے اور آپ نے موفق الدین بن قدامہ کی تالیف الکافی اور مختصر الخرقی کو بھی نظم کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کی جو مدائح ہیں اُن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بیس جلدوں تک پہنچتی ہیں' اور آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے مخلوقات میں سے صرف انبیاء کی مدح کی ہے اور جب تاتاری بغداد آئے تو آپ کو کرمون بن ہلاکو کی طرف بلایا گیا تو آپ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور آپ نے اپنے گھر میں پتھر تیار کیے اور جب تاتاری آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو ان پتھروں سے مارا اور ان میں سے ایک جماعت کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سوٹے سے قتل کر دیا۔ پھر انہوں نے آپ کو شہید کر دیا۔ اور آپ کی عمر ۶۸ سال تھی اور قطب الدین الیونینی نے آپ کے دیوان سے کچھ اچھے اشعار الذیل میں آپ کے حالات میں بیان کیے ہیں' جو پورے حروف ابجد پر حاوی ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے طویل قصائد بیان کیے ہیں۔

البہاز ہیر صاحب الدیوان:

زہیر بن محمد بن علی بن یحییٰ بن الحسین بن جعفر المہلبی العتکی' المصری' آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور قوص میں پروان چڑھے اور قاہرہ میں قیام کیا' آپ زبردست شاعر اور نہایت خوشخط شخص تھے' آپ کا دیوان مشہور ہے آپ سلطان صالح ایوب کے پاس آئے اور آپ لوگوں سے بھلائی کرنے اور ان سے شر کو دور کرنے میں بہت مروت کرنے والے تھے' اور ابن خلکان نے آپ کی تعریف کی ہے اور بیان کیا ہے کہ آپ نے مجھے اپنے دیوان کی روایت کی اجازت دی ہے اور قطب الیونینی نے آپ کے حالات تفصیل سے بیان کیے ہیں۔

حافظ زکی الدین المنذری:

عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد بن سعید' امام علامہ محمد ابوزکی الدین المنذری' الشافعی المصری' آپ اصلاً شامی ہیں اور مصر میں پیدا ہوئے اور وہاں طویل مدت تک شیخ الحدیث رہے اور طویل سالوں سے وفارۃ اور رحلت آپ کی طرف ہو رہی تھی اور بعض کا قول ہے کہ آپ ۵۸۱ھ میں شام میں پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا اور سفر کیا اور طلب کیا۔ اور اس مقام کے لیے مشقت برداشت کی' حتیٰ کہ اپنے اہل زمانہ سے اس میں فوقیت لے گئے اور تصنیف کی اور مہارت حاصل کی اور صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کا اختصار کیا اور یہ پہلے اختصار سے بہترین ہے اور آپ کو لغت' فقہ اور تاریخ میں ید طولیٰ حاصل تھا اور آپ ثقہ' حجت' متلاشی اور زاہد تھے اور آپ نے اس سال کی ۴ ذیقعدہ کو ہفتہ کے روز دارالحدیث الکاملیہ مصر میں وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

النور ابوبکر بن محمد بن محمد بن عبدالعزیز:

ابن عبدالرحیم بن رستم اشعری' مشہور بیہودہ گوشاعر قاضی صدرالدین بن سناؤ الدولہ نے اسے گواہوں کے ساتھ گھڑیوں کے نیچے بٹھایا' پھر حاکم شہر ناصر نے اسے بلایا اور اسے اپنے ہمنشینوں اور ندیموں میں شامل کرلیا اور اسے فوجی خلعت دیئے' اور آپ اس فن سے کسی دوسرے فن کی طرف نکل گئے اور آپ نے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جس کا نام آپ نے ''الزرجون فی الخلاعۃ والمجون'' رکھا ہے اور اس میں نظم ونثر اور بیہودہ گوئی کی بہت سی باتیں بیان کی ہیں' اور آپ کے ناقابل تعریف اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''عمر کی لذت پانچ چیزوں میں ہے اسے تو بے حیا شخص سے حاصل کر تو ادیب' فقیہ ہو جائے گا' وہ لذت شراب نوش ساتھی' گلوکارہ لونڈی' محبوب' شراب اور اس شخص کو گالی دینے میں ہے جو اس کے بارے میں ملامت کرے''۔

وزیر ابن العلقمی رافضی:

محمد بن احمد بن محمد بن علی بن ابی طالب' وزیر مؤید الدین ابوطالب ابن العلقمی وزیر المستعصم البغدادی اور اس نے المستنصر کے زمانے میں طویل مدت تک دارالخلافۃ کا استاد بن کر اس کی خدمت کی' پھر مستعصم کا وزیر بنا۔ اپنے بارے میں اور مستعصم کے بارے میں اور مسلمانوں کے بارے میں بڑا وزیر بن گیا' حالانکہ وہ ان شاء وادب میں فاضل تھا اور وہ خبیث رافضی اور اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں بری نیت رکھتا تھا اور اسے مستعصم کے زمانے میں اس قدر تعظیم اور وجاہت حاصل تھی جو کسی دوسرے وزیر کو حاصل نہ تھی' پھر اس نے اسلام کے خلاف مدد دی اور اس کے ساتھی کفار ہلاکو خان تھے' حتیٰ کہ اس نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ وہ کچھ کیا جس کا ذکر پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر اسے ان تاتاریوں کے ہاتھوں جن کی اس نے مدد کی تھی' ذلت اور اہانت پہنچی اور اس سے اللہ کا پردہ ہٹ گیا اور اس نے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا مزا چکھا اور آخرت کا عذاب بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ اور اسے ایک عورت نے دیکھا اور وہ تاتاریوں کے زمانے میں ذلت ورسوائی کی حالت میں ایک ٹٹو پر سوار تھا' اور اس پر نشان لگا ہوا تھا' اور اسے ایک ہانکنے والا ہانک رہا تھا' اور اس کے گھوڑے کو مار رہا تھا اور وہ اس کے ایک طرف کھڑے ہو کر اسے کہنے لگی اے ابن العلقمی بنوعباس اس طرح تیرے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے؟ یہ بات اس کے دل میں گڑ گئی اور وہ اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا' یہاں تک کہ غم' دھوکے' تنگی اور قلت وذلت میں اس سال کے جمادی الآخرہ کے آغاز میں مر گیا اور اس کی عمر ۶۳ سال تھی اسے روافض کی قبور میں دفن کیا گیا اور اس نے اپنے دونوں کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے تاتاریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی ایسی اہانت دیکھی جو بیان نہیں کی جاسکتی' اور اس کے بعد اس کے خبیث بیٹے نے وزارت سنبھالی' پھر اللہ تعالیٰ نے ظالم بستیوں کی طرح اسے جلد ہی پکڑ لیا' اور ایک شاعر نے اس کی ہجو کرتے ہوئے اس کے بارے میں کہا ہے۔

''اے فرقہ ہائے اسلام نوحہ کرو اور افسوس کے ساتھ اس مصیبت پر جو مستعصم پر نازل ہوئی ہے ندبہ کرو۔ وزارت کا صدر مقام اس کے زمانے سے قبل ابن فرات کے لیے تھا' پس وہ ابن العلقمی کے لیے ہو گیا''۔

محمد بن عبدالصمد بن عبداللہ بن حیدرہ:

فتح الدین ابوعبداللہ العدل محتسب دمشق' آپ قابل تعریف اچھے طریق پر تھے اور آپ کا دادا العدل نجیب الدین ابومحمد

Marfat.com

عبداللہ بن حیدرہ تھا' اس نے ۵۹۰ھ میں اس مدرسہ کو وقف کیا' جو الزبدانی مقام پر ہے اللہ اسے قبول فرمائے اور اسے نیک جزا دے۔

القرطبی مؤلف المفہم بشرح مسلم:

احمد بن عمر بن ابراہیم بن عمر ابوالعباس انصاری قرطبی' مالکی فقیہ' محدث اور اسکندریہ کا مدرس' آپ ۵۷۸ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے اور وہاں کثیر سے سماع کیا اور صحیحین کا اختصار کیا اور صحیح مسلم کی شرح لکھی جس کا نام المفہم ہے اور اس میں اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

کمال اسحاق بن احمد بن عثمان:

آپ شافعیہ کے ایک مشائخ ہیں' آپ سے شیخ محی الدین النووی وغیرہ نے علم حاصل کیا ہے' آپ الرواحیہ میں مدرس تھے' آپ نے اس سال کے ذوالقعدہ میں وفات پائی۔

العماد داؤد بن عمر بن یحییٰ بن عمر بن کامل:

ابوالمعالی وابوسلیمان الزبیدی المقدسی ثم الدمشقی خطیب بیت الآبار' آپ نے ابن عبدالسلام کے بعد جامع اموی میں چند سال خطابت کی اور الغزالیہ میں درس دیا پھر آپ بیت الآبار میں واپس آ گئے' اور وہیں وفات پائی۔

علی بن محمد بن الحسین صدرالدین ابوالحسن بن النیار شیخ الشیوخ بغداد' آپ پہلے امام مستعصم کے مؤدب تھے' اور جب تھوڑے وقت کے لیے خلافت اس کے پاس آئی تو اس نے آپ کو بلند کیا اور عظمت دی اور آپ کو اس کے ہاں وجاہت حاصل ہوئی اور امور کی باگ ڈور آپ کے پاس آ گئی' پھر آپ تاتاریوں کے ہاتھوں یوں ذبح ہوئے جیسے بکری ذبح ہوتی ہے۔

شیخ علی عابد خباز:

بغداد میں آپ کے اصحاب واتباع تھے اور آپ کا زادیہ بھی تھا' جس کی زیارت کی جاتی تھی' تاتاریوں نے آپ کو قتل کر کے آپ کے زادیہ کے دروازے کی کوڑی پر پھینک دیا آپ تین دن وہاں پڑے رہے' حتیٰ کہ کتے آپ کا گوشت کھا گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے اس حال کی خبر دے دی تھی۔

محمد بن اسماعیل بن احمد بن ابی الفرج ابوعبداللہ المقدسی:

آپ رادکے خطیب تھے آپ نے کثیر سے سماع کیا اور نوے سال زندہ رہے اور ۵۵۳ھ میں پیدا ہوئے اور لوگوں نے آپ کو کثیر سے سماع کرایا اور آپ نے اس سال اپنے شہر رادا میں وفات پائی۔

شاہ موصل بدرلؤلؤ:

اس کا لقب الملک الرحیم ہے' اس نے سو سال[1] کی عمر میں وفات پائی اور اس نے تقریباً پچاس سال موصل پر حکومت کی' یہ

[1] مصری نسخہ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پانے کا ذکر ہے۔

Marfat.com

عقلمند' زیرک اور فریب کار شخص تھا' یہ اپنے استاد کے بیٹوں کے خلاف ہمیشہ سازشیں کرتا رہا' حتیٰ کہ اس نے انہیں تباہ کر دیا۔ اور موصل سے اتابکی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور جب عظیم قبیح معرکہ کے بعد ہلاکو خان بغداد سے الگ ہوا تو یہ اس کی خدمت میں اس کا مطیع بن کر گیا اور اس کے پاس ہدایا اور تحائف بھی تھے' سو اس نے اس کا اعزاز واکرام بھی کیا اور یہ اس کے ہاں سے واپس آ کر تھوڑے دن ہی موصل میں ٹھہرا پھر مر گیا' اور اسے اس کے مدرسہ بدریہ میں دفن کیا گیا' اور لوگوں نے اس کی حسن سیرت اور عدل گستری کے باعث اس پر غم وافسوس کیا اور شیخ عزالدین نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ کو اس کے لیے تصنیف کیا تو اس نے انہیں انعام دیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور یہ ایک شاعر کو ایک ہزار دینار دیا کرتا تھا' اور اس کے بعد اس کے بیٹے صالح اسماعیل نے حکومت سنبھالی اور یہ بدرالدین لؤلؤ ارمنی تھا' اسے ایک درزی نے خریدا' پھر یہ ملک نورالدین ارسلان شاہ بن عزالدین مسعود بن مودود بن زنگی ابن آقسنقر شاہ موصل کے پاس آ گیا اور یہ خوبصورت شخص تھا' پس اس نے اس کے ہاں رتبہ حاصل کر لیا اور اس کی حکومت میں پیش پیش رہا' حتیٰ کہ سب باتیں اس کے گرد گھومنے لگیں اور ان کے ملک کی بقیہ جہات کے وفود اس کے پاس آنے لگے' پھر اس نے اپنے استاد کے بیٹوں کو یکے بعد دیگرے دھوکے سے قتل کیا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی اس کے پاس نہ رہا اور یہ خود مختار بادشاہ بن گیا اور اس کے معاملات صاف ہو گئے' اور یہ ہر سال مزار علی پر ایک سنہری قندیل بھیجا کرتا تھا' جس کا وزن ایک ہزار دینار ہوتا تھا' اس نے تقریباً نوے سال عمر پائی اور یہ اپنے چہرے کی تروتازگی کی وجہ سے خوبصورت جوان تھا' اور عوام اسے قضیب الذہب (سونے کی شاخ) کا لقب دیتے تھے اور یہ بڑا عالی ہمت' زیرک' زبردست مکار اور گہری نظر کا آدمی تھا' اور ہر سال اس کا مزار علی پر سنہری قندیل بھیجنا اس کی کمی عقل اور اس کے شیعہ ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

ملک ناصر داؤد معظم:

قطب الدین الیونینی نے اپنی التذییل علی المرآۃ میں' اس سال میں آپ کے حالات لکھے ہیں اور آپ کے حالات کو بڑی تفصیل کے ساتھ اوّل سے آخر تک بیان کیا ہے۔ اور ہم نے آپ کے حالات کو حوادث میں بیان کیا ہے اور یہ کہ آپ نے خلیفہ مستعصم کے پاس ۶۴۷ھ میں ایک امانت رکھی' جس کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی' خلیفہ نے اس امانت سے انکار کر دیا' اور آپ کے وفود بار بار اس کے پاس آئے اور اس نے اس کی واپسی کے بارے میں لوگوں سے توسل کیا لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا' اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس نے اس شاعر سے جس نے خلیفہ کی مدح میں یہ شعر کہا تھا کہ

''اگر تو سقیفہ کے روز حاضر ہوتا تو تو ہی مقدم اور حسن وشجاعت کے باعث حیرت میں ڈالنے والا امام ہوتا''۔

کہا: تو نے غلط کہا ہے' امیر المومنین کے دادا حضرت عباسؓ، سقیفہ کے روز حاضر تھے' لیکن وہ مقدم نہیں تھے' اور وہ امیر المومنین سے افضل ہیں' اور مقدم صرف حضرت ابوبکرؓ تھے' خلیفہ نے کہا تو نے درست کہا ہے اور اسے خلعت دیا۔ اور اس شاعر الوجیہ الفہ اری کو مصر کی طرف جلاوطن کر دیا اور ناصر داؤد کی وفات البویفا بستی میں ہوئی جو اس کے نام لکھی ہوئی ہے اور اس کے جنازے میں شاہ دمشق بھی شامل ہوا۔

Marfat.com

۶۵۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہ تھا' اور دمشق اور حلب کا سلطان' ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن العزیز محمد بن ابی الظاہر' غازی بن الناصر صلاح الدین تھا اور وہ اس کے اور مصریوں کے درمیان رہنے والا تھا اور انہوں نے نور الدین علی بن المعز ایبک ترکمانی کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا اور اسے منصور کا لقب دیا تھا' اور غاصب بادشاہ ہلاکو خان نے شاہِ دمشق ملک ناصر کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ تو اس نے اپنے چھوٹے بیٹے العزیز کو بہت سے ہدایا کے ساتھ اس کے پاس بھیجا مگر ہلاکو خان نے اس کی پرواہ نہ کی بلکہ وہ اس کے باپ پر اپنے پاس نہ آنے کی وجہ سے ناراض ہوا' اور اس نے اس کے بیٹے کو پکڑ لیا اور کہنے لگا میں خود اس کے ملک کی طرف جاؤں گا' پس اس بات سے ناصر گھبرا گیا' اور اس نے اپنی بیوی اور اہل کو الکرک کی طرف بھیج دیا تا کہ انہیں وہاں محفوظ کر دے اور اہل دمشق سخت خوفزدہ ہو گئے' خصوصاً اس وقت جب انہیں اطلاع ملی کہ تاتاریوں نے فرات کو کاٹ دیا ہے اور ان میں سے بہت سے لوگ موسم سرما میں مصر کی طرف سفر کر گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ مر گئے اور لٹ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور ہلاکو خان اپنے جنود و عساکر کے ساتھ شام آیا اور میافارقین کو وہ ڈیڑھ سال سے سر کر سکا تھا سو اس نے اپنے بیٹے اشموط کو اس کی طرف روانہ کیا اور اس نے اسے بزورِ قوت فتح کر لیا اور اس کے بادشاہ کامل بن شہاب غازی بن عادل کو اتار کر اپنے باپ کے پاس بھیج دیا جو حلب کا محاصرہ کیے ہوئے تھا' اس نے اسے اپنے سامنے قتل کر دیا اور اشرف کے ایک غلام کو اس پر نائب مقرر کیا اور کامل کے سر کو شہروں میں گھمایا گیا اور وہ اس کے سر کو دمشق لائے' اور اسے باب الفرادیس البرانی پر نصب کر دیا گیا' پھر اسے باب الفرادیس الجوانی کے اندر مسجد الراس میں دفن کر دیا گیا' اور ابو شامہ نے اس بارے میں ایک قصیدہ نظم کیا ہے' جس میں وہ اس کے فضل و جہاد کا ذکر کرتا ہے اور اسے مظلومانہ طور پر قتل ہونے میں حضرت حسینؓ کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور اس کے سر کو آپ کے سر کے پاس دفن کیا گیا ہے۔

اس سال خواجہ نصیر الدین طوسی نے مراغہ شہر میں رصد گاہ بنائی اور بغداد میں اوقاف کی جو بہت سی کتب تھیں انہیں یہاں لے آیا اور اس نے ایک دار الحکمت بھی بنایا' جس میں فلاسفہ کو مقرر کیا اور ہر ایک کے لیے دن رات کا تین درہم وظیفہ مقرر کیا اور دار الطب میں طبیب کے لیے ایک دن کے دو درہم مقرر کیے' اور مدرسہ میں ہر فقیہ کے لیے ایک دن کا ایک درہم مقرر کیا' اور دار الحدیث میں ہر محدث کے لیے ایک دن کا نصف درہم مقرر کیا۔

اور اس سال قاضی وزیر کمال الدین عمر بن ابی جرادہ جو ابن العدیم کے نام سے مشہور ہے' شاہ دمشق ناصر بن العزیز کی طرف سے ایلچی بن کر مصریوں سے تاتاریوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے مدد مانگتا ہوا آیا اور وہ شام کے نزدیک آیا ہی چاہتے تھے اور وہ بلاد جزیرہ وغیرہ پر قابض ہو چکے تھے اور اشموط بن ہلاکو خان فرات کو پار کر کے حلب کے قریب آ گیا۔ اس موقع پر انہوں نے منصور بن المعز ترکمانی کے سامنے ایک مجلس منعقد کی اور قاضی مصر بدر الدین سنجاری اور شیخ عز الدین بن عبد السلام حاضر ہوئے' اور انہوں نے فوج کی امداد کے لیے عوام کے کچھ اموال لینے کے بارے میں باہم گفتگو کی' اور ابن عبد السلام کی بات قابل اعتماد تھی اور اس کی گفتگو کا حاصل یہ تھا' اس نے کہا جب بیت المال میں کچھ نہ رہے تو پھر تم سنہری حوضوں کے اموال اور دیگر چاندی اور زینت

Marfat.com

کے سامان خرچ کرنا۔ اور تم اور عوام لباس میں جنگی ہتھیاروں کے سوا اس طرح مساوات اختیار کرو کہ سپاہی کے پاس صرف وہ گھوڑا باقی رہے جس پر وہ سوار ہوتا ہے اس وقت حاکم کے لیے جائز ہوگا کہ وہ لوگوں کے اموال میں سے کچھ مال دشمنوں کو ان سے دور کرنے کے لیے لے لے' اس لیے کہ جب دشمن اچانک ملک پر ٹوٹ پڑتا ہے تو سب لوگوں پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنے اموال اور انفس کے ذریعے اسے دور کریں۔

ملک مظفر قطز کی حکومت:

اس سال امیر سیف الدین قطز نے اپنے استاد کے بیٹے نور الدین کو جس کا لقب منصور تھا' گرفتار کر لیا اور یہ کارروائی اس کے باپ کے غلاموں کے اکثر امراء کی غیر حاضری اور دوسروں کے شکار پر چلا جانے کی وجہ سے ہوئی اور جب اس نے اسے پکڑ لیا تو اسے اس کی ماں اور دونوں بیٹوں اور بہنوں کے ساتھ بلاد الاشکری کی طرف بھجوا دیا اور خود سلطان بن گیا اور اپنا نام ملک مظفر رکھا اور یہ شخص مسلمانوں کے لیے رحمت تھا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں تاتاریوں کو شکست دی جیسا کہ اس کی تفصیل ابھی بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ

اور اس کا وہ عذر جو اس نے فقہاء قضاۃ اور ابن العدیم کے سامنے پیش کیا تھا' واضح ہو گیا' اس نے کہا مسلمانوں کے لیے ایک قاہر سلطان کا ہونا ضروری ہے' جو مسلمانوں کی طرف سے ان کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرے اور یہ ایک چھوٹا بچہ ہے جو مملکت کے انتظام کو نہیں جانتا۔

اور اس سال شاہ دمشق ملک ناصر فطاء کی طرف گیا' کوہ بہت سی افواج' رضا کاروں اور بدوؤں کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور جب اسے پتہ چلا کہ وہ مغلوں کے مقابلہ میں کمزور ہے تو اس نے اس فوج کو چھوڑ دیا اور نہ وہ چلا اور نہ وہ چلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

صدر الدین اسعد بن المنجاۃ بن برکات بن مؤمل:

التنوخی المغربی ثم الدمشقی الحنبلی' آپ ایک معتبر مالدار' صاحب مروت اور بہت صدقات کرنے والے تھے آپ نے حنابلہ کے لیے مدرسہ وقف کیا' اور آپ کی قبر وہاں پر قاضی مصر کی قبر کے پہلو میں درب الریحان کے سرے پر جامع اموی کی طرف ہے۔ آپ نے مدت تک جامع کی نگرانی کی' اور بہت سی نئی چیزیں بنائیں' جن میں سے جامع کے سامنے سوق النحاسین بھی ہے اور اب آپ نے سناروں کو اس کی جگہ منتقل کر دیا ہے اور اس سے قبل وہ پرانے سناروں میں سے تھے اور آپ نے ان دو کانوں کو جو زیارت کے ستونوں کے درمیان میں از سر نو تعمیر کیا اور جامع میں بہت سے اموال پھیلا دیئے' اور آپ کے صدقات بہت سے تھے۔ اور آپ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ آپ کیمیا کے فن کو جانتے تھے اور اس کے ساتھ آپ نے صحیح چاندی بھی بنائی اور میرے نزدیک یہ صحیح نہیں اور نہ آپ کے متعلق یہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

شیخ یوسف الاقمینی:

آپ اقمینی کے نام سے مشہور تھے' کیونکہ آپ قمین حمام نور الدین شہید میں ٹھہرتے تھے اور آپ لمبے کپڑے پہنتے تھے' جو

Marfat.com

زمین پر نشان ڈالتے جاتے تھے اور آپ کپڑوں میں پیشاب کر دیتے تھے' اور آپ کا سر ننگا ہوتا تھا' لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کے احوال وکشوف بہت ہیں اور بہت سے عوام اور دوسرے لوگ آپ کی نیکی اور ولایت کا اعتقاد رکھتے ہیں' اور یہ خیال اس وجہ سے ہے کہ وہ صلاح وولایت کی شروط کو نہیں جانتے' اور انہیں یہ بھی علم نہیں کہ کشوف' نیک' فاجر' مومن' کافر' رہبان' دجال اور ابن صیاد وغیرہ سے بھی صادر ہوتے ہیں' بلاشبہ جنات چوری چوری سنتے ہیں اور اسے انسانوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں' خصوصاً اس شخص کے کانوں میں' جو مجنون نجاست آلود کپڑوں والا ہو۔

ضروری ہے کہ صاحب حال کا امتحان کتاب وسنت سے کیا جائے اور جس کا حال کتاب وسنت کے مطابق ہو تو وہ صالح شخص ہوگا' خواہ اسے کشف ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو' اور جس کا حال کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو وہ صالح شخص نہیں' خواہ اسے کشف ہو یا نہ ہو۔ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی شخص کو پانی پر چلتے اور ہوا میں اڑتے دیکھو تو اس سے دھوکہ نہ کھاؤ' حتیٰ کہ اس کے معاملے کو کتاب وسنت پر پیش کرو۔

اور جب یہ شخص فوت ہوا تو اسے قاسیون کے دامن میں جو قبرستان ہے اس میں دفن کیا گیا اور وہ الرواحیہ کے مشرق میں ایک مشہور قبرستان ہے اور وہ بہت خوبصورت ہے اور بعض معتقد عوام نے اس کا اہتمام کیا ہے' پس آپ نے اسے آراستہ کیا اور آپ کی قبر پر لکھے ہوئے پتھر لگائے اور یہ سب بدعتیں ہیں۔

اور اس کی وفات اس سال کی ۶ شعبان کو ہوئی اور شیخ ابراہیم بن سعید جیعانہ کا خیال تھا کہ وہ اقمینی کی زندگی میں شہر میں داخل ہونے کی جسارت نہیں کر سکے گا۔ اور جس روز اقمینی فوت ہوا وہ شہر میں داخل ہو گیا اور عوام بھی اس کے ساتھ تھے' وہ دمشق میں چیختے ہوئے داخل ہوئے اور آواز دے رہے تھے کہ ہمیں شہر میں داخل ہونے کا اذن مل گیا ہے اور وہ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ نور علم سے روشنی حاصل نہیں کرتے' جیعانہ سے دریافت کیا گیا آج سے پہلے تجھے شہر میں داخل ہونے سے کس نے منع کیا تھا؟ اس نے کہا' میں جب بھی شہر کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آیا میں نے اس درندے کو اس میں بیٹھے پایا اور میں داخل ہونے کی سکت نہ پا سکا اور اس نے شاغور میں سکونت اختیار کر لی تھی اور یہ جھوٹ' مکر وتدبیر اور شعبدہ ہے اور جیعانہ کو اس کی قبر کے پاس دامن کوہ میں دفن کیا گیا' اور اللہ بندوں کے احوال کو بہتر جانتا ہے۔

شمس علی بن الشعبی محدث:

آپ احتساب میں صدر البکری کے نائب تھے آپ نے کثیر سے پڑھا اور سماع کیا اور سماع کروایا اور اپنی تحریر میں بہت کچھ لکھا۔

ابو عبداللہ الفاسی شارح شاطبیہ:

آپ نے کنیت سے شہرت پائی' بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کا نام قاسم ہے آپ نے حلب میں وفات پائی' آپ عربی زبان اور قرأت وغیرہ کے فاضل تھے اور آپ نے شاطبیہ کی بہت اچھی شرح کی ہے اور شیخ شہاب الدین ابو شامہ نے اس کی تحسین کی ہے اور انہوں نے بھی اس کی شرح کی ہے۔

Marfat.com

النجم اخوالبدر مفضل:

آپ الکلدسیہ میں فاضلیہ کے شیخ تھے اور آپ کو السلفی خطیب العقیبہ بدرالدین یحییٰ بن الشیخ عزالدین بن عبدالسلام سے اجازت حاصل تھی اور آپ کو باب الصغیر میں آپ کے دادا کے پاس دفن کیا گیا۔ اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ

سعدالدین محمد بن الشیخ محی الدین بن عربی:

ابوشامہ نے آپ کا ذکر کیا ہے اور آپ کی فضیلت' ادب اور شعر کی تعریف کی ہے۔ اگرچہ آپ اپنے باپ کے اتباع میں سے نہ تھے' اور ابوشامہ نے اس سال میں ناصر داؤد کی وفات کا ذکر کیا ہے۔

سیف الدین بن صبرہ:

دمشق کی پولیس کا منتظم' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ جب وہ فوت ہوا تو ایک سانپ نے آ کر اس کی رانوں کو ڈس لیا۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ اس کے کفن میں لپٹ گیا اور لوگ اس کے ہٹانے سے عاجز آ گئے' راوی نے بیان کیا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ نصیری رافضی خبیث اور ہمیشہ شراب پینے والا تھا' ہم اللہ سے پردہ داری اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

النجیب بن شعیشعۃ الدمشقی:

دمشق کا ایک گواہ ہے اس نے سماع حدیث کیا اور اپنے درب البانیاسی والے گھر کو وقف کر کے دارالحدیث بنا دیا۔ اور یہی وہ گھر ہے جس میں ہمارے شیخ المزی' دارالحدیث اشرفیہ میں منتقل ہونے سے پہلے رہائش رکھتے تھے۔ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ابن شعیشعۃ یعنی النجیب ابوالفتح نصراللہ بن ابی طالب الشیبانی کذب اور بے دینی میں مشہور ہے اور یہ ان گواہوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں قدح کی گئی ہے اور یہ اس لائق نہیں کہ اس سے علم حاصل کیا جائے' اور احمد بن یحییٰ الملقب بالصدر ابن سنی الدولہ نے قاضی ہونے کی حالت میں اسے بٹھایا تو ایک شاعر نے اس کے بارے میں کہا۔

''بدبخت شعیشعۃ گواہی دینے بیٹھا ہے' تم ہلاک ہو جاؤ جو کچھ ظاہر ہوا ہے اس میں اس نے تجاوز نہیں کیا' کیا زلزال نے ہلا دیا ہے؟ یا دجال کا خروج ہو گیا ہے' یا ہدایت والے لوگ ناپید ہو گئے ہیں؟ اس کمزور عقیدہ شخص پر تعجب ہے جو شریعت سے جاہل ہے اور انہوں نے اسے بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے''۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ۶۵۷ھ میں ایک زندیق فوت ہو گیا جو فلسفہ اور علوم اوائل میں غور وفکر کرتا تھا' اور وہ مسلمانوں کے مدارس میں رہتا تھا' اور میری اطلاع کے مطابق اس نے نوجوان طالب علموں کے عقاید کو بگاڑ دیا۔ اور اس کے باپ کا خیال تھا کہ وہ ری کے خطیب رازی کا شاگرد ہے جو صاحب تصانیف ہیں۔ سانپ کا بچہ سانپ ہی ہوتا ہے۔

۶۵۸ھ

اس سال کا آغاز جمعرات کے روز ہوا اور لوگوں کا کوئی خلیفہ نہ تھا اور عراقین اور خراسان وغیرہ بلاد مشرق پر شاہ تاتار ہلاکو خان کا اقتدار تھا' اور دیار مصر کا سلطان' ملک مظفر سیف الدین قطز تھا' جو المعز ایبک ترکمانی کا غلام تھا' اور دمشق وحلب کا سلطان ملک ناصر بن العزیز بن الظاہر تھا اور بلاد الکرک اور الشوبک پر ملک مغیث بن عادل بن کامل محمد بن عادل ابی بکر بن ایوب کی حکومت تھی'

Marfat.com

اور وہ شاہ دمشق ناصر کے ساتھ مل کر مصریوں کے خلاف مصروف پیکار تھا' اور ان دونوں کے ساتھ امیر رکن الدین بیبرس البندقداری بھی تھا' انہوں نے مصریوں کے ساتھ جنگ کرنے اور ان سے مصر کو چھین لینے کا عزم کر لیا' اور لوگ ابھی اسی حالت میں تھے' کہ متواتر اطلاعات آنے لگیں' کہ تاتاری بلاد شام کا قصد کیے ہوئے ہیں اور اچانک مغلوں کی ایک فوج نے اپنے بادشاہ ہلاکو خان کے ساتھ فرات کو ان پلوں کے ذریعے پار کیا جو انہوں نے بنائے تھے۔ اور وہ اس سال کی ۲ر صفر کو حلب پہنچے اور انہوں نے سات روز تک اس کا محاصرہ کیے رکھا پھر انہوں نے امان کے ذریعے اسے فتح کر لیا۔ پھر اس کے باشندوں کے ساتھ خیانت کی اور ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا' جن کی تعداد کو اللہ ہی جانتا ہے اور اموال لوٹ لیے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ اور ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو اہل بغداد کے ساتھ ہوا اور وہ گھروں میں گھس گئے۔ اور انہوں نے وہاں کے معزز باشندوں کو ذلیل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور قلعہ ایک ماہ تک ان سے سر نہ ہو سکا' پھر انہوں نے امان کے ذریعے اس کی سپردداری لے لی اور شہر کی فصیلیں اور قلعے کی فصیلیں گرا دیں اور حلب ایک خارشی گدھے کی طرح باقی رہ گیا اور اس کا نائب ملک معظم توران شاہ بن صلاح الدین دانا اور عقلمند شخص تھا' لیکن فوج نے جنگ کرنے کے بارے میں اس سے اتفاق نہ کیا اور اللہ کا فیصلہ طے شدہ ہوتا ہے' اور ہلاکو خان نے اہل حلب کو پیغام دینے کے لیے آدمی بھیجا کہ وہ انہیں کہے کہ ہم دمشق کے مالک ناصر سے جنگ کرنے آئے ہیں' تم ہمارے لیے رسالے کا دستہ تیار کرو' اگر ہمیں فتح ہوئی تو تمام شہر ہماری حکومت میں ہوں گے اور اگر ہم نے شکست کھائی تو تم اپنی پسند کے متعلق اگر رسالے کے دستے کو قبول کرنا چاہو تو قبول کر لینا ورنہ اسے آزاد کر دینا' انہوں نے اسے جواب دیا کہ ہمارے پاس تلوار کے سوا اور کوئی چیز نہیں' پس وہ ان کی کمزوری اور ان کے جواب سے حیران رہ گیا' اور اسی وقت اس نے دھیرے دھیرے ان کی طرف بڑھ کر شہر کا گھیراؤ کر لیا اور جو کچھ ہوا اللہ کی تقدیر کے مطابق ہوا' اور جب حلب فتح ہو گیا تو حماہ کے حکمران نے اس کی چابیاں ہلاکو خان کے پاس بھیج دیں اور اس نے ایک عجمی شخص کو اس پر نائب مقرر کیا' جس کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ذریت سے ہے اسے خسرو شاہ کہا جاتا تھا' اس نے حلب شہر کی طرح اس کی فصیلیں گرا دیں۔

دمشق پر قبضہ کرنے اور اس سے ان کی حکومت کے جلد زوال پذیر ہونے کا بیان:

ہلاکو خان نے حلب میں فروکش ہونے کی حالت میں اپنی حکومت کے ایک امیر کبیر کتبغا نوین کے ساتھ ایک فوج روانہ کی اور وہ صفر کے آخر میں دمشق پہنچی اور اس نے کسی رکاوٹ کے بغیر اس پر قبضہ کر لیا بلکہ شہر کے بڑے لوگوں نے اسے فراخدلی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور ہلاکو خان نے اہل شہر کے لیے امان لکھی جسے میدان اخضر میں پڑھا گیا اور شہر میں اس کا اعلان کیا گیا اور لوگوں نے خیانت کے ڈر سے مان لیا جیسا کہ اہل حلب کے ساتھ ہوا تھا' یہ اور قلعہ مضبوط اور مستور تھے' اور اس کے اوپر مجانیق نصب تھیں اور حالت بہت نازک تھی' پس تاتاری بھی ایک منجنیق لائے جو ایک چھکڑے پر لدی ہوئی تھی اور گھوڑے اسے کھینچ رہے تھے اور وہ گھوڑوں پر سوار تھے' اور ان کے ہتھیار بہت سی گایوں پر تھے' پس اس نے قلعہ کی غربی جانب مجانیق نصب کر دیں اور بہت سی دیواروں کو گرا دیا اور انہوں نے اس کے پتھروں کو لے کر قلعہ پر موسلا دھار بارش کی طرح سنگباری کی اور اس کے بہت سے برجوں کو گرا دیا اور وہ گرنے کے لیے تڑخ گئیں اور اس کے متولی نے دن کے آخری حصے میں انہیں مصالحت کا جواب دیا اور انہوں نے اسے

Marfat.com

فتح کرلیا اور جو زرہیں اس میں موجود تھیں انہیں برباد کردیا اور اس کے بلند برجوں کو گرادیا اور یہ اس سال کی ۱۵ر جمادی الاولیٰ کا واقعہ ہے' اور انہوں نے اس کے متولی بدرالدین قراجا اور اس کے نقیب جمال الدین ابن الصیرفی حلبی کو قتل کردیا اور انہوں نے شہر اور قلعے کو ان کے ایک امیر ابل سیان کے سپرد کردیا اور وہ ملعون دین نصاریٰ کی عزت کرتا تھا' اور ان کے اساقفہ اور بشپوں نے اس سے ملاقات کی اور اس نے ان کی بہت عزت کی اور ان کے گرجوں کی زیارت کی اور اس کی وجہ سے انہیں حکومت اور غلبہ حاصل ہوگیا اور نصاریٰ کی ایک پارٹی ہلاکو خان کے پاس گئی اور اپنے ساتھ ہدایا وتحائف بھی لے گئی اور وہ اس کے پاس آئے تو ان کے پاس اس کی جانب سے امان کا فرمان بھی تھا' اور وہ باب توما سے داخل ہوئے تو ان کے ساتھ ایک منصوب صلیب بھی تھی جسے وہ لوگوں کے سروں پر رکھتے تھے' اور وہ اپنے شعار کا اعلان کرتے تھے اور کہتے تھے صحیح دین' دین مسیح ظاہر ہوگیا ہے اور وہ دین اسلام اور اہل اسلام کی مذمت کرتے تھے اور ان کے برتن بھی تھے' جن میں شراب تھی اور وہ جس مسجد کے دروازے کے پاس سے گزرتے اس کے نزدیک شراب کا چھڑکاؤ کرتے اور جو شخص بھی گلی کوچوں میں اس کے پاس سے گزرتا اسے حکم دیتے کہ وہ ان کی صلیب کے لیے کھڑا ہو جائے اور وہ درب الحجر سے داخل ہوئے اور شیخ ابوالبیان کی خانقاہ کے پاس ٹھہر گئے' اور انہوں نے اس کے پاس شراب کا چھڑکاؤ کیا اور اسی طرح درب الحجر کی مسجد کے چھوٹے اور بڑے دروازے پر چھڑکاؤ کیا اور بازار سے گزر کر درب الریحان یا اس کے پاس پہنچ گئے' اور مسلمانوں نے ان پر حملہ کردیا اور انہیں کلیسائے مریم کے بازار کی طرف لوٹا دیا اور ان کے خطیب نے ایک دوکان کے چبوترے پر جو بازار کے کونے پر تھا کھڑے ہوکر دین نصاریٰ کی تعریف کی اور دین اسلام اور اہل اسلام کی مذمت کی انا للہ وانا الیہ راجعون پھر اس کے بعد وہ کلیسائے مریم میں داخل ہوئے جو آباد تھا اور یہی اس کی ویرانی کا سبب بنا اور شیخ قطب الدین نے اپنی کتاب الذیل علی المرآۃ کہ انہوں نے کلیسائے مریم میں ناقوس بجایا۔

راوی بیان کرتا ہے' بیان کیا جاتا ہے کہ وہ شراب لے کر جامع مسجد میں داخل ہوگئے' اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ اگر تاتاریوں کی مدت دراز ہو تو وہ بہت سی مساجد وغیرہ کو گرادیں گے اور جب شہر میں یہ واقعہ ہوا تو مسلمانوں کے قضاۃ' گواہ اور فقہاء جمع ہوئے اور اس واقعہ کی شکایت کرنے کے لیے قلعہ کی سپرداری لینے والے ابل سیان کے پاس قلعہ میں گئے' پس ان کی اہانت کی گئی اور انہیں دھتکار دیا گیا اور نصاریٰ کی بات کو اس نے ان پر مقدم کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ واقعہ اس سال کے آغاز میں ہوا اور سلطان شام ناصر بن العزیز وطاۃ برزہ میں مقیم تھا اور اس کے ساتھ امراء اور شاہزادگان کی بہت سی افواج تھیں تاتاری ان کے پاس آئیں تو وہ ان سے جنگ کریں اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان میں امیر سمرس البندقداری بھی بحریہ کے ایک دستے کے ساتھ موجود تھے' لیکن افواج کے درمیان اتفاق نہ تھا' اس لیے کہ منشاء الٰہی یہی تھا اور امراء کی ایک جماعت نے ناصر کو معزول کرنے اور اسے قید کرنے اور اس کے سگے بھائی ملک الظاہر علی کی بیعت کرنے کا عزم کیا' پس جب ناصر کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ قلعہ کی طرف بھاگ گیا اور فوجیں ادھر ادھر منتشر ہوگئیں اور امیر رکن الدین سمرس اپنے اصحاب کے ساتھ غزہ کی طرف آیا اور ملک مظفر قطز نے اسے اپنی طرف بلایا اور اسے مقدم کیا اور قلیوب اسے جاگیر میں دیا۔ اور اسے وزیر ہاؤس میں اتارا اور اس کے ہاں اس کی شان بڑھ گئی اور اس کی موت بھی اس کے ہاتھوں ہوئی۔

Marfat.com

عین جالوت کا معرکہ:

اس سال کے رمضان کے آخری دہے میں ان سب باتوں کا وقوع ہوا اور ابھی تین دن ہی گزرے تھے' کہ عین جالوت میں تاتاریوں پر مسلمانوں کے فتح پانے کی بشارت آ گئی' اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب شاہ مصر ملک مظفر قطز کو اطلاع ملی کہ تاتاریوں نے شام میں وہ کچھ کیا ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں اور انہوں نے سب شہروں کو لوٹ لیا ہے اور غزہ تک پہنچ گئے ہیں اور وہ مصر میں داخل ہونے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں اور شاہِ دمشق ملک ناصر نے بھی مصر کی طرف کوچ کرنے کا عزم کر لیا۔ کاش وہ ایسا کرتا۔ اور ملک ناصر کے ساتھ حماہ کا حکمران اور بہت سے امراء اور شہزادگان بھی تھے اور وہ قطیہ پہنچ گیا اور ملک مظفر قطز نے حماہ کے حکمران کی عزت کی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ وفاداری کے صلہ میں اسے اس کا شہر دے گا' مگر ملک ناصر مصر میں داخل نہ ہوا بلکہ بنی اسرائیل کے تیہ کی جانب واپس پلٹ گیا اور جو عوام اس کے ساتھ تھے وہ مصر میں داخل ہو گئے' اور اگر وہ بھی داخل ہو جاتا تو معاملہ اس کے لیے زیادہ آسان ہو جاتا لیکن وہ عداوت کی وجہ سے ان سے ڈر گیا اور الکرک کی جانب مڑ گیا اور وہاں قلعہ بند ہو گیا اور کاش وہ وہیں رہتا' لیکن وہ مضطرب ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا۔ اور کاش وہ اس میں چلتا چلا جاتا۔ اور اس نے اعراب کے ایک امیر سے پناہ مانگی اور تاتاریوں نے اس کا قصد کیا اور وہاں جو اموال تھے انہیں تلف کر دیا اور گھروں کو گرا دیا اور چھوٹوں بڑوں کو قتل کر دیا' اور ان نواح میں جو اعراب تھے انہوں نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ اور اس کے بعد عربوں نے ان سے قصاص لیا اور انہوں نے ان کے چرنے والے گھوڑوں پر ۱۵ر شعبان کو غارت گری کی اور سب کو ہانک کر لے گئے' اور تاتاریوں نے بھی ان کا پیچھا کیا لیکن وہ ان کے غبار کو بھی نہ مل سکے اور نہ ان سے کوئی گھوڑا یا گدھا واپس لا سکے اور تاتاری' مسلسل ناصر کے تعاقب میں رہے' حتیٰ کہ انہوں نے اسے زیزی کے تالاب پر پکڑ لیا اور اسے اس کے چھوٹے بیٹے اور اس کے بھائی کے ساتھ اپنے بادشاہ ہلاکو خان کے پاس بھیج دیا جو حلب میں اترا ہوا تھا اور وہ اس کے قیدی رہے' حتیٰ کہ آئندہ سال اس نے انہیں قتل کر دیا' جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔

حاصل کلام یہ کہ مظفر قطز کو جب ان واقعات کی اطلاع ملی جو تاتاریوں نے محروسہ شام میں کیے تھے اور یہ کہ وہ شام میں اپنی حکومت کے استوار کرنے کے بعد دیار مصر میں داخل ہونے کا عزم کیے ہوئے ہیں تو اس نے ان کے سبقت کرنے سے قبل ان کی طرف سبقت کی اور اپنی فوجوں کے ساتھ باہر نکلا اور وہ اس پر متفق تھیں' حتیٰ کہ شام پہنچ گیا اور مغل فوج بھی اس کے لیے بیدار ہوئی اس کا سالار کتبغا نوین تھا اور اس وقت وہ بقاع میں تھا' پس اس نے شاہ حمص اشرف اور مجیر ابن الزکی سے مشورہ کیا اور انہوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ہلاکو سے مدد لیے بغیر مظفر کا سامنا نہیں کر سکتا' مگر اس نے اس کے ساتھ جلد جنگ کرنے کے سوا اور کوئی بات نہ مانی' پس وہ اس کی طرف روانہ ہو گئے' اور مظفر ان کی طرف روانہ ہو گیا اور ۲۵ر رمضان بروز جمعہ عین جالوت پر ان کا اجتماع ہوا اور انہوں نے زبردست جنگ کی اور اللہ کے فضل سے اسلام اور اہل اسلام کو فتح حاصل ہوئی اور مسلمانوں نے انہیں زبردست شکست دی اور مغلوں کا امیر کتبغا نوین اور اس کے گھر کی ایک جماعت قتل ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ کتبغا نوین کو امیر جمال الدین آقوش شمسی نے قتل کیا اور اسلامی فوج نے ہر مقام پر قتل کرتے ہوئے ان کا

Marfat.com

تعاقب کیا اور حماہ کے حکمران ملک منصور نے ملک مظفر کے ساتھ مل کر سخت جنگ کی' اور اسی طرح امیر فارس الدین اقطائی المستعرب نے بھی جنگ کی اور وہ فوج کا امیر تھا' اور اس نے کتبغا نوین کی جماعت سے ملک سعید بن العزیز بن العادل کو قیدی بنا لیا اور مظفر نے اس کے قتل کرنے کا حکم دے دیا اور شاہ حمص اشرف نے امان طلب کی' یہ تاتاریوں کے ساتھ تھا اور ہلاکو خان نے اسے سارے شام کا نائب مقرر کیا تھا' سو ملک مظفر نے اسے امان دی اور اس کو حمص واپس کر دیا' اور اسی طرح اس نے منصور کو حماہ واپس کر دیا اور مزید اسے المعرہ وغیرہ کا علاقہ بھی دے دیا اور اس نے امیر شرف الدین عیسیٰ بن مہنا بن مانع امیر العرب کو سلمیہ کا علاقہ دے دیا۔ اور امیر بیبرس البندقداری اور بہادروں کی ایک جماعت تاتاریوں کا تعاقب کر کے انہیں ہر جگہ قتل کرنے لگے' یہاں تک کہ ان کے پیچھے پیچھے حلب پہنچ گئے اور ان میں سے جو لوگ دمشق میں تھے۔ وہ اتوار کے روز ۲۷ رمضان کو بھاگ گئے' اور دمشق کے مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور انہیں قتل کرنے لگے اور ان کے ہاتھوں سے قیدیوں کو چھڑانے لگے اور اس کی بشارت بھی آ گئی' اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے لطف سے اسے درست کیا اور قلعہ سے خوشخبریوں کی آواز نے اسے جواب دیا اور مومنین نصرتِ الٰہی سے شاداں وفرحاں ہو گئے' اور اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کی مدد کی اور یہود ونصاریٰ اور منافقین کو ذلیل کیا اور ان کی ناپسندیدگی کے باوجود اللہ کا دین غالب آ گیا اس موقع پر مسلمانوں نے اس کلیسا کی طرف سبقت کی جس سے صلیب نکلی تھی اور جو کچھ اس میں موجود تھا اسے لوٹ لیا اور اسے جلا دیا اور اس کے اردگرد آگ پھینک دی اور نصاریٰ کے بہت سے گھر جل گئے' اور اللہ تعالیٰ نے ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے پر کر دیا اور ایک شخص نے کلیسا الیعاقبہ کو جلا دیا' اور ایک گروہ نے یہود کو لوٹنے کا ارادہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ ان میں وہ پرستارانِ صلیب کی طرح سرکشی نہیں پائی گئی' اور عوام نے جامع کے ورط میں ایک رافضی شیخ کو قتل کر دیا جو لوگوں کے اموال پر تاتاریوں کو رفیق بناتا تھا' اسے فخر محمد بن یوسف بن محمد الکنجی کہا جاتا تھا' وہ بدنیت اور مسلمانوں کے اموال پر ان کی مدد کرنے والا تھا اللہ اسے ہلاک کرے اور انہوں نے اس جیسے منافقین کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور ظالموں کی بیخ کنی ہو گئی' والحمد للہ رب العالمین

اور ہلاکو خان نے تمام شہروں مدائن' شام' جزیرہ' موصل' ماردین اور اکراد وغیرہ ذالک کے لیے قاضی کمال الدین عمر بن بدار التفلیسی کو قاضی بنانے کا حکم بھیجا اور آپ دمشق میں پندرہ سال سے قاضی صدر الدین احمد بن یحییٰ بن ہبۃ اللہ ابن سنی الدولہ کے نائب عدالت تھے' اور ۲۶ ربیع الاوّل کو حکم پہنچا تو اسے میدانِ اخضر میں پڑھا گیا اور وہ دمشق میں بااختیار فیصلہ کرنے والے بن گئے اور آپ ایک فاضل آدمی تھے اور دونوں معزول قاضی صدر الدین بن سنی الدولہ اور محی الدین ابن الزکی' حلب میں ہلاکو خان کی خدمت میں گئے' اور ابن الزکی نے ابن سنی الدولہ کو دھوکہ دیا اور بہت سے اموال خرچ کیے اور دمشق کی قضا سنبھال لی اور دونوں واپس آ گئے اور ابن سنی الدولہ نے بعلبک میں وفات پائی' اور ابن الزکی قضا پر راضی ہو گیا اور اس کے پاس اس کا حکم اور سنہرا خلعت بھی تھا اس نے اسے پہنا اور قبۃ النسر کے نیچے بڑے دروازے کے پاس اہل سنان کی خدمت میں بیٹھا اور ان دونوں کے درمیان اہل سنان کی زوجہ خاتون منہ سے نقاب ہٹائے موجود تھی' اور اسی حالت میں حکمنامہ پڑھا گیا اور جب ہلاکو کے نام کا ذکر ہوا تو سونا اور چاندی لوگوں کے سروں پر نچھاور کیا گیا' انا للہ وانا الیہ راجعون' اللہ تعالیٰ اس قاضی' امیر' بیوی اور سلطان کا برا کرے۔ اور ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ ابن الزکی اس تھوڑی سی مدت میں بہت سے مدارس پر قابض ہو گیا' بلاشبہ اسے سال کے سر پر معزول کیا گیا اور اس نے

Marfat.com

اس مدت میں' النداریہ' السلطانیہ' الفلکیہ' الرکنیہ' القیمریہ اور العزیزیہ پر قبضہ کرلیا' اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ میں دو مدرسے التقویہ اور العزیزیہ بھی تھے' اور اس نے اپنے بیٹے عیسیٰ کے لیے امینیہ کی تدریس اور مشیخۃ الشیوخ کو حاصل کیا اور اس نے ام الصالح کو اپنے ایک ساتھی العماد المصری کے لیے حاصل کیا اور الشامیہ البرانیہ کو اپنے ایک دوست کے لیے حاصل کیا اور اپنے ایک ماں جائے بھائی شہاب الدین اسماعیل بن اسعد بن حبیش کو قضا میں نائب مقرر کیا اور اسے الرواحیہ اور الشامیہ البرانیہ کا امیر مقرر کیا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے وقف کرنے والے نے شرط عائد کی ہے کہ اسے اور کسی دوسرے مدرسے کو اکٹھا نہ کیا جائے' اور جب دمشق اور دوسرے شہر مسلمانوں کو واپس ملے تو اس نے قضا کے بارے میں کوشش کی اور اموال خرچ کیے' تاکہ وہ اس پر اور جو مدارس اس کے ہاتھ میں ہیں ان پر برقرار رہے مگر وہ برقرار نہ رہا' بلکہ قاضی نجم الدین ابی بکر بن صدر الدین بن سنی الدولہ کے ذریعے معزول کیا گیا۔ اور قضا کے بارے میں شاہی فرمان ۲۱ ذی القعدہ کو نماز جمعہ کے بعد جامع دمشق میں مزار عثمان کی کمالی کھڑکی کے پاس پڑھا گیا اور جب ملک مظفر قطز نے عین جالوت پر تاتاریوں کو شکست دی تو وہ ان کے پیچھے پیچھے آیا اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ دمشق میں داخل ہو گیا اور لوگوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی اور انہوں نے اس کے لیے بہت دعائیں کیں اور اس نے شاہ حمص اشرف کو حمص پر برقرار رکھا اور اسی طرح حماہ کے حکمران کو بھی برقرار رکھا اور اس نے ہلاکو کے ہاتھ سے حلب کو واپس لے لیا اور حق اپنے اصل کی طرف واپس آ گیا اور اس نے قواعد وضوابط کو درست کیا اور اس نے اپنے آگے امیر رکن الدین بیبرس البندقداری کو بھیجا کہ وہ تاتاریوں کو حلب سے نکال باہر کرے اور اس کی سپرداری لے لے اور اس نے اس سے اس کی نیابت کا وعدہ کیا اور جب اس نے انہیں وہاں سے نکال باہر کیا اور دھتکار دیا اور مسلمانوں نے اس کی سپرداری لے لی تو اس نے کسی اور کو اس کا نائب مقرر کر دیا' اور وہ شاہ موصل کا بیٹا علاؤ الدین تھا اور یہی ان دونوں کے درمیان نفرت کا سبب تھا' جس نے ملک مظفر قطز کے جلد قتل کا تقاضا کیا و للہ الامر من قبل و من بعد۔

اور جب مظفر شام سے فارغ ہوا تو اس نے مصر کی طرف واپسی کا عزم کیا اور اس نے امیر علم الدین سنجر الحلبی الکبیر اور امیر بحیر الدین ابن الحسین بن آقشتمر کو مصر پر نائب مقرر کیا' اور قاضی ابن الزکی کو دمشق کی قضا سے معزول کر دیا۔ اور ابن سنی الدولہ کو قاضی مقرر کیا' پھر وہ دیار مصر کی طرف واپس آ گیا اور اسلامی افواج اس کی خدمت میں تھیں اور اعیان کی آنکھیں اس کی شدت ہیبت سے اسے ترچھی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

ملک الظاہر بیبرس البندقداری کی سلطنت کا بیان:

اور یہ ایک شیر ژیاں تھا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ سلطان ملک مظفر قطز جب مصر جانے کے ارادے سے واپس لوٹا اور الغزالی اور الصالحیہ کے درمیان پہنچا تو امراء نے اس پر حملہ کر کے اسے وہاں پر قتل کر دیا۔ اور یہ ایک صالح شخص تھا جو جماعت کے ساتھ بہت نمازیں پڑھتا تھا اور منشیات کا استعمال نہیں کرتا تھا اور نہ ہی ایسی باتوں میں مشغول رہتا تھا' جن میں بادشاہ مشغول رہتے ہیں' اور جب سے اس نے اپنے استاد کے بیٹے منصور علی بن المعز ترکمانی کو معزول کیا تھا' اس وقت سے لے کر اس وقت تک جو ذوالقعدہ کا آخر ہے اس کی مدت حکومت تقریباً ایک سال بنتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے' اور اسے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے

Marfat.com

خیر دے' اور امیر رکن الدین بیبرس البندقداری نے امراء کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے قتل کے متعلق اتفاق کیا اور جب وہ اس مقام تک پہنچا تو اس نے اپنی ڈیوڑھی کو مارا اور ایک خرگوش کے پیچھے لگ گیا اور وہ امراء بھی اس کے ساتھ گئے' اور اس نے رکن الدین بیبرس کے پاس کسی چیز کے بارے میں سفارش کی تو اس نے اسے قبول کر لیا اور اس نے اس کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لیے پکڑا تو اس نے اسے روک لیا' اور ان امراء نے تلواروں کے ساتھ اس پر حملہ کر کے اسے مارا اور انہوں نے اس کے گھوڑے سے گرا دیا اور اسے تیر مارے' حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا' رحمہ اللہ' پھر وہ خیمہ گاہ کی طرف پلٹے اور ان کے ہاتھوں میں سونتی ہوئی تلواریں تھیں اور وہاں جو لوگ موجود تھے' انہوں نے انہیں اطلاع دی تو ان میں سے ایک شخص نے پوچھا اسے کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا' رکن الدین بیبرس نے' انہوں نے پوچھا تو نے اسے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں' انہوں نے کہا پھر تو تو بادشاہ ہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب وہ قتل ہو گیا تو امراء آپس میں حیران رہ گئے کہ وہ کسے بادشاہ بنائیں اور ان میں سے ہر کوئی اس کے شر سے ڈرتا تھا کہ وہ اسے بھی جلد ہی پہنچے گا جو اس کے غیر کو پہنچا ہے' پس انہوں نے اتفاق کر کے بیبرس البندقداری کی بیعت کر لی حالانکہ وہ اکابر پیشروؤں میں سے نہ تھا' لیکن انہوں نے اس کا تجربہ کرنا چاہا اور اسے ملک الظاہر کا لقب دیا' پس وہ تختِ حکومت پر بیٹھا اور بشارتوں کا کھڑاگ ہوا' اور طبل و بگل بج گئے' اور شور ڈالنے والوں نے سیٹیاں بجائیں اور بھیڑوں بکریوں نے شور ڈالا اور وہ جمعہ کا دن تھا' اور اس نے اللہ پر توکل کیا اور اس سے مدد مانگی' پھر وہ مصر میں داخل ہوا اور فوجیں اس کی خدمت میں تھیں' پس وہ قلعہ جبل میں داخل ہوا اور اس کی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے حکم و عدل' قطع و وصل اور نصب و عزل کیا اور وہ تیز فہم اور بہادر آدمی تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی شاید احتیاج کے وقت کھڑا کیا' سب سے پہلے اس نے ملک قاہر کا لقب اختیار کیا تو وزیر نے اسے کہا یہ لقب اس شخص کو کامیاب نہیں کرے گا جو اسے اختیار کرے گا۔ القاہر بن المعتمد نے یہ لقب اختیار کیا تو اس کا زمانہ لمبا ہوا حتیٰ کہ وہ معزول ہوا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی' اور شاہ موصل نے قاہر کا لقب اختیار کیا تو اسے زہر دیا گیا اور وہ مر گیا' تو اس نے اسی وقت اسے چھوڑ کر ملک الظاہر کا لقب اختیار کر لیا' پھر اس نے اکابر امراء میں سے ان کو پکڑنا شروع کیا جو اپنے آپ کو امیر خیال کرتے تھے' حتیٰ کہ اس نے حکومت کو استوار کر لیا' اور جب ہلاکو خان کو اس سلوک کی اطلاع ملی جو مسلمانوں نے اس کی فوج کے ساتھ عین جالوت پر روا رکھا تھا' تو اس نے اپنی بہت سی فوج میں سے ایک دستے کو بھیجا۔ کہ وہ شام کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے واپس لے لیں' پس وہ ان کے اور ان کے ارادوں کے درمیان حائل ہو گیا اور وہ خائب و خاسر ہو کر واپس لوٹ آئے' اس لیے کہ طاقتور شیر اور شمشیر براں ملک الظاہر نے سرعت کے ساتھ ان پر حملہ کیا تھا' پس وہ دمشق آیا اور اس نے سرحدوں اور قلعوں کی حفاظت کے لیے ہر طرف مسلح افواج بھیج دیں اور تاتاری اس کے قریب پھٹکنے کی بھی سکت نہ پا سکے اور انہوں نے دیکھا کہ حکومت بدل چکی ہے اور کلائیاں تیار ہو چکی ہیں اور شام اور اہل شام کو عنایتِ الٰہی حاصل ہو چکی ہے اور اس کی رحمت ان پر نازل ہو چکی ہے' اس موقع پر ان کے شیاطین اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے' اور اس خدا کا شکر ہے جس کے فضل سے اچھے کام مکمل ہوتے ہیں۔

اور ملک مظفر قطز رحمہ اللہ نے ایک ترک امیر علم الدین سنجر حلبی کو دمشق پر نائب مقرر کیا اور جب اسے مظفر کے قتل کی اطلاع ملی تو اس نے قلعے میں داخل ہو کر اپنے لیے دعا کی اور ملک مجاہد کا نام اختیار کیا اور جب ملک الظاہر کی بیعت آئی اور ۶ ذوالحجہ کو جمعہ کے

Marfat.com

روز اس کا خطبہ تو خطیب نے سب سے پہلے مجاہد کے لیے اور پھر الظاہر کے لیے دعا کی اور ان دونوں کے نام کا اکٹھے سکہ ڈھالا گیا۔ پھر اس مجاہد کو درمیان سے اٹھا دیا گیا' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور اس سال عجیب امور کا اتفاق ہوا اور وہ یہ کہ اس سال کے آغاز میں شام' سلطان ناصر ابن العزیز کے تصرف میں تھا پھر ۱۵ر صفر کو شاہ تاتار ہلاکو خان کے تصرف میں آ گیا' پھر رمضان کے آخر میں مظفر قطز کے تصرف میں آ گیا اور پھر ذوالقعدہ کے آخر میں الظاہر بیبرس کے تصرف میں آ گیا اور دمشق میں ملک مجاہد سنجر بھی اس کا شریک ہو گیا' اسی طرح شام میں اس کے شروع میں قضاء ابن سنی الدولہ صدر الدین کے پاس تھی' پھر ہلاکو خان کی طرف سے کمال عمر التفلیسی کو' پھر ابن الزکی کو' پھر نجم الدین ابن سنی الدولہ کو مل گئی۔

اسی طرح طویل سالوں سے عماد الدین بن الحرستانی جامع دمشق کا خطیب تھا' پھر اسے العماد الاسودی کے ذریعے معزول کر دیا گیا۔ اور یہ عیوب سے محفوظ اور اچھا قاری تھا پھر اس سال کے ذوالقعدہ کے آغاز میں دوبارہ الحرستانی کو خطیب بنا دیا گیا فسبحان من بیدہ الامور یفعل مایشاء و یحکم ماپرید.

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قاضی القضاۃ صدر الدین ابوالعباس ابن سنی الدولہ:

احمد بن یحییٰ بن ہبۃ اللہ بن الحسین بن یحییٰ بن محمد بن علی یحییٰ ابن صدقہ بن الخیاط قاضی القضاۃ صدر الدین ابوالعباس ابن سنی الدولہ' تغلبی دمشقی' شافعی' اور سنی الدولہ الحسین بن یحییٰ مذکور ۵۰۰ھ کی حدود میں دمشق کے ایک بادشاہ کا قاضی تھا' اور اس نے اس کی اولاد کو اوقاف بھی دیئے ہیں اور ابن الخیاط شاعر صاحب دیوان ہے اور وہ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی بن یحییٰ بن صدقہ تغلبی ہے جو سنی الدولہ کا چچا ہے' سنی الدولہ ۵۵۹ھ میں پیدا ہوا اور الخشوعی اور ابن طبرزد اور الکندی وغیرہ سے سماع کیا اور کئی مدارس میں حدیث بیان کی اور پڑھایا اور فتویٰ دیا' اور وہ مذاہب کا جاننے والا قابل تعریف سیرت کا حامل تھا' لیکن ابوشامہ اسے سب وشتم کرتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ واللہ اعلم

اور اس نے دمشق میں ۶۴۳ھ میں با اختیار ہو کر عدالت سنبھالی اور مسلسل ایک سال تک قاضی رہا اور جب اسے کمال التفلیسی کے ذریعے معزول کیا گیا تو اس نے اور ابن الزکی نے ہلاکو خان کی طرف اس وقت سفر کیا جب اس نے حلب پر قبضہ کیا پس اس نے ابن الزکی کو قاضی بنا دیا۔ اور ابن سنی الدولہ نے بعلبک کو منتخب کیا۔

اور وہ یہاں آیا اور وہ بیمار تھا' پس وہ یہیں مر گیا اور اسے شیخ عبداللہ الیونینی کے پاس دفن کیا گیا اور ملک ناصر اس کی اسی طرح تعریف کرتا تھا' اور جب ملک الظاہر بیبرس کی حکومت قائم ہو گئی تو اس نے اس کے بیٹے نجم الدین ابن سنی الدولہ کو قاضی بنا دیا' اور وہ وہی ہے جس نے زرد آلو کے زمانے میں اسباق کے بیکار ہونے کی بات بیان کی تھی' کیونکہ ارض السہم میں اس کا ایک باغ تھا' اور اسے زرد آلو سے مفارقت کرنا اور مدارس کی طرف جانا گراں گزرتا تھا' پس اس نے ان ایام میں لوگوں کو بیکار کر دیا اور انہوں نے

Marfat.com

اس بات میں اس کی پیروی کی اور نفوس بیکاری اور راحت کو ترجیح دیتے ہیں' خصوصاً باغات کے مالک پھلوں کے ایام میں' اور ان ایام میں بکثرت خواہشات ہوتی ہیں اور خصوصاً قضاۃ کو۔

شاہ ماردین ملک سعید:

نجم الدین بن ایل غازی بن المنصور ارتق بن ارسلان بن ایل غازی بن السنی بن تمرقاش ابن ایل غازی بن اریسقی' اور یہ شجاع شخص تھا' اس نے یوما پر قبضہ کیا اور اس کے قلعے میں نوران شاہ بن ملک صلاح الدین داخل ہوا اور وہ ملک الظاہر بن العزیز بن الظاہر بن الناصر شاہ دمشق کا حلب پر نائب تھا اور اس نے ایک ماہ تک حلب کو مغلوں کے ہاتھوں سے بچایا' پھر شدید محاصرہ کے بعد صلح کے ساتھ اس کی سپرد داری دے دی اور اس کی وفات اس سال ہوئی اور اسے اپنے گھر کی ڈیوڑھی میں دفن کیا گیا۔

ملک سعید حسن بن عبدالعزیز:

ابن العادل ابی بکر بن ایوب یہ اپنے باپ کے بعد الصبیبہ اور بانیاس کا مالک تھا' پھر یہ دونوں مقامات اس سے لے لیے گئے اور اسے قلعہ منیرہ میں قید کر دیا گیا اور جب تاتاری آئے تو یہ ان کے ساتھ تھا' اور انہوں نے اس کے شہروں کو اسے واپس کر دیا اور جب عین جالوت کا معرکہ ہوا تو اسے قیدی بنا کر مظفر قطز کے سامنے لایا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اس لیے کہ اس نے تاتاریوں کا سرقوج پہنا ہوا تھا' اور اس نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی خیر خواہی کی تھی۔

عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن الحسن بن عبدالرحمٰن بن طاہر:

ابن محمد بن الحسین بن علی بن ابی طالب شرف الدین بن العجمی الحلبی الشافعی' آپ حلب کے علمی اور امارتی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' آپ نے الظاہریہ میں پڑھایا اور وہاں ایک مدرسہ کو وقف کیا اور وہیں دفن ہوئے اور جب تاتاری حلب میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ نے صفر میں وفات پائی' سو انہوں نے آپ کو سزا دی اور آپ پر موسم سرما میں ٹھنڈا پانی ڈالا' جس سے آپ کو تشنج ہو گیا' حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ملک مظفر قطز بن عبداللہ:

سیف الدین ترکی المعز ترکمانی کا اخص غلام اور صالح ایوب بن کامل کے غلاموں سے ایک غلام' جب اس کا استاد المعز قتل ہو گیا تو یہ اس کے بیٹے نور الدین منصور علی کا متولی بن گیا اور جب اس نے تاتاریوں کے بارے میں سنا تو اپنے استاد کو بیٹے کی صغر سنی کی وجہ سے اختلاف سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اسے معزول کر کے اپنی طرف دعوت دی اور ذوالقعدہ ۶۵۷ھ میں اس کی بیعت ہوئی' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر یہ تاتاریوں کے مقابلے میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں اسلام کی نصرت کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ دلیر' شجاع' بہت بھلائی کرنے والا اور اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ تھا اور لوگ اس سے محبت کرتے تھے۔ اور اس کے لیے بہت دعائیں کرتے تھے' اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عین جالوت کے معرکہ کے روز اپنے گھوڑے کو قتل کر دیا' اور اس نازک گھڑی میں اس نے البوشاقیہ میں سے جن کے پاس کوتل گھوڑے تھے' کسی ایک کو بھی نہ پایا تو وہ پیادہ ہو گیا اور زمین پر جم کر کھڑا ہو گیا اور میدان کارزار میں جنگ جاری تھی اور وہ قلب میں سلطان کی جگہ پر تھا' اور جب ایک امیر نے اسے دیکھا

Marfat.com

تو اپنے گھوڑے سے اتر کر پیادہ ہو گیا اور اس نے سلطان کو حلف دیا کہ وہ ضرور اس گھوڑے پر سوار ہو جائے مگر اس نے انکار کیا اور اس امیر سے کہنے لگا میں مسلمانوں کو تیرے فائدے سے محروم کرنے کا نہیں' اور وہ اسی حالت میں رہا حتیٰ کہ الوشاقیہ گھوڑوں کے ساتھ اس کے پاس آ گئے' تو وہ سوار ہو گیا اور ایک امیر نے اسے ملامت کی اور کہا اے اخوند' آپ فلاں کے گھوڑے پر کیوں نہیں سوار ہوئے؟ اگر کسی دشمن نے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کو قتل کر دے گا' فلاں فلاں قتل ہو چکے ہیں اور اس نے بہت سے بادشاہوں کو شمار کیا۔ اور اس نے اسلام کو دوسروں سے بچانے کے لیے آدمی کھڑے کر دیئے اور اسلام کو ضائع نہیں کیا اور جب وہ مصر سے روانہ ہوا تو بحریہ کے بہت سے بڑے بڑے امراء وغیرہ اس کی خدمت میں تھے اور اس کے ساتھ حماہ کا حکمران منصور اور شاہزادگان کی ایک جماعت بھی تھی' اور اس نے حماہ کے حکمران کو ایک پیغام بھیجا کہ وہ ان ایام میں دسترخوان بچھانے کی مشقت نہ اٹھائے' بلکہ سپاہی کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا ہو جسے وہ کھائے' جلدی کرو' جلدی کرو' اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' دشمن کے ساتھ اس کی ملاقات رمضان کے آخری عشرہ میں جمعہ کے روز ہوئی اور یہ ایک عظیم بشارت تھی' بلاشبہ بدر کا معرکہ بھی رمضان میں جمعہ کے روز ہوا تھا' اور اس میں اسلام کو فتح ہوئی تھی اور جب وہ شوال میں دمشق آیا تو اس نے وہاں' عدل وانصاف کیا اور معاملات کو مرتب کیا اور بیبرس کو تاتاریوں کے پیچھے بھیجا کہ وہ انہیں حلب سے نکال باہر کرے اور انہیں بھگا دے اور اس نے اس سے حلب کی نیابت کا وعدہ کیا لیکن مصلحت کے تحت اس سے یہ وعدہ پورا نہ کیا' جس کے باعث دونوں کے درمیان نفرت پیدا ہو گئی' اور جب وہ مصر واپس آیا تو امراء نے بیبرس کے ساتھ مل کر اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی اور انہوں نے اسے القرابی اور الصالحیہ کے درمیان قتل کر دیا اور وہ محل میں مدفون ہوا اور اس کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے۔

اور جب الظاہر نے حکومت پر قابو پایا تو اس نے اس کی قبر کی طرف آدمی بھیج کر اسے لوگوں کی نظروں سے غائب کر دیا اور اس کے بعد اسے پہچانا نہ جاتا تھا۔ اور وہ ۱۶ ذوالقعدہ کو ہفتہ کے روز قتل ہوا۔

شیخ قطب الدین الیونینی نے الذیل علی المرآۃ میں شیخ علاؤ الدین بن غانم سے بحوالہ المولیٰ تاج الدین احمد بن الاثیر جو ناصر شاہ دمشق کے زمانے میں پرائیویٹ سیکرٹری تھا' بیان کیا ہے کہ اس نے کہا کہ جب ہم ناصر کے ساتھ وطاہ برزہ میں تھے تو ایلچی خبر لائے کہ قطز نے مصر کی حکومت سنبھال لی ہے' میں نے سلطان کو یہ خبر سنائی تو اس نے کہا فلاں فلاں شخص کو جا کر یہ خبر بتاؤ۔

راوی بیان کرتا ہے جب میں اس کے ہاں سے نکلا تو مجھے ایک سپاہی ملا اور اس نے مجھ سے پوچھا' تمہارے پاس مصر سے خبر آئی ہے کہ قطز بادشاہ بن گیا ہے؟ میں نے کہا مجھے اس کے متعلق کوئی علم نہیں' تجھے یہ بات کس نے بتائی ہے؟

اس نے کہا خدا کی قسم وہ عنقریب مملکت کا والی بن کر تاتاریوں کو شکست دے گا' میں نے پوچھا تجھے اس بات کا علم کہاں سے ہوا ہے؟ اس نے کہا وہ چھوٹا تھا اور میں اس کی خدمت کیا کرتا تھا اور اسے بہت جوئیں پڑی ہوئی تھیں اور میں اس کی جوئیں نکالتا تھا اور اس کی اہانت وندمت کیا کرتا تھا' ایک روز اس نے مجھے کہا' تو ہلاک ہو جائے' جب میں دیار مصر کا بادشاہ بنوں گا تو تو جو چیز چاہے گا' میں تجھے دوں گا' میں نے اسے کہا تو مجنون ہے' اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے فرمایا ہے کہ تو دیار مصر کا بادشاہ بنے گا اور تاتاریوں کو شکست دے گا اور رسول اللہ ﷺ کا قول حق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں' اور

Marfat.com

میں نے اسے اسی وقت کہا۔ اور وہ سچا تھا۔ میں تجھ سے پچاس سواروں کی امارت چاہتا ہوں' اس نے کہا بہت اچھا' خوش رہ۔

ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ جب اس نے مجھے یہ بات بتائی تو میں نے اسے کہا یہ مصریوں کے خطوط ہیں اس نے سلطنت کو سنبھال لیا ہے' اس نے کہا قسم بخدا وہ ضرور تاتاریوں کو شکست دے گا اور ایسے ہی وقوع میں آیا' اور جب ناصر دیار مصر کی طرف لوٹا اور اس نے اس میں داخل ہونا چاہا تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور اکثر شامی افواج اس میں داخل ہو گئیں۔ اور یہ حکایت بیان کرنے والا امیر بھی دیار مصر میں داخل ہونے والوں میں شامل تھا' پس مظفر نے اسے پچاس سواروں کی امارت دے دی اور اس سے وعدہ پورا کر دیا۔ اور وہ امیر جمال الدین ترکمانی تھا' ابن اثیر نے بیان کیا ہے کہ وہ امیر بننے کے بعد مجھے مصر میں ملا اور اس نے مجھے وہ بات یاد دلائی' جو اس نے مجھے مظفر کے بارے میں بتائی تھی' سو میں نے اسے یاد کیا' اس کے بعد تاتاریوں کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی اور اس نے انہیں شکست دی اور انہیں شہروں سے نکال باہر کیا۔

اور اس سے روایت کی گئی ہے کہ جب اس نے تاتاری فوجوں کو دیکھا تو اس نے ان امراء اور افواج سے جو اس کے ساتھ تھیں' کہا' ان سے اس وقت جنگ کرو جب سورج ڈھل جائے اور سائے پلٹ آئیں اور ہوائیں چل پڑیں اور خطباء اور لوگ اپنی نمازوں میں ہمارے لیے دعائیں کریں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اور اس سال بلاد شام پر ہلاکو کا نائب کتبغا نوین ہلاک ہو گیا اللہ اس پر لعنت کرے اور نوین کے معنی ہیں دس ہزار کا امیر' اور اس خبیث نے اپنے استاذ ہلاکو کے لیے بلاد عجم کے دور دراز علاقوں سے لے کر شام تک کے علاقے فتح کیے اور اس نے ہلاکو کے دادا چنگیز خان کو بھی دیکھا اور یہ کتبغا مسلمانوں کے ساتھ جنگوں میں ایسی باتوں پر اعتماد کرتا تھا' جن کی طرف کسی نے سبقت نہیں کی' جب یہ کسی شہر کو فتح کرتا تو اس شہر کے جانبازوں کو دوسرے نزدیکی شہر میں لے جاتا اور اس شہر کے باشندوں سے مطالبہ کرتا کہ وہ ان کو اپنے ہاں پناہ دیں' اور اگر وہ ایسا کرتے تو اس کا مقصد یعنی ان پر کھانے پینے کی تنگی کرنا حاصل ہو جاتا' اور اس کے محاصرہ کی مدت کم ہو جاتی کیونکہ اہل شہر کو اپنی خوراک کی تنگی ہو جاتی اور اگر وہ انہیں اپنے ہاں پناہ دینے سے انکار کرتے تو وہ ان جانبازوں کے ساتھ ان سے جنگ کرتا۔ جو اس سے پہلے مفتوحہ شہر کے باشندے ہوتے تھے' اگر فتح ہو جاتی تو ٹھیک' بصورت دیگر وہ ان کے ذریعے ان کو کمزور کر دیتا حتیٰ کہ یہ جانباز فنا ہو جاتے' پس اگر فتح حاصل ہو جاتی تو ٹھیک' ورنہ وہ اپنے سپاہیوں اور اصحاب کے ساتھ' اپنے اصحاب کی راحت اور اہل شہر کی تھکن اور کمزوری کے ساتھ ان سے جنگ کرتا اور جلد ہی ان پر فتح حاصل کر لیتا اور وہ قلعے کی طرف فوج بھیج کر کہتا تمہارا پانی کم ہو گیا ہے' ہمیں خدشہ ہے کہ ہم تم کو زبردستی پکڑ لیں گے اور تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمہارے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیں گے اور تمہارے پانی کے خاتمے کے بعد تمہاری بقاء کیا ہو گی' صلح سے قلعے کو کھول دو قبل اس کے کہ ہم تم کو زبردستی پکڑ لیں اور وہ اسے کہتے ہمارے پاس بہت پانی ہے ہم پانی کے محتاج نہیں ہوں گے اور وہ کہتا میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا جب تک میں اپنی طرف سے کسی شخص کو اس کے دیکھنے کے لیے نہ بھیجوں' پس اگر پانی زیادہ ہوا تو میں تمہیں چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا' اور وہ کہتے کسی آدمی کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجو اور وہ اپنی فوج کے کچھ جوانوں کو بھیج دیتا جن کے پاس کھوکھلے اور زہر سے بھرے ہوئے نیزے ہوتے اور جب وہ اس قلعے میں داخل ہو جاتے' جس نے اسے درماندہ کر دیا ہوتا تو وہ نیزوں کے ساتھ اس پانی میں دوڑتے گویا

Marfat.com

اس کا اندازہ کر رہے ہیں' پس یہ زہر گھل جاتا اور اس پانی میں ٹھہر جاتا اور وہ ان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا۔ اور انہیں پتہ بھی نہ ہوتا' اس پر اللہ کی ایسی لعنت ہو جو قبر میں اس کے ساتھ داخل ہو جائے اور وہ عمر رسیدہ بوڑھا تھا اور نصاریٰ کے دین کی طرف میلان رکھتا تھا' لیکن چنگیز خان کے حکم کے مطابق اس کے لیے الباساق میں نکلنا ممکن نہ تھا۔

شیخ قطب الدین الیونینی نے بیان کیا ہے کہ جب اس نے بعلبک کے قلعے کا محاصرہ کیا تو میں نے اسے دیکھا وہ ایک خوبصورت بوڑھا تھا اور اس کی داڑھی طویل اور سیدھی تھی' اس نے اسے لاسہ کی طرح گوندھا ہوا تھا اور کبھی کبھی وہ اسے پیچھے سے اپنے کان کے ساتھ بھی لٹکا لیتا تھا اور وہ بڑا بارعب اور سخت حملہ کرنے والا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ وہ جامع میں داخل ہو کر مینار پر چڑھا تا کہ وہاں سے قلعہ کو دیکھے' پھر وہ غربی دروازے سے باہر نکل گیا اور ایک ویران دوکان میں داخل ہو کر اس نے قضائے حاجت کی اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور وہ پوشیدہ اعضا کو برہنہ کیے ہوئے تھا اور جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہوا تو اس کے ایک ساتھی نے اسے گتھی ہوئی روئی سے ایک ہی بار پونچھا۔ راوی بیان کرتا ہے جب اسے اطلاع ملی کہ مظفر اپنی افواج کے ساتھ مصر سے روانہ ہو چکا ہے تو اس نے اپنے معاملے میں دیر کی اور حیران رہ گیا کہ وہ کیا کرے' پھر اس کے متکبر نفس نے اسے اس کے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ کیا اور اس نے خیال کیا کہ وہ حسبِ عادت فتح پائے گا' سو اس روز اس نے میسرہ پر حملہ کر کے اسے شکست دی' پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تائید کی اور انہیں میدانِ کارزار میں ثابت قدم رکھا اور انہوں نے تاتاریوں پر بہادرانہ حملہ کیا اور انہیں ایسی شکست دی جس کا زخم کبھی درست نہ ہو سکے گا' اور ان کا امیر کتبغا نوین میدان کارزار میں قتل ہوا اور اس کا بیٹا اسیر ہوا اور وہ خوبصورت جوان تھا' اسے مظفر قطز کے سامنے پیش کیا گیا تو اس سے پوچھا کیا تیرا باپ بھاگ گیا ہے؟ اس نے کہا وہ نہیں بھاگے گا' پس انہوں نے اسے تلاش کیا تو اسے مقتولین کے درمیان پایا' اور جب اس کے بیٹے نے اسے دیکھا تو وہ رویا اور چلایا' اور جب مظفر نے اسے دیکھا تو اس نے اللہ کے حضور سجدہ کیا' پھر کہنے گا میں میٹھی نیند سوؤں گا' اور یہ شخص تاتاریوں کی سعادت تھا' اور اس کے قتل ہونے سے ان کی سعادت جاتی رہی اور اسی طرح ہوا جیسے کہ فرمایا تھا' کہ اس کے بعد وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئے اور وہ ۲۵ رمضان کو جمعہ کے روز قتل ہوا اور اسے امیر آقوش النشمی رحمہ اللہ نے قتل کیا۔

شیخ محمد الفقیہ الیونینی:

الحنبلی البعلبکی الحافظ محمد بن احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن ابی الرجال احمد بن علی ابن محمد بن محمد بن محمد بن الحسین بن اسحاق بن جعفر الصادق اسی طرح یہ نسب شیخ قطب الدین الیونینی نے اپنے بڑے بھائی ابوالحسین علی کی تحریر سے نقل کیا ہے اور اسے بتایا ہے کہ اس کے والد نے اسے بتایا کہ ہم جعفر صادق کی اولاد میں سے ہیں' راوی بیان کرتا ہے کہ اس نے اسے یہ بات موت کے وقت کہی تا کہ وہ قبول صدقات سے باہر رہے۔

ابو عبداللہ بن ابی الحسین الیونینی الحنبلی تقی الدین الفقیہ الحنبلی الحافظ المفید البارع العابد الناسک آپ کی پیدائش ۵۷۲ھ میں ہوئی اور آپ نے الخشوعی' حنبل' الکندی اور حافظ عبدالغنی سے سماع کیا اور آپ اس کی تعریف کرتے تھے اور آپ نے الموفق سے فقہ سیکھی اور شیخ عبداللہ الیونینی کے ساتھ رہے اور آپ سے فائدہ اٹھایا اور شیخ عبداللہ آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کو

Marfat.com

مقدم کرتے تھے اور آپ سے فائدہ اٹھایا اور شیخ عبداللہ آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کو مقدم کرتے تھے اور فتاویٰ میں آپ کی اقتداء کرتے تھے اور آپ نے ان کے شیخ کے شیخ عبداللہ البطائحی سے خرقہ پہنا اور علم حدیث میں مہارت حاصل کی اور صحیحین کے درمیان فاء اور واؤ سے مطابقت کرنا حفظ کیا اور آپ نے مسند احمد کا ایک اچھا حصہ یاد کیا اور آپ عربی زبان کو جانتے تھے' اسے آپ نے تاج الکندی سے سیکھا اور بہت خوبصورت لکھا اور لوگ آپ کے فنون کثیرہ سے فائدہ حاصل کرتے تھے۔ اور آپ سے اچھے طریق سیکھتے تھے۔ اور بادشاہوں کے ہاں آپ کو بڑی وجاہت حاصل تھی۔

ایک دفعہ آپ نے ملک اشرف کے پاس قلعہ میں زبیدی کو بخاری کا سماع کرانے کے حال میں وضو کیا اور جب وضو سے فارغ ہوئے تو سلطان نے اپنے چمڑے کا مصلیٰ جھاڑا اور اسے زمین پر بچھا دیا تا کہ آپ اسے پامال کریں۔ اور سلطان نے آپ کے سامنے حلف اٹھایا کہ وہ پاک ہے اور ضروری ہے آپ اسے اپنے پاؤں سے پامال کریں' تو آپ نے ایسے ہی کیا' اور کامل اپنے بھائی اشرف کے پاس دمشق آیا تو اس نے اسے قلعہ میں اتارا اور اشرف نے دارالسعادت کا حیلہ کیا اور کامل کے سامنے شیخ فقیہ کے محاسن بیان کرنے لگا' کامل نے کہا میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں سو اس نے بعلبک کی طرف خط بھیجا اور اسے بلایا اور وہ دارالسعادت تک پہنچ گیا اور کامل اس کے پاس گیا اور دونوں نے علم کے بارے میں کچھ مذاکرات کیے تو بھاری چیز کے ساتھ قتل کرنے کا مسئلہ شروع ہو گیا اور اس لونڈی کی حدیث کا ذکر بھی چل پڑا جسے ایک یہودی نے قتل کر دیا تھا' اور اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تھا سو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا تھا' کامل نے کہا اس نے اعتراف نہیں کیا تھا' شیخ فقیہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے کہ اس نے اعتراف کیا تھا' کامل نے کہا میں نے صحیح مسلم کا اختصار کیا ہے اور میں نے اس میں یہ لفظ نہیں پایا پس کامل نے پیغام بھیجا تو اس نے صحیح مسلم کا جو اختصار کیا تھا' اس کی پانچ جلدیں حاضر کی گئیں ایک جلد کامل نے اور دوسری جلد اشرف نے اور تیسری جلد عماد الدین موسک نے اور چوتھی جلد شیخ فقیہ نے پکڑ لی اور سب سے پہلے اس نے جو اسے کھولا تو شیخ فقیہ کے قول کے مطابق حدیث پائی سو کامل اس کی حاضر جوابی اور سرعت کشف سے حیران رہ گیا اور اس نے آپ کو اپنے ساتھ دیار مصر لے جانا چاہا لیکن اشرف نے جلدی سے آپ کو بعلبک کی طرف بھیج دیا اور کامل سے کہنے لگا' وہ بعلبک پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا' پس کامل نے اسے بہت سا سونا بھیجا۔ آپ کے بیٹے قطب الدین نے بیان کیا ہے کہ میرے والد ملوک کے عطیات کو قبول کر لیتے تھے اور کہتے تھے' کہ بیت المال میں میرے اس سے بھی زیادہ عطیات ہیں' لیکن امراء اور وزراء سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ وہ کوئی کھانے وغیرہ کا کوئی ہدیہ ہو اور آپ اس میں سے انہیں بھی بھیجتے تھے اور وہ اسے تبرک اور شفایابی کے لیے قبول کر لیتے تھے۔

آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا مال زیادہ ہو گیا' اور آپ صاحب ثروت ہو گئے اور آپ کو بہت مالی وسعت حاصل ہو گئی' اور آپ نے بیان کیا ہے کہ اشرف نے آپ کو یونین بستی سے خط لکھا اور اسے محی الدین بن الجوزی کو دیا کہ وہ خلیفہ کے خط کی نگرانی کرے اور جب میرے والد کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے خط لکھ کر پھاڑ دیا اور کہنے لگے میں اس سے بے نیاز ہوں اور میرے والد صدقہ کو قبول نہیں کرتے تھے' اور اپنے آپ کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ذریت سے خیال کرتے تھے۔ یعنی جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کی نسل سے۔

Marfat.com

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ اس سے قبل فقیر تھے۔ آپ کے پاس کوئی چیز نہیں تھی اور شیخ عبداللہ کی بیوی بھی تھی اور اس کی ایک خوبصورت بیٹی بھی تھی' اور شیخ اسے کہا کرتا تھا' کہ شیخ محمد کے ساتھ اس کا نکاح کر دو اور وہ کہتی وہ فقیر ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میری بیٹی نیک بخت ہو' اور شیخ عبداللہ کہتے کہ میں ان دونوں کو ایک گھر میں دیکھ رہا ہوں جس میں برکت اور بہت رزق ہے اور بادشاہ اس کی ملاقات کو آتے ہیں' اس نے اس لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا اور واقعتہً ایسے ہی ہوا اور یہ آپ کی پہلی بیوی تھی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اور سب بادشاہ آپ کا احترام کرتے تھے' اور بنو عادل وغیرہ آپ کے شہر میں آتے تھے' اور اسی طرح فقہاء کے مشائخ جیسے ابن الصلاح' ابن عبدالسلام' ابن الحاجب' المصری' شمس الدین بن سنی الدولہ اور ابن الجوزی وغیرہ آپ کی تعظیم کرتے تھے' اور آپ کے علم وعمل اور امانت ودیانت کی وجہ سے آپ کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور آپ کے بہت سے احوال ومکاشفات اور کرامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ آپ ۱۲ سال کی عمر سے قطب تھے۔ واللہ اعلم

اور شیخ فقیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے حران جانے کا عزم کیا اور مجھے اطلاع ملی کہ وہاں ایک شخص علم الفرائض کو بہت اچھی طرح جانتا ہے اور جب وہ رات آئی جس کی صبح کو میں سفر کرنا چاہتا تھا' تو میرے پاس شیخ عبداللہ الیونینی کا خط آیا' جس میں آپ نے مجھے قدس شریف آنے کی قسم دی اور میں نے اسے پسند نہ کیا اور میں نے مصحف کو کھولا تو یہ قولِ الٰہی سامنے آیا (اس کی پیروی کرو جو تم سے اجر نہیں مانگتا اور وہ ہدایت پانے والے ہیں) پس میں آپ کے ساتھ قدس کی طرف گیا اور میں نے اس حرانی شخص کو قدس شریف میں دیکھا اور میں نے اس سے علم الفرائض سیکھا حتیٰ کہ مجھے خیال آیا کہ میں اس میں اس سے بھی زیادہ ماہر ہو گیا ہوں اور شیخ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ شیخ فقیہ ایک فربہ آدمی تھے' اور آپ کو امراء وغیرہ میں قبولیت حاصل تھی' اور آپ شیخ عبداللہ الیونینی کی طرح کھال کی ٹوپی پہنتے تھے' جس کی اون باہر کو ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ نے معراج کے بارے میں ایک تصنیف کی ہے اور میں نے ایک کتاب میں اس کا رد کیا ہے جس کا نام میں نے الواضح الجلی فی الرد علی الحسنبلی رکھا ہے' اور آپ کے بیٹے قطب الدین نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس سال کی ۱۹ رمضان کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔

محمد بن خلیل بن عبدالوہاب بن بدر:

ابوعبداللہ البیطار الاکال' آپ اصلاً جبل بنی ہلال سے ہیں آپ کی پیدائش قصر حجاج میں ہوئی آپ الشاغور میں مقیم تھے' اور آپ میں بھلائی اور دینداری اور فقراء محتاجین اور قیدیوں کے لیے خاصی توجہ پائی جاتی تھی' اور آپ کی حالت عجیب تھی' کسی کی چیز اجرت کے بغیر نہ کھاتے تھے اور اہل شہر آپ کے پاس آتے تھے تاکہ آپ کی اچھی اور طیب چیزوں کو کھائیں' مگر آپ اچھی اجرت کے بغیر انکار کر دیتے تھے اور جوں جوں آپ اس سے بچتے لوگوں کو بھلے معلوم ہوتے اور وہ آپ کو پسند کرتے اور آپ کی طرف مائل ہوتے' اور آپ کے پاس بہت سی چیزیں جیسے مٹھائیاں اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ لاتے تو آپ انہیں واپس کر دیتے اور اس کے باوجود انہیں معاوضہ میں اچھی اجرت دیتے اور یہ بہت عجیب بات ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

۶۵۹ھ

دسمبر کے کچھ دن گزر چکے تھے کہ سوموار کے روز اس کا آغاز ہوا' اور مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہ تھا اور مکہ کا حکمران ایونمی بن ابی سعید بن علی بن قتادۃ الحسنی' اور اس کا شریک ادریس بن علی اور مدینہ کا حکمران امیر عزالدین جماز بن شیحۃ الحسینی' اور مصر وشام کا حکمران' سلطان ملک الظاہر بیبرس البندقداری' اور دمشق' بعلبک' الصبیۃ اور بانیاس میں اس کا شریک امیر علم الدین سنجر جس کا لقب ملک مجاہد تھا' اور حلب میں اس کا شریک امیر حسام الدین لاشین الجوکنداری العزیزی' اور الکرک اور الشوبک ملک مغیث فتح الدین عمر بن العادل بن سیف الدین ابی بکر الکامل محمد بن العادل الکبیر سیف الدین ابی بکر بن ایوب کے زیر نگیں تھے۔ اور جیہون کا قلعہ اور بازریا امیر مظفر الدین عثمان بن ناصر الدین مکورس کے قبضے میں تھے اور حماہ کا حکمران' منصور بن تقی الدین محمود تھا' اور حمص کا حکمران اشرف بن منصور ابراہیم بن اسد الدین الناصر تھا' اور موصل کا حکمران ملک صالح بن بدرلؤلؤ تھا' اور اس کا بھائی ملک مجاہد' جزیرہ ابن عمر کا حکمران تھا' اور ماردین کا حکمران' ملک سعید نجم الدین ایل غازی بن ارتق تھا اور بلاد روم کا حکمران' رکن الدین قلج ارسلان بن کیخسرو سلجوقی تھا' اور حکومت میں اس کا شریک اس کا بھائی کیکاؤس تھا' اور ملک دونوں کے درمیان نصف نصف تھا اور بقیہ بلادِ مشرق تاتاریوں کے قبضے میں تھے۔ جو ہلاکو کے ساتھی تھے۔ اور بلاد یمن میں کئی بادشاہ تھے' اور اسی طرح بلاد الجوکندی المغرب کے ہر علاقے میں ایک بادشاہ تھا۔

اور اس سال تاتاریوں نے حلب پر غارت گری کی اور حلب کے حکمران حسام الدین العزیزی حماہ کے حکمران منصور اور حمص کے حکمران اشرف نے ان کے ساتھ جنگ کی اور حمص کے شمال میں حضرت خالدؓ بن ولید کی قبر کے نزدیک معرکہ آرائی ہوئی' تاتاری چھ ہزار تھے اور مسلمانوں کی تعداد چودہ سو تھی' پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور مسلمانوں نے ان کی اکثریت کو قتل کر دیا۔ اور تاتاریوں نے حلب واپس آ کر اس کا چار ماہ تک محاصرہ کیے رکھا اور اس کو خوراک کی تنگی دی۔ اور بہت سے مسافروں کو باندھ کر قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور جن افواج نے انہیں حمص میں شکست دی تھی وہ حمص میں مقیم تھیں' وہ حلب واپس نہیں آئیں' بلکہ وہ مصر کو چلی گئیں' اور ملک الظاہر نے سلطنت کی شان وشوکت کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور حلب محصور ہو کر رہ گیا اور اس مدت میں اس کا کوئی مددگار نہ تھا' لیکن اللہ نے بچا لیا۔

اور ۷ر صفر سوموار کے روز الظاہر شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ سوار ہوا اور امراء اور افواج اس کے آگے آگے پیدل چلیں اور یہ اس کی پہلی سواری تھی اور اس کے بعد وہ لگاتار سوار ہو کر پولو کھیلتا رہا۔

اور ۷ر صفر کو امرائے دمشق نے اس کے بادشاہ علم الدین سنجر کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کے ساتھ جنگ کر کے اسے شکست دے دی اور وہ قلعہ میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اس میں اس کا محاصرہ کر لیا اور وہ وہاں سے قلعہ بعلبک کی طرف بھاگ گیا اور قلعہ دمشق کی سپرداری امیر علم الدین ایدکین البندقداری نے لے لی' جو جمال الدین یغمور اور پھر صالح ایوب بن کامل کا غلام تھا' اور ملک الظاہر اس کی طرف منسوب ہے' الظاہر نے اسے بھیجا کہ وہ علم الدین سنجر حلبی سے دمشق کی سپرداری لے لے' سو اس نے دمشق

Marfat.com

پر قبضہ کرلیا۔ اور الظاہر کی نیابت میں اس کے قلعہ میں رہائش اختیار کرلی' پھر انہوں نے بعلبک میں حلبی کا محاصرہ کرلیا' حتیٰ کہ اسے پکڑ کر اور ایک خچر پر بٹھا کر ملک الظاہر کی طرف مصر بھیج دیا اور یہ رات کو اس کے پاس گیا تو اس نے اسے ملامت کی' پھر اسے چیزیں دیں اور اس کی عزت کی۔

اور ۸ ربیع الاوّل کو سوموار کے روز' الظاہر نے بہاؤ الدین علی بن محمد المعروف بابن الحنا کو وزیر مقرر کیا اور ربیع الآخر میں الظاہر نے امراء کی ایک جماعت کو گرفتار کیا' اسے ان کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی ماہ میں اس نے الشوبک کی طرف پیغام بھیجا اور اسے الکرک کے حکمران مغیث کے نائبین کے ہاتھوں سے لے لیا۔ اور اس میں الظاہر نے ایک فوج حلب کی طرف بھیجی تاکہ وہ تاتاریوں کو وہاں سے بھگا دے۔ اور جب فوج غزہ پہنچی تو فرنگیوں نے تاریوں کو انتباہ کا خط لکھ دیا اور وہ جلدی سے وہاں سے کوچ کر گئے' اور حلب پر اہل حلب کی ایک جماعت قابض ہوگئی اور انہوں نے مطالبات کیے اور لوٹ مار کی اور اپنے مقاصد کو حاصل کرلیا اور الظاہر کی فوج نے ان کے مقابلے میں آ کر ان سب باتوں کا خاتمہ کر دیا اور اس کے باشندوں سے ایک کروڑ چھ لاکھ کا مطالبہ کیا' پھر الظاہر کی طرف سے امیر شمس الدین آقوش ترکی نے آ کر شہر کی سپرد داری لے لی اور جوڑ توڑ کیا اور فیصلہ اور انصاف کیا۔

اور ۱۰ ر جمادی الاوّل منگل کے دن' تاج الدین عبدالوہاب بن قاضی الاعز ابی القاسم خلف بن رشید الدین بن ابی الثنا محمود بن بدر العلائی نے مصر کی قضا سنبھالی اور اس بات کو اس نے الظاہر کے سامنے سخت شروط پیش کرنے کے بعد قبول کیا' پس الظاہر ان شروط کے تحت آ گیا اور اس نے بدر الدین ابوالمحاسن یوسف بن علی سنجاری کو معزول کر دیا اور کئی دن تک اسے لکھا' پھر اس سے الگ ہوگیا۔

مستنصر باللہ ابوالقاسم احمد بن امیر المومنین الظاہر کی بیعتِ خلافت:

یہ بغداد میں قید تھا' اسے رہا کر دیا گیا اور یہ اعراب کی ایک جماعت کے ساتھ عراق کے علاقے میں تھا' پھر جب الظاہر کو حکومت ملی تو اس نے اس کا قصد کیا اور اعراب کے دس امراء کے ساتھ مصر آیا' جن میں سے امیر ناصر الدین مہنا ۸ ر رجب کو آیا' پس سلطان باہر نکلا اور اس کے ساتھ وزیر گواہ اور اطلاع دینے والے بھی تھے اور انہوں نے اس کا استقبال کیا اور یہ جمعہ کا دن تھا' اور اہل تورات اپنی تورات کے ساتھ اور نصاریٰ اپنی انجیل* کے ساتھ باہر نکلے اور وہ باب النصر سے بڑی شان وشوکت کے ساتھ داخل ہوا اور جب ۱۳ ر رجب کو سوموار کا دن آیا تو سلطان اور خلیفہ' قلعہ جبل کے ایوان میں بیٹھے اور وزیر قاضی اور امراء اپنے اپنے طبقات کے مطابق بیٹھے اور خلیفہ مذکور کے نسب کو حاکم تاج الدین بن الاعز نے ثابت کیا اور یہ خلیفہ' مستنصریہ کے بانی المستنصر کا بھائی اور مستعصم کا چچا ہے' اس کی بیعت خلافت مصر میں ہوئی اور ملک الظاہر اور قاضی اور امراء نے اس کی بیعت کی اور وہ مجلس خلافت کے ساتھ دیار مصر گیا اور امراء اس کے آگے آگے اور لوگ اس کے اردگرد تھے' اور وہ ۱۳ ر رجب کو قاہرہ سے گزرا اور یہ خلفائے بنو عباس میں سے اڑتیسواں خلیفہ تھا' اس کے اور حضرت عباسؓ کے درمیان چوبیس آباء ہیں اور سب سے پہلے قاضی تاج الدین نے اس کی بیعت کی کیونکہ اس نے اس نسب کو ثابت کیا تھا' پھر سلطان' پھر شیخ عز الدین ابن عبدالسلام پھر امراء اور پھر حکومت نے بیعت کی اور منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا گیا اور منصب خلافت ساڑھے تین سال سے بغیر محافظ کے تھا' اس لیے کہ

Marfat.com

مستعصم ۶۵۶ھ کے شروع میں قتل ہوا تھا اور اس کی بیعت اس سال کی ۱۳ رجب کو سوموار کے روز ہوئی۔ یعنی ۱۳ رجب ۶۵۹ھ کو اور وہ گندم گوں' خوبصورت' شدید القویٰ عالی ہمت' دلیر اور جری تھا' اور انہوں نے اسے مستنصر کا لقب دیا' جیسا کہ اس کے بھائی بانی مدرسہ کا تھا' اور یہ بات اس سے پہلے نہیں ہوئی کہ دو خلیفے جو بھائی ہوں ایک دوسرے کا لقب اختیار کریں ان دو بھائیوں کی طرح سفاح اور اس کے بھائی منصور نے بھی خلافت سنبھالی اور اسی طرح محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس اور ہادی اور رشید نے بھی اور المستر شد اور المقتفی نے بھی جو المستظہر کے بیٹے تھے۔

اور خلافت سنبھالنے والے تین بھائی' امین' مامون اور معتصم ہیں جو رشید کے بیٹے ہیں' اور المنتصر اور المعتز اور المطیع بھی ہیں جو المقتدر کے بیٹے ہیں' اور خلافت سنبھالنے والے چار بھائی' عبدالملک بن مروان کے بیٹے ہیں یعنی ولید' سلیمان' یزید اور ہشام' اور اس کی مدت خلافت جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' پانچ ماہ بیس دن ہیں' بنوعباس کے خلفاء سے اس کی مدت کم ہے اور بنوامیہ میں سے معاویہ بن یزید بن معاویہ کی مدت خلافت چالیس روز ہے' اور ابراہیم بن یزید الناقص کی ستر روز اور اس کے بھائی یزید بن ولید کی پانچ ماہ ہے اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی مدت خلافت اپنے باپ کے بعد سات ماہ گیارہ دن ہے' اور مروان بن الحکم کی مدت خلافت نو ماہ دس دن ہے' اور خلفائے بنوعباس میں سے جنہوں نے ایک سال کی مدت پوری نہیں کی' ان میں المنتصر بن المتوکل کی مدت چھ ماہ اور المہتدی بن الواثق کی مدت گیارہ ماہ اور کچھ دن ہیں' اور اس خلیفہ کو قلعہ جبل کے ایک برج میں اس کے قرابتداروں اور نوکروں کے ساتھ اتارا گیا' اور جب ۷ رجب کا دن آیا تو وہ عوام کے ساتھ سوار ہو کر قلعہ کی جامع کی طرف آیا اور اس نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا' جس میں بنوعباس کے شرف کا ذکر کیا' پھر اس نے آغاز خطبہ میں سورہ انعام کا ابتدائی حصہ پڑھا' پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا' پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی رضامندی چاہی اور سلطان الظاہر کے لیے دعا کی' پھر اس نے اتر کر لوگوں کو نماز پڑھائی' لوگوں نے اس کے اس کام کو بنظر استحسان دیکھا اور یہ ایک اچھا وقت اور جمعہ کا دن تھا۔

مستنصر باللہ کی خلافت ملک الظاہر کے سپرد کرنا:

جب ۴ رشعبان کو سوموار کا دن آیا تو خلیفہ' سلطان' وزیر' قضاۃ' امراء اور ارباب حل وعقد ایک عظیم خیمہ کی طرف گئے جو قاہرہ کے باہر لگایا گیا تھا اور وہ اس میں بیٹھ گئے' اور خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے سلطان کو سیاہ خلعت پہنایا اور اس کی گردن میں طوق ڈالا اور اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالی اور یہ دونوں چیزیں سونے کی تھیں' اور ہیڈ کاتب فخر الدین ابراہیم بن لقمان منبر پر چڑھا اور اس نے لوگوں کو سلطان کا حکم سنایا اور وہ اس کا اپنا وضع کردہ اور اس کی اپنی تحریر میں تھا' پھر سلطان اس شان کے ساتھ گیا کہ بیڑی اس کے پاؤں میں تھی اور طوق اس کی گردن میں تھا' اور وزیر اس کے آگے آگے تھا اور اس کے سر پر حکمنامہ تھا' اور امراء اور حکومت' وزیر کے سوا اس کی خدمت میں پیدل چل رہے تھے' اس نے قاہرہ کو پار کیا اور اسے اس کی خاطر سجایا گیا اور وہ جمعہ کا دن تھا' اور الشیخ قطب الدین نے اس مکمل حکمنامے کو بیان کیا ہے اور وہ لمبا ہے۔ واللہ اعلم

خلیفہ کی بغداد کی طرف روانگی:

پھر خلیفہ نے سلطان سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے بغداد بھجوا دے سو سلطان نے اس کے لیے ایک عظیم فوج منظم کی اور اس کے

Marfat.com

لیے ہر اس چیز کا انتظام کیا جو خلفاء اور ملوک کے لیے ضروری ہے' پھر سلطان اس کے ساتھ دمشق گیا' اور سلطان کے مصر سے شام جانے کا سبب یہ تھا' جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ترکی حلب پر قابض ہو چکا تھا اور اس نے امیر علم الدین سنجر حلبی کو جو دمشق پر متغلب ہو چکا تھا اس کی طرف بھیجا تو اس نے اسے حلب سے بھگا دیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے وہاں سلطان کی طرف سے نائب مقرر کیا' پھر ترکی مسلسل کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اس سے حلب کو واپس لے لیا اور اسے وہاں سے بھاگتے ہوئے نکال دیا۔ اور الظاہر نے عزالدین ایدمر الحلبی کو مصر پر نائب مقرر کیا اور مملکت کا انتظام وزیر بہاؤالدین بن الحنا کے سپرد کر دیا اور اس کے بیٹے فخر الدین کو بھی اس کے ساتھ وزیر بنا دیا اور افواج وعساکر کا انتظام امیر بدرالدین بعلبک الخازندار کے سپرد کر دیا' پھر وہ سارے چل کر ۷ رذی القعدہ کو سوموار کے روز دمشق آ گئے اور یہ جمعہ کا دن تھا' اور دونوں نے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھی اور خلیفہ باب البرید سے داخل ہوا اور سلطان باب الزیارۃ سے داخل ہوا اور یہ بھی جمعہ کا دن تھا' پھر سلطان نے خلیفہ کو بغداد بھیجا اور اس کے ساتھ شاہ موصل کے بیٹے بھی تھے اور اس نے اس پر اور ان پر اور فوج کے جو جوان اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اس کا دفاع کرتے تھے' ان پر اس قدر خرچ کیا جس کی اللہ نے طاقت نہیں دی تھی' یعنی ایک کروڑ دینار کا خالص سونا' اور اس نے اسے دے دیا اور مزید دیا۔ جزاہ اللہ خیراً

اور شاہ حمص ملک اشرف اس کے پاس آیا تو اس نے اسے خلعت دیا اور مال دیا اور مزید اسے قتل باشر بھی دے دیا۔ اور حماہ کا حکمران منصور آیا تو اس نے اسے خلعت دیا اور اسے مال دیا اور اس کے ملک کا حکمنامہ اسے لکھ دیا۔ پھر اس نے امیر علاؤالدین البندقداری کے ساتھ حلب کی طرف فوج بھیجی تا کہ وہ اس ترکی سے جنگ کرے جو اس پر متغلب ہو کر اس میں فساد کر رہا ہے اور اس سال کے معرکوں کے متعلق ہمیں جو معلومات پہنچی ہیں' یہ ان کا ملخص ہے۔

۶۶۰ھ

اس سال کے آغاز میں ۳ رمحرم کو خلیفہ مستنصر باللہ قتل ہو گیا' جس کی گذشتہ سال رجب میں بیعت ہوئی تھی اور اس کے ساتھ جو افواج تھیں ان کی شکست کے بعد وہ ارض عراق میں قتل ہو گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور سارے مصر وشام پر الظاہر خود مختار بادشاہ بن گیا اور اس کے حالات ٹھیک ہو گئے' اور ترکی کے سوا اس سے کشاکش کرنے والا اور کوئی نہ رہا' اس نے المنیرہ جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی نافرمانی شروع کر دی اور اس سال ۳ رمحرم کو سلطان ملک الظاہر نے بلاد مصر کے تمام امراء' خواص' وزیر' قاضی تاج الدین اور پسر دختر اعز کو خلعت دیئے اور وہاں سے برہان الدین سنجاری کو معزول کر دیا' اور محرم کے آخر میں امیر بدرالدین بعلبک الخازندار شاہ موصل امیر لؤلؤ کی بیٹی کو دلہن بنا کر لایا اور اس دعوت ولیمہ پر الظاہر نے بڑا زبردست انتظام کیا۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ اس سال الظاہر کے ایک امیر نے حماۃ کی حدود میں ایک جنگلی گدھے کو شکار کیا اور اسے پکایا' مگر وہ نہ پکا اور نہ ہی ایندھن کی کثرت اس پر اثر انداز ہوئی پھر انہوں نے اس کے چمڑے کو تلاش کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے کان پر بہرام جور لکھا ہوا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ اسے میرے پاس لائے تو میں نے بھی اسے اسی طرح پڑھا' یہ بات اس امر کی مقتضی ہے کہ وہ گدھا تقریباً آٹھ سو سال کا تھا' بلاشبہ بہرام جور بعثت نبویؐ سے طویل مدت پہلے ہوا ہے اور جنگلی گدھے لمبا عرصہ زندہ رہتے

Marfat.com

ہیں' میں کہتا ہوں ہوسکتا ہے یہ بہرام شاہ ملک امجد ہو کیونکہ اس قسم کی چیز کا شکار کیے بغیر اتنی طویل مدت زندہ رہنا مستبعد ہے اور کاتب نے غلطی کی ہے اور اس نے بہرام شاہ کی بجائے بہرام جور لکھ دیا ہے' جس سے یہ اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم

الحاکم بامر اللہ عباسی کی بیعت کا بیان:

۲۷ ربیع الآخر کو خلیفہ ابوالعباس الحاکم بامر اللہ احمد بن امیر ابی علی القبی بن امیر علی بن امیر ابی بکر بن امام مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ ابی العباس احمد بلاد شرق سے آیا اور اس کے ساتھ اس علاقے کے سرکردہ لوگوں کی بھی ایک جماعت تھی اور وہ ایک جماعت کے ساتھ میدانِ کارزار سے بھاگا اور بچ گیا اور جب اس کی آمد کا دن آیا تو سلطان الظاہر نے اس کا استقبال کیا اور خوشی کا اظہار کیا اور جلسہ کیا اور قلعہ جبل کے بڑے برج میں اسے اتارا اور اس کی مستقل رسد کا اجراء کر دیا اور اس سے حسن سلوک کیا' اور ربیع الآخر میں ملک الظاہر نے امیر جمال الدین آقوش النجیبی کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا اور اس کی بجائے کسی دوسرے کو مقرر کر دیا۔ اور اس کے بعد اس نے اسے شام کا نائب بنا کر بھیج دیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور ۹ رجب منگل کے روز' سلطان الظاہر ایک کنوئیں کے محاکمہ میں دارالعدل میں قاضی تاج الدین عبدالوہاب ابن بنت الاعز کے گھر حاضر ہوا تو قاضی کے سوا سب لوگ کھڑے ہو گئے' اس نے اسے حکم دیا کہ وہ کھڑا نہ ہو اور دونوں نے دعویٰ کیا' اور حق' سلطان کے ساتھ تھا اور اس کے پاس عادلانہ گواہی تھی' پس قرض خواہ کے ہاتھ سے کنواں چھین لیا گیا۔ اور قرض خواہ ایک امیر تھا۔

اور شوال میں الظاہر نے امیر علاؤ الدین ایدکین الشہابی کو حلب پر نائب مقرر کیا اور اس وقت سیس کی فوج' ارضِ حلب سے قلعہ پر سمٹ آئی اور الشہابی ان کے مقابلہ میں ڈٹ گیا اور اس نے انہیں شکست دی اور ان میں سے ہر ایک جماعت کو قیدی بنایا اور اس نے انہیں مصر بھیج دیا۔ اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ اور اس سال سلطان نے امیر جمال الدین آقوش النجیبی کو دمشق پر نائب مقرر کیا اور وہ اکابر امراء میں سے تھا اور اس نے علاؤ الدین طیبرس الوزیری کو وہاں سے معزول کر دیا۔ اور اسے قاہرہ لے گیا۔

اور ذوالقعدہ میں قاضی تاج الدین ابن بنت الاعز کو سلطان کا شاہی فرمان پہنچا کہ وہ تینوں مذاہب سے نائب مقرر کرے' پس اس نے حنفیہ سے صدرالدین سلیمان الحنفی اور حنابلہ سے شمس الدین محمد بن الشیخ العماد' اور مالکیہ سے شرف الدین السبکی المالکی کو نائب مقرر کیا۔

اور ذوالحجہ میں تاتاریوں کے بہت سے وفود ملک الظاہر کے پاس امان طلب کرتے ہوئے آئے سو اس نے ان کا اکرام کیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور ان کو اچھی جاگیریں دیں اور یہی سلوک اس نے شاہ موصل کے لڑکوں سے کیا اور ان کے کافی وظائف مقرر کر دیئے۔

اور اس سال ہلاکو نے اپنی فوج ایک ٹکڑی کو' جو دس ہزار جوانوں پر مشتمل تھی' بھیجا اور انہوں نے موصل کا محاصرہ کر لیا اور اس پر ۲۴ مجانیق نصب کر دیں اور وہاں خوراک کی تنگی ہو گئی۔

اور اس سال ملک صالح نے اسماعیل بن لؤلؤ کو ترکی کے پاس مدد طلب کرتے ہوئے بھیجا' پس وہ اس کے پاس آیا اور تاتاری شکست کھا گئے' پھر وہ کھڑے ہو گئے' اور انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی' اور اس کے پاس سات سو جانباز تھے' سو انہوں نے

Marfat.com

اسے شکست دی اور وہ البیرہ کی طرف واپس آ گیا' اور اس کے اکثر اصحاب اسے چھوڑ گئے' اور وہ دیار مصر میں داخل ہو گئے' پھر وہ ملک الظاہر کے پاس آیا اور اس نے اس پر انعام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور اسے ستر سوار دیئے' اور تاتاری موصل کی طرف واپس آ گئے' اور وہیں رہے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے حکمران ملک صالح کو اپنی طرف اتار لیا اور انہوں نے شہر میں امان کا اعلان کر دیا' حتیٰ کہ لوگ مطمئن ہو گئے' پھر انہوں نے ان پر حملہ کیا اور انہیں نو دن تک قتل کیا اور ملک صالح اسماعیل اور اس کے بیٹے علاؤ الدین کو بھی قتل کر دیا۔ اور شہر کی فصیلوں کو گرا دیا اور اسے ویران کر کے چھوڑ دیا' پھر وہ واپس پلٹ گئے' اللہ ان کو ہلاک کرے۔

اور اس سال ہلاکو خان اور اس کے عم زاد سلطان برکہ خان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا' اور برکہ نے اس کی طرف مفتوحہ بلاد کا حصہ طلب کرتے ہوئے پیغام بھیجا اور اس سے اموال اور اسرار حاصل کیے جیسا کہ ان کے ملوک کا دستور ہے' پس اس نے اس کے ایلچیوں کو قتل کر دیا اور برکہ کا غصہ شدت اختیار کر گیا اور اس نے الظاہر سے خط و کتابت کی تا کہ وہ دونوں ہلاکو کے خلاف اتفاق کر لیں۔

اور اس سال شام میں شدید گرانی ہو گئی' اور گندم کا ایک بورا چار سو اور جو کا ایک بورا دو سو پچاس میں فروخت ہوا اور ایک رطل گوشت چھ یا سات درہم میں فروخت ہوا اور ۱۵ شعبان کو تاتاریوں کا شدید خوف پیدا ہو گیا' اور بہت سے لوگوں نے مصر کی تیاری کر لی اور غلہ جات کو فروخت کیا گیا' حتیٰ کہ قلعہ اور امراء کے ذخائر بھی فروخت کر دیئے گئے اور والیانِ امر نے حکم دیا کہ جسے طاقت حاصل ہو وہ دمشق سے بلاد مصر کی طرف سفر کر جائے۔ اور شام اور بلاد روم میں عظیم زلزلہ آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تاتاری بلاد کو بھی ایسے ہی شدید خوف لاحق ہوا' پس پاک ہے وہ ذات' جو چاہتی ہے کرتی ہے اور اس کے ہاتھ میں حکومت ہے۔

اور اہل دمشق کو دمشق سے مصر منتقل ہونے کا حکم دینے والا' مصر کا نائب امیر علاؤ الدین طیبرس الوزیری تھا' اور سلطان نے ذوالقعدہ میں اس کی طرف آدمی بھیجا اور اسے پکڑ لیا' اور بہاؤ الدین التجیبی کو اس پر نائب مقرر کیا اور دمشق میں عز الدین بن دواعہ کو وزیر بنایا۔

اور اس سال ابن خلکان' ابوشامہ کے لیے "الرکنیہ" کی تدریس سے دستبردار ہو گیا اور جب اس نے درس دیا تو وہ اس کے پاس حاضر ہوئے اور مختصر المزنی کے آغاز سے شروع کیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

خلیفہ مستنصر بن الظاہر بامر اللہ العباسی:

جس کی مصر میں الظاہر نے بیعت کی تھی' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور اس سال کی ۳ محرم کو اس کا قتل ہوا اور وہ تیز فہم' شجاع' بہادر اور دلیر تھا' اور الظاہر نے اس پر خرچ کیا' حتیٰ کہ اس نے اس کے لیے ایک کروڑ دینار یا اس سے زیادہ کی فوج کھڑی کی اور وہ اس کی خدمت میں مشہور ہو گیا' اور اس کے ساتھ بہت سے اکابر امراء اور شاہ موصل کے بیٹے بھی تھے اور ملک صالح اسماعیل اس وفد کے لوگوں میں تھا' جو الظاہر کے پاس آئے تھے' اور اس نے اسے خلیفہ کی صحبت میں بھیج دیا اور جب معرکہ ہوا تو مستنصر مر گیا اور صالح

Marfat.com

اپنے ملک کی طرف واپس آ گیا اور تاتاری اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کا محاصرہ کرلیا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے ملک کو ویران کر دیا اور اس کے اہل کو قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

العزالفریرالنحوی اللغوی:

آپ کا نام حسن بن محمد بن احمد بن نجا تھا' آپ اہل نصیبین میں سے آپ نے اربل میں پرورش پائی اور علوم الاوائل کے بہت سے علوم سے اشتغال کیا اور اہل ذمہ وغیرہ اس سے اشتغال کرتے تھے' اور آپ کی طرف انحلال' بے دینی اور ترک نماز کو منسوب کیا گیا ہے اور آپ ذہین نہیں تھے' زبان کے عالم اور دل کے جاہل تھے' باتوں کے دانا اور افعال کے خبیث تھے' اور آپ کے اشعار بھی ہیں' جن میں سے بعض اشعار کو شیخ قطب الدین نے آپ کے حالات میں بیان کیا ہے اور آپ ابوالعلاء المصری کی مانند تھے' اللہ ان دونوں کا برا کرے۔

ابن عبدالسلام:

عبدالعزیز بن عبدالسلام بن القاسم بن الحسن بن محمد المہذب' الشیخ عزالدین بن عبدالسلام ابومحمد السلمی الدمشقی الشافعی' شیخ المذہب اور اہل مذہب کو فائدہ دینے والا' اور آپ کی تصنیفات خوبصورت ہیں جن میں التفسیر اختصار النہایہ' القواعد الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ' الفتاوی الموصلیۃ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ ۵۷۷ھ یا ۵۷۸ھ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بہت سماع کیا اور فخر الدین بن عساکر وغیرہ سے اشتغال کیا اور مذہب میں ماہر ہو گئے' اور بہت سے علوم کو جمع کیا اور طلبہ کو علم عطا کیا اور دمشق کے کئی مدارس میں پڑھایا اور اس کی خطابت سنبھالی' پھر مصر کی طرف سفر کر گئے' اور وہاں پڑھایا اور خطبہ دیا اور فیصلہ کیا اور شافعیہ کی سرداری آپ کو ملی' اور آفاق سے آپ کے پاس فتاویٰ آئے اور آپ مہربان اور دانا تھے' اور اشعار سے استشہاد کرتے تھے' اور شام سے آپ کے خروج کا سبب یہ تھا کہ آپ نے صالح اسماعیل کو' صفد اور ثقیف کے فرنگیوں کو سپرد کرنے پر ملامت کی اور شیخ ابوعمرو بن الحاجب المالکی نے آپ سے موافقت کی اور اس نے ان دونوں کو اپنے شہر سے نکال دیا اور ابوعمرو الکرک کے حکمران ناصر داؤد کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کی عزت کی اور ابن عبدالسلام مصر کے حکمران ملک صالح ایوب بن کامل کے پاس چلے گئے' اور اس سے آپ کو مصر کا قاضی اور پرانی جامع کا خطیب مقرر کر دیا' پھر اس نے آپ سے یہ دونوں عہدے چھین لیے اور آپ کو الصالحیہ کی تدریس پر مقرر کر دیا۔ اور جب آپ کو موت آئی تو آپ نے قاضی تاج الدین ابن بنت الاعز کو الصالحیہ کے بارے میں وصیت کی اور آپ نے ۱۰ جمادی الاولیٰ کو ۸۰ سال سے زیادہ عمر کے ہو کر وفات پائی اور دوسرے دن المعظم کے دامن میں دفن ہوئے اور آپ کے جنازہ میں سلطان الظاہر اور بہت سے لوگ شامل ہوئے۔

کمال الدین بن العدیم الحنفی:

عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن احمد بن یحییٰ بن زہیر بن ہارون بن موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادۃ عامر بن ربیعہ بن خویلد بن عوف بن عامر بن عقیل العلمی الحنفی ابوالقاسم بن العدیم الامیر الوزیر الرئیس الکبیر۔ آپ ۵۸۶ھ میں پیدا

Marfat.com

ہوئے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور حدیث بیان کی اور فقہ سیکھی فتویٰ دیا' درس دیا اور تصنیف کی' آپ فنون کثیرہ میں امام تھے' آپ نے متعدد بار خلفاء اور ملوک سے خط وکتابت کی' آپ بہت اچھا لکھتے تھے' اور آپ نے تقریباً چالیس جلدوں میں حلب کی مفید تاریخ لکھی' آپ حدیث کی بہت اچھی معرفت رکھتے تھے' اور فقراء اور صالحین سے حسن ظن رکھتے تھے اور ان سے بہت حسن سلوک کرتے تھے اور آپ نے حکومتِ ناصریہ متاخرہ میں دمشق میں قیام کیا اور مصر میں وفات پائی' اور ابن عبدالسلام کے دس دن بعد المعظم کے دامن میں دفن ہوئے اور قطب الدین نے آپ کے اچھے اشعار کو بیان کیا ہے۔

یوسف بن یوسف بن سلامہ:

ابن ابراہیم بن الحسن بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن سلیمان بن محمد القاقانی الزینبی بن ابراہیم ابن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب محی الدین ابوالمعز' اور آپ کو ابوالمحاسن الہاشمی العباسی الموصلی المعروف بابن زبلاق الشاعر بھی کہا جاتا ہے' جب تاتاریوں نے اس سال موصل پر قبضہ کیا تو آپ کو ۵۷ سال کی عمر میں قتل کر دیا' آپ اپنے اشعار میں کہتے ہیں:

''تو نے اپنی آنکھوں کے سحر سے ہمارے لیے اونگھ بھیجی ہے' بے خوابی نیند کو دور کر دیتی ہے کہ وہ آنکھوں سے مالوف نہ ہو' اور میرے جسم نے تیری باریک کمر کے حسن کو دیکھا تو اس کے مشابہ ہو گیا لیکن وہ مفہوم کی باریکی میں بڑھ گئی' اور تو نے ایسے چہرے کو نمایاں کیا' جس نے طلوع ہوتی صبح کو خجل کر دیا' اور تو باریک کمر قد کے ساتھ لچکدار شاخ پر فوقیت لے گئی ہے۔

تو چاند کی تکمیل کی رات کو اپنے بھائی ماہ تمام سے مشابہ ہو گئی ہے اور تم دونوں کی روشنی ایک جیسی ہو گئی ہے''۔

اور اسی طرح آپ کو ایک جگہ بلایا گیا تو آپ نے ان دو اشعار کے ذریعے معذرت کی۔

''میں اپنے گھر میں ہوں اور اللہ نے مجھے شراب نوش رفیق' گلوکارہ لونڈی اور جاگیر بخشی ہے' عذر کو پھیلاؤ کہ میں تم سے پیچھے رہ گیا ہوں' عشق سے خالی شخص اس بات کا اہل ہے کہ اس پر عیب لگایا جائے''۔

البدر المراغی الخلاتی:

المعروف بالطویل' یہ بے دین تارک الصلوٰۃ اور متاخرین کی اصطلاح کے مطابق جدل وخلاف کا دلدادہ اور بے فائدہ باتوں کو پسند کرنے والا تھا' ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال ۱۲ر جمادی الآخرۃ کو اس نے وفات پائی۔

محمد بن داؤد بن یاقوت الصارمی:

المحدث' آپ نے طبقات وغیرہ کو لکھا' آپ بہت اچھے دیندار تھے' اور اپنی کتابوں کو عاریۃً دیتے تھے' اور مداومت کے ساتھ سماع حدیث میں مشغول رہتے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

سنہ ۶۶۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور شامی اور مصری علاقے کا سلطان الظاہر بیبرس تھا اور شام پر اس کا نائب آقوش النجیبی تھا اور دمشق کا قاضی ابن خلکان اور وہاں کا وزیر عزالدین بن دواعہ تھا' اور لوگوں کا کوئی خلیفہ نہ تھا' اور مقتول مستنصر کے نام کا سکہ ڈھالا جاتا تھا۔

Marfat.com

الحاکم بامر اللہ ابی العباس کی خلافت کا بیان:

احمد بن الأمیر ابی علی القمی ابن الامیر علی بن الامیر ابی بکر بن الامام المسترشد باللہ امیر المومنین ابی منصور الفضل بن الامام المستظہر باللہ احمد العباسی الہاشمی' جب ۲ رمحرم جمعرات کا دن آیا تو سلطان الظاہر اور امراء قلعہ جبل کے بڑے ایوان میں بیٹھے اور خلیفہ الحاکم بامر اللہ سوار ہو کر آیا اور ایوان کے پاس اتر گیا اور سلطان کے پہلو میں اس کے لیے فرش بچھایا گیا اور یہ کام اس کے ثبوت نسب کے بعد ہوا' پھر اس کا نسب لوگوں کو سنایا گیا' پھر الظاہر بیبرس اس کے پاس آیا اور اس نے اس کی بیعت کی اور اس کے بعد لوگوں نے اس کی بیعت کی اور یہ جمعہ کا دن تھا' اور جب دوسرا جمعہ آیا تو خلیفہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور اس نے اپنے خطبہ میں کہا۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے آل عباس کو کھڑا کیا اور ہم مددگار تھے اور اپنی جناب سے ان کے لیے مددگار سلطان بنایا۔ میں خوشحالی اور تنگی میں اس کا شکر کرتا ہوں اور جو اس نے مکمل نعمتیں دی ہیں' میں شکر ادا کر کے اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس سے دشمنوں کے دور کرنے کے لیے مدد مانگتا ہوں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحدہ' لاشریک ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر جو ہدایت کے ستارے اور فداکاری کے امام ہیں' خصوصاً چار خلفاء پر' اور حضرت عباسؓ پر جو آپ کے غم کو دور کرنے والے اور سادات خلفاء کے باپ ہیں اور تمام بقیہ صحابہؓ پر اور قیامت کے دن تک ان کی احسانؓ کے ساتھ پیروی کرنے والوں پر رحم کرے' اے لوگو! یاد رکھو امامت فرائض اسلام میں سے ایک فرض ہے اور جہاد تمام بندوں پر واجب ہے' اور جہاد کا علم بندوں کے اتحاد سے کھڑا ہوتا ہے اور حرم کو محارم کی بے حرمتی سے آرام پہنچایا جا سکتا ہے اور ارتکاب جرائم سے خون ریزی ہوتی ہے اور اگر تم دشمنانِ اسلام کو دیکھتے تو وہ دارالسلام میں داخل نہ ہوتے' انہوں نے خون اور اموال کو مباح کیا اور رجال واطفال کو قتل کیا اور بچوں اور بچیوں کو قیدی بنایا' اور انہیں آباء وامہات سے یتیم کر دیا اور حرم خلافت اور حریم کی بے عزتی کی اور اس طویل دن کے خوف سے چیخیں بلند ہوئیں' کتنے ہی بوڑھے ہیں جن کے بالوں کی سفیدی کو ان کے خون سے رنگ دیا گیا اور کتنے ہی بچے ہیں جو رو پڑے اور ان کے رونے پر رحم نہ کیا گیا' اے بندگان خدا' فرض جہاد کے احیاء کے لیے تیار ہو جاؤ اور حق المقدور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (اور سمع واطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچائے جائیں گے وہی لوگ فلاں پانے والے ہوں گے) اور دشمنان دین سے رکنے اور مسلمانوں کی حمایت کرنے سے کوئی عذر باقی نہیں رہا اور یہ سلطان ملک الظاہر عظیم سردار' عالم' عادل' مجاہد' مؤید دین ودنیا کا ستون ہے اور انصار کی قلت کے وقت وہ امامت کی مدد کے لیے کھڑا ہوا ہے اور اس نے جیوش کفار کو گھروں کے درمیان گھس جانے کے بعد بھگا دیا ہے اور اس کی ہمت سے بیعت مرتب ہو گئی ہے اور اس کی وجہ سے حکومت عباسی کی افواج بکثرت ہو گئی ہیں' اے بندگانِ خدا اس نعمت کے شکر ادا کرنے میں سبقت کرو اور اپنی نیتوں کو صاف کرو تمہاری مدد کی جائے گی اور شیطان کے مددگاروں سے جنگ کرو' تم کامیاب ہو گے اور جو کچھ ہو چکا ہے وہ تمہیں خوفزدہ نہ کرے جنگ کا پانسہ پلٹتا رہتا ہے اور انجام متقین کے لیے ہے اور زمانہ دو دن ہے اور اجر مومنین کے لیے ہے' اللہ تعالیٰ تمہارے امر کو ہدایت پر جمع کرے اور ایمان سے تمہاری مدد کو قوت دے اور میں اللہ سے اپنے لیے اور بقیہ مسلمانوں کے لیے بخشش طلب کرتا ہوں اور تم بھی اس سے بخشش طلب کرو بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے' پھر اس نے دوسرا خطبہ دیا اور اتر کر نماز پڑھی۔

Marfat.com

اور اس نے اطراف کو اپنی بیعت کے لیے لکھا کہ اس کا خطبہ دیا جائے اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا گیا۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال کی ۱۶ر محرم کو جمعہ کے دن جامع دمشق اور بقیہ جوامع میں اس کا خطبہ دیا گیا' اور یہ خلفائے بنی عباس میں سے انتالیسواں خلیفہ تھا' اور سفاح اور منصور کے بعد' بنوعباس میں' اس کے سوا کسی نے خلافت نہیں سنبھالی' جس کا باپ اور دادا خلیفہ نہ ہو اور جن کا والد خلیفہ نہیں تھا' وہ بہت ہیں' اور ان میں سے المستعین احمد بن محمد ابن المعتصم' المعتضد بن طلحہ بن المتوکل' القادر بن اسحاق بن المقتدر اور المقتدی بن الذخیرہ ابن القائم بامر اللہ شامل ہیں۔

الظاہر کا الکرک پر قبضہ کرنا اور اس کے حکمران کو پھانسی دینا:

الظاہر مصر سے فتح مند افواج کے ساتھ بلاد الکرک کی جانب گیا اور اس نے اس کے حکمران ملک مغیث عمر بن عادل ابی بکر بن کامل کو بلایا اور جب وہ بڑی مشقت کے بعد اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قید کر کے مصر کی طرف بھیج دیا اور یہ اس کی آخری ملاقات تھی' اور یہ واقعہ یوں ہے کہ اس نے ہلاکو خان سے خط و کتابت کی اور اسے دوبارہ شام آنے کی ترغیب دی اور نیابت بلاد اور ثبات کے متعلق تاتاریوں کے خطوط بھی اس کے پاس آئے اور یہ کہ وہ دیار مصر کی فتح کے لیے بیس ہزار کی تعداد میں اس کے پاس آرہے ہیں اور سلطان نے اس کے قتل کے بارے میں فقہاء کے فتاویٰ نکال اور انہیں ابن خلکان کے سامنے پیش کر دیا اور اس نے آپ کو دمشق سے بلایا تھا اور امراء کی ایک جماعت کے سامنے بھی وہ فتاویٰ پیش کیے' پھر اس نے چل کر ۱۳ر جمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز الکرک کی سپرداری لے لی' اور اس روز اس میں شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ داخل ہوا' پھر مظفر ومنصور ہو کر مصر واپس آ گیا۔

اور اس سال برکہ خان کے ایلچی الظاہر کے پاس آئے اور اسے کہنے لگے تو میری محبت اسلام کو جانتا ہے اور جو کچھ ہلاکو خان نے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے اسے بھی جانتا ہے' پس تو بھی ایک طرف سے سوار ہو اور میں بھی ایک طرف سے آتا ہوں تا کہ ہم اس کے بارے میں صلح کریں یا اسے ملک سے نکال دیں اور میں وہ تمام شہر تجھے دے دوں گا جو اس کے قبضے میں ہیں' پس الظاہر نے اس رائے کو درست خیال کیا اور اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ایلچیوں کو خلعت دیئے اور ان کی عزت کی۔

اور اس سال موصل میں زبردست زلزلہ آیا اور اس کے اکثر گھر گر گئے اور رمضان میں الظاہر نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے جل جانے کے بعد اس کی تعمیر کے لیے' کاریگر' لکڑیاں اور آلات بھیجے اور ان لکڑیوں اور آلات کو خوشی اور ان کی شان کی عظمت کے لیے مصر میں پھرایا گیا پھر وہ انہیں مدینہ نبویہ لے گئے' اور شوال میں الظاہر' اسکندریہ کی طرف گیا اور اس نے اس کے احوال وامور میں غور وفکر کیا اور اس کے قاضی اور خطیب ناصر الدین احمد بن المنیر کو معزول کر دیا اور کسی اور کو مقرر کر دیا۔

اور اس سال برکہ خان اور ہلاکو خان کی مڈبھیڑ ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ بڑی افواج تھیں' پس انہوں نے باہم جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ہلاکو خان کو بری طرح شکست دی اور اس کے اکثر اصحاب قتل ہو گئے' اور باقی بچ رہنے والوں سے زیادہ ڈوب گئے' اور وہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا۔ وللہ الحمد

اور جب برکہ خان نے مقتولین کی کثرت کو دیکھا تو کہنے لگا' مجھے یہ بات گراں گزرتی ہے کہ مغل' ایک دوسرے کو قتل کریں' لیکن اس شخص کے بارے میں کیا حیلہ ہو سکتا ہے جو چنگیز خان کی سنت کو بدل دے' پھر برکہ خان نے بلاد قسطنطنیہ پر غارت گری کی اور

Marfat.com

اس کے حکمران نے اسے رشوت دی' اور الظاہر نے برکہ خان کی طرف بڑے تحائف بھیجے' اور ترکی نے حلب میں ایک اور خلیفہ کھڑا کر دیا اور اسے الحاکم کا لقب دیا اور جب مستنصر اس کے پاس سے گزرا تو وہ اس کے ساتھ عراق روانہ ہو گیا اور دونوں نے مصلحت اور مستنصر کو حاکم بنانے پر اتفاق کر لیا' چونکہ وہ اس سے بڑا تھا' لیکن تاتاریوں کی ایک جماعت نے ان دونوں کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے ان دونوں کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہیں قتل کر دیا اور مستنصر مارا گیا' اور الحاکم بدوؤں کے ساتھ بھاگ گیا' اور اس مستنصر نے شام سے عراق جاتے ہوئے بہت سے شہروں کو فتح کیا' اور جب بغداد کے کوتوال بہادر علی نے اس سے جنگ کی تو مستنصر نے اسے شکست دی اور اس کے اکثر اصحاب کو قتل کر دیا' لیکن تاتاریوں کی گھاتی فوج مدد کے لیے نکل آئی اور العربان اور اکراد جو مستنصر کے ساتھی تھے' بھاگ گئے اور وہ اپنے ترک ساتھیوں کے ساتھ ثابت قدم رہا اور ان کی اکثریت قتل ہو گئی اور وہ ان کے درمیان سے کھو گیا' اور الحاکم ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا۔

اور یہ معرکہ یکم محرم ۶۶۰ھ کو ہوا۔ اور یہ کثرت افواج کے ساتھ' ارض عراق میں گھسنے کے لحاظ سے حضرت حسین بن علیؓ کے مشابہ تھا' اور اس کے لیے مناسب یہ تھا' کہ وہ بلاد شام میں ٹھہرتا' حتیٰ کہ اس کے حالات روبراہ ہو جاتے' لیکن یہ اللہ کا فیصلہ تھا اور اس نے جو چاہا کیا اور سلطان نے ایک اور فوج دمشق سے بلاد فرنگ کو بھیجی اور انہوں نے قتل و غارت کی اور قیدی بنائے اور صحیح سالم واپس آ گئے اور فرنگیوں نے اس سے مصالحت کرنے کا مطالبہ کیا اور اس نے حلب اور اس کے مضافات میں اشتغال کی وجہ سے ایک مدت تک ان سے مصالحت کر لی۔

اور اس نے شوال میں قاضی مصر تاج الدین ابن بنت الاعز کو معزول کر دیا اور برہان الدین الخضر بن الحسین سنجاری کو اس کا قاضی مقرر کر دیا اور اس نے دمشق کے قاضی نجم الدین ابوبکر بن صدر الدین احمد ابن شمس الدین بن ہبۃ اللہ بن سنی الدولہ کو معزول کر دیا' اور شمس الدین احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان کو اس کا قاضی مقرر کر دیا' اور یہ قاہرہ میں طویل مدت تک بدر الدین سنجاری کا نائب عدالت رہا' اور اس نے اس کے ساتھ اسے اوقاف' جامع' ہسپتال اور سات مدارس' العادلیہ الناصریۃ' الندرادیۃ' الفلکیۃ' الرکینۃ' الاقبالیۃ اور البہنسیۃ کی تدریس کی نگرانی بھی سپرد کر دی' اور اس کا حکم عرفہ کے دن' جمعہ کی نماز کے بعد' جامع دمشق کی کمال کھڑکی سے سنایا گیا اور نہتے قاضی نے نشان مند ہو کر سفر کیا' اور شیخ ابوشامہ نے اس کی متعلق اعتراض کیا اور بیان کیا ہے کہ اس نے سونے کی امانت میں خیانت کی ہے اس نے اسے پیسے بنا لیا تھا۔ واللہ اعلم

اور اس کی مدت حکومت ایک سال چند ماہ تھی' اور عید کے روز ہفتہ کو سلطان نے مصر کی طرف سفر کیا اور اسماعیلیہ کے ایلچی دمشق میں سلطان کے پاس اسے ڈراتے اور دھمکاتے' اور اس سے بہت سی جاگیریں طلب کرتے ہوئے آئے اور سلطان مسلسل ان سے جنگ کرتا رہا' حتیٰ کہ اس نے ان کی بیخ کنی کر دی اور ان کے شہروں پر قابض ہو گیا۔

اور ۲۶ ربیع الاوّل کو سلطان الناصر صلاح الدین یوسف ابن العزیز محمد بن الظاہر غازی بن الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب بن شادی فاتح بیت المقدس کی تعزیت کا اہتمام ہوا' اور اس تعزیت کا اہتمام سلطان الظاہر رکن الدین بیبرس کے حکم سے مصر میں قلعہ جبل پر ہوا اور یہ کام اس وقت ہوا' جب انہیں اطلاع ملی کہ شاہ تاتار ہلاکو خان نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اور وہ مدت سے اس

Marfat.com

کے قبضے میں تھا' اور جب ہلاکو کو اطلاع ملی کہ اس کے اصحاب عین جالوت پر شکست کھا گئے ہیں تو اس نے اسے اپنے سامنے بلایا اور اسے کہنے لگا تو نے مصر میں فوجوں کو پیغام بھیجا ہے اور انہوں نے آ کر مغلوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی ہے' پھر اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس کے پاس عذر کیا اور اسے بتایا کہ مصری اس کے دشمن ہیں اور اس کے اور ان کے درمیان دشمنی ہے تو اس نے اسے معاف کر دیا' لیکن اس کا مقام اس کے ہاں گر گیا' حالانکہ وہ اس کی خدمت میں مکرم تھا' اور اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ جب وہ مصر کا بادشاہ بنے گا تو اسے شام میں نائب مقرر کرے گا۔

اور جب اس سال حمص کا معرکہ ہوا اور اس میں ہلاکو کے ساتھی اپنے پیشرو بیدرہ کے ساتھ قتل ہو گئے تو وہ ناراض ہو کر اسے کہنے لگا' العزیز یہ میں تیرے اصحاب' تیرے باپ کے امراء ہیں' اور تیرے الناصریہ کے اصحاب نے ہمارے اصحاب کو قتل کیا ہے' پھر اس نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔ اور مؤرخین نے اس کے قتل کی کیفیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اسے تیر مارے اور وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس سے معافی مانگ رہا تھا' مگر اس نے اسے معاف نہ کیا' حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا گیا اور اس کے بھائی علی کو اس کے سگے بھائی الظاہر نے قتل کر دیا' اور اس نے ان دونوں کے بیٹوں العزیز محمد بن الناصر اور زبالہ بن الظاہر کو رہا کر دیا' جو دونوں چھوٹے بچے تھے' اور بہت خوبصورت تھے' العزیز تو وہیں تاتاریوں کی قید میں فوت ہو گیا اور زبالہ مصر چلا گیا اور وہ بھی خوبصورت تھا اور اس کی ماں ام ولد تھی' جسے ماہ رو کہا جاتا تھا' اور اس کے استاد کے بعد ایک امیر نے اس سے نکاح کر لیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب ہلاکو نے ناصر کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے چار درختوں کے متعلق حکم دیا' جو ایک دوسرے سے دور تھے اور ان کی چوٹیوں کو رسیوں سے اکٹھا کر دیا گیا' پھر ناصر کے ہاتھ پاؤں کو ان چاروں درختوں کی چوٹیوں سے باندھ دیا گیا' پھر رسیوں کو کھول دیا گیا' تو ہر درخت اس کے ایک ایک عضو کو لے کر اپنے مرکز کی طرف واپس آیا' اور بعض کا قول ہے کہ یہ ۲۵ رشوال ۶۵۸ھ کا واقعہ ہے' اور اس کی پیدائش ۶۲۷ھ میں حلب میں ہوئی تھی' اور جب ۶۳۴ھ میں اس کا باپ فوت ہوا تو حلب میں اس کی سلطنت کی بیعت ہوئی اور اس وقت اس کی عمر سات سال تھی اور اس کی مملکت کا انتظام اس کے باپ کے غلاموں کی ایک جماعت نے کیا اور سب معاملات اس کی دادی ام خاتون بنت العادل ابی بکر بن ایوب کے مشورے سے طے ہوتے تھے' اور جب ۶۴۰ھ میں وہ فوت ہوئی تو ناصر با اختیار بادشاہ بن گیا اور رعیت کے ساتھ اس کی روش اچھی تھی' اور وہ انہیں محبوب تھا اور بہت اخراجات کرنے والا تھا' خصوصاً اس وقت جب وہ حلب اور اس کے مضافات' بعلبک' حران اور بلاد جزیرہ کے بہت سے حصے کے ساتھ ساتھ دمشق کا بھی بادشاہ بن گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر روز اس کا دسترخوان مرغوں' بطخوں اور مختلف قسم کے پرندوں کے علاوہ چار سو بکریوں کے سروں پر مشتمل ہوتا تھا' جس میں بھنے ہوئے اور کڑاہی میں پکے ہوئے گوشت کے علاوہ کئی قسم کے کھانے پکتے تھے' اور دسترخوان پر روزانہ مجموعی طور پر بیس ہزار درہم خرچ اٹھتا تھا' اور اس کے دونوں ہاتھوں سے اس کا اکثر حصہ یوں نکلتا تھا' کہ گویا اس سے کچھ بھی نہیں کھایا گیا' اور اسے قلعہ کے دروازے پر نہایت سستی قیمت پر فروخت کر دیا جاتا تھا' حتیٰ کہ بہت سے گھرانے اپنے گھروں میں کوئی کھانا نہ پکاتے تھے' بلکہ سستی قیمت پر اس کھانے کو خرید لیتے تھے' اور اس جیسا کھانا وہ بہت سے خرچ اور تکلیف کے بغیر نہ پکا سکتے

Marfat.com

تھے' اور ان میں سے ایک شخص نصف درہم یا ایک درہم میں وہ چیز خرید لیتا جس کی وہ بہت نقصان کے بغیر سکت نہ رکھتا تھا' اور شاید وہ اس کی مانند کھانا پکانے کی طاقت ہی نہ رکھتا تھا۔ اور اس کے زمانے میں رزق بہت تھا اور وہ بے حیا' ذہین' خوش شکل' ادیب اور متوسط درجے کا شاعر تھا۔

اور شیخ قطب الدین نے الذیل میں اس کے کچھ اچھے اشعار کو بیان کیا ہے جو تعجب میں ڈالنے والے اور مناسب ہیں۔

اسے بلاد مشرق میں قتل کیا گیا اور وہیں دفن ہوا' اور اس نے قاسیون کے دامن میں اپنی تعمیر کردہ خانقاہ میں اپنی قبر تیار کی تھی' لیکن وہ وہاں دفن نہ ہو سکا اور دامن کوہ میں الناصریہ اور البرانیہ' جامع اخرم کے سامنے بہت عجیب وغریب خوبصورت عمارات ہیں اور اس نے اس خانقاہ کو ان کے بہت عرصہ بعد بنایا۔

اور اسی طرح باب الفرادیس کے اندر اس نے جو الناصریہ الجوانیہ تعمیر کیا وہ بھی خوبصورت ترین مدارس میں سے ہے۔

اور اس نے الزنجاری کے سامنے ایک بہت بڑی سرائے بنوائی اور باورچی خانہ بھی ادھر ہی منتقل کر دیا گیا۔ اور اس سے پہلے وہ قلعہ کے مغرب میں تھا' جہاں آج کل سلطان کا اصطبل ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

احمد بن محمد بن عبداللہ:

ابن محمد بن یحییٰ سید الناس ابوبکر الیعمری الاندلسی الحافظ آپ ۵۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا اور بہت کتابیں حاصل کیں اور اچھی چیزوں کو تصنیف کیا۔ اور اس علاقے میں آپ خاتم الحفاظ تھے۔ آپ نے اس سال کی ۲۷ رجب کو تونس شہر میں وفات پائی۔

عبدالرزاق بن عبداللہ:

ابن ابی بکر بن خلف عزالدین ابومحمد الرسعنی المحدث المفسر' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور حدیث بیان کی' آپ ادباء فضلاء میں سے تھے اور شاہ موصل بدر لؤلؤ کے ہاں آپ کو بڑا مرتبہ حاصل تھا' اور اسی طرح شاہ سنجار کے ہاں بھی آپ کو مقام حاصل تھا' اور آپ نے ۱۲ ربیع الآخر کو جمعہ کی شب کو سنجار میں وفات پائی اور آپ کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ تھی۔

آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''کوے نے کائیں کائیں کی اور اس نے اپنی کائیں کائیں سے ہمیں بتایا کہ محبوب کی غیبوبت کا وقت قریب آ گیا ہے'
اے وہ شخص جو ان کے بعد میری زندگی کی خوشگواری کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہا ہے میرے لیے زندگی کی سخاوت کر
پھر اس کی خوشگواری کے متعلق پوچھ''۔

محمد بن احمد بن عنتر السلمی الدمشقی:

آپ دمشق کے محتسب' عادل اور بڑے لوگوں میں سے تھے اور وہاں آپ کے املاک واوقاف بھی تھے' آپ نے قاہرہ میں

Marfat.com

وفات پائی اور المعظم میں دفن ہوئے۔

علم الدین ابوالقاسم بن احمد:

ابن الموفق بن جعفر المرسی البورقی اللغوی النحوی المقری' آپ نے الشاطبیہ کی مختصر شرح کی اور المفصل کی متعدد جلدوں میں شرح کی اور الجزولیہ کی بھی شرح کی' اور آپ نے اس کے مصنف سے بھی ملاقات کی اور اس سے اس کے بعض مسائل کے متعلق دریافت کیا اور آپ متعدد فنون کے ماہر تھے' خوش شکل اور خوب رو تھے' آپ کی ہیبت اور لباس خوبصورت تھا' آپ نے الکندی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔

شیخ ابوبکر الدینوری:

آپ الزادیۃ الصالحیہ کے بانی ہیں اور وہاں آپ کے مریدوں کی ایک جماعت ہے جو خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتی ہے۔

شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی پیدائش:

شیخ شمس الدین ذہبی نے بیان کیا ہے کہ اس سال ۱۰ ربیع الاوّل ۶۶۱ھ کو سوموار کے روز ہمارے شیخ تقی الدین ابوالعباس احمد بن الشیخ شہاب الدین عبدالحلیم بن ابی القاسم بن تمیہ' حران میں پیدا ہوئے۔

امیر کبیر مجیر الدین:

ابوالہیجا' عیسیٰ بن حثیر الازکشی الکردی' الاموی' آپ اعیان اور بہادر امراء میں سے تھے اور آپ نے عین جالوت کے معرکہ میں تاتاریوں کو شکست دینے میں کارنامہ کیا اور جب معرکہ کے بعد ملک مظفر دمشق آیا تو اس نے آپ کو امیر علم الدین سنجر کے ساتھ دمشق کا نائب' مشیر اور فرامین اور انتظام اور مشورے میں حصہ دار بنا دیا۔ اور آپ دارالعدل میں اس کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور آپ کے پاس بڑی جاگیریں اور کھلا رزق تھا' یہاں تک کہ اس سال میں آپ کی وفات ہوگئی۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا باپ امیر حسام الدین ملک اشرف کی فوج میں بلاد مشرق میں فوت ہوگیا اور امیر عماد الدین احمد بن المشطوب نے بھی وہیں وفات پائی۔

میں کہتا ہوں اور اس کا بیٹا امیر عزالدین شہر دمشق کا مدت کا امیر رہا۔ اور اس کی سیرت قابل تعریف تھی' اور الصاغۃ العتیقۃ میں درب ابن سنون اسی کی طرف منسوب ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ درب ابن ابی الہیجا بھی اسی کی طرف منسوب ہے اس لیے کہ یہ وہاں رہتا تھا اور اس میں حکمرانی کرتا تھا' اور وہ اسی کے نام سے مشہور ہوگیا اور اس کی موت کے تھوڑے عرصہ بعد حران سے آتے ہوئے ہمارا نزول وہاں ہوا' اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا' اور میں نے اس میں قرآن پاک ختم کیا۔ وللہ الحمد

سنہ ۶۶۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم بامر اللہ عباسی خلیفہ تھا' اور الظاہر بیبرس سلطان تھا اور نائب دمشق امیر جمال الدین آقوش النجیبی تھا اور اس کا قاضی ابن خلکان تھا۔ اور اس کے آغاز میں القصرین کے درمیان مدرسہ ظاہریہ کی تکمیل ہوئی۔ اور وہاں پر شافعیہ کی

Marfat.com

تدریس کے لیے قاضی تقی الدین محمد بن الحسین بن رزین کو' اور حنفیہ کی تدریس کے لیے مجد الدین عبدالرحمٰن بن کمال الدین عمر بن العدیم کو مقرر کیا گیا۔ اور حدیث کی مشیخت کے لیے شیخ شرف الدین عبدالمومن بن خلف الحافظ الدمیاطی کو مقرر کیا گیا۔ اور اس سال الظاہر نے قدس میں ایک سرائے آباد کی اور وہاں آنے والوں کے لیے اوقاف وقف کیے تاکہ ان کے ذریعے ان کی جوتیوں کی مرمت اور کھانے وغیرہ کا انتظام ہو' اور اس نے وہاں ایک چکی اور چولہا بھی بنایا۔ اور اس سال برکہ خان کے ایلچی ملک الظاہر کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اشرف بن شہاب غازی بن عادل بھی تھا' اور ان کے پاس خطوط' اور زبانی باتیں بھی تھیں' جن میں ہلاکو اور اس کے اہل پر نازل ہونے والی مصیبت کے باعث اسلام اور اہل اسلام کو خوشی کا سامان تھا۔

اور اس سال کے جمادی الاخرۃ میں شیخ شہاب الدین ابوشامہ عبدالرحمٰن بن اسماعیل المقدمی نے عماد الدین بن الحرستانی کی وفات کے بعد دارالحدیث اشرفیہ میں درس دیا اور قاضی ابن خلکان اور اعیان وقضاۃ کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی۔ اور آپ نے اپنی کتاب المبعث کے خطبہ کا ذکر کیا' اور حدیث کو اس کی سند اور متن کے ساتھ بیان کیا' اور بہت سے اچھے فوائد کا ذکر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے کسی چیز کی مراجعت نہیں کی' اور نہ ہی اسے پڑھا ہے اور آپ جیسا آدمی اس پر فخر نہیں کرتا۔ واللہ اعلم

اور اس سال نصیر الدین طوسی' ہلاکو خاں کی جانب سے بغداد آیا' اور اس کے اوقاف اور شہر کے احوال پر غور کیا اور بقیہ مدارس سے بہت سی کتابیں لیں' اور انہیں اپنی اس رصدگاہ میں منتقل کر دیا جو اس نے مراغہ میں بنائی تھی' پھر وہ واسط اور بصرہ کی طرف چلا گیا۔

ملک اشرف کی وفات:

اس سال ملک اشرف موسیٰ بن ملک منصور ابراہیم بن ملک مجاہد اسد الدین شیرکوہ بن ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ ایکبیر نے وفات پائی۔ یہ بڑے بڑوں سے اس وقت تک حمص کے بادشاہ چلے آ رہے تھے' اور قابل تعریف سخی اور دمشقہ کے بڑے سرمایہ داروں میں سے تھے' اور کھانے' پینے' پہننے' سواری کرنے اور خواہشات وضروریات کے پورا کرنے اور خوبصورت اور محبوب عورتوں سے بکثرت آسودہ رہنے میں مشغول رہتے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی رہی گویا کبھی تھی ہی نہیں۔ یا یہ ایک پریشان خواب تھا یا مٹ جانے والا سایہ تھا۔ اور اس کے تاوان' سزائیں' حساب اور عار باقی رہ گئی۔ اور جب وہ فوت ہوا تو اس کے نفیس جواہر' اور کثیر اموال کے ذخائر پائے گئے' اور اس کی حکومت الظاہری حکومت کی طرف منتقل ہو گئی۔ اور اس سال اس کے ساتھ حلب کے نائب امیر حسام الدین الجوکندار نے بھی وفات پائی۔

اور اسی سال تاتاریوں کو حمص میں شکست ہوئی' اور خدا تعالیٰ کی خوبصورت قضاء وقدر سے ان کا پیشرو بیدرہ قتل ہو گیا۔ اور اسی سال رشید عطار محدث نے مصر میں وفات پائی جس نے ملک اشرف موسیٰ بن عادل کے مسخرے اور مشہور تاجر الحاج نصر بن یوس کو حاضر کیا تھا اور یہ جامع میں نماز کا پابند تھا' اور بڑا آسودہ حال اور پرآسائش تھا۔

خطیب عماد الدین بن الحرستانی:

عبدالکریم بن جمال الدین عبدالصمد بن محمد بن الحرستانی' آپ دمشق میں خطیب تھے اور اشرفی حکومت میں ابن الصلاح کے

Marfat.com

بعد اپنے باپ کے نائب عدالت تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے ۲۹ر جمادی الاولیٰ کو دارالخطابۃ میں وفات پائی' اور جامع میں آپ کا جامع جنازہ پڑھا گیا۔ اور آپ اپنے باپ کے پاس قاسیون میں دفن ہوئے۔ اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا۔ اور آپ کی عمر ۸۵ سال تھی اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے مجد الدین نے خطابت اور الغزالیہ کو سنبھالا' اور دارالحدیث کی مشیخت شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے لے لی۔

محی الدین محمد بن احمد بن محمد:

ابن ابراہیم بن الحسین بن سراقہ حافظ محدث انصاری شاطبی' ابوبکر المغربی' دین کے عالم وفاضل' آپ نے مدت تک حلب میں قیام کیا۔ پھر مصر جاتے ہوئے دمشق سے گذرے' اور آپ نے زکی الدین عبدالعظیم المنذری کے بعد دارالحدیث الکاملیہ کی ذمہ داری لی۔ اور آپ نے بغداد اور دیگر بلاد میں خوب سماع کیا۔

آپ کی عمر ۷۰ سال سے زائد تھی۔

شیخ صالح محمد بن منصور بن یحییٰ شیخ ابی القاسم القباری الاسکندرانی:

آپ اپنے باغ میں مقیم تھے' اور اسی سے خوراک حاصل کرتے' اور اسی میں کام کرتے تھے۔ اور بہت صاحبِ ورع تھے' اور لوگوں کو اس کے پھل کھلایا کرتے تھے۔ آپ نے ۶ر رمضان کو ۷۵ سال کی عمر میں اسکندریہ میں وفات پائی۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ اور حکمرانوں کو ظلم سے روکتے تھے اور وہ آپ کی سنتے تھے' اور آپ کی درویشی کی وجہ سے آپ کی اطاعت کرتے تھے۔ اور جب لوگ آپ کی ملاقات کو آتے تو آپ ان کے ساتھ گھر کی کھڑکی سے بات کرتے۔ اور وہ آپ کی اس بات سے خوش ہو جاتے۔ اور آپ سے یہ عجیب بات روایت کی گئی ہے کہ آپ نے اپنا ایک جانور کسی شخص کے پاس فروخت کر دیا' پھر وہ شخص جس نے جانور خریدا تھا' کچھ دنوں کے بعد آیا' اور کہنے لگا' اے میرے آقا میں نے آپ سے جو جانور خریدا تھا وہ میرے ہاں کوئی چیز نہیں کھاتا۔ شیخ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا' تو کون سا کام کرتا ہے' اس نے کہا' میں والی کے پاس رقص کرتا ہوں' آپ نے فرمایا' ہمارا جانور' حرام نہیں کھاتا۔ اور آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے' اور اسے دراہم عطا کیے اور ان کے ساتھ اور بھی بہت سے دراہم تھے جو ان کے ساتھ مل جل گئے تھے اور ان کی شناخت نہیں رہی تھی' پس لوگوں نے برکت کی خاطر اس رقاص سے ہر درہم کو تین دراہم کے عوض خرید لیا' اور آپ نے اپنا جانور لے لیا۔

اور جب آپ نے وفات پائی تو آپ نے پچاس درہم کے مساوی بنیاد چھوڑی جسے بیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

محی الدین عبداللہ بن صفی الدین:

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ ۲۴ر ربیع الآخر کو محی الدین عبداللہ بن صفی الدین ابراہیم بن مرزوق نے اپنے دمشق والے گھر میں' جو مدرسہ نوریہ کے نزدیک ہے' وفات پائی۔

میں کہتا ہوں' آپ کا یہ گھر وہ ہے' جسے شافعیہ کے لیے مدرسہ بنا دیا گیا ہے' جسے امیر جمال الدین آقوش النجیبی نے جسے النجیبہ کہا جاتا ہے وقف کیا تھا۔ اللہ اسے قبول فرمائے اور وہیں ہماری اقامت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بعد ازاں فوز عظیم کا دارالقرار بنا

Marfat.com

دے۔اور ابو جمال الدین التجیبی' ملک اشرف کا وزیر صفی الدین ہے۔اور وہ املاک واثاث اور ساز وسامان کو چھوڑ کر چھ لاکھ دینار کا مالک تھا۔اور اس کے باپ کی وفات ۶۵۹ھ میں مصر میں ہوئی اور اسے المعظم کے پاس قبرستان میں دفن کیا گیا۔ابو شامہ نے بیان کیا ہے کہ مصر سے فخر عثمان مصری کی وفات کی خبر آئی جو عین غین کے نام سے مشہور ہے۔

اور ۱۰ر ذوالحجہ کو شمس دبار موصلی نے وفات پائی۔اور اس نے کچھ علم ادب حاصل کیا تھا۔اور اس نے مدت تک المزہ کی جامع میں خطبہ دیا۔اور اس نے خود مجھے بڑھاپے' اور اس کے خضاب کے بارے میں یہ اشعار سنائے ؎

جب سے میرے رخسار پر سبزہ آیا' میں اور وہ ایک جسم میں دو روحوں کی طرح تھے اور میں نے عہد شکنی نہیں کی۔اور جب بڑھاپا میرے پاس ہمارے درمیان قطع کرتے ہوئے آیا تو میں نے اسے تلوار خیال کیا اور میں نے اسے میان چڑھا دیا۔

اور اس سال ملک ہلاکو خان نے الزین الحافظی کو بلایا۔اور وہ سلیمان بن عامر العقر بانی ہے جو الزین الحافظی کے نام سے مشہور ہے۔اور اس نے اسے کہا' تمہاری خیانت میرے نزدیک ثابت ہو چکی ہے' جب تاتاری ہلاکو خاں کے ساتھ دمشق وغیرہ آئے' تو اس فریب خوردہ شخص نے مسلمانوں کے خلاف اسے مدد دی' اور ان کو اذیت دی' اور ان کی کمزوریاں اسے بتائیں' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پر انواع واقسام کی سزاؤں کے ساتھ مسلط کر دیا (اور ہم اسی طرح ظالموں کو ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں) اور جو ظالم کی مدد کرتا ہے وہ اسے اس پر مسلط کر دیتا ہے۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم کے ذریعے ظالم سے انتقام لیتا ہے۔پھر وہ سب ظالموں سے انتقام لے گا۔اور ہم اللہ تعالیٰ کے انتقام غضب اور عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

سنہ ۶۶۳ھ

اور اس سال سلطان الظاہر نے ایک بڑی فوج کو فرات کی طرف البیرہ میں اترے ہوئے تاتاریوں کو بھگانے کے لیے بھیجا۔اور جب انہوں نے فوجوں کی آمد کے متعلق سنا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔اور یہ طرف اور یہ صوبہ پرسکون ہو گیا۔اور قبل ازیں کثرتِ فساد وخوف کی وجہ سے پرسکون نہ تھا' پس یہ آباد ہو گیا اور پرسکون ہو گیا۔

اور اس سال ملک الظاہر اپنی فوجوں کے ساتھ بلاد ساحل کی طرف فرنگیوں سے جنگ کرنے گیا۔اور اس نے ۸ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز' جس دن وہ وہاں اترا تھا۔تین گھنٹوں میں قیساریہ کو فتح کر لیا۔اور دوسری جمعرات ۱۵ر جمادی الاولیٰ کو اس نے اس کے قلعہ کی سپرداری لے لی۔اور اسے گرا دیا' اور وہ دوسرے قلعے کی طرف چلا گیا' پھر اطلاع آئی کہ اس نے ارسوف کے شہر کو فتح کر لیا ہے' اور وہاں جو فرنگی تھے' انہیں قتل کر دیا ہے اور یہ خبر ایلچی لے کر آئے' اور مسلمانوں کے شہروں میں خوش خبریوں سے طبل بج گئے اور وہ اس سے بہت خوش ہوئے۔

اور اس سال بلاد مغرب سے خبر آئی کہ انہوں نے فرنگیوں سے بدلہ لے لیا ہے اور ان میں سے ۴۵ ہزار کو قتل کر دیا ہے۔اور دس ہزار کو قیدی بنا لیا ہے۔اور انہوں نے ان سے ۴۲ شہر واپس لے لیے ہیں' جن میں برنس' اشبیلیہ' قرطبہ اور مرسیہ شامل ہیں اور فتح ۱۴ر رمضان ۶۶۲ھ کو جمعرات کے روز ہوئی تھی۔

اس سال کے رمضان میں اس نے باب البرید کا فرش لگانا شروع کیا جو باب الجامع سے اس نالی تک ہے جو راستے کے پاس

Marfat.com

ہے اور اس نے اس کے سامنے کی صف میں تالاب اور شاذروان بنایا اور اس کی جگہ پر ایک نالی تھی' جس سے لوگ نہر ماناس کے بند ہو جانے پر فائدہ اٹھاتے تھے' اس نے اسے تبدیل کر کے شاذروان بنایا' پھر اسے تبدیل کر کے اس کی جگہ دو کانیں بنا دیں۔

اور اس سال الظاہر نے اپنے دمشق کے نائب امیر آقوش کو بلایا' اور وہ سمع واطاعت کرتا ہوا اس کے پاس گیا اور علم الدین الحنفی نے اس کی نیابت کی۔ حتیٰ کہ وہ اعزاز واکرام کے ساتھ واپس آ گیا۔

اور اس سال الظاہر نے مصر میں بقیہ مذاہب کے باختیار فیصلہ کرنے والے قاضی مقرر کیے۔ اور وہ اپنی طرف سے شہروں میں شافعی کی طرح جسے چاہتے تھے' مقرر کرتے تھے۔ پس شافعیہ کی قضاۃ تاج عبدالوہاب ابن بنتِ الاعز نے' اور حنفیہ کی شمس الدین سلیمان نے' اور مالکیہ کی شمس الدین السبکی نے' اور حنابلہ کی شمس الدین محمد المقدسی نے سنبھالی' اور یہ دار العدل میں ۲۲ ذوالحجہ بروز سوموار کا واقعہ ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ قاضی ابن بنت الاعز ان امور میں جو شافعی مذہب کے مخالف' اور دیگر مذاہب کے موافق تھے' بکثرت توقف کرتا تھا' پس امیر جمال الدین ایدغدی العزیزی نے سلطان کو مشورہ دیا کہ وہ ہر مذہب کا مستقل قاضی مقرر کرے' جو اپنے مذہب کے مقتضاء کے مطابق فیصلہ کرے۔ تو اس نے اس کی بات قبول کر لی' اور وہ اس کی رائے اور مشورے کو پسند کرتا تھا' اور اس نے لکڑیاں' سیسہ اور بہت سا سامان رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی تعمیر کے لیے بھجوا دیا' اور اس نے ایک منبر بھی بھیجا جو وہاں نصب کیا گیا۔

اور اس سال بلاد مصر میں بڑی آگ لگی' اور نصاریٰ پر تہمت لگائی گئی' اور ملک الظاہر نے انہیں سخت سزا دی۔

اور اس سال اطلاعات آئیں کہ شاہ تاتار ہلاکو ۷ ربیع الآخر کو مراغہ میں سرگی کی بیماری سے مر گیا ہے اور اسے قلعہ تلا میں دفن کیا گیا ہے۔ اور اس پر ایک گنبد تعمیر کیا گیا ہے اور تاتاریوں نے اس کے بیٹے ابغا پر اتفاق کر لیا ہے۔ پس ملک برکتہ خان نے اس کا قصد کیا اور اس سے شکست دی' اور اس کی فوج کو پراگندہ کر دیا' جس سے ملک الظاہر خوش ہوا۔ اور اس نے بلاد عراق پر قبضہ کرنے کے لیے افواج کو جمع کرنے کا عزم کیا۔ لیکن وہ افواج کے مختلف علاقوں میں متفرق ہو جانے کی وجہ سے ایسا کرنے کی قوت نہ پا سکا۔

اور اس سال ۱۲ رشوال کو' ملک الظاہر نے اپنے بیٹے ملک سعید محمد برکتہ خان کو بادشاہ بنایا اور امراء سے اس کی بیعت لی' اور اسے سوار کرایا' اور امراء اس کے آگے آگے چلے' اور اس کے باپ الظاہر نے خود اور امیر بدرالدین بیری روئی اٹھانے والے نے پردہ اٹھایا اور قاضی تاج الدین اور وزیر بہاؤ الدین ابن حنا اس کے آگے سوار تھے اور بڑے بڑے امراء سوار تھے' اور باقی پیادہ تھے' حتیٰ کہ انہوں نے قاہرہ کو اسی حالت میں پار کیا۔

اور الظاہر نے ذوالقعدہ میں اپنے بیٹے ملک سعید مذکور کا ختنہ کیا اور اس کے ساتھ امراء کے بچوں کی ایک جماعت کا بھی ختنہ کیا گیا' اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

خالد بن یوسف بن سعد نابلسی:

اس سال خالد بن یوسف بن سعد نابلسی شیخ زین الدین ابن الحافظ شیخ دار الحدیث نوریہ دمشق نے وفات پائی آپ فن حدیث کے عالم اور اسماء الرجال کے حافظ تھے۔ اور اس بارے میں شیخ محی الدین النواوی وغیرہ نے بھی اشتغال کیا اور آپ کے بعد

Marfat.com

دارالحدیث نوریہ کی مشیخت تاج الدین فزاری نے سنبھالی اور شیخ زین العابدین خوش اخلاق ہنس مکھ اور محدثین کے طریق کے مطابق بہت مزاح کرنے والے تھے' آپ نے بغداد کی طرف سفر کیا اور وہاں اشتغال کیا اور حدیث کا سماع کیا' اور آپ بھلے' نیک اور عابد شخص تھے' اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا اور آپ کو باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شیخ ابوالقاسم الحواری:

ابوالقاسم یوسف ابن ابی القاسم بن عبدالسلام اموی' آپ خانقاہ حواری کے مشہور شیخ ہیں۔ آپ نے اپنے شہر میں وفات پائی اور آپ بھلے اور نیک آدمی تھے۔ اور آپ کے اتباع واصحاب بھی تھے جو آپ سے محبت کرتے تھے اور آپ کے حوران کی دو بستیوں الحل اور الشبسنیہ میں بہت سے مرید تھے۔ اور وہ حنابلہ تھے جو دف بجانے بلکہ ہتھیلی سے بجانے کی رائے نہیں رکھتے تھے اور وہ دوسروں سے زیادہ بہتر تھے۔

قاضی بدرالدین کردی سنجاری:

آپ نے مصر میں کئی بار قضاء سنبھالی' اور قاہرہ میں وفات پائی۔ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ آپ اطراف کے قضاء اور جھگڑے لے کر آنے والوں سے رشوت لینے میں مشہور تھے مگر کریم اور سخی بھی تھے۔

سنہ ۶۶۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور خلیفہ' حاکم عباسی' اور سلطان ملک الظاہر تھا' اور مصر کے قاضی چار تھے۔ اور اس سال اس نے دمشق میں چار قاضی بنائے۔ یعنی ہر مذہب سے ایک قاضی بنایا جیسا کہ اس نے پہلے سال مصر میں بنائے تھے' اور شام کا نائب آقوش التجیبی تھا' اور شافعیہ کا قاضی القضاۃ ابن خلکان' حنفیہ کے شمس الدین عبداللہ بن محمد بن عطاء' حنابلہ کے شمس الدین عبدالرحمٰن ابن الشیخ ابی عمر' اور مالکیہ کے عبدالسلام بن البرزوادی تھے' آپ نے ولایت سے انکار کیا اور وہ آپ کے ساتھ لازم کر دی گئی۔ حتیٰ کہ آپ نے قبول کر لیا۔ پھر آپ نے خود کو معزول کر دیا۔ پھر آپ کو ولایت لازم کر دی گئی' تو آپ نے اس شرط کے ساتھ اسے قبول کیا کہ آپ اوقاف کو نہیں سنبھالیں گے' اور اپنے فیصلوں پر تنخواہ لینے سے انکار کر دیا' اور فرمایا ہمارا گذارا ہو رہا ہے۔ تو آپ کو اس سے معافی دے دی گئی۔ اور یہ وہ کام تھا' جس جیسا کام اس سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اور اس نے پہلے سال مصر میں یہ کام کیا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور اس طریق پر حالات ٹھیک ٹھاک ہو گئے۔

اور اس سال اس حوض کی تعمیر مکمل ہوئی جو باب البرید کی نالی کے مشرق میں ہے۔ اور اس نے اس کے لیے شاذروان' گنبد اور پائپ بنائے جن سے پانی شمالی راستے کی طرف بہتا تھا۔

اور اس سال الظاہر نے صغد سے جنگ کی' اور دمشق سے مجانیق منگوائیں' اور اس کا گھیراؤ کر لیا اور وہ مسلسل اس کا محاصرہ کیے رہا۔ حتیٰ کہ اس نے اسے فتح کر لیا۔ اور اس کے باشندوں نے اس کا فیصلہ تسلیم کر لیا۔ اور اس نے ۱۸ شوال کو جمعہ کے روز شہر کی سپرد داری لے لی' اور اس نے جانبازوں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنا لیا' اور اسی طرح ملک صلاح الدین یوسف بن ایوب نے اسے شوال ۵۸۴ھ میں فتح کیا۔ پھر فرنگیوں نے اسے واپس لے لیا اور الظاہر نے اسے ان سے اس سال زبردستی چھین لیا۔ وللہ الحمد' اور سلطان

Marfat.com

الظاہر اپنے دل میں ان سے بہت ناراضگی رکھتا تھا۔ اور جب وہ اسے فتح کرنے گیا' تو انہوں نے امان طلب کی اور اس نے اپنی مملکت کے تخت پر امیر سیف الدین کرمون التستری کو بٹھایا' اور ان کے ایلچیوں نے آ کر اسے معزول کر دیا۔ اور واپس چلے گئے۔ اور انہیں معلوم نہ تھا کہ جس نے انہیں امان کے عہد دیئے ہیں وہی وہ امیر ہے جس سے اسے تخت پر بٹھایا ہے' اور جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اور جب استنار یہ اور الداویہ قلعہ سے نکلے' اور انہوں نے مسلمانوں سے قبیح افعال کیے اور اللہ نے اسے ان پر قدرت دی۔ پس سلطان نے ان سب کے قتل کا حکم دے دیا' اور ہر کارے شہروں میں یہ خبر لائے اور خوشخبریوں کے طبل بج گئے' اور شہروں کو آراستہ کیا گیا۔ پھر اس نے بلاد فرنگ میں دائیں بائیں دستے بھیجے' اور مسلمانوں نے تقریباً بیس قلعوں پر قبضہ کر لیا اور تقریباً ایک ہزار عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور بہت سی چیزیں غنیمت میں حاصل کیں۔

اور اس سال خلیفہ مستعصم بن مستنصر کا بیٹا قید سے آیا' اور اس کا نام علی تھا۔ اور اس کا اکرام کیا گیا اور اسے العزیزیہ بالمقابل دارالاسدیہ میں اتارا گیا' اور وہ تاتاریوں کے ہاتھوں میں اسیر تھا اور جب برکتہ خان نے انہیں شکست دی تو وہ ان کے ہاتھوں سے بچ گیا۔ اور دمشق کی طرف چلا گیا۔ اور جب سلطان نے صغد کو فتح کیا تو وہ وہاں جو مسلمان قیدی تھے ان میں سے ایک نے اسے بتایا کہ ان کی قید کا سبب یہ تھا کہ بستی فائرا کے باشندے انہیں پکڑتے تھے' اور انہیں فرنگیوں کے پاس لے جاتے تھے اور وہ انہیں فروخت کر دیتے تھے' اس موقع پر سلطان فائرا جانے کے لیے سوار ہوا۔ اور اس نے اس پر شدید حملہ کیا۔ اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور اس نے مسلمانوں کا بدلہ لینے کے لیے ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ جزاہ اللہ خیراً

پھر سلطان نے ایک بہت بڑی فوج بلاد سیس کی طرف بھیجی' اور وہ گھروں کے درمیان گھس گئی۔ اور اس نے بلاد سیس کو بزور قوت فتح کیا اور اس کے بادشاہ کے بیٹے کو قیدی بنا لیا' اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا۔ اور سیس کے باشندوں کو قتل کر دیا' اور ان سے اسلام اور اہل اسلام کا بدلہ لے لیا' اس لیے کہ وہ تاتاریوں کے زمانہ سے مسلمانوں کے سب سے زیادہ ضرر رساں تھے' کیوں کہ انہوں نے شہر حلب وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور مسلمانوں کے بہت سے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ اور اس کے بعد وہ ہلاکوں کے زمانے میں مسلمانوں کے شہروں پر غارتگری کرنے لگے' پس اللہ نے اسے اور اس کے امیر کتبغا کو انصار اسلام کے ہاتھوں ذلیل و رسوا کر دیا۔

اور اس سال کی ۲۳ رذوالقعدہ کو منگل کے روز سیس پر قبضہ ہوا' اور شہروں کو اس کی خبریں آئیں' اور خوشخبریوں کے طبل بج گئے' اور ۲۵ رذوالحجہ کو سلطان داخل ہوا اور شاہ سیس کا بیٹا' اور شاہانِ زمین کی ایک جماعت قیدی اور ذلیل ہو کر اس کے آگے آگے چل رہی تھی' اور فوجیں اس کے ساتھ تھیں' اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ پھر وہ مظفر و منصور ہو کر مصر گیا اور شاہ سیس نے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کا فدیہ دے گا۔ سلطان نے کہا' ہم اس کے فدیہ میں اپنا وہ قیدی لیں گے' جو تاتار کے پاس ہے' جسے سنقر الاشقر کہا جاتا ہے' پس شاہ سیس' شاہ تاتار کے پاس گیا اور اس کے سامنے تذلل کیا' اور عاجزی اختیار کی' حتیٰ کہ اس نے اسے رہا کر دیا۔ اور جب سنقر الاشقر سلطان کے پاس پہنچا' تو اس نے شاہ سیس کے بیٹے کو رہا کر دیا۔

اور اس سال الظاہر نے فرارا اور دامیہ کے درمیان مشہور پل کو تعمیر کیا' اس کی تعمیر کی ذمہ داری امیر جمال الدین محمد بن بہادر

Marfat.com

اور بدرالدین محمد بن رحال جو نابلس اور اغوار کا والی تھا نے لی' اور جب اس کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اس کا ایک ستون ہل گیا' جس سے سلطان گھبرا گیا' اور اسے مضبوط بنانے کا حکم دیا۔ لیکن وہ پان کی روانی کی قوت سے ایسا نہ کر سکے۔ پس اللہ کے حکم سے اس طرف سے نہر پر ایک ٹیلہ آ گیا۔ پس پانی اس مقدار سے ٹھہر گیا کہ وہ جو کچھ ٹھیک کرنا چاہتے تھے' اسے ٹھیک کر لیا۔ پھر پانی پہلے کی طرح بہنے لگا۔ اور یہ سب کچھ اللہ کی مدد سے ہوا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ایدغدی بن عبداللہ:

امیر جمال الدین العزیزی' یہ اکابر امراء میں سے تھا' اور ملک الظاہر کے پاس اس کا بڑا مرتبہ تھا۔ اور الظاہر اس کی رائے سے باہر نہ جاتا تھا اور اسی نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ ہر مذہب کے قاضیوں کو مستقل طور پر مقرر کر دے۔ اور وہ متواضع تھا۔ اور وہ بے رنگا کپڑا پہنتا تھا۔ اور کریم' باوقار' رئیس اور حکومت میں بڑا عزت دار تھا۔ رحصار صغد میں آپ کو زخم لگا' اور وہ اس سال مسلسل مریض رہا' حتیٰ کہ عرفہ کی رات کو مر گیا۔ اور قاسیون کے دامن میں خانقاہ ناصری میں جو صلاحیہ دمشق میں ہے' دفن ہوا۔ رحمہ اللہ

ہلاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان:

شاہ تاتار بن شاہ تاتار' یہ ان کے بادشاہوں کا باپ ہے۔ اور عوام اسے ہولادون مثل قلادون کہتے ہیں۔ اور ہلاکو ایک سرکش' فاجر اور کافر بادشاہ تھا۔ اللہ اس پر لعنت کرے' اس نے مشرق و مغرب میں اتنے مسلمانوں کو قتل کیا' جن کی تعداد ان کے خالق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور عنقریب وہ اسے اس کی بڑی جزاء دے گا۔ وہ کسی دین کا پابند نہ تھا' اور اس کی بیوی ظفر خاتون عیسائی ہوگئی تھی' اور وہ عیسائیوں کو باقی مخلوق پر فضیلت دیتی تھی۔ اور وہ معقولات کی محبت کا فدائی تھا اور ان سے کسی چیز کا تصور نہ کرتا تھا' اور ان کے اہل فلاسفہ کے چوزے تھے۔ اور انہیں اس کے ہاں وجاہت اور مرتبہ حاصل تھا۔ اور اس کا ارادہ اپنی مملکت کے انتظام کرنے' اور آہستہ آہستہ شہروں پر قبضہ کرنے میں لگا ہوا تھا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سال میں تباہ کر دیا۔ اور بعض نے ۶۶۳ھ میں اس کا تباہ ہونا بیان کیا ہے' اور اسے شہر تلا میں دفن کیا گیا' اللہ اس پر رحم نہ کرے۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابغا خان بادشاہ بنا' جو دس بھائیوں میں سے ایک تھا' واللہ سبحانہ اعلم' و ھو حسبنا اللہ و نعم الوکیل.

۶۶۵ھ

۲ محرم بروز اتوار' ملک الظاہر دمشق سے دیار مصر کو گیا' اور اس کے فاتح افواج بھی تھیں۔ اور اس سال اسلامی حکومت تمام بلاد سیس اور فرنگیوں کے بہت سے قلعوں پر قابض ہوگئی۔ اور اس نے اپنے آگے آگے غزہ کی طرف فوج بھیجی۔ اور خود الکرک کی جانب بڑھ گیا' تاکہ اس کے اموال پر غور کرے۔ اور جب وہ زیزی کے تالاب کے پاس پہنچا تو اس نے وہاں شکار کیا' اور وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑا' اور اس کی ران ٹوٹ گئی۔ اور اس نے وہاں کئی دن قیام کر کے علاج کیا۔ حتیٰ کہ وہ پالکی میں سوار ہونے کے قابل ہوگیا۔ اور مصر کی طرف چلا گیا۔ اور راستے ہی میں اس کی ٹانگ تندرست ہوگئی۔ اور وہ اکیلے ہی گھوڑے پر سوار ہونے کے

Marfat.com

قابل ہو گیا۔

اور وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ قاہرہ میں داخل ہوا' اور شہر کو آراستہ کیا گیا۔ اور لوگوں نے اس کے لیے بڑا اجتماع کیا۔ اور وہ اس کی آمد اور صحت یاب ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ پھر وہ اس سال کے رجب میں قاہرہ سے صغد کی صرف واپس آیا' اور اس کے قلعے کے اردگرد خندق کھودی' اور اس نے خود اور اس کے امراء نے اور اس کی فوج نے اس میں کام کیا۔ اور اس نے عسکا کی طرف غارت گری کی' اور اس نے قتل کیا اور قیدی بنایا۔ اور سالم وغانم رہا اور دمشق میں اس بات کی خوشخبریوں کے طبل بج گئے۔

اور ۱۲ ربیع الاوّل کو الظاہر نے جامع ازہر میں جمعہ کی نماز پڑھی۔ اور عبیدیوں کے زمانے سے اس وقت تک اس میں جمعہ نہیں ہوتا تھا' حالانکہ وہ پہلی مسجد ہے جو قاہرہ میں تعمیر کی گئی ہے۔ اسے قائد جوہر نے تعمیر کیا تھا' اور اس میں جمعہ قائم کیا تھا' اور جب الحاکم نے اپنی جامع مسجد بنائی تو جمعہ کو اس سے اس میں منتقل کر دیا گیا اور ازہر کو چھوڑ دیا' اس میں کوئی جمعہ نہ ہوتا تھا' اور وہ بھی بقیہ مساجد کے حکم میں ہو گئی۔ اور اس کا حال خراب اور متغیر ہو گیا' پس سلطان نے اس کی تعمیر' سفیدی اور جمعہ کے قائم کرنے کا حکم دیا۔ نیز جامع حسینیہ میں اس کی تعمیر کا حکم دیا۔ اور وہ ۶۶۷ھ میں مکمل ہو گئی' جیسا کہ ابھی بیان ہو گا۔

اور اس سال الظاہر نے حکم دیا کہ مجاوروں میں سے کوئی شخص جامع دمشق میں رات نہ گذارے اور اس نے اس کے ان خزائن اور حجروں کو نکالنے کا حکم دے دیا جو اس میں موجود تھے' اور وہ تین سو تھے۔ اور انہوں نے اس میں پیشاب کی بوتلیں' بچھونے اور بہت سے سجاوے دیکھے۔ پس لوگوں نے اور جامع نے اس سے راحت پائی' اور وہ نمازیوں کے لیے کشادہ ہو گئی۔

اور اس سال سلطان نے صغد کی فصیلوں اور اس کے قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا کہ اس پر (ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون) اور (اولئک حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون) لکھا جائے۔

اور اس سال ابغا اور منکوتمر کی جنگ ہوئی جو برکتہ خاں کا قائمقام تھا' سو ابغا نے اسے شکست دی' اور اس سے بہت سی چیزیں غنیمت میں حاصل کیں۔

اور ابن خلکان نے شیخ قطب الدین الیونینی کے خط سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ بصریٰ کی جانب ایک شخص کو ابوسلامہ ❶ کہا جاتا تھا' اور اس میں بے حیائی اور لغویت پائی جاتی تھی' اس کے پاس مسواک اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا گیا' تو وہ کہنے لگا' خدا کی قسم' میں تو دبر میں مسواک کروں گا پس انہوں نے مسواک پکڑ کر اس کی دبر میں ڈال دی' اور پھر اسے نکال دیا۔ اور اس کے بعد وہ نو ماہ زندہ رہا' اور وہ پیٹ اور دبر کی تکلیف کی شکایت کرتا رہا' اور اس نے چوہوں کی مانند ایک بچہ جنا' جس کی چار ٹانگیں تھیں' اور اس کا سر مچھلی کے سر کی طرح تھا' اور اس کی کچلیاں نمایاں تھیں' اور ایک بالشت چار انگشت لمبی دم تھی۔ اور اس کی دبر خرگوش کی دبر کی طرح تھی۔ اور جب اس نے اسے جنا تو اس حیوان نے چار چیخیں ماریں تو اس شخص کی بیٹی نے اٹھ کر اس کا سر کچل دیا' اور وہ مر گیا۔ اور یہ شخص اس کے جننے کے بعد دو دن زندہ رہا۔ اور تیسرے دن مر گیا۔ اور وہ کہتا تھا کہ اس حیوان نے مجھے قتل کر دیا ہے' اور میری آنتیں

---

❶ شذرات الذہب میں ہے کہ ایک بستی کو درابی سلامہ کہا جاتا ہے' وہاں العربان میں سے ایک شخص تھا جس میں لغویت پائی جاتی تھی۔

Marfat.com

کاٹ دی ہیں اور اس طرح کے باشندوں کی ایک جماعت' اور اس جگہ کے خطباء نے اسے دیکھا' اور ان میں سے بعض نے اس حیوان کو زندہ دیکھا' اور بعض نے اسے اس کی موت کے بعد دیکھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

سلطان برکہ خان بن تولی بن چنگیز خان:

یہ ہلاکو کا عمزاد تھا' اور اس برکہ خان نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ اور یہ علماء اور صالحین سے محبت کرتا تھا اور اس کی سب سے بڑی نیکی ہلاکو کو شکست دینا' اور اس کی فوج کو پراگندہ کرنا تھا۔ اور وہ ملک الظاہر کی خیر خواہی کرتا تھا' اور اس کی تعظیم وتکریم کرتا تھا' اور اس کے جو ایلچی اس کے پاس آتے تھے' ان کی عزت کرتا تھا اور انہیں بہت سی چیزیں دیتا تھا۔ اور اس کے بعد اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص منکوتمر بن طغان بن باد بن قولی بن چنگیز خان نے حکومت سنبھالی' اور وہ بھی اسی کے طریق پر تھا۔

دیار مصر کا قاضی القضاۃ:

تاج الدین عبدالوہاب بن خلف بن بدر بنت الاعز الشافعی' آپ دیندار' عفیف اور پاکدامن تھے۔ اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے' اور نہ کسی کی سفارش قبول کرتے تھے' اور آپ کے پاس سارے مصر کی قضاء' خطابت' احتساب' شیوخ کی مشیخت' فوجوں کی نگہداشت اور الشافعی اور الصالحیہ کی تدریس اور جامع کی امامت کے کام جمع تھے۔ اور آپ کے ہاتھ میں پندرہ کام تھے۔ اور بعض اوقات آپ نے وزارت بھی سنبھالی۔ اور سلطان آپ کی تعظیم کرتا تھا۔ اور وزیر ابن حنا آپ سے بہت ڈرتا تھا۔ اور وہ سلطان کے ہاں آپ کو گرانا چاہتا تھا' لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تھا کہ آپ اس کے گھر آئیں خواہ عیادت کرنے ہی آئیں۔

اور ایک دفعہ وہ بیمار ہوگیا' اور قاضی اس کی عیادت کے لیے آیا تو وہ گھر کے وسط میں اس کے استقبال کے لیے کھڑا ہوا تو قاضی نے اسے کہا' ہم آپ کی عیادت کے لیے آئے ہیں اور تم صحیح سلامت ہو' تم پر سلامتی ہو' اور وہ واپس چلا گیا اور اس کے پاس نہ بیٹھا۔ آپ کی پیدائش ۶۰۴ھ میں ہوئی' اور آپ کے بعد تقی الدین ابن رزین نے قضاء سنبھالی۔

امیر کبیر ناصر الدین واقف القمیریہ:

ابوالمعالی الحسین بن العزیز بن ابی الفوارس القمیری الکرری آپ بادشاہوں کے ہاں امراء سے بڑا مرتبہ رکھتے تھے اور جب توران شاہ بن الصالح ایوب مصر میں قتل ہوا تو آپ نے شام کو' شاہ حلب ملک ناصر کے سپرد کردیا۔ اور آپ ہی نے فیروز کی اذان گاہ کے نزدیک مدرسہ قمیریہ کو وقف کیا اور اس کے دروازے پر گھڑیاں بنائیں' جن کی مثل اس سے پہلے موجود نہ تھی' اور نہ ان کی شکل کے مطابق بنائی گئی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ان پر چالیس ہزار درہم ادا کیے۔

شیخ شہاب الدین ابوشامہ:

عبدالرحمان بن اسماعیل بن ابراہیم بن عثمان بن ابی بکر بن عباس ابومحمد وابوالقاسم المقدسی' شیخ' امام' عالم' حافظ' محدث' فقیہ اور

Marfat.com

مؤرخ جو ابوشامہ شیخ دارالحدیث اشرفیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ الرکنیۃ کے مدرس اور متعدد مفید کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے تاریخ دمشق کا اختصار دس جلدوں میں لکھا ہے۔ اور شرح الشاطبیہ اور الردالی الامر الاول اور المبعث اور الاسرار اور کتاب الروضتین فی الدولتین النوریۃ والصلاحیۃ بھی آپ کی تصانیف ہیں۔

ان کے علاوہ آپ نے ایک ضمیمہ اور عجیب وغریب سنہری شاندار فوائد بھی بیان کیے ہیں' آپ ۲۳ ربیع الآخر ۵۹۹ھ کو جمعہ کی شب کو پیدا ہوئے۔ اور آپ نے الذیل میں اپنے حالات بیان کیے ہیں۔ اور اپنی پرورش گاہ' حصول علم' سماع حدیث اور فخر بن عساکر' ابن عبدالسلام' سیف آمدی اور شیخ موفق الدین بن قدامہ سے فقہ سیکھنے کا حال بھی بیان کیا ہے اور آپ کے بارے میں جو اچھے خواب دیکھے گئے' ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ بہت سے فنون کے ماہر تھے۔ مجھے حافظ علم الدین البرزالی نے بحوالہ شیخ تاج الدین فزاری بتایا ہے کہ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ شیخ شہاب الدین ابوشامۃ اجتہاد کے رتبہ کو پہنچ تھے' اور آپ بعض اوقات اشعار بھی نظم کیا کرتے تھے جن میں سے کچھ شیریں اور کچھ غیر شیریں ہوتے تھے۔ اللہ ہمیں اور ان کو معاف فرمائے۔

مختصر یہ کہ آپ کے وقت میں آپ کی مثل موجود نہ تھی۔ اور نہ ہی دیانت وعفت وامامت میں کوئی آپ کی مانند تھا۔ آپ کی وفات لوگوں کے آپ کی عداوت میں متحد ہو جانے کی تکلیف کے باعث ہوئی۔ اور انہوں نے آپ کو دھوکے سے قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجے' آپ اس وقت طواحین الاشنان میں اپنے گھر میں تھے' اور آپ رائے سے متہم تھے' اور آپ نے بظاہر اس سے برأت کی۔ اور اہل حدیث کی ایک جماعت اور دیگر لوگوں نے بیان کیا ہے کہ آپ مظلوم تھے اور آپ مسلسل تاریخ کے بارے میں لکھتے رہے' حتیٰ کہ اس سال کے رجب تک پہنچ گئے اور بیان کیا کہ آپ کو طواحین الاشنان میں اپنے گھر میں تکلیف پہنچائی گئی' اور جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا وہ پہلے بھی آپ کے پاس آئے' اور انہوں نے آپ کو مارا' تاکہ آپ مر جائیں۔ لیکن آپ نہ مرے۔ آپ سے پوچھا گیا' کیا آپ ان کے خلاف شکایت نہیں کریں گے' آپ نے شکایت نہ کی اور کہنے لگے۔

جس نے مجھے کہا کہ آپ شکایت نہیں کریں گے' میں نے اسے کہا' جو کچھ ہو چکا ہے' وہ بہت بڑا ہے' اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اسے مقرر کرے گا جو حق کرے گا' اور پیاس کو بجھا دے گا اور جب ہم اس پر توکل کریں گے تو وہ کافی ہوگا۔ اور ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

اور گویا وہ لوگ دوبارہ آپ کے پاس آئے اور آپ مذکورہ گھر میں موجود تھے تو انھوں نے ۹ رمضان کی منگل کی رات آپ کو کلیتاً قتل کر دیا۔ اور اسی روز آپ کو دارالفرادیس کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اور آپ کے بعد شیخ محی الدین نووی نے دارالحدیث اشرفیہ کی مشیخت کو سنبھالا' اور اسی سال میں حافظ علم الدین القاسم بن محمد البرزالی کی پیدائش ہوئی۔ اور آپ نے تاریخ ابوشامہ کا ضمیمہ لکھا' کیونکہ جس سال وہ فوت ہوا' اس سال آپ کی پیدائش ہوئی۔ اور آپ نے ان کی پیروی کی' اور آپ کی الترتیب کو مرتب کیا' اور آپ کی التہذیب کی کاٹ چھانٹ کی۔ اور آپ اپنے حالات میں بیان کردہ شعر کے مصداق تھے۔

''تجھے تاریخ میں ہمیشہ مختتی لکھا جائے گا حتیٰ کہ میں نے تاریخ میں تجھے لکھا ہوا دیکھا''۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر یہ شعر پڑھا جائے۔

Marfat.com

''جب ہمارا کوئی سردار فوت ہو جاتا ہے تو دوسرا سردار کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ بزرگوں کے قول کے مطابق گفتار و کردار کا پیکر ہوتا ہے''۔

۶۶۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم عباسی خلیفہ' اور شہروں کا سلطان' ملک الظاہر تھا۔ اور یکم جمادی الآخرۃ کو سلطان فاتح افواج کے ساتھ دیار مصر سے نکلا' اور اچانک اس نے پانا شہر میں اتر کر اس پر بزور قوت قبضہ کر لیا۔ اور اس کے باشندوں نے پانا کے قلعے کو صلح کے ساتھ اس کے سپرد کر دیا' اور اس نے انہیں وہاں سے عسکا کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اور قلعہ اور شہر کو برباد کر دیا اور رجب میں وہاں سے الثقیف کے قلعے کی طرف گیا' اور راستے میں اس نے فرنگیوں کے ایک ایلچی سے اہل عسکا کا ایک خط جو اہل الثقیف کے نام تھا' پکڑ لیا' جس میں انہوں نے ان کو بتایا تھا کہ سلطان ان کے پاس آ رہا ہے۔ اور انہیں مشورہ دیا کہ شہر کو مضبوط کر لیں۔ اور ان جگہوں کو جلدی سے درست کر لیں' جن سے شہر کے متعلق خطرہ ہو سکتا ہے' سو سلطان کو سمجھ آ گئی کہ وہ شہر پر کیسے قبضہ کرے گا۔ نیز اسے یہ بھی پتہ چل گیا کہ کندھا کہاں سے کھایا جائے گا۔ اس لیے اس نے فوراً ایک فرنگی شخص کو بلایا' اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کے بدلے میں ان کی زبان میں اہل الثقیف کو خط لکھے اور بادشاہ کو وزیر سے اور وزیر کو بادشاہ سے ڈرائے' اور حکومت کے درمیان اختلاف پیدا کر دے پس وہ اس کے پاس پہنچا' اور اس نے اپنی قوت و طاقت سے ان کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا اور سلطان نے آ کر ان کا محاصرہ کر لیا' اور منجنیق سے ان پر سنگباری کی۔ اور انہوں نے ۲۹ رجب کو قلعہ اس کے سپرد کر دیا۔ اور اس نے انہیں صور کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اور غنائم دمشق کی طرف بھجوا دیں۔ پھر فوج کے ایک چاق و چوبند دستے نے طرابلس اور اس کے مضافات پر غارت گری کی' اور لوٹ مار اور قتلام کیا۔ اور مظفر و منصور ہو کر واپس پلٹ آیا' اور چراگاہ کی محبت کی وجہ سے اکراد کے قلعے میں اترا اور اس کے فرنگی کے باشندے اپنی ڈیوٹی کے مطابق چیزیں اس کے پاس لائے تو اس نے ان کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہنے لگا' تم نے میری فوج کے ایک سپاہی کو قتل کیا ہے۔ اور مجھے اس کی ایک لاکھ دینار دیت درکار ہے۔

پھر وہ روانہ ہو کر حمص جا اترا۔ پھر وہاں سے حماہ اور پھر فامیہ چلا گیا۔ پھر کسی دوسری منزل کی طرف چلا گیا۔ پھر رات کو چلا اور فوج آ گئی۔ اور انہوں نے جنگی ہتھیار پہنے' اور اس نے جا کر انطاکیہ شہر کا گھیراؤ کر لیا۔

سلطان ملک الظاہر کے ہاتھوں انطاکیہ کی فتح:

یہ بہت بڑا اور خوبیوں والا شہر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی فصیلوں کا چکر بارہ میل کا ہے اور اس کے برجوں کی تعداد ۳۶۰ ہے' اور اس کے کنگروں کی تعداد ۲۴ ہزار ہے۔ یہ وہاں پر ماہ رمضان کے آغاز میں وارد ہوا اور اس کے باشندے اس کے پاس امان طلب کرتے ہوئے آئے۔ اور انہوں نے کچھ شروط اس پر عائد کیں' جن کے قبول کرنے سے اس نے انکار کر دیا' اور ان کو ناکام و نامراد واپس کر دیا' اور انطاکیہ کے محاصرے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور ۱۴ رمضان کو ہفتہ کے روز اسے تائید الٰہی سے فتح کر لیا' اور اس نے بہت سی غنائم حاصل کیں۔ اور امراء کو بہت سے اموال دیئے۔ اور اس نے قیدیوں میں بہت سے حلبی مسلمانوں کو پایا۔ یہ سب کچھ چار دن میں ہوا۔ اور انطاکیہ کا حکمران انگریس اور طرابلس کا حکمران اس وقت سے مسلمانوں کو سخت تکلیف دیتے تھے۔ جب سے

Marfat.com

تاتاریوں نے حلب پر قبضہ کیا تھا۔ اور لوگ وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کے ذریعے انتقام لیا جسے اس نے اسلام کا مددگار اور کاسر صلیب مقرر کیا تھا۔ اور ایلچیوں کے ساتھ یہ بشارت بھی آ گئی' اور مفتوح قلعہ سے بھی جواباً بشارتیں آئیں۔ اور جب اہل بغرا نے سنا کہ سلطان ان کا قصد کیے ہوئے ہے تو انہوں نے اسے پیغام بھیجا کہ وہ ان کی طرف اس کی سپرد داری لینے کے لیے آدمی بھیجے تو اس نے ۱۳ رمضان کو اپنے گھر کے استاد امیر آقسنقر فارقانی کو ان کے پاس بھیجا' اور اس نے ان کی سپرد داری لے لی۔ اور انہوں نے بہت سے بڑے بڑے قلعوں کو حاصل کر لیا' اور سلطان مظفر و منصور ہو کر واپس آیا۔ اور وہ اس سال کی ۲۷ رمضان کو بڑی شان و شوکت اور رعب و ہیبت کے ساتھ دمشق میں داخل ہوا' اور شہر کو اس کے لیے سجایا گیا' اور کمینے کفار پر اسلام کے فتح پانے کی خوشی میں خوشخبریوں کے طبل بج گئے۔ لیکن اس نے بہت سی اراضی یعنی ان بستیوں اور باغات پر قبضہ کرنے کا عزم کیا ہوا تھا' جو ان کے بادشاہوں کے قبضہ میں تھیں اس کا خیال تھا کہ تاتاریوں نے ان پر قبضہ کیا تھا۔ پھر اس نے انہیں ان سے چھڑا لیا ہے۔ اور حنفیہ کے بعض فقہاء نے اسے تفریعاً یہ فتویٰ دیا کہ کفار جب مسلمانوں کے اموال میں سے کسی چیز پر قبضہ کر لیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ اموال واپس لیے جائیں تو انہیں ان کے مالکان کو واپس نہیں کیا جاتا۔ اور یہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔ اور لوگوں کے اس بارے میں دو قول ہیں' ان دونوں میں اصح قول جمہور کا ہے کہ ان اموال کو ان کے مالکان کو واپس کرنا واجب ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناقہ العضباء کو واپس لیا تھا حالانکہ اسے مشرکین نے لے لیا تھا۔

جمہور نے اس حدیث سے اور اس قسم کی دیگر احادیث سے امام ابوحنیفہ کے خلاف استدلال کیا ہے۔ اور بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جب کفار مسلمانوں کے اموال لے لیں' اور وہ مسلمان ہو جائیں اور وہ اموال ان کے قبضے میں ہوں' تو وہ اپنی املاک پر قائم رہیں گے۔ اور انہوں نے حضور علیہ السلام کے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے۔ اور عقیل نے ہجرت کر جانے والے مسلمان کی املاک پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور جب عقیل مسلمان ہوئے تو وہ املاک آپ کے قبضے میں تھیں' جنہیں آپ کے ہاتھ سے چھینا نہیں گیا۔ اور جب وہ آپ کے ہاتھ سے چھین لی جائیں تو انہیں حدیث العضباء کے مطابق ان کے مالکان کو واپس کیا جاتا۔

حاصل کلام یہ کہ الظاہر نے ایک اجلاس بلایا' جس میں دیگر مذاہب کے قضاۃ اور فقہاء بھی جمع ہوئے۔ اور انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ اور سلطان کے ہاتھ میں جو فتویٰ موجود تھا وہ اس پر ڈٹا ہوا تھا۔ اور لوگ اس بات کی مصیبت سے ڈر گئے۔ سو فخر الدین بن الوزیر بہاؤ الدین بن اعنا ثالث بنا' اور اس نے ابن بنت الاعز کے بعد الشافعی میں پڑھایا' اور اس نے کہا' اے اخوند اہل شہر اس سب کچھ کے عوض آپ کے ایک کروڑ درہم پر مصالحت کرتے ہیں۔ آپ کو ہر سال دو لاکھ درہم کی قسط ادا کی جائے گی' اس نے کہا' نہیں' یہ چند یوم تک جلد ادائیگی کرنی پڑے گی' اور وہ دیار مصر کی طرف چلا گیا اور اس نے اس رقم کو قسط دار ادائیگی کو قبول کر لیا اور اس کی خوشخبری بھی آ گئی' اور اس نے حکم دیا کہ وہ اس رقم سے چار لاکھ درہم فوراً ادا کریں۔ اور یہ کہ وہ غلہ جات اس کو لوٹائے جائیں جن کی انہوں نے تقسیم اور پھل کے زمانے میں نگہداشت کی تھی۔ اور اس فعل کی وجہ سے لوگوں کے دل سلطان کے خلاف بگڑ گئے۔

Marfat.com

اور جب ابغا کی حکومت تاتاریوں پر قائم ہوگئی تو اس نے اپنے وزیر نصیر الدین طوسی کے قائم رہنے کا حکم دیا' اور اس نے بلاد روم پر البرواناہ کو نائب مقرر کیا' اور اس کی قدر اس کے ہاں بہت بڑھ گئی' اور وہ ان شہروں کے انتظام میں بااختیار ہوگیا اور ان میں اس کی شان بڑھ گئی۔

اور اس سال یمن کے حکمران نے الظاہر کو عاجزانہ اور اس کی جانب منسوب ہونے کا خط لکھا' نیز یہ کہ بلاد یمن میں اس کا خطبہ دیا جائے' اور اس نے اس کی طرف بہت سے تحائف وہدایا بھیجے' اور سلطان نے اس کی طرف تحائف' خلعت' جھنڈا اور حکم بھیجا۔

اور اس سال ضیاء الدین بن القفاعی نے الصاحب بہاؤ الدین بن الحنا کو الظاہر کے پاس شکایت کر کے حاضر کروایا' اور ابن الحنا اس پر غالب آ گیا اور الظاہر نے اسے اس کے سپرد کر دیا' اور وہ مسلسل اسے کوڑوں سے مارتا رہا' اور اس سے مال لیتا رہا' حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اسے مرنے سے قبل ۱۷ ہزار سات سو کوڑے مارے۔ واللہ اعلم

اور اس سال البرداناہ● نے قونیہ کے حکمران ملک علاؤ الدین کے قتل کا پروگرام بنایا' اور اس نے اس کی جگہ اس کے بیٹے غیاث الدین کو کھڑا کیا۔ جس کی عمر دس سال تھی' اور شہروں اور بندوں میں البرداناہ کی پوزیشن مضبوط ہوگئی' اور رومی فوج نے اس کی اطاعت کی۔

اور اس سال' الصاحب علاؤ الدین بغداد کے صاحب الدیوان نے ابن الخشکری النعمانی الشاعر کو قتل کر دیا' اس لیے کہ اس کے بارے میں بڑی باتیں مشہور ہو چکی تھیں۔ ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ اس کا اعتقاد تھا کہ اس کے اشعار قرآن مجید پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اتفاق سے الصاحب واسط کی طرف آیا۔ اور جب وہ النعمانیہ میں تھا تو ابن الخشکری اس کے پاس آیا' اور اس نے اسے وہ قصیدہ سنایا جو اس نے اس کے متعلق کہا تھا۔ اسی دوران میں کہ وہ اس کے سامنے قصیدہ سنا رہا تھا' مؤذن نے اذان دے دی تو الصاحب نے اسے خاموش رہنے کو کہا تو ابن الخشکری کہنے لگا مولانا نئی بات سنیے' اور برسوں اس بات سے اعراض کیا' سو الصاحب کے نزدیک وہ بات ثابت ہوگئی جو اس کے بارے میں بیان کی جاتی تھی' پھر اس نے اس کے ساتھ خندہ پیشانی سے باتیں کیں۔ اور اسے یہ تاثر دیا کہ وہ زندیق ہے۔ اور جب وہ سوار ہوا تو اس نے ایک شخص سے جو اس کے ساتھ تھا' کہا راستے میں اسے اکیلے پا کر قتل کر دینا۔ پس وہ شخص اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا حتیٰ کہ جب وہ لوگوں سے الگ ہوگیا تو اس نے اپنی ساتھی جماعت سے کہا' اسے دل لگی کرنے والے کی طرح اس کے گھوڑے سے اتار دو' سو انہوں نے اسے اتار دیا اور وہ ان کو سب وشتم اور لعنت کرنے لگا۔ پھر اس نے کہا' اس کے کپڑے اتار دو' انہوں نے اس کے کپڑے چھین لیے اور وہ ان سے جھگڑتا رہا' اور کہنے لگا' تم اجڈ ہو' اور یہ ایک ٹھنڈا کھیل ہے۔ پھر اس نے کہا' اسے قتل کر دو۔ تو ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر اسے تلوار مار کر اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔

● البرداناہ' فارسی لفظ ہے جس کے اصل معنی حاجب کے ہیں۔ پھر ایشیائے کوچک میں سلاجقہ روم کی حکومت میں اس کا اطلاق وزیر اعظم پر ہونے لگا۔

Marfat.com

شیخ عفیف الدین یوسف بن البقال:

المرزبانیہ کی خانقاہ کا شیخ' آپ صالح متقی' اور درویش تھے۔ آپ نے خود بیان کیا ہے کہ میں مصر میں تھا کہ مجھے فتنہ تاتار میں بلاد میں حد سے متجاوز قتل کی اطلاع ملی اور میں نے اپنے دل میں برا منایا۔ اور میں نے کہا' اے میرے رب یہ کیسے ہوا' جبکہ ان میں بچے بھی ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جن کا کوئی گناہ نہیں۔ سو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ میں نے اسے لے کر پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے جن میں مجھے ملامت کی گئی تھی۔

اعتراض کرنا چھوڑ دے' حرکاتِ فلک میں تیرا کوئی اختیار اور حکم نہیں چلتا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فعل کے بارے میں دریافت نہ کر' جو سمندر کی گہرائی میں گھسے گا ہلاک ہو جائے گا' بندوں کے امور بھی اسی کی طرف جائیں گے' اعتراض کو چھوڑ دے تو کس قدر جاہل ہے۔

حافظ ابوابراہیم اسحاق بن عبداللہ:

ابن عمر' جو ابن قاضی الیمن کے نام سے مشہور ہیں آپ نے ۶۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور شرف اعلیٰ میں دفن ہوئے۔ اور آپ جید روایات میں متفرد ہیں۔ اور لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا اور اس سال شیخ شرف الدین عبداللہ بن تیمیہ پیدا ہوئے' جو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اور خطیب قزوینی کے بھائی ہیں۔

سنہ ۶۶۷ھ

اس سال کے صفر میں سلطان الظاہر نے اپنے بیٹے ملک سعید محمد برکۃ خان کے لیے از سر نو بیعت لی کہ وہ اس کے بعد بادشاہ ہوگا اور اس نے سب امراء' قضاۃ اور اعیان کو بلایا' اور اسے سوار کرایا' اور اس کے آگے آگے چلا' اور ابن نعمان نے اس کے لیے ایک زبردست تحریر لکھی' کہ وہ اپنے باپ کے بعد بادشاہ ہوگا۔ اور یہ کہ وہ اس کی زندگی میں اس کی طرف سے فیصلے کرے گا۔

پھر جمادی الآخرۃ میں سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ شام کو گیا۔ اور جب وہ دمشق میں داخل ہوا تو اس کے پاس شاہ تاتار ابغاء کے ایلچی آئے۔ ان کے پاس کچھ تحریری اور کچھ زبانی باتیں تھیں۔ اور زبانی باتوں میں سے ایک یہ تھی کہ تو ایک غلام ہے جو سیواس میں خرید و فروخت کرتا رہا ہے۔ تمہیں یہ زیبا نہیں کہ تو شاہانِ زمین کی مخالفت کرے۔ اور یاد رکھ اگر تو آسمان پر چڑھ جائے' اور زمین کی طرف اتر آئے تو مجھ سے بچ نہیں سکے گا۔ اپنے آپ کو سلطان ابغا سے مصالحت کرنے پر آمادہ کر' مگر اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی' اور نہ ہی اسے کوئی اہمیت دی' بلکہ اس کا مکمل جواب دیا' اور اس نے اس کے ایلچیوں سے کہا' اسے بتا دینا کہ میں اس سے مطالبہ کے درپے ہوں۔ اور میں مسلسل مطالبہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ میں اس سے خلیفہ کے وہ تمام علاقے چھین لوں گا جن پر اس نے قبضہ کیا ہے۔

اور جمادی الآخرہ میں سلطان ملک الظاہر نے تمام شہروں میں شراب کے گرا دینے اور غلط کار عورتوں کے چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ پس غلط کار عورتوں کے پاس جو کچھ موجود تھا' لوٹ لیا گیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے نکاح کر لیے۔ اور اس نے سب شہروں کی طرف یہ حکم لکھا کہ اس کام پر جو ٹیکس لگا تھا' اسے ساقط کر دیا۔ اور جو کام اس کے بغیر محال تھا اس کا عوضانہ دیا۔ پھر سلطان اپنی افواج کے

Marfat.com

ساتھ مصر واپس آ گیا۔ اور جب وہ راستے میں خربتہ اللصوص کے پاس تھا تو ایک عورت اس کے درپے ہوگئی' اور اس نے اسے بتا کہ اس کا بیٹا صور شہر میں داخل ہوگیا ہے۔ اور اس کے فرنگی حکمران نے اس سے خیانت کی ہے' اور اسے قتل کر دیا ہے۔ اور اس کا مال لے لیا ہے' پس سلطان سوار ہوا اور اس نے صور پر غارت گری کی' اور اس کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور اس کے بادشاہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے تاجروں کے ساتھ اس کے فریب وخیانت کا ذکر کیا۔ پھر سلطان نے فوجوں کے پیشرو سے کہا' میں لوگوں کو وہم میں ڈالتا ہوں کہ میں مریض ہوں اور میں پالکی میں ہوں۔ اطباء کو بلاؤ' اور ان سے میرے لیے نسخہ تجویز کرواؤ' جو اس قسم کے مریض کے مناسب ہو۔ اور جب وہ تجھے نسخہ بتائیں تو مشروبات کو چلتے چلتے پالکی میں حاضر کرنا پھر سلطان ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ اور اسے جلدی سے چلایا اور اس نے اپنے بیٹے کے حالات معلوم کیے کہ اس کے بعد دیار مصر کی حکومت کیسے رہے گی۔ پھر وہ جلدی سے فوج کی طرف واپس آ گیا اور پالکی میں بیٹھ گیا اور انہوں نے اس کی صحت کا اظہار کیا اور انہوں نے ایک دوسرے کو اس کی خوش خبری دی۔ اور یہ ایک عظیم جرأت اور بڑا اقدام ہے۔

اور اس سال سلطان ملک الظاہر نے حج کیا اور اس کے ساتھ امیر بدرالدین الجزندار قاضی القضاۃ سلیمان الحنفی' فخرالدین بن لقمان تاج الدین بن الاثیر' اور تقریباً تین سو غلام اور فاتح افواج بھی تھیں۔ اور الکرک کے راستے پر چلا۔ اور اس نے اس کے احوال پر غور کیا۔ پھر وہ وہاں سے مدینہ منورہ گیا اور وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کیا' اور ان کے احوال میں غور وفکر کیا۔ پھر وہاں سے مکہ آیا' اور مجاورین کو صدقہ دیا' پھر اس نے عرفہ میں وقوف کیا اور طواف افاضہ کیا اور اس کے لیے کعبہ کو کھولا گیا۔ اور اس نے اسے اپنے ہاتھ سے عرقِ گلاب اور اس کی خوشبو سے دھویا پھر وہ کعبہ کے دروازے میں کھڑا ہوا' اور اس نے لوگوں کے ہاتھوں کو پکڑا کہ وہ کعبہ میں داخل ہو جائیں اور وہ بھی ان کے درمیان تھا۔ پھر اس نے واپس آ کر جمرات پر کنکر پھینکے۔ پھر اس نے چلنے میں جلدی کی' اور مدینہ منورہ واپس آ کر دوبارہ قبر شریف کی زیارت کی' جس کے ساکن پر افضل الصلوٰۃ والتسلیم و علیٰ آلہ و اھل بیتہ الطیبین الطاھرین و صحابتہ الکرام اجمعین الیٰ یوم الدین.

پھر وہ الکرک کی طرف روانہ ہوگیا اور ۲۶ ذوالحجہ کو اس میں داخل ہوگیا' اور اس نے اپنی بخیریت آمد پر دمشق کی طرف خوشخبری دینے والا بھیجا' اور دمشق کا نائب امیر جمال الدین اتجبی ۲ محرم کو خوش خبری دینے والے کے استقبال کو نکلا' کیا دیکھتا ہے کہ سلطان خود میدان اخضر میں چل رہا ہے' اور وہ سب سے آگے ہے۔ اور لوگ اس کی سرعت رفتار' صبر اور دلیری سے تعجب کرنے لگے پھر وہ جلدی سے چل کر ۶ محرم کو حلب میں داخل ہوگیا تاکہ اس کے حالات کی تفتیش کرے' پھر وہ حماۃ کو واپس آیا' پھر دمشق کو لوٹا۔ پھر مصر کو چلا گیا اور آئندہ سال کی ۳ صفر کو منگل کے روز اس میں داخل ہوگیا۔

اور ذوالحجہ کے آخر میں شدید ہوا چلی' جس نے دریائے نیل میں دوسو کشتیوں کو غرق کر دیا' اور اس میں بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے' اور وہاں شدید بارش پڑی' اور شام میں بجلی پڑی جس نے پھلوں کو تباہ کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور اس سال اللہ تعالیٰ نے تاتاریوں کے درمیان یعنی اصحاب ابغا اور اس کے عم زاد ابن منکوتمر کے اصحاب کے درمیان اختلاف ڈال دیا' اور وہ منتشر ہوگئے۔ اور ایک دوسرے سے الجھ پڑے اور اس سال اہل حران نے خروج کیا' اور ان میں کچھ لوگ

Marfat.com

شام آ گئے' اور ان میں ہمارے شیخ علامہ ابوالعباس احمد بن تیمیہ بھی اپنے باپ کے ساتھ آئے' اور آپ کی عمر ۶ سال تھی' اور آپ کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن اور شرف الدین عبداللہ بھی آئے اور وہ دونوں آپ سے چھوٹے تھے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر عزالدین ایدمر بن عبداللہ:

الحلمی الصالحی' آپ اکابر امراء میں سے تھے' اور بادشاہوں کے ہاں ان کے زیادہ رتبہ رکھتے تھے' پھر ملک الظاہر کے ہاں بھی رتبہ حاصل کیا۔ اور وہ اپنی غیر موجودگی میں آپ کو نائب مقرر کرتا۔ اور جب یہ سال آیا تو وہ آپ کو اپنے ساتھ لے گیا' اور آپ کی وفات قلعہ دمشق میں ہوئی' اور آپ الیغمور یہ کے قریب قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور آپ نے اپنے پیچھے بہت اموال چھوڑے۔ اور اپنی اولاد کے بارے میں سلطان کو وصیت کی۔ اور سلطان جامع دمشق میں آپ کی تعزیت کے لیے آیا۔

شرف الدین ابوالظاہر:

محمد بن الحافظ ابی الخطاب عمر بن دحیۃ المصری' آپ کی پیدائش ۶۱۰ھ میں ہوئی اور اپنے باپ سے اور ایک جماعت سے سماع کیا اور دارالحدیث الکاملیہ کی مشیخت کو مدت تک سنبھالے رکھا' اور حدیث بیان کی اور آپ ایک فاضل شخص تھے۔

قاضی تاج الدین ابوعبداللہ:

محمد بن وثاب بن رافع الجیلی الحنفی' آپ نے درس دیا اور دمشق میں ابن عطاء کی طرف سے فتویٰ دیا۔ اور آپ حمام سے نکلنے کے بعد حمام کے چبوترے پر اچانک مر گئے اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

شرف الدین ابوالحسن ماہر طبیب:

علی بن یوسف بن حیدرۃ الرجی' دمشق کے شیخ الاطباء اور الدخواریہ کے وقف کرنے والے کی وصیت کے مطابق الدخواریہ کے مدرس' آپ کو اس فن میں اپنے ہمعصر ساتھیوں پر سبقت حاصل تھی' اور آپ کے اشعار میں یہ اشعار بھی ہیں۔

''دنیا کے فرزندوں کو زبردستی موت کی طرف لے جایا جاتا ہے اور باقی رہنے والے لوگ گذر جانے والے کے حال کا شعور نہیں رکھتے' گویا وہ بعض کی جہالت کے باعث چوپائے ہیں' کیونکہ وہ ایک دوسرے کی خونریزی کر رہے ہیں''۔

شیخ نصیر الدین:

المبارک بن یحییٰ بن ابی الحسن ابی البرکات بن الصباغ الشافعی' فقہ وحدیث کے علامہ' آپ نے پڑھایا' فتوے دیئے' تصنیف کی اور آپ سے فائدہ اٹھایا گیا' آپ کی عمر ۸۰ سال تھی' اور آپ کی وفات اس سال کی ۱۱۔ جمادی الاولیٰ کو ہوئی۔

شیخ ابوالحسن:

علی بن عبداللہ بن ابراہیم اللکونی المقری النحوی ملقب بہ سیبویہ' آپ فن نحو میں یکتا فاضل تھے۔ آپ نے اس سال ۶۷ سال کی عمر میں قاہرہ کے شفاخانے میں وفات پائی۔ آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

Marfat.com

''تو نے مسلسل جدائی سے میرے دل کو عذاب دیا ہے۔ اے وہ جس کی محبت ضمیر غیر منفصل ہے اور اس نے مجھے تجھ سے روکنے کی تاکید کی ہے اور عطف سے بدل تک تیرا کوئی دشمن نہیں ہے''۔

اور اسی سال میں ہمارے شیخ علامہ کمال الدین محمد بن علی انصاری بن الزملکان شیخ الشافعیہ کی ولادت ہوئی۔

۶۶۸ھ

اس سال کی ۲ رمحرم کو سلطان حجاز سے الجن آیا اور لوگوں نے اسے میدان اخضر میں چلتے دیکھا تو وہ خوش ہو گئے' اور اس نے لوگوں کو ہدایا اور تحائف کے ساتھ استقبال کرنے سے راحت دی' اور یہ اس کا دستور تھا۔ اور لوگ اس کی سرعت رفتار اور عالی ہمتی سے حیران رہ گئے۔ پھر وہ حلب کی طرف گیا' پھر مصر کی طرف گیا' اور مصری قافلے کے ساتھ اس میں مہینے کی چھ تاریخ کو داخل ہوا۔ اور اس سال اس کی بیوی ام الملک سعید' حجاز میں تھی' پھر وہ اور اس کا بیٹا اور امراء ۱۳ رصفر کو اسکندریہ کی طرف گئے۔ اور وہاں اس نے شکار کیا' اور امراء کو بہت سے اموال اور خلعت دیئے۔ اور مظفر و منصور ہو کر واپس لوٹا۔

اور اس سال کے محرم میں شاہ مراکش ابوالعلاء اور ادریس بن عبداللہ بن محمد بن یوسف ملقب بہ واثق قتل ہو گیا۔ اسے بنو مرین نے اس جنگ میں قتل کیا جو اس کے اور ان کے درمیان مراکش کے درمیان ہو رہی تھی۔ اور اس سال کی ۱۳ ربیع الآخر کو سلطان اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ دمشق پہنچا' اور وہ راستے میں سردی اور کیچڑ کے باعث سخت مشقت سے دوچار ہوئے' پس اس نے الزبقیہ پر خیمہ لگا لیا' اور اسے اطلاع ملی کہ زیتون کا بھانجا عسکا سے مسلمانوں کی فوج کا قصد کیے ہوئے نکلا ہے سو وہ جلدی سے ان کے مقابلہ میں گیا اور اس نے اسے عسکا سے نزدیک پایا' اور وہ اس کے خوف سے اس میں داخل ہو گیا۔ اور رجب میں سلطان کے نائبین نے اسماعیلہ سے موسم گرما گذارنے کی جگہ کی سپرداری لے لی' اور وہاں سے ان کا امیر الصارم مبارک بن الرضی بھاگ گیا اور حماہ کے حکمران نے اس کے خلاف حیلہ کر کے اسے قیدی بنا لیا' اور اسے سلطان کی طرف بھیج دیا' اور اس نے اسے قاہرہ کے ایک قلعہ میں قید کر دیا۔

اور اس سال سلطان نے لکڑی کے ستونوں کو حجرۂ نبویہ کی طرف بھیجا' اور حکم دیا کہ انہیں قبر کی حفاظت کے لیے اس کے اردگرد کھڑا کیا جائے۔ اور اس نے ان کے لیے دیار مصر سے نکلنے اور بند ہونے والے دروازے بنوائے' اور انہیں وہاں لگا دیا۔ اور اس سال اطلاعات ملیں کہ فرنگی بلاد شام کا قصد کیے ہوئے ہیں۔ پس سلطان نے ان سے جنگ کرنے کے لیے فوج تیار کی۔ اور اس کے باوجود وہ اسکندریہ کے بارے میں ان سے خائف تھا۔ اور اس نے انہیں مضبوط کیا۔ اور اگر اچانک دشمن آ جائے تو اس نے ان کی طرف آنے کے لیے پل بنایا' اور اسکندریہ سے کتوں کو مارنے کا حکم دے دیا۔ اور اس سال بلاد مغرب سے بنو عبدالمومن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ان کا آخری بادشاہ ادریس بن عبداللہ بن یوسف تھا جو مراکش کا حکمران تھا' بنو مرین نے اسے اس سال قتل کر دیا تھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

الصاحب زین الدین یعقوب بن عبداللہ الرفیع:

ابن زید بن مالک المصری جو ابن الزبیری کے نام سے مشہور ہے' اور یہ ایک فاضل رئیس تھا۔ یہ ملک مظفر قطز کا وزیر بنا۔ پھر الظاہر بیبرس کی حکومت کے آغاز میں اس کا وزیر بنا۔ پھر اس نے اسے معزول کر دیا' اور بہاؤ الدین ابن الحنا کو وزیر مقرر کیا' پس وہ

Marfat.com

اپنے گھر کا ہو رہا' حتیٰ کہ اس سال کی ۱۴ ربیع الآخر کو اس کی وفات ہوگئی' اور آپ کی نظم بھی اچھی ہے۔

شیخ موفق الدین:

احمد بن القاسم بن خلیفۃ الخزرجی الطبیب جو ابن ابی الصیبعہ کے نام سے مشہور تھے' آپ کی تاریخ الاطباء دس جلدوں میں ہے' اور وہ جامع امویہ میں مزار ابن عروہ پر وقف ہے۔ آپ نے صرخد میں وفات پائی۔ آپ کی عمر نوے سال سے متجاوز تھی۔

شیخ زین الدین احمد بن عبدالدائم:

ابن نعمۃ بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن بکیر' ابوالعباس المقدسی النابلسی' آپ مشائخ کی ایک جماعت سے روایت کرنے میں متفرد ہیں' آپ کی ولادت ۵۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ نے سماع کیا۔ اور مختلف شہروں کی طرف سفر کیا۔ آپ فاضل آدمی تھے' اور جلد جلد لکھتے تھے۔

اور شیخ علم الدین نے بیان کیا ہے کہ آپ نے مختصر الحزنی کو ایک رات میں لکھا' اور آپ کا خط خوبصورت اور پختہ تھا۔ اور آپ نے تاریخ ابن عساکر کو دو بار لکھا اور اسے اپنے لیے مختصر بھی کیا' اور آپ اپنی عمر میں چار سال اندھے ہوئے۔ اور آپ کے اشعار بھی ہیں جنہیں قطب الدین نے التذییل میں بیان کیا ہے۔ آپ نے قاسیون میں وفات پائی' اور وہیں ۱۰ رجب کو منگل کی صبح کو دفن ہوئے۔ آپ کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔

قاضی محی الدین ابن الزکی:

ابوالفضل یحییٰ بن قاضی القضاۃ بہاؤ الدین ابی المعالی محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن علی بن عبدالعزیز بن علی بن عبدالعزیز بن علی بن حسین بن محمد بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن الولید ابن عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان بن عفان القرشی الاموی بن الزکی' آپ نے کئی بار دمشق کی قضا سنبھالی' اور آپ سے پہلے یہی حال آپ کے آباء کا تھا' سب نے قضا کو سنبھالا۔ آپ نے حنبل' ابن طبرزد' الکندی اور ابن الحرستانی اور ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا' اور آپ نے حدیث بیان کی' اور بہت سے مدارس میں پڑھایا۔ اور آپ نے الملا دونیہ میں شام کی قضا سنبھالی۔ ❶ لیکن ابوشامہ کے بیان کے مطابق آپ کی تعریف نہیں کی گئی۔

آپ نے ۱۴ رجب کو مصر میں وفات پائی' اور المعظم میں دفن ہوئے' اور آپ کی عمر ستر سال سے زائد تھی' اور آپ کے اشعار بہت اچھے ہیں۔ اور شیخ قطب الدین نے اس بارے میں آپ کا نسب بیان کرنے کے بعد بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے آپ کے والد قاضی بہاؤ الدین کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپ شیخ محی الدین ابن عربی کو موافقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ اور آپ نے جامع دمشق میں ایک خواب میں آپ کو اپنے سے اس وجہ سے اعراض کیے دیکھا کہ آپ کو ایام صفین میں بنی امیہ سے تکلیف پہنچی تھی۔ صبح ہوئی تو آپ نے اس بارے میں ایک قصیدہ نظم کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے میلان کا ذکر کیا اگرچہ آپ اموی تھے۔

میں وصی کے دین کو قبول کرتا ہوں' اور میں اس کے سوا کوئی رائے نہیں رکھتا' اگرچہ بنو امیہ بھی اصل والے ہیں۔ اور اگر

❶ شذرات الذہب میں ہے کہ ہلاکو نے شام کی قضا آپ کے سپرد کی۔

Marfat.com

میرے سوار صفین میں حاضر ہوتے تو وہاں میری موجودگی بنی حرب کے اونٹوں کو مشکل میں ڈال دیتی۔ اور میں ان کی رضامندی سے تلواروں کو تیز کرتا اور ہاتھ سے انہیں خلافت حاصل کرنے سے روکتا۔

اور آپ کا شعر ہے۔

''انہوں نے کہا دمشق کے مرغزار میں کوئی تفریح نہیں اور جس چیز کا تو دلدادہ ہے' اسے بھول جا۔ اے میرے ملامت گر اس کے تیر نگاہ سے بچ' اور اس سے ایک قطار نے معارضہ کیا ہے''۔

الصاحب فخر الدین:

محمد بن الصاحب بہاؤ الدین علی بن محمد بن سلیم بن الحنا مصری' آپ وزیر صحبت تھے' اور فاضل آدمی تھے۔ آپ نے قرافہ کبریٰ میں ایک خانقاہ بنائی' اور مصر میں اپنے والد کے مدرسہ میں پڑھایا۔ اور ابن بنت الاعز کے بعد الشافعی میں بھی پڑھایا۔ آپ نے شعبان میں وفات پائی۔ اور المعظم کے دامن میں دفن ہوئے اور سلطان نے اس کے بیٹے تاج الدین کو وزارت صحبت سونپ دی۔

شیخ ابونصر بن ابی الحسن:

ابن الخراز صوفی' بغدادی' شاعر' آپ کا ایک اچھا دیوان بھی ہے اور آپ مل جل کر رہنے اور گفتگو کرنے کے لحاظ سے بہت اچھے تھے۔ آپ کا ایک دوست آپ کے پاس آیا تو آپ اس کے اعزاز کے لیے کھڑے نہ ہوئے' اور آپ نے اسے اپنا شعر سنایا۔

''جب تو آیا تو دل اس محبت کی وجہ سے' جو اس میں موجود ہے' تیرے احترام کے لیے کھڑا ہو گیا اور محبت کے ساتھ دل کا کھڑا ہونا اجسام کے لیے اجسام کے کھڑا ہونے سے بہتر ہے''۔

۶۶۹ھ

اس سال کے صفر کے آغاز میں سلطان دیار مصر سے ایک دستہ فوج کے ساتھ عسقلان کی طرف گیا۔ اور اس نے اس کی باقی ماندہ فصیل کو' جسے حکومت صلاحیہ نے بیکار قرار دے دیا گیا تھا گرا دیا۔ اور جو فصیل اس نے گرائی' اس میں اس نے دو پیالے پائے' جن میں دو ہزار دینار تھے' جس میں اس نے امراء پر تقسیم کر دیا اور ابھی وہ وہیں تھا کہ خوشخبری آ گئی کہ منکوتمر نے ابغا کی فوج کو شکست دے دی ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہو گیا۔ پھر وہ قاہرہ کی طرف واپس آ گیا۔ اور ربیع الاوّل میں سلطان کو اطلاع ملی کہ اہل عسکا نے ان مسلمان قیدیوں کو جو ان کے قبضے میں تھے' عسکا کے باہر باندھ کر قتل کر دیا ہے۔ اور اس کے قبضے میں اہل عسکا کے جو قیدی تھے' ان کے بارے میں اس نے قتل کا حکم دے دیا اور ایک ہی صبح کو انہیں قتل کر دیا گیا' اور وہ تقریباً دو سو قیدی تھے۔ اور اس سال جامع المنشیہ مکمل ہوئی اور ۲۲ ربیع الآخر کو اس میں جمعہ کی نماز ہوئی۔ اور اس سال اہل تونس اور فرنگ کے درمیان جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا' جن کا بیان طویل ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے فریقین کے بے شمار آدمیوں کے قتل ہو جانے کے بعد صلح کرنے اور جنگ ساقط کرنے پر مصالحت کر لی۔

اور ۸ رجب بروز جمعرات' الظاہر دمشق میں داخل ہوا' اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا ملک سعید اور وزیر ابن الحنا اور فوج کی اکثریت بھی تھی۔ پھر وہ متفرق ہو کر باہر چلے گئے اور باہم وعدہ کیا کہ وہ ساحل پر آپس میں ملاقات کریں' تاکہ وہ جبلہ' لاذقیہ' مرقب'

Marfat.com

عرفہ اور وہاں جو شہر ہیں' ان پر غارت گری کریں۔ پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے صافینا اور مجدل کو فتح کر لیا پھر روانہ ہو کر ۱۹ رجب بروز منگل اکراد کے قلعے پر اترے' جس کی تین فصیلیں تھیں۔ پس انہوں نے مجانیق نصب کر دیں' اور اسے ۱۵ رشعبان کو بزور قوت فتح کر لیا اور فوج داخل ہو گئی۔ اور اس کا محاصرہ کرنے والا سلطان کا بیٹا ملک سعید تھا۔ سلطان نے اہل قلعہ کو رہا کر دیا' اور ان پر احسان کیا۔ اور انہیں طرابلس کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اور فتح سے ۱۰ دن بعد قلعہ کو حاصل کر لیا۔ اور اہل قلعہ کو اسی طرح جلاوطن کر دیا اور شہر کے کلیسا کو جامع مسجد بنا دیا' اور اس میں جمعہ قائم کیا۔ اور اس پر نائب اور قاضی مقرر کیا۔ اور شہر کو تعمیر کرنے کا حکم دیا اور حاکم طرسوس نے اس شرط پر اسے صلح کی پیشکش کرتے ہوئے اپنے شہر کی چابیاں بھجوا دیں کہ اس کے ملک کا نصف غلہ سلطان کے لیے ہوگا۔ اور یہ کہ اس کا نائب وہاں ہوگا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا۔ اور اسی طرح المرقب کے حاکم نے بھی کیا۔ اور اس نے اس کے ساتھ بھی نصف نصف غلہ پر' اور دس سال جنگ ساقط کرنے پر مصالحت کر لی اور سلطان کو اکراد کے قلعہ پر خیمہ زن ہونے کی حالت میں اطلاع ملی کہ جزیرہ قبرص کا حکمران اپنی فوج کے ساتھ عسکا کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ اس کے باشندوں کو سلطان کے خوف سے بچائے۔

پس سلطان نے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ سو اس نے بارہ شینی کے ساتھ بہت بڑی فوج بھیجی' تاکہ وہ جزیرہ قبرص پر اس کے حاکم کی عدم موجودگی میں قبضہ کر لیں۔ اور کشتیاں سرعت کے ساتھ روانہ ہو گئیں' اور جب وہ شہر کے نزدیک پہنچیں' تو سخت جھکڑ چل پڑا اور وہ ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ اور ان میں سے چودہ کشتیاں حکم الٰہی سے ٹوٹ پھوٹ گئیں' اور بہت سے لوگ غرق ہو گئے۔ اور فرنگیوں نے کاریگروں اور جوانوں میں سے تقریباً اٹھارہ سو آدمیوں کو قیدی بنا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر سلطان روانہ ہوا اور اس نے قلعہ عسکا پر مجانیق نصب کر دیں' اور اس کے باشندوں نے اس شرط پر اس سے امان طلب کی کہ وہ انہیں چھوڑ دے' تو اس نے ان کی بات مان لی' اور اس نے عید کے روز شہر میں داخل ہو کر اس کی سپرداری لے لی' اور وہ قلعہ مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچانے والا تھا۔ اور وہ دو پہاڑوں کے درمیان وادی ہے۔ پھر سلطان طرابلس گیا اور اس کے حکمران نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اس زمین میں سلطان کا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا میں اس لیے آیا ہوں کہ تمہاری کھیتیوں کو چر جاؤں اور تمہارے شہروں کو ویران کر دوں۔ اور پھر آئندہ سال تمہارے محاصرہ کے لیے آؤں۔ پس اس نے اسے مصالحت و مہربانی اور دس سال تک جنگ ساقط کرنے کی پیشکش کی' تو اس نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور اس نے اسماعیلیہ کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اپنے والد کے متعلق اس سے مہربانی کی درخواست کریں' اور وہ قاہرہ میں قید تھا۔ اس نے کہا العلیقہ کو میرے سپرد کر دو اور نیچے اتر آؤ' اور قاہرہ میں جاگیریں لو اور اپنے باپ کی سپرداری بھی لو۔ پس جب وہ نیچے اترے' تو اس نے قاہرہ میں انہیں قید کرنے کا حکم دیا۔ اور العلیقہ کے قلعے میں نائب مقرر کر دیا۔

اور ۱۲ رشوال بروز اتوار' دمشق میں بڑا سیلاب آیا' اور اس نے بہت سی چیزوں کو تباہ کر دیا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ غرق ہو گئے' خصوصاً وہ رومی حجاج جو دو دریاؤں کے درمیان اترے ہوئے تھے۔ سیلاب انہیں ان کے اونٹوں اور بوجھوں کو بہا لے گیا۔ اور وہ ہلاک ہو گئے۔ اور شہر کے دروازوں کو بند کر دیا گیا اور فصیلوں کی سیڑھیوں اور باب الفرادیس سے پانی شہر کے اندر

Marfat.com

آ گیا۔ اور ابن المقدم کی سرائے غرق ہوگئی' اور اس نے بہت سی چیزوں کو برباد کر دیا۔ اور یہ واقعہ گرمیوں میں زردآلو کے موسم میں ہوا۔ اور سلطان ۱۵ رشوال کو بدھ کے روز دمشق میں داخل ہوا۔ اور اس نے قاضی ابن خلکان کو معزول کر دیا۔ آپ دس سال سے قضاء کا کام کر رہے تھے۔ اور اس نے قاضی عزالدین بن الصائغ کو مقرر کر دیا' اور اسے خلعت دیا۔

اور اس نے طرابلس کے باہر وزیر ابن الحنا کی سفارت کے ساتھ اس کا حکم لکھا۔ اور ابن خلکان ذوالقعدہ میں مصر چلے گئے' اور ۱۲ رشوال کو شیخ السلطان ملک الظاہر اور اس کے اصحاب کردوں کے قلعے سے داخل ہو کر یہود کے کنیسہ میں آئے' اور اس میں نماز ادا کی۔ اور اس میں یہود کے جو شعائر تھے' انہیں مٹا دیا' اور اس میں دسترخوان بچھایا اور سماع کیا' اور کئی روز تک اسی حالت میں رہے۔ پھر کنیسہ یہود کو واپس کر دیا گیا' پھر سلطان سواحل کی طرف چلا گیا۔ اور بعض ساحلی علاقوں کو فتح کیا اور عسکا کے نزدیک جا پہنچا' اور اس کے متعلق غور وفکر کیا۔ پھر دیار مصر کو روانہ ہو گیا۔ اور اس میں اور ان غزوات میں اس کے قرض کی مقدار تقریباً اٹھارہ ہزار دینار تھی۔ اور اللہ نے اسے اس کا عوض دیا' اور وہ ۱۳ رذوالحجہ کو جمعرات کے روز قاہرہ پہنچا' اور پہنچنے سے سترھویں روز اس نے امراء کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ جن میں حلبی وغیرہ بھی تھے' اسے اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے الشقیف پر اس کی گرفتاری کا ارادہ کیا تھا۔

اور ۱۷ رذوالحجہ کو اس نے بقیہ شہروں میں بھی شراب کے گرانے کا حکم دے دیا۔ اور اسے نچوڑنے اور پینے والے کو قتل کی دھمکی دی' اور اس کی کفالت کو ساقط کر دیا۔ اور صرف قاہرہ میں روزانہ اس کی کفالت ایک ہزار دینار ہوتی تھی' پھر ایلچی اس حکم کو آفاق میں لے کر چلے گئے۔ اور اس سال سلطان نے الکرک کے حکمران العزیز بن المغیث اور اس کے اصحاب کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے اس کی سلطنت پر قبضہ کرنے کا عزم کیا ہوا تھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک تقی الدین عباس بن ملک عادل:

ابی بکر بن ایوب بن شادی' یہ اولاد عادل میں سے زندہ رہنے والا آخری بچہ تھا' اس نے الکندی اور ابن الحرستانی سے حدیث کا سماع کیا اور ملوک کے ہاں اس کا بڑا احترام تھا' کوئی شخص مجالس اور مجامع میں اس سے اوپر نہیں ہوتا تھا۔ اور یہ نرمی اخلاق اور اچھے میل جول والا تھا اور اس کی ہمنشینی اکتاہٹ پیدا نہیں کرتی تھی۔ اس نے ۱۲ رجمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز' درب الریحان میں وفات پائی۔ اور قاسیون کے دامن میں اس کے قبرستان میں دفن ہوا۔

قاضی القضاۃ شرف الدین ابوحفص:

عمر بن عبداللہ بن صالح بن عیسیٰ السبکی المالکی' آپ ۵۸۵ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا سماع کیا۔ اور فقہ سیکھی' اور الصلاحیہ میں فتویٰ دیا' اور قاہرہ کے محتسب بنے۔ پھر ۶۶۳ھ میں قاضی بنے اس لیے کہ انہوں نے ہر مذہب کا قاضی مقرر کیا تھا۔ آپ نے سخت انکار کیا۔ پھر مجبور کرنے کے بعد اس شرط پر قاضی بننا قبول کیا کہ آپ قضا کی تنخواہ نہیں لیں گے۔ آپ علم اور دین میں مشہور تھے' آپ سے قاضی بدرالدین ابن جماعۃ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ آپ نے ۲۵ رذوالقعدہ کو وفات پائی۔

Marfat.com

شجاع الدین آختہ مرشد المظفری الحموی:

یہ شخص دلیر اور شجاع بہادروں میں سے تھا' اور اس کا مشورہ نہایت صائب ہوتا تھا اور اس کا استاد اس کی مخالفت نہیں کرتا تھا۔ اور یہی حال ملک الظاہر کا تھا۔ اس نے حماہ میں وفات پائی۔ اور حماہ میں ہی اپنے مدرسہ کے قریب اس کے قبرستان میں دفن ہوا۔

ابن سبعین' عبدالحق بن ابراہیم بن محمد:

ابن نصر بن محمد بن نصر بن محمد بن قطب الدین ابو محمد المقدسی الرقوطی آپ رقوطہ کی طرف نسبت سے الرقوطی کہلاتے ہیں۔ یہ مرسیہ کے نزدیک ایک شہر ہے۔ آپ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور علم الاوائل اور فلسفہ سے اشتغال کیا' جس سے آپ میں ایک قسم کا الحاد پیدا ہو گیا۔ اور آپ نے اس بارے میں ایک کتاب بھی تصنیف کی جو ایسمیاہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور آپ اس کے ذریعے نبی اور غنی امراء پر بات کو خلط ملط کر دیتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ یہ لوگوں کے احوال میں سے ایک حال ہے۔ اور آپ کی تصانیف میں سے کتاب البدو اور کتاب الہو بھی ہیں۔ آپ نے مکہ میں اقامت کی' اور اس کے حکمران ابن سمی کی عقل پر قبضہ کر لیا۔ اور بعض اوقات غار حرا کی اس امید پر مجاورت کی کہ اس کے بارے میں روایت ہے کہ اس میں وحی آتی ہے' جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ پر آتی تھی۔ اس کا یہ اعتقاد اس فاسد عقیدہ پر قائم تھا کہ نبوت مکتسب چیز ہے اور یہ ایک فیض ہے جو عقل کے صفا ہونے پر ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ اسی عقیدے پر مرا ہے تو اسے دنیا اور آخرت میں رسوائی حاصل ہوئی ہے۔ اور جب وہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والوں کو دیکھتا تو ان کے بارے میں کہتا کہ یہ گھومنے کی جگہ کے گرد گدھے ہیں۔ اور اگر یہ لوگ مدار کے گرد طواف کرتے' تو وہ ان کے بیت اللہ کے طواف سے بہتر ہوتا' اللہ اس کے اور اس کے امثال کے بارے میں فیصلہ کرے گا' اور اس سے بڑے بڑے اقوال وافعال منقول ہیں۔ اس نے ۲۸ رشوال کو مکہ میں وفات پائی۔

۶۷۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم بامر اللہ ابو العباس احمد العباسی خلیفہ تھا اور سلطانِ اسلام ملک الظاہر تھا۔ اور ۱۴ رمحرم کو اتوار کے روز سلطان سمندر کی طرف گیا' تاکہ اس شوانی سے جنگ کرے جنہوں نے جزیرہ قبرص میں غرق ہونے والوں کا عوض مقرر کیا تھا' اور وہ چالیس شینی تھے' اور وہ شینی کے ساتھ گیا' اور امیر بدر الدین بھی اس کے ساتھ تھا' اور وہ ان پر غالب آ گئے' اور خزندار سمندر میں گر گیا۔ اور اس نے پانی میں غوطہ لگایا۔ اور ایک شخص نے اس کے پیچھے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا' اور اس کے بالوں کو پکڑ کر اسے غرق ہونے سے بچا لیا۔ پس سلطان نے اس شخص کو خلعت دیا' اور اس سے حسن سلوک کیا۔ اور محرم کے آخر میں سلطان الخاصکیہ کی ایک چھوٹی سی جماعت اور دیار مصر کے امراء کے ساتھ روانہ ہو کر الکرک آیا۔ اور اس کے نائب کو اپنے ساتھ دمشق لے گیا۔ اور ۱۲ ر صفر کو اس میں داخل ہوا اس کے ساتھ الکرک کا نائب امیر عز الدین ایدمر بھی تھا۔ پس اس نے اسے دمشق کا نائب مقرر کیا' اور جمال الدین آقوش النجیبی کو ۱۴ ر صفر کو اس سے معزول کر دیا۔ پھر وہ حماہ کی طرف روانہ ہو گیا' اور دس دن کے بعد واپس آ گیا۔ اور تاتاریوں کے خوف سے بھگوڑے حلب' حماۃ اور حمص سے دمشق پہنچے' اور اہل دمشق میں سے بھی بہت سے لوگ بھاگ گئے' اور ربیع الآخر میں مصری افواج سلطان کے پاس دمشق پہنچ گئیں اور وہ ان کے ساتھ مہینے کی سات تاریخ کو روانہ ہوا' اور حماۃ سے گذرا' اور

Marfat.com

اس نے وہاں کے بادشاہ کو ساتھ لیا۔ پھر حلب کو روانہ ہو گیا' اور وہاں میدان اخضر میں خیمہ زن ہو گیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ رومی افواج نے تقریباً دس ہزار سواروں کو اکٹھا کیا اور انہوں نے اپنے میں سے کچھ سواروں کو بھیجا' جنہوں نے عین تاب پر غارت گری کی' اور نسطون تک پہنچ گئے اور حارم اور انطاکیہ کے درمیان ترکمانوں کی ایک پارٹی پر حملہ کر دیا' اور ان کی بیخ کنی کر دی۔ اور جب تاتاریوں نے سنا کہ سلطان پہنچ گیا ہے' اور اس کے ساتھ فاتح افواج بھی ہیں' تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ فرنگیوں نے بلاد قاقون[1] پر غارت گری کی ہے۔ اور ترکمانوں کی ایک جماعت کو لوٹ لیا ہے' پس اس نے وہاں کے امراء کو گرفتار کر لیا' کیونکہ انہوں نے ملک کی حفاظت کا فکر نہیں کیا تھا' اور وہ دیار مصر کو واپس آ گئے۔

اور ۳ رشعبان کو سلطان نے حنابلہ کے قاضی مصر' شمس الدین احمد بن العمار المقدسی کو گرفتار کر لیا' اور اس کے پاس جو امانات تھیں' انہیں لے لیا' اور ان کی زکوٰۃ بھی لی' اور کچھ امانتیں ان کے مالکان کو واپس کر دیں' اور اسے شعبان ۶۷۲ھ تک قید رکھا اور اس کے متعلق حران کے ایک شخص نے شکایت کی تھی' جسے شبیب کہا جاتا تھا' پھر سلطان پر قاضی کی پاک دامنی واضح ہو گئی تو اس نے اسے دوبارہ ۶۷۲ھ میں اپنے منصب پر بحال کر دیا۔ اور شعبان میں سلطان عسکا کے علاقے کی طرف آیا' اور اس پر غارت گری کی۔ اور اس کے حکمران نے اس سے صلح کی درخواست کی تو اس نے اس کی بات مان لی' اور اس نے اس سے دس سال دس ماہ دس دن اور دس گھنٹوں تک مصالحت کی اور وہ دمشق واپس آ گیا۔ اور دار السعادات میں صلح کی تحریر پڑھی گئی' اور یہی حالت قائم رہی' پھر سلطان نے بلاد اسماعیلیہ کی طرف واپس آ کر ان کے اکثر حصے کو قابو کر لیا۔

قطب الدین نے بیان کیا ہے کہ جمادی الآخرۃ میں قلعہ جبل میں زرافہ پیدا ہوا' جسے گائے کا دودھ پلایا گیا۔ راوی بیان کرتا ہے' یہ وہ بات ہے جس کی مثل نہیں دیکھی گئی۔

شیخ کمال الدین:

سلار بن حسن بن عمر بن سعید الاربلی الشافعی آپ مشائخ مذہب میں سے ایک ہیں۔ اور شیخ محی الدین نووی نے آپ سے اشتغال کیا اور آپ نے الردیانی کی البحر کا متعدد جلدوں میں اختصار کیا ہے۔ اور وہ آپ کے ہاتھ کی تحریر میں میرے پاس موجود ہے۔ اور دمشق میں فتاویٰ آپ کے گرد گھومتے تھے' آپ نے ستر کے دہے میں وفات پائی' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور آپ الواقف کے ایام سے البادرائیہ میں افادہ کر رہے تھے' آپ نے اس سے زیادہ کی جستجو نہیں کی' یہاں تک کہ اس سال میں آپ کی وفات ہو گئی۔

وجیہ الدین محمد بن علی بن ابی طالب:

ابن سوید الشکریتی' آپ تاجروں کے درمیان بہت بڑے سرمایہ دار تاجر تھے' اور حکومت کے ہاں بھی آپ معظم تھے۔ خصوصاً ملک الظاہر کے ہاں وہ آپ کا اعزاز واکرام کرتا تھا' اس لیے کہ آپ نے اس کی امارت کے زمانے میں اس کے سلطنت کے حاصل

[1] قاقون فلسطین میں الرملہ کے نزدیک ایک قلعہ ہے۔

Marfat.com

کرنے سے قبل اس سے احسان کیا تھا۔ آپ کو اپنی خانقاہ میں دفن کیا گیا' اور آپ کی قبر قاسیون میں رباط ناصری کے نزدیک ہے' اور خلیفہ کے خطوط بروقت آپ کے پاس آتے تھے' اور آپ کے مکاتیب تمام ملوک کے ہاں مقبول تھے' حتیٰ کہ السواحل کے فرنگی ملوک کے ہاں بھی' اور آپ تاتاریوں کے دور میں ہلاکو کے زمانے میں بہت صدقات وخیرات کرتے تھے۔

نجم الدین یحییٰ بن محمد بن عبدالواحد بن اللبودی:

حمام الفلک جو اطباء کو عطیہ کے طور پر دیا گیا ہے' کے پاس اللبودیہ کا وقف کرنے والا' آپ کو طب کی معرفت میں کمال حاصل تھا۔ آپ کو دمشق میں کونسل کا نگران مقرر کیا گیا' اور آپ کو اللبودیہ کے پاس قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شیخ علی البکاء:

حضرت خلیل کے شہر کے نزدیک آپ ایک زاویہ کے مالک تھے اور صلاح وعبادت اور گذرنے والوں' اور زائرین کو کھانا کھلانے میں مشہور تھے اور ملک منصور قلادون آپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کرتا تھا کہ میں نے آپ سے ملاقات کی۔ اس وقت آپ امیر تھے' اور آپ نے اسے کچھ باتوں کے متعلق خبر دی جو سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ وہ عنقریب بادشاہ بنے گا۔ اسے قطب الدین الیونینی نے نقل کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپ کے زیادہ گریہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ آپ نے ایک شخص کی مصاحبت کی' جو صاحب احوال وکرامات تھا' نیز یہ کہ آپ اس کے ساتھ بغداد سے نکلے اور ایک گھنٹے میں اس شہر پہنچ گئے جس کے درمیان اور بغداد کے درمیان ایک سال کی مسافت پائی جاتی ہے' نیز یہ کہ اس شخص نے آپ کو بتایا کہ میں عنقریب فلاں وقت مر جاؤں گا اور اس وقت مجھے فلاں شہر میں دیکھ لینا۔

راوی بیان کرتا ہے' جب وہ وقت آیا' تو میں اس کے پاس حاضر ہوا اور وہ نزع کی حالت میں تھا اور مشرق کی طرف گھوم گیا تھا' میں نے اسے قبلہ کی طرف پھیر دیا تو وہ مشرق کی طرف پھر گیا' پھر میں نے اسے اسی طرح پھیرا' تو اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا' تو پریشان نہ ہو' میں اسی جہت پر مروں گا۔ اور وہ درویشوں کی سی گفتگو کرنے لگا' حتیٰ کہ مر گیا' ہم نے اسے اٹھا کر وہاں ایک خانقاہ میں لائے تو ہم نے انہیں بڑے غم میں مبتلا پایا' ہم نے اس سے پوچھا' تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا' ہمارے پاس ایک سو سال بوڑھا' اور آج کے دن وہ اسلام پر فوت ہوا ہے' ہم نے کہا' اس کے عوض ہم سے اسے لے لو اور ہمارا ساتھی ہمارے سپرد کر دو۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے اسے سنبھالا اور اسے غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ اور اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن کر دیا۔ اور انہوں نے اس شخص کو سنبھالا اور اسے نصاریٰ کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔ شیخ علی نے اس سال کے رجب میں وفات پائی ہے۔

سنہ ۶۷۱ھ

۵ محرم کو الظاہر دمشق سے بلاد السواحل میں پہنچا جن کو اس نے فتح کیا اور ہموار کیا تھا اور آخر محرم میں قاہرہ کو چلا گیا' اور وہاں ایک سال تک ٹھہرا رہا' پھر واپس آیا اور ۲ صفر کو دمشق میں داخل ہوا۔ اور اسی سال کے محرم میں التوبہ کا حکمران عیذاب پہنچا' اور اس

Marfat.com

نے وہاں کے تاجروں کو لوٹا' اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا' جن میں قاضی اور والی بھی تھے۔ اور امیر علاؤ الدین ایدغدی الخزندار اس کے مقابلے میں گیا' اور اس نے اس کے ملک کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور لوٹ مار کی اور آگ لگائی اور مکانوں کو گرایا' اور شہروں پر قبضہ کر لیا' اور اپنا بدلہ لے لیا۔ وللہ الحمد

اور ربیع الاوّل میں صہیون کے حکمران امیر سیف الدین محمد بن مظفر الدین عثمان بن ناصر الدین منکورس نے وفات پائی' اور ستر کے دہے میں اپنے باپ کی قبر میں دفن ہوا اور صیہون اور بزریہ کا گیارہ سال بادشاہ رہا' اور اس کے بعد اس کے بیٹے سابق الدین نے اس کی سپرد داری لے لی' اور ملک الظاہر کے پاس حاضری کی اجازت طلب کرنے کے لیے آدمی بھیجا' تو اس نے اسے اجازت دے دی' اور جب وہ حاضر ہوا تو اس نے اسے خیز کو جاگیر میں دے دیا اور اپنی جانب سے اسے دو شہروں کا نائب بنا کر بھیجا۔

اور ۵ر جمادی الآخرۃ کو سلطان اپنی فوج کے ساتھ فرات پہنچا' اس لیے کہ اسے اطلاع ملی تھی کہ وہاں تاتاریوں کی ایک پارٹی موجود ہے۔ پس وہ خود اور اس کی فوج فرات میں گھس کر ان کے پاس پہنچے' اور اس نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور اس روز سب سے پہلے امیر سیف الدین قلاوون اور بدر الدین بیسری فرات میں داخل ہوئے' اور ان دونوں کے پیچھے سلطان فرات میں گھسا پھر اس نے تاتاریوں کے ساتھ جو کرنا تھا' کیا' پھر وہ البیرہ کی طرف گیا جس کا تاتاریوں کی ایک دوسری پارٹی نے محاصرہ کیا ہوا تھا' پس جب انہوں نے اس کی آمد کے متعلق سنا تو وہ بھاگ گئے' اور اپنے اموال واثقال کو چھوڑ گئے۔ اور سلطان بڑی شان و شوکت کے ساتھ البیرہ آیا اور اس نے وہاں کے باشندوں میں بڑا مال تقسیم کیا۔ پھر وہ ۳ر جمادی الآخرۃ کو اپنے ساتھ قیدیوں کو لیے ہوئے دمشق واپس آ گیا۔ اور ۷ر جمادی الآخرۃ کو دیار مصر کو روانہ ہو گیا۔ اور اس کا بیٹا ملک سعید اس کے استقبال کو باہر نکلا' اور دونوں قاہرہ چلے گئے' اور یہ جمعہ کا دن تھا۔ اور اس کے بیٹوں کو بنو الشہاب محمود کہا جاتا ہے' اور قاضی شہاب الدین محمود کاتب نے سلطان کے فوج سمیت دریا میں گھس جانے کے بارے میں کہا ہے۔

''تو جہاں چاہے چلا جا' تجھے نگران خدا پناہ دینے والا ہے اور فیصلہ کر' تیرے مقصد کو قضا وقدر خوشی سے پورا کرے گی۔
اے دین کے رکن' جس دین کو تو نے غالب کیا ہے' دشمنوں کے نزدیک اس کا کوئی بدلہ باقی نہ رہا تھا' جب سروں نے رقص کیا تو تیری کمانوں کے مطربوں سے چلوں نے حرکت کی' تو فوج کے ساتھ فرات میں گھس گیا' جسے فرات کی موجوں نے آثار کے مطابق پہنچا دیا' تجھے فرات کی موجوں نے اٹھا لیا۔ اور کس نے تیرے سوا وہ سمندر دیکھا ہے' جسے نہریں اٹھائے ہوئے ہوں' اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور تیرے لشکر جرار کے سوا وہاں کوئی بڑا ٹیلہ نہ تھا''۔

اور اس منظر کو دیکھنے والے ایک شخص نے کہا ہے۔

''اور جب ہم نے اپنے گھوڑوں کے ساتھ فرات کا سامنا کیا تو ہم نے اسے نیزوں اور تلواروں سے مدہوش کر دیا' اور ہم داخل ہو گئے تو اس نے مال اور غنائم کے ساتھ ہماری واپسی کے وقت تک موجوں کو روانی سے روک دیا''۔

اور ایک دوسرے شخص نے کہا ہے اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔

''ملک الظاہر ہمارا سلطان ہے' ہم اہل ومال سے اس پر قربان ہیں' وہ پانی میں گھس گیا تاکہ حرارت قلب کو جو پیاس کی

Marfat.com

وجہ سے پیدا ہوگئی ہے' اس سے ٹھنڈا کرے''۔

اور ۳ رجب بروز منگل اس نے اپنے تمام خواص امراء اور حلقہ کے پیشروؤں اور ارباب حکومت کو خلعت دیئے اور ہر آدمی کے مناسب حال گھوڑے' سونا اور جانور دیئے' اور جو کچھ اس نے خرچ کیا اس کی قیمت تقریباً تین لاکھ دینار تھی۔ اور شعبان میں سلطان نے منکوتمر کی طرف عظیم تحائف ارسال کیے' اور ۱۲ رشوال کو سوموار کے روز سلطان نے اپنے شیخ شیخ خضر کردی کو قلعہ میں اپنے پاس بلایا' اور اس کے ذمے کچھ باتوں کو واجب کیا جن کا اس نے ارتکاب کیا تھا' پس سلطان نے اس موقع پر اس کے قید کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے اسے فریب سے قتل کرنے کا حکم دیا' اور یہ اس کی آخری ملاقات تھی' اور ذوالقعدہ میں اسماعیلیہ نے ان قلعوں کو بھی سپرد کر دیا جو ان کے قبضے میں تھے۔ اور وہ الکہف' القدموس اور المنطقہ تھے۔ اور ان کے عوض انہیں جاگیریں دی گئیں' اور شام میں کوئی قلعہ ان کے پاس نہ رہا' اور سلطان نے اس میں نائب مقرر کیا اور اس سال سلطان نے السواحل میں پل بنانے کا حکم دیا اور اس پر بہت مال خرچ کیا' جس سے لوگوں کے لیے بڑی سہولت ہوگئی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ تاج الدین ابوالمظفر محمد بن احمد:

ابن حمزہ بن علی بن ہبۃ اللہ بن الحوی' التغلبی الدمشقی' آپ اہل دمشق کے اعیان میں سے تھے آپ نے یتیموں کی نگہداشت اور احتساب کا کام سنبھالا' پھر بیت المال کی ذمہ داری لے لی۔ اور کثیر سے سماع کیا۔ اور ابن بلیان نے مشیخہ کو اس کے لیے مقرر کیا' شیخ شرف الدین الفراری نے جامع میں اسے سنایا' اور اعیان اور فضلاء کی ایک جماعت نے اس کا سماع کیا۔

خطیب فخر الدین ابومحمد:

عبدالقاہر بن عبدالغنی بن محمد بن ابی القاسم بن محمد بن تیمیہ حرانی' جو حران کے خطیب تھے' اور آپ کا گھرانہ علم وخطابت اور ریاست میں مشہور ہے۔ آپ صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی اور آپ نے اپنے دادا فخر الدین سے حدیث کا سماع کیا جو مشہور دیوان الخطیب کے مؤلف ہیں۔ آپ نے دمشق کے باہر خانقاہ قصر میں وفات پائی۔

شیخ خضر بن ابی بکر المہرانی العددی:

ملک الظاہر بیبرس کا شیخ' آپ کو اس کے ہاں بڑا مقام حاصل تھا' اور سلطان ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ خود آپ کے زادیہ میں جاتا تھا جسے آپ نے الحسینیہ میں تعمیر کیا تھا۔ اور آپ نے اس کے پاس ایک جامع بھی بنائی تھی' جس میں آپ جمعہ کا خطبہ دیتے تھے' اور وہ آپ کو بہت مال دیتا تھا' اور جو آپ چاہتے تھے' آپ کو دیتا تھا۔ اور اس نے آپ کے زادیہ کے لیے بہت سی چیزیں وقف کر دی تھیں' اور سلطان کی محبت وتعظیم کی وجہ سے آپ خاص وعام کے ہاں معظم تھے اور جب وہ آپ کے پاس بیٹھتا تو آپ اس سے مزاح کرتے۔ اور اس میں بھلائی' دین اور صلاح پائی جاتی تھی' اور آپ نے بہت سی باتوں کے متعلق سلطان کو خبر دی تھی۔ اور ایک مرتبہ آپ بیت المقدس میں کنیسۃ القمامہ میں داخل ہوئے' اور اس کے پادری کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا' اور جو کچھ اس میں موجود تھا

Marfat.com

اپنے اصحاب کو دے دیا' اور اسی طرح آپ نے ایک دفعہ اسکندریہ کے کنیسہ میں کیا جو ان کے بڑے کنائس میں سے ہے' آپ نے اسے لوٹا اور اسے مسجد اور مدرسہ میں تبدیل کر دیا' اور بیت المال سے اس پر بہت سے اموال خرچ کیے' اور اس کا نام المدرسۃ الخضریٰ رکھا' اور اسی طرح آپ نے دمشق میں یہود کے کنیسہ کے ساتھ کیا۔ آپ نے اس میں داخل ہو کر جو کچھ وہاں آلات اور سامان پڑے تھے لوٹ لیے اور اس میں دستر خوان بچھا دیا' اور اسے مدت تک مسجد بنائے رکھا' پھر انہوں نے کوشش کی کہ وہ اسے انہیں واپس کر دیں اور ان پر رحم کریں۔ پھر اتفاق سے اس سال آپ سے کچھ ناپسندیدہ امور سرزد ہوئے' اور سلطان الظاہر کے ہاں ان باتوں کو ثابت کر دیا گیا۔ اور آپ سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جنہوں نے آپ کو قید کرنا واجب کر دیا' پھر اس نے آپ کو پھانسی دینے اور ہلاک کر دینے کا حکم دیا۔ ❶

اور آپ کی وفات اس سال ہوئی' اور آپ کو اپنے زاویہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ آپ سے درگذر فرمائے۔ اور سلطان آپ سے بڑی محبت کرتا تھا' حتیٰ کہ اس نے اپنے ایک بچے کا نام آپ کے نام کی موافقت کی وجہ سے خضر رکھا اور آپ ہی کی طرف وہ گنبد منسوب ہے جو پہاڑ پر اس ٹیلے کے مغرب میں ہے جسے قبۃ الشیخ خضر کہا جاتا ہے۔

التعجیز کا مصنف:

علامہ تاج الدین عبدالرحیم بن محمد بن یونس بن محمد بن سعد بن مالک ابوالقاسم موصلی' آپ فقہ و ریاست اور تدریس کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' آپ ۵۹۸ھ میں پیدا ہوئے' اور سماع و اشتغال کیا اور علم حاصل کیا۔ اور تصنیف کا کام کیا' اور آپ نے اپنی کتاب التعجیز کا اختصار الوجیز میں کیا ہے۔ اور المحصول کا بھی اختیار کیا ہے' اور مسائل خلافیہ میں آپ کا ایک طریق ہے' جسے آپ نے رکن الدین الطاروسی سے حاصل کیا ہے' اور آپ کا دادا اپنے وقت میں شیخ المذہب تھا' جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۶۷۲ھ

اس سال کے صفر میں الظاہر دمشق آیا' اسے اطلاع ملی تھی کہ ابغاء بغداد پہنچ گیا ہے' اور اس نے اس جانب شکار کیا ہے' سو اس نے مصری افواج کی طرف پیغام بھیجا' کہ آنے کے لیے تیار ہو جائیں' اور سلطان نے بھی اس کام کے لیے تیاری کی' اور جمادی الآخرۃ میں اس نے الکرج کے بادشاہ کو اپنے ہاں دمشق بلایا' اور وہ بھیس بدل کر بیت المقدس کی زیارت کو آیا تھا۔ اور وہ اس پر چڑھا تو اسے اٹھا کر اس کے سامنے لایا گیا' تو اس نے اسے قلعہ میں قید کر دیا۔ اور اس سال قاہرہ کے باہر جامع دیر الطین کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اور اس میں جمعہ پڑھا گیا اور اس سال سلطان قاہرہ کی طرف گیا' اور ۷ رجب کو اس میں داخل ہوا اور آخر رمضان میں ملک سعید ابن الظاہر فوج کے ایک دستے کے ساتھ دمشق آیا' اور ایک ماہ تک وہاں رہا' پھر واپس چلا گیا۔ اور عید الفطر کے روز سلطان نے اپنے بیٹے خضر کا ختنہ کیا' یہ وہی لڑکا ہے جس کا نام اس نے اپنے شیخ کے نام پر رکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ امراء کے بیٹوں کی ایک جماعت کا

---

❶ شذرات الذہب میں ہے کہ اس نے آپ کو قلعہ میں قید کر دیا اور قیمتی کھانے آپ کے لیے مقرر کر دیے' حتیٰ کہ آپ محرم ۶۷۶ھ میں وفات پا گئے اور النجوم الزاہرۃ میں بھی اسی طرح لکھا ہے نیز اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کو شوال ۶۷۱ھ میں قید کیا گیا۔

Marfat.com

بھی ختنہ کیا گیا' اور یہ بڑا خوفناک وقت تھا' اور اس سال شاہ تاتار نے بغداد کے صاحب الدیوان علاؤ الدین کو تستر اور اس کے نواحی علاقہ جات کی نگرانی سونپ دی' اور وہ اس کے احوال کو معلوم کرنے گیا۔ اس نے وہاں تاجروں کے بیٹوں میں سے ایک جوان کو پایا جسے 'ولی' کہا جاتا تھا' اس نے قرآن کریم' کچھ فقہ اور اشارات ابن سینا کو پڑھا تھا' اور نجوم میں بھی غور وفکر کیا تھا۔ پھر اس نے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اس نواح کے جہلاء کی ایک جماعت نے اس کی تصدیق کی' اور اس نے ان سے نماز عصر اور عشاء کی نماز کے فرائض ساقط کر دیئے۔ اس نے اسے بلا کر اس بارے میں دریافت کیا تو اس نے اسے تیز فہم پایا۔ اور یہ کہ وہ ارادۃً ایسا کر رہا ہے پس اس نے اس کے قتل کا حکم دے دیا اور اسے اس کے سامنے قتل کر دیا گیا۔ جزاہ اللہ خیراً اور اس نے عوام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا سامان اور عوام میں سے اس کے جو پیروکار تھے' ان کا سامان لوٹ لیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

مؤید الدین ابو المعالی الصدر الرئیس:

اسعد بن غالب المظفری ابن الوزیر مؤید الدین اسعد بن حمزہ بن اسعد بن علی محمد التمیمی ابن القلانسی آپ کی عمر نوے سال کے متجاوز تھی' اور بڑے آسودہ حال رئیس تھے۔ کسی کام کے سنبھالنے سے غافل نہیں رہتے تھے۔ اور ابن سوید کے بعد انہوں نے سلطان کے مصالح آپ کے ذمے لگائے آپ نے تنخواہ کے بغیر ان کی ذمہ داری قبول کر لی' اور آپ کی وفات بستانہ میں ہوئی اور ۳ محرم منگل کے روز قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔ آپ الصدر عز الدین حمزہ جو دمشق اور قاہرہ کے رئیس تھے' کے والد ہیں۔ اور مؤید الدین اسعد بن حمزہ ان کا دادا ہے جو ملک افضل علی بن ناصر فاتح قدس کا وزیر تھا' وہ فاضل رئیس تھا۔ اور کتاب الوصیۃ فی الاخلاق المرضیۃ آپ کی تصنیف ہے' اور نظم میں آپ کو کمال حاصل تھا' آپ کہتے ہیں۔

"اے میرے رب! جب میری قبر مجھے اپنے ساتھ لگا لے تو میرے لیے اپنی رحمت کی سخاوت کر جو مجھے آگ سے نجات دے۔ اور جب میں اپنی لحد میں تیرا ہمسایہ بن جاؤں تو میری اچھی طرح ہمسائیگی کرنا' بلاشبہ تو نے پڑوسی کے متعلق وصیت کی ہے"۔

اور حمزہ بن اسعد بن علی بن محمد التمیمی کا والد الحمید ہے اور وہ بہت اچھا کاتب تھا۔ اور اس نے ۴۴۰ھ کے بعد سے اپنے سن وفات ۵۰۵ھ تک تاریخ لکھی ہے۔

امیر کبیر فارس الدین اقطای:

المستعربی اقابک الدیار المصریہ یہ سب سے پہلے ابن یمن کا غلام تھا' پھر صالح ایوب کا غلام بن گیا اور اس نے اسے امیر بنا دیا۔ پھر مظفر کی حکومت میں اس کی شان بڑھ گئی اور یہ فوج کا امیر بن گیا۔ اور جب یہ قتل ہو گیا تو حکومت کے لیے امراء کی خواہشات دراز ہو گئیں۔ سو اقطای نے ملک الظاہر کی بیعت کر لی اور فوج نے بھی بیعت میں آپ کی اتباع کی اور الظاہر اس کی اس بات کو جانتا تھا اور اسے نہیں بھولتا تھا۔ پھر وفات سے تھوڑا عرصہ قبل الظاہر کے ہاں اس کا حق کم ہو گیا اور اس سال قاہرہ میں فوت ہو گیا۔

Marfat.com

شیخ عبداللہ بن غانم:

ابن علی بن ابراہیم بن عساکر بن الحسین المقدسی' نابلس میں آپ کا ایک زادیہ ہے' اور آپ کے اشعار شاندار ہیں۔ اور علم تصوف میں آپ کا کلام قوی ہے۔ اور الیونینی نے آپ کے حالات کو طول دیا ہے' اور آپ کے بہت سے اشعار بیان کیے ہیں۔

قاضی القضاۃ کمال الدین:

ابوالفتح عمر بن بندار بن عمر بن علی التفلیسی الشافعی' آپ ۶۰۱ھ میں تفلیس میں پیدا ہوئے' اور آپ فاضل اصول اور مناظر تھے۔ آپ مدت تک نائب عدالت رہے' پھر ہلاکو کی حکومت میں با اختیار قاضی بن گئے۔ آپ عفیف اور پاکدامن آدمی تھے' آپ نے کثرتِ عیال اور قلتِ مال کے باوجود منصب اور تدریس کو رد نہیں کیا۔ اور جب ان کا زمانہ ختم ہو گیا تو بعض لوگ آپ سے ناراض ہو گئے۔ پھر قاہرہ کی طرف روانگی آپ پر لازم کی گئی' اور آپ وہاں قیام کر کے لوگوں کو افادہ کرتے رہے' حتیٰ کہ اس سال کے ربیع الاوّل میں فوت ہو گئے اور قرافہ صغریٰ میں دفن ہوئے۔

اسماعیل بن ابراہیم بن شاکر بن عبداللہ:

التنوخی' تنوخ' قضاعہ میں سے ہے' آپ صدر کبیر تھے' اور آپ نے ناصر داؤد بن المعظم کے لیے بہترین خطبہ لکھا' اور فوری شفاخانے کی نگہداشت وغیرہ کی ذمہ داری لی' آپ کی سیرت قابل تعریف تھی' اور کئی لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی' آپ کہتے ہیں۔

''اس شخص کی آرزو ناکام ہو گئی جس نے آسمان کے رب کے سوا کسی سے امید رکھی ہے حالانکہ اس نے اسے جوڑا ہے کیا وہ اس کے سوا کوئی اور قابل اعتماد ہستی کا خواہاں ہے حالانکہ اس نے انتڑیوں کے اندر اس کی کفالت کی ہے''۔

پھر کہتا ہے۔

''زبان گونگی ہو گئی ہے' اور تمہارے اوصاف کے بیان کرنے سے درماندہ ہے وہ کیا کہے' اور تم جو کچھ ہو تم ہی ہو۔ معاملہ بات کرنے والے کی بات سے بہت بڑا ہے' اور عقل نے اس کے بیان سے روک دیا ہے۔ عجز و تقصیر میرا ادائی وصف ہے۔ اور نیکی اور احسان کا تم سے پتہ معلوم ہوتا ہے''۔

ابن مالک مؤلف الفیہ:

شیخ جمال الدین محمد بن عبداللہ بن مالک ابوعبداللہ الطائی الجیانی النحوی' مشہور اور مفید تصانیف کے مؤلف' جن میں الکافیۃ الشافیہ اور اس کی شرح' اور التسہیل اور اس کی شرح اور الفیہ' جس کی مفید شرح آپ کے بیٹے بدرالدین نے کی ہے' شامل ہیں۔ آپ ۶۰۰ھ میں جیان میں پیدا ہوئے' اور مدت تک حلب میں قیام پذیر رہے۔ پھر دمشق رہے' آپ ابن خلکان سے بہت ملاقات کرتے تھے' اور کئی لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے۔ اور قاضی بدرالدین بن جماعۃ نے آپ سے روایت کی ہے' اور آپ نے ہمارے شیخ علم الدین البرزالی کو اجازت دی ہے' ابن مالک نے ۱۲ رمضان بدھ کی رات کو دمشق میں وفات پائی اور قاسیون میں قاضی عزالدین الصائغ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

نصیر طوسی:

محمد بن عبداللہ طوسی' اسے مولیٰ نصیر الدین بھی کہا جاتا ہے اور خواجہ نصیر الدین بھی کہا جاتا ہے' اس نے اپنی جوانی میں اشتغال کیا اور علم الاوائل کو اچھی طرح حاصل کیا۔ اور اس کے متعلق علم کلام میں تصنیف کی' اور ابن سینا کی اشارات کی شرح کی' اور اسماعیلیہ کے اصحاب قلاع الالموت کا وزیر بنا' پھر ہلاکو کا وزیر بنا۔ اور بغداد کی جنگ میں اس کے ساتھ تھا۔

اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے ہلاکو خان کو خلیفہ کے قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ واللہ اعلم

اور میرے نزدیک یہ بات کسی عاقل اور فاضل سے صادر نہیں ہو سکتی' ایک بغدادی نے اس کا ذکر کر کے اس کی تعریف کی ہے۔ اور یہ عاقل فاضل اور اچھے اخلاق والا تھا۔ اور اسے موسیٰ بن جعفر کے مزار میں سرداب میں دفن کیا گیا' جسے اس نے خلیفہ ناصر الدین کے لیے تیار کیا تھا' اور اسی نے مراغہ میں رصد گاہ بنائی تھی' اور اس میں فلاسفہ' متکلمین' فقہاء' محدثین اور اطباء اور کئی قسم کے دیگر فضلاء' حکماء کو مقرر کیا تھا۔ اور اس میں اپنے لیے ایک بڑا گنبد بنایا تھا' اور اس میں بہت زیادہ کتابیں رکھیں۔

اس نے اس سال کی ۱۲ ذوالحجہ کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی' اور اس کے اشعار اچھے ہیں اور اس کا اصل اشتغال المعین سالم بن بدار بن علی مصری معتزلی شیعہ کے ساتھ تھا' اور اس نے اس کی بہت سی رگیں کھینچیں' حتیٰ کہ اس نے اس کے اعتقاد کو خراب کر دیا۔

شیخ سالم البرقی:

قرافہ صغریٰ میں خانقاہ کا مالک' آپ صالح اور عبادت گذار تھے۔ اور لوگ آپ کی زیارت اور آپ کی دعا سے برکت حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس جاتے تھے' اور آپ کے اصحاب آج بھی اپنے طریق پر مشہور ہیں۔

۶۷۳ھ

اس سال سلطان کو تیرہ امراء کے متعلق اطلاع ملی' جن میں قجقار الحموی بھی شامل تھا کہ انہوں نے تاتاریوں کو خط لکھ کر انہیں مسلمانوں کے شہروں کی طرف دعوت دی ہے۔ اور یہ کہ وہ سلطان کے مقابلہ میں ان کے ساتھ ہوں گے' پس انہیں پکڑا گیا۔ اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا اور ان کے خطوط بھی ایلچیوں کے ساتھ آ گئے' اور یہ ان کی آخری ملاقات تھی' اور اس سال سلطان فوجوں کے ساتھ آیا' اور ۲۱ رمضان کو سوموار کے روز بلاد سیس میں داخل ہو گیا۔ اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا جن کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور انہوں نے بہت سی گائیں' بکریاں' بوجھ' جانور اور چوپائے غنیمت میں حاصل کیے' اور انہیں ارزاں قیمت پر فروخت کر دیا۔ پھر وہ واپس آ کر ذوالحجہ کے مہینے میں مظفر و منصور ہو کر دمشق میں داخل ہوا اور اس نے وہیں اقامت اختیار کر لی' حتیٰ کہ سال شروع ہو گیا۔ اور اس سال اہل موصل پر ریت نے حملہ کر دیا' حتیٰ کہ افق پر چھا گئی' اور وہ اپنے گھروں سے اللہ کے حضور عاجزی سے دعائیں کرتے ہوئے نکلے' حتیٰ کہ اللہ نے اس مصیبت کو ان سے دور کر دیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن العطا الحنفی:

قاضی القضاۃ شمس الدین ابومحمد عبداللہ بن شیخ شرف الدین محمد بن عطاء بن حسن بن عطاء بن جبیر بن جابر بن وہیب الاوزاعی الحنفی' آپ ۵۹۵ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا سماع کیا۔ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے فقیہ بنے' اور مدت تک الشافعی کی طرف نائب عدالت رہے۔ پھر حنفیہ کے بااختیار قاضی بن گئے آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مذاہب' اربعہ کے قاضی مقرر کیے۔ اور جب لوگوں کی املاک کی دیکھ بھال ہوئی تو سلطان نے چاہا کہ آپ اس کے مذہب کے مطابق فیصلہ کریں' تو آپ نے ناراض ہو کر کہا' یہ املاک ان کے مالکان کے قبضے میں ہیں' اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کے درپے ہو۔ پھر آپ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے' جس سے سلطان کو شدید غصہ آیا۔ پھر اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ آپ کی مدح وتعریف کرتا تھا اور کہتا تھا' صرف انہی سے تحریرات لکھواؤ' اور ابن عطاء نیک علماء میں سے تھے' بہت متواضع' اور دنیا کی طرف بہت کم رغبت کرنے والے تھے۔

ابن جماعۃ نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور آپ نے البرزانی کو اجازت دی ہے' آپ نے ۹/ جمادی الاولیٰ جمعہ کے روز وفات پائی۔ اور قاسیون کے دامن میں المعظیمہ کے نزدیک دفن ہوئے۔

بمیند بن بمیند بن بمیند:

ابرنس طرابلس الفرنجی' اس کا دادا بنت صیحل کا نائب تھا جس نے ۵۰۰ھ کی حدود میں ابن عمار سے طرابلس پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ ایک یتیم لڑکی تھی' جو ایک سمندری جزیرہ میں رہتی تھی۔ پس یہ شہر پر مستولی ہو گیا کیونکہ وہ اس سے دور تھی' پھر اس کا بیٹا وہاں بااختیار ہو گیا۔ پھر اس کا یہ پوتا وہاں بااختیار ہوا' اور وہ بہت خوبصورت تھا۔

قطب الدین الیونینی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اسے ۶۵۸ھ میں بعلبک میں دیکھا جب وہ مسلمان ہو کر کتبغا نوین کے پاس آیا' اور اس نے اس سے بعلبک لینے کا ارادہ کیا' اور یہ بات مسلمانوں پر گراں گذری' اور جب وہ فوت ہوا تو اسے طرابلس کے کلیسا میں دفن کیا گیا اور جب ۶۸۸ھ میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا تو لوگوں نے اس کی قبر کو اکھیڑ کر اسے وہاں سے نکال دیا اور اس کی ہڈیوں کو کتوں کے لیے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینک دیا۔

۶۷۴ھ

جب ۸/ جمادی الاولیٰ کو جمعرات کا دن آیا تو تاتاری تیس ہزار جانبازوں کے ساتھ البیرہ میں اترے' جن میں پندرہ ہزار مغل' اور پندرہ ہزار رومی تھے۔ اور شاہ تاتار ابغا کے حکم سے البردانا ہ سب پر مقدم تھا۔ اور ان کے ساتھ موصل کی فوج اور ماردین اور اکراد کی فوج بھی تھی۔ اور انہوں نے اس پر ۳۳ مجانیق نصب کیں۔ اور البیرہ کے باشندے رات کو باہر نکلے' اور تاتاری فوج پر حملہ کر دیا' اور مجانیق کو جلا دیا۔ اور بہت سی اشیاء کو لوٹ لیا' اور اپنے گھروں کو صحیح وسالم واپس آ گئے۔ اور فوج نے شہر مذکور پر اس ماہ کی ۱۹ تاریخ تک قیام کیا۔ پھر اسے چھوڑ کر اپنے غصے میں واپس آ گئے' اور انہیں کوئی بھلائی حاصل نہ ہوئی' اور اللہ تعالیٰ مومنین کو جنگ سے

Marfat.com

کفایت کر گیا' اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔ اور جب سلطان کو تاتاریوں کے البیرہ آنے کی اطلاع ملی تو اس نے فوج میں چھ لاکھ دینار خرچ کیے پھر وہ جلدی سے سوار ہوا' اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا سعید بھی تھا۔ اور ابھی وہ راستے ہی میں تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ تاتاری وہاں سے کوچ کر گئے ہیں۔ سو وہ دمشق کی طرف واپس آ گیا۔ پھر وہ رجب میں سوار ہو کر قاہرہ گیا اور ۱۸ رجب کو اس میں داخل ہوا تو اس نے وہاں زمین کے بادشاہوں کی طرف سے ۲۵' ایلچی اپنے انتظار میں پائے' پس انہوں نے اس سے ملاقات کی' اور اس سے باتیں کیں۔ اور اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا' اور وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوا۔ اور جب البرداناہ' بلاد روم کی طرف واپس آیا' تو بڑے بڑے امراء نے' جن میں الخطیری کے دونوں بیٹے شرف الدین مسعود اور ضیاء الدین محمود' اور امین الدین میکائیل اور حسام الدین میجار اور اس کا بیٹا بہاؤ الدین شامل تھے' حلف اٹھایا کہ وہ ملک الظاہر کی جانب ہیں اور وہ ابغا سے جنگ کریں گے' اور انہوں نے اس سے یہ عہد و پیمان کیا۔ اور اس نے یہ بات الظاہر کو لکھ دی۔ نیز یہ کہ وہ اس کی طرف فوج بھیجے' اور جس قدر فوج تاتاریوں کی طرف لے جا سکتا ہے' لے جائے اور غیاث الدین کنجری اپنی پوزیشن پر رہے گا' اور وہ مملکت روم کے تخت پر بیٹھے گا۔

اور اس سال اہل بغداد نے تین یوم تک بارش کی دعا کی اور وہ سیراب نہ ہوئے۔ اور اس سال رمضان میں ایک مرد اور ایک عورت کو دن کے وقت زنا کی بے حیائی کا مرتکب پایا گیا' اور علاء الدین صاحب الدیوان نے ان دونوں کے رجم کرنے کا حکم دیا' اور دونوں کو رجم کر دیا گیا' اور جب سے بغداد کی بنیاد پڑی ہے' ان دونوں سے پہلے کسی کو بغداد میں رجم نہیں کیا گیا' اور یہ روایت نہایت غریب ہے۔ اور اسی طرح اس سال اہل دمشق نے رجب کے آخر اور شعبان کے اوائل میں یہ جنوری کے آخر کا واقعہ ہے۔ دو دفعہ بارش کی دعا مانگی' اور انہیں سیراب نہ کیا گیا۔ اور اس سال سلطان نے ایک فوج ونقلہ کی طرف بھیجی' اور اس نے سوڈانیوں کی فوج کو شکست دی' اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت سے سوڈانیوں کو قیدی بنا لیا۔ اس طرح پر ایک غلام تین دراہم میں فروخت ہوا' اور ان کا بادشاہ دادواہ' النوبہ کے حکمران کے پاس چلا گیا' اور اس نے اسے حفاظت کے ساتھ ملک الظاہر کے پاس بھیج دیا۔ اور ملک الظاہر نے اہل ونقلہ پر جزیہ مقرر کر دیا جو ہر سال اس کے پاس لایا جاتا' یہ سب کچھ اس سال کے شعبان میں ہوا۔

اور اس سال ملک سعید بن الظاہر کا عقد سلطان اور حکومت کی موجودگی میں محل میں پانچ ہزار دینار پر امیر سیف الدین قلاوون الالفی کی بیٹی سے ہوا' جن میں سے دو ہزار دینار معجل تھے' اور یہ نکاح محی الدین بن عبد الظاہر نے پڑھا' اور اسے ایک سو دینار دیئے گئے' اور خلعت بھی دیا گیا' پھر سلطان جلدی سے سوار ہو کر الکرک کے قلعہ میں پہنچا' اور وہاں جو القیمر یہ موجود تھے' انہیں جمع کیا اور وہ چھ سو آدمی تھے' اس نے انہیں پھانسی دینے کا حکم دیا' اور ان کے بارے میں اس کے پاس سفارش کی گئی۔ پس اس نے انہیں رہا کر دیا۔ اور وہاں سے انہیں مصر کی طرف جلاوطن کر دیا' اور اسے ان کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ قلعہ میں جو لوگ موجود تھے' انہیں قتل کرنا چاہتے تھے' اور اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ اور اس نے قلعہ کو شمس الدین رضوان السہیلی آختہ کے سپرد کر دیا۔ پھر وہ بقیہ مہینے میں دمشق کو واپس آ گیا۔ اور اس ماہ کی ۱۸ ر تاریخ کو جمعہ کے روز اس میں داخل ہوا اور اس سال اخلاط میں زلزلہ آیا جو بلاد بکر تک پہنچ گیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ امام علامہ ادیب تاج الدین ابوالثناء محمود بن عابد بن الحسین بن محمد بن علی التمیمی الصرخدی الحنفی' آپ فقہ' ادب' عفت' صلاح' پاکیزگی نفس اور مکارم اخلاق میں مشہور تھے' آپ ۵۷۸ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا سماع کیا' اور روایت کی' اور اس سال کے ربیع الآخر میں صوفیاء کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ کی عمر ۹۶ سال تھی۔ رحمہ اللہ

شیخ امام عماد الدین عبدالعزیز بن محمد:

ابن عبدالقادر بن عبداللہ بن خلیل بن مقلد انصاری دمشقی' جو ابن الصائغ کے نام سے مشہور ہیں آپ الفدراویہ میں مدرس تھے' اور قلعہ کے خزانہ کے نگران تھے' آپ حساب بہت اچھا جانتے تھے' اور آپ کا سماع اور روایت بھی ہے' اور آپ کو قاسیون میں دفن کیا گیا۔

مؤرخ ابن الساعی:

تاج الدین ابن المحتسب' جو ابن الساعی بغدادی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کی ولادت ۵۹۳ھ میں ہوئی' اور آپ نے حدیث کا سماع کیا اور تاریخ کا اہتمام کیا اور تالیف وتصنیف کی' اور آپ حافظ اور ماہر ضابطہ تھے اور ابن النجار جب فوت ہوئے تو آپ نے انہیں وصی مقرر کیا' اور آپ کی ایک تاریخ کبیر بھی ہے' جس کا اکثر حصہ میرے پاس ہے' اور دیگر مفید تصانیف بھی ہیں۔ اور آپ نے آخر میں زہاد کے بارے میں کتاب تصنیف کی' اور اس کے حاشیے پر زکی الدین عبیداللہ حبیب کاتب نے لکھا۔

تاج الدین عمر بھر ہمیشہ ہی سفر میں تیر چلتا رہا' اور طلب علم اور اس کی تدوین میں ہمیشہ لگا رہا۔ اور اس کا فعل بلا نقصان نفع دینے والا ہے' اور وہ مجھ سے اپنی تصانیف کے ذریعے بلند ہو گیا ہے' اور یہ خاتمہ بالخیر ہے۔

۶۷۵ھ

اس سال کی ۱۳ر محرم کو سلطان دمشق آیا' اور فوجیں بلاد حلب کی طرف سبقت کر گئیں۔ اور جب وہ اس کے پاس آئیں تو اس نے اپنے آگے امیر بدرالدین اتا بکی کو ایک ہزار سواروں کے ساتھ البلستین کی طرف بھیجا' اور وہاں اس نے رومی فوج کی ایک جماعت کو پایا' پس وہ اس کی طرف گئے' اور اپنی ضرورت کی اشیاء بھی اس کی طرف لے گئے' اور ان کی ایک جماعت نے اس سے بلاد اسلام میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے انہیں اجازت دے دی۔ اور ان کی ایک جماعت بیجار اور ابن الخطیر میں داخل ہو گئی۔ اور اس نے قاہرہ میں داخل ہونے کا حکم دیا تو ملک سعید نے ان کا استقبال کیا۔ پھر سلطان حلب سے قاہرہ واپس آ گیا' اور ۱۲ر ربیع الآخر کو اس میں داخل ہو گیا۔

اور ۵ر جمادی الاولیٰ کو سلطان نے اپنے بیٹے ملک سعید کا' جس کا دختر قلاوون کے ساتھ نکاح ہوا تھا' ولیمہ کیا' اور سلطان نے

Marfat.com

ایک عظیم جلسہ منعقد کیا' اور فوج میدان میں پانچ دن کھیلتی' اور ایک دوسرے پر حملہ کرتی رہی۔ پھر اس نے امراء اور ارباب مناصب کو خلعت دیئے' وہ تیرہ سو مصری خلعت تھے۔ اور اس کے احکام شام کی طرف بھی آئے کہ وہاں کے باشندوں کو خلعت دیئے جائیں' اور سلطان نے ایک عظیم دسترخوان بچھایا' جس پر عوام وخواص' بھگوڑے اور نو دادو حاضر ہوئے۔ اور اس میں تاتاریوں اور فرنگیوں کے ایلچیوں کو روکا گیا۔ ان سب پر بڑے بڑے خلعت تھے' اور وہ اجتماع کا وقت تھا۔ اور حماہ کا حکمران عظیم تحائف لایا' اور مبارکباد دینے کے لیے مصر گیا' اور ۱۱ رشوال کو محمل اور غلافِ کعبہ کو قاہرہ میں گھمایا گیا' اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

البلستین کا معرکہ اور قیساریہ کی فتح:

سلطان مصر سے فوجوں کے ساتھ آیا اور ۷ ارشوال کو دمشق میں داخل ہوا' اور وہاں تین دن اس نے قیام کیا۔ پھر چل کر ذوالقعدہ کے شروع میں حلب میں داخل ہوا' اور وہاں ایک دن قیام کیا اور حلب کے نائب کو حکم دیا کہ وہ حلب کی فوج کو فرات پر میناروں کی حفاظت کے لیے کھڑا کرے' اور سلطان نے جا کر نصف دن میں دربند کو کاٹ دیا' اور سنقر الاشقر نے راستے کے دوران میں تین ہزار مغلوں کے ساتھ حملہ کر دیا' اور اس نے ۹ رذوالقعدہ کو جمعرات کے روز انہیں شکست دی' اور فوج پہاڑوں پر چڑھ گئی۔ اور وہ البلستین کے راستہ کے نزدیک آ گئے۔ اور انہوں نے تاتاریوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی فوج کو منظم کر لیا ہے' اور وہ گیارہ ہزار جانباز تھے' اور رومی فوج ان کے ساتھ خلط ملط ہونے کے خوف سے ان سے الگ ہو گئی۔ اور جب دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو تاتاریوں کے میسرہ نے حملہ کر دیا' اور سلطان کے جھنڈوں سے ٹکرا گیا' اور اس کے ایک دستے نے ان کے درمیان داخل ہو کر اسے چیر دیا اور وہ میمنہ کی طرف چلا آیا' اور جب سلطان نے یہ پوزیشن دیکھی تو وہ خود' اور اس کے ساتھی مسلمانوں کے پیچھے ہو گئے۔ میسرہ کو مڑ کر دیکھا تو اسے نظر آیا کہ وہ تباہ ہوا چاہتا ہے تو اس نے امراء کی ایک جماعت کو اس کے پیچھے ہو جانے کا حکم دیا۔ پھر تمام فوج نے یکبارگی تاتاریوں پر حملہ کر دیا' اور وہ اپنے آخری آدمی تک پیادہ ہو گئے اور انہوں نے مسلمانوں سے شدید جنگ کی۔ اور مسلمانوں نے بڑا استقلال دکھایا' اور اللہ نے مسلمانوں پر اپنی مدد نازل کی' اور ہر جانب سے فوجوں نے تاتاریوں کو گھیر لیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور اسی طرح مسلمانوں سے بھی ایک جماعت قتل ہو گئی۔ اور مسلمانوں کے جو سردار قتل ہوئے' ان میں امیر کبیر ضیاء الدین ابن الخطیر' سیف الدین قیماز' سیف الدین بنجوالجا شنکر اور عز الدین ایبک ثقفی شامل ہیں۔

اور مغل امراء کی ایک جماعت اور رومی امراء کی ایک جماعت قیدی بن گئی' اور البرداناہ نے بھاگ کر جان بچائی' اور وہ ۱۲ رذوالقعدہ کو اتوار کی صبح کو قیساریہ میں داخل ہوا' اور رومی امراء نے اپنے بادشاہ کو بتایا کہ البلستین میں تاتاریوں کو شکست ہوئی ہے اور اس نے انہیں شکست کا مشورہ دیا تو انہوں نے وہاں سے شکست کھا کر اسے خالی کر دیا۔ اور ملک الظاہر نے اس میں داخل ہو کر ۱۴ رذوالقعدہ کو وہاں جمعہ کی نماز پڑھائی اور بہاء نے اس کا خطبہ دیا' پھر وہ مظفر ومنصور ہو کر واپس آ گیا' اور شہروں میں خوش خبریاں پھیل گئیں' اور اس روز مومنین اللہ کی مدد سے خوش ہو گئے۔ اور جب ابغا کو اس معرکے کی اطلاع ملی تو وہ آیا' حتیٰ کہ وہ اور اس کی فوج کھڑی ہو گئی' اور اس نے میدان کارزار اور اس میں مقتول مغلوں کو دیکھا' سو اس بات نے اسے غصہ دلایا اور اس نے اسے بری بات خیال کیا اور اسے البرداناہ پر غصہ آیا' کیونکہ اس نے اسے واضح طور پر صورتِ حال نہیں بتائی تھی' اور وہ ملک الظاہر کے معاملے کو اس

Marfat.com

سے کمتر سمجھتا تھا' اور اسے اہل قیساریہ اور اس نواح کے باشندوں پر سخت غصہ آیا' اور اس نے ان میں سے تقریباً دو لاکھ آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اس نے قیساریہ کے پانچ لاکھ آدمیوں کو قتل کیا اور اندازاً اتنے ہی رومیوں کو قتل کیا' اور جملہ مقتولین میں قاضی جلال الدین حبیب بھی شامل تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ ابوالفضل ابن الشیخ عبید بن عبدالخالق دمشقی:

آپ شیخ ارسلان کے قریب دفن ہوئے' شیخ علم الدین کا بیان ہے کہ آپ بیان کیا کرتے تھے کہ آپ کی پیدائش ۵۶۴ھ میں ہوئی ہے۔

یمن الحبشی آختہ:

حرم شریف کا شیخ الخدم' آپ دیندار' دانشمند' عادل' راست گفتار تھے' آپ نے ستر کے دہے میں وفات پائی۔

الشیخ المحدث شمس الدین ابوالعباس:

احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی بکر موصلی ثم الدمشقی الصوفی' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور بڑے شاندار خط میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں' آپ کی عمر ۷۰ سال سے متجاوز تھی' اور آپ کو باب الفرادیس میں دفن کیا گیا۔

شہاب الدین ابوالمکارم شاعر:

محمد بن یوسف بن مسعود بن برکۃ بن سالم بن عبداللہ الشیبانی التلعفری' مؤلف دیوان اشعار' آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی' آپ نے حماہ میں وفات پائی' شعراء آپ کی فضیلت کے معترف' اور اس فن میں آپ کے تقدم کو تسلیم کرتے تھے۔ آپ کہتے ہیں۔

''اے مقصود آرزو! میری زبان تمہارے ذکر سے تر ہے' اور یہ بھی میرے غم سے سرگشتہ وحیران ہونے کی بات ہے کہ میں خطیب اور شاعر ہوں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں تیرے چہرے کے حسن کی وجہ سے نظم کہتا ہوں' اور میرے آنسو تیرے جنون میں بکھرے ہوئے ہیں''۔

قاضی شمس الدین:

علی بن محمود بن علی عاصم الشہرزوری الدمشقی القیمریہ کے وقف کرنے والے کی شرط کے مطابق آپ اس کے مدرس تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے جو بھی تدریس کا اہل ہوگا وہ بھی اس کا مدرس ہوگا' آپ نے وہاں پڑھایا' یہاں تک کہ اس سال میں وفات پائی' اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے صلاح الدین نے پڑھایا' پھر ابن جماعۃ کے بعد آپ کے پوتے نے پڑھایا' اور آپ کے پوتے کی مدت طویل ہوگئی۔ اور ولایت اولیٰ میں ابن خلکان کی نیابت پر شمس الدین کو مقرر کیا گیا۔ آپ اچھے فقیہ اور مذہب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے تھے' اور آپ نے ابن العدیم کے ساتھ بغداد کا سفر کیا اور وہاں سماع کیا اور ابن الصلاح

Marfat.com

کے قریب صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ صالح عالم درویش:

ابواسحاق ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعۃ بن علی بن جماعۃ بن حازم بن سنجر الکنانی الحموی' آپ کو فقہ وحدیث کی معرفت تھی' آپ ۵۹۶ھ میں حماہ میں پیدا ہوئے' اور قدس شریف میں فوت ہوئے۔ اور ماملا میں دفن ہوئے۔ اور آپ نے فخر ابن عساکر سے سماع کیا۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے قاضی القضاۃ بدرالدین ابن جماعۃ نے روایت کی ہے۔

شیخ صالح جندل بن محمد المنینی:

آپ عابد' زاہد اور اعمال صالحہ کرنے والے تھے اور لوگ منین میں آپ کی زیارت کو آیا کرتے تھے۔ آپ غریب الفاظ کے ساتھ بکثرت گفتگو کرتے تھے' جسے حاضرین میں سے کوئی ایک بھی نہ سمجھتا تھا' اور شیخ تاج الدین نے آپ سے روایت کی ہے کہ اس نے آپ کو بیان کرتے سنا کہ عاجزی اور انکساری کی مانند کوئی شخص اللہ کے قریب نہیں ہوا۔ اور اس نے آپ کو بیان کرتے سنا' متحیر اللہ کے راستے سے دور کیا ہوا ہے' اور وہ اپنے آپ کو واصل خیال کرتا ہے۔ اور اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ وہ دھتکارا ہوا ہے تو وہ جس حالت میں ہے اس سے رجوع کر لیتا' اس لیے کہ اہل سلوک کے راستے پر صرف ٹھوس عقلمند ہی قائم رہ سکتے ہیں' اور آپ فرمایا کرتے تھے' سماع بیکاروں کا وظیفہ ہے۔

شیخ تاج الدین نے بیان کیا ہے کہ شیخ جندل' اہل طریق اور علمائے تحقیق میں سے تھے راوی بیان کرتا ہے' آپ نے ۶۶۱ھ میں مجھے بتایا کہ آپ ۹۵ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں' میں کہتا ہوں اس لحاظ سے آپ ایک سو سال سے زائد عمر کے تھے' اس لیے کہ آپ نے اس سال کے رمضان میں وفات پائی ہے' اور آپ کو منین بستی میں آپ کے مشہور زاویہ میں دفن کیا گیا۔ اور لوگ کئی دنوں تک آپ کی قبر پر دعا کرنے کے لیے دمشق اور اس کے مضافات سے آتے رہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد:

حافظ بدرالدین' ابوعبداللہ بن النویرہ السلمی الحنفی' آپ نے صدر سلمان اور ابن عطاء سے اشتغال کیا اور نحو میں ابن مالک سے اشتغال کیا' اور علم حاصل کیا اور ماہر ہو گئے' اور نظم ونثر لکھی۔ اور الشبلیہ اور القعاعین میں پڑھایا۔ اور آپ کو قضاۃ کی نیابت کے لیے طلب کیا گیا تو آپ نے انکار کر دیا۔ اور آپ نے عشقیہ تحریرات لکھیں۔ آپ کے مرنے کے بعد آپ کے ایک دوست نے خواب میں آپ کو دیکھا' اور اس نے پوچھا' اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا ہے؟ تو آپ نے کہا۔

''میرے اس اعتقاد کے سوا' کہ وہ واحد ہے اور کوئی اس کے پاس میرا سفارشی نہ تھا''۔

آپ کی وفات جمادی الآخرۃ میں ہوئی' اور آپ کو دمشق کے باہر دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ

محمد بن عبدالوہاب بن منصور:

شمس الدین ابوعبداللہ الحرانی الحنبلی' شیخ مجدالدین ابن تیمیہ کے شاگرد' آپ حنابلہ میں سے پہلے شخص ہیں' جنہوں نے قاضی تاج الدین ابن بنت الاعز کی نیابت میں دیار مصر میں فیصلے کیے۔ پھر شمس الدین ابن شیخ العماد مستقل قاضی بن گئے۔ اور انہوں

Marfat.com

نے آپ کو نائب مقرر کیا۔ پھر آپ اسے چھوڑ کر شام واپس آ گئے۔ اور علمی کاموں میں مشغول ہو گئے' اور فتوے دینے لگے' یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔

۶۷۶ھ

اس سال ملک الظاہر رکن الدین بیبرس کی وفات ہوئی' جو بلاد مصر و شام و حلب وغیرہ کا حکمران تھا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے ناصر الدین ابو المعالی محمد برکۃ خان ملقب بہ سعید خان کو کھڑا کیا۔ اور اس سال امام الشافعیہ شیخ محی الدین النووی نے ۷ رمحرم کو وفات پائی۔ اور سلطان ملک الظاہر نے بلاد روم میں داخل ہو کر البلستین میں تاتاریوں کو شکست دی' اور مظفر و منصور ہو کر واپس لوٹا اور دمشق آیا۔ اور اس کی آمد کا دن' جمعہ کا دن تھا' اور وہ قصر ابلق میں اترا' جسے اس نے دمشق کے مغرب میں دو سبز میدانوں کے درمیان بنایا ہے' اور اسے متواتر اطلاعات ملتی رہیں کہ ابغا میدان کارزار میں آیا' اور اسے دیکھا' اور جو مغل قتل ہو گئے تھے ان پر متاسف ہوا' اور اس نے البرداناہ کے قتل کا حکم دے دیا۔

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ اس نے شام کا قصد کیا ہوا تھا' سو سلطان نے امراء کے جمع کرنے اور مشورہ کرنے کا حکم دیا' اور اس نے امراء کے ساتھ اتفاق کیا کہ وہ جہاں بھی ہے وہیں اس سے ملاقات کی جائے۔ اور اس نے محل کے آگے لمبا تنگ راستہ بنانے کا حکم دیا۔ پھر اطلاع آئی۔ کہ ابغا اپنے ملک کو واپس چلا گیا ہے تو اس نے لمبا تنگ راستہ بنانے کا حکم رد کر دیا۔ اور قصر ابلق میں قیام پذیر ہو گیا۔ اور اعیان و امرائے حکومت نہایت خوش دلی اور شادمانی کے ساتھ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے۔ اور ابغاء نے البرداناہ کے قتل کا حکم دے دیا۔ اور وہ بلاد روم میں اس کا نائب تھا۔ اور اس کا نام معین الدین سلیمان ابن علی بن محمد حسن تھا' اور اس نے اسے اس لیے قتل کیا کہ اس نے اس پر الظاہر کی مدد کرنے کا اتہام لگایا تھا۔ اور اس کے خیال میں اسی نے اسے بلاد روم میں داخل ہونا خوبصورت کر کے دکھایا اور البرداناہ' بہادر' دانشمند' کریم اور سخی شخص تھا۔ اور اس کا میلان ملک الظاہر کی طرف تھا' جب وہ قتل ہوا تو اس کی عمر ۵۰ سال سے زیادہ تھی۔

پھر جب ۱۵ رمحرم کو ہفتہ کا دن آیا' تو ملک قاہر بہاؤ الدین عبدالملک بن سلطان معظم عیسیٰ بن عادل ابی بکر بن ایوب نے ۶۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور یہ شخص صاف دل' خوش اخلاق' نرم گفتار اور بہت متواضع تھا' جو عربوں کے ملبوسات' اور ان کی سواریوں کی مشقت برداشت کرتا تھا اور حکومت میں بھی شجاع اور دلیر تھا۔ اور اس نے ابن اللبیثی سے روایت کی ہے اور البرزانی کو اجازت دی ہے۔ البرزانی کا بیان ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے زہر دیا گیا تھا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ سلطان ملک الظاہر نے اسے جام شراب میں زہر دیا۔ اور سلطان الظاہر نے وہ پیالہ اسے پکڑایا' اور وہ اسے پی گیا۔ اور سلطان آرام گاہ کی طرف چلا گیا۔ پھر واپس آیا' اور ساقی نے قاہر کے ہاتھ سے جام لے لیا اور اسے بھر کر سلطان الظاہر کو پکڑا دیا۔ اور جو ماجرا ہوا ساقی کو اس کا علم نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے سلطان کو وہ جام بھلا دیا۔ اس نے خیال کیا کہ یہ کوئی اور جام ہے۔ اور یہ ارادۂ الٰہی اور اس کے فیصلے سے ہوا' اور پیالے میں اس زہر کا بہت سا حصہ باقی تھا۔ اور جو کچھ پیالے میں تھا' الظاہر اسے نوش کر گیا۔ اور اسے پتہ نہ چلا' حتیٰ کہ اسے پی گیا۔ اسی وقت اس کے پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی۔ اور اس نے فوراً گرمی' تپش اور شدید تکلیف محسوس کی' اور قاہر کو اس کے گھر لے جایا گیا۔ اور

Marfat.com

وہ مغلوب ہو کر اسی رات فوت ہو گیا۔ اور الظاہر اس کی وجہ سے کئی روز بیمار رہا' حتیٰ کہ ۲۷ محرم کو جمعرات کے روز' ظہر کے بعد قصر ابلق میں فوت ہو گیا۔ اور یہ دن امراء پر بہت دشوار تھا' اور نائب سلطنت عزالدین ایدمر اور بڑے بڑے امرائے حکومت حاضر ہوئے' اور انہوں نے خفیہ طور پر اس کا جنازہ پڑھا' اور اسے ایک تابوت میں رکھ کر فصیل کے قلعے میں لے گئے' اور اسے ایک سمندری گھر میں رکھ دیا۔ تا آنکہ اسے اس قبر میں منتقل کر دیا' جسے اس کے بیٹے نے اس کی موت کے بعد بنایا تھا' اور وہ عادلیہ کبیرہ کے بالمقابل العقیقی کا گھر ہے۔ اور یہ جمعہ کی شب اور اس سال کی ۵ رجب کا واقعہ ہے۔ اور اس کی موت کو پوشیدہ رکھا گیا۔ اور عوام کو ربیع الاوّل کے آخری دہے میں اس کا پتہ چلا۔ اور مصر سے اس کے بیٹے سعید کی بیعت آ گئی' اور لوگوں نے اس پر بہت غم کیا' اور اس کے لیے بکثرت رحمت کی دعا کی' اور اسی طرح دمشق میں بھی تجدید بیعت ہوئی۔ اور شام کے نائب عزالدین ایدمر کے پاس از سر نو شام کی نیابت کا حکم آیا۔

اور ملک الظاہر' تیز فہم' شجاع' عالی ہمت' بہت گہرا' دلیر' جسور امور سلطنت کا اہتمام کرنے والا' اسلام کا مہربان اور حکومت سے آراستہ تھا۔ اسلام اور اہل اسلام کی نصرت اور حکومت کی علامات قائم کرنے میں اس کا ارادہ نیک تھا۔

اور ۱۷ ذوالقعدہ ۶۵۸ھ سے لے کر اس وقت تک اس کی حکومت مسلسل قائم رہی۔ اور اس نے اس مدت میں بہت سی فتوحات کیں۔ قیساریہ' ارسوف' یافا' الثقیف' انطاکیہ بعراض' طبریہ' القصیر' قلعہ اکراد' قلعہ عسکا' الغرین اور صافیتا اور ان کے علاوہ اور بھی مضبوط قلعے فتح کیے جو فرنگیوں کے قبضے میں تھے۔ اور اس نے اسماعیلیہ کے پاس کوئی قلعہ نہ چھوڑا' اور اس نے المرقب' بانیاس' بلاد انطرسوس اور جو شہر اور قلعے ان کے قبضے میں باقی رہ گئے تھے ان سے نصف نصف مال فرنگیوں سے لیا۔ اور جن سے مناصفت کی ان پر اپنے حصے کے لیے نائبین' اور کارندے مقرر کیے' اور بلاد روم سے قیساریہ کو فتح کیا۔ اور البلستین میں رومیوں اور مغلوں سے ایسی جنگ کی' جس کی مثل طویل زمانوں سے نہیں سنی گئی۔

اور اس نے سیس کے حکمران سے کئی شہروں کو واپس لے لیا' اور ان کے گھروں اور قلعوں میں گھس گیا۔ اور متغلب مسلمانوں کے ہاتھوں سے بعلبک' بصریٰ' صرخد' حمص' عجلون' الصلت تدمر' الرحبہ' تل باشر' الکرک اور الشوبک وغیرہ کو واپس لے لیا۔ اور بلاد سوڈان میں سے بلاد نوبہ کو مکمل طور پر فتح کر لیا۔ اور تاتاریوں سے بھی بہت سے شہر چھین لیے' جن میں شیرزور اور البیرہ شامل ہیں۔ اور اس کی حکومت فرات سے بلاد نوبہ کے انتہائی علاقوں تک پھیل گئی اور اس نے بہت سے قلعوں اور پہاڑوں کو آباد کیا۔ اور بڑے بڑے دریاؤں پر پل بنائے۔ اور قلعہ جبل میں ایک سنہری گھر بنایا' اور بارہ ستونوں پر ایک رنگدار سنہری گنبد بنایا' اور اس میں خاصکیہ تصویریں بنائیں۔ اور بلاد مصر میں بہت سی نہریں اور ندیاں بنائیں' جن میں سے نہر السرداس بھی ہے۔ اور اس نے متعدد جوامع اور مساجد بنائیں۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد جل گئی تو اس نے اسے از سر نو تعمیر کیا' اور حجرۂ شریفہ کے اردگرد لکڑی یا لوہے کے ستون بنائے' اور اس میں ایک منبر بھی بنایا' اور اس کا چھت سونے کا تھا۔ اور مدینہ کے شفاخانے کو از سر نو تعمیر کیا۔ اور حضرت خلیل علیہ السلام کی قبر کو بھی نئے سرے سے بنایا اور اس کے کونے میں اور جو حصہ مقیمین کی طرف مڑتا ہے' اس میں اضافہ کیا ہے۔ اور وہ جگہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اس پر اریحا کے سامنے گنبد بنا دیا۔ اور قدس میں بھی خوبصورت نئی چیزیں بنائیں' جن میں

Marfat.com

قبۃ السلسلہ بھی شامل ہے' اور صخرہ وغیرہ کے چھت کی مرمت کروائی۔ نیز قدس میں ماملا مقام پر بہت بڑی سرائے بنوائی۔ اور مصر کے فاطمی خلفاء کے محل کے دروازہ کو وہاں کے آیا' اور اس میں ایک چکی اور چولہا اور باغ بنایا' اور اس کی طرف آنے والوں کے لیے چیزیں رکھیں جو ان کے اخراجات' اور ان کے سامان کی درستی کے لیے خرچ ہوتی تھیں۔

اور اس نے عمتا کے قریب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر مزار بنوایا' اور اس کی طرف آنے والوں کے لیے چیزیں وقف کیں' اور دامیہ کے پل کو تعمیر کیا' اور الکرک کی جانب حضرت جعفر طیار کی قبر کو از سر نو تعمیر کیا' اور اس کی زیارت کرنے والوں کے لیے بہت سی اشیاء وقف کیں' اور قلعہ صفت اور اس کی جامع مسجد کو بھی از سر نو تعمیر کیا' اور الرملہ کی جامع' اور دیگر بہت سے شہروں کی جوامع اور مساجد کو از سر نو تعمیر کروایا' جن پر فرنگیوں نے قبضہ کر کے ان کی جوامع اور مساجد کو ویران کر دیا تھا۔ اور حلب میں ایک بڑی حویلی بنائی' اور دمشق میں قصر ابلق اور مدرسہ ظاہریہ بنایا۔ اور لوگوں کے درمیان خوش معاملگی کے لیے خالص دراہم ودنانیر ڈھالے۔ اور اس نے جہاد میں مشغول ہونے کے باوجود خوبصورت آثار اور جگہیں بنائیں' جو خلفاء اور شاہان بنی ایوب کے زمانے میں بھی نہیں بنائی گئیں' اور اس نے فوجوں سے بہت کام لیا ہے' اور اس کے پاس تقریباً تین ہزار مغل آئے تو اس نے انہیں جاگیریں دیں۔ اور ان میں سے بہت سوں کو امیر بنا دیا۔ اور وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے بارے میں میانہ رو تھا' اور یہی حال اس کی فوج کا تھا۔

اور اسی نے عباسی حکومت کو اس کی مٹ جانے کے بعد زندہ کیا تھا۔ اور لوگ تقریباً تین سال تک خلیفہ کے بغیر رہے' اور اسی نے ہر مذہب کے بااختیار قاضی کو قاضی القضاۃ بنایا اور مرحوم بیدار مغز' تیز فہم اور دلیر تھا' اور رات دن دشمنوں کے بارے میں کوتاہی نہیں کرتا تھا' بلکہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے دشمنوں کے ساتھ برسر پیکار رہتا تھا۔ اور اس نے اس کی خرابی کو درست کیا' اور اس کی پراگندگی کو مجتمع کیا۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری وقت میں اسے اسلام اور اہل اسلام کا مددگار بنایا۔ اور وہ فرنگیوں' تاتاریوں اور مشرکوں کے گلوں میں ہڈی بن کر اٹک گیا' اور اس نے شراب کو ضائع کر دیا' اور فساق کو ملک بدر کر دیا۔ اور وہ جس خرابی اور فساد کو دیکھتا' اس کے دور کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش کرتا۔ اور ہم نے اس کی سیرت میں ایسے واقعات بیان کیے ہیں جو اس کی نیک نیتی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

اور اس کے کاتب ابن عبدالظاہر نے اس کی سیرت کو تفصیل کے ساتھ تالیف کیا ہے۔ اور اسی طرح ابن شداد نے بھی اس کی سیرت تالیف کی ہے۔ اور اس نے دس بچے چھوڑے ہیں' جن میں تین بچے اور سات بچیاں ہیں۔ وفات کے وقت اس کی عمر پچاس یا ساٹھ کے درمیان تھی' اور اس کے اوقاف' عطیات اور صدقات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرمائے' اور برائیوں سے درگذر فرمائے۔ واللہ سبحانہ اعلم

اور اس کے بعد اس کے بیٹے سعید نے حکومت سنبھالی' اس کے باپ نے اپنی زندگی میں ہی اس کے لیے بیعت لے لی تھی' اس وقت سعید کی عمر بیس سال سے بھی کم تھی' اور وہ خوش شکل اور مکمل جوان تھا۔ اور صفر میں الفنس کی طرف سے ایلچیوں کے ہاتھ دیار مصر کو تحائف آئے اور انہیں پتہ چلا کہ سلطان فوت ہو چکا ہے' اور اس کی جگہ اس کے بیٹے ملک سعید کو بادشاہ بنایا گیا ہے اور حکومت

Marfat.com

تبدیل نہیں ہوئی' اور اس کے بعد پہچان بھی نہیں بدلی' لیکن ملک نے اپنے شیر کو کھو دیا ہے بلکہ اسے کھو دیا ہے جس نے اسے استوار اور مضبوط کیا تھا۔ بلکہ اسے جو مضبوط کرنے میں انتہا کو پہنچ گیا تھا اور جب فصیل اسلام میں کوئی رخنہ پیدا ہوتا تو وہ اسے پر کر دیتا' اور جب عزائم کے کپڑے سے کوئی گرہ کھلتی تو وہ اسے مضبوطی سے باندھ دیتا۔ اور جب کمینے لوگوں میں سے کوئی باغی گروپ حریم اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو وہ اسے روک دیتا اور واپس کر دیتا' اللہ اسے درگذر فرمائے اور اس کی قبر کو رحمت سے تر کرے' اور جنت میں اس کا ٹھکانہ بنائے۔

اور شامی افواج' دیار مصر کو روانہ ہو گئیں' اور ان کے ساتھ ایک پالکی بھی تھی' وہ اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ سلطان اس میں بیمار پڑا ہے' حتیٰ کہ وہ قاہرہ پہنچ گئے' اور انہوں نے راست رو بادشاہ کی وفات کے اظہار کے بعد جوان شاء اللہ شہید ہو گا' سعید کے لیے تجدید بیعت کی' اور ۲۷ر صفر جمعہ کے روز' دیار مصر کی تمام جوامع میں ملک سعید کا خطبہ دیا گیا' اور اس کے والد ملک الظاہر کا جنازہ پڑھایا گیا' اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ پڑیں' اور ۱۵ر ربیع الاوّل کو ملک سعید حسب عادت فوجی دستوں کے ساتھ روانہ ہوا' اور اس کے آگے آگے پوری مصری اور شامی فوج تھی' حتیٰ کہ وہ جبل احمر پہنچ گیا' اور لوگوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی' اور اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی' اور اس پر شاہانہ شان وشوکت اور سلطنت کی امارت نمایاں تھی' اور ۴ر جمادی الاولیٰ بروز سوموار' وزیریہ محلہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق قاہرہ میں امیر شمس الدین آقسنقر فارقانی کا مدرسہ کھولا گیا' اور اس میں شیخ الحدیث اور قاری مقرر کیا گیا' اور اس کے ایک روز بعد' خلیفہ کے بیٹے المستمسک باللہ ابن الحاکم بامر اللہ کا خلیفہ مستنصر ابن الظاہر کی بیٹی سے عقد ہوا' اور اس کا والد سلطان اور سرکردہ لوگ حاضر ہوئے۔ اور ۹ر جمادی الاولیٰ بروز ہفتہ اس نے اس حویلی کی تعمیر شروع کی جو دار العقیقی کے نام سے مشہور ہے اور العادلیہ کے بالمقابل واقع ہے تاکہ اسے ملک الظاہر کا مدرسہ اور تربت بنایا جائے۔ اور اس سے قبل وہ صرف العقیقی کا گھر تھا جو العقیقی کے حمام کے نزدیک تھا۔ اور ۵ر جمادی الآخرۃ کو مدرسہ اور تربت کی بنیاد رکھی گئی۔

اور رمضان میں صفت شہر میں ایک عظیم بادل آیا' جس سے شدید بجلی چمکی' اور اس سے آگ کی ایک زبان بلند ہو کر پھیل گئی' اور اس سے خوفناک آواز سنی گئی' اور اس سے صفت کے مینار پر بجلی گری جس نے اسے اوپر سے نیچے تک اتنا شگاف ڈال دیا جس میں ہتھیلی داخل ہو جاتی تھی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

البر دانا' محرم کے پہلے دہے میں اور ملک الظاہر آخری دہے میں فوت ہوا' اور قبل ازیں دونوں کے کچھ حالات بیان ہو چکے ہیں۔

امیر کبیر بدر الدین بیلبک بن عبد اللہ:

الخزندار' دیار مصر میں ملک الظاہر کا نائب' یہ ایک قابل تعریف سخی تھا' اور اسے ایام الناس اور تاریخ کی معرفت اور سمجھ حاصل تھی' اور اس نے جامع ازہر میں الشافعیہ کے لیے درس کو وقف کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے زہر دیا گیا اور یہ مر گیا۔ اور جب یہ فوت ہو گیا' تو اس کے بعد ملک سعید کی رسی کھل گئی' اور اس کے حالات دگرگوں ہو گئے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ شمس الدین حنبلی:

محمد ابن الشیخ العماد ابی اسحاق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی' آپ پہلے شخص ہیں جو دیار مصر میں حنابلہ کے قاضی القضاۃ بنے' آپ نے حدیث کا سماع کیا۔ خصوصاً ابن طبرزد وغیرہ سے' اور بغداد کی طرف کوچ کر گئے اور فقہ سے اشتغال کیا۔ اور بہت سے علوم میں صاحب فن بنے' اور سعید السعداء کی مشیخت سنبھالی' آپ بارعب شیخ' اور خوبصورت سفید بالوں والے' بہت متواضع' اور بہت صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔ اور آپ نے قاضی بننے کے لیے شرط عائد کی کہ آپ تنخواہ نہیں لیں گے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر سکیں۔

اور الظاہر نے ۶۷۰ھ میں آپ کو قضاء سے معزول کر دیا' اور آپ کے پاس جو امانتیں تھیں ان کی وجہ سے آپ کو قید کر دیا۔ پھر دو سال بعد اس نے آپ کو رہا کر دیا' اور آپ اپنے گھر کے ہو رہے اور الصالحیہ کی تدریس پر قائم ہو گئے' حتیٰ کہ محرم کے آخر میں فوت ہو گئے۔ اور جبل معظم کے دامن میں چچا حافظ عبدالغنی کے پاس دفن ہوئے' اور آپ نے البرزانی کو اجازت دی۔

حافظ البرزانی نے بیان کیا ہے کہ ۱۸ ربیع الآخر کو ہفتہ کے روز دیار مصر میں جید امراء' سنقر البغدادی' بسطا البلدی العنتری' بدرالدین الوزیری' سنقر الرومی اور آق سنقر الفارقانی رحمہم اللہ کے وفات پانے کی خبر آئی۔

شیخ خضر الکردی' ملک الظاہر کا شیخ:

خضر بن ابی بکر بن موسیٰ الکردی النہروانی العدوی' بیان کیا جاتا ہے کہ اصلاً یہ محمدیہ بستی کا ہے جو جزیرہ ابن عمر میں موجود ہے۔ آپ کی طرف احوال ومکاشفات منسوب کیے جاتے ہیں' لیکن جب آپ نے لوگوں سے میل جول کیا تو بعض امراء کی لڑکیوں کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے' اور آپ ملک الظاہر کے بارے میں' جب کہ وہ امیر تھا' فرمایا کرتے تھے کہ وہ عنقریب حکومت سنبھالے گا' اسی وجہ سے کہ ملک الظاہر آپ پر اعتقاد رکھتا تھا۔ اور حکومت کے سنبھالنے کے بعد آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔ اور آپ کو بڑی عظمت دیتا تھا' اور ہفتہ میں ایک دو بار آپ کے زاویہ میں بھی جاتا تھا' اور آپ کو اپنے بہت سے سفروں میں اپنے ساتھ رکھتا تھا' اور آپ کے ساتھ رہتا تھا' اور آپ کا احترام کرتا تھا۔ اور آپ اسے اپنی رائے سے' اور مکاشفات صحیحہ سے مشورہ دیتے تھے۔ یہ مکاشفات یا رحمانی تھے یا شیطانی' یا حال اور سعادت تھے' لیکن جب آپ نے لوگوں سے میل جول کیا تو بعض امراء کی لڑکیوں کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے' اور وہ آپ سے پردہ نہیں کرتی تھیں' پس آپ فتنہ میں پڑ گئے' اور اکثر یہ بات لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے ہو جاتی ہے' اور ان سے میل جول کرنے والا فتنہ سے نہیں بچ سکتا۔ خصوصاً دوستوں کو چھوڑ کر عورتوں سے ملاقات کرنے والا' اور ایسا شخص البتہ ان سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

پس جب وہ ہو چکا جو ہونا تھا' تو سلطان کے پاس قیسری' قلاوون اور فارس اقطامی اتابک نے حق مطالبہ کیا۔ تو اس نے اعتراف کیا' تو سلطان نے اس کے قتل کا ارادہ کیا' تو اس نے سلطان سے کہا' میرے اور تیرے درمیان تھوڑے ہی دن ہیں۔ اور اس نے اس کے قید کرنے کا حکم دے دیا۔ پس اسے کئی سال یعنی ۶۷۱ھ سے ۶۷۶ھ تک قید کر دیا گیا۔ اور اس نے قدس میں ایک کنیسہ کو گرا دیا' اور اس کے پادری کو ذبح کر دیا' اور اسے خانقاہ بنا لیا۔

اور ہم قبل ازیں اس کے حالات بیان کر چکے ہیں' پھر وہ مسلسل قید رہا' حتیٰ کہ اس سال کی ۶ محرم کو جمعرات کے روز مر گیا۔

Marfat.com

اور اسے قلعہ سے نکال کر اس کے قرابت داروں کے سپرد کر دیا اور اسے اس قبر میں دفن کیا گیا جو اس نے اپنے زاویہ میں بنائی تھی' اس کی وفات ساٹھ کے دہے میں ہوئی۔ اور وہ سلطان کو بعض باتوں کے بارے میں خبر دیا کرتا تھا۔ اور اسی کی طرف شیخ خضر کا قبہ منسوب ہے جو پہاڑ پر ٹیلے کے مغرب میں ہے' اور قدس شریف میں بھی اس کا زاویہ ہے۔

شیخ محی الدین النووی:

یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین بن جمعہ بن حزام الحازمی العالم' محی الدین ابو زکریا النووی ثم الدمشقی الشافعی' علامہ شیخ المذہب' آپ اپنے زمانے میں فقہاء کے سردار تھے' آپ نوی میں ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور نوی' حوران کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے' اور آپ ۶۴۹ھ میں دمشق آئے' اور آپ نے قرآن حفظ کیا اور التنبیہ کی قرأت میں لگ گئے' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اسے ساڑھے چار ماہ میں پڑھا' اور بقیہ سال میں مذہب کی عبادات کا چوتھائی حصہ پڑھا' پھر تصحیح وشرح کے لیے مشائخ کے ساتھ رہنے لگے' اور بہت سی کتابوں کو تصنیف کیا جن میں سے بعض کو مکمل کیا اور بعض کو مکمل نہ کر سکے۔ اور جن کتابوں کو آپ نے مکمل کیا ان میں شرح مسلم' الروضہ' المنہاج' الریاض' الاذکار والتبیان' تحریر التنبیہ اور اس کی تصحیح تہذیب الاسماء واللغات اور طبقات الفقہاء وغیرہ شامل ہیں۔ اور جن کتابوں کو آپ نے مکمل نہیں کیا' اگر آپ انہیں مکمل کرتے تو اس باب میں اس کی کوئی نظیر نہ ہوتی' شرح المذہب' اس کا نام آپ نے المجموع رکھا ہے' اس میں آپ کتاب الربا تک پہنچے ہیں۔ آپ نے اس میں نادر باتیں بیان کی ہیں' اور خوب اچھی طرح افادہ کیا ہے اور خوب تنقید کی ہے' اور اس میں مذہب کے بارے میں فقہ لکھی ہے' اور مناسب رنگ میں حدیث لکھی ہے اور غریب لغت اور اہم باتیں بیان کی ہیں جو صرف اسی میں پائی جاتی ہیں۔ اور آپ کے سامنے جو کچھ آیا ہے آپ نے اسے اس کا خلاصہ بتا دیا ہے اور فقہ کی کتابوں میں اس سے بہتر کتاب نہیں سمجھی جاتی۔ اس کے باوجود اس میں بہت سی باتوں کے اضافے کی ضرورت ہے اور آپ کو زہادت' عبادت' تقویٰ' جستجو اور لوگوں سے اجتناب کرنے میں بڑا مقام حاصل تھا' آپ کے سوا کوئی فقیہ اس پر قدرت نہیں پا سکا' آپ صائم الدہر تھے اور دو سالن اکٹھے نہیں کرتے تھے' اور آپ کی خوراک کا بڑا حصہ آپ کے والد نوی سے آپ کے پاس لے کر آتے تھے' اور آپ نے ابن خلکان کی نیابت میں اقبالیہ کی تدریس کا کام سنبھالا' اور اسی طرح آپ نے الفلکیہ اور الرکنیہ میں بھی نیابت کی' اور آپ نے دار الحدیث اشرفیہ کی مشیخت کو بھی سنبھالا' اور آپ اپنا تھوڑا سا وقت بھی ضائع نہیں کرتے تھے۔ اور آپ نے دمشق کے قیام کے دوران حج بھی کیا اور آپ ملوک وغیرہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے' آپ نے اس سال ۲۴ رجب کی رات کو نوی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ وعفا عنا وعنہ

علی بن علی بن اسفندیار:

نجم الدین واعظ' جو تین ماہ کے دوران جامع دمشق میں ہفتہ کے دن وعظ کیا کرتے تھے' آپ خانقاہ مجاہدیہ کے شیخ تھے' اور اس سال وہیں آپ نے وفات پائی' آپ یکتا فاضل تھے۔ اور آپ کا دادا خلیفہ ناصر کا خطبہ لکھا کرتا تھا' اصلاً یہ بوشنج کے ہیں اور نجم الدین کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں:

"جب میرا غیر اجسام کی ملاقات کرتا ہے۔ تو میں دل کے ساتھ پل پل میں تیرے گھر کی زیارت کرتا ہوں۔ اور گھروں سے دور ہونے والا ہر شخص دور جانے والا نہیں ہوتا' اور نہ ہر قریب رہنے والا حقیقت میں قریبی ہوتا ہے"۔

Marfat.com

۶۷۷ھ

اس سال کا پہلا دن بدھ تھا' اور الحاکم بامر اللہ العباسی خلیفہ تھا۔ اور مصر وشام اور حلب کے بلاد کا سلطان ملک سعید تھا۔ اور محرم کے آغاز میں دمشق میں یہ بات مشہور ہوئی کہ ابن خلکان نے سات سال معزول رہنے کے بعد آخر ذوالحجہ میں پھر دمشق کی قضاء سنبھال لی ہے' اور ۶ رمحرم کو قاضی عز الدین بن الصائغ فیصلہ کرنے سے رُک گیا۔ اور لوگ ابن خلکان کے استقبال کو نکلے' اور ان میں سے کچھ رملہ پہنچ گئے۔ اور وہ ۲۳ رمحرم کو جمعرات کے روز آئے' اور نائب سلطنت عز الدین ایدمر تمام امراء اور جماعتوں کے ساتھ ان کے استقبال کو نکلا' اور لوگ اس سے خوش ہوئے اور شعراء نے آپ کی مدح کی۔ اور فقیہ شمس الدین محمد بن جعفر نے یہ اشعار سنائے۔

''جب شام کی قضا اس کے حاکم قاضی القضاۃ ابوالعباس سخی نے سات سخت سالوں کے بعد سنبھالی تو اس کے خادم نے کہا' اس سال لوگوں کی نعماء سے فریاد رسی ہوگی''۔

اور سعد اللہ بن مروان الفارقی نے کہا۔

''تو نے سات سال شام کو قحط کا مزہ چکھایا ہے' اور جب صبح کو تو اس سے جدا ہوا' بہت اچھی طرح جدا ہوا۔ اور جب ارض مصر سے تو اس کی ملاقات کو آیا تو تو نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کی بخشش کو اس پر پھیلا دیا''۔

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا۔

''تو نے سب اہل شام کو دیکھا ہے' ان میں کوئی ناراض نہیں ہے' انہیں شر کے بعد خیر نے آلیا ہے' اور یہ وقت بلا انقباض' بسط کا ہے' اور انہیں غم کے عوض خوشی دی گئی' اور زمانے نے فیصلے میں انصاف کیا ہے' اور طویل غم کے بعد انہیں قاضی کی آمد اور قاضی کے عزل نے خوش کیا ہے' اور وہ سب لوگ شکر گذار ہیں' اور مستقبل اور ماضی کے حال کے بارے میں شاکی ہیں''۔

الیونینی نے بیان کیا ہے کہ ۱۳ رصفر بدھ کے روز آپ نے الظاہریہ میں سبق بیان کیا اور نائب سلطنت ایدمر ظاہری بھی حاضر ہوا اور یہ سبق بڑا بھرپور تھا' جس میں قضاۃ حاضر ہوئے۔ اور الشافعیہ کا مدرس شیخ رشید الدین محمود ابن الفارقی تھا۔ اور الحنفیہ کا مدرس صدر الدین سلیمان الحنفی تھا' اور مدرسہ کی تعمیر مکمل نہیں ہوئی تھی' اور جمادی الاولیٰ میں صدر الدین مذکور نے مجد الدین ابن العدیم کے عوض الحنفیہ کی قضاء سنبھالی' کیونکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر صدر الدین مذکور بھی رمضان میں وفات پا گئے' اور آپ کے بعد حسام الدین ابوالفضائل الحسن بن ابوشروان الرازی الحنفی نے قضاء سنبھالی' جو اس سے قبل ملطیہ کے قاضی تھے' اور ذوالقعدہ کے پہلے دن میں مدرسہ نجیبیہ کھولا گیا۔ اور ابن خلکان بنفس نفیس اس میں تدریس کے لیے حاضر ہوئے' پھر اپنے بیٹے کمال الدین موسیٰ کی وجہ سے اس سے دست کش ہو گئے' اور خانقاہ نجیبیہ بھی کھولی گئی' اور یہ دونوں اور ان کے اوقاف اب تک زیر نگرانی ہیں۔

اور ۵ رذوالحجہ منگل کے روز' سلطان سعید دمشق آیا' اور دمشق کو اس کے لیے آراستہ کیا گیا اور اس کے لیے بڑے بڑے خیمے لگائے گئے' اور اہل شہر اس کے استقبال کو نکلے' اور اس کے والد کی محبت کی وجہ سے اس سے بہت خوش ہوئے' اور اس نے عید الاضحیٰ میدان میں پڑھی' اور قلعہ منصورہ میں عید منائی اور دمشق میں الصاحب فتح الدین عبید اللہ بن القیسرانی کو اور دیار مصر میں بہاء الدین ابن الحنا کی موت کے بعد الصاحب برہان الدین بن الخضر بن الحسن نجاری کو وزیر مقرر کیا' اور ذوالحجہ کے آخری دسے میں سلطان نے

Marfat.com

فوجوں کو امیر سیف الدین قلاوون الصالحی کے ساتھ بلاد سیس کی طرف بھیجا' اور سلطان نے چند امراء خاصکیہ اور خواص کے ساتھ دمشق میں قیام کیا' اور وہ بکثرت الزبنقیہ کی طرف آنے لگا' اور ۲۶ رذوالحجہ منگل کے روز سلطان باب النصر کے اندر دارالعدل میں بیٹھا' اور اس نے اہل دمشق کے باغات پر وہ ٹیکس معاف کر دیا' جو اس کے باپ نے لگایا تھا۔ پس انہوں نے اسے دگنی دعائیں دیں اور اس سے بہت محبت کی' بلاشبہ اس ٹیکس نے بہت سے اصحابِ املاک کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ چاہتے تھے کہ کاش وہ اس ٹیکس کی وجہ سے کلیتہً اس کے ملک ہی کو چھوڑ جائیں' اور اس سال اس نے اہل دمشق سے پچاس ہزار دینار طلب کیا جو دو ماہ کی مدت میں ان کی املاک پر ٹیکس کی صورت میں لگایا گیا اور ان سے زبردستی اور ظلم سے اکٹھا کیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

آقوش بن عبداللہ امیر کبیر جمال الدین النجیبی:

ابوسعید الصالحی' نجم الدین ایوب الکامل نے اسے آزاد کیا' اور اسے اکابر امراء میں سے بنایا' اور اسے اپنے گھر کا استاد مقرر کیا' اس کی پیدائش ۶۰۹ھ یا ۶۱۰ھ میں ہوئی' اور اسی طرح ملک الظاہر نے بھی اسے اپنے گھر کا استاد مقرر کیا۔ پھر شام میں اسے نو سال اپنا نائب مقرر کیے رکھا' اور اس نے وہاں مدرسہ نجیبیہ بنایا' اور اس پر وسیع اوقاف وقف کیے' لیکن مستحقین کے لیے اس نے وہ اندازہ مقرر نہ کیا جو ان پر وقت کے مناسب حال ہوتا' پھر سلطان نے اسے معزول کر دیا' اور اسے مصر بلایا' وہاں پر اس نے ایک مدت تک بیکار اقامت اختیار کیے رکھی' پھر چار سال فالج کا مریض رہا' اور ایک سال ملک الظاہر نے اس کی عیادت کی' اور وہ مسلسل اسی حالت میں رہا' حتیٰ کہ ۵ ربیع الآخر جمعہ کی شب کو قاہرہ میں اپنے گھر میں درب الملوخیہ میں فوت ہو گیا۔ اور جمعہ کے روز نماز سے قبل اسے اس قبر میں دفن کر دیا گیا' جو اس نے قرافہ صغریٰ میں بنائی تھی' اس نے نجیبیہ میں اپنی قبر بنائی تھی' اور اس کی وہ کھڑکیاں راستے کی طرف کھلتی تھیں' لیکن وہ وہاں دفن نہ ہو سکا۔ اور یہ بہت صدقہ دینے والا' اور علماء کا محب اور ان سے حسن سلوک کرنے والا تھا' اچھے اعتقاد والا' اور شافعی المذہب تھا۔ سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت اور روافض سے بغض میں غلو کرنے والا تھا' اور اس کے خوب صورت اوقاف میں باغ اور اراضی بھی ہیں' جنہیں اس نے اس پل پر وقف کیا ہے جو آج کل جامع کریم الدین کے سامنے ہے' اور اس پر بہت سے اوقاف ہیں' اور اس نے ابن خلکان کو اپنے اوقاف کی نگہداشت پر مقرر کیا۔

ایدکین بن عبداللہ:

امیر کبیر علاؤ الدین الشہابی' باب الفرج کے اندر خانقاہ شہابیہ کا وقف کرنے والا' یہ دمشق کے بڑے امراء میں سے تھا۔ الظاہر نے مدت تک اسے حلب کا امیر مقرر کیے رکھا۔ اور یہ اچھے اور بہادر امراء میں سے تھا' اور اسے فقراء کے متعلق حسن ظن تھا' اور ان سے حسن سلوک کرتا تھا' اور اسے ۱۵ ربیع الاوّل کو قاسیون کے دامن میں شیخ عمار رومی کے قبرستان میں دفن کیا گیا' اور یہ پچاس کے دہے میں تھا' اور خانقاہ باب الفرج کے اندر ہے' اور اس کی ایک کھڑکی راستے کی طرف ہے' اور شہابی کی نسبت شہاب الدین رشید الکبیر الصالحی آختہ کی طرف ہے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ صدرالدین سلیمان بن ابی العز:

ابن وہیب ابوالربیع الحنفی' اپنے زمانے میں شیخ الحنفیہ تھے۔اور مشرق ومغرب میں ان کے عالم تھے' آپ نے دمشق میں قیام کر کے مدت تک پڑھایا اور فتوے دیئے۔پھر دیار مصر کی طرف منتقل ہو گئے' اور الصالحیہ میں پڑھاتے تھے۔پھر واپس دمشق آ گئے' اور الظاہریہ میں پڑھانا شروع کر دیا۔اور مجدالدین ابن العدیم کے بعد تین ماہ آپ نے قضاء سنبھالی۔پھر ۶ رشعبان جمعہ کی رات کو آپ وفات پا گئے' اور صبح کو نماز کے بعد قاسیون کے دامن میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔

آپ کی عمر ۸۳ رسال تھی' اور آپ کے لطیف اشعار میں سے وہ شعر بھی ہیں جو آپ نے ایک غلام کے بارے میں کہے ہیں جس نے ملک معظم کی لونڈی سے نکاح کیا تھا۔

''اے میرے دو دوستو! ذرا میرے لیے ٹھہر جاؤ اور تعجب سے دیکھو کہ زمانہ ہم میں اپنے عجائبات لے کر آیا ہے' ماہ تمام مقام کے لحاظ سے سورج سے بالا ہو گیا ہے' اور سورج سے بلند ہونا اس کے مراتب میں شامل نہیں ہے' وہ حسن میں اس کا مماثل ہو گیا ہے اور کفو ہونے کے لحاظ سے اس کا شریک بن گیا ہے اور اپنی جماعت کے ساتھ اس کی طرف گیا ہے اگر اس کی کنپٹی پر نقش ونگار کی دھاریاں اور اس کی مونچھوں کے اوپر سبزہ نہ ہوتا تو فرق کرنا مشکل ہو جاتا''۔

طٰہٰ بن ابراہیم بن ابی بکر کمال الدین الہمدانی:

الاربلی الشافعی' آپ ادیب فاضل اور شاعر تھے آپ کو دو بیت لکھنے پر بڑی قدرت حاصل تھی' آپ نے قاہرہ میں اقامت اختیار کی حتیٰ کہ آپ اس سال کے جمادی الاولیٰ میں وفات پا گئے' آپ نے ایک دفعہ ملک صالح ایوب سے ملاقات کی اور وہ علم نجوم کے بارے میں گفتگو کرنے لگا تو آپ نے اسے یہ دو شعر فی البدیہہ سنائے۔

''نجوم کو میرے رات کے آنے کے لیے چھوڑ دے' ان سے زندگی بسر کی جاتی ہے اور اے بادشاہ عزم کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو' بلاشبہ حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے نجوم سے منع فرمایا ہے اور میں نے اسے دیکھ لیا ہے جس کے وہ مالک ہوئے ہیں''۔

اور اس نے اپنے ایک دوست کو جس کا نام شمس الدین تھا' آشوب چشم کے عارضہ کے بعد تندرست ہو جانے پر' اسے ملاقات کے لیے خط لکھا۔

''مجھے سرمہ فروش کہتا ہے تیری آنکھ کو سکون آ گیا ہے' پس تو دل کو مشغول نہ کر اور اس سے اپنے دل کو خوش کر' اے شمس رات ہوئی میں نے تمہیں وہاں نہیں دیکھا اور آنکھ کے صحت یاب ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ سورج کو دیکھے''۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ:

ابن محمد بن الحسن بن عبداللہ بن الحسن بن عفان' جمال الدین ابن الشیخ نجم الدین البادرائی البغدادی ثم الدمشقی آپ نے اپنے باپ کے بعد اس کے مدرسہ میں پڑھایا حتیٰ کہ رجب کو بدھ کے روز آپ کی وفات ہو گئی اور آپ کو قاسیون کے دامن میں دفن کیا گیا' اور آپ خوش اخلاق رئیس تھے اور پچاس سال سے زیادہ عمر کے تھے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ مجد الدین عبدالرحمٰن بن جمال الدین:

عمر بن احمد بن الہدیم' الجلسی' ثم الدمشقی الحنفی آپ ابن عطاء کے بعد دمشق میں قاضی بنے اور آپ رئیس ابن رئیس تھے' آپ احسان کرنے والے اور خوش اخلاق تھے' آپ نے قاہرہ کی جامع کبیر کی خطابت سنبھالی اور آپ پہلے حنفی ہیں جنہوں نے اسے سنبھالا' آپ نے اس سال کے ربیع الآخر میں اپنے محل میں دمشق میں وفات پائی' اور اس قبر میں دفن ہوئے' جسے آپ نے حریری کے زادیہ کے پاس زیتون کے مغرب میں سامنے کی چوٹی پر بنایا تھا۔

وزیر ابن الحنا:

علی بن محمد بن سلیم بن عبداللہ الصاحب بہاؤ الدین ابوالحسن بن الحنا الوزیر المصری' جو ملک الظاہر اور اس کے بیٹے سعید کا وزیر تھا حتیٰ کہ ذوالقعدہ کے آخر میں فوت ہو گیا اور وہ بڑا صاحب نصیب تھا اور صاحب الرائے' اولوالعزم' منتظم اور الظاہر یہ حکومت میں بڑی قوت والا تھا' اور تمام امور اسی کے مشورے اور حکم سے جاری ہوتے تھے اور اسے امراء وغیرہ پر برتری حاصل تھی اور شعراء نے اس کی مدح کی ہے اور اس کا بیٹا تاج الدین وزیر صحبت تھا اور اسے حکومت سعیدیہ میں لایا گیا۔

شیخ محمد ابن الظہیر اللغوی:

محمد بن احمد بن عمر بن احمد بن ابی شاکر مجد الدین ابوعبداللہ الاربلی الحنفی المعروف بابن الظہیر' آپ ۶۰۲ھ میں اربل میں پیدا ہوئے پھر آپ نے دمشق میں اقامت اختیار کی اور القایمازیہ میں پڑھایا اور وہیں اقامت اختیار کی حتیٰ کہ ۱۲ ربیع الآخر جمعہ شب کو وہیں وفات پائی اور صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ نحو اور لغت میں ماہر تھے اور آپ کو نظم میں ید طولیٰ حاصل تھا' آپ کا دیوان بھی مشہور ہے اور آپ کے اشعار عمدہ ہیں آپ کہتے ہیں۔

"ہر زندہ کے لوٹنے کی جگہ موت ہے اور اس کی عمر کی مدت جلد ختم ہونے والی ہے' وہ گھر کو ویران کرتا ہے حالانکہ وہی دار بقا ہے پھر اسے تعمیر کرتا ہے جس نے جلد ہی ویران ہو جانا ہے' تعجب ہے کہ وہ مٹی میں غرق ہے' اسے اس کی خوشبو اور بدبو کیسے غافل کر دیتی ہے' خواہ وہ کس قدر عمر پائے اس کی کمی میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے جوڑ اور بیماریاں' ڈھیلی پڑھ گئی ہیں اور مخلوق' زمانے کے مراحل میں ایسا قافلہ ہے جو ہمیشہ رواں رہنے والا ہے اور اس کی واپسی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی اور زاد راہ لے' اور تقویٰ' بہترین زاد راہ ہے اور اس میں عقل مند کا حصہ تھوڑا ہے اور صاحب عقل وہ ہے جو سچا فیصلہ کرے اور اس کی جوانی اور بڑھاپا اس کی بہتری میں ہو اور جاہل ہوائے نفس سے لذت حاصل کرتا ہے' اور شہد' صبح کو اس کے لیے مصیبت بن جائے گا"۔

اس کا یہ بہت طویل قصیدہ ہے' جو تقریباً ۱۵۰ اشعار پر مشتمل ہے اور شیخ قطب الدین نے اس کے بہت سے اچھے اشعار کو بیان کیا ہے۔

محمد بن اسرائیل الحریری:

محمد بن سوار بن اسرائیل بن الخضر بن اسرائیل بن الحسن بن علی بن محمد بن الحسین نجم الدین ابوالمعالی' الشیبانی الدمشقی' آپ ربیع الاول ۶۰۳ھ کو سوموار کے روز پیدا ہوئے اور ۶۱۸ھ میں شیخ علی بن ابی الحسن بن منصور الیسری الحریری کی صحبت اختیار کی

Marfat.com

اور اس سے قبل' آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقہ پہنا' اور آپ کا خیال ہے کہ انہوں نے آپ کو تین خلوتوں میں بیٹھایا اور ابن اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ کے اہل' حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ شام آئے اور دمشق کو وطن بنالیا' آپ ادیب اور فن شعر میں فاضل اور نظم میں ماہر تھے' لیکن آپ کے کلام اور نظم میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو ابن عربی' ابن الفارض اور آپ کے شیخ حریری کے طریق کے مطابق' ایک قسم کے حلول واتحاد کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اللہ اس کے حال اور اس کی حقیقت امر کو بہتر جانتا ہے آپ نے اس سال کی ۱۴ ربیع الآخر' اتوار کی رات کو ۷۴ سال کی عمر میں دمشق میں وفات پائی اور شیخ رسلان کی قبر میں اس کے ساتھ گنبد کے اندر دفن ہوئے' اور شیخ رسلان' علی المغربل کے شیخ الشیخ تھے جس کے ہاتھ پر شیخ علی الحریری شیخ ابن اسرائیل نے تربیت پائی تھی' آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''عیادت کرنے والے نے' عشق کی جلانے والی آگ سے میری عیادت کی' کیا دامن کوہ میں خال والی کا زمانہ لوٹنے والا ہے اور کیا اس کی آگ بے آب وگیاہ میدان پر ایک یکتا شخص کے لیے غالب آجائے گی جس نے تاریکیوں کو سفید کر رکھا ہے حالانکہ وہ گواہ ہے' میرے سعدی کے ندیم اس کی باتوں کو پھیر پھیر کر بیان کر میرا اس کی محبت کو بیان کرنا اور شراب ایک ہی چیز ہے' وہ اچھے چوکیداروں والی ہے اور اس کے محاسن' شیریں ہیں اور جو مشقت میں برداشت کر رہا ہوں وہ اس کی محبت کی وجہ سے مجھے شیریں معلوم ہوتی ہے' اور ماہ تمام پر اس کی اوڑھنی نہیں لپٹی اور نہ ہی سورج پر تاروں نے گردش کی ہے''۔

نیز اس نے کہا۔

''اے نیند کے بدلے بے خوابی لینے والے' اور بھولنے والے' سوچ کے سمندر میں تیر' اور امر کو اس کے مالک کے سپرد کر دے اور صبر کر' صبر کا انجام کامیابی ہے' کشادگی سے مایوس نہ ہو نا زمانہ صرف عبرتیں لاتا ہے' صفائی کے وقت کدورت ظاہر ہوتی ہے اور کدورت کے وقت صفائی پیدا ہوتی ہے اور جب زمانہ ایک دفعہ دکھ دے تو وہ اہل زمانہ کو خوش کرتا ہے اور دکھ اور خوشی کب تک ہے اور سب کے فیصلوں پر راضی رہ' تو صرف قضا وقدر کا اسیر ہے''۔

اور حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح میں اس کا ایک طویل خوبصورت قصیدہ بھی ہے جسے شیخ کمال الدین ابن الزملکانی اور ابن کے اصحاب نے شیخ احمد الاعفف سے سنا ہے اور شیخ قطب الدین الیونینی نے اس کے بہت سے اشعار بیان کیے ہیں اور ان میں سے اس کا قصیدہ والیہ بھی ہے جس کے پہلے اشعار یہ ہیں۔

''جس سے میں محبت کرتا ہوں وہ مجھے اعلانیہ طور پر میری وعدہ گاہ پر ملا' اور اس نے میرے ملامت گروں اور حاسدوں کو ذلیل کر دیا اور اس نے عادی نہ ہونے کے باوجود شوق وصل کی وجہ سے زیارت گاہ کی دوری کے باوصف طویل ملاقات کی' اس حسن کے کیا کہنے جس نے میری آنکھ کو اپنا جمال تحفۃً دیا' اور اس ٹھنڈک کے کیا کہنے جس نے میرے دل کو پیاس تحفہ میں دی ہے اور میرے خواب کی سچائی کے کیا کہنے' جس نے مجھے اس کے وصال کی بشارت دی' اور میری آرزوؤں کے حصول اور اے میرے مقصد کی کامیابی۔

Marfat.com

جب اس نے سعید کے نصیبے یا سعد مجدد کے باعث میرے باطن میں تجلی کی تو میرا وجود روشن ہو گیا' وجود اور اہل وجود کے عشق کا مجھے حق دیا گیا ہے اور میرے غم کے مطابق میری دونوں ہتھیلیاں ایک غم دینے والے کی وجہ سے جمعیت سے چمٹ گئیں''۔

پھر اس نے طویل غزل کہی اور کہا۔

''پس جب ہر شاہد پردہ مجھ پر ظاہر ہوا اور ہر مجلس میں اس نے مجھ سے رمز کے ساتھ بات چیت کی اور آغاز میں اس سے میرا سماع آزاد ہو گیا اور میرے جیسا شخص مقید سماع سے بچتا ہے اور میرے ہر قلبی مشہود کے لیے شاہد موجود ہے اور اس کے ہر مسموع کے لیے ایک طے شدہ طرز ہے''۔

پھر اس نے کہا۔

مشاہد جمال میں وصل:

میں اسے حلول کے اعتقاد کے بغیر جمال کے تمام اوصاف کے ساتھ دیکھتا ہوں اور ہر خوبصورت باریک کمر اور چمکدار گردن اور نازک اندام میں دیکھتا ہوں اور ہر اس چاند میں جو اپنے بالوں کی رات میں نرم اور لچکدار شاخ پر چمکتا ہے اور ہر باریک کمر سے معانقہ کرتے وقت اور ٹھنڈی شراب کی طرح لعاب دہن چوستے وقت' اور موتی' یاقوت' خوشبو اور زیور میں جو ہر جھکی ہوئی نگاہ والی کی گردن میں پڑا ہوتا ہے اور کپڑوں کے جوڑوں میں' جو میری آنکھوں کو سنہری اور سرخ زبرجد کے ساتھ بھلے لگتے ہیں' اور شراب' خوشبو' اور سننے اور گانے میں اور گانے والے کبوتر کے بار بار مقفی کلام کہنے ہیں' اور درختوں' دریاؤں' پھولوں اور تری میں' اور ہر باغ اور بلند محل میں' اور آسمان کے نیچے مہکنے والے باغ میں جس کی ترکلیاں آفتاب کے نور کو ہنساتی ہیں اور تالاب کی روانی کی صفائی میں جب وہ حکایت بیان کرے اور ہوا اسے ریتی کے پہلو کی طرح سیکڑ دے اور کھیل' کود' خوشی اور اسی غفلت میں جو ہر مقصد کے لیے فرقہ والوں میں مضبوطی سے جم گئی ہے۔

اور ہر مجلس میں دور شراب کے وقت جو انواع واقسام کے پھلوں کی ترتیب سے بھلی ہوتی ہے اور ہر جمعہ اور عید میں لوگوں کے اجتماع کے وقت اور نئے کپڑوں کے اظہار کے وقت' اور میدان کارزار میں مشرقی تلواروں کی چمک کے وقت اور تیڑھے نیزوں کے پہلوؤں کے جھکاؤ' میں مجھے اس کے جمال کے تمام اوصاف نظر آتے ہیں۔

مظاہر علویہ:

اور اصیل گھوڑوں میں جب وہ ہر میدان میں ہوا سے سبقت کر جاتے ہیں اور وہ سورج کے مشابہ ہو جاتے ہیں جب کہ وہ اپنے نور برج میں ہوتا ہے اور مشرقی افق کے پاس سونے کا آئینہ ہوتا ہے اور ماہ تمام میں' جب وہ اپنی تکمیل کی رات کو افق کا بدر ہوتا ہے آسمان نے اسے شیشہ سے مرصع محل کی مانند چمکا دیا ہے اور ستاروں میں جنہوں نے اس کی تاریکی کو زینت دی ہے گویا وہ زبرجد کی بساط پر بکھرے ہوئے موتی ہیں اور بارش میں جس نے زمین کو اس کے خشک ہو جانے کے بعد سیراب کیا ہے اس کی بخشش کا تسمہ نجد جانے کے بعد تہامہ جانے والا ہے اور بجلی میں' جو اپنے بادل میں کسی وقت ہنستے دانتوں یا سونتی ہوئی تلوار کی طرح ظاہر ہوتی ہے

Marfat.com

اور خطاب کے نقش ونگار کرنے کے حسن میں اور سرعت جواب میں اور شاندار خط میں مظاہر علویہ کے اوصاف دیکھتا ہوں۔

مظاہر معنویہ:

اور اشعار کی نزاکت میں' جو سننے والے کو اچھے لگتے ہیں اور ان کے بدائع' کوتاہی کرنے والے اور اشعار کے عمدہ بنانے والے سے ظاہر ہوتے ہیں اور جفا کے بعد عید وصل کے واپس آنے میں اور دھتکارے اور بھگائے ہوئے شخص کے اندر ونے کے پرسکون ہونے میں' اور معشوق کی مہربانی میں جو اپنے محب کا شکوہ کرتا ہے اور دوستی کے وقت نازک الفاظ میں' اور کریم الاصل کی سخاوت میں اور ہر سردار کے جذبات عفو ہیں' اور عارفین کی حالت بسط وانس میں اور سماع مقید کے وقت ان کے جھومنے میں' اور آیات کتاب کے لطف میں' جن میں دھمکی کے بعد' وعدہ کی روح آہستہ آہستہ چلتی ہے۔

مظاہر جلالیہ:

اسی طرح جلال کے اوصاف' ظاہر ہیں' جنہیں میں بلاتردد دیکھتا ہوں اور قاضی جلیل کی سطوت اور خاموشی میں اور سخت' سرکش بادشاہ کی سطوت میں' اور غضبناک آدمی کی طیش کی تیزی میں اور رعب دار سردار کی نخوت میں' اور صہباء کے جوش میں' جسے اس کے گردش دینے والے نے جائز قرار دیا ہے اور بداخلاق ندیم کے اخلاق کی شدت میں' اور گرمی اور سردی میں جنہوں نے زمانے کو تقسیم کرلیا ہے اور ہر حاسد کے تکلیف دینے میں' اور نفوس کے مجھ پر اپنا شر مسلط کرنے کے راز میں' اور ظالم کے ظلم کی تحسین میں' اور عادات کی تنگی میں' جو فیصلے سے محسوس کی جاتی ہے اور اس سے سورج کی آنکھ کو سرمہ ڈالنے میں' اور ہر میدان کارزار میں سواروں کے حملہ کرنے کے وقت' جس میں مرتب نیزوں کے ساتھ لغزش دلائی جاتی ہے' اور حملہ آور شیر کی شدت اور حملے میں' اور تنگ کرنے والی بیماری کی بدحال زندگی میں' اور محبوب کے وصال کے بعد اس کی جفا کاری میں اور پختہ وعدہ کے بعد اس کی عہد شکنی میں' اور تکلیف دینے والی جدائی کے خوف میں اور غمگین کے الوداع کرنے کے مقام میں' اور دوستوں کے اکٹھے ہونے کے بعد جدا ہو جانے میں اور ہر جمعیت کے پریشان ہونے میں' اور ہر اس گھر میں جو آباد ہونے کے بعد ویران ہو گیا ہے اور ہر ٹیلے میں جس کے نشانات مٹ گئے ہیں اور سمندروں کی امواج اور ویرانوں کی وحشت اور جھاگ پیدا کرنے والے پرنالوں کی روانی میں' اور میرے تمام فرائض کے قیام میں اور راز عبادت کے سپرد کرنے کی حالت میں' اور ہم راز کی عزت کی خاطر نماز میں میرے خشوع کرتے وقت اور رات کے وقت تہجد کو جانے میں حاجیوں کے اپنے حج میں تلبیہ کہنے کی حالت میں اور ہر جنگل میں زندگی کے لیے ان کے کام کرنے میں' اور عابد وزاہد کے دل میں ملال سے جو سستی پیدا ہو جاتی ہے اور حلال کو آمیزش سے پاک کرنے کی تنگی میں' میں مظاہر جلالیہ کو دیکھتا ہوں۔

مظاہر کمالیہ:

عذاب کے تذکروں اور ظلمت حجاب اور درویش کی حالت قبض میں' وہ اوصاف کمال کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور میں اس کے دیکھنے سے کسی چیز کو قبیح اور بیکار نہیں دیکھتا اور مجھے ہر تکلیف دینے والا' محسن کی طرح نظر آتا ہے اور ہر گمراہ کرنے والا' راہنمائی کرنے والا نظر آتا ہے اور میرے نزدیک انس ووحشت اور نور وظلمت اور دور ونزدیک کرنے والے میں کوئی فرق نہیں ہے اور میرا روزہ رکھنا اور افطار کرنا اور میرا سستی کرنا اور کوشش کرنا اور سونا اور تہجد کا دعا کرنا دونوں برابر ہیں' میں کبھی شراب کی دوکان میں' اپنے آپ کو

Marfat.com

گمراہیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں اور کبھی مسجد کی محراب میں' راز حقیقت میری خواہش کے مطابق ظاہر ہوا پس میرا وقت ایک سرمدی کشف کے ساتھ ملا ہوا ہے' مجھ سے وطن آباد ہوئے ہیں اور ان کے مظاہر کو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے' میرا دل اشیاء سے متفق ہے اور میرا پینا ہر گھاٹ پر تقسیم ہو چکا ہے' پس بتوں کے مجسمے اور راہب کا زہر اور آتش کدہ اور میری عبادت گاہ کا قبلہ' اور ہرنوں کی چراگاہ اور قہوہ کی دوکان اور پھولوں کا باغ اور مطلع سعد' اور اسرار عرفان اور مفتاح حکمت اور انفاس وجدان اور آبادی کی کثرت اور شیر کے جوش اور ابھرے ہوئے پستان والی لڑکی کے دبلے پن اور پڑوسیوں کی تاریکی اور راہ پانے والے کا نور' میرے نزدیک تمام اضداد مشقت والے کی تکلیف اور عطیہ دینے والے کی بخشش میں آمنے سامنے آ گئے ہیں اور میں نے صورۃً اور معناً مراتب اچھی طرح بیان کر دیا ہے اور میرا گھاٹ تفرد کے چشمہ سے ہے اور ہر وطن میں میرا میدان کارزار ہے جو تفرد کے حق کے ساتھ پاؤں پر کھڑا ہے' اگر سب لوگوں سے آگے نکل گیا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور تو محمد ﷺ کی رسی سے چمٹ گیا ہے' آپ پر ہمیشہ بار بار اللہ کی رحمت اور سلامتی ہوتی رہے۔

ابن العود الرافضی:

ابوالقاسم حسین بن العود نجیب الدین الاسدی الحلی' شیعہ کا شیخ اور ان کا عالم' اسے فضیلت حاصل تھی اور بہت سے علوم میں اس کا حصہ تھا اور یہ خوش گفتار اور خوش معاملہ تھا اور عمدہ کلام کرنے والا تھا اور رات کو بہت عبادت کرنے والا تھا اور اس کے اشعار بھی بہت اچھے ہیں' یہ ۵۸۱ھ میں پیدا ہوا اور اس سال کے رمضان میں ۹۶ سال کی عمر میں فوت ہوا اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں اور ان کی نیت کو بہتر جانتا ہے۔

۶۷۸ھ

اس سال کا پہلا دن اتوار تھا اور خلیفہ اور سلطان وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور اس سال عجیب امور کا اتفاق ہوا اور وہ یہ کہ تمام حکومتوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور تاتاریوں کا بھی آپس میں اختلاف ہو گیا اور انہوں نے باہم جنگ کی اور ان میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور السواحل میں فرنگیوں کا اختلاف ہو گیا اور انہوں نے ایک دوسرے پر حملے کیے اور ایک دوسرے کو قتل کیا اور یہی حال ان فرنگیوں کا تھا جو جزائر اور سمندروں کے اندر رہتے تھے انہوں نے اختلاف کیا اور باہم قتال کیا اور اعراب کے قبائل نے بھی ایک دوسرے سے سخت جنگ کی' اور اسی طرح حورانہ کے قبیلہ میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان کے درمیان جنگ ٹھن گئی اور اسی طرح الظاہری امراء کے درمیان اس وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا کہ جب سلطان ملک سعید بن الظاہر نے سیس کی طرف فوج روانہ کی تو اس نے دمشق میں قیام کیا اور الخاصکیہ کے ساتھ لہو ولعب میں مشغول ہو گیا اور انہوں نے امور پر قابو پا لیا اور بڑے بڑے امراء اس سے دور ہو گئے اور ان میں سے ایک پارٹی ناراض ہو کر اس سے الگ ہو گئی اور وہ لوگ ان افواج کی راہ میں ٹھہر گئے جو سیس وغیرہ کی طرف گئی تھیں' پس فوجیں ان کی طرف واپس آئیں اور جب وہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے ان کے دلوں کو ملک سعید کے بارے میں پریشان کر دیا اور فوج کے دل اس سے منقبض ہو گئے اور کہنے لگے بادشاہ کے لیے لہو ولعب مناسب نہیں بلکہ بادشاہوں کو عدل' مسلمانوں کے مصالح اور ان کے دفاع کے بارے میں فکر مند رہنا چاہیے جیسا کہ اس کا باپ تھا اور انہوں نے جو کہا

Marfat.com

سچ کہا' بلاشبہ ملوک وامراء کا لہوولعب' زوال نعمت اور بربادی حکومت اور خرابی رعیت کی دلیل ہے پھر فوج نے اس سے مراسلت کی کہ وہ الخاصکیہ کو اپنے سے دور کردے اور اپنے باپ کی طرح اہل دانش کو اپنے قریب کرے مگر اس نے ایسا نہ کیا اس لیے کہ الخاصکیہ کی قوت وشوکت اور کثرت کی وجہ سے اس کے لیے ایسا کرنا ممکن نہ تھا' پس فوج سوار ہوکر مرج الصفر کی طرف روانہ ہوگئی اور ابھی وہ قلعہ دمشق سے نہیں گذرے تھے کہ انہیں دمشق کے مشرق میں پکڑ لیا گیا اور جب وہ سب کے سب مرج الصفر میں جمع ہوگئے تو سلطان نے اپنی والدہ کو ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور وہ ان سے بناوٹی طور پر دوستی کرنے لگی اور امور کی اصلاح کرنے لگی' پس انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے بیٹے سلطان پر کچھ شروط عائد کیں اور جب وہ سلطان کے پاس واپس آئی تو اس نے ان شروط کی پابندی نہ کی اور نہ ہی' الخاصکیہ نے اسے کچھ کرنے دیا' سوافواج دیار مصر کی طرف چلی گئیں اور سلطان بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا تاکہ وہ امور کے بگڑنے سے قبل ان کی اصلاح کرلے' مگر وہ ان سے نہ مل سکا اور وہ قاہرہ کی طرف اس سے سبقت کر گئے اور اس نے اپنے بچوں' اہل اور اثقال کو الکرک کی طرف بھیج دیا اور اس میں انہیں محفوظ کردیا اور فوج کے جو لوگ اس کے پاس باقی رہ گئے تھے ان کے اور الخاصکیہ کے ساتھ دیار مصر کو روانہ ہوگیا اور جب وہ مصر کے نزدیک ہوا تو انہوں نے اسے مصر میں داخل ہونے سے روک دیا اور اس سے جنگ کی اور فریقین میں تھوڑے سے لوگ قتل ہوئے اور ایک امیر نے اسے پکڑ کر اس سے صفوں کو چیرا اور اسے قلعہ جبل میں داخل کردیا تاکہ حالات پرسکون ہوجائیں مگر اس بات سے وہ مزید بدک گئے اور اسی وقت انہوں نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور اس کا پانی بند کردیا اور طویل مصائب اور مشکلات کا سلسلہ شروع ہوگیا پھر اس کے بعد امیر سیف الدین قلادون الالفی الصالحی کے ساتھ معاملہ طے پا گیا کہ ملک سعید حکومت کو چھوڑ دے اور اس کے عوض الکرک اور الشوبک لے لے' اور اس کے ساتھ اس کا بھائی نجم الدین خضر بھی رہے اور حکومت اس کے چھوٹے بھائی بدرالدین سلامش کو مل جائے اور امیر سیف الدین قلادون اس کا اتالیق ہو۔

ملک سعید کی معزولی اور اس کے بھائی ملک عادل سلامش کی تقرری:

جب مذکورہ حالات ہوئے تو ۱۷ ربیع الآخر کو سلطان ملک سعید' قلعہ سے اتر کر دارالعدل میں آیا اور قضاۃ اور حکومت کے ارباب حل وعقد حاضر ہوئے اور سعید نے خود کو سلطنت سے معزول کردیا اور انہیں اس بارے میں اپنے پر گواہ بنایا اور انہوں نے اس کے بھائی بدرالدین سلامش کی بیعت کرلی اور اسے ملک عادل کا لقب دیا' اس وقت اس کی عمر سات سال تھی اور انہوں نے امیر سیف الدین قلادون الالفی الصالحی کو اس کا اتالیق مقرر کیا اور خطباء نے اس کا خطبہ دیا اور ان دونوں کے نام کا سکہ بنا اور اس نے اپنے بھائی کو الکرک اور اپنے بھائی خضر کو الشوبک دیا اور اس کے خطوط بھی لکھے اور قضاۃ اور مفتیوں نے بھی اس پر دستخط کیے اور اتابکی شامیوں سے وہ پیمان کرنے آئے جس پر مصریوں نے پیمان کیا تھا اور شام کے نائب امیر ایدمر الظاہری کو گرفتار کرلیا گیا اور اس کے نائب کے پاس قلعہ میں قید کردیا گیا اور اس وقت اس کا امیر علم الدین سنجر الاداری تھا اور شام کے نائب کے اموال وذخائر کو زیر نگرانی رکھا گیا اور امیر شمس الدین سنقر الاشقر بڑی شان وشوکت اور بڑے تصرف کے ساتھ شام کی نیابت پر آیا' اور دارسعادت میں اترا اور لوگوں نے اس کی تعظیم کی اور اس کے ساتھ بادشاہوں کا سا سلوک کیا اور سلطان نے مصر کے تینوں شافعی' حنفی' حنبلی' قاضیوں

Marfat.com

کو معزول کر دیا اور شافعی قاضی کے عوض انہوں نے صدر الدین عمر بن القاضی تاج الدین بن بنت الاعز کو قاضی بنایا اور اس کا نام تقی الدین بن زرین تھا اور انہوں نے اسے اس لیے معزول کیا کہ اس نے ملک سعید کے معزول کرنے میں توقف کیا تھا۔ واللہ اعلم

ملک منصور قلاوون الصالحی کی بیعت:

۲۱ رجب بروز منگل' امراء' مصر کے قلعہ جبل میں جمع ہوئے اور انہوں نے ملک عادل سلامش ابن الظاہر کو معزول کر دیا اور اسے نسب سے نکال دیا اور انہوں نے اس کی بیعت صرف اس لیے کی تھی تا کہ سعد کے معزول کرنے پر شر تھم جائے پھر انہوں نے ملک منصور قلاوون الصالحی کی بیعت پر اتفاق کر لیا اور اسے ملک منصور کا لقب دیا اور بیعت دمشق آئی تو امراء نے اتفاق کیا اور قسم کھائی' بیان کیا جاتا ہے کہ امیر شمس الدین سنقر الاشقر نے لوگوں کے ساتھ قسم نہ کھائی اور نہ ہی وہ اس کام سے راضی تھا جو ہوا' گویا وہ اندرونی طور پر منصور سے حذر رکھتا تھا کیونکہ وہ اپنے آپ کو الظاہر کے ہاں اس سے بڑا سمجھتا تھا اور دیار مصر و شام میں منابر پر منصور کا خطبہ دیا گیا اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا گیا اور اس کی رائے کے مطابق امور کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس نے عزل ونصب کیا اور بقیہ بلاد میں بھی اس کے احکام نافذ ہوئے سو اس نے برہان الدین بخاری کو وزارت سے معزول کر دیا اور اس کی جگہ فخر الدین ابن لقمان کو سیکرٹری اور دیار مصر میں دیوان الانشاء کا افسر مقرر کیا۔

اور اس سال کے ۲۱ ذوالقعدہ کو جمعرات کے دن ملک سعید ابن ملک الظاہر نے الکرک میں وفات پائی اور ابھی اس کے حالات بیان ہوں گے۔ ان شاء اللہ

اور اس سال شام کے نائب امیر ایدمر کو ایک بیماری کے باعث پالکی میں اٹھا کر دیار مصر لایا گیا اور وہ ذوالقعدہ کے آخر میں اس میں داخل ہوا اور اسے قلعہ مصر میں قید کر دیا گیا۔

دمشق میں سنقر الاشقر کی سلطنت:

جب ۲۴ ذوالقعدہ کو جمعہ کا دن آیا تو امیر شمس الدین سنقر الاشقر نماز عصر کے بعد دار السعادت سے سوار ہوا اور اس کے آگے آگے امراء کی ایک جماعت اور فوج پیدل چل رہی تھی اور اس نے قلعہ کے اس دروازے کا قصد کیا جو شہر کے نزدیک ہے اور اچانک اس سے قلعہ میں داخل ہو گیا اور امراء کو بلایا اور انہوں نے سلطنت پر اس کی بیعت کی اور اس نے ملک کامل کا لقب اختیار کیا اور قلعہ میں ٹھہر گیا اور منادی کرنے والوں نے دمشق میں اس کا اعلان کر دیا اور جب ہفتہ کی صبح ہوئی تو اس نے قضاۃ' علماء اعیان اور شہر کے سرکردہ لوگوں کو قلعہ میں مسجد ابو الدرداء میں بلایا اور انہیں حلف دیا اور بقیہ امراء اور فوج نے بھی اسے حلف دیا اور اس نے اطراف کی حفاظت اور غلہ جات حاصل کرنے کے لیے فوج کو بھیجا اور ملک منصور کو الشوبک کی طرف بھیجا اور اس کے نائبین نے اس کی سپرد داری لے لی' اور نجم الدین خضر نے انہیں رکاوٹ نہ کی اور اس سال قبۃ النسر میں غربی چار نئے پہلو بنائے گئے اور اس سال فتح الدین بن قیصرانی کو دمشق کی وزارت سے معزول کر کے تقی الدین بن توبۃ التکریتی کو اس کا وزیر مقرر کیا گیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

عزالدین بن غانم الواعظ:

عبدالسلام بن احمد بن غانم بن علی بن ابراہیم بن عساکر بن حسین عزالدین احمد الانصاری المقدسی' عجیب کلام کہنے والا فصیح شاعر اور لگاتار وعظ کرنے والا واعظ تھا جس نے ابن الجوزی اور اس کے امثال کے طریق پر وعظ کیا اور قطب الدین نے آپ کی بہت سی شاندار باتیں بیان کی ہیں اور لوگوں کے ہاں آپ کو قبولیت حاصل تھی' ایک دفعہ آپ نے کعبہ کے سامنے تقریر کی اور شیخ تاج الدین بن الفزاری اور شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور یمن کے ابن الجمیل اور دیگر علماء اور عباد بھی لوگوں میں موجود تھے' آپ نے نہایت شاندار اور بلیغ تقریر کی اس مجلس کا حال شیخ تاج الدین الفزاری نے بیان کیا ہے' اس وقت آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

ملک سعید بن ملک الظاہر:

برکہ خان ناصر الدین محمد بن برکتہ ابوالمعالی ابن السلطان' ملک الظاہر رکن الدین بیبرس البندقداری' اس کے باپ نے اپنی زندگی میں امراء سے اس کی بیعت لی' اور جب اس کا باپ فوت ہوگیا تو بادشاہ کی حیثیت سے اس کی بیعت کی گئی اور اس کی عمر ۱۹ سال تھی اور شروع میں اس کے لیے امور سعادت کے ساتھ چلے' پھر الخاصکیہ نے اس پر غلبہ پالیا اور یہ ان کے ساتھ میدان اخضر میں کھیلنے لگا' بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اس کی پہلی گراوٹ تھی اور بسا اوقات یہ موقع بھی آیا کہ یہ ان کے لیے اتر پڑتا' سو بڑے بڑے امراء نے اس کو ناپسند کیا اور اس بات سے برا منایا کہ ان کا بادشاہ بچوں کے ساتھ کھیلے' اور اپنے آپ کو ان کی طرح سمجھے اور انہوں نے اس بارے میں اس سے خط وکتابت کی کہ وہ اپنی روش سے باز آجائے مگر اس نے اسے قبول نہ کیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں انہوں نے اسے معزول کر دیا اور سلطان ملک منصور قلادون کو رجب کے آخر میں اپنا بادشاہ بنالیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے پھر اس سال ۱۱ ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز الکرک میں اس کی وفات ہوگئی' بیان کیا جاتا ہے کہ اسے زہر دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم

اور پہلے اسے جعفر کی قبر کے پاس اور اس کے ان اصحاب کے پاس جنہیں اس کی موت کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تھا دفن کیا گیا پھر اسے دمشق منتقل کیا گیا اور ۶۸۰ھ میں اس کے باپ کی قبر میں دفن کر دیا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی نجم الدین خضر الکرک کا بادشاہ بن گیا اور ملک مسعود کا لقب اختیار کر لیا اور منصور نے اس کے ہاتھ سے الکرک کو چھین لیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

۶۷۹ھ

اس سال کا پہلا دن جمعرات ۳ رمئی تھا اور الحاکم بامر اللہ' خلیفہ اور مصر کا بادشاہ ملک منصور قلادون الصالحی تھا اور اسی طرح وہ بعض بلاد شام کا بادشاہ بھی تھا اور دمشق اور اس کے مضافات پر سنقر الاشقر نے قبضہ کر لیا تھا اور الکرک کا حکمران ملک مسعود بن الظاہر تھا اور حماۃ کا حکمران ملک منصور ناصر الدین محمد بن الملک المظفر تقی الدین محمود تھا اور عراق' بلاد جزیرہ' خراسان' موصل اربل آذربائیجان' بلاد بکر اور خلاط اور اس کے اردگرد کا علاقہ اور دیگر شہر تاتاریوں کے قبضے میں تھے اور اسی طرح بلاد روم بھی ان کے قبضے میں تھے لیکن ان میں غیاث الدین بن رکن الدین صرف نام کا حکمران تھا اور یمن کا حکمران ملک مظفر شمس الدین یوسف بن عمر تھا اور

Marfat.com

حرم شریف کا حکمران' نجم الدین بن ابی نمی الحسنی تھا اور مدینہ کا حکمران عز الدین جماز بن شیعہ الحسینی تھا اور مذکورہ سال کے آغاز میں سلطان ملک کامل سنقر الاشقر قلعہ سے سوار ہو کر میدان کی طرف گیا اور اس کے آگے آگے امراء اور سرکردہ خادم تھے اور وہ خلعت پہنے ہوئے تھے اور قضاۃ اور اعیان اس کے ساتھ سوار تھے' اس نے کچھ وقت میدان میں اگلے لوگوں سے باتیں بیان کیں پھر قلعہ کی طرف واپس آ گیا اور عربوں کا بادشاہ امیر شرف الدین عیسیٰ بن مہنا اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا' اور دسترخوان پر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا اور کامل اس کے لیے ٹھہر گیا اور اسی طرح حجاز کے اعراب کا بادشاہ اس کی خدمت میں آیا اور کامل سنقر نے حکم دیا کہ حلبی علاقے کو قاضی شمس الدین بن خلکان کی حکومت کے ساتھ شامل کر دیا جائے اور اس نے امینیہ کی تدریس پر آپ کو مقرر کیا اور اسے ابن سنی الدولہ سے چھین لیا۔

اور جب دیار مصر میں ملک منصور کو اس بات کی اطلاع پہنچی جو سنقر الاشقر نے شام میں کی تھی تو اس نے اس کے مقابلے میں زبردست فوج بھیجی اور انہوں نے سنقر الاشقر کی فوج کو شکست دی جسے اس نے غزہ کی طرف بھیجا تھا اور وہ اسے اپنے آگے لگا کر لے آئے' حتیٰ کہ مصری فوج دمشق کے قریب پہنچ گئی پس کامل نے حکم دیا کہ جسورہ میں تنگ راستہ بنایا جائے یہ ۱۲ صفر بدھ کے دن کا واقعہ ہے اور وہ خود اپنے ساتھیوں کے ساتھ اٹھا اور وہاں اتر:: در بہت سے لوگوں کو خادم بنایا اور بہت مال خرچ کیا اور عربوں کا امیر شرف الدین عیسیٰ بن مہنا اور شہاب الدین احمد بن حجی بھی اس کے ساتھ آ ملے اور نجد وحماۃ کی فوج اور بہت سے بعلبک کے جوان بھی اس کے پاس آ گئے اور جب ۱۶ صفر کو اتوار کا دن آیا تو حلبی فوج امیر علم الدین سنجر الحلبی کے ساتھ آئی جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو انہوں نے دن کے چوتھے پہر تک جنگ کی اور بہت سے لوگ مارے گئے اور ملک کامل سنقر الاشقر نے بڑی ثابت قدمی دکھائی لیکن فوج نے گڑبڑ کر دی' ان میں سے کچھ لوگ مصری کی طرف چلے گئے اور ان میں سے کچھ نے ہر طرف شکست کھائی اور اس کے اصحاب اسے چھوڑ گئے' اور اسے عیسیٰ بن مہنا کے ساتھ المرج کے راستے میں ایک چھوٹی سی جماعت کے ہمراہ شکست کھانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا' پس وہ انہیں الرحبہ کے جنگل کی طرف لے گیا اور انہیں بالوں والے خیموں میں اتارا اور جب تک وہ اس کے پاس قیام کئے رہے اس نے انہیں اور ان کے چوپاؤں کو ٹھہرائے رکھا پھر اس نے ان امراء کی طرف پیغام بھیجا جو اسے شکست کھا کر چھوڑ گئے تھے اور انہوں نے ان کے لیے امیر سنجر سے امان حاصل کی اور وہ دمشق کے باہر اترا اور دمشق بند تھا سو اس نے نائب قلعہ سے مراسلت کی اور وہ وہیں رہا حتیٰ کہ دن کے آخر میں باب الفرج کو اس نے فتح کر لیا اور شہر کے اندر سے قلعہ فتح ہو گیا اور اس نے منصور کے لیے اس کی سپرداری لے لی' اور امیر رکن الدین بیبرس العجمی کو جو حالق کے نام سے مشہور ہے اور امیر الاجین حسام الدین منصوری وغیرہ امراء کو جنہیں امیر سنقر الاشقر نے قید کیا تھا' رہا کر دیا اور سنجر نے ایلچیوں کو ملک منصور کے پاس بھیجا کہ وہ اسے صورت حال سے آگاہ کریں' اور سنجر نے تین ہزار فوج کو سنقر الاشقر کی تلاش میں بھیجا۔

اور آج کے دن ابن خلکان' امیر سنجر حلبی کو سلام کرنے آئے تو اس نے آپ کو خانقاہ نجیبیہ کے بالائی حصے میں قید کر دیا اور ۲۰ صفر کو جمعرات کے روز معزول کر دیا اور قاضی نجم الدین بن سنی الدولہ کے قاضی بننے کا حکم جاری کیا اور اس نے اسے سنبھال لیا پھر ایلچی ملک منصور قلاؤون کا خط لے کر آئے جس میں کچھ لوگوں پر اظہار ناراضگی کیا اور سب کو معاف کر دیا اس کے لیے دعاؤں میں

Marfat.com

اضافہ ہوگیا اور امیر حسام الدین لاجین السلحدار ی المنصوری کے لیے شام کی نیابت کا حکم آیا اور علم الدین سنجر حلبی بھی اس کے ساتھ داخل ہوا اور اس نے اسے دارالسعادۃ میں مقرر کیا اور سنجر نے قاضی ابن خلکان کو حکم دیا کہ وہ مدرسہ عادلیہ کبیرہ میں منتقل ہو جائیں تاکہ نجم الدین بن سنی الدولہ وہاں ٹھہر سکے' اور آپ سے اس بارے میں اصرار کیا تو آپ نے ایک شتربان کو بلایا کہ وہ آپ کے اہل واثقال کو لاد کر الصالحیہ لے جائے تو ایلچی سلطان کا خط لے کر آیا جس میں ابن خلکان کے قضاء پر مقرر کرنے اور اس سے درگذر کرنے کا ذکر تھا نیز اس میں آپ کی تعریف بھی کی گئی تھی' اور اس نے آپ کی پہلی خدمات کا بھی ذکر کیا اور اس کے ساتھ آپ کے لیے ایک قیمتی خلعت بھی تھا جسے آپ نے پہنا اور اس کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی اور امراء کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کی تعظیم اور اکرام کیا اور لوگ اس سے خوش ہو گئے اور اس کے درگذر کرنے سے بھی خوش ہوئے۔

اور جب افواج' سنقر الاشقر کی تلاش میں نکلیں تو اس نے امیر عیسیٰ بن مہنا کو چھوڑ دیا اور سواحل کی طرف چلا گیا اور وہاں اس نے بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا' جن میں صہیون بھی تھا جس میں اس کی اولاد اور ذخائر تھے اور بلاطس' برزیہ' عسکا' جبلہ' لاذقیہ' شغر بکاس اور شیزر کے قلعے بھی شامل تھے اور اس نے امیر عزالدین ازدمر الحاج کو اس میں نائب مقرر کیا اور سلطان منصور نے قلعہ شیزر کے محاصرہ کے لیے فوج کا ایک دستہ بھیجا' اسی اثناء میں جب تاتاریوں نے مسلمانوں کے اختلاف کے بات سنی تو وہ اچانک آ گئے اور بقیہ بلاد کے لوگ ان کے آگے شام کی طرف بھاگ گئے اور شام سے مصر کی طرف چلے گئے اور تاتاریوں نے حلب پہنچ کر بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت بڑی فوج کو لوٹ لیا اور انہوں نے خیال کیا کہ سنقر اشقر کی فوج' منصور کے خلاف ان کے ساتھ ہو گئی مگر انہوں نے معاملہ اس کے برعکس پایا اور یہ بات یوں ہوئی کہ منصور نے سنقر الاشقر کو لکھا کہ تاتاری مسلمانوں کی طرف آ گئے ہیں اور مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے خلاف متحد ہو جائیں تاکہ ہمارے اور ان کے درمیان مسلمان ہلاک نہ ہوں اور جب وہ شہروں پر قبضہ کر لیں گے تو ہم میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے' اور سنقر نے اسے سمع واطاعت کا خط لکھا اور اپنے قلعے سے باہر آیا اور اپنی فوج کے ساتھ خیمہ زن ہو گیا تاکہ تیار رہے اور جب اسے طلب کیا جائے تو وہ جواب دے اور اس کے نائبین بھی اپنے اپنے قلعوں سے اتر آئے اور تاتاریوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہو گئے اور ملک منصور فوجوں کے ساتھ جمادی الآخرۃ کے آخر میں مصر سے نکلا اور جمادی الآخرہ کے تیسرے جمعہ کو جامع دمشق کے منبر پر سلطان کا خط سنایا گیا کہ اس نے اپنے بیٹے علی کے متعلق وصیت کی ہے اور اس نے ملک صالح کا لقب اختیار کیا اور جب وہ خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو ایلچیوں نے آ کر خبر دی کہ تاتاری حلب سے اپنے ملک کو واپس چلے گئے ہیں اور یہ واپسی اس وقت سے ہوئی جب انہیں اطلاع ملی کہ مسلمان متحد ہو گئے ہیں' پس مسلمان اس بات سے خوش ہو گئے۔ وللہ الحمد

اور منصور' مصر کی طرف واپس آ گیا حالانکہ وہ غزہ تک پہنچ گیا تھا اور اس سے اس کا مقصد شام پر دباؤ کم کرنا تھا سو وہ ۱۵ر شعبان کو مصر پہنچ گیا' اور جمادی الآخرۃ میں برہان الدین سنجاری کو دوبارہ مصر کی وزارت دے دی گئی اور فخر الدین بن لقمان کتابت انشاء کی طرف واپس آ گیا اور رمضان کے آخر میں' ابن رزین کو دوبارہ قاضی بنا دیا گیا اور ابن بنت الاعز کو معزول کر دیا گیا اور قاضی نفیس الدین بن شکر مالکی اور معین الدین حنفی کو دوبارہ قاضی بنا دیا گیا اور عزالدین المقدسی حنابلہ کے قاضی بن گئے' اور ذوالحجہ

Marfat.com

میں ابن خلکان کے متعلق حکم آیا کہ حلبی علاقے کو ان کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے وہ اپنے نائبین میں سے جسے چاہیں وہاں نائب مقرر کر دیں اور ذوالحجہ کے آغاز میں ملک منصور بلاد مصر سے فوج کے ساتھ شام جانے کے ارادے سے نکلا اور اس نے مصر پر اپنے بیٹے ملک صالح علی بن منصور کو اپنی واپسی کے وقت تک نائب مقرر کیا' شیخ قطب الدین نے بیان کیا ہے کہ عرفہ کے روز مصر میں بڑے بڑے اولے پڑے جنہوں نے بہت سے غلوں کو تباہ کر دیا اور اسکندریہ میں بجلی گری اور اسی روز جبل احمر کے نیچے' چٹان پر دوبارہ بجلی گری اور اس نے اسے جلا کر رکھ دیا اور اس لوہے کو لے کر پگھلایا گیا تو اس سے مصری رطل اوقیے نکلے' اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ آ کر عسکا کے سامنے اتر پڑا اور فرنگی اس سے سخت خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے مصالحت کی تجدید کے لیے اس سے مراسلت کی اور امیر عیسیٰ بن مہنا بلاد عراق سے' منصور کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسی مقام پر تھا پس سلطان نے اپنی فوج کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کا اکرام واحترام کیا اور اس سے عفو واحسان کا معاملہ کیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر کبیر جمال الدین آقوش الشمسی:

آپ امرائے اسلام میں سے ایک امیر تھے اور آپ ہی نے تاتاریوں کے ایک سالار کتبغا نوین کے قتل کی ذمہ داری لی تھی اور وہ عین جالوت کے روز ان میں مطاع تھا اور آپ ہی نے عزالدین ایدمر الظاہری کو گذشتہ سال حلب میں گرفتار کیا تھا اور آپ کی وفات بھی وہیں ہوئی۔

شیخ صالح داؤد بن حاتم:

ابن عمر الحبال' آپ حنبلی المذہب تھے' آپ کے احوال وکرامات اور مکاشفات صالحہ بھی ہیں اور آپ کے آباء کا اصل وطن حران ہے اور آپ کی اقامت بعلبک میں تھی اور آپ نے وہیں پر ۹۶ سال کی عمر میں وفات پائی' اور شیخ قطب الدین ابن الشیخ الفقیہ الیونینی نے آپ کی تعریف کی ہے۔

امیر کبیر:

نورالدین علی بن عمر ابوالحسن الطوری' آپ اکابر امراء میں سے تھے اور آپ کی عمر ۹۰ سال سے زیادہ تھی اور آپ کی موت اس وجہ سے ہوئی کہ آپ سفر الاشقر کی جنگ کے روز گھوڑے کے سم تلے گر پڑے اور اس کے بعد بیمار ہی رہے یہاں تک کہ دو ماہ بعد فوت ہو گئے اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔

جزار شاعر:

یحییٰ بن عبدالعظیم بن یحییٰ بن محمد بن علی جمال الدین ابوالحسین مصری' یہودہ گو شاعر جو الجزار کے نام سے مشہور ہے اس نے ملوک' وزراء اور امراء کی مدح کی اور یہ ذہین اور یہودہ گو اور دلچسپ بحث کرنے والا تھا' اس کی پیدائش ۶۰۰ھ کی حدود میں ایک یا دو سال بعد ہوئی اور اس سال کی ۱۲ شوال کو منگل کے روز اس نے وفات پائی اس کے شعر ہیں۔

Marfat.com

''مجھے پکڑلو مجھے سردی سے نہ بھولنے والا غم لاحق ہے اور میرے اندر آگ بھڑک رہی ہے امیدوں نے مجھے وہم کا لباس پہنا دیا ہے اور دیکھ یہ میرا جسم برہنہ ہے اور میرے پاس کمبل اور کپڑے ہیں اور جب کبھی سردی سے میرا جسم نیلا ہو جاتا ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ سنجاب ہے''۔

۱۰ اس کے باپ نے ایک بڑھیا سے نکاح کیا تو اس نے کہا۔

''میرے بوڑھے باپ نے ایک بڑھیا سے نکاح کیا ہے جس میں نہ عقل ہے نہ ذہن ہے گویا وہ اپنے فرش میں ایک بوسیدہ ہڈی ہے اور اس کے بال اس کے اردگرد کپاس کی طرح ہیں اور اس نے مجھ سے پوچھا اس کی عمر کیا ہے میں نے کہا اس کے منہ میں کوئی دانت نہیں ہے اور اگر وہ تاریکی میں اپنی پیشانی کو ننگا کرے تو جن بھی اس کو دیکھنے کی جسارت نہ کریں''۔

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم' خلیفہ اور شہروں کا سلطان ملک منصور قلادون تھا اور ۱۰ محرم کو اہل عسکا المرقب اور سلطان کے درمیان صلح ہوگئی اور سلطان الرد حاء میں اترا ہوا تھا اور جو امراء اس کے ساتھ تھے اس نے انہیں گرفتار کرلیا اور دوسرے قلعہ صہیون کی طرف بھاگ کر سنقر الاشقر کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور ۱۹ محرم کو منصور' دمشق آیا اور قلعہ میں اترا اور شہر کو اس کے لیے سجایا گیا اور ۲۹ محرم کو عزالدین بن الصائغ کو اس نے دوبارہ قاضی بنا دیا اور ابن خلکان کو معزول کر دیا اور یکم صفر کو نجم الدین ابن الشیخ شمس بن ابی عمر نے حنابلہ کی قضا سنبھالی اور جب سے آپ کے والد نے اپنے آپ کو قضاء سے علیحدہ کرلیا تھا یہ منصب خالی پڑا تھا اور اس ماہ میں تاج الدین یحییٰ بن محمد بن اسماعیل کردی نے حلب کی قضاء سنبھالی اور اس ماہ ملک منصور دارالعدل میں بیٹھا اور فیصلے کیے اور مظلوم کو ظالم سے اس کا حق لے کر دیا اور حماۃ کا حکمران اس کے پاس آیا تو منصور نے اپنی جماعت کے ساتھ خود اس کا استقبال کیا اور وہ باب الفرادیس میں اس کے گھر میں اترا اور ربیع الاوّل میں ملک منصور قلادون اور سنقر الاشقر ملک کامل کے درمیان اس شرط پر صلح ہوگئی کہ وہ سلطان کو شیزر دے دے اور وہ اس کے عوض اسے انطاکیہ' کفرطاب اور شغر بکاس وغیرہ دے گا نیز یہ کہ اس کے ہاتھ میں جو چھ سو سوار ہیں وہ ان کی نگہداشت کرے گا اور دونوں نے اس پر عہد و پیمان کیا اور خوشخبریوں کے طبل بج گئے اور اسی طرح الکرک کے حکمران اور ملک منصور خضر بن الظاہر نے اس شرط پر صلح کی کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اور وہ اسی کے پاس رہے گا' اور شہروں میں اس کا اعلان کر دیا گیا اور اس ماہ کے پہلے دہے میں اس نے دمشق میں شراب اور زنا کی کفالت کی اور اس کے لیے ایک کونسل اور سختی کرنے والا آدمی مقرر کیا اور اس حکم کے باطل کرنے کے لیے علماء صلحاء اور عباد کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور بیس روز کے بعد اس نے حکم کو باطل قرار دے دیا اور شرابوں کو گرا دیا گیا اور حدود کو قائم کر دیا گیا۔ وللہ الحمد

اور ۱۹ ربیع الاوّل کو خاتون برکۃ خاں زوجہ ملک الظاہر اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا سعید بھی پہنچا اور وہ اسے الکرک کے نزدیک سے قریۃ المساجد سے اٹھا کر لائی تاکہ اسے اس کے باپ کے پاس الظاہریہ کے قبرستان میں دفن کرے پس اسے فصیل سے رسیوں کے ساتھ اٹھا کر اس کے والد الظاہر کے پاس دفن کر دیا گیا اور اس کی ماں حمص کے حکمران کے ہاں اتری اور اس کے لیے ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور اس نے مذکورہ قبرستان میں ۲۱ ربیع الآخر کو اس کے بیٹے کی تعزیت کا عمل کیا' اور سلطان منصور' ارباب حکومت'

Marfat.com

قراء اور واعظ حضرات حاضر ہوئے۔

اور ربیع الآخر کے آخر میں التقی بن توبہ التکریتی کو دمشق کی وزارت سے معزول کر دیا گیا اور اس کے بعد اسے تاج الدین سنہوری نے سنبھالا' اور سلطان منصور نے مصر وغیرہ شہروں کی طرف' تاتاریوں کے قریب آ جانے کی وجہ سے فوجوں کو بلانے کے لیے خط لکھا' پس احمد بن حجی آیا اور اس کے ساتھ بہت سے اعراب بھی تھے اور الکرک کا حکمران ملک مسعود ۱۲ر جمادی الآخرۃ کو ہفتہ کے روز سلطان کی مدد کو آیا اور لوگ اس کے پاس آئے اور ہر جگہ سے اس کے پاس آئے اور ترکمان اور اعراب بھی اس کے پاس آئے اور دمشق میں بہت افواہیں اڑیں اور وہاں پر بہت سی افواج بھی جمع ہوئیں اور بلاد حلب اور ان نواح سے لوگ بھاگ گئے اور اس خوف سے بھاگ گئے کہ کہیں تاتاری دشمن ان پر اچانک نہ آ پڑے اور تاتاری منکوتمر بن ہلاکو خاں کے ساتھ منتاب پہنچ گئے اور فاتح افواج' ایک دوسرے کے پیچھے حلب کے نواح کی طرف روانہ ہو گئیں اور تاتاریوں نے جمادی الآخرۃ کے آخر میں الرحبہ میں اعراب کی ایک جماعت سے جنگ کی اور ان میں شاہ تاتار ابغا بھی پوشیدہ طور پر دیکھ رہا تھا کہ اس کے اصحاب کیا کر رہے ہیں اور اس کے دشمنوں کے ساتھ کیسے جنگ کر رہے ہیں پھر منصور دمشق سے نکلا اور اس سے اس کا خروج جمادی الآخر میں ہوا اور خطباء اور آئمہ نے جوامع اور مساجد میں نمازوں وغیرہ میں دعائیں کیں اور سلطان کا حکم آیا کہ کونسلوں اور رجسٹروں میں درج ذمیوں کو مسلمان کیا جائے اور جو اسلام قبول نہ کرے اسے صلیب دیا جائے سو وہ مجبوراً مسلمان ہو گئے اور وہ کہنے لگے ہم ایمان لے آئے ہیں اور حاکم نے ہمارے اسلام کا فیصلہ کیا ہے اور اس سے قبل اس نے پیشکش کی کہ اگر کسی نے ان میں سے انکار کیا تو اسے سوق الخیل میں صلیب دیا جائے گا اور ان کی گردنوں میں رسیاں ڈالی جائیں گی' پس انہوں نے اسی حالت میں اسلام قبول کیا اور جب ملک منصور' حمص پہنچا تو اس نے ملک کامل سنقر الاشقر کو مدد طلب کرتے ہوئے خط لکھا' پس وہ اس کی خدمت میں آیا اور سلطان نے اس کا اکرام واحترام کیا اور اس کے لیے ڈیوٹیاں لگائیں اور سب افواج' ملک منصور کی صحبت میں مکمل ہو کر لامحالہ مخلصانہ طور پر دشمن سے جنگ کرنے کا عزم کیے ہوئے تھیں اور بادشاہ کے نکلنے کے بعد' لوگ جامع دمشق میں جمع ہو گئے اور انہوں نے مصحف عثمانی کو اپنے آگے رکھا اور وہ اسلام اور اہل اسلام کے دشمنوں پر فتح پانے کے لیے اللہ سے عاجزانہ دعائیں کرنے لگے' اور وہ اسی حالت میں' مصحف کو سر پر رکھے دعائیں کرتے' عاجزی کرتے اور روتے ہوئے مصلے کی طرف گئے اور تاتاری تھوڑے تھوڑے ہو کر آئے اور جب وہ حماۃ پہنچے تو انہوں نے بادشاہ کے باغ اور محل اور وہاں جو رہائش گاہیں تھیں انہیں جلا دیا اور سلطان منصور' ترکوں اور ترکمانوں کی فوج کے ساتھ حمص میں خیمہ زن تھا اور دوسری فوج بھی بہت بڑی تھی' اور تاتاری ایک لاکھ یا اس سے زائد جانبازوں کے ساتھ آئے' انا للہ وانا الیہ راجعون' ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

معرکہ حمص:

جب ۱۴ر رجب کو جمعرات کا دن آیا تو دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور طلوع آفتاب کے وقت دونوں مخالفوں کا آمنا سامنا ہوا اور تاتاریوں کی فوج ایک لاکھ تھی اور مسلمانوں کی فوج اس سے نصف یا اس سے کچھ زیادہ تھی اور سب کے سب حضرت خالد بن ولید کے مزار کے درمیان الرستن تک تھے پس انہوں نے شدید جنگ کی جس کی مثل طویل زمانوں سے نہیں دیکھی گئی' پس دن کے

Marfat.com

پہلے حصے میں تاتاری غالب آ گئے اور انہوں نے میسرہ کو شکست دی اور اسی طرح میمنہ بھی پریشان ہو گیا اور اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور قلب کا بایاں بازو ٹوٹ گیا اور سلطان نے ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ بڑی ثابت قدمی دکھائی' اور مسلمانوں کی فوج میں سے بہت سے لوگوں نے شکست کھائی' اور تاتاری ان کے تعاقب میں تھے حتیٰ کہ وہ ان کے پیچھے بحیرہ حمص تک پہنچ گئے اور اس کے دروازے بند تھے پس انہوں نے عوام کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا' اور مسلمان' ہلاکت کے بڑے قطعہ ارض کے قریب ہو گئے پھر بہادروں اور سواروں کے بڑے بڑے امراء جیسے سنقر الاشقر' طیبرس الوزیری' بدر الدین امیر صلاح' ایتمش' السعدی' حسام الدین لاجین' حسام الدین طرنطائی' الردیداری اور ان کے امثال نے باہم مشورہ کیا اور جب انہوں نے سلطان کے ثبات کو دیکھا تو فوج کو سلطان کی طرف لوٹا دیا اور انہوں نے بے جگری کے ساتھ متعدد حملے کیے اور وہ مسلسل پے در پے حملے کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت و طاقت سے تاتاریوں کو شکست دی اور منکوتمر زخمی ہو گیا اور امیر عیسیٰ بن مہنا العرض کی جانب سے ان کے پاس آیا اور تاتاریوں سے ٹکرا گیا اور اس کے ٹکراؤ سے افواج کو مار پڑی اور شکست مکمل ہو گئی۔

اور انہوں نے بہت سے تاتاریوں کو قتل کر دیا اور جن تاتاریوں نے شکست خوردہ مسلمانوں کا تعاقب کیا تھا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھی شکست کھا چکے ہیں اور فوجیں ان کے تعاقب میں قتل کر رہی ہیں اور قیدی بنا رہی ہیں اور سلطان جھنڈوں تلے اپنی جگہ پر ڈٹا ہوا ہے اور ڈھول اس کے پیچھے بج رہے ہیں حالانکہ اس کے ساتھ صرف ایک ہزار سوار تھے پس انہوں نے اس کا لالچ کیا اور اس سے جنگ کی اور وہ ان کے سامنے ڈٹا رہا اور وہ اس کے سامنے شکست کھا گئے اور اس نے انہیں پیچھے سے مل کر ان کی اکثریت کو قتل کر دیا اور یہ مکمل فتح تھی اور غروب آفتاب سے قبل تاتاریوں کو شکست ہو گئی اور وہ دو گروہوں میں بٹ گئے اور ان میں سے ایک گروہ سلمیہ اور البریہ کی طرف چلا گیا اور دوسرا حلب اور فرات کی طرف چلا گیا اور سلطان نے ان کے پیچھے تعاقب کرنے کے لیے آدمی بھیجے اور ۱۵ رجب کو جمعہ کے روز' فتح کی' بشارت کا خط دمشق آیا اور خوشخبریوں کے طبل بج گئے اور شہر کو سجایا گیا اور شمعیں جلائی گئیں اور لوگ خوش ہو گئے اور جب ہفتہ کی صبح ہوئی تو شکست خوردہ لوگوں کا ایک گروہ آیا جن میں بعلبک الناصری اور حالق وغیرہ بھی تھے اور شروع شروع میں انہوں نے جو شکست دیکھی تھی اس کے متعلق لوگوں کو بتایا اور اس کے بعد انہوں نے کچھ نہیں دیکھا اور لوگ سخت گھبراہٹ اور شدید خوف میں باقی رہے اور بہت سے لوگ بھاگنے کے لیے تیار ہو گئے' اسی اثناء میں اچانک ایلچیوں نے آ کر لوگوں کو پہلی اور پچھلی صورتحال کے متعلق خبر دی' پس لوگ واپس آ گئے اور بہت خوش ہوئے۔

پھر سلطان ۲۲ رجب کو دمشق آیا اور اس کے آگے آگے قیدی تھے جن کے ہاتھوں میں نیزے تھے جن پر مقتولین کے سروں کے ٹکڑے تھے اور وہ جمعہ کا دن تھا اور سلطان کے ساتھ سنقر الاشقر کے اصحاب کی ایک جماعت تھی جن میں علم الدین الردیداری بھی تھا۔ اور سلطان مظفر و منصور ہو کر قلعہ میں اترا اور اس کے لیے محبت میں اضافہ ہوا اور بہت دعائیں ہوئیں اور سنقر الاشقر نے سلطان کو حمص سے الوداع کہا اور صہیون کی طرف لوٹ آیا اور تاتاریوں نے برے اور تباہ کن حالات میں شکست کھائی انہیں ہر جانب سے اچک لیا جاتا اور ہر راستے میں انہیں قتل کیا جاتا حتیٰ کہ وہ فرات تک پہنچ گئے اور ان کی اکثریت غرق ہو گئی اور اہل البیرہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور فوجیں ان کے تعاقب میں انہیں شہروں سے

Marfat.com

لڑتا رہی تھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان سے راحت دی۔

اور اس معرکہ میں سادات امراء کی ایک جماعت نے شہادت پائی جن میں امیر کبیر الحاج عزالدین ازدمر جمعدار بھی تھا اور اسی نے اس روز شاہ تاتار منکوتمر کو زخمی کیا تھا' اس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا اور وہم میں ڈالا کہ وہ اس کی طرف چھلانگ لگانے والا ہے اور اس نے اپنے نیزے کو الٹا کیا حتیٰ کہ اس تک پہنچ گیا اور اسے نیزہ مار کر زخمی کر دیا اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اللہ اس پر رحم فرمائے اور اسے حضرت خالد بن ولیدؓ کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔

اور سلطان ۲ر شعبان کو اتوار کے روز' دمشق سے دیار مصر کو گیا اور لوگ اس کے لیے دعائیں کرنے لگے اور علم الدین بردیداری بھی اس کے ساتھ گیا پھر وہ غزہ سے واپس آ گیا' اور المنشد نے اسے شام میں امیر اور مصالح کا نگران مقرر کیا اور ۱۲ شعبان کو سلطان مصر آیا اور شعبان کے آخر میں اس نے مصر اور قاہرہ کی قضا' قاضی وجیہ الدین البہنسی الشافعی کے سپرد کی اور ۷ر رمضان کو اتوار کے دن دمشق میں مدرسہ جوہریہ' اس کے بنانے والے اور وقف کرنے والے شیخ نجم الدین محمد بن عباس بن ابی المسکارم التمیمی الجوہری کی زندگی میں کھولا گیا اور حنفیہ کے قاضی حسام الدین رازی نے وہاں پڑھایا اور ۲۹ر شعبان ہفتے کی صبح کو قاسیون میں ابوعمر کے مدرسہ کی اذان گاہ پرانی مسجد پر گر پڑی اور ایک شخص مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے باقی جماعت کو بچا لیا' اور ۱۰ر رمضان کو دمشق میں بڑی برف اور سخت ہوا کے ساتھ بہت سردی پڑی حتیٰ کہ وہ برف زمین سے ایک ہاتھ اونچی ہو گئی اور سبزیاں خراب ہو گئیں اور لوگوں کے کاروبار بند ہو گئے اور شوال میں سنجار کا حکمران تاتاریوں سے بھاگ کر دمشق پہنچا اور اپنے اہل و مال کے ساتھ سلطان کی اطاعت میں شامل ہو گیا اور شہر کے نائب نے اس کا استقبال کیا اور اس کی عزت کی اور اسے اعزاز و اکرام کے ساتھ مصر کی طرف بھجوا دیا۔

اور شوال میں ان اہل کتاب ذمیوں کے بارے میں ایک مجلس منعقد ہوئی جنہوں نے مجبوراً اسلام قبول کیا تھا اور مفتیوں کی ایک جماعت نے ان کے لیے لکھا کہ چونکہ ان کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے انہیں اپنے دین کی طرف واپس جانے کا حق حاصل ہے اور قاضی جمال الدین ابن ابی یعقوب مالکی کے سامنے زبردستی ثابت کر دی گئی' پس ان کی اکثریت اپنے دین کی طرف واپس آ گئی اور پہلے کی طرح ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا' اللہ ان کو اس روز روسیاہ کرے جب کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انہیں اس پر بہت تاوان ڈالا گیا اللہ ان کا برا کرے۔

اور ذوالقعدہ میں' سلطان نے ایتمش السعدی کو گرفتار کر کے قلعہ جبل میں قید کر دیا اور اس کے نائب نے دمشق میں سیف الدین بلبان الہارونی کو گرفتار کر کے اس کے قلعہ میں قید کر دیا اور ۲۹ر ذوالقعدہ کو جمعرات کی صبح کو' یعنی ۱۰ر مارچ کو لوگوں نے دمشق کی عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھی اور دس دن بعد وہ سیراب ہو گئے اور اس سال ملک منصور نے تمام آل ملک الظاہر یعنی عورتوں بچوں اور خدام کو دیار مصر سے الکرک کی طرف نکال دیا تاکہ وہ ملک مسعود خضر بن الظاہر کی پناہ میں رہیں۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شاہ تاتار ابغا بن ہلاکو خان:

ابن تولی بن چنگیز خان' یہ عالی ہمت' بہت گہری سوچ والا' اور صاحب الرائے اور صاحب تدبیر تھا اور اس کی عمر پچاس سال تھی اور اس کی مدت حکومت ۱۸ سال تھی اور وہ اپنے والد کے بعد تدبیر اور دانشمندی میں اس کی مثل نہ تھا اور حمص کا یہ معرکہ اس کی رائے اور مشورے سے نہ ہوا تھا لیکن اس کے بھائی منکوتمر کو یہ بات پسند تھی اور اس نے اس کی مخالفت نہ کی اور میں نے ایک بغدادی کی تاریخ میں دیکھا ہے کہ شام کی طرف منکوتمر کی آمد سنقر الاشقر کی خط وکتابت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ واللہ اعلم

اور یہ ابغا بنفس نفیس آیا اور فرات کے نزدیک اترا تاکہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے اور جو ماجرا ان کے ساتھ ہوا اس نے اسے تکلیف دی اور وہ غم وحزن کے باعث مر گیا اس نے اس سال کی عیدین کے درمیان وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان احمد بادشاہ بنا۔

اور اس سال قاضی القضاۃ نجم الدین ابوبکر بن قاضی القضاۃ صدر الدین احمد بن قاضی القضاۃ' شمس الدین یحییٰ بن ہبۃ اللہ ابن الحسن بن یحییٰ بن محمد بن علی الشافعی ابن سنی الدولہ نے وفات پائی آپ ۶۱۶ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور مذہب میں مہارت حاصل کی' اور اپنے باپ کے نائب بنے آپ کی سیرت قابل تعریف ہے اور حکومت مظفریہ میں آپ بااختیار قاضی بنے اور آپ کی تعریف ہوئی اور شیخ شہاب الدین آپ کو اور آپ کے باپ کو گالیاں دیتا تھا اور البرزالی نے بیان کیا ہے کہ آپ احکام کے بارے میں سخت تھے اور فضیلت والے تھے اور آپ مصر میں ٹھہر گئے اور جامع مصر میں پڑھایا پھر دمشق کی طرف واپس آ گئے اور امینیہ اور رکینہ میں پڑھایا اور حلب کی قضاء سنبھالی اور دمشق کی طرف واپس آ گئے اور سنجر نے اسے دمشق کی قضاء سپرد کی پھر اسے ابن خلکان کے ذریعے معزول کر دیا گیا جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے پھر ۳ر محرم کو منگل کے روز آپ کی وفات ہو گئی اور دوسرے روز' نو محرم کو اسے قاسیون میں اس کے دادے کی قبر میں دفن کیا گیا۔

قاضی القضاۃ صدر الدین عمر:

اور ۱۰ر محرم کو قاضی صدر الدین عمر ابن القاضی تاج الدین عبدالوہاب بن خلف بن ابی القاسم الخلابی ابن بنت الاعز' مصر نے وفات پائی' آپ یکتا فاضل اور مذہب کے عارف اور اپنے باپ کی طرف احکام میں جستجو کرنے والے تھے اور القرافہ میں دفن ہوئے۔

شیخ ابراہیم بن سعید الشاغوری:

بدحواس جو الجیعانہ کے نام سے مشہور تھا یہ شخص دمشق میں مشہور ومعروف تھا اور لایعقل عوام کی زبانوں پر اس کے احوال' مکاشفات کا تذکرہ تھا اور یہ نہ نمازیں پڑھتا تھا اور نہ لوگوں کے ساتھ روزے رکھتا تھا اس کے باوجود بہت سے عوام اس کے متعلق اعتقاد رکھتے تھے' اس نے ۷ر جمادی الاولیٰ کو اتوار کے پالی روز وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں بدحواسوں کے قبرستان میں شیخ

Marfat.com

یوسف القیمنی کے پاس دفن ہوا اور شیخ یوسف اس سے مدت پہلے فوت ہو چکا تھا اور شیخ یوسف البز وریین میں اقمین حمام نورالدین شہید میں رہتا تھا اور نجاستوں اور گند پر بیٹھا کرتا تھا اور صحرائی لباس پہنتا تھا اور گلیوں میں نجاستوں کی طرف مائل ہوتا تھا اور لوگوں میں اسے قبولیت' محبت اور اطاعت حاصل تھی اور لوگ اس سے محبت اور اعتقاد میں غلو کرتے تھے اور وہ نہ نماز پڑھتا تھا اور نہ نجاست سے پرہیز کرتا تھا اور جو اس کی ملاقات کو آتا وہ باب الاقمین پر نجاست پر بیٹھ جاتا اور عوام اس کے مکاشفات وکرامات کا ذکر کرتے تھے اور یہ سب باتیں عوام اور نامعقول لوگوں کی خرافات ہیں اور وہ دوسرے مجانین اور بدحواس لوگوں کے بارے میں بھی ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں اور جب شیخ یوسف القیمنی فوت ہو گیا تو بے شمار عوام اس کے جنازہ کے لیے نکلے اور اس کا جنازہ ان کی وجہ سے بھرپور تھا اور اسے لوگوں کی گردنوں پر اٹھا کر قاسیون کے دامن میں لایا گیا اور اس کے آگے آگے کمینے اور فریب کار لوگ تھے اور تہلیل ہو رہی تھی اور ایسے امور بھی تھے جو عوام میں بھی جائز نہیں ہیں حتیٰ کہ وہ اسے قاسیون میں بدحواسوں کے قبرستان میں لے آئے اور وہاں اسے دفن کر دیا اور ایک شخص نے اس کی قبر کا اہتمام کیا اور اس پر منقوش پتھر لگا دیئے اور اس کی قبر پر پینٹ والا چھت لگایا اور اس پر ایک کمرہ اور دروازے بھی بنائے اور اس میں بڑا غلو کیا اور مدت تک وہ اور ایک جماعت اس کے پاس رہ کر قرأت وتہلیل کرتے رہے اور وہ ان کے لیے کھانا پکاتا اور وہ کھاتے پیتے' حاصل کلام یہ کہ جب شیخ یوسف القیمنی فوت ہوا تو شیخ ابراہیم جیعانہ الشاغوری سے اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت کے ساتھ باب الصغیر کی طرف آیا اور وہ بہت شور وغوغا کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے' ہمیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت دو' ہمیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت دو' اس بارے میں اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا مجھے بیس سال ہو گئے ہیں' میں دمشق کی فصیل کے اندر نہیں گیا اور جب کبھی میں اس کے کسی دروازے پر آتا ہوں اس درندے کو دروازے پر بیٹھے پاتا ہوں' اور میں اس کے خوف کے باعث داخل نہیں ہو سکتا اور جب وہ مر گیا تو اس نے ہمیں داخل ہونے کی اجازت دے دی اور یہ سب رذیل اور بے عقل لوگوں کی باتیں ہیں جو حقیقت کو چھپانے کے لیے مزین کر کے بیان کی جاتی ہیں اور اس قسم کے لوگ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیروکار ہو جاتے ہیں' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ شیخ یوسف کے پاس جو فتوح آتی تھیں وہ انہیں جیعانہ کی طرف بھیج دیتا تھا اور اللہ ہی اپنے بندوں کے احوال کو بہتر جانتا ہے اور اسی کی طرف ٹھکانہ ہے اور اسی نے حساب لینا ہے۔

اور ہم نے بیان کیا ہے کہ معرکہ حمص میں امراء کی ایک جماعت شہید ہو گئی جن میں امیر عزالدین ازدمر السلحداری بھی ۶۰ سال کی عمر میں شہید ہو گئے آپ نیک امراء میں سے تھے اور عالی ہمت تھے' امید ہے کہ انہیں جنت میں عالی مقام حاصل ہو گا۔

قاضی القضاۃ تقی الدین ابوعبداللہ محمد بن الحسین بن رزین بن موسیٰ العامری الحموی الشافعی آپ ۶۰۳ھ میں پیدا ہوئے اور آپ نے سماع حدیث کیا اور شیخ تقی الدین بن الصلاح سے انتفاع کیا اور مدت تک دارالحدیث کی امامت کی اور الشامیہ میں پڑھایا اور دمشق کے بیت المال کی سپردداری لی' پھر مصر چلے گئے اور وہاں متعدد مدارس میں پڑھایا اور وہاں جج بھی بنے آپ قابل تعریف شخص تھے آپ نے اس سال کی ۳ رجب کو اتوار کی رات کو وفات پائی اور مقطم میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

ملک اشرف:

۲۴ رذوالقعدہ بروز ہفتہ ملک اشرف مظفر الدین موسیٰ بن ملک الزاہر محیی الدین داؤد المجاہد بن اسد الدین شیرکوہ بن الناصر ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ بن شاذی ابن صاحب حمص نے وفات پائی اور قاسیون میں ان کے قبرستان میں دفن ہوا۔

شیخ جمال الدین اسکندری:

اور ذوالقعدہ میں شیخ جمال الدین اسکندری حساب دان دمشق نے وفات پائی اور اس کا مکتب کیروز کے مینار کے نیچے تھا اور بہت سے لوگوں نے اس سے انتفاع کیا ہے اور اپنے وقت میں یہ حساب کے شیخ تھے۔

شیخ علم الدین ابوالحسن:

محمد بن امام ابی علی الحسین بن عیسیٰ بن عبداللہ بن رشیق الربعی المالکی المصری آپ القرافہ میں دفن ہوئے آپ کا بہت بھر پور تھا اور آپ مفتی اور فقیہ تھے آپ نے سماع حدیث کیا اور ۸۵ سال عمر پائی۔

صدر کبیر ابوالغنائم المسلم:

۲۵ رذوالحجہ سوموار کے روز صدر کبیر ابوالغنائم المسلم محمد بن المسلم مکی بن خلف بن غیلان القیسی الدمشقی نے وفات پائی آپ ۵۹۴ھ کو پیدا ہوئے اور آپ کبار رؤساء اور بڑے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور آپ دمشق میں کچہری کے نگران تھے پھر آپ ان سب باتوں کو چھوڑ کر عبادت اور کتابت حدیث کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپ بہت سرعت سے لکھتے تھے آپ ایک دن میں تین پمفلٹ لکھ لیتے تھے اور آپ نے مسند امام احمد کا تین بار سماع کرایا اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی کو بیان کیا اور البرزالی المزی اور ابن تیمیہ نے آپ سے سماع کیا اور اسی روز آپ کو ۸۶ سال کی عمر میں قاسیون کے دامن میں دفن کر دیا گیا۔ رحمہم اللہ جمیعاً

شیخ صفی الدین:

ابوالقاسم بن محمد بن عثمان بن محمد التمیمی الحنفی بصریٰ کے شیخ الحنفیہ آپ نے بہت سالوں تک امینیہ میں پڑھایا اور آپ یکتا فاضل عالم اور عابد اور گوشہ نشین تھے اور آپ قاضی القضاۃ صدر الدین علی کے والد تھے آپ نے لمبی عمر پائی آپ ۵۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور اس سال کے شعبان میں ۹۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

سنہ ۶۸۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم بامر اللہ خلیفہ اور سلطان ملک منصور قلاوون تھا اور اس سال شاہ تاتار احمد نے ملک منصور کی طرف پیغام بھیجا اور اسے مصالحت کرنے اور باہمی خون ریزی سے بچنے کی پیشکش کی اور ایلچیوں میں نصیر الدین طوسی کا ایک شاگرد قطب الدین شیرازی بھی آیا منصور نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور اس بارے میں شاہ تاتار کو خطوط لکھے اور صفر کے آغاز میں سلطان نے امیر کبیر بدر الدین بیسری السعدی اور امیر علاؤ الدین السعدی الشمسی کو گرفتار کر لیا۔

اور اس سال قاضی بدر الدین بن جماعۃ نے القمیریہ میں اور شیخ شمس الدین ابن الصفی الحریری نے السرجانیہ میں اور علاؤ الدین بن الزملکانی نے امینیہ میں پڑھایا اور ۱۱ رمضان سوموار کے روز اللبادین میں عظیم آگ لگی اور نائب سلطنت بھی حاضر ہوا

Marfat.com

جب کہ وہاں امیر حسام الدین لاجین السلحدار اور امراء کی بڑی جماعت بھی موجود تھی اور یہ رات بڑی خوفناک تھی اللہ نے اس کے شر سے بچا لیا اور اس کے بعد قاضی نجم الدین بن النحاس ناظر الجامع نے اس کی تلافی کر دی اور معاملے کو درست کر دیا اور پہلے سے بھی بہتر طور پر اسے دوبارہ تعمیر کر دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ صالح بقیۃ السلف:

برہان الدین ابو اسحاق ابن الشیخ صفی الدین ابی الفداء اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ بن علوی ابن الرضی الحنفی جو کشک میں المعزیۃ کے امام تھے اور آپ نے ایک جماعت کو سماع کرایا جن میں الکندی اور ابن الحرستانی بھی شامل ہیں لیکن آپ کی وفات کے بعد آپ کا ان دونوں کو سماع کرانا معلوم ہوا ہے' اور آپ کو ابو نصر صیدلانی 'عفیفۃ الغار قانیہ اور ابن المیدانی نے اجازت دی اور آپ ایک صالح شخص تھے جو حدیث کے سنانے کو پسند کرتے تھے اور اپنے طالب علموں سے بہت نیک سلوک کرتے تھے اور حافظ جمال الدین المزی نے آپ کو معجم الطبرانی الکبیر سنائی اور آپ نے اور ایک بڑی جماعت نے اس سے اسے حافظ البرزالی کی قرأت میں سنا آپ ۵۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور ۷ر صفر اتوار کے روز فوت ہو گئے اور وہ یہ دن تھا جس میں حجاج' حجاز سے دمشق آئے اور آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور آپ دمشق میں ٹھہرنے کے بعد فوت ہو گئے۔

قاضی امین الدین الاشتری:

ابو العباس احمد بن شمس الدین ابو بکر عبداللہ بن عبدالجبار بن طلحہ الحلبی' آپ الاشتری الشافعی کے نام سے مشہور تھے' محدث بھی تھے۔ آپ نے کثیر سے سماع کیا اور علم حاصل کیا اور دار الحدیث اشرفیہ کے کچھ حصے وقف کر دیئے اور شیخ محی الدین النووی آپ کی تعریف کرتے تھے اور بچوں کو آپ کے پاس بھیجتے تھے تاکہ وہ آپ کے گھر میں آپ کو سنائیں اس لیے کہ آپ ان کے نزدیک امانت دار' دیانت اور پاک تھے۔

شیخ برہان الدین ابو الثناء:

محمود بن عبداللہ بن عبدالرحمن المراغی الشافعی' الفلکیہ کے مدرس' آپ یکتا فاضل تھے آپ کو قضاء کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا اور ۲۳ر ربیع الآخر کو جمعہ کے روز ۹۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے' اور حدیث کا سماع کیا اور کرایا اور آپ کے بعد قاضی بہاؤ الدین بن الزکی نے الفلکیہ میں پڑھایا۔

قاضی امام علامہ شیخ القراء زین الدین:

ابو محمد بن عبدالسلام بن علی بن عمر الزواوی المالکی' دمشق میں مالکیہ کے قاضی القضاۃ' آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے وہاں قضاء سنبھالی' اور زہد وتقویٰ کی وجہ سے اپنے آپ کو اس سے الگ کر لیا اور مسلسل آٹھ سال ولایت کے بغیر رہے پھر ۸ر رجب منگل کی

Marfat.com

رات کو۸۳ سال کی عمر میں فوت ہو گئے اور آپ نے سماع حدیث کیا اور سنجاری اور ابن الحاجب سے اشتغال کیا۔

شیخ صلاح الدین:

محمد بن قاضی شمس الدین علی بن محمود بن علی الشہر زوری' القیمر یہ کے مدرس اور اس کے مدرس کے بیٹے' آپ نے آخر رجب میں وفات پائی اور آپ کے ایک ماہ بعد آپ کا بھائی شرف الدین بھی فوت ہو گیا اور آپ نے الصلاح مذکور قاضی بدرالدین ابن جماعۃ کے بعد القیمر یہ میں پڑھایا۔

قاضی القضاۃ ابن خلکان:

شمس الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان الاربلی الشافعی' آپ فضلاء آئمہ سادات علماء اور سرکردہ رؤساء میں سے ایک تھے' آپ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے اپنے زمانے میں ازسرنو بقیہ مذاہب کے قاضی القضاۃ بنائے اور آپ کے نائب ہونے کے بعد انہوں نے احکام سے اشتغال کیا اور یہ منصب آپ کے اور قاضی ابن الصائغ کے درمیان چکر لگاتا رہتا تھا' کبھی یہ معزول ہو جاتے اور وہ مقرر کر دیئے جاتے اور کبھی وہ مقرر کر دیئے جاتے اور یہ معزول کر دیئے جاتے اور ابن خلکان نے متعدد مدارس میں پڑھایا' جو کسی دوسرے کے لیے اکٹھے نہیں ہوئے اور آخر وقت میں آپ کے پاس سوائے امینیہ کے اور کوئی مدرسہ نہ تھا اور آپ کے بیٹے کمال الدین موسیٰ کے ہاتھ میں نجیبیہ مدرسہ تھا اور ابن خلکان نے مذکورہ مدرسہ نجیبیہ کے ایوان میں ہفتہ کے دن کے آخری حصے میں ۲۶ رجب کو وفات پائی اور دوسرے دن قاسیون کے دامن میں ۷۳ سال کی عمر میں دفن ہوئے اور بہت اچھی نظم کہتے تھے اور آپ کی گفتگو نہایت خوبصورت ہوتی تھی اور آپ کی مفید تاریخ جو وفیات الاعیان کے بارے میں ہے عمدہ تصانیف میں سے ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

۶۸۲ھ

اس سال ملک منصور ۷ رجب کو جمعہ کے روز' بڑی شان وشوکت کے ساتھ دمشق آیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اسی سال محی الدین ابن الحرستانی کے وفات پا جانے کی وجہ سے شیخ عبدالکافی بن عبدالملک بن عبدالکافی نے دمشق کی خطابت سنبھالی اور اس سال کی ۲۱ رجب کو جمعہ کے روز اس نے خطبہ دیا اور اس روز نماز سے قبل قاضی عزالدین بن الصائغ کی قلعہ میں نگرانی کی گئی اور ابن الحصری نائب الحنفی نے محضر لکھا جو اس بات پر مشتمل تھا کہ ابن اللاسکاف کی جیب سے اس کے پاس آٹھ ہزار دینار کی امانت ہے اور جس شخص نے اس بات کو اٹھایا وہ حلب سے آیا تھا اور اسے تاج الدین سنجاری کہا جاتا تھا اور اس کے بعد بہاؤالدین یوسف بن محی الدین ابن الزکی نے قضاء سنبھالی' اور ۲۳ رجب اتوار کے روز فیصلہ کیا اور اس نے لوگوں کو ابن الصائغ کی ملاقات سے روک دیا' اور ایک دوسرے محضر میں شکایت کی گئی کہ اس کے پاس صالح اسماعیل بن اسدالدین کی ۲۵ ہزار دینار کی امانت ہے اور ابن الشاکری اور الجمال بن الحموی اور دوسروں نے گواہی دی پھر اس نے اس کے لیے حذائی مجلس منعقد کی' جس میں بڑی شدت پائی جاتی تھی' اور انہوں نے مقابلہ کیا پھر اسے دوبارہ قید کر دیا گیا اور اس کی صف میں نائب سلطنت حسام الدین لاجین اور امراء کی ایک جماعت بھی کھڑی ہو گئی اور انہوں نے اس کے بارے میں سلطان سے گفتگو کی' تو اس نے اسے رہا کر دیا اور وہ اپنے گھر کی طرف چلا

Marfat.com

کیا اور ۲۳ شعبان سوموار کے روز لوگ مبارکباد دینے آئے اور وہ العادلیہ سے اپنے گھر درب النقاشہ کی طرف منتقل ہو گیا اور آپ عام طور پر اپنے گھر کے سامنے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔

اور رجب میں جمال الدین بن مصری نے دمشق کی انسپکشن سنبھالی' اور شعبان میں خطیب جمال الدین ابن عبدالکافی نے خطیب ابن الحرستانی کی بجائے الغزالیہ میں درس دیا اور کمال الدین بن النجار کے لیے جو بیت المال کا وکیل تھا' اس سے الدولعیہ کو لے لیا' پھر شمس الدین الاربلی نے ابن الکافی مذکور سے الغزالیہ کی تدریس کا کام لے لیا' اور شعبان کے آخر میں ابن الزکی سے شرف الدین احمد بن نعمۃ المقدسی نے نیابت عدالت سنبھال لی جو ایک فاضل امام اور سرکردہ مصنف علماء میں سے تھے۔ اور جب آپ کا بھائی شمس الدین محمد شوال میں فوت ہوا تو آپ نے اس کی جگہ الشامیۃ البرانیہ کی تدریس کا کام سنبھال لیا اور اس سے العالیۃ الصغیرہ کو لے لیا' اور قاضی نجم الدین احمد بن مصری التغلبی نے اس میں ذوالقعدہ میں پڑھایا اور اسی طرح شرف الدین سے الرواجیہ کو لے لیا گیا اور اس میں نجم الدین ابسیابی نائب عدالت نے پڑھایا۔ رحمہم اللہ اجمعین

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

صدر کبیر عماد الدین ابوالفضل:

محمد بن قاضی شمس الدین ابی نصر محمد بن ہبۃ اللہ بن اثیر ازی' جو کتابت میں طریقہ منصوبہ کے موجد تھے آپ نے سماع حدیث کیا اور آپ دمشق کے اعیان اور رؤساء میں سے تھے اور آپ نے اس سال کے صفر میں وفات پائی۔

شیخ الجبل شیخ علامہ شیخ الاسلام:

شمس الدین ابومحمد عبدالرحمن بن الشیخ ابی عمر محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ حنبلی' آپ نے سب سے پہلے دمشق میں حنابلہ کی قضاء سنبھالی' پھر اسے چھوڑ دیا اور آپ کے بیٹے نجم الدین نے اسے سنبھالا اور آپ نے جبل میں اشرفیہ کی تدریس بھی سنبھالی' اور آپ نے کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور آپ لوگوں کے علماء میں سے تھے اور اپنے زمانے میں ان سے امانت و دیانت میں زیادہ تھے۔ اور اس کے ساتھ نیک ارادہ اور خشوع و وقار والے تھے آپ نے اس سال کے ربیع الآخر کے آخر میں منگل کی رات کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے والد کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہم اللہ

ابن ابی جفوان:

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عباس بن ابی جفوان انصاری دمشقی محدث شافعی فقیہ اور نحو اور لغت کے ماہر' میں نے اپنے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اور شیخ حافظ ابوالحجاج المزی کو ایک دوسرے کو کہتے سنا ہے کہ اس شخص نے مسند امام احمد کو پڑھا اور وہ دونوں سنتے تھے اور انہوں نے آپ کی کوئی اعرابی غلطی نہیں پکڑی اور ان دونوں کا آپ کی تعریف کرنا ہی تیرے لیے کافی ہے اور ان دونوں کا جو مقام ہے وہ ہے۔

خطیب محی الدین:

یحیی بن خطیب قاضی القضاۃ عماد الدین عبدالکریم بن قاضی القضاۃ جمال الدین الحرستانی الشافعی خطیب دمشق اور الغزالیہ

Marfat.com

کے مدرس' آپ یکتا فاضل تھے آپ نے فتویٰ دیا' پڑھایا اور اپنے باپ کے بعد خطابت اور الغزالیہ کو سنبھالا اور آپ کے جنازہ میں نائب سلطنت اور بہت سے لوگ شامل ہوئے آپ نے جمادی الآخرۃ میں ۶۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

امیر کبیر ملک عرب ال مغری:

اور ۵ر رجب کو امیر کبیر ملک عرب ال مغری احمد بن حجی نے بصری شہر میں وفات پائی اور دمشق میں آپ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

شیخ امام عالم شہاب الدین:

عبدالحلیم بن الشیخ الامام العلامہ مجدالدین عبداللہ بن عبداللہ بن ابی القاسم ابن تیمیہ الحرانی' جو ہمارے شیخ علامۃ العلم تقی الدین ابن تیمیہ کے والد تھے' جو فرقوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے مفتی تھے اور آپ کو بہت فضائل حاصل تھے اور جامع دمشق میں آپ کا ایک تخت تھا جس پر آپ گفتگو کرتے تھے اور آپ نے قصاعین میں دارالحدیث السکریہ کی مشیخت سنبھالی' اور وہیں آپ کی رہائش تھی پھر آپ کے بیٹے شیخ تقی الدین نے آئندہ سال وہاں درس دیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اور آپ کو صوفیہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

۶۸۳ھ

اس سال ۲ محرم سوموار کے روز' شیخ علامہ امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ الحرانی نے قصاعین کے دارالحدیث السکریہ میں درس دیا اور قاضی القضاۃ بہاؤ الدین ابن الزکی الشافعی' شیخ تاج الدین الفزاری شیخ الشافعیہ' شیخ زین الدین ابن المرحل' اور زین الدین بن المنجا الحنبلی آپ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بڑا عظیم درس تھا۔ اور شیخ تاج الدین الفزاری نے اس کے کثرت فوائد' اور حاضرین کی کثرت تحسین کی وجہ سے اسے اپنے خط میں لکھا اور حاضرین نے' آپ کی نوعمری اور صغرسنی کی وجہ سے آپ کی بہت تعریف کی اور بلاشبہ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی پھر شیخ تقی الدین مذکور اسی طرح جمعہ کے روز' ۱۰ر صفر کو جامع اموی میں نماز جمعہ کے بعد منبر پر بیٹھے جو آپ کے لیے قرآن عزیز کی تفسیر کے لیے مہیا کیا گیا تھا' پس آپ نے اس کی ابتداء سے تفسیر کی' اور متنوع علوم کو' جو دیانت وزہادت اور عبادت کے ساتھ لکھے ہوئے تھے آپ کے بکثرت بیان کرنے کی وجہ سے بے شمار لوگ آپ کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور بقیہ صوبوں اور شہروں میں سوار آپ کے ذکر کو لے جاتے تھے اور آپ طویل سالوں تک ایسے ہی قائم رہے۔

اور اس سال ۱۲ر جمادی الآخرۃ کو ہفتہ کے روز' سلطان' دمشق آیا اور حماۃ کا حکمران ملک منصور بھی اس کی خدمت میں آیا اور سلطان نے اپنے رسالہ کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کی عزت کی اور جب ۲۴ر شعبان کو بدھ کی رات آئی تو دمشق میں شدید بارش ہوئی اور کڑک اور بجلی پڑی اور بہت بڑا سیلاب آیا جس نے باب الفرادیس کے قفل توڑ دیئے اور پانی بہت زیادہ بلند ہو گیا جس نے بہت سے لوگوں کو غرق کر دیا اور مصری فوج کے اونٹ اور بوجھ لے کر تین دن کے بعد' سلطان دیار مصر کو چلا گیا اور علم الدین سنجر

Marfat.com

الزدیداری کے عوض امیر شمس الدین سنقر نے دفاتر کی ذمہ داری سنبھالی' اور اس سال تاتاریوں نے باہم اپنے بادشاہ سلطان احمد کے بارے میں اختلاف کیا اور اسے اپنے سے معزول کر کے قتل کر دیا اور سلطان ارغون بن ابغا کو اپنا بادشاہ بنالیا اور اپنی فوج میں اس کا اعلان کر دیا اور ان کے احوال درست ہو گئے اور ان کے نام رواں ہو گئے اور سلطان احمد کی حکومت تباہ ہو گئی اور ارغون بن ابغا کی حکومت قائم ہو گئی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ طالب الرفاعی:

قصر حجاج میں آپ کا مشہور زاویہ ہے اور آپ بعض مریدوں کی ملاقات کیا کرتے تھے۔

قاضی امام عزالدین ابولمفاخر:

محمد بن شرف الدین عبدالقادر بن عفیف الدین عبدالخالق بن خلیل انصاری دمشقی' آپ نے دوبار دمشق کی قضاء سنبھالی آپ کو ابن خلکان کے ذریعے معزول کیا گیا پھر ابن خلکان نے انہیں دوسری بار معزول کر دیا پھر آپ کو معزول کیا گیا اور قید کر دیا گیا اور آپ کے بعد بہاؤالدین ابن الزکی نے قضاء کو سنبھالا اور آپ معزول ہی رہے حتیٰ کہ ۹ ربیع الاوّل کو بستانہ میں فوت ہو گئے اور سوق الخیل میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے' آپ کی پیدائش ۶۲۸ھ میں ہوئی' آپ کی سیرت قابل تعریف تھی اور آپ صاحب عقل وتدبیر اور صالحین کے بہت معتقد تھے آپ کو ابن بلیان نے شیخہ سے حدیث کا سماع کرایا اور ابن جھوان نے آپ کو سنایا اور آپ کے بعد العزدریہ میں' بیت المال کے وکیل شیخ زین الدین عمر بن مکی بن المرحل نے پڑھایا اور آپ کے بیٹے محی الدین احمد نے آپ کے بعد العمادیہ اور جامع دمشق المرحل کے زادیہ الکلاسہ میں پڑھایا پھر اس کے بعد آپ کا بیٹا احمد بدھ کے روز ۹ رجب کو فوت ہو گیا اور شیخ زین الدین بن الفارقی شیخ دارالحدیث نے' قاضی عزالدین الصائغ' بدرالدین اور علاء الدین کی نیابت میں العمادیہ اور الدماغیہ میں پڑھایا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ملک سعید فتح الدین:

عبدالملک بن ملک صالح ابی الحسن اسماعیل بن ملک عادل' نے ۳ رمضان کو سوموار کے روز وفات پائی آپ ملک کامل ناصر الدین محمد کے باپ تھے اور دوسرے دن امام الصالح کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ ایک نیک محترم امیر اور بڑے رئیس تھے' آپ نے موطا کو یحییٰ بن بکیر سے بحوالہ مکرم بن ابی الصغر روایت کیا ہے اور ابن اللیثی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔

قاضی نجم الدین عمر بن نصر بن منصور:

البیانی الشافعی' آپ نے اس سال کے شوال میں وفات پائی آپ ایک فاضل شخص تھے آپ نے زرع کی قضاء اور پھر حلب

Marfat.com

کی قضاء سنبھالی' پھر آپ دمشق میں نائب بنے' اور الرواحیہ میں پڑھایا اور آپ کے بعد شمس الدین عبدالرحمٰن بن نوح المقدسی نے ۱۰ رشوال کے روز پڑھایا اور آج کے دن حماۃ میں اس کے بادشاہ نے وفات پائی۔

ملک منصور ناصر الدین:

محمد بن محمود بن عمر بن ملک شاہ' بن ایوب' آپ ۶۳۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۶۴۲ھ میں حماۃ کے بادشاہ بنے اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی اور آپ چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک بادشاہ رہے اور آپ صدقہ خیرات کرنے والے تھے اور آپ نے موت سے کچھ وقت قبل بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔

اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے ملک مظفر نے ملک منصور کی تقلید میں حکومت کا انتظام سنبھالا۔

قاضی جمال الدین ابو یعقوب:

یوسف بن عبداللہ بن عمر الرازی' مالکیہ کے قاضی القضاۃ اور قاضی زین الزوادی جنہوں نے اپنے آپ کو معزول کر لیا تھا' کے بعد ان کے مدرس تھے۔ آپ ان کی نیابت کیا کرتے تھے اور آپ کے بعد بااختیار فیصلہ کرنے والے بن گئے' آپ نے راہ حجاز میں ۵ رذوالقعدہ کو وفات پائی اور آپ عالم فاضل اور کم تکلیف وتکلف کرنے والے تھے اور آپ کے بعد تین سال تک عہدہ خالی رہا اور آپ کے بعد شیخ جمال الدین الشریشی نے مالکیہ کو پڑھایا اور ان کے بعد ابواسحاق اللوری نے پڑھایا اور ان کے بعد بدرالدین ابوبکر ابریسی نے پڑھایا' پھر جب قاضی جمال الدین بن سلیمان حاکم بن کر پہنچا تو اس نے مدارس میں پڑھایا۔ واللہ سبحانہ اعلم

۶۸۴ھ

اور آخر محرم میں' ملک منصور دمشق آیا اور اس کے ساتھ فوجیں بھی تھیں اور اس کی خدمت میں حماۃ کا حکمران ملک مظفر بن منصور آیا تو اس نے تمام افواج کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اسے شاہانہ خلعت دیا پھر سلطان نے مصری اور شامی افواج کے ساتھ سفر کیا اور المرقب میں اترا اور اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر ۱۸' سفر کو جمعہ کے روز فتح دی اور اس کی خوشخبری' دمشق آئی اور خوشخبریوں کے طبل بج گئے اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور مسلمان اس سے خوش ہو گئے اس لیے کہ یہ قلعہ مسلمانوں کے لیے ضرر رساں تھا اور شاہان اسلام میں سے کسی بادشاہ کو اس کے فتح کرنے کا اتفاق نہ ہوا اور نہ ہی ملک صلاح الدین اور نہ ہی ملک الظاہر رکن الدین بیبرس البندقداری کو اس کے فتح کرنے کا اتفاق ہوا اور اس نے اس کے اردگرد بلندیاں اور مرقب کو فتح کیا اور یہ سمندر کی جانب ایک چھوٹا سا شہر ہے جو نہایت مضبوط قلعہ کے پاس ہے نہ اس تک تیر پہنچ سکتا ہے اور نہ منجنیق کا پتھر پہنچ سکتا ہے پس اس نے حاکم طرابلس کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے اسے ملک منصور تقرب حاصل کرنے کے لیے گرا دیا اور منصور نے' بہت سے مسلمان قیدیوں کو جو فرنگیوں کے پاس تھے چھڑا لیا' پھر منصور دمشق کی طرف واپس آیا پھر مصری فوجوں کے ساتھ قاہرہ کی طرف سفر کر گیا۔

اور جمادی الآخرۃ کے آخر میں' منصور کے ہاں اس کا بیٹا ملک ناصر محمد بن قلاوون پیدا ہوا اور اس سال محی الدین ابن النحاس کو' جامع کی نگہداشت سے معزول کر دیا گیا اور عزالدین بن محی الدین بن الزکی نے اس کی نگرانی کو سنبھالا اور التقی توبۃ الکریمی کے عوض ابن النحاس نے وزارت کو سنبھالا اور التقی توبہ کو دیار مصر میں طلب کیا اور اس کے اموال واملاک کی نگرانی کی' اور سیف الدین

Marfat.com

طوغان کو مدینہ کی امارت سے معزول کر دیا اور عز الدین بن ابی الہیجاء نے اسے سنبھالا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ عز الدین محمد بن علی:

ابن ابراہیم بن شداد آپ نے صفر میں وفات پائی اور آپ مشہور فاضل تھے اور آپ کی ایک کتاب سیرت ملک الظاہر بھی ہے اور آپ تاریخ کا اہتمام کرنے والے تھے۔

البند قداری:

استاد ملک الظاہر بیبرس آپ امیر کبیر علاؤ الدین ایدکین البند قداری الصالحی تھے آپ نیک امراء میں سے تھے اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے اس سال کے ربیع الآخر میں وفات پائی اور صالح نجم الدین نے اس البند قداری سے پر اصرار مطالبہ کیا اور اس سے اس کے غلام بیبرس کو لے لیا اور اسے اس کی تیز فہمی اور قابلیت کی وجہ سے اپنے ساتھ ملا لیا اور وہ اس کے ہاں اپنے استاد سے بھی مقدم ہو گیا۔

شیخ صالح عابد زاہد:

شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن الحسن بن اسماعیل الانجمی آپ کا جنازہ بہت بڑا تھا اور آپ قاسیون میں دفن ہوئے۔

ابن عامر المقری:

جس کی طرف المیعاد الکبیر منسوب ہے شیخ صالح المقری شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن عامر بن ابی بکر الغسولی الحنبلی آپ نے شیخ موفق الدین بن قدامہ وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ اتوار کی رات کو وعدہ کا وقت مقرر کرتے تھے اور جب وہ اس سے فارغ ہو جاتے تو آپ ان کو بلاتے پھر انہیں وعظ کرتے آپ نے ۱۱ جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز وفات پائی اور شیخ عبداللہ ارمنی کے قریب دفن ہوئے۔

قاضی عماد الدین:

داؤد بن یحییٰ کامل القرشی النصروی الحنفی الکشک میں العزیۃ کے مدرس اور مجد الدین بن العدیم کے نائب عدالت آپ نے سماع حدیث کیا اور آپ ۱۵ شعبان کو وفات پا گئے اور آپ نجم الدین القبجاقی شیخ الحنفیہ اور خطیب جامع قنکر کے والد تھے۔

شیخ حسن الرومی:

قاہرہ کے شیخ سعید السعداء آپ کے بعد شمس الدین تابکی نے اسے سنبھالا الرشید سعید بن علی بن سعید شیخ رشید الدین حنفی مدرس الشبلیہ آپ کی بہت سی مفید تصانیف ہیں اور آپ کی نظم بھی اچھی ہے آپ کہتے ہیں۔

"جو اس بات سے خائف ہے کہ اسے مصائب زمانہ آلیں گے اسے کہہ دو کہ ڈر کا کچھ فائدہ نہیں میرے اس اعتقاد نے غم کو دور کر دیا ہے کہ ہر چیز قضا و قدر کے مطابق ہوتی ہے"۔

Marfat.com

نیز آپ کہتے ہیں۔

''اے میرے اللہ نعمتوں پر تیرا شکر ہے اور تو ہی اس کا اہل ہے ان نعمتوں میں سے شکر کی طرف تیرا راہنمائی کرنا بھی ہے تو نے میرے جسم کو صحیح وسالم پیدا کیا ہے اور جب میں گہوارے میں تھا اس وقت سے مسلسل تیری مہربانی میرے شامل حال رہی ہے اور میں یتیم تھا اور ہلاکت نے میرا گھیراؤ کیا ہوا تھا تو تو نے مجھے پناہ دی اور ہر ہلاک کرنے والی چیز سے مجھے بچایا اور تو نے مجھے وہ عقل بخشی ہے جس کی روشنی میں طالب ہدایت ہر بھلائی کی طرف راہ پاتا ہے اور اگر میں اس خوبی کا بدلہ دینا چاہتا جس کی تو نے مجھ پر نوازش کی ہے تو میری کوشش اس کی اطراف کا بھی بدلہ نہ دے سکتی اور میں نے اپنے دل اور گفتار کو اسلام کے لیے وقف کر دیا ہے اور ہر نعمت' موقع کے مطابق مجھے ملی ہے کیا تو وہی نہیں جس سے میں اس وقت مہربانی کی امید کرتا ہوں' جب میرے اہل مجھے میری قبر میں اکیلا چھوڑ جائیں گے' پس تو مجھ پر اپنی مہربانی فرما' جو میرے قلب ونیت کی راہنمائی کرے اور مجھے دوری کے بغیر تیرے قریب کرے''۔

آپ ۳ر رمضان کو ہفتہ کے روز فوت ہوئے اور جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور دامن کوہ میں دفن ہوئے۔

ابوالقاسم علی بن بلبان بن عبداللہ:

الناصری المحدث المفید الماہر' آپ نے آغاز رمضان میں جمعرات کے روز وفات پائی۔

امیر مجیر الدین:

محمد بن یعقوب بن علی جو ابن تمیم حموی شاعر کے نام سے مشہور ہے اور اس کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے وہ کہتا ہے۔

''میں نے باغ کے گلاب کو اس کے رخسار پر طمانچہ مارتے دیکھا اور وہ بنفشہ کے بارے میں غصے میں ایک بات کہہ رہا تھا کہ اس کے نزدیک نہ جاؤ خواہ اس کی خوشبو مہک رہی ہو وہ ایک سخت دشمن ہے''۔

شیخ عارف شرف الدین:

ابوعبداللہ محمد بن الشیخ عثمان بن علی الرومی' آپ' قاسیون کے دامن میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے اور ان کے ہاں سے شیخ جمال الدین محمد الساوحی باہر نکلے اور سرمنڈایا اور ذوالجوالقیہ میں داخل ہوئے اور ان کے شیخ اور لیڈر بن گئے۔

۶۸۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم ابوالعباس احمد' خلیفہ' اور ملک منصور قلاوون' سلطان تھا اور شام میں اس کا نائب امیر حسام الدین لاجین السلحدار المنصوری تھا' اور امیر بدر الدین الصوابی گذشتہ سال کے آخر میں الکرک کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اور امیر حسام الدین طرقطائی کے ساتھ مصر سے اس کے پاس فوج آئی اور انہوں نے الکرک کے محاصرہ پر اتفاق کر لیا حتیٰ کہ انہوں نے الکرک کے حکمران ملک مسعود خضر بن مالک الظاہر کو مہینے کے آغاز میں اس سے اتار لیا اور اس کی خوشخبری دمشق آئی اور تین دن تک خوشیوں کے شادیانے بجتے رہے اور طرقطائی ملک خضر اور اس کے اہل بیت کو دیار مصر کی طرف واپس لایا جیسا کہ اس کے باپ ملک الظاہر نے ملک مغیث عمر بن العادل کے ساتھ کیا تھا جیسا کہ قبل ازیں یہ بات بیان ہو چکی ہے اور منصور کے حکم سے الکرک کا نائب

Marfat.com

بن گیا اور اس کے امور کو منظم کیا اور بہت سے کرکیوں کو وہاں سے جلاوطن کر دیا اور انہوں نے قلعہ دمشق سے کام لیا اور جب الظاہر کی آل قاہرہ میں داخل ہونے لگی تو منصور نے اس کا استقبال کیا اور عزت کے ساتھ انہیں ملا اور دونوں بھائیوں نجم الدین خضر اور بدر الدین سلامش سے نیک سلوک کیا اور وہ دونوں اس کے دونوں بیٹوں علی اور اشرف خلیل کے ساتھ سوار ہونے لگے اور اس نے ان دونوں پر جاسوس مقرر کر دیئے کہ وہ ان دونوں کے افعال کی نگرانی کریں اور انہیں قلعہ کے مکانوں میں اتارا گیا اور اس نے ان کے رسد اور نفقات مقرر کر دیئے جو ان کی کفایت سے بہت زیادہ تھے اور امیر بدر الدین بکتو العلائی نے جو حمص میں کوشش کر رہا تھا' دمشق کے نائب لاجین کو خط لکھا کہ ۷ رصفر کو جمعرات کے روز ارض حمص میں ایک بگولہ آیا پھر وہ ستون اور بڑے سانپ کی طرح آسمان کو چڑھ گیا اور بڑے بڑے پتھروں کو اچکنے لگا پھر وہ انہیں فضا میں لے گیا گویا وہ تیر ہیں اور وہ بہت سے اونٹوں کو ان کے بوجھوں سمیت اٹھا لے گیا اور اثاث وخیام اور چوپاؤں کو بھی لے گیا اور اس قسم کی بہت سی چیزیں لوگوں نے کھو دیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون' اور اس دن دمشق میں بڑی بارش ہوئی اور بڑا سیلاب آیا خصوصاً الصالحیہ میں۔

اور اس سال علم الدین الرودیداری کو دوبارہ دمشق کی کچہری کا منتظم مقرر کیا گیا اور الصاحب تقی الدین بن توبہ کو دوبارہ دمشق کا وزیر بنایا گیا اور مصر میں قاضی تقی الدین بدساس مرحوم کی جگہ زین الدین بن ابی مخلوف البریدی نے مالکیہ کی قضا سنبھالی۔

اور اس سال الغزالیہ میں بدر الدین بن جماعۃ نے پڑھایا اس نے الغزالیہ کو شمس الدین امام الکلاسہ کے ہاتھ سے چھین لیا تھا جو شمس الدین الایکی کا نائب تھا اور الایکی شیخ سعید السعداء تھا وہ ایک ماہ تک اس کا منتظم رہا پھر حکم آیا کہ اسے دوبارہ الایکی کے سپرد کر دیا جائے اور جمال الدین الباجریقی نے اس کی نیابت کی اور الباجریقی نے ۳ ررجب کو نیابت سنبھالی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

احمد بن شیبان:

ابن تغلب الشیبانی' آپ دمشق کے معمر مشائخ حدیث میں سے تھے' جو حدیث کی سند کو اس کے قائل تک پہنچاتے ہیں' آپ نے ۸۸ سال کی عمر میں صفر میں وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

یکتا فاضل:

شیخ جمال الدین ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن یحمان البکری الشریشی المالکی آپ شریش میں ۶۰۱ھ میں پیدا ہوئے اور عراق کی طرف کوچ کر گئے اور وہاں مشائخ اور القطیعی' ابن زوربۃ اور ابن اللیثی وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور حصول علم میں مصروف رہے اور اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن گئے پھر مصر کی طرف واپس آئے اور الفاضلیہ میں پڑھایا پھر قدس میں شیخ الحرم بن کر اقامت کی پھر دمشق آئے اور ام الصالح کی تربت میں حدیث کی مشیخت اور الصفح میں رباط ناصری کی مشیخت اور مالکیہ کی مشیخت سنبھالی اور آپ کو قضاء کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا اور آپ نے قاسیون میں ۲۴ رجب کو سوموار کے روز رباط ناصری میں وفات پائی اور الناصریہ کے سامنے قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے آپ کا جنازہ نہایت بھرپور تھا۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ:

یوسف ابن قاضی القضاۃ محی الدین ابی الفضل یحییٰ بن محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن علی ابن عبدالعزیز بن علی بن الحسین بن محمد بن عبدالرحمٰن بن آبان بن عثمان بن عفان القرشی الدمشقی جو ابن الزکی الشافعی کے نام سے مشہور ہیں آپ نمایاں فاضل تھے اور بنی الزکی میں سے آج تک جن لوگوں نے قضا سنبھالی ہے آپ ان میں سے آخری شخص ہیں آپ ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور ۱۱ر ذوالحجہ کو سوموار کی شب کو وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد ابن الجوی شہاب الدین نے قضا سنبھالی۔

شیخ مجدالدین:

یوسف بن محمد بن محمد بن عبداللہ المصری ثم الدمشقی الشافعی الکاتب' جو ابن المہتار کے نام سے مشہور ہیں آپ حدیث وادب میں فاضل تھے اور بہت اچھے خوشنویس تھے آپ نے دارالحدیث نوریہ کی مشیخت سنبھالی اور کثیر سے سماع کیا اور لوگوں نے آپ کی کتابت سے فائدہ اٹھایا' آپ نے ۱۰ر ذوالحجہ کو وفات پائی اور باب الفرادیس میں دفن ہوئے۔

شاعر اور ادیب:

شہاب الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالمنعم بن محمد جو ابن الخیمی کے نام سے مشہور ہیں' آپ کو بہت سے علوم میں بہرہ حاصل تھا اور شاندار نظم میں آپ کو مہارت حاصل تھی اور آپ نے ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی اور قصیدہ بائیہ[1] کے بارے میں آپ کا اور نجم الدین بن اسرائیل کا جھگڑا ہو گیا اور وہ دونوں اپنے جھگڑے کے فیصلے کے لیے ابن العارض کے پاس گئے آپ نے دونوں کو حکم دیا کہ وہ اس وزن پر نظم لکھیں' اور دونوں نے نہایت اچھی نظمیں لکھیں لیکن ابن الخیمی کو اس پر برتری حاصل تھی اور اسی طرح ابن خلکان نے بھی کیا اور اس وزن پر شاندار اشعار سے اس کی مدح کی اور الجزری نے اپنی کتاب میں آپ کے حالات کو بڑی طوالت سے بیان کیا ہے۔

الحاج شرف الدین:

اور اس سال شیخ شرف الدین ابن مری کی وفات ہوئی' آپ شیخ محی الدین النوری کے والد تھے۔[2] رحمہ اللہ

یعقوب بن عبدالحق:

ابو یوسف المدینی' سلطان بلاد مغرب' اس نے واثق باللہ ابی دبوس کے خلاف خروج کیا اور اس سے بیرون مراکش کی حکومت چھین لی اور اس نے ۶۶۸ھ میں بلاد اندلس اور جزیرہ خضراء پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت اس سال کے محرم تک قائم رہی اور وہاں کے موحدین کی حکومت اس کے ہاتھوں برباد ہوئی۔

قاضی بیضاوی:

قاضی امام علامہ ناصر الدین عبداللہ بن عمر الشیرازی' شیراز کا قاضی اور عالم اور آذربائیجان اور ان نواح کا عالم' آپ نے

---

1. یا مطلبا لیس لی فی غیرہ ارب ۔ الیک ال القصی و النہی الطلب
2. آپ کی وفات ۶۸۲ھ میں ہوئی ہے۔

Marfat.com

۶۸۵ھ میں تبریز میں وفات پائی اور آپ کی تصانیف میں سے المنہاج فی اصول الفقہ بھی ہے جو ایک مشہور کتاب ہے' اور کئی لوگوں نے اس کی شروح لکھی ہیں اور آپ نے چار جلدوں میں التنبیہ کی شرح لکھی ہے اور الغایۃ القصویٰ فی درایۃ الفتویٰ اور شرح المنتخب' اور الکافیہ فی المنطق اور اللوالح اور شرح المحصول بھی آپ کی تصانیف ہیں اور ان کے علاوہ بھی آپ کی مفید تصانیف ہیں اور آپ نے وصیت کی آپ کو قطب شیرازی کے پہلو میں تبریز میں دفن کیا جائے۔ واللہ سبحانہ اعلم

۶۸۶ھ

یکم محرم کو صہیون اور قلعہ برزیہ کے محاصرہ کے لیے فوجیں' شام کے نائب حسام الدین لاجین کے ساتھ روانہ ہوئیں اور امیر سیف الدین سنقر الاشقر نے ان کو رکاوٹ کی مگر وہ مسلسل وہیں رہے حتیٰ کہ انہوں نے اسے اتار لیا اور اس نے ملک کو ان کے سپرد کر دیا اور وہ سلطان ملک منصور کی خدمت میں چلا گیا اور اس نے اکرام واحترام کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اسے ہدیۃً ایک ہزار گھوڑے عطا کیے اور وہ منصوری حکومت کے آخر تک معظم رہا اور یہ حالات ختم ہو گئے اور ۱۵ محرم کو جلال الدین حنفی نے اپنے باپ حسام الدین الرازی کی نیابت میں فیصلہ کیا اور ۱۳ ربیع الاوّل کو قاضی شہاب الدین محمد بن القاضی شمس الدین بن الخلیل الخوی قاہرہ سے آکر دمشق کا قاضی القضاۃ بن گیا اور ربیع الآخر کے آغاز میں جمعہ کے روز اس کی تقرری کا حکم نامہ پڑھا گیا اور وہ شرف الدین المقدسی کی نیابت پر قائم رہا اور ۳ شوال کو اتوار کے روز' شیخ صفی الدین ہندی نے الرواحیہ میں درس دیا اور قضاۃ اور شیخ تاج الدین' الفزاری اور علم الدین الرویداری آپ کے پاس حاضر ہوئے اور برہان الدین خضر سنجاری کے عوض' تقی الدین عبدالرحمٰن ابن بنت الاعز قاہرہ کے قاضی بن گئے اور یہ اس سال کے صفر کے آغاز کی بات ہے۔

اور اس سال سیف الدین سامری کو دمشق سے دیار مصر کی طرف بلایا گیا تا کہ اس سے جزائر کا چوتھائی حصہ خریدا جائے یہ وہ پانی ہے جسے اس نے ملک اشرف موسیٰ کی بیٹی سے خریدا تھا اور اس نے ان کو بتایا کہ یہ وقف ہے اور اس بارے میں علم الدین الشجاعی گفتگو کرنے والا تھا جو ایک ظالم شخص تھا اور منصور نے اسے دیار مصر میں نائب مقرر کیا تھا اور وہ مال حاصل کر کے اس کا قریب حاصل کرنے لگا اور ناصر الدین محمد بن عبدالرحمٰن المقدسی نے ان سے اختلاف کیا کہ دختر اشرف سے اسے سامری نے خریدا تھا اور وہ ایک بیوقوف عورت تھی اور اس نے ظالم اور جاہل زین الدین بن مخلوف کے سامنے اس کی بیوقوفی ثابت کر دی اور اس نے اصلاً بیع کو ہی باطل قرار دے دیا اور سامری کو بیس سال کی پیداوار کے دو لاکھ درہم واپس دلوائے اور انہوں نے اس سے الرنبقیہ کا حصہ لے لیا جس کی قیمت ۸۰ ہزار تھی اور اسے گھروں کی سردی میں فقیر کر کے چھوڑ دیا پھر انہوں نے دختر اشرف کے رشد کو ثابت کیا اور اپنی مرضی کے مطابق اس سے یہ حصص خریدے پھر انہوں نے دمشقہ کو یکے بعد دیگرے بلانا چاہا اور وہ ان سے برابر مطالبہ کرنے لگے اور یہ کام انہوں نے اس وجہ سے کیا کہ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ جو شخص شام میں ظلم کرے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا اور جو مصر میں ظلم کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور اس کی مدت دراز ہوگی اور وہ فراعنہ اور ظلم کے علاقے کی طرف انہیں طلب کرتے تھے اور جو چاہتے تھے ان کے ساتھ کرتے تھے۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

علامہ قطب الدین:

ابوبکر محمد بن شیخ امام ابوالعباس احمد بن علی بن محمد بن الحسن بن عبداللہ بن احمد المیمونی القیسی النوری المصری' ثم المالکی الشافعی جو قسطلانی کے نام سے مشہور ہیں آپ قاہرہ کے دارالحدیث الکاملیہ کے شیخ تھے آپ ۶۱۴ھ کو پیدا ہوئے اور بغداد کی طرف کوچ کر گئے اور کثیر سے سماع کیا اور علوم حاصل کیے' آپ شافعی مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے آپ نے طویل مدت تک مکہ میں قیام کیا پھر مصر چلے گئے اور دارالحدیث کی مشیخت سنبھال لی آپ بہت خوش اخلاق اور لوگوں کو محبوب تھے آپ نے آخر محرم میں وفات پائی اور القرافۃ الکبریٰ میں دفن ہوئے اور آپ کے اشعار بھی بہت اچھے ہیں جن میں سے ابن الجزری نے ایک اچھے حصے کو بیان کیا ہے۔

عمادالدین:

محمد بن العباس الدنیسری' ماہر طبیب اور چاذق شاعر' اس نے اکابر اور وزراء کی خدمت کی اور ۸۰ سال عمر پائی' اور اس سال کے صفر میں' دمشق میں وفات پائی۔

قاضی القضاۃ برہان الدین:

الخضر بن الحسین بن علی سنجاری' آپ نے دیار مصر میں کئی دفعہ فیصلہ (قضاء) سنبھالا اور وزیر بھی بنے آپ باوقار اور بارعب رئیس تھے اور آپ کے بعد تقی الدین بن بنت الاعز نے قضاء سنبھالی۔

شرف الدین سلیمان بن عثمان:

آپ مشہور شاعر ہیں اور آپ کا ایک دیوان بھی ہے آپ نے اس سال کے صفر میں وفات پائی۔

شیخ صالح عزالدین:

عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن الصیقل الحرانی' آپ ۵۹۴ھ کو پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا پھر مصر کو وطن بنا لیا اور وہیں ۱۴ رجب کو وفات پائی' آپ کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی اور جب حافظ علم الدین البرزالی نے ۶۸۴ھ میں مصر کی طرف کوچ کیا تو ان نے آپ سے سماع کیا اور آپ سے روایت کی کہ آپ بغداد میں ایک جنازہ میں شامل ہوئے تو گورکن نے ان کا پیچھا کیا اور جب رات ہوئی تو اس نے اس قبر کے پاس آ کر میت کو کھولا اور میت ایک نوجوان کی تھی جسے سکتہ ہو گیا تھا اور جب اس نے قبر کھولی تو یہ مردہ نوجوان اٹھ بیٹھا اور گورکن' مردہ ہو کر قبر میں گر پڑا اور نوجوان اپنی قبر سے باہر نکل آیا اور گورکن کو اس میں دفن کر دیا گیا اور آپ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں قلیوب میں تھا اور میرے آگے گندم کا ایک ڈھیر تھا' پس ایک بھڑ آیا تو وہ ایک دانہ لے گیا پھر آیا دوسرا دانہ لے گیا پھر آیا اور تیسرا دانہ لے گیا اس نے چار بار ایسے ہی کیا' آپ نے بیان کیا ہے کہ میں اس کے پیچھے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ان درختوں میں جو وہاں موجود تھے ایک اندھی چڑیا کے منہ میں دانہ ڈال رہا ہے اور راوی کا بیان ہے کہ شیخ عبدالکافی نے مجھے بتایا کہ آپ ایک دفعہ ایک جنازے میں شامل ہوئے اور ایک سیاہ فام غلام ہمارے ساتھ تھا اور جب

Marfat.com

کہ اس نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو اس نے جنازہ نہ پڑھا اور جب ہم دفن کرنے لگے تو اس نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس کا عمل ہوں پھر اس نے اپنے آپ کو اس میت کی قبر میں ڈال دیا آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔

حافظ ابوالیمن:

امین الدین عبدالصمد بن عبدالوہاب بن الحسن بن محمد بن الحسن بن عساکر الدمشقی آپ نے ریاست واملاک کو ترک کیا اور کئی سال مکہ کے پڑوس میں عبادت وزہادت کی طرف متوجہ رہے اور آپ کو شامیوں اور مصریوں میں قبولیت حاصل ہوئی اور آپ نے اس سال کی رجب کو مدینہ نبویہ میں وفات پائی۔

۶۸۷ھ

اس سال الشجاعی اس ارادے سے مصر سے شام آیا کہ وہ اہل شام کے مال داروں سے پرزور مطالبہ کرے گا اور ربیع الآخر کے آخر میں، شیخ ناصر الدین عبدالرحمٰن المقدسی قاہرہ سے بیت المال کی سپردگی، اوقاف کی دیکھ بھال اور خواص کی نگرانی کے لیے آیا اور اس کے پاس احکام اور خلعت بھی تھے پس لوگ اس کے دروازے پر گئے اور اس نے امور کے بارے میں گفتگو کی اور لوگوں کو ابن العودی اور اس کی امارت، امیر علم الدین الشجاعی کی سفارت سے ہوتی تھی جو دیار مصر میں متکلم تھا، اس نے شیخ شمس الدین الالیکی اور امین الوحید کاتب کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کیا اور یہ دونوں اس کے ہاں ایک مقام رکھتے تھے اور اس نے اس سال کے آغاز میں اعیان دمشقہ کی ایک جماعت کو دیار مصر میں طلب کیا اور ان سے کثیر اموال کا مطالبہ کیا گیا اور انہوں نے ایک دوسرے کا دفاع کیا تاکہ وہ ان پر اپنا ظلم کم کرے اور اگر وہ ڈٹ جاتے تو ظالم کو جلد سزا ملتی اور جس کو وہ ناپسند کرتے تھے وہ جلد ان سے دور ہو جاتا اور جب ابن المقدسی، دمشق آئے آپ ام صالح کی تربت پر فیصلے کرتے تھے اور لوگ آپ کے پاس جاتے تھے اور آپ کے شر سے ڈرتے تھے اور آپ نے باب الفرادیس میں، اور باب الساعات میں گواہوں کے لیے چبوترے بنوائے اور باب الجابیہ شمالی کو از سر نو بنایا اور اسے اونچا کیا اور وہ ہموار ہو چکا تھا اور آپ نے اس پل کو بھی درست کیا جو اس کے نیچے تھا اور اسی طرح آپ نے اس پل کو بھی درست کیا جو اس بازار کے نیچے تھا جسے دونوں، جانب سے نئے سرے سے بنایا گیا تھا۔ اور یہ ابن المقدسی کا بہترین کام تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کو بہت اذیت دینے والا اور ظالم وغاصب تھا اور لوگوں پر ظلم کے دروازے کھولتا تھا جن کے بیان کی ضرورت نہیں۔

اور ۱۰ر جمادی الاولیٰ کو قاضی القضاۃ حسام الدین حنفی، اور الصاحب تقی الدین توبۃ التکریتی اور قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن سلیمان الزواوی المالکی ساڑھے تین سال دمشق کے حاکم کے بغیر رہنے کے مالکیہ کے قاضی بن کر آئے اور آپ نے منصب کی ملامات کو قائم کیا اور درس دیا اور مذہب کو پھیلایا اور آپ کو سیادت اور ریاست حاصل تھی۔

اور ۱۲ر شعبان کو جمعہ کی رات کو ملک صالح علاؤ الدین بن ملک منصور قلاوون نے سنطاریہ میں وفات پائی اور اس کے باپ کو اس کا بڑا غم ہوا اور اس نے اپنے بعد اس کے لیے حکومت کی اور کئی سال کی مدت سے منابر پر اس کے لیے خطبے ہو رہے تھے پس اس نے اسے اپنے بعد اس کے بیٹے اشرف خلیل کو ولی عہد مقرر کر دیا اور جمعہ کے دن اس کے باپ کے ذکر کے بعد منابر پر اس کے لیے

Marfat.com

خطبہ دیا اور خوشی کے شادیانے بجے اور سات روز تک شہر کو آراستہ کیا گیا اور فوج نے خلعت پہنے اور سواری کی اور لوگوں نے اس کی تیز فہمی پر اظہار خوشی کیا اگر چہ ان کے دلوں میں اس کے باپ کی وفات کا غم تھا کیونکہ الشجاعی نے اس پر ظلم کیا تھا اور رمضان میں شرف الدین ابن الشیر ازی کی بجائے شمس الدین بن السلعوسی نے دمشق کی انسپکشن سنبھالی' اور اسی مہینے میں بدرالدین بن جماعت نے قدس کے خطیب قطب الدین کی موت کے بعد قدس کی خطابت سنبھالی' اور اس کے بعد علاؤ الدین احمد بن القاضی تاج الدین بنت الاعز نے القیمریۃ کی تدریس کا کام سنبھالا' اور رمضان میں ایک نصرانی نے حملہ کیا اور اس کے پاس ایک مسلمان عورت تھی اور وہ رمضان میں دن کے وقت شراب نوشی کر رہے تھے پس نائب سلطنت حسام الدین لاجین نے نصرانی کو جلانے کا حکم دیا اور اس نے اپنی جان کے بارے میں بہت سے اموال قربان کیے مگر اس نے انہیں قبول نہ کیا اور اسے سوق انجیل میں جلا دیا گیا اور اس بارے میں شہاب محمود نے ایک شاندار قصیدہ تیار کیا اور اس عورت کو کوڑوں کی حد لگائی گئی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قطب الدین خطیب:

ابوالزکا عبدالمنعم بن یحییٰ بن ابراہیم بن علی بن جعفر بن عبداللہ بن محمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزہری آپ چالیس سال بیت المقدس کے خطیب رہے اور آپ کبار صلحاء میں سے تھے اور لوگوں کو محبوب تھے' خوبصورت' بارعب اور شریف النفس تھے اور نماز فجر کے بعد محراب میں اپنے حفظ سے تفسیر بیان کرتے تھے آپ نے کثیر سے سماع کیا اور آپ نیک لوگوں میں سے تھے آپ ۶۰۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۷ رمضان منگل کی رات کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

شیخ ابراہیم بن معضاد:

بن شداد بن ماجد الجعبری' تقی الدین ابواسحاق' آپ اصلاً قلعہ جعبر سے تعلق رکھتے ہیں پھر آپ نے قاہرہ میں اقامت اختیار کی آپ لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے اور لوگ آپ کے کلام سے بہت فائدہ حاصل کرتے تھے آپ نے ۲۴ محرم کو ہفتہ کے روز قاہرہ میں وفات پائی اور الحسینیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ مشہور صلحاء میں سے تھے۔

شیخ لیس بن عبداللہ:

المقری الحجام' محی الدین النووی کے شیخ الشیوخ' آپ نے بیس حج کیے اور آپ کے احوال وکرامات بھی ہیں۔

الخوندہ غازیہ خاتون:

ملک منصور قلاوون کی بیٹی' اور ملک سعید کی بیوی۔

الحکیم الرئیس علاؤ الدین:

بن ابی الحزم بن نفیس' آپ نے القانون ابن سینا کی شرح کی اور الموجز وغیرہ فوائد کو تصنیف کیا اور آپ اپنی یادداشت سے لکھا کرتے تھے اور آپ ابن الدخوار سے اشتغال کرتے تھے آپ نے ذوالقعدہ میں مصر میں وفات پائی۔

Marfat.com

شیخ بدرالدین:

عبداللہ بن الشیخ جمال الدین بن مالک نحوی' الفیہ کا شارح' جسے اس کے باپ نے تالیف کیا تھا اور یہ بہترین شرح اور بہت زوائد کی حامل ہے' آپ ذہین' نرم طبیعت اور فاضل انسان تھے آپ نے ۸ محرم کو اتوار کے روز وفات پائی اور دوسرے دن باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ واللہ اعلم

۶۸۸ھ

اس سال طرابلس شہر فتح ہوا اور اس کی صورت یوں ہوئی' کہ سلطان قلادون فاتح مصری فوجوں کے ساتھ دمشق آیا اور ۱۳ر صفر کو اس میں داخل ہوا پھر وہ ان کے ساتھ اور دمشقی افواج اور بہت سے رضا کاروں کے ساتھ روانہ ہو گیا ان رضا کاروں میں حنابلہ کے قاضی نجم الدین حنبلی اور قدس وغیرہ کے بہت سے آدمی بھی تھے' سو اس نے طرابلس سے ربیع الاوّل کے آغاز میں جمعہ کے روز جنگ کی اور مجانیق کے ساتھ اس کا سخت محاصرہ کیا اور اس کے باشندوں کو سخت تنگی دی' اور اس پر ۱۳ر مجانیق نصب کر دیں' اور جب ۱۴ر جمادی الآخرۃ کو منگل کا دن آیا تو دن کے چوتھے پہر طرابلس بزور قوت فتح ہو گیا اور اس کے سب باشندوں پر قتل وقید حاوی ہو گئی اور المیناء کے بہت سے باشندے غرق ہو گئے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور ذخائر پر قبضہ کر لیا گیا جو ۵۰۳ھ سے لے کر آج کے دن تک فرنگیوں کے قبضے میں چلے آتے تھے اور اس سے قبل حضرت معاویہؓ کے زمانے میں وہ مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور سفیان بن نجیب نے اسے حضرت معاویہؓ کے لئے فتح کیا تھا اور حضرت معاویہؓ نے یہود کو اس میں آباد کیا اور عبدالملک بن مروان نے اس کو از سر نو تعمیر کیا اور اسے مضبوط کیا اور مسلمانوں کو اس میں آباد کیا اور وہ پر امن آباد اور پر سکون ہو گیا اور وہاں پر مصر وشام کے پھل تھے اور وہاں اخروٹ' کیلے' برف' گھاس اور رواں پانی تھے جو بلند جگہوں کی طرف چڑھتے تھے اور اس سے قبل وہ تین شہر تھے جو قریب قریب تھے پھر یہ ایک شہر بن گیا پھر اسے اس کی جگہ سے منتقل کر دیا گیا جیسا کہ ابھی بیان ہو گا جب خوشخبری دمشق پہنچی تو خوشی کے نقارے بجائے گئے اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور لوگوں نے بڑی خوشی منائی۔

پھر سلطان ملک منصور قلادون نے شہر کی عمارات' مکانات اور اس کی مضبوط فصیلوں کو گرانے کا حکم دے دیا اور یہ حکم بھی دیا کہ اس سے ایک میل کے فاصلے پر ایک اور شہر تعمیر کیا جائے جو اس سے خوبصورت اور مضبوط ہو تو ایسے ہی کیا گیا اور یہی وہ شہر ہے جسے طرابلس کہا جاتا ہے پھر وہ مظفر ومنصور اور مسرور ہو کر واپس آیا اور ۱۵ر جمادی الآخرۃ کو اس میں داخل ہوا لیکن اس نے تمام امور اور اموال کے بارے میں گفتگو کرنے کا کام علم الدین الشجاعی کے سپرد کر دیا اور اس کی وجہ سے مخلوق کو بڑی تکلیف ہوئی اور یہ بہت برا کام تھا۔

بلاشبہ یہ ظالم کی تباہی اور ہلاکت ہے مگر منصور کو ان اموال نے کچھ فائدہ نہ دیا جو الشجاعی نے اس کے لیے جمع کیے تھے اور وہ اس کے بعد تھوڑا عرصہ ہی زندہ رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ظالم بستیوں کی طرح پکڑ لیا جیسا کہ ابھی بیان ہو گا پھر سلطان نے امیر شہبان کو اپنی فوج کے ساتھ دیار مصر کو سفر کیا اور آخر شعبان میں اس میں داخل ہوا اور اس سال حلب' کرک' کی جانب اور ان نواح میں بہت سے قلعے فتح ہوئے اور تاتاریوں کی ایک جماعت کو شکست ہوئی' اور ان کا بادشاہ خربندا جو ملطیہ پر تاتاریوں کا نائب تھا'

Marfat.com

قتل ہو گیا۔

اور اس سال جمال الدین یوسف بن القفی التکریتی نے دمشق کی انسپکشن کا کام سنبھالا پھر کچھ مہینوں کے بعد تاج الدین الشیرازی نے اسے سنبھال لیا اور اس سال حجرہ کی تعمیر کی وجہ سے منبر کو صحابہؓ کے محراب کے پاس رکھا گیا اور برہان الدین اسکندری نائب خطیب نے وہاں ایک ماہ تک لوگوں کو جمعہ اور جماعت پڑھائی انہوں نے ۲۲ ذوالحجہ کو جمعہ کے روز سے اس کی ابتدا کی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخہ فاطمہ بنت شیخ ابراہیم:

نجم بن اسرائیل کی بیوی' آپ فقر کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ کو طریقہ حریریہ وغیرہم کے مطابق سلطنت' اقدام' ترجمہ اور کلام حاصل تھا' آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل تھے اور آپ کو شیخ ارسلان کے نزدیک دفن کیا گیا۔

العالم ابن الصاحب:

بے حیا شیخ' شیخ فاضل علم الدین احمد بن یوسف بن عبداللہ بن شکر آپ علم وریاست کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ نے کئی مدارس میں پڑھایا اور آپ کو وجاہت وریاست حاصل تھی پھر آپ نے ان سب باتوں کو ترک کر دیا اور حرفشہ اور حرافیش کی صحبت اور لباس اور طریقہ میں ان سے مشابہت اختیار کرنے اور بھنگ پینے اور استعمال کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے' اور آپ کو بے حیائی مذاق اور ایسی زائد باتوں سے دلچسپی ہو گئی جن میں سے بہت سی باتوں سے ملا ہی نہیں جا سکتا اور آپ کے لڑکے فاضل تھے جو اس بات سے آپ کو روکتے تھے مگر آپ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کا یہی طریقہ رہا حتیٰ کہ آپ ۲۱ ربیع الاوّل کو جمعہ کی رات کو وفات پا گئے اور جب چار قاضی مقرر کیے گئے تو آپ کی خالہ کا بیٹا تاج الدین بنت الاعز اس سے قبل قضاء میں با اختیار تھا' اور ابن الصاحب مذکور نے اسے کہا' میں نہیں مروں گا جب تک تجھے چوتھائی کا مالک نہ دیکھ لوں' اس نے اسے کہا خاموش رہ' ورنہ وہ تجھے زہر پلا دیں گے' اس نے اسے کہا' تو اپنے دین کی کمی کی وجہ سے کرے گا اور وہ اپنی عقلوں کی کمی کے بارے میں تجھ سے سن لیں گے اور اس نے حقیر بھنگ کے بارے میں کہا۔

''اے عقل وفہم والو! بھنگ کی مستی میں میرے مدعا کا مقصود ہے انہوں نے اسے عقل ونقل کے بغیر حرام کر دیا ہے اور حرام' غیر حرام کی تحریم ہے اے میرے نفس کھیل کود کی طرف مائل ہو اور کھیل کود سے نوجوان زندہ رہتا ہے اور ایک دن کی مستی سے نہ اکتا اگر' شراب کا حصول دشوار ہو تو بھنگ ہی سہی' میں نے بھنگ اور شراب کو اکٹھا کر دیا ہے اور میں خوش ہوں کہ میں نشے سے راہ نہیں پا سکتا اے وہ شخص جو مجھے میرے مدرسہ کا دروازہ دکھاتا ہے قسم بخدا اللہ اسے بہت اجر دے گا''۔

اور وہ الصاحب بہاؤ الدین بن الحنا کی ہجو کرتے ہوئے کہتا ہے۔

''بیٹھ اور خوش ہو جا' ضروری ہے کہ تجھے تکلیف ہو تو علی بن محمد لکھتا ہے اے ابن الحنا تجھے کہاں یہ بات حاصل ہے بس

Marfat.com

اس نے اسے بلا کر مارا پھر اسے شفاخانے لے جانے کا حکم دیا اور وہ اس میں ایک سال رہا پھر اسے آزاد کر دیا گیا''۔

شمس الدین اصبہانی:

شارح المحصول' محمد بن محمود بن محمد بن عباد السلمانی العلامہ' آپ ۶۵۰ھ کے بعد دمشق آئے اور فقہا سے مناظرہ کیا اور آپ کے فضائل مشہور ہو گئے آپ نے سماع حدیث کیا اور رازی کی المحصول کی شرح کی' اور چار فنون میں قواعد لکھے اصول فقہ' اصول دین' منطق اور خلاف میں' آپ کو منطق' نحو اور ادب کی اچھی واقفیت تھی' اور آپ نے مصر کی طرف سفر کیا اور حسین اور شافعی کے مزار وغیرہ پر پڑھایا اور طلبہ کی طرف سفر کیا آپ نے ۷۲ کو ۷۰ سال کی عمر میں قاہرہ میں وفات پائی۔

شمس محمد بن العفیف:

سلیمان بن علی بن عبداللہ بن علی التلحسانی' زبردست شاعر' اس کی وفات اپنے باپ کی زندگی میں ہوئی تو اسے اس کا الم ہوا' اور اس کا بہت غم کیا اور بہت سے اشعار میں اس کا مرثیہ کہا اور اس نے ۱۴ رجب کو بدھ کے روز وفات پائی اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور صوفیہ میں دفن ہوئے' آپ کے شاندار اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''اس کے دانت' اس کے چاند کے لیے ستارے ہیں اور وہ حسن کے ہار کے لیے موتی ہیں اور اس کی کمر' کتنی دور رہی اور وہ کمزور تھا اور اس کے دانت کس قدر شیریں ہیں اور وہ ٹھنڈا ہے''۔

اور وہ بھنگ کی مذمت کرتا ہوا کہتا ہے۔

''بھنگ پینے والے کے نزدیک اس کی کوئی خوبی نہیں ہے لیکن وہ اپنے رشد کی طرف پھرنے والی نہیں ہے اس کے چہرے میں زردی ہے اس کے منہ میں سبزی ہے اس کی آنکھ میں سرخی ہے اور اس کے جگر میں سیاہی ہے''۔

اور اس کا شعر ہے:

''اس کا چہرہ اس کے رخسار کی باریکی پر نمایاں ہوا اور وہ زلفوں کی سیاہی میں چمکا اور میں نے کہا عجیب بات ہے تاریکی کیسے نہیں مٹے گی جب کہ نیزے پر سورج طلوع ہو چکا ہے''۔

اور اس کا شعر ہے۔

''میرے نزدیک تو اور لچکدار نیزہ برابر ہیں اسے ہوا' حرکت دیتی ہے اور تو محبت کو حرکت دیتا ہے''۔

ملک منصور شہاب الدین:

محمود بن ملک صالح اسماعیل بن عادل' آپ نے ۱۸ رشعبان کو منگل کے روز وفات پائی اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور اسی روز آپ کو اپنے دادا کے قبرستان میں دفن کیا گیا آپ نے کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور آپ اہل حدیث سے محبت کرتے تھے اور آپ میں نرمی اور تواضع پائی جاتی تھی۔

شیخ فخر الدین ابو محمد:

عبدالرحمن بن یوسف بعلبکی حنبلی' دارالحدیث نوریہ اور ابن عروہ کے مزار کے شیخ الحدیث اور الصدریہ کے شیخ' آپ فتویٰ

Marfat.com

دیتے تھے اور دیانت' صلاح' زہادت' اور عبادت کے ساتھ لوگوں کو افادہ کرتے تھے آپ ۶۱۱ھ کو فوت ہوئے اور اس سال کے رجب میں وفات پا گئے۔

۶۸۹ھ

اس سال ملک منصور قلاوون کی وفات ہوئی اور الحاکم عباسی خلیفہ' اور مصر کا نائب حسام الدین طرقطائی اور شام کا نائب حسام الدین لاجین اور شام کے قضاۃ شہاب الدین بن الخوی الشافعی حسام الدین حنفی' نجم الدین بن شیخ الجبل اور جمال الدین الزدادی المالکی تھے اور جب ایلچی شمس الدین سنقر الاشقر کو تلاش کرتا ہوا دیار مصر آیا تو سلطان نے اس کی عزت کی اور اس کے ہاتھ کو مضبوط کیا اور اسے اموال حاصل کرنے کا حکم دیا اور اسے فوجوں کو مزید مضبوط کرنے اور البیرہ اور کشا وغیرہ کے قلعوں کے متعلق گفتگو کرنے کا حکم دیا پس اس کا دل مضبوط ہو گیا اور اس کی سختی میں اضافہ ہو گیا لیکن وہ مروت اور حیا کی طرف رجوع کرتا تھا اور جو شخص آپ کی طرف منسوب ہوتا تھا اسے فائدہ دیتے تھے اور یہ تھوڑے دنوں میں دنیا کی محبت کی وجہ سے تھا' اور جمادی الآخرۃ میں ناصر الدین المقدسی وکیل بیت المال اور ناظر الخاص کی تحقیق کا حکم لے کر ایلچی آیا اور اس کے اوقاف وغیرہ کے کھانے کی رسوائیاں نمایاں ہو گئیں' پس اس نے العذراویہ کا حکم لکھا اور اس سے ان اموال کا مطالبہ کیا گیا اور اسے تنگ کیا گیا اور سیف الدین ابوالعباس سامری نے ایک قصیدہ بنایا جس میں اس نے اس کے ظلم وایذاء سے ٹھنڈک حاصل کی اور اس کے باوجود وہ اس کے پاس گیا اور اس کے لیے غمگین ہوا اور دونوں نے وہاں خوش طبعی کی پھر ایلچی اسے دیار مصر کی طرف لانے کے لیے آیا تو نائبین اس کے جانے سے خوفزدہ ہوئے اور جمعہ کی صبح کو اسے مدرسہ الغدراویہ میں پھانسی دے دی گئی اور قضاۃ اور شہود کو طلب کیا گیا تو انہوں نے اسے اس حالت میں دیکھا پھر اسے تیار کیا گیا اور جمعہ کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا اور قبرستان صوفیہ میں اسے اپنے باپ کے پاس دفن کر دیا گیا اور وہ دو وکالتوں اور نگہداشت کے ساتھ ساتھ الرواحیہ اور مزار ام الصالح میں مدرس بھی تھا۔

اور ایلچی آیا کہ حصاعسکا کے لیے مجانیق تیار کی جائیں' سو الاعسر بعلبک کے علاقے کی طرف گیا کیونکہ وہاں ایسی بڑی بڑی لکڑیاں ہیں جن کی مانند دمشق میں لکڑیاں نہیں پائی جاتیں اور وہ اس کام کے مناسب حال ہیں' پس گناہ' خراج اور بے گار زیادہ ہو گئی اور لوگوں نے بہت مشقت اٹھائی اور انہوں نے ناپسندیدہ لوگوں کو پکڑ لیا اور انہیں بڑی تکلیف اور سختی کے ساتھ دمشق کی طرف لایا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ملک منصور قلاوون کی وفات:

لوگ ابھی اسی غم اور پرزور مطالبات اور اس قسم کی باتوں میں مبتلا تھے کہ ایلچیوں نے آ کر اس سال کی ۶ ذوالقعدہ کو ہفتے کے روز ملک منصور کی وفات کی خبر دی کہ وہ قاہرہ کے باہر المخیم میں فوت ہو گیا ہے پھر رات کو اسے اٹھا کر قلعہ جبل میں لایا گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ملک اشرف خلیل اس کا ولی عہد بن بیٹھا کیونکہ اس نے اسے اپنا ولی عہد بنایا تھا اور تمام امراء نے اس سے عہد و پیمان کیا اور منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا اور وہ شاہانہ شوکت کے ساتھ سوار ہوا اور تمام افواج قلعہ جبل سے میدان لاسود کی طرف جسے سوق الخیل کہتے ہیں اس کی خدمت میں پیادہ چلیں اور امراء اور پیشروؤں اور قضاۃ واعیان خلعت پہنے ہوئے تھے اور جب اس کے متعلق

Marfat.com

اطلاعات آئیں تو امراء شام نے اس سے عہد و پیمان کیا اور اس نے اپنے باپ کے نائب حسام الدین طرقطائی کو گرفتار کرلیا اور اس سے بہت سے اموال لے لیے جن میں سے کچھ اموال کو افواج پر خرچ کر دیا۔

اور اس سال جمال الدین بن عبدالکافی کی بجائے دمشق کی خطابت زین الدین عمر بن مکی بن المرحل نے سنبھالی اور یہ کام الآعسر کی مدد سے ہوا اور ناصر الدین بن المقدسی کی بجائے جامع کی نگہداشت کا کام رئیس وجیہ الدین بن المنجی الحنبلی نے سنبھالا اور اس نے اس کے وقف کو بڑھایا' اور آباد کیا اور وہ ایک لاکھ پچاس ہزار سے بڑھ گیا اور اس سال حماۃ کے حکمران کا گھر جل گیا اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ اس کی غیر حاضری میں آگ لگ گئی اور کسی نے گھر میں داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور آگ اپنا کام کر گئی اور گھر اپنے تمام ساز وسامان سمیت جل گیا۔

اور شوال میں ابن المقدسی کے بعد قاضی امام الدین قونوی نے مزار ام الصالح میں پڑھایا اور اس سال حسین بن احمد بن شیخ ابی عمر نے اپنے عم زاد نجم الدین بن شیخ الجبل کی بجائے اشرف کو سنبھالا اور اس کا حکم منصور نے اپنی وفات سے قبل دیا تھا اور اس سال شام کے لوگوں کو امیر بدر الدین بکتوت الدوباسی نے حج کروایا اور قاضی القضاۃ شہاب الدین بن الخوی اور شمس الدین بن السلعوس اور قافلے کے لیڈر امیر عتبہ نے حج کیا اور ابونمی کو اس سے وہم ہو گیا اور ان دونوں کے درمیان عداوت تھی سو اس نے مکہ کے دروازے بند کر دیئے اور لوگوں کو ان میں داخل ہونے سے روک دیا پس اس نے دروازے کو جلا دیا' اور ایک جماعت کو قتل کر دیا اور بعض جگہوں کو لوٹ لیا اور قبیح مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا پھر انہوں نے فریقین کے درمیان صلح کروانے کے لیے قاضی ابن الخوی کو بھیجا اور جب وہ ابی نمی کے پاس ٹھہرا تو سوار کوچ کر گیا اور وہ حرم میں اکیلا ہی رہ گیا اور ابونمی نے اس کے ساتھ آدمی بھیجا جس نے اسے سلامتی اور عزت کے ساتھ' ان کے ساتھ ملا دیا اور منصور کی موت کی خبر لوگوں کے پاس عرفات میں پہنچی اور یہ ایک عجیب بات ہے اور ایک خط آیا جس میں وزیر ابن السلعوس کو اس بات پر آمادہ کیا گیا تھا کہ وہ دیار مصر کی طرف آئے اور بین السطور ملک اشرف کی تحریر تھی کہ اے شقیر اے روئے مبارک آکر وزارت حاصل کرو' پس وہ قاہرہ کی طرف گیا اور ۱۰ محرم کو منگل کے روز وہاں پہنچا اور سلطان کے فرمان کے مطابق وزارت حاصل کی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

سلطان ملک منصور قلاوون:

ابن عبداللہ الترکی الصالحی الالفی' اسے ملک صالح نجم الدین ایوب بن مالک کامل محمد بن عادل ابی بکر بن ایوب نے دو ہزار دینار میں خریدا تھا اور یہ اس کے ہاں اور اس کے بعد اکابر امراء میں سے تھا اور جب ملک سعید بن الظاہر نے اس کی بیٹی غازیہ خاتون سے نکاح کیا تو الظاہر کے ہاں اس کی عزت بہت بڑھ گئی اور یہ حکومت میں مسلسل ترقی کرتا رہا حتیٰ کہ سلامش بن الظاہر کا اتالیق بن گیا پھر اس نے اسے قرا بتداری سے بلند کر دیا اور ۶۸۴ھ میں وہ خود مختار بادشاہ بن گیا اور اس نے ۶۸۸ھ میں طرابلس کو فتح کیا اور عسکا کے فتح کرنے کا بھی عزم کیا اور اس کی طرف گیا مگر ۲۶ ذوالقعدہ کو جلد ہی موت نے اسے آلیا اور اسے اس کے عظیم مدرسہ کی

Marfat.com

قبر میں دفن کیا گیا' جسے اس نے دو محلات کے درمیان تعمیر کیا تھا اور دیار مصر وشام میں اس کی مانند کوئی مدرسہ نہیں ہے اور اس میں دارالحدیث اور شفاخانہ بھی ہے اور اس کے بہت سے وقف بھی ہیں اس نے تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کی مدت حکومت ۱۲ سال تھی اور وہ خوبرو اور بارعب تھا اور وہ سلطنت کی شان وشوکت اور شاہانہ ہیبت کا حامل تھا' قد پورا' داڑھی خوبصورت' بلند ہمت بہادر اور باوقار تھا اللہ اس سے درگذر کرے۔

امیر حسام الدین طرقطائی:

مصر میں منصوری حکومت کا نائب' اشرف نے اسے گرفتار کر کے قلعہ جبل میں قید کر دیا پھر اسے قتل کر دیا اور یہ آٹھ دن وہیں پڑا رہا اور اس کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا پھر اسے چٹائی میں لپیٹ کر' کوڑی پر پھینک دیا گیا اور بعض لوگوں نے اس کا غم کیا اور بڑی آسودگی اور کشائش دنیوی اور چلتی بات کے بعد اسے ایک فقیر کی طرح کفن دیا گیا اور سلطان نے اس کے ذخائر سے چھ لاکھ دینار اور ستر مصری قنطار چاندی لی' اور گھوڑوں' خچروں' اونٹوں' ساز وسامان' شاندار قالینوں قیمتی ہتھیاروں اور ان کے علاوہ مصر وشام میں جو املاک وذخائر تھے ان کے سوا بہت سے جواہرات لیے اور اس نے دو بیٹے چھوڑے ان میں سے ایک نابینا تھا اور یہ نابینا' اشرف کے پاس آیا اور اپنے منہ پر رومال رکھ کر کہنے لگا اللہ کے واسطے کوئی چیز دو' اور اس نے اسے بتایا کہ کئی روز سے ان کے ہاں کھانے کو کچھ نہیں تو اسے ترس آیا تو اس نے فوراً انہیں املاک دے دیں اور وہ ان کی پیداوار سے کھاتے تھے پس پاک ہے وہ اللہ جو اپنی مخلوق میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے اور جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے۔

علامہ رشید الدین:

عمر بن اسماعیل بن مسعود الفارقی الشافعی' آپ الظاہریہ کے مدرس تھے' وہیں آپ نے وفات پائی آپ کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی' محرم میں آپ کا گلا گھونٹ دیا گیا اور صوفیہ میں دفن ہوئے اور آپ نے سماع حدیث کیا اور آپ علوم کے بہت سے فنون میں یکتا تھے جیسے علم نحو' ادب' ترجمہ' کتابت' انشاء' فلکیات' نجوم اور رمل وحساب وغیرہ میں' اور آپ کی نظم بھی بہت اچھی ہے۔

خطیب جمال الدین ابو محمد:

عبدالکافی بن عبدالملک بن عبدالکافی الربعی' آپ نے دارالخطابت میں وفات پائی اور جمادی الاولیٰ کے آخر میں ہفتہ کے روز لوگ آپ کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے اور آپ کو دامن کوہ میں لے جا کر شیخ یوسف الفقاعی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

فخر الدین ابوالظاہر اسماعیل:

ابن عز القضاۃ ابی الحسن علی بن محمد بن عبدالواحد بن ابی الیمن شیخ درویش اور متاع دنیوی کو کم سمجھنے والا' آپ نے ۲۰ رمضان کو وفات پائی اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور بنی الزکی کے قاسیون کے قبرستان میں محی الدین ابن عربی کی محبت میں دفن ہوئے' آپ ہر روز ان کے کلام سے دو ورق اور حدیث کے دو ورق لکھا کرتے تھے اور اس کے باوجود ان سے حسن ظن رکھتے تھے اور آپ جامع میں سب آئمہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور بعض علماء نے آپ کے متعلق بتایا ہے کہ آپ نے ان کی تحریر میں لکھا ہوا دیکھا کہ ''ہر چیز میں اس کا ایک نشان ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اس کی عین ہے اور اس نے ''اس کے عین کو' صحیح

Marfat.com

قرار دیا ہے"۔

اور جس نے یہ شعر پڑھا ہے اس سے صحیح طور پر یہ مروی ہے کہ

"وہ نشان اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ واحد ہے"۔

اور آپ کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

"اور دریا جب سے شاخوں میں چھپا ہے نیچے کی طرف گیا ہے اور وہ اس کے دل میں ان کا نمونہ بن گیا ہے اور نسیم نے اس سے غیرت کھائی ہے جو اس کی عاشق ہے اور وہ انہیں اس کے وصل سے ہٹانے لگی ہے"۔

پھر کہتا ہے۔

"جب تمہارے اوپر امکان کا ثبوت ہو گیا اور اس کا حکم عالم صور میں ظاہر ہو گیا تو اس نے جمع کو اپنے سے الگ کر دیا اور وہ یکتا ہے اور عالم صور میں تمہارا فرق ظاہر ہو گیا"۔

پھر کہتا ہے۔

"میں اپنے سرداروں کے سوا' اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے مفہوم کا عین اور میرے جوف کا عین ہیں اور انہوں نے میرے ہر جز کا احاطہ کر لیا ہے اور میری نگاہ کے پانے سے تسلی پالی ہے انہوں نے میرے فقر کے عموم میری ذلت کے طول اور میری کمزوری کی زیادتی میں غور کیا ہے اور انہوں نے مجھ سے محض سخاوت' نیکی اور مہربانی کا معاملہ کیا ہے اور اگر میں نے ان پر فخر کرتے ہوئے اپنے دامن کو گھسیٹا ہے یا اپنے کندھے کو موڑا ہے تو تو ملامت نہ کر"۔

پھر کہتا ہے۔

"خدائے ذوالجلال کے پے در پے عطیات نے مجھے گونگا کر دیا ہے اور وہ شکر سے بولتے ہیں اور نعمت کے بعد نعمت اور بشارت کے بعد بشارت حاصل ہوئی ہے ان کا آغاز تو ہے لیکن ان کی انتہاء کوئی نہیں اور ان نعمتوں کا مزید حصہ دنیا اور آخرت کو ڈھانپ لے گا"۔

الحاج طیبرس بن عبداللہ:

علاؤ الدین وزیر ملک الظاہر کا داماد یہ اکابر امرائے حل وعقد میں سے تھا اور دیندار اور بہت صدقہ وخیرات کرنے والا تھا اور دمشق میں اس کی ایک سرائے تھی جسے اس نے وقف کیا تھا اور اس نے قیدیوں وغیرہ کو بھی چھڑایا اور اس نے اپنی موت کے وقت وصیت کی کہ تین لاکھ درہم شام اور مصر کے سپاہیوں پر خرچ کیے جائیں اور ہر سپاہی کو پچاس درہم ملے اور اس کی وفات ذوالحجہ میں ہوئی اور مقطم کے دامن میں اپنی قبر میں دفن ہوا۔

قاضی القضاۃ نجم الدین:

ابوالعباس بن شیخ شمس الدین بن ابی عمر المقدسی' آپ نے ۱۲ رجب کو بسوا میں وفات پائی اور آپ یکتا فاضل' خطیب اور اکثر مدارس کے مدرس تھے اور شیخ الحنابلہ اور ان کے شیخ کے بیٹے تھے اور آپ کے بعد شیخ شرف الدین حسین بن عبداللہ بن ابی عمر نے قضاۃ

Marfat.com

کو سنبھالا۔ واللہ اعلم

سنہ ۶۹۰ھ

اس سال عسکا اور سواحل کا بقیہ علاقہ جو لمبی مدت سے فرنگیوں کے قبضے میں تھا فتح ہوا اور اس میں ان کا ایک پتھر بھی باقی نہ رہا۔

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم بامر اللہ ابوالعباس عباسی' خلیفہ' اور شہروں کا سلطان ملک اشرف خلیل بن منصور قلاوون تھا اور مصر اور اس کے مضافات میں بدر الدین بیدرا اس کا نائب تھا اور ابن السلعوس الصاحب شمس الدین اس کا وزیر تھا اور شام میں حسام الدین لاجین السلحدار ی المنصوری اس کا نائب تھا اور شام کے وہی قضاۃ تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور یمن کا حکمران' ملک مظفر شمس الدین یوسف بن المنصور نور الدین عمر بن علی بن رسول تھا' اور مکہ کا حکمران نجم الدین ابونمی محمد بن ادریس بن علی بن قتادۃ الحسینی تھا اور مدینہ کا حکمران عز الدین جماز بن شیبۃ الحسینی تھا اور روم کا حکمران' غیاث الدین کیخسر تھا اور وہ رکن الدین فتح ارسلان سلجوقی کا بیٹا تھا اور حماۃ کا حکمران تقی الدین محمود بن ملک منصور ناصر الدین محمد بن ملک مظفر تقی الدین محمد تھا اور بلاد عراق وخراسان اور ان نواح کا سلطان' ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن چنگیز خان تھا۔

اور اس سال کا آغاز جمعرات کے روز سے ہوا اور اس میں ملک منصور کی طرف سے سونے اور چاندی کے بہت سے اموال صدقہ دیئے گئے اور جمعرات کی رات کو سلطان کو اس کی تربت میں اتارا گیا اور وہیں گنبد کے نیچے اسے دفن کیا گیا اور بدر الدین بیدرا اور علم الدین الشجاعی شمس الدین بن السلعوس حجاز سے آیا تو اسے خلعت وزارت دیا گیا اور اس کا حکم قاضی محی الدین بن عبد الظاہر کاتب انشاء نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور وزیر' شان وزارت کے ساتھ سوار ہو کر اپنے گھر آیا اور واپس گیا اور جب جمعہ کا دن آیا تو اس نے شمس الدین سنقر الاشقر اور سیف الدین بن جرمک ناصری کو گرفتار کر لیا اور امیر زین الدین کتبغا کو رہا کر دیا' اس نے اسے طرقطائی کے ساتھ گرفتار کیا تھا اور اس کی جاگیریں بھی اسے واپس کر دیں' اور التقی توبہ کو دوسری بار دمشق کی وزارت دے دی گئی اور اس سال ابن الخوی نے ایک مختصر نامہ لکھا جس میں تحریر تھا کہ الناصریہ کی تدریس قاضی الشافعی کے سپرد کر دی جائے اور اس نے اسے زین الدین الفارقی سے چھین لیا۔

عسکا اور سواحل کے بقیہ علاقے کی فتح:

اور اس سال' ربیع الاوّل کے شروع میں دمشق کی طرف ایلچی آیا کہ عسکا کے محاصرہ کے لیے سامان تیار کیا جائے اور دمشق میں اعلان کر دیا گیا کہ راہ خدا میں جنگ کرنے والے عسکا کی طرف روانہ ہو جائیں اور اس وقت اہل عسکا نے ان مسلمان تاجروں پر حملہ کر دیا جو ان کے پاس موجود تھے اور انہیں قتل کر دیا اور ان کے اموال قابو کر لیے' پس الجسورہ کی جانب مجانیق کو نکالا گیا اور عوام اور رضا کار' حتیٰ کہ فقہا' مدرسین اور صلحاء بھی دوڑتے ہوئے باہر نکلے اور ان کے ساقہ کی امارت علم الدین الردیداری نے سنبھالی' اور فوجیں' نائب شام کے آگے آگے نکلیں اور وہ ان کے آخر میں نکلا' اور حماۃ کا حکمران ملک مظفر بھی اس کے ساتھ آملا اور لوگ ہر جانب سے نکل آئے اور طرابلس کی فوج بھی ان کے ساتھ آملی اور اشرف بھی عسکا جانے کے لیے دیار مصر سے اپنی افواج کے ساتھ

Marfat.com

نکلا' اور وہاں پر فوجیں ایک دوسرے کے ساتھ آملیں' اور اس نے ۴ ربیع الآخر کو جمعرات کے روز' اس سے جنگ کی اور اس کی ہر جانب جہاں پر مجانیق نصب کرنا ممکن تھا مجانیق کو نصب کر دیا اور اس سے جنگ کرنے اور اس کے باشندوں کو تنگ کرنے میں انتہائی کوشش کی اور لوگ جوامع میں صحیح بخاری کو پڑھنے کے لیے اکٹھے ہوئے اور شیخ شرف الدین الغزاری نے اسے پڑھا اور قضاۃ، فضلا' اور اعیان حاضر ہوئے اور عسکا کے محاصرہ کے دوران' نائب شام حسام الدین کی طرف سے گڑبڑ ہوئی' اسے وہم ہوا کہ سلطان اسے پکڑنا چاہتا ہے اور اسے اس بات کی اطلاع امیر ابوخرص نے دی تھی' پس وہ سوار ہو کر بھاگ گیا اور علم الدین الرودیداری نے اسے المسامیں واپس کیا اور اسے سلطان کے پاس لے آیا تو اس نے اس کے دل کو خوش کر دیا اور اس نے اسے خلعت دیا پھر تین دن کے بعد اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قلعہ صفد کی طرف بھیج دیا اور اس کے ذخائر کی نگرانی کی' اور اس کے گھر کے استاد بدرالدین بکداش کو لکھا اور ایسا معاملہ ہوا جس کا وہاں پر ہونا مناسب نہ تھا جب کہ وہ وقت تنگی' تکلیف اور محاصرے کا تھا اور سلطان نے محاصرہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور تین سو بوجھوں کے لیے ڈھول مقرر کیے پھر وہ ۷ رجمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز دھیرے دھیرے روانہ ہوا اور طلوع آفتاب کے وقت یکبارگی ڈھول بجے' اور آفتاب کے طلوع ہوتے ہی مسلمان فصیلوں پر چڑھ گئے اور شہر کی فصیلوں پر اسلامی جھنڈے نصب کر دیئے گئے اور اس موقع پر فرنگی پیٹھ پھیر گئے اور تاجروں کی کشتیوں میں بھاگتے ہوئے سوار ہوئے اور ان میں سے اتنی تعداد کو قتل کیا گیا جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور انہوں نے بہت سا متاع' غلام اور سامان تجارت غنیمت میں حاصل کیا اور سلطان نے اسے اس طرح گرانے اور برباد کرنے کا حکم دیا کہ اس کے بعد اس سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکے' پس اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن اس پر اسی طرح فتح دی جیسے فرنگیوں نے اسے مسلمانوں سے جمعہ کے دن ہی حاصل کیا تھا اور صور اور صیدا نے اپنی قیادت' اشرف کے سپرد کر دی' اور ساحل' مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور کافروں سے پاک ہو گیا اور ظالموں کی بیخ کنی ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین

اور اس کے متعلق دمشق خط آیا تو مسلمان خوش ہو گئے اور بقیہ قلعوں میں بھی خوشی کے شادیانے بجے اور شہروں کو آراستہ کیا گیا تاکہ دیکھنے والے اور خوش ہونے والے ان میں سیر کریں اور سلطان نے صور کی طرف ایک امیر بھیجا جس نے ان کی فصیلوں کو گرا دیا اور اس کے نشان کو مٹا دیا اور وہ ۵۱۸ھ سے فرنگیوں کے قبضے میں تھا اور عسکا کو ملک ناصر یوسف بن ایوب نے فرنگیوں کے قبضے سے حاصل کیا تھا پھر فرنگیوں نے آ کر بہت سے افواج کے ساتھ اس کا گھیراؤ کر لیا پھر صلاح الدین ۳۷ ماہ انہیں اس سے روکنے کے لیے آیا' پھر آخر کار انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور جو مسلمان اس میں موجود تھے انہیں قتل کر دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

پھر سلطان ملک اشرف خلیل بن منصور قلاوون شاہانہ شوکت اور بڑی عزت کے ساتھ عسکا سے دمشق گیا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابن السلعوس اور فاتح افواج بھی تھیں اور اس روز اس نے امیر علم الدین سنجر الشجاعی کو شام کا نائب مقرر کیا اور دار السعادت میں ٹھہرا اور اس نے اس کی جاگیر میں حرستا کا اضافہ کر دیا اور اس نے کسی دوسرے کو جاگیر نہ دی اور یہ قلعہ کے ذخائر کے مصالح کے لیے تھا اور اس نے اس کے لیے ہر روز تین سو درہم باورچی خانے کے لیے مقرر کیے اور اسے اختیار دیا کہ وہ خزانہ سے جو چاہے بغیر مشورہ اور گفتگو کے دے دے اور سلطان نے اسے صیدا کی طرف بھیجا کیونکہ وہاں ایک نافرمان قلعہ باقی رہ گیا تھا' پس اس

Marfat.com

نے اسے فتح کیا اور اس کی وجہ سے خوشی کے شادیانے بج گئے' پھر وہ جلدی سے سلطان کی طرف واپس آیا اور اسے الوداع کیا اور آخر رجب میں سلطان دیار مصر کی طرف روانہ ہوا اور اس نے اسے بیروت کی طرف اسے فتح کرنے کے لیے بھیجا اور اس نے اس کی طرف جا کر نہایت تھوڑے وقت میں اسے فتح کر لیا اور عثلیہ' الظر طوس اور جبیل نے فرمانبرداری اختیار کر لی' اور خدا کے فضل سے سواحل میں فرنگیوں کا جو بھی قلعہ باقی بچا وہ مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے عباد و بلاد کو ان سے راحت دی اور ۹ رشعبان کو سلطان بڑی شان و شوکت کے ساتھ قاہرہ آیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اس نے بدر الدین بیسری کو سات سال کی قید کے بعد رہا کر دیا اور مذکورہ مہینے کی ۲۷ تاریخ کو علم الدین سنجر الشجاعی نائب دمشق' دمشق واپس آ گیا اور اس نے سواحل کو فرنگیوں سے کلیتہً پاک کر دیا اور ان کا وہاں ایک پتھر بھی نہ رہا اور ۴ ررمضان کو اس نے حسام الدین لاجین کو قلعہ صفد سے رہا کر دیا اور اس کے ساتھ امراء کی ایک جماعت بھی تھی اور ان کی جاگیریں انہیں واپس کر دیں اور ان سے حسن سلوک کیا اور ان کا اکرام کیا۔

اور رمضان کے اوائل میں اس نے قاضی بدر الدین ابن جماعۃ کو قدس شریف سے بذریعہ ایلچی دیار مصر طلب کیا اور وہ وہاں کا حاکم اور خطیب تھا اور وہ ۱۴ ررمضان کو مصر آیا اور اس شب اس نے وزیر ابن السلعوس کے ہاں روزہ افطار کیا اور اس نے اس کا بہت اکرام واحترام کیا' اور وہ جمعہ کی شب تھی اور وزیر نے تقی الدین ابن بنت الاعز کے معزول کرنے اور دیار مصر میں ابن جماعۃ کے قاضی القضاۃ مقرر کرنے کی صراحت کی اور قضاۃ اسے مبارکباد دینے آئے اور صبح کو گواہ اس کی خدمت میں آئے اور قضاۃ کے ساتھ جامع ازہر کی خطابت اور الصالحیہ کی تدریس بھی اس کے سپرد کی اور وہ خلعت اور سبز چادر کے ساتھ سوار ہوا اور اس نے بقیہ قضاۃ کو حکم دیا کہ وہ سبز چادروں کے پہننے پر قائم رہیں اور اس نے جا کر جامع ازہر میں خطبہ دیا اور الصالحیہ کی طرف آ گیا اور دوسرے جمعہ کو وہاں درس دیا اور وہ ایک بھرپور درس تھا اور جب جمعہ کا دن آیا دن آیا تو سلطان نے حاکم بامر اللہ کو حکم دیا کہ وہ خود اس دن لوگوں سے خطاب کرے اور اپنے خطبہ میں بیان کرے کہ اس نے اشرف خلیل بن منصور کو سلطنت کا منتظم مقرر کیا ہے اور اس نے سیاہ خلعت زیب تن کیا اور اس نے لوگوں کو وہ خطبہ دیا جو اس نے حکومت ظاہریہ میں دیا تھا اور وہ خطبہ شیخ شرف الدین المقدسی کا وضع کردہ تھا جو اس نے ۶۶۰ھ میں تیار کیا تھا اور دونوں خطبوں کے درمیان تیس سال سے زیادہ کا عرصہ ہے اور یہ جامع قلعہ جبل میں ہوا پھر ابن جماعۃ' قلعہ میں سلطان کے پاس خطبہ دینے لگا اور وہ جامع ازہر میں نائب مقرر کرتا تھا۔

اور ابن بنت الاعز کو وزیر نے دہشت زدہ کیا اور اس سے پر اصرار مطالبہ کیا اور اس کی بڑی بے عزتی کی' اور اس کا کوئی منصب نہ چھوڑا اور اس کے قبضے میں سترہ منصب تھے جن میں قضاء' خطابت اوقاف کی نگہداشت مشیخۃ الشیوخ' خزانہ کی نگرانی اور بڑوں کو پڑھانا شامل ہے اور اس نے اس سے اس کی سواریوں اور دیگر بہت سی چیزوں کے سوا' تقریباً چالیس ہزار کا مطالبہ کیا لیکن اس سے کوئی عاجزی اور فروتنی ظاہر نہ ہوئی پھر وہ واپس آیا اور وہ اس سے راضی ہو گیا اور اس نے اسے الشافعی کی تدریس سپرد کر دی اور اس نے ۲ ر ذوالقعدہ کو سوموار کی شب کو منصور کی قبر کے پاس ختم دلایا اور اس میں قضاۃ اور امراء حاضر ہوئے اور سلطان اور اس کے ساتھ خلیفہ بھی سحر کے وقت ان کے پاس آئے اور ختم کے بعد خلیفہ نے ایک پر اثر خطبہ دیا اور لوگوں کو بلاد عراق سے جنگ کرنے اور انہیں تاتاریوں کے قبضے سے چھڑانے کی ترغیب دی اور اس سے قبل خلیفہ حجاب میں تھا اور لوگوں نے اسے آمنے سامنے دیکھا اور

Marfat.com

اس کے بعد وہ بازاروں میں گیا اور اہل دمشق نے قصر ابلق کی جانب میدان اخضر میں بڑا ختم دلایا' اور بہت سے ختم پڑھے گئے اور ختمات کے بعد شیخ عزالدین القاروئی اور پھر ابن البزوری نے لوگوں سے خطاب کیا پھر ان لوگوں نے گفتگو کی جنہیں گفتگو کرنے کی عادت ہے اور ایلچی عراق سے جنگ کی تیاری کا پیغام لائے اور لوگوں میں اس کا اعلان کر دیا گیا اور دجلہ بغداد پر پلوں کے باعث بڑی بڑی زنجیریں بنائی گئیں اور مقصود پر اجرت حاصل کی گئی اگرچہ مقصود حاصل نہ ہوا اور اس وجہ سے بعض لوگوں کو اذیت پہنچی۔

اور اس سال شام کے نائب الشجاعی نے اعلان کیا کہ عورت' بڑا عمامہ نہ پہنے اور اس نے ان عمارات کو تباہ کر دیا جو دریائے بانیاس پر تھیں اور تمام چھوٹی نہریں اور میگزین اور وہ حوض جو دریاؤں پر تھے انہیں بھی تباہ کر دیا اور اس نے الزلابیہ کے پل اور اس پر جو دکانیں تھیں انہیں بھی تباہ کر دیا اور اعلان کر دیا کہ کوئی شخص عشاء کے بعد نہ چلے پھر اس نے فقط ان کے لیے اسے کھول دیا اور اس نے اس حمام کو بھی تباہ کر دیا جسے ملک سعید نے باب النصر کے باہر تعمیر کیا تھا اور دمشق میں اس سے خوبصورت کوئی حمام نہ تھا اور اس نے میدان اخضر کو شمال کی طرف سے اس کے چھٹے حصے کے برابر کشادہ کر دیا اور اس نے اس کے اور دریا کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ چھوڑا اور اس نے خود اور امراء نے اس کی دیواریں بنائیں۔

اور اس سال جمال الدین آقوش الاخرم المنصوری اور اس کے ساتھ ایک اور امیر کو قلعہ میں قید کیا گیا اور اس سال امیر علم الدین الردیداری کو پابجولاں دیار مصر کی طرف لایا گیا' اور شیخ شہاب الدین محمود نے فتح عسکا کے بارے میں ایک قصیدہ نظم کیا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ صلیبیوں کی حکومت ختم ہوئی ہے اور مصطفیٰ عربی کے دین نے ترکوں سے قوت پائی ہے اور یہ وہ بات ہے کہ اگر آرزوئیں نیند میں اس کا مطالبہ کرتیں تو میں اس کے مطالبہ سے شرم محسوس کرتا' عسکا کے بعد اس کی بنیادیں سمندر میں گر پڑی ہیں اور ترکوں کو خشکی کے نزدیک اس کی ضرورت ہے اور جب وہ برباد ہو گیا تو اس کے بعد کفر کے لیے بر و بحر میں بھاگنے کے سوا نجات دینے والی کوئی چیز باقی نہ رہی اور جنگوں نے کتنے فتنے پیدا کیے ہیں جن کے خوف سے بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے حالانکہ وہ بوڑھا نہیں ہے' اے یوم عسکا' تو نے ان فتوحات کو فراموش کرا دیا ہے جو پہلے ہو چکی ہیں اور کتابوں میں لکھی جا چکی ہیں اور تیرے بارے میں گفتار حد شکر تک نہیں پہنچی اور ممکن نہیں کہ کوئی شاعر اور ادیب اس کی ذمہ داری لے' تو نے جب پرستاران عیسیٰ کو خدا کی رضامندی کے لیے ہلاک کیا تو تو نے انہیں ناراض کر دیا یعنی وہ اس ناراضگی میں راضی ہو گیا اور ہادی مصطفیٰ بشیر نے اس کی طرف دیکھا جسے سلطان اشرف نے قریب سے بھیجا تھا پس تو اس فتح سے آنکھ ٹھنڈی کر اور روشن کعبہ پردوں میں اس کی خوشخبری سے خوش ہوا۔ اور وہ زمین میں ایسی چال چلا کہ میں نے اس کے متعلق سنا ہے' پس خشکی خوشی میں ہے اور سمندر جنگ میں مصروف ہے۔

یہ قصیدہ بہت طویل ہے اور اس نے اور دوسروں نے فتح عسکا کے بارے میں بہت اشعار کہے ہیں اور جب ایلچی واپس آیا تو اس نے بتایا کہ جب سلطان' مصر کی طرف واپس آیا تو اس نے وہ تمام کپڑے جو پہنے ہوئے تھے اپنے وزیر کو بطور خلعت دے دیئے اور اپنے نیچے کی سواری بھی دے دی پس وہ اس پر سوار ہوا اور اس نے خزانہ دمشق سے اس کے لیے ۷۸ ہزار کا حکم دیا تا کہ وہ ان سے قرجنا بستی کو بیت المال سے خرید لے۔

اور اس سال قلعہ حلب کی تعمیر' اس بربادی کے بعد جو ہلاکو اور اس کے اصحاب نے ۶۵۸ھ کو کی تھی' مکمل ہو گئی اور اس سال

Marfat.com

کے شوال میں اس نے قلعہ دمشق اور سلطانی گھرانوں اور طارمہ اور قبۃ الزرقاء کی تعمیر سلطان اشرف خلیل بن قلاوون کے حکم کے مطابق شروع کر دی جو اس نے اپنے نائب علم الدین سنجر الشجاعی کو دیا تھا اور اس سال کے رمضان میں امیر ارجواش کو دوبارہ قلعہ کی نیابت دے دی گئی اور قیمتی جاگیریں بھی دی گئیں اور اس سال شیخ الرجیحی نے شیخ یونس کی اولاد سے اسے تنگ کرنے والا اور قاہرہ کی طرف محصور کرنے والا بھیجا اور اس سال کمال الدین ابن خلکان کی بجائے عز الدین القارونی نے مدرسہ النجیبۃ میں درس دیا اور اس دن نجم الدین مکی نے' ناصر الدین ابن المقدسی کی بجائے الرواحیہ میں درس دیا اور اس سال میں کمال الدین طبیب نے الاخواریہ کے مدرسہ طبیہ میں درس دیا اور اس ماہ میں شیخ جمال الدین الخبازی نے الخاتونیۃ البرانیۃ میں اور جمال الدین بن الناصر نے الفتحیۃ میں اور برہان الدین اسکندری نے القوصیۃ میں جو جامع میں واقع ہے اور شیخ نجم الدین دمشقی نے مسافروں کے محلہ کے پاس الشریفیۃ میں درس دیا اور اس سال الناصریہ کو الغارقی کی طرف لوٹا دیا گیا اور اس میں ابن الزملکانی کے بعد قاضی نجم الدین ابن صصری نے امینیہ میں درس دیا اور اس سے عادلیہ صغیرہ کو کمال الدین' ابن الزملکانی کے لیے لے لیا گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شاہ تاتار ارغون بن ابغا:

یہ بڑا ذہین' شجاع اور خونریز تھا اس نے اپنے چچا سلطان احمد بن ہلاکو کو قتل کر دیا اور مغلوں کی آنکھوں میں اس کی شان بڑھ گئی اور جب یہ سال آیا تو زہر آلود شراب پینے سے مر گیا اور مغلوں نے یہود پر اس کا اتہام لگایا۔ اور اس کا وزیر سعد الدولۃ ابن الصفی یہودی تھا۔ اور انہوں نے بہت سے یہودیوں کو قتل کر دیا اور عراق کے تمام شہروں میں ان کے بہت سے اموال لوٹ لیے پھر اس کے بعد انہوں نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کسے بادشاہ مقرر کریں پس ایک گروہ کیخٹو کی طرف مائل ہو گیا اور انہوں نے اسے تخت حکومت پر بٹھا دیا اور وہ ایک مدت تک بعض کے قول کے مطابق ایک سال اور بعض کے قول کے مطابق اس سے بھی کم مدت تک بادشاہ رہا پھر انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد بیدرا کو بادشاہ بنا لیا اور ارغون کی وفات کی خبر ملک اشرف کے پاس آئی اور وہ عسکا کا محاصرہ کیے ہوئے تھا سو وہ اس سے بہت خوش ہوا اور ارغون کی مدت حکومت آٹھ سال تھی اور عراق کے ایک مؤرخ نے اس کے عدل اور اچھی سیاست کی تعریف کی ہے۔

المسند المعمر الرحالۃ:

فخر الدین بن النجار' ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی جو ابن النجار کے نام سے مشہور ہے' آپ ۵۷۶ھ کے آغاز یا آخر میں پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا اور اپنے اہل کے ساتھ کوچ کر گئے' آپ صالح' عابد' زاہد' متقی اور درویش آدمی تھے اور اپنی طوالتِ عمر کے باعث بہت سی روایات میں متفرد تھے اور مشیخات اس کے لیے لکھے اور بہت سی مخلوق نے اس سے سماع کیا اور وہ اس بات پر مقرر تھے حتیٰ کہ آپ بڑے اور عمر رسیدہ ہو گئے اور حرکت کرنے سے کمزور ہو گئے اور آپ کے اشعار بہت اچھے ہیں۔

''مجھ پر بار بار سال گذرے حتیٰ کہ میں بوسیدہ ہو گیا اور گرا پڑا مال بن گیا اور میرا نفع کم ہو گیا مگر میں روایت اور سماع

Marfat.com

سے بہلانے لگا اور اگر وہ مخلص ہے تو اس کے لیے جزا ہے اور اگر وہ چاپلوس ہے تو وہ ضیاع کی طرف جانے والا ہے''۔

نیز وہ کہتا ہے ؎

''بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں' میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں اور میں جمعہ کی نمازوں کی طرف جانے سے عاجز ہوں اور میرا ہر مسجد میں فرض نماز کو چھوڑنا جس میں لوگ نمازوں کے لیے جمع ہوں اور اسے میرے رب میری نماز کو ناپسند نہ کر اور مجھے آگ سے نجات دے اور میری ہفوات سے درگذر فرما''۔

آپ نے اس سال کی ۲/ربیع الاوّل کو بدھ کے دن چاشت کے وقت ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے اور آپ کو اپنے والد شیخ' شمس الدین احمد بن عبدالواحد کے نزدیک قاسیون کے دامن میں دفن کیا گیا۔

شیخ تاج الدین الفزاری:

عبدالرحمٰن بن سباع بن ضیاء الدین ابومحمد الفزاری' امام' علامہ' اور اپنے زمانے کے شیخ الشافعیہ' آپ اپنے ساتھیوں سے سبقت لے گئے اور آپ ہمارے شیخ علامہ برہان الدین کے والد ہیں' شیخ تاج الدین ۶۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵/جمادی الآخرۃ کو سوموار کی چاشت کو مدرسہ بادرائیہ میں فوت ہوئے اور ظہر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' قاضی شہاب الدین بن الخوئی آپ کی نماز جنازہ کے امام تھے پھر شیخ زین الدین الفارقی نے جامع جراح کے پاس آپ کا جنازہ پڑھایا اور آپ کو باب الصغیر میں آپ کے باپ کے پاس دفن کیا گیا اور وہ بڑی بھیڑ کا دن تھا اور آپ علوم نافعہ' اخلاق لطیفہ' وضاحت منطق' حسن تصنیف' علو ہمت' اصلاح نفس کے بہت سے فنون کے جامع تھے اور آپ کی کتاب اقلید کو التنبیہ کے ابواب کے مطابق جمع کیا گیا ہے' اس میں آپ باب الغصب تک پہنچے ہیں جو آپ کی اصلاح نفس' علو قدر' قوت ارادی اور وسعت نظر کی دلیل ہے اور جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس کے اکثر حصے میں آپ صحیح اجتہاد سے متصف ہیں اور لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے آپ اور محی الدین النووی ہمارے اکابر مشائخ کے شیخ ہیں اور آپ نے ابن جوزی کی موضوعات کا اختصار کیا ہے اور وہ آپ کی تحریر میں میرے پاس موجود ہے اور آپ نے کثیر سے سماع حدیث کیا اور صحیح بخاری کے لیے ابن الزبیدی کے پاس حاضر ہوئے اور ابن اللیثی اور ابن الصلاح سے سماع کیا اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام سے فائدہ اٹھایا اور آپ کے ایک شاگرد حافظ علم الدین البرزالی نے ایک سو شیوخ سے دس دس کی شیخت بنائی اور اعیان نے اسے سماع کرایا اور آپ کے اشعار اچھے ہیں جن میں یہ اشعار بھی ہیں ؎

''میں نے جس تاریخ کو تمہارے بارے میں دریافت کیا وہ غم کا آغاز تھا اور میں نے اصل اور اثر سے ملاقات نہیں کی' اے کوچ کرنے والو تم نے قوت پائی ہے اور نجات تمہارے لیے ہی ہے اور ہم عجز کے لیے ہیں اور ہم قضاء قدر کو عاجز نہیں پاتے''۔

اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے برہان الدین نے جو ہمارے شیخ ہیں' البادرائیہ اور حلقہ میں درس دینا اور جامع میں فتویٰ دینا سنبھال لیا اور آپ اپنے باپ کے طریق' ہدایت اور راست روی پر چلے۔

Marfat.com

ماہر طبیب عزالدین ابراہیم بن محمد بن طرخان:

السویدی الانصاری' آپ ۹۰ سال کی عمر میں دامن کوہ میں دفن ہوئے اور کچھ حدیث بھی روایت کی' اور فن طب میں اپنے اہل زمانہ سے بڑھ گئے اور اس بارے میں کتابیں بھی تصنیف کیں اور آپ پر بے دینی' ترک نماز' بدعقیدگی اور یوم آخر سے تعلق رکھنے والے بہت سے امور کے انکار کی تہمت بھی تھی اور اللہ آپ کے اور آپ کے امثال کے بارے میں عادلانہ فیصلہ کرے گا جو ظلم وجور نہیں کرتا' اور آپ کے اشعار میں ایسی باتیں' پائی جاتی ہیں جو آپ کی قلت عقل' قلت دین' عدم ایمان اور تحریم شراب پر آپ کے اعتراض پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ آپ رمضان کے ترک پر فخر کرتے تھے۔

علامہ علاء الدین:

ابوالحسن علی بن امام علامہ کمال الدین عبدالواحد بن عبدالکریم بن خلف الانصاری الزملکانی اور آپ نے اپنے باپ کے بعد امینیہ میں درس دیا اور آپ کے والد نے منگل کی رات ۲۹ ربیع الآخر کو امینیہ میں وفات پائی اور صوفیہ کے قبرستان میں اپنے والد امیر کبیر بدرالدین علی بن عبداللہ الناصری کے پاس دفن ہوئے' جو الصالحیہ میں اپنے استاد کی وصیت کے مطابق' خانقاہ کے نگران تھے اور آپ ہی نے ابن الشریشی جمال الدین کے بعد' شیخ شرف الدین الفزاری کو خانقاہ کی مشیخت سپرد کی تھی اور آپ کو مذکورہ خانقاہ کے اندر بڑے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شیخ امام ابوحفص عمر بن یحییٰ بن عمر کرخی:

شیخ تقی الدین بن الصلاح کا داماد اور شاگرد' آپ ۵۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور اس سال کی ۲ ربیع الآخر کو بدھ کے روز فوت ہوئے اور ابن الصلاح کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ملک عادل بدرالدین سلامش بن الظاہر:

اس کے بھائی ملک سعید کے بعد اس کی بیعت ملوکیت ہوئی اور ملک منصور قلادون کو اس کا اتالیق مقرر کیا گیا پھر قلادون بااختیار بادشاہ بن گیا اور اس نے انہیں الکرک کی طرف بھیج دیا پھر انہیں دوبارہ قاہرہ کی طرف لایا پھر اشرف خلیل نے اپنی حکومت کے آغاز میں انہیں استنبول کی جانب بلاد الالشکری کی طرف سفر پر بھیج دیا اور سلامش وہاں فوت ہوگیا اور اس کا بھائی نجم الدین خضر اور ان کے اہل اسی نواح میں رہے اور سلامش بڑا خوبرو اور خوش منظر تھا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ اور لوطی جو امردوں کو پسند کرتے ہیں' فتنہ میں پڑ گئے اور شعراء نے اس کی تشبیب کہی اور وہ عقلمند' بارعب اور باوقار رئیس تھا۔

عفیف تلمسانی:

ابوالربیع سلیمان بن علی بن عبداللہ بن علی بن لیس العابدی الکومی ثم التلمسانی' طبعی شاعر اور کئی علوم مثلاً' نحو' ادب' فقہ اور اصول کا ماہر' اور آپ کی اس بارے میں تصانیف بھی ہیں اور شرح مواقف النفر اور شرح اسماء اللہ الحسنیٰ آپ کی تصنیف ہے اور آپ کا مشہور دیوان بھی ہے اور آپ کے بیٹے محمد کا ایک اور دیوان ہے اور اس شخص کے اقوال واعتقاد کو حلول واتحاد اور زندقہ وکفر کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ کی شہرت آپ کے حالات کے الحناب سے کفایت کرتی ہے' آپ نے ۵ رجب کو بدھ کے روز وفات

Marfat.com

بالائی اور قبرستانِ صوفیہ میں دفن ہوئے' آپ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے چالیس خلوتیں کیں اور ہر خلوت' مسلسل چالیس روز کی تھی۔ واللہ اعلم

۶۹۱ھ

اس سال رومیوں کا قلعہ فتح ہوا' اور دنقلہ سے مصر تک اور مصر سے بلاد شام کے انتہائی دور دراز علاقوں تک اور بلاد حلب کے پورے علاقے اور سواحل وغیرہ کا سلطان ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن ملک منصور قلادون تھا اور اس کا وزیر شمس الدین بن السلعوس تھا اور مصر وشام میں اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور نائب مصر بدر الدین بندار اور نائب شام' علم الدین سنجر الشجاعی اور تاتاریوں کا سلطان بیدار بن ارغون بن ابغا تھا اور خزائن کی تعمیر نے بہت سے ذخائر' نفائس اور کتب کو تلف کر دیا' اور ۲۹ ربیع الاوّل کو' خلیفہ الحاکم نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں جہاد اور جنگ کی ترغیب دی اور انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور جہراً بسم اللہ پڑھی' اور ۱۳ صفر ہفتہ کی رات کو اس سرخ چھڑی کو جو عسکا کے باب البرادۃ پر پڑی تھی' لا کر اس کی جگہ پر رکھی گئی اور ربیع الاوّل میں الطارمہ اور اس کے آس پاس جو گھر اور قبۃ الزرقا تھا' اس کی تعمیر مکمل ہو گئی اور وہ نہایت خوبصورت کامل اور اونچا تھا اور ۲ جمادی الاوّل سوموار کے روز' شیخ صفی الدین محمد بن عبدالرحیم ارموی نے' علاؤ الدین بن بنت الاعز کی بجائے الظاہریہ میں سبق یاد کرایا اور آج کے دن کمال الدین بن الزکی نے الدولعیہ میں درس دیا اور ۷ جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز شیخ ضیاء الدین عبدالعزیز طوسی نے الفارقی کے وہاں سے چھوڑ دینے کے باعث النجیبہ میں درس دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

قلعہ روم کی فتح:

اور اس سال کے ربیع الاوّل میں سلطان اشرف فوجوں کے ساتھ شام کی طرف گیا اور دمشق آیا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابن السلعوس بھی تھا' اس نے افواج کو پیش کرنے کو کہا اور ان میں بہت اموال خرچ کیے پھر وہ انہیں بلاد حلب کی طرف لے گئے پھر وہ قلعہ روم کی طرف گیا اور اسے ۱۱ رجب ہفتہ کے روز' بزور تلوار فتح کیا اور اس کی خوشخبری دمشق آئی' اور شہر کو سات روز تک آراستہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فوج کی کوشش میں برکت دی' اور ہفتہ کا دن' اتوار والوں کی عداوت پر متحد تھا' اور فتح بہت بڑے محاصرے کے بعد ہوئی یعنی تیس دن کی مدت میں' اور مجانیق تیس سے زیادہ تھیں' اور امراء میں سے شرف الدین بن الخیطر شہید ہو گیا اور اہل شہر میں سے بہت سے لوگ قتل ہوئے اور مسلمانوں نے اس سے بہت سی چیزیں غنیمت میں حاصل کیں پھر سلطان دمشق واپس آ گیا اور الشجاعی کو قلعہ روم میں چھوڑ آیا تاکہ محاصرہ کے وقت مجانیق کی سنگباری سے قلعہ کی جو جگہیں کمزور ہو گئی ہیں وہ انہیں درست کر دیں اور وہ ۱۹ شعبان منگل کی صبح کو دمشق میں داخل ہوا اور لوگوں نے اس کی آمد پر جشن کیا اور اس کے لیے دعائیں کیں اور اس سے محبت کی اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اس کے لیے اسی طرح خوشی کی گئی جیسے دیار مصر سے اس کی آمد پر خوشی کی جاتی تھی' اور یہ سب کچھ ابن السلعوس کے مشورہ سے ہوا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اس کے لیے خوشی کی' اور اس کے باپ نے تاتاریوں کو حمص کے مقابلہ میں شکست دی اور اس نے اس کے لیے خوشی نہ کی اور اسی طرح ملک الظاہر نے تاتاریوں اور رومیوں کو البلستین کے مقابلہ میں شکست دی اور کئی دوسرے معرکوں میں بھی اس نے اس کے لیے خوشی نہ کی' اور یہ ایک قبیح بدعت تھی جو اس وزیر نے بادشاہوں کے لیے ایجاد کی

Marfat.com

اوراس میں مال کا اصراف وضیاع اور فخر وتکبر رکاری اور لوگوں کے لیے مشقت پائی جاتی ہے اور وہ اموال کو لے کر بے جا طور پر خرچ کرنا پایا جاتا ہے اور اللہ اسے ان اموال کے متعلق پوچھنے والا ہے اور وہ مر چکا ہے اور وہ ان اموال کو چھوڑ گیا ہے اور بادشاہ اور لوگ ان اموال کے وارث ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے لوگوں پر بڑا ظلم ہوا ہے پس چاہیے کہ بندہ اپنے رب سے ڈرے اور اپنی خواہش نفس سے اسلام میں کوئی ایسی بات ایجاد نہ کرے جو اس سے اللہ کی ناراضگی اور اعراض کا باعث ہو بلاشبہ دنیا کسی کے لیے ہمیشہ نہیں رہے گی اور نہ کوئی ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔

اور قلعہ روم کا بادشاہ سلطان کے ساتھ اسیر تھا اور اسی طرح اس کے سرکردہ اصحاب بھی اسیر تھے وہ ان کے ساتھ دمشق آیا اور وہ اپنے اصحاب کے سروں کو نیزوں کے سپروں پر اٹھائے ہوئے تھے اور سلطان نے اپنی فوج کا ایک دستہ اس وجہ سے حیل کسروان اور الجزر کی طرف بھیجا کہ وہ قدیم سے مسلمانوں کے خلاف فرنگیوں کو مدد دیتے تھے اور فوجوں کا سالار بندار تھا اور سنقر الاشقر بھی اس کے ساتھ تھا۔ اور اس نے سنقر المنصوری کو جو حلب کا نائب تھا برقرار رکھا اور سلطان نے اسے اس سے معزول کر دیا اور اس کی جگہ سیف الدین بلبان البطاحی المنصوری کو نائب مقرر کیا اور امرائے کبار کی ایک اور جماعت کو بھی مقرر کیا اور جب انہوں نے جبل کا گھیراؤ کر لیا اور صرف اس کے باشندوں کا تباہ کرنا ہی باقی رہ گیا تو وہ بہت سے بوجھ رات کو بندار کے پاس لائے تو وہ ان کے قبضے میں نرم پڑ گیا پھر وہ فوجوں کے ساتھ ان کے ہاں سے واپس آ گیا اور وہ سلطان کے پاس واپس چلے گئے تو سلطان نے ان کا استقبال کیا اور سلطان' امیر بندار کے پاس پا پیادہ گیا' حالانکہ وہ مصر پر اس کا نائب تھا پھر ابن السلعوس نے سلطان کو بندار کے فعل سے آگاہ کیا تو اس نے اسے ملامت کی اور ڈانٹ پلائی' جس سے وہ شدید بیمار ہو گیا اور موت کے قریب ہو گیا حتیٰ کہ کہا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے پھر وہ صحت یاب ہو گیا اور اس نے جامع دمشق میں ایک بڑا ختم کرایا جس میں قضاۃ اور اعیان شامل ہوئے اور اس نے ۱۵ شعبان کی شب کی مانند' جامع کو مشغول کر دیا اور یہ رمضان کے پہلے دہے کی رات تھی اور سلطان نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور ارباب جہات سلطانیہ کو بقیہ تاوان چھوڑ دیا اور اس کی طرف سے بہت سا صدقہ دیا اور وہ بہت سے تاوانوں سے دستکش ہو گیا حالانکہ اس نے ان تاوانوں کے بارے میں تاوان والوں کو حلف دیا تھا اور شہاب محمود نے قلعہ روم کے فتح کرنے پر ملک اشرف خلیل کی ایک زبردست قصیدے میں مدح کی جس کے پہلے اشعار یہ ہیں۔

تیرا جھنڈا زرد ہے جس کے آگے آگے فتح ہے اور کیقباد ان اور کیخسر دنے اسے دیکھا ہے اور جب وہ افق میں لہراتا ہے تو اس کے نور سے شرک کی خواہش ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے اور ہدایت بلند ہو جاتی ہے اور دانت روشن ہو جاتے ہیں اور اگر وہ میدان کارزار میں عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کی طرح پھیل جائے تو غبار چاند کے طلوع کی روشنی سے روشن ہو جائے اور اگر وہ نیلی آنکھوں والے دشمن کا قصد کرے تو سبز رنگ دستے اس کے پیچھے چلیں گے جن کا سائبان تلواریں اور گندم گوں نیزے ہوں گے اور غبار کے پھیلنے کی جگہ رات ہو جائے گی اور اس کا لہرانا بجلیوں کی مانند ہو گا اور تو ہی ماہ چہار دہم اور گول فلک ہے اور یکے بعد دیگرے فتوحات ہوئیں گویا اوپر تلے آسمان ظاہر ہو گئے ہیں جن کے ستارے پھول ہیں اور تو نے کتنے ہی پہاڑوں کو کاٹ دیا اور زمانہ گذرا وہ مجرد اور کنوارے تھے اور تو نے ان کے لیے عزم کو خرچ کیا اور اگر خوف نہ ہوتا جو حیا نے انہیں دیا تھا تو وہ تیرے پاس بغیر مہر کے دوڑتے

Marfat.com

آئے اور تو نے قلعہ روم کی رکھ کا قصد کیا اور وہ کسی دوسرے کے لیے مقدر نہ تھی اور جب مغلوں نے انہیں فریب دیا تو وہ فریب کھا گئے اور انہوں نے خفیہ طور پر ان سے دوستی کی تا کہ ان کی ایذاء سے بچ جائیں مگر آخر کار ظاہر و باطن برابر ہو گیا اور تو نے ان کی طرف اس ارادے کو پھیرا ہے اگر تو اسے سمندر کی طرف پھیرتا تو اس کی مد پر جزر غالب آ جاتا اور جس قلعہ روم کو تو نے فتح کیا ہے وہ اگرچہ بڑا ہے مگر دوسرے قلعوں کی طرف پل جاتا ہے' جو فتوحات اس کے بعد ہوں گی یہ ان کا ہراول ہے جیسے افق میں سورج سے قبل فجر ظاہر ہوتی ہے' تو نے ایسی فوج کے ساتھ صبح کو اس پر حملہ کیا جو خوبصورتی میں باغ کی مانند تھی اور اس کی تلواریں اس کی نہریں اور نیزے پھول تھے اور تو دور چلا گیا جب کہ اس کی موجیں سمندر اور تلواروں کی طرح تھیں اور کم نو عمدہ گھوڑے اور زرہیں' کشتیاں تھے اور تو دور تک گھس گیا جب کہ رات کی طرح اس کی تلواریں ٹیڑھی تھیں' انہوں نے اسے آواز دی اور تیروں کے ستارے پھول تھے اور نگاہیں تھیں' نہیں بلکہ دن کی مانند اس کے سورج تھے اور تیرے زرد جھنڈے تیرا چہرہ اور شام تھی' ترکی شیروں کی جھنگی ان کے نیزے ہیں جنہیں ہر روز چوٹیوں میں فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کے باہم پیوست ہونے سے ان کے درمیان ہوا نہیں چلتی اور نہ ان کے اوپر بارش پڑتی ہے اور وہ جاسوس ہیں جب سخت جنگ ان سے نفسانی خطاب کے درپے ہوتی ہے تو وہ اس کے مہر کو گراں نہیں کرتے اور تو موت کو ان کے تیروں کے پھندنوں کے ساتھ بندھا دیکھے گا' جب کمان انہیں پھینکتی ہے تو نگاہیں ٹیڑھی ہوتی ہیں اور ہر لمبے درخت میں بید مجنوں کی باریک شاخ ہوتی ہے اور ہر کمان کو چاند کی کلائی نے کھینچا ہوتا ہے اور جب وہ ٹھوس پہاڑوں سے ٹکراتے ہیں تو وہ لرزہ براندام ہو جاتے ہیں اور ان کے گھوڑوں کے پاؤں تلے' سخت زمین' میدان بن جاتی ہے اور اگر ان کے گھوڑے فرات کے پانی پر آتے تو کہا جاتا کہ یہاں سے دریا گذرا کرتا تھا اور انہوں نے اس کے اردگرد فصیل بنا دی اور وہ چھنگلی کی انگوٹھی کی طرح ہو گیا یا اس کی پیٹی کے نیچے' کمر کی طرح ہو گیا' اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کے سمندروں سے ہلاکت کے بادل ان کی طرف چھوڑ دیئے جن کا کوئی قطرہ خالی نہ تھا اور جو مجانیق اس کے اردگرد نصب کی گئیں وہ ناراضگی کی کڑک تھیں' اور ان کی بارش آگ اور پتھر تھے' اور اس کی جانوں نے رات کو جنگ کی نماز کھڑی کی جس کا اکثر حصہ جفت اور سب سے بڑا حصہ طاق تھا' اور اس کے اردگرد بہت زیادہ سوراخ ہو گئے اور جو کچھ پتھروں نے کیا اس کا اس پر کوئی نشان نہ تھا اور وہ عاشق کی مانند ہو گیا جو اپنی محبت کو دشمنوں کے ڈر سے چھپاتا ہے اور اس کے دل میں انگارے ہوتے ہیں اور وہاں آگ بھڑکائی گئی حتیٰ کہ وہ پھٹ گیا اور جسے اس نے چھپایا تھا' ظاہر ہو گیا اور پردہ پھٹ گیا اور انہوں نے تیرے عفو کے دامن میں پناہ لی اور تو نے ان کی امید کا جواب نہ دیا اگر وہ دھوکا نہ کرتا تو ان کا مقصد فریب کرنا تھا اور مغلوں نے تجھے ان سے غافل کر کے وہاں سے بھاگتے وقت اس سے فریب کیا لیکن وہ چلے گئے اور تو نے بزور قوت اسے محفوظ کر لیا اور اسی طرح تو نے پہلی فتوحات بھی بزور قوت کی ہیں اور وہ اللہ کے فضل سے مضبوط سرحد بن گیا ہے اور وہ راتوں اور دشمنوں کو کمزور ہونے کی حالت میں بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے اے صاحب شرف بادشاہ تو جنگ میں کامیاب ہو گیا ہے' جس سے فتح' شہرت اور اجر ملتا ہے تجھے مصطفیٰ کے یاس ہونا مبارک ہو کہ آپ کے دین کو تیری حکومت کی برکت سے پے در پے فتوحات حاصل ہوئی ہیں' اور تجھے خوشخبری ہو تو نے مسیح اور احمد کو راضی کر دیا ہے اور خواہ یغمور ناراض ہی ہو کہ وہ اور کفر کون ہے' پس تو جہاں چاہے جا ساری زمین اور سب شہر تیری اطاعت کرتے ہیں اور دنیا کے لیے ہمیشہ باقی رہ تا کہ تیرے ذریعے ہدایت زندہ رہے' اور گذشتہ زمانوں پر

Marfat.com

تیرا زمانہ فخر کرے' میں نے اس سے بہت سے اشعار کو حذف کر دیا ہے۔

اور اس سال زین الدین بن المرحل کی وفات کے بعد' شیخ عز الدین احمد الفاروثی الواسطی نے دمشق کی خطابت کو سنبھالا اور خطبہ دیا اور لوگوں کی سیرابی کے لیے دعا مانگی مگر وہ سیراب نہ ہوئے پھر آپ نے اس کے چند دن بعد مسجد القدم میں دوبارہ خطبہ دیا اور وہ سیراب نہ ہوئے پھر لوگوں نے کسی پراپیگنڈے اور دعائے استسقاء کے بغیر عاجزی اختیار کی تو وہ سیراب ہو گئے پھر کچھ دنوں کے بعد الفاروثی کو خطیب موفق الدین ابی المصالی محمد بن محمد بن محمد بن عبدالمنعم بن حسن الحمر انی الحموی کے ذریعے معزول کر دیا گیا اور یہ حماۃ کا خطیب تھا پھر اسے اس سال دمشق لایا گیا اور اس کا یقین تھا کہ وزیر نے اسے اس کے علم کے بغیر معزول کیا ہے حالانکہ وہ بھی اس امر کو جانتا تھا اور اس نے عذر پیش کیا کہ اس نے اس کی کمزوری کی وجہ سے اسے معزول کیا ہے' اس نے اسے بتایا کہ وہ آدھی رات کو ایک سو رکعت ایک سو قل ہو اللہ احد کے ساتھ پڑھتا ہے مگر انہوں نے اس بات کو قبول نہ کیا اور الحموی کو قائم رکھا اور یہ الفاروثی کی کمینگی' بے عقلی اور ناانصافی ہے اور سلطان اس کے معزول کرنے میں درست تھا۔

اور آج کے دن' سلطان نے امیر سنقر الاشقر وغیرہ کو گرفتار کر لیا اور وہ اور امیر حسام الدین لاجین السلحد اری بھاگ گئے اور ڈھنڈورچیوں نے دمشق میں اعلان کیا کہ جو شخص اسے لائے گا اسے ایک ہزار دینار انعام دیا جائے گا اور جو اسے چھپائے گا اسے پھانسی دی جائے گی اور سلطان اور اس کے غلام اس کی تلاش میں گئے اور خطیب نے میدان اخضر میں لوگوں کو نماز پڑھائی اور فوج کے اضطراب اور لوگوں کے اختلاف اور لوگوں کی گڑبڑ کی وجہ سے لوگ غمگین تھے اور جب ۶ رشوال آیا تو عربوں نے سنقر الاشقر کو پکڑ لیا اور اسے سلطان کو واپس کر دیا اور اس نے اسے پابجولاں مصر کی طرف بھیج دیا اور آج کے دن سلطان نے الشجاعی کی بجائے عز الدین ایبک الحموی کو دمشق کا نائب مقرر کیا اور الشجاعی اپنی معزولی کے دوسرے دن روم سے آیا اور الفاروثی نے اس کا استقبال کیا اور کہا ہمیں خطابت سے معزول کر دیا گیا ہے اس نے کہا ہمیں نیابت سے معزول کر دیا گیا ہے' الفاروثی نے کہا (ہو سکتا ہے کہ تیرا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں نائب بنا دے اور دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو) اور جب' ابن السلعوس کو اطلاع ملی تو وہ اس پر ناراض ہوا اور اسے القیمریہ نے مقرر کیا ہوا تھا پس اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اور ۱۰ رشوال کو سلطان مصر کی طرف گیا اور شاہانہ شوکت کے ساتھ اس میں داخل ہوا اور اس نے اپنی آمد کے روز' قراسنقر کو حلب کی نیابت کے عوض میں مصر میں سو سوار دیئے اور اس سال امیر سیف الدین طغائی الاشقری نے قیساریہ القطن کو جسے ملک معظم نے بیت المال سے تعمیر کیا تھا' سلطان کے حکم سے خریدا اور وہ اس کے ہاں بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور اس عرصہ میں سوق الحریریین کو اس کی طرف منتقل کیا گیا اور سلطان نے قلعہ روم سے واپسی کے بعد علم الدین الردیداری کو رہا کر دیا اور اسے دمشق بلایا اور اسے خلعت دیا اور اسے اپنے ساتھ قاہرہ لے گیا اور اسے ایک سو سوار دیئے اور اسے مجبور کر کے دفاتر کا سررشتہ دار بنا دیا۔

اور ذوالقعدہ میں سلطان نے سنقر الاشقر اور طقصوا کو بلایا اور دونوں کو سزا دی اور دونوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا اور اس نے ان دونوں سے لاجین کے بارے میں دریافت کیا تو دونوں نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ نہ تھا اور نہ اسے اس کا علم ہے پس اس نے دونوں کا گلا گھونٹ دیا اور اسے اس کے گلے میں قانت ڈالنے کے بعد رہا کر دیا اور وہ ایک مدت اس

Marfat.com

کے لیے باقی رہا اور اس کے بعد بادشاہ بن گیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اور ذوالحجہ میں شیخ برہان الدین بن شیخ تاج الدین نے البادرائیہ کے قاضی القضاۃ شہاب الدین الخوبی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور اس سال امیر سنقر الاعسر نے وزیر شمس الدین ابن السلعوس کی بیٹی سے ایک ہزار دینار مہر پر ملاقات کی اور پانچ سو دینار اسے جلد دے دیا اور اس سال تاتاریوں کی ایک جماعت جو تقریباً تین سو افراد پر مشتمل تھی' دیار مصر کی طرف چلی گئی اور ان کی عزت کی گئی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

خطیب زین الدین ابو حفص:

عمر بن مکی بن عبدالصمد الشافعی جو ابن المرحل کے نام سے مشہور ہیں اور آپ شیخ صدر الدین بن الوکیل کے والد ہیں' آپ نے سماع حدیث کیا اور فقہ اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کی جن میں علم ہیئت بھی ہے آپ نے اس کے متعلق ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے' آپ نے دمشق کی خطابت سنبھالی' درس دیا اور فتویٰ دیا اور ۲۳ ربیع الاوّل کو ہفتہ کی شب کو وفات پا گئے اور دوسرے روز باب الخطابت میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔

شیخ عز الدین الفاروثی:

آپ نے تھوڑا عرصہ خطابت کی پھر معزول ہو گئے پھر مر گئے اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ عفا اللہ عنہا وعنہ

الصاحب فتح الدین ابو عبداللہ:

محمد بن محی الدین بن عبداللہ بن عبدالظاہر' ابن لقمان کے بعد حکومت منصوری کے سیکرٹری' اور آپ اس فن میں ماہر تھے اور آپ نے منصور کے ہاں رتبہ حاصل کیا اور اسی طرح اس کے بیٹے اشرف کے ہاں بھی رتبہ پایا' اور ابن السلعوس نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ جو کچھ لکھتے ہیں اسے سنایا کریں آپ نے کہا یہ ممکن نہیں بلاشبہ بادشاہوں کے اصرار پر دوسروں کو آگاہ نہیں کیا جاتا اور تم اپنے لیے کسی اور کو تلاش کر لو جو اس مقام پر تمہارے ساتھ رہے اور جب اشرف کو اس بات کی اطلاع ملی تو اسے اس کی یہ بات پسند آئی اور اس کے ہاں آپ کا مقام بڑھ گیا آپ نے ۱۵ رمضان کو ہفتہ کے روز وفات پائی اور آپ کے ترکہ سے ایک قصیدہ نکالا گیا جس میں آپ نے تاج الدین بن الاثیر کا مرثیہ کہا تھا اور اس کی حالت خراب ہو گئی اور آپ کو یقین ہو گیا کہ وہ مر جائے گا پس وہ صحت مند ہو گیا اور وہ قصیدہ آپ کے بعد باقی رہا اور آپ کے بعد ابن الاثیر سیکرٹری بنا اور تاج الدین نے آپ کا اسی طرح مرثیہ کہا جیسے آپ نے اس کا کہا تھا اور ابن الاثیر آپ کے ایک ماہ چار دن بعد فوت ہو گیا۔

یوسف بن علی بن رضوان بن برقش:

امیر عماد الدین' آپ ناصری حکومت میں طبلخانہ میں ایک امیر تھے پھر آپ نے مظفری حکومت کا سب بوجھ اٹھایا اور فوج کو بیکار کر دیا اور اس سال تک یہی حال چلا آ رہا تھا اور الظاہر آپ کو ذلیل کرتا ہے آپ نے شوال میں وفات پائی اور خزیموں کے

Marfat.com

قبرستان میں اپنے والد کے پاس دفن ہوئے۔

جلال الدین الخبازی:

عمر بن محمد بن عمر ابو محمد الجندی' آپ حنفیہ کے کبار مشائخ میں سے تھے اور اصلاً ماوراء النہر کی ایک بستی خجندہ سے تعلق رکھتے تھے آپ نے خوارزم میں علم سے اشتغال کیا اور پڑھا اور بغداد میں اس کا اعادہ کیا پھر دمشق آئے ابوالعزیۃ اور الخاتونیۃ البرانیہ میں پڑھایا آپ یکتا فاضل' منصف اور فنون کثیرہ کے مصنف تھے آپ نے اس سال کی ۲۵ ذوالحجہ کو وفات پائی اور صوفیہ میں دفن ہوئے آپ کی عمر ۶۲ سال تھی۔

ملک مظفر:

قراءارسلان الافریقی' ماردین کا حکمران' اس نے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بیٹا شمس الدین داؤد کھڑا ہوا اور ملک السعد کا لقب اختیار کیا۔ واللہ سبحانہ' اعلم

۶۹۲ھ

ظہیر الدین الکازرونی کی تاریخ میں ہے کہ اس سال مدینہ نبویہ میں آگ نمودار ہوئی جو ۶۵۴ھ کی آگ کا نمونہ تھی مگر اس آگ کے شعلے بہت بلند تھے اور یہ چٹانوں کو جلاتی تھی اور کھجور کی شاخوں کو نہیں جلاتی تھی اور یہ مسلسل تین دن رہی۔

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم العباسی' خلیفہ اور سلطان البلاد' ملک اشرف بن منصور تھا اور مصر میں اس کا نائب بدر الدین بیدرا' اور شام میں عز الدین ایبک الحموی اس کا نائب تھا اور مصر و شام کے قضاۃ وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور شمس الدین بن السلعوس وزیر تھا اور جمادی الآخرۃ میں' اشرف دمشق آیا اور قصر ابلق اور میدان اخضر میں فروکش ہوا اور فوجوں کو تیار کیا اور بلاد سیس سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہوا اور اس دوران میں' بلاد سیس کے ایلچی صلح کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے اور امراء نے ان کے بارے میں سفارش کی اور انہوں نے بیسنا' تل حمدون اور مرعش کو سپرد کر دیا اور یہ ان کے بڑے' خوبصورت اور مضبوط تر شہر تھے اور یہ درہند کے دہانے پر تھے' پھر ۲ رجب کو سلطان بڑی فوج کے ساتھ سلمیہ گیا اور وہ امیر حسام الدین لاجین کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا پس امیر منہا بن عیسیٰ نے اس کی ضیافت کی اور جب ضیافت ختم ہوئی تو اس نے حسام الدین لاجین کو اس کے لیے پکڑ لیا اور وہ اس کے پاس ہی تھا وہ اسے لایا تو اس نے اسے قلعہ دمشق میں قید کر دیا اور اس نے منہا بن عیسیٰ کو بھی پکڑ لیا اور اس کی جگہ محمد بن علی بن حذیفہ کو امیر مقرر کیا پھر سلطان نے اپنے نائب' بیدرا اور اپنے وزیر ابن السلعوس کے ساتھ عام فوج کو اپنے آگے دیار مصر کی طرف بھیجا اور خود وہ اپنے خاصکیہ کے ساتھ پیچھے رہا پھر ان سے جاملا۔

اور اس سال کے محرم میں' قاضی حسام الدین الرازی الحنفی نے علویوں اور جعفریوں کے درمیان دباغت میں تشریک کا فیصلہ دیا جس کے متعلق وہ دو سو سال سے جھگڑتے آرہے تھے اور یہ فیصلہ دار العدل میں ۲۶ محرم کو بروز منگل ہوا اور ابن الخوبی اور دیگر لوگوں نے اس سے اتفاق نہ کیا اور اس نے اعنا کیوں کے بارے میں فیصلہ دیا کہ حضرت جعفر طیار کی طرف ان کی نسبت درست ہے اور اس سال اشرف نے قلعہ الشوبک کے برباد کرنے کا حکم دے دیا پس اسے گرا دیا گیا اور وہ بڑا مضبوط اور فائدہ بخش قلعہ تھا اور اس کے۔

Marfat.com

نے اسے عقبۃ العقبی کے مشورے سے برباد کیا اور اس نے اس میں سلطان اور مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں کی کیونکہ یہ قلعہ وہاں کے اعراب کے کلے کی ہڈی تھا اور اس سال سلطان امیر علم الدین الردیداری نے قسطنطنیہ کے حکمران اور برکت کی اولاد کی طرف ایلچی کے ہاتھ بہت سے تحائف بھیجے مگر اسے جانے کا موقعہ نہ ملا حتیٰ کہ سلطان قتل ہوگیا اور وہ دمشق واپس آ گیا۔

اور ۱۰ر جمادی الاولیٰ کو قاضی امام الدین قزوینی نے الظاہریۃ البرانیۃ میں درس دیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور ۲۲ر ذوالحجہ کو اتوار کے روز ملک اشرف نے اپنے بھائی ملک ناصر محمد اور اپنے بھتیجے ملک معظم مظفر الدین موسیٰ بن صالح علی بن منصور کو پاک کیا اور ایک بڑا کام کیا' اور اشرف قبق سے کھیلا اور ان کی بڑی خوشی مکمل ہوگئی اور وہ دنیا سے اس کی سلطنت کا وداع تھی اور یکم محرم کو شیخ شمس الدین بن غانم نے العصرونیۃ میں درس دیا اور صفر کے شروع میں کمال الدین ابن الزملکانی نے نجم الدین بن مکی کی بجائے الرواحیہ میں درس دیا کیونکہ اسے حلب منتقل ہونے اور مدرسہ مذکورہ سے اعراض کرنے کا حکم ہو چکا تھا اور شامی قافلہ صفر کے آخر میں آیا اور اس سال شیخ تقی الدین بن تیمیہؒ نے بھی حج کیا اور ان کا امیر الباسطی تھا اور معان میں شدید ہوا نے انہیں آلیا جس کے باعث ایک جماعت فوت ہوگئی اور ہوا نے اونٹوں کو اپنی جگہ سے اٹھالیا اور عمامے سروں سے اڑ گئے اور ہر ایک کو اپنی جان کی پڑ گئی اور اس سال کے صفر میں' دمشق میں بڑے اولے پڑے جنہوں نے بہت سے غلہ جات کو تباہ کر دیا اور نوبت بہ ایں جا رسید کہ گندم کے دس اوقیے ایک درہم میں فروخت ہوئے اور بہت سے چوپائے مر گئے اور اس ماہ میں الکرک کی جانب زلزلہ آیا اور قلفیت کی بہت سی جگہیں گر گئیں۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ ارموی:

الشیخ الصالح القدرۃ العارف ابو اسحاق ابراہیم بن الشیخ الصالح ابی محمد عبداللہ بن یوسف ابن یونس بن ابراہیم بن سلیمان ارموی' آپ قاسیون کے دامن میں اپنے زاویہ میں مقیم تھے اور اس میں عبادت کرتے تھے اور گوشہ نشین تھے' اور آپ کے اوراد واذکار بھی ہیں اور آپ لوگوں کے محبوب تھے آپ نے محرم میں وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں اپنے باپ کے پاس دفن ہوئے۔

ابن الاعمیٰ صاحب المقامۃ:

شیخ ظہیر الدین محمد بن المبارک بن سالم بن ابی الغنائم الدمشقی جو ابن الاعمیٰ کے نام سے مشہور تھے' آپ ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور سماع حدیث کیا اور آپ یگانہ فاضل تھے آپ نے اپنے قصائد میں رسول اللہ ﷺ کی مدح کی ہے اور ان کا نام الشفعیۃ رکھا ہے ہر قصیدہ کے ۲۲' اشعار ہیں' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ کو سنا ہے اور آپ کا ایک مشہور افسانہ المقامۃ البحریہ بھی ہے آپ نے محرم میں وفات پائی اور الصوفیہ میں دفن ہوئے۔

ملک الزاہر مجیر الدین:

ابو سلیمان داؤد بن ملک مجاہد اسد الدین شیرکوہ حاکم حمص ابن ناصر الدین محمد بن ملک معظم' آپ نے بستانہ میں ۸۰ سال کی عمر

Marfat.com

میں وفات پائی اور جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں اپنی قبر میں دفن ہوئے آپ دیندار اور جامع میں بہت نمازیں پڑھنے والے تھے اور آپ کو المؤید طوسی زینب الشعریہ اور ابوردح وغیرہ سے اجازت حاصل تھی آپ نے جمادی الآخرۃ میں وفات پائی۔

شیخ تقی الدین الواسطی:

ابواسحاق ابراہیم بن علی بن احمد بن فضل الواسطی ثم الدمشقی الحنبلی آپ دمشق میں الظاہریہ کے شیخ الحدیث تھے آپ نے ۲۴ر جمادی الآخرۃ کو ۹۰ سال کی عمر میں جمعہ کے دن کے آخر میں وفات پائی آپ صالح اور عابد' آدمی تھے اور علو روایت میں متفرد تھے اور آپ نے اپنے بعد اپنی مثل کوئی نہیں چھوڑا آپ نے بغداد میں فقہ سیکھی پھر شام کی طرف کوچ کر گئے اور بیس سال الصالحیہ اور مدرسہ ابی عمر میں پڑھایا اور آخر عمر میں سفر الفاروثی کے بعد الظاہریہ کی مشیخۃ الحدیث کو سنبھالا اور آپ صدر اوّل اور سلف کے مذہب کے داعی تھے اور بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور جنازوں میں شامل ہوتے تھے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے اور آپ کے بعد شیخ شمس الدین محمد بن عبدالقوی المرادی نے الصالحیہ میں' اور الظاہریہ کے دارالحدیث میں شرف الدین عمر بن خواجہ نے پڑھایا جو جامع ناصح کے امام تھے۔

ابن صاحب حماۃ ملک افضل:

نورالدین علی بن ملک مظفر تقی الدین محمود بن ملک منصور محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب اس نے دمشق میں وفات پائی اور دمشق کی جامع میں اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اسے باب الفرادیس سے اٹھا کر اس کے باپ کے شہر لے جایا گیا اور ان کا قبرستان وہیں ہے' اور یہ دو بڑے امیروں بدرالدین حسن اور عمادالدین اسماعیل کا باپ ہے جو مدت بعد حماۃ کا بادشاہ بنا تھا۔

ابن عبدالظاہر:

محی الدین بن عبداللہ بن رشید الدین عبدالظاہر بن نشوان بن عبدالظاہر بن علی بن نجدۃ السعدی' دیار مصر کا کاتب انشاء' اور یہ آخری شخص ہے جو اس فن میں اپنے زمانے کے لوگوں سے سبقت لے گیا۔ اور اپنے باقی ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا اور یہ الصاحب فتح الدین الندیم کا والد ہے اور قبل ازیں اس کی وفات کا ذکر اس کے باپ سے پہلے ہو چکا ہے اور اس کی تصانیف بھی ہیں جن میں سیرت ملک الظاہر بھی ہے اور یہ صاحب مروت تھا اور اس کی نظم ونثر شاندار ہے' اس نے ۴ر رجب کو منگل کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۷۰ سال سے متجاوز تھی اور اسے اس قبر میں دفن کیا گیا جو اس نے القرافہ میں بنائی تھی۔

امیر علم الدین سنجر حلبی:

یہ دمشق پر قطز کا نائب تھا اور جب اس کے پاس الظاہر کی بیعت آئی تو اس نے اپنی طرف دعوت دی اور اس کی بیعت ہوئی اور اس نے ملک مجاہد کا نام اختیار کیا پھر اس کا محاصرہ کیا گیا اور یہ بعلبک کی طرف بھاگ گیا' پس اس کا محاصرہ ہوا تو یہ الظاہر کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس نے ایک مدت تک اسے قید کر دیا اور پھر رہا کر دیا اور منصور نے بھی اسے ایک مدت تک قید کیا اور اشرف نے اسے رہا کر دیا اور اس کا احترام واکرام کیا' اس نے ۸۰ سال عمر پائی اور اس سال میں وفات پائی۔

Marfat.com

۶۹۳ھ

اس سال کے شروع میں اشرف قتل ہوگیا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ وہ ۳ رمحرم کو شکار کے لیے نکلا اور جب وہ ۱۲ رمحرم کو اسکندریہ کے نزدیک اپنے قلعوں کے علاقے میں تھا تو امراء کی جماعت نے جنہوں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ جب وہ فوج سے الگ ہوں تو اسے قتل کردیں' انہوں نے اس پر حملہ کردیا سب سے پہلے اس کے نائب بیدرا نے اس کی تصدیق کی اور لاجین منصوری نے اس کی چغلی کی پھر وہ رمضان تک روپوش رہا پھر عید کے دن ظاہر ہوا اور اشرف کے قتل میں جن لوگوں نے اتفاق کیا ان میں بدرالدین بیسری اور شمس الدین قراسنقر منصوری بھی شامل تھے اور جب اشرف قتل ہوگیا تو امراء نے بیدرا کے بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انہوں نے اسے ملک قاہر یا اوحد کا نام دیا مگر یہ بات پوری نہ ہوئی اور وہ دوسرے دن کتبغا کے حکم سے قتل ہوگیا پھر زین الدین کتبغا اور علم الدین سنجر نے اس کے بھائی محمد ملک ناصر بن قلادون کے بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور اس وقت اس کی عمر ۸ سال چند ماہ تھی پس انہوں نے ۱۴ رمحرم کے دن اسے تخت حکومت پر بٹھادیا اور وزیر ابن السلعوس اسکندریہ میں تھا اور وہ سلطان کے ساتھ باہر نکلا اور وہ اسکندریہ آیا اور اسے پتہ بھی نہ چلا کہ اسے مصیبت نے گھیر لیا ہے اور ہر جانب سے اس پر عذاب آیا اس لیے کہ وہ بڑے امراء سے چھوٹے امراء والا سلوک کرتا تھا' سو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور الشجاعی نے اس کی عقوبت کی ذمہ داری لی اور اسے بہت مارا' اور اس نے اموال کا اعتراف کیا اور وہ مسلسل اسے سزا دیتے رہے حتیٰ کہ اسے سب ذخائر کی نگہداشت ہوجانے کے بعد وہ ۱۰ رصفر کو مر گیا اور اشرف کے جسم کو لاکر اس کی قبر میں دفن کیا گیا اور لوگوں کو اس کے مرنے کی تکلیف ہوئی اور انہوں نے اس کے قتل کو بڑی بات خیال کیا اور وہ ذہین' بہادر' عالی ہمت' اور خوش منظر تھا اور اس نے عراق سے جنگ کرنے اور ان علاقوں کو تاتاریوں کے قبضے سے واپس لینے کا عزم کیا ہوا تھا اور اس نے اس کے لیے تیاری کی اور اپنے علاقے میں اس کا اعلان کیا اور اس نے اپنی مدت حکومت میں جو تین سال تھی۔ عسکا اور بقیہ سواحل کو فتح کیا اور فرنگیوں کا اس میں کوئی نشان اور پتھر نہ چھوڑا' نیز اس نے قلعہ روم اور بہسنا کو بھی فتح کیا۔

اور جب ناصر کی بیعت دمشق آئی تو وہاں منابر پر اس کا خطبہ ہوا اور یہی حالت قائم رہی اور اس نے امیر کتبغا کو اس کا اتالیق اور الشجاعی کو مشیر اعلیٰ مقرر کیا پھر وہ چند دن بعد قلعہ جعبر میں قتل ہوگیا اور اس کے سر کو کتبغا کے پاس لایا گیا اس نے حکم دیا کہ اسے شہر میں پھرایا جائے' پس لوگ اس سے بہت خوش ہوئے اور جن لوگوں نے اس کا سر اٹھایا ہوا تھا انہیں مال دیا' اور کتبغا کے ساتھ کوئی جھگڑا کرنے والا باقی نہ رہا اور اس کے باوجود وہ امراء کے دلوں کو خوش کرنے کے لیے ان سے مشورہ کرتا تھا۔

اور ابن السلعوس کی موت کے بعد صفر میں' بدرالدین بن جماعۃ کو قضاء سے معزول کردیا گیا اور تقی الدین بن بنت الاعز کو دوبارہ قاضی بنادیا گیا اور ابن جماعۃ مصر میں کفایت و ریاست کے ساتھ مدرس رہا اور مصر کی وزارت الصاحب تاج الدین ابن الحنا نے سنبھالی اور ۲۱ صفر کو بدھ کے روز' محراب الصحابہ کا امام مقرر کیا گیا اور وہ کمال الدین عبدالرحمٰن بن قاضی محی الدین بن الزکی تھا' اور خطیب کے بعد آپ نے نماز پڑھائی اور اسی طرح باب الناطفانیین کے مکتب میں بھی امام مقرر کیا گیا اور وہ ضیاء الدین بن برہان الدین اسکندری تھا اور جامع شریف کی نگہداشت زین الدین حسین بن محمد بن عدنان نے سنبھالی اور سوق الحریریین اس کے بازار کی طرف واپس آ گیا اور انہوں نے قیساریۃ القطن کو خالی کردیا جہاں طنجی کے نائبین نے ان کو رہائش رکھنا لازم کیا ہوا تھا اور شیخ علامہ

Marfat.com

شرف الدین احمد بن جمال الدین احمد بن نعمۃ بن احمد المقدسی نے موفق الدین الحموی کی معزولی کے بعد دمشق کی خطابت سنبھالی' انہوں نے اسے حماۃ کی طرف بلایا اور المقدسی نے ۱۵ رجب کو جمعہ کے روز خطبہ دیا اور اس کا حکمنامہ پڑھا گیا اور اس کی تقرری وزیر مصر تاج الدین ابن الحنا کے مشورے سے ہوئی اور وہ فصیح و بلیغ اور وہ یگانہ عالم تھا۔

اور آخر رجب میں امراء نے ملک ناصر محمد بن قلاوون کے ساتھ امیر زین الدین کے لیے حلف اٹھایا اور اس کے ذریعے بقیہ شہروں اور صوبوں میں بھی بیعت رواں ہوگئی۔

عساف نصرانی کا واقعہ:

یہ شخص السویدار کا باشندہ تھا اس کے خلاف ایک جماعت نے گواہی دی کہ اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دی ہیں اور اس عساف نے امیر آل علی' ابن احمد بن حجی کی پناہ لے لی' پس شیخ تقی الدین بن تیمیہ' اور شیخ زین الدین الفارقی شیخ دارالحدیث اکٹھے ہوئے اور دونوں نائب سلطنت امیر عزالدین ایبک الحموی کے پاس گئے اور اس کے بارے میں اس سے گفتگو کی' اور اس نے ان دونوں کی بات مان لی اور اسے حاضر کرنے کے لیے پیغام بھیجا' پس وہ دونوں اس کے ہاں سے باہر نکلے تو ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے اور جب عساف آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک عربی شخص بھی ہے سو انہوں نے اسے سب وشتم کیا اور اس دیہاتی آدمی نے کہا یہ تم سے بہتر ہے۔ یعنی نصرانی' تو لوگوں نے دونوں کو پتھر مارے جو عساف کو لگے اور وہ دیوانہ ہوگیا' نائب نے پیغام بھیج کر شیخ ابن تیمیہ اور الفارقی کو طلب کیا اور اس کے سامنے دونوں کو مارا' اور ان دونوں کو العذر راویہ کے بارے میں لکھا اور نصرانی آ کر مسلمان ہوگیا اور اس کی وجہ سے مجلس منعقد کی گئی اور اس نے ثابت کیا کہ اس کے اور گواہوں کے درمیان عداوت پائی جاتی ہے پس اس کا خون محفوظ ہوگیا پھر اس نے شیخین کو بلایا اور انہیں راضی کیا اور ان کو رہا کر دیا اور اس کے بعد نصرانی بلاد حجاز میں چلا گیا اور اتفاق سے وہ مدینۃ الرسول کے قریب قتل ہوگیا' اسے اس کے بھتیجے نے وہاں قتل کیا اور اس واقعہ کے بارے میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام الصارم لمسلول علی ساب الرسول ہے۔

اور اس سال کے شعبان میں ملک ناصر شاہانہ شوکت کے ساتھ سوار ہو کر قاہرہ سے گذرا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور یہ اس کی پہلی سواری تھی۔ اور شام میں خوشیوں کے شادیانے بجے اور اس کی جانب سے سرکاری پروانہ آیا جسے جامع کے منبر پر پڑھا گیا اس میں عدل کے پھیلانے اور ظلم کے سمیٹنے اور اوقاف واملاک کے مالکوں کی مرضی سے کفالت کو باطل کرنے کا حکم تھا اور ۲۲ رشعبان کو امام الدین کے بھائی قاضی جمال الدین قزوینی نے المسرور یہ میں درس دیا اور اس کا بھائی اور قاضی القضاۃ شہاب الدین الخوبی اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ حاضر ہوئے اور یہ ایک بھرپور درس تھا' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ شعبان میں مشہور ہوگیا کہ جسرین کے باغ میں ایک عظیم اژدھا ہے جس نے بکری کا بڑا سا سر نگل لیا ہے اور رمضان کے آخر میں امیر حسام الدین لاجین ظاہر ہوگیا وہ اشرف کے قتل کے وقت سے روپوش تھا اور اس نے سلطان کے پاس عذر پیش کیا اور اس نے اسے قبول کر لیا اور اسے خلعت دیا اور اس کا اکرام کیا اور اس کا قتل اس کی مرضی سے نہیں ہوا تھا۔

اور اس سال کے شوال میں مشہور ہوگیا کہ مہنا بن عیسیٰ سلطان ناصر کی اطاعت سے خروج کر کے تاتاریوں کے ساتھ جا ملا

Marfat.com

ہے اور ۸ ذوالقعدہ کو بدھ کے روز قاضی القضاۃ شہاب الدین ابن الخولی کی بجائے خطیب شرف الدین المقدسی نے الغزالیہ میں درس دیا قاضی شہاب الدین فوت ہو گئے تھے اور الشامیۃ البرانیہ کو چھوڑ گئے تھے اور ۱۴ ذوالحجہ کو جمعرات کے روز قاضی بدرالدین احمد بن جماعۃ شام کی قضاء پر آئے اور العادلیہ میں اترے اور نائب سلطنت اور تمام فوج آپ کے استقبال کو نکلی اور شعراء نے آپ کی مدح کی اور آپ نے تاج الدین الجبری کو نائب خطیب مقرر کیا اور شرف الدین المقدسی کی بجائے شیخ زین الدین الفاروثی نے الشامیۃ البرانیہ کی تدریس کا کام سنبھالا اور الناصریہ کو اس کے قبضے سے چھین لیا گیا اور ابن جماعۃ نے وہاں اور العادلیہ میں ۲۰ ذوالحجہ کو پڑھایا اور اس ماہ انہوں نے دمشق کے والی جمال الدین اقبای کے حکم سے کتوں کو دمشق سے جنگل کی طرف نکال دیا اور اس بارے میں لوگوں اور دربانوں پر سختی کی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

علامہ شیخ تاج الدین موسیٰ:

ملک اشرف خلیل بن قلادون منصور بیدرا الشجاعی اور شمس الدین بن السلعوس بن محمد بن مسعود المراغی جو ابوالجواب الشافعی کے نام سے مشہور ہیں آپ نے اقبالیہ وغیرہ میں پڑھایا اور آپ فضلائے شافعیہ میں سے تھے اور فقہ اصول اور نحو میں آپ کو بڑا کمال اور فہم حاصل تھا ہفتہ کے روز آپ اچانک فوت ہو گئے اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال سے متجاوز تھی۔

خاتون مؤنس بنت سلطان عادل ابی بکر بن ایوب:

یہ دارالقطبیہ اور دار اقبال کے نام سے مشہور ہے اس کی پیدائش ۶۰۳ھ میں ہوئی اس نے عفیفہ الفارقانیۃ اور عین الشمس بنت احمد بن ابی الفرج الثقفیہ سے اجازت روایت کی ہے اس نے ربیع الآخر میں قاہرہ میں وفات پائی۔

ملک حافظ غیاث الدین بن محمد:

ملک سعید معین الدین بن ملک امجد بہرام شاہ بن المعز عزالدین فروخ شاہ بن شاہنشاہ ابن ایوب آپ یگانہ فاضل تھے آپ نے سماع حدیث کیا اور بخاری کو روایت کیا آپ علماء اور فقراء سے محبت کرتے تھے آپ نے ۶ شعبان کو جمعہ کے روز وفات پائی اور آپ کو اپنے نانا ابن المقدم کے پاس باب الفرادیس سے باہر دفن کیا گیا۔

قاضی القضاۃ شہاب الدین بن الخولی:

ابوعبداللہ محمد بن قاضی القضاۃ شمس الدین ابی العباس احمد بن خلیل بن سعادۃ بن جعفر ابن عیسیٰ بن محمد الشافعی ان کا اصل خولی ہے آپ نے بہت سے علوم حاصل کیے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں ان میں ایک کتاب بیس فنون کے بارے میں ہے آپ نے علوم حدیث کو مرتب اور اچھی طرح محفوظ کیا ہے آپ نے کثیر سے سماع حدیث کیا اور آپ ان سے اور ان کے اہل کے محب تھے اور چھوٹی عمر میں آپ نے الدماغیہ میں پڑھا پھر قدس کی قضاء کو سنبھالا پھر بہسنا کی قضا سنبھالی پھر حلب کے قاضی مقرر ہوئے پھر محلہ کی

Marfat.com

طرف واپس آ گئے پھر قاہرہ کے قاضی مقرر ہوئے' پھر العادلیہ اور الغزالیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ شام کے قاضی مقرر ہوئے اور آپ زمانے کی نیکی اور اکابر علمائے اعلام میں سے تھے اور پاک دامن' پاکیزہ' پگانہ' حدیث اور اس کے علم اور اس کے علماء کے محب تھے اور ہمارے شیخ حافظ المزی نے آپ کی متبانیۃ الاسناد چالیس احادیث بیان کیں ہیں اور تقی الدین ابن عتبہ اسودی اسعردی نے حروف ابجد کے مطابق آپ کی مشیخت بیان کی ہے جو ۲۳۶ مشائخ پر مشتمل ہے' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ اس معجم میں تقریباً تین سو شیوخ کا ذکر نہیں کیا گیا آپ نے ۲۵ رمضان کو جمعرات کے روز ۶۷ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور اسی روز آپ کو قاسیون کے دامن میں آپ کے والد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

امیر علاؤالدین نابینا:

قدس کا نگران اور آج کے بہت سے نشانات کا بانی' امیر کبیر علاؤالدین ایدکین بن عبداللہ الصالحی النجمی' آپ اکابر امراء میں سے تھے' اور جب نابینا ہو گئے تو قدس شریف میں اقامت اختیار کر لی اور اس کے آباد اور نئے مقامات کی دیکھ بھال کرنے لگے آپ بڑے بارعب تھے آپ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی تھی' آپ ہی نے مسجد نبوی کے قریب نہانے کا کمرہ تعمیر کیا ہے اور لوگوں نے وہاں سے وضو وغیرہ کا بھی فائدہ اٹھایا ہے اور لوگوں کو اس سے آسائش محسوس ہوئی ہے اور آپ نے قدس میں بہت سی خانقاہیں تعمیر کیں اور نیک کام کیے آپ خود کاموں کو سرانجام دیتے تھے اور آپ کی بڑی عزت تھی آپ نے اس سال کے شوال میں وفات پائی۔

وزیر شمس الدین محمد بن عثمان:

ابن ابی الرجال التنوخی' جو ابن السلعوس کے نام سے مشہور تھا اور ملک اشرف کا وزیر تھا وہ اس سال کی ۱۰ صفر کو اس ضرب کے تحت مرا جو ایک ہزار کوڑوں سے متجاوز تھی اور القرافہ میں دفن ہوا' کہتے ہیں کہ اس کے بعد اسے شام منتقل کیا گیا' شروع شروع میں وہ تاجر تھا پھر اس نے تقی الدین بن توبہ کی سفارت سے دمشق میں انسپکشن سنبھالی' پھر وہ سلطنت سے قبل ملک اشرف سے معاملہ کرنے لگا اور اس سے عدل وصدق ظاہر ہوا اور جب وہ اپنے باپ منصور کے بعد بادشاہ بنا تو اس نے اسے حج سے بلا کر وزارت سونپ دی اور وہ اکابر امراء پر تکبر کرتا تھا اور انہیں ان کے ناموں سے بلاتا تھا اور ان کے لیے کھڑا نہ ہوتا تھا اور جب اس کا استاد اشرف قتل ہو گیا تو انہوں نے اسے ضرب واہانت اور اموال لینے کے لیے قابو کر لیا حتیٰ کہ انہوں نے اس کی زندگی ختم کر دی اور اسے باندھ دیا اور اسے مٹی پر ٹھہرا دیا حالانکہ اس سے قبل وہ ثریا پر پہنچا ہوا تھا اور اللہ پر واجب ہے کہ جو چیز بلند ہوتی ہے وہ اسے نیچے کر دیتا ہے۔

۶۹۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم بامر اللہ' خلیفہ اور شہروں کا سلطان' ملک ناصر محمد بن قلاوون تھا اور اس وقت اس کی عمر ۱۲ سال چند ماہ تھی اور ممالک کا منتظم اور فوجوں کا اتالیق امیر زین الدین کتبغا تھا اور شام کا نائب امیر عزالدین ایبک الحموی تھا اور دمشق کا وزیر تقی الدین توبہ التکریتی تھا۔

Marfat.com

اور کچہریوں کا بلانے والا شمس الدین الاعسر تھا اور شافعیہ کا قاضی ابن جماعۃ اور حنفیہ کا حسام الدین الرازی اور مالکیہ کا جمال الدین الزوادی اور حنابلہ کا قاضی شرف الدین حسن تھا' اور محتسب' شہاب الدین حنفی اور نقیب الاشراف' زین الدین بن عدنان اور بیت المال کا وکیل اور جامع کا نگران تاج الدین شیرازی اور خطیب شہر' شرف الدین المقدسی تھا۔

اور جب عاشوراء کا دن آیا تو اشرف کے غلاموں کی ایک جماعت نے اٹھ کر' سلطان کی حرمت کو پامال کر دیا اور اس کے خلاف بغاوت کرنی چاہی اور انہوں نے سوق السلاح میں آ کر جو کچھ اس میں تھا لے لیا' پھر ان کی نگرانی کی گئی اور ان میں سے بعض کو صلیب دیا گیا اور بعض کو پھانسی دی گئی اور دوسروں کے ہاتھ اور زبانیں کاٹ دی گئیں اور بڑی دیوانگی پیدا ہوگئی اور وہ تقریباً تین سو یا اس سے زیادہ آدمی تھے۔

ملک عادل کتبغا کی سلطنت:

اور ۱۱ر محرم کی صبح کو امیر کتبغا تخت حکومت پر بیٹھا اور ملک ناصر محمد بن المنصور کو معزول کر دیا اور اسے اپنے اہل کے گھر کا پابند کر دیا اور یہ کہ وہ اس سے باہر نہ نکلے اور امراء نے اس پر اس کی بیعت کی' اور اسے مبارکباد دی اور بڑا دسترخوان بچھایا اور ایلچی اس بات کو صوبوں کی طرف لے گئے اور اس کی بیعت کی گئی اور اس کے لیے مستقل خطبہ دیا گیا اور اس کے نام کا سکہ ڈھالا گیا اور امارت مکمل ہوگئی اور شہروں کو آراستہ کیا گیا اور خوشی کے شادیانے بج گئے اور اس نے ملک عادل کا لقب اختیار کیا اور اس وقت اس کی عمر تقریباً پچاس سال تھی اور وہ حمص کے پہلے معرکہ میں جو عین جالوت کے معرکہ کے بعد ملک الظاہر کے زمانے میں ہوا تھا' قید ہو گیا تھا اور وہ النویرانیہ میں سے تھا جو تاتاریوں کی ایک جماعت ہے اور اس نے امیر حسام الدین لاجین السلحدار کی کو مصر میں نائب مقرر کیا اور وہ اس کے آگے غلاموں کا منتظم تھا اور الجزری نے اپنی تاریخ میں ایک امیر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ اس نے ہلاکو خان کو دیکھا' اس نے اپنے منجم سے پوچھا کہ وہ اس کی فوج کے ان پیشروؤں میں سے اس کا استخراج کرے جو دیار مصر پر قبضہ کرے گا اور اس نے حساب لگا کر اسے کہا' میں اس شخص کو دیار مصر پر قابض پاتا ہوں جس کا نام کتبغا ہوگا اور اس نے اسے کتبغا نوین خیال کیا اور ہلاکو کا داماد تھا پس اس نے اسے سالار فوج بنا دیا اور وہ' وہ نہیں تھا اور وہ عین جالوت میں قتل ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جس شخص نے اس کو مصر پر قابض کرایا وہ بہترین امیر اور سیرت وانصاف اور نصرت اسلام کے ارادے کے لحاظ سے ان امراء میں سے بہتر شخص تھا۔

اور ربیع الاول کے آغاز میں بدھ کے روز' کتبغا شاہانہ شوکت کے ساتھ سوار ہوا اور قاہرہ سے گذرا اور لوگوں نے اس کے لیے دعائیں کیں اور اس نے الصاحب تاج الدین بن الحنا کو وزارت سے معزول کر دیا اور فخر الدین حنبلی کو وزیر بنایا اور لوگوں نے سنت میں مسجد المقدم کے پاس بارش کی دعا کی اور تاج الدین الجعبری نے' شرف الدین المقدسی کی نیابت میں ان سے خطاب کیا اور وہ مریض تھا اور اس نے اپنے آپ کو قضا' سے معزول کر دیا تھا اور اس کے بعد اس نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ ۵ر جمادی الاولیٰ بدھ کے دن کا واقعہ ہے اور وہ سیراب نہ ہوئے تو پھر انہوں نے دوبارہ ہفتہ کے روز ۷ر جمادی الآخرۃ کو مذکورہ جگہ پر بارش کی دعا کی اور شرف الدین المقدسی نے ان سے خطاب کیا اور مجمع پہلے سے بھی بڑا تھا مگر وہ سیراب نہ ہوئے اور رجب میں جمال الدین ابن

Marfat.com

الشریشی نے قاضی بدرالدین بن جماعۃ کی نیابت میں فیصلہ کیا اور اسی مہینے میں قاضی شمس الدین بن العز نے المعظمیہ میں پڑھایا' ان نے اسے علاؤ الدین بن الدقان سے چھین لیا اور اسی ماہ میں ملک اوحدا بن ملک ناصر داؤد بن المعظم قدس اور خلیل پر متصرف ہوا' اور رمضان میں اس نے حنابلہ کو حکم دیا کہ وہ بڑے امام سے پہلے نماز پڑھ لیا کریں اور یہ حکم اس وجہ سے دیا گیا کہ وہ اس کے بعد نماز پڑھتے تھے اور جب محراب الصحابہ کے لیے نیا امام بنا تو وہ سب ایک ہی وقت میں نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے پریشانی ہوتی تھی' پس یہ ضابطہ بن گیا کہ وہ تیسرے غربی برآمدے میں اپنے محراب کے پاس' صحن میں' نماز کے وقت بڑے امام سے پہلے نماز پڑھ لیا کریں۔

میں کہتا ہوں یہ ضابطہ ۷۲۰ھ کے بعد تبدیل ہو گیا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہو گا اور رمضان کے آخر میں' قاضی نجم الدین بن صحری دیار مصر سے شامی افواج کے فیصلے کے لیے آیا' اور ۵ر شوال کو جمعرات کے روز' شرف الدین المقدسی خطیب و مدرس کی بجائے قاضی بدرالدین بن جماعۃ نے جامع کے محراب میں امام اور خطیب بن کر ظہر کی نماز پڑھائی پھر اس نے دوسرے دن خطبہ دیا اور اس کا خطبہ اور قرأت بھرپور تھی اور یہ قضاء وغیرہ سے زائد بات تھی۔

اور شوال کے اوائل میں' دیار مصر سے مختلف احکام آئے جن میں یہ حکم تھا کہ خطیب مقدسی کی بجائے ابن مصری' الغزالیہ میں پڑھائے اور امینیہ کی تدریس کے بارے میں یہ حکم تھا کہ نجم الدین ابن مصری کی بجائے امام الدین قزوینی امینیہ میں پڑھائے اور اس نے اپنے بھائی جلال کو حکم دیا کہ وہ اس کی بجائے الظاہریۃ البرانیۃ میں پڑھائے اور شوال میں اس حمام کی تعمیر مکمل ہو گئی جسے مسجد القصب میں عزالدین الحموی نے بنایا تھا اور وہ خوبصورت ترین حمام تھا۔

اور شرف الدین المقدسی کی بجائے دارالحدیث نوریہ کی مشیخت شیخ علاؤ الدین بن العطار نے سنبھالی اور اس سال ملک مجاہد انس بن مالک عادل کتبغا نے حج کیا اور انہوں نے حرمین وغیرہ میں بہت صدقات دیئے اور یوم عرفہ کو دمشق میں اعلان کیا گیا کہ ذمیوں میں سے کوئی شخص گھوڑے اور خچر پر سوار نہ ہو اور مسلمانوں میں سے جو شخص کسی ذمی کو اس کی خلاف ورزی کرتے دیکھے تو وہ اس کا سامان لے لے' اور اس سال کے آخر میں اور اس کے ساتھ والے سال میں دیار مصر میں سخت گرانی ہو گئی جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے' ماہ ذوالحجہ میں تقریباً بیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور اس سال شاہ تاتار قازان ابن ارغون بن ابغا بن تولی بن چنگیز خاں' مسلمان ہو گیا اور اس نے امیر توزون رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر اظہار اسلام کیا اور تاتاری یا ان کی اکثریت اسلام میں داخل ہو گئی اور اس نے اپنے اسلام لانے کے روز' سونا اور چاندی اور موتی' لوگوں کے سروں پر نچھاور کئے' اور محمود کا نام اختیار کیا اور خطبہ اور جمعہ میں حاضر ہوا اور اس نے بہت سے گرجوں کو برباد کر دیا اور ان پر جزیہ عائد کیا اور بغداد وغیرہ شہروں کے مظالم کو واپس کیا اور تاتاریوں کے ساتھ جلال اور قربان گاہیں بھی ظاہر ہوئیں۔ والحمدللہ وحدہ'

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ ابوالرجال المنینی:

شیخ صالح عابد زاہد ابوالرجال بن مری جو بستر المنین سے تعلق رکھتے تھے آپ کے احوال ومکاشفات بھی ہیں اور اہل دمشق اور دوسرے شہروں کے باشندے منین بستی میں آپ کی زیارت کرتے تھے اور بسا اوقات آپ دمشق آتے تو آپ کا اکرام اور مہمانی کی جاتی اور آپ کی بستی میں آپ کا زاویہ بھی تھا اور آپ ان شیطانی سماعات سے بری تھے اور شیخ جندل کے شاگرد تھے اور آپ کا شیخ، شیخ جندل کبار صالحین میں سے تھا نیز سلف کے طریق پر چلنے والا تھا اور شیخ ابوالرجال ۸۰ سال کو پہنچ چکے تھے اور آپ نے ۱۰ محرم کو منین میں اپنے گھر میں وفات پائی اور لوگ دمشق سے آپ کے جنازہ کے لیے نکلے اور ان میں سے کچھ لوگ جنازہ میں شامل ہو گئے اور کچھ لوگ شامل نہ ہو سکے اور آپ کی قبر پر جنازہ پڑھا گیا اور اپنے زاویہ میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ

اور اس سال کے اواخر ربیع الاوّل میں خبر آئی کہ عساف بن احمد بن حجی، جس نے اس نصرانی کو پناہ دی تھی جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں، قتل ہو گیا ہے پس لوگ اس سے خوش ہو گئے۔

شیخ جمال الدین:

نیک، عابد، زاہد، متقی، بقیۃ السلف جمال الدین ابی القاسم عبدالصمد بن الحرستانی قاضی القضاۃ، خطیب الخطباء، عماد الدین عبدالکریم بن جمال الدین عبدالصمد، آپ نے سماع حدیث کیا اور امامت اور تدریس الغزالیہ میں اپنے باپ کی نیابت کی، پھر آپ نے مناصب اور دنیا کو چھوڑ دیا اور عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں کا آپ کے بارے میں نیک اعتقاد ہے وہ آپ کے ہاتھ چومتے اور آپ سے دعا کی درخواست کرتے تھے آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی اور آپ اواخر ربیع الاوّل میں اپنے اہل کے پاس دامن کوہ میں دفن ہوئے۔

شیخ محب الدین طبری مکی:

شافعی، آپ نے کثیر سے سماع کیا اور بہت سے فنون میں تصانیف کیں ان میں سے کتاب الاحکام بہت سی مفید جلدوں میں ہے اور آپ کی ایک کتاب جامع المسانید کی ترتیب کے مطابق ہے آپ نے حاکم یمن کو اس کا سماع کرایا، آپ کی پیدائش اس سال کے ۲۷ جمادی الآخرۃ کو جمعرات کے روز ہوئی اور آپ مکہ میں دفن ہوئے آپ کے اشعار اچھے ہیں اور ان میں سے آپ کا وہ قصیدہ بھی ہے جو مکہ اور مدینہ کی درمیانی منازل کے بارے میں ہے اور تین سو اشعار سے زیادہ اشعار پر مشتمل حافظ شرف الدین دیاطی نے اپنے معجم میں اسے آپ کی طرف سے لکھا ہے۔

ملک مظفر حاکم یمن:

یوسف بن المنصور نورالدین عمر بن علی بن رسول آپ اپنے باپ کے بعد یمن کی مملکت میں ۴۷ سال مقیم رہے اور ۸۰ سال کی عمر پائی اور آپ کا باپ ملک اقیس ابن الکامل محمد کے بعد بیس سال سے زیادہ مدت امیر رہا اور عمر بن رسول، اقیس کی افواج کا سالار تھا

Marfat.com

اور جب اقبیس مرگیا تو اس نے حکومت پر قبضہ کرلیا اور اس کی حکومت مکمل ہوگئی اور اس نے ملک منصور کا نام اختیار کیا' اور وہ مسلسل بیس سال سے زائد عرصہ بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا مظفر' ستتالیس سال بادشاہ رہا' پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ملک اشرف بادشاہ بنا جو دین کو استوار کرنے والا تھا اور وہ ایک سال بھی نہ ٹھہرا کہ فوت ہوگیا پھر اس کا بھائی المؤید عزالدین داؤد بن المظفر کھڑا ہوا اور وہ ایک مدت مسلسل بادشاہ رہا اور ملک مظفر مذکور کی وفات اس سال کے رجب میں ہوئی اور وہ نوے سال سے زیادہ عمر کا تھا اور وہ حدیث اور اس کے سماع کو پسند کرتا تھا اور اس نے اپنے لیے چالیس حدیثیں جمع کی تھیں۔

شرف الدین المقدسی:

شیخ' امام' خطیب' مدرس' مفتی' شرف الدین ابوالعباس احمد بن شیخ کمال الدین احمد بن نعمۃ بن احمد بن جعفر بن حسین بن حماد المقدسی الشافعی آپ ۶۲۲ھ کو پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا اور اچھا لکھا اور اچھی مفید تصانیف کیں اور دمشق میں بطور نائب قضاء سنبھالی اور دمشق کی تدریس اور خطابت بھی سنبھالی اور آپ خطابت کے ساتھ ساتھ الغزالیہ اور دارالحدیث نوریہ کے مدرس بھی تھے اور ایک وقت آپ نے الشافیۃ البرانیہ میں پڑھایا اور فضلاء کی ایک جماعت کو' افتاء کی اجازت دی' جن میں شیخ امام علامہ شیخ الاسلام ابوالعباس بن تیمیہ بھی شامل تھے اور آپ اس پر فخر کرتے اور خوش ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے ابن تیمیہ کو افتاء کی اجازت دی ہے اور وہ علوم کے فنون کثیرہ میں مہارت رکھتے ہیں' اور آپ کے اشعار اچھے ہیں اور آپ نے اصول فقہ کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں بہت سی چیزیں جمع کر دیں ہیں اور وہ آپ کے شاندار خط میں میرے پاس ہے' آپ نے ۱۷ رمضان کو اتوار کے روز وفات پائی آپ کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ تھی اور آپ کو باب کیسان کے' قبرستان میں اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا' اللہ آپ پر اور آپ کے باپ پر رحم فرمائے اور آپ کے بعد عید کے روز' شیخ شرف الدین الفزاری خطیب جامع جراح نے خطبہ دیا پھر ابن جماعۃ کی خطابت کا سرکاری حکم آیا اور خطیب شرف الدین بن المقدسی کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

''پھول کی طرف جاتا کہ تو اس کی چغلی کرے اور غم کی جماعت کو بھاگتے ہوئے تیر مار' اور جو شخص پھول کا طواف قبل اس کے کہ وہ گلے میں ڈالا جائے اس کے وقت میں اس کا طواف نہ کرے' اس نے کوتاہی سے کام لیا ہے''۔

صدر نجم الدین واقف الجوہریہ:

ابوبکر محمد بن عیاش بن ابی المکارم التمیمی الجوہری' دمشق میں حنفیہ پر الجوہریہ کے وقف کرنے والے' آپ نے ۹ شوال کو منگل کی رات کو وفات پائی اور اپنے مدرسہ میں دفن ہوئے آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی اور بادشاہوں اور ان سے کم درجہ لوگوں کے پاس آپ کے خادم تھے۔

شیخ مجدالدین:

شیخ' امام' عالم' متقی' خطیب' طبیب' مجدالدین ابومحمد عبدالوہاب بن احمد بن ابی الفتح بن سحنون التنوخی الحنفی' الغیرب کے خطیب اور حنفیہ کے الدماغیہ کے مدرس' آپ ماہر اور حاذق طبیب تھے آپ نے الغیرب میں وفات پائی اور جامعہ الصالحیہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ فاضل آدمی تھے اور آپ کے اشعار اچھے ہیں اور آپ نے کچھ احادیث بھی روایت کی ہیں' آپ نے ۵ ذوالقعدہ

Marfat.com

ہفتہ کی رات کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

شیخ الفاروثی:

امام عابد زاہد خطیب عزالدین ابوالعباس احمد بن شیخ محی الدین ابراہیم بن عمر بن الفرج بن سابور ابن علی بن غنیمۃ الفاروثی الواسطی آپ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور سماع حدیث کیا اور اس بارے میں سفر کیا اور آپ کو حدیث تفسیر فقہ وعظ اور بلاغت میں کمال حاصل تھا اور آپ دیندار تقویٰ شعار اور درویش آدمی تھے آپ الظاہر کی حکومت میں دمشق آئے تو آپ کو الجاروضیہ کی تدریس اور ابن ہشام کی مسجد کی امامت دی گئی اور مصالح کے مطابق اس میں آپ کے لیے کچھ چیزوں کو مرتب کیا گیا اور آپ میں ایثار پایا جاتا تھا اور آپ کے احوال صالحہ اور بہت سے مکاشفات ہیں ایک روز آپ ابن ہشام کے محراب میں لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے۔ احرام کی تکبیر سے پہلے اپنی دائیں جانب متوجہ ہو کر کہا باہر جاؤ اور غسل کرو مگر کوئی شخص باہر نہ نکلا پھر آپ نے دو تین بار اس بات کو دہرایا تو کوئی شخص باہر نہ نکلا آپ نے کہا اے عثمان باہر جاؤ اور غسل کرو تو صف سے ایک شخص باہر نکلا اور اس نے غسل کیا پھر واپس آ کر شیخ کے پاس معذرت کرنے لگا اور وہ شخص فی نفسہ صالح تھا اس نے بیان کیا ہے کہ اسے کسی شخص کو دیکھے بغیر فیض پہنچا ہے اور اس نے یقین کر لیا کہ اسے غسل کرنا لازم نہیں ہے اور جب شیخ نے وہ بات کہی جو اس نے کہی تو اس نے خیال کیا کہ وہ دوسرے کو مخاطب کر رہا ہے اور جب اس نے معین طور پر اس کا نام لیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہی اس کا مقصود ہے پھر الفاروثی دوسری بار منصور قلاوون کے آخری ایام میں آئے اور آپ نے کئی ماہ جامع دمشق میں خطبہ دیا پھر آپ کو موفق الدین الحموی کے ذریعے معزول کر دیا گیا اور یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے اور آپ نے المنجیہ اور دارالحدیث الظاہریہ میں پڑھایا پھر سب کچھ چھوڑ کر اپنے وطن کی طرف سفر کر گئے اور ذوالحجہ کے آغاز میں بدھ کی صبح کو وفات پا گئے اور واسط میں آپ کی موت کا دن قیامت کا دن تھا اور دمشق اور دیگر شہروں میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ نے سہروردی سے خرقہ تصوف زیب تن کیا اور قراءت عشرہ کو پڑھا اور دو ہزار دو سو جلدیں پیچھے چھوڑیں اور کثیر سے حدیث بیان کی اور ابرزالی نے آپ سے صحیح بخاری جامع ترمذی سنن ابن ماجہ مسند الشافعی مسند عبد ابن حمید معجم الطبرانی الصغیر مسند الدارمی فضائل القرآن لابی عبید اور ۱۸۰ اجزاء وغیرہ سنے۔

محقق جمال:

احمد بن عبداللہ بن الحسین الدمشقی آپ نے شافعی مذہب کے مطابق فقہ سیکھی اور اس میں مہارت حاصل کی اور فتویٰ دیا اور دہرائی کی آپ طب میں فاضل تھے اور آپ نے فن طب میں دوسروں پر متقدم ہونے کی وجہ سے الدخواریۃ کی مشیخت سنبھالی اور الطباء کے ضابطے کے مطابق شفاخانہ نوری میں مریضوں کی عیادت کی اور آپ الفرخشانیہ میں شافعیہ کے مدرس تھے اور متعدد مدارس کے دہرائی کرانے والے تھے اور اچھے ذہین تھے اور بہت سے فنون میں حصہ وافر تھے اللہ آپ سے درگذر فرمائے۔

الست خاتون بنت ملک اشرف:

موسیٰ بن عادل اپنے عم زاد منصور بن صالح اسماعیل بن عادل کی بیوی اور یہی وہ خاتون ہے جس نے منصور کے زمانے میں اپنی بیوقوفی ثابت کی اور اس نے اس سے حرم کو خرید لیا اور اس نے زین الدین سامری سے الزنبقیہ لے لیا۔

Marfat.com

صدر جمال الدین:

یوسف بن علی بن مہاجر التکریتی' الصاحب تقی الدین توبہ کا بھائی ایک وقت یہ دمشق کا انسپکٹر بنا اور اسے اپنے بھائی کی قبر میں دامن کوہ میں دفن کیا گیا اور اس کا جنازہ بھرپور تھا اور یہ بڑا عقلمند' مالدار اور صاحب مروت تھا اس نے اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑے شمس الدین محمد' علاؤ الدین علی' اور بدر الدین حسن۔

۶۹۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ وقت' الحاکم بامر اللہ ابو العباس احمد العباسی اور ملک کا سلطان ملک عادل زین الدین کتبغا تھا اور مصر میں اس کا نائب امیر حسام الدین لاجین السلحد اری منصوری تھا اور اس کا وزیر فخر الدین بن الجلیلی تھا اور مصر و شام کے قضاۃ وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور نائب شام عز الدین الحموی تھا اور اس کا وزیر تقی الدین توبہ اور کچہری کا سر رشتہ دار الآ عسر تھا' اور خطیب و قاضی شہر ابن جماعۃ تھا اور محرم میں شرف الدین بن الشیر جی کی بجائے برہان الدین بن ہلال نے یتیموں کی نگہداشت سنبھال لی۔

اور اس سال کے آغاز میں دیار مصر میں سخت گرانی اور سخت فنا طاری ہوئی اور تھوڑے سے لوگوں کے سوا' سب لوگ فنا ہو گئے اور وہ ایک گڑھا کھود کر لوگوں کی کئی جماعتوں کو اس میں دفن کر دیتے اور بھاؤ حد درجہ گراں اور خوراک کی حد درجہ قلت اور گرانی تھی اور موت حکمرانی کر رہی تھی اور ماہ صفر میں تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار آدمی مر گئے اور شام میں بھی گرانی ہو گئی اور ایک بورے کی قیمت دو سو درہم تک پہنچ گئی اور العویرانیہ تاتاریوں کو جب اطلاع ملی کہ کتبغا کی سلطنت شام تک آ گئی ہے اور وہ ان میں سے ہے تو ان کی ایک جماعت آئی' اور فوج نے بڑی کشادہ دلی کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہا پھر وہ امیر قراسنقر منصوری کے ساتھ دیار مصر کی طرف سفر پر روانہ ہو گئے اور مصر میں گرانی اور فنا کی شدت کی خبر آئی حتیٰ کہ یہاں تک بیان کیا گیا کہ اسکندریہ میں بچے کی قیمت ۳۶ درہم میں اور قاہرہ میں ۱۹ درہم میں فروخت ہوئی اور تین انڈے ایک درہم میں فروخت ہوئے اور گدھے' گھوڑے' خچر اور کتے لوگوں کے کھانے کی وجہ سے ختم ہو گئے اور ان حیوانات میں سے جو بھی نظر آتا وہ اسے کھا جاتے۔

اور ۱۲ر جمادی الاولیٰ کو ہفتہ کے روز' شیخ علامہ تقی الدین بن دقیق العید' تقی الدین بن بنت الاعز کی بجائے مصر کے قاضی القضاۃ بنے پھر دیار مصر میں ستائی ہو گئی' اور جمادی الآخرۃ میں بھوک اور تکلیف جاتی رہی۔ وللہ الحمد

اور ۲ر رجب کو بدھ کے روز' قاضی امام الدین نے القیمریہ میں صدر الدین ابن رزین کی بجائے پڑھایا کیونکہ وہ وفات پا چکے تھے' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ اس سال قبہ زمزم پر بجلی گری اور اس نے مسجد الحرام کے مؤذن شیخ علی بن محمد بن عبد السلام کو مار دیا اور وہ مذکورہ قبہ کی سطح پر اذان دیا کرتا تھا اور اس نے کچھ احادیث بھی روایت کی ہیں اور اس سال رمضان کے آخر میں ملک الظاہر کی بیوی ام سلامش بلاد الاشکری سے دمشق آئی' اور نائب شہر نے اس کی طرف تحائف و ہدایا بھیجے اور اس کے لیے وظائف اور ڈیوٹیاں مرتب کی گئیں اور جب خلیل بن منصور نے سلطنت سنبھالی' تو اس نے انہیں جلاوطن کر دیا تھا۔

الجزری نے بیان کیا ہے کہ رجب میں کمال الدین بن القلانسی نے جلال الدین قزوینی کی بجائے' درس دیا اور ۱۷ر رمضان کو

Marfat.com

۷۱۲ھ کے روز شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ حرانی نے شیخ زین الدین بن المنجی کی بجائے مدرسہ حنبلیہ میں درس دیا یہ صاحب وفات پا چکے تھے اور ابن تیمیہ نے العماد بن المنجا کا حلقہ شمس الدین بن الفخر بعلبکی کے لیے چھوڑ دیا اور شوال کے آخر میں حاکم زرع قاضی جمال الدین الزرعی جو سلیمان بن عمر بن سالم الازرعی تھا نے دمشق میں ابن جماعۃ کی نیابت کی اور اس سال شوال کے آخر میں سلطان کتبغا مصر سے شام گیا اور جب ایلچی یہ خبر لایا تو قلعہ میں خوشی کے شادیانے بج گئے اور سلطان اور اس کا نائب لاجین اور اس کا وزیر ابن الخلیلی قلعہ میں اترے اور ۱۶ ذوالقعدہ کو اتوار کے روز اس نے شیخ تقی الدین سلیمان بن حمزۃ المقدسی کو شرف الدین کی بجائے حنابلہ کا قاضی مقرر کیا شرف الدین فوت ہو چکے تھے۔

اور اس نے اسے اور بقیہ حکام اور بڑے بڑے والیوں اور اکابر امراء کو خلعت دیئے اور اس نے ابن الشیر ازی کی بجائے نجم الدین بن ابی طیب کو بیت المال کا وکیل مقرر کیا اور جماعت کے ساتھ اسے بھی خلعت دیا اور الاعسر اور اس کے اصحاب کی ایک جماعت اور بہت سے کاتبوں اور والیوں کو لکھا اور ان سے بہت سے اموال کا مطالبہ کیا گیا اور ان کے اموال وذخائر اور بنت ابن سلعوس اور ابن عدنان اور بہت سے لوگوں کی نگہداشت کی گئی اور بڑی گڑبڑ ہوگئی اور شیخ الحریری کے دو بیٹے حسن اور شیث بسر سے سلطان کی ملاقات کو آئے اور ان دونوں کو اس سے بخشش اور مدد ملی اور وہ اپنے شہر کو واپس چلے گئے اور المزہ کے دامن کوہ میں قلندریہ نے سلطان کی ضیافت کی اور اسے تقریباً دس ہزار درہم دیئے اور حماۃ کا حکمران سلطان کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ میدان میں پولو کھیلا اور اشراف نے اپنے نقیب زین الدین بن عدنان سے تکلیف اٹھائی پس الصاحب نے ان سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اور ان کے معاملے کو قاضی شافعی کے سپرد کر دیا اور جب ۲۲ ذوالقعدہ کو جمعہ کا دن آیا تو سلطان ملک عادل کتبغا نے خطابت کے کمرے میں نماز پڑھائی اور اس کی دائیں جانب حماۃ کا حکمران اور اس کے نیچے بدر الدین امیر صلاح اور اس کی بائیں جانب زریں کے بیٹے حسن اور اس کے دونوں بھائی اور ان کے نیچے نائب مملکت حسام الدین لاجین اور اس کے پہلو میں نائب شام عز الدین الحموی اور اس کے نیچے بدر الدین بیسری اور اس کے نیچے قراسنقر اور اس کے پہلو میں الحاج بہادر اور ان کے پیچھے بڑے بڑے امراء تھے اور اس نے خطیب بدر الدین بن جماعۃ کو قیمتی خلعت دیا اور جب نماز ادا ہوگئی تو اس نے سلطان کو سلام کیا اور سلطان نے مصحف عثمانی کی زیارت کی پھر ہفتے کی صبح کو میدان میں پولو کھیلا۔

اور ۲ ذوالحجہ کو سوموار کے روز اس نے امیر عز الدین الحموی کو شام کی نیابت سے معزول کر دیا اور سلطان نے اسے بہت سے کاموں پر جو اس سے صادر ہوئے تھے بہت ملامت کی پھر اس نے اسے معاف کر دیا اور اسے اپنے ساتھ مصر چلنے کا حکم دیا اور اس نے امیر سیف الدین عزلو العادلی کو شام کا نائب مقرر کیا اور والی بننے والے اور معزول ہونے والے کو خلعت دیئے اور سلطان دار العدل میں آیا اور وزیر قضاۃ اور امراء بھی اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ اپنے نام کی طرح عادل تھا پھر ۱۲ ذوالحجہ کو سلطان نے بلاد حلب کی طرف سفر کیا اور وہ حرستا سے گذرا پھر اس نے کئی روز البریۃ میں اقامت اختیار کی پھر واپس آیا اور حمص میں اترا اور شہروں کے نائبین اس کے پاس آئے اور نائب دمشق امیر عزلو دار العدل میں بیٹھا اور فیصلے کیے اور عدل کیا اور وہ خوش سیرت اور صحیح فیصلے کرنے والا تھا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ زین الدین بن منجی:

امام' عالم' علامہ' مفتی مسلمین' صدر کامل' زین الدین ابوالبرکات بن المنجی بن الصدر عز الدین ابی عمر عثمان بن اسعد بن المنجی بن برکات بن المتوکل التنوخی' حنابلہ کے شیخ اور عالم' آپ ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور سماع حدیث کیا اور فقہ سیکھی اور اصول وفروع اور عربی اور تفسیر وغیرہ علوم کے بہت سے فنون میں مہارت رکھتے تھے اور مذہب کی سرداری آپ تک پہنچی اور آپ نے اصول کے بارے میں تصانیف کیں اور المقنع کی شرح کی اور تفسیر میں آپ کے حواشی بھی ہیں' اور آپ راست رو' دیانت دار' صاحب علم و وجاہت اور صحیح عقیدہ وذہن کے مالک تھے اور مناظر تھے اور بہت صدقہ دینے والے تھے اور ہمیشہ جامع کے کام کو طوعی طور پر کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ۱۴ رشعبان کو جمعرات کے روز فوت ہو گئے اور آپ کے ساتھ آپ کی بیوی ام محمد ست البہا بنت صدر الدین الخجندی نے بھی وفات پائی اور جامع دمشق میں جمعہ کے بعد ان دونوں پر جنازہ پڑھا گیا اور دونوں کو اٹھا کر جامع مظفری کے شمال میں قاسیون کے دامن میں باغ کے نیچے لا کر ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا' اور آپ قاضی القضاۃ علاؤ الدین کے والد تھے اور آپ مسماریہ کے شیخ تھے پھر آپ کے بعد آپ کے بیٹے شرف الدین اور علاؤ الدین المسماریہ کے شیخ مقرر ہوئے اور آپ حنبلیہ کے بھی شیخ تھے اور آپ کے بعد وہاں شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے پڑھایا جیسا کہ ہم نے حوادث میں بیان کیا ہے۔

المسعودی:

المزہ میں حمام کا مالک' بڑے امراء میں سے تھا' امیر کبیر بدر الدین لؤلؤ بن عبداللہ المسعودی' بادشاہوں کی خدمت کرنے والا مشہور امیر' اس نے المزہ میں بستانہ مقام پر ۲۷ رشعبان کو ہفتہ کے روز وفات پائی اور اتوار کی صبح کو المزہ میں اپنی قبر میں دفن ہوا اور نائب سلطنت اس کے جنازے میں شامل ہوا اور جامع دمشق میں قبۃ النسر کے نیچے اس کی تعزیت ہوئی۔

شیخ خالدی:

شیخ صالح اسرائیل بن علی بن حسین خالدی' باب السلامۃ سے باہر آپ کا زاویہ ہے اس میں آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور آپ عابد وزاہد تھے اور کسی کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے خواہ وہ کوئی بھی ہو اور آپ کے ہاں' سکون' خشوع اور طریق کی معرفت تھی اور آپ اپنے گھر سے صرف جمعہ کے لیے نکلتے تھے حتیٰ کہ آپ ۱۵ رمضان کو فوت ہو گئے اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اشرف حسین المقدسی[1]:

قاضی القضاۃ شرف الدین ابوالفضل الحسین ابن الامام الخطیب شرف الدین ابی بکر عبداللہ ابن الشیخ ابی عمر المقدسی' آپ نے سماع حدیث کیا اور فقہ سیکھی اور فروع ولغت میں مہارت حاصل کی اور آپ میں شائستگی خوش گفتاری اور خوبروئی پائی جاتی تھی آپ نے نجم الدین بن شیخ شمس الدین کے بعد ۶۸۷ھ کے آخر میں قضاء سنبھالی اور دامن کوہ میں دار الحدیث اشرفیہ میں پڑھاتا آپ نے ۲۲ رشوال' جمعرات کی شب کو وفات پائی اور ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور دوسرے دن آپ کو اپنے دادا کے قبرستان

[1] شذرات الذہب میں' حسن المقدسی لکھا ہے۔

Marfat.com

میں دامن کوہ میں دفن کیا گیا اور نائب سلطنت' قضاۃ اور اعیان آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور دوسرے دن جامع مظفری میں آپ کی تعزیت ہوئی اور آپ کے بعد تقی الدین سلیمان بن حمزہ نے قضا سنبھالی اور اسی طرح دامن کوہ میں واقع دارالحدیث اشرفیہ کی مشیخت بھی سنبھالی' اور کئی ماہ سے شرف الدین الغابر الحسنبلی النابلسی نے اسے سنبھالا ہوا تھا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا اور وہ تقی سلیمان المقدسی کے ہاتھ میں برقرار رہی۔

شیخ ابو محمد:

بن ابی حمزہ المغربی المالکی' آپ امام' عالم اور زاہد تھے آپ نے ذوالقعدہ میں دیار مصر میں وفات پائی آپ بہت حق گو اور بہت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے تھے۔

الصاحب محی الدین بن النحاس:

ابو عبداللہ محمد بن بدر الدین یعقوب بن ابراہیم بن عبداللہ بن طارق بن سالم بن النحاس الاسدی الحلبی الحنفی' آپ ۶۱۴ھ میں حلب میں پیدا ہوئے اور علم حاصل کیا اور اس میں مہارت حاصل کی اور سماع حدیث کیا اور ایک مدت تک دمشق میں قیام پذیر رہے اور وہاں بڑے بڑے مدارس میں پڑھایا جن میں الظاہریہ اور الزنجانیہ بھی شامل ہیں۔ آپ نے حلب کی قضاء اور دمشق کی وزارت کو سنبھالا اور آپ لائبریری کچہری اور اوقاف کے ناظر رہے اور ہمیشہ مکرم و معظم اور مناظرہ میں فضیلت وانصاف سے مشہور رہے' آپ سلف کے طریق کے مطابق حدیث اور اہل حدیث کے محب تھے اور حضرت شیخ عبدالقادر اور آپ کی جماعت سے محبت رکھتے تھے' آپ نے المزہ میں بستانہ مقام پر ذوالحجہ کے آخر میں سوموار کی عشاء کو وفات پائی آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی اور آپ کو ۶۹۶ھ کے آغاز میں منگل کے روز المزہ میں آپ کے اپنے قبرستان میں دفن کیا گیا اور آپ کے جنازہ میں نائب سلطنت اور قضاۃ شامل ہوئے۔

قاضی القضاۃ تقی الدین:

ابو القاسم عبدالرحمن بن قاضی القضاۃ تاج الدین ابی محمد عبدالوہاب بن القاضی الاعز ابی القاسم خلف بن بدر العلائی الشافعی' آپ نے جمادی الاولیٰ میں وفات پائی اور القرافہ میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

۶۹۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ' سلطان' نائب مصر' نائب شام اور قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور سلطان ملک عادل کتبغا حمص کے نواح میں شکار کھیل رہا تھا اور نائب مصر لاجین اور اکابر امراء اس کے ساتھ تھے اور نائب شام امیر سیف الدین غزلو العادلی دمشق میں تھا' اور جب ۲ محرم کو بدھ کا دن آیا تو سلطان کتبغا نے دمشق آ کر' حجرے میں جمعہ پڑھا اور حضرت ہود علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی اور اس کے پاس دعا کی اور لوگوں کے واقعات اپنے ہاتھ میں لیے اور ہفتہ کے روز دارالعدل میں بیٹھا اور اس نے اور اس کے وزیر فخر الدین خلیلی نے واقعات پر مہریں لگائیں اور اس ماہ شہاب الدین بن محی الدین بن النحاس اپنے باپ کے دونوں مدرسوں الزنجانیہ اور الظاہریہ میں حاضر ہوا اور لوگ بھی اس کے پاس حاضر ہوئے پھر سلطان منگل کے روز دارالعدل میں آیا اور جمعہ کا دن آیا تو اس نے حجرے میں جمعہ پڑھا پھر وہ اسی دن مغارۃ الدم کی زیارت کے لیے چلا گیا اور وہاں دعا کی اور کچھ مال صدقہ دیا اور وزیر خلیلی ۱۳ محرم اتوار کی رات کو عشاء کے بعد جامع میں آیا اور الکاملیہ کی کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا اور قراء

Marfat.com

نے اس کے سامنے پڑھا اور اس نے حکم دیا کہ جامع کے اندر فرش مکمل کر دیا جائے تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور مسلسل دو ماہ تک فرش کی یہی حالت رہی پھر دوبارہ وہی حالت ہوگئی۔

اور آج کے دن کی صبح کو قاضی شمس الدین بن الحریری نے باہمی اتفاق سے ابن النحاس کی بجائے القیمازیہ میں درس دیا اور ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی پھر سلطان نے دوسرا جمعہ حجرہ میں پڑھایا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابن خلیلی بھی تھا جو ایک بیماری کے باعث کمزور ہو چکا تھا اور ۱۷ محرم کو اس نے ملک کامل بن ملک سعید ابن صالح اسماعیل بن عادل کو طبلخانہ میں ٹوپی پہننے کا حکم دیا اور وہ قلعہ میں داخل ہوا اور اس کے دروازے پر ڈھول بجائے گئے پھر سلطان عادل کتبغا ۲۲ محرم منگل کی صبح کو فوجوں کے ساتھ دمشق سے نکلا اور اس کے بعد وزیر نکلا اور دارالحدیث کے پاس سے گذرا اور نشانِ نبوی کی زیارت کی' اور شیخ زین الدین الفارقی اس کے پاس آیا اور الناصریہ کی تدریس کے متعلق اس سے زبانی بات کی اور زین الدین نے الشامیۃ البرانیہ کی تدریس کو ترک کر دیا اور قاضی کمال الدین بن الشریشی نے اسے سنبھال لیا' بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر نے شیخ کو دنیا کا کچھ سامان دیا تو اس نے اسے قبول کر لیا اور اسی طرح اس نے نشان کے خادم المعین خطاب کو بھی کچھ دنیوی سامان دیا اور اعیان وقضاۃ وزیر کے ساتھ اس کے الوداع کرنے کو باہر نکلے اور اس دن خوب بارش ہوئی جس سے لوگوں کو شفا طلب کی اور اس نے فوجوں کی میل وغیرہ کو دھو دیا اور تقی توبہ وزیر کے الوداع سے واپس آیا اور اس نے خزانہ کی نگہداشت اس کے سپرد کی تھی اور شہاب الدین بن النحاس کو لکس نے اس سے معزول کر دیا تھا اور شیخ ناصر الدین نے محرم کے آخری دن' بدھ کے روز' قاضی بدر الدین بن جماعۃ کی بجائے الناصریۃ الجوانیۃ میں درس دیا۔

اور اس دن لوگوں نے فوج کے درمیان گڑبڑ ہو جانے اور اختلاف واضطراب کے پیدا ہو جانے کے بارے میں باتیں کیں اور شہر کے نزدیک قلعے کا جو دروازہ ہے اسے بند کر دیا گیا اور الصاحب شہاب الدین اس میں کھڑکی کی جانب سے داخل ہوا اور نائب اور امراء نے تیاری کی اور فوج کا ایک دستہ باب النصر پر کھڑا ہو گیا اور جب عصر کا وقت ہوا تو سلطان ملک عادل کتبغا اپنے پانچ یا چھ غلاموں کے ساتھ قلعہ میں پہنچ گیا اور امراء اس کے پاس آئے اور اس نے ابن جماعۃ اور حسام الدین حنفی کو بلایا اور انہوں نے امراء سے دوسری بار حلف کی تجدید کرائی اور انہوں نے حلف اٹھایا اور اس نے انہیں خلعت دیئے اور حکم دیا کہ امیر حسام الدین لاجین کے نائبین اور اس کے ذخائر کی نگہداشت کی جائے اور ان دنوں میں عادل نے قلعہ میں قیام کیا اور ان کے درمیان وادی قحمۃ میں ۲۹ محرم کو سوموار کے روز اختلاف ہوا اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ امیر حسام الدین لاجین نے در پردہ امراء کی ایک جماعت کو عادل کے خلاف متفق کر لیا تھا اور ان سے پیمان لے لیا تھا اور جب وہ دمشق سے باہر نکلے تو اس نے عادل کو مشورہ دیا کہ وہ خزانہ کو اپنے ساتھ لے جائے تاکہ دمشق میں کوئی مال باقی نہ رہے جس سے عادل ان سے بچ جانے کی صورت میں واپس دمشق آ کر قوت نہ حاصل کر سکے اور وہ راستے میں اس سے جس خیانت کا عزم کیے ہوئے ہے اس میں اس کے لیے محد ہو اور جب وہ مذکورہ جگہ پر آئے تو لاجین نے امیر سیف الدین بیعاص اور بکتوت الازرق کو جو دونوں عادل تھے' قتل کر دیا اور اس کے سامنے سے خزانہ اور فوج کو قابو کر لیا اور انہوں نے دیار مصر کا قصد کیا اور جب عادل نے یہ خبر سنی تو وہ تنگ اور لمبے راستوں سے باہر نکلا اور اس نے ایک دستہ دمشق کی طرف بھیجا اور وہ اس میں داخل ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے بعض غلام اس کی طرف واپس آ گئے جیسے زین الدین غلبک وغیرہ اور شہاب الدین حنفی' انتظام حکومت کے لیے قلعہ میں رہا اور ابن الشریشی نے صفر کے آغاز میں جمعرات کی صبح کو الشامیۃ البرانیہ میں درس دیا اور ان ایام میں بہت سے امور تلپٹ ہو گئے اور سلطان قلعہ میں بیٹھ گیا اور وہ اس سے باہر نہیں نکلتا تھا اور اس نے بہت

Marfat.com

سے ٹیکس چھوڑ دیئے اور اس کے بارے میں اس نے احکام لکھے جو لوگوں کو سنائے گئے اور بھاؤ بہت گراں ہو گیا اور ایک بورا دو سو درہم تک پہنچ گیا اور حالات بگڑ گئے اور خراب ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ملک منصور لاجین السلحدار ی کی سلطنت:

اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب وہ خزانہ لے کر فوجوں کے ساتھ دیار مصر کو گیا تو بڑی شان وشوکت کے ساتھ اس میں داخل ہوا اور بڑے بڑے عوامی امراء نے اس سے اتفاق کیا اور اس کی بیعت کی اور اسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور وہ ۱۰ر صفر کو جمعہ کے روز تخت حکومت پر بیٹھا اور مصر میں خوشی کے شادیانے بجے' اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا اور قدس اور خلیل میں بھی خطبہ دیا گیا اور اس نے ملک منصور کا لقب اختیار کیا اور اسی طرح الکرک' نابلس اور صفد میں اس کے شادیانے بجے اور امرائے دمشق کی ایک جماعت اس کے پاس گئی اور الرحبہ کی جانب سے فوج کا ایک دستہ امیر سیف الدین لجکن کے ساتھ آیا اور وہ شہر میں داخل نہ ہوئے بلکہ قلعے کے میدان میں اتر گئے اور انہوں نے عادل کی مخالفت اور حاکم مصر منصور لاجین کی اطاعت کا اظہار کیا اور امراء جماعت در جماعت اور فوج در فوج اس کے پاس گئے اور عادل کی حکومت بہت کمزور ہو گئی اور جب اس نے اپنی حکومت کی کمزوری کو دیکھا تو اس نے امراء سے کہا وہ خشد اشی اور میں ایک ہی چیز ہیں اور میں اس کی سمع واطاعت کرنے والا ہوں اور قلعہ میں وہ جس جگہ چاہتا ہے' میں بیٹھ جاتا ہوں' تم اس سے خط وکتابت کرو اور دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے' اور ایلچی' خطوط لے کر آئے جن میں قلعہ اور عادل کی نگہداشت کا حکم تھا اور لوگ فتنہ وفساد اور مختلف قسم کی باتیں کرتے رہ گئے اور قلعے کے دروازے بند تھے اور شہر کے دروازے بھی بند تھے صرف باب النصر کی کھڑکی کھلی تھی اور عوام نے قلعہ کے اردگرد اژدھام کیا ہوا تھا حتیٰ کہ ان کی ایک جماعت خندق میں گر پڑی اور کچھ لوگ مر گئے' اور اتوار کی صبح کو مؤذنین نے جامع دمشق میں اس کے لیے دعا کی اور یہ آیت تلاوت کی:

﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ﴾

لوگوں نے اتوار کی صبح کی تو قضاۃ اور امراء اکٹھے ہوئے اور ان میں غرلو العادلی دار لسعادۃ میں تھا پس انہوں نے منصور لاجین کے لیے پیمان کیا اور شہر میں اس کا اعلان کر دیا گیا' کہ لوگ اپنی دکانیں کھول لیں' اور الصاحب شہاب الدین اور اس کا بھائی زین الدین محتسب روپوش ہو گئے' اور اس نے والی ابن النشابی کو شہر کا محتسب بنا دیا پھر زین الدین ظاہر ہو گیا اور اس نے حسب دستور احتساب کا محکمہ سنبھال لیا اور اسی طرح اس کا بھائی شہاب الدین بھی ظاہر ہو گیا اور نائب شہر غرلو اور امیر جاعان دیار مصر کو چلے گئے کہ سلطان کو بتائیں کہ اس کے مطابق پیمان ہو گیا ہے اور سلطان کا خط آیا کہ وہ ۱۰ر صفر کو جمعہ کے روز تخت پر بیٹھا ہے' اور شاہانہ شوکت کے ساتھ ۱۶ر صفر کو قاہرہ سے گذرا ہے اور اس پر خلافتی خلعت تھا اور امراء اس کے آگے تھے اور اس نے امیر سیف الدین سنقر المنصوری کو مصر کا نائب مقرر کیا ہے اور یکم ربیع الاول کو دمشق میں منصور لاجین کا خطبہ ہوا اور حجرے میں قضاۃ' شمس الدین الاعسر اور لجکن حاضر ہوئے اور اچانک وہ اور امرائے دمشق کا ایک گروہ بھی آ گیا اور قاضی امام الدین قزوینی' حسام الدین حنفی اور جمال الدین مالکی مطلوب ہو کر دیار مصر کی طرف گئے اور دار السلطان کے استاد امیر حسام الدین اور سیف الدین جاعان' سلطان کی طرف سے آئے اور انہوں نے باہم ترکی زبان میں طویل گفتگو کے بعد اسے مؤکد حلف دیئے اور ترکی زبان میں اس کی بیعت کرنے کا ذکر

Marfat.com

کیا کہ وہ کسی شہر کے متعلق راضی ہے اور قسم کے بعد قلعہ صرخد متعین ہوا اور تقی الدین توبہ کی وزارت کے فرامین آئے اور اس نے شہاب الدین حنفی کو معزول کر دیا اور زین الدین حنفی کی بجائے امین الدین یوسف ارمنی رومی کو جو شمس الدین ایکی کا دوست تھا محتسب مقرر کر دیا اور امیر سیف الدین قبجق منصوری ۱۶ ربیع الاوّل ہفتہ کی صبح کو شام کی نیابت کے لیے دمشق آیا اور سیف الدین غرلو العادلی کی بجائے دار السعادۃ میں اترا اور تمام فوج اس کے استقبال کو نکلی اور جمعہ کے روز اس نے حجرے میں آ کر نماز پڑھی اور جمعہ کے بعد اوقاف واملاک کے مالکوں کی رضامندی کے بغیر ان کی کفالتوں کے ابطال کے بارے میں سلطانی حسامی خط پڑھا اسے قاضی محی الدین بن فضل اللہ افسر دیوان انشاء نے پڑھا اور شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ جس سے ناانصافی ہوئی ہو وہ منگل کے روز دار العدل میں آئے اور اس نے امراء پیشروؤں ارباب مناصب یعنی قضاۃ اور کاتبوں کو خلعت دیئے اور ابن جماعۃ کو دو خلعت دیئے ایک قضاۃ کا اور دوسرا خطابت کا۔

اور جب ماہ جمادی الآخرہ آیا تو ایلچی نے آ کر خبر دی کہ شام میں بدر الدین بن جماعۃ کی بجائے امام الدین قزوینی کو قاضی مقرر کیا گیا ہے اور خطابت ابن جماعۃ کے پاس ہی ہے اور القیمریہ کی تدریس بھی جو امام الدین کے ہاتھ میں تھی ابن جماعۃ کو دے دی گئی ہے اور اس بارے میں سلطان کا خط آیا اور اس میں اس کا اکرام واحترام کیا گیا تھا پس اس نے ۲ رجب جمعرات کے روز القیمریہ میں پڑھایا اور امام الدین ۸ رجب کو بدھ کے دن نماز ظہر کے بعد دمشق آیا اور العادلیہ میں بیٹھا اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیے اور شعراء نے قصائد میں اس کی مدح کی ان میں ایک قصیدے کا مطلع یہ ہے۔

''زمانہ تنگی کے بعد آسائش میں تبدیل ہو گیا ہے اور شام کی سرحدیں خوشخبری سے مسکرا رہی ہیں''۔

اور دمشق میں داخل ہوتے وقت اس کی حالت یہ تھی کہ اس پر سلطانی خلعت تھا اور اس کے ساتھ قاضی جمال الدین الزرادی تھا جو مالکیہ کا قاضی القضاۃ تھا اس پر بھی خلعت تھا اور سفر میں اس نے امام الدین کی سیرت کی تعریف کی اور اس کے حسن اخلاق اور حسن احوال کا ذکر کیا اور اس نے ۱۵ رجب بدھ کی صبح کو اپنے بھائی جلال الدین کے نائب عدالت مقرر ہونے کے متعلق بتانے کے بعد العادلیہ میں درس دیا اور دیوان صغیر میں خلعت پہن کر بیٹھا اور لوگ اسے مبارکباد دینے آئے اور اس کا حکمنامہ جمعہ کے دن نماز کے بعد الکمالی کھڑکی سے نائب سلطنت اور بقیہ قضاۃ کی موجودگی میں پڑھا گیا اسے شرف الدین الفزاری نے پڑھا اور شعبان میں خبر آئی کہ شمس الدین الاعسر نے دیار مصر میں کچہری کی سرشتہ داری اور وزارت دونوں عہدے اکٹھے ہی سنبھال لیے ہیں اور دمشق میں کچہری کی نگہداشت زین الدین صصری کی بجائے فخر الدین بن السیر جی نے سنبھال لی ہے پھر اسے ایک ماہ سے بھی کم عرصے میں امین الدین بن ہلال کے ذریعے معزول کر دیا گیا اور کمال الدین بن الشریشی کے قاہرہ میں غائب رہنے کی وجہ سے زین الدین الفارقی کو الناصریہ کے ساتھ الشامیۃ البرانیہ بھی واپس کر دیا گیا۔

اور ۱۴ ذوالقعدہ کو امیر شمس الدین قراسنقر منصوری نائب دیار مصر نے لاجین اور اس کے ساتھ امراء کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا اور مصر وشام میں ان کے اموال وذخائر کی نگرانی کی گئی اور سلطان نے مصر کی نیابت پر سیف الدین منکوتمر الحسامی کو مقرر کیا اور جن امراء کو اس نے گرفتار کیا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اسے خراب کیا تھا اور عادل کے خلاف کتبغا کی بیعت کی تھی اور شیخ کمال الدین الشریشی آیا اور اس کے پاس الشامیۃ البرانیہ کی بجائے الناصریہ کی تدریس کا حکمنامہ تھا اور امیر شمس الدین نے سنقر الاعسر وزیر مصر کو پکڑ لیا اور ۱۳ ذوالحجہ کو ہفتہ کے روز کچہری کو درست کیا اور مصر وشام میں اس کے اموال وذخائر کی نگرانی کی اور ذوالحجہ

Marfat.com

میں مصر میں اعلان کیا گیا کہ ذمیوں میں سے کوئی شخص گھوڑے اور خچر پر سوار نہ ہو اور ان میں جو شخص ان پر سوار پایا گیا اس سے اسے لے لیا جائے گا' اور اس سال سلطان ملک مؤید ہزبر الدین داؤد بن ملک مظفر نے جس کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے یمن پر قبضہ کر لیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

مصر کے حنابلہ کا قاضی القضاۃ:

عز الدین عمر بن عبداللہ بن عمر بن عوض المقدسی الحنبلی آپ نے سماع حدیث کیا اور مذہب میں مہارت حاصل کی اور مصر میں فیصلہ دیا اور آپ اپنی سیرت اور فیصلہ میں قابل تعریف تھے آپ نے صفر میں وفات پائی اور مقطم میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد شرف الدین عبدالغنی بن یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن نصر حرانی دیار مصر کے قاضی بنے۔

شیخ امام حافظ عفیف الدین:

ابو محمد عبدالسلام بن محمد بن مزروع بن احمد بن غزاز المصری الحنبلی' آپ نے آخر صفر میں مدینہ نبویہ میں وفات پائی آپ ۶۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع حدیث کیا اور پچاس سال مدینہ نبویہ کے ہمسائے رہے اور ان میں پے در پے چالیس حج کیے اور دمشق میں آپ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

شیخ شیث بن شیخ علی الحریری:

آپ نے حوران کی بستی بسر میں ۱۳ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز وفات پائی اور آپ کا بھائی اور فقراء دمشق سے آپ کے بھائی حسن الاکبر سے تعزیت کرنے کے لیے وہاں گئے۔

الشیخ الصالح المقری:

جمال الدین عبدالواحد بن کثیر بن ضرغام المصری' ثم الدمشقی' السبع الکبیر اور الغزالیہ کے نقیب آپ نے سخاوی کو سنایا اور سماع حدیث کیا' آپ نے آخر رجب میں وفات پائی اور جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور شیخ رسلان کے گنبد کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔

واقف السامریہ:

صدر کبیر سیف الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن جعفر بغدادی سامری ہیں سامریہ کا وقف کرنے والا جو دمشق میں الکروسیہ کی جانب ہے اور یہ آپ کا وہ گھر تھا جس میں آپ رہائش رکھتے تھے اور وہیں آپ دفن ہوئے اور آپ نے اسے دارالحدیث اور خانقاہ کے طور پر وقف کر دیا اور آپ دمشق منتقل ہو گئے اور آپ نے اسے دارالحدیث اور خانقاہ کے طور پر وقف کر دیا اور آپ دمشق منتقل ہو گئے اور آپ نے وہاں مدت تک اس گھر میں اقامت رکھی اور قدیم زمانے میں یہ گھر' ابن قوام کے گھر کے نام سے مشہور تھا اس نے اسے گھڑے ہوئے پتھروں سے تعمیر کیا تھا اور سامری بہت مالدار' خوش اخلاق اور حکومت کے ہاں معظم اور اچھی معاشرت والا تھا اس کے اشعار شاندار اور اچھوتے تھے' آپ نے ۱۸ شعبان کو سوموار کے روز وفات پائی اور آپ کو بغداد میں وزیر ابن العلقمی کے ہاں بھی بڑا مرتبہ حاصل تھا اور اس نے معتصم کی مدح کی اور اس نے اسے قیمتی سیاہ خلعت دیا پھر آپ شاہ حلب ناصر

Marfat.com

کے زمانے میں دمشق آئے اور اس کے ہاں بھی مرتبہ حاصل کیا اور اہل حکومت نے آپ کے بارے میں چغلی کی تو آپ نے ان کے متعلق بحر رجز میں ایک قصیدہ تصنیف کیا جس کے باعث آپ نے ان کے خلاف ایک دروازہ کھول دیا اور بادشاہ نے ان سے بیس ہزار دینار کا مطالبہ کیا تو انہوں نے آپ کی بہت تعظیم کی اور آپ کے ذریعے اپنی اغراض کے قریب ہوئے اور آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح میں بھی ایک قصیدہ کہا ہے اور حافظ دمیاطی نے آپ کے اشعار میں سے کچھ اشعار لکھے ہیں۔

رصیف میں النفیسیہ کا وقف کرنے والا:

الرئیس نفیس الدین ابوالفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالواحد بن اسماعیل بن سلام بن علی بن صدقۃ الحرانی' آپ دمشق میں تعدیل کرنے والے ایک گواہ تھے اور آپ ایک وقت میں یتیموں کے نگران بنے اور آپ بہت مالدار تھے' آپ ۶۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور سماع حدیث کیا اور اپنے گھر کو وقف کر کے دارالحدیث بنا دیا آپ نے ۴ر ذوالقعدہ کو ہفتہ کے روز ظہر کے بعد وفات پائی اور اتوار کی صبح کو اموی میں جنازہ پڑھے جانے کے بعد آپ کو قاسیون کے دامن میں دفن کر دیا گیا۔

شیخ ابوالحسن المعروف بالساروب الدمشقی:

آپ کا لقب نجم الدین تھا' حریری نے آپ کے حالات کو بہت طول دیا ہے اور آپ کی کرامات اور علم الحروف وغیرہ میں آپ کی باتوں کو بیان کیا ہے اور اللہ ہی آپ کے حال کو بہتر جانتا ہے۔

اور اس سال قازان نے امیر نوروز کو قتل کر دیا جو اس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا اور یہ نوروز وہ تھا جس نے اس کی تابعداری کی اور اس نے اسے دعوت اسلام دی پس وہ مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ اکثر تاتاری بھی مسلمان ہو گئے بلاشبہ تاتاریوں نے قازان کے دل کو اس کے خلاف مشوش کر دیا اور اسے اس سے برگشتہ کر دیا اور وہ مسلسل اسی کیفیت میں رہا حتیٰ کہ اس نے اسے قتل کر دیا اور ان تمام لوگوں کو بھی قتل کر دیا جو اس کی طرف منسوب ہوتے تھے اور قازان کے ہاں یہ نوروز' تاتاریوں کے بہترین امراء میں سے تھا اور اپنے اسلام میں راست باز' عبادت گذار اور اذکار و نوافل والا تھا اور الجید رحمہ اللہ نے اس کا قصد کیا اور اسے معاف کر دیا اور اس کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور انہوں نے تسبیحیں اور ہیاکل بنائے اور جمعہ اور جماعات میں حاضر ہوئے اور قرآن پڑھے۔

۶۹۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم خلیفہ' اور سلطان' لاجین اور نائب مصر' منکوتمر اور نائب دمشق' قبجق تھا اور ۱۰ صفر کو جلال الدین بن حسام الدین نے اپنے باپ کی جگہ دمشق میں قضاء سنبھالی اور اس کے باپ کو مصر طلب کیا گیا تو وہ سلطان کے پاس ٹھہرا اور اس نے اسے شمس الدین السروجی کی بجائے مصر میں حنفیہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور اس نے اپنے باپ کے دونوں مدرسوں الخاتونیہ اور المقدمیہ میں پڑھایا اور مدرسۃ القصاعین اور الشبلیہ کو چھوڑ دیا اور ایلچی کے ہاتھ سلطان کے اس معرکہ سے بچ جانے کی خبر آئی جس میں وہ گھر گیا تھا اور خوشی کے شادیانے بجے گئے اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور وہ پولو کھیلتا ہوا اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا حال شاعر کے اس قول کی مانند تھا ؎

تو نے گرفت' احسان اور معرفت کو جمع کر لیا اور ان سب کو گھوڑا نہیں اٹھا سکتا۔ اور اس کے ہاتھ نائب سلطنت کے لیے حکم اور

Marfat.com

خلعت بھی آیا سو اس نے حکم کو پڑھا اور چوکھٹ کو بوسہ دیا اور ربیع الاوّل میں الجوزیہ میں عزالدین ابن قاضی القضاۃ تقی الدین سلیمان نے درس دیا اور امام الدین شافعی اور اس کا بھائی جلال الدین اور فضلاء کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی اور تدریس کے بعد وہ بیٹھ گیا اور اپنے باپ کی اجازت سے اس کی طرف سے فیصلے کیے۔

اور ربیع الاوّل میں قاضی القضاۃ تقی الدین بن دقیق العید ناراض ہو گیا اور اس نے کئی روز تک مصر میں فیصلہ کرنا چھوڑ دیا پھر اس نے اس کی رضامندی چاہی اور وہ واپس آ گیا اور انہوں نے اس پر شرط عائد کی کہ وہ اپنے بیٹے محب کو نائب مقرر نہ کرے اور ۱۰ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز مدرسہ معظمیہ میں جمعہ پڑھا گیا اور اس میں اس کے مدرس قاضی شمس الدین بن المعز حنفی نے خطبہ دیا اور اس وقت مشہور ہو گیا کہ بدرالدین بیسری کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور دیار مصر میں اس کے اموال کی نگرانی کی گئی ہے اور سلطان نے علم الدین الردیداری کے ساتھ حمدون کے ٹیلے کی طرف ایک دستہ بھیجا اور اس نے اسے خدا کے فضل سے فتح کر لیا اور اس کی اطلاع ۱۲ رمضان کو دمشق آئی اور خلیلیہ ویران ہو گیا اور وہاں ظہر کی اذان دی گئی اور ۷ رمضان کو بدھ کے دن اس پر قبضہ ہوا تھا پھر اس کے بعد مرعش فتح ہوا اور خوشی کے شادیانے بجے' پھر فوج' قلعہ حموص کی طرف منتقل ہو گئی اور فوج کے ایک دستہ کو گزند پہنچا' جس میں علم الدین سنجر طقصبا کی ران میں وہ دو لکڑیاں لگیں جن سے سالوتری گھوڑے کو قابو کرتا ہے اور علم الدین الردیداری کے پاؤں میں پتھر لگا۔

اور ۷ رشوال' جمعہ کے دن شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے جہاد کے لیے وقت مقرر کیا اور اس کے بارے میں ترغیب دی اور مجاہدین کی تنخواہوں کے بارے میں کوئی کوتاہی نہ چھوڑی اور یہ ایک عظیم الشان بھرپور مقررہ وقت تھا۔

اور اس ماہ میں' ملک مسعود بن خضر بن الظاہر بلاد الاشکری سے جہاں وہ اشرف بن منصور کے زمانے سے ٹھہرا ہوا تھا دیار مصر کو واپس آیا اور سلطان نے رسالے کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کی تعظیم کی اور اس کا اکرام کیا اور اس سال امیر خضر بن الظاہر نے مصریوں کے ساتھ حج کیا اور ان میں خلیفہ الحاکم بامر اللہ العباسی بھی شامل تھا اور ماہ شوال میں مدرسین اس مدرسہ میں بیٹھے جسے مصر کے نائب سلطنت نے تعمیر کیا تھا اور وہ المنکوتمریہ تھا جو باب القنطرہ کے اندر ہے اور اس سال' بلاد سیس میں دو قلعوں حمیص اور نجم پر قبضہ کرنے کی وجہ سے خوشی کے شادیانے بجے۔

اور اس سال بلاد مصر سے ایک دستہ اپنے اصحاب کی مدد کے لیے بلاد سیس پہنچا اور وہ تقریباً تین سو جانباز تھے اور ۱۵ رذوالحجہ کو امیر عزالدین ایبک الحموی کو گرفتار کر لیا گیا جو شام کا نائب تھا اور اس کے اہل واصحاب کے امراء کی ایک جماعت بھی گرفتار ہوئی اور اس سال دمشق میں پانی کی بہت کمی ہو گئی حتیٰ کہ بعض جگہوں میں وہ انسان کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا تھا اور نرکل میں بھی چلو بھر پانی باقی نہ رہا اور نہ وہ حسرین کے پل تک پہنچتا تھا اور شہر میں برف کا بھاؤ گراں ہو گیا اور نیل مصر میں بہت زیادہ پانی تھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ حسن بن شیخ علی الحریری

آپ نے ربیع الاوّل میں بسر بستی میں وفات پائی اور آپ جماعت کے بڑے آدمیوں میں سے تھے اور آپ کے حسن

Marfat.com

معاشرت اور حسن اخلاق کی وجہ سے لوگوں کا میلان آپ کی طرف تھا آپ ۶۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔

صدر کبیر شہاب الدین:

ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی الرجا بن ابی الزہر التنوخی جو ابن السلعوس کے نام سے مشہور اور وزیر کا بھائی تھا۔ اس نے حدیث پڑھی اور کثیر سے سماع کیا اور یہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا' اور بہت صدقہ وخیرات کرنے والا تھا اس نے جمادی الاولیٰ میں اپنے گھر میں وفات پائی' اور جامع میں اس کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن کیا گیا اور مسجد ابن ہشام میں اس کی تعزیت ہوئی اور آپ نے ایک وقت جامع کی نگہداشت کا کام سنبھالا اور آپ کی سیرت قابل تعریف ہے اور اپنے بھائی کی وزارت کے زمانے میں اسے بڑی وجاہت حاصل تھی پھر یہ پہلے حال کی طرف واپس آ گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے۔

شیخ شمس الدین الایکی:

محمد بن ابی بکر بن محمد الفارسی' جو الایکی کے نام سے مشہور ہے' آپ جلالین کے مشکل مقامات کو حل کرنے والے ایک فاضل ہیں' خصوصاً اصلیین' منطق اور علم الاوائل کے معضلات حل کرتے ہیں اور ایک وقت آپ نے مصر میں مشیخۃ الشیوخ کو سنبھالا اور اس سے قبل آپ الغزالیہ کے مدرس تھے آپ نے المزۃ بستی میں جمعہ کے روز وفات پائی اور ہفتے کو دفن ہوئے اور لوگ آپ کے جنازے میں پیدل چلے' ان میں قاضی القضاۃ امام الدین قزوینی بھی شامل تھے' یہ ۴ رمضان کا واقعہ ہے آپ قبرستان صوفیہ میں شیخ شملہ کے پہلو میں دفن ہوئے اور آپ کی تعزیت خانقاہ سمیساطیہ میں ہوئی اور آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل ہوئے' اور آپ بہت سے علماء کے دلوں میں معظم تھے۔

صدر بن عقبہ:

ابراہیم بن احمد بن عقبہ بن ہبۃ اللہ بن عطا البصراوی آپ نے پڑھایا اور دہرایا اور ایک وقت میں حلب کی قضا سنبھالی پھر اپنی وفات سے قبل مصر کی طرف سفر کیا اور ایک حکمنامہ آیا جس میں حلب کے قاضی القضاۃ کا ذکر تھا اور جب آپ دمشق سے گذرے تو اس سال کے رمضان میں وہیں فوت ہو گئے' آپ کی عمر ۸۷ سال تھی' آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ دو خصلتیں بوڑھی نہیں ہوتیں' حرص اور آرزوؤں کا دراز ہونا۔

الشہاب العابر:

احمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالمنعم بن نعمۃ المقدسی الحنبلی' شہاب الدین رؤیا کی تعبیر کرنے والے' آپ نے کثیر سے سماع کیا اور حدیث روایت کی اور آپ خوابوں کی تعبیر میں عجیب آدمی تھے اور آپ کو اس میں مہارت حاصل تھی اور اس بارے میں آپ کی ایک تصنیف بھی ہے جس میں وہ عجیب وغریب باتیں نہیں پائی جاتیں جو آپ سے نقل کی جاتی ہیں آپ ۶۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور ذوالقعدہ میں فوت ہوئے' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃ وَالنِّہَایَۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۴

یہ جلد ۶۹۸ھ سے ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتوں کو زوال آ چکا تھا۔ دین کی ترویج کے لیے علامہ ابن تیمیہ کی کاوشیں اس کے علاوہ جلیل القدر علماء، خطباء اور قضاۃ کا تذکرہ ہے۔ اسکندریہ پر فرنگیوں کے قابض ہونے کے واقعات بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تصنیف ✵ عَلَّامَہ حَافِظ اَبُوالفِدَا عِمَادُ الدِّیْنُ اِبْنِ کَثِیْر (۷۰۱ھ۔۷۷۴ھ)

ترجمہ ✵ مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی

اُردو بازار، کراچی

Marfat.com

البِدَایۃ والنِّھَایۃ

مصنفہ علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر کے حصہ سوم، چہارم کے اردو ترجمے کے

جملہ حقوق اشاعت وطباعت، تصحیح وترتیب وتبویب قانونی بحق

طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈیمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	تاریخ ابنِ کثیر
مصنف	.....	علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر
ترجمہ	.....	مولانا اختر فتح پوری
ناشر	.....	نفیس اکیڈیمی۔ کراچی
طبع اوّل	.....	جنوری ۱۹۸۹ء
ایڈیشن	.....	آفسٹ
ضخامت	.....	۳۵۲
ٹیلیفون	.....	۷۷۲۲۰۸۰-۰۲۱

Marfat.com

تعارف جلد چہاردہم

گرامی قدر قارئین اس وقت البدایہ والنہایہ کی چودھویں جلد جو اس معرکۃ الآرا کتاب کی آخری جلد ہے ہمارے پیش نظر ہے جو ۶۹۸ھ سے لے کر ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے' اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتوں کو زوال آ چکا تھا' خلفاء کا نام صرف برائے وزن بہت ہی تھا' باہمی سر پھٹول جاری تھی' بدعات کا دور دورہ تھا' مساجد کے ائمہ اور خطباء کے تقریر پر جھگڑے ہوتے تھے اور حصول امارت کے لیے رسہ کشی ہوتی تھی اور اختلافی مسائل پر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے کئی قسم کے ہتھکنڈے اختیار کیے جاتے تھے۔

اس گئے گذرے دور میں شمع اسلام کو روشن کرنے کے لیے علامہ ابن تیمیہؒ نے سیف و سنان کے ساتھ ساتھ قلم و قرطاس کو بھی استعمال کیا اور سربراہانِ حکومت کو مشورے دیئے اور مسائل میں ان کی راہنمائی کی اور کئی دفعہ در زنداں کو دستک دی' اگرچہ اس دور میں بیشمار مدارس دینی تعلیم کے لیے موجود تھے' لیکن ان سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھایا جا رہا تھا اور لوگ دین کے مغز سے بے نیاز ہو کر صرف قشر پر ہی اکتفا کیے ہوئے تھے' اور خطیب کی آواز کے سریلے پن پر ہی نظر کیے ہوئے تھے اور خطیبوں کا حال بھی جگر مرادآبادی کے اس شعر کا مصداق تھا۔

واعظ کا ہر اک ارشاد بجا' تقریر بہت دلچسپ مگر
آنکھوں میں سرور عشق نہیں' چہرے پہ یقین کا نور نہیں

اس میں کچھ شک نہیں کہ اس دور میں بھی علماء اور صلحاء اور اخیار و ابرار موجود تھے مگر وہ زاویہ نشین ہو چکے تھے اور انفرادی طور پر شمع اسلام کو روشن کیے ہوئے تھے' جیسے علامہ ابن تیمیہ' علامہ ابن قیم علامہ حافظ ابوالحجاج المزی' ابن کثیر کے والد مرحوم اور اس تاریخ کے مولف حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وغیرہم

علاوہ ازیں اس جلد میں جلیل القدر علماء' خطبا اور قضاۃ کے مختصر حالات بھی ہیں اور بعض ایسے نادر اور عجیب واقعات بھی ہیں جو صدیوں بعد وقوع پذیر ہوتے ہیں بلکہ بعض کا وقوع تو شاذ ہی ہوتا ہے نیز اس میں دمشق کے باب جیرون کی تاریخ اور اس کی تباہی اور باب کیسان کے دو سو سال بعد کھلنے کے حالات اور اسکندریہ پر فرنگیوں کے قابض ہونے کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں ہم نے مختصر التعارف میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تفصیل آپ کتاب کے مختلف مقامات پر پائیں گے۔

آخر میں اس بات کا ذکر نہ کرنا ناشکر گزاری ہوگی کہ یہ عظیم اور معرکۃ الآرا کتاب جو سات صدیوں سے الماریوں میں بند

Marfat.com

پڑی تھی اور جس سے عربی دان اصحاب کے سوا کوئی شخص مستفید نہ ہوسکتا تھا۔

جناب چوہدری طارق اقبال صاحب گاہندری مالک نفیس اکیڈمی نے اپنی جہد مسلسل اور لاکھوں روپیہ کے صرفہ سے اسے اردو زبان میں منتقل کروا کر شائع کر دیا ہے' ہمارے خیال میں اگر ایسا جرأت مند ناشر کسی علمی ملک میں ہوتا تو حکومت اس کی حوصلہ افزائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتی ایسے جرأت مند لوگ جو اپنا تن من دھن علم کی خدمت میں صرف کر دیں' کم ہی منظر عام پر آتے ہیں۔

جناب چوہدری طارق اقبال صاحب نے جو کام کیا ہے وہ انہیں ہمیشہ اس دنیا اور اخروی دنیا میں سربلند رکھے گا' اور یہ کتاب ایک ایسی یادگار ہے جو ہمیشہ انہیں زندہ رکھے گی' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ہمت و استقامت عطا فرمائے اور اپنے مرحوم والد کا صحیح جانشین بنائے اور انہیں مسلمانوں کی مزید علمی خدمت کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین

اختر فتح پوری
۲۳/۲/۸۸

Marfat.com

فہرست البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۱۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	منصور الاجین کے قتل اور محمد بن قلادون کی طرف حکومت کی واپسی کا بیان	۱۵
2	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷
3	شیخ نظام الدین	//
4	شیخ مفسر جمال الدین عبداللہ	//
5	شیخ ابو یعقوب المغربی مقیم قدس	۱۸
6	التقی توبۃ الوزیر	//
7	امیر کبیر شمس الدین بسیری	//
8	سلطان ملک مظفر	//
9	الملک الاوحد	//
10	قاضی شہاب الدین یوسف	//
11	الصاحب نصر الدین ابو الغنائم	//
12	یاقوت بن عبداللہ	۱۹
13	معرکہ قازان	//
14	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۶
15	قاضی حسام الدین ابو الفضائل	//
16	قاضی امام عالی	//
17	المسند المعمر الرحلہ	۲۷
18	خطیب موفق الدین	//
19	صدر شمس الدین	//
20	شیخ جمال الدین ابو محمد	//
21	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۱
22	شیخ حسن کردی	۳۱
23	صفی الدین جوہر التغلیصی آختہ	//
24	امیر عز الدین	//
25	امیر جمال الدین آقوش الشریفی	//
26	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۳۴
27	امیر المومنین خلیفہ الحاکم بامر اللہ	//
28	المستکفی باللہ کی خلافت	//
29	امیر عز الدین	//
30	شیخ شرف الدین ابو الحسن	//
31	صدر ضیاء الدین	//
32	امیر کبیر مرابط مجاہد	۳۵
33	الابر قوہی المسند المعمر المصری	//
34	صاحب مکہ	//
35	عجائبات سمندر کا ایک عجوبہ	۳۶
36	معرکہ شقحب کا آغاز	۳۷
37	معرکہ شقحب کے حالات	۳۹
38	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۴۲
39	ابن دقیق العید	//
40	شیخ برہان الدین اسکندری	//
41	صدر جمال الدین بن العطار	//
42	ملک عادل زین الدین کتبغا	//
43	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۴۴

Marfat.com

44	شیخ ابواسحاق	//
45	شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم بن عبدالسلام	۴۵
46	خطیب ضیاءالدین	//
47	شیخ زین الدین الفارقی	//
48	امیر کبیر عزالدین ایبک حموی	//
49	وزیر فتح الدین	۴۶
50	اس تاریخ کے مؤلف ابن کثیر کے والد کے حالات	//
51	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۵۰
52	شیخ تاج الدین بن شمس الدین بن الرفاعی	//
53	صدر نجم الدین بن عمر	//
54	شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ساتھ احمدیہ کا ماجرا اور آپ کے لیے تین مجالس کا انعقاد کیسے ہوا؟	۵۱
55	شیخ الاسلام کی مجالس ثلاثہ کی پہلی مجلس	۵۲
56	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۵۵
57	شیخ عیسیٰ بن شیخ سیف الدین الرجبی	//
58	الملک الاوحد	//
59	صدر علاؤالدین	//
60	خطیب شرف الدین ابوالعباس	//
61	شیخ علامہ برہان الدین حافظ کبیر دمیاطی	۵۶
62	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۵۹
63	قاضی تاج الدین	//
64	شیخ ضیاء الدین طوسی	//
65	شیخ جمال الدین ابراہیم بن محمد بن سعد الطیبی	۶۰
66	الشیخ الجلیل سیف الدین الرجیحی	//
67	امیر فارس الدین الرداوی	//
68	شیخ شمس الدین خطیب دمشق	//
69	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۶۳
70	امیر رکن الدین بیبرس	//
71	شیخ صالح احمدی رفاعی	//
72	ملک مظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر کی سلطنت کا ذکر ابن تیمیہ کے دشمن شیخ المنجبی سے	۶۴
73	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۶۵
74	الشیخ الصالح عثمان الحلبونی	//
75	شیخ صالح	//
76	سید شریف زین الدین	۶۶
77	الشیخ الجلیل ظہیر الدین	//
78	ملک ناصر محمد بن منصور قلادون کے حکومت کی طرف واپس آنے اور مظفر جاشنکیر بیبرس کی حکومت کے زوال پذیر ہونے اور اس کے شیخ المنجی	۶۷
	حلولی مالی کے بے یار و مددگار ہونے کا بیان	۶۸
79	الجاشنکری کا قتل	۷۳
80	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۷۴
81	خطیب ناصر الدین ابوالہدیٰ	//
82	مصر کا قاضی حنابلہ	//
83	شیخ نجم الدین	//
84	امیر شمس الدین سنقر الاعسر المنصوری	//
85	امیر جمال الدین آقوش عبداللہ الریسمی	//
86	التاج ابن سعید الدولہ	۷۵
87	شیخ شہاب الدین	//
88	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۷۷
89	قاضی القضاۃ شمس الدین ابوالعباس	//
90	الصاحب امین الدولہ	۷۸

Marfat.com

91	شیخ کریم الدین بن الحسین الایکی	//	117	شیخ رشید ابوالفداء اسماعیل	//
92	فقیہ عزالدین عبدالجلیل	//	118	شیخ سلیمان ترکمانی	//
93	ابن الرفعۃ	//	119	شیخہ صالحہ عابدہ زاہدہ ام زینب	۹۱
94	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۸۱	120	فتح ملطیہ	//
95	الشیخ الرئیس بدرالدین	//	121	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۳
96	شیخ شعبان بن ابی بکر عمر الاربلی	//	122	شرف الدین	//
97	شیخ ناصرالدین یحییٰ بن ابراہیم	۸۲	123	شیخ صفی الدین ہندی	//
98	الشیخ الصالح الجلیل القدوۃ	//	124	القاضی المسند المعمر الراحلہ	//
99	ابن الوحید کاتب	//	125	شیخ علی بن شیخ علی الحریری	۹۴
100	امیر ناصرالدین	//	126	ماہر فاضل حکیم بہاؤالدین	//
101	التمیمی الداری	//	127	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۶
102	قاضی علامہ حافظ سعدالدین	//	128	الشرف صالح بن محمد بن عرب شاہ	۹۷
103	شام پر تنکز کی نیابت	۸۴	129	ابن عرفہ مؤلفہ تذکرۃ الکندیہ	//
104	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۸۶	130	ظہیرالدین مختار آختہ	//
105	حاکم ماردین ملک منصور	//	131	امیر بدرالدین	//
106	امیر سیف الدین قطلوبک الشیخی	//	132	شیخہ صالحہ	۹۸
107	الشیخ الصالح نورالدین	//	133	قاضی محب الدین	//
108	امیر کبیر ملک مظفر	//	134	شیخ نجم الدین موسیٰ بن علی بن محمد	//
109	قاضی القضاۃ شمس الدین	//	135	شیخ تقی الدین موصلی	//
110	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۸۸	136	الشیخ الصالح الزاہد المقری	//
111	شیخ امام محدث فخرالدین	//	137	شیخ صدر بن وکیل	۹۹
112	عزالدین محمد بن السلال	//	138	شیخ عمادالدین اسماعیل الفوی	۱۰۰
113	الشیخ ابکیر المقری	//	139	ارض جبلہ میں گمراہ مہدی کے خروج کا بیان	۱۰۲
114	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۹۰	140	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۰۳
115	مسودی نائب حلب	//	141	شیخ صالح ابوالحسن	//
116	الصاحب شرف الدین	//	142	شیخ شہاب الدین رومی	//

Marfat.com

143	الشیخ الصالح العدل قمر الدین عثمان	//
144	قاضی القضاۃ جمال الدین	//
145	قاضی صدر رئیس	۱۰۴
146	فقیہ شرف الدین	//
147	الصاحب انیس الملوک	//
148	صدر رئیس شرف الدین محمد بن جمال الدین ابراہیم	۱۰۵
149	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۰۸
150	شیخ صالح عابد درویش	//
151	شیخ صالح ماہر ادیب اور خوش گو شاعر تقی الدین	۱۰۹
152	قاضی القضاۃ زین الدین	۱۱۰
153	الشیخ ابراہیم بن ابی العلاء	//
154	شیخ ابوالولید	//
155	شیخ کمال الدین ابن الشریشی	//
156	الشہاب المقری	۱۱۱
157	قاضی القضاۃ فخر الدین	//
158	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۱۳
159	الشیخ المقری شہاب الدین	//
160	شیخ امام تاج الدین	//
161	محی الدین محمد بن مفضل بن فضل اللہ المصری	۱۱۴
162	امیر کبیر غرلو بن عبداللہ العادلی	//
163	امیر جمال الدین آقوش	//
164	خطیب صلاح الدین	//
165	علامہ فخر الدین ابوعمرو	//
166	الشیخ الصالح العابد	۱۱۵
167	الشیخ الصالح المعمر الراحلہ	//
168	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۱۷
169	شیخ ابراہیم الدھستانی	//
170	شیخ محمد بن محمود بن علی	۱۱۸
171	شیخ شمس الدین ابن الصائغ اللغوی	//
172	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۲۰
173	الشیخ الصالح المقری	//
174	شیخ فاضل شمس الدین ابوعبداللہ	//
175	شیخ علاء الدین	۱۲۱
176	امیر الحاجب الحجاب	//
177	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۲۳
178	قاضی شمس الدین بن العز الحنفی	//
179	شیخ ابواسحاق	//
180	علامہ شیخ رکن الدین	۱۲۴
181	نصیر الدین	//
182	شمس الدین محمد بن المغربی	//
183	الشیخ الجلیل نجم الدین	//
184	شمس الدین محمد بن الحسن	//
185	شیخ جلال الدین	//
186	شیخ امام قطب الدین	۱۲۵
187	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۲۶
188	مؤرخ کمال الدین الغوطی	//
189	قاضی القضاۃ نجم الدین بن صصری	۱۲۷
190	علاء الدین علی بن محمد	//
191	شیخ ضیاء الدین	//
192	الشیخ الصالح المقری الفاضل	۱۲۸
193	شہاب الدین احمد بن محمد	//

Marfat.com

194	قاضی جمال الدین	//	220	شیخ حسن کردی حواس باختہ	۱۳۸
195	شیخ محدث صفی الدین	//	221	وکیل السلطان کریم الدین	//
196	پاکدامن خاتون	۱۲۹	222	شیخ علاؤالدین	//
197	الشیخ الجلیل المعمر الرحلۃ بہاؤالدین	//	223	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۴۰
198	وزیر امیر نجم الدین	//	224	شیخ ابراہیم الصباح	//
199	امیر صارم الدین بن قراسنقر الجوکندار	//	225	ابراہیم بدحواس	۱۴۱
200	شیخ احمد الاعفف الحریری	۱۳۰	226	شیخ عفیف الدین	//
201	الشیخ المقری ابوعبداللہ	//	227	شیخ صالح عابد زاہد ناسک	//
202	الشیخ الاصیل شمس الدین	//	228	شیخ تقی الدین	//
203	الشیخ العابد ابوبکر	//	229	شیخ امام صدر الدین	//
204	امیر علاؤالدین بن شرف الدین	۱۳۱	230	الشہاب محمود	//
205	فقیہ شرف الدین حرانی	//	231	شیخ عفیف الدین آمدی	۱۴۲
206	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۳۵	232	البدر العوام	//
207	بدر الدین ممدوح بن احمد الحنفی	//	233	الشہاب احمد بن عثمان الامشاطی	//
208	الحجۃ الکبیرہ خوندا بنت مکیہ	//	234	قاضی امام عالم زاہد	//
209	شیخ محمد بن جعفر بن فرعوش	//	235	احمد بن صبیح مؤذن	۱۴۳
210	شیخ ایوب السعودی	//	236	خطاب بانی خان خطاب	//
211	شیخ نور الدین	۱۳۶	237	رکن الدین خطاب بن الصاحب کمال الدین	//
212	شیخ محمد الباجریقی	//	238	بدر الدین ابوعبداللہ	//
213	شیخ قاضی ابوزکریا	//	239	قاضی محی الدین	۱۴۴
214	فقیہ کبیر خطیب جامع	//	240	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۴۷
215	کاتب مفید قطب الدین	۱۳۷	241	ابن المطہر الشیعی جمال الدین	//
216	امیر کبیر ملک العرب	//	242	شمس کاتب	//
217	وزیر کبیر علی شاہ بن ابی بکر تبریزی	//	243	العز حسن بن احمد بن زفر	//
218	امیر سیف الدین بکتمر	//	244	شیخ امین الدین سالم بن ابی الدر	//
219	شرف الدین ابوعبداللہ	//	245	شیخ حماد	۱۴۸

Marfat.com

246	شیخ قطب الدین الیونینی	//
247	قاضی القضاۃ ابن مسلم	//
248	قاضی نجم الدین	//
249	ابن قاضی شہبۃ	۱۴۹
250	الشرف یعقوب بن فارس الجبری	//
251	الحاج ابوبکر بن تیمراز الصیرفی	//
252	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۵۲
253	امیر ابو یحییٰ	//
254	شیخ صالح ضیاء الدین	//
255	شیخ علی المحارنی	//
256	ملک کامل ناصر الدین	۱۵۳
257	شیخ امام نجم الدین	//
258	شیخ صالح ابوالقاسم	//
259	قاضی عز الدین	//
260	شیخ کمال الدین بن الزملکانی	۱۵۴
261	جامع اموی کا مشہور مؤذن الحاج علی	//
262	شیخ فضل ابن الشیخ الرجیبی التونسی	۱۵۵
263	شیخ الاسلام ابوالعباس تقی الدین احمد بن تیمیہ کی وفات	۱۵۸
264	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۶۳
265	الشریف العالم عز الدین	//
266	شمس محمد بن عیسیٰ التکریدی	//
267	شیخ ابوبکر الصالحانی	۱۶۴
268	ابن الدوالیبی البغدادی	//
269	قاضی القضاۃ شمس الدین بن الحریری	//
270	الشیخ الامام العالم المقری	۱۶۵
271	ابن العاقولی بغدادی	//
272	شیخ صالح شمس الدین السلالی	//
273	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۶۷
274	امام نجم الدین	//
275	امیر سیف الدین قطلوبک التشنکیر الرومی	//
276	محدث الیمن	۱۶۸
277	نجم الدین ابوالحسن	//
278	امیر بکتمر الحاجب	//
279	شیخ شرف الدین عیسیٰ بن محمد قراجا بن سلیمان	//
280	شیخ علامہ برہان الدین الفزاری	//
281	شیخ مجد الدین اسماعیل	۱۶۹
282	الصاحب شرف الدین یعقوب بن عبداللہ	//
283	قاضی معین الدین	۱۷۰
284	قاضی القضاۃ علاؤ الدین قونوی	//
285	امیر حسام الدین لاجین المنصوری الحسامی	//
286	الصاحب عز الدین ابویعلی	//
287	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷۲
288	علاؤ الدین ابن الاثیر	//
289	الوزیر العالم ابوالقاسم	۱۷۳
290	شیخ شمس الدین	//
291	بہادر آص امیر کبیر	//
292	الحجار بن الشحنہ	//
293	شیخ نجم الدین بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن	۱۷۴
294	شیخ ابراہیم الہدمہ	//
295	ستیتہ بنت امیر سیف الدین	//
296	قاضی القضاۃ طرابلس	//

Marfat.com

297	شیخ عبداللہ	۱۷۵	323	قاضی القضاۃ علم الدین	۱۸۴
298	شیخ حسن بن علی	//	324	قطب الدین موسیٰ	//
299	محی الدین ابوالثناء محمود	//	325	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۸۶
300	رئیس نوجوان صلاح الدین یوسف	//	326	شیخ تقی الدین محمود علی	//
301	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۷۸	327	شیخ امام عز القضاۃ	//
302	قاضی القضاۃ عز الدین مقدسی	//	328	قاضی القضاۃ ابن الجماعۃ	۱۸۷
303	امیر سیف الدین قجلیس	//	329	الشیخ الفاضل مفتی فلسطین	//
304	قاضی ضیاء الدین	۱۷۹	330	تاج الدین عبدالرحمٰن بن ایوب	//
305	ابودبوس عثمان بن سعید المغربی	//	331	شیخ فخر الدین ابومحمد	//
306	علامہ ضیاء الدین ابوالعباس	//	332	امام فاضل مجموع الفضائل	۱۸۸
307	صدر کبیر تاج الدین الکارلی	//	333	شیخ علی بن الحسن	//
308	علامہ فخر الدین	//	334	امیر عز الدین ابراہیم بن عبدالرحمٰن	//
309	تقی الدین عمر ابن الوزیر شمس الدین	//	335	قاضی ابن جملہ کا قضیہ	۱۸۹
310	جمال الدین ابوالعباس	۱۸۰	336	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۱
311	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۸۲	337	شیخ اجل تاجر بدر الدین	//
312	شیخ عبدالرحمٰن بن ابی محمد بن محمد	//	338	الصدر امین الدین	//
313	ملک مؤید حاکم حماۃ	//	339	عماد الدین خطیب	//
314	قاضی تاج الدین السعدی	//	340	الصدر شمس الدین	//
315	شیخ رضی الدین بن سلیمان	//	341	جمال الدین قاضی القضاۃ الزرعی	//
316	امام علاؤ الدین طیبغا	//	342	شیخ زین الدین	۱۹۲
317	قاضی القضاۃ شرف الدین ابومحمد	۱۸۳	343	امیر شہاب الدین	//
318	شیخ یاقوت الحبشی	//	344	شیخ عبداللہ یوسف بن ابی بکر الاسعردی الموقت،	//
319	النقیب ناصح الدین	//	345	امیر سیف الدین بلبان	//
320	امیر سیف الدین الجای الدویدار الملکی الناصری	//	346	شمس الدین محمد بن یحییٰ بن محمد بن قاضی حران	//
321	فاضل ماہر اور حاذق طبیب	//	347	شیخ ذوالنون	۱۹۳
322	شیخ القراء برہان الدین	//	348	شیخ صالح عابد ناسک ایمن	//

Marfat.com

349	شیخ نجم الدین القبانی الحموی	۱۹۳	375	امیر شہاب الدین بن برق	//
350	شیخ فتح الدین بن سید الناس	//	376	امیر فخر الدین ابن الشمس لولو	۲۰۱
351	قاضی مجد الدین بن حرمی	۱۹۴	377	عماد الدین اسماعیل	//
352	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۵	378	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۰۳
353	جامع دمشق کے رئیس المؤذنین	//	379	شیخ علاؤ الدین بن غانم	//
354	عمدہ کاتب	//	380	الشرف محمود الحریری	//
355	علاؤ الدین سنجاری	//	381	شیخ ناصر الدین	//
356	نجم الدین تاجر	۱۹۶	382	شیخ شہاب الدین عبد الحق حنفی	//
357	شیخ حافظ قطب الدین	//	383	شیخ عماد الدین	//
358	قاضی امام زین الدین ابو محمد	//	384	شیخ محب الدین عبد اللہ	//
359	تاج الدین علی بن ابراہیم	//	385	محدث یگانہ ناصر الدین محمد	۲۰۴
360	شیخ عبد الکافی	//	386	شیخ شمس الدین	//
361	شیخ محمد عبد الحق	۱۹۷	387	شیخ محمد بن عبد اللہ بن المجد	//
362	امیر سلطان العرب	//	388	امیر اسد الدین	//
363	شیخ فضل العجلونی	//	389	شیخ حسن بن ابراہیم	۲۰۵
364	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۱۹۹	390	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۰۶
365	سلطان ابو سعید ابن خربندا	//	391	امیر کبیر بدر الدین محمد بن فخر الدین عیسیٰ ابن الترکمانی	//
366	شیخ العبدنجی	//	392	قاضی القضاۃ شہاب الدین	//
367	قاضی القضاۃ بغداد	//	393	الشیخ الامام العالم بن المرحل	۲۰۷
368	امیر صارم الدین	//	394	قاضی القضاۃ جمال الدین الصالحی	//
369	امیر علاء الدین مغلطائی الخازن	۲۰۰	395	شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابن البارزی	//
370	قاضی کمال الدین	//	396	شیخ شہاب الدین احمد	۲۰۸
371	امیر ناصر الدین	//	397	قاضی محی الدین بن فضل اللہ سیکرٹری	//
372	علاء الدین	//	398	علامہ ابن الکتانی	//
373	عز الدین احمد بن الشیخ زین الدین	//	399	علامہ ابن القویع	//
374	شیخ علی بن ابی المجد بن شرف بن احمد المصری	//			

Marfat.com

400	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۰	424	یلبغا کے اصحاب میں سے سات امراء کا قتل	۲۷۵
401	علامہ قاضی القضاۃ فخر الدین	//	425	سلطان کی دمشق سے بلاد مصر کو روانگی	//
402	قاضی القضاۃ جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن	//	426	ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ	۲۷۷
403	شیخ امام حافظ ابن البرزالی	//	427	ایک عجیب نادر واقعہ	۲۷۹
404	مؤرخ شمس الدین	۲۱۱	428	ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن قلادون کی واپسی	۲۸۰
405	تنکز کی گرفتاری کا سبب	۲۱۲	429	نہایت عجیب وغریب واقعہ	۲۸۶
406	اس سال میں وفات پانے والے اعیان	۲۱۳	430	شفاخانہ حلب کے بانی ارغون الکاملی کی وفات	۲۸۷
407	امیر المؤمنین المستکفی باللہ	//	431	امیر شیخون کی وفات	//
408	ملک ناصر محمد بن قلادون کی وفات کا بیان	۲۱۶	432	نائب السلطنت منجک کی دمشق میں آمد	۲۹۰
409	خلیفہ الحاکم بامر اللہ کی حکومت	//	433	دمشق کے تینوں قضاۃ کی معزولی	۲۹۱
410	شیخ حافظ ابوالحجاج المزی کی وفات	۲۱۷	434	دیار مصر کے امراء کے اتالیق امیر تغتمش کی گرفتاری	۲۹۲
411	ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ	۲۱۸	435	قضاۃ کی واپسی	//
412	ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ	۲۲۰	436	منجک کی دمشق سے معزولی	۲۹۳
413	عجائبات دہر میں سے ایک عجیب واقعہ	۲۲۲	437	نائب شام امیر علی الماردانی کی گرفتاری	۲۹۴
414	ملک اسماعیل کی وفات	۲۴۳	438	حوران بستی کا واقعہ	۲۹۵
415	مظفر کا قتل اور ناصر حسن بن ناصر کا حکمران بننا	۲۵۲	439	نائب السلطنت امیر سیف الدین استدمر البخاری کی آمد	//
416	نائب السلطنت ارغون شاہ کی گرفتاری	۲۵۸	440	منجک کی گرفتاری اور اس پر غلبہ پانے کا بیان	۲۹۷
417	ایک عجیب وغریب واقعہ	۲۵۹	441	کاتبوں اور کچہریوں کی نگرانی	۲۹۹
418	شیخ شمس الدین بن قیم الجوزیہ کے حالات	۲۶۳	442	فیاض بن مہنا کی موت	//
419	نہایت عجیب واقعہ	۲۶۸	443	معلم سنجر کا نہایت عجیب واقعہ	//
420	سلطان ملک صلاح الدین بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی کی حکومت	//	444	نائب السلطنت استدمر البخاری کی گرفتاری	۳۰۱
421	دمشق کے مشہور دروازے جیرون کے حالات	۲۷۰	445	نائب السلطنت سیف الدین بیدمر کی دمشق میں آمد	۳۰۲
422	چار ہزار بلکہ پانچ ہزار سال کی مدت سے اس دروازے کے پہلے ہونے کا بیان	۲۷۱	446	قلندریہ پر داڑھیوں، ابروؤں اور مونچھوں کے منڈانے کو واجب کرنے کا معاملہ	۳۰۴
423	یلبغا ارد ش کی دمشق میں آمد	۲۷۲			

Marfat.com

447	ملک منصور صلاح الدین محمد کی سلطنت	۳۰۸
448	ایک عجیب واقعہ پر تنبیہ اور عجیب اتفاق	۳۱۰
449	ملک الامراء بیدمر کی دمشق سے غزہ کی طرف روانگی	۳۱۳
450	سلطان ملک منصور کا عقبہ ہجورا کے مغرب میں اصطبہ پہنچنا	۳۱۵
451	قلعہ سے بیدمر کے خروج کا سبب اور اس کا حال	۳۱۶
452	سلطان محمد بن ملک امیر حاج بن ملک محمد ابن ملک قلاوون کی اپنی فوج اور امراء کے ساتھ دمشق میں آمد	//
453	سلطان کی دمشق سے مصر کو روانگی	۳۱۸
454	ایک نہایت عجیب خواب	۳۲۱
455	خلیفہ معتضد باللہ کی وفات	۳۲۳
456	متوکل علی اللہ کی خلافت	//
457	ایک عجوبہ	۳۲۴
458	نیابت دمشق سے امیر علی کی معزولی	۳۲۵
459	قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب ابن السبکی الشافعی کی دیار مصر میں طلبی	//
460	ایک اور عجوبہ	۳۲۶
461	نائب السلطنت سیف الدین تشتمر کی آمد	//
462	قاضی القضاۃ تاج الدین احمد بن عبدالوہاب کی بجائے آپ کے بھائی قاضی القضاۃ بہاؤالدین احمد بن تقی الدین کی آمد	//
463	بکریوں کے نصف ٹیکس کو ساقط کرنے کی عظیم بشارت	۳۲۹
464	ایک عجیب وغریب واقعہ	۳۳۰
465	ملک اشرف ناصر الدین کی سلطنت	۳۳۲
466	خطیب جمال الدین محمود بن جملہ کی وفات اور آپ کے بعد تاج الدین کا خطابت سنبھالنا	۳۳۳
467	نائب السلطنت منکلی بغا کی آمد	۳۳۴
468	باب کیسان کا تقریباً دوسو سال تک بند رہنے کے بعد کھلنا	۳۳۷
469	فتوح الشام سے دمشق کی فصیل کے اندر خطبہ ثانیہ کی تجدید	۳۳۸
470	خبیث رافضی کا قتل	۳۴۰
471	ولی الدین ابن ابی البقا السبکی کا نائب مقرر ہونا	//
472	عزالدین کے خود معزول ہوجانے کی بعد قاضی القضاۃ بہاؤالدین سبکی کا مصر کی قضا کو سنبھالنا	۳۴۱
473	کاتی ہوئی ملکی اور درآمدی کپاس کے ٹیکس کا خاتمہ	۳۴۳
474	ملعون فرنگیوں کا اسکندریہ پر قبضہ کرنا	//
475	قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی کے باعث مجلس کا انعقاد	۳۴۵
476	قاضی القضاۃ السبکی کی دمشق کی طرف واپسی	۳۴۷
477	دیار مصر میں امراء کے درمیان معرکہ آرائی	۳۴۸
478	بغداد سے متعلقہ بات	//
479	قاضی القضاۃ عزالدین عبدالعزیز بن حاتم الشافعی کی وفات	//
480	جامع اموی میں تفسیر کا درس	۳۵۰
481	دیار مصر کی طرف نائب السلطنت کا سفر	//
482	امیر کبیر یلبغا کا قتل	۳۵۲

☆☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۹۸ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو الحاکم العباسی' خلیفہ' اور سلطانِ بلاد' منصور لاجین' اور مصر میں اس کا نائب اس کا غلام سیف الدین منکوتمر' اور شافعیہ کا قاضی' شیخ تقی الدین بن دقیق العید' اور حنفی قاضی حسام الدین رازی اور مالکی اور حنبلی قاضی وہی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور شام کا نائب' سیف الدین قبجق منصوری اور شام کے قضاۃ وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور وزیر' تقی الدین توبہ اور خطیب بدر الدین بن جماعۃ تھا۔

محرم کے دوران میں فوج کا ایک دستہ ایک بیماری کے سبب جو بعض لوگوں کو لاحق ہوئی بلاد سیس سے واپس آ گیا اور انہیں سلطان کی طرف سے سخت ملامت اور شدید وعید کا خط آیا اور یہ کہ تمام فوج نائب السلطنت قبجق کے ساتھ وہاں چلی جائے اور اس نے عذر وغیرہ کی وجہ سے پیچھے رہنے والوں کے لیے پھانسی کے پھندے نصب کر دیئے اور نائب السلطنت امیر سیف الدین قبجق افواج کے ساتھ نکلا اور اہل شہر دستور کے مطابق مانگنے کا موقع پا کر نکلے اور نائب السلطنت بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلا اور عوام نے اس کے لیے دعائیں کیں اور وہ اس سے محبت کرتے تھے اور فوج مسلسل بلاد سیس کا قصد کیے چلتی رہی اور جب وہ حمص پہنچے تو امیر سیف الدین قبجق اور امراء کی جماعت کو اطلاع ملی کہ ان کے بارے میں منکوتمر نے جو شکایت کی ہے اس کی وجہ سے سلطان کا دل کینے سے پر ہو گیا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سلطان اس کی محبت کی وجہ سے اس کی مخالفت نہیں کرے گا' پس ان میں سے ایک جماعت نے بلاد تاتار میں داخل ہونے اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے اتفاق کر لیا' پس وہ اپنے اطاعت کنندوں کے ساتھ حمص سے روانہ ہوئے اور وہ قبجق' بزلی' بکتمر' السلحدار اور ایلی تھے اور وہ مسلسل چلتے رہے اور فوج کا بہت سا حصہ دمشق واپس آ گیا اور امور میں گڑبڑ ہو گئی اور عوام نے قبجق کے حسن سیرت کی وجہ سے اس پر غم کیا اور یہ اس سال کے ربیع الآخر کا واقعہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

منصور لاجین کے قتل اور محمد بن قلاوون کی طرف حکومت کی واپسی کا بیان:

جب ۱۹ ربیع الآخر کو ہفتہ کا دن آیا تو ایلچیوں کی ایک جماعت نے آ کر سلطان ملک منصور لاجین اور اس کے نائب سیف الدین منکوتمر کے قتل کی خبر دی اور یہ واقعہ ۱۱ ربیع الآخر جمعہ کی شب کو امیر سیف الدین کرجی اشرفی اور اس کے ساتھ اتفاق کرنے والے امراء کے ہاتھوں ہوا اور قاضی حسام الدین حنفی کی موجودگی میں ہوا اور وہ اس کی خدمت میں بیٹھا تھا اور دونوں باتیں کر رہے تھے اور اس سے قبل دونوں شطرنج کھیل رہے تھے' اور ان دونوں کو معلوم بھی نہ ہوا اور وہ ان کے پاس آ گئے اور جمعہ کی شب کو انہوں نے اعلانیہ جلد بازی کے ساتھ سلطان کی طرف سبقت کی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے نائب کو جمعہ کی صبح کو باندھ کر قتل کیا گیا۔ اور اسے کوڑی پر پھینک دیا گیا اور امراء نے اپنے استاد کے بیٹے ملک ناصر محمد بن قلاوون کو دوبارہ لانے پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے

Marfat.com

الکرک میں اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور قاہرہ میں اس کا اعلان کیا اور اس کی آمد سے قبل منابر پر اس کا خطبہ دیا اور نائب شام قبجق کے پاس خطوط آئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ لاجین کی مصیبت کے خوف سے بھاگ گیا ہے' پس ایلچی اس کے پاس گئے اور وہ اسے اس وقت ملے جب وہ راس العین کے پاس' جو ماردین کے مضافات میں ہے' مغلوں سے جاملا' اور وقت جاتا رہا۔ ولاقوۃ الا باللہ

اور جس شخص نے ان کے پیچھے اپنے ارادے کو تیزی سے چلایا اور انہیں واپس لانے کے لیے ان کے پیچھے گیا وہ امیر سیف الدین بلبان تھا' اور شہر کی ذمہ داریوں کو قلعہ کے نائب علم الدین ارجواش اور امیر سیف الدین جاعان نے سنبھالا اور جن لوگوں کو اس حکومت میں اختصاص حاصل تھا ان کی نگرانی کی اور ان میں شہر کا محتسب جمال الدین یوسف رومی بھی تھا اور شفاخانے کا ناظر بھی تھا پھر کچھ مدت کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ اور دوبارہ اپنے کاموں پر لگا دیا گیا اور اسی طرح سیف الدین جاعان اور حسام الدین لاجین والی البر کی بھی نگرانی کی گئی اور دونوں کو قلعہ میں داخل کر دیا گیا۔ اور مصر میں امیر سیف الدین طفجی کو قتل کر دیا گیا اور اس نے چار روز ناصر کی نیابت کی تھی اور کرجی نے لاجین کے قتل کی ذمہ داری لی تھی' پس وہ دونوں قتل ہو گئے اور انہیں کوڑی پر پھینک دیا گیا اور عوام الناس وغیرہ طفجی کی صورت کو دیکھنے لگے اور وہ خوبصورت تھا اور وقار' مال اور حکومت کے بعد قبروں نے انہیں وہاں چھپا لیا' پس سلطان لاجین کو دفن کر دیا گیا اور اس کے پاؤں کے پاس اس کے نائب منکوتمر کو دفن کیا گیا اور باقی لوگوں کو وہاں اپنی اپنی خواب گاہوں میں دفن کر دیا گیا۔

اور ۴ر جمادی الاولیٰ کو ہفتہ کے روز' ملک ناصر کے مصر میں داخل ہونے کی خوشخبری آئی اور وہ جمعہ کا دن تھا اور خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور قضاۃ اور اکابرین حکومت قلعہ میں آئے اور علم الدین ارجواش کی موجودگی میں اس کی بیعت ہوئی اور اکابر علماء' قضاۃ اور امراء کی موجودگی میں دمشق وغیرہ میں منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا اور اطلاع آئی کہ وہ خلیفہ کا خلعت زیب تن کر کے اور سوار ہو کر قاہرہ کے درمیان سے گزرا ہے۔ اور فوج اس کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہی تھی' پس اسی طرح خوشی کے شادیانے بجے' اور اس کے احکام آئے جنہیں منبر پر سنایا گیا اور ان میں رعایا سے نرمی کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کا حکم تھا۔ سو انہوں نے اس کے لیے دعا کی اور امیر جمال الدین آقوش الافرم دمشق کا نائب بن کر آیا اور ۲۲ر جمادی الاولیٰ کو بدھ کے روز عصر سے قبل اس میں داخل ہوا' اور حسب دستور دارالسعادت میں اترا اور لوگ اس کی آمد سے خوش ہو گئے اور اس کے لیے شمعیں روشن کیں اور اسی طرح جب وہ جمعہ کے روز حجرہ میں نماز جمعہ پڑھنے آیا تو انہوں نے اس کے لیے شمعیں روشن کیں اور کچھ دنوں کے بعد اس نے جاعان اور لاجین والی البر کو رہا کر دیا اور وہ دونوں اپنی اپنی پوزیشن پر واپس آ گئے اور امیر حسام الدین' مصری افواج کا جرنیل اور سیف الدین سلار مصر کا نائب برقرار رہا اور اعسر کو رمضان میں قید خانے سے نکالا گیا اور اس نے مصر کی وزارت سے سنبھالی اور قراسنقر منصوری کو بھی قید خانے سے نکالا گیا اور اسے الصبیبہ کی نیابت دی گئی۔ اور جب حماۃ کا حکمران ملک مظفر فوت ہو گیا تو قراسنقر اس کی طرف چلا گیا۔

اور لاجین کی حکومت کے آخر میں قبجق کے شہر سے نکل جانے کے بعد شیخ تقی الدین ابن تیمیہ پر آزمائش آئی' فقہاء کی ایک جماعت نے آپ کی نگرانی کی اور آپ کو قاضی جلال الدین حنفی کی مجلس میں لے جانا چاہا مگر وہ حاضر نہ ہوئے تو شہر میں اس عقیدے

Marfat.com

کے متعلق منادی کی گئی جس کے متعلق اہل حماۃ نے آپ سے پوچھا تھا اور اس کا نام عقیدہ حمویہ تھا' پس امیر سیف الدین جاعان نے آپ کا بدلہ لیا اور ان لوگوں کی تلاش میں جو آپ کے پاس کھڑے ہوئے تھے' آدمی بھیجے تو ان میں سے بہت سے آدمی روپوش ہو گئے اور جن لوگوں نے اس عقیدے کا اعلان کیا تھا ان میں سے ایک جماعت کو اس نے مارا' اور باقی ماندہ لوگوں نے سکوت اختیار کر لیا' پس جب جمعہ کا دن آیا تو شیخ تقی الدین نے حسب دستور جامع میں وقت مقرر کیا اور قول الٰہی وانک لعلی خلق عظیم. کی تفسیر کی' پھر ہفتے کے دن قاضی امام الدین سے ملاقات کی اور فضلاء کی ایک جماعت بھی آپ کے پاس اکٹھی ہوئی اور انہوں نے حمویہ کے بارے میں بحث کی اور اس کے کئی مقامات پر آپ سے مناقشہ کیا اور اس نے بہت سی گفتگو کے بعد ان مقامات کے متعلق انہیں ایسا جواب دیا جس نے انہیں خاموش کرا دیا' پھر شیخ تقی الدین چلے گئے اور ان کے امور درست ہو گئے اور احوال سکون پذیر ہو گئے اور قاضی امام الدین کا اعتقاد و مقصد اچھا تھا۔

اور اس سال علم الدین سنجر الرویدار نے اس برآمدے کو جو باب الفرج کے اندر ہے وقف کر کے مدرسہ دار الحدیث بنا دیا اور اس کی شیخیت شیخ علاء الدین بن العطار کے سپرد کی اور قضاۃ و اعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس نے ان کی ضیافت کی اور مراسم کو رہا کر دیا اور ۱۱ رشوال ہفتے کے روز' عثمان کا وہ مزار فتح ہوا جسے ناصر الدین بن عبد السلام ناظر الجامع نے از سر نو تعمیر کیا تھا اور اس کے شمال میں اس نے خدام کے لیے مزید ایک حجرہ بھی تعمیر کیا اور اس کے لیے ایک تنخواہ دار امام مقرر کیا اور اس نے اس کے ذریعے علی بن حسین زین العابدین کے مزار کی مشابہت کی اور ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں حسام الدین رازی دوبارہ شام کے قاضی بن گئے اور انہیں مصر کی قضاۃ سے معزول کر دیا گیا اور ان کے بیٹے کو شام کی قضاۃ سے معزول کر دیا گیا اور اس سال ذوالقعدہ میں تاتاریوں کے متعلق بہت افواہیں اڑیں کہ وہ بلاد شام کا قصد کیے ہوئے ہیں۔ وباللہ المستعان

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ نظام الدین:

احمد بن الشیخ جمال الدین محمود بن احمد بن عبد السلام الحصری الحنفی مدرس النوریہ نے ۸ رمحرم کو وفات پائی اور ۹ رمحرم کو جمعہ کے روز مقابر الصوفیہ میں دفن ہوئے آپ ایک فاضل شخص تھے' ایک وقت میں آپ نے فیصلے میں نیابت کی اور اپنے باپ کے بعد النوریہ میں پڑھایا۔ پھر آپ کے بعد شیخ شمس الدین بن الصدر سلیمان بن النقیب نے پڑھایا۔

شیخ مفسر جمال الدین عبد اللہ:

بن محمد بن سلیمان بن حسن بن الحسینی البلخی' ثم المقدسی الحنفی آپ ۱۵ رشعبان ۶۲۱ھ کو قدس میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں اشتغال کیا اور ایک مدت تک جامع الزہر میں ٹھہرے رہے اور وہاں کے بعض مدارس میں پڑھایا۔ پھر قدس منتقل ہو گئے اور اسے وطن بنا لیا یہاں تک کہ محرم میں وفات پائی آپ تفسیر میں فاضل شیخ تھے اور اس بارے میں آپ کی ایک بھرپور تصنیف ہے جس میں آپ نے تفسیر کی پچاس تصانیف کو جمع کیا ہے اور لوگ قدس شریف میں آپ کی زیارت کو جاتے تھے اور آپ سے برکت حاصل کرتے تھے۔

Marfat.com

شیخ ابو یعقوب المغربی مقیم قدس:

لوگ آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ مسجد اقصیٰ میں گوشہ نشین تھے اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ آپ ابن عربی اور ابن سبعین کے طریق پر ہیں' آپ نے اس سال کے محرم میں وفات پائی ہے۔

التقی توبۃ الوزیر:

تقی الدین توبۃ بن علی بن مہاجر بن شجاع بن توبۃ الربعی التکریتی' آپ ۶۲۰ھ کو عرفہ کے روز' عرفہ میں پیدا ہوئے اور خدام کے ساتھ منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ کئی بار دمشق کے وزیر بنے' آپ نے ۲ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کی رات کو وفات پائی اور صبح کو جامع اور سوق الخیل میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور دار الحدیث اشرفیہ کے بالمقابل آپ کو دامن کوہ میں آپ کی قبر میں دفن کیا گیا اور آپ کے جنازے میں قضاۃ واعیان حاضر ہوئے اور آپ کے بعد کچہری کی نگہداشت کو فخر الدین بن الشیر جی نے سنبھالا اور امین الدین بن ہلال نے خزانے کی نگہداشت سنبھالی۔

امیر کبیر شمس الدین بیسری:

آپ ان اکابر امراء میں سے تھے جو قلادون کے زمانے سے بادشاہوں کی خدمت میں متقدم چلے آئے تھے اور اب تک وہ سلسلہ چلتا چلا آتا ہے آپ نے قلعہ مصر کے قید خانے میں وفات پائی اور جامع اموی میں آپ کی تعزیت ہوئی اور نائب سلطنت افرم اور قضاۃ واعیان اس میں حاضر ہوئے۔

سلطان ملک مظفر:

تقی الدین محمود بن ناصر الدین محمد بن تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب' حکمرانِ حماۃ' اور بڑے بڑوں سے اس کے بادشاہوں کا بیٹا' آپ نے ۲۱ر ذوالقعدہ کو جمعرات کے روز وفات پائی اور جمعہ کی شب کو دفن ہوئے۔

الملک الأوحد:

نجم الدین یوسف بن الملک داؤد بن المعظم ناظر القدس' آپ نے ۴ر ذوالقعدہ منگل کی شب کو قدس میں وفات پائی اور اپنی خانقاہ میں باب حطہ کے پاس ستر سال کی عمر میں دفن ہوئے اور آپ کے جنازہ میں بہت سے لوگ شامل ہوئے اور آپ کمزوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور دین وفضیلت کے لحاظ سے بہترین شہزادوں میں سے تھے۔

قاضی شہاب الدین یوسف:

ابن الصالح محب الدین بن النحاس' آپ حنفیہ کے ایک سرکردہ شخص اور الزنجانیہ اور الظاہریہ کے مدرس تھے' آپ نے المزہ میں بستانہ مقام پر ۱۳ر ذوالحجہ کو وفات پائی اور آپ کے بعد قاضی جلال الدین بن حسام الدین نے الزنجانیہ میں پڑھایا۔

الصاحب نصر الدین ابو الغنائم:

سالم بن محمد سالم بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری التغلبی آپ کا حال آپ کے بھائی قاضی نجم الدین سے بہت اچھا تھا۔ آپ نے سماع حدیث کیا اور کروایا اور آپ صدر معظم تھے' آپ نے کچہری اور خزانے کی نگہداشت سنبھالی پھر آپ نے مناصب کو ترک کر

Marfat.com

کے مکہ کی ہمسائیگی اختیار کر لی پھر دمشق آئے اور وہاں ایک سال سے بھی کم عرصہ اقامت اختیار کی اور فوت ہو گئے آپ نے ۲۸ر ذوالحجہ کو جمعہ کے روز وفات پائی۔ اور جمعہ کے بعد جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں ان کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا اور الصاحبیہ میں آپ کی تعزیت ہوئی۔

یاقوت بن عبداللہ:

ابوالدر المستعصمی الکاتب' آپ کا لقب جمال الدین ہے اور اصلاً آپ رومی ہیں آپ ایک فاضل اور مشہور خوشنویس تھے' آپ نے خوبصورت مہریں لکھیں اور بغداد میں لوگوں نے آپ سے لکھنا سیکھا اور وہیں آپ نے اس سال وفات پائی اور آپ کے اشعار شاندار ہیں اور ان میں سے کچھ اشعار البرزالی نے اپنی تاریخ میں آپ سے بیان کیے ہیں۔

اے میرے سمع وبصر' جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے وہ تیرے چہرے کی طرف میرے شوق کو تازہ کر دیتا ہے اور میں رات کو جب اس کی تاریکیوں میں تیرا ذکر خیر ہوتا ہے' ایک بے انس گروہ میں بے خواب رہتا ہوں اور ہر وہ دن جس میں میں تجھے نہ دیکھوں وہ گزر جاتا ہے اور میں اپنی عمر کے ماضی کو نثار کرنے والا نہیں ہوں' جب تو میرے دل میں گھومتا ہے تو میری رات' دن ہوتا ہے' اس لیے کہ تیرا ذکر قلب ونگاہ کا نور ہے۔

۶۹۹ھ

اس سال میں قازان کا معرکہ ہوا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ اور سلطان دونوں وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور مصر کا نائب سلار' اور شام کا نائب آقوش الافرم تھا اور بقیہ حکام بھی وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور متواتر اطلاعات آنے لگیں کہ تاتاری بلاد شام کا قصد کیے ہوئے ہیں اور لوگوں کو اس سے بڑا خوف ہوا اور لوگ بلادِ حلب وحماۃ سے بھاگ گئے اور حماۃ سے دمشق تک گھوڑے کا کرایہ تقریباً دو سو درہم تک پہنچ گیا اور جب ۸ر ربیع الاوّل کو جمعہ کا دن آیا تو سلطان شدید بارش اور بہت سے کیچڑ میں دمشق آیا اس کے باوجود لوگ اس کے استقبال کو نکلے اور اس نے تقریباً دو ماہ تک غزہ میں قیام کیا اور یہ قیام اس نے اس وقت کیا جب اسے تاتاریوں کے شام آنے کی اطلاع ملی' پس اس نے اس کے لیے تیاری کی اور آ کر دمشق میں داخل ہو گیا اور طارمہ میں اترا اور شہر کو اس کے لیے آراستہ کیا گیا اور اس کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور وہ بڑا مشکل اور سخت وقت تھا اور اپنے شہروں سے دور ہونے والوں اور بھاگنے والوں سے شہر بھر گیا اور حکومت کا وزیر اعسر بیٹھا اور اس نے عمال سے مطالبہ کیا اور انہوں نے یتیموں اور قیدیوں کے اموال فوج کی تقویت کے لیے قرض لیے اور سلطان ۱۷ر ربیع الاوّل کو اتوار کے دن فوج کے ساتھ روانہ ہوا اور فوج میں سے کوئی شخص پیچھے نہ رہا اور ان کے ساتھ بہت سے رضا کار بھی نکلے اور لوگ جامع میں نمازوں میں دعائیں اور عاجزی کرنے لگے اور انہوں نے تضرع کی اور مدد مانگی اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کے حضور عجز وانکسار کیا۔

معرکہ قازان:

جب سلطان وادی سلمیہ کے پاس وادی ابجر ندار میں پہنچا تو اس نے وہاں بدھ کے روز ۲۷ر ربیع الاوّل کو تاتاریوں سے مڈبھیڑ کی انہوں نے ان کے ساتھ مڈبھیڑ کی اور انہوں نے مسلمانوں کو شکست دی اور سلطان بھاگتے ہوئے

Marfat.com

پشت پھیر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور امراء وغیرہ کی ایک جماعت اور بہت سے عوام قتل ہو گئے اور حنفیہ کا قاضی القضاۃ بھی میدانِ کارزار میں کام آیا اور انہوں نے استقلال دکھایا اور بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا' لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم فیصلہ شدہ ہوتا ہے' پس مسلمان بھاگ گئے اور کوئی کسی کی طرف توجہ نہ دیتا تھا پھر اس کے بعد انجام متقین کے لیے تھا' ہاں فوجیں اپنی ایڑیوں کے بل دیار مصر کو واپس آ گئیں اور ان میں سے بہت سے لوگ دمشق کے پاس سے گزرے اور اہل دمشق کو اپنے جان و مال اور اہل کے بارے میں بہت خوف تھا پھر انہوں نے عاجزی اختیار کی اور قضا وقدر کے مطیع ہو گئے اور جب فیصلہ نازل ہو جائے تو احتیاط کچھ فائدہ نہیں دیتی' اور سلطان فوج کے ایک دستے کے ساتھ بعلبک اور البقاع کی جانب پلٹ آیا' اور دمشق کے دروازے بند تھے اور قلعہ محفوظ تھا اور گرانی بہت تھی اور حال تنگ تھا' اور کشائش الٰہی قریب تھی اور اعیانِ شہر وغیرہم کی ایک جماعت مصر کی طرف بھاگ گئی' جیسے قاضی امام الدین الشافعی' مالکیہ کا قاضی الزوادی' تاج الدین شیرازی' علم الدین الصوابی والی البر' جمال الدین بن النحاس والی مدینہ اور محتسب اور دیگر تجار اور عوام اور شہر محافظ کے بغیر باقی رہ گیا اور ان میں نائب قلعہ کے سوا کوئی حاکم نہ تھا۔

اور ۲ ربیع الاوّل اتوار کی شب کو قیدیوں نے باب الصغیر کے قید خانے کو توڑ دیا اور غصے سے اس سے باہر نکل گئے اور شہر میں پھیل گئے اور وہ تقریباً دو سو آدمی تھے۔ پس وہ جو کچھ لوٹ سکتے تھے انہوں نے لوٹ لیا اور باب الجابیہ کے پاس آ کر باب البرانی کے قفل توڑ دیئے اور اس سے شہر کے خشک علاقے کی طرف نکل گئے اور جہاں چاہا بکھر گئے اور کوئی شخص انہیں واپس لانے کی سکت نہیں رکھتا تھا اور حرافشہ نے شہر کے باہر فساد برپا کیا اور باغات کے دروازے توڑ دیئے' اور دروازوں اور کھڑکیوں سے بہت سی چیزیں اکھیڑ لیں اور انہیں ارزاں ترقیمت پر فروخت کر دیا' ادھر یہ حال تھا اور ادھر سلطانِ تاتار نے معرکہ کے بعد دمشق کا قصد کیا ہوا تھا' پس اعیانِ شہر اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ مزار علی پر جمع ہوئے اور وہ اس کے استقبال کے لیے قازان کی طرف روانہ ہوئے اور اہل دمشق کے لیے اس سے امان طلب کرنے کے لیے اتفاق کر لیا پس وہ ۳ ربیع الآخر کو سوموار کے روز روانہ ہوئے اور النبک کے پاس اس سے ملاقات کی اور شیخ تقی الدین نے اس سے سخت گفتگو کی جس میں بڑی مصلحت تھی جس کا فائدہ مسلمانوں کو پہنچا واللہ الحمد۔

اور اس شب مسلمان قازان کی جہت سے داخل ہوئے اور البدرانیہ میں اترے اور باب توما کے سوا' شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے اور جمعہ کے روز' خطیب نے جامع میں خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں سلطان کا ذکر نہ کیا۔ اور نماز کے بعد امیر اسماعیل آیا اور اس کے ساتھ ایلچیوں کی ایک جماعت بھی تھی اور وہ الطرن کے پاس الظاہر کے باغ میں اترے اور امان کا شاہی حکم آیا اور اسے شہر میں گھمایا گیا اور مہینے کی آٹھویں تاریخ کو ہفتہ کے روز اُسے خطابت کے حجرے میں سنایا گیا اور کچھ سونا چاندی بھی نچھاور کیا گیا۔ اور اعلانِ امان کے دوسرے روز حکومت کی جانب سے لوگوں کے پاس جو گھوڑے' ہتھیار اور پوشیدہ اموال تھے ان کا مطالبہ کیا گیا اور اس وقت ان چیزوں کو واپس لینے والی کونسل مدرسہ قیمریہ میں بیٹھی' اور مہینے کی دس تاریخ کو ہفتے کے روز سیف الدین قبجق المنصوری آیا اور میدان میں اترا اور تاتاری فوج بھی قریب آ گئی اور شہر کے باہر بہت فساد ہو گیا اور ایک جماعت قتل ہو گئی اور شہر میں نرخ بہت گراں ہو گئے اور قبجق نے نائب قلعہ کو پیغام بھیجا کہ وہ اسے تاتاریوں کے سپرد کر دے اور ارجواش نے اس بات سے شدید انکار کیا

Marfat.com

اور قبجق نے اس کے لیے اعیان شہر کو جمع کیا اور انہوں نے بھی اس سے گفتگو کی مگر اس نے ان کو اس بات کا جواب نہ دیا' اور اس نے اسے ان کے سپرد نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور وہاں نظر پھری ہوئی تھی۔ اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے نائب قلعہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اسے کہے کہ اگر اس میں ایک پتھر بھی باقی رہ گیا تب بھی ہو سکے تو اسے ان کے سپرد نہ کرنا' اور اس میں اہل شام کے لیے بڑی مصلحت تھی' بلاشبہ اللہ نے ان کے لیے اس قلعہ کی حفاظت کی اور یہ وہ پہاڑ ہے جسے اللہ نے اہل شام کے لیے محفوظ مقام بنا دیا جو ہمیشہ ایمان وسنت کا گھر رہا حتیٰ کہ وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا اور جس روز قبجق دمشق آیا' سلطان اور اس کا نائب سلار مصر آئے جیسا کہ اس کے متعلق قلعہ کی طرف خط آیا اور وہاں خوشی کے شادیانے بجے اور لوگوں کا دل کچھ مضبوط ہو گیا لیکن حقیقت حال اس قول کے مصداق تھی۔

''شعار تک پہنچنے کا راستہ کیسا ہوگا حالانکہ اس کے درے پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں اور ان کے درے موتیں ہیں' پاؤں برہنہ ہیں اور میرے پاس سواری بھی کوئی نہیں اور ہتھیلی خالی ہے اور راستہ خوفناک ہے''۔

اور ۱۴ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز' دمشق کے منبر پر' حجرہ میں مغلوں کی موجودگی میں قازان کا خطبہ دیا گیا اور نماز کے بعد منبر پر اس کے لیے دعائیں کی گئیں اور اس پر قبجق کے نائب شام ہونے کا شاہی فرمان سنایا گیا اور اعیان نے اس کے پاس جا کر اسے اس کی مبارک باد دی' اور اس نے اظہار تعظیم کیا اور وہ تاتاریوں کے ساتھ بڑی پریشانی میں تھا اور شیخ المشائخ محمود بن علی شیبانی العادلیہ کے بڑے مدرسہ میں اُترے۔ اور ۱۵ ربیع الآخر کو ہفتہ کے روز تاتاریوں اور حکمرانِ سیس نے الصالحیہ' مسجد الاسدیہ' مسجد خاتون اور دارالحدیث اشرفیہ کو لوٹنا شروع کر دیا اور العقیبہ میں جامع التوبہ جل گئی اور یہ کارروائی الکرج اور الارمن کے ان نصاریٰ کی طرف سے ہوئی جو تاتاریوں کے ساتھ تھے' اللہ ان کا بھلا نہ کرے' اور انہوں نے اس کے بہت سے باشندوں کو قیدی بنا لیا' اور اکثر لوگ خانقاہِ حنابلہ کی طرف آ گئے اور تاتاریوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور شیخ الشیوخ مذکور نے اسے ان سے بچایا اور اس نے الساکن میں اپنا ایک نوع کا مال دیا پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور مشائخ کے بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں کو قیدی بنا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور جب ۲ رجمادی الاولیٰ کو دیر الحنابلہ پر مصیبت پڑی تو انہوں نے بہت سے مردوں کو قتل کر دیا اور بہت سی عورتوں کو قیدی بنا لیا اور قاضی القضاۃ تقی الدین کو بہت اذیت پہنچی' بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے الصالحیہ کے تقریباً چار سو باشندوں کو قتل کر دیا اور تقریباً چار ہزار کو قیدی بنایا' اور خانقاہِ ناصری' الضیائیہ اور ابن البزوری کی لائبریری سے بہت سی کتب کو لوٹ لیا گیا۔ اور وہ فروخت ہوتی تھیں حالانکہ ان پر الوقفیہ لکھا ہوا تھا اور انہوں نے المزۃ میں بھی الصالحیہ جیسی کارروائی کی' اور اسی طرح داریا اور دوسرے مدارس میں کیا اور لوگوں نے داریا کی جامع میں ان سے پناہ لی تو انہوں نے اسے بزور قوت کھول لیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور لڑکوں کو قیدی بنا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور شیخ ابن تیمیہ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ۲۰ ربیع الآخر کو جمعرات کے روز' شاہِ تاتار کے پاس گئے اور دو دن بعد واپس آ گئے اور اس سے آپ کی ملاقات نہ ہو سکی' اسے آپ سے وزیر سعد الدین اور رشید مشیر الدولۃ المسلمانی ابن یہودی نے

Marfat.com

روکے رکھا اور دونوں اس کے ساتھ کام پورا کرنے کے لیے چمٹے رہے اور ان دونوں نے اُسے بتایا کہ تاتاریوں میں سے بہت سوں کو ابھی تک کچھ حاصل نہیں ہوا اور انہیں کسی چیز کا ملنا ضروری ہے اور شہر میں مشہور ہو گیا کہ تاتاری شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں' جس سے لوگ گھبرا گئے اور بہت خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے وہاں سے نکل جانا اور جدھر منہ آیا اُدھر بھاگ جانا چاہا' اور اس وقت بھاگنا کہاں تھا اور وہ بھاگنے کا وقت ہی نہ تھا' اور شہر سے دس ہزار سے زیادہ گھوڑے پکڑ لیے گئے۔ پھر شہر پر بہت سے اموال واجب ٹھہرائے گئے جو بازار والوں پر تقسیم تھے' ہر بازار کے مطابق مال واجب کیا گیا۔ فلاقوۃ الا باللہ' اور تاتاری جامع میں مجانیق کے کام میں مشغول ہو گئے' تاکہ وہ ان کے ذریعے جامع کے صحن سے قلعہ پر سنگباری کریں اور اس کے دروازے بند کر دیئے گئے اور تاتاری اس کے اجتماعات کی جگہوں پر مجانیق کی لکڑیوں کی حفاظت کرنے لگے اور اس کے اردگرد کے بازاروں کو لوٹنے لگے اور ارجوان نے قلعہ کے اردگرد کی عمارات کو جلا دیا جیسے دارالحدیث اشرفیہ وغیرہ کو عادلیہ کبیرہ کی حد تک جلا دیا اور اس نے دارالسعادت کو بھی جلا دیا۔ تاکہ وہ قلعہ کے محاصرہ سے اس کی چوٹیوں پر متمکن نہ ہو سکیں اور لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ رہے تاکہ خندق کے پر کرنے میں ان سے بیگار نہ لی جائے اور راستوں میں کم ہی آدمی نظر آتے تھے اور جامع میں تھوڑے سے آدمی نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے روز ایک صف بھی مکمل نہ ہوتی تھی اور اس کے بعد کی صف انتہائی کوشش کے بعد مکمل ہوتی تھی اور جو شخص کسی ضرورت کے باعث اپنے گھر سے نکلتا تو وہ ان کے لباس میں باہر نکلتا پھر جلد واپس آ جاتا اور وہ خیال کرتا کہ وہ اپنے اہل کے پاس واپس نہیں آئے گا اور اہل شہر کو اللہ تعالیٰ نے ان کے کرتوتوں کے باعث بھوک اور خوف کا مزا چکھایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اہل شہر کے اکابر کے متعلق رات دن' مطالبات' احکام اور سزائیں کام کر رہی تھیں حتیٰ کہ ان سے بہت سے اموال واوقاف جیسے جامع وغیرہ لے لیے گئے' پھر جامع کی حفاظت کرنے اور اس کے اوقاف کو بڑھانے اور جو کچھ اسلحہ خانوں سے لیا گیا تھا اسے خرچ کرنے اور حجاز کی طرف جانے کا شاہی فرمان آیا اور ۱۹ جمادی الاولیٰ کو جمعہ کی نماز کے بعد جامع میں یہ حکم سنایا گیا اور اس روز' سلطان قازان ساٹھ ہزار جانبازوں کے ساتھ بلاد عراق کی طرف گیا اور اس نے اپنے نائبین کو شام میں چھوڑا اور خریف کے موسم میں ہمارا ارادہ اس کی طرف واپس ہونے اور دیار مصر کی طرف جانے اور انہیں فتح کرنے کا تھا اور قلعہ نے انہیں اپنے ایک پتھر تک پہنچنے سے بھی عاجز کر دیا تھا' اور سیف الدین قبجق' قازان کے نائب قفو شاہ کو الوداع کرنے کے لیے نکلا اور اس کے پیچھے پیچھے چلا اور ان کے کوچ کی خوشی میں قلعہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور قلعہ فتح نہ ہوا اور ارجواش نے قبجق کے خروج کے دوسرے دن قلعہ کی فوج کو جامع کی طرف بھیجا' اور انہوں نے وہاں جو مجانیق کی لکڑیاں نصب کی ہوئی تھیں انہیں توڑ دیا اور جلدی سے قلعہ کی طرف صحیح سالم واپس آ گئے اور اپنے ساتھ زبردستی ان لوگوں کو بھی لے آئے جو تاتاریوں کی پناہ لیتے تھے' ان میں شریف قتی بھی شامل تھا' جس کا نام شمس الدین محمد ابن محمد بن احمد بن ابی القاسم المرتضیٰ العلوی تھا اور قبجق کی جانب سے دمشق کی طرف ایلچی آئے اور انہوں نے وہاں اعلان کیا کہ اپنے دلوں کو خوش کرو اور اپنی دوکانوں کو کھولو اور کل سلطان شام سیف الدین قبجق کے استقبال کے لیے تیار ہو جاؤ' پس لوگ اپنی اپنی جگہوں کی طرف گئے اور انہوں نے قریب ہو کر وہاں کے فساد و ہلاکت کو دیکھا اور بہت کچھ مزا چکھنے کے بعد شہر کے رؤساء احکام سے الگ ہو گئے۔

Marfat.com

شیخ علم الدین البرزالی نے بیان کیا ہے کہ شیخ وجیہ الدین بن المنجا نے مجھے بتایا کہ احکام اور رشوت سے کم ہو جانے اور جو کچھ دیگر امراء اور وزراء نے دراہم لے لیے' ان کے سوا وہ قازان کے خزانہ کی طرف تین کروڑ چھ لاکھ درہم اٹھا کر لے گیا اور شیخ المشائخ نے ان سے چھ لاکھ درہم حاصل کیے اور اصیل بن النصیر طوسی نے ایک لاکھ اور الصفی السخاوی نے ۸۰ ہزار درہم حاصل کیے اور سیف الدین قبجق ۲۵ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز' ظہر کے بعد دمشق واپس آ گیا اور اس کے ساتھ الالیکی اور ایک جماعت بھی تھی' اور اس کے آگے سونتی ہوئی تلواریں تھیں اور اس کے سر پر پگڑی تھی' پس وہ محل میں اترا اور شہر میں اعلان کیا گیا کہ تمہارا نائب قبجق آ گیا ہے' پس تم اپنی دوکانیں کھولو' اور اپنے ذریعہ معاش کو کام میں لاؤ۔ اور کوئی شخص اس وقت اپنے آپ کو دھوکہ نہ دے کہ بھاؤ بہت گراں ہیں اور چیزوں کی کمی ہے' اور ایک بورے کی قیمت چار سو درہم اور ایک رطل گوشت تقریباً دس درہم اور روٹی کا ہر رطل اڑھائی درہم اور آٹے کا عشر تقریباً چالیس درہم اور ایک اوقیہ پنیر ایک درہم اور ہر پانچ انڈے ایک درہم تک پہنچ گئے پھر مہینے کے آخر میں ان کی یہ حالت جاتی رہی اور جب مہینے کا آخر آیا تو قبجق نے شہر میں اعلان کیا کہ لوگ اپنی بستیوں کی طرف چلے جائیں اور اس نے ایک جماعت کو امیر مقرر کیا اور بہت سی فوج اس سے آ ملی' اور اس کے دروازے پر بہت سی افواہیں اڑیں اور اس کی شان بڑھ گئی اور ۴ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز قلعہ پر اور قبجق کے دروازے پر خوشی کے شادیانے بجے' اور قبجق شہر میں دستوں کے ساتھ سوار ہوا اور شاویشیۃ اس کے آگے آگے تھے اور اس نے تقریباً ایک ہزار سواروں کو خربۃ اللصوص (چوروں کا ویرانہ) کی طرف بھیجا' اور وہ ریاستوں میں شاہانہ چال چلا اور اُمراء بنائے اور پورے ہونے والے بلند احکام دیئے اور وہ شاعر کے اس قول کا مصداق ہو گیا۔

اے آباد جگہ کی چنڈول' تیرے لیے فضا خالی ہو گئی' پس تو انڈے دے اور آواز نکال اور جسے چاہے ٹھونگا مار' پھر وہ شراب فروخت کرنے کی جگہوں اور شراب کی دوکانوں میں زنا کے مقامات وغیرہ کا کفیل بن گیا اور باب توما کے باہر ابن جرادہ کے گھر کو اسی طرح شراب فروشی کی جگہ بنا دیا گیا اور ہر روز اُسے اس سے ایک ہزار درہم حاصل ہونے لگا' اور اسی نے اسے تباہ و برباد کیا اور اس کے آثار کو مٹایا اور اس نے مدارس کے اوقاف وغیرہ سے بہت سے اموال لیے' اور بولائی' اغوار کی جہت سے واپس آیا اور اس نے زمین میں فساد برپا کر دیا اور شہروں کو لوٹا اور برباد کیا اور اس کے ساتھ تاریوں کا ایک بہت بڑا گروہ تھا اور انہوں نے بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا اور ان کے باشندوں کو قتل کر دیا اور ان کے بہت سے بچوں کو قیدی بنا لیا اور اس نے بولائی کے لیے دمشق سے دوسرا ٹیکس جمع کیا اور قلعہ سے ایک گروہ نے نکل کر تاریوں کے ایک گروہ کو قتل کیا اور انہیں لوٹ لیا اور اس دوران میں مسلمانوں کی ایک جماعت بھی قتل ہو گئی اور انہوں نے ان لوگوں کی جماعت کو بھی پکڑ لیا جو تاتاریوں کی پناہ لیتے تھے اور قبجق نے خطیب شہر اور اعیان کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ وہ قلعہ میں داخل ہو کر اس کے نائب سے مصالحت کے بارے میں گفتگو کریں' پس انہوں نے ۱۲ر جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز اس کے پاس جا کر اس سے خوب گفتگو کی مگر اس نے اس کا جواب نہ دیا اور اس نے اس بارے میں خوب اچھی طرح گفتگو کی اللہ اس کے چہرے کو روشن کرے۔

اور ۸ر رجب کو قبجق نے قضاۃ و اعیان کو طلب کیا اور اس نے انہیں حکومت محمودیہ "....." یعنی قازان "....." کی خیر خواہی کرنے کا حلف دیا اور انہوں نے اسے حلف دیا اور اس دن شیخ تقی الدین بن تیمیہ بولائی کے خیمہ گاہ کی طرف گئے اور آپ نے

Marfat.com

اس سے ان مسلمان قیدیوں کے بارے میں ملاقات کی جو اس کے پاس موجود تھے' پس آپ نے ان میں سے بہت سے قیدیوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا اور تین دن اس کے پاس قیام کیا پھر واپس آ گئے' پھر اعیانِ دمشق کی ایک جماعت اس کے پاس گئی پھر وہ اس کے ہاں سے واپس آ گئے اور مشرقی دروازے کے پاس انہیں برہنہ کر دیا گیا اور اس نے ان کے کپڑے اور عمامے لے لیے اور وہ نہایت بری حالت میں واپس آ گئے۔ پھر اس نے ان کی تلاش میں فوج بھیجی اور ان کی اکثریت روپوش ہو گئی اور وہ اس سے غائب ہو گئے اور ۳ر رجب کو نائب قلعہ کی جانب سے نماز کے بعد جامع میں اعلان کیا گیا کہ مصری افواج شام کی طرف آ رہی ہیں' اور ہفتے کے دن کی شام کو بولائی اور اس کے تاتاری اصحاب کوچ کر گئے اور دمشق سے تیزی سے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے راحت دی' اور جو لوگ دمر کی گھاٹی پر تھے وہ روانہ ہو گئے اور انہوں نے ان کے نواح میں فساد برپا کر دیا' اور ابھی مہینے کی ساتویں تاریخ نہ آئی تھی کہ شہر کی جوانب میں ان میں سے ایک شخص تھا اور اللہ تعالیٰ نے عباد و بلاد سے ان کے شر کو دُور کر دیا اور قبجق نے لوگوں میں اعلان کیا کہ راستے پر امن ہیں اور شام میں ایک تاتاری بھی باقی نہیں رہا اور قبجق نے ۱۰ر رجب کا جمعہ' حجرے میں پڑھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت تھی جن پر جنگ کا سامان یعنی تلواریں' کمانیں اور ترکش جمع تھے جن میں تیر تھے' اور شہر پر امن ہو گئے اور لوگ کشائش کے لیے حسب دستور غیض الغرجل میں چلے گئے۔

اور تاتاریوں کی ایک پارٹی نے ان سے خرابی کر دی اور جب انہوں نے انہیں دیکھا تو وہ جلدی سے بھاگتے ہوئے واپس آ گئے اور بعض لوگوں نے بعض کو لوٹ لیا اور ان میں سے بعض نے اپنے آپ کو دریا میں پھینک دیا اور یہ ایک گزرنے والی پارٹی تھی جنہیں قرار نہ تھا اور قبجق شہر میں بے قرار ہو گیا پھر وہ شہر کے رؤساء اور اعیان کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں عزالدین ابن القلانسی بھی شامل تھا اس سے باہر نکلا تا کہ وہ مصری فوج کے ساتھ مڈبھیڑ کریں اور یہ بات یوں ہوئی کہ مصری فوج ۹ر رجب کو شام کی طرف گئی اور ایلچی اس کی خبر لائے اور شہر میں کوئی شخص باقی نہ رہا اور ارجواش نے شہر میں اعلان کر دیا کہ فصیلوں کی حفاظت کرو اور جو ہتھیار تمہارے پاس ہیں انہیں باہر نکالو اور فصیلوں اور دروازوں کو نہ چھوڑو اور ہر شخص فصیل پر رات بسر کرے' اور جس شخص نے اپنے گھر میں رات گزاری اسے پھانسی دے دی جائے گی' پس شہروں کی حفاظت کے لیے لوگ فصیلوں پر جمع ہو گئے اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ ہر شب کو دیواروں پر گھومتے تھے اور لوگوں کو صبر اور قتال کی ترغیب دیتے تھے اور انہیں جہاد اور رباط (پڑاؤ کرنے) کی آیات سناتے تھے۔

اور ۱۷ر رجب کو جمعہ کے روز دمشق میں دوبارہ حاکم مصر کا خطبہ دیا گیا جس سے لوگ خوش ہو گئے اور دمشق اور شام کے دیگر شہروں میں پورے ایک سو دن قازان کا خطبہ دیا جاتا رہا اور مذکورہ جمعہ کے دن کی صبح کو شیخ تقی الدین بن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپ کے اصحاب نے شراب فروشوں کی دوکانوں کا چکر لگایا اور شراب کے برتنوں کو توڑ دیا اور شراب کو گرا دیا اور دوکانداروں کی ایک جماعت کو جنہوں نے ان فواحش کے لیے یہ دوکانیں بنائی ہوئی تھیں' ملامت کی جس سے لوگ خوش ہو گئے' اور ۱۸ر رجب کو ہفتہ کے روز اعلان کیا گیا کہ مصری افواج کی آمد کے لیے شہر کو آراستہ کیا جائے اور ۱۹ر رجب کو اتوار کے روز' باب النصر کے ساتھ باب الفرج کو بھی کھولا گیا جس سے لوگ خوش ہو گئے اور انہیں کشائش حاصل ہو گئی کیونکہ وہ صرف باب النصر سے ہی داخل ہو سکتے تھے اور

Marfat.com

۱۰ رشعبان کو ہفتہ کے روز شامی فوج' نائب دمشق جمال الدین آقوش الافرم کے ساتھ آئی۔ اور دوسرے روز بقیہ افواج داخل ہوئیں اوران میں دوامیر شمس الدین قراسنقر المنصوری اور سیف الدین قطلبک آراستگی میں تھے اوراس دن باب العریش کو کھولا گیا اوراس میں امینیہ میں قاضی جلال الدین قزوینی نے اپنے بھائی قاضی القضاۃ امام الدین کے عوض جومصر میں فوت ہو گئے تھے' پڑھایا اورسوموار' منگل اور بدھ کے روز نائب مصر سیف الدین سلار کی صحبت میں فوجوں کا داخلہ مکمل ہو گیا اور ملک عادل کتبغا بھی اس کی خدمت میں تھا اور سیف الدین الطراقی بڑی خوبصورتی میں تھا اور وہ چراگاہ میں اترے اور سلطان آمد کے ارادے سے باہر نکلا اور الصالحیہ تک پہنچ گیا پھر مصر واپس آ گیا۔

اور ۱۵ رشعبان کو جمعرات کے روز' امام الدین کے بعد قاضی بدرالدین بن جماعۃ کو خطابت کے ساتھ دوبارہ دمشق کا قاضی القضاۃ بنا دیا گیا اور آج اس کے ساتھ امین الدین عجمی نے انسپکشن کا خلعت پہنا اور سترھویں روز تاج الدین شیرازی نے فخر الدین بن الشیر جی کے عوض کونسلوں کے نگران کا خلعت پہنا اور وزیر شمس الدین سنقر الاعسر کے دروازے میں اقبجا نے کچہریوں کے منتظم کا لباس پہنا اور امیر عزالدین ایبک الدویدار النجیبی نے امرائے طبل خانہ کے مقرر کرنے کے بعد البر کی ولایت سنبھالی اور شیخ کمال الدین زملکانی نے ۲۱ رشعبان کو اتوار کے روز' جلال الدین قزوینی کی بجائے ام الصالح میں درس دیا اور آج کے دن شمس الدین بن الصفی الحریری نے حسام الدین رومی کی بجائے حنفیہ کی قضاۃ سنبھالی' حسام الدین ۲ ررمضان المبارک کو معرکہ میں کام آئے تھے اور ۳ ررمضان المبارک کو قلعہ سے پردے اٹھا دیئے گئے اور رمضان کے آغاز میں امیر سیف الدین سلار میدان اخضر میں دارلعدل میں بیٹھا اور ہفتہ کے روز قضاۃ اور امراء اس کے پاس تھے اور دوسرے ہفتہ کو اس نے عزالدین القلانسی کو قیمتی خلعت دیا اور اس کے بیٹے عمادالدین کو خزانہ میں گواہ بنایا۔ اور آج کے دن' سلار' افواج کے ساتھ مصر کی طرف لوٹا اور شامی افواج اپنے اپنے شہروں اور جگہوں کی طرف واپس آ گئیں اور ۱۰ ررمضان کو سوموار کے روز علی بن الصفی بن ابی القاسم البصر اوی الحنفی نے مدینہ مقدمیہ میں درس دیا۔

اوراس سال کے شوال میں ایک جماعت معلوم ہوئی جو تاتاریوں کی پناہ لیتی تھی اور مسلمانوں کو اذیت دیتی تھی اوراس نے ان میں سے ایک جماعت کو پھانسی دی اور دوسروں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی اور بعض کو سرمہ لگایا گیا اور زبانیں قطع کی گئیں اور بہت سے امور کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ۱۵ رشوال کو قاضی القضاۃ جمال الدین الزرعی نائب عدالت نے جمال الدین بن الباجریقی کی بجائے الدولعیہ میں درس دیا اور ۲۰ رشوال کو جمعہ کے روز نائب سلطنت جمال الدین آقوش الافرم دمشق کی فوج کے ساتھ سوار ہو کر جبال الجرد اور کسروان کی طرف گیا اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ باہر نکلے اوران کے ساتھ بہت سے رضا کار اور حورانہ بھی اس طرف کے باشندوں سے ان کے فسادنیت وعقائد اوران کے کفر وضلال کے باعث جنگ کرنے کے لیے ساتھ تھے اور جب تاتاریوں نے انہیں شکست دی تو انہوں نے جو کچھ افواج سے سلوک کیا تھا اور جب وہ ان کے علاقے سے گزرے تو بھاگ گئے اور انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں لوٹ لیا اوران کے ہتھیار اور گھوڑے لے لیے اوران میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور جب وہ ان کے علاقے میں پہنچے تو ان کے رؤساء شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا اوران

Marfat.com

میں سے بہت سے لوگوں کے لیے صحیح بات کو واضح کیا جس سے بہت سی بھلائی حاصل ہوئی اور ان مفسرین پر بڑی فتح ہوئی اور جو کچھ انہوں نے فوج کے اموال سے لیا تھا اس کی واپسی کی پابندی کی' اور ان پر بہت سے اموال واجب کیے جو وہ بیت المال کی طرف اٹھا لائے تھے اور ان کی اراضی اور جائیدادیں' جاگیروں میں دے دی گئیں اور وہ اس سے پہلے فوج کی اطاعت میں داخل نہ تھے اور نہ ہی احکام ملت کی پابندی کرتے تھے اور نہ دین حق کو اختیار کرتے تھے اور نہ اس چیز کو حرام قرار دیتے تھے' جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا تھا اور ۱۳ رذوالقعدہ کو اتوار کے روز نائب السلطنت واپس آیا اور لوگوں نے دن کے وسط میں بعلبک کے راستے میں شمعون کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور ۱۶ رذوالقعدہ کو بدھ کے روز شہر میں اعلان کیا گیا کہ لوگ ہتھیاروں کو دوکانوں پر لٹکا دیں اور لوگ تیراندازی سیکھیں' پس شہر میں بہت سی جگہوں پر نشانہ گاہیں بنائی گئیں اور ہتھیار بازاروں میں لٹکا دیئے گئے اور قاضی القضاۃ نے مدارس میں نشانہ گاہیں بنانے کا حکم دیا نیز یہ کہ فقہاء تیراندازی سیکھیں اور اگر دشمن آئے تو اس سے جنگ کرنے کے لیے تیاری کریں۔

اور ۲۱ رذوالقعدہ کو نائب السلطنت نے اہل بازار کو اپنے سامنے پیش ہونے کو کہا' اور اس نے ہر بازار کا ایک لیڈر مقرر کیا اور اس کے اردگرد اس کے اہل بازار تھے اور ۲۴ رذوالقعدہ کو جمعرات کے روز اشراف اپنے نقیب' نظام الملک الحسینی کے ساتھ تیاری اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیے گئے اور وہ جشن کا دن تھا اور اس سال ایک یہ واقعہ بھی ہوا' کہ زکریا کی قبر کے سر پر ایک نیا تنخواہ دار امام مقرر کیا گیا اور وہ فقیہ شرف الدین ابوبکر الحموی تھا اور یوم عاشورہ کو قاضی امام الدین الشافعی اور حسام الدین حنفی اور ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی اور اس کی مدت چند ماہ تک ہی دراز رہی پھر الحموی اپنے شہر کو واپس آ گیا' اور اب تک یہ کام بیکار پڑا ہے۔ وللہ الحمد

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قاضی حسام الدین ابوالفضائل:

الحسن بن القاضی تاج الدین ابی المفاخر احمد بن الحسن انوشروان الرازی الحنفی آپ نے بیس سال تک ملطیہ کی قضا سنبھالی پھر دمشق آئے اور مدت تک اس کے والی رہے پھر مصر منتقل ہو گئے اور مدت تک اس کے والی رہے اور آپ کا بیٹا جلال الدین شام میں تھا' پھر آپ شام چلے گئے اور وہاں دوبارہ فیصلے کرنے لگے' پھر جب وادی سلمیہ کے پاس وادی الحرنذار میں فوج قازان سے جنگ کرنے گئی تو آپ ان کے ساتھ گئے اور صف سے کھو گئے' آپ کا حال معلوم نہیں ہو سکا اور آپ کی عمر ستر سال کے قریب تھی اور آپ یگانہ فاضل اور رئیس تھے' آپ کی نظم اچھی ہے اور آپ کی پیدائش بلاد روم میں باقیس مقام پر محرم ۶۳۱ھ میں ہوئی اور اس سال کی ۲۴ ربیع الاوّل کو بدھ کے روز آپ مارے گئے اور اس روز متعدد مشاہیر امراء قتل ہوئے پھر آپ کے بعد شمس الدین الحریری نے قضا سنبھالی۔

قاضی امام عالی:

امام الدین ابوالمعالی عمر بن القاضی سعد الدین ابی القاسم عبدالرحمٰن بن الشیخ امام الدین ابی حفص عمر بن احمد بن محمد القزوینی

Marfat.com

الشافعی آپ اور آپ کا بھائی جلال الدین دمشق آئے اور مدارس میں مقرر کیے گئے' پھر امام الدین نے دمشق کی قضاء القضاۃ' بدر الدین بن جماعۃ سے چھین لی جیسا کہ قبل ازیں ۶۷۲ھ میں بیان ہو چکا ہے اور آپ کے بھائی نے آپ کی نیابت کی اور آپ خوش اخلاق اور بہت احسان کرنے والے اور ایذاء نہ دینے والے رئیس تھے اور جب تاتاریوں کی آمد قریب آئی تو آپ مصر کی طرف سفر کر گئے اور جب آپ وہاں پہنچے تو آپ نے وہاں صرف ایک ہفتہ قیام کیا اور فوت ہو گئے اور ۴۶ سال کی عمر میں قبۃ الشافعی کے قریب دفن ہوئے اور خطابت وغیرہ کے ساتھ ساتھ یہ منصب بھی بدر الدین بن جماعۃ کی مل گیا اور آپ کے بعد آپ کے بھائی نے امینیہ میں پڑھایا۔

مسند المعمر الرحلۃ:

شرف الدین احمد بن ہبۃ اللہ بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی' آپ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور روایت کی' اور ۱۵ر جمادی الاولیٰ کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

خطیب موفق الدین:

ابو المعالی محمد بن محمد بن الفضل النہروانی القضاعی الحموی' خطیب حماۃ' پھر آپ نے الفاروثی کی بجائے دمشق میں خطبہ دیا اور غزالیہ میں پڑھایا پھر ابن جماعۃ کے ذریعے معزول ہو گئے اور اپنے شہر کو واپس آ گئے' پھر قازان کے سال دمشق آئے اور وہیں وفات پائی۔

صدر شمس الدین:

محمد بن سلیمان بن حمایل بن علی المقدسی المعروف بابن غانم آپ سرکردہ لوگوں میں سے تھے اور بڑی مروت والے تھے' آپ نے العصرونیہ میں پڑھایا آپ ۸۰ سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے اور آپ قابل تعریف کاتبوں میں سے تھے' اور آپ صدر علاء الدین بن غانم کے والد تھے۔

شیخ جمال الدین ابو محمد:

عبدالرحیم بن عمر بن عثمان الباجریقی الشافعی' آپ نے ایک مدت تک موصل میں اشتغال کرتے اور فتوے دیتے ہوئے قیام کیا' پھر قازان کے سال دمشق آئے اور وہیں وفات پائی اور آپ نے اسی طرح مدت تک وہاں قیام کیا' اور القلجیہ اور الدولعیہ میں پڑھایا اور خطابت میں نیابت کی اور شمس الائیکی کی نیابت میں الغزالیہ میں پڑھایا اور آپ کم گو اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے اور آپ ابن شمس محمد کے والد تھے جو زندقت الخلال کی طرف منسوب ہے اور اس کے اتباع بھی ہیں اور وہ بھی اس کی طرف وہی بات منسوب کرتے ہیں جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور اسی کی پابندی کرتے ہیں جس کی وہ پابندی کرتا تھا۔ اور جمال الدین مذکور نے جامع الاصول میں ابن اثیر کی تصانیف کے بعض اصحاب سے یہ بات بیان کی ہے اور آپ کی نظم ونثر اچھی تھی۔ واللہ سبحانہ اعلم

Marfat.com

۷۰۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ' سلطان' شہروں کے نائبین اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہوا ہے۔ قاضی شافعی اور حنفی وہ نہ تھے' اور جب ۳ رمحرم ہوئی تو دمشق میں لوگوں کی تمام املاک واوقاف سے چار ماہ کی اُجرت حاصل کرنے کے لیے ٹیکس لینے والا بیٹھا تو شہر سے اکثر لوگ بھاگ گئے اور بڑی گڑبڑ ہوگئی اور لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری۔

اور صفر کے آغاز میں اطلاعات آئیں کہ تاتاری بلاد شام کا قصد کیے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ مصر میں داخل ہونے کا عزم کیے ہوئے ہیں' پس لوگ اس بات سے گھبرا گئے اور ان کی کمزوری میں اضافہ ہوگیا اور ان کے ہوش وحواس جاتے رہے اور لوگ مصر الکرک' الشوبک اور مضبوط قلعوں کی طرف بھاگنے لگے اور گدھی' مصر تک پانچ سو درہم میں پہنچی اور اونٹ ایک ہزار اور گدھا پانچ سو درہم میں فروخت ہوا اور ساز وسامان' کپڑے اور غلے ارزاں ترقیمتوں پر فروخت ہوئے اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ ۲ رصفر کو جامع میں اپنی نشست گاہ پر بیٹھے اور لوگوں کو جنگ کی ترغیب دی اور اس بارے میں ان کے سامنے آیات واحادیث بیان کیں اور فرار کرنے میں جلد بازی کرنے سے روکا اور مسلمانوں اور ان کے اموال وبلاد کے دفاع میں مال خرچ کرنے کی رغبت دلائی اور جب راہ اللہ میں بھاگنے پر خرچ کیا جائے تو وہ بہتر ہوتا ہے اور آپ نے اس دفعہ تاتاریوں کے ساتھ جہاد کو واجب قرار دیا اور اس بارے میں آپ نے پے در پے نشستیں کیں' اور شہروں میں اعلان کر دیا گیا کہ کوئی شخص سرکاری پروانے اور ورق کے بغیر سفر نہ کرے۔ پس لوگوں نے چلنے سے توقف کیا اور ان کا دل پرسکون ہوگیا اور لوگوں نے قاہرہ سے فوجوں کے ساتھ سلطان کے نکلنے کی بات بیان کی اور اس کے خروج سے خوشی کے شادیانے بجے اور دمشق کے شریف گھرانوں جیسے ابن صصری کے گھرانے اور ابن فضل اللہ اور ابن مجی اور ابن سوید اور ابن زملکانی اور ابن جماعۃ کے گھرانوں نے بھی خروج کیا تھا۔

اور یکم ربیع الآخر کو تاتاریوں کے بارے میں زبردست افواہ اڑی اور اطلاع آئی کہ وہ البیرہ پہنچ چکے ہیں اور شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ عوام فوج کے ساتھ نکلیں اور اس بارے میں المرج سے نائب کا حکم آیا' پس مہینے کے دوران میں انہیں پیش ہونے کو کہا گیا اور عوام میں سے تقریباً پانچ ہزار آدمی اپنی طاقت کے مطابق تیاری اور اسلحہ کے ساتھ پیش ہوئے اور خطیب ابن جماعۃ نے تمام نمازوں میں عاجزی وزاری کی اور ائمہ مساجد نے اس کا اتباع کیا اور جھوٹی افواہیں اڑانے والوں نے مشہور کر دیا کہ تاتاری حلب پہنچ گئے ہیں اور حلب کا نائب الٹے پاؤں حماۃ چلا گیا ہے' اور لوگوں کے دلوں کو خوش کرنے اور معاش کی طرف ان کی توجہ کرنے کے لیے شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ سلطان اور افواج پہنچنے والی ہیں اور اس نے ٹیکس کے رجسٹروں کو باطل کر دیا اور انہیں کھڑا کر دیا گیا لیکن وہ حکم سے زیادہ ٹیکس دے چکے تھے اور ان لوگوں پر ٹیکس باقی رہ گیا جو روپوش ہوگئے تھے پس جو باقی رہ گیا تھا وہ اس نے معاف کر دیا اور جو دیا جا چکا تھا اسے واپس نہ کیا بلاشبہ ان کاموں کا انجام برا اور نقصان دہ ہوا اور ایسے کام کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے پھر اطلاعات آئیں کہ سلطان مصر وہاں سے شام جانے کے ارادے سے نکلنے کے بعد پھر مصر واپس آ گیا ہے' پس خوف بڑھ گیا اور حالات سنگین ہوگئے اور بارشیں بہت زیادہ ہوئیں اور راستوں میں کیچڑ ہوگیا' اور سیلاب آ گئے' جو آدمی کو زمین پر چلنے میں رکاوٹ بن گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

اور بہت سے لوگ ہلکے اور بوجھل ہو کر اپنے اہل اور اولاد کو اٹھائے ہوئے نکلے اور شہر ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ جانتے اور سخت کیچڑ میں اپنے چھوٹے بچوں کو مشقت کے ساتھ چوپایوں اور گردنوں پر لادنے لگے' چوپائے چارے کی کمی اور بارشوں کی کثرت' پھسلن' سخت سردی' بھوک اور اشیاء کی کمی کے باعث کمزور ہو گئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

جمادی الاولیٰ کا آغاز ہوا تو لوگ سخت خوف کی حالت میں تھے اور سلطان پیچھے تھا اور دشمن قریب تھا اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اس ماہ کے شروع میں ہفتہ کے روز' المرج میں نائب شام کے پاس گئے اور ان کے دلوں کو مضبوط کیا اور خوش کیا اور ان سے دشمنوں پر فتح پانے کا وعدہ کیا' اور اس قول الٰہی کو پڑھا: وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَاعُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ. اور آپ نے اتوار کی شب فوج کے پاس بسر کی' پھر دمشق واپس آ گئے۔ اور نائب اور امراء نے آپ سے استدعا کی کہ آپ ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر مصر جائیں اور سلطان کو آنے پر آمادہ کریں' پس آپ سلطان کے پیچھے روانہ ہو گئے اور سلطان قاہرہ تک پہنچ چکا تھا اور آپ اس سے اس وقت ملے جب وہ قاہرہ میں داخل ہو گیا اور وقت جاتا رہا لیکن آپ نے انہیں ترغیب دی کہ اگر شامیوں کی فوج کی ضرورت ہو تو وہ افواج کو شام کی طرف بھیجیں اور آپ نے باتوں باتوں میں ان سے فرمایا اگر تم نے شام اور اس کی حفاظت سے اعراض کیا تو ہم اس کا سلطان مقرر کریں گے جو اس کی حفاظت کرے گا' اور امن کے زمانے میں اس سے غلہ لے گا اور آپ مسلسل ان کے ساتھ رہے حتیٰ کہ افواج شام کو روانہ ہو گئیں' پھر آپ نے انہیں فرمایا اگر یہ مقدر ہو کہ تم شام کے حکام کے مملوک نہیں اور اس کے باشندے تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تم اس کے حکام اور سلاطین ہو اور وہ تمہاری رعایا ہیں اور تم ان کے بارے میں مسئول ہو' اور آپ نے ان کے دل کو مضبوط کیا اور اس دفعہ انہیں فتح کی ضمانت دی پس وہ شام کی طرف روانہ ہو گئے اور جب پے در پے فوجیں شام پہنچیں تو لوگ اپنی جانوں اور اپنے اہل واموال کے بارے میں مطمئن ہو جانے کے بعد بہت خوش ہوئے' پھر تاتاریوں کے پہنچنے کے بارے میں زبردست افواہیں اڑیں اور سلطان کا مصر کی طرف واپس جانا متحقق ہو گیا اور شہر کے متولی ابن النحاس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ جو شخص سفر کی سکت رکھتا ہے وہ دمشق میں نہ بیٹھے' پس عورتوں اور بچوں نے چیخ وپکار کی اور لوگوں کی بڑی ذلت اور رسوائی ہوئی اور انہیں سخت دھچکا لگا اور بازار بند ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اور یہ کہ شام کے نائب کو پہلے سال سلطان کے ساتھ مل کر جو قوت حاصل تھی وہ بھی تاتاری فوج کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں پا سکا' پس اب وہ اس کی قوت کیسے پا سکتا ہے' جب کہ اس نے بھاگنے کا ارادہ کیا ہوا ہے؟ اور وہ کہتے تھے دمشق کے جو باشندے باقی رہ گئے ہیں وہ دشمن کا کھاجا ہیں۔ اور بہت سے لوگ اپنے چھوٹے بڑے اہالی کے ساتھ صحراؤں اور جنگلوں میں چلے گئے' اور لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ جس کا ارادہ جہاد کرنے کا ہو وہ فوج کے ساتھ مل جائے اور تاتاریوں کی آمد قریب آ گئی ہے اور دمشق میں ان کے تھوڑے سے اکابر باقی رہ گئے ہیں اور ابن جماعۃ' الحریری' ابن صصری اور ابن منجا سفر کر گئے اور ان کے گھرانے مصر کی طرف ان سے سبقت کر گئے اور اطلاعات آئیں کہ تاتاری سرقین پہنچ گئے ہیں اور شیخ زین الدین الفارقی' شیخ ابراہیم الرقی' ابن قوام' شرف الدین بن تیمیہ اور ابن خبارۃ' نائب السلطنت الافرم کے پاس گئے اور دشمن سے ملاقات کرنے پر اس کے دل کو مضبوط کیا اور انہوں نے امیر العرب مہنا سے بھی ملاقات کی اور اسے دشمن سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا تو اس

Marfat.com

نے سمع واطاعت سے انہیں جواب دیا اور اس بات پر ان کے ارادے پختہ ہو گئے اور سلار کے ڈھونڈ کرنے والے دمشق سے المرج کی جانب روانہ ہوئے اور وہ صرقدی کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہوئے۔

اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ ۲۷ر جمادی الاولیٰ کو ڈاک کے گھوڑوں پر دیار مصر سے واپس آئے اور آپ نے قلعہ مصر میں آٹھ روز قیام کر کے انہیں جہاد کرنے اور دشمن کے مقابلہ پر جانے کی ترغیب دی اور آپ نے سلطان' وزیر اور اعیانِ حکومت سے ملاقات کی اور انہوں نے دشمن کے مقابلہ میں جانے کے بارے میں آپ کی بات مان لی' اور دمشق میں نرخ بہت گراں ہو گئے حتیٰ کہ خاروفان پانچ سو درہم میں فروخت ہوا اور حالات سنگین ہو گئے' پھر اطلاعات آئیں کہ شاہ تاتار اپنی فوج کی کمی اور اس کی قلت تعداد کے باعث واپسی پر فرات میں گھس گیا ہے جس سے دل خوش ہو گئے اور لوگ پرسکون ہو گئے اور وہ خوشی خوشی مطمئن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو واپس آ گئے اور جب یہ اطلاعات آئیں کہ جمادی الآخرۃ میں تاتاری شام نہیں پہنچے تو لوگوں کے بہترین آدمی ان کے پاس واپس آ گئے اور نائب سلطنت بھی دمشق واپس آ گیا' حالانکہ وہ مسلسل چار ماہ سے المرج میں خیمہ زن تھا اور المرج سب سے بڑا پڑاؤ ہے اور لوگ اپنے وطنوں کو واپس آ گئے۔ اور شیخ زین الدین الفارقی نے الناصریہ میں درس دیا کیونکہ اس کا مدرس کمال الدین بن الشریشی الکرک بھاگ جانے کی وجہ سے غائب تھا پھر وہ رمضان میں اس کی طرف واپس آیا' اور مہینے کے آخر میں جمال الدین الزرعی کی غیبوبت کی وجہ سے' ابن الزکی نے الدولعیہ میں درس دیا اور سوموار کے روز ذمیوں کو ذمۃ کی شروط سنائی گئیں اور انہیں ان کا پابند کیا گیا اور انہیں جہات سے معزول کرنے پر اتفاق ہو گیا اور انہوں نے ذلت اختیار کر لی اور ملک میں اس کا اعلان کر دیا گیا' اور نصاریٰ کو نیلی پگڑیوں اور یہود کو زرد پگڑیوں اور سامریوں کو سرخ پگڑیوں کا پابند کیا گیا' جس سے بہت بھلائی حاصل ہوئی اور وہ مسلمانوں سے متمیز ہو گئے اور ۱۰ر رمضان کو ارجواش اور امیر سیف الدین اقبجا کے نیابت قلعہ میں شریک ہونے کا حکم آیا نیز یہ کہ دونوں میں ہر ایک ایک دن سوار ہو گا اور دوسرا ایک دن قلعہ میں رہے گا۔ مگر ارجواش نے اس سے انکار کر دیا۔

اور شوال میں شیخ شہاب الدین بن المجد نے علاء الدین قونوی کی بجائے اقبالیہ میں درس دیا کیونکہ اسے قاہرہ میں اقامت کا حکم تھا اور ۱۳ر ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز شمس الدین بن الحریری کو قاضی جلال الدین بن حسام الدین کے ذریعے اس کے اپنے اور اس کے باپ کے دستور کے مطابق حنفیہ کی قضاء سے معزول کر دیا گیا اور یہ کارروائی وزیر شمس الدین سنقر الاعسر اور نائب سلطان الافرم کے اتفاق سے ہوئی۔

اور اس سال تاتاریوں کے ایلچی دمشق پہنچے اور انہیں قلعہ میں اتارا گیا' پھر وہ مصر چلے گئے۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ حسن کردی:

آپ الشاغور میں اپنے باغ میں مقیم تھے اور اس کے غلے سے کھاتے تھے اور جو آپ کے پاس آتا تھا اسے کھلاتے تھے اور آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے غسل کیا اور اپنے بالوں کو پکڑا اور قبلہ رو ہو کر چند رکعات پڑھیں، پھر ۱۴ر جمادی الاولیٰ کو سوموار کے روز وفات پا گئے آپ کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔

صفی الدین جوہر التغلیبی آختہ:

محدث، آپ نے سماع حدیث اور تحصیل اجزاء کا اہتمام کیا، آپ خوش اخلاق، صالح، نرم طبیعت حامی اور پاکباز آدمی تھے اور آپ جن اجزاء کے مالک تھے، آپ نے انہیں محدثین کے لیے وقف کر دیا۔

امیر عزالدین:

محمد بن ابی الہیجاء بن محمد الہید بانی الاربلی، دمشق کے متولی، تاریخ وشعر کے بارے میں آپ کو بہت فضیلت حاصل ہے اور بسا اوقات آپ نے اس بارے میں کچھ باتوں کو جمع بھی کیا ہے۔ اور آپ درب سعود میں رہتے تھے جو آپ کی وجہ سے مشہور ہے اور اسے درب ابن ابی الہیجاء کہا جاتا ہے اور یہ پہلی منزل ہے جہاں ہم ۷۰۶ھ میں دمشق آنے پر اترے تھے، اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کرے، ابن ابی الہیجاء نے مصر کے راستے میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی، آپ قابل تعریف سیرت اور خوش گفتار آدمی تھے۔

امیر جمال الدین آقوش الشریفی:

بلاد قبلیہ کے والی الولاۃ، آپ نے شوال میں وفات پائی اور آپ کو بہت ہیبت وسطوت اور حرمت حاصل تھی۔

سنہ ۷۰۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وہی حکام تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے، امیر سیف الدین سلار شام میں تھا اور افرم نائب دمشق تھا اور اس کے شروع میں امیر قطلبک کو ساحلی بلاد کی نیابت سے معزول کر دیا گیا اور امیر سیف الدین استدمر نے ان کی نیابت سنبھالی اور دشمن الدین الاعسر کو مصر کی نیابت سے معزول کر دیا گیا اور سیف الدین اقبجا المنصوری نے غزہ کی نیابت سنبھالی اور اس کی بجائے قلعہ میں امیر سیف الدین بہادر الیسجری کو مقرر کیا گیا، جو الرحبہ کا رہنے والا تھا اور صفر میں شاہِ تاتار کے ایلچی مصر سے دمشق واپس آ گئے اور نائب السلطنت فوج اور عوام نے ان کا استقبال کیا، اور ۱۵ر صفر کو شیخ صدر الدین البصراوی الحنفی نے شیخ ولی الدین سمرقندی کی بجائے النوریہ کی تدریس کا کام سنبھالا اور آپ چھ دن اس کے متصرف رہے اور وہاں آپ نے بنی الصدر سلیمان کے بعد چار سبق پڑھائے، پھر آپ فوت ہو گئے اور آپ کبار صالحین میں سے تھے۔

آپ ہر روز سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور ۱۹ر ربیع الاول کو بدھ کے روز قاضی القضاۃ اور خطیب الخطباء بدر الدین بن جماعۃ

Marfat.com

خانقاہ شمساطیہ میں شیخ الشیوخ بن کر بیٹھے کیونکہ صوفیہ نے آپ سے اس کی استدعا کی تھی اور انہیں آپ سے رغبت تھی اور یہ شیخ یوسف بن حمویہ الحموی کی وفات کے بعد ہوا اور صوفیہ آپ سے خوش ہو گئے اور آپ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ سے پہلے یہ مناصب کسی اور کے لیے اکٹھے نہیں ہوئے اور نہ ہی آپ کے بعد ہمارے اس زمانے تک ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ کسی کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں' یعنی قضاء' خطابت اور شیخۃ الشیوخ اور ۲۴ ربیع الاوّل کو سوموار کے روز' الفتح احمد بن الثقفی کو دیار مصر میں قتل کر دیا گیا اس کے بارے میں یہ فیصلہ قاضی زین الدین بن مخلوف المالکی نے کیا تھا کیونکہ اس کے نزدیک اس کا تنقیص شریعت کرنا اور آیات محکمات کے ساتھ استہزا کرنا اور متشابہات کا ایک دوسرے کے ساتھ معارضہ کرنا' ثابت ہو چکا تھا اور اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ محرمات میں سے لواط اور شراب وغیرہ کو حلال قرار دیتا تھا کیونکہ اس میں فاسق ترک اور دیگر جہلاء اکٹھے ہو جاتے تھے اور بظاہر اسے فضیلت' اشتغال اور ہیئت جمیلہ حاصل تھی اور اس کا لباس اور کپڑے اچھے ہوتے تھے اور جب اسے دارالحدیث کاملیہ کی کھڑکی کے پاس قصرین کے درمیان کھڑا کیا گیا تو اس نے قاضی تقی الدین بن دقیق العید سے مدد مانگی اور پوچھا آپ میرے متعلق کیا جانتے ہیں؟ اس نے کہا میں تیری فضیلت کو جانتا ہوں لیکن تیرا فیصلہ قاضی زین الدین کے پاس ہے' پس قاضی نے والی کو حکم دیا کہ وہ اسے قتل کر دے تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو شہر میں پھرایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بارے میں طعن کرنے والے کی جزا ہے۔

البرزالی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ ماہ ربیع الاوّل کے وسط میں بلادِ حماۃ کے قاضی کی طرف سے خط آیا جس میں اس نے بتایا کہ ان ایام میں بارین میں جو حماۃ کی عملداری میں ہے مختلف حیوانات کی صورتوں میں بڑے بڑے اولے پڑے ہیں۔ یعنی درندوں' سانپوں' بچھوؤں' پرندوں' بکریوں' عورتوں اور مردوں کی صورت میں اور ان کی کمروں میں تنگ تھے اور یہ بات اس جانب کے قاضی کی دستاویز میں بھی ثابت ہوئی پھر اس کا ثبوت قاضی حماۃ کے پاس لایا گیا اور ۱۰ ربیع الآخر کو منگل کے روز الظاہریہ کے دربان شیخ علی الحویرالی کو ان کے دروازے پر اس وجہ سے پھانسی دی گئی کہ اس نے شیخ زین الدین سمرقندی کے قتل کا اعتراف کیا تھا' اور ۱۵ ربیع الآخر کو قاضی بدرالدین بن جماعۃ' کمال الدین ابن الشریشی کی بجائے ناصریہ جوانیہ میں تدریس کے لیے حاضر ہوا' اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ ایک دستاویز نے ثابت کیا کہ یہ تدریس دمشق کے قاضی شافعیہ کے لیے ہے پس اس نے اسے ابن الشریشی کے ہاتھ سے چھین لیا اور ۲۳ رجمادی الاولیٰ کو منگل کے روز صدر علاؤالدین بن شرف الدین بن القلانسی دو سال چند دنوں کی قید کے بعد اپنے تاتاری اہل کے پاس آئے اور آپ کو ایک مدت تک محبوس رکھا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر مہربانی فرمائی اور آپ نے خاکساری کی۔ حتیٰ کہ آپ نے ان سے نجات پائی اور اپنے اہل کے پاس واپس آ گئے اور وہ آپ سے خوش ہو گئے۔

اور ۶ رجمادی الآخرۃ کو قاہرہ سے ایلچی نے آ کر امیر المؤمنین خلیفہ الحاکم بامر اللہ العباسی کی وفات کی خبر دی اور یہ کہ اس کے بعد اس کے بیٹے ابوالربیع سلیمان نے خلافت سنبھال لی ہے' اور المستکفی باللہ کا لقب اختیار کیا ہے اور یہ کہ اس کے جنازے میں تمام لوگ پیادہ حاضر ہوئے ہیں اور اسے الست نفیسہ کے قریب دفن کیا گیا ہے اور اس نے چالیس سال خلافت کی ہے اور ایلچی کے ساتھ یہ حکم بھی آیا کہ شمس الدین الحریری الحنفی قاضی ہو گا اور کچہریوں کا نگران شرف الدین بن مزہر ہو گا اور نائب السلطنت کی اجازت

Marfat.com

سے خاتونیہ جوانیہ قاضی جلال الدین بن حسام الدین کے قبضہ میں رہا اور ۹ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز خلیفہ المستکفی باللہ کا خطبہ دیا گیا اور جامع دمشق میں اس کے باپ کے لیے رحم کی دعا کی گئی اور الناصریہ کو دوبارہ ابن الشریشی کو دے دیا گیا اور ابن جماعۃ کو اس سے معزول کر دیا گیا اور ۱۴ر جمادی الآخرۃ کو اس نے وہاں درس دیا اور شوال میں شام میں بڑی ٹڈی آئی جو کھیتیوں اور پھلوں کو کھا گئی اور درختوں کو چٹ کر گئی حتیٰ کہ وہ ڈنڈوں کی مانند ہو گئے اور اس کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی اور اس ماہ خیابرہ یہود کے لیے ایک مجلس منعقد ہوئی اور ان کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنے امثال یہود کی طرف جزیہ ادا کریں اور انہوں نے ایک خط پیش کیا جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا خط ہے۔ جس میں آپ نے ان سے جزیہ ساقط کر دیا ہے اور جب فقہا کو اس کا علم ہوا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ ایک من گھڑت جھوٹا خط ہے کیونکہ اس میں رکیک الفاظ' بے کار تواریخ اور فحش اعرابی اغلاط تھیں' اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ان سے اپنے حق پر ہونے کا جھگڑا کیا اور ان کے سامنے ان کی غلطی اور جھوٹ کو واضح کیا اور یہ کہ یہ ایک من گھڑت اور جھوٹا خط ہے تو وہ ادائے جزیہ کی طرف مائل ہو گئے اور اس بات سے خوف زدہ ہو گئے کہ ان سے ماضی کے معاملات واپس لے لیے جائیں گے۔

میں کہتا ہوں کہ میں بھی اس خط سے آگاہ ہوا ہوں اور میں نے اس میں خیبر کے سال حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت دیکھی ہے حالانکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس سے تقریباً دو سال قبل فوت ہو چکے تھے اور اور اس میں ہے کہ علیؓ بن ابی طالب نے لکھا اور یہ غلطی ہے جو امیر المومنین حضرت علیؓ سے سرزد نہیں ہو سکتی اس لیے کہ علم نحو ابوالاسود الدؤلی کے طریق سے آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور میں نے اس بارے میں ایک الگ کتاب جمع کی ہے اور جو کچھ قاضی ماوردی کے زمانے میں ماجرا ہوا تھا میں نے اس میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس زمانے میں ہمارے اصحاب کی بھی اس بارے میں ایک کتاب ہے اور اس نے الحاوی میں اس کا ذکر کیا ہے اور الشامل کے مؤلف نے بھی اپنی کتاب میں اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی غلطی کو واضح کیا ہے۔ وللہ الحمد والمنۃ

اور اس ماہ حاسدین کی ایک جماعت نے شیخ تقی الدین بن تیمیہ پر حملہ کر دیا اور آپ سے شکایت کی کہ آپ حدود کو قائم کرتے ہیں اور تعزیر لگاتے ہیں اور بچوں کے سر منڈا دیتے ہیں اور آپ نے بھی شکایت کنندوں سے گفتگو کی اور ان کی غلطی کو واضح کیا پھر حالات پرسکون ہو گئے' اور ذوالقعدہ میں بلادِ سیس کے بعض مقامات کے بزور قوت فتح ہونے پر کئی روز تک قلعہ دمشق میں خوشی کے شادیانے بجے' پس مسلمانوں نے انہیں فتح کر لیا۔ وللہ الحمد

اور اس ماہ میں عز الدین بن میسر' ابن مزہر کی بجائے کچہریوں کا نگران بن کر آیا اور ۴ر ذوالحجہ کو منگل کے روز عبد السید بن المہذب جو یہود کا قاضی تھا دار العدل میں حاضر ہوا اور اس کے بچے بھی اسکے ساتھ تھے پس وہ سب مسلمان ہو گئے اور نائب السلطنت نے ان کا اکرام کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ خلعت پہن کر سوار ہو اور اس کے پیچھے اس کے گھر تک ڈھول تاشے بجتے جائیں اور اس نے اس شب بڑا ختم کیا جس میں قضاۃ اور علماء شامل ہوئے اور اس کے ہاتھ پر یہود کی ایک بڑی جماعت نے اسلام قبول کیا اور وہ سب کے سب عید کے روز مسلمانوں کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے نکلے' اور لوگوں نے ان کی بڑی عزت کی' اور ۱۷ر ذوالحجہ کو شاہ تاتار

Marfat.com

کے ایلچی آئے اور قلعہ میں اترے اور تین دن کے بعد قاہرہ کی طرف سفر کر گئے اور ان کی روانگی کے دو دن بعد ارجواش مر گیا اور اس کی موت کے دو دن بعد بلاد سیس سے فوج آئی اور اس نے اس کی ایک طرف کو فتح کر لیا تھا پس نائب سلطنت اور فوج ان کے استقبال کو نکلی اور لوگ بھی حسب عادت خوشی کے لیے نکلے اور وہ ان کی آمد اور ان کی فتح سے خوش ہوئے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر المؤمنین خلیفہ الحاکم بامر اللہ:

ابوالعباس احمد بن المسترشد باللہ ہاشمی' بغدادی' مصری ۶۶۱ھ کے شروع میں حکومت ظاہریہ میں اس کی بیعت خلافت ہوئی اور اس نے پورے چالیس سال خلافت کی اور ۱۸ر جمادی الاولیٰ شب جمعہ کو وفات پا گیا اور سوق الخیل میں نماز عصر کے وقت اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اس کے جنازہ میں تمام اعیان حکومت پیدل حاضر ہوئے اور اس نے اپنے بیٹے ابوالربیع سلیمان کے بارے میں خلیفہ بننے کی وصیت کی تھی۔

المستکفی باللہ کی خلافت امیر المؤمنین ابن الحاکم بامر اللہ العباسی:

جب اس نے اسے وصیت کی تو اس نے اس کا حکمنامہ بھی لکھا اور اسے اس سال سلطان اور حکومت کی موجودگی میں ۲۰ر ذوالحجہ کو اتوار کے روز پڑھا گیا اور بلاد مصر و شام میں منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف ایلچی یہ خبر لے گئے۔

امیر عزالدین:

ایبک بن عبداللہ النجیبی الدویدار والی دمشق' آپ وہاں کے طبلخانہ کے ایک امیر تھے اور قابل تعریف سیرت کے حامل تھے' آپ کی مدت طویل نہیں ہوئی آپ قاسیون میں دفن ہوئے اور ۱۶ر ربیع الاوّل کو منگل کے روز آپ نے وفات پائی۔

شیخ شرف الدین ابوالحسن:

علی بن شیخ امام عالم علامہ حافظ فقیہ تقی الدین ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد بن محمد الیونینی البعلبکی آپ اپنے بھائی شیخ قطب الدین بن الشیخ الفقیہ سے بڑے تھے' شرف الدین ۶۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کے باپ نے آپ کو بہت سماع کروایا اور آپ نے اشتغال کیا اور فقہ سیکھی اور آپ عابد' عامل اور بہت خشوع کرنے والے تھے۔ لائبریری میں آپ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ کے سر پر سوٹی مارنے لگا پھر اس نے آپ کو چھری سے مارا اور آپ کئی روز بیمار رہے اور ۱۱ر رمضان کو جمعرات کے روز بعلبک میں فوت ہو گئے اور باب بطحاء میں دفن ہوئے اور لوگ آپ کے علم و عمل اور حفظ حدیث اور لوگوں سے محبت اور تواضع اور حسن نیت اور مروت کی وجہ سے متاسف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت میں چھپا لے۔

صدر ضیاء الدین:

احمد بن الحسین بن شیخ السلامیہ' قاضی قطب الدین موسیٰ کے والد' جس نے بعد میں مصر و شام میں فوج کی نگرانی کا کام سنبھالا آپ نے ۲۰ر ذوالقعدہ کو منگل کے روز وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے اور الرواحیہ میں آپ کی تعزیت ہوئی۔

Marfat.com

امیر کبیر مرابط مجاہد:

علم الدین ارجواش بن عبداللہ منصوری' شام میں قلعہ کا نائب' آپ ہیبت' ہمت' ذہانت اور نیک ارادے والے تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں مسلمانوں کی پناہ گاہ کی حفاظت اس وقت مقدر کی جب قازان کے ایام میں تاتاریوں نے شام پر قبضہ کرلیا تھا پس وہ قلعہ کو سر نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ہاتھوں اسے ان سے بچایا اور اس نے اس بات کا التزام کیا کہ جب تک وہاں کوئی شخص ہے وہ قلعہ کو ان کے سپرد نہیں کرے گا اور باقی شامی قلعوں نے بھی اس کی اقتداء کی اور ۱۲ر ذوالحجہ کو ہفتہ کی رات کو اس کی وفات قلعہ میں ہوئی اور ہفتے کے دن چاشت کے وقت آپ کو وہاں سے نکال کر آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور نائب السلطنت اور اس سے کم درجہ کے لوگ آپ کے جنازے میں شامل ہوئے' پھر آپ کو دامن قاسیون میں لے جا کر اس کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

الابرقوہی المسند المعمر المصری:

الشیخ الجلیل المسند الرحلۃ بقیۃ السلف شہاب الدین ابوالمعالی احمد بن اسحاق بن محمد ابن المؤید بن علی بن اسماعیل بن ابی طالب' الابرقوہی الہمدانی ثم المصری' آپ بلاد شیراز میں ابرقوہ میں رجب یا شعبان ۶۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بہت سے مشائخ کے ذریعے سماع کیا اور آپ کے لیے شیخات نکلیں اور آپ بہت اچھے' لطیف اور قوی شیخ تھے' آپ نے حاجیوں کے خروج کے چار دن بعد مکہ میں وفات پائی۔

صاحب مکہ:

الشریف ابونمی محمد بن الامیر ابی سعد حسن بن علی بن قتادۃ الحسنی' آپ چالیس سال سے مکہ کے حاکم تھے اور حلیم' باوقار' صاحب الرائے' سیاستدان عقلمند اور صاحب مروت اور اس میں آپ کا کاتب اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی' شافعی' مصری پیدا ہوا' عفا اللہ عنہ واللہ سبحانہ اعلم

سنہ ۷۰۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وہی حکام تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں آچکا ہے' اور ۲ر صفر کو بدھ کے روز' انطرسوس کے قریب جزیرہ ارواد فتح ہوا اور اہل سواحل کے لیے یہ سب سے زیادہ نقصان دہ جگہ تھی' پس سمندر سے وہاں پر دیار مصر سے کشتیاں آئیں اور طرابلس کی افواج ان کے پیچھے آئیں اور اللہ کے فضل سے وہ نصف النہار کو فتح ہو گیا اور انہوں نے اس کے اہل میں سے قریباً دو ہزار کو قتل کر دیا اور قریباً پانچ سو کو قیدی بنا لیا اور اس کا فتح کرنا' مکمل سواحل کا فتح کرنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے باشندوں کے شر سے راحت دی۔ اور ۷ر ماہ صفر کو جمعرات کے روز ایلچی نے دمشق پہنچ کر قاضی القضاۃ ابن دقیق العید کی وفات کی خبر دی اور اس کے پاس قاضی القضاۃ ابن جماعۃ کی جانب سلطان کا خط بھی تھا' جس میں اس کی تعظیم اور احترام واکرام کا ذکر تھا جو اسے اپنے قرب کی دعوت دے رہا تھا تاکہ وہ حسب عادت مصر میں قضاء کا کام سنبھال لے پس وہ اس کے لیے تیار ہو گیا' اور جب وہ باہر نکلا تو اس کے ساتھ نائب السلطنت الافرم اور ارباب حل وعقد اور سرکردہ لوگ اسے الوداع کرنے کو نکلے اور عنقریب الوفیات میں ابن دقیق العید کے حالات بیان ہوں گے' اور جب ابن جماعۃ مصر پہنچا تو سلطان نے اس کا بہت اکرام کیا اور اسے ادنیٰ خلعت

Marfat.com

اور تین ہزار درہم کے مساوی ایک خچر دیا اور ۴ ربیع الاوّل کو ہفتہ کے روز مصر میں اس نے فیصلہ کو سنبھالا' اور ربیع الاوّل کے آخر میں تاتاریوں کے ایلچی بلاد مصر کا قصد کیے ہوئے پہنچے اور شرف الدین فزاری نے ۸ ربیع الآخر کو جمعرات کے روز شرف الدین ناسخ کی بجائے دارالحدیث الظاہریہ کی مشیخت سنبھالی اور اس کا نام ابوحفص عمر بن محمد بن عمر بن حسن بن خواجہ امام الفارسی تھا' آپ نے وہاں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ میں نیکی' بھلائی اور اخلاق حسنہ پائے جاتے تھے۔

اور شیخ شرف الدین مذکور نے مفید درس دیا اور اس کے پاس اعیان کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور ۱۱ ر جمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز اس نے ابن جماعۃ کی بجائے قاضی القضاۃ نجم الدین بن صصری کو شام کی قضاء کا خلعت دیا اور الفارقی کو خطابت کا خلعت دیا اور امیر رکن الدین بیبرس العلا دی کو کچہریوں کے منتظم کا خلعت دیا اور لوگوں نے ان کو مبارکباد دی اور نائب السلطنت اور اعیان خطبہ سننے کے لیے حجرے میں حاضر ہوئے اور نماز کے بعد ابن صصری کا حکم نامہ پڑھا گیا' پھر وہ کمالی کھڑکی میں بیٹھا اور اس کا حکمنامہ دوسری بار پڑھا گیا اور جمادی الاولیٰ میں نائب السلطنت کے ہاتھ ایک جھوٹا خط لگا جس میں یہ ذکر تھا کہ شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور قاضی شمس الدین بن الحریری اور امراء کی ایک جماعت اور باب السلطنت کے خواص' تاتاریوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اور ان سے خط و کتابت کرتے ہیں اور قبجق کو شام کا حکمران بنانا چاہتے ہیں' نیز یہ کہ شیخ کمال الدین بن زملکانی ان کو امیر جمالی الدین الافرم کے حالات بتاتا ہے اور یہی حال کمال الدین بن العطار کا تھا اور جب نائب سلطنت کو اس کا پتہ چلا تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہ جعلی خط ہے' پس اس نے اس کے لکھنے والے کے متعلق تفتیش کی' کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک فقیر ہے جو اس کے گھر کے پڑوس میں رہتا تھا' جو محراب صحابہؓ کے پڑوس میں تھا اور اسے الیعفوری کہا جاتا تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا' جسے احمد الغناری کہا جاتا تھا' اور وہ دونوں شرارت اور فضول باتوں میں مشہور تھے اور اس نے ان دونوں کے پاس اس خط کا مسودہ بھی دیکھا' پس نائب السلطنت کو یقین ہو گیا اور اس نے ان دونوں پر سخت تعزیر لگائی' پھر اس کے بعد ان دونوں کے بارے میں ثالثی کی گئی اور اس کاتب کا ہاتھ قطع کیا گیا جس نے ان دونوں کے لیے خط لکھا تھا' اور وہ تاج مناد یلی تھا اور جمادی الاولیٰ کے آخر میں امیر سیف الدین بلبان الجوکندار المنصوری ارجواش کی بجائے قلعہ کی نیابت کی طرف منتقل ہو گیا۔

عجائبات سمندر کا ایک عجوبہ:

شیخ علم الدین البرزالی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ میں نے قاہرہ سے آنے والی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب ۱۴ ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کا دن آیا تو دریائے نیل سے ایک عجیب الخلقت جانور ارض المنوفیہ کی طرف بلاد منیہ مسعود' اصطباری اور الراہب کے درمیان نمودار ہوا اور اس کی علامات یہ تھیں:

اس کا رنگ بھینس کے رنگ کی طرح تھا اور بال نہیں تھے اور اس کے کان' اونٹ کے کانوں کی طرح تھے اور اس کی آنکھیں اور فرج' ناقہ کی طرح تھیں اور اس کی فرج کو دم ڈھانپے ہوئے تھی' جس کی لمبائی' مچھلی کی دم کی طرح ڈیڑھ بالشت تھی اور اس کی گردن اژدھا کی مانند تھی' جس میں توڑی بھری گئی ہو اور اس کا منہ اور ہونٹ چھلنی کی طرح تھے اور اس کی چار کچلیاں تھیں' دو اوپر اور دو نیچے' اور ان میں سے ہر ایک کی لمبائی بالشت سے کم اور چوڑائی دو انگلیاں تھیں اور اس کے منہ میں ۴۸ داڑھیں تھیں اور دانت

Marfat.com

شطرنج کے پیادے کی طرح تھے اور اس کے دونوں ہاتھوں کی لمبائی اندر کی طرف سے زمین تک اڑھائی بالشت تھی اور اس کے گھٹنے سے اس کے سم تک کا حصہ اژدھا کے پیٹ کی طرح تھا' زرد' گھنگھریالہ اور اس کے سم کی گولائی طشتری کی طرح تھی' اور چار ناخن اونٹ کے ناخنوں کی طرح تھے اور اس کی پشت کی چوڑائی کی مقدار اڑھائی ہاتھ اور منہ سے لے کر اس کی دم تک کی لمبائی پندرہ قدم تھی اور اس کے پیٹ میں تین اوجھ تھے اور اس کا گوشت سرخ اور پہلو مچھلی کی طرح تھے اور اس کا مزا' اونٹ کے گوشت کی طرح تھا اور اس کی موٹائی چار انگشت تھی' جس میں تلوار اثر نہیں کرتی تھی اور اس کی جلد ایک گھنٹے میں' بوجھ کے باعث' یکے بعد دیگرے پانچ اونٹوں پر لادی گئی اور انہوں اسے قلعہ میں سلطان کے سامنے پیش کیا اور اسے توڑی سے بھر دیا اور اسے اس کے سامنے کھڑا کر دیا۔ واللہ اعلم

اور ماہِ رجب میں پختہ اطلاعات سے پتہ چلا کہ تاتاری بلاد شام کا عزم کیے ہوئے ہیں پس لوگ اس بات سے پریشان ہو گئے اور ان کا خوف بہت بڑھ گیا اور خطیب نے نمازوں میں عاجزی کی اور بخاری کو پڑھا گیا اور لوگوں نے دیار مصر' الکرک اور مضبوط قلعوں کی طرف بھاگنا شروع کیا' اور مصری افواج کی آمد ان کی علیحدگی کی وجہ سے متاخر ہو گئی' جس سے خوف بڑھ گیا' اور ماہِ رجب میں امین الدین سلیمان کی بجائے' نجم الدین بن ابی الطیب نے خزانہ کی نگہداشت سنبھالی' اور ۳ر شعبان کو ابن جماعۃ کے بعد قاضی ناصر الدین عبدالسلام نے شیوخ کی مشیخت کو سنبھالا' اور جمال الدین الزرعی اس تاریخ تک کام کرتا رہا اور ۱۰ر شعبان کو ہفتہ کے روز' قلعہ میں امراء کے دروازوں پر' سلطان کے افواج کے ساتھ مصر سے مخذول تاتاریوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نکلنے پر خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور بعینہٖ آج کے دن غرض کا معرکہ ہوا اور یہ یوں ہوا کہ امرائے اسلام کی ایک جماعت نے مڈبھیڑ کی جس میں استدمر' بہادر اخی' لجکن اور غرلو العادی شامل تھے اور ان میں سے ہر ایک پندرہ سو سواروں میں سے دین کی تلواروں میں سے ایک تلوار تھا اور تاتاری سات ہزار تھے۔ پس انہوں نے باہم قتال کیا اور مسلمانوں نے بڑا استقلال دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور تاتاریوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا' سو انہوں نے ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور اس موقع پر پشت پھیرنے والے بھاگ گئے اور مسلمانوں نے ان سے غنائم حاصل کیں اور صحیح سالم واپس آ گئے' اور ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا' جنہیں اللہ نے شہادت سے سرفراز فرمایا اور کوئی شخص نہیں مرا' اور اس کی پرچی پڑی۔ پھر ۱۵ر شعبان کو جمعرات کے روز قیدی آئے اور وہ نصاریٰ کا یوم خمیس تھا۔

معرکہ شقحب کا آغاز:

۱۸ر تاریخ کو مصری فوج کا ایک بڑا دستہ آیا جس میں امیر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر' امیر حسام الدین لاجین المعروف بالاستاد المنصوری اور امیر سیف الدین کرای المنصوری شامل تھے' پھر ان کے بعد ایک اور دستہ آیا جس میں بدر الدین امیر سلاح اور ایبک الخزندار شامل تھے' پس دل مضبوط ہو گئے اور بہت سے لوگ مطمئن ہو گئے۔ لیکن لوگ بلاد حلب' حماۃ' حمص اور ان کے نواح سے بہت ڈر میں تھے اور جلبی اور حموی فوج حمص کی طرف الٹے پاؤں پلٹ گئی' پھر انہیں خوف ہوا کہ تاتاری اور ان پر اچانک نہ آ پڑیں' پس وہ آئے اور ۵ر شعبان کو اتوار کے روز المرج میں اترے اور تاتاری' حمص اور بعلبک پہنچ گئے اور انہوں نے ان علاقوں میں فساد برپا کر دیا اور لوگ بہت گھبرا گئے اور سخت خوفزدہ ہو گئے اور بقیہ فوج کے ساتھ سلطان کے متاخر ہو جانے سے شہر میں فتنہ و فساد

Marfat.com

پیدا ہو گیا اور لوگ کہنے لگے کہ ان مصریوں کے ساتھ شامی فوج کو تاتاریوں کے ساتھ ان کی کثرت کی وجہ سے جنگ کرنے کی طاقت نہ ہوگی' ان کی سبیل یہی ہے کہ وہ ان سے مرحلہ مرحلہ پیچھے رہیں اور لوگوں نے افواہوں کے متعلق باتیں کیں اور امراء مذکورہ اتوار کے روز میدان میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دشمن سے جنگ کرنے کا پیمان کیا اور انہوں نے اپنے آپ کو حوصلہ دیا اور شہروں میں اعلان کر دیا گیا کہ ان میں سے کوئی شخص کوچ نہ کرے' پس لوگ پرسکون ہو گئے اور قضاۃ' جامع میں بیٹھے اور فقہا کی ایک جماعت اور عوام نے جنگ کی قسم کھائی اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اس فوج کی طرف بھاگ گئے جو حماۃ سے پہنچ رہی تھی' اور آپ نے القطیہ میں ان سے ملاقات کی اور جس بات پر امراء اور لوگوں نے یعنی دشمن سے جنگ کرنے کی قسم کھائی تھی' اس کے متعلق انہیں بتایا اور انہوں نے اسے قبول کیا اور ان کے ساتھ حلف اٹھایا اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ امراء اور لوگوں کو قسم دیتے تھے کہ تم اس دفعہ کامیاب ہو گے اور امراء آپ سے کہتے کہ آپ ان شاء اللہ کہیں اور وہ تحقیقاً ان شاء اللہ کہتے نہ کہ تعلیقاً' اور وہ اس کی تفسیر کتاب اللہ میں سے اس قول الٰہی سے کرتے۔ ومن بغی علیه لینصرنه الله.

اور لوگوں نے ان تاتاریوں سے قتال کے بارے میں گفتگو کی ہے کہ وہ کس قبیل سے تھا' بلاشبہ وہ اظہار اسلام کرتے تھے اور امام کے باغی نہیں تھے اور وہ کسی وقت بھی اس کی اطاعت میں نہ تھے پھر وہ اس کے مخالف ہو گئے' شیخ تقی الدین نے کہا یہ لوگ ان خوارج کی جنس سے ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے خلاف بغاوت کی تھی اور ان کا خیال تھا کہ وہ ان دونوں سے بڑھ کر امارت کے حق دار ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مسلمانوں سے بڑھ کر اقامت حق کے حق دار ہیں اور مسلمان جن معاصی اور ظلم میں ملوث تھے وہ انہیں اس پر ملامت کرتے حالانکہ وہ اس سے بھی کئی گنا بڑے معاصی میں ملوث تھے' پس علماء اور لوگ اس بات کو سمجھ گئے اور آپ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے' جب تم مجھے اس جانب دیکھو اور میرے سر پر قرآن ہو تو تم مجھے قتل کر دینا۔ پس لوگ تاتاریوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں جرأت مند ہو گئے اور ان کے دل اور ارادے مضبوط ہو گئے۔ وللہ الحمد

اور جب شعبان کی ۲۴ رتاریخ آئی تو شامی افواج باہر نکل کر الکسوۃ کی جانب الجسورہ پر خیمہ زن ہو گئیں اور ان کے ساتھ قضاۃ بھی تھے پس لوگ ان کے بارے میں دو فریق بن گئے۔ ایک فریق کہتا کہ وہ صرف اس لیے چلے ہیں تاکہ جنگ کے لیے کوئی جگہ منتخب کر لیں۔ بلاشبہ المرج میں بہت پانی ہے اور وہ ان کے ساتھ جنگ کی استطاعت نہیں رکھیں گے اور ایک فریق نے کہا کہ وہ اس جہت کو اس لیے چلے ہیں تاکہ بھاگ جائیں اور سلطان سے جا ملیں اور جب جمعرات کی شب آئی تو وہ الکسوۃ کی جانب چل پڑے اور ان کے بھاگنے کے بارے میں لوگوں کے ظنون قوی ہو گئے اور تاتاری فارۃ تک پہنچ گئے اور بعض کا قول ہے کہ وہ القطیہ تک پہنچ گئے تھے' پس لوگ اس سے بہت گھبرائے اور بستیوں اور شہروں کے اردگرد کوئی شخص نہ رہا اور قلعہ اور شہر بھر گئے۔ اور منازل اور راستوں میں اژدھام ہو گیا اور لوگ مضطرب ہو گئے اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ مذکورہ ماہ کی جمعرات کی صبح کو باب النصر سے بڑی مشقت کے ساتھ باہر نکلے اور ایک جماعت نے آپ کی مصاحبت کی کہ آپ خود اور آپ کے ساتھی جنگ میں شامل ہوں اور انہوں نے خیال کیا کہ آپ بھاگنے کے لیے نکلے ہیں' پس بعض لوگوں نے آپ کو ملامت کی اور وہ کہنے لگے آپ نے ہمیں بھاگنے سے روکا تھا اور اب آپ خود شہر سے بھاگ رہے ہیں؟ مگر آپ نے انہیں جواب نہ دیا' اور شہر حاکم کے بغیر باقی رہ گیا اور چور اُچکے اس میں اور

Marfat.com

لوگوں کے باغات میں گھس گئے' اور وہ جس چیز پر قابو پاتے اسے برباد کر دیتے اور لوٹ لیتے' اور زرد آلو کو اس کے وقت سے پہلے اور لوبیے اور گندم اور دیگر سبزیوں کو کاٹ دیتے اور وہ لوگوں کے درمیان اور فوج کی اطلاع کے درمیان حائل ہو گئے اور الکسوۃ تک راستے بند ہو گئے' اور شہر اور قبائل پر وحشت چھا گئی اور لوگوں کے لیے اذان گاہوں پر چڑھ کر دائیں بائیں اور الکسوۃ کی طرف دیکھنے کے سوا کوئی شغل نہ رہا کبھی وہ کہتے ہم نے غبار دیکھا ہے اور وہ ڈر جاتے کہ وہ غبار تاتاریوں کا ہوگا اور وہ اپنی کثرت اور اچھی تعداد اور تیاری کے باوجود فوج سے تعجب کرتے' وہ کہاں چلے گئے؟ اور انہیں معلوم نہ تھا کہ اللہ نے ان سے کیا کیا ہے۔ پس امیدیں منقطع ہو گئیں اور لوگوں نے مسلسل دعائیں کیں اور نمازوں میں اور ہر حال میں عاجزی کرنے لگے۔ اور یہ ۲۹ رشعبان جمعرات کے روز کا واقعہ ہے اور لوگ ایسے خوف و رغب میں تھے جو بیان نہیں کیا جا سکتا' لیکن کشائش بھی اس کے نزدیک ہی تھی' لیکن ان کی اکثریت کامیاب نہ ہوگی' جیسا کہ ابوزرین کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ تیرے رب نے اپنے بندوں کی ناامیدی اور اس کے غیر کے قرب پر تعجب کیا۔ وہ سخت مایوسی میں تمہاری طرف دیکھتا ہے۔ اور وہ ہنسنے لگتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ تمہاری کشائش قریب ہے۔

اور جب اس دن کا آخری وقت آیا تو دمشق کا ایک امیر فخر الدین ایاس المرقبی پہنچ گیا اور اس نے لوگوں کو خیریت کی بشارت دی کہ سلطان اس وقت پہنچ گیا تھا جب مصری اور شامی افواج اکٹھی ہو گئی تھیں اور اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں معلوم کروں کہ کیا شہر میں کوئی تاتاری آیا ہے' پس اس نے معاملے کو اس کی مرضی کے مطابق پایا اور ان میں سے کوئی شخص بھی شہر میں نہ آیا تھا اس لیے کہ تاتاری دمشق سے مصری افواج کی جانب چڑھائی کر گئے تھے اور انہوں نے شہر میں کوئی اشتغال نہ کیا اور انہوں نے کہا اگر ہم غالب آ گئے تو شہر ہمارے لیے ہوگا اور اگر ہم مغلوب ہو گئے تو ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہوگی اور لوگوں کے دلوں کو خوش کرنے کے لیے شہر میں اعلان کیا گیا کہ سلطان پہنچ گیا ہے' پس لوگ مطمئن ہو گئے اور ان کے دل پرسکون ہو گئے اور جمعہ کی شام کو قاضی تقی الدین حنبلی نے مہینے کو ثابت کیا' بلاشبہ آسمان ابر آلود تھا' پس قندیلیں لٹکائی گئیں اور تراویح پڑھی گئیں اور لوگ رمضان شریف اور اس کی برکت سے خوش ہو گئے اور جمعہ کی صبح کو لوگ سخت غم میں پڑ گئے کیونکہ ان کو لوگوں کا حال معلوم نہ تھا' اسی اثناء میں امیر سیف الدین غرلو العادی آیا اور اس نے نائب قلعہ سے ملاقات کی پھر جلدی سے فوج کے پاس واپس چلا گیا اور کسی کو معلوم نہیں کہ اس نے اسے کیا بتایا اور لوگ افواہوں اور باتوں میں لگ گئے۔

معرکہ شقحب کے حالات:

ہفتے کے دن کی صبح کو لوگ خوف اور تنگی کی حالت میں تھے' سو انہوں نے اذان گاہ سے فوج اور دشمن کی جانب سے سیاہی اور غبار کو دیکھا اور انہیں ظن غالب ہو گیا کہ معرکہ آج ہی ہوگا' پس انہوں نے مساجد اور شہر میں اللہ کے حضور عاجزی سے دعائیں کیں اور عورتیں اور بچے چھتوں پر چڑھ گئے اور انہوں نے اپنے سر ننگے کر دیئے اور شہر نے سخت شور مچایا اور اس وقت شدید بارش ہوئی' پھر لوگ پرسکون ہو گئے اور جب ظہر کے بعد کا وقت ہوا تو جامع میں ایک چٹ پڑھی گئی' جس میں لکھا تھا کہ ہفتے کے دن کے دوسرے پہر میں شامی اور مصری افواج مرج الصفر میں سلطان کے ساتھ اکٹھی ہو گئی ہیں اور اس میں لوگوں سے دعا کرنے کی استدعا کی گئی۔ اور قلعہ کی حفاظت کرنے اور فصیلوں پر پہرا دینے کا حکم دیا گیا پس لوگوں نے اذان گاہوں اور شہر میں دعائیں کیں اور دن گزر گیا اور یہ

Marfat.com

بڑا پریشان کن دن تھا اور اتوار کی صبح کو لوگ تاتاریوں کی شکست کی باتیں کرنے لگے' اور لوگ الکسوۃ کی جانب چلے گئے اور واپس آئے تو ان کے ساتھ کچھ کمائی بھی تھی اور تاتاریوں کے کچھ رئیس بھی تھے' اور تاتاریوں کی شکست آہستہ آہستہ بڑھنے اور مضبوط ہونے لگی' حتیٰ کہ مکمل طور پر واضح ہوگئی' لیکن چونکہ لوگ بہت خائف تھے اور تاتاری بھی بکثرت تھے۔ اس لیے وہ تصدیق نہیں کرتے تھے اور جب ظہر کے بعد کا وقت ہوا تو متولی قلعہ کے نام سلطان کا خط پڑھا گیا جس میں بتایا گیا کہ ہفتے کے دن ظہر کے وقت شقحب اور الکسوۃ میں فوج اکٹھی ہوگئی ہے' پھر عصر کے بعد سلطان کے نائب جمال الدین الافرم کی جانب سے نائب قلعہ کے نام چٹ آئی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہفتے کے دن کی عصر سے لے کر اتوار کی دوپہر تک معرکہ آرائی ہوئی اور تلوار رات دن تاتاریوں کی گردنوں میں مصروف عمل رہی اور یہ کہ وہ بھاگ گئے ہیں اور انہوں نے پہاڑوں اور ٹیلوں کی پناہ لے لی ہے اور ان میں سے تھوڑے سے آدمی ہی بچے ہیں' پس شام کو لوگوں کے دل پرسکون ہوگئے اور انہوں نے اس فتح عظیم پر ایک دوسرے کو خوشخبری دی اور مذکورہ دن کے آغاز میں قلعہ پر خوشی کے شادیانے بجے اور ظہر کے بعد قلعہ سے بھگوڑوں کے نکالنے کا اعلان کیا گیا کیونکہ سلطان وہاں فروکش ہو رہا تھا اور وہ نکلنے میں مصروف ہوگئے۔

اور مہینے کی چار تاریخ کو سوموار کے روز لوگ الکسوۃ سے دمشق کی طرف واپس آئے اور انہوں نے لوگوں کو فتح کی بشارت دی اور اسی ماہ میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ شہر میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے مجاہد ساتھی بھی تھے' پس لوگ آپ سے خوش ہوگئے اور انہوں نے آپ کے لیے دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر جو بھلائی میسر فرمائی اس کی انہوں نے آپ کو مبارک باد دی اور یہ واقعہ یوں ہے کہ شامی فوج نے آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آپ سلطان کے پاس جا کر اسے دمشق آنے پر آمادہ کریں' پس آپ اس کے پاس گئے اور اسے دمشق آنے پر آمادہ کیا حالانکہ وہ اس سے قبل مصر لوٹ جانے والا تھا پس آپ اور وہ اکٹھے آئے اور سلطان نے آپ سے استدعا کی کہ آپ میدان کارزار میں اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور شیخ نے اسے کہا سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کے جھنڈے تلے کھڑا ہو اور ہم شامی فوج سے تعلق رکھتے ہیں ہم انہی کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور آپ نے سلطان کو جنگ پر آمادہ کیا اور اسے فتح کی بشارت دی اور آپ خدائے واحد کی قسم کھا کر کہنے لگے کہ اس دفعہ تمہیں ان پر فتح ہوگی اور امراء آپ سے کہنے لگے کہ آپ ان شاء اللہ بھی کہیں تو وہ تحقیقاً ان شاء اللہ کہنے لگے نہ کہ تعلیقاً' اور آپ نے جنگ کے دوران لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا فتویٰ دیا۔ اور خود آپ نے بھی افطار کیا اور آپ سپاہیوں اور امراء کے پاس چکر لگاتے اور جو چیز آپ کے ہاتھ میں ہوتی اسے کھاتے تاکہ انہیں بتائیں کہ ان کا افطار اس وجہ سے ہے کہ ان کا جنگ کے لیے قوت حاصل کرنا افضل ہے۔ پس لوگ بھی کھانے لگتے اور آپ شامیوں کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے اس قول سے تفسیر کرتے کہ بلاشبہ تم کل دشمن سے ملاقات کرنے والے ہو اور افطاری تمہارے لیے زیادہ باعث قوت ہوگی اور فتح مکہ کے سال آپ نے انہیں افطاری کی قسم دی جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہوا ہے اور خلیفہ ابوالربیع سلیمان' سلطان کی صحبت میں تھا اور جب افواج نے صف بندی کی اور گھمسان کا رن پڑا تو سلطان نے بڑی ثابت قدمی دکھائی اور اس کے حکم سے اس کے گھوڑے کو پابجولاں کر دیا گیا تاکہ وہ بھاگ نہ سکے اور اس نے اس میدان میں اللہ سے عہد کیا اور بڑی بڑی مصیبتیں آئیں اور اس روز سادات امراء کی ایک

Marfat.com

جماعت قتل ہوگئی جس میں امیر حسام الدین لاجین الرومی استاد دار السلطان اور اس کے ساتھ آٹھ آگے بڑھنے والے امراء اور صلاح الدین بن ملک سعید کامل بن سعید بن صالح اسماعیل اور بہت سے کبار امراء شامل تھے' پھر اس روز عصر کے قریب مسلمانوں پر مدد نازل ہوئی اور مسلمانوں نے ان پر غلبہ پالیا۔ وللہ الحمد والمنۃ

اور جب رات آئی تو تاتاریوں نے ٹیلوں اور پہاڑوں میں گھس کر پناہ لی اور مسلمانوں نے ان کا گھیراؤ کرلیا اور وہ بھاگنے سے ان کی حفاظت کرتے رہے اور فجر کے وقت تک وہ ایک ہی کمان سے تیر پھینکتے رہے اور انہوں نے ان میں سے اتنے لوگوں کو قتل کردیا جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ انہیں رسیوں میں جکڑ کر لانے لگے اور انہیں قتل کرنے لگے پھر ان میں سے ایک شکست خوردہ جماعت پھنس گئی اور ان میں سے تھوڑے سے لوگوں نے نجات پائی' پھر وہ پے در پے وادیوں اور ہلاکتوں میں گرنے لگے پھر ان میں سے ایک جماعت تاریکی کی وجہ سے فرات میں ڈوب گئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اس عظیم اور شدید غم کو دور کیا۔ وللہ الحمد والمنۃ

اور ۵ رمضان کو منگل کے روز سلطان دمشق آیا اور خلیفہ اس کے آگے آگے تھا اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور ہر مسلمان' یہودی اور عیسائی خوش ہوگیا اور سلطان قصر ابلق اور میدان میں اترا پھر جمعرات کے روز قلعہ کی طرف منتقل ہوگیا اور وہیں جمعہ پڑھایا اور شہروں کے نائبین کو خلعت دیے اور انہیں اپنے شہروں کی طرف واپس جانے کا حکم دیا اور دل مطمئن ہوگئے اور مایوسی جاتی رہی اور لوگوں کے دل خوش ہوگئے اور سلطان نے ابن النحاس کو مدینہ کی ولایت سے معزول کردیا اور اس کی جگہ امیر علاؤ الدین ایدغدی کو امیر علم مقرر کیا اور اس نے صارم الدین ابراہیم والی الخاص کو البر کی ولایت سے معزول کردیا اور اس کی جگہ امیر علاؤ الدین ایدغدی کو امیر علم مقرر کیا اور اس نے صارم الدین ابراہیم والی الخاص کو البر کی ولایت سے معزول کردیا اور اس کی جگہ امیر حسام الدین لاجین الصغیر کو مقرر کیا پھر سلطان' رمضان کے روزے رکھنے اور دمشق میں عید کرنے کے بعد ۳ رشوال کو منگل کے روز دیار مصر کو واپس آ گیا۔

اور الصوفیہ نے دمشق کے نائب الافرم سے استدعا کی کہ وہ ان کی مشیخۃ الشیوخ پر شیخ صفی الدین ہندی کو مقرر کردے اور اس نے اسے اجازت دی کہ وہ ناصر الدین عبدالسلام کی بجائے ۶ رشوال کو جمعہ کے روز اسے سنبھال لے اور سلطان ۲۳ رشوال کو منگل کے روز قاہرہ میں داخل ہوا اور وہ خوشی کا دن تھا اور قاہرہ کو آراستہ کیا گیا۔

اور اس سال جمعرات کے روز ۲۳ رذوالحجہ کی صبح کو عظیم زلزلہ آیا اور اس کے عوام دیار مصر میں تھے۔ جس کے باعث سمندر متلاطم ہوگئے اور کشتیاں ٹوٹ گئیں اور گھر منہدم ہوگئے اور بہت سے لوگ مر گئے جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور دیواریں پھٹ گئیں اور ان زمانوں میں اس کی مانند زلزلہ نہیں دیکھا گیا اور اس زلزلہ کا کچھ حصہ شام میں بھی آیا' لیکن یہ دیگر بلادے بہت ہلکا تھا۔

اور ذوالحجہ میں شیخ ابوالولید بن الحاج الاشبیلی نے شیخ شمس الدین محمد الصنہاجی کی وفات کے بعد جامع دمشق میں مالکیہ کے محراب کی امامت سنبھال لی۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن دقیق العید:

شیخ امام عالم علامہ حافظ قاضی القضاۃ تقی الدین ابن دقیق العید القشیری المصری' آپ ۲۵ رشعبان ۶۲۵ھ کو ہفتہ کے روز ساحل مدینہ میں ارضِ حجاز کے ینبع مقام پر پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور طلب حدیث میں سفر کیا اور مہارت حاصل کی اور اس کے بارے میں اسناداً متناً متعدد لکھا اور مفید تصانیف کیں' اور ان کے زمانے میں علم کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور آپ اپنے ہمسروں سے فوقیت لے گئے اور طلبہ نے آپ کی طرف سفر کیا اور بہت سی جگہوں میں پڑھایا۔

پھر آپ نے ۶۹۵ھ میں دیار مصر کی قضاۃ اور دار الحدیث کاملیہ کی مشیخت سنبھالی اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے آپ سے ملاقات کی اور تقی الدین بن دقیق العید نے جب آپ کے علوم کو دیکھا تو آپ سے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کی مانند پیدا ہونے والا کوئی نہیں رہا۔ اور آپ کم گو' بہت فائدہ بخش اور دین اور پاکیزگی کے بارے میں کثیر العلوم تھے اور آپ کے اشعار شاندار ہیں آپ نے ۱۱ رصفر کو جمعہ کے روز وفات پائی اور جمعہ کے روز سوق الخیل میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ کے جنازے میں نائب السلطنت اور امراء حاضر ہوئے اور قرافہ صغریٰ میں دفن ہوئے۔

شیخ برہان الدین اسکندری:

ابراہیم بن فلاح بن محمد بن حاتم' آپ نے سماع حدیث کیا اور آپ دین دار اور فاضل آدمی تھے' آپ کی پیدائش ۶۳۶ھ میں ہوئی اور وفات ۲۴ رشوال بروز منگل ۶۵ سال کی عمر میں ہوئی۔

صدر جمال الدین بن العطار:

اور کچھ ماہ بعد سوا میں صدر جمال الدین بن العطار کی وفات ہوئی آپ چالیس سال سے کاغذات کے کاتب تھے۔ ابوالعباس احمد بن ابی الفتح' محمود بن ابی الوحش اسد بن سلامۃ بن فتحان الشیبانی' آپ بہترین اور متقی لوگوں میں سے تھے اور آپ ان کے قبرستان میں غار کے نیچے قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے اور لوگوں نے آپ کے حسن سلوک کی وجہ سے آپ پر افسوس کیا۔

ملک عادل زین الدین کتبغا:

آپ نے حماۃ میں جس کے آپ صرخد کے بعد نائب تھے جمعہ کے روز عید الاضحیٰ کے دن وفات پائی اور آپ کو قاسیون کے دامن میں خانقاہ ناصری کے مغرب میں' آپ کی قبر میں اٹھا کر لے جایا گیا' جسے العادلیہ کہا جاتا ہے اور وہ بڑی خوبصورت کھڑکیوں دروازوں اور مناروں والی قبر ہے اور اس کے اوقاف بھی ہیں جن سے قرأت' اذان اور امامت وغیرہ کے کام چلتے ہیں اور آپ کبار منصوری امراء میں تھے اور آپ نے اشرف خلیل بن منصور کے بعد بلاد پر قبضہ کر لیا پھر لاچین سے حکومت چھین لی۔ اور قلعہ دمشق میں بیٹھ گئے پھر صرخد منتقل ہو گئے اور وہیں رہے حتیٰ کہ لاچین قتل ہو گیا اور ملک ناصر بن قلادون نے حکومت لے لی اور اس نے آپ کو

Marfat.com

حماۃ کا نائب مقرر کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور آپ بہترین بادشاہوں میں سے تھے اور ان سے بڑھ کر عدل کرنے والے اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور بہترین امراء اور نائبین میں سے تھے۔ رحمہ اللہ

۷۰۳ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وہی حکام تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور صفر میں شیخ کمال الدین بن الشریشی نے جامع اموی کی نظارت سنبھالی اور اسے خلعت دیا گیا اور اس نے اسے قابل تعریف صورت میں سنبھالا اور اس نے لوگوں کے درمیان برابری کی اور اس سال کے رجب میں اپنے آپ کو معزول کر دیا اور ماہ صفر میں شیخ شمس الدین الذہبی نے کفر بطنا کی خطابت سنبھالی اور وہاں قیام کیا اور جب اس سال شیخ زین الدین الفارقی نے وفات پائی' تو آپ بلقاء کے نواح میں نائب السلطنت تھے اور بعض امور کے متعلق معلومات حاصل کر رہے تھے اور جب آپ آئے تو لوگوں نے آپ سے الفارقی کے کاموں کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے شرف الدین فزاری کو خطابت پر اور شیخ کمال الدین بن الشریشی کو شامیہ برانیہ اور دارالحدیث پر مقرر کیا اور یہ کام شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے مشورہ سے ہوا اور اس نے شیخ کمال الدین بن زملکانی کے لیے اس سے ناصریہ کو لے لیا اور اس سے مہروں کی کتابت کروائی اور شیخ شرف الدین نے امامت وخطابت سنبھالی اور لوگ اس کے حسن قرأت اور خوش آوازی اور عمدہ سیرت کی وجہ سے خوش ہو گئے اور جب ۲۲ ربیع الاوّل کو سوموار کے دن کی صبح ہوئی تو مصر سے شیخ بدرالدین بن الوکیل کے ساتھ ایلچی پہنچا اور اس سے قبل آپ کے پاس سلطان کا حکمنامہ پہنچ چکا تھا کہ آپ کے پاس تدریس کا جو کام ہے اس کے ساتھ آپ الفارقی کے تمام کام بھی سنبھال لیں' پس آپ نے محل میں نائب السلطنت سے ملاقات کی اور اس کے ہاں سے جامع کی طرف چلے گئے اور آپ کے لیے دارالخطابت کا دروازہ کھولا گیا اور آپ اس میں اترے اور لوگ آپ کے پاس مبارک باد دینے آئے اور قراء اور مؤذنین بھی آپ کے پاس آئے اور آپ نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور دو دن امامت سنبھالی اور لوگ آپ کی نماز اور خطابت سے متاثر ہوئے اور انہوں نے آپ کے بارے میں نائب السلطنت کے پاس شکایت کی سو اس نے آپ کو خطابت سے روک دیا اور تدریس اور دارالحدیث پر قائم رکھا اور شیخ شرف الدین فزاری کے پاس خطابت کا سلطانی حکم آیا اور آپ نے ۱۷ جمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز خطبہ دیا۔ اور اسے چادر کا خلعت دیا اور لوگ اس سے خوش ہو گئے اور شیخ کمال الدین بن زملکانی نے ابن الوکیل کے ہاتھ سے شامیہ برانیہ کی تدریس لے لی اور آپ نے جمادی الاولیٰ کے آغاز میں اسے سنبھال لیا اور دارالحدیث' ابن الوکیل کے ہاتھ میں اس کے پہلے دونوں مدرسوں کے ساتھ قائم رہا اور میرا خیال ہے کہ وہ الغذرادیہ اور الشامیۃ الجوانیہ تھے۔

اور ۱۲ جمادی الاولیٰ کو ایلچی پہنچا کہ سنجری کو دوبارہ قلعہ کی نیابت دے دی جائے اور اس نے عزالدین الحموی کی بجائے امیر سیف الدین الجوکندرانی کو حمص کی نیابت دے دی' آپ نے وفات پائی اور ۱۲ رمضان کو ہفتے کے روز تین ہزار سوار مصر آئے اور دو ہزار سوار دمشق سے ان کے ساتھ شامل کر دیئے گئے اور وہ روانہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے ساتھ نائب حمص الجوکندرانی کو بھی لے لیا اور حماۃ پہنچ گئے اور اس کے نائب امیر سیف الدین قبجق نے ان کی مصاحبت کی اور نائب طرابلس استدمران کے پاس آیا اور نائب حلب قراسنقر بھی ان کے ساتھ مل گیا اور وہ سب اس سے الگ ہو گئے اور دو گروپ بن گئے ایک گروپ قبجق کے ساتھ ملطیہ

Marfat.com

اور قلعہ روم کی طرف چلا گیا اور دوسرا گروپ قراسنقر کے ساتھ تھا حتیٰ کہ وہ الدربندات میں داخل ہو گئے اور انہوں نے حمدون کے ٹیلے کا محاصرہ کر لیا اور طویل محاصرہ کے بعد اُسے ۳ر ذوالقعدہ کو زبردستی حاصل کر لیا اور اس وجہ سے دمشق میں خوشی کے شادیانے بجے اور حاکم سیس کے ساتھ یہ طے پایا کہ مسلمانوں کے لیے دریائے جیحوں سے حلب تک کا علاقہ ہوگا اور ماوراء النہر کے علاقے ان کے نواح تک ان کے ہوں گے اور یہ کہ وہ دو سال کا پھل جلد دیں اور اس بات پر صلح طے ہو گئی اور یہ بہت سے ارمنی امراء اور رؤساء کے قتل کے بعد ہوا اور فوجیں مظفر و منصور ہو کر دمشق واپس آئیں پھر مصری افواج اپنے سالار امیر سلاح کے ساتھ مصر چلی گئیں۔

اور اس سال کے آخر میں قازان کی وفات ہو گئی وراس کے بھائی خربندا کو والی مقرر کیا گیا۔ اور وہ شاہ تاتار قازان تھا اور اس کا نام محمود بن اُرغون بن اُبغا تھا اور یہ وفات ۱۴ر ۱۱ر یا ۱۳ر شوال کو ہمدان کے قریب ہوئی اور اسے سہرین میں اس کی قبر کی طرف ایک جگہ منتقل کیا گیا جس کا نام شام ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ زہر خورانی سے فوت ہوا' اور اس کے بعد اس کے بھائی خربندا محمدؐ بن ارغون نے حکومت سنبھالی اور انہوں نے اسے غیاث الدین کا لقب دیا اور عراق وخراسان اور ان علاقوں کے منابر پر اس کا خطبہ دیا گیا۔

اور اس سال نائب مصر امیر سیف الدین سلار نے حج کیا اور اس کے ساتھ چالیس امیر اور تمام امراء کے لڑکے تھے اور ان کے ساتھ وزیر مصر امیر عزالدین بغدادی نے بھی حج کیا اور ناصر الدین محمد الشیخی نے برکت کے لیے اس کا مکان سنبھال لیا اور سلار بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلا اور مصری قافلے کا امیر الحاج ابان الحسامی تھا اور شیخ صفی الدین نے مشیخۃ الشیوخ کو ترک کر دیا اور قاضی عبدالکریم بن قاضی القضاۃ محی الدین ابن الزکی نے اسے سنبھالا اور ۱۱ر ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز خانقاہ میں حاضر ہوا' اور ابن صصری اور عزالدین القلانسی اور الصاحب ابن میسر اور محتسب اور جماعت بھی اس کے پاس حاضر ہوئی۔

اور ذوالقعدہ میں تاتاریوں کا ایک بڑا سالار پہنچا جوان سے بلاد اسلام کی طرف بھاگ آیا اور وہ امیر بدرالدین جنگی بن البابا تھا اور اس کے ساتھ قریباً دس آدمی تھے اور وہ جامع میں جمعہ میں شامل ہوئے اور مصر کی طرف گئے' پس اس کا اکرام کیا گیا اور اسے ایک ہزار آدمیوں کی امارت دی گئی اور اس کا مقام بلاد آمد میں تھا اور وہ سلطان کی خیر خواہی کرتا تھا اور اس سے خط وکتابت کرتا تھا اور اسے تاتاریوں کی کمزوریوں سے آگاہ کرتا تھا اس لیے ناصری حکومت میں اس کی شان بڑھ گئی۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

اس میں شاہِ تاتار قازان نے وفات پائی۔

شیخ ابواسحاق:

ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد بن معالی بن محمد بن عبدالکریم الرقی الحنبلی' آپ اصلاً بلادِ شرق کے تھے اور آپ کی پیدائش ۶۴۷ھ میں رقہ میں ہوئی اور علم حاصل کیا اور حدیث کا کچھ سماع کیا اور دمشق آئے' اور شرقی منارہ کے نیچے اپنے اہل کے ساتھ جامع میں طہارت کی جانب ٹھہرے اور آپ عوام وخواص کے ہاں معظم تھے' فصیح العبارۃ' کثیر العبادۃ' تنگ گزران' اچھے ہم نشین' خوش گفتار

Marfat.com

کثیر التلاوت' افراد عالم سے قوی التوجہ' تفسیر حدیث' فقہ اور اصلین کے عارف تھے' آپ کی تصانیف اور خطبات اور اچھے اشعار بھی ہیں' آپ نے ۱۵ رمحرم کو جمعہ کی شب کو اپنے گھر میں وفات پائی اور جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور شیخ ابوعمر کے قبرستان میں دامن کوہ میں آپ کو منتقل کیا گیا اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ واکرم متواہ۔ اور اس ماہ میں امیر زین الدین فراجا استاد دار الافرم نے وفات پائی اور آپ دریا کے پاس میدانِ حصا میں اپنی قبر میں دفن ہوئے۔

شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم بن عبدالسلام:

آپ ابن البجلی کے نام سے مشہور ہیں اور آپ بہترین لوگوں میں سے تھے اور جن دنوں عسکا فرنگیوں کے قبضہ میں تھا آپ مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے لیے عسکا آیا کرتے تھے' اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور آگ سے بچائے اور اپنی رحمت سے آپ کو جنت میں داخل کرے۔

خطیب ضیاء الدین:

ابومحمد عبدالرحمٰن بن الخطیب جمال الدین ابی الفرج عبدالوہاب بن علی بن احمد بن عقیل السلمی' آپ اور آپ کا باپ تقریباً ساٹھ سال بعلبک کے خطیب رہے' آپ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور قزدینی سے الگ ہو گئے اور آپ ایک اچھے قاری اور بڑے عادل آدمیوں میں سے تھے' آپ نے ۳ رصفر کو سوموار کی رات کو وفات پائی اور باب مسطحاء میں دفن ہوئے۔

شیخ زین الدین الفارقی:

عبداللہ بن مروان بن عبداللہ بن فہر[1] بن الحسن' ابومحمد الفارقی شیخ الشافعیہ' آپ ۶۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا بہت سماع کیا اور علم حاصل کیا اور کئی مدارس میں پڑھایا اور طویل مدت تک فتویٰ دیا اور آپ صاحب ہمت' ذہین اور خوددار تھے اور آپ اوقاف کو اچھی طرح سنبھالتے تھے اور آپ ہی نے قازان کے ہاتھوں دار الحدیث کی ویرانی کے بعد اسے آباد کیا اور آپ نے النواوی کے بعد اپنی وفات تک ۲۷ سال اُسے سنبھالے رکھا اور اس کے ساتھ آپ نے الشامیۃ البرانیہ اور جامع کی خطابت کو بھی نو ماہ تک سنبھالا آپ نے اپنی وفات سے قبل اس کی خطابت سنبھالی اور دار الخطابت کی طرف منتقل ہو گئے اور عصر کے بعد جمعہ کے روز وہاں وفات پائی اور ہفتے کی چاشت کو آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الخطابت کے پاس ابن صصری نے اور سوق الخیل میں قاضی حنفیہ شمس الدین بن الحریری نے اور جامع الصالحیہ میں قاضی حنابلہ تقی الدین سلیمان نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور آپ اپنے اہل کے قبرستان میں شیخ ابوعمر کی قبر کے شمال میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد شرف الدین فزاری نے خطابت اور دار الحدیث کی مشیخت ابن الوکیل نے سنبھالی اور الشامیہ البرانیہ کو ابن الزملکانی نے سنبھالا اور یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے۔

امیر کبیر عز الدین ایبک حموی:

آپ مدت تک دمشق کے نائب رہے پھر اُسے چھوڑ کر صرخد آ گئے پھر اپنی وفات سے ایک ماہ قبل حمص کی نیابت کی طرف

---

[1] الشذرات میں فیروز ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ یہ الدرر الکافۃ کے نزدیک ہے۔

Marfat.com

منتقل ہوئے اور وہاں ۲۰ ربیع الآخر کو وفات پا گئے اور آپ کو زاویہ ابن قوام کے مغرب میں دامن کوہ میں آپ کی قبر میں منتقل کیا گیا اور مسجد العقب کا حمام جسے حمام حموی کہا جاتا ہے' آپ ہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے آپ نے اسے اپنی نیابت کے زمانے میں آباد کیا تھا۔

وزیر فتح الدین:

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن خالد بن محمد بن نصر بن صقر القرشی المخزومی ابن القسیرانی آپ جلیل القدر شیخ ادیب اچھے شاعر اور ریاست و وزارت کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ نے مدت تک دمشق کی وزارت سنبھالے رکھی پھر آپ نے مدت تک شاہی فرمان کا نگران بن کر مصر میں قیام کیا اور آپ کو علوم حدیث اور اس کے سماع کا بڑا اہتمام تھا اور آپ نے ان صحابہؓ کے اسماء کے بارے میں ایک تصنیف بھی کی ہے' جن کے نام صحیحین میں بیان ہوئے ہیں اور آپ نے ان کی کچھ احادیث بھی دو بڑی جلدوں میں بیان کی ہیں جو دمشق کے مدرسہ ناصریہ میں وقف ہیں' آپ کی گفتگو شاندار شریفانہ الفاظ و معانی میں ہوتی تھی اور حافظ دمیاطی نے آپ سے بیان کیا ہے اور وہ آپ کے شیوخ میں سے وفات پانے والے آخری آدمی ہیں آپ نے ۲۱ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز قاہرہ میں وفات پائی اور اصلاً وہ تیاریۃ الشام کے ہیں اور آپ کا دادا موفق الدین ابوالبقاء خالد' نورالدین شہید کا وزیر تھا اور پختہ کار کاتبوں میں سے تھا اور اس کی کتابت نہایت شاندار تھی اس نے ۵۸۸ھ میں صلاح الدین کے زمانے میں وفات پائی اور اس کا باپ محمد بن نصر بن صقر' عکہ میں اس کے تاتاریوں کے قبضے میں آنے سے پہلے ۴۷۸ھ میں پیدا ہوا اور جب وہ چار سو ستر کے بعد قبضہ میں آ گیا تو ان کے اہل حلب منتقل ہو گئے اور وہ وہیں رہے آپ زبردست شاعر تھے اور آپ کا دیوان بھی مشہور ہے اور آپ کو نجوم اور علم ہیئت وغیرہ میں بڑی دسترس حاصل تھی۔

اس تاریخ کے مؤلف ابن کثیر کے والد کے حالات:

اور اس سال والد خطیب شہاب الدین ابوحفص عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن ضوء بن ورع القرشی نے جو بنی حصلۃ سے تھے' وفات پائی اور وہ شرف کی طرف منسوب تھے' اور ان کے ہاتھوں میں نسب تھا' ان کے بعض کے متعلق ہمارے شیخ المزی نے اطلاع پائی تو آپ کو اس نے حیرت میں ڈال دیا اور آپ اس سے خوش ہوئے' پس وہ اس وجہ سے میرے نسب میں القرشی لکھنے لگے' آپ الشرکوین بستی سے تعلق رکھتے تھے جو بصریٰ کے مغرب میں تھی آپ اس کے اور اذرعات کے درمیان وہاں پر ۶۴۰ھ کی حدود میں پیدا ہوئے اور آپ نے بصریٰ میں اپنے ماموؤں بنی عقبہ کے ہاں اشتغال علم کیا اور آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ کے مذہب کے بارے میں البدایۃ کو پڑھا اور جمل الزجاجی کو حفظ کیا اور نحو' عربی اور لغت میں مشغول ہو گئے اور آپ نے عربوں کے اشعار کو حفظ کیا حتیٰ کہ آپ مدح اور مراثی کے بارے میں شاندار اشعار کہتے تھے اور کچھ ہجو بھی کرتے تھے اور آپ بصرہ کے مدارس میں شہر کے شمال میں منزل ناقہ میں ٹھہرے جہاں آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور وہ لوگوں کے ہاں اونٹوں کے بیٹھنے کی مشہور جگہ ہے اور اللہ ہی اس کی صحت کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔ پھر آپ بصریٰ کے مشرق میں بستی کی خطابت کی طرف منتقل ہو گئے اور شافعی مذہب اختیار کر لیا اور آپ نے النواوی اور شیخ تقی الدین القواری سے علم حاصل کیا' اور ہمارے شیخ علامہ ابن زملکانی نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ آپ کا

Marfat.com

احترام کرتے تھے اور آپ نے وہاں تقریباً بارہ سال قیام کیا پھر آپ مجیدل القریۃ کی خطابت کی طرف منتقل ہو گئے' جس سے آپ کی والدہ تعلق رکھتی تھی اور آپ نے وہاں طویل مدت تک بھلائی' کفایت اور کثیر تلاوت کے ساتھ قیام کیا' آپ بہت اچھا خطاب کرتے تھے اور لوگوں کے نزدیک خوش بیان تھے' اور آپ کی دین داری' فصاحت اور حلاوت کی وجہ سے آپ کی گفتگو کا اثر ہوتا تھا اور آپ شہروں میں قیام کرنے کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ آپ ان میں آسانی اور اپنے اور اپنے عیال کے لیے حلال رزق پاتے تھے اور آپ کے ہاں والدہ سے متعدد لڑکے ہوئے اور دوسری سے اس سے قبل ہوئے' ان میں سب سے بڑا اسماعیل پھر یونس اور ادریس تھا' پھر والدہ سے عبدالوہاب عبدالعزیز' محمد اور متعدد بہنیں تھیں' پھر میں ان سب سے چھوٹا تھا اور میرا نام بھائی اسماعیل کے نام پر رکھا گیا' اس لیے کہ وہ دمشق آیا تھا اور وہ اپنے والد سے قرآن حفظ کرنے کے بعد وہاں علم حاصل کرنے میں مصروف ہو گیا اور اس نے نحو کے بارے میں مقدمہ میں پڑھا اور التنبیہ اور اس کی شرح کو حفظ کیا جو تاج الدین الفزاری نے کی ہے اور آپ نے اصول فقہ میں المنتخب کو حاصل کیا' یہ بات ہمارے شیخ ابن زملکانی نے مجھ سے بیان کی ہے۔

پھر آپ الشامیۃ البرانیہ کی چھت سے گر پڑے اور کئی روز تک ٹھہرے رہے اور فوت ہو گئے اور آپ کے والد نے آپ پر بہت غم کیا اور بہت سے اشعار میں آپ کا مرثیہ کہا اور جب میں اس کے بعد پیدا ہوا تو آپ نے اس کے نام پر میرا نام رکھا پس آپ کا سب سے بڑا بیٹا اسماعیل تھا اور سب سے چھوٹا اور آخری بیٹا بھی اسماعیل ہی تھا' پس جو گزر چکا ہے اللہ اس پر رحم کرے۔ اور جو باقی رہ گیا ہے اس کا خاتمہ بالخیر کرے' میرے والد نے جمادی الاولیٰ ۷۰۳ھ میں مجیدل القریۃ میں وفات پائی' اور اس کے شمالی قبرستان میں زیتون کے پاس دفن ہوئے اور میں اس وقت تقریباً تین سال کا تھا مجھے خواب کی طرح یہ بات معلوم ہے' پھر اس کے بعد ہم کمال الدین عبدالوہاب کے ساتھ ۷۰۷ھ میں دمشق کی طرف منتقل ہو گئے اور یہ ہمارے سگے بھائی تھے اور ہم پر بڑے مہربان تھے اور آپ کی وفات ۷۵۰ھ تک متاخر ہو گئی اور میں نے آپ کے ہاتھوں علم سیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو میسر تھا اُسے آسان کر دیا۔ اور جو مشکل تھا اُسے سہل کر دیا۔ واللہ اعلم

اور ہمارے شیخ حافظ علم الدین البرزالی نے اپنے معجم میں وہ بات بیان کی ہے جو مجھے آپ سے شمس الدین محمد بن سعد المقدسی نے بتائی ہے اور میں نے اسے شمس الدین بن سعد محدث کے خط سے نقل کیا ہے اور اسی طرح میں حافظ البرزالی کے خط سے مطلع ہوا ہوں' بڑی کشتیوں میں اس کی مثال دوسری کشتی کی ہے۔ عمر بن کثیر القرشی خطیب بُسری نے بیان کیا اور یہ بسری بصریٰ کے مضافات میں ہے کہ آپ ایک فاضل شخص تھے آپ کی نظم اچھی ہے اور آپ کو بہت سی پہیلیاں حفظ تھیں اور آپ ہمت وقوت والے تھے' میں نے اپنے شیخ تاج الدین الفزاری کی موجودگی میں آپ کے اشعار لکھے ہیں' آپ نے جمادی الاولیٰ ۷۰۳ھ میں مجیدل القریۃ میں جو بصریٰ کے مضافات میں ہے' وفات پائی ہے۔

خطیب شہاب الدین ابوحفص عمر بن کثیر القرشی نے جو وہاں بسری کے خطیب ہیں' خود ہمیں نصف شعبان ۷۸۷ھ کو یہ اشعار سنائے ہیں

نیند میری آنکھوں سے دور ہو گئی ہے اور میں نے بے خواب' محبت' سوزش عشق والا اور غمگین بن کر رات بسر کی ہے' اور میں غم

Marfat.com

عشق کی وجہ سے حیران ہو کر ستاروں اور ثریا سے باتیں کرنے والا ہوں۔ اور میں حیرت سے ستاروں کو بے حرکت خیال کرتا ہوں' میں سوزش عشق اور غم کے فرش پر گرا ہوا ہوں' اگر تم میرے عیادت کرنے والے ہوتے تو تمہیں یہ بات نقصان نہ دیتی' عشق کے ہاتھ سوزش سے مجھے الٹ پلٹ کرتے ہیں' اور میں اس کے سامنے آگ کو ٹھنڈا پاتا ہوں اور حاجز کے پڑوسیوں کے بعد میرے صبر کو عشق کی سوزش نے پارہ پارہ کر دیا ہے' جس نے دل میں جلتے ہوئے رات گزاری ہے' اور میں نے اپنے آنسوؤں کی بارش برسائی۔ شائد اس کی آہیں کم ہو جائیں مگر آنسوؤں نے ان کو مزید بھڑکا دیا اور میرے نابغہ نے رات گزاری اور میں دوستوں کے بعد' دوری میں کوئی مشقت نہیں دیکھتا۔ اے وہ رات جس کی فجر مجھ سے دور ہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گی' باریک کمر' شیریں دہن' اور نازک اندام کے کم از کم سوز عشق اور غم کو بیان نہیں کیا جا سکتا' وہ ماہ جبین ہے اس کے جمال نے سیاہ بالوں کو زینت دی ہے وہ عمدہ قد سے مضبوط نیزے کو حرکت دیتا ہے اور اپنی پلکوں سے ہندی تلوار کو سونتتا ہے اور اس کے رخساروں کی سرخی اور سفیدی اور اس کے دانتوں کی چمک میں' میں نے اپنا صبر کھو دیا ہے' ہر حسن اس سے کوتاہ ہے' اور اس کا رب جمالِ یکتا ہو گیا ہے' جب اس نے دیکھا تو اس کی ملاقات کے وقت جھوما تو اس نے مجھے قیدی بنا لیا پس تو ہاتھ اور زبان پر قابو نہیں رکھ سکا۔ اور تو عظمت و عزت کی وجہ سے اسے سجدے کرتا ہے اور تو قسم کھاتا ہے کہ تو حسن میں یکتا ہو گیا ہے اور بہت سے کافروں نے اس کے حسن کو دیکھا اور اس کی عظمت کی وجہ سے مسلمان ہو گئے اور کلمۂ شہادت پڑھ لیا اور اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام' صلیب اور حضرت مریم کا انکار کر دیا۔ اور بغض کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگا' اے کعبہ حسن' جس کے اردگرد میرا دل طواف کرتا ہے' کیا روکنے کے لیے تیرے پاس فدیہ نہیں؟ میں نے تیرے رات کے آنے والے خیال پر قناعت کی حالانکہ میں تیرے سرمدی وصل پر بھی راضی نہ ہوتا تھا اور مجھے حد سے متجاوز شوق نے کمزور کر دیا ہے اور مجھے وہی شوق کافی ہے جو تجاوز کر گیا ہے اور حد سے بڑھ گیا ہے اور جب بھی تو ہمارے قبلے سے گزرا ہے' اے خوبصورتی اور سخاوت کے مالک میں نے تجھ سے سوال کیا ہے' شاید میری آنکھوں کے آنسو خشک ہو جائیں اور شائد جب سے تو جدا ہوا ہے میرا دل پرسکون ہو جائے مگر وہ پرسکون نہیں ہوا' تو نے میری جدائی کو غلط سمجھا ہے اور اگر تو صحیح بھی سمجھتا تو چغلی کرنے والے اور دشمن تجھے مجھ سے نہ روک سکتے۔

ان کی تعداد ۱۲۳ اشعار ہے۔ اس نے جو اشعار بنائے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بخشے۔

۷۰۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا' تو خلیفہ' سلطان' حکام اور کام کے منتظم وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور ۳ ربیع الاوّل کو اتوار کے روز میں ان دروس و وظائف میں شامل ہوا جنہیں امیر بیبرس الجاشنگیر المنصوری نے الجامع الحاکم میں اس کے زلزلہ سے برباد ہو جانے کے بعد از سر نو تعمیر کرنے پر شروع کیے تھے وہ زلزلہ دیار مصر میں ۷۰۲ھ کے آخر میں آیا تھا اور اس نے چاروں قضاۃ کو مذاہب کا مدرس بنا دیا' یعنی شیخ الحدیث سعد الدین الحارثی شیخ النحو اثیر الدین ابوحیان شیخ القرأت السبع شیخ نور الدین الشطنوفی اور شیخ افادۃ العلوم شیخ علاؤ الدین قونوی کو' اور جمادی الآخرۃ میں امیر رکن الدین بیبرس نے امیر سیف الدین بکتمر کے ساتھ دربانی کو سنبھال لیا اور دونوں دمشق میں بڑے دربان بن گئے' اور رجب میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے پاس ایک شیخ کو لایا گیا جو بہت بڑی

Marfat.com

گدڑی پہنتا تھا اور اس کا نام مجاہد ابراہیم القطان تھا' شیخ نے اس گدڑی کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دے دیا' پس لوگوں نے اسے ہر جانب سے نوچ لیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا حتیٰ کہ انہوں نے اس کا کچھ باقی نہ رہنے دیا اور آپ نے اس کے سر کے مونڈنے کا حکم دیا اور وہ بڑے بالوں والا تھا اور آپ نے اس کے ناخن کاٹ دیئے اور وہ بہت طویل تھے اور آپ نے اس کی مونچھیں مونڈ دیں جو سنت کے مخالف اس کے منہ پر لٹکی ہوئی تھیں اور آپ نے اس سے فحش کلام کرنے اور عقل کو بگاڑ دینے والی حشیش کے پینے اور ناجائز محرمات وغیرہ سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا اور اس کے بعد آپ نے شیخ محمد انحباز البلاسی کو بلایا اور اس نے بھی اسی طرح اس سے محرمات کے کھانے اور اہل ذمہ کے ساتھ مخالطت رکھنے سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا اور آپ نے اس پر ایک خط لکھا کہ وہ خوابوں کی تعبیر اور اس کے علاوہ اسے جن باتوں کا علم نہیں ہے ان کے متعلق گفتگو نہ کرے اور بعینہٖ اس ماہ شیخ تقی الدین بن تیمیہ' مسجد التاریخ کی طرف گئے اور آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور ان کے ساتھ چٹان کو جو وہاں نہر قلوط پر تھی اور جس کی زیارت کی جاتی تھی۔ اور جس کے لیے نذر مانی جاتی تھی' کاٹنے کے لیے پتھر کا کام کرنے والے بھی تھے پس آپ نے اسے کاٹ دیا' اور مسلمانوں کو اس سے اور جو وہاں شرک ہوتا تھا اس سے راحت دی اور آپ نے مسلمانوں سے شبہ دُور کر دیا کہ اس کا شر بہت بڑا ہے' اور اس جیسے کاموں کی وجہ سے لوگوں نے آپ سے حسد کیا اور آپ سے کھلم کھلا عداوت کی' نیز ابن عربی اور ان کے اتباع کے بارے میں آپ کے گفتگو کرنے سے آپ سے حسد وعداوت کی گئی' اس کے باوجود آپ پر اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت نے اثر نہیں کیا اور نہ آپ نے پرواہ کی ہے اور نہ وہ آپ کو کوئی گزند پہنچا سکے ہیں' اور زیادہ سے زیادہ انہوں نے آپ کو قید کی تکلیف دی اس کے باوجود آپ نے مصر وشام میں بحث نہیں چھوڑی اور نہ وہ آپ پر کوئی عیب لگا سکے ہیں' انہوں نے صرف آپ کو پکڑا اور جاہ وعظمت کے ساتھ آپ کو قید کر دیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' اور اللہ ہی کی طرف مخلوق کا لوٹنا ہے اور اسی کے ذمہ ان کا حساب ہے۔

اور رجب میں قاضی القضاۃ نجم الدین بن صصری مدرسہ عادلیہ کبیرہ میں بیٹھا اور مدرسہ کی تعمیر نو کے بعد تخت بنائے گئے اور کوئی شخص معرکہ قازان کے بعد اس کے برباد ہو جانے کے باعث وہاں فیصلہ کرنے والا نہ تھا اور وکالت بیت المال کے واسطے' شیخ برہان الدین الفزاری کے لیے شاہی حکم آیا مگر اس نے قبول نہ کیا اور شیخ کمال الدین بن زملکانی کے لیے خزانے کی نگہداشت کا حکم آیا۔ تو اس نے اسے قبول کر لیا اور اس نے اسے چادر خلعت دی اور وہ اس کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوا اور یہ دونوں کام نجم الدین بن ابی الطیب کے پاس تھے جو وفات پا کر اللہ کی رحمت کی طرف چلے گئے تھے' اور ۱۵ رشعبان کی رات کو ایک جماعت نے ایندھن کے بیکار کرنے کے بارے میں اہتمام کیا اور انہوں نے نائب السلطنت کے ساتھ گفتگو کی مگر اس نے اس سے اتفاق نہ کیا' بلکہ انہوں نے آگ جلائی اور اسی طرح ۱۵ رشعبان کی نماز پڑھی گئی' اور ۵ ررمضان کو شیخ کمال الدین بن الشیر یشی مصر سے وکالت بیت المال کے لیے پہنچا اور ۷ ررمضان کو خلعت پہنا اور ابن صصری کے پاس کمالی کھڑکی میں حاضر ہوا اور ۷ رشوال کو وزیر مصر ناصر الدین بن المنجی کو معزول کیا گیا اور اس کی جاگیر ختم کر دی اور اس کا حکم لکھا اور اسے سزا دی گئی۔ حتیٰ کہ وہ ذوالقعدہ کو مر گیا۔ اور سعد الدین محمد بن محمد بن عطاء نے وزارت سنبھالی اور اسے خلعت دیا گیا اور ۲۲ رذوالقعدہ کو جمعرات کے روز قاضی القضاۃ جمال الدین الزرادی نے شمس محمد بن جمال الدین بن عبدالرحمٰن الناجریقی کے قتل کا فیصلہ دیا' اور الناجریقی مذکورہ کے کفر کے دستاویزی ثبوت کے بعد اس نے کہا

Marfat.com

خواہ وہ توبہ کرے اور خواہ مسلمان ہو جائے اس کا خون بہا دیا جائے۔ اور جن لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دی ان میں شیخ مجد الدین تونسی نحوی شافعی بھی شامل تھے' پس الباجریقی' بلادِ شرق کی طرف بھاگ گیا اور کئی سال وہیں رہا۔ پھر الحاکم مذکور کی وفات کے بعد آیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور ذوالقعدہ میں نائب السلطنت شکار میں مصروف تھا کہ اعراب کی ایک پارٹی نے رات کو ان کا قصد کیا' پس امراء نے ان سے جنگ کی اور انہوں نے نصف کے قریب عربوں کو قتل کر دیا اور امیر سیف الدین بہادر تمر عربوں کو حقیر جانتے ہوئے عربوں میں گھس گیا تو ان میں سے ایک نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا' پس امراء نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور انہوں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا' ان کا خیال تھا کہ اسی نے اسے قتل کیا ہے' سو اسے قلعہ کے نیچے صلیب دیا گیا اور امیر مذکور کو السست کی قبر میں دفن کیا گیا اور ذوالقعدہ میں شمس الدین بن النقیب اور علماء کی ایک جماعت نے ان فتاویٰ کے بارے میں اعتراض کیا۔ جو شیخ علاؤ الدین بن العطار' شیخ دارالحدیث النوریہ اور القوصیہ سے صادر ہوئے تھے' اور وہ شافعی مذہب کے خلاف تھے اور ان میں بڑی گڑبڑ ہے۔

پس اسے اس سے وہم ہو گیا اور وہ حنفی کے پاس گیا اور اس نے اس کے خون کو گرنے سے بچا لیا اور اسے اس کے کاموں پر قائم رکھا' پھر نائب السلطنت کو یہ اطلاع ملی تو اس نے اس پر عیب لگانے والوں پر عیب لگایا اور ان کے خلاف لکھا تو انہوں نے باہم صلح کر لی اور نائب السلطنت نے حکم دیا کہ فقہاء کے درمیان فتنہ کو ہوا نہ دی جائے اور ذوالحجہ کے آغاز میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر' جبل الجرد اور الکسروانیین کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ نقیب الاشراف زین الدین بن عدنان بھی تھا۔ سو انہوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہیں قوانین اسلام کا پابند کیا۔ اور آپ موید و منصور ہو کر واپس آ گئے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ تاج الدین بن شمس الدین بن الرفاعی:

آپ مدت مدید سے ام عبیدہ میں شیخ الاحمدیہ تھے اور آپ کی طرف سے فقراء کی اجازات لکھی جاتی تھیں اور آپ کو بطائح میں آپ کے اسلاف کے پاس دفن کیا گیا۔

صدر نجم الدین بن عمر:

ابن ابی القاسم بن عبدالمنعم بن محمد بن الحسن بن ابی الکتائب بن محمد بن ابی الطیب' وکیل بیت المال اور ناظر خزانہ اور ایک وقت میں آپ نے شفاخانہ نوری کی نگہداشت سنبھالی' آپ قابل تعریف سیرت کے حامل اور اچھے شخص تھے اور آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اسے روایت بھی کیا' آپ نے ۱۵ر جمادی الآخرۃ منگل کی رات کو وفات پائی اور باب الصغیر میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

۷۰۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو المستکفی خلیفہ اور ملک ناصر سلطان تھا اور دیگر منتظمین وہی تھے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے' اور اطلاع آئی کہ تاتاریوں کی ایک جماعت نے حلبی فوج کے لیے گھات لگائی ہے اور انہوں نے ان کے بہت سے سرکردہ لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے بلاد حلب میں جمع ہو کر رونے والی عورتیں بہت ہو گئیں اور محرم کے آغاز میں قاضی القضاۃ امام الدین کے بھائی جلال الدین قزوینی نے ابن صصری کی نیابت میں فیصلہ دیا۔ اور ۲ر محرم کو نائب السلطنت بقیہ شامی افواج کے ساتھ نکلا اور ۲ر محرم کو ابن تیمیہ کے ساتھ فوج کا ایک دستہ اس کے آگے گیا' پس وہ بلاد الجرد' الرفض اور لتیامنہ کی طرف گئے اور شیخ کے جانے کے خود نائب السلطنت الافرم ان کے ساتھ جنگ کرنے کو نکلا' سو اللہ نے انہیں ان پر فتح دی اور انہوں نے بہت سے لوگوں اور ان کے گمراہ فرقوں کو تباہ کر دیا' اور ان کے ملک کی بہت سی ساختہ اراضی کو پامال کیا' اور نائب السلطنت' دمشق کی طرف واپس آ گیا اور شیخ ابن تیمیہ اور فوج بھی اس کے ساتھ تھی' اور اس جنگ میں شیخ کے حاضر ہونے سے بہت سی بھلائی حاصل ہوئی اور شیخ نے اس جنگ میں علم و شجاعت کا اظہار کیا۔ اور آپ کے دشمنوں کے دل آپ کے حسد اور غم سے بھر گئے اور جمادی الاولیٰ کے آغاز میں قاضی امین الدین ابوبکر ابن قاضی وجیہ الدین عبدالعظیم بن الرفاقی المصری' عزالدین بن مبشر کی بجائے' قاہرہ سے دمشق کی کچہریوں کی نگرانی کے لیے آیا۔

شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ساتھ احمدیہ کا ماجرا اور آپ کے لیے تین مجالس کا انعقاد کیسے ہوا؟:

۹ر جمادی الاولیٰ کو ہفتہ کے روز' احمدیہ فقراء کی ایک بڑی جماعت قصر اباق میں نائب السلطنت کے پاس آئی شیخ تقی الدین بن تیمیہ بھی حاضر ہوئے اور انہوں نے امراء کی موجودگی میں نائب السلطنت سے مطالبہ کیا کہ شیخ تقی الدین اپنی امارت کو ان سے روکے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے۔ شیخ نے انہیں کہا یہ ممکن نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے قولاً اور فعلاً کتاب وسنت کے ماتحت ہونا ضروری ہے اور جو کتاب وسنت کو چھوڑ دے اُسے ملامت کرنا واجب ہے' انہوں نے چاہا کہ وہ اپنے ان شیطانی احوال کو بروئے کار لائیں جو وہ اپنے سماع میں کیا کرتے تھے۔ شیخ نے کہا' یہ باطل شیطانی احوال ہیں اور ان کے اکثر احوال' حیلے اور بہتان کے باب سے ہیں' اور ان میں سے جو شخص آگ میں داخل ہونا چاہتا ہے' وہ پہلے حمام میں جائے اور اپنے جسم کو اچھی طرح دھوئے اور اسے سرکے اور اشنان[1] سے رگڑے اور اس کے بعد اگر وہ سچا ہے تو آگ میں داخل ہو جائے اور اگر بالفرض اہل بدعت میں سے کوئی شخص غسل کرنے کے بعد آگ میں داخل ہو جائے تو یہ بات اس کی نیکی اور کرامت پر دلالت نہیں کرے گی' بلکہ اس کا حال ان دجاجلہ کے احوال جیسا ہو گا جو شریعت کے مخالف ہیں' جب کہ صاحب شریعت سنت کے مطابق چلتا ہے' پس اس کے خلاف خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سو شیخ المنیع شیخ صالح آگے بڑھا اور اس نے کہا ہمارے احوال تاتاریوں کے ہاں چلتے ہیں' شرع کے ہاں نہیں چلتے۔ پس حاضرین نے اس کی بات کو پکڑ لیا اور ہر ایک کی طرف سے ان پر بکثرت ملامت ہوئی' پھر یہ حال ہوا کہ وہ آہنی طوق اپنی گردنوں سے

---

[1] اشنان: ایک قسم کی بوٹی ہے جس سے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

اتارنے لگے اور جس نے کتاب وسنت کو چھوڑا' اسے قتل کر دیا گیا۔ اور شیخ نے طریقۃ الاحمدیہ کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی اور اس میں ان کے احوال ومسالک اور تخیلات کو بیان کیا اور جو کچھ ان کے طریقہ میں کتاب کے لحاظ سے مقبول ومردود ہے اُسے بھی بیان کیا اور اللہ نے آپ کے ہاتھوں سنت کو غالب کیا اور ان کی بدعت کا خاتمہ کیا۔ وللّٰہ الحمد والمنة.

اور اس مہینے کے درمیانی عشرے میں اس نے جلال الدین بن معبد اور عز الدین خطاب کو خلعت دیئے اور سیف الدین بکتمر کو جو بکتاش الحسامی کا غلام تھا' امارت دی اور اس نے تشاریف پہنا اور وہ وہاں سوار ہو کر گئے اور جبل الجرد' الکسروان اور بقاع کو ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور ۳ر رجب جمعرات کے روز لوگ استسقاء کے لئے المزہ کے میدان کی طرف گئے' اور وہاں انہوں نے منبر نصب کیا اور نائب السلطنت اور سب لوگ یعنی قضاۃ' علماء اور فقراء باہر نکلے اور وہ ایک بڑا اجتماع تھا اور عظیم بلیغ خطبہ تھا' سو انہوں نے بارش کی دعاء مانگی' اور اس روز انہیں سیراب نہ کیا گیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی مجالس ثلاثہ کی پہلی مجلس:

۸ر رجب بروز سوموار قضاۃ اور علماء حاضر ہوئے اور ان میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ بھی محل میں نائب السلطنت کے پاس موجود تھے اور شیخ تقی الدین کا عقیدہ واسطیہ پڑھا گیا اور اس کے کئی مقامات پر بحث ہوئی اور کئی مقامات کو دوسری مجلس تک مؤخر کر دیا گیا' سو وہ ماہ مذکور کی ۱۲ تاریخ کو جمعہ کے روز نماز کے بعد اکٹھے ہوئے اور شیخ صفی الدین ہندی بھی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے شیخ تقی الدین کے ساتھ بہت گفتگو کی' لیکن اس کی چھوٹی نہر نے سمندر کو تھپیڑا مارا' پھر انہوں نے اس بات پر مصالحت کر لی کہ شیخ کمال الدین بن زملکانی ہی مصالحت کے بغیر آپ سے جھگڑا کریں' پس اس بارے میں دونوں نے مناظرہ کیا اور لوگوں نے شیخ کمال الدین بن زملکانی کے فضائل' جودت ذہن اور حسن بحث کی تعریف کی کہ اس نے بحث میں ابن تیمیہ کا مقابلہ کیا ہے اور اس سے گفتگو کی ہے' پھر قبول عقیدہ کا حال منفصل ہو گیا اور شیخ عزت واحترام کے ساتھ اپنے گھر واپس آ گئے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ عوام نے باب النصر سے القصاعین آپ کے لیے شمع اٹھائی جیسا کہ اس قسم کی باتوں میں ان کی عادت ہے اور ان اجتماعات پر آمادہ کرنے والا ایک خط ہے جو سلطان کی طرف سے اس بارے میں آیا ہے اور اسے بھیجنے پر آمادہ کرنے والے شیخ نصر المنبجی شیخ الجاشنکیر وغیرہما آپ کے دشمن ہیں۔

اور یہ بات یوں ہے کہ شیخ تقی الدین بن تیمیہ' المنبجی کے بارے میں اعتراضات کرتے تھے اور اُسے ابن عربی کے اعتقاد کی طرف منسوب کرتے تھے' اور فقہا کی ایک جماعت' حکومت کے ہاں شیخ تقی الدین کے متقدم ہونے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں منفرد ہونے اور لوگوں کے آپ کے مطیع ہونے اور آپ سے ان کے محبت کرنے اور آپ کے اتباع کے بکثرت ہونے اور حق کے بارے میں آپ کے قیام کرنے اور آپ کے علم وعمل کی وجہ سے آپ سے حسد کرتی تھی' پھر نائب السلطنت کے غائب ہونے کے باعث دمشق میں بڑا فساد اور تشویش پیدا ہوئی اور قاضی نے شیخ کے اصحاب کی ایک جماعت کو طلب کیا اور بعض کو ملامت کی' پھر اتفاق سے شیخ جمال الدین المزی نے بخاری کی کتاب افعال العباد سے قبۃ النسر کے نیچے استسقاء کے باعث بخاری کی مقررہ قراءت کے بعد جہمیہ کے رد میں ایک فصل پڑھی' جس سے ایک فقیہ جو وہاں حاضر تھا غضب ناک ہو گیا' اور اس نے قاضی شافعی ابن صصری کے

Marfat.com

پاس آپ کی شکایت کی اور وہ شیخ کا دشمن تھا' پس اس نے المزی کو قید کر دیا' شیخ تقی الدین کو اطلاع ملی تو آپ کو اس سے تکلیف ہوئی' اور آپ نے قید خانے کی طرف جا کر خود اُسے وہاں سے نکالا اور محل کی طرف گئے اور وہاں آپ نے قاضی کو موجود پایا اور دونوں نے شیخ جمال الدین المزی کے بارے میں گفتگو کی اور ابن صعدی نے قسم اٹھائی کہ وہ اُسے ضرور دوبارہ قید خانے میں بھجوائے گا ورنہ وہ خود معزول ہو جائے گا' پس نائب نے قاضی کے دل کو خوش کرنے کے لئے اُسے واپس بھیجنے کا حکم دیا اور اس نے شیخ کو اپنے پاس القوصیہ کچھ دن قید رکھا' پھر اسے چھوڑ دیا اور جب نائب السلطنت آیا تو شیخ تقی الدین نے اس کی غیر حاضری میں جو کچھ آپ کے ساتھ ماجرا ہوا تھا اُسے بتایا' جس سے نائب کو تکلیف ہوئی اور اس نے شہر میں اعلان کر دیا کہ کوئی شخص عقائد کے بارے میں گفتگو نہ کرے۔ اور جس نے دوبارہ ایسا کیا اس کا خون اور مال حلال ہوگا' اور اس کا گھر اور دوکان قائم رہے گی' پس حالات پرسکون ہو گئے اور ان تینوں مجالس میں جو مناظرات ہوئے ان کی کیفیت کے بارے میں' میں نے شیخ تقی الدین کی فصل کو دیکھا ہے۔

پھر ۷ رشعبان کو محل میں تیسری مجلس منعقد ہوئی اور جماعت نے مذکورہ عقیدہ پر رضامندی سے اتفاق کیا اور اس روز ابن صصری نے مجلس مذکور میں ایک موجود شخص کی گفتگو کے باعث جو شیخ کمال الدین بن زملکانی تھے' اپنے آپ کو فیصلے سے الگ کر لیا' پھر ۲۶ رشعبان کو سلطان کا خط آیا جس میں ابن صصری کو دوبارہ قاضی بنانے کا حکم تھا اور یہ المنجی کے مشورہ سے تھا اور خط میں تھا کہ ہم نے شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی مجلس کے انعقاد کے متعلق سنا ہے اور جو مجالس آپ کے لئے منعقد کی گئی ہیں ان کی بھی ہمیں اطلاع مل چکی ہے اور یہ کہ وہ سلف کے مذہب پر ہیں' اور ہم نے اس کے ذریعے آپ کی ان باتوں سے براءت کی ہے' جو آپ کی طرف منسوب کی گئی ہیں' پھر ۵ رمضان کو ہفتے کے روز دوسرا خط آیا جس میں ان باتوں سے پردہ اٹھایا گیا تھا جو شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور قاضی امام الدین قزوینی کے ساتھ جاغان کے دور میں ہوئی تھیں' نیز یہ کہ آپ اور قاضی ابن صصری کو مصر لایا جائے' پس یہ دونوں ڈاک کے گھوڑوں پر مصر گئے اور شیخ کے ساتھ آپ کے بہت سے اصحاب بھی باہر نکلے اور روئے اور وہ آپ کے دشمنوں کے بارے میں آپ کے متعلق خوفزدہ ہوئے' اور نائب السلطنت ابن الافرم نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ مصر جانے کا ارادہ چھوڑ دیں' اور اس نے آپ سے کہا میں اس بارے میں سلطان سے مراسلت کرتا ہوں اور میں قضایا کو درست کر دوں گا' مگر شیخ نے اس بات سے انکار کر دیا اور اُسے بتایا کہ آپ کے مصر جانے میں بڑی مصلحت اور بہت سی مصلحتیں ہیں' اور جب آپ مصر کو روانہ ہوئے تو لوگوں نے آپ کے الوداع و دیدار کے لئے اژدھام کیا' حتیٰ کہ وہ آپ کے گھر کے دروازے سے' الجسورہ کے قریب تک جو دمشق اور الکسوۃ کے درمیان ہے' پھیل گئے اور ان میں سے کچھ گریہ کناں اور حزین تھے اور کچھ خوش و خرم اور آپ کے بارے میں بڑی تنگی کرنے والے تھے' اور جب ہفتے کا دن آیا تو شیخ تقی الدین غزہ میں داخل ہوئے' اور اس کی جامع میں ایک عظیم مجلس منعقد کی' پھر آپ دونوں اکٹھے ہی قاہرہ میں داخل ہو گئے اور دل آپ کے ساتھ تھے' اور آپ دونوں ۲۲ رمضان کو سوموار کے روز مصر میں داخل ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ وہ جمعرات کے دن مصر میں داخل ہوئے تھے اور جب جمعہ کا دن آیا' تو نماز کے بعد شیخ کے لئے قلعہ میں مجلس منعقد کی گئی' جس میں قضاۃ اور حکومت کے اکابر اکٹھے ہوئے اور آپ نے حسب عادت گفتگو کرنی چاہی' مگر آپ بحث و کلام پر قدرت نہ پا سکے۔ اور شمس بن عدنان کو آپ کی تردید کرنے کے لئے اختتامی بدمقابل مقرر کیا گیا اور اس نے ابن مخلوف مالکی کے پاس آپ پر دعویٰ کیا کہ آپ

Marfat.com

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقتاً عرش کے اوپر ہے' نیز یہ کہ اللہ حرف وصوت کے ساتھ کلام کرتا ہے' قاضی نے آپ سے اس کا جواب مانگا تو شیخ اللہ کی حمد وثنا کرنے لگے' آپ سے کہا گیا جو کچھ ہم نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے اس کا جواب دیجئے' چاہیے کہ آپ خطاب کریں' آپ نے فرمایا' میرے متعلق فیصلہ کرنے والا کون ہوگا؟ آپ سے کہا گیا' قاضی مالکی۔ شیخ نے اُسے کہا' آپ میرے بارے میں کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں' جبکہ آپ میرے مدمقابل ہیں' تو وہ بہت ناراض ہوا اور گھبرا گیا اور آپ کے خلاف حکم قائم کیا گیا اور قلعے میں کئی روز آپ کو قید کر دیا گیا۔ پھر عید کی شب کو آپ کو اور آپ کے بھائی شرف الدین عبداللہ اور زین الدین عبدالرحمٰن کو اس قید خانے میں منتقل کر دیا گیا جو اَلْجُبّ کے نام سے مشہور ہے۔

اور ابن صصری کو المنجی شیخ الجاشنکیر حاکم مصر کے مشورے سے ازسرنو قاضی بننے کا حکم دیا گیا اور وہ ۶ رذوالقعدہ کو جمعہ کے روز دمشق واپس آ گئے اور دل آپ سے نفور تھے' اور آپ کا حکمنامہ جامع میں پڑھا گیا اور اس کے بعد ایک خط پڑھا گیا جس میں شیخ تقی الدین کی ذلت اور عقیدہ میں آپ کی مخالفت کی گئی تھی' اور یہ کہ بلاد شام میں اس کا اعلان کیا جائے اور اس نے اپنے اہل مذہب کو آپ کی مخالفت کا پابند کیا اور اسی طرح مصر میں ہوا اور جاشنکیر اور اس کا شیخ نصر المنجی آپ کا نگران بن گیا اور فقہا اور فقراء کی ایک بڑی جماعت نے ان کی مدد کی اور بہت سے فتنوں کا سلسلہ شروع ہو گیا' ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور دیارِ مصر میں حنابلہ کی بہت اہانت ہوئی' اس لیے کہ ان کا قاضی کم علم اور کم پونجی والا تھا' اور وہ شرف الدین الحرانی تھا' اسی وجہ سے ان کے اصحاب کو وہ تکلیف پہنچی جو پہنچی' اور ان کا جو حال ہوا وہ ہوا' اور ماہِ رمضان میں حرم نبوی کے خدام کے لیڈر کا خط آیا کہ وہ حرم نبوی کی کچھ قندیلوں کو فروخت کرنے کی اجازت چاہتا ہے' تاکہ وہ اسے باب السلام کے نزدیک المطہرہ کے پاس اذان گاہ کی تعمیر میں خرچ کر دے' تو اس نے اُسے اس کا حکم دے دیا اور ان قندیلوں میں سونے کی دو قندیلیں بھی تھیں' جن کا وزن ایک ہزار دینار تھا' اس نے انہیں فروخت کر دیا اور اور اس کی تعمیر شروع کر دی اور سراج الدین عمر نے خطابت کے ساتھ اس کی قضا بھی سنبھال لی اور روافض کو یہ بات گراں گزری۔

اور ۱۲ رذوالقعدہ جمعرات کے روز مصر سے ایلچی آیا کہ شمس الدین ابن الحسینی کو معزول کر کے حنفیہ کی قضاء شمس الدین محمد بن ابراہیم بن داؤد الاذرعی الحنفی کے سپرد کر دی جائے' اور شیخ برہان الدین ابن الشیخ تاج الفزاری کو اس کے چچا شیخ شرف الدین کی بجائے دمشق کی خطابت دے دی جائے' شیخ شرف الدین فوت ہو چکے تھے' اور اس نے ان دونوں کو خلعت دیئے اور دونوں نے اس ماہ کی ۱۳ رتاریخ کو اپنے اپنے کام سنبھال لیے اور شیخ برہان الدین نے بڑا اچھا خطبہ دیا جس میں عوام واعیان شامل ہوئے' پھر پانچ دن بعد آپ نے اپنے آپ کو خطابت سے الگ کر لیا اور الباذرائیہ کی تدریس پر قائم رہنے کو ترجیح دی' یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کو اطلاع ملی کہ اُسے آپ سے لیا جا رہا ہے' پس خطابت کا منصب خالی رہ گیا اور نائب خطیب لوگوں کو نماز پڑھاتا اور خطبہ دیتا' اور عید الاضحیٰ آ گئی اور لوگوں کا کوئی خطیب نہ تھا' اور نائب السلطنت نے اس بارے میں خط وکتابت کی اور حکم آیا کہ آپ ہی کے ذمے یہ کام لگا دیا جائے اور اس میں لکھا تھا کہ ہم آپ کی اہلیت' کفایت اور آپ کے ہاتھ میں الباذرائیہ کی تدریس کے مسلسل رہنے کو جانتے ہیں' پس القیسی جمال الدین ابن الرجی نے اُسے سنبھال لیا' آپ نے الباذرائیہ کا بندوبست کیا اور حکم سلطانی کے مطابق

Marfat.com

اسے آئندہ صفر میں سنبھال لیا' اور الفزاری نے اپنے آپ کو خطابت سے الگ کرلیا اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے' اور نائب السلطنت نے آپ سے مراسلت کی اور آپ نے علیحدگی کے متعلق پختہ ارادہ کرلیا۔ اور یہ کہ آپ کبھی خطابت کی طرف واپس نہیں آئیں گے اور آپ نے بیان کیا کہ آپ خطابت کرنے سے عاجز ہیں اور جب نائب السلطنت کو اس کا یقین ہوگیا تو اس نے آپ کا مدرسہ دوبارہ آپ کو دے دیا اور اس کے متعلق ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں آپ کو حکم لکھا اور ابن زملکانی کی بجائے شمس الدین بن الخطیری کو خزانہ کی نگہداشت کا خلعت دیا' اور امیر شرف الدین حسن بن حیدر نے لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ عیسیٰ بن شیخ سیف الدین الرجبی:

ابن سابق بن شیخ یونس القیسی' آپ کو ان کے اس زاویہ میں دفن کیا گیا جو دمشق کے شمال مشرق میں الوراقہ کے مغرب میں ہے اور ۷ رمحرم منگل کے روز تعزیت ہوئی۔

الملک الاوحد:

ابن الملک تقی الدین شادی بن الملک الزاہر مجیر الدین داود بن الملک المجاہد اسد الدین بن شیرکوہ بن ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ بن شادی' آپ نے ۲ رصفر کو بدھ کے دن کے آخری حصے میں جبل الجرد میں وفات پائی' آپ کی عمر ۵۷ سال تھی' آپ کو ان کے قبرستان میں جو دامن کوہ میں ہے لے جایا گیا۔ اور آپ بہترین بادشاہوں میں سے تھے' اور ملوک وامراء کے ہاں معظم تھے' اور آپ قرآن حفظ کرتے تھے اور آپ کو علوم میں معرفت حاصل تھی' اور آپ کو فضائل بھی حاصل تھے۔

صدر علاء الدین:

علی بن معالی الانصاری الحرانی الحاسب' جو ابن الزریز کے نام سے مشہور تھے اور فن حساب میں ماہر فاضل تھے' آپ سے ایک جماعت نے فائدہ اٹھایا' آپ نے اس سال اچانک وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے اور میں نے الحاضری سے بحوالہ علاء الدین طیوری حساب سیکھا۔

خطیب شرف الدین ابو العباس:

احمد بن ابراہیم بن سباع بن ضیاع الفزاری' شیخ امام علامہ' شیخ الشافعیہ علامہ تاج الدین عبدالرحمٰن کے بھائی' آپ ۶۳۰ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا بہت سماع کیا اور اس دور کے مشائخ' جیسے ابن الصلاح اور ابن السخاوی وغیرہ سے فائدہ اٹھایا اور فقہ سیکھی اور فتوے دیئے' اور مناظرے کئے' اور مہارت حاصل کی اور اپنے ہمسروں کی سیادت کی اور آپ عربی' لغت' قراءت اور احادیث نبویہ بیان کرنے میں استاد تھے' اور آپ مشائخ کو سنانے کے لئے ان کے پاس جاتے تھے اور آپ فصیح العبارت اور شیریں گفتار تھے' آپ کی ہمنشینی اکتاہٹ پیدا نہیں کرتی تھی' اور آپ نے رباط ناصری میں مدت تک الطبیہ میں پڑھایا' پھر وہاں سے جامع رماح کی خطابت کی طرف آگئے' پھر الفارقی کے بعد ۷۰۳ھ میں جامع دمشق کی خطابت کی طرف منتقل ہوگئے اور وہیں رہے۔ حتیٰ

Marfat.com

کہ ۹ رشوال کو بدھ کے روز ۷۵ رسال کی عمر میں وفات پا گئے' اور جمعرات کی صبح کو باب الخطابت میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں اپنے باپ اور بھائی کے پاس دفن ہوئے' اور آپ کے بھتیجے نے خطابت سنبھال لی۔

شیخ علامہ برہان الدین حافظ کبیر دمیاطی:

شیخ امام عالم حافظ شیخ المحدثین شرف الدین ابو محمد عبدالمومن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف بن الخضر بن موسیٰ دمیاطی' آپ اپنے زمانے میں کبر سنی اور علو قدر' علو اسناد اور کثرت روایت اور جودت درایت اور حسن تالیف اور انتشار تصانیف کے باوجود فن حدیث اور علم لغت کے علمبردار تھے اور دیگر اطراف سے طلبہ آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۶۱۶ھ کے آخر میں ہوئی اور آپ نے سب سے پہلا سماع ۶۳۲ھ میں اسکندریہ میں کیا' آپ نے کثیر سے بحوالہ مشائخ سماع کیا اور سفر کیا اور چکر لگایا اور حاصل کیا اور جمع کیا اور یاد کیا' لیکن رکاوٹ اور بخل نہیں کیا بلکہ خرچ کیا اور تصنیف کیا' اور علم پھیلایا' اور دیارِ مصر میں مناصب سنبھالے اور لوگوں نے آپ سے بہت فائدہ اٹھایا اور آپ نے اپنے ان مشائخ کا معجم جمع کیا جن سے آپ شام' حجاز' جزیرہ' عراق اور دیارِ مصر میں ملے۔ اور وہ ۱۳۰۰ مشائخ سے زیادہ ہیں' اور وہ دو جلدوں میں ہے اور اس کے چالیس متباین اسناد وغیرہ ہیں' اور نماز وسطیٰ کے بارے میں آپ کی ایک مفید کتاب بھی ہے' اور شوال کے چھ روزوں کے بارے میں بھی ایک تصنیف ہے' جس میں آپ نے خوب افادہ کیا ہے اور ایسی باتوں کو جمع کیا ہے' جنہیں آپ سے پہلے کسی نے جمع نہیں کیا اور نمازوں کے بعد ذکر و تسبیح کے بارے میں بھی آپ کی ایک کتاب ہے اور فرط پیش کرنے والے کے ثواب کے رشک کے بارے میں آپ کی ایک کتاب' کتاب التسلی بھی ہے اور اس کے علاوہ بھی اچھے فوائد ہیں اور آپ ہمیشہ حدیث کا سماع کراتے رہے' حتیٰ کہ آپ کو موت نے آلیا' اور آپ مجلس املاء میں روزے دار تھے' آپ بے ہوش ہو گئے تو آپ کو اٹھا کر آپ کے گھر لایا گیا' اور آپ اسی وقت ۱۰ رذوالقعدہ کو اتوار کے روز' قاہرہ میں وفات پا گئے اور دوسرے دن باب النصر کے قبرستان میں دفن ہوئے' آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

۷۰۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ' قلعہ جبل میں اَلْجُبُ میں قید تھے۔ اور بدھ کے روز ایلچی آیا کہ شمس الدین امام الکلاسہ کو خطابت دے دی جائے' یہ ربیع الاوّل کا واقعہ ہے۔ انہیں اس بات کی مبارکباد دی گئی تو انہوں نے اظہار کراہت وضعف کیا اور نائب السلطنت کے شکار کے باعث غائب رہنے کی وجہ سے آپ نے اسے نہ سنبھالا اور جب وہ آیا تو اس نے آپ کو اجازت دی تو آپ نے مہینے کی ۲۰ رتاریخ کو جمعہ کے روز اسے سنبھالا اور جمعہ کے روز آپ نے صبح کی پہلی نماز پڑھائی' پھر اس نے آپ کو خلعت دیا اور اس روز وہاں آپ نے خطبہ دیا اور ۱۸ ربیع الاوّل کو بدھ کے روز آپ نے تاج الدین بن صالح بن تامر بن خان الجعبری کی بجائے قاضی نجم الدین احمد بن عبدالمحسن بن حسن المعروف بالدمشقی سے نیابت حکم سنبھالی۔

تاج الدین' معمر' قدیم الہجرۃ' کثیر الفضائل' دین دار' متقی اور اچھی طرح کام سنبھالنے والے تھے' آپ نے ۶۵۷ھ میں فیصلے کا کام سنبھالا اور جب ابن صصری نے حکم سنبھالا تو آپ نے اس کی نیابت کو ناپسند کیا اور ۲۰ ربیع الآخر کو اتوار کے روز قاہرہ

Marfat.com

سے ایلچی آیا اور اس کے پاس قاضی شمس الدین الازرعی الحنفی کے لئے تجدیدی حکم تھا' لوگوں نے خیال کیا کہ وہ ابن الحریری کی قضاء کا حکم ہے' پس وہ الظاہریہ کی طرف گئے کہ اُسے ایلچی کے ساتھ مبارک باد دیں اور لوگ حسب عادت پڑھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور شیخ علم الدین البرزالی نے اُسے پڑھنا شروع کیا۔ اور جب وہ نام تک پہنچا تو معلوم ہو گیا کہ وہ حکم ابن الحریری کے لیے نہیں بلکہ ازرعی کے لئے ہے۔ پس پڑھنے والا ٹھہر گیا اور لوگ ایلچی کے ساتھ ازرعی کے پاس چلے گئے' اور حریری اور حاضرین کو شکست اور ذلت حاصل ہوئی' اور ایلچی کے ساتھ ایک اور خط بھی آیا جس میں شیخ کمال الدین بن زملکانی کو قاہرہ طلب کیا گیا' پس اس سے آپ کو وہم ہو گیا اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے آپ کے اصحاب کو آپ کے بارے میں خوف پیدا ہوا' پس نائب السلطنت نے آپ سے تلطف کیا اور آپ کو مصر حاضر ہونے سے بری کر دیا۔

اور ۹ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز' شیخ ابن براق دمشق آیا اور اس کے ساتھ ایک سو فقیر تھے' جو سب کے سب سنت کے خلاف داڑھی منڈے اور بڑی بڑی مونچھیں رکھے ہوئے تھے' اور ان کے سروں پر بالوں کی مینڈھیاں تھیں' اور ان کے پاس گھنٹیاں' زرد کے مہرے اور چوبی جوا کین تھے۔ وہ المنیبع میں اترے اور حنابلہ کے برآمدے میں جمعہ میں شامل ہوئے' پھر انہوں نے قدس جا کر اس کی زیارت کی' پھر انہوں نے دیارِ مصر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت نہ دی گئی اور وہ دمشق واپس آ گئے اور وہاں رمضان کے روزے رکھے' پھر جب انہوں نے دمشق میں قبولیت نہ دیکھی تو بلادِ شرق کی طرف جانے کے لیے تیار ہو گئے' اور ان کا شیخ' براق رومی تھا' جو دوقات کی کسی بستی سے تعلق رکھتا تھا اور چالیس سال کا تھا' اور قازان کے ہاں اُسے مرتبہ حاصل تھا' اس لیے کہ اس نے اس پر چیتا مسلط کیا تو اس نے اسے ڈانٹا تو وہ اُسے چھوڑ کر بھاگ گیا تو اس نے اس کے ہاں مرتبہ حاصل کر لیا' اور اس نے اُسے ایک دن میں تیس ہزار درہم دیئے تو اس نے ان سب کو تقسیم کر دیا تو اس نے اس سے محبت کی' اور اس کے اصحاب کا طریق یہ ہے کہ وہ نماز نہیں چھوڑتے اور جو نماز چھوڑے اُسے وہ چالیس کوڑے مارتے ہیں' اور اس کا خیال ہے کہ اس نے جس طریق کو اختیار کیا ہے اس نے اُسے اپنے نفس کو شکستہ کرنے کے لئے اختیار کیا ہے اور وہ اس کا لباس ہے جس سے ٹھٹھا کیا جائے اور یہی دنیا کے مناسب حال ہے اور مقصود صرف باطن' دل اور اس کی آبادی ہے اور ہم صرف ظاہر پر حکم لگاتے ہیں اور خفیہ معاملات کو اللہ بہتر جانتا ہے۔

اور ۶ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز الزنجیۃ کا مدرس بہاؤ الدین یوسف بن کمال الدین احمد بن عبدالعزیز عجمی حلبی' شیخ ضیاء الدین طوسی کی بجائے حاضر ہوا اور وہ وفات پا چکے تھے۔ اور ابن صصری اور فضلاء کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی۔

اور اس سال جامع دمشق کے نصف میں صلاۃ الرغائب پڑھی گئی۔ حالانکہ اسے چار سال قبل ابن تیمیہ نے باطل قرار دیا ہوا تھا' اور جب نصف رات ہوئی تو حاجب رکن الدین بیبرس العلائی بھی آ گیا' اور اس شب لوگوں کو جامع میں پہنچنے سے روکا گیا اور اس کے دروازے بند کر دیئے گئے اور بہت سے لوگوں نے راستوں میں رات بسر کی اور لوگوں نے بہت تکلیف اٹھائی اور اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ جامع کو لغو' فحش اور خرابی سے بچایا جائے اور ۷ر رمضان کو قاضی تقی الدین حنبلی نے محمد الباجریقی کے خون کو بچانے کا حکم دیئے دیا' اور اس نے دستاویزی ثبوت سے ثابت کر دیا کہ جن چھ گواہوں نے مالکی کے پاس اس کے خلاف گواہی دی ہے ان کے

Marfat.com

درمیان اور اس کے درمیان عداوت پائی جاتی ہے' اس لیے اس نے اس کے خون گرانے کا حکم دیا تھا۔ اور جن لوگوں نے اس عداوت میں گواہی دی ان میں ناصر الدین بن عبدالسلام' زین الدین بن الشریف' عدنان اور قطب الدین بن شیخ السلامیہ وغیرہ شامل تھے۔

اور اس سال شہاب الدین حنفی کی بجائے کمال الدین بن زملکانی نے امراء کی ملکیت کے رجسٹر کی نگرانی کا کام سنبھالا اور یہ کام رمضان میں ہوا اور اس نے اُسے سبز چادر اور خلعت دیا اور اس کے ساتھ دارلعدل میں حاضر ہوا' اور عید الفطر کی رات کو نائب مصر' امیر سیف الدین سلار نے تینوں قضاۃ اور فقہاء کی ایک جماعت کو حاضر کیا۔ پس قضاۃ' شافعی' مالکی اور حنفی تھے' اور فقہاء' الباجی' الجزری اور النمزادی تھے' اور انہوں نے شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی قید سے اخراج کے بارے میں گفتگو کی اور حاضرین میں سے ایک نے اس کے متعلق اس پر بعض شروط عائد کیں جن میں سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ ایک عقیدہ سے رجوع کی پابندی کریں گے۔ اور انہوں نے آپ کو حاضر ہونے کے لیے پیغام بھیجا تا کہ وہ اس بارے میں آپ کے ساتھ گفتگو کریں' مگر آپ نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور اس کا پختہ ارادہ کر لیا' اور چھ دفعہ بار بار ایلچی آپ کے پاس آئے مگر آپ نے حاضر نہ ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا' اور نہ ان کی طرف توجہ کی اور نہ ان سے کچھ وعدہ کیا' اور ان کی مجلس دراز ہو گئی تو وہ متفرق ہو گئے اور وہ کسی بدلے کے بغیر واپس چلے گئے۔

اور ۲ر شوال بدھ کے روز' نائب السلطنت الافرم نے جامع دمشق میں شیخ شمس الدین امام الکلاستہ کی بجائے جو فوت ہو چکے ہیں' قاضی جلال الدین قزوینی لوگوں کو نماز پڑھائے اور جامع دمشق میں خطبہ دینے کا حکم دیا' پس آپ نے اس روز ظہر کی نماز پڑھائی اور جمعہ کا خطبہ دیا۔ اور آپ امامت وخطابت پر مسلسل قائم رہے حتیٰ کہ قاہرہ سے اس کا حکم اس بارے میں پہنچ گیا اور ذوالقعدہ کے آغاز میں نائب السلطنت' قضاۃ' امراء اور اعیان حاضر ہوئے اور آپ کا خطبہ قابل تعریف تھا اور ذوالقعدہ کے آغاز میں اس جامع کی تعمیر مکمل ہو گئی' جسے آپ نے بنایا تھا' اور امیر جمال الدین نائب السلطنت الافرم نے الصالحیہ میں رباط ناصری کے پاس اسے آباد کیا۔ اور اس میں ایک خطیب مقرر کیا۔ جو جمعہ کے روز خطبہ دیتا تھا اور وہ قاضی شمس الدین محمد بن العرہ الحنفی تھا اور نائب السلطنت اور قضاۃ حاضر ہوئے اور خطیب کا خطبہ قابل تعریف تھا' اور جامع مذکور میں نماز کے بعد الصاحب شہاب الدین حنفی نے دسترخوان بچھایا' اور وہی اس کی آبادی میں کوشاں اور اس پر آمادہ کرنے والے تھے' اور وہ نہایت خوبصورت اور پختہ بنی' اللہ ان سے قبول فرمائے۔

اور ۳ر ذوالقعدہ کو ابن صصری نے جلال الدین قزوینی کی بجائے ان کے فیصلے کو چھوڑ کر خطابت میں مشغول ہونے کے باعث قاضی صدر الدین سلیمان بن ہلال بن شبل الجعبری خطیب داریا کو فیصلے میں نائب مقرر کیا' اور ۲۹ر ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز قاضی القضاۃ صدر الدین ابوالحسن علی بن شیخ صفی الدین حنفی بصرادی المزرعی کی بجائے' حنفیہ کی قضا سنبھالنے کے لیے قاہرہ سے دمشق آئے' حالانکہ ان کے پاس النوریہ اور المقدمیہ کی تدریس کا کام بھی تھا اور لوگ آپ کے استقبال کو نکلے اور انہوں نے آپ کو مبارکباد دی' اور آپ نے النوریہ میں فیصلہ دیا اور آپ کا حکمنامہ جامع بنی امیہ کے زاویہ شرقیہ میں حجرہ کندیہ میں پڑھا گیا اور ذوالحجہ میں دمشق کی کچہریوں کے سررشتہ دار کے حکم سے امیر جمال الدین آقوش الرستمی کی بجائے امیر عزالدین بن صبرۃ کو بلاد قبلیہ پر والی

Marfat.com

الۃ مقرر کیا گیا اور سلطان کا خط آیا کہ رئیس عز الدین بن حمزہ البقلانسی کو اس کے عم زاد شرف الدین کی بجائے وکیل مقرر کیا گیا اور
ں نے اس بات کو ناپسند کیا۔

اور ۲۸ ذوالحجہ کے دن نائب السلطنت نے بتایا کہ الجب کے قید خانے سے شیخ تقی الدین کا خط وصول ہو گیا ہے پس اس نے
ں کی تلاش میں آدمی بھیجا اور اُسے لا کر لوگوں کو سنایا گیا اور وہ شیخ کی اور آپ کے علم و دیانت اور شجاعت و زہد کی تعریف کرنے لگا
کہنے لگا میں نے آپ کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا کیا دیکھتا ہے کہ وہ خط ہے کہ وہ قید خانے میں توجہ الی اللہ پر مشتمل ہے نیز یہ کہ
ب نے کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی نہ سلطانی اخراجات کو اور نہ ہی الکسوۃ اور نہ ہی ادرارات وغیرہ سے اور نہ ہی آپ ان میں
ے کسی چیز میں ملوث ہوئے ہیں۔

اور اس ماہ کی ۲۷ تاریخ کو جمعرات کے روز شیخ تقی الدین کے دونوں بھائیوں شرف الدین اور زین الدین کو قید خانے سے
ب السلطان سلار کی مجلس میں طلب کیا گیا اور ابن مخلوف مالکی حاضر ہوا اور ان کے درمیان طویل گفتگو ہوئی اور شرف الدین نقل
ں اور معرفت سے قاضی مالکی پر غالب آ گیا اور کئی مقامات پر اسے خطا کار قرار دیا جن میں اس نے باطل دعاوی کیے تھے اور گفتگو
سئلہ عرش مسئلہ کلام اور مسئلہ نزول کے بارے میں تھی۔

اور ۲۲ ذوالحجہ جمعہ کے روز نصر الدین محمد بن شیخ فخر الدین بن اخی قاضی القضاۃ البصر ادی مصر سے ڈاک کے گھوڑوں پر پہنچا
جمال الدین یوسف عجمی کے عوض دمشق میں ثواب پر اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اُسے سبز چادر کا خلعت دیا اور وہ خلعت پہن کر
۷۰۷ھ کے آغاز میں شہر میں گھوما اور اس سال حرم مکہ میں تقریباً ایک لاکھ آدمیوں نے عمرہ کیا اور شام کے لوگوں کو امیر رکن الدین
ں مجنون نے حج کرایا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

۱۔ تاج الدین:

صالح بن احمد بن حامد بن علی الجعدی الشافعی دمشق کے نائب عدالت اور ناصریہ کو افادہ کرنے والے آپ ثقہ دین دار
ل پسندیدہ اور زاہد شخص تھے آپ نے ۶۵۷ھ سے فیصلہ کیا۔ آپ کو فضائل اور علوم حاصل تھے اور آپ خوب صورت شکل والے
ے آپ نے ربیع الاوّل میں ۷۶ سال کی عمر میں وفات پائی اور دامن کوہ میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد فیصلوں میں نجم الدین
ں نے آپ کی نیابت کی۔

۲۔ ضیاء الدین طوسی:

ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن علی الشافعی النجیبیۃ کے مدرس اور الحادی اور مختصر ابن حاجب کے شارح آپ یگانہ فاضل شخص تھے
اسی طرح آپ کو الناصریہ میں لوٹایا گیا آپ نے ۱۹ جمادی الاولیٰ کو حمام سے واپس آنے کے بعد بدھ کے روز وفات پائی اور
رات کے روز باب النصر کے باہر آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور نائب السلطنت اور امراء و اعیان کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور آپ

Marfat.com

کوالصوفیہ میں دفن کیا گیا اور آپ کے مدرسہ میں بہاؤالدین بن العجمی نے پڑھایا۔

شیخ جمال الدین ابراہیم بن محمد بن سعد الطیبی:

آپ ابن السوابلی کے نام سے مشہور ہیں اور سوابل' پینے کے برتنوں کو کہتے ہیں' آپ بلاد شرق میں بہت معظم تھے اور بڑے تاجر تھے' آپ نے مذکورہ ماہ میں وفات پائی۔

الشیخ الجلیل سیف الدین الرجیبی:

ابن سابق بن ہلال بن یونس' الیونسیہ کے مقام کے شیخ' ۶۰ رجب کو جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' پھر آپ کو آپ اس گھر میں لوٹا کر لایا گیا' جس میں آپ باب توما کے اندر ٹھہرے تھے اور وہ امین الدولہ کے گھر کے نام سے مشہور تھا' اور وہ آپ کو دفن کیا گیا۔ اور آپ کے جنازے میں اعیان' قضاۃ اور امراء میں سے بہت سے لوگ شامل ہوئے' اور آپ کو حکومت کے ہاں اور اپنی جماعت کے ہاں بڑی عزت حاصل تھی' اور آپ کا سر بہت موٹا اور بال منڈے ہوئے تھے' اور آپ نے اموال واولاد کو پیچھے چھوڑا۔

امیر فارس الدین الرداوی:

آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں وفات پائی اور آپ نے اپنی وفات سے چند روز قبل حضرت نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ان سے کہہ رہے تھے تو مغفور ہے یا اس قسم کی کوئی بات کہی اور آپ حسام الدین لاجین کے امراء میں سے تھے۔

شیخ شمس الدین خطیب دمشق:

شمس الدین محمد بن الشیخ احمد بن عثمان الخلاطی امام الکلاسۃ آپ خوش منظر' کثیر العبادۃ شیخ تھے' اور آپ پرسکون اور باوقار آپ نے چالیس سال الکلاسۃ کی امامت سنبھالی' پھر آپ کو کسی مطالبہ کے بغیر جامع دمشق کا خطیب بنانے کے لئے طلب کیا آپ نے ساڑھے چھ ماہ تک اُسے خوب سنبھالا اور آپ خوش آواز' اچھے سریلے اور دینداری وعبادت کے ساتھ فن موسیقی کے بھی تھے' اور آپ نے حدیث کا سماع کیا' اور ۸ رشوال کو بدھ کے روز ۶۲ سال کی عمر میں اچانک دار الخطابت میں وفات پا گئے' اور میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور جامع لوگوں سے بھر گئی' پھر سوق الخیل میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور نائب السلطنت امراء اور حاضر ہوئے' اور بازار بند کر دیئے گئے' پھر آپ کو قاسیون کے دامن میں لے جایا گیا۔ رحمہ اللہ۔

سنہ ۷۰۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور شیخ ابن تیمیہ مصر کے قلعہ جبل میں تھے اور محرم کے آغاز میں سلطان ملک ناصر نے امیر ابن سلار اور ابن شنکیر پر اظہار غضب کیا اور وہ علامت سے رک گیا اور قلعہ کر کے اس میں قلعہ بند ہو گیا اور دونوں امیر اپنے اپنے گھروں کے ہو رہے' اور امراء کی ایک جماعت نے ان دونوں پر اتفاق کیا قلعہ کا محاصرہ کر لیا گیا' اور بڑا فساد شروع ہو گیا' اور بازار بند ہو گئے۔ پھر انہوں نے سلطان سے مراسلت کی اور حالات ٹھیک اور شر و خرابی اور تنافر قلوب پر ٹھہر گئے اور دونوں امیر پہلے سے بھی بڑھ کر طاقتور ہو گئے اور سلطان سوار ہوا اور فساد پر صلح ہو گئی اللہ

Marfat.com

ں تاتاریوں اور اہل کیلان کے درمیان جنگ ہوئی' اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ شاہ تاتار نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے ملک میں اس ی فوج کے لئے راستہ بنائیں' انہوں نے اس بات سے انکار کیا تو شاہ تاتار خربندا نے ایک بہت بڑی فوج جو ساٹھ ہزار جانبازوں پر شتمل تھی' روانہ کی' جن میں چالیس ہزار قطلو شاہ کے ساتھ تھے اور بیس ہزار جوبان کے ساتھ تھے۔ پس اہل کیلان نے ان کو مہلت ی حتیٰ کہ وہ ان کے ملک کے وسط میں آ گئے' پھر انہوں نے سمندر کی خلیج کو ان پر چھوڑ دیا اور ان پر پٹرول پھینکا اور ان میں سے بہت سے لوگ غرق ہو گئے' اور دوسرے جل گئے اور قتل ہونے والوں میں تاتاریوں کا امیر کبیر قطلو شاہ بھی شامل تھا' سو اہل کیلان پر خربندا غضب بڑھ گیا' لیکن وہ قطلو شاہ کے قتل سے خوش ہوا' بلاشبہ وہ خربندا کے قتل کا خواہاں تھا' پس اس کے معاملے نے اُسے ان سے یاز کر دیا' پھر اس کے بعد بولای قتل ہو گیا' پھر شاہ تاتار نے شیخ براق کو جو شام آیا تھا اور قبل ازیں اہل کیلان کی طرف آیا تھا' بھیجا وہ انہیں اس کی طرف سے پیغام پہنچا دے' تو انہوں نے اُسے قتل کر دیا' اور لوگوں کو اس سے راحت دی' اور ان کا ملک مضبوط ترین بہترین ممالک میں سے تھا' جس کی طاقت نہیں رکھی جا سکتی' اور وہ اہل سنت تھے اور ان کی اکثریت حنابلہ تھی' کوئی بدعتی ان کے یان رہنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

اور ۱۴ر صفر کے روز قاضی القضاۃ بدرالدین بن جماعۃ نے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے قلعہ جبل کے دارالاوحدی میں ملاقات اور دونوں کے درمیان طویل گفتگو ہوئی' پھر نماز سے پہلے دونوں علیحدہ ہو گئے اور شیخ تقی الدین قید خانے سے عدم خروج کا پختہ ہ کیے ہوئے تھا' اور جب ۲۳ر ربیع الاوّل کا جمعہ آیا تو امیر حسام الدین مہنا بن عیسیٰ شاہِ عرب خود قید خانے کی طرف آیا اور اس شیخ تقی الدین کو قسم دی کہ وہ ضرور باہر نکل کر اس کے پاس آئیں اور جب وہ باہر نکلے تو اس نے آپ کو قسم دی کہ آپ اس کے سلار کے گھر آئیں۔ پس سلار کے گھر میں بعض فقہاء نے آپ سے ملاقات کی۔ اور ان کے درمیان بہت سی بحثیں ہوئیں' پھر کے لئے الگ ہو گئے' پھر انہوں نے مغرب تک ملاقات کی اور شیخ تقی الدین نے سلار کے ہاں رات بسر کی' پھر وہ اتوار کے روز ان کے حکم سے سارا دن اکٹھے رہے اور قضاۃ میں سے کوئی شخص حاضر نہ ہوا' بلکہ فقہاء میں سے بھی لوگ اکٹھے ہو گئے جو پورے سے زیادہ تھے۔ جن میں فقیہ نجم الدین بن رفع' علاؤ الدین التاجی' فخر الدین بن بنت ابی سعد' عز الدین النمراوی' شمس الدین عدمان اور فقہاء کی ایک جماعت شامل تھی' اور انہوں نے قضاۃ کو طلب کیا تو انہوں نے عذرات پیش کیے' پھر بعض نے بیماری کا کیا اور بعض نے کوئی اور عذر کیا' اس لیے کہ انہیں علم تھا کہ ابن تیمیہ علوم واولہ پر حاوی تھے اور حاضرین میں سے کوئی شخص اس کی سانہ رکھتا تھا' پس نائب السلطنت نے ان کے عذر کو قبول کر لیا' اور انہیں حاضر ہونے کا مکلف نہ کیا۔ حالانکہ اس سے قبل سلطان ان کے حاضر ہونے یا مجلس کی خیریت کے ساتھ الگ ہونے کا حکم دیا تھا اور شیخ نے نائب السلطنت کے پاس رات گزاری' اور حسام الدین مہنا آیا اور وہ چاہتا تھا کہ شیخ تقی الدین اس کے ساتھ دمشق جائیں اور سلار نے مشورہ دیا کہ شیخ مصر میں اس کے یام کریں تاکہ لوگ آپ کے علم وفضل کو دیکھیں اور آپ سے فائدہ حاصل کریں اور آپ سے اشتغال کریں اور شیخ نے شام کی ایک خط لکھا جو ان امور پر مشتمل تھا جو آپ کے ساتھ واقع ہوئے تھے۔

البرزالی نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے شوال میں قاہرہ میں صوفیہ میں شیخ تقی الدین کے خلاف شکایت کی اور آپ سے

Marfat.com

ابن عربی وغیرہ کے بارے میں حکومت کے پاس گفتگو کی' پس انہوں نے یہ معاملہ قاضی شافعی کی طرف لوٹا دیا تو اس نے آپ کے لیے مجلس منعقد کی اور ابن عطاء نے کچھ باتوں کا آپ پر دعویٰ کیا مگر ان میں سے کوئی بات آپ پر ثابت نہ ہوئی' لیکن آپ نے کہا کہ استغاثہ صرف اللہ سے کیا جا سکتا ہے اور حضرت نبی کریم ﷺ سے استغاثہ بمعنی مفہوم نہیں کیا جا سکتا' لیکن آپ کے ذریعے اللہ کے حضور' توسل اور سفارش کی جا سکتی ہے۔ ❶

حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اس بارے میں آپ پر کوئی چیز واجب نہیں ہوئی' اور قاضی بدرالدین بن جماعۃ کی رائے تھی کہ اس میں ادب کی کمی پائی جاتی ہے' پس قاضی کو ایک خط پیش کیا گیا کہ وہ شریعت کے مطابق آپ سے سلوک کرے' قاضی نے کہا اس جیسے شخص کو جو کچھ کہا جا سکتا ہے وہ میں نے کہہ دیا ہے' پھر حکومت نے آپ کو کچھ باتوں کے درمیان اختیار دیا کہ آپ کچھ شروط کے ساتھ دمشق یا اسکندریہ چلے جائیں یا قید میں رہیں' تو آپ نے قید کو اختیار کیا اور ایک جماعت سفر دمشق میں آپ کے پاس ان شروط کی پابندی کرتے ہوئے آئی جو آپ پر عائد کی گئی تھیں' اور آپ کے اصحاب نے جواب دیا کہ انہوں نے اپنے دلوں پر جبر کر کے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ پس ۱۸ رشوال کو آپ ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہوئے' پھر انہوں نے دوسرے دن آپ کے پیچھے ایک اور ایلچی بھیجا' اور وہ آپ کو واپس لائے' اور آپ قاضی القضاۃ ابن جماعۃ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے پاس فقہاء کی ایک جماعت بھی تھی' اور ایک نے آپ سے کہا کہ حکومت صرف قید سے راضی ہوتی ہے۔ قاضی نے کہا اس میں آپ کا مفاد ہے' اور اس نے شمس الدین تونسی مالکی کو نائب مقرر کیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ آپ کے متعلق قید کا فیصلہ کرے۔ تو اس نے انکار کیا اور کہا آپ پر کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی اور اس نے نورالدین الزواوی مالکی کو حکم دیا تو وہ حیران رہ گیا اور جب شیخ نے آپ کے قید کرنے کے بارے میں ان کا توقف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں قید خانے کی طرف جاؤں گا اور مصلحت کے تقاضے کی اتباع کروں گا' نورالدین الزواوی نے کہا' آپ ایسی جگہ ہوں جو آپ جیسے شخص کے مناسب ہو تو اُسے بتایا گیا کہ حکومت صرف اس چیز سے راضی ہوگی' جس کا نام قید خانہ ہوگا' پس آپ کو قضاۃ کے قید خانے کی طرف بھیج دیا گیا' جو اس جگہ تھا جس میں تقی الدین ابن بنت الاعز اس وقت سے رہ رہے تھے جب انہیں قید کیا گیا تھا' اور اس نے آپ کو اجازت دی کہ آپ کے پاس آپ کا خدمتگار بھی رہ سکتا ہے' اور یہ سب کچھ نصرا المنجی کی وجہ سے تھا' کیونکہ اسے حکومت میں وجاہت حاصل تھی' بلاشبہ وہ الجاشنکیر کی عقل پر حاوی ہو چکا تھا' جو بعد میں بادشاہ بنا اور حکومت کے آدمیوں پر بھی حاوی ہو چکا تھا' اور اس کی موجودگی میں مقہور تھا اور شیخ مسلسل قید خانے میں رہے اور آپ سے استغاثہ کیا جاتا اور لوگ آپ کے پاس جاتے اور آپ کی زیارت کرتے اور آپ کے پاس مشکل فتاویٰ آتے' جن کے جواب کی اہل اعیان فقہاء سکت نہ رکھتے' اور آپ کتاب وسنت سے ان کا ایسا جواب لکھتے جو عقلوں کو دنگ کر دیتا' پھر اس کے بعد الصالحیہ میں ان کے لیے مجلس منعقد کی گئی' اور شیخ قاہرہ میں ابن شقیر کے گھر اترے اور لوگ دن رات آپ کے پاس اجتماع کیے رہے۔

اور ۶ رجب کو شیخ کمال الدین بن زملکانی نے' متوفی یوسف عجمی کے عوض شفا خانے کے رجسٹر کی نگہداشت کا کام سنبھالا۔

---

❶ ابن تیمیہ کی کتب اور آپ کی سوانح میں جو ابن ہادی نے لکھے ہیں یہ بات مشہور ہے کہ آپ اسے جائز قرار نہیں دیتے۔

Marfat.com

وہ مدت سے دمشق میں محتسب تھا' اور اس سے چھ ماہ قبل نجم الدین بن البصر ادی نے اُسے اس سے لے لیا' اور عجمی امانت سے موصوف تھا' اور ۱۵ر شعبان کی رات کی نماز کو اس کے بدعت ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا۔ اور جامع کو رذیل اور کمینے لوگوں سے محفوظ کر دیا گیا اور اس سے بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

اور رمضان میں صدر نجم الدین البصر ادی آیا اور شمس الدین الخطیری کی بجائے' اس کے پاس خزانہ کی نگہداشت کا حکم تھا' علاوہ ازیں اس کے پاس جانچ پڑتال کا کام بھی تھا اور رمضان کے آخر میں شدید بارش ہوئی' اور لوگوں پر مدت سے بارش نہیں ہوئی تھی' پس وہ اس سے خوش ہو گئے اور نرخ سستے ہو گئے اور بارش کی کثرت کے باعث لوگ عیدگاہ تک نہ جا سکے اور انہوں نے جامع میں نماز پڑھی۔ اور نائب السلطنت نے آ کر حجرے میں نماز پڑھی اور محمل نکلا اور اس سال امیر حج سیف الدین بلبان البدری التتری تھا اور اس سال قاضی شرف الدین البارزی نے جماۃ سے حج کیا اور ذوالحجہ میں الظاہریہ کے نزدیک بڑی آگ لگی جس کا آغاز کپڑے کے چولہے سے ہوا جو اس کے سامنے تھا جسے فرن العویۃ کہا جاتا تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور اس کے شر اور شرر سے بچا لیا۔

میں کہتا ہوں' اس سال ہم والد کی وفات کے بعد بصریٰ سے دمشق آئے اور سب سے پہلے ہم نے درب مسعود میں رہائش اختیار کی جسے درب ابن ابی الہیجا کہا جاتا ہے اور وہ صاغہ غثیقہ میں طور بین کے پاس ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔ آمین۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر رکن الدین بیبرس:

العجمی الصالحی' جو الجالق کے نام سے مشہور ہیں اور آپ ملک صالح نجم الدین ایوب کے زمانے میں الجمدار یہ کے سردار تھے' اور ملک الظاہر نے آپ کو امیر بنایا اور آپ اکابرین حکومت میں سے بہت مالدار تھے' آپ نے رملہ میں وفات پائی' کیونکہ وہ نصف جمادی الاولیٰ میں آپ کی جاگیر کا حصہ تھا اور آپ کو قدس منتقل کر کے وہاں دفن کیا گیا۔

شیخ صالح احمدی رفاعی:

شیخ المشیخ' جب تاتاری دمشق آئے تو وہ آپ کی عزت کرتے تھے' اور جب تاتاریوں کا نائب قطلو شاہ آیا تو وہ آپ کے ہاں اترا' اور آپ ہی نے محل میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ سے کہا کہ تاتاریوں کے ہاں ہماری حالت محتاج کی ہے اور شرع کے ہاں کمی نہیں۔

۷۰۸ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور شیخ تقی الدین کو قید خانے سے نکال دیا گیا' اور لوگ' ملاقات' تعلیم اور استفتاء وغیرہ کے لیے ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے' اور ربیع الاوّل کے آغاز میں امیر نجم الدین خضر نے ملک الظاہر کو چھوڑ دیا گیا اور قلعے سے نکال دیا گیا اور اس نے قاہرہ میں افرم کے گھر میں سکونت اختیار کر لی' پھر اس سال کی ۵ر

Marfat.com

رجب کو اس کی وفات ہوگئی اور جمادی الاولیٰ کے آخر میں کچہری کی نگہداشت کا کام ابن زملکانی کی بجائے' ملک الامراء زین الدین الشریف ابن عدنان نے سنبھال لیا' پھر ابن الخطیری کی بجائے اُسے جامع کی نگہداشت کا کام بھی دے دیا گیا' اور نجم الدین بن الدمشقی نے نجم الدین بن ہلال کی بجائے یتیموں کی نگرانی کا کام سنبھال لیا اور رمضان میں الصاحب امین الدین الرفاتی کو دمشق کی کچہریوں کی نگہداشت سے معزول کر دیا گیا اور وہ مصر کی طرف سفر کر گیا۔

اور اس سال کمال الدین ابن الشریشی نے اپنے آپ کو وکالت بیت المال سے معزول کر دیا اور معزول رہنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور آپ کی واپسی کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا اور جب منتظمین کو خلعت دیئے گئے تو آپ کے پاس خلعت لایا گیا مگر آپ نے اسے نہ پہنا اور آپ آئندہ سال کے عاشوراء تک مسلسل معزول رہے' پس آپ کو نیا حکم دیا گیا اور نئی حکومت میں آپ کو خلعت دیا گیا۔

اور اس سال ملک الناصر محمد بن قلاوون دیارِ مصر سے حج کے ارادے سے گیا' یہ ۲۶ رمضان کا واقعہ ہے اور امراء کی ایک جماعت اس کے الوداع کے لیے اس کے ساتھ نکلی تو اس نے انہیں واپس کر دیا اور جب وہ الکرک سے گزرا تو وہ اس کی طرف واپس ہو گیا' اور اس کے لیے پل بنایا گیا اور جب وہ اس کے وسط میں گیا تو اُسے توڑ دیا گیا' اور جو لوگ اس کے آگے تھے وہ بچ گئے اور گھوڑے نے اس کے ساتھ چھلانگ لگائی اور وہ بچ گیا۔ اور جو لوگ اس کے پیچھے تھے وہ گر پڑے اور وہ پچاس آدمی تھے' اور ان میں سے چار آدمی مر گئے اور ان کی اکثریت اس وادی میں کمزور ہو گئی جو پل کے نیچے تھی اور الکرک کا نائب امیر جمال الدین آقوش شرمندہ ہو کر رہ گیا کہ سلطان اس بات کے متعلق خیال کرے گا کہ اسے قصداً کیا گیا ہے اور اس نے سلطان کی ایک ضیافت کی جس پر اس نے چودہ ہزار قرض لیا اور جو کچھ اس کے اور اس کے اصحاب کے ساتھ ماجرا ہوا' سلطان کے ان کے ساتھ اشتغال کی وجہ سے اُسے کوئی موقع نہیں ملا' پھر اس نے نائب کو خلعت دیا اور اُسے مصر کی طرف واپس جانے کا حکم دیا تو وہ سفر کر گیا اور سلطان صرف الکرک میں مملکت کی تدبیر کرنے لگا اور اس نے دارلعدل میں حاضر ہو کر خود امور کو نپٹایا' اور مصر سے اس کی بیوی اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے بیان کیا کہ وہ کسی تنگ حالی اور اخراجات کی قلت میں مبتلا ہیں۔

ملک مظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر کی سلطنت کا ذکر ابن تیمیہ کے دشمن شیخ المنبجی سے

جب ملک ناصر الکرک میں ٹک گیا اور اس نے وہاں اقامت اختیار کرنے کا عزم کیا تو اس نے دیارِ مصر کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ وہ مملکت سے اپنے آپ کو معزول کرنا چاہتا ہے اور اس نے قضاۃ مصر کو موکد طور پر یہ بات کہی' پھر وہ قضاۃ شام کے پاس گیا اور ۲۳ شوال کو ہفتے کے روز عصر کے بعد امیر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر کی' امیر سیف الدین سلار کے گھر بیعت سلطنت ہوائی۔ جہاں پر حکومت کے بڑے بڑے امراء اور دوسرے لوگ جمع ہوئے تھے اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور اُسے ملک مظفر کا خطاب دیا اور وہ قلعہ کی طرف گیا اور وہ اس کے آگے آگے چلے اور وہ قلعہ میں تخت حکومت پر بیٹھا اور خوشی کے شادیانے بجے اور ایلچی اس خبر کو دوسرے شہروں میں لے کر روانہ ہو گئے' اور ذوالقعدہ کے آغاز میں امیر عزالدین بغدادی دمشق آیا' اور اس نے قصر ابلق میں نائب السلطنت' قضاۃ' امراء اور اعیان سے ملاقات کی اور اس نے انہیں اہل مصر کے نام ناصر کا خط سنایا کہ وہ حکومت سے

Marfat.com

دستکش ہوگیا اور اس سے منہ موڑ لیا ہے اور قضاۃ نے اس کا اثبات کیا اور حنبلی نے اس کے اثبات سے انکار کیا اور کہا' کوئی شخص مرضی سے حکومت نہیں چھوڑتا اور اگر وہ مجبور نہ ہوتا تو وہ اسے نہ چھوڑتا' پس وہ معزول ہوگیا اور کسی دوسرے کو بادشاہ بنایا گیا' اور اس نے انہیں ملک مظفر کے لیے قسم دی' اور قلعہ پر علامت لکھی گئی اور اس کے القاب مملکت کے محلات پر لکھے گئے اور خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کو آراستہ کیا گیا اور جب محل میں امراء کو ملک ناصر کا خط سنایا گیا تو اس میں لکھا تھا' میں دس سال لوگوں کے ساتھ رہا ہوں' پھر میں نے الکرک میں قیام کو پسند کیا ہے اور امراء کی جماعت بتکلف گریہ کناں ہوئی اور انہوں نے مجبوروں کی طرح بیعت کی اور امیر رکن الدین بیبرس الجاشنگیر کی جگہ امیر سیف الدین بن علی نے اور ترعکی کی جگہ سیف الدین بنخاص اور بنخاص کی جگہ امیر جمال الدین آقوش نے سنبھالی جو الکرک کا نائب تھا' اور دمشق وغیرہ میں جمعہ کے روز منابر پر مظفر کا خطبہ دیا گیا۔ اور نائب السلطنت افرم اور قضاۃ بھی حاضر ہوئے' اور ۱۹ ذوالقعدہ کو نائب السلطنت کا حکم اور خلعت آئے' اور نائب کے حکم کو سیکرٹری قاضی محی الدین بن فضل اللہ نے امراء کی موجودگی میں محل میں پڑھا اور وہ سب خلعت پہنے ہوئے تھے' اور مظفر سیاہ خلیفیہ خلعت اور گول عمامہ پہن کر سوار ہوا' اور حکومت کے کارندے ۷ ذوالقعدہ کو اس کے آگے آگے خلعت پہنے ہوئے تھے' اور الصاحب ضیاء الدین النسائی' خلیفہ کی جانب سلطان کا حکم نامہ ایک سیاہ اطلس کی تھیلی میں اٹھائے ہوئے تھا' اور اس کے شروع میں لکھا تھا: انہٗ من سلیمان و انه بسم اللّٰه الرحمن الرحیم. بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے قاہرہ میں تقریباً ۲۰۰ خلعت دیئے اور وہ جمعہ کا دن تھا' اور وہ خود تھوڑے دن ہی خوش رہا اور یہی حال اس کے شیخ المنجی کا تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے جلد ہی ان کی آسودگی کا خاتمہ کر دیا۔

اور اس سال ابن جماعۃ نے قلعہ میں خطبہ دیا اور شیخ علاء الدین قونوی نے الشریفیہ کی تدریس کا کام سنبھال لیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

الشیخ الصالح عثمان الحلبونی:

آپ اصلاً صعید مصر کے ہیں اور مدت تک آپ نے حلبون اور اس کے نواح کی دیگر بستیوں میں قیام کیا اور مدت تک بغیر کھائے ٹھہرے رہے اور مریدوں کی ایک جماعت نے آپ پر اتفاق کیا اور آخر محرم میں آپ نے برارہ بستی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے' اور آپ کے جنازہ میں نائب شام' قضاۃ اور اعیان کی ایک جماعت شامل ہوئی۔

شیخ صالح:

ابوالحسن علی بن محمد بن کثیر الحرانی الحنبلی امام مسجد عطیہ' جو ابن المقری کے نام سے مشہور ہے' آپ نے حدیث کی روایت کی اور آپ حنابلہ کے مدارس میں فقیہ تھے۔ اور ۶۳۴ھ میں حران میں پیدا ہوئے اور رمضان کے آخری عشرہ میں دمشق میں فوت ہوئے' اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے اور آپ سے قبل شیخ زین الدین حرانی نے غزہ میں وفات پائی اور دمشق میں آپ کی تعزیت ہوئی۔

Marfat.com

سید شریف زین الدین:

ابوعلی الحسن بن محمد بن عدنان الحسینی' نقیب الاشراف' آپ یگانہ فاضل اور فصیح متکلم تھے اور اعتزال کے طریق کو جانتے تھے اور امامیہ سے مباحثات کرتے تھے اور اس پر قضاۃ وغیرہ کی موجودگی میں مناظرات کرتے تھے۔ اور آپ نے اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل جامع اور دیوان افرم کی نگہداشت کا کام سنبھالا' اور ۵ر ذوالقعدہ کو ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باب الصغیر میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

الشیخ الجلیل ظہیر الدین:

ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی الفضل بن منعۃ البغدادی' عفیف الدین منصور بن منعۃ کے بعد مکہ کے حرم شریف کے شیخ' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور طویل مدت بغداد میں قیام کیا' پھر اپنے چچا کی وفات کے بعد مکہ چلے گئے اور وفات تک حرم کی مشیخت سنبھالے رکھی۔

۷۰۹ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ وقت المستکفی امیر المؤمنین ابن الحاکم بامر اللہ العباسی' اور سلطان البلاد ملک مظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر تھا اور مصر میں اس کا نائب سیف الدین سلار اور شام میں آقوش الافرم تھا' اور مصر و شام کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور صفر کی آخری رات' شیخ تقی الدین ابن تیمیہ' امیر مقدم کے ساتھ قاہرہ سے اسکندریہ آئے' پس اس نے آپ کو سلطان کے گھر داخل کیا اور اس نے آپ کو اس کے ایک گنبد میں اتارا جو وسیع کونوں والا تھا' اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے اور بقیہ علوم میں اشتغال کرتے تھے' پھر اس کے بعد آپ جمعہ میں حاضر ہوتے تھے اور حسب عادت جامع میں مقررہ جگہوں پر مجالس منعقد کرتے تھے' اور آپ اتوار کے روز اسکندریہ آئے اور دس دن کے بعد آپ کی اطلاع دمشق آئی جس سے آپ کو تکلیف ہوئی اور وہ آپ کے متعلق الجاشنکیر اور اس کے شیخ المنجی کی مصیبت سے ڈر گئے' پس آپ کے لئے دعا زیادہ ہونے لگی' اس لیے کہ آپ کے اصحاب میں سے کسی کے لئے انہوں نے ممکن نہ رہنے دیا کہ وہ آپ کے ساتھ اسکندریہ جائے' سو آپ کے لئے دل تنگ ہو گئے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کا دشمن نصر المنجی آپ پر قابو پالے گا' اور آپ کے ساتھ اس کی عداوت کا سبب یہ تھا کہ شیخ تقی الدین الجاشنکیر اور اس کے شیخ نصر المنجی کے لئے لیتے تھے اور کہتے تھے اس کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور اس کی ریاست ختم ہو گئی ہے اور اس کی مدت کا خاتمہ قریب آ گیا ہے اور ان دونوں اور ابن عربی اور ان کے اتباع کے بارے میں اعتراضات کرتے تھے' اور انہوں نے چاہا کہ وہ آپ کو جلاوطن کی طرح اسکندریہ لے جائیں' شائد اسکندریہ کا کوئی شخص جراءت کر کے اسے دھوکے سے قتل کر دے' مگر اس بات نے لوگوں کو آپ کی محبت' قرب' انتفاع اور مہربانی اور آپ کی عزت میں زیادہ کر دیا اور آپ کے بھائی کا خط آیا جس میں اس نے بیان کیا کہ شریف بھائی محفوظ سرحد میں پڑاؤ کے ارادے سے اترا ہے' اور اللہ کے دشمن اس وجہ سے کئی سازشیں کر رہے ہیں' اور وہ اسلام اور اہل اسلام سے بھی سازش کر رہے ہیں اور یہ بات ہمارے لیے عزت کا باعث ہو گی اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ بات شیخ کی ہلاکت تک پہنچا دے گی' پس ان کے پوشیدہ مقاصد ان پر الٹ پڑے' اور وہ من کل الوجوہ الٹ ہو گئے اور وہ صبح و شام اور

Marfat.com

ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور عارف بندوں کے نزدیک سیاہ رُو' حسرتوں کے مارے ہوئے اور اپنے کیے پر نادم رہے اور تمام اہل سرحد بھائی کی طرف پلٹ آئے اور آپ کی عزت کرنے لگے۔ اور وہ ہر وقت کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کو پھیلانے لگے۔ جس سے مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں اور یہ دشمنوں کے گلے کی ہڈی ہے۔

اتفاق سے آپ نے اسکندریہ ایک ابلیس دیکھا' جس نے وہاں انڈے بچے دیئے' اور السبعیۃ اور العربیہ فرقوں کو گمراہ کیا' پس آپ کی آمد سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جمعیت کو پریشان کر دیا اور ان کی جمعیت مختلف سمتوں میں پراگندہ ہوگئی۔ اور اس نے ان کی پردہ دری کی اور ان کو رسوا کیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے توبہ کی اور ان کے ایک رئیس نے توبہ کی اور عام مومنین اور ان کے خواص کے پاس ایک امیر' قاضی' فقیہ' مفتی' شیخ اور مجتہدین کی ایک جماعت شیخ کی محبت و تعظیم اور آپ کے کلام کو قبول کرنے اور آپ کے امر و نہی کرنے کی وجہ سے ٹھہر گئی' پس خدا کا بول' اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں پر بالا ہوگیا۔ اور انہوں نے لوگوں کے مجمعوں میں ان کے خاص نام لے کر ان پر اعلانیہ اور پوشیدہ اور ظاہری اور باطنی طور پر لعنت کی اور اس بات نے نصرانجی کو پریشان کر دیا اور اس پر ایسی ذلت اور خوف نازل ہوا جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس نے بہت سی باتیں بیان کیں۔

حاصل کلام یہ کہ شیخ تقی الدین اسکندریہ کی سرحد پر آٹھ ماہ ایک شاندار' خوب صورت اور وسیع گنبد میں رہے۔ جس کی دو کھڑکیاں تھیں' ایک سمندر کی طرف تھی اور دوسری شہر کی طرف تھی اور جو چاہتا تھا آپ کے پاس آتا تھا اور اکابر' اعیان اور فقہاء آپ کے پاس آتے تھے' اور آپ کو سناتے تھے اور آپ سے استفادہ کرتے تھے' اور آپ بہت خوش عیش اور خوش دل تھے۔

اور ربیع الاوّل کے آخر میں کمال الدین بن زملکانی کو ابن تیمیہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے المنبجی کے مشورہ سے شفا خانے کی نگہداشت سے معزول کر دیا گیا اور شمس الدین عبدالقدیر بن الخطیری نے اُسے سنبھال لیا اور ۳ ربیع الآخر کو منگل کے روز مصر کے حنابلہ کی قضاء شیخ امام حافظ سعد الدین ابومحمود مسعود بن احمد بن مسعود بن زین الدین الحارثی مصر کے شیخ الحدیث نے قاضی شرف الدین ابی محمد عبدالغنی بن یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن نصر بن ابی بکر حرانی کی وفات کے بعد سنبھال لی' اور جمادی الاولیٰ میں سلطان مظفر کے شاہی احکام سواحلی علاقوں کی طرف گئے جن میں شراب کے ابطال اور شراب فروشوں کی دکانوں کو برباد کرنے اور ان کے مالکوں کو جلاوطن کرنے کا حکم تھا' پس اس نے ایسے ہی کیا جس سے لوگوں کو بہت خوشی ہوئی اور جمادی الآخرۃ کے آغاز میں ایلچی' دمشق کے حنابلہ کی قضا کو تقی سلیمان بن حمزہ کی بجائے' شیخ شہاب الدین احمد بن شریف الدین حسن بن الحافظ جمال الدین ابی موسیٰ عبداللہ بن الحافظ عبدالغنی المقدسی کے سپرد کرنے کا حکم لے کر پہنچا' کیونکہ تقی سلیمان نے ملک ناصر کے حکومت سے دستکش ہونے پر اعتراض کیا تھا اور یہ کہ وہ اس سے مجبوراً دستکش ہوا ہے اور وہ مختار نہیں ہے اور اس نے جو بات کہی ہے درست کہی ہے اور ۲۰ جمادی الآخرۃ کو ایلچی' الرستمی کی بجائے امیر سیف الدین بکتمر الحاجب کے کچہری کے منتظم ہونے کا حکم لے کر آیا مگر وہ نہ مانا' اور خزانہ کی نگہداشت کا حکم امیر عزالدین احمد بن زین الدین محمد بن احمد بن محمود جو ابن القلانسی کے نام سے مشہور ہے کے لیے لے کر آیا' پس وہ دونوں سے ملا اور اس نے شہر کے محتسب البصرادی کو اس سے معزول کر دیا۔

اور اس مہینے میں قاضی القضاۃ ابن جماعۃ نے قاہرہ میں سعید السعداء کی مشیخت سنبھالی' کیونکہ صوفیہ نے اُسے طلب کیا تھا' اور

Marfat.com

وہ آپ سے جمعہ میں ایک بار ان کے پاس حاضر ہونے سے راضی ہو گئے' اور شیخ کریم الدین الاکبی کو اس سے معزول کر دیا' اس لیے کہ اس نے اس سے گواہوں کو الگ کر دیا تھا' اور انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور انہوں نے اس کے بارے میں ایسی باتیں لکھیں جو دین میں قدح کرنے والی تھیں' پس اس نے اُسے ان سے ہٹ جانے کا حکم دیا اور اس سے وہ سلوک کیا جو وہ لوگوں سے کرتا تھا اور ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ وہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے خلاف کھڑا ہوتا تھا اور اپنی جہالت اور کمیٔ تقویٰ کے باوجود ان پر افتراء کرتا تھا' پس اللہ نے آپ کے اصحاب اور دوستوں کے ہاتھوں اُسے رسوائی کی پوری جزاء دی۔

اور ماہِ رجب میں دمشق میں بہت خوف پیدا ہوا اور لوگ بیرون شہر سے اندرون شہر منتقل ہو گئے اور اس کا سبب یہ ہوا کہ سلطان ملک ناصر محمد بن قلادون الکرک سے اس ارادے سے دمشق آیا کہ وہ دوبارہ حکومت کو حاصل کرے اور امراء کی ایک جماعت نے اس کی مدد کی اور خفیہ طور پر اس سے خط و کتابت کی اور اُسے نصیحت کی اور مصری امراء کی ایک جماعت جلدی اس کے پاس آئی اور لوگوں نے نائب دمشق افرم کے قاہرہ کی طرف سفر کرنے کی بات کی اور یہ کہ وہ جم غفیر کے ساتھ سفر کرے گا' پس لوگ مضطرب ہو گئے اور دن کے بلند ہو جانے تک شہر کے دروازے نہ کھولے گئے اور حالات خراب ہو گئے۔ پس قضاۃ اور بہت سے امراء محل میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے از سر نو ملک مظفر کی بیعت کی اور ہفتے کے دن کے آخری حصے میں عصر کے بعد شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے اور لوگوں نے باب النصر پر اژدھام کیا اور انہیں بڑی کوفت ہوئی اور شہر بستیوں کے باشندوں سے تنگ ہو گیا اور شہروں میں بہت سے لوگ ہو گئے اور ایلچی ملک ناصر کے الخمان پہنچ جانے کی خبر لے کر آیا جس سے نائب شام پریشان ہو گیا' اور اس نے ظاہر کیا کہ وہ اس سے جنگ کرنا چاہتا ہے اور اس نے اُسے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا اور دو امیر رکن الدین بیبرس مجنون اور بیبرس العلمی جلدی سے اس کے پاس گئے اور امیر سیف الدین بکتمر حاجب الحجاب نے جا کر اُسے واپسی کا مشورہ دیا اور اُسے بتایا کہ وہ مصریوں سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتا اور امیر سیف الدین بہادر نے بھی اُسے مل کر اسی قسم کا مشورہ دیا' پھر وہ ۵ر رجب کو منگل کے روز دمشق واپس آ گیا اور اس نے اطلاع دی کہ سلطان ملک ناصر الکرک کی طرف واپس آ گیا ہے' پس لوگ پرسکون ہو گئے۔ اور نائب السلطنت محل کی طرف واپس آ گیا اور کچھ لوگ اپنے مساکن کی طرف واپس آ کر وہاں ٹک گئے۔

ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون کے حکومت کی طرف واپس آنے اور مظفر جاشنکیر بیبرس کی حکومت کے زوال پذیر ہونے اور اس کے اور اس کے شیخ المنجی اتحادی حلولی کے بے یار و مددگار ہونے کا بیان:

جب ۱۳ر شعبان کی تاریخ آئی تو ملک ناصر کے دمشق آنے کی اطلاع آئی' پس دو امیر سیف الدین قطلو بک اور الحاج بہادر الکرک کی طرف اس کے پاس گئے اور اُسے دمشق آنے کی ترغیب دی اور نائب دمشق گھبرا گیا اور وہ اپنے اتباع کی ایک جماعت کے ساتھ ۱۶ر شعبان کو اونٹوں پر سوار ہوا' اور ابن صبح صاحب شقیف اربون بھی اس کے ساتھ تھا اور دمشق میں سلطنت کی شان و شوکت اور اس کے مناسب حال ڈیوٹیاں اور دستے اور ڈھول مہیا کیے گئے اور وہ الکرک سے بڑی شان کے ساتھ سوار ہوا اور افرم کی طرف امان کا پروانہ بھیجا اور مؤذنین نے ۱۷ر شعبان کی رات کو مینار پر اس کے لیے دعائیں کیں اور صبح بھی اس کے لیے دعاء ہوئی اور اس کے ذکر سے خوشی حاصل کی گئی اور لوگوں میں امان کا اعلان کر دیا گیا' نیز یہ کہ وہ اپنی دوکانوں کو کھولیں اور اپنے اوطان میں امن سے

Marfat.com

رہیں اور لوگ آراستگی میں لگ گئے اور خوشی کے شادیانے بجے' اور منگل کی رات کو لوگ چھتوں پر سوئے تاکہ جب سلطان شہر میں داخل ہو تو وہ خوش ہوں اور قضاۃ' امراء اور اعیان اس کے استقبال کو باہر نکلے۔

اس کے کاتب ابن کثیر کا بیان ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے دن کے وسط میں منگل کے روز بڑی شان کے ساتھ اس کی آمد کو دیکھا اور عید گاہ کے پاس اس کے لیے فرش بچھائے گئے اور اس پر شاہانہ شوکت تھی اور اس کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے ریشمی کپڑے بچھائے گئے' اور جب وہ ایک ٹکڑے سے گزر جاتا تو اُسے پیچھے سے لپیٹ لیا جاتا اور خوش بختی اس کے سر پر تھی اور امرائے سلحدار یہ اس کے دائیں بائیں اور آگے تھا' اور لوگ اس کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ اور بہت شور کر رہے تھے اور وہ جشن کا دن تھا۔ شیخ علم الدین البرزالی نے بیان کیا ہے کہ اس روز سلطان سفید عمامہ اور سرخ جوتا پہنے ہوئے تھا اور سلطان کے سر پر الحاج بہادر پردہ اٹھائے ہوئے تھا' اور وہ فر اور فاخم کا سنہری خلعت پہنے ہوئے تھے' اور جب وہ قلعہ کے پاس پہنچا تو اس کے لیے پل بنایا گیا اور اس کا نائب امیر سیف الدین سنجری اس کی طرف گیا اور اس نے اس کے سامنے زمین کو چوما اور اس نے اُسے اشارہ کیا کہ میں اب یہاں نہیں اتروں گا اور وہ اپنے گھوڑے کو قصر ابلق کی طرف لے گیا اور امراء اس کے آگے آگے تھے۔ جمعہ کے روز اس کا خطبہ دیا گیا۔

اور اس ماہ کی ۲۲ رتاریخ کو ہفتے کے دن امیر جمال الدین آقوش الافرم نائب دمشق سلطان کا مطیع ہو کر پہنچا اور اس نے اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور سلطان اس کے لیے پیادہ ہو گیا اور اس کی عزت کی اور اُسے حسب دستور نیابت سنبھالنے کا حکم دیا اور افرم کے اس کی اطاعت کرنے کی وجہ سے لوگ خوش ہو گئے اور اسی طرح نائب حماۃ امیر سیف الدین قبجق اور امیر سیف الدین استدمر نائب طرابلس ۲۴ رشعبان کو سوموار کے روز پہنچے اور لوگ ان کے استقبال کو باہر نکلے اور سلطان نے ان دونوں کا استقبال افرم کی طرح کیا اور اس روز سلطان نے حنابلہ کی قضاء کے تقی الدین سلیمان کے پاس واپس جانے کا حکم دیا اور لوگوں نے اُسے مبارکباد دی اور وہ سلطان کے پاس محل میں آیا اور اُسے سلام کیا اور الجوزیہ کی طرف چلا گیا اور وہاں تین ماہ فیصلے کیے اور دوسرا جمعہ میدان میں پڑھا گیا اور سلطان اور قضاۃ اور امراء اور حکومت کے بڑے آدمی اور بہت سے عوام اس کے پہلو میں حاضر ہوئے اور اس روز امیر قراسنقر المنصوری نائب حلب' سلطان کے پاس پہنچا اور ۴ رمضان کو جمعرات کے روز سلطان نماز دیگر ربان عصر کے وقت نکلا اور اس کے ساتھ قضاۃ اور قراء بھی تھے اور ۵ رمضان کو جمعہ میدان میں پڑھا گیا' پھر سلطان ۹ رمضان کو منگل کے روز دمشق سے نکلا اور اس کے ساتھ ابن صصری' صدر الدین حنفی قاضی فوج' خطیب جلال الدین شیخ کمال الدین بن زملکانی' مہریں لگانے والے فوج کا رجسٹر اور ساری شامی فوج بھی تھی' جو بقیہ شہروں اور صوبوں سے اس کے نائبین اور امراء کے ساتھ اس کے پاس اکٹھے ہوئے تھے' اور جب سلطان غزہ پہنچا تو بڑی شان وشوکت کے ساتھ اس میں داخل ہوا اور امیر سیف الدین بہادر' اور مصری امراء کی ایک جماعت نے اس کا استقبال کیا اور انہوں نے اُسے بتایا کہ ملک مظفر نے خود کو حکومت سے علیحدہ کر لیا ہے پھر متواتر امراء مصر سے سلطان کے پاس آئے اور اُسے اس کی اطلاع دی' پس شامیوں کے دل اس سے خوش ہو گئے اور خوشی کے شادیانے بجے اور ناصری کی صورت میں ایلچی کی آمد متاخر ہو گئی۔

Marfat.com

اور اتفاق سے اس عید کے روز نائب خطیب تقی الدین الجزری جو المقصای کے نام سے مشہور ہے۔ حسب عادت جھنڈوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف گیا اور اس نے شہر میں شیخ مجد الدین تونسی کو نائب مقرر کیا' پس جب وہ عیدگاہ پہنچے تو انہوں نے عیدگاہ کے خطیب کو دیکھا کہ اس نے نماز شروع کر دی ہے' سو عیدگاہ کے صحن میں جھنڈوں کو نصب کر دیا گیا اور ان کے درمیان تقی الدین المقصای نے نماز پڑھائی' پھر خطبہ دیا اور اسی طرح ابن حسان نے عیدگاہ کے اندر کیا اور اس روز اس میں دو نمازیں اور دو خطبے ہوئے اور ہمارے علم کے مطابق ایسا کبھی نہیں ہوا۔

اور سلطان ملک ناصر اس سال عید الفطر کے دن کے آخر میں قلعہ جبل کی طرف آیا اور سلار کو حکم دیا کہ وہ الشوبک کی طرف سفر کر جائے۔ اور اس نے امیر سیف الدین بکتمر الجوکندار کو مصر میں نائب مقرر کیا جو صفد کا نائب تھا' اور شام میں امیر قراسنقر کو نائب مقرر کیا' یہ ۲۰ رشوال کا واقعہ ہے' اور اس کے دو دن بعد اس نے الصاحب فخر الدین خلیلی کو وزیر مقرر کیا اور قاضی فخر الدین کاتب الممالک نے بہاؤ الدین عبداللہ بن احمد بن علی بن المظفر الحلی کے بعد جو ۱۰ رشوال کی شب جمعہ کو فوت ہو گئے تھے' مصر میں فوجوں کی نگہداشت کا کام سنبھالا۔ اور آپ مصر کے رؤساء اور اعیان کبار میں سے تھے اور آپ نے کچھ احادیث بھی روایت کی ہیں اور اس نے امیر جمال الدین آقوش الافرم کو صرخد کی نیابت کی طرف پھیر دیا اور امیر زین الدین کتبغا جو الجمدار یہ منتظم گروہ کے ہیڈ اور سیف الدین اقجبا کی بجائے استاد دار الاستادار یہ تھے' دمشق آئے اور حکومت بدل گئی اور اس نے عظیم کروٹ لی۔

شیخ علم الدین البرزالی نے بیان کیا ہے کہ جب سلطان عید الفطر کے روز مصر آیا اس کا صرف یہی کام تھا کہ وہ شیخ تقی الدین بن تیمیہ کو اسکندریہ سے اعزاز واکرام اور تعظیم کے ساتھ طلب کرے' پس وہ اپنے پہنچنے کے ایک یا دو دن بعد شوال کے دوسرے دن آپ کے پاس گیا اور شیخ تقی الدین اس مہینے کے آٹھویں دن سلطان کے پاس آئے اور شیخ کے ساتھ اسکندریہ سے بہت سے لوگ آپ کو الوداع کرنے کو نکلے' اور آپ نے جمعہ کے روز سلطان سے ملاقات کی اور اس نے آپ کی عزت کی اور آپ کا استقبال کیا اور وہ ایک بھری مجلس میں آپ کی طرف چل کر گیا۔ جس میں مصریوں اور شامیوں کے قضاۃ تھے اور اس نے آپ کے اور ان کے درمیان صلح کرا دی اور شیخ قاہرہ چلے آئے اور مزار حسین کے قریب ٹھہرے اور لوگ' امراء' سپاہی اور بہت سے فقہاء اور قضاۃ آپ کے پاس آتے تھے۔ جن میں سے کچھ آپ سے معذرت کرتے اور جو کچھ آپ سے ہوا اُسے پسند کرتے اور آپ نے فرمایا جن لوگوں نے مجھے اذیت دی ہے ان سب کو میں جائز قرار دیتا ہوں۔

میں کہتا ہوں' قاضی جمال الدین بن القلانسی نے مجھے اس منزل کی تفاصیل بتائی ہیں۔ اور جو کچھ اس میں آپ کی تعظیم و اکرام ہوا اور جو کچھ سلطان اور موجود امراء نے آپ کی تعریف وستائش کی اس کے متعلق بھی مجھے بتایا اور اسی طرح قاضی القضاۃ منصور الدین حنفی نے بھی مجھے اس کے متعلق بتایا لیکن ابن القلانسی کے واقعات زیادہ مفصل ہیں اور یہ اس وجہ سے ہیں کہ وہ اس وقت افواج کے قاضی تھے اور وہ دونوں اس مجلس میں موجود تھے' آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سلطان کے پاس شیخ تقی الدین بن تیمیہ آئے تو وہ سب سے پہلے آپ کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا' اور آپ کے لیے محل کی طرف پیدل چلا اور وہاں دونوں نے تھوڑی دیر معانقہ کیا' پھر وہ ایک ساعت آپ کو ساتھ لے کر طبقہ کی طرف گیا جس میں ایک کھڑکی باغ کی طرف تھی اور دونوں کچھ دیر بیٹھ کر

Marfat.com

باتیں کرتے رہے پھر وہ آئے اور شیخ کا ہاتھ سلطان کے ہاتھ میں تھا اور اس کے دائیں جانب قاضی مصر ابن جماعۃ اور بائیں جانب ابن الخلیلی وزیر اور اس کے نیچے ابن صصری پھر صدر الدین علی حنفی تھے اور شیخ تقی الدین سلطان کے آگے اس کی چادر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور وزیر نے اہل ذمہ کے دوبارہ علائم کے ساتھ سفید عمامے پہننے کے بارے میں اعتراضات کیے کہ انہوں نے ہر سال دفتر کو موجودہ حال سے سات لاکھ درہم زیادہ واجب کر دیئے ہیں' پس لوگ خاموش ہو گئے اور ان میں مصریوں اور شامیوں کے قضاۃ اور بڑے بڑے علماء شامل تھے جن میں ابن زملکانی بھی تھے' ابن القلانسی نے بیان کیا ہے کہ میں سلطان کی مجلس میں ابن زملکانی کے پہلو میں تھا اور علماء اور قضاۃ میں سے کسی نے بات نہ کی اور سلطان نے انہیں کہا تم کیا کہتے ہو؟ اس نے اس بارے میں ان سے استفسار کیا مگر کسی نے بات نہ کی اور شیخ تقی الدین اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس بارے میں سلطان کے ساتھ سخت گفتگو کی اور وزیر نے جو کچھ کہا تھا اس کا اُسے سخت جواب دیا' اور آپ اپنی آواز بلند کرنے لگے اور سلطان اس کی تلافی کرنے لگا اور آپ کو نرمی' آہستگی' اور توقیر کے ساتھ خاموش کرانے لگا' اور شیخ نے گفتگو میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور ایسی باتیں کیں کہ کوئی شخص اس قسم کی ذمہ دارانہ باتیں نہیں کر سکتا' اور نہ اس کے قریب قریب کر سکتا ہے۔ اور آپ نے اس بارے میں موافقت کرنے والے کو بھی برا بھلا کہنے میں کوتاہی نہ چھوڑی اور سلطان سے کہا آپ کو اس بات سے بچنا چاہئے کہ آپ کی پہلی مجلس جس میں آپ شاہانہ شوکت کے ساتھ بیٹھیں' ایسی ہو کہ اس میں اہل ذمہ فانی دنیا کے سامان کی خاطر نصرانی ہو جائیں' آپ اللہ کے احسان کو یاد کریں کہ اس نے آپ کی حکومت آپ کو واپس کی ہے اور آپ کے دشمن کو ذلیل کیا ہے اور آپ کو اپنے دشمنوں پر فتح دی ہے۔

اور اس نے بیان کیا کہ الجاشنکیر نے از سر نو ان پر اسے واجب کیا ہے' آپ نے کہا جو کام الجاشنکیر نے کیا ہے وہ آپ کے حکم سے ہوا ہے' کیونکہ وہ آپ کا نائب ہے' پس اس بات نے سلطان کو حیران کر دیا اور آپ مسلسل ان کے ساتھ اسی حالت میں رہے اور ایسے فیصلے ہوئے جن کا بیان طویل ہے' اور سلطان تمام حاضرین سے زیادہ شیخ اور اس کے دین اور اس کی زینت اور اس کے قیام بالحق اور اس کی شجاعت کو جانتا تھا اور میں نے شیخ تقی الدین کو وہ باتیں بیان کرتے سنا ہے جو آپ کے اور سلطان کے درمیان ہوئی تھیں کیونکہ وہ دونوں اس کھڑکی میں اکیلے تھے جس میں وہ بیٹھے تھے اور سلطان نے شیخ سے ان قضاۃ کے قتل کے بارے میں استفسار کیا جنہوں نے آپ کے متعلق اعتراضات کیے تھے اور اس نے آپ کو بعض کے فتاویٰ نکال کر دکھائے جن میں آپ کو حکومت سے الگ کر دینے اور الجاشنکیر کی بیعت کرنے کا ذکر تھا اور یہ کہ انہوں نے آپ کی نگرانی کی ہے اور اسی طرح آپ کی اذیت دی ہے اور وہ آپ کو اس بات پر آمادہ کرنے لگا کہ آپ اسے بعض کے قتل کے بارے میں فتویٰ دیں اور اُسے ان پر اس وجہ سے غصہ تھا کہ انہوں نے آپ کے معزول کرنے اور الجاشنکیر کی بیعت کرنے کے بارے میں شکایت کی تھی۔

شیخ نے سلطان کا مقصد سمجھ لیا اور آپ قضاۃ اور علماء کی تعظیم کرنے لگے اور اس بات سے انکار کرنے لگے کہ آپ ان میں سے کسی پر عیب لگائیں اور آپ نے اُسے کہا' جب تو ان لوگوں کو قتل کرے گا تو تو ان کے بعد ان کی مانند نہیں پائے گا' اس نے آپ سے کہا انہوں نے آپ کو ایذاء دی ہے اور کئی بار آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے' شیخ نے کہا جس نے مجھے اذیت دی ہے' اس نے جائز کیا ہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ اللہ اس سے انتقام لے گا' میں اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لوں گا اور

Marfat.com

آپ مسلسل اسے یہ کہتے رہے' حتیٰ کہ سلطان نے ان سے درگزر کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ مالکیہ کا قاضی ابن مخلوف بیان کیا کرتا تھا کہ ہم نے ابن تیمیہ کی مانند کسی کو نہیں دیکھا' ہم نے آپ کے خلاف اُکسایا مگر ہم آپ پر قابو نہ پا سکے اور آپ نے ہم پر قابو پالیا اور ہم سے درگزر کیا اور ہمارے بارے میں جھگڑا کیا' پھر سلطان سے ملاقات کرنے کے بعد شیخ قاہرہ آ گئے اور دوبارہ علم کی نشر واشاعت کرنے لگے اور لوگ آپ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کی طرف سفر کیا اور وہ آپ سے علم حاصل کرنے لگے اور فتوے پوچھنے لگے اور آپ انہیں لکھ کر اور زبانی جواب دینے لگے اور فقہاء نے آپ کے حق میں جو برا بھلا کہا تھا وہ اس پر معذرت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا میں نے سب کو جواز میں رکھ دیا ہے' اور شیخ نے اپنے اہل کی طرف خط بھیجا اور اس میں اللہ کی جن نعمتوں اور خیر کثیر سے آپ شاد کام تھے' اس کا ذکر کیا اور ان سے اپنی جملہ علمی کتب طلب کیں اور یہ کہ وہ اس بارے میں جمال الدین المزی سے مدد لیں' بلاشبہ اُسے علم تھا کہ آپ جو کچھ ان کتابوں سے جن کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے' چاہتے ہیں اُسے آپ کے لئے کیسے نکالا جاتا ہے اور آپ نے اس خط میں بیان کیا ہے کہ حق کا سب کچھ بلندی' زیادتی اور غلبے میں رہتا ہے' اور باطل' پستی' گراوٹ اور اضمحلال میں رہتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے جھگڑا کرنے والوں کی گردنوں کو جھکا دیا ہے اور ان کے اکابر نے صلح کا مطالبہ کیا ہے جس کا بیان طویل ہے اور ہم نے ان پر شروط عائد کی ہیں' جن میں اسلام اور سنت کی عزت ہے اور باطل اور بدعت کی ذلت ہے اور وہ سب اس کے تحت داخل ہو چکے ہیں اور ہم نے ان سے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ حتیٰ کہ وہ فعل کی طرف ظاہر ہو اور ہم نے ان کے کسی قول اور عہد پر اعتماد نہیں کیا اور ہم نے ان کے مطلوب کا جواب نہیں دیا حتیٰ کہ مشروط' معمول اور مذکور' مفعول ہو جائے اور عوام وخواص کے لیے اسلام اور سنت کی عزت ظاہر ہو جو ایسی نیکی بن جائے جو ان کی برائیوں کو مٹا دے اور آپ نے طویل باتیں بیان کی ہیں' جو اس بات کو متضمن ہیں' جو آپ نے یہود ونصاریٰ کے قلع قمع کرنے اور ان کی ذلت کے بارے میں سلطان سے کیں' نیز یہ کہ وہ جس ذلت اور حقارت میں ہیں' انہیں اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ واللہ سبحانہ واعلم۔

اور شوال میں سلطان نے تقریباً بیس امراء کی ایک جماعت کو پکڑا اور ۱۶ رشوال کو اہل حوران کے درمیان جو قیس اور یمن سے تھے جنگ ہوئی' اور ان میں سے بہت سے آدمی بیچ کھیت رہے' فریقین میں سے السوداء کے قریب تقریباً ایک ہزار آدمی قتل ہوئے' وہ اس جگہ کا نام السویداء اور معرکہ السویدار کھتے ہیں اور یمن کو شکست ہوئی اور وہ قیس سے ڈر کر بھاگ گئے۔ حتیٰ کہ ان سے بہت سے آدمی نہایت کمزور اور بری حالت میں دمشق آئے اور قیس قبیلہ حکومت کے خوف سے بھاگ گیا اور بستیاں خالی اور کھیتیاں چرنے کے لیے باقی رہ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۶ رذوالقعدہ کو بدھ کے روز امیر سیف الدین قبجق المنصوری' حلب کا نائب بن کر آیا اور محل میں اترا' اور اس کے ساتھ مصری امراء کی ایک جماعت بھی تھی' پھر وہ اپنے ساتھی امراء اور سپاہیوں کے ساتھ حلب کی طرف سفر کر گیا اور امیر سیف الدین بہادر طرابلس جاتے ہوئے نائب بن کر دمشق سے گزرا اور اس نے امیر سیف الدین استدمر کی بجائے سواحلی فتوحات کیں' اور جن لوگوں نے سلطان کے ساتھ سفر کیا تھا ان میں سے ایک جماعت ذوالقعدہ میں مصر پہنچی' اس میں قاضی القضاۃ حنفیہ صدر الدین اور

Marfat.com

تقی الدین بن فضل اللہ وغیرہما شامل تھے' ایک روز میں اٹھا اور قاضی صدرالدین حنفی کے مصر سے آنے کے بعد اس کے پاس بیٹھا تو اس نے مجھے پوچھا کیا تو ابن تیمیہ سے محبت کرتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! تو اس نے مجھے ہنستے ہوئے کہا' خدا کی قسم تو نے ایک خوبصورت چیز سے محبت کی ہے اور آپ نے تقریباً مجھ سے وہی بات بیان کی جو ابن القلانسی نے بیان کی تھی لیکن ابن القلانسی کا بیان زیادہ مکمل ہے۔

الجاشنکیری کا قتل:

یہ خبیث اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بھاگ گیا تھا اور جب امیر سیف الدین قراسنقر المنصوری مصر سے افرم کی بجائے شام کی نیابت کے لیے گیا اور جب وہ ۷ رذوالقعدہ کو غزہ میں تھا تو اس نے شکار کے لیے ایک حلقہ بنایا اور الجاشنکیر اپنے تین سو اصحاب کے ساتھ اس کے وسط میں جا پڑا اور ان کا گھیراؤ ہو گیا اور اس کے اصحاب اس سے الگ ہو گئے اور انہوں نے اُسے پکڑ لیا اور قراسنقر اور سیف الدین بہادر اس کے ساتھ اونٹوں پر واپس آ گئے اور جب وہ الخطارہ میں پہنچا تو استدمر نے ان کا استقبال کیا تو اس نے ان سے اُسے لے لیا اور وہ دونوں اپنی فوج کی طرف واپس آ گئے اور استدمر اُسے سلطان کے پاس لے گیا تو اس نے اسے ملامت کی اور یہ اس کی آخری ملاقات تھی اُسے قتل کر کے القرافہ میں دفن کر دیا گیا اور اُسے اس کے شیخ المنجی نے کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ اُسے کے اموال نے اُسے کوئی فائدہ دیا' بلکہ اُسے بری طرح قتل کیا گیا اور قراسنقر ۲۵ رذوالقعدہ کو سوموار کے روز دمشق میں داخل ہوا' اور ابن صصری' ابن زملکانی' ابن القلانسی' علاؤالدین بن غانم اور بہت سے مصری اور شامی امراء اس کے ساتھ تھے اور خطیب جلال الدین قزوینی ان سے قبل ۲۲ رذوالقعدہ کو جمعرات کے روز پہنچ گیا تھا اور اس نے جمعہ کے روز حسب عادت خطبہ دیا۔ اور ۲۹ رذوالقعدہ کو دوسرا جمعہ آیا تو قاضی بدرالدین محمد بن عثمان یوسف بن حداد حنبلی نے نائب السلطنت کی اجازت سے جامع دمشق میں خطبہ دیا اور اس کا حکم نماز کے بعد قضاۃ اکابر اور اعیان کی موجودگی میں منبر پر پڑھا گیا اور اس کے بعد اس نے اُسے قیمتی خلعت دیا۔ اور وہ بیالیس روز مسلسل امامت وخطابت کرتا رہا' پھر سلطانی حکم کے مطابق خطیب جلال الدین کو دوبارہ لایا گیا اور اس نے آئندہ سال ۱۲ رمحرم کو جمعرات کے روز اس کام کو سنبھال لیا۔

اور کمال الدین بن الشیرازی نے ذوالحجہ میں مدرسہ شامیہ برانیہ میں پڑھایا' اس نے اسے شیخ کمال الدین بن زملکانی سے چھین لیا اور استدمر نے اس بارے میں اس کی مدد کی اور اس سال شاہِ تاتار خربندا نے اپنے ملک میں رفض کا اظہار کیا اور اس نے سب سے پہلے خطباء کو حکم دیا کہ وہ اپنے خطبوں میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل بیت کا ذکر کریں اور جب بلاد الازج کا خطیب اپنے خطبے میں اس مقام پر پہنچا تو وہ سخت رویا اور اس کے ساتھ لوگ بھی رو پڑے اور وہ منبر سے اتر آیا اور اپنے خطبہ کو مکمل نہ کر سکا' اور اس آدمی کو کھڑا کیا گیا جس نے اس کی طرف سے اُسے مکمل کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس علاقے میں اہل بدعت' اہل سنت پر غالب آ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس سال حکومت کی خرابی اور کثرت اختلاف کے باعث اہل شام سے کسی نے حج نہ کیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

خطیب ناصر الدین ابوالہدیٰ:

احمد بن الخطیب بدر الدین یحییٰ بن الشیخ عز الدین بن عبد السلام خطیب العقیبہ' آپ نے جامع اموی وغیرہ کی نگہداشت سنبھالی' آپ نے ۱۵ر محرم کو بدھ کے روز وفات پائی اور جامع العقیبہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں اپنے والد کے پاس آپ کو دفن کیا گیا اور آپ نے حدیث کو روایت کیا اور اپنے والد بدر الدین کے بعد خطابت سنبھالی اور نائب السلطنت' قضاۃ اور اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے۔

مصر کا قاضی حنابلہ:

شرف الدین ابو محمد عبد الغنی بن یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن نصر بن ابی بکر حرانی' آپ ۶۴۵ھ میں حران میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور مصر آ کر خزانے کی نگہداشت اور الصالحیہ کی تدریس سنبھالی' پھر آپ کو قضاء بھی دے دی گئی اور آپ قابل تعریف سیرت اور بہت خوبیوں والے تھے' آپ نے ۱۴ر ربیع الاوّل شب جمعہ کو وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے' اور آپ کے بعد سعد الدین الحارثی نے کام سنبھالا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

شیخ نجم الدین:

ایوب بن سلیمان بن مظفر المصری جو مؤذن النجیبی کے نام سے مشہور تھے' آپ جامع دمشق کے رئیس المؤذنین اور نقیب الخطباء تھے' آپ خوش شکل اور بلند آواز تھے اور آپ پچاس سال تک مسلسل اس کام کو کرتے رہے' یہاں تک کہ جمادی الاولیٰ کے آغاز میں وفات پا گئے۔

امیر شمس الدین سنقر الاعسر المنصوری:

آپ نے مصر میں کچہریوں کے انتظام کے ساتھ وزارت بھی سنبھالی اور شام میں کئی بار منتظم بنے' اور دمشق میں آپ کا گھر اور باغ بھی تھا جو آپ کے نام سے مشہور تھا' اور آپ میں قابلیت پائی جاتی تھی' اور آپ عالی ہمت اور بہت اموال والے تھے' آپ نے اس ماہ مصر میں وفات پائی۔

امیر جمال الدین آقوش بن عبد اللہ الرسیمی:

دمشق کی کچہریوں کے منتظم اور اس سے قبل آپ الشریفی کے بعد جہت قبلیہ کے والی الولاۃ تھے' اور آپ کو سطوت حاصل تھی' آپ نے ۱۹ر جمادی الاولیٰ کو اتوار کے روز وفات پائی اور چاشت کے وقت اس گنبد میں دفن ہوئے جسے آپ نے شیخ اسلان کے گنبد کے سامنے بنایا تھا' اور آپ کو کفایت اور واقفیت حاصل تھی' آپ کے بعد اقبجا نے کچہریوں کا انتظام سنبھالا' آپ نے شعبان یا رجب میں وفات پائی۔

Marfat.com

التاج ابن سعید الدولۃ:

آپ مسلمانی حکومت کے سفیر تھے' اور الجاشنکیر کے شیخ نصر المنبجی کی صحبت کی وجہ سے آپ کو الجاشنکیر کے ہاں مرتبہ حاصل تھا' آپ کو وزارت کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے قبول نہ کی' اور جب آپ فوت ہو گئے تو آپ کا کام آپ کے بھانجے کریم الدین اکبیر نے سنبھال لیا۔

شیخ شہاب الدین:

احمد بن محمد بن ابی المکدم بن نصر اصبہانی' جامع اموی کے رئیس المؤذنین' آپ ۶۰۲ھ میں پیدا ہوئے' آپ نے حدیث کا سماع کیا۔ اور ۶۴۵ھ سے لے کر وفات تک جو ۵ر ذوالقعدہ کو منگل کی رات تک اذان کی ڈیوٹی سنبھالے رکھی اور آپ اچھے آدمی تھے۔ واللہ سبحانہ واعلم۔

سنہ ۷۱۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ وقت المستکفی باللہ ابوالربیع سلیمان العباسی اور سلطان البلاد وملک ناصر محمد بن منصور قلاوون تھا۔ اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ' مصر میں عزت واحترام کے ساتھ مقیم تھے اور امیر سیف الدین بکتمر امیر خزندار نائب مصر تھا۔ اور سعد الدین الحارثی الحنبلی کے سوا اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور مصر کا وزیر فخر الدین خلیلی اور دجوں کا ناظر فخر الدین کاتب الممالک اور نائب شام قراسنقر المنصوری تھا' اور دمشق کے قضاۃ وہی تھے اور حلب کا نائب قبجق اور طرابلس کا نائب الحاج بہادر اور صرخد کا نائب افرم تھا۔

اور اس سال کے محرم میں شیخ امین الدین سالم بن ابی الدرین وکیل بیت المال امام مسجد ہشام نے الشامیہ الجوانیہ کی تدریس سنبھالی اور شیخ صدر الدین سلیمان بن موسیٰ کردی نے الندراویہ کی تدریس سنبھالی' اور دونوں نے اسے ابن الوکیل سے اس کے مصر میں اقامت کرنے کے باعث چھین لیا۔ اور وہ المظفر کے پاس آیا اور اس نے اُسے المنبجی کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے وظائف دیئے' پھر وہ سلطانی حکم سے اپنے دونوں مدرسوں کی طرف لوٹ آیا اور ان دونوں میں ایک ماہ یا ستائیس دن اقامت کی' پھر اس نے ان دونوں کو اس سے واپس طلب کیا اور وہ دونوں پہلے مدرسین امین سالم اور صدر کردی کے پاس واپس آ گئے اور خطیب جلال الدین ۱۷ر محرم کو خطابت کی طرف واپس آ گیا' اور بدر بن حداد کو اس سے معزول کر دیا گیا اور الصاحب شمس الدین نے سوموار کے روز' جامع اور اسریٰ اور سب اوقاف کی نگہداشت سنبھالی' پھر اس نے اُسے خلعت دیا اور شرف الدین بن صصری کو بھی جامع کی نگہداشت میں اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا اور وہ دونوں سے قبل اس کا مستقل ناظر تھا اور عاشوراء کے روز' استدمر' حماۃ کی نیابت کا متولی بن کر دمشق آیا اور سات روز بعد اس کی طرف سفر کر گیا۔

اور محرم میں بدر الدین بن الحداد نے شمس الدین بن الخطیری کی بجائے شفا خانے کی نگہداشت سنبھالی اور الندراویہ کے باعث صدر الدین بن مرحل اور صدر سلیمان کردی کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ اور انہوں نے وکیل کی طرف ایک دستاویز لکھی' جو ابن الوکیل کی قبائح' فضائح اور کفریات پر مشتمل تھی' پس ابن الوکیل جلدی سے قاضی تقی الدین سلیمان حنبلی کی طرف گیا تو اس نے اس کے

Marfat.com

اسلام کا فیصلہ دے دیا اور اس کے خون کو گرنے سے بچا لیا اور اس سے تعزیر کو ساقط کرنے کا حکم دیا اور اس کی عدالت اور اس کے مناصب کے استحقاق کا فیصلہ دیا' اور یہ حنبلی کی ایک لغزش تھی' لیکن دو مدرسے الندراویہ' سلیمان کردی کے لیے اور الشامیۃ الجوانیۃ' امین سالم کے لیے اس کے ہاتھ سے نکل گئے اور اس کے پاس صرف دارالحدیث اشرفیہ رہ گیا' اور ۷ر صفر سوموار کی شب کو نجم محمد بن عثمان البصرادی مصر سے وزارت سنبھالنے' شام پہنچا اور اس کے پاس اپنے بھائی فخر الدین سلیمان کے لیے احتساب کا حکمنامہ بھی تھا اور دونوں نے جامع کے دونوں منصب سنبھال لیے اور دونوں درب سفون میں اترے جسے درب ابن ابی الہیجاء بھی کہا جاتا ہے' پھر وزیر باب البرید کے پاس دارالاعسر کی طرف منتقل ہو گیا اور شیخ جلال الدین کے بھائی عز الدین احمد بن القلانسی نے مسلسل خزانے کی نگہداشت سنبھالے رکھی۔

اور ربیع الاوّل کے آغاز میں قاضی جمال الدین الزرعی نے ابن جماعۃ کی بجائے مصر میں قضاء القضاۃ سنبھالی اور اس سے قبل ذوالحجہ میں اس نے مشیخۃ الشیوخ حاصل کر کے اُسے دوبارہ الکریم الایکی کو دیا گیا اور اسی طرح اس سے خطابت بھی لے لی گئی اور ایلچی قاضی شمس الدین بن الحریری کو دیارِ مصر کی قضاء کے لیے طلب کرتا ہوا شام آیا اور ۲۰ر ربیع الاوّل کو روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک جماعت آپ کو الوداع کرنے نکلی اور جب آپ سلطان کے پاس آئے تو اس نے آپ کی تعظیم واکرام کیا اور آپ کو حنفیہ کی قضاء اور الناصریہ اور الصالحیہ اور جامع الحاکم کی تدریس سپرد کی اور اس سے قاضی شمس الدین السروجی کو معزول کر دیا اور وہ کچھ دن ٹھہر کر مر گیا۔

اور اس ماہ کے نصف میں دمشق سے سات اور قاہرہ سے چودہ امراء کو پکڑا گیا اور ربیع الآخر میں سلطان نے امیر سیف الدین سلار کی تلاش کا اہتمام کیا اور وہ خود ہی اس کے پاس آ گیا اور اس نے اُسے ملامت کی' پھر ایک ماہ کی مدت میں اس سے اس کے اموال وذخائر واپس لے لیے' پھر اس کے بعد اُسے قتل کر دیا اور اس نے اس کے پاس اموال' حیوان' املاک' اسلحہ' غلام' خچر' گدھے اور گھر اور بہت سی اشیاء پائیں اور سونے چاندی کو اس کی کثرت کے باعث نہ شمار کیا جا سکتا ہے نہ بیان کیا جا سکتا ہے' حاصل کلام یہ کہ اس نے بیت المال کا بہت سا حصہ اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا اور مسلمانوں کے اموال اس کے پاس آتے تھے' کہتے ہیں کہ اس کے باوجود وہ کثیر العطاء سخی اور حکومت اور رعیت کا محبوب تھا۔ واللہ اعلم۔

اور اس نے ۶۹۸ھ سے مصر میں اپنے قتل تک جو اس ماہ کی ۲۴ر تاریخ کو ہوا نیابت سلطنت سنبھالے رکھی اور اُسے اس کی قبر میں جمعرات کے روز القرافہ میں دفن کیا گیا' اللہ اُسے معاف کرے' اور ربیع الآخر میں قاضی شمس الدین بن المعز حنفی نے شمس الدین الحریری کی بجائے الظاہریہ میں پڑھایا اور اس کے پاس اس کا ماموں صدر علی قاضی القضاۃ حنفیہ اور بقیہ قضاۃ اور اعیان حاضر ہوئے اور اس ماہ امیر سیف الدین استدمر اپنے کسی کام کے لیے دمشق آیا' اور وہ شیخ صدر الدین بن الوکیل کی طرف مائل تھا اور اس نے دارالحدیث کی نگرانی اور الندراویہ کی تدریس کے لیے حکمنامہ حاصل کرنا چاہا' لیکن وہ اسے حاصل نہ کر سکا' حتیٰ کہ استدمر سفر کر گیا' اتفاق سے دو دن بعد اسے الصالحیہ میں ابن درباس کے گھر میں ایک واقعہ پیش آیا اور اس نے بیان کیا کہ ان نے اس کے ہاں کچھ بری چیزیں پائی ہیں اور اہل الصالحیہ کی ایک جماعت نے حنابلہ وغیرہ کے ساتھ اس پر اتفاق کیا اور نائب السلطنت کو ان کی اطلاع ملی

Marfat.com

تو اس نے اس کے متعلق خط وکتابت کی تو جواب آیا کہ اُسے دینی مناصب سے معزول کر دیا جائے' پس دارالحدیث اشرفیہ اس سے چھوٹ گیا اور وہ دمشق میں اس حالت میں باقی رہا کہ اس کے ہاتھ میں اس کا کوئی کام نہ رہا اور رمضان کے آخر میں وہ حلب کی طرف سفر کر گیا اور اس کے نائب استدمر نے الجامع میں کوئی کام اس کے سپرد کر دیا پھر اُسے وہاں تدریس بھی سپرد کر دی اور اس سے حسن سلوک کیا' اور امیر استدمر' جمادی الآخرہ میں سیف الدین قبجق کی بجائے جو فوت ہو چکا تھا' حلب کی نیابت کی طرف منتقل ہوا اور اس کے بعد حماۃ کی مملکت امیر عماد الدین اسماعیل بن افضل علی بن محمود بن تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب نے سنبھالی' اور جمال الدین آقوش الافرم' الحاج بہادر کی بجائے صرخد سے طرابلس کی نیابت کی طرف منتقل ہوا۔ اور ۱۶ر شعبان کو جمعرات کے روز شیخ کمال الدین ابن زملکانی نے ابن الوکیل کی بجائے دارالحدیث اشرفیہ کی نیابت سنبھالی اور تفسیر' حدیث اور فقہ سیکھنی شروع کر دی' اور اس سے اچھے سبق بیان کیے' پھر وہ یہ کام صرف پندرہ دن ہی کر سکا' حتیٰ کہ کمال الدین ابن الشریشی نے اسے اس سے چھین لیا اور ۳ر رمضان کو اتوار کے روز اسے سنبھال لیا اور شعبان میں نائب شام قراسنقر نے حجرے کے وسیع کرنے کا حکم دیا اور مؤذنین کا چبوترہ پچھلے دو رکنوں تک قبۃ النسر کے نیچے مؤخر کر دیا گیا اور کئی روز تک جنازوں کو جامع میں داخل ہونے سے روک دیا گیا' پھر ان کو داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

اور ۵ر رمضان کو قلعہ روم کا نائب فخر الدین ایاس دمشق آیا اور زین الدین کتبغا المنصوری کی بجائے کچہریوں کا منتظم بن گیا اور شوال میں شیخ علاؤ الدین علی بن اسماعیل قونوی نے شیخ کریم الدین عبدالکریم بن الحسین الایکی جو وفات پا گئے تھے کی بجائے دیار مصر کے مشیخۃ الشیوخ کو سنبھالا اور قونوی کو قیمتی خلعت دیا گیا اور سعید السعداء بھی وہاں حاضر ہوا' اور ۳ر ذوالقعدہ کو جمعرات کے روز نجم البصرادی کی بجائے اس کے دس کی امارت سے خاموشی اختیار کرنے اور وزارت سے اس کے اعراض کرنے کے فیصلے سے الصاحب عزالدین القلانسی کو شام میں وزراء کا خلعت دیا گیا اور ۱۶ر ذوالقعدہ کو بدھ کے روز کمال الدین زملکانی الشامیۃ البرانیۃ کی تدریس پر واپس آ گیا اور اس روز تقی الدین ابن الصاحب شمس الدین السلعوس نے جامع اموی کی نگہداشت کا خلعت پہنا اور امیر سیف الدین استدمر نائب حلب کو ۲ر ذوالحجہ کو پکڑا گیا اور اسی طرح البیرہ کے نائب سیف الدین ضرغام کو اس کے چند راتوں بعد پکڑا گیا۔

اس سال وفات پانے والے اعیان

قاضی القضاۃ شمس الدین ابوالعباس:

احمد بن ابراہیم بن عبدالغنی السروجی الحنفی' شارح ہدایہ آپ مختلف علوم میں ماہر تھے' آپ ایک مدت تک مصر میں فیصلے کرتے رہے اور اپنی موت سے چند یوم قبل معزول ہو گئے' آپ نے ۱۲ر ربیع الآخر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور حضرت امام شافعیؒ کے قریب دفن ہوئے' اور آپ نے علم کلام کے بارے میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ پر اعتراضات کیے ہیں' جن میں اپنے آپ پر ہنسی کروائی ہے اور شیخ تقی الدین نے کئی جلدوں میں اس کا جواب دیا ہے اور اس کی دلیل کو باطل قرار دیا ہے۔ اور اس سال سلار نے

Marfat.com

مقتول ہوکر وفات پائی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

الصاحب امین الدولہ:

ابوبکر بن الوجیہ عبدالعظیم بن یوسف جو ابن الرقاقی کے نام سے مشہور ہیں' اور الحاج بہادر نائب طرابلس نے بھی وہیں وفات پائی' اور امیر سیف الدین قبجق نائب حلب بھی وہیں فوت ہوا اور حماۃ میں اپنی قبر میں ۲ر جمادی الآخرۃ کو دفن ہوا اور وہ ذہین اور شجاع آدمی تھا اور لاجین کے دور میں اس نے دمشق کی نیابت سنبھالی' پھر لاجین کے خوف سے تاتاریوں کے پاس چلا گیا' پھر تاتاریوں کے ساتھ آیا اور اس کے ہاتھوں مسلمانوں کو کشائش حاصل ہوئی جیسا کہ ہم نے قازان کے سال بیان کیا ہے۔ پھر حالات اسے لیے پھرے یہاں تک کہ وہ حلب میں مر گیا' پھر اس کے بعد استدمر اس کا والی ہوا اور وہ بھی اسی طرح سال کے آخر میں مر گیا۔

شیخ کریم الدین بن الحسن الایکی:

مصر کے شیخ الشیوخ' آپ کا امراء سے تعلق تھا' ایک دفعہ آپ کو ابن جماعۃ کے ذریعے مشیخت سے معزول کر دیا گیا' آپ نے ۷ر شوال ہفتے کی رات کو سعید السعداء کی خانقاہ میں وفات پائی' اور آپ کے بعد شیخ علاؤ الدین قونوی نے اُسے سنبھالا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

فقیہ عزالدین عبدالجلیل:

النمرادی الشافعی' آپ یگانہ فاضل تھے اور سلار نے نائب مصر کی صحبت اختیار کی اور اس کے باعث دنیا میں رفعت حاصل کی۔

ابن الرفعۃ:

امام علامہ نجم الدین احمد بن محمد شارح التنبیہ' آپ کی اور کتابیں بھی ہیں' آپ فاضل فقیہ اور بہت سے علوم میں امام تھے۔ رحمہم اللہ۔

۷۱۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وزیر مصر کے سوا باقی حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' وزیر مصر معزول ہوا اور سیف الدین بکتمر وزیر بن گیا' اسی طرح نجم البصرادی کو عزالدین القلانسی کے ذریعے معزول کر دیا گیا اور افرم طرابلس کی نیابت کی طرف منتقل ہو گیا' اس کا مشورہ ابن تیمیہ نے سلطان کو دیا تھا اور نائب حماۃ ملک مؤید عمادالدین اپنے اسلاف کے خانبطے پر قائم تھا' اور نائب حلب استدمر فوت ہو گیا اور وہ بھی نائب سے خالی تھا۔ اور ارغون الدوادار الناصری دمشق پہنچا کہ قراسنقر کو اس سے حلب کی طرف سفیر بنا دے' اور سیف الدین کرای کو دمشق کی نیابت کی طرف لائے' اور حلب میں اس نے افواج سے مقابلہ کیا اور اعراب ملک کی اطراف کو گھیرے ہوئے تھے' سو قراسنقر المنصوری ۳ر محرم کو اپنے تمام ذخائر' اہل وعیال اور اتباع کے ساتھ دمشق سے نکلا اور فوج اس کو الوداع کرنے نکلی اور ارغون اُسے حلب میں قائم کرنے کے لیے اُس کے ساتھ روانہ ہوا' اور نائب قلعہ امیر سیف الدین بہادر سنجری کے پاس حکم آیا کہ وہ امور دمشق کے بارے میں گفتگو کرے' حتیٰ کہ اس کا نائب آ جائے اور وزیر اور مہریں لگانے والے اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس نے نیابت سنبھال لی' اور اس کی اور اس کے وزیر کی شوکت بڑھ گئی' یہاں تک کہ اس نے کئی اماریں

Marfat.com

سنبھال لیں' ان میں سے اس کے بھتیجے عماد الدین کے لیے اسرار کی نگہداشت تھی اور وہ اس کے ہاتھ میں قائم رہی اور نائب السلطنت سیف الدین کرای المنصوری دمشق کا نائب بن کر دمشق آیا' اور ۲۱ر محرم کو جمعرات کے روز' لوگ اس کے استقبال کو نکلے اور انہوں نے شمعیں جلائیں اور ۲۴ر محرم کو حجرۂ خطابت کو اس کی جگہ واپس کیا گیا اور لوگ خوش ہو گئے اور نجم الدین البصر ادی نے ۱۳ر صفر کو جمعرات کے روز وزراء کے ضابطہ کے مطابق چادر کے ساتھ امارت کا خلعت پہنا اور بڑے پیشروؤں کے ساتھ سوار ہوا' اور وہ دس کا امیر تھا' اور امین کی جاگیر بڑے طبلخانات کی جاگیر کے مشابہ تھی۔

اور ۷ار ربیع الاوّل کو بدھ کے روز' چاروں قضاۃ' گواہوں کے معاملہ کے نفاذ کے لیے جامع میں بیٹھے کیونکہ ان میں سے ایک نے گواہی کو باطل قرار دیا تھا' نائب السلطنت کو اس کی اطلاع ملی تو وہ ناراض ہوا اور اس کے متعلق حکم دیا' مگر اس سے کسی بری بات کا صدور نہ ہوا تھا' اور نہ صورت حال بدلی تھی' اور اس روز الشریف نقیب الاشراف امین الدین جعفر بن محمد بن محی الدین عدنان نے' شہاب الدین واسطی کی بجائے کچہریوں کی نگہداشت سنبھالی' اور تقی الدین بن الزکی کو دوبارہ مشیخۃ الشیوخ دے دی گئی اور اس روز ابن جماعۃ نے قاہرہ میں الناصریہ کی تدریس اور ضیاء الدین النسائی نے الشافعی کی تدریس اور جامع طولون کی معیاد عام اور اوقاف کی نگہداشت سنبھالی اور امین الملک ابوسعید نے' سیف الدین بکتمر حاجب کی بجائے ربیع الآخر میں مصر کی وزارت سنبھالی اور اس ماہ میں دمشق میں وزیر عز الدین ابن القلانسی کی محافظت کی گئی اور اس کے متعلق دو ماہ کا حکم دیا گیا اور نائب السلطنت اس پر بہت غصے تھا' پھر اُسے چھوڑ دیا گیا اور ۱۱ر ربیع الآخر کو بدر الدین بن جماعۃ کو دیارِ مصر میں دار الحدیث الکاملیہ' جامع طولون' الصالحیۃ اور الناصریہ کی تدریس کے ساتھ دوبارہ فیصلے کرنے کا اختیار بھی دے دیا گیا اور سلطان کی طرف سے آپ بہت مقرب ہو گئے اور جمال الدین الزرعی فوج کی قضاء اور جامع الحاکم کی تدریس پر قائم رہے اور انہیں حکم دیا گیا کہ سلطان کے پاس دار لعدل میں قضاۃ کے ساتھ حنفی اور حنبلی کے درمیان بیٹھا کریں۔

اور جمادی الاولیٰ کے آغاز میں قاضی نجم الدین دمشقی نے نائب ابن صصری کو اپنے متعلق گواہ بنایا تا کہ اس ملکیت کی بیع کو باطل کیا جائے' جسے ابن القلانسی نے منصوری کے ترکہ سے الرمثاء الثوجۃ اور الفصالیۃ میں خریدا ہے' اس لیے کہ وہ مثل قیمت کے بغیر ہے اور بقیہ حکام نے اسے نافذ کر دیا اور اس نے ابن القلانسی کو دار السعادۃ میں بلایا اور اس پر اس کی پیداوار کا دعویٰ کر دیا' اور وہاں اس کے متعلق حکم لکھا' پھر قاضی القضاۃ تقی الدین حنبلی نے اس بیع کے درست ہونے اور دمشقی کے فیصلے کے توڑنے کا حکم دیا اور حنبلی نے جو فیصلہ دیا بقیہ حکام نے اُسے نافذ کر دیا اور اس ماہ اہل دمشق پر پندرہ سو سوار مقرر کیے گئے اور ہر سوار کے لئے پانچ سو درہم تھے اور املاک واوقاف پر ٹیکس لگائے جس سے لوگ بہت متالم ہوئے' اور خطیب جلال الدین کا قصد کیا اور اس نے قضاۃ کا قصد کیا۔

اور لوگ اس مہینے کی ۱۳ر تاریخ کو سوموار کی صبح کو اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اپنے ساتھ مصحف عثمانی' اثر نبوی' خلیفیہ جھنڈے نکالے اور جماعت میں کھڑے ہو گئے' اور جب کرای نے ان کو دیکھا تو ان پر غصے ہوا' اور قاضی اور خطیب کو گالیاں دیں' اور مجد الدین تونسی کو مارا اور ان کے خلاف حکم لکھا' پھر انہیں ضمانت وکفایت پر چھوڑ دیا' جس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی اور اللہ نے اُسے صرف دس دن کی مہلت دی اور اچانک اس کے پاس حکم آ گیا اور وہ معزول ہو کر محبوس ہوا' جس سے لوگوں کو بہت خوشی ہوئی'

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ تقی الدین نے اسے یہ خبر اہل شام کی طرف سے پہنچائی تھی اور اس نے سلطان کو اس سے آگاہ کیا تو اس نے فوراً فوج بھیجی اور اس نے اسے بری طرح گرفتار کرلیا۔ اور اس کی گرفتاری کی صورت یہ تھی کہ امیر سیف الدین ارغون الدوادار آگے بڑھ کر محل میں اترا اور جب ۲۳ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کا دن آیا تو اس نے امیر سیف الدین کرای کو قیمتی خلعت دیا اور اس نے اُسے پہنا اور دہلیز کو بوسہ دیا اور جماعت میں حاضر ہوا اور دستر خوان کو بچھایا۔ پس امراء کی موجودگی میں اُسے بیڑیاں ڈال دی گئیں اور اُسے ڈاک کے گھوڑے پر غرلو العادی اور بیبرس مجنون کی صحبت میں الکرک لایا گیا اور عز الدین القلانسی نشان لگا کر دار السعادۃ سے نکلا۔ اور اس نے جامع میں ظہر کی نماز پڑھی' پھر اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کے لیے شمعیں جلائی گئیں اور لوگوں نے اس کے لیے دعائیں کیں' پھر وہ دار الحدیث اشرفیہ کی طرف واپس آ گیا اور اس میں تقریباً بیس دن بیٹھا حتیٰ کہ امیر جمال الدین نائب الکرک آ گیا۔

اور اس ماہ میں نائب صفت سیف الدین بکتمر امیر خزندار کو گرفتار کیا گیا اور اس کے عوض الکرک میں بیبرس الدوادار المنصوری کو مقرر کیا گیا اور نائب غزہ کو گرفتار کیا گیا اور اس کے عوض الجادی کو مقرر کیا گیا اور الکرک کے قید خانے میں حلب کا نائب استدمر' اور مصر کا نائب بکتمر دمشق کا نائب کرای' صفت کا نائب قطلو بک اور غزہ کا نائب قلطتمز اور بنحاص اکٹھے ہو گئے اور جمال الدین آقوش المنصوری جو الکرک کا نائب تھا دمشق کی نیابت پر ۱۴ر ربیع الآخر کو بدھ کے روز دمشق آیا۔ اور لوگوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لیے شمعیں جلائیں اور اس کے ساتھ الخطیری بھی تھا۔ تاکہ اُسے نیابت پر قائم کرے' اور اس نے ۶۹۰ھ سے ۷۰۹ھ تک الکرک کی نیابت کو سنبھالا اور وہاں اس نے اچھے کام کیے اور عز الدین بن القلانسی نائب کے استقبال کو نکلا اور جمعہ کے دن سلطان کا خط نائب' قضاۃ اور اعیان کی موجودگی میں منبر پر پڑھا گیا' جس میں رعیت کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان بقیہ لوگوں کو چھوڑنے کا بیان تھا' جن پر کرای کے ایام میں ٹیکس عائد کیے گئے تھے' سو سلطان کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور لوگ خوش ہو گئے اور ۱۹ر تاریخ کو سوموار کے روز اس نے امیر سیف الدین بہادر اص کو صفت کی نیابت کا خلعت دیا اور اس نے دہلیز کو بوسہ دیا اور منگل کے روز اس کی طرف روانہ ہو گیا اور اس دن صدر بدر الدین بن ابی النوارس نے دمشق کی کچہریوں کی نگہداشت کا خلعت شریف بن عدنان کا حصہ دار بن کر پہنا اور اس کے دو دن بعد' عز الدین بن القلانسی کا حکم آیا کہ وہ سلان کی وکالت پر قائم رہے اور اس نے وزارت سے اس کے ناپسند کرنے کی وجہ سے بری کر دیا۔

اور رجب میں ابن سلعوس نے شمس الدین بن عدنان کی بجائے اوقاف کی نگرانی کا کام سنبھالا اور شعبان میں نائب السلطنت خود قید خانوں کے دروازوں کی طرف گیا اور اس نے خود قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ سو بازاروں وغیرہ میں اس کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور اس روز الصاحب عز الدین بن القلانسی مصر سے آیا اور نائب سے ملاقات کی اور اُسے خلعت دیا اور اس کے پاس ایک خط بھی تھا جو اس کے احترام واکرام اور اس کی وکالت سلطان پر قائم رہنے اور خواص پر نگرانی رکھنے اور دمشق میں اس پر جو کچھ ثابت ہو چکا تھا اس پر ملامت کرنے کو متضمن تھا' نیز یہ کہ سلطان کو اس کا علم نہیں اور نہ اس نے اس بارے میں کسی کو وکیل مقرر کیا ہے اور اس معاملے میں سلطان کا ناظر خاص کریم الدین اور امیر سیف الدین ارغون الدوادار اس کے مددگار تھے اور شعبان میں ابن

Marfat.com

صصری نے اپنی طرف سے گواہوں اور فروخت کنندہ کو روک دیا اور اسی طرح دوسرے لوگ بھی رک گئے اور مالکی نے انہیں واپس کر دیا اور رمضان میں زین الدین کتبغا المنصوری کو حجوبیۃ الحجاب اور امیر بدر الدین ملتوبات القرمانی کو طوغان کی بجائے کچہریوں کا منتظم بنانے کے لیے ایلچی آیا اور اس نے دونوں کو اکٹھے خلعت دیا اور اس سال نائب قلعہ دمشق بہادر سنجری ڈاک کے گھوڑوں پر مصر آیا اور سیف الدین بلبان البدری نے اُسے سنبھال لیا' پھر دن کے آخر میں سنجری البیرۃ کی نیابت پر واپس آ گیا اور اس کی طرف روانہ ہو گیا اور اطلاع آئی کہ بغداد میں مسلمان مسافروں کا گھیراؤ کر لیا گیا ہے اور ان میں سے ابن العقاب اور ابن البدر قتل ہو گئے ہیں اور عبیدہ بچ کر صحیح سالم آ گیا ہے اور شوال میں محمل اور امیر الحاج امیر علاء الدین طیبغا جو بہادر اص کا بھائی ہے روانہ ہوئے۔

اور ذوالقعدہ کے آخر میں خبر آئی کہ امیر قراسنقر' زیرا کے تالاب تک پہنچنے کے بعد حجاز کے راستے سے واپس آ گیا ہے اور وہ مہنا بن عیسیٰ سے ملا ہے اور اپنی جان کے خوف سے اس سے پناہ مانگی ہے اور اس کے ساتھ اس کے خواص کی ایک جماعت بھی ہے' پھر ان سب باتوں کے بعد وہ وہاں سے تاتاریوں کے پاس چلا گیا ہے اور افرم اور زردکش نے اس کی مصاحبت کی ہے اور ۲۰ر ذوالقعدہ کو امیر سیف الدین ارغون پانچ ہزار فوج کے ساتھ دمشق پہنچا اور وہ حمص اور ان اطراف کی جانب چلے گئے اور ۷ر ذوالحجہ کو شیخ کمال الدین بن الشریشی مصر سے اپنی وکالت پر قائم رہتے ہوئے پہنچا اور اس کے پاس شامی فوج کی قضاء کا حکمنامہ بھی تھا اور عرفہ کے روز اُسے خلعت دیا گیا اور اس روز تین ہزار جوان سیف الدین ملی کی سرکردگی میں دیارِ مصر سے پہنچے اور اپنے اصحاب کے پیچھے شمالی علاقوں کو چلے گئے اور مہینے کے آخر میں شہاب الدین کاشغری قاہرہ سے پہنچا اور اس کے پاس مشیخۃ الشیوخ کا حکمنامہ تھا' اور وہ خانقاہ میں اترا اور قضاۃ اور اعیان کی موجودگی میں اُسے سنبھال لیا اور ابن الزکی اس سے علیحدہ ہو گیا اور اسی مہینے میں صدر علاؤ الدین بن تاج الدین بن الاثیر مصر کا سیکرٹری بنا اور شرف الدین بن فضل اللہ کو اس سے معزول کر کے بھائی محی الدین کی بجائے دمشق کا سیکرٹری مقرر کیا گیا اور محی الدین صدر مقام کی کتابت پر مسلسل برقرار رہا۔ واللہ اعلم۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

الشیخ الرئیس بدر الدین:

محمد بن ربی الاطباء ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن طرخان الغاری جو سعد ابن معاذ السویدی کی اولاد میں سے ہیں' جو حوران کے السویداء سے تعلق رکھتے ہیں' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور طب میں مہارت حاصل کی' آپ نے الشبلیہ کے نزدیک بستانہ میں وفات پائی اور اپنی قبر میں جو ایک گنبد میں ہے ساٹھ سال کی عمر میں دفن ہوئے۔

شیخ شعبان بن ابی بکر بن عمر الاربلی:

جامع بنی امیہ میں شیخ الحلبیہ' آپ صالح اور مبارک آدمی تھے اور آپ میں بہت بھلائی تھی' آپ بہت عبادت گزار اور فقراء کے لیے راحت پیدا کرنے والے تھے' آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

۲۹ر رجب بروز ہفتہ ظہر کے بعد جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الصوفیہ میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۸۷ سال تھی' آپ

Marfat.com

نے کچھ احادیث بھی روایت کی ہیں اور مشائخ آپ کے لیے نکلے اور اکابر وہاں حاضر ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ ناصر الدین یحییٰ بن ابراہیم:

ابن محمد بن عبدالعزیز العثمانی' آپ تقریباً تیس سال سے مصحف عثمانی کے خادم تھے اور ۷ رمضان کو جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الصوفیہ میں دفن ہوئے اور نائب السلطنت افرم کو آپ پر اعتقاد تھا' آپ نے ۶۵ سال عمر پائی۔

الشیخ الصالح الجلیل القدوۃ:

ابوعبداللہ محمد بن الشیخ القدوۃ ابراہیم بن الشیخ عبداللہ اموی آپ نے ۲۰ رمضان کو قاسیون کے دامن میں وفات پائی' اور امراء' قضاۃ اور صدور آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' پھر آپ کو آپ کے والد کے پاس دفن کیا گیا اور اس روز آپ کے لیے الصالحیہ کے بازار کو بند کیا گیا اور آپ کو لوگوں کے ہاں وجاہت اور مقبول سفارش حاصل تھی' اور آپ کو فضیلت حاصل تھی' اور آپ محبت کرنے والے تھے اور آپ نے اچھے واقعات کے بارے میں کئی جز جمع کیے۔ اور حدیث کا سماع کیا اور ستر سال کے قریب عمر پائی۔ رحمہ اللہ۔

ابن الوحید کاتب:

الصدر شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن شریف بن یوسف الزرعی جو ابن الوحید کے نام سے مشہور تھے اور قاہرہ میں مہر لگانے والے تھے اور آپ کو انشاء میں معرفت حاصل تھی اور اپنے زمانہ میں کتابت میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اور لوگوں نے آپ سے فائدہ حاصل کیا اور آپ فاضل' دلیر اور شجاع تھے' آپ نے مصر کے منصوری ہسپتال میں ۱۶ رشوال کو وفات پائی۔

امیر ناصر الدین:

محمد بن عماد الدین حسن بن النسائی' آپ طبلخانات کے ایک امیر تھے اور البندق کے حاکم تھے' اور سیف الدین کے بعد بلبان کے والی ہوئے اور رمضان کے آخری عشرہ میں وفات پائی۔

التمیمی الداری:

آپ نے عید الفطر کے روز وفات پائی اور القرافۃ الصغریٰ میں دفن ہوئے اور آپ نے مصر میں وزارت سنبھالی اور آپ بڑے دانا تھے اور معزول ہو کر وفات پائی' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور بعض طلبہ نے آپ کو سماع کرایا اور ذوالقعدہ میں امیر کبیر استدمر اور بنخاص کی قلعہ الکرک کے قید خانے میں مر جانے کی خبر دمشق آئی۔

قاضی امام علامہ حافظ سعد الدین:

مسعود الحارثی الحنبلی حاکم مصر' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اکٹھا کیا اور فوقیت حاصل کی اور تصنیف کی اور آپ کو اس فن اور اسانید وفنون میں کمال حاصل تھا اور آپ نے سنن ابوداؤد کے کچھ حصے کی شرح کی اور خوب افادہ کیا اور اچھا اسناد کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ' واللہ اعلم۔

Marfat.com

۷۱۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہوا ہے اور ۵ر محرم کو امیر غرالدین ازدمر الزرد کاش اور کے ساتھ دو امیر افرم کے پاس گئے اور وہ سارے چل کر قراسنقر سے جا ملے جو مہنا کے پاس تھا اور انہوں نے سلطان کے پاس خط وکتابت کی اور ان کی حالت وہی تھی جو گرمی سے بچ کر آگ کی پناہ لینے والوں کی ہوتی ہے اور صفر میں ایلچی آیا کہ افرم' قراسنقر الزرد کاش اور ان سے تعلق رکھنے والے سب لوگوں کے ذخائر کی نگرانی کی جائے اور اس نے مہنا کی روٹی بند کر دی اور اس کی جگہ اس کے بھائی محمد کو امیر بنایا اور افواج' ارغون کے ساتھ شمالی علاقوں سے واپس آ گئیں' اور لوگوں کو قراسنقر اور اس کے اصحاب سے ہم وغم پہنچا اور مصر سے سوری حلب کی نیابت پر آیا اور دمشق کے گزرا اور لوگ اور فوج اس کے استقبال کو باہر نکلے اور دستر خوان آیا' اور جمال الدین نائب دمشق کو مصر طلب کرنے کا شاہی فرمان پڑھا گیا۔

پس وہ اسی وقت ڈاک کے گھوڑے پر مصر کی طرف روانہ ہو گیا اور اس نے اپنی نیابت میں لاجین کے غائب ہونے کے متعلق اعتراض کیا اور اس روز اس نے قطب الدین موسیٰ شیخ السلامیہ ناظر الجیش کو مصر طلب کیا اور وہ دن کے آخر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور اس نے وہاں فخر الدین کاتب کی بجائے' اس کے غزل اور اس کے مطالبے اور اس سے اس کے بہت سے اموال لینے کے حکم کے باعث ۱۰ر ربیع الاول کو فوج کی نگرانی سنبھال لی اور ۱۱ر ربیع الاول کو مصر میں حنابلہ کا فیصلہ قاضی تقی الدین احمد المغر عمر بن عبداللہ بن عمر بن عوض المقدس نے سنبھالا اور وہ شیخ شمس الدین بن العماد کے جو حنابلہ کے پہلے قاضی تھے' بھانجے تھے اور امیر سیف الدین تمر' افرم کی بجائے جو تاتاریوں کی طرف بھاگ گیا تھا طرابلس کی نیابت پر آیا اور ربیع الآخر میں بیبرس العلائی نائب حمص اور بیبرس مجنون اور طوغان اور دیگر چھ امراء کی ایک جماعت ایک دن گرفتار کیے گئے اور انہیں قید کر کے الکرک لایا گیا اور اسی ماہ میں نائب مصر امیر رکن بیبرس الدوادار المنصوری کو گرفتار کیا گیا اور اس کے بعد ارغون الدوادار حاکم بنا اور نائب شام جمال الدین نے الکرک کے نائب اور شمس الدین سنقر الکمالی حاجب الحجاب مصر اور پانچ دیگر امراء کو گرفتار کر لیا اور سب کو قلعہ الکرک کے ایک برج میں قید کر دیا گیا اور اسی مہینے باب السلامیہ کے اندر آگ لگی جس سے بہت سے گھر جل گئے جن میں ابن ابی الغوارس اور الشریف القبانی کا گھر بھی تھا۔

شام پر تنکز کی نیابت:

۲۰ر ربیع الآخر کو جمعرات کے روز' امیر سیف الدین تنکز بن عبداللہ المالکی الناصری' الکرک کے نائب کی گرفتاری کے بعد' نائب بن کر دمشق آیا اور اس کے ساتھ سلطان کے غلاموں کی ایک جماعت بھی تھی' جن میں الحاج ارقطای علی خیز بیبرس العلائی بھی شامل تھا اور لوگ اس کے استقبال کو نکلے اور اس سے بہت خوش ہوئے اور دار السعادۃ میں اترا اور اس کی آمد پر مصر بہت خوشی منائی گئی اور یہ ۲۴ر اگست کا دن تھا اور وہ جمعہ کے روز' حجرہ میں خطبہ میں حاضر ہوا اور اس کے راستے میں اس کے لیے شمعیں جلائی گئیں اور ابن صصری کے لیے شاہی حکم آیا کہ فوج کی قضاء دوبارہ اس کے سپرد کی جائے نیز وہ اوقاف کی نگرانی کرے اور اس کے پیش رو قضاۃ شافعیہ کے دستور کے مطابق کوئی شخص بلاد شام میں نیابت میں اس کا حصہ دار نہ ہو' اور شمس الدین الوطالب بن حمید کے

Marfat.com

لیے حکم آیا کہ وہ ابن شیخ السلامیہ کی بجائے جسے مصر میں اقامت اختیار کرنے کا حکم ہوا ہے' فوج کی نگہداشت سنبھالے پھر چند دنوں کے بعد صدر معین الدین ہیتہ اللہ بن خشیش ناظر الجیش پہنچا اور اس نے ابن حمید کو ابن البدر کے کام پر مقرر کیا اور ابن البدر طرابلس کی فوج کی نگرانی کے لیے سفر کر گیا اور ارغون نے مصر کی نیابت سنبھال لی اور فخر الدین کاتب الممالیک اپنے کام پر واپس آ گیا حالانکہ قطب الدین بن شیخ السلامیہ مسلسل اس کے ساتھ تھا۔

اور اس ماہ میں شیخ محمد بن قوام اور اس کے ساتھ صالحین کی ایک جماعت' ابن زہرۃ المغربی جو الکلاسہ کے ساتھ گفتگو کرتا تھا' کی نگرانی کرنے لگے اور انہوں نے اس کے خلاف ایک محضر لکھا جو اس بات کو متضمن تھا کہ وہ قرآن کے ساتھ تمسخر کرتا ہے اور اہل علم کے بارے میں اعتراضات کرتا ہے' اُسے دار العدل میں بلایا گیا تو اس نے تابعداری اختیار کر لی اور اس کا خون گرنے سے بچ گیا اور اس پر سخت تعزیر لگائی گئی اور اُسے ملک کے اندر اور باہر پھرایا گیا اور اس کا سر ننگا اور چہرہ الٹا اور پشت مضروب تھی اور اس کے متعلق اعلان ہو رہا تھا کہ یہ اس شخص کی جزا ہے جو معرفت کے بغیر علم کے بارے میں گفتگو کرتا ہے' پھر اُسے قید کر دیا گیا پھر چھوڑ دیا گیا اور وہ قاہرہ کی طرف بھاگ گیا پھر ڈاک کے گھوڑے پر شعبان میں واپس آیا اور اسی حالت کی طرف واپس آ گیا جس پر پہلے قائم تھا۔

اور اس سال بہادر اص صغد کی نیابت سے دمشق کی طرف آیا اور لوگوں نے اُسے مبارکباد دی' اور اس سال سلطان کا ایک خط دمشق آیا کہ کسی کو مال اور رشوت سے متصرف نہ بنایا جائے بلاشبہ یہ بات غیر مستحق اور نااہل کی ولدیت تک پہنچا دیتی ہے' ابن زملکانی نے اسے منبر پر پڑھا اور اس کی طرف سے ابن حبیب مؤذن نے پہنچایا اور اس کا سبب شیخ تقی الدین ابن تیمیہ تھے رحمہ اللہ۔

اور رجب اور شعبان میں دمشق میں اس وجہ سے لوگوں کو خوف لاحق ہوا کہ تاتاری' شام آنے کے لیے مارچ کر چکے ہیں' پس لوگ اس بات سے گھبرا گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ شہر کی طرف آ گئے اور دروازوں میں اژدھام کرنے لگے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے اور افواہیں بہت زیادہ ہو گئیں کہ وہ الرحبہ تک پہنچ چکے ہیں اور اسی طرح یہ بات بھی مشہور ہو گئی کہ یہ قراسنقر اور اس کے رشتہ داروں کی وجہ سے ہوا۔ واللہ اعلم۔

اور رمضان میں سلطان کا خط آیا کہ جو شخص قتل کرے اس پر کوئی زیادتی نہ کرے بلکہ قاتل کا پیچھا کرے' حتیٰ کہ شرع شریف کے مطابق اس سے قصاص لے لے' پس ابن زملکانی نے نائب السلطنت ابن تنکز کی موجودگی میں اسے منبر پر پڑھا اور اس کا باعث ابن تیمیہ تھے۔ آپ ہی نے اس کا اور اس سے پہلے خط کا حکم دیا تھا اور یکم رمضان کو تاتاریوں نے الرحبہ پہنچ کر بیس روز تک اس کا محاصرہ کیے رکھا اور اس کے نائب امیر بدر الدین موسیٰ الازدکشی نے ان سے پانچ دن تک بڑی جنگ کی اور انہیں اس سے روک دیا اور رشید الدولہ نے مشورہ دیا کہ وہ سلطان خربندا کی خدمت میں جائیں اور اُسے ہدیہ دیں اور اس کے عفو طلب کریں۔

پس قاضی نجم الدین اسحاق آیا اور انہوں نے اسے پانچ گھوڑے اور دس بورے شکر دی اور اس نے اسے قبول کر لیا اور اپنے ملک کو واپس آ گیا اور حمص' حماۃ اور حلب کے شہر ان سے خالی ہو چکے تھے اور ان کی اکثریت ویران ہو چکی تھی پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ تاتاری الرحبہ سے واپس جا چکے ہیں تو وہ ان کی طرف پلٹ آئے اور حالات ٹھیک ہو گئے اور دل مطمئن ہوئے اور خوشی کے

Marfat.com

شادیانے بج گئے اور ائمہ نے قنوت چھوڑی اور خطیب نے عید کے روز خطبہ دیا اور لوگوں سے بہت سے اس نعمت کا ذکر کیا اور تاتاریوں کی واپسی کا سبب چارے کی کمی' نرخوں کی گرانی اور ان میں سے لوگوں کی موت تھی اور ان کے سلطان کو واپسی کا مشورہ رشید اور جوبان نے دیا۔

اور ۸ رشوال کو تاتاریوں سے ملاقات کے لیے سلطان کے مصر سے روانہ ہونے کے باعث دمشق میں خوشی کے شادیانے بجے اور ۱۵ رشوال کو قافلہ نکلا اور ان کا امیر حسام الدین لاجین والی البر تھا اور مصری افواج' دستوں کی صورت میں آئیں اور دمشق میں سلطان کی آمد دخول ۲۳ رشوال کو ہوا اور لوگ اس کے دخول کے لیے جمع ہوئے اور قلعہ میں اترا اور شہر کو آراستہ کیا گیا' اور خوشی کے شادیانے بجائے گئے' پھر وہ اسی شب کو محل کی طرف منتقل ہو گیا اور جامع کے حجرہ میں جمعہ کی نماز پڑھی اور خطیب کو خلعت دیا' اور وہ سوموار کے روز دار العدل میں بیٹھا اور اس کا وزیر امین الملک منگل کے روز اس ماہ کی ۲۰ رتاریخ کو آیا اور شیخ علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن تیمیہ سلطان کے ساتھ بدھ کے روز' ذوالعقدہ کے آغاز میں دمشق آئے اور آپ سات سال سے دمشق سے غائب تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے دونوں بھائی اور آپ کے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی اور بہت سے لوگ آپ کا استقبال کو نکلے اور آپ کی آمد' عافیت اور دید سے خوش ہوئے۔ حتیٰ کہ بہت سی عورتیں بھی آپ کو دیکھنے کے لیے باہر نکلیں اور سلطان نے مصر سے آپ کو اپنے ساتھ رکھا اور آپ اس کے ساتھ جنگ کی نیت سے نکلے اور جب آپ کو یقین ہو گیا کہ جنگ نہیں ہو گی اور یہ کہ تاتاری اپنے ملک کو واپس چلے گئے ہیں تو آپ نے غزہ سے فوج سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور قدس کی زیارت کی اور وہاں کئی روز قیام کیا پھر عجلون' بلاد السواء اور زرع کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور یکم ذوالقعدہ کو دمشق پہنچے اور اس میں داخل ہوئے اور آپ کو معلوم ہوا کہ سلطان اپنے خواص چالیس امراء کے ساتھ ۲ رذوالقعدہ کو جمعرات کے روز حجاز شریف چلا گیا ہے پھر شیخ دمشق پہنچے اور وہاں ٹھہرنے کے بعد مسلسل بقیہ علوم میں لوگوں سے اشتغال کرنے' علم پھیلانے' کتابیں تصنیف کرنے اور لوگوں کو گفتگو اور طویل تحریرات کے ذریعے فتوے دینے اور شرعی احکام میں اجتہاد کرنے میں مصروف رہے' اور بعض احکام میں آپ نے اپنے اجتہاد سے مذاہب اربعہ کے ائمہ کے مطابق فتوے دیئے اور بعض میں ان کے خلاف فتوے دیئے اور جو کچھ ان کے مذہب کے بارے میں مشہور ہے اس کے خلاف فتوے دیئے اور آپ کے اجتہادفتاویٰ کی کئی مجلدات ہیں اور آپ کتاب وسنت اور اقوال اصحاب وسلف سے اس پر دلیل لائے ہیں۔

اور جب سلطان حج کو روانہ ہوا تو اس نے عساکر وافواج کو شام میں منتشر کر دیا' اور ارغون کو دمشق میں چھوڑا' اور جمعہ کے روز شیخ کمال الدین زملکانی نے ابن الشریشی کی بجائے وکالت بیت المال کا خلعت پہنا اور وہاں کھڑکی میں حاضر ہوا اور سلطان کے وزیر نے شہر کے بارے میں گفتگو کی اور بہت سے اموال طلب کیے اور کوڑوں سے مارا' اور رؤساء کی ایک جماعت کی اہانت کی' جن میں ابن فضل اللہ محی الدین بھی شامل تھا اور اس روز شہاب الدین بن جہبل کو نجم الدین داؤد الکردی متوفی کی بجائے بیت المقدس میں الصلاحیہ کی تدریس کے لیے متعین کیا گیا اور آپ نے وہاں تقریباً تیس سال مدرس رہے۔ ابن جہبل عید الاضحیٰ کے بعد قدس کی طرف روانہ ہو گیا۔

اور اس سال شاہ قبجاق طغطای خان نے وفات پائی اور اس نے ۲۳ سال حکومت کی اور اس کی عمر ۳۸ سال تھی اور وہ ذہین

Marfat.com

اور شجاع تھا اور تاتاریوں کے دین کے مطابق اصنام وکواکب کی پرستش کرتا تھا اور مجسمہ' حکماء اور اطباء کی تعظیم کرتا تھا اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مسلمانوں کی عزت کرتا تھا اور اس کی فوج بہت بڑی تھی اور اس فوج کی کثرت' قوت' تعداد اور تیاری کی وجہ سے کوئی شخص اس سے جنگ کرنے کی جسارت نہیں کرتا تھا' بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ایک دفعہ اپنی فوج کے ہر دس میں ایک کا دستہ بنایا تو وہ دستہ دو لاکھ پچاس ہزار تک پہنچ گیا' اس نے اس سال کے رمضان میں وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بھتیجا ازبک خان بادشاہ بنا اور وہ مسلمان تھا اور اس نے اپنے ملک میں دین اسلام کو غالب کیا اور بہت سے امرائے کفار کو قتل کر دیا اور وہاں دیگر قوانین پر محمدی قوانین غالب آ گئے وللہ الحمد ولمنۃ علی الاسلام والسنۃ۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

حاکم ماردین ملک منصور:

نجم الدین ابوالفتح غازی بن ملک مظفر قرارسلان بن ملک سعید نجم الدین غازی بن ملک منصور ناصر الدین ارتق بن المنی بن تمرتاش بن غازی بن ارتق الاتقی' کئی سالوں سے اصحاب ماردین تھے آپ خوبصورت' بارعب' فربہ اندام اور بڑے بدن والے شیخ تھے اور جب سوار ہوتے تو آپ کے پیچھے اس خوف سے ایک پالکی ہوتی کہ آپ تھک جائیں تو اس میں سوار ہو جائیں' آپ نے ۹ ربیع الآخر کو وفات پائی' اور قلعہ کے نیچے اپنے مدرسہ میں دفن ہوئے آپ کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی اور آپ نے تقریباً بیس سال حکومت کی اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا عادل بادشاہ بنا' اور وہ سترہ دن بادشاہ رہا پھر اس کا بھائی منصور بادشاہ بن گیا۔

امیر سیف الدین قطلو بک النشنی:

آپ دمشق کے کبار امراء میں سے تھے آپ نے اس سال میں وفات پائی۔

الشیخ الصالح نورالدین:

ابوالحسن علی بن محمد بن ہارون بن محمد بن ہارون بن علی بن حمید الثعلبی الدمشقی' قاہرہ میں حدیث کے قاری اور اس کے مسند' آپ نے ابن الزبیدی' ابن اللیثی' جعفر الہمدانی' ابن الشیرازی اور بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے اور امام علامہ تقی الدین سبکی نے آپ کے لیے مشیخت تیار کی اور آپ صالح شخص تھے اور آپ نے ۱۹ ربیع الآخر کو منگل کی صبح کو وفات پائی آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

امیر کبیر ملک مظفر:

شہاب الدین غازی بن ملک ناصر داود بن المعظم' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور آپ متواضع شخص تھے' آپ نے ۱۲ رجب کو مصر میں وفات پائی اور قاہرہ میں دفن ہوئے۔

قاضی القضاۃ شمس الدین:

ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن داؤد بن خازم الازرعی الحنفی' آپ فاضل آدمی تھے' آپ نے پڑھایا اور فتویٰ دیا اور دمشق میں

Marfat.com

ایک سال حنفیہ کی قضا سنبھالی پھر معزول ہوگئے اور مدت تک الشبلیہ کی تدریس پر قائم رہے' پھر مصر کی طرف روانہ ہوگئے اور پانچ روز سعید السعداء میں قیام کیا اور ۲۲ رجب کو بدھ کے روز وفات پا گئے واللہ اعلم۔

۷۱۳ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو حکام وہی تھے جو تھے' اور سلطان حجاز میں ابھی نہیں آیا تھا اور امیر سیف الدین ہفتے کے روز یکم محرم کو حجاز سے تجلیس آیا اور اس نے سلطان کی سلامتی کی خبر دی اور یہ کہ وہ اس سے مدینہ نبویہ سے جدا ہوا تھا اور یہ کہ وہ ملک کے نزدیک آ گیا ہے سو اس کی سلامتی کی خوشی میں خوشی کے شادیانے بجائے گئے پھر ایلچی نے ۲ محرم اتوار کے روز اس کے الکرک میں داخل ہونے کے متعلق بتایا اور جب ۱۱ محرم کو منگل کا دن آیا تو وہ دمشق میں داخل ہوا اور لوگ حسب دستور اس کے استقبال کو نکلے اور میں نے اس سال اس کی واپسی کو دیکھا ہے۔ اس کے ہونٹ پر ایک کاغذ تھا۔ جس نے اُسے اس پر چپکایا ہوا تھا' وہ محل میں اترا' اور اس نے ۱۴ محرم کو خطابت کے حجرہ میں جمعہ پڑھا اور اس سے اگلا جمعہ بھی وہیں پڑھا اور ۱۵ محرم کو ہفتہ کے روز میدان میں پولو کھیلا' اور اس نے ۱۱ محرم اتوار کے روز کچہریوں کی نگہداشت الصاحب شمس الدین غبریال کے سپرد کی' اور کچہریوں کا انتظام القرمانی کے بجائے فخر الدین الاعسری کے سپرد کیا' اور لقرمانی' الرحبہ کی نیابت کے لیے روانہ ہوگیا اور اس نے ان دونوں کو اور ابن صصری اور فخر کاتب الممالیک کو خلعت دیئے اور وہ حج میں سلطان کے ساتھ تھا اور اس سے شرف الدین بن صصری کو محل کا حاجب مقرر کیا اور فخر الدین ابن شیخ السلامیہ نے جامع کی نگہداشت سنبھالی اور بہاء الدین نے اوقات کی نگہداشت اور المنکورسی نے اوقاف کا انتظام سنبھالا اور سلطان دیار مصر کی طرف ۲۷ محرم کو جمعرات کی صبح کو واپس گیا اور افواج اس کے آگے اور اس کے ساتھ آگے چلیں اور صفر کے آخر ڈاک کے گھوڑوں پر ایلچیوں میں شیخ صدر الدین الوکیل اور موسیٰ بن مہنا اور امیر علاء الدین الطنبغا گزرے اور تدمر میں اس سے ملاقات کی' پھر الطنبغا اور ابن الوکیل قاہرہ واپس آ گئے۔

اور جمادی الآخرۃ میں امین الملک اور بڑے لوگوں کی ایک جماعت کو گرفتار کیا گیا اور ان سے بہت سے اموال کا مطالبہ کیا گیا اور اس کے عوض والی خزانہ بدر الدین ترکمانی کو مقرر کیا گیا اور رجب میں چار مجانیق مکمل ہوئیں اور ایک قلعہ دمشق کے لیے اور تین کو اٹھا کر الکرک کی طرف لے جایا گیا اور دو کو میدان کے دروازے پر پھینک دیا گیا اور نائب السلطنت تنکز اور عوام حاضر ہوئے اور شعبان میں نہر کی کھدائی مکمل ہوگئی جسے حلب کے نائب سودی نے وہاں بنایا تھا اور نہر الساجور سے نہر قویق تک اس کی لمبائی چالیس ہزار ہاتھ تھی اور چوڑائی اور گہرائی دو دو ہاتھ تھی اور اس پر تین لاکھ درہم خرچ آئے اور اس نے عدل کیا اور اس نے اس میں کسی پر ظلم نہیں کیا اور ۸ رشوال کو ہفتے کے روز دمشق سے قافلہ نکلا اور اس کا امیر سیف الدین بلبای التتری تھا' اور اس سال حاکم حماۃ اور بہت سے رومیوں اور مسافروں نے حج کیا' اور ۲۶ رذوالحجہ کو ہفتے کے روز' قاضی قطب الدین موسیٰ ابن شیخ السلامیہ مصر سے شامی افواج کی نگہداشت کو پہنچا جیسا کہ وہ اس سے پہلے تھا' اور معین الدین بن الخشیش رمضان میں الصاحب شمس الدین بن غبریال کے ساتھ اور ناظر الجیوش کے پہنچنے کے دو دن بعد مصر گیا اور جاگیروں کے ازالہ کے مقتضی کے مطابق خوشخبریاں آئیں کیونکہ سلطان نے چار ماہ سوچ وبچار کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی تھی۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ امام محدث فخر الدین:

ابوعمرو عفان بن محمد بن عثمان بن ابی بکر بن محمد بن داؤد التوزی نے مکہ میں اتوار کے روز ۱۱ ربیع الآخر کو وفات پائی اور آپ نے کثیر سے سماع کیا اور آپ نے ایک ہزار سے زائد شیوخ نے اجازت دی اور نے بڑی بڑی کتابیں وغیرہ پڑھیں تیس بار سے زائد دفعہ بخاری کو پڑھا۔

غرالدین محمد بن العدل:

شہاب الدین احمد بن عمر بن الیاس الرہاوی آپ پورے اوقاف وغیرہ کا انتظام کرتے تھے اور آپ امین الملک کے خاص آدمیوں میں سے تھے اور جب آپ کو مصر میں گرفتار کرلیا گیا تو آپ نے اُسے الغدر رادینۃ میں قید ہوتے ہوئے ڈاک کے گھوڑوں پر حاضر ہونے کا پیغام بھیجا۔

اور آپ نے ۱۹ رجمادی الاخرۃ جمعرات کی رات کو الدرستہ الغدر رادینۃ میں وفات پائی۔ اور آپ کی عمر ۳۵ سال تھی اور آپ نے ابن طبرزد الکندی سے سماع کیا تھا اور دوسرے دن باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ نے اپنے دو بچے جمال الدین محمد اور غرالدین چھوڑے۔

الشیخ الکبیر المقرئ:

شمس الدین القصائی ابوبکر بن عمر بن السبع الجزری جو المقصای کے نام سے مشہور اور نائب خطیب تھے آپ لوگوں کو سبع قراءت اور دیگر شواز پڑھاتے تھے اور آپ کو نحو سے بھی لگاؤ تھا اور متقی اور مجتہد بھی تھے آپ نے ۲۱ رجمادی الآخرۃ ہفتے کی رات کو وفات پائی اور دوسرے دن قاسیون کے دامن میں رباط ناصری کے سامنے دفن ہوئے اور آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔

سنہ ۷۱۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وزیر امین الملک کے سوا حکام وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے اور امین الملک کی جگہ بدرالدین ترکمانی وزیر تھا اور ۴ رمحرم کو الصاحب شمس الدین غبریال مصر سے کچہریوں کی نگہداشت کے لیے واپس آ گیا اور آپ کے اصحاب نے آپ کا استقبال کیا اور ۱۰ رمحرم کو جمعہ کے دن نائب السلطنت قضاۃ اور امراء کی موجودگی میں منبر پر سلطان کا خط پڑھا گیا جو ۶۹۸ھ سے لے کر ۷۱۳ھ تک باقی ماندہ لوگوں کی آزادی کو متضمن تھا پس سلطان کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور جمال الدین بن القلانسی پڑھنے والا اور مؤذن صدرالدین بن صبح اس کا پہنچانے والا تھا پھر دوسرے جمعہ میں ایک دوسرا حکم پڑھا گیا جس میں قیدیوں کے چھوڑنے کا حکم تھا نیز یہ کہ ہر ایک سے نصف درہم لیا جائے اور حکم میں غصب وغیرہ میں کسانوں کو بیگار سے چھڑانا تھا اس خط کو ابن زملکانی نے پڑھا اور امین الدین محمد بن مؤذن الحجیبی نے اُسے اس کی طرف سے پہنچایا اور محرم میں سلطان نے نورالدین علی البکری فقیہ کو اپنے سامنے حاضر کیا اور اس کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور امراء نے اس کے متعلق سفارش کی تو اس نے اُسے جلاوطن کر دیا

Marfat.com

اور اسے فتویٰ اور علم کے بارے میں گفتگو کرنے سے منع کر دیا اور جب اُسے شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی طرف سے طلب کیا گیا تو وہ بھاگ گیا اور روپوش ہو گیا اور اس کے بارے میں بھی اسی طرح سفارش کی گئی۔ پھر جب سلطان کو اس پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو امراء نے اس کے بارے میں سفارش کی اور اس نے اُسے جلا وطن کر دیا اور اُسے گفتگو اور فتویٰ سے روک دیا اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ تکفیر اور قتل کے بارے میں جراءت اور جلد بازی سے کام لیتا تھا اور جہالت اُسے اس بات پر آمادہ کرتی ہیں تھی اور صفر کے آغاز میں جمعہ کے روز ابن زملکانی نے نائب سلطان قاضی کی موجودگی میں منبر پر سلطانی خط پڑھا اور اس میں تواسیر اور نبیذ کی ضمانت کے ابطال کا بیان تھا سو لوگوں نے سلطان کے لیے دعائیں کیں اور ربیع الاول کے آخر میں قضاۃ گواہوں کے بارے میں غور کرنے کے لیے جامع میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ان کے مساجد میں بیٹھنے سے منع کر دیا یہ کہ ان میں سے کوئی شخص دو مرکزوں میں نہ رہے اور یہ کہ وہ کتابوں کے ثبوت کی ذمہ داری نہ لیں اور نہ ادائے شہادت پر اجر لیں اور نہ کسی کی غیبت کریں اور معیشت میں ایک دوسرے سے انصاف کریں پھر وہ دوبارہ اس کام کے لیے بیٹھے اور تیسری بار وعدہ کیا لیکن ان کا اجتماع نہ ہو سکا۔ اور نہ کوئی اپنے مرکز سے الگ ہوا۔

اور اس ماہ کی ۲۵ر تاریخ کو بدھ کے روز بدرالدین بن بغیان کے لیے ابن صصری کے گھر میں مجلس منعقد ہوئی اور اس پر قراءت کے بارے میں کچھ اعتراضات کیئے اور اس نے کلیتہً پڑھانا چھوڑ دیا پھر کچھ دنوں بعد اس نے پڑھانے کے بارے اجازت طلب کی اور اس نے اُسے اجازت دی اور وہ ظہر وعصر کے درمیان جامع میں بیٹھا اور حسب دستور اس کا حلقہ بن گیا اور ۱۵ر رجب کو نائب حلب امیر سیف الدین سودی فوت ہو گیا اور اپنی قبر میں دفن ہوا اور علاؤالدین الطنبغا الصالحی الحاجب نے اس نیابت سے قبل مصر میں اس کی جگہ سنبھالی اور ۹ر شعبان کو اس نے شرف الدین عدنان کو اس کے والد امین الدبن جعفر کے بعد اشراف کی نقابت کا خلعت دیا۔ اس نے گزشتہ ماہ وفات پائی تھی۔

اور ۵ر شوال کو ملک شمس الدین درباج بن ملک شاہ بن رستم حاکم کیلان، قاسیون کے دامن میں اپنی مشہور قبر میں دفن ہوا اور اس نے اس سال حج کیا اور جب وہ غباغب مقام پر پہنچا تو ۲۶ر رمضان کو ہفتے کے روز اس کی موت نے اُسے آلیا اور اُسے اٹھا کر دمشق لایا گیا۔ اور اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اس قبر میں دفن ہوا جو اس کے لیے خریدی گئی اور مکمل ہوئی اور وہ بہت اچھی بنی اور وہ جامع مظفری کے مشرق میں کرایہ پر گدھے دینے والوں کے ہاں مشہور ہے۔ اور وہ ۲۵ سال کیلان کی مملکت کا بادشاہ رہا اور اس کی عمر ۵۴ سال تھی اور اس نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک جماعت حج کرے تو ایسا ہی کیا گیا۔

اور ۳ر شوال کو قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر سیف الدین سنقر الابراہیمی اس کا قاضی محی الدین قاضی الزبدانی تھا اور ۷ر ذوالقعدہ کو جمعرات کے روز قاضی بدرالدین بن الحداد قاہرہ سے دمشق کی جانچ پڑتال کا کام سنبھالنے آیا اور اس نے فخر الدین سلیمان البصرادی کے عوض اُسے خلعت دیا وہ معزول ہو کر جلدی سے جنگل کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ سلطان کے لیے گھوڑے خریدے اور مذکورہ منصب کے لیے انہیں بطور رشوت پیش کرے اور اتفاق سے ماہ مذکور کی سترہ تاریخ کو جنگل میں اس کی موت ہو گئی اور اُسے بصریٰ لا کر ۸ر ذوالقعدہ کو اس کے اجداد کے پاس وہاں دفن کر دیا گیا اور وہ خوبصورت اور خوش اخلاق نوجوان تھا اور اس ماہ

Marfat.com

کے آخر میں نائب صفد بلبان طوبای المنصوری کو گرفتار کر کے قید کر دیا گیا اور اس کی جگہ سیف الدین بلبای البدری نے سنبھال لی' اور ۶ ر ذوالحجہ کو امیر علاء الدین علی بن محمود بن معبد بعلبکی نے شرف الدین عیسیٰ بن البرکاسی کی بجائے البرکی ولایت سنبھال لی اور عید الاضحیٰ کے روز امیر علاؤالدین بن صبح مصر سے آیا اور اُسے رہا کر دیا گیا اور امراء نے اُسے سلام کیا اور اس ماہ امین الملک کو مصر میں دوبارہ ناظروں کا ناظر بنا دیا گیا اور اس نے سعد الدین حسن بن الاقفاصی کی بجائے الصاحب بہاء الدین النسائی کو خزانہ کے ناظر کا خلعت دیا اور اس میں شامی افواج کے لیے سلطان کا حکم ایلچی لے کر آئے کہ وہ حلب کی طرف روانہ ہو جائیں اور سب فوجوں کا سالار نائب شام تنکز ہوگا اور مصر سے چھ ہزار جانباز امیر سیف الدین بکتمر الابوبکری کی سرکردگی میں آئے اور ان میں تجلیس بدرالدین الوزیری' کتشلی' ابن طیبرس' شاطی اور ابن وغیرہ بھی شامل تھے اور وہ نائب شام تنکز کے آگے بلاد حلب کی طرف بڑھے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

سودی نائب حلب:

آپ نے رجب میں وفات پائی اور اپنی قبر میں دفن ہوئے اور آپ ہی حلب کی طرف نہر جاری کرنے کا سبب تھے۔ جس پر تین لاکھ درہم لاگت آئی آپ کی سیرت اور طریق قابل ستائش تھا۔

الصاحب شرف الدین:

یعقوب بن مرہز آپ نے شعبان میں وفات پائی اور آپ اپنے اہل اور قرابت داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔

شیخ رشید ابوالفداء اسماعیل:

ابومحمد قرشی حنفی جو ابن المعلم کے نام سے مشہور ہیں آپ بڑے فقہاء اور مفتیوں میں سے تھے اور آپ مختلف علوم اور فوائد وفرائد کے حامل تھے اور لوگوں سے الگ تھلگ اور بے رغبت تھے آپ نے مدت تک البلخیہ میں پڑھایا پھر آپ نے اُسے اپنے بیٹے کے لیے چھوڑ دیا اور مصر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں قیام پذیر ہو گئے اور آپ کو دمشق کی قضاء کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے قبول نہ کی' آپ کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ تھی اور ۵ ر رجب بدھ کی سحر کو آپ نے وفات پائی اور القرافہ دفن ہوئے۔

شیخ سلیمان ترکمانی:

وہ بدحواس جو حلبیین میں اپنی محبت کی جگہ پر بیٹھا کرتا تھا اور اس سے پہلے باب البرید کے طہارت خانے میں مقیم تھا اور وہ نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور نہ نمازیں پڑھتا تھا اور بعض رذیل لوگ اس کے متعلق ان رذیلوں کے قاعدے کے مطابق عقیدہ رکھتے تھے' جو ہر کائیں کائیں کرنے والے بدحواس اور پاگل کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اُسے مکاشفہ ہوتا ہے اور وہ صالح آدمی ہے' اُسے بہت برفباری کے دن باب الصغیر میں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

جملہ صالح' عابدہ' زاہدہ ام زینب:

فاطمہ بنت عباس بن ابی الفتح بن محمد البغدادیہ نے عرفہ کے روز' بیرون قاہرہ وفات پائی' اور بہت مخلوق نے اُسے دیکھا آپ ان فاضلہ عورتوں میں سے تھیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تھیں اور احمدیہ کے عورتوں اور مردوں کے مواخات کرنے کے بارے میں نگرانی کرتی تھیں اور ان کے احوال اور اہل بدعت وغیرہ کے اصول کا انکار کرتی تھیں اور ایسے کام کرتی تھیں جو مرد بھی نہیں کرسکتے اور آپ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی مجلس میں حاضر ہوکر آپ سے استفادہ کیا کرتی تھیں اور میں نے شیخ تقی الدین کو آپ کی تعریف کرتے اور آپ کے فضل وعلم کی صفت بیان کرتے سُنا ہے اور آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو بہت سے یا اکثر قرآن یاد تھے۔ اور شیخ آپ کے کثرت سوال' حسن سوال اور آپ کے سرعت فہم کی وجہ سے آپ کے لیے تیاری کرتے تھے' آپ نے اپنے ہی عورتوں کو قرآن ختم کرایا ہے جن میں میری بیوی کی ماں عائشہ بنت صدیق اور شیخ جمال الدین المزی کی بیوی بھی شامل ہیں۔ اور آپ ہی نے اپنی بیٹی میری بیوی امتہ الرحیم زینب کو پڑھایا ہے۔ رحمہن اللہ واکرمہن برحمتہ وجنتہ آمین۔

سنہ ۷۱۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو شہروں کے حکام وہی تھے جو اس سے پہلے سال میں بیان ہوچکے ہیں۔

فتح ملطیہ:

محرم کے آغاز میں سوموار کے روز سیف الدین تنکز فوجوں کے ساتھ ملطیہ کو روانہ ہوا اور طلب کیے ہوئے لوگ بھی اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے نکلے اور ان کے پاس جو تعداد اور جنگی ہتھیار تھے وہ بھی انہوں نے نکالے اور وہ ایک جشن کا دن تھا اور فوج کے ساتھ ابن صصری بھی نکلا کیونکہ وہ افواج کا قاضی اور شامیوں کا قاضی القضاۃ تھا اور اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو چل کر حلب میں داخل ہوئے اور وہ ۱۶ر تاریخ کو بلاد روم سے ملطیہ پہنچے اور انہوں نے ۲۱ر محرم کو اس کا محاصرہ شروع کردیا' اور وہ محفوظ' اور مضبوط قلعہ تھا اور اس کے دروازے بند کردیے گئے اور جب انہوں نے فوج کی کثرت کو دیکھا تو اس کا متولی اور قاضی اترے اور انہوں نے امان طلب کی اور انہوں نے مسلمانوں کو امان دی اور اس میں داخل ہوگئے اور انہوں نے ارمن کے بہت سے لوگوں اور انصاریٰ کو قتل کردیا اور بہت سے بچوں کو قتل کردیا اور یہ بات بعض مسلمانوں تک تجاوز کرگئی اور انہوں نے بہت سی چیزیں غنیمت میں حاصل کیں مسلمانوں کے بہت سے اموال لے لیے گئے اور وہ تین دن بعد بدھ کے روز ۲۴ر محرم کو عین تاب کی جانب مرج دابق کی طرف سے آئے اور دمشق کو آراستہ کیا گیا اور خوشی کے شادیانے بج گئے اور یکم صفر کو نائب ملطیہ سلطان کی طرف کوچ کرگیا اور اس ماہ کے آخر میں اس کا قاضی الشریف شمس الدین پہنچا اور اس کے ساتھ اس کے بہت سے مسلمان باشندے بھی تھے' اور ۱۶ر ربیع الاول کے دن کی صبح کو تنکز دمشق میں داخل ہوا' اور اس کی خدمت میں شامی اور مصری فوجیں آئیں اور لوگ حسب عادت کشائش کے لیے نکلے اور مصریوں نے تھوڑی دیر قیام کیا اور پھر وہ قاہرہ کی طرف کوچ کرگئے اور ملطیہ جو بان کی جاگیر تھا جو شاہ تاتار نے اُسے عطا کی تھی اور اس نے وہاں ایک کردی شخص کو نائب مقرر کیا' اور اس نے زیادتی' ظلم اور برائی کی اور اس کے باشندوں نے سلطان کے پاس خط وکتابت کی اور انہوں نے اس کی رعیت ہونا پسند کیا' اور جب وہ اس کی طرف روانہ ہوئے اور اس پر قبضہ کرلیا اور جو اس

Marfat.com

میں کرنا تھا کیا' تو اس کے بعد الجوبان وہاں آیا' اور اس نے اُسے آباد کیا اور ارمن وغیرہ لوگوں کو اس کی طرف واپس کیا۔

اور اس ماہ کی ۱۹ر تاریخ کو ہمارے پاس بکتمر حاجب اور ایدغدی شقیر وغیرہ کی گرفتاری کی خبر پہنچی اور جمعرات کے روز اس ماہ کے آغاز میں ہوا' اور یہ گرفتاری اس لیے ہوئی کہ انہوں نے سلطان کے متعلق اتفاق کیا اور اُسے اس کی اطلاع ملی گئی تو اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان کے اموال وذخائر کی نگرانی کی گئی اور بکتمر کے بہت سے اموال' سامان لکڑیاں اور بہت سے ذخائر ظاہر ہوئے' اور مجلسیں قاہرہ سے آیا اور طرابلس کی طرف جاتے ہوئے دمشق سے گزرا' پھر وہ سُرعت سے آیا اور اس کے ساتھ امیر سیف الدین تمیر نائب طرابلس بھی زیر نگرانی تھا اور امیر سیف الدین بہادر آص المنصوری دمشق میں گرفتار کیا گیا اور پہلے کو قاہرہ لایا اور اس کی جگہ طرابلس کی نیابت پر کسنای کو مقرر کیا اور دوسرے کو سوار کرایا گیا اور لوگوں نے اس پر غم کیا اور اس کے لیے دعا کی' اور ۲۱ر ربیع الآخر کو جمعرات کے روز عز الدین بن مبشر' محتسب اور ناظر اوقاف بن کر دمشق آیا ابن الحداد احتساب سے اور ابہاء الدین اوقاف کی نگرانی سے واپس چلے گئے اور ۱۳ر جمادی الاولی سوموار کی شب کو باب الصغیر کے اندر مسجد الشباشی کے آگے آگ لگ گئی جس میں گھر' اموال اور سامان اور دوکانیں جل گئیں اور ۱۶ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز' قاضی ملطیہ الشریف شمس الدین نے قاضی القضاۃ حنفی بصروی کی بجائے مدرسہ خاتونیہ برانیہ میں درس دیا اور اس کے پاس اعیان حاضر ہوئے اور وہ صاحب فضیلت اور خوش اخلاق آدمی تھے اور ملطیہ کے قاضی تھے اور تقریباً بیس سال سے وہاں خطیب تھے۔

اور ۴ر جمادی الاخرۃ کو جمعرات کے روز ابن الحداد کو دوبارہ محتسب مقرر کر دیا گیا اور ابن مبشر ناظر اوقاف قائم رہا۔ اور ۹ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز ابن صصری نے شیخ صفی الدین ہندی کی بجائے اتابکیہ میں درس دیا اور دوسرے بدھ کو ابن زملکانی آیا اور اس نے ہندی کی بجائے جس کی وفات کا فیصلہ ہو چکا تھا' الظاہریہ الجوانیہ میں درس دیا۔

ہندی کے حالات ابھی بیان ہوں گے اور رجب کے آخر میں' امیر آقوش نائب الکرک کو قاہرہ کے قید خانے سے نکال دیا گیا اور اُسے دوبارہ امیر بنا دیا گیا اور شعبان میں پانچ ہزار جوان بلاد حلب سے گئے اور انہوں نے بلاد آمد پر غارت گری کی اور بہت سے شہروں کو فتح کر لیا اور قتل کیا اور قیدی بنائے اور صحیح وسالم واپس آ گئے اور انہوں نے جو قیدی بنائے ان کا خمس لگایا۔ اور پانچواں حصہ چار ہزار راس اور کسور تک پہنچا' اور رمضان کے آخر میں قراسنقر المنصوری بغداد پہنچا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی خاتون بنت ایفا شاہ تاتار بھی تھی اور خربندا بھی اس کی خدمت میں آیا اور اس نے اس سے مسلمانوں کے شہروں کے اطراف پر غارت گری کی اجازت طلب کی اور اس نے اُسے اجازت نہ دی' اور اس پر ایک فدائی شخص نے حملہ کر دیا مگر وہ اس پر قابو نہ پا سکا اور فدائی کو قتل کر دیا گیا اور ۱۶ر رمضان کو بدھ کے روز عادلیہ صغیرہ میں امام فخر الدین فقیہ محمد بن علی المصری جو ابن کاتب قطلوبک کے نام سے مشہور ہے' نے اس کے مدرس کمال الدین بن زملکانی کے وہاں سے دستکش ہونے کے باعث درس دیا اور اس کے پاس قضاۃ' اعیان خطیب اور ابن زملکانی بھی حاضر ہوئے اس سال القیساریہ کی تعمیر مکمل ہو گئی جو کاغذ فروشوں اور زرگروں کے نزدیک الدہشۃ کے نام سے مشہور ہے اور وہاں تاجروں نے رہائش اختیار کر لی ہے اس سے جامع کے اوقات ممتاز ہو گئے ہیں اور یہ الصاحب شمس الدین سنبھالنے کے باعث ہوا ہے اور ۸ر شوال کو احمد الرومی کو قتل کر دیا گیا' اس کے خلاف بڑے بڑے امور یعنی ترک واجبات اور محرمات

Marfat.com

کے استحلال اور کتاب وسنت کی استہانت وتنقیص کی گواہی دی گئی۔ سو مالکی نے اس کے خون بہانے کا فیصلہ دیا' خواہ وہ مسلمان ہو جائے' پس اُسے قید کر دیا گیا' پھر قتل کر دیا گیا' اور آج کے روز شامی قافلے کا خروج ہوا' اور اس کا امیر سیف الدین طقتمر اور اس کا قاضی' ملطیہ کا قاضی تھا اور اس میں حماۃ حلب اور ماردین کے قاضی اور ملک الامراء تنکز کے کاتب اور اس کے داماد فخر الدین مصری نے حج کیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شرف الدین ابوعبداللہ:

محمد بن العدل عماد الدین محمد ابی الفضل محمد بن ابی الفتح نصر اللہ بن المظفر بن اسعد ابن حمزہ بن اسد بن علی بن محمد التمیمی الدمشقی القلانسی' آپ ۶۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور خواص کی نگہداشت سنبھالی اور اس سے قبل آپ القیمت میں حاضر ہوئے پھر اُسے چھوڑ دیا اور آپ نے اولاد اور بہت سے اموال چھوڑے اور ۱۲ر صفر ہفتے کی رات کو وفات پا گئے اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

شیخ صفی الدین ہندی:

ابو اعبداللہ محمد بن عبدالرحیم بن محمد الارموی الشافعی المتکلم' آپ ۶۴۴ھ میں ہند میں پیدا ہوئے اور اپنی ماں کے نانا سے علم حاصل کیا اور رجب ۶۶۷ھ میں دہلی سے روانہ ہوئے اور حج کیا اور کئی ماہ مکہ کی ہمسائیگی کی پھر یمن آ گئے اور اس کے بادشاہ ملک مظفر نے آپ کو چار سو دینار دیئے پھر آپ مصر آئے اور وہاں چار سال قیام پذیر رہے' پھر انطاکیہ کے راستے روم روانہ ہو گئے اور گیارہ سال قونیہ میں اور پانچ سال سیواس میں اور ایک سال قیساریہ میں رہے اور قاضی سراج الدین ملاقات کی اور اس نے آپ کا اکرام کیا پھر آپ ۶۸۵ھ میں دمشق آ گئے اور وہاں اقامت اختیار کر لی اور اُسے وطن بنایا اور الرواحیہ' اور الدولعیہ' الظاہریہ اور تنکزیہ میں پڑھایا اور اصول اور کلام کے بارے میں تصانیف کیں' اور اشتغال وافتاء کے درپے ہو گئے اور آپ نے اپنی کتب کو دار الحدیث اشرفیہ کے لیے وقف کر دیا' اور آپ نیک اور صلہ رحمی کرنے والے تھے' آپ نے ۲۹ر صفر منگل کی رات کو وفات پائی اور صوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے اور موت کے وقت آپ کے ساتھ سوائے الظاہریہ کے اور کوئی نہ تھا اور وہیں آپ نے وفات پائی اور آپ کے بعد اس میں ابن زملکانی نے پڑھایا اور ابن صصری نے تنکزیہ کو لے لیا۔

القاضی المسند المعمر الرحلۃ:

تقی الدین سلیمان بن حمزہ بن عمر بن شیخ عمر المقدسی الحنبلی' جو دمشق کے حاکم تھے۔ آپ ۱۵ر رجب ۶۳۸ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا بہت سماع کیا اور خود پڑھا اور فقہ سیکھی اور مہارت حاصل کی اور فیصلوں کے متصرف ہوئے اور حدیث بیان کی اور آپ بہترین' بہت خوش اخلاق اور بہت بامروت شخص تھے' شہر سے واپس کے بعد اچانک فوت ہو گئے اور الجوزیہ میں آپ فیصلے کرتے تھے اور آپ الدیر میں اپنے گھر گئے تو آپ کی حالت بدل گئی اور آپ ۲۱ر ذوالقعدہ سوموار کی شب کو نماز مغرب کے بعد فوت ہو گئے' اور دوسرے دن اپنے دادا کی قبر میں دفن ہوئے اور آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل ہوئے رحمہ اللہ۔

Marfat.com

شیخ علی بن شیخ علی الحریری:

آپ اپنے طائفہ کے سردار تھے' آپ کی عمر دوسال ہی تھی کہ آپ کا باپ فوت ہوگیا اور آپ نے جمادی الاولیٰ میں نصر بستی میں وفات پائی۔

ماہر فاضل حکیم بہاء الدین:

عبدالسید بن المہذب اسحاق بن یحییٰ طبیب کمال اسلام سے متشرف' پھر آپ نے سارا قرآن پڑھا کیونکہ آپ نے بصیرت کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا اور آپ کے ہاتھوں پر آپ کی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور آپ اپنے لیے اور ان کے لیے بابرکت تھے اور اس سے قبل آپ یہود کے قاضی تھے' سو اللہ نے آپ کو ہدایت دی اور ۶ رجمادی الآخرۃ کو اتوار کے روز آپ نے وفات پائی اور اسی روز قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے' آپ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' کیونکہ آپ نے ان کے دین کا بطلان اور جو کچھ انہوں نے اپنی کتاب میں الفاظ کو اپنی جگہوں سے محرف ومبدل کیا تھا' اُسے آپ کے سامنے واضح کیا' رحمہ اللہ۔

۷۱۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دمشق میں حنبلی کے سوا' حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے' حنبلی گزشتہ سال فوت ہو گئے تھے اور محرم میں سپاہیوں کے ازالہ کے تقاضے کے مطابق سلطانی سزاؤں کا تفرقہ مکمل ہوگیا اور فوج کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا اور سلطان بقیہ قبلی اور شامی بلاد میں ٹیکس ساقط کر دیا اور اس ماہ حنابلہ اور شافعیہ کے درمیان عقائد کے باعث فتنہ پیدا ہوا' اور وہ دمشق گئے اور نائب السلطنت تنکز کے پاس دارالسعادۃ میں حاضر ہوئے اور اس نے ان کے درمیان صلح کروادی' اور فریقین میں سے کسی فریق کو پریشان کئے اور اس سے جھگڑا کیے بغیر' خیریت کے ساتھ معاملہ طے پا گیا اور یہ ۱۶ رمحرم اور منگل کا دن تھا اور ۱۶ رصفر کو اتوار کے روز تقی الدین سلیمان کی بجائے جو فوت ہو چکے تھے' قاضی القضاۃ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن مالک بن مزروع حنبلی کا حکم پڑھا گیا جو حنابلہ کے فیصلے اور ان کے اوقات کی نگہداشت کے بارے میں تھا اور حکم کی تاریخ ۶ رذوالحجہ تھی اُسے جامع اموی میں قضاۃ الصاحب اور اعیان کی موجودگی میں پڑھا گیا' پھر وہ اس کے ساتھ دارالسعادۃ کی طرف پیدل چلے' اور وہ خلعت پہنے ہوئے تھا اس نے نائب کو سلام کیا اور الصالحیہ کی طرف چلا گیا پھر وہ دوسرے دن وہ الجوزیہ کی طرف گیا اور اپنے سے پہلوں کے دستور کے مطابق وہاں فیصلے کیے اور آپ نے چند یوم کے بعد شیخ شرف الدین بن الحافظ کو نائب مقرر کیا اور ۷ رصفر کو سوموار کے روز شیخ کمال الدین بن الشریشی ڈاک کے گھوڑوں پر مصر پہنچا اور اس کے پاس اپنی طرف وکالت کی واپسی کا حکم بھی تھا' پس اُسے خلعت دیا گیا اور اس نے خلعت پہنتے ہوئے نائب کو سلام کہا' اور وہ اس ماہ میں وزیر عزالدین بن القلانسی کو گرفتار کیا گیا اور اُسے الغدر اد یہ میں قید کیا گیا اور اس سے پچاس ہزار کا مطالبہ کیا گیا پھر جو کچھ اس نے اس سے لیا تھا اُسے دے دیا اور خاص نگرانی کی کونسل سے فیصلہ ہوگیا اور ربیع الآخر فضل بن عیسیٰ مصر پہنچا اور اُسے اور اس کے بھتیجے موسیٰ بن مہنا کو صیدا میں جاگیریں دی گئیں۔ ان لیے مہنا تاتاری علاقے میں داخل ہوگیا اور انہوں نے ان کے بادشاہ خربندا سے ملاقات کی۔

Marfat.com

اور ۱۶ر جمادی الاولیٰ سوموار کے روز ابن صصری نے الصوفیہ کے مطالبہ پر ان کے نائب السلطنت سے اس کا مطالبہ کرنے پر سمیساطیہ میں شیوخ کی مشیخت سنبھالی اور وہ وہاں حاضر ہوا' اور الشریف شہاب الدین ابی القاسم محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحیم بن عبدالکریم ابن محمد بن علی بن الحسن بن الحسین بن یحییٰ بن موسیٰ بن جعفر صادق کی بجائے اعیان اس روز اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ کاشغر تھا' اس نے ۶۳ر سال کی عمر میں وفات پائی اور الصوفیہ میں دفن ہوا۔

اور جمادی الآخرۃ میں بہاؤ الدین ابراہیم بن جمال الدین یحییٰ جو ابن علیہ کے نام سے مشہور تھا۔ اور شام کے دیوان النائب کا ناظر تھا' نے' شمس الدین محمد ابن القادر الخطیری الحاسب الکاسب متوفی کی بجائے شام کی کچہریوں کی نگہداشت سنبھالی' اور وہ کئی بڑی جہات کا منتظم تھا جیسے خزانہ جامع اور شفاخانے کے نگرانی وغیرہ' اور شفاخانے کی نگرانی کا کام مسلسل دیوان نائب السلطنت کے ہاتھوں میں رہا خواہ وہ کوئی بھی ہو' اور یہ ایک دائمی دستور بن گیا اور رجب میں حاکم حمص نے امیر سیف الدین ترکستانی متوفی کی بجائے امیر شہاب الدین قرطای کو طرابلس کی نیابت کی طرف منتقل کر دیا' اور امیر سیف الدین ارقطای نے حمص کی نیابت سنبھالی اور الکرک کی نیابت سیف الدین تیبغا کی بجائے سیف الدین طقطای الناصری نے سنبھال لی۔

اور ۱۰ر رجب کو بدھ کے روز قاضی شمس الدین دمشقی نے' بہاؤ الدین یوسف بن جمال الدین احمد بن الظاہری العجمی الحلبی جو الصاحب کمال الدین بن العدیم کے پوتے تھے کی بجائے الجنبیہ میں درس دیا وہ فوت ہو کر اپنے ماموں اور والد کے پاس العدیم کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور شعبان کے آخر میں قاضی شمس الدین ابن غرالدین یحییٰ حرانی جو مصر کے حنابلہ کے قاضی القضاۃ شرف الدین عبدالغنی کے بھائی تھے' الصاحب غرالدین احمد بن محمد بن احمد بن مبشر کی بجائے جو آغاز رجب میں دمشق میں وفات پا گئے تھے' اوقاف کی نگرانی کے لیے' دمشق پہنچے۔ اور آپ نے وہاں اور مصر میں کچہریوں کی نگرانی اور سکندریہ وغیرہ میں احتساب کا کام سنبھالا اور آخری وقت میں صرف ان کے پاس دمشق کے اوقاف کی نگرانی باقی رہ گئی تھی اور آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اور آپ قاسیون میں دفن ہوئے۔

اور شوال کے آخر میں شامی قافلہ نکلا اور ان کا امیر سیف الدین ارغون اسلحدار الناصری تھا۔ جو دمشق میں دارالطراز کے پاس رہائش پذیر تھا اور مصر سے سیف الدین الدوادار اور قاضی القضاۃ ابن جماعۃ نے حج کیا اور اس نے اس سال اپنے بیٹے جمال الدین عبداللہ کی وفات کے بعد قدس شریف کی زیارت کی اور وہ ایک سردار تھا اور اس کی شان بڑھ گئی اور ذوالقعدہ میں امیر سیف الدین تنکز قدس کی زیارت کو گیا اور بیس روز غائب رہا اور اسی ماہ امیر سیف الدین بکتمر حاجب مصر سے دمشق پہنچا۔ اور وہ قید خانے میں قید تھا اور اُسے رہا کر دیا گیا اور اس کی عزت کی گئی اور اُسے صغد کی نیابت سپرد کی گئی اور وہ دمشق میں اپنے کام پورے کرنے کے بعد اس کی طرف روانہ ہو گیا اور قاضی حسام الدین قزوینی کو صغد کی قضا سے طرابلس کی قضا کی طرف منتقل کر دیا گیا اور صغد کی قضا دوبارہ قاضی دمشق کو دے دی گئی اور ابن صصری شرف الدین الہاوندی اس میں متصرف ہو گیا اور اس سے قبل وہ طرابلس کا متولی تھا اور بکتمر حاجب کے ساتھ ظہیر الدین مختار آختہ جو الزرعی کے نام سے مشہور ہے وہ بھی ظہیر الدین مختار البلتین متولی کی بجائے قلعہ کے خزانے کا متولی بن کر پہنچا۔

Marfat.com

اور اسی ماہ یعنی ذوالقعدہ میں شاہ تاتار خر بندا محمد ارغون بن ابغا ابن ہلاکو خاں جو عراق وخراسان اور عراق العجم' روم آذربائیجان بلاد آرمینیا ودیار بکر کا بادشاہ تھا کی موت کی اطلاعات پہنچیں وہ ۲۷ رمضان کو فوت ہوا' اور اپنے تعمیر کردہ شہر جسے السلطانیہ کہا جاتا تھا' میں اپنی قبر میں دفن ہوا اور اس کی عمر تیس سال سے متجاوز تھی اور وہ سخاوت سے موصوف تھا اور لہو ولعب اور عمارتوں کا دلدادہ تھا' اور اس نے رفض کا اظہار کیا اور سنت کے مطابق سنت قائم کی پھر رفض کی طرف چلا گیا اور اپنے ملک میں اس کے شعائر کو قائم کیا اور نصیر الدین طوسی کے شاگرد شیخ جمال الدین بن مطہر الحلی نے اس کے ہاں مرتبہ حاصل کیا اور اس نے کئی شہر اسے جاگیر میں دیئے اور وہ اسی خراب مذہب پر قائم رہا۔ حتیٰ کہ اس سال میں فوت ہوگیا اور اس کے زمانے میں بڑے بڑے فتنے اور مصائب پیدا ہوئے' سو اللہ نے عباد بلاد کو اس سے نجات دی اور اس کے بعد اس کا گیارہ سالہ بیٹا ابو اسعید بادشاہ بنا اور اس کی افواج اور ملک کا منتظم امیر جوبان تھا اور وہ علی شاہ تبریزی کی وزارت پر قائم رہا اور اس نے اصرار کے ساتھ اپنے ارباب حکومت کو پکڑا اور ان اعیان کو قتل کر دیا جن پر اس کے باپ کو زہر دے کر مارنے اتہام تھا اور اس کی حکومت کے آغاز میں بہت سے لوگوں نے اسے کھلونا بنا لیا پھر وہ عدل اور اقامت سنت کی طرف لوٹ آیا' اور اس نے ایسا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا جس میں سب سے پہلے شیخین پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ کو ثواب سے نوازنے کی دعا کی جائے جس سے لوگ خوش ہوگئے اور اس سے وہ فتنے شرور اور قتال بند ہوگیا جو ان علاقوں کے باشندوں اور ہرات' اصبہان' بغداد اربل اور سادہ میں پایا جاتا تھا اور حاکم مکہ امیر خمیصہ ابی نمی الحسنی' شاہ تاتار خر بندا کو اہل مکہ کے خلاف مدد دینے گیا اور وہاں کے روافض نے اس کی مدد کی اور انہوں نے خراسان کے اس کے ساتھ فوج تیار کی اور جب خر بندا مر گیا تو یہ سب کچھ بیکار گیا اور خمیصہ ناکام اور ذلیل ہو کر واپس آ گیا اور اس کے ساتھ تاتاری روافض کا ایک بڑا امیر تھا جسے الدلقندی کہا جاتا تھا۔ اور اس نے خمیصہ کے لیے بہت سے اموال جمع کیے تاکہ وہ ان کے ذریعے بلاد حجاز میں رفض کو قائم کرے' اور مہنا کے بھائی امیر محمد بن عیسیٰ نے ان دونوں پر حملہ کر دیا اور وہ بھی تاتاری علاقے میں تھا اور اس کے ساتھ عربوں کی ایک جماعت بھی تھی' پس اس نے ان دونوں کو اور ان کے ساتھ جو لوگ تھے انہیں مغلوب کر لیا اور ان کے پاس جو اموال تھے انہیں لوٹ لیا اور اس کی اطلاعات اسلامی حکومت کو پہنچیں تو ملک ناصر اور اس کے ارباب حکومت اس سے راضی ہوئے اور اس کے ہاں جو اس کا گناہ تھا اس نے اُسے دھو دیا اور سلطان نے اُسے اپنے حضور بلایا تو یہ سمع واطاعت کراتا ہوا حاضر ہوا۔ اور نائب شام نے اس کی عزت کی اور رجب یہ سلطان کے پاس پہنچا تو اس نے بھی اس کی عزت کی پھر اس نے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے فتویٰ پوچھا اور اسی طرح سلطان نے آپ کی طرف آدمی بھیجا کہ وہ آپ سے ان اموال کے بارے میں دیافت کرے جو الدلقندی سے حاصل کیے گئے ہیں تو آپ نے انہیں فتویٰ دیا کہ وہ ان کاموں میں خرچ کیے جائیں جن کا فائدہ مسلمانوں کو ہو۔ اس لیے وہ حق کے خاتمے اور اہل بدعت کو اہل سنت پر غالب کرنے کے لیے تیار کیے گئے تھے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

عزالدین مبشر شیخ الشیوخ شہاب کاشغری' النجیبیۃ کا درس بہاء عجمی' اور اس سال میں المزہ کے خطیب کو قتل کر دیا گیا' اسے ایک

Marfat.com

جبلی شخص نے قتل کیا اس نے بازار میں اس کے سر پر گوشت فروخت کرنے والے کا کلہاڑا مارا اور وہ کچھ دن زندہ رہ کر مر گیا اور قاتل کو پکڑ لیا گیا اور اُسے اسی بازار میں پھانسی دی گئی جس میں اس نے قتل کیا تھا' اور یہ ۱۳ ربیع الآخر اتوار کے دن کا واقعہ ہے اور وہیں اسے دفن کیا گیا' اس کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔

اشرف صالح بن محمد بن عرب شاہ:

ابن ابی بکر الہمدانی' آپ نے جمادی الآخرۃ میں وفات پائی اور النیرب کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ حسن قرات اور حسن سیرت میں مشہور تھے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اس کا کچھ حصہ روایت بھی کیا ہے۔

ابن عرفہ مؤلف التذکرہ الکندیۃ:

شیخ امام مہان نواز' محدث' نحوی ادیب علاء الدین علی بن مظفر بن ابراہیم بن عمر ابن زید بن ہبۃ اللہ الکندی الاسکندرانی' ثم الدمشقی' آپ نے دوسو سے زائد شیوخ سے حدیث کا سماع کیا اور سبع قراءت کو پڑھا اور اس نے اچھے علوم حاصل کیئے اور شاندار اشعار نظم کیے اور تقریباً پچاس جلدوں میں ایک کتاب تالیف کی جس میں بہت علوم تھے اور اکثر علوم ادبیات کے بارے میں تھے اور اس نے اس کا نام التذکرۃ الکندیہ رکھا اور اُسے سمیساطیہ کے لیے وقف کر دیا اور اس نے خوب لکھا اور خیال کیا اور کئی جماعتوں کی خدمت کی اور دس سال تک دارالحدیث نفسیہ کی مشیخت سنبھالی اور متعدد بار صحیح بخاری کو پڑھا اور حدیث کا سماع کرایا اور آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی پناہ لیتے تھے اور آپ نے مسجد کے گنبد کے پاس بستان میں ۷ رجب کو بدھ کے روز وفات پائی اور ۷۶ سال کی عمر میں المزہ میں دفن ہوئے۔

ظہیر الدین مختار آختہ:

البکتمی' قلعہ کا خزندار اور دمشق کے طبلخانات کے امراء میں سے ایک امیر' آپ پاک باز' دانا اور فاضل آدمی تھے اور قرآن کو حفظ کرتے تھے اور اُسے خوش آوازی سے ادا کرتے تھے اور آپ نے قلعہ دمشق کے دروازے پر یتیموں کے لیے ایک مکتب وقف کیا اور ان کے لیے لباس اور تنخواہ مقرر کی اور آپ ان کا خود امتحان لیتے تھے اور ان سے خوش ہوتے تھے اور باب الجابیہ کے باہر قبرستان بنایا اور اس پر دو بستیاں وقیف کیں اور اس کے نزدیک ایک خوبصورت مسجد بنائی اور اُسے ایک امام کو وقف کر دیا اور یہ اس علاقے میں بننے والا پہلا قبرستان ہے اور ۱۰ ارشعبان کو وہاں دفن ہوئے' آپ خوبصورت اور خوش اخلاق آدمی تھے اور پرسکون' باوقار اور بارعب تھے اور حکومت میں آپ کو وجاہت حاصل تھی اللہ آپ کو معاف کرے اور آپ کے بعد آپ کا ہم نام ظہیر الدین مختار الزرعی خزانے کا منتظم بنا۔

امیر بدر الدین:

محمد بن الوزیری' آپ سرکردہ امراء میں سے تھے اور آپ کو فضیلت ومعرفت اور تجربہ حاصل تھا اور ایک دفعہ آپ نے مصر میں دارالعدل میں سلطان کی نیابت کی اور آپ المیسرہ کے حاجب تھے اور آپ نے اوقاف اور قضاۃ اور مدرسین کے بارے میں گفتگو کی پھر آپ دمشق آگئے اور وہیں ۱۶ ارشعبان کو فوت ہو گئے اور النجیبی کی سرائے کے اُوپر میدان الحصی میں دفن ہوئے اور آپ نے پیچھے بہت ترکہ چھوڑا۔

Marfat.com

شیخہ صالحہ:

ست الوزراء بنت عمر بن اسعد بن المنجاء صحیح بخاری وغیرہ کی راویہ' آپ کی عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی اور آپ صالحہ عورتوں میں سے تھیں' آپ نے ۱۸ رشعبان جمعرات کی شب کو وفات پائی اور جامع مظفری کے اُوپران کے قبرستان میں قاسیون میں دفن ہوئیں۔

قاضی محب الدین:

ابوالحسن ابن قاضی القضاۃ تقی الدین بن دقیق العید' آپ کو آپ کے باپ نے اپنے زمانے میں نائب مقرر کیا اور الحاکم بامراللہ کی بیٹی سے آپ کا نکاح کرادیا اور اللہاریہ میں پڑھایا اور اپنے باپ کے بعد سردار بن گئے اور ۱۹ ررمضان کو سوموار کے روز فوت ہوئے اور آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی اور اپنے باپ کے پاس القرافہ میں دفن ہوئے۔

شیخہ صالحہ:

ست المنعم بنت عبدالرحمٰن بن علی بن عبدوس الحرانیہ' شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی والدہ آپ نے ستر سال سے زیادہ عمر پائی اور آپ کے ہاں کوئی بیٹی نہیں ہوئی' آپ نے ۲۰ رشوال کو بدھ کے روز وفات پائی۔ اور الصوفیہ میں دفن ہوئیں اور آپ کے جنازے میں بہت سے لوگ شامل ہوئے۔

شیخ نجم الدین موسیٰ بن علی بن محمد:

الجیلی ثم الدمشقی' کاتب' فاضل جو ابن البصیص کے نام سے مشہور تھے اور اپنے زمانے میں فن کتابت کے شیخ تھے' خصوصاً المزدوج اور المثلث میں' اور آپ پچاس سال لوگوں کو کتابت سکھاتے رہے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں' جن کو آپ نے کتابت سکھائی ہے اور خوش منظر شیخ تھے اور آپ نے ۱۰ رذوالقعدہ کو منگل کے روز وفات پائی اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

شیخ تقی الدین موصلی:

ابوبکر بن ابی الکرم جو محراب الصحابہ کے پاس شیخ القراۃ تھے اور طویل مدت تک میعاد ابن عامر کے شیخ رہے اور لوگوں نے تقریباً آپ سے پچاس سال تک تلقین اور قراءت میں فائدہ اٹھایا اور آپ نے بہت سے لوگوں کو قرآن ختم کرایا۔ اور اس کے لیے آپ کا قصد کیا جاتا تھا اور آپ تصدیقات جمع کرتے تھے جنہیں بچے اپنے ختم کی راتیں کہتے تھے اور آپ نے حدیث کا سماع کیا اور آپ اچھے اور دین دار شخص تھے اور آپ نے ۷ ارذوالقعدہ کو منگل کے روز وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

الشیخ الصالح الزاہد المقری:

ابوعبداللہ محمد بن الخطیب سلامتہ بن سالم بن الحسن بن نبوب المالینی' آپ جامع دمشق کے مشہور صلحاء میں سے ایک تھے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور پچاس سال تک لوگوں کو پڑھایا اور آپ بچوں کو مشکل حروف کی ادائیگی کرنا سکھاتے تھے اور آپ نے منہ میں تکلیف تھی اور آپ اپنے منہ کے نیچے ایک برتن اٹھائے رکھتے تھے کیونکہ آپ کے منہ سے بکثرت رال ٹپکتی تھی' آپ کے عمر ۸۴ سال سے متجاوز تھی آپ نے ۱۲ رذوالقعدہ کو اتوار کے روز مدرسہ صارمیہ میں وفات پائی۔ اور القنداوی کے قریب باب الصغیر

Marfat.com

میں دفن ہوئے اور آپ کے جنازے میں تقریباً دس ہزار آدمی شامل ہوئے۔

شیخ صدر بن وکیل:

علامہ ابوعبداللہ محمد بن شیخ' امام مفتی المسلمین زین الدین عمر بن مکی بن عبدالصمد جو ابن المرحل کے نام سے مشہور تھے اور ابن الوکیل اپنے زمانے میں شیخ الشافعیہ تھے اور اپنے وقت میں فضیلت کثرت اشغال' مطالعہ' تحصیل علم اور متعدد علوم کے جامع ہونے کے لحاظ سے ان سب سے مشہور تھے اور آپ نے مذہب اور اصلیین کی خوب معرفت حاصل کی۔ اور نحو میں آپ کو یہ قوت حاصل نہ تھی اور آپ سے بہت غلطیاں ہوتی تھیں اور آپ نے اس سے زمخشری کی المفصل کو پڑھا اور آپ کو بہت علوم یاد تھے' آپ ۶۶۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اور مشائخ سے حدیث کا سماع کیا جس میں مسند احمد علی بن علان اور کتب ستہ شامل تھیں اور دارالحدیث میں امیر الاربلی والعامری والمزی کی طرف سے آپ کو صحیح مسلم کا بہت سا حصہ سنایا گیا۔ اور آپ بہت سے علوم یعنی طب' فلسفہ اور علم کلام کے مجموعہ سے حدیث پر گفتگو کرتے تھے اور یہ کوئی علم نہیں ہے اور علوم اوائل سے بھی گفتگو کرتے تھے اور آپ بکثرت اس علم کو استعمال کرتے تھے' اور اچھے اشعار بھی کہتے تھے اور آپ کا دیوان لطیف باتوں پر مشتمل ہے اور آپ کے اصحاب آپ سے حسد کرتے تھے اور بغض رکھتے تھے اور وہ آپ کے بارے میں کئی باتوں کا اعتراض کرتے تھے' اور آپ پر بڑے بڑے گناہوں ک تہمت لگاتے تھے اور آپ اپنے نفس پر زیادتی کرنے والے تھے اور آپ جو فواحش کا ارتکاب کرتے تھے ان پر حیاء کی چادر ڈالی ہوئی تھی اور آپ شیخ ابن تیمیہ سے عداوت رکھتے تھے۔ اور بہت سی مجالس اور محافل میں آپ سے مناظرات کرتے تھے اور شیخ تقی الدین کے علوم باہرہ کے معترف تھے اور آپ کی تعریف کرتے تھے' لیکن آپ کے مذہب' پہلو اور خواہش کی مدافعت کرتے تھے اور آپ کے گروہ کی مدافعت کرتے تھے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی آپ کی اور آپ کے علوم وفضائل تعریف کرتے تھے اور جب آپ سے اس کے افعال اور قبیح اعمال کے متعلق دریافت کیا جاتا تو آپ اس کے اسلام کی شہادت دیتے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے نفس سے خرابی کرنے والا اور شیطان کے مقصد کے اتباع کرنے والا ہے' خواہش اور گفتگو کی طرف مائل رہتا ہے اور وہ ایسے نہیں تھے جیسے ان کے بعض حاسد اصحاب ان کے بارے میں اعتراضات وغیرہ کرتے تھے یا اس مفہوم کی باتیں کرتے تھے' آپ نے مصر وشام کے کئی مدارس میں پڑھایا اور دمشق میں الثامتین' الندراویہ اور دارالحدیث اشرفیہ میں پڑھایا اور آپ خطابت کے دوران چند روز اس کے متولی بنے' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور اُسے آپ نے کے ہاتھ سے نکال دیا اور آپ اس کے منبر پر نہیں چڑھے پھر آپ نے نائب السلطنت افرم سے ملاپ کیا اور ایسے امور وقوع پذیر ہوئے جن کا بیان کرنا ممکن نہیں اور انہیں قبائح میں شمار نہ کیا جائے' پھر آپ کا یہ حال ہو گیا کہ آپ نے دمشق سے حلب منتقل ہونے کا عزم کر لیا کیونکہ آپ کے نائب کے دل پر قابو پا چکے تھے اور وہاں آپ نے اقامت اختیار کی اور درس دیا' پھر ایلچیوں کے ساتھ سلطان اور الہنا کے درمیان ارغون اور الطنبغا کی صحبت میں آ گئے پھر مصر میں ٹھہر گئے اور وہاں مزار حسین پر درس دیا یہاں تک کہ ۲۴ ذوالقعدہ کو بدھ کے دن صبح کو جامع حاکم کے قریب اپنے گھر میں وفات پا گئے اور اس روز شیخ محمد بن ابی حمزہ کے قریب القرافہ میں قاضی ناظر الجیش کے قبرستان میں دفن ہوئے اور جب آپ کی وفات کی خبر دمشق پہنچی' تو اس کی جامع میں جمعہ کے بعد آئندہ سال کی ۳ محرم کو آپ کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا گیا اور ایک جماعت نے آپ کا

Marfat.com

مرثیہ کہا جس میں ابن غانم علاؤالدین' القفجازی اور الصغدی شامل تھے کیونکہ وہ آپ کے دوست تھے۔

شیخ عمادالدین اسماعیل الفوعی:

وکیل قجلیس' اور آپ ہی کے لیے باب الصغیر پر البرانیہ الغربیہ میں کمرہ بنایا گیا اور اس میں قابلیت اور کفایت پائی جاتی تھی' اور وہ رافضی گھرانے سے تھا' اتفاق سے نائب السلطنت نے اُسے بلایا اور اس کے سامنے اُسے مارا گیا اور خود نائب اس کے پاس جا کر اس کے منہ پر چابک مارنے لگا۔ اور اُسے اس کے سامنے سے اٹھایا گیا اور وہ عرفہ کے روز مر گیا اور اسی روز قاسیون کے دامن میں دفن ہوا' اور اس کا گھر باب الفرادیس کے باہر تھا۔

۷۱۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور صفر میں جامع کی تعمیر شروع ہوئی جسے ملک الامراء تنکز نائب شام نے باب النصر کے باہر مکر السماق کے سامنے دمشق میں نہر بانیاس پر تعمیر کیا تھا اور قضاۃ اور علماء اس کے قبلے کی آزادی کے لیے آئے اور اس کی حالت وہی رہی جو شیخ ابن تیمیہ نے ۲۵ رصفر کو اتوار کے روز بیان کی تھی' انہوں نے سلطان کے حکم سے اس کی تعمیر شروع کر دی اور اس کے نائب نے اس کے بارے میں اس کی مدد کی اور اس ماہ صفر میں بعلبک میں عظیم سیلاب آیا' جس نے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور بہت سے گھروں اور عمارتوں کو برباد کر دیا اور یہ ۲۷ رصفر منگل کے روز کا واقعہ ہے۔

اور اس کا ملخص یہ ہے کہ اس سے پہلے ان کے پاس رعد و برق آئی اور ان کے ساتھ اولے اور بارش بھی تھی' پس وادیاں رواں ہو گئیں' اس کے بعد ان کے پاس بڑا سیلاب آیا اور شمال مشرق کی جانب سے شہر کی فصیل چالیس ہاتھ کے قریب دھنس گئی' حالانکہ دیوار کی بلندی پانچ ہاتھ تھی اور اس نے صحیح برج کو اٹھا لیا اور اس کے ساتھ اس کی دونوں جانب سے دو شہر بھی اٹھا لیے اور اس نے اُسے اسی طرح اٹھا لیا حتیٰ کہ وہ گزر گیا اور اس نے زمین میں پانچ سو ہاتھ گڑھا کھود دیا' جس کی چوڑائی تیس ہاتھ تھی اور سیلاب اسے شہر کے مغرب میں اٹھا کر لے گیا اور وہ جس چیز کے پاس سے گزرتا اُسے فنا کر دیتا اور وہ اہل شہر کی غفلت کے وقت شہر میں داخل ہوا اور اس نے اس کے تہائی حصے سے زائد کو برباد کر دیا اور جامع میں داخل ہو گیا اور ڈیڑھ آدمی کے قد کے برابر اس میں بلند ہو گیا پھر وہ اس کی غربی دیوار پر چڑھ گیا اور اُسے برباد کر دیا اور اس میں جو ذخائر' کتب اور مصاحف تھے ان سب کو برباد کر دیا اور جامع کی بہت سی شاندار چیزوں کو بھی تلف کر دیا اور بہت سے مرد' عورتیں اور بچے دیوار کے نیچے آ کر مر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جامع میں شیخ علی بن محمد بن شیخ علی الحریری اور آپ کے ساتھ فقراء کی ایک جماعت غرق ہو گئی' بیان کیا جاتا ہے کہ اس حادثہ میں جو اہل البعلبک ہلاک ہوئے وہ مسافروں کے علاوہ ۱۴۴ نفس اور سیلاب نے جو گھر اور دوکانیں برباد کیں وہ چھ سو کے قریب تھیں اور جن باغات کے درخت تباہ ہو گئے وہ بیس باغات تھے اور جامع اور امینیہ کے سوا آٹھ چکیاں میں تباہ گئیں اور جن میں وہ داخل ہوا اور جو کچھ ان میں تھا اُسے تلف کر دیا اور جن کو اس نے برباد نہیں کیا وہ بہت سی ہیں۔

اور اس سال نیل میں بہت اضافہ ہو گیا اور اس قسم کے اضافے کے متعلق کبھی سنا نہیں گیا اور اس نے بہت شہروں کو غرق کر دیا اور اس میں بہت سے لوگ بھی ہلاک ہو گئے اور منیۃ السیرج بھی غرق ہو گیا اور لوگوں کی بہت سی چیزیں بھی تباہ ہو گئیں۔

Marfat.com

اوراس سال کے ربیع الآخر کے آغاز میں حلبی فوج نے آ ورشہر پر غارت گری کی اورلوٹا اور قیدی بنائے اور صحیح سالم واپس آ گئے اور ۲۹ ربیع الاول ہفتے کے روز مصر سے مالکیہ کا قاضی امام علامہ فخر الدین ابوالعباس احمد بن سلامتہ بن احمد بن سلامۃ اسکندری مالکی' قاضی القضاۃ جمال الدین الزواری کی بجائے' دمشق کی قضاۃ پر آیا کیونکہ قاضی جمال الدین کمزور ہو چکے تھے اوران کے مرض میں شدّت ہوگئی تھی پس قضاۃ اوراعیان نے اس سے ملاقات کی اوراس کے پہنچنے کے دوسرے دن اس کا حکمنامہ جامع میں پڑھایا گیا اوراعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اوراس کے فضائل' علوم پاکیزگی' رائے کی پختگی اور دینداری کا بدلہ دیا گیا اوراس کے نو دن بعد معزول الزواری فوت ہوگیا' اوراس نے دمشق میں تیس سال قضاء کو سنبھالے رکھا اوراس سال امیر سیف الدین بہادر آص کو الکرک کے قید خانے سے رہا کیا گیا اور قاہرہ لایا گیا اور سلطان نے اس کی عزت کی اوراس کی قید نائب شام کے مشورے سے تھی کیونکہ ان دونوں کے درمیان ملطیہ میں جھگڑا ہوا تھا اور ۹ رشوال کو جمعرات کے روز محمل نکلا اور سیف الدین لجکنی المنصوری امیر حج کرنے والوں میں قاضی القضاۃ نجم الدین ابن صصری اوراس کا بھتیجا شرف الدین' کمال الدین بن الشیر ازی' قاضی جلال الدین حنفی' شیخ شرف الدین ابن تیمیہ اور بہت سے لوگ شامل تھے اوراس ماہ کی چھ تاریخ کو شیخ شرف الدین بن ابی سلام کی وفات کے بعد شیخ کمال الدین الشریشی نے الجاروضیہ میں درس دیا اوراعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اوراس ماہ کی ۱۹ رتاریخ کو ابن سلام کی بجائے ابن زملکانی نے الندراویہ میں درس دیا' نیز اس میں شیخ شرف الدین بن تیمیہ نے اپنے بھائی کی اجازت سے اپنے ماں جائے بھائی بدرالدین قاسم بن محمد بن محمد ابن خالد کے بعد الحنبلیہ میں درس دیا اور شیخ تقی الدین خود درس میں شامل ہوئے اور بہت سے اعیان اور دیگر لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے' حتیٰ کہ آپ کا بھائی واپس آ گیا اوراس کی واپسی کے بعد اسی طرح آپ حاضر ہوتے رہے اطلاعات آئیں کہ بلاد سواحل وطرابلس میں تمام شرابوں اور فواحش کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور وہاں سے لوگوں سے بہت سے ٹیکس ساقط کر دیئے گئے اور نصیریہ تمام بستیوں میں مسجدیں بنائی گئی ہیں۔

اور ۲۸ رشوال منگل کی صبح کو شیخ امام علامہ شیخ الکتاب شہاب الدین محمود بن سلیمان الحلبی ڈاک کے گھوڑے پر شرف الدین عبدالوہاب بن فضل اللہ متوفی کی بجائے مصر سے دمشق پہنچے اور ذوالقعدہ میں اتوار کے روز الصمصامیہ میں جسے مالکیہ کے لیے ازسرنو تعمیر کیا گیا تھا' درس دیا اور الصاحب شمس الدین غبریال نے اس کے لیے درس وقف کیا اور وہاں فقہا نے درس دیا اور نائب عدالت فقیہ نورالدین علی بن عبدالبصیر مالکی کو اس کی تدریس کے لیے مقرر کیا گیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اوراس کے پاس حاضر ہونے والوں میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ بھی شامل تھے اور آپ اسے اسکندریہ سے جانتے تھے اوراس میں شیخ جمال الدین محمد بن شیخ شہاب الدین احمد الکحال نے الدفواریہ میں درس دیا اور نائب السلطنت تنکز کے حکم سے امین الدین سلیمان طبیب کی بجائے آپ کو طب کا لیڈر مقرر کیا گیا اوراس نے اُسے اس کے لیے منتخب کر لیا اور اتفاق سے تاجروں کی ایک جماعت اس ماہ ماردین میں اکٹھی ہوئی اور گرانی سے بھگوڑوں کی ایک جماعت بھی بلاد شام کو جاتے ہوئے ان کے ساتھ شامل ہوگئی اور جب وہ رأس العین سے دو دن کی مسافت پر تھے تو ساٹھ تاتاری سوار انہیں آ ملے اور انہوں نے تیروں سے ان پر حملہ کر کے سب کو قتل کر دیا اوران میں سے کوئی ایک شخص بھی نہ بچا' صرف ان کے ستر کے قریب بچے بچ گئے اور وہ کہنے لگے ان کو کون قتل کرے گا؟ تو ان میں سے ایک نے

Marfat.com

کہا اگر تم مجھے غنیمت سے مال دو تو میں اس شرط پر انہیں قتل کر دیتا ہوں تو اس نے ان سب کو قتل کر دیا اور جملہ قتل ہونے والے تاجر چھ سو تھے اور بھاگنے والے تین سو مسلمان تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور انہوں نے ان سے پانچ حوض بھر دیئے حتیٰ کہ وہ پُر ہو گئے اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان میں سے صرف ایک ترکمانی شخص بچ گیا جو بھاگ کر رأس العین آیا اور اس نے جو دررناک اور خوفناک منظر دیکھا تھا اس کی لوگوں کو اطلاع دی تو دیار بکر کے حکمران سوبای نے ان تاتاریوں کی تلاش میں مشقت اٹھائی اور ان سب کو قتل کر دیا اور ان میں سے صرف دو شخص باقی بچے' اللہ انہیں کسی جمعیت میں اکٹھا نہ کرے اور نہ ان کا بھلا ہو آمین یارب العالمین۔

ارض جبلہ میں گمراہ مہدی کے خروج کا بیان:

اس سال نصیریہ اطاعت سے دستکش ہو گئے اور ان کے درمیان ایک شخص تھا جس کا نام انہوں نے محمد بن الحسن المہدی القائم بامر اللہ رکھا تھا اور کبھی اُسے علی بن ابی طالب زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا پکارا جاتا تھا' جو وہ کہتے اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے' اور کبھی وہ دعویٰ کرتا کہ وہ محمد بن عبداللہ صاحب البلاد ہے اور وہ مسلمانوں کی تکفیر کرنے لگا اور یہ کہ نصیریہ حق پر ہیں اور یہ شخص بہت سے بڑے بڑے گمراہ نصیریہ کی عقلوں پر چھا گیا اور اس نے ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک ہزار کی لیڈرشپ اور بہت سے شہر اور نیابات مقرر کیں اور انہوں نے جبلہ شہر پر حملہ کر دیا اور اس میں داخل ہو کر اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور وہ اس سے لا الہ لاعلی والاحجاب الا محمد ولاباب الاسلمان کہتے ہوئے نکلے اور انہوں نے شیخین کو گالیاں دیں اور اہل شہر نے واسلاماہ' واسلطاناہ' واامیراہ پکار' اور ان دنوں ان کا کوئی ناصر اور مددگار نہ تھا اور وہ رونے لگے اور اللہ کے حضور تضرع کرنے لگے' سو اس گمراہ نے ان اموال کو اکٹھا کیا اور اس نے انہیں اپنے اصحاب اور اتباع میں تقسیم کر دیا اللہ ان سب کا برا کرے' اور اس نے انہیں کہا کہ مسلمانوں کا کوئی ذکر اور حکومت باقی نہیں رہی اور اگر میرے ساتھ صرف دس آدمی رہ گئے تب بھی ہم تمام ممالک پر قبضہ کر لیں گے اور اس نے ان شہروں میں اعلان کر دیا کہ عشر کی مقاسمت کسی غیر کے لیے نہیں تاکہ اس میں رغبت دلائے' اور اس نے اپنے اصحاب کو مساجد کے ویران کرنے اور انہیں شراب خانے بنا دینے کا حکم دیا اور وہ مسلمانوں میں سے جسے قید کرتے اُسے کہتے لاالہ الاعلی اور اپنے اس معبود مہوی کو سجدہ کر جو زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ تیرے خون کو گرنے سے بچائے اور تیرے لیے فرمان لکھے اور انہوں نے تیاری کی اور بہت برا کام کیا پس فوجیں ان کی طرف گئیں اور انہوں نے انہیں شکست دی اور انہوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کا گمراہ کن مہدی قتل ہو گیا اور وہ بروز قیامت دوزخ کے عذاب کی طرف ان کا پیشرو ہو گا' جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (اور بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی اتباع کرتے ہیں اور اس نے اس پر فرض کیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا وہ اُسے عذاب سعیر کی طرف لے جائے گا یہ تیرے ہاتھوں کا پیش کیا ہوا ہے)۔

اور اس سال امیر حسام مہنا اور اس کے بیٹے سلیمان نے چھ ہزار آدمیوں کے ساتھ اور اس کے بھائی محمد بن عیسیٰ نے چار ہزار آدمیوں کے ساتھ حج کیا اور مہنا نے کسی مصری اور شامی سے ملاقات نہیں کی حالانکہ مصریوں میں تجلیس وغیرہ بھی تھے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ صالح ابوالحسن:

علی بن محمد عبداللہ المنتزہ آپ فاضل آدمی تھے آپ نے اچھا لکھا اور التنبیہ اور العمدۃ وغیرہ کو حرف بحرف نقل کیا اور لوگ آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے اور اسے آپ کے سامنے پیش کرتے تھے اور آپ سے تصحیح کراتے تھے۔ اور جامع میں آپ کا ایک صندوق تھا جس کے نزدیک وہ آپ کے پاس بیٹھتے تھے' آپ نے ۶ محرم سوموار کی شب کو وفات پائی۔ اور الصوفیہ میں دفن ہوئے' اور العمدۃ وغیرہ میں آپ خوش خط تھے۔

شیخ شہاب الدین رومی:

احمد بن محمد ابراہیم بن المراغی' آپ نے العینیہ میں پڑھایا اور محراب حنفیہ میں ان کے غربی حجرہ میں ان کی امامت کی جب کہ ان کا محراب وہاں تھا اور الخاتونیہ کی مشیخت سنبھالی اور آپ نائب سلطان کی امامت کرتے تھے' اور خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے اور آپ کو اس کے ہاں مرتبہ حاصل تھا اور بسا اوقات آپ کے پاس پیدل چل کر جاتا' حتیٰ کہ آپ کے اس زاویہ میں داخل ہو جاتا' جسے آپ نے شمال مشرق میں بڑے میدان میں تعمیر کیا تھا اور جب آپ نے محرم میں وفات پائی اور الصوفیہ میں دفن ہوئے' تو آپ کے دونوں بیٹے عماد الدین اور شرف الدین آپ کے کام پر کھڑے ہو گئے۔

الشیخ الصالح العدل قمر الدین عثمان:

بن ابی الوفاء بن نعمۃ اللہ الاعزازی' آپ بہت مالدار' بڑے صاحب مروت اور بہت تلاوت کرنے والے تھے' آپ نے ساٹھ ہزار دینار اور جواہر کی امانت ادا کی' جسے اللہ کے سوا' کوئی نہ جانتا تھا' حالانکہ اس کا مالک اکیلا جنگ میں فوت ہو گیا تھا اور وہ عزالدین الجراحی نائب غزہ تھا اس نے یہ امانت آپ کو دی تو آپ نے اسے اس کے اہل کو دے دیا اللہ آپ کو اس کا بدلہ دے اسی لیے جب آپ ۲۳ ربیع الآخر کو منگل کے روز فوت ہوئے تو آپ کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' حتیٰ کہ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس سے قبل اس قسم کے جنازے میں جمع نہیں ہوئے اور آپ کو باب الصغیر میں دفن کیا گیا۔

قاضی القضاۃ جمال الدین:

ابوعبداللہ محمد بن سلیمان بن یوسف الزواری جو ۶۸۷ھ سے دمشق میں مالکیہ کے قاضی تھے' آپ مغرب سے دمشق آئے اور وہاں اشتغال کیا اور اس کے مشائخ سے علم حاصل کیا جن میں شیخ عزالدین بن عبدالسلام بھی تھے پھر آپ ۶۸۷ھ میں قاضی بن کر دمشق آئے اور آپ کی پیدائش تقریباً ۶۲۹ھ میں ہوئی اور آپ نے امام مالک کے مذہب کے شعار کو قائم کیا اور آپ کے زمانے میں الصمصامیہ آباد ہو گیا اور آپ نے النوریہ کی عمارت کو از سر نو تعمیر کیا اور صحیح مسلم اور موطا امام مالک کو یحییٰ بن یحییٰ سے بحوالہ امام مالک روایت کیا' اور قاضی عیاض کی کتاب الشفاء کو بھی روایت کیا۔ آپ کو اپنی وفات سے بیس روز قبل قضاء سے معزول کر دیا گیا اور

Marfat.com

یہ بھی آپ کا بھلا ہوا کہ آپ قاضی ہونے کی حالت میں فوت نہیں ہوئے' آپ نے ۹ر جمادی الآخرۃ بروز جمعرات مدرسہ صمصامیہ میں وفات پائی اور جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر کے قبرستان میں مسجد التاریخ کے بالمقابل آپ دفن ہوئے اور لوگ آپ کے جنازے میں شامل ہوئے اور آپ کی خوب تعریف کی' اور آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ کی طرح ۸۰ سال سے زائد عمر پائی' اور اپنے مذہب کے مقتضی کے مطابق آپ ۷۱ سال کی عمر کو نہیں پہنچے۔

قاضی صدر رئیس:

کاتبوں کے سرخیل شرف الدین ابومحمد عبدالوہاب بن جمال الدین فضل اللہ بن الحلی القرشی العدوی المعمری' آپ ۶۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور خدمت کی اور آپ کا مقام بلند ہوگیا' حتیٰ کہ آپ نے مصر میں انشاء پردازی کی۔ پھر آپ دمشق میں خفیہ کتابت کی طرف منتقل ہوگئے یہاں تک کہ ۸ر رمضان کو وفات پاگئے۔ اور قاسیون میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی اور آپ کے حواس اور قویٰ ٹھیک ٹھاک تھے اور علماء کے بارے میں آپ کا عقیدہ اچھا تھا' خصوصاً ابن تیمیہ اور صلحاء کے بارے میں' اور آپ کے بعد دمشق کے سیکرٹری شہاب محمود علاء الدین بن غانم اور جمال الدین بن نباتہ نے آپ کا مرثیہ کہا۔

فقیہ امام عالم مناظر شرف الدین:

ابوعبداللہ الحسین بن الامام کمال الدین علی بن اسحاق بن سلام الدمشقی الشافعی' آپ ۶۷۳ھ کو پیدا ہوئے اور اشتغال کیا' مہارت حاصل کی' علم حاصل کیا اور الجاروخیہ اور الندراویہ میں پڑھایا اور الظاہریہ میں دوبارہ لائے گئے اور دارالعدل میں فتوے دیئے اور آپ وسیع دل بڑے باہمت اور شریف النفس اور قابل تعریف فہم' خط' حفظ' فصاحت اور مناظرہ کے حامل تھے' آپ نے ۲۴ر رمضان کو وفات پائی اور اولاد اور بہت قرض چھوڑا جسے آپ کی بیوی بنت زویزان نے آپ کی طرف سے ادا کیا' اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس سے اچھا سلوک کرے۔

الصاحب انیس الملوک:

بدرالدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم الاربلی' آپ ۶۳۸ھ کو پیدا ہوئے اور ادب سے اشتغال کیا اور اس میں کمال حاصل کیا اور ملوک کے ہاں سے اس سے رزق کمایا' اور آپ کے لطیف اشعار میں یہ اشعار بھی ہیں جنہیں شیخ علم الدین نے آپ کے حالات میں بیان کیا ہے

''اور شراب میرے محبوب کے رخسار سے مشابہت رکھتی ہے اور میرے آنسو اسے چاند کو پلاتے ہیں اور وہ مجھے میرے سمع وبصر سے بھی زیادہ پیارا ہے''۔

اور آپ نے ایک گلوکارہ کے بارے میں کہا ہے

''وہ نادرالوجود باریک کمر' اچھے عشق والی' خوشی سے بغلگیر ہونے والی اور بیمار آنکھ والی ہے اس نے گیت گایا اور اس کا جسم ناز سے چلا گویا وہ کبوتری ہے جو بید مجنون کی شاخ پر گا رہی ہے''۔

Marfat.com

صدر رئیس شرف الدین محمد بن جمال الدین ابراہیم:

ابن شرف الدین عبدالرحمٰن بن امین الدین سالم بن حافظ بہاء الدین الحسن بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری' آپ حجاز شریف کی طرف گئے اور جب آپ بردی مقام پر تھے تو آپ بیمار ہو گئے اور وہیں فوت ہو گئے آپ نے مکہ میں احرام باندھے اور تلبیہ کہتے ہوئے وفات پائی' اور لوگ آپ کے جنازے میں شامل ہوئے اور انہوں نے آپ کی اس موت پر رشک کیا اور آپ کی وفات ۷ ذوالحجہ کو جمعہ کے روز دن کے آخری حصے میں ہوئی اور ہفتے کے دن کی چاشت کو باب الحجون کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

۷۱۸ھ

خلیفہ اور سلطان دونوں وہی تھے اور دمشق میں مالکی کے سوا' نواب اور قضاۃ وہی تھے' قاضی جمال الدین الزواری کے بعد علامہ فخر الدین ابن سلامہ قاضی تھے اور محرم میں بلاد جزیرہ' مشرق منجار' موصل' ماردین اور ان کے نواح سے' عظیم گرانی' شدید تباہی' بارشوں کی کمی' تاتاریوں کے خوف' عدم خوراک' نرخوں کی زیادتی' اخراجات کی قلت' آسودگی کے زوال اور عذاب کے حلول کی اطلاعات پہنچیں' حتیٰ کہ وہ جمادات' حیوانات اور مردار سے جو کچھ بھی ملا اُسے کھا گئے اور انہوں نے اپنے بیوی بچوں تک کو فروخت کر دیا' اور لڑکا پچاس یا اس سے کم دراہم میں فروخت ہوا حتیٰ کہ بہت سے لوگ مسلمانوں کے بچوں کو نہیں خریدتے تھے اور عورت اپنے نصرانی ہونے کی صراحت کرتی' تاکہ اس سے اس کے بچے کو نہیں خرید لیا جائے تاکہ وہ اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے اور اُسے وہ شخص حاصل کرے جو اُسے کھانا کھلائے اور زندہ رہے اور وہ اس کی ہلاکت سے مامون ہو جائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بڑے مشکل حالات ہو گئے۔ جن کا بیان طویل ہے اور کان ان کے بیان کو پسند نہیں کرتے اور ان میں سے تقریباً چار آدمیوں کا ایک گروہ مراغہ کی جانب کوچ کر گیا اور ان پر برف گری' جس نے سب کو تباہ کر دیا اور ان میں سے ایک جماعت نے تاتاریوں کی ایک جماعت کی صحبت اختیار کی اور جب وہ گھاٹی تک پہنچے تو تاتاری اس کے اُوپر چڑھ گئے پھر انہوں نے ان کو اس کے اوپر چڑھنے سے روک دیا' تاکہ وہ ان کے ذریعے تکلیف نہ اٹھائیں' اور وہ سب کے سب مر گئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم۔

اور ۷ صفر سوموار کی صبح کو سلطان کا خاص وکیل قاضی کریم الدین عبدالکریم بن العلم ہبۃ اللہ تمام شہروں میں آیا اور دمشق آ کر دارالسعادۃ میں اترا' اور چار روز اس نے وہاں قیام کیا اور جامع القبیبات کی تعمیر کا حکم دیا' جسے جامع کریم الدین کہا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس کی زیارت کے لیے گیا' اور بہت سے صدقات دیئے اور اپنے سفر کے بعد جامع کی تعمیر شروع کر دی اور ۲ صفر کو' ترکمان کے ذوق کے مطابق بلد طرابلس میں سخت ہوا آئی جس نے ان کے بہت سے سامان کو تباہ کر دیا اور ان کے ایک امیر جسے طرالی کہا جاتا تھا' اُسے اس کی بیوی اور اس کی دو بیٹیوں اور اس کے پوتوں اور اس کی لونڈی اور گیارہ نفوس کو مار دیا' اور اس نے بہت سے اونٹوں وغیرہ کو بھی مار دیا اور اثاث ومتاع کو توڑ دیا اور وہ اونٹ کو دس نیزوں کے برابر فضا میں اٹھا لیتی تھی' پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیتی تھی' پھر اس کے بعد شدید بارش اور بڑے اولے پڑے جنہوں نے تقریباً ۲۴ بستیوں کے بہت سے کھیتوں کو تباہ کر دیا' اور صفر میں امیر سیف الدین طغای الحاصلی کو صفت کی نیابت کی طرف بھیجا گیا' اور وہاں اُسے دو ماہ قیام کرایا گیا اور الصاحب امین الدین کو طرابلس کے اوقاف کی نگرانی کے لیے بھیجا گیا' شیخ علم الدین نے بیان کیا ہے کہ ۱۵ ربیع الاول کو جمعرات کے روز

Marfat.com

قاضی شمس الدین بن مسلم نے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے ملاقات کی اور اس نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ حلف بالطلاق کے مسئلہ میں فتویٰ دینا چھوڑ دیں تو شیخ نے آپ کے مشورہ کو قبول کرلیا اور جو بات اس نے آپ کو بتائی آپ نے اُسے اس کی دلداری اور مفتیوں کی جماعت کی دلداری کے لیے مان لیا۔

پھر جمادی الاولیٰ کے آغاز میں سلطان کی طرف سے ایک خط آیا جس میں شیخ تقی الدین کو حلف بالطلاق کے مسئلہ میں فتویٰ دینے سے روکا گیا' اور اس کے لیے مجلس منعقد ہوئی' اور سلطان نے جو حکم دیا تھا اس کے مطابق معاملہ منفصل گیا اور شہر میں اعلان کر دیا گیا' اور حکمنامہ آنے سے قبل قاضی ابن مسلم حنبلی نے بڑے بڑے مفتیوں کی ایک جماعت سے ملاقات کی' اور انہوں نے اُسے کہا کہ وہ شیخ کو مسئلہ طلاق کے بارے میں فتویٰ ترک کرنے کا مشورہ دے۔ سو شیخ نے اس کے مشورہ کو سمجھ لیا۔ اور اس سے اس کا مقصد فتنہ وشر کے جوش کو ختم کرنا تھا اور ۱۰ ربیع الاولیٰ کو صفت کی طرف سیف الدین طغای کی گرفتار اور بدرالدین القرمانی کے حمص کی نیابت سنبھالنے کا ایلچی آیا۔

اور اس ماہ میں رشید الدولہ فضل اللہ ابی الخیر بن عالی ہمدانی قتل ہوا' اصل میں وہ یہودی عطار تھا اور اس نے طب میں سبقت کی اور سعادت نے اُسے لپیٹ میں لے لیا حتیٰ کہ وہ خربندا کے ہاں جزء لاینجزی ہو گیا اور اس کا رتبہ اور بول بالا ہو گیا اور اس نے وزراء کے مناصب سنبھالے اور اُسے اس قدر اموال واملاک اور سعادت حاصل ہوئی جو حد وشمار سے باہر ہے اور اس نے اظہار اسلام کیا اور اُسے بہت فضائل حاصل تھے۔

اور اس نے قرآن کی تفسیر کی اور بہت سی کتب تصنیف کیں اور وہ بہت اولاد اور مال والا تھا اور ۸۰ سال کی عمر پہنچ چکا تھا' اور یوم الرجبہ کو اُسے کمال حاصل تھا اور اس نے مسلمانوں کی طرف سے دھوکہ دے کر ۷۱۲ھ میں بلاد شام سے شاہ تاتار کی واپسی کے قضیہ کو مضبوط کر دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ اسلام کا خیر خواہ تھا' لیکن بہت سے لوگوں نے اس سے تکلیف اٹھائی اور دین کے بارے میں اس پر تہمت لگائی اور اس کی اس تفسیر کے بارے میں اعتراضات کیئے ہیں' بلاشبہ وہ خبطی اور بدحواس تھا اور اس کے پاس نہ علم نافع تھا نہ عمل صالح تھا' اور جب ابوسعید نے حکومت سنبھالی تو اس نے اُسے معزول کر دیا اور وہ مدت تک گمنام رہا' پھر جوبان نے اُسے بلایا اور اُسے کہا تو نے سلطان خربندا کو زہر پلایا ہے؟ اس نے اسے کہا میں تو بہت حقیر اور ذلیل حالت میں تھا اور میں اس کے اور اس کے باپ کے دور میں بڑی عزت وعظمت والا ہو گیا' سو میں اُسے کیسے زہر پلا سکتا تھا' جب کہ یہ حال ہو؟ پس اطباء کو بلایا گیا اور انہوں نے خربندا کے مرض کی صورت اور حالت بیان کی اور رشید نے اس کے اسہال کی بات بتائی کیونکہ اس کے نزدیک اس کے اندر پوے تھے اور اس کا اندر تقریباً ستر نشستیں رواں ہوا' اور وہ اس وجہ سے مر گیا کہ اس نے علاج میں غلطی کی تھی۔ اس نے کہا تب تو تو نے اُسے قتل کیا ہے۔

سو اس نے اُسے اور اس کے بیٹے ابراہیم کو قتل کر دیا اور اس کے اموال وذخائر کو محفوظ کر لیا اور اس کے اعضاء کاٹ دیا گیا اور ان کے ہر جز کو شہر لے جایا گیا اور تبریز میں اس کے سر پر اعلان کیا گیا کہ یہ اس یہودی کا سر ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلا ہے' اللہ اس پر لعنت کرے پھر اس کے جسم کو جلایا گیا اور اس کا نگران علی شاہ تھا۔

Marfat.com

اور اس ماہ (یعنی جمادی الاولیٰ) میں تقی الدین الاخنائی نے زین الدین بن مخلوف کی بجائے مصر میں مالکیہ کی قضا سنبھالی' وہ ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اور وہ ۳۳ سال فیصلے کرتے رہے اور ۱۰ رجب جمعرات کے روز صلاح الدین یوسف بن ملک اوحد نے سلطان کے حکم سے امارت کا خلعت پہنا اور آخر رجب میں حمص کے باہر بڑا سیلاب آیا' جس نے بہت سی چیزوں کو برباد کر دیا اور وہ شہر میں بھی داخل ہونے لگا مگر خندق رکاوٹ بن گئی اور شعبان میں اس جامع کی تعمیر مکمل ہوگئی جسے تنکز نے باب النصر کے باہر آباد کیا تھا اور ۱۰ رشعبان کو اس میں جمعہ قائم کیا گیا اور شیخ نجم الدین علی بن داؤد بن یحییٰ حنفی جو القفجازی کے نام سے مشہور ہیں' نے اس میں جمعہ پڑھایا جو متعدد فنون کے مشاہیر فضلاء میں سے ہیں اور نائب السلطنت' قضاۃ' اعیان' قراء اور پڑھنے والے حاضر ہوئے اور وہ جشن کا دن تھا اور اس کے ساتھ والے جمعہ میں اس نے جامع القبیبات میں خطبہ دیا' جسے کریم الدین وکیل السلطان نے تعمیر کیا تھا اور اس میں قضاۃ واعیان حاضر ہوئے اور اس میں شیخ شمس الدین محمد بن عبدالواحد بن یوسف بن الرزین الحرانی الاسدی الحنبلی نے خطبہ دیا جو کبار صالحین میں سے تھے اور زاہد وعابد درویش' صاحب توجہ' خوش آواز اور اچھے ارادے والے تھے' اور ۱۱ رمضان کو شیخ شمس الدین ابن النقیب حمص کا مطلوب ومرغوب حاکم بن کر گیا اور لوگ اُسے الوداع کرنے کو نکلے۔

اور اس ماہ میں سلمیہ میں بڑا سیلاب آیا اور اس کی مانند الشوبک میں سیلاب آیا' اور شوال میں محمل نکلا اور قافلے کا امیر علاء الدین معبد والی البرتھا' اور اس کا قاضی زین الدین ابن قاضی خلیل حاکم حلب تھا اور اس سال حج کرنے والے اعیان میں شیخ برہان الدین الفزاری' کمال الدین ابن الشریشی اور اس کا بیٹا اور بدر الدین ابن العطار شامل تھے اور ۲۱ رذوالحجہ کو امیر فخر الدین ایاس الاعسری جو دمشق کی کچہریوں کا منتظم تھا' امیر بن کر طرابلس کی طرف منتقل ہوا' اور ۲۷ رذوالحجہ کو جمعہ کے روز اس جامع میں جمعہ میں پڑھا گیا جسے الصاحب شمس الدین غبریال ناظر کچہری دمشق نے شرقی دروازے کے باہر ضرار بن الازور کی جانب محلہ قعاطلہ کے قریب تعمیر کیا تھا اور شیخ شمس الدین محمد بن التدمری نے جو الزیانی کے نام سے مشہور ہے اس میں خطبہ دیا اور وہ کبار عابد زاہد صالحین میں سے ہے' اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے اصحاب میں سے ہے اور الصاحب مذکور اور قضاۃ واعیان کی جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی۔

اور ۲۲ رذوالحجہ بروز سوموار شیخ شمس الدین بن عثمان الذہبی المحدث الحافظ نے کمال الدین بن الشریشی کی بجائے جو شوال میں حجاز کے راستے میں فوت ہو گئے تھے' قبرستان ام الصالح کا انتظام سنبھالا اور آپ ۳۳ سال اس کے مشائخ میں رہے اور قضاۃ کی ایک جماعت الذہبی کے پاس حاضر ہوئی اور منگل کے روز اس درس کی صبح کو فقیہ زین الدین بن عبیدان الحنبلی کو بعلبک سے حاضر کیا گیا اور اس خواب کے بارے میں اس سے جھگڑا کیا گیا جو اس نے دیکھا تھا اس کا خیال ہے کہ اس نے اُسے نیند اور بیداری کے درمیان دیکھا ہے اور اس میں آمیزش اور دیوانگی اور بہت سی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں' جو کسی مستقیم مزاج آدمی سے صادر نہیں ہو سکتیں' اس نے اُسے اپنے خط سے لکھا تھا اور اس کے ایک دوست نے اُسے میرے لیے بھیجا اور قاضی شافعی نے اُسے لے لیا اور اس کے خون کو کرنے سے بچا لیا اور اس پر تعزیر لگا دی اور شہر میں اس کے متعلق اعلان کیا گیا اور اسے فتویٰ دینے' نکاح پڑھنے سے روک دیا گیا پھر اُسے رہا کر دیا گیا اور بدھ کی صبح کو بدر الدین محمد بن بصحان نے' شیخ مجد الدین کی بجائے' قبرستان ام الصالح کی مشیخۃ الاقراء کو

Marfat.com

سنبھال لیا اوراس کے پاس اعیان فضلاء حاضر ہوئے اور میں بھی اس روز اس کے پاس حاضر ہوا' اوراس کے قبل اسی طرح اشرفیہ مشیخۃ الاقراء اس بجائے محمد بن خروف موصلی نے سنبھالی اور ۱۳ ذوالحجہ جمعرات کے روز ہمارے شیخ علامہ حافظ حجت ابوالحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمٰن بن یوسف المزی نے کمال الشریشی کی بجائے دارالحدیث اشرفیہ کی مشیخت سنبھالی اور اس کے پاس کوئی آدمی حاضر نہ ہوا کیونکہ بعض لوگوں کے دلوں میں اس کی اس امارت سے کچھ ناراضگی پائی جاتی تھی حالانکہ اس سے قبل اس سے زیادہ حق دار اوراس سے زیادہ حفاظت کرنے والے نے اُسے نہ سنبھالا تھا اور انہیں اس پر کیا اعتراض تھا؟ جب کہ وہ اس کے پاس حاضر نہ ہوئے اور اُسے ان کا اس کے پاس حاضر ہونا خوف پیدا کرتا تھا اوراس سے ان کا دور ہونا انس پیدا کرتا تھا واللہ اعلم۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ صالح عابد درویش:

متقی' زاہد' پیشوا بقیۃ السلف قدوۃ الخلف ابوعبداللہ محمد بن شیخ صالح عمر بن السید القدوۃ' عظیم درویش عارف ابی بکر بن قوام بن علی بن قوام البالسی' آپ ۶۵۰ھ میں بالس میں پیدا ہوئے اور ابن طبرزد کے اصحاب سے سماع کیا' آپ جلیل القدر شیخ بشاش چہرہ اور نیک نیت تھے اور ہر ایک کا مقصد تھے آپ باوقار تھے اور عبادت و بھلائی کی علامت آپ میں پائی جاتی تھی' جب شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے قازان کے ساتھ گفتگو کی تو آپ بھی یوم قازان کو شیخ کے ساتھیوں میں شامل تھے اور آپ نے شیخ الاسلام تقی الدین کی گفتگو اور آپ شجاعت و جرأت کو قازان سے بیان کیا اور آپ نے اپنے ترجمان سے کہا قازان سے کہو تو خیال کرتا ہے کہ تو مسلمان ہے اور تیرے ساتھ مؤذن قاضی امام اور شیخ بھی ہیں جیسا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے اور تو نے ہم سے جنگ کی ہے تو ہمارے ملک میں کیسے آیا ہے؟ اور تیرے باپ اور دادا دونوں کافر تھے اور نہوں نے بلاد اسلام سے جنگ نہیں کی بلکہ انہوں نے ہماری قوم سے معاہدہ کیا اور تو نے معاہدہ کر کے خیانت کی ہے اور بات کر کے اُسے پورا نہیں کیا۔

راوی کیا بیان ہے کہ قازان' قطلو شاہ اور بولای کے ساتھ آپ کے کئی امور اور واقعات ہوئے۔ جن سب میں ابن تیمیہ ثابت قدم کھڑے رہے اور حق بات کہی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے' راوی کا بیان ہے کہ ایک جماعت کے قریب کھانا کیا گیا تو ابن تیمیہ کے سوا انہوں نے اُسے کھالیا تو آپ سے دریافت کیا گیا' کیا آپ کھانا نہیں کھائیں گے؟ آپ نے فرمایا میں تمہارا کھانا کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ سارا کھانا ان بکریوں کا ہے جو تم نے لوٹی ہیں اور لوگوں کے درختوں کو کاٹ کر تم نے اسے پکایا ہے' راوی کا بیان ہے کہ پھر قازان نے آپ سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے اپنی دعا میں کہا "اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ قابل تعریف ہے اور یہ تیرے کلمے کی سربلندی کے لیے جنگ کرتا ہے' نیز اس لیے کہ سب اطاعت تیرے لیے ہو' تو اس کی مدد کر' اور اسے قوت دے اور اسے عباد و بلاد کا مالک بنا دے اور اگر یہ رکاری' شہرت اور طلب دنیا کے لیے کھڑا ہوا ہے تا کہ اس کا بول بالا ہو' اور اسلام اور اہل اسلام ذلیل ہوں تو اُسے پکڑ لے اور اسے ڈرا دے اور اسے تباہ کر دے' اور اس کی جڑ کاٹ دے"۔ راوی کا بیان ہے کہ قازان آپ کی دعا پر آمین کہتا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا تھا' راوی کا بیان ہے کہ ہم اپنے کپڑوں کو اس خوف سے سمیٹنے لگے کہ جب وہ آپ کے قتل کا حکم دے تو وہ خون

Marfat.com

ے ملوث نہ ہوں راوی کا بیان ہے کہ جب ہم اس کے ہاں سے باہر نکلے تو قاضی القضاۃ نجم الدین ابن صعری وغیرہ نے آپ سے کہا نے ہمیں اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی تدبیر کی ہے' خدا کی قسم ہم یہاں آپ کی مصاحبت نہیں کریں گے آپ نے فرمایا خدا کی قسم ں تمہاری مصاحبت نہیں کروں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم ایک جماعت کی صورت میں روانہ ہوئے اور آپ اپنے خواص میں پیچھے رہ گئے اور آپ کے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی' سوقازان کے اصحاب میں سے خواقین اور امراء نے آپ کے متعلق سنا تو وہ آپ کی دعا سے ت حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس آئے اور آپ دمشق کی طرف جارہے تھے اور وہ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے' راوی کا ان ہے کہ قسم بخدا آپ دمشق پہنچے تو تقریباً تین سو گھڑ سوار آپ کی رکاب میں تھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا' جو آپ کے اتھ تھے اور جن لوگوں نے آپ کی مصاحبت سے انکار کیا' ان کے خلاف تاتاریوں ایک جماعت نے خروج کیا اور ان سب کو تہہ تیغ ر دیا' اور میں نے یہ حکایت ایک جماعت سے بھی سنی ہے اور وہ پہلے بیان ہو چکی ہے اور شیخ محمد بن قوام نے ۲۲ رصفر سوموار کی رات ان کے مشہور زاویہ میں وفات پائی۔ جو الصالحیہ' الناصریہ اور العادلیہ کے مغرب میں ہے۔ اور وہیں آپ کا جنازہ پڑھا گیا وہیں پ دفن ہوئے اور آپ کے جنازے اور دفن میں بہت سے لوگ شامل ہوئے اور اس اکٹھ میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ بھی شامل ے کیونکہ آپ ان سے بہت محبت کرتے تھے اور شیخ محمد کے لیے نہ حکومت اور نہ کسی دوسرے شخص کا کوئی وظیفہ تھا اور نہ ہی آپ کے ایہ کے لیے کوئی وظیفہ اور وقف تھا' اور آپ کو کئی دفعہ اس کی پیشکش کی گئی' مگر آپ نے قبول نہ کی آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور پ کو علم اور بہت فضائل حاصل تھے اور آپ کا فہم صحیح تھا اور آپ کو معرفت تامہ حاصل تھی اور آپ عقیدہ اچھا اور نیت صحیح تھی اور آپ ث اور آثار سلف کے محب' کثیر التلاوت اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنے والے تھے اور آپ نے اچھے واقعات کے بارے میں ایک تاب تصنیف کی ہے' اللہ آپ پر رحم فرماوے اور آپ کی قبر کو باران رحمت سے سیراب کرے۔ آمین۔

شیخ صالح ماہر ادیب اور خوش گو شاعر تقی الدین:

ابو محمد اللہ بن شیخ احمد بن تمام بن حسان البلی ثم الصالحی الحنبلی' شیخ محمد بن تمام کے بھائی آپ ۶۳۵ھ میں پیدا ہوئے اور ث کا سماع کیا اور فضلاء کی صحبت اختیار کی آپ خوش شکل خوش اخلاق' پاک دل' اچھے ہمنوائے اچھے ہمنشین' بہت ہنس مکھ تھے آپ ے مدت تک حجام میں قیام کیا اور ابن سبعین' القی اور لحورانی سے ملاقات کی اور ابن مالک اور ان کے بیٹے بدر الدین سے نحو سیکھی اور ت تک ان کے ساتھ رہے اور شہاب محمود نے پچاس سال آپ کی مصاحبت کی اور آپ کی درویشی اور دنیا سے فراغت کی تعریف تا تھا آپ نے ۳ ربیع الآخر ہفتے کی شب کو وفات پائی اور الصفح میں دفن ہوئے اور شیخ علم الدین البرزالی نے آپ کے حالات ں آپ کے کچھ اشعار بھی بیان کیے ہیں جن میں اشعار بھی ہیں ؎

میرے دل کی دیکھی بھالی جگہوں میں رہنے والو تم اس کے سکون اور اضطراب میں ہو اور میں تم میں اپنی باتیں دہراتا رہتا ں اور وہ تیریں ہوتی ہیں اور باتوں کے غم بھی ہوتے ہیں اور میں اسے اپنے آنسوؤں کے عقیق پر وکر دیتا ہوں اور ڈھیلے اور پلکیں ں کھیر دیتی ہیں' اور میں تمہاری محبت میں اچھوتے معانی پیدا کرتا ہوں اور تمہارے بارے میں ہر قافیہ ہیچ ہے' اور میں پوشیدہ طور

Marfat.com

پر تمہاری بارے میں رونے سے دریافت کرتا ہوں اور تمہاری محبت کا راز ایک محفوظ راز ہے اور میں نسیم پر رشک کرتا ہوں کیونکہ اس میں تمہاری مہربانیوں کے شمائل واضح ہوتے ہیں' مجھے تمہاری محبت میں کتنی دلدادگی ہے اور تمہیں میری دلدادگی کے لیئے کتنی مشقت کرنی پڑتی ہے۔

قاضی القضاۃ زین الدین:

علی بن مخلوف بن ناہض بن مسلم بن منعم بن خلف النویری المالکی' جو ۶۳۴ھ میں دیار مصر میں حاکم تھے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اشتغال کیا اور علم حاصل کیا' اور ۶۸۵ھ میں ابن شاش کے بعد فیصلوں کا کام سنبھالا اور آپ بہت صاحب مروت' چشم پوش اور فقہا اور گواہوں اور آنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے' آپ نے ۱۱ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کی رات کو وفات پائی اور مصر میں مقطم کے دامن میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد مصر میں فیصلوں کا کام تقی الدین الاخنائی نے سنبھالا۔

الشیخ ابراہیم بن ابی العلاء:

شہرت یافتہ پڑھانے والا جو ابن شعلان کے نام سے مشہور ہے اور آپ المسماریہ گواہوں میں بہت اچھے آدمی تھے اور آپ کی آواز کی شہرت کی وجہ سے ختمات کے لیے آپ کا قصد کیا جاتا تھا' آپ جمعہ کے روز ادھیڑ عمر میں ۱۳ر جمادی الآخرۃ کو وفات پائی۔ اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔

شیخ امام عالم زاہد ابوالولید:

محمد بن ابی القاسم احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی جعفر احمد بن خلف بن ابراہیم ابن ابی عیسیٰ بن الحاج النجیبی القرطبی ثم الاشبیلی آپ ۶۳۸ھ میں اشبیلیہ میں پیدا ہوئے اور آپ کے اہل' شہر قرطبہ میں علم وخطابت اور قضاء کے گھرانے والے تھے اور جب فرنگیوں نے اس پر قبضہ کرلیا تو وہ اشبیلیہ منتقل ہوگئے۔ اور ان کے اموال اور کتب تباہ ہوگئیں اور ابن الاحمر نے اس کے دادا قاضی سے بیس ہزار دینار کا مطالبہ کیا اور آپ کا باپ اور دادا ۶۴۱ھ میں فوت ہوئے اور آپ نے یتیم ہونے کی حالت میں پرورش پائی پھر حج کیا اور شام آئے اور ۶۸۴ھ میں دمشق میں اعتدال پر آگئے اور آپ نے ابن البخاری وغیرہ سے سماع کیا' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے تقریباً ایک سو کتابیں اپنے دونوں بیٹوں ابوعمر اور ابوعبداللہ کے لیے اشتغال کے لیے لکھیں پھر آپ ۱۸ر رجب کو جمعہ کے روز اذان کے وقت مدرسہ صلاحیہ میں وفات پاگئے اور عصر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور دمشق میں باب الصغیر میں القندلاوی کے پاس دفن ہوئے اور آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل ہوئے۔

شیخ کمال الدین ابن الشریشی:

احمد بن امام علامہ جمال الدین ابی بکر بن محمد بن احمد بن سحمان البکری الوائلی الشریشی آپ کا باپ مالکی تھا' جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے اور آپ نے شافعی مذہب میں اشتغال کیا۔ اور مہارت حاصل کی اور بہت سے علوم حاصل کیئے اور ان کے ساتھ آپ کتابت کے تجربہ کار تھے اور حدیث کا سماع کیا اور خود مشابہ لکھا اور فتویٰ دیا اور پڑھایا اور مناظرے کیئے اور متعدد مدارس اور بڑے بڑے مناصب کو سنبھالا سب سے پہلے آپ نے اپنے والد کے بعد ۶۸۵ھ سے قبرستان ام الصالح کے دارالحدیث کی مشیخت اپنی

Marfat.com

وفات تک سنبھالی' اور ابن جماعۃ کے فیصلے میں نیابت کی' پھر اسے چھوڑ دیا' اور بیت المال کی وکالت' فوج کی قضاء اور جامع کی نگرانی کئی بار سنبھالی اور الشامیہ البرانیہ میں پڑھایا اور الناصریہ میں بیس سال پڑھایا پھر ابن جماعۃ اور زین الدین الفارقی نے اسے اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور آپ نے ان دونوں سے اسے واپس لے لیا۔ اور قاسیون میں مدت تک رباط ناصری کی مشیخت سنبھالی اور آٹھ سال دارالحدیث اشرفیہ کی مشیخت سنبھالی اور آپ تمام جہات کی ولایت میں قابل تعریف سیرت کے حامل رہے۔ اور اس سال آپ نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے اہل کے ساتھ روانہ ہوئے اور اس سال کے شوال کے آخر میں الحسا مقام پر موت نے آپ کو آلیا۔ اور وہیں دفن ہوئے اور آپ کے بعد جمال الدین بن القلانسی نے وکالت سنبھالی اور الناصریہ میں کمال الدین بن الشیر ازی اور دارالحدیث اشرفیہ میں حافظ جمال الدین المزی اور ام الصالح میں شیخ شمس الدین الذہبی اور رباط ناصری میں آپ کے بیٹے جمال الدین نے پڑھایا۔

الشہاب المقری:

احمد بن ابی بکر بن احمد البغدادی' عمامہ باندھنے والے اشراف کے نقیب جنگوں کے مناسب حال اور تہنیت وتعزیت میں نظم ونثر میں آپ کو بہت فضائل حاصل تھے اور آپ موسیقی اور شعبدہ اور رمل کے بھی واقف تھے اور لہو ولعب اور تفریح اور نشہ آور مجالس میں حاضر ہوتے تھے' پھر کبرسنی کی وجہ سے آپ ان سب باتوں سے دستکش ہو گئے اور آپ اور آپ کے امثال اس قول کے مصداق ہیں ؎

میں اس کی توبہ کے بارے میں دریافت کرتا ہوا گیا اور میں نے اُسے افلاس کی توبہ پایا۔ آپ ۶۳۳ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ۵ ذوالقعدہ ہفتے کی شب کو فوت ہوئے اور باب الصغیر کے قبرستان کی ایک قبر میں جسے آپ نے اپنے لیے تیار کیا ہوا تھا ۸۵ سال کی عمر میں دفن ہوئے' اللہ آپ سے درگزر فرمائے۔

قاضی القضاۃ فخر الدین:

ابوالعباس احمد ابن تاج الدین ابی الخیر سلامۃ زین الدین ابی العباس احمد بن سلام اسکندری مالکی' آپ ۶۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور بہت سے علوم میں مہارت حاصل کی اور اسکندریہ میں فیصلوں کی نیابت سنبھالی اور آپ کی سیرت' دیانت اور پختگی رائے قابل تعریف رہی' پھر گزشتہ سال آپ مالکیہ کی قضاء کے لیے شام آئے اور اُسے ڈیڑھ سال تک نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالا یہاں تک کہ یکم ذوالحجہ بدھ کی صبح کو الصمصامیہ میں وفات پا گئے اور باب الصغیر میں القندلاوی کے پہلو میں دفن ہوئے اور آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل ہوئے اور لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔

۷۱۹ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور یکم محرم کی رات کو دمشق میں شدید ہوا چلی جس کی وجہ سے کچھ دیواریں گر گئیں اور بہت سے درخت اکھڑ گئے اور ۲۶ محرم کو منگل کے روز ابن الشریشی کی بجائے جمال الدین بن القلانسی کو بیت المال کی وکالت کا خلعت دیا گیا اور ۵ صفر بدھ کے روز ابن الشریشی کی بجائے الناصریہ الجوانیہ میں ابن

Marfat.com

صصری نے پڑھایا اور لوگ حسب دستور اس کے پاس حاضر ہوئے اور ۱۰ر صفر کو فخر الدین ایاس کی بجائے جمال الدین آقوش الرجبی نے کچہریوں کی سررشتہ داری سنبھالی اور آقوش ۷۰۷ھ سے دمشق کا متولی تھا اور امیر علم الدین طرقش ساکن العقبیہ نے اس کی جگہ سنبھالی' اور اس روز شہر میں اعلان کیا گیا کہ استسقاء کے لیے جانے کی وجہ سے لوگ روزہ رکھیں اور اس نے بخاری کو پڑھنا شروع کیا اور لوگ تیار ہو گئے اور انہوں نے نمازوں کے بعد اور خطبات کے بعد دعائیں کیں' اور استسقاء کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کی' اور جب ۱۵ر صفر کو ہفتے کا دن آیا اور وہ ۷ر اپریل تھی اور سب اہل شہر مسجد القدم کے پاس گئے اور نائب السلطنت اور امراء پیادہ پا روتے اور عاجزی کرتے ہوئے نکلے' اور لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے اور وہ بڑے اجتماع کی جگہ تھی اور قاضی صدر الدین سلیمان جعفری نے لوگوں سے خطاب کیا اور لوگوں نے اس کی دعا پر آمین کہی اور جب لوگوں نے دوسرے دن کی صبح کی تو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رحمت اور مہربانی سے نہ کہ ان کی قوت وطاقت سے ان کے پاس بارش آ گئی اور لوگوں کو بہت خوشی ہوئی' اور بارش سب شہروں پر چھا گئی الحمد والمنتہ' وحدہ' لاشریک لہ۔

اور مہینے کے آخر میں وہ جامع کے سنگ مرمر کی اصلاح ومرمت اور اس کے دروازوں کی آراستگی اور اس کی خوبصورتی میں لگ گئے اور ۱۴ر ربیع الآخر کو سلطان کے حکم سے ابن الشیر ازی نے الناصریہ الجوانیہ میں پڑھایا اور اس نے اُسے ابن صصری سے لے لیا اور موت تک اُسے سنبھالے رکھا' اور ۱۶ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز ابن الشیخ السلامیہ فخر الدین نے جو ناظر الجیش کے بھائی تھے ابن الحداد کی بجائے دمشق کی انسپکشن کا کام سنبھالا اور ابن الحداد ابن الشیخ الاسلامیہ کی بجائے جامع کی نگرانی سنبھال لی اور دونوں خلعت دیئے گئے۔

اور ۵ر جمادی الآخرۃ منگل کی صبح کو قاضی القضاۃ شرف الدین ابوعبداللہ محمد ابن قاضی القضاۃ معین الدین ابی بکر بن شیخ زکی الدین ظافر الہمدانی المالکی' ابن سلامتہ متوفی کی بجائے' شام میں مالکیہ کی قضا پر آئے' اور ان دونوں کے درمیان چھ ماہ فرق تھا لیکن اس کے حکم پر آخر ربیع الاول کی تاریخ ہے' آپ نے خلعت پہنا اور جامع میں آپ کا حکم نامہ پڑھا گیا اور اس مہینے میں قاضی شمس الدین محمد قاضی ملطیہ متوفی کی بجائے' قاضی بدر الدین بن نویرہ حنفی نے الخاتونیہ البرانیہ میں پڑھایا' اور اس کی عمر ۲۵ر سال تھی' اور ۵ر رمضان ہفتے کے دن' دمشق میں عظیم سیلاب آیا جس نے بہت سی چیزوں کو تباہ کر دیا اور بلند ہو کر باب الفرج کے اندر داخل ہو گیا اور العقبیہ تک پہنچ گیا اور لوگ اس سے گھبرا گئے اور اپنی جگہوں سے منتقل ہو گئے اور اس کی مدت دراز نہ ہوئی' کیونکہ اس کی اصل وہ بارش تھی جو ارض وابل السوق اور الحسینیہ میں ہوئی تھی اور آج کے دن طرقشی نے جمال الدین الرجبی کی موت کے بعد کچہریوں کا انتظام سنبھال لیا اور صارم الدین الجوکندار نے مدینہ کی امارت سنبھالی اور اس نے دونوں کو خلعت دیئے۔

جب ۲۹ر رمضان کو منگل کا دن آیا تو قضاۃ اور اعیان فقہاء دار السعادۃ میں نائب السلطنت کے پاس جمع ہوئے اور انہیں سلطان کا خط سنایا گیا' جو اس بات کو متضمن تھا کہ شیخ تقی الدین بن تیمیہ کو مسئلہ طلاق میں فتویٰ دینے سے روکا جائے اور منع کی تاکید پر مجلس ختم ہو گئی اور ۹ر شوال کو جمعہ کے روز' جامع جراح میں قاضی صدر الدین الدارانی نے بدر الدین ابن ناصر الدین بن عبدالسلام کی بجائے خطبہ دیا' اور آپ اس سے قبل اس میں خطیب تھے' پس اسے بدر الدین حسن العقربانی نے سنبھال لیا اور اس کا بیٹا دار یا کی

Marfat.com

خطابت پر قائم رہا جو اس کے بعد آپ کے باپ کے ہاتھ میں تھی اور ہفتے کے دن اس ماہ کی دس تاریخ کو قافلہ نکلا اور ان کا امیر عزالدین ایبک منصوری امیر علم تھا' اور اس سال صدرالدین قاضی القضاۃ الحنفی' برہان الدین بن عبدالحق' شرف الدین بن تیمیہ' قافلہ کے قاضی نجم الدین دمشقی' رضی الدین المنطیقی' شمس الدین بن الزریز خطیب جامع القبیبات اور عبداللہ بن رشیق المالکی وغیرہم نے حج کیا' اور اس سال سلطان الاسلام ملک ناصر محمد بن قلادون اور اس کے ساتھ بہت سے امراء نے حج کیا اور اس کے وکیل کریم الدین اور فخر الدین کاتب الممالیک اور سیکرٹری ابن الاثیر اور قاضی القضاۃ ابن جماعۃ اور حاکم حماۃ عماد الدین اور الصاحب شمس الدین غبریال' سلطان کی خدمت میں تھے' نیز بہت سے اعیان بھی اس کی خدمت میں تھے۔

اور اس سال تاتاریوں کے درمیان اس وجہ سے بہت بڑا معرکہ ہوا کہ ان کے بادشاہ ابوسعید کا دل جوبان سے تنگ ہو گیا تھا اور وہ اس کی گرفتاری سے عاجز آ چکا تھا' سو اس کے حکم سے ایک جماعت سے اس نے پکار کا جواب دیا جس میں اس کے باپ کا ماموں ابویحییٰ' دقماق اور قرشی وغیرہم اکابر حکومت شامل تھے اور اس نے جوبان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بھاگ کر سلطان کے پاس آ گیا اور اس نے جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی اسے اطلاع دے دی اور وزیر علی شاہ بھی اس کے ساتھ تھا اور وہ ہمیشہ سلطان کے پاس رہا حتیٰ کہ وہ جوبان سے راضی ہو گیا اور اُسے بڑی فوج سے مدد دی اور اسی طرح سلطان بھی اس کے ساتھ سوار ہوا اور انہوں ان سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور انہیں قیدی بنایا اور جوبان نے ان کے بارے میں اپنی مرضی سے فیصلے کیے اور اس سال کے آخر تک ان میں سے تقریباً چالیس امراء کو قتل کر دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

۱۔ شیخ المقری شہاب الدین:

ابوعبداللہ الحسن بن سلیمان بن خزارۃ بدر الکفری الحنفی' آپ کی پیدائش تقریباً ۶۳۷ھ ہوئی اور حدیث کا سماع کیا اور خود ترمذی کو پڑھا' اور قراءت کو پڑھا اور مدت تک ان میں یکتا رہے اور لوگ آپ سے اشتغال کرتے رہے اور بیس سے زیادہ طالب علموں نے آپ سے سبع قراءت کو پڑھا' اور آپ نحو' ادب اور بہت سے فنون کو جانتے تھے اور آپ کی ہمنشینی اچھی تھی اور آپ کے بہت سے نفیس جوہر بھی ہیں اور آپ نے چالیس سال سے زائد عرصہ تک الطرخانیہ میں پڑھایا' اور اذرعی کی حکومت کے زمانے میں اس کے نائب عدالت رہے اور آپ بھلے بزرگ آدمی تھے اور آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور گھر میں گوشہ نشین ہو کر مواظبت سے تلاوت' ذکر کرنے اور قرآن پڑھانے میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ ۱۳ر جمادی الاولیٰ کو فوت ہو گئے اور اسی روز ظہر کے بعد جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

۲۔ شیخ امام تاج الدین:

عبدالرحمن بن محمد بن ابی حامد تبریزی شافعی جو افضلی کے نام سے مشہور ہیں آپ کی موت آپ کے حج سے بغداد واپسی کے بعد صفر کے پہلے عشرہ میں ہوئی اور اس کی اطلاع جمادی الاولیٰ میں آئی' آپ صالح فقیہ اور مبارک شخص تھے اور رشید الدولہ پر عیب

Marfat.com

لگاتے تھے اور اس کی نشان گراتے تھے اور جب وہ قتل ہوا تو آپ نے فرمایا اس کا قتل ہونا ایک لاکھ نصرانی کے قتل ہونے سے زیادہ فائدہ بخش ہے اور رشید الدولہ آپ کی خوشنودی چاہتا تھا مگر آپ نہ مانے' اور آپ کسی سے کوئی چیز قبول نہ کرتے تھے اور جب آپ نے وفات پائی تو آپ کو الشونیزی کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور آپ کی عمر ساٹھ سال قریب تھی۔

محی الدین محمد بن مفضل بن فضل اللہ المصری:

کاتب ملک الامراء اور اوقات کے لینے والے' آپ کی سیرت قابل تعریف تھی اور آپ علماء اور صلحاء سے محبت کرنے والے تھے' آپ میں سخاوت اور لوگوں کی خدمت کا بہت جذبہ پایا جاتا تھا' آپ نے ۲۴ر جمادی الاولیٰ کو وفات پائی اور قاسیون کے دامن ابن ہلال کے قبرستان میں دفن ہوئے' آپ کی عمر چالیس سال تھی اور آپ کے بعد آپ کا کام امین الدین بن النحاس نے سنبھالا۔

امیر کبیر غرلو بن عبداللہ العادلی:

آپ حکومت کے اکابرین اور ہزاری سرکردہ امراء میں سے تھے اور آپ نے دمشق میں اپنے استاد ملک العادل کتبغا کی ۶۹۵ھ میں تقریباً تین ماہ نیابت کی اور ۶۹۶ھ کے آغاز میں بھی نیابت کی اور مسلسل امیر کبیر رہے۔ حتیٰ کہ ۷ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز وفات پا گئے' اور قاسیون میں جامع مظفری کے شمال میں اپنی قبر میں دفن ہوئے اور آپ تیز فہم' شجاع' اسلام اور اہل اسلام کے خیر خواہ تھے' آپ نے ساٹھ کے دہے میں وفات پائی۔

امیر جمال الدین آقوش:

الرجبی المنصوری' آپ طویل مدت تک دمشق کے والی رہے اور اصلاً آپ اربل بستی کے تھے اور عیسائی تھے' پھر آپ قیدی بنے' اور نائب الرحبہ کی طرف سے فروخت ہوئے پھر ملک منصور کے پاس منتقل ہو گئے تو اس نے آپ کو آزاد کر کے امیر بنا دیا' اور آپ تقریباً گیارہ سال دمشق کے والی رہے پھر آپ چار ماہ کچہریوں کے منتظم رہے اور اپنی امارت کے دوران عوام کے محبوب رہے۔

خطیب صلاح الدین:

یوسف بن محمد بن عبداللطیف بن المعتزل الحموی' آپ کی تصانیف اور فوائد بھی ہیں اور آپ حماۃ میں بازار زیرین کی جامع کے خطیب تھے اور آپ نے ابن طبرزد سے سماع کیا اور جمادی الآخرۃ میں وفات پائی۔

علامہ فخر الدین ابو عمرو:

عثمان بن علی بن یحییٰ بن ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن المسلم بن علی الانصاری الشافعی جو ابن بنت ابی سعد المصری کے نام سے مشہور ہیں آپ نے حدیث کا سماع کیا اور آپ علماء کی اولاد میں سے تھے اور قاہرہ میں نائب عدالت رہے اور شیخ الشیوخ علاء الدین قونوی نے جامع طولون میں آپ کی مقررہ جگہ سنبھالی اور جامع ازہر کی مقررہ جگہ پر شمس الدین بن علان مقرر تھے اور آپ کی وفات ۲۴ر جمادی الآخرۃ کو اتوار کی شب کو ہوئی اور مصر میں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ستر سال تھی۔

Marfat.com

الشیخ الصالح العابد:

ابوالفتح نصر بن سلیمان بن عمر الکبجی' الحسینیہ میں آپ کا زاویہ تھا جس میں آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور آپ اس سے صرف جمعہ کے لیے باہر نکلتے تھے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور ۲۶ر جمادی الآخرۃ کو منگل کے روز عصر کے بعد وفات پائی اور دوسرے دن اپنے مذکورہ زاویہ میں دفن ہوئے رحمہ اللہ۔

الشیخ الصالح المعمر الرحلۃ:

عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن معالی بن اسماعیل بن عطاف بن مبارک بن علی بن ابی الجیش المقدسی الصالح المطعم' صحیح بخاری وغیرہ کے راوی' آپ نے متعدد مشائخ سے سماع کیا اور شیخ علم الدین البرزالی نے اپنی تاریخ میں آپ کے حالات بیان کیے ہیں آپ نے ۱۴ر ذوالحجہ کو ہفتے کی رات کو وفات پائی اور اسی روز جامع مظفری میں ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور بدحوسوں کے قبرستان کے نزدیک میدان میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۷۴ سال تھی رحمہ اللہ۔

۷۲۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور شہروں کے حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور اس سال سلطان حج میں تھا' اور ۱۲ر محرم کو ہفتے کے روز قاہرہ واپس آ گئے اور خوشی کے شادیانے بجے اور الصاحب شمس الدین شام کے راستے واپس آ گیا اور امیر ناصر الدین الخازندار آپ کے ساتھ تھا' اور حاکم حماۃ' سلطان کے ساتھ قاہرہ واپس آ گیا اور سلطان نے اس پر انعام کیا اور ملک مؤید کا خطاب دیا اور حکم دیا کہ اس کے منابر و مضافات میں اس کا خطبہ دیا جائے' اور مقام عالی پر مولوی سلطانی ملکی مؤیدی خطبہ دے جیسا کہ وہاں اس کا چچا منصوری خطبہ دیتا تھا۔

اور اس سال ابن المرجانی شہاب الدین نے مسجد الخیف کو آباد کیا اور اس پر تقریباً بیس ہزار درہم خرچ کیے اور محرم میں امین الدین نے طرابلس کی نگرانی سے استعفیٰ دے دیا اور قدس میں قیام پذیر ہو گیا اور صفر کے آخر میں مالکی فیصلوں کی نیابت قاضی شمس الدین محمد بن احمد القفصی نے کی اور آپ قاضی القضاۃ شرف الدین کے ساتھ مصر لے آئے تھے' اور ۲۵ر ربیع الاول کو توار کے دن عبداللہ رومی کو قتل کر دیا گیا جو ایک تاجر کا غلام تھا اور جامع میں گوشہ نشین تھا پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس توبہ کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے رجوع نہ کیا سو اسے قتل کر دیا گیا' اور وہ سرخ رنگ نیلی آنکھوں والا جاہل شخص تھا اور شیطان نے اس سے میل ملاپ کیا اور یہ بات اسے خوبصورت کر دکھائی اور حقیقت میں اس کی عقل خراب ہو گئی اور وہ خود ایک انسانی شیطان تھا' اور ۲ر ربیع الآخر کو اتوار کے روز سلطان کا عقد ایک ایسی عورت سے ہوا جو بلاد قبجاق سے آئی تھی اور وہ شہزادیوں میں سے تھی اور اس نے قاضی بدرالدین ابن جماعۃ اور سیکرٹری اور کریم الدین اور امراء کی ایک جماعت کو خلعت دیئے۔

اور اس ماہ میں فوجیں' بلاد سیس تک پہنچ گئیں اور طرابلسی افواج میں تقریباً ایک ہزار سوار بحر جاہان میں غرق ہو گئے اور اس دن آل مہنا کے حالات کی نگرانی کرنے اور انہیں بلاد اسلام سے نکال باہر کرنے کے بارے میں سلطان کا حکم شام کی طرف آیا اور یہ

Marfat.com

حکم سلطان نے ان پر اپنی ناراضگی کی وجہ سے دیا کیونکہ ان کا والد مہنا سلطان کے پاس نہیں آیا تھا' اور ۲۴ر جمادی الاولیٰ کو بدھ کے روز شیخ محی الدین الاسمر الحنفی نے الرکنیہ میں پڑھایا اور اس سے الجوہریہ کو شمس الدین البرقی الاعرج کے لیے اور جامع القلعہ کی تدریس کو عماد الدین بن محی الدین طرسوسی کے لیے لیا جس نے اس کے بعد حنفیہ کی قضا سنبھالی تھی اور البرقی سے مسجد نور الدین کی امامت اس کے لیے اور عماد الدین الکیال کے لیے لے لی' جو یہودی کے محلّہ میں تھی' اور ربوہ کی امانت شیخ محمد الصیبی کے لیے لی' اور جمادی الآخرۃ میں تقریباً بیس ہزار اسلامی افواج ارض حلب میں جمع ہوئیں' اور ان سب کا سالار نائب حلب الطنبغا تھا اور ان میں نائب طرابلس شہاب الدین قرطبہ بھی تھا اور وہ اسکندرونہ سے بلاد ارض میں داخل ہو گئے اور انہوں نے سرحد اور پھر تل حمدان کو فتح کیا۔

پھر وہ جاہان میں گھس گئے اور ان میں سے ایک جماعت غرق ہو گئی پھر اللہ نے انہیں بچا لیا' جو سیس تک پہنچ گئے اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے باشندوں کو تنگ کیا اور شہر میں بادشاہ کے گھر کو نذر آتش کر دیا اور باغات کے کاٹ دیئے' اور گایوں' بھینسوں' اور بکریوں کو ہانک کر لے گئے' اور اسی طرح انہوں نے طرسوس میں کیا اور جاگیروں اور جگہوں کو ویران کر دیا اور کھیتیوں کو جلا دیا پھر واپس آ گئے اور مذکورہ دریا میں گھس گئے اور ان میں سے ایک شخص بھی غرق نہ ہوا' اور واپسی کے بعد انہوں نے مہنا اور اس کی اولاد کو اپنے ملک سے نکال دیا اور غاتہ اور حدیثہ تک اس کے پیچھے گئے پھر فوجوں کو حاکم سیس کی وفات اور اس کے بعد اس کے بیٹے کے حاکم بن جانے کی اطلاع ملی اور انہوں نے اس کے شہروں پر غارت گری کی' اور مسلسل ان پر غارت گری کی اور غنیمت حاصل کی اور چوتھی دفعہ کے سوا' قیدی بنائے' اُس نے ان میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا۔

اور اس سال بلاد مغرب میں مسلمانوں اور فرنگیوں کے درمیان عظیم معرکہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں پر فتح دی اور اور انہوں نے ان میں سے پچاس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور پانچ ہزار کو قیدی بنایا اور جملہ مقتولین میں ملوک فرنگ میں سے پچیس ملوک بھی شامل تھے اور انہوں نے بہت سے اموال غنیمت میں حاصل کئے' بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جو غنیمت حاصل کی اس میں ستر قنطار سونا اور چاندی بھی تھا۔

اور اس روز تیر اندازوں کے سوا' اسلامی فوج اڑھائی ہزار سواروں پر مشتمل تھی اور ان میں سے صرف گیارہ آدمی قتل ہوئے اور یہ ایک عجیب وغریب واقعہ ہے جو سنا گیا ہے اور ۲۲ر رجب بروز جمعرات نائب السلطنت کی موجودگی میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے لیے دار السعادۃ میں ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں مذاہب کے مفتی اور قاضی حاضر ہوئے اور شیخ بھی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے مسئلہ طلاق کے بارے میں فتویٰ دینے کی طرف عود کرنے پر ملامت کی پھر آپ کو قلعے میں قید کر دیا گیا' جس میں آپ پانچ ماہ اٹھارہ دن رہے پھر سلطان کا حکم آیا کہ ۷۲۱ھ کے سوموار کو عاشورہ کے روز آپ کو قید خانے سے نکال دیا جائے' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اس کے چار دن بعد امیر علاء الدین بن سعید کو البر کی امارت کے ساتھ اوقاف کی مضبوطی کا کام بھی دیدیا گیا اور بدر الدین المنکورسی کو شام سے معزول کر دیا گیا۔

اور آخر شعبان میں نائب غزہ امیر علاء الدین الجادلی کو گرفتار کر لیا گیا اور اسکندریہ لے جایا گیا کیونکہ اس پر اتہام تھا کہ وہ

Marfat.com

دارالیمن میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اس کے ذخائر واموال کی محافظت کی گئی اور اس کے عطیات' احسانات اور اوقاف بھی تھے اور اس نے غزہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی تھی اور اس ماہ میں شاہ تاتار ابوسعید نے شراب کو بہا دیا' اور شراب کی دوکانوں کا خاتمہ کر دیا اور رعایا سے عدل واحسان کیا' اور یہ اس لیے کہ ان پر بہت اولے پڑے اور ان کے پاس بڑا سیلاب آیا اور انہوں نے اللہ کی پناہ لی' اور اللہ کے حضور عاجزی کی اور توبہ کی اور انابت اختیار کی اور اس کے بعد نیک کام کئے اور شوال کے پہلے عشرے میں نہر کریمی میں پانی رواں ہو گیا جسے کریم الدین نے ۴۵ ہزار دراہم میں خریدا تھا اور اُسے ایک چھوٹی نہر میں چلا کر اپنی البیات کی جامع مسجد میں لے آیا اور لوگ اس سے زندہ ہو گئے اور اس طرف کے باشندوں کو اس سے انس ہو گیا اور اس پر درخت اور باغات لگائے گئے اور جامع کے سامنے مغرب کی جانب ایک بڑا حوض بنایا گیا جس سے لوگ اور چوپائے پانی پیتے تھے اور وہ ایک بڑا حوض اور مطہر عمل تھا۔ اور اس سے بہت فائدہ اور مزید آسائش حاصل ہوئی اللہ اُسے اس کا بدلہ دے اور ۱۱ رشوال کو قافلہ نکلا اور اس کا امیر ملک صلاح الدین بن الاوحد تھا اور اس میں زین الدین کتبغا حاجب کمال الدین زملکانی' قاضی شمس الدین بن المعز' قاضی حماۃ شرف الدین البازری' قطب الدین ابن شیخ السلامیہ' بدرالدین بن العطار' علاء الدین بن غانم' نورالدین سخاوی شامل تھے' اور نورالدین ہی قافلے کا قاضی تھا' اور مصریوں میں سے قاضی الحنفیہ ابن الحریری' قاضی حنابلہ' مجدالدین حرمی' الشرف عیسیٰ مالکی اور یہی قافلے کا قاضی تھا' شامل تھے اور اسی میں اس حمام کی تعمیر مکمل ہوئی جسے الجیغانے دارالطعم کے غربی جانب آباد کیا تھا اور لوگ اس میں داخل ہو گئے۔

اور ذوالحجہ کے آخر میں شاہ تاتار کی طرف سے خواجہ مجدالدین اسماعیل بن محمد ابن یاقوت السلامی دمشق پہنچا' اور شاہ تاتار کی طرف سے اس کے پاس حاکم مصر کے لیے تحائف اور ہدایا بھی تھے۔ اور اس نے مشہور کیا کہ وہ مسلمانوں اور تاتاریوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے آیا ہے' سو فوج اور حکومت نے اس کا استقبال کیا اور وہ ایک روز دارالسعادۃ میں فروکش ہوا' پھر مصر کی طرف روانہ ہو گیا' اور اس سال عرفات میں لوگوں نے بڑا موقف کی' جس کی مثل نہیں دیکھی گئی وہ اس میں زمین کی تمام اطراف سے آئے اور عراقیوں ساتھ بہت سے محمل تھے اور ان میں لوگون کا ایک محمل تھا' جس پر ایک کروڑ مصری دینار کے موتی اور سونا تھا۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ ابراہیم الدہستانی:

آپ عمر رسیدہ ہو چکے تھے' بیان کیا جاتا ہے کہ جب تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کیا' اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی' آپ اور آپ کے اصحاب جمعہ میں قبۃ النسر کے نیچے حاضر ہوتے تھے' حتیٰ کہ آپ ۲۷ ربیع الآخرۃ کو جمعہ کی شب کو دمشق میں سوق الخیل کے پاس اپنے زاویہ میں وفات پا گئے' اور وہیں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ایک سو چار سال تھی' جیسا کہ اس نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

شیخ محمد بن محمود بن علی:

چربی فروش مہمان نواز' ابن عامر کی مقررہ جگہ کے شیخ' آپ خوبصورت شیخ اور مواظبت سے تلاوت قرآن کرنے والے تھے یہاں تک کہ الدہستانی مذکور کی وفات کی شب کو فوت ہو گئے' یا اس سے ایک شب قبل فوت ہوئے رحمہما اللہ۔

شیخ شمس الدین ابن الصائغ اللغوی:

ابوعبداللہ محمد بن حسین بن سباع بن ابی بکر الجذامی المصری الاصل' پھر آپ دمشق منتقل ہو گئے' آپ کی پیدائش مصر میں تقریباً ۶۴۵ھ میں ہوئی اور حدیث کا سماع کیا اور آپ ادیب فاضل اور نظم ونثر' علم عروض' بدیع نحو اور لغت میں ماہر تھے اور آپ نے صحاح الجوہری کا اختصار کیا ہے اور مقصورۃ ابن درید کی شرح کی ہے اور آپ کا قصیدہ تائیہ بھی ہے جو دو ہزار سے زائد اشعار پر مشتمل ہے' جس میں آپ نے علوم اور صنائع کا ذکر کیا ہے آپ خوش اخلاق اور خوش گفتار تھے اور درب الحبالین اور الفراش کے درمیان بستان القط کے پاس رہائش پذیر تھے آپ نے ۳ رشعبان بروز سوموار اپنے گھر میں باب الصغیر میں وفات پائی۔

سنہ ۷۲۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو شہروں کے حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور اس سال کے پہلے دن میں وہ حمال الزیت کھولا گیا جو درب الحجر کے سرے پر واقع ہے اور یہ الخوارزمیہ کے زمانے سے تقریباً ۸۰ سال سے مٹ چکا تھا' اس کے بعد اسے ایک ساوی شخص نے از سر نو تعمیر کیا اور یہ ایک شاندار وسیع حمام ہے' اور ۶ رمحرم کو شاہ تاتار ابوسعید کی طرف سے سلطان کی طرف ہدیہ پہنچا جو صندوقوں' تحائف اور آٹے پر مشتمل تھا اور یوم عاشورہ کو شیخ تقی الدین بن تیمیہ سلطان کے حکم سے قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے گئے اور آپ کی مدت اقامت پانچ ماہ اٹھارہ دن تھی رحمہ اللہ۔

اور ۴ ربیع الآخر کو وکیل السلطان قاضی کریم الدین دمشق پہنچا اور دارالسعادت میں فروکش ہوا' اور قاضی القضاۃ تقی الدین' مصر کے حنبلی حاکم کے عوض آیا اور وہ خزانہ کا ناظر بھی تھا' اور شافعیہ کے العادلیۃ الکبیرہ میں اترا' اور وہاں کچھ دن مقیم رہا پھر مصر چلا گیا' اور وہ سلطان کے ایک کام آیا اور اس نے قدس کی زیارت کی۔

اور اس ماہ میں سلطان نے میدان کے نزدیک ایک تالاب کھودا' جس کے پڑوس میں ایک گرجا تھا' اور والی نے اس کے گرانے کا حکم دے دیا اور جب اُسے گرا دیا گیا تو حرافیش وغیرہم مصر کے گرجوں پر قابض ہو گئے اور جس گرجے پر قبضہ کرتے اُسے گرا دیتے' جس سے سلطان گھبرا گیا اور اس نے قضاۃ سے دریافت کیا کہ جو اس فعل کا ارتکاب کرے اس پر کیا واجب ہے؟ انہوں کہا اس پر تعزیر لگائی جائے تو اس نے قید خانوں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت نکالی جن پر قتل واجب تھا۔

سو اس نے اس وہم ڈالتے ہوئے قطع کیا' صلیب دیا' محروم کیا' باندھا اور سزا دی کہ اس نے صرف تخریب کاری کی سزا دی ہے' پس لوگ پرسکون ہو گئے اور نصاریٰ بھی امن میں آ گئے اور کئی روز روپوش رہنے کے بعد ظاہر ہو گئے' اور اس ماہ میں بغداد میں الحرامیہ نے حملہ کر دیا اور ظہر کے وقت انہوں نے سوق الثلاثہ کو لوٹ لیا اور لوگوں نے ان کے پیچھے سے حملہ کر دیا اور ان میں سے قریباً ایک سو آدمیوں کو قتل کر دیا دوسروں کو قیدی بنا لیا۔

Marfat.com

شیخ علم الدین البرزالی نے بیان کیا ہے اور میں نے آپ کی تحریر سے نقل کیا ہے کہ ۶ر جمادی الاولیٰ کو بدھ کے روز' قضاۃ اعیان اور مفتیان القابون کی جانب گئے اور اس جامع کے قبلہ پر کھڑے ہو گئے' جس کی تعمیر کا حکم مذکورہ جگہ پر قاضی کریم الدین وکیل السلطان نے دیا تھا اور انہوں نے اس کے قبلہ کو وقف کر دیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ جامع دمشق کے قبلہ کی مانند ہو۔ اور اس ماہ میں دمشق کے بڑے لیڈروں میں سے ایک بڑے لیڈر امیر جوبان کے درمیان اور نائب السلطنت تنکز کے درمیان گفتگو ہوئی' پس جوبان کو گرفتار کر کے دو راتیں قلعہ کی طرف لے جایا گیا پھر اُسے قاہرہ منتقل کر دیا گیا اور اس بارے میں اس پر عتاب کیا گیا پھر اس کے مناسب حال اُسے روٹی دی گئی اور علم الدین نے بیان کیا ہے کہ آج کے دن قاہرہ میں خوبصورت مکانات اور خوبصورت آرام دہ جگہوں اور بعض مساجد میں آگ لگ گئی اور لوگوں کو اس سے بہت تکلیف برداشت کرنی پڑی اور انہوں نے نمازوں میں عاجزی کی پھر معاملے کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ کاروائی نصاریٰ کی طرف سے ہے اس لئے کہ ان کے گرجے گرائے اور جلائے گئے تھے' پس سلطان نے ان میں بعض لوگوں کو قتل کر دیا اور نصاریٰ پر لازم قرار دیا کہ وہ سروں پر نیلے رنگ کا کپڑا پہنیں اور اپنے سب کپڑے بھی نیلے پہنیں اور حماموں میں گھنٹیاں اٹھائیں اور جہات میں کوئی کام نہ کریں' پس حالات ٹھیک ہو گئے اور آگ ختم ہو گئی۔

اور جمادی الاخرۃ میں شاہ میں تاتار ابوسعید نے بازار کو ویران کر دیا اور گنہگار عورتوں کے نکاح کرائے' اور شرابیں گرا دیں اور اس بارے میں سخت سزائیں دیں اور مسلمان اس سے خوش ہو گئے اور انہوں نے اس کے لیے دعائیں کیں' اللہ اس پر رحم فرمائے اور اُسے معاف کرے۔ اور ۱۳ر جمادی الآخرۃ کو جامع القصب میں جمعہ کی نماز ادا کی گئی اور شیخ علی المناخلی نے اس میں خطبہ دیا اور ۱۹ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کے روز اس حمام کو کھولا گیا جسے تنکز نے اپنی جامع مسجد کے سامنے تعمیر کیا تھا اور ہر روز اُسے اس کی خوبصورتی' بکثرت روشنی اور اس کے سنگ مرمر کی وجہ سے چالیس درہم پر کرایہ پر دیا جاتا اور ۱۹ر رجب کو ہفتہ کے روز القرائین کے گرجا کو جو یہود کے محلہ کے سامنے تھا اس کے نیا ثابت ہو جانے کے بعد گرا دیا گیا' اور اس کے متعلق سلطان کے احکام آئے اور آخر رجب میں سلطان کی طرف سے خواجہ مجد الدین السلامی کے ذریعے شاہ تاتار ابوسعید کو تحائف بھیجے گئے جن میں پچاس اونٹ' گھوڑے اور عتابی گدھا بھی تھا اور ۱۵ر رمضان کو القابون کی جامع کریمی میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی اور اس روز اس میں قضاۃ' اصحاب اور اعیان کی ایک جماعت شامل ہوئی' شیخ علم الدین نے بیان کیا ہے کہ شیخ قوام الدین امیر کاتب ابن الامیر العمید عمر الاکفانی القازانی' جو بغداد میں امام ابوحنیفہ کے مزار کے مدرس تھے' یکم رمضان کو دمشق آئے اور انہوں نے اس سال حج کیا اور مصر گئے اور وہاں ایک ماہ قیام کیا پھر بغداد جاتے ہوئے دمشق سے گزرے اور الخاتونیۃ حنفیہ میں اترے اور آپ صاحب فن' محقق' ادیب اور فقیہ تھے' اور شامی قافلہ ۱ر شوال کو ہفتہ کے روز نکلا اور اس کا امیر شمس الدین حمزہ ترکمانی اور قاضی نجم الدین دمشقی تھا اور اس سال نائب شام تنکز نے حج کیا اور اس کے ساتھ اس کے اہل کی ایک جماعت بھی تھی اور امیر رکن الدین بیبرس حاجب مصر سے اس کی واپسی تک اس کی نیابت کرنے آیا اور نجیبیہ برانیہ میں اترا۔

اور اس سال جن لوگوں نے حج کیا ان میں خطیب جلال الدین قزوینی' عز الدین حمزۃ القلانسی ابن العز شمس الدین حنفی' جلال الدین بن حسام الدین حنفی' بہاء الدین بن علیتہ اور علم الدین البرزالی شامل ہیں اور ابن جماعۃ نے' شہاب الدین بن محمد انصاری کی

Marfat.com

بجائے اس کے بڑے تصرف کی وجہ سے ۱۸ رشوال کو بدھ کے روز زاویہ الشافعی میں پڑھایا اور ابن جماعۃ کو خلعت دیا' اور اس کے پاس اعیان اور عوام حاضر ہوئے جس سے جمیعۃ الجمعہ بنی اور اس کے لیے بہت سی شمعیں جلائی گئیں اور لوگ معزول کے زوال سے خوش ہوئے۔

البرزالی کا بیان ہے اور میں نے اس کی تحریر سے نقل کیا ہے اور ۱۶ رشوال اتوار کے روز' امام علامہ تقی الدین سبکی جو مدرسہ ہکاریہ میں محدث تھے' نے ابن انصاری کی بجائے سبق یاد کرایا اور ان کے پاس ایک جماعت حاضر ہوئی جس میں قونوی بھی شامل تھے اور آپ نے سبق میں حدیث المتبایعین بالخیار' قاضی القضاۃ ابن جماعۃ سے روایت کی اور شوال میں علاء الدین بن معبد کو البر کی امارت اور اوقاف کے مضبوط کرنے سے معزول کر دیا اور آپ نے بلاد قبلیہ میں بکتمر کی بجائے اس کے حجاز کی طرف سفر کر جانے کے باعث حوران مقام کی ولایۃ الولاۃ کو سنبھالا' اور اس کے بھائی بدر الدین نے اوقاف کی مضبوطی کا کام سنبھال لیا اور امیر علم الدین طرقشی نے کچہریوں کی مضبوطی کے ساتھ البر کی ولایت بھی سنبھالی' اور ناصر الدین برادر شرف الدین یعقوب ناظر حلب کی بجائے ابن الانصاری بیت المال کی وکالت کا متولی بن کر حلب گیا اور تاج مذکور کی امارت کے حکم سے الکرک کی نگرانی سنبھالی۔

اور عید الفطر کے روز امیر تمر تاش بن جوبان' جو بلاد روم پر قیساریہ میں تاتاریوں' ترکمانوں القرمان کی فوج میں ابو سعید کا نائب تھا' سوار ہوا' اور بلاد سیس میں داخل ہو گیا اور اس نے قتل کیا اور قیدی بنایا اور جلایا اور ویران کیا' اور اس نے نائب حلب الطنبغا کو پیغام بھیجا۔ کہ وہ اس کے لیے افواج تیار کرے' تا کہ وہ اس معاملے میں اس کی مددگار ہوں' مگر سلطان کے حکم کے بغیر اس کے لیے یہ ممکن نہ ہوا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

الشیخ الصالح المقری:

بقیۃ السلف عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ عبد الحق بن عبد اللہ بن عبد الواحد بن علی القرشی المخزومی الدلاصی جو مکہ میں شیخ الحرم تھے' آپ نے اس میں ساٹھ سال سے زیادہ قیام کیا' آپ لوگوں کو ثواب کے لیے قرآن پڑھاتے تھے' اور آپ ۱۴ رمحرم جمعہ کی شب کو مکہ میں فوت ہوئے' اور آپ کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔

شیخ فاضل شمس الدین ابو عبد اللہ:

محمد بن ابی بکر بن ابی القاسم الہمدانی' آپ کا باپ الصالحی' الکاکینی کے نام سے مشہور ہے آپ ۶۳۵ھ میں الصالحیہ میں پیدا ہوئے اور روایات کے ساتھ پڑھا اور نحو کے مقدمہ میں مصروف ہوئے اور زبردست نظم لکھی اور حدیث کا سماع کیا' اور فخر ابن البعلبکی نے آپ کے لئے اپنے شیوخ سے ایک جزء روایت کیا ہے پھر آپ تشیع میں داخل ہو گئے۔ اور شیخ الشیعہ ابو صالح الحلی کو سنایا اور عدنان کے ساتھ رہے اور آپ کے بچوں نے آپ کو سنایا اور مدینہ نبویہ کے امیر' امیر المنصوری بن حماد نے آپ کو طلب کیا اور آپ نے اس کے پاس تقریباً سات سال قیام کیا' پھر دمشق واپس آ گئے اور آپ کمزور اور گراں گوش ہو چکے تھے اور آپ نے خبر کے

Marfat.com

بارے میں ایک سوال کیا جس کا جواب آپ کو شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے دیا' اس نے اسے کسی اور کے سپرد کیا تھا اور اس کی موت کے بعد آپ کو پتہ چلا جس میں یہود اور اہل ادیان فاسدہ کا انتقام تھا اور جب تقی الدین سبکی' دمشق قاضی بن کر آئے تو آپ نے اُسے غسل دیا' اور جب آپ فوت ہوئے تو قاضی شمس الدین ابن مسلم آپ کے جنازے میں شامل نہ ہوا' آپ نے ۱۶ر صفر کو جمعہ کے روز وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے اور آپ کے بیٹے قیماز کو ام المومنین حضرت عائشہؓ اور دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن پر تہمت لگانے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا اور ان پر تہمت لگانے والوں کو برا کہا گیا۔

اور رمضان کے آغاز میں جمعہ کے روز دمشق میں غائبین کی نماز جنازہ پڑھی گئی' اور وہ شیخ نجم الدین عبداللہ بن محمد اصبہانی تھے' جنہوں نے مکہ میں وفات پائی اور مدینہ نبویہ میں وفات پانے والی ایک جماعت تھی' جن میں عبداللہ ابی القاسم بن فرحون جو وہاں مالکیہ کے مدرس تھے اور شیخ یحییٰ کردی اور شیخ حسن المغربی السقاء شامل تھے۔

شیخ امام عالم علاء الدین:

علی بن سعید بن سالم انصاری' جو جامع دمشق میں مزار علی کے امام تھے آپ بشاش چہرہ' متواضع' خوش آواز سے تلاوت کرنے والے اور جامع میں کتاب عزیز پڑھانے والے تھے اور نائب السلطنت کی امامت آپ کا بیٹا علامہ بہاء الدین محمد بن علی مدرس امینیہ اور محتسب دمشق کرتا تھا۔ آپ نے ۴ر رمضان سوموار کی رات کو وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔

امیر حاجب الحجاب:

زین الدین کتبغا المنصوری' حاجب دمشق' آپ بہترین امراء میں سے تھے اور ان سے بڑھ کر فقراء سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔ اور ختم' مواعید' موالید اور سماع حدیث کو پسند کرتے تھے اور اہل حدیث کے ساتھ رہتے تھے اور اس سے حسن سلوک کرتے تھے اور آپ ہمارے شیخ ابوالعباس ابن تیمیہ کے ساتھ بہت رہتے تھے اور حج کرتے اور صدقہ دیتے تھے' آپ نے ۱۸ر شوال کو دن کے آخری حصے میں وفات پائی' اور دوسرے دن اپنی قبر میں القبیبات کے سامنے دفن ہوئے اور بہت سے لوگوں نے آپ کو دیکھا اور آپ کی تعریف کی رحمہ اللہ۔

اور شیخ بہاء الدین المقدسی شیخ سعد الدین ابی زکریا یحییٰ مقدسی اور شیخ شمس الدین محمد بن سعد مشہور محدث کے والد اور سیف الدین کتابوں کے کاتب اور اعلان کرنے والے' اور شیخ احمد الحرام جنازوں پر پڑھائی کرانے والے تھے' آپ التنبیہ کی تکرار کرتے تھے اور کچھ باتوں کے متعلق دریافت کرتے تھے' جن میں سے کچھ اچھی تھیں اور کچھ اچھی نہیں تھیں۔

سنہ ۷۲۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دمشق میں والی البر کے سوا' وہی امراء تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' البر کا والی علم الدین طرقشی تھا اور ابن سعید کو اس کی ذہانت' رائے کی پختگی' بہادری' دینداری اور امانتداری کی وجہ سے حوران کی امارت کی طرف واپس کیا گیا اور محرم میں دمشق میں زبردست زلزلہ آیا' اللہ اس کے شر سے محفوظ رکھے اور تنکز ۱۱ر محرم منگل کی شب کو آیا' اور اس کی غیر

Marfat.com

حاضری کی مدت تین ماہ تھی اور وہ رات کو آیا تا کہ کسی کو اس کی آمد کی تکلیف نہ ہو اور غیر حاضری میں اس کی نیابت کرنے والا اس سے دو دن قبل روانہ ہو گیا کہ وہ اسے ہدیہ وغیرہ کا مکلف نہ کرے اور مغلطای عبدالواحد الجعدار جو مصر کا ایک امیر تھا' سلطان کے ہاں سے تنکز کے لیے ایک قیمتی خلعت لایا اور اس نے اُسے زیب تن کیا اور حسب دستور' چوکھٹ کو بوسہ دیا اور ۶ رصفر بدھ کے روز شیخ نجم الدین قضجازی نے حنفیہ کے الظاہریہ میں درس دیا اور وہ جامع تنکز کا خطیب تھا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس نے قول الٰہی ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا﴾ کے بارے میں درس دیا' اور یہ واقعہ قاضی شمس الدین بن العزالحنفی کی وفات کے بعد کا ہے آپ نے حجاز سے واپسی پر وفات پائی' اور آپ کے بعد عمادالدین طرطوسی نے قضاۃ کی نیابت سنبھالی اور وہ آپ کی بیٹی کا خاوند تھا اور آپ کی غیر حاضری میں آپ کی نیابت کیا کرتا تھا' اور آپ کے بعد بھی وہ اسی طریق پر قائم رہا' پھر اس کے بعد اس میں اس کے نائب مقرر کرنے والے نے حکومت سنبھال لی' اور اس ماہ میں کتبغا کی بجائے خوارزمی حاجب بن کر آیا اور ربیع الاول میں شیخ قوام الدین مسعود بن شیخ برہان الدین محمد بن شیخ شرف الدین محمد کرمانی حنفی دمشق آیا اور القصاعین میں فروکش ہوا اور طلبہ اس کے پاس آئے اور وہ نائب السلطنت کے پاس آیا اور اس سے ملاقات کی۔ اور وہ نوجوان تھا۔ اس کی پیدائش ۶۷۱ھ میں ہوئی اور میں نے بھی اس سے ملاقات کی ہے اور اُسے اصول وفروع میں مشارکت حاصل تھی اور اس کا دعویٰ اس کے حاصل سے وسیع اور اس کے باپ اور دادے کی تصانیف بھی تھیں' پھر وہ مدت بعد مصر چلا گیا اور وہیں وفات پائی' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔

اور ربیع الاول میں ایاس کی فتح اور اس کا معاملہ اور اُسے ارمن کے ہاتھوں سے چھین لینے کا کام مکمل ہو گیا اور بُرج اطلس بھی لے لیا گیا' اس کے درمیان سمندر میں ڈیڑھ تیر کا فرق تھا' پس حکم الٰہی سے مسلمانوں نے اُسے لے لیا اور اُسے تباہ و برباد کر دیا اور اس کے دروازے لوہے اور سکّے سے لیپ کیے ہوئے تھے اور اس کی فصیل کا عرض بڑھئی کے تیرہ ہاتھ تھا اور مسلمانوں نے بہت غنائم حاصل کیں اور انہوں نے اس کی بڑی بڑی جماعتوں کا محاصرہ کر لیا اور گرمی اور مکھیاں ان پر غالب آ گئیں تو سلطان نے ان کی واپسی کا حکم دے دیا اور جو مجانیق ان کے پاس تھیں انہوں نے انہیں جلا دیا اور ان کے لوہے کو لے لیا اور سالم وغانم آ گئے اور ان کے ساتھ بہت سے رضا کار بھی تھے اور ۲۳ رجمادی الاولیٰ جمعرات کے روز جامع کے اندر کی چوڑائی مکمل ہو گئی اور لوگوں کے لیے وسیع ہو گئی' لیکن خلاف عادت سامان اٹھانے سے تنگی ہو گئی' بلاشبہ لوگ برآمدے کے درمیان سے گزرتے تھے اور باب البرادۃ سے باہر نکل جاتے تھے اور جو چاہتا وہ اپنے جوتوں سمیت دوسرے دروازے تک مسلسل پیدل چلتا جاتا اور حجرہ کے سوا کوئی جگہ ممنوع نہ تھی اور باقی برآمدوں کے برخلاف کوئی شخص اس میں جوتوں سمیت نہ جا سکتا تھا سو نائب السلطنت نے اس کے ناظر ابن مراحل کے مشورے سے اس کی چوڑائی کو مکمل کرنے کا حکم دیا اور جمادی الآخرۃ میں بلاد سیس سے افواج واپس آ گئیں اور ان کے نائب سالار نائب الکرک آقوش تھا اور رجب کے آخر میں قاضی محی الدین بن اسماعیل بن جہبل نے الدارانی الجعفری کی بجائے ابن صصری کی نیابت فیصلہ کو سنبھالا اور الدارانی' جامع العیقبیہ کے خطبہ سے مستعفی ہو گیا اور ۳ ررجب کو نائب السلطنت' سلطان کی خدمت میں گیا اور اس نے اس کی عزت کی اور اُسے خلعت دیا اور یکم شعبان کو واپس آ گیا اور لوگ اس سے خوش ہوئے اور رجب میں اس حمام کی تعمیر مکمل

Marfat.com

ہوگئی جسے امیر علاء الدین بن صبیح نے اپنے گھر کے پڑوس میں الشامیہ البرانیہ کے شمال میں تعمیر کیا تھا' اور ۹ رشعبان سوموار کے روز امیر سیف الدین ابوبکر بن ارغون نائب السلطنت نے اپنا عقد ناصر کی بیٹی سے کیا اور اس کے سامنے امراء کے لڑکوں کی ایک جماعت کا ختنہ ہوا' اور ایک بڑا دسترخوان بچھایا گیا اور مطہرین کے سروں پر چاندی نچھاور کی گئی اور وہ جشن کا دن تھا اور اس روز سلطان نے مکہ کے ماکولات سے ٹیکس ساقط کر دیا اور اس کے حاکم اس کے عوض الصعید کے شہر میں جاگیریں دیں۔

اور رمضان کے آخر میں اس حمام کی تعمیر مکمل ہوگئی جسے بہاء الدین بن علیم نے قاسیون کے کوچہ الماجیہ میں اپنے قریب بنایا تھا اور اس نواح کے لوگوں اور ان کے پڑوسیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور شامی قافلہ ۸ رشوال کو جمعرات کے روز روانہ ہوا اور اس کا امیر نائب الرحبہ سیف الدین بلبطی تھا اور اس کا باب الجابیہ کے اندر ابن صبرہ کی گلی میں تھا اور اس کا قاضی شمس الدین بن النقیب قاضی حمص تھا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قاضی شمس الدین بن العز الحنفی:

ابوعبداللہ محمد بن شیخ شرف الدین ابی البرکات محمد بن شیخ عز الدین ابی العز صالح بن ابی العز بن وہیب بن عطاء بن جبیر بن کامل بن وہیب الاذرعی الحنفی' آپ مشائخ حنفیہ میں سے ایک تھے' اور علوم کے متعدد فنون میں ان کے ائمہ اور فضلاء میں سے تھے آپ نے تقریباً بیس سال نیابت میں فیصلے کئے اور آپ سدید الاحکام' محمود السیرۃ' جید الطریقہ' کریم الاخلاق اور اپنے اصحاب وغیرہ کے ساتھ بہت نیکی اور احسان کرنے والے تھے' آپ نے مدت تک جامع افرم میں خطبہ دیا اور آپ اس کے پہلے خطیب ہیں اور آپ نے المعظمیہ' الیغموریہ' القلیجیہ اور الظاہریہ میں پڑھایا اور آپ اس کے اوقاف کے ناظر تھے اور آپ نے لوگوں کو فتویٰ کی عبارت دی۔ اور آپ بڑے معظم اور بارعب آدمی تھے اور اپنے حج سے واپس آنے کے تھوڑے دنوں بعد' آخر محرم کو جمعرات کے روز وفات پا گئے اور جامع افرم میں اسی روز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور المعظمیہ کے نزدیک اپنے اقارب کے پاس دفن کئے گئے اور آپ کا جنازہ بڑا بھرپور تھا اور لوگوں نے آپ کی بھلائی کی گواہی دی اور آپ کی اس موت پر رشک کیا رحمہ اللہ' اور آپ کے بعد الظاہریہ میں نجم الدین فتحازی نے پڑھایا اور المعظمیہ' القلیجیہ اور افرم کی خطابت آپ کے بیٹے علاء الدین نے سنبھالی اور آپ کے بعد فیصلوں کی نیابت قاضی عماد الدین طرسوسی' مدرس القلعہ نے سنبھالی۔

شیخ امام عالم ابواسحاق:

بقیۃ السلف رضی الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم طبری' مکی' شافعی' آپ پچاس سال سے زیادہ عرصہ مقام کے امام رہے' اور اپنے شہر کے شیوخ اور اس کی طرف آنے والوں سے حدیث کا سماع کیا اور آپ نے کوئی سفر نہیں کیا اور آپ طویل مدت سے لوگوں کو فتوے دے رہے تھے' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے بغوی کی شرح السنۃ کا اختصار کیا ہے آپ نے ۸ ربیع الاول کو مکہ میں ہفتے کے دن ظہر کے بعد وفات پائی۔ اور دوسرے دن دفن ہوئے اور آپ مشائخ کے ائمہ میں

Marfat.com

سے تھے۔

علامہ شیخ رکن الدین:

بقیۃ السلف رکن الدین ابو یحییٰ زکریا بن یوسف بن سلیمان بن حماد المجلی الشافعی نائب خطیب' اور الطیبیہ اور الاسدیہ کے مدرس' اور جامع میں آپ کا حلقہ اشتغال بھی تھا' جہاں پر طلبہ آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور فرائض وغیرہ میں مواظبت کے ساتھ اشتغال کرتے تھے' آپ نے ۲۳ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز' ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور اپنے شیخ تاج الدین الفزاری کے قریب دفن ہوئے رحمہما اللہ۔

نصیر الدین:

ابو محمد عبداللہ بن وجیہ الدین ابی عبداللہ علی بن محمد بن علی بن ابی طالب بن سوید بن معالی ابن محمد بن ابی بکر الربعی التغلبی التکریتی' آپ دمشق کے ایک رئیس تھے' آپ کا باپ آپ سے پہلے دمشق آیا اور الظاہر کے زمانے میں اور اس سے پہلے بڑا ہو گیا' اور آپ کی پیدائش ۶۵۰ھ کی حدود میں ہوئی' اور ان کے پاس بڑے اموال تھے اور انہیں بڑی آسودگی حاصل تھی آپ نے ۲۰ر رجب کو جمعرات کے روز وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے رحمہ اللہ۔

شمس الدین محمد بن المغربی:

تاجر' بہت سفر کرنے والے' جو مسافروں کے لیے راستے پر الصنمین کی سرائے کے بنانے والے ہیں' اللہ آپ رحم کرے اور آپ سے قبول فرمائے اور وہ سرائے بہترین اور بہت فائدہ بخش جگہوں میں سے ہے' آپ نے ۱۱ر شوال کو اتوار کے روز وفات پائی۔

الشیخ الجلیل نجم الدین:

نجم الدین ابو عبداللہ الحسین بن محمد بن اسماعیل القرشی' جو ابن عنقود المصری کے نام سے مشہور ہیں' آپ کو حکومت میں وجاہت اور تقدم حاصل تھا۔ آپ ۲۳ر شوال کو جمعہ کی صبح کو وفات پائی اور اپنے زاویہ میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد اس میں آپ کے بھتیجے نے کام شروع کیا۔

شمس الدین محمد بن الحسن:

ابن الشیخ الفقیہ محمد الدین ابو الہدی اور احمد بن الشیخ شہاب الدین ابو شامہ' آپ ۶۵۳ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کے باپ نے مشائخ سے آپ کو سماع کرایا اور آپ نے قرآن پڑھا اور فقہ سے اشتغال کیا اور آپ لکھتے اور بہت تلاوت کرتے تھے اور مدارس اور سبع کبیر میں حاضر ہوتے تھے' آپ نے ۲۷ر شوال کو وفات پائی اور باب الفرادیس کے قبرستان میں اپنے باپ کے پاس دفن ہوئے۔

شیخ جلال الدین:

جلال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن زین الدین محمد بن احمد بن محمود بن محمد العقیلی' جو ابن القلانسی کے نام سے مشہور

Marfat.com

ان آپ ۶۵۴ھ میں پیدا ہوئے اور ابن عبدالدائم سے ابن عرفہ کے ایک جز کا سماع کیا اور اسے کئی بار روایت کیا اور اسی طرح دوسروں سے بھی سماع کیا اور فن کتابت وانشاء میں اشتغال کیا پھر گوشہ نشین ہو گئے اور ان سب باتوں کو ترک کر دیا اور عبادت درویشی کی طرف متوجہ ہو گئے اور مصر میں امراء نے آپ کے لیے زاویہ تعمیر کیا اور بار بار آپ کے پاس آئے اور آپ ہنس مکھ اور فصیح مخلص تھے اور گراں گوش تھے پھر قدس کی طرف منتقل ہو گئے اور ایک دفعہ دمشق آئے اور لوگوں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کی زیارت کی' اور وہاں آپ نے حدیث بیان کی پھر قدس کی طرف واپس آ گئے اور وہیں ۳ر ذوالقعدہ کو اتوار کے روز وفات پا گئے اور باملی کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ محتسب عزالدین بن القلانسی کے ماموں تھے' اور یہ الصاحب تقی الدین بن مراجل کا ماموں تھا۔

شیخ امام قطب الدین:

محمد بن عبدالصمد بن عبدالقادر السنباطی المصری' آپ نے الروضۃ کا اختصار کیا اور کتاب التعجیز کو تصنیف کیا' اور الفاضلیہ میں پڑھایا اور مصر میں فیصلوں کے نائب رہے اور آپ اعیان فقہاء میں سے تھے۔ آپ نے ۱۴ر ذوالحجہ بروز جمعہ ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے بعد قاہرہ کے نائب الحکم ضیاء الدین المنادی الفاضلیہ کی تدریس کے لیے حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بن جماعۃ اور اعیان حاضر ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۳ھ

اس سال کا آغاز اتوار کے روز دسمبر میں ہوا اور حکام وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے' ہاں دمشق میں البرکاوالی امیر علاء الدین علی بن الحسن المزوانی تھا اس نے گزشتہ سال ماہ صفر میں امارت سنبھالی تھی اور اس سال کے صفر میں صارم الدین الجوکنداری کی بجائے' امیر شہاب الدین بن یرق نے مدینے کی امارت سنبھالی' اور صفر ہی میں قاضی کریم الدین وکیل السلطان نے اس مرض سے جو اسے لاحق ہوا تھا' صحت پائی' پس قاہرہ کو آراستہ کیا گیا اور شمعیں روشن کی گئیں اور منصوری شفاخانے میں فقراء کو جمع کیا گیا تا کہ وہ ان کے صدقہ کو حاصل کریں' اور ربیع الاول کے آخر میں بھیڑ کے باعث کچھ فقراء مر گئے اور قاضی جمال الدین الزرعی کے دمشق منتقل ہو جانے کے باعث' ان کی بجائے' امام علامہ محدث تقی الدین السبکی الشافعی نے قاہرہ کے المنصوریہ میں پڑھایا اور ۴ر جمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز نجم ابن صصری کی بجائے علاء الدین شیخ الشیوخ القونوی الشافعی اس کے پاس حاضر ہوئے اور العادلیہ میں اترے نیز وہ قضاۃ مشیخۃ الشیوخ' افواج کی قضا اور العادلیہ' الغزالیہ اور الاتابکیہ کی تدریس کے لیے بھی آئے۔

اور اتوار کے روز' قاضی کریم الدین عبدالکریم بن ہبۃ اللہ بن الشدید وکیل السلطان کو گرفتار کر لیا گیا اور وہ سلطان کے ہاں اس مقام و مرتبہ تک پہنچ چکا تھا کہ وزرائے کبار میں سے کوئی دوسرا اس تک نہ پہنچ سکا تھا اور اس کے اموال وذخائر کی محافظت کی گئی اور نائب السلطنت کے پاس اس نے لکھا' پھر اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی القرافہ کی قبر میں رہے پھر اسے الشوبک کی طرف جلاوطن کر دیا اور اسے کچھ مال سے نوازا' پھر اسے قدس شریف میں اپنی خانقاہ میں اقامت کرنے کا حکم دیا اور اس کے بھتیجے کریم الدین الصغیر ناظر کچہری کو گرفتار کر لیا اور اس کے اموال چھین لئے اور اس قلعہ میں قید کر دیا اور اعوام اس سے خوش ہو گئے اور ان

Marfat.com

دونوں کے گرفتار کرنے کی وجہ سے انہوں نے سلطان کے لئے دعا کی' پھر اُسے صفت کی طرف نکال دیا گیا اور اس نے قدس سے امین الملک عبداللہ کو طلب کر کے اُسے مصر کی وزارت دے دی اور اُسے واپس آنے پر خلعت دیا اور عوام اس سے خوش ہو گئے اور انہوں نے اس کے لیے شمعیں جلائیں اور اس نے الصاحب بدرالدین غبریال کو دمشق سے طلب کیا پس وہ سوار ہو کر آیا اور اس کے پاس بہت سے اموال بھی تھے' پھر اس نے کریم الدین الکبیرؒ کے اموال کو عطا کیا اور عزت کے ساتھ دمشق واپس آ گیا اور شامی افواج کی نگرانی کے لیے قطب بن شیخ السلامیہ کی بجائے قاضی معین الدین الحشیشی آئے' قطب کو نگرانی سے معزول کر دیا گیا اور اس نے الندراویہ میں تقریباً بیس روز لکھا پھر اس نے اُسے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دے دی۔

اور جمادی الاولیٰ میں طرقشی کو کچہریوں کے انتظام سے معزول کر دیا گیا اور امیر بکتمر نے اُسے سنبھال لیا اور ۲ر جمادی الآخرۃ کو ابن جہیل الزرعی کا نائب الحکم بنا اور اس سے قبل اس نے ابن ہلال کی بجائے بتامیٰ کی نگرانی بھی سنبھالی تھی اور شعبان میں الطرقشی کو دوبارہ منتظم بنا دیا گیا' اور بکتمر اسکندریہ کی نیابت کی طرف روانہ ہو گیا اور وفات تک وہیں رہا' اور رمضان میں حجاج الشرق کی ایک جماعت آئی اور ان میں ملک البغا بن ہلاکو کی بیٹی اور ارغون کی بہن اور قازان اور خربندا کی پھوپھی بھی شامل تھی' پس اس کی عزت کی گئی اور اُسے قصر ابلق میں اتارا گیا اور حج کے وقت تک اس کے اخراجات اور نفقات مقرر کر دیئے گئے اور ۸ر شوال کو سوموار کے روز قافلہ روانہ ہوا۔ اور اس کا امیر قطلجا الابوبکری تھا جو القصاعین میں رہتا تھا اور قافلے کا قاضی شمس الدین قاضی القضاۃ ابن مسلم الحسنبلی تھا اور ان کے ساتھ جمال الدین المزی' عمادالدین ابن الشیرجی' امین الدین الوانی' فخر الدین بعلبکی اور ایک جماعت نے حج کیا' اور اس بارے میں گفتگو کرنے کا اختیار شرف الدین بن سعد الدین بن نجیح کے سپرد کیا گیا' شہاب الدین الظاہری نے مجھے ایسے ہی بتایا ہے' اور مصریوں میں سے قاضی القضاۃ بدرالدین بن جماعۃ اور اس کے بیٹوں عزالدین فخر الدین کاتب الممالیک شمس الدین الحارثی' شہاب الدین الاذعی اور علاء الدین الفارسی نے بھی ایسے ہی بتایا ہے۔

اور شوال میں زکی الدین المنادمی کے بعد' تقی الدین السبکی نے قاہرہ میں دارالحدیث الظاہریہ کی مشیخت سنبھالی' اور اُسے عبدالعظیم بن حافظ شرف الدین دمیاطی بھی کہا جاتا ہے' پھر اُسے السبکی سے فتح الدین بن سید الناس الیعمری کے لیے چھین لیا گیا' اس نے اسے ذوالقعدہ میں سنبھالا' اور جمعرات کے روز' یکم ذوالحجہ کو قطب الدین بن شیخ السلامیہ کو خلعت دیا گیا اور فوج کی نگرانی معین الدین بن الحشیشی کے مصاحب کو دوبارہ دے دی گئی پھر مدت مدید کے بعد قطب الدین الیکدی با اختیار نگران بن گیا اور ابن حشیش کو معزول کر دیا گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امام مؤرخ کمال الدین الفوطی:

ابوالفضل عبدالرزاق احمد بن محمد بن احمد بن الفوطی عمر بن ابی المعالی الشیبانی البغدادی جو ابن الفوطی کے نام سے مشہور ہیں اور وہ اس ماں کی طرف سے اس کا نانا ہے آپ ۶۴۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور جنگ تاتار میں قید ہوئے پھر قید سے رہا ہوئے

Marfat.com

اور آپ المستنصریہ میں کتب کے نگران تھے' آپ نے ۵۵ جلدوں میں تاریخ تصنیف کی ہے اور دوسری تقریباً بیس جلدوں میں ہے اور آپ کی تصانیف بہت ہیں اور اشعار خوبصورت ہیں اور حسن نے محی الدین بن الجوزی سے سماع کیا ہے آپ نے ۳ رمحرم کو وفات پائی اور الشونیزیہ میں دفن ہوئے۔

قاضی القضاۃ نجم الدین بن صصری:

ابوالعباس احمد بن العدل عماد الدین بن محمد بن العدل امین الدین سالم بن الحافظ المحدث بہاء الدین ابی المواہب بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن الحسن بن الحسن بن احمد بن محمد بن صصری التغلبی' الربعی' الشافعی قاضی القضاۃ شام' آپ ذوالقعدہ ۶۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا' اور اشتغال کیا اور علم حاصل کیا اور قاضی شمس الدین بن خلکان کی جانب سے وفیات الاعیان کو لکھا اور انہیں آپ کو سنایا اور تاج الدین الفزاری سے فقہ سیکھی اور ان کے بھائی شرف الدین سے نحو سیکھی اور آپ کو انشا پردازی اور حسن بیان میں کمال حاصل تھا اور آپ نے العادلیۃ الصغیرۃ میں ۶۸۲ھ میں اور امینیہ میں ۶۹۰ھ میں اور الغزالیہ میں ۶۹۴ھ میں پڑھایا اور العادل کتبغا کی حکومت میں افواج کے قاضی بنے' پھر جب ابن دقیق العید کے بعد ابن جماعۃ کو مصر کی قضاء کے لیے طلب کیا گیا تو ان کے بعد آپ ۷۰۲ھ میں شام کے قاضی بنے پھر العادلیہ' اور الاتابکیہ کی تدریس کے ساتھ مشیخۃ الشیوخ کو بھی سپرد کر دیا گیا اور یہ سب دنیوی مناصب تھے آپ ان سے الگ ہو گئے اور وہ آپ سے الگ ہو گئے اور انہیں دوسروں کے لیے چھوڑ دیا' اور اس کی وفات کے بعد آپ کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ وہ انہیں نہ سنبھالتے' اور وہ جدا ہونے والے حبیب کی جانب سے متاع قلیل تھا اور آپ ایک باعزت باوقار' شریف' خوش اخلاق' اور سلطان اور حکومت کے ہاں ایک معظم رئیس تھے' آپ نے ۱۶ ربیع الاول جمعرات کی رات کو بستانہ میں تیر لگ جانے سے اچانک وفات پائی اور جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور نائب السلطنت' قضاۃ امراء اور اعیان آپ کے جنازے میں شامل ہوئے اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا اور آپ کو الرکنیہ کے پاس ان کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

علاء الدین علی بن محمد:

ابن عثمان بن احمد بن ابی الہنی بن محمد بن نحلۃ الدمشقی الشافعی' آپ ۶۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور المحرر کو پڑھا اور شیخ زین الدین الفارقی کے ساتھ رہے اور الدولعیہ اور الرکنیہ میں پڑھایا اور بیت المال کی نگرانی کی اور الرکنیہ کے پہلو میں ایک شاندار گھر تعمیر کیا اور وفات پا گئے اور اسے ربیع الاول میں چھوڑ گئے اور آپ کے بعد الدولعیہ میں قاضی جمال الدین ابن جملہ اور الرکنیہ میں قاضی رکن الدین خراسانی نے پڑھایا۔

شیخ ضیاء الدین:

اور ربیع الاول میں شیخ ضیاء الدین عبداللہ الزربندی النحوی قتل ہو گئے' آپ کی عقل میں خلل آ گیا تھا اور آپ دمشق سے قاہرہ روانہ ہو گئے اور شیخ الشیوخ القونوی کے حکم سے آپ کو شفا خانے میں رکھا گیا مگر آپ نے موافقت نہ کی' پھر آپ قلعہ میں آئے اور

Marfat.com

آپ کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار تھی سو آپ نے ایک نصرانی کو قتل کر دیا اور آپ کو سلطان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے آپ کو جاسوس خیال کیا اور اس نے آپ کو پھانسی دینے کا حکم دے دیا تو آپ کو پھانسی دے دی گئی اور میں بھی آپ سے نحو سیکھنے والوں میں شامل تھا۔

الشیخ الصالح المقری الفاضل:

شہاب الدین احمد بن الطبیب ابن عبید اللہ الحلی العزیزی الفوارسی جو ابن الحلبیہ کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے خطیب مرداد ابن عبدالدائم سے سماع کیا اور اشتغال کیا' اور علم حاصل کیا اور لوگوں کو پڑھایا اور آپ کی وفات ربیع الاول میں ۷۸ سال کی عمر میں ہوئی اور دامن کوہ میں دفن ہوئے۔

شہاب الدین احمد بن محمد:

ابن قطلیہ الزرعی' جو اموال اور سامان تجارت کی کثرت کے لحاظ سے مشہور تاجر ہیں' کہتے ہیں کہ قازان کے سال آپ کے مال کی زکوٰۃ ۲۵ ہزار دینار تک پہنچ گئی تھی آپ نے اس سال کے ربیع الآخر میں وفات پائی اور اپنی باب بستانہ کی قبر میں دفن ہوئے جس کا نام المرفع ہے اور وہ القابون کے راستے میں ثوراء کے پاس ہے اور وہ بڑی قبر ہے اور آپ کی املاک بھی تھیں۔

قاضی امام جمال الدین:

ابوبکر بن عباس بن عبداللہ الخابوری' قاضی بعلبک' اور شیخ تاج الدین الفزاری کا سب سے بڑا ساتھی' آپ بعلبک سے قاضی الزرعی سے ملاقات کرنے آئے اور مدرسہ بادرانیہ میں ۷ر جمادی الاولیٰ کو ہفتے کی رات کو وفات پا گئے اور قاسیون میں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ستر سال پراگندہ خواب تھے۔

سالخوردہ شیخ جمال الدین:

عمر بن الیاس بن الرشید بعلبکی تاجر' آپ ۶۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲ر جمادی الاولیٰ کو ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور مطحا میں دفن ہوئے۔

شیخ امام محدث صفی الدین:

صفی الدین ابوالثناء محمود بن ابی بکر بن محمد الحسنی بن یحییٰ بن الحسین الاموی' الصوفی' آپ ۶۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سے سماع کیا اور سفر کیا اور طلب کیا اور بہت کچھ لکھا اور النہایہ ابن الاثیر کا ضمیمہ لکھا اور آپ نے التنبیہ کو پڑھا اور لغت میں اشتغال کیا اور اس سے اچھا حصہ حاصل کیا پھر ۷۱۷ھ میں آپ کی عقل میں خلل آ گیا اور اس پر سوداء کا غلبہ ہو گیا اور بعض اوقات آپ اس سے ہوش میں آ جاتے اور صحیح گفتگو کرتے پھر مذکور مرض آپ کو لاحق ہو جاتا اور آپ ہمیشہ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ اس سال کے جمادی الآخرۃ میں نوری شفاخانہ میں وفات پا گئے۔ اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

پاک دامن خاتون:

خاتون بنت ملک صالح اسماعیل ابن العادل بن ابی بکر بن ایوب بن شادی نے اپنے گھر میں وفات پائی' جودارِ کافور کے نام سے مشہور تھا' اور وہ قابل احترام رئیسہ تھی۔ اس نے قطعاً نکاح نہیں کیا اور اس وقت بنی ایوب میں سے اس کے سوا اس کے طبقہ میں کوئی نہیں تھا' اس نے ۲۱ رشعبان کو جمعرات کے روز وفات پائی اور ام الصالح کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہا اللہ۔

الشیخ الجلیل المعمر الرحلة بهاء الدین:

بہاء الدین ابوالقاسم ابن شیخ بدر الدین ابی غالب المظفر بن نجم الدین بن ابی الثناء محمود ابن الامام تاج الاحناء ابی الفضل احمد بن محمد بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن الحسین بن عساکر الدمشقی ابطبیب المعمر' آپ ۶۲۹ھ کو پیدا ہوئے اور حضوراً اور سماعاً بہت سے مشائخ سے سماع کیا' اور حافظ علی الدین البرزالی نے آپ کی مشیخت کو بیان کیا ہے' جس کے متعلق ہم نے آپ کی وفات کے سال سنا ہے اور اسی طرح حافظ صلاح الدین العلائی نے آپ کی احادیث میں سے عوالی کو بیان کیا ہے اور محدث مفید ناصر الدین بن طغربک نے آپ کی مشیخت کو سات جلدوں میں بیان کیا ہے' جو ۵۷۰ مشائخ پر سماعاً اور اجازۃً مشتمل ہے اور اسے آپ کو سنایا گیا اور اُسے حفاظ وغیرہ نے سنا' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مکررات کے حذف کے ساتھ آپ کو ۲۳ جلدیں سنائیں اور مکررات کے ساتھ ۵۵۵ اجزاء سنائے' البرزالی کا بیان ہے کہ آپ نے طب سے اشتغال کیا اور آپ بلا اُجرت لوگوں کا علاج کرتے تھے اور آپ کو بہت سی احادیث' حکایات اور اشعار یاد تھے اور آپ کی نظمیں بھی ہیں اور آپ نے متعدد جہات سے کتابت کی' پھر اُسے چھوڑ دیا' اور اپنے گھر کے ہی ہو رہے اور آخری عمر میں بہت سی باتوں میں منفرد ہو گئے۔ اور آپ سنانے میں نرم طبیعت تھے اور آپ نے آخری عمر میں اپنے گھر کو وقف کر کے دار الحدیث بنا دیا اور البرزالی اور المزی کو اپنے عطیے سے خاص کیا اور آپ کی وفات ۲۵ رشعبان کو سوموار کے روز ظہر کے وقت ہوئی اور آپ قاسیون میں دفن ہوئے۔

وزیر' امیر نجم الدین:

محمد بن شیخ فخر الدین عثمان بن ابی القاسم البصر ادی الحنفی' آپ نے اپنے چچا قاضی صدر الدین حنفی کے بعد بصریٰ میں پڑھایا' پھر دمشق کے محتسب اور خزانہ کے ناظر بنے' پھر وزارت سنبھالی' پھر آپ سے اُسے چھوڑنے کا مطالبہ کیا گیا اور اس کے عوض آپ کو بڑی جاگیروں کے ساتھ دس کی امارت دی گئی اور اس بارے میں اس کی حرمت اور لباس میں وزراء کا سا معاملہ کیا گیا' حتیٰ کہ ۲۸ر شعبان کو جمعرات کے روز بصریٰ میں آپ کی وفات ہو گئی اور وہیں دفن ہوئے' آپ شریف' قابل تعریف' دیالو' بہت لوٹنے والے' بہت صدقہ دینے والے اور لوگوں سے حسن سلوک کرنے والے تھے' آپ نے اموال واولاد کو چھوڑا' پھر اس کے بعد وہ سب فنا ہو گئے اور آپ کے اموال تقسیم ہو گئے اور آپ کی بیویوں نے نکاح کر لیے اور آپ کے گھر پرسکون ہو گئے۔

امیر صارم الدین بن قراسنقر الجوکندار:

خواص کو مضبوط کرنے والے' پھر آپ نے دمشق کی امارت سنبھالی' پھر اپنی موت سے چھ ماہ قبل اس سے معزول ہو گئے اور ۹ر رمضان کو وفات پا گئے اور اپنی شاندار سفید قبر میں مسجد التاریخ کے مشرقی جانب دفن ہوئے جسے آپ نے اپنے لیے تیار کیا تھا۔

Marfat.com

شیخ احمد الاعقف الحریری:

شہاب الدین احمد بن حامد بن سعید التنوخی الحریری' آپ ۶۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے بچپن میں شیخ تاج الدین الفزاری سے التنبیہ کے متعلق اشتغال کیا' پھر الحریریہ کے ساتھ رہے اور ان کی خدمت کی اور شیخ نجم الدین بن اسرائیل کی مصاحبت اختیار کر لی اور حدیث کا سماع کیا اور کئی بار حج کیا' آپ خوش شکل اور لوگوں سے بہت محبت کرنے والے اور خوش اخلاق تھے' آپ نے ۲۳ رمضان کو اتوار کے روز المزہ میں اپنے زاویہ میں وفات پائی اور المزہ کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

اور ۲۸ رمضان کو جمعہ کے روز دمشق میں شیخ ہارون المقدسی کا جنازہ غائب پڑھا گیا' آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں بعلبک میں وفات پائی اور آپ فقراء کے نزدیک مشہور صالح شخص تھے۔

الشیخ المقری ابوعبداللہ:

اور ۳ رذوالقعدہ جمعرات کے روز' الشیخ المقری ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن یوسف بن عصر الانصاری القصری ثم لسبتی نے قدس میں وفات پائی اور ماملی میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' جس میں کریم الدین اور لوگ پیادہ پا شامل ہوئے' آپ نے ۶۵۳ھ میں وفات پائی' اور آپ بارعب شیخ اور حنا سے داڑھی کو سرخ رنگ دیئے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے ملاقات کی اور جب میں نے اس سال قدس کی زیارت کی تو آپ کے ساتھ گفتگو کی اور یہ میری آپ کی پہلی ملاقات تھی' اور آپ مالکی المذہب تھے' آپ نے آٹھ ماہ میں موطا کو پڑھا اور شریح کو طریق سے الزجاجی کی الجمل کے شارح ابوالربیع سے نحو سیکھی۔

الشیخ الاصیل شمس الدین:

شمس الدین ابونصر بن محمد بن عماد الدین ابی الفضل محمد بن شمس الدین ابی نصر محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن یحییٰ بن بندار بن مہیل الشیرازی' آپ ۶۲۹ھ کے شوال میں پیدا ہوئے' اور بہت سماع کیا اور سماع کرایا اور ہمارے شیخ المزی تغمدہ اللہ برحمتہ نے اشراف قوم میں افادہ کرایا' آپ نے خود کئی اجزاء کو سنایا' اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دے' آپ خوبصورت' مبارک' نیک اور متواضع شیخ تھے' اور عطر کے ڈبے اور مصاحف لے جاتے تھے' اور اس میں آپ کو کمال حاصل تھا' اور آپ امارت سے ملوث نہیں ہوئے اور نہ ہی مدارس کے وظائف اور نہ ہی شہادات سے آلودہ ہوئے' یہاں تک کہ یوم عرفہ کو المزہ کے بستانہ میں وفات پا گئے۔ اور ان کی جامع مسجد میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور اس کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

الشیخ العابد ابوبکر:

ابوبکر بن ایوب بن سعد الزرعی الحنبلی' الجوزیہ کے متولی' آپ نیک' عبادت گزار' اور قلیل التکلف شخص تھے' نیز آپ ایک فاضل آدمی تھے' اور آپ نے الرشیدی العامری سے کچھ دلائل النبوۃ سنے۔ اور ۱۹ رذوالحجہ کو اتوار کے روز مدرسہ جوزیہ میں اچانک وفات پا گئے اور ظہر کے بعد جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' اور لوگوں نے آپ کی اچھی تعریف کی اور آپ علامہ شمس الدین محمد بن قیم الجوزیہ کے والد تھے' جو بہت سی فائدہ بخش کتابوں کے مؤلف ہیں۔

Marfat.com

امیر علاء الدین بن شرف الدین:

محمود بن اسماعیل بن معبد البعلبکی جو طبلخانات کے ایک امیر تھے' آپ کے والد بعلبک میں ایک تاجر تھے' آپ کے اس بیٹے نے نشو ونما پائی اور حکومت سے رابطہ کیا اور اس کا مقام بلند ہو گیا' حتیٰ کہ اُسے طبلخانہ دیا گیا اور اس نے اوقاف کے انتظام کے ساتھ دمشق میں ڈاک کی امارت بھی سنبھالی' پھر آپ حوران میں والیوں کی امارت کی طرف پھر گئے اور آپ کو ایک مرض لاحق ہو گیا' آپ موزوں بدن فربہ اندام تھے' آپ نے مطالبہ کیا کہ آپ سے پوچھا جائے اور آپ جواب دیں' پس آپ نے المزۃ میں بستانہ میں اقامت اختیار کی یہاں تک کہ ۲۵ ذوالحجہ کو وفات پا گئے' اور وہیں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور المزہ کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ بھلائی اور دین داری کے ساتھ بہترین اور اچھے امراء میں سے تھے' اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر فرمائے۔

فقیہ' زاہد شرف الدین حرانی:

شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سعد اللہ بن عبدالاحد بن سعد اللہ بن عبدالقاہر ابن عبدالواحد بن عمر حرانی' جو ابن النجیح کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے وادی بنی سالم میں وفات پائی اور آپ کو مدینہ لایا گیا' اور غسل دے کر باغ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ بقیع میں حضرت عقیل کی قبر کی مشرقی جانب دفن ہوئے اور لوگوں نے آپ کی اس موت پر اور اس قبر پر رشک کیا۔ رحمہ اللہ۔ اور رشک کرنے والوں میں' شیخ شمس الدین بن مسلم قاضی حنابلہ بھی شامل تھے' جو آپ کے بعد فوت ہوئے اور آپ کے پاس دفن ہوئے' اور یہ آپ کے تین سال بعد کا واقعہ ہے۔ رحمہما اللہ۔ اور شرف الدین بن ابی العز الحنفی اس سے ایک جمعہ قبل مکہ سے دو دن کی مسافت پر حج سے واپسی پر' شیخ شرف الدین محمد مذکور کے جنازے میں شامل ہوئے اور میت مذکور کی اس موت پر رشک کیا تو آپ کو مدینہ میں اس کی مانند موت آئی اور اس شرف الدین بن نجیح نے ہمارے شیخ علامہ تقی الدین بن تیمیہ کی مصاحبت اختیار کی تھی اور بڑے مشکل میدان ہائے کارزار میں آپ کے ساتھ رہے تھے' جن کی طرف مخلص خواص بہادر ہی جرأت کر سکتے ہیں اور آپکو ان کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ اور آپ ان کے سب سے بڑے خدام اور خاص اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وجہ سے تکلیف اٹھاتے تھے اور کئی دفعہ آپ کو ان کی وجہ سے ایذاء دی گئی اور ہر بار آپ کی محبت میں اضافہ ہوا' اور آپ نے ان کے دشمنوں کی اذیت پر صبر کیا اور یہ شخص فی نفسہ اور لوگوں کے ہاں بھی بہت اچھا' قابل تعریف سیرت' اچھے عقل وفہم والا اور بڑا دیندار اور درویش آدمی تھا' اس لیے حج کے بعد اس موت پر آپ کا انجام ہوا' اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے باغ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور بقیع میں دفن ہوئے' یعنی مدینہ نبویہ کے بقیع الفرقد میں' پس عمل صالح پر آپ کا خاتمہ ہوا' اور سلف میں سے بہت سے لوگوں نے یہ تمنا کی ہے کہ ان کی موت عمل صالح کے بعد ہو اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ' واللہ سبحانہ اعلم۔

Marfat.com

۷۲۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا' تو حکام وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' المستکفی باللہ ابوالربیع سلیمان بن الحاکم بامر اللہ العباسی خلیفہ تھا' اور سلطان البلاد ملک ناصر تھا' اور مصر میں اس کا نائب سیف الدین ارغون اور اس کا وزیر امین الملک تھا' اور مصر میں اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور شام میں اس کا نائب تنکز تھا' اور شام کے قضاۃ میں شافعی قاضی جمال الدین الذرعی' حنفی قاضی' الصدر علی البصر ادی' مالکی قاضی' شرف الدین الہمدانی اور حنبلی قاضی شمس الدین بن مسلم اور جامع اموی کا خطیب جلال الدین قزوینی اور بیت المال کا وکیل جمال الدین ابن القلانسی اور شہر کا محتسب فخر الدین بن شیخ السلامیہ اور کچہریوں کا ناظر شمس الدین غبریال اور کچہریوں کا منتظم علم الدین طرقشی اور فوج کے ناظر قطب الدین بن شیخ السلامیہ اور معین الدین ابن الخشیش تھے اور سیکرٹری شہاب الدین محمود' اور نقیب الاشراف' شرف الدین بن عدنان اور ناظر الجامع' بدر الدین بن الحداد اور ناظر خزانہ عز الدین بن القلانسی اور والی البر' علاء الدین ابن المروانی اور والی دمشق شہاب الدین برق تھے۔

اور ۱۵ ربیع الاوّل کو عز الدین بن القلانسی نے ابن شیخ السلامیہ کی بجائے خزانہ کی نگرانی کے ساتھ جانچ پڑتال کا کام بھی سنبھالا اور اس ماہ میں وکیل السلطان کریم الدین کو قدس سے دیارِ مصر لایا گیا اور قید کر دیا گیا' پھر اس سے اموال اور بہت سے ذخائر لے لئے گئے' پھر اُسے الصعید کی طرف جلاوطن کر دیا گیا اور اس کے لیے اور اس کے ساتھ اپنے جو عیال تھے ان کے لیے نفقات مقرر کر دیئے گئے اور کریم الدین صغیر کو طلب کیا گیا اور اس سے سب اموال کا مطالبہ کیا گیا اور ۱۱ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز جامع اموی کے حجرہ میں نائب السلطنت اور قضاۃ کی موجودگی میں سلطان کا خط پڑھا گیا جو اس بات کو متضمن تھا کہ تمام محروسہ شام سے غلہ کا ٹیکس چھوڑ دیا جائے' پس سلطان کے لیے بہت دعائیں ہوئیں' اور ۲۵ ربیع الآخر کو جمعہ کے روز شافعیہ کے قاضی الزرعی کی معزولی کا حکم لے کر ایلچی نائب شام کے پاس آیا' اُسے اس کی اطلاع ملی تو وہ خود ہی فیصلے سے رُک گیا اور معزولی کے بعد اس نے العادلیہ میں پندرہ روز قیام کیا' پھر وہ وہاں سے اتابکیہ کی طرف منتقل ہو گیا اور مشیخۃ الشیوخ اور تدریس الاتابکیہ ہمیشہ اس کے پاس رہی اور نائب السلطان نے ہمارے شیخ امام زاہد برہان الدین الفزاری کو بلایا اور اُسے قضاء کی پیشکش کی تو اس نے انکار کر دیا' سو اس نے ہر ممکن اس سے اصرار کیا' مگر اس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس سے باہر چلا گیا اور اس نے اعیان کو اس کے پیچھے اس کے مدرسہ کی طرف بھیجا' اور وہ ہر حیلے کے ساتھ اس کے پاس آئے مگر اس نے امارت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا' اور بالکل اس کی طرف کان نہ دھرا' اللہ تعالیٰ اُسے اس کی مروت کی بہتر جزاء دے' پس جب جمعہ کا دن آیا تو ایلچی نے آ کر خبر دی کہ اُسے شام کی قضاء سپرد کی گئی ہے اور اس روز بدر الدین ابن الحداد متوفی کی بجائے تقی الدین سلیمان بن مراجل کو جامع کی نگرانی کا خلعت دیا گیا اور اس نے ابن مراجل سے بدر الدین بن العطار کے لیے چھوٹے شفاخانے کی نگرانی لے لی اور ۱۵ جمادی الآخرۃ کی جمعرات کی رات کو عشاء کے بعد چاند کو گرہن لگا اور خطیب نے نماز کسوف چار سورتوں ق ، اقتربت' الواقعہ اور القیامۃ کے ساتھ پڑھائی' پھر اس نے عشاء پڑھائی' پھر اس کے بعد خطبہ دیا۔ پھر صبح ہوئی تو اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر وہ ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہو کر مصر آیا اور سلطان کی

Marfat.com

طرف سے اُسے رسد دی گئی اور اس نے اُسے سنبھالا اور کچھ دنوں کے بعد اس نے اُسے قاضی بنا دیا' پھر شام کی طرف واپس لوٹ آیا' اور ۵ رجب کو قضاء' خطابت اور العادلیہ اور الغزالیہ کی تدریس کے ساتھ دمشق آیا اور اس نے ان سب کاموں کو سنبھالا اور اس سے امینیہ کو لے لیا گیا اور اس میں جمال الدین بن القلانسی نے وکالت بیت المال کے ساتھ پڑھایا اور مزید اُسے افواج کی قضاء بھی دے دی گئی اور اُسے قاضی القضاۃ جلال الدین قزوینی سے خطاب کیا گیا۔

اور اس سال ۲۵ رجب کو ملک التکرور حج کے باعث قاہرہ آیا اور القرافہ میں اترا' اور اس کے پاس تقریباً بیس ہزار مغاربہ اور خادم تھے' اور ان کے پاس بہت سا سونا تھا' یہاں تک کہ سونے کا بھاؤ ہر مثقال پر دو درہم گر گیا اور اسے ملک اشرف بن موسیٰ بن ابی بکر کہا جاتا تھا اور وہ خوبصورت جوان تھا اور اس کی مملکت تین سال کے سفر تک وسیع تھی' بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ماتحت چوبیس بادشاہ تھے اور ہر بادشاہ کے ماتحت بہت سے لوگ اور عساکر تھے۔ اور جب وہ قلعۃ الجبل میں سلطان کو سلام کرنے آیا تو اُسے زمین کو بوسہ دینے کا حکم دیا گیا۔ تو اس نے اس بات سے انکار کیا تو سلطان نے اس کا اکرام کیا اور ابھی وہ بیٹھا بھی نہ تھا کہ سلطان کے سامنے سے باہر چلا گیا اور اس کے لیے سرخ گھوڑا' زرد اطلس کے زنار کے ساتھ حاضر کیا گیا اور اس کے لیے گھوڑے اور بہت سے آلات جو اس قسم کے شخص کے مناسب حال ہوتے ہیں' مہیا کیے گئے اور اس نے سلطان کی طرف بہت سے ہدایا بھیجے جن میں چالیس ہزار دینار بھی تھے اور نائب کی طرف تقریباً دس ہزار دینار اور بہت سے تحائف بھیجے۔

اور شعبان اور رمضان میں نیل مصر کے پانی میں بہت اضافہ ہو گیا جس کی مثل تقریباً ایک سو سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے نہیں دیکھی گئی اور وہ تقریباً ساڑھے تین ماہ تک اراضی میں ٹھہرا رہا اور بہت سے گاؤں غرق ہو گئے' لیکن اس کا فائدہ اس کے نقصان سے زیادہ تھا' اور ۱۸ رمضان کو جمعرات کے روز قاضی جلال الدین قزوینی نے فیصلوں کے لیے دو نائب مقرر کیے اور وہ یوسف بن ابراہیم بن جملۃ المجی الصالحی جس نے آپ کے بعد قضاء سنبھالی جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' اور محمد بن علی بن ابراہیم المصری تھے اور دونوں نے اس روز فیصلے کیے اور دوسرے دن ایلچی آیا اور اس کے پاس شیخ کمال الدین بن زملکانی کے لیے حلب کی قضاء کا حکمنامہ تھا' سو نائب السلطنت نے اُسے بلایا اور اس سے اس بارے میں گفتگو کی تو اس نے انکار کر دیا' اور نائب نے اس سے گفتگو کی' پھر سلطان نے اس سے گفتگو کی' اور ۱۲ رمضان کو ایلچی' ولایت کے نفاذ کا حکم لایا اور اس نے بلاد حلب کی تیاری شروع کر دی اور اس بارے میں دیر کر دی' حتیٰ کہ ۱۴ رشوال جمعرات کی صبح کو اس کی حلب کی طرف روانگی ہوئی اور ۲۶ رشوال کو منگل کے روز حلب میں داخل ہوا اور اس کی بہت عزت کی گئی اور اس نے وہاں پڑھایا اور ان شہروں کو بھی بڑے علوم دیے اور انہیں آپ کے فنون وفوائد سے شرف حاصل ہوا اور اہل شام کو اس کے شاندار اسباق پر افسوس حاصل ہوا' اور شاعر شمس الدین محمد الحناط نے اپنے طویل قصیدہ میں جس کا پہلا شعر یہ ہے کیا خوب کہا ہے

"تیرے گھوڑے پر دمشق کے آس پاس کے وسیع سبزہ زار نے افسوس کیا ہے' اور تیری آمد پر حلب[1] خوش ہوا ہے"۔

اور ۱۲ رمضان کو امین الملک کو وزارت مصر سے معزول کر دیا گیا اور امیر علاء الدین مغلطای الجمالی استاذ دار السلطان کو وزارت

[1] الشہباء کے لغوی معنی تو اور ہیں لیکن یہ حلب شہر کا لقب بھی ہے اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ حلب کیا ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

دے دی گئی اور رمضان کے آخر میں الصاحب شمس الدین غبریال کو قاہرہ طلب کیا گیا اور کریم الدین صغیر کی بجائے اُسے کچہریوں کا انتظام سپرد کر دیا گیا اور کریم الدین مذکور شوال میں دمشق آیا اور القصاعین کے دارالعدل میں اترا' اور سیف الدین قدیدار نے مصر کی امارت سنبھالی اور وہ تیز فہم اور بہت خونریز شخص تھا' اس نے شرابوں کو گرا دیا اور بھنگ کو جلا دیا اور شریروں کو پکڑ لیا اور قاہرہ اور مصر کے حالات روبراہ ہو گئے اور یہ شخص جب تک امام ابن تیمیہ مصر میں مقیم رہے ان کے ساتھ رہا۔

اور رمضان میں شیخ نجم الدین عبدالرحیم بن الشحام الموصلی' سلطان ازبک کے علاقے سے مصر آیا' اور اس کے پاس علم طب وغیرہ کے فنون تھے' اور اس کے پاس وصیت کا خط بھی تھا' پس اُسے الظاہریہ البرانیہ کی تدریس دے دی گئی' جس کے لیے جمال الدین بن القلانسی اس کے لیے دستبردار ہوئے۔ اور یکم ذوالحجہ کو اس نے اُسے سنبھالا' پھر الجاروخیہ میں پڑھایا' پھر ۹ رشوال کو قافلہ روانہ ہوا' اور اس کا امیر کوکنجیار المحمدی اور اس کا قاضی شہاب الدین الظاہری تھا اور حج کے لیے روانہ ہونے والوں میں برہان الدین الفزاری' شہاب الدین قرطای الناصری نائب طرابلس صاروہا اور شہری وغیرہم شامل تھے' اور ۱۵ رشوال کو سلطان نے اپنے مدرسہ ناصریہ میں فقہاء کی تعداد میں اضافہ کر دیا اور اس میں ہر مذہب کے تیس تیس آدمی تھے' اور اس نے ہر مذہب کے آدمیوں میں ۵۴ تک اضافہ کر دیا اور اسی طرح اس نے ان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کر دیا' اور اس ماہ کی ۲۳ رتاریخ کو وکیل السلطان کریم الدین نے خزانہ کے اندر خودکشی کر لی جسے اس نے اندر سے بند کر لیا تھا' اس نے اپنے حلق میں رسی باندھ لی اور وہ اس کے پاؤں کے نیچے ایک پنجرہ تھا' سو اس نے پنجرے کو اپنے پاؤں کے نیچے پھینک دیا اور وہ انسوان شہر میں فوت ہو گیا اور ابھی اس کے حالات بیان ہوں گے۔

اور ۷ ارذوالقعدہ کو سلطان کے مرض سے صحت یاب ہونے کے باعث دمشق کو آراستہ کیا گیا' وہ اس مرض سے قریب المرگ ہو گیا تھا اور ذوالقعدہ میں ابن زملکانی کی بجائے' جمال الدین بن القلانسی نے الظاہریۃ الجوانیہ میں درس دیا اور حلب کی قضا کے لیے روانہ ہو گیا' اور قاضی قزوینی اس کے پاس حاضر ہوا' اور بغداد سے صادق کا خط مولیٰ شمس بن حسان کے پاس آیا' جس میں وہ بیان کرتا ہے کہ امیر جوبان نے امیر محمد حسیناہ کو پینے کے لیے شراب کا ایک پیالہ دیا تو اس نے اس سے سخت انکار کیا اور اس نے اس سے اصرار کیا اور قسم کھائی تو اس نے شدید انکار کیا اور اس نے اُسے کہا اگر تو نے اسے نہ پیا تو میں تجھے تیس تومان اٹھانے کا مکلف کروں گا' اس نے کہا بہت اچھا میں اٹھاؤں گا اور اسے نہیں پیوں گا اور اس نے اس طرح اس پر حجت واجب کر دی اور وہ اس کے ہاں سے ایک دوسرے امیر کے پاس گیا جسے بکتی کہا جاتا تھا' پس اس نے اس سے تیس تومان مال قرض مانگا اور اس نے دس تومان نفع کے سوا' اُسے قرض دینے سے انکار کر دیا' پس دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا' اور بکتی نے جوبان کی طرف آدمی بھیجا کہ اُسے کہے کہ تو نے حسیناہ سے جو مال طلب کیا ہے وہ میرے پاس ہے اور اگر تو حکم دے تو میں اسے خزانہ کی طرف لے جاؤں اور اگر تو حکم دے تو اُسے فوج میں تقسیم کر دوں' سو جوبان نے محمد حسیناہ کی طرف آدمی بھیجا اور اس نے اُسے اس کے پاس حاضر کر دیا' تو اس نے اُسے کہا تو جالیس تومان کا وزن کرتا ہے' اور شراب کا پیالہ نہیں پیتا؟ اس نے کہا' ہاں! پس وہ اس کی بات سے حیران رہ گیا اور اس پر جو حجت واجب کی گئی تھی اُسے پھاڑ دیا اور اس نے اس کے ہاں مرتبہ حاصل کیا اور اُسے اپنے تمام امور میں پنچ بنا دیا اور اُسے اپنی خط وکتابت کا امیر بنا دیا اور جوبان جو بہت سے افعال کا ارتکاب کرتا تھا ان سے باز آ گیا۔ اللہ حسیناہ پر رحم فرمائے۔

Marfat.com

اور اس سال اصبہان میں فتنہ پیدا ہوا جس کے باعث اصبہان کے ہزاروں باشندے قتل ہو گئے اور کئی ماہ تک مسلسل ان میں باہم جنگ ہوتی رہی اور اس میں دمشق میں حد سے زیادہ مہنگائی ہو گئی' ایک تھیلے کی قیمت دو سو بیس درہم تک پہنچ گئی اور خوراک کم ہو گئی اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے لیے مصر سے غلہ لانے والا کھڑا نہ کرتا تو مہنگائی بڑھ جاتی اور اس سے کئی گناہ زیادہ ہو جاتی اور اکثر لوگ مر گئے اور اس سال کئی ماہ تک یہ مہنگائی رہی اور ۷۲۵ھ کے دوران تک چلی گئی' حتیٰ کہ غلہ جات آ گئے اور بھاؤ سستے ہو گئے۔ وللہ الحمد والمنة.

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

بدرالدین بن ممدوح بن احمد الحنفی:

اس سال کے یکم محرم حجاز شریف کے قاضی قلعہ روم بدرالدین بن ممدوح بن احمد الحنفی وفات پا گئے' آپ ایک صالح شخص تھے' آپ نے متعدد بار حج کیا اور بسا اوقات آپ نے قلعہ روم سے یا حرم بیت المقدس سے احرام باندھا اور دمشق میں آپ کا اور شرف الدین بن العز' اور شرف الدین بن نجیح کا جنازہ غائب پڑھا گیا' ان سب نے حج سے فراغت کے بعد راہِ حجاز میں نصف ماہ سے بھی کم عرصہ میں وفات پائی اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ انہوں نے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ساتھی ابن نجیح کی موت پر رشک کیا تھا' پس انہیں بھی موت آئی اور یہ بھی حج کے بعد اپنے عمل صالح کے بعد فوت ہو گئے۔

الحجہ الکبیرۃ خوندا بنت ملکیہ:

ملک ناصر کی بیوی' اور یہ اس کے بھائی ملک اشرف کی بیوی تھی' پھر ناصر نے اسے چھوڑ دیا' اور اسے قلعہ سے نکال دیا' اور اس کا جنازہ بڑا بھرپور تھا' اور اس قبر میں دفن ہوئی' جس نے اُسے بنایا تھا۔

شیخ محمد بن جعفر بن فرعوش:

اور اسے اللبادکہا جاتا تھا اور بدحواس کے نام سے مشہور تھا۔ آپ تقریباً چالیس سال تک جامع میں لوگوں کو پڑھاتے رہے اور میں نے بھی کچھ قراءت آپ کو سنائی ہیں' اور آپ چھوٹے بچوں کو الراء اور حروف متقنہ جیسے الراء وغیرہ سکھاتے تھے اور آپ دنیا کو ہیچ سمجھتے تھے اور کوئی چیز جمع نہ کرتے تھے اور نہ ہی آپ کا کوئی گھر اور خزانہ تھا' آپ صرف بازار سے کھانا کھاتے تھے اور جامع میں سوتے تھے' آپ نے آغاز محرم میں وفات پائی۔ آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی اور باب الفرادیس میں دفن ہوئے۔

شیخ ایوب السعودی:

اور آج کے دن مصر میں شیخ ایوب السعودی نے وفات پائی' آپ کی عمر سو سال کے قریب تھی' آپ نے شیخ ابوسعود کو پایا' آپ کا جنازہ بھرپور تھا اور اپنے شیخ کے قبرستان میں القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ کی زندگی میں قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی نے آپ کی طرف سے لکھا اور شیخ ابوبکر الرجبی نے بیان کیا ہے کہ جب سے وہ قاہرہ میں رہائش پذیر ہوا ہے آپ کے جنازے کی مانند اس نے جنازہ نہیں دیکھا۔ رحمہ اللہ۔

Marfat.com

شیخ امام زاہد نورالدین:

ابوالحسن علی بن یعقوب بن جبریل البکری المصری الشافعی' آپ کی تصانیف بھی ہیں اور مسند الشافعی' وزیرہ بنت المنجا کو سنایا پھر آپ نے مصر میں اقامت اختیار کی' آپ بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر عیب لگانے والوں میں شامل تھے۔ حکومت کے بعض آدمیوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا تو آپ بھاگ گئے اور آپ کے پاس چھپ گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' کیونکہ ابن تیمیہ مصر میں مقیم تھے اور آپ کی مثال اس گدلی نہر کی سی تھی جو عظیم اور صاف سمندر کو تھپیڑے مارتی ہے یا اس کی مثال ریت کی سی ہے جو پہاڑ کو ہٹانا چاہتی ہے اور اس نے عقلمندوں کو اپنے پر ہنسایا اور سلطان نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو بعض امراء نے آپ کے بارے میں سفارش کی' پھر آپ نے حکومت کی عیب چینی کی تو آپ کو قاہرہ سے دیروط شہر کی طرف جلاوطن کر دیا گیا اور آپ وہیں تھے کہ ۷ ربیع الآخر کو سوموار کے روز فوت ہو گئے اور القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ مشہور تھا' مشہود نہ تھا' اور آپ کا شیخ' آپ پر ابن تیمیہ پر عیب لگانے کی وجہ سے عیب لگاتا تھا' اور اُسے کہا تھا کہ تو اچھی طرح بات نہیں کرتا۔

شیخ محمد الباجریقی:

جس کی طرف گمراہ باجریقی فرقہ منسوب ہوتا ہے اور ان کے بارے میں مشہور بات یہ ہے کہ وہ صانع جل جلالہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کے نام پہلے بیان ہو چکے ہیں اور آپ کا والد جمال الدین بن عبدالرحیم بن عمر الموصلی علمائے شافعیہ میں سے صالح شخص تھا' اور اس نے دمشق کے کئی مقامات پر پڑھایا اور اس کے اس بیٹے نے فقہاء کے درمیان پرورش پائی اور کچھ اشتغال کیا' پھر سلوک کی طرف متوجہ ہو گیا اور ایسی جماعت کے ساتھ لازم رہا جو اس پر اعتقاد رکھتی تھی' اور اس کی ملاقات کرتی تھی' اور اس کے طریق پر اُسے رزق پہنچاتی تھی' اور دوسرے لوگ اُسے نہیں سمجھتے تھے' پھر مالکی قاضی نے اس کی خونریزی کرنے کا فیصلہ کر دیا' تو وہ مشرق کی طرف بھاگ گیا' پھر اس نے اپنے اور گواہوں کے درمیان عداوت ثابت کر دی تو حنبلی نے اس کے خون کو گرنے سے بچانے کا فیصلہ دیا سو اس نے سالوں کی مدت تک القابون میں قیام کیا' حتیٰ کہ ۱۶ ربیع الآخر بدھ کی رات کو اس کی وفات ہو گئی اور قاسیون کے دامن میں مغارۃ الدم کے قریب ایک گنبد میں جو غار کے نیچے پہاڑ کے اوپر کے دامن میں واقع ہے دفن ہوئے اور آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔

شیخ قاضی ابوزکریا:

محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن الفاضل جمال الدین اسحاق بن خلیل بن فارس الشیبانی الشافعی' آپ نے نوادی سے اشتغال کیا اور ابن المقدسی کے ساتھ رہے' اور زرع وغیرہ میں فیصلوں کے حاکم مقرر ہوئے' پھر دمشق میں جامع میں اشتغال کرنے لگے۔ اور الصارمیہ میں پڑھایا' اور متعدد مدارس میں دہرائی کرائی' یہاں تک کہ ربیع الآخر کے آخر میں وفات پا گئے اور قاسیون میں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی' رحمہ اللہ۔ آپ نے بہت سماع کیا اور الذہبی نے آپ کے لیے کچھ بیان کیا اور ہم نے دارقطنی وغیرہ سے اس کا سماع کیا ہے۔

فقیہ کبیر صدر امام عالم خطیبِ جامع:

بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عثمان بن یوسف بن محمد بن الحداد الآمدی الحنبلی' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اشتغال کیا اور

Marfat.com

حمد کے مذہب کے بارے میں المحرر کو حفظ کیا اور علی ابن حمدان سے دور رہتے تھے اور کئی سالوں کی مدت میں اس کی شرح کی' اور ابن حمدان آپ کی بہت تعریف کرتے تھے اور آپ کے ذہن اور تیز فہمی کی بھی تعریف کرتے تھے' پھر آپ نے کتابت میں اشتغال کیا اور حلب میں امیر قراسنقر کی خدمت میں لازم رہے اور اس نے آپ کو اوقاف کا ناظر اور حلب کی جامع اعظم کا خطیب مقرر کر دیا' پھر جب وہ دمشق گیا تو اس نے آپ کو جامع اموی کا خطیب مقرر کر دیا' اور آپ اس میں بیالیس روز خطیب رہے' پھر دوبارہ جلال الدین قزوینی اس کے خطیب بن گئے' پھر آپ شفا خانے' احتساب اور جامع اموی کے ناظر بن گئے' اور ایک وقت آپ حنابلہ کے قاضی مقرر ہوئے' پھر ۷ر جمادی الآخرۃ بدھ کی رات کو وفات پا گئے' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

کاتب مفید قطب الدین:

احمد بن مفضل بن فضل اللہ المصری' تنکز کے کاتب محی الدین کے بھائی اور الصاحب علم الدین کے والد' آپ کتابت کے تجربہ کار تھے' آپ نے اپنے بھائی کے بعد پورے اوقاف کو سنبھالا' اور آپ اپنے بھائی سے عمر رسیدہ تھے' اور اسی نے آپ کو فن کتابت وغیرہ سکھایا' آپ نے ۲۰ر رجب سوموار کی رات کو وفات پائی اور آپ کی تعزیت شمساطیہ میں ہوئی اور آپ اس کے اوقاف کے بھی منتظم تھے۔

امیر کبیر ملک العرب:

مہنا کا بھائی محمد بن عیسیٰ بن مہنا' آپ نے ۷ر رجب بروز ہفتہ سلمیہ میں وفات پائی اور آپ کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز تھی' آپ خوبصورت' خوب سیرت عامل اور عارف تھے۔ رحمہ اللہ۔

وزیر کبیر علی شاہ بن ابی بکر تبریزی:

اس ماہ دمشق میں وزیر کبیر علی شاہ بن ابی بکر تبریزی کی موت کی خبر پہنچی جو سعد الدین السلوی کے قتل کے بعد ابوسعید کے وزیر تھے اور آپ ایک جلیل القدر شیخ تھے اور آپ میں دین اور بھلائی پائی جاتی تھی' آپ کو تبریز لا کر وہاں پر گزشتہ ماہ دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ۔

امیر سیف الدین بکتمر:

مختلف شہروں میں صاحب الاوقاف والی الولاۃ' اُن میں سے الصلب میں ایک مدرسہ بھی ہے اور مدرسہ ابی عمر وغیرہ میں آپ کا ایک درس تھا' آپ نے اسکندریہ میں ۵ر رمضان کو اس کا نائب ہونے کی حالت میں وفات پائی۔

شرف الدین ابوعبداللہ:

محمد ابن الشیخ امام علامہ زین الدین بن المنجا بن عثمان بن اسعد بن المنجا التنوخی الحنبلی' قاضی القضاۃ علاء الدین کے بھائی' آپ نے حدیث کا سماع کیا' اور پڑھایا اور فتویٰ دیا اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی صحبت اختیار کی اور آپ میں دین' مودت' سخاوت اور حقوق کثیرہ کی ادائیگی پائی جاتی تھی' آپ نے ۴ر شوال سوموار کی رات کو وفات پائی اور آپ کی پیدائش ۶۷۵ھ میں ہوئی اور الصالحیہ میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

شیخ حسن کردی حواس باختہ:

یہ شخص نجاستوں اور گندگیوں کے ساتھ رہتا تھا اور برہنہ پا چلتا تھا اور بسا اوقات ایسی بکواس کرتا تھا' جو علم مغیبات کے مشابہ ہوتے تھے' اور لوگ اس کے معتقد تھے' جیسے کہ اندھوں اور گمراہوں کے متعلق یہ بات مشہور ومعروف ہے' آپ نے شوال میں وفات پائی۔

وکیل السلطان کریم الدین:

عبدالکریم بن العلیم ہبۃ اللہ المسلمانی' آپ کو اموال حاصل ہوئے نیز آپ کو سلطان کے ہاں بڑا مرتبہ اور تقدم حاصل تھا جو ترکوں کی حکومت میں کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا اور آپ نے دمشق میں دو جامع کو وقف کیا' ان میں ایک جامع القبیبات اور بڑا حوض تھا جو جامع کے دروازے کے سامنے تھا اور آپ نے اس کے لیے دریا کا پانی پچاس ہزار درہم میں خریدا' اور لوگوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور آسائش پائی اور دوسری جامع القابون ہے اور آپ کے بہت سے صدقات بھی ہیں' اللہ آپ سے قبول فرمائے اور آپ سے درگزر فرمائے اور آخری عمر میں آپ کو گرفتار کیا گیا' پھر آپ سے مطالبہ کیا گیا اور الشوبک کی طرف جلاوطن کیا گیا' پھر قدس کی طرف جلاوطن کیا گیا' پھر الصعید کی طرف جلاوطن کیا گیا' پھر آپ نے اپنے عمامہ کے ساتھ آسوان شہر میں خودکشی کر لی اور یہ ۲۳ شوال کا واقعہ ہے' اور آپ خوش شکل اور پوری قامت کے تھے۔ اور آپ کی موت کے بعد آپ کے بہت سے ذخائر ملے' اللہ آپ سے درگزر فرمائے۔

شیخ امام عالم علاءالدین:

علی بن ابراہیم بن داؤد بن سلیمان بن العطار' شیخ دارالحدیث النوریہ اور جامع میں الفوصیہ کے مدرس' آپ ۶۵۴ھ کو عیدالفطر کے روز پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور شیخ محی الدین النواری سے اشتغال کیا اور ان کے ساتھ رہے' حتیٰ کہ آپ کو مختصر النوادی کہا جانے لگا' اور آپ کی تصانیف' فوائد' مجامیع اور تخاریج بھی ہیں' اور آپ نے ۶۹۴ھ سے اس سال تک النوریہ کی مشیخت سنبھالی یعنی تیس سال کی مدت تک' آپ نے اس سال کے ذوالحجہ کے آغاز میں سوموار کے روز وفات پائی اور آپ کے بعد علم الدین البرزالی النوریہ کے منتظم بنے اور شہاب الدین بن حرز اللہ الفوصیہ کے منتظم مقرر ہوئے اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ' واللہ سبحانہ اعلم۔

۷۲۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور شہروں کے حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور اس کا پہلا دن بدھ تھا اور اس کی ۵ صفر کو شیخ شمس الدین محمود اصبہانی اپنی حج سے واپسی اور قدس شریف کی زیارت کے بعد دمشق آیا اور وہ ایک فاضل شخص تھا جس کی تصانیف بھی ہیں' جن میں شرح مختصر ابن حاجب اور شرح الجوید وغیرہ بھی ہیں' پھر آپ نے اسی طرح الحاجبیہ کی شرح کی' اور آپ کے مصر جانے کے بعد آپ کی تفسیر بھی جمع کی گئی اور جب آپ دمشق آئے تو آپ کی عزت کی گئی اور طلبہ نے آپ سے اشتغال

Marfat.com

کیا اور قاضی جلال الدین قزوینی کے ہاں آپ کو مرتبہ حاصل تھا' پھر آپ نے سب باتوں کو ترک کر دیا اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے پاس آنے جانے لگے اور آپ کی تصانیف اور اہل کلام کو آپ نے جو جوابات دیئے ان کا سماع کیا اور ایک مدت تک آپ ان کے ساتھ رہے اور جب شیخ تقی الدین وفات پا گئے تو آپ مصر چلے آئے اور تفسیر کو جمع کیا۔

اور ربیع الاوّل میں سلطان نے تقریباً پانچ ہزار کا ایک دستہ یمن کی طرف روانہ کیا' کیونکہ اس کے چچا نے اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور بہت سے حجاج نے بھی ان کا ساتھ دیا جن میں فخر الدین النویری بھی شامل تھے اور اس سال شہاب الدین بن مری بعلبکی کو مصر میں لوگوں سے شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے طریقہ پر گفتگو کرنے سے روک دیا گیا' اور قاضی مالک نے استغاثہ کے باعث آپ پر تعزیر لگائی اور شخص مذکور سلطان کے سامنے حاضر ہوا اور امراء کی ایک جماعت نے آپ کی تعریف کی' پھر آپ اپنے اہل کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہو گئے اور بلادِ خلیل میں اترے' پھر بلادِ شرق کی طرف چلے گئے اور سنجار' ماردین اور ان دونوں کے صوبوں میں گفتگو کرتے اور لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی' رحمہ اللہ جیسا کہ ہم ابھی آپ کا ذکر کریں گے۔

اور ربیع الآخر میں نائب شام مصر سے واپس آ گیا اور سلطان اور امراء نے اس کی عزت کی۔ اور جمادی الاولیٰ میں مصر میں بارش پڑی کہ اس کی مثل کبھی سنی نہیں گئی' یہاں تک کہ نیل میں اس کے باعث چار انگشت اضافہ ہو گیا اور کئی روز تک متغیر رہا اور اس ماہ میں بغداد میں دجلہ میں پانی بڑھ گیا' حتیٰ کہ بغداد کے اردگرد کا علاقہ غرق ہو گیا اور لوگ وہاں چھ دن گھرے رہے اور اس کے دروازوں کو نہیں کھولا گیا اور وہ سمندر کے درمیان کشتی کی طرح باقی رہ گیا اور بہت سے کسان وغیرہ غرق ہو گئے اور لوگوں کا اس قدر مال تلف ہوا کہ جسے اللہ کے سوا' کوئی نہیں جانتا اور اہل شہر نے ایک دوسرے کو الوداع کہا اور انہوں نے اللہ کی پناہ لی اور انہوں نے اپنے دلی شوق کی شدت سے مصاحف کو اپنے سروں پر اٹھایا' حتیٰ کہ قضاۃ اور اعیان نے بھی ایسے ہی کیا اور وہ ایک عجیب وقت تھا' پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی اور پانی اتر گیا اور کم ہو گیا اور لوگ پہلے کی طرح اپنے ظالمانہ اور ناجائز کاموں کی طرف لوٹ آئے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ غربی جانب تقریباً چھ ہزار چھ سو گھر غرق ہو گئے اور جو کچھ غرق ہوا وہ دس سالوں تک واپس نہیں آئے گا۔

اور جمادی الآخرۃ کے اوائل میں سلطان نے سریا قوس کی خانقاہ کو فتح کیا جسے اس نے تعمیر کیا تھا اور اس کی طرف خلیج کو لایا تھا اور اس کے پاس محلہ بنایا تھا اور سلطان وہاں حاضر ہوا' اور اس کے ساتھ قضاۃ' اعیان اور امراء وغیرہ بھی تھے' اور مجد الدین الاقصرائی اس کا منتظم بنا' اور سلطان نے وہاں پر ایک بڑی دعوت کی' اور قاضی القضاۃ ابن جماعۃ سے بیس احادیث اس کے بیٹے عز الدین کی قرأت میں حکومت کی موجودگی میں سنیں جن میں ارغون نائب اور شیخ الشیوخ قونوی وغیرہ شامل تھے اور قاری عز الدین کو خلعت دیا گیا اور انہوں نے اس کی بہت تعریف کی' اور اُسے عزت کے ساتھ بٹھایا اور اسی طرح اس کے والد ابن جماعۃ اور مالکی اور شیخ الشیوخ اور مذکورہ خانقاہ کے شیخ مجد الدین اقصرائی وغیرہ کو خلعت دیئے گئے اور ۱۴ رجب کو بدھ کے روز' شیخ زین الدین بن الکتانی نے قبہ منصوریہ میں نائب الکرک اور ارغون کے مشورہ سے حدیث کے متعلق درس دیا۔ اور لوگ اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ ایک جید فقیہ تھے اور حدیث نہ ان کے فن میں شامل تھی اور نہ ان کے شغل میں شامل تھی۔

Marfat.com

اور آخر رجب میں شیخ زین الدین بن عبداللہ بن المرحل مصر سے الشامیۃ البرانیۃ کی تدریس کے لئے آئے جو ابن زملکانی کے ہاتھ میں تھا اور وہ حلب کی قضاء کی طرف منتقل ہو گئے اور ۵ر شعبان کو وہاں درس دیا اور قاضی شافعی اور ایک جماعت حاضر ہوئی اور رجب کے آخر میں قاضی عزالدین بن بدرالدین بن جماعۃ مصر آئے اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا اور حدیث کے سماع کے لیے شیخ جمال الدین دمیاطی اور طلبہ کی ایک جماعت بھی ان کے ساتھ تھی' پس آپ نے خود بھی پڑھا' اور لوگوں نے بھی آپ کے لیے پڑھا اور انہوں نے آپ کا اہتمام کیا' اور ہم نے ان کے ساتھ سماع کیا اور آپ کی بہت سی قراءت کو بھی سنا' جو کچھ انہوں نے پڑھا اور جو کچھ سنا اللہ انہیں اس کا فائدہ دے۔

اور ۱۲ر شوال کو بدھ کے روز شیخ شمس الدین بن الاصبہانی نے ابن زملکانی کے حلب چلا جانے کے بعد الرواحیہ میں درس دیا' اور قضاۃ اور اعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی شامل تھے' اور ان دنوں عام کو خاص کر دینے کے متعلق اور نفی کے بعد استثناء کے بارے میں بحث چلی اور انتشار واقع ہو گیا اور اس مجلس میں گفتگو طویل ہو گئی اور شیخ تقی الدین نے ایسی گفتگو کی جس نے حاضرین کو دنگ کر دیا اور عید کے روز عید الفطر کا ثبوت ظہر کے قریب تک مؤخر ہو گیا' اور جب ثبوت ہو گیا تو خوشی کے شادیانے بجے' اور دوسرے دن خطیب نے جامع میں عید پڑھائی اور لوگ عیدگاہ کی طرف نہ گئے اور لوگ مؤذنین پر ناراض ہوئے اور بعض کو قید کر دیا گیا' اور اس کی دس تاریخ کو قافلہ روانہ ہوا' اور اس کا امیر صلاح الدین ابن ایبک الطویل تھا' اور قافلے میں صلاح الدین بن اُوحد' المنکورسی شامل تھے۔ اور اس کا قاضی شہاب الدین الظاہر تھا' اور اس کی سترہ تاریخ کو حسام الدین قزوینی نے جو طرابلس میں قاضی تھا' قاسیون کی خانقاہِ ناصری میں درس دیا' وہاں سے جمال الدین بن الشریشی کو المسروریہ کی تدریس کی طرف تبدیل کر دیا گیا اور اس کا حکم الندراویہ اور الظاہریہ کے لیے آیا تھا' پس قاضی القضاۃ جمال الدین اور اس کے دونوں نائب ابن جملہ اور فخر المصری اس کے راستہ میں کھڑے ہو گئے اور اس نے اس کے لیے اور کمال الدین ابن الشیرازی کے لیے مجلس منعقد کی' اور اس کے پاس الشامیۃ البرانیہ کا حکم بھی تھا' پس حکم کو ان دونوں پر معطل کر دیا گیا' کیونکہ اس مجلس میں ان دونوں کا استحقاق نمایاں نہیں ہوا' اور دونوں مدرسے الندراویہ اور الشامیہ ابن المرحل کے لئے ہو گئے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اور قزوینی المسروریہ میں بڑا ہو گیا اور وہاں سے ابن الشریشی کو خانقاہِ ناصری کی طرف تبدیل کر دیا گیا' اور اس نے اس روز وہاں درس دیا اور قاضی جلال الدین اس کے پاس حاضر ہوئے' اور اس کے بعد ابن الشریشی نے المسروریہ میں درس دیا' اور اسی طرح لوگ اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس ماہ میں یمنی دستہ واپس آ گیا' اور اس میں سے بہت سے نوجوان وغیرہ مارے گئے اور ان کے بڑے سالار رکن الدین سیرس کو ان میں بدسیرتی اختیار کرنے کی وجہ سے قید کر دیا گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ ابراہیم الصباح:

ابراہیم بن منیر بعلبکی' آپ نیکی میں مشہور تھے اور مشرقی اذان گاہ میں مقیم تھے' آپ نے محرم کے آغاز میں بدھ کی رات کو

Marfat.com

وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' لوگوں نے آپ کو انگلیوں کے سروں پر اٹھایا' آپ ہمیشہ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی مجلس سے لازم رہتے تھے۔

ابراہیم بدخواس:

جسے قمامین میں مشرقی دروازے کے باہر اقامت اختیار کرنے کی وجہ سے القمینی کہا جاتا ہے' بسا اوقات بعض لوگوں کو اس نے خبردار کیا' حالانکہ وہ نمازی نہ تھا اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ نے اس سے توبہ کا مطالبہ کیا اور اُسے نماز کے ترک کرنے اور گندگیوں کے میل ملاپ کرنے اور نجس جگہوں پر اپنے اردگرد عورتوں اور بچوں کے جمع کرنے کی وجہ سے مارا' اس نے اس ماہ ادھیڑ عمر میں وفات پائی۔

شیخ عفیف الدین:

محمد بن عمر بن عثمان بن عمر الصقلی ثم الدمشقی' امام مسجد الراس' آپ سنن بیہقی کے بعض حصے کو ابن الصلاح سے روایت کرنے والے آخری شخص ہیں' ہم نے آپ سے اس کا کچھ سماع کیا ہے' آپ نے صفر میں وفات پائی ہے۔

شیخ صالح عابد زاہد ناسک:

عبداللہ بن موسیٰ بن احمد الجزری' جو جامع دمشق کی محراب ابی بکر میں مقیم تھے اور صالحین کبار میں سے مبارک اور بہترین شخص تھے' اور آپ پر سکینت اور وقار تھا اور آپ کا بہت مطالعہ تھا اور عقل وفہم اچھا تھا' اور آپ ہمیشہ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی مجالس میں حاضر رہتے تھے۔ اور آپ کی گفتگو سے بہت سی باتیں نقل کرتے تھے اور انہیں سمجھتے تھے' جن کے سمجھنے سے کبار فقہاء عاجز ہوتے تھے' آپ نے ۲۶ر صفر کو سوموار کے روز وفات پائی اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بھرپور اور قابل تعریف تھا۔

شیخ صالح کبیر معمر تقی الدین:

ابن الصائغ المقری المصری الشافعی' آپ مشائخ قراء میں سے باقی رہنے والوں میں سے آخری شیخ تھے اور آپ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالخالق بن علی بن سالم بن مکی تھے' آپ نے صفر میں وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا اور نوے کے قریب عمر تھی اور آپ کے لیے ان میں سے ایک سال ہی باقی رہ گیا تھا اور کئی لوگوں نے آپ کو سنایا اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کی عمر لمبی ہوتی اور اعمال اچھے ہوتے ہیں۔

شیخ امام صدر الدین:

ابوذکریا یحییٰ بن علی بن تمام بن موسیٰ الانصاری السبکی الشافعی' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور اصول اور فقہ میں مہارت حاصل کی اور السیفیہ میں درس دیا اور آپ کے بعد آپ کے بھتیجے تقی الدین سبکی نے اُسے سنبھالا' جس نے بعد ازاں شام کی قضا سنبھالی تھی۔

الشہاب محمود

صدر کبیر شیخ امام علامہ' فن انشاء کا شیخ' قاضی فاضل کے بعد فن انشاء میں اس کی مثل نہیں ہوا' اور آپ کو کثرتِ نظم اور طویل

Marfat.com

بلیغ قصائد کہنے کے خصائص حاصل تھے جو فاضل کو حاصل نہ تھے اور آپ شہاب الدین ابو الثناء محمود بن سلمان بن فہد الحلبی ثم الدمشقی تھے۔ آپ ۶۴۴ھ میں حلب میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور لغت' ادب اور شعر میں مشغول ہوئے' اور آپ کثیر الفضائل اور علم انشاء نظم ونثر میں ماہر تھے اور اس بارے میں آپ کی بہت اچھی کتب اور تصانیف ہیں اور آپ تقریباً پچاس سال دیوانِ انشاء میں رہے' پھر آپ دمشق میں تقریباً آٹھ سال سیکرٹری رہے' یہاں تک کہ ۲۲ رشعبان ہفتے کی رات کو اپنے گھر میں باب الغطافین کے نزدیک جو قاضی فاضل کا گھر ہے' وفات پا گئے اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور اپنی قبر میں دفن ہوئے' جسے آپ نے الیغمور یہ کے قریب تعمیر کیا تھا' اور آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔ رحمہ اللہ۔

شیخ عفیف الدین آمدی:

عفیف الدین اسحاق بن یحییٰ بن اسحاق بن ابراہیم بن اسماعیل آمدی ثم الدمشقی الحنفی شیخ دار الحدیث الظاہریہ آپ ۶۴۰ھ کی حدود میں پیدا ہوئے اور بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا' جن میں یوسف بن خلیل اور مجد الدین بن تیمیہ بھی شامل تھے آپ خوش منظر' سہل الاسماع اور روایت کو پسند کرنے والے شیخ تھے' اور آپ کو فضیلت حاصل تھی' آپ نے ۲۲ رمضان سوموار کی رات کو وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے اور آپ افواج اور جامع کے ناظر فخر الدین کے والد تھے اور آپ سے ایک روز قبل صدر معین الدین یوسف بن زغیب الرجبی نے وفات پائی۔ جو ایک کبیر اور امین تاجر تھے۔

البدر العوام:

اور رمضان میں البدر العوام نے وفات پائی اور وہ محمد بن علی البابا الحلبی تھے۔ اور تیراکی میں فرد تھے اور خوش اخلاق تھے۔ بحر یمن میں تاجروں کی ایک جماعت نے آپ سے فائدہ اٹھایا' آپ ان کے ساتھ تھے' کشتی ان سمیت ڈوب گئی اور انہوں نے سمندر میں ایک چٹان کی پناہ لی' اور وہ تیرہ آدمی تھے' پھر آپ نے غوطہ لگایا اور سمندر کی تہہ سے ان کے مفلس ہو جانے کے بعد ان کے لیے اموال نکالے' قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جائیں اور آپ میں دیانت وصیانت پائی جاتی تھی اور آپ نے قرآن پڑھا اور دس مرتبہ حج کیا اور ۸۸ سال عمر پائی اور آپ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے بہت سماع کرتے تھے۔

الشہاب احمد بن عثمان الامشاطی:

اور اس ماہ میں الشہاب احمد بن عثمان الامشاطی نے وفات پائی' جواز جال[1]' موشحات' موالیا' دوبیت اور بلالین میں ادیب تھے اور اس فن کے ماہرین کے استاد تھے' آپ نے ساٹھ کے دہے میں وفات پائی۔

قاضی امام عالم زاہد:

صدر الدین سلیمان بن ہلال بن شبل بن فلاح بن خصیب الجعفری الشافعی جو خطیب داریا کے نام سے مشہور ہیں' آپ ۶۴۲ھ میں السواء کے مضافات میں بسر البستی میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ آئے اور الصالحیہ میں شیخ نصر بن عبید کو قرآن سنایا اور حدیث کا سماع کیا' اور محی الدین نووی اور شیخ تاج الدین الفزاری سے فقہ سیکھی اور داریا کی خطابت سنبھالی اور الناصریہ میں

[1] زجال' موشحات' موالیا' دوبیت اور بلالیق' اشعار کی اقسام ہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

ہرائی کروائی اور مدت تک قضاء میں ابن صصری کے نائب رہے اور آپ تارک الدنیا تھے' اور حمام اور کتان وغیرہ سے آسودگی حاصل نہ کرتے تھے۔ اور جس عطیہ کے عادی ہو چکے تھے اُسے تبدیل نہیں کیا' اور آپ متواضع تھے اور آپ ہی نے ۷۱۹ھ میں لوگوں کے لیے بارش کی دعا کی تو وہ سیراب ہو گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور آپ کے نسب کو حضرت جعفر طیار تک بیان کیا جاتا ہے' آپ کے اور ان کے درمیان دس آباء ہیں۔ پھر آپ نے العقیبیہ کی خطابت سنبھالی اور فیصلوں کی نیابت کو ترک کر دیا' اور فرمایا یہی کافی ہے' یہاں تک کہ ۸ر ذوالقعدہ کو جمعرات کے روز وفات پا گئے اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ مشہور ہے۔ رحمہ اللہ۔ اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے شہاب الدین نے خطابت سنبھال لی۔

احمد بن صبیح مؤذن:

البرہان بدر الدین ابو عبداللہ محمد بن صبیح بن عبداللہ التغلبیسی کے ساتھ جامع دمشق میں طعام ولیمہ کا رئیس ان کا آقا پڑھانے الا' مؤذن تھا' اور اپنے زمانے میں خوش آواز اور اچھے سریلے لوگوں میں سے تھا۔ آپ تقریباً ۶۵۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۵۷ھ میں حدیث کا سماع کیا اور جن لوگوں سے آپ نے سماع کیا ان میں ابن عبدالدائم وغیرہ مشائخ شامل ہیں اور آپ نے حدیث بیان کی اور آپ خوبصورت شخص تھے' آپ کا باپ ایک عورت کا غلام تھا' جس کا نام شامۃ بنت کامل الدین التغلبیسی تھا' جو فخر الدین کرخی کی بیوی تھی' آپ نے جامع کی نگہداشت اور مصحف کی قراءت کا کام سنبھالا اور مدت تک نائب السلطنت کے پاس اذان دی اور ذوالحجہ میں الطواویس میں وفات پائی اور جامع العقیبہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الفرادیس کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

خطاب بانی خاں خطاب:

جوالکسوۃ اور غباغب کے درمیان تھا' امیر کبیر عز الدین خطاب بن محمود بن رتقش العراقی' آپ بڑے مالدار املاک واموال والے شیخ تھے' اور حکر السحاق میں آپ کا ایک حمام بھی تھا' اور آپ نے ایک سرائے آباد کی جوالکتف المصری کی جانب آپ کی موت کے بعد آپ کے نام سے مشہور ہے اور غباغب کے نزدیک ہے' اور وہ برج الصفر ہے اور بہت سے مسافروں کو اس کے ذریعے آسائش حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے ۱۷ر ربیع الآخر کی رات کو وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں اپنی قبر میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

رکن الدین خطاب بن الحصاب کمال الدین:

اور اس سال کے ذوالقعدہ میں رکن الدین خطاب بن الصاحب کمال الدین نے وفات پائی' ابن خطاب رومی سیواسی کا بھانجا احمد' آپ کی اپنے شہر سیواس میں ایک خانقاہ بھی ہے' جس کے بہت سے اوقاف عطیات اور صدقات بھی ہیں' آپ نے حجاز جاتے ہوئے الکرک میں وفات پائی اور مؤتہ میں حضرت جعفر اور آپ کے اصحاب کے نزدیک دفن ہوئے۔

بدر الدین ابو عبداللہ:

محمد بن کمال الدین احمد بن ابی الفتح بن ابی الوحش اسد بن سلامۃ بن سلیمان بن فتیان الشیبانی جو ابن العطار کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۶۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سے حدیث کا سماع کیا اور خط منسوب لکھا اور التنبیہ سے اشتغال کیا اور اشعار نظم کیے اور کاغذ کی کتابت سنبھالی' پھر فوج اور اشراف کی نگرانی کی اور افرم کے زمانے میں آپ کو مرتبہ حاصل تھا' پھر آپ کچھ گمنام ہو گئے'

Marfat.com

اور آپ آسودہ حال سرمایہ دار' اور دولت وثروت والے سردار متواضع اور اچھی سیرت والے تھے' اور قاسیون کے دامن میں ان کی قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

قاضی محی الدین:

ابو محمد الحسن بن محمد بن عمار بن فتوح الحارثی' آپ طویل مدت تک الزبدانی کے قاضی رہے۔ پھر آپ نے الکرک کی قضا سنبھال لی اور وہیں ۲۰ ذوالحجہ کو وفات پائی' آپ کی پیدائش ۶۴۵ھ میں ہوئی اور آپ نے حدیث کا سماع اور اشتغال کیا' آپ خوش اخلاق اور متواضع تھے اور شیخ جمال الدین بن قاضی الزبدانی مدرس الظاہریہ کے والد تھے۔ رحمہ اللہ۔

سنہ ۷۲۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سیکرٹری دمشق شہاب الدین محمود کے سوا حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' وہ وفات پا چکا تھا اور اس کے بعد یہ عہدہ اس کے بیٹے شمس الدین نے سنبھالا' اور اس سال تاجر' جامع کی حیرت کی جگہ سے بازار علی کی حیرت کی جگہ کی طرف عورتوں کے اسباب کے ساتھ منتقل ہوئے اور ۸ محرم بدھ کے روز' شیخ شہاب الدین بن جہبل نے العفیف اسحاق کی وفات کے بعد الظاہریہ کی مشیخۃ الحدیث کو سنبھالا اور قدس شریف میں الصلاحیہ کی تدریس کو ترک کر دیا اور دمشق کو پسند کر لیا اور قضاۃ واعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کے شروع میں وہ حمام فتح ہوا' جسے امیر سیف الدین جوبان نے اپنے گھر کے پاس دار الجالق کے نزدیک تعمیر کیا تھا اور اس کے دروازے تھے جن میں سے ایک مسجد وزیر کی طرف تھا اور اس سے فائدہ حاصل ہوا اور ۲ صفر سوموار کے روز' الصاحب غبر یال ڈاک کے گھوڑے پر مصر سے حسب دستور دمشق کی کچہریوں کا نگران بن کر آیا اور کریم صغیران سے الگ ہو گیا اور لوگ اس سے خوش ہوئے اور ۲۱ ربیع الاوّل بدھ کی صبح کو سوق الخیل میں ناصر بن الشرف ابی الفضل بن اسماعیل بن الہیشی کو اس کے کفر کرنے اور اس کے آیات الٰہیہ کی تحقیر واہانت کرنے اور نجم بن خلکان' شمس محمد الباجریقی اور ابن المعمار البغدادی جیسے زنادقہ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔ ان سب میں کمزوری اور زندقت پائی جاتی تھی۔ اور یہ اس کے باعث لوگوں میں مشہور تھے۔

شیخ علم الدین البرزالی نے بیان کیا ہے کہ بسا اوقات مقتول مذکور کفر اور دین اسلام کے ساتھ تلعب کرنے اور نبوت وقرآن کی توہین کرنے میں ان سے بھی بڑھ جاتا تھا' راوی کا بیان ہے کہ اس کے قتل کے موقع پر علماء اکابر اور اعیان حکومت حاضر ہوئے' راوی کا بیان ہے کہ شروع شروع میں اس شخص نے التنبیہ کو حفظ کیا' اور یہ ختم میں اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا تھا' اور شریف اور سمجھ دار آدمی تھا اور مدارس اور قبرستانوں میں آنے والا تھا' پھر وہ ان سب باتوں سے دستکش ہو گیا اور اس کا قتل' اسلام کی عزت اور زنادقہ اور اہل بدعت کی ذلت تھا۔

میں کہتا ہوں' میں بھی اس کے قتل میں شامل تھا اور ہمارے شیخ ابو العباس ابن تیمیہ بھی اس روز حاضر تھے اور آپ اس کے قتل سے قبل اس کے پاس آئے اور جو کچھ اس سے صادر ہوا تھا اس پر اسے مارا' پھر اسے قتل کر دیا گیا اور میں اس کا گواہ ہوں۔

اور ماہ ربیع الاوّل میں شہر دمشق سے کتوں کے اخراج کا حکم دیا گیا اور انہیں باب الصغیر کی جانب سے مشرقی دروازے کی

Marfat.com

طرف سے کتوں کو الگ اور کتیوں کو الگ خندق میں ڈالا گیا اور دو کانداروں پر یہ بات لازم قرار دی گئی اور انہوں نے کئی روز تک اس معاملے میں سختی کی اور ربیع الاوّل میں شیخ علاء الدین المقدسی معید البادرانیہ نے قدس شریف کی مشیخۃ الصلاحیہ کو سنبھال لیا اور اس کی طرف روانہ ہو گئے اور جمادی الآخرۃ میں قرطای طرابلس کی امارت سے معزول ہو گیا اور طنیال نے اُسے سنبھال لیا' اور اس نے قرطای کو دمشق میں خبز القرمانی پر قائم رکھا۔ کیونکہ القرمانی کو قلعہ دمشق میں قید کرنے کا حکم ہو گیا تھا۔

البرزالی نے بیان کیا ہے کہ ۱۶ر شعبان کو سوموار کے روز عصر کے وقت شیخ علامہ تقی الدین ابن تیمیہ کو قلعہ دمشق میں قید کر دیا گیا اور نائب السلطنت تنکز کی جانب سے اوقاف کا منتظم اور ابن الخطیری حاجب آپ کے پاس دمشق آئے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ اس بارے میں سلطان کا حکم آیا ہے اور وہ دونوں آپ کے سوار ہونے کے لیے اپنے ساتھ سواری بھی لے گئے اور آپ نے اس بات پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا میں اس بات کا منتظر تھا اور اس میں بڑی بھلائی اور بڑی مصلحت ہے اور وہ سب آپ کے گھر سے سوار ہو کر دروازے کی طرف گئے' اور آپ کے لیے میدان خالی کر دیا گیا اور اس کی طرف پانی جاری کر دیئے گئے اور اس نے آپ کو اس میں اقامت اختیار کرنے کا حکم دیا اور آپ کے بھائی زین الدین بھی سلطان کی اجازت سے آپ کی خدمت کے لیے آپ کے ساتھ قیام پذیر ہو گئے اور اس نے آپ کو کفایت کے مطابق کام کرنے کا حکم دیا' البرزالی کا بیان ہے کہ ماہ مذکور کی دس تاریخ کو جمعہ کے دن جامع دمشق میں سلطان کا وہ خط پڑھا گیا جو آپ کے قید کرنے اور آپ کو فتویٰ سے روکنے کے لیے آیا تھا اور اس واقعہ کا سبب وہ فتویٰ تھا' جو آپ کی تحریر میں انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لیے سواری تیار کرنے اور سفر کرنے کے بارے میں پایا گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ ۱۵ر شعبان کو قاضی القضاۃ الشافعی نے شیخ تقی الدین کے اصحاب کی ایک جماعت کو الحکم کے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دے دیا اور یہ نائب السلطنت کے حکم اور اجازت سے تھا' کیونکہ شریعت ان کے بارے میں اسی کا تقاضا کرتی تھی اور اس نے ان میں سے ایک جماعت کو چوپاؤں پر سوار کرنے کی تعزیر لگائی اور ان کے بارے میں اعلان کیا گیا' پھر شمس الدین محمد بن قیم الجوزیہ کے سوا سب کو چھوڑ دیا گیا' اُسے قلعہ میں قید کیا گیا تھا' اور قضیہ ختم ہو گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ یکم رمضان کو دمشق میں اطلاعات آئیں کہ مکہ کی طرف پانی کا چشمہ رواں کر دیا گیا ہے اور لوگوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور قدیم سے یہ چشمہ عین بازان کے نام سے مشہور ہے اسے جوبان نے بلاد بعیدہ سے جاری کیا حتیٰ کہ وہ خاص مکہ میں داخل ہو گیا اور صفا اور باب ابراہیم کے پاس پہنچ گیا اور اس سے ان کے محتاج' تونگر' کمزور اور شریف نے پانی لیا۔ اور سب اس میں برابر تھے اور اہل مکہ نے اس سے بہت آرام پایا۔ وللہ الحمد والمنۃ اور انہوں نے اس کی کھدائی اور تجدید کا کام اس سال کے آغاز میں جمادی الاولیٰ کے آخری عشرہ تک کیا' اور اتفاق سے اس سال مکہ کے کنوؤں کا پانی خشک اور کم ہو گیا۔

اور اسی طرح زمزم کا پانی بھی کم ہو گیا اور اگر اللہ اس چشمے کے اجراء سے لوگوں پر مہربانی نہ فرماتا تو مکہ کے باشندے مکہ سے دور چلے جاتے اور جو وہاں اقامت اختیار کرتے ان میں سے بہت سے لوگ مر جاتے اور حج کے اجتماع کے ایام میں حاجیوں کو بہت آزمائش حاصل ہوئی جو بیان سے باہر ہے' جیسا کہ ہم نے اسے اپنے حج کے سال ۷۳۱ھ میں اس کا مشاہدہ کیا' اور نائب مکہ کے

Marfat.com

پاس سلطان کا خط آیا کہ زیدیوں کو مسجد الحرام سے نکال دیا جائے اور اس میں نہ ان کا کوئی امام ہو اور نہ کوئی اکٹھ ہو تو اس نے ایسے ہی کیا۔

اور ۴ رشعبان کو منگل کے روز شہاب الدین احمد بن جہبل نے شیخ امین الدین سالم بن ابی الدر امام مسجد ابن ہشام متوفی کی بجائے الشامیۃ الجوانیہ میں درس دیا' پھر اس کے بعد قاضی شافعی کی امارت کا حکم آ گیا اور اس نے ۲۰ ررمضان کو اسے سنبھال لیا اور ۱۰ رشوال کو شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر سیف الدین جوبان تھا اور اس سال قاضی القضاۃ حنابلہ شمس الدین بن مسلم اور بدر الدین ابن قاضی القضاۃ جلال الدین قزدینی نے حج کیا اور اس کے پاس تحائف وہدایا اور نائب مصر امیر سیف الدین ارغون سے تعلق رکھنے والے امور بھی تھے' اس نے اس سال حج کیا اور اس کی اولاد اور اس کی بیوی بنت سلطان بھی اس کے ساتھ تھی اور فخر الدین ابن شیخ السلامیہ صدر الدین مالکی اور فخر الدین بعلبکی وغیرہ نے بھی حج کیا۔

اور ۱۰ رذوالقعدہ کو بدھ کے روز برہان الدین احمد بن ہلال الزرعی الحنبلی نے' شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی بجائے الحنبلیہ میں درس دیا اور قاضی شافعی اور فقہاء کی ایک جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور یہ بات شیخ تقی الدین کے بہت سے اصحاب کو گراں گزری اور اس سے قبل ابن الخطیر حاجب شیخ تقی الدین کے پاس آیا اور آپ سے ملاقات کی اور آپ سے نائب السلطنت کے حکم کے بارے میں کچھ باتیں دریافت کیں' پھر جمعرات کے روز قاضی جمال الدین بن جملۃ اور ناصر الدین سر رشتہ دار اوقاف آپ کے پاس آئے اور دونوں نے آپ سے مسئلہ زیارت کے بارے میں آپ کے قول کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے اُسے کاغذ میں لکھا' اور اس کے نیچے دمشق کے شافعیہ کے قاضی نے لکھا' میں نے اس سوال کے جواب کا ابن تیمیہ کی تحریر سے تقابل کیا تو اس میں یہاں تک لکھا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی قبر اور انبیاء علیہم السلام کی قبور کی زیارت کو قطعی طور پر اجماع سے معصیت قرار دیا ہے۔ اب دیکھئے یہ شیخ الاسلام کے بارے میں تحریف ہے' اس مسئلے میں آپ کا جو جواب ہے اس میں انبیاء اور صالحین کی قبور کی زیارت سے منع نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس میں محض زیارت قبور کے لیے سفر کرنے کے متعلق آپ نے دو قول بیان کیے ہیں اور زیارت قبور کے لیے سفر نہ کرنا ایک مسئلہ ہے اور محض زیارت کے لیے سفر کرنا دوسرا مسئلہ ہے۔ اور شیخ نے سفر کے بغیر زیارت سے منع نہیں کیا۔ بلکہ آپ اسے مستحب اور مندوب قرار دیتے ہیں اور نہ ہی آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ معصیت ہے اور نہ ہی منا ہی پر اجماع بیان کیا ہے اور نہ ہی آپ رسول اللہ ﷺ کے قول ''قبروں کی زیارت کرو بلاشبہ وہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں'' سے ناآشنا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں اور نہ ہی کوئی چھپنے والی چیز اس سے مخفی ہے' (اور عنقریب ظالم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ پلٹتے ہیں)۔

اور ۱۴ رذوالقعدہ کو اتوار کے روز الشامیہ الجوانیہ کے سامنے مدرسہ حمصیہ کھولا گیا' اور وہاں قاضی بکار محی الدین طرابلسی نے درس دیا اور ابو رباح کا لقب اختیار کیا اور قاضی شافعی اس کے پاس حاضر ہوا' اور ذوالقعدہ میں قاضی جمال الدین الزرعی انا بکیہ سے مصر کی طرف روانہ ہو گیا اور محی الدین بن جہبل کے لیے اس کی تدریس سے دستکش ہو گیا اور ۱۲ رذوالحجہ کو قاضی الزبدانی نے دمشقی نائب الحکم کی بجائے جو مدرسہ مذکورہ میں فوت ہو گیا تھا' الجنبیہ میں درس دیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

ابن المطہر الشیعی جمال الدین:

ابو منصور حسن بن یوسف بن مطہر الحلی العراقی الشیعی' اس نواح کے روافض کا شیخ' اس کی بہت سی تصانیف بھی ہیں' کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس جلدوں سے زیادہ ہیں اور ان کی تعداد پچپن تصانیف ہے' جو فقہ' نحو' اصول' فلسفہ کے بارے میں ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی چھوٹی بڑی کتابیں ہیں اور ان میں سے طلباء کے درمیان سب سے زیادہ مشہور شرح ابن حاجب ہے جو اصولِ فقہ کے بارے میں ہے اور یہ فائق نہیں ہے' اور میں نے اس کی دو جلدیں اصول فقہ میں المحصول اور الاحکام کے طریق پر دیکھی ہیں اور اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے' وہ طریق نقل کثیر اور توجیہہ جید پر مشتمل ہے' اور اس کی ایک کتاب منہاج الاستقامۃ فی اثبات الامامۃ بھی ہے جس میں اس نے معقول و منقول میں گڑبڑ کر دی ہے' اور اُسے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیسے صحیح پر چلے' کیونکہ اس نے استقامت کو چھوڑ دیا ہے اور شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس ابن تیمیہ نے کئی جلدوں میں اس کا جواب دیا ہے' جس میں ایسے شاندار جوابات دیئے ہیں جو عقل کو حیران کر دیتے ہیں اور وہ ایک جامع کتاب ہے' ابن المطہر جس کے اخلاق پاکیزہ نہ تھے اور نہ ہی وہ رفض کی آلودگی سے پاک تھا۔ ۲۷ رمضان ۶۴۸ھ کو جمعہ کی رات کو پیدا ہوا' اور اس سال کی ۲۰ محرم کو جمعہ کی رات کو فوت ہو گیا' اور وہ بغداد اور دیگر شہروں میں اشتغال کرتا تھا' اور نصیر الدین طوسی اور دیگر لوگوں سے بھی اشتغال کرتا تھا اور جب ملک خربندا رافضی بنا تو ابن المطہر نے اس کے ہاں رتبہ حاصل کیا اور بڑا سردار بن گیا اور اس نے اسے بہت سے شہر جاگیر میں دے دیئے۔

شمس کاتب:

محمد بن اسد الحرانی جو النجار کے نام سے مشہور ہے وہ مدرسہ قلیجیہ میں لوگوں کو لکھانے کے لیے بیٹھتا تھا' اس نے ربیع الآخر میں وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

العز حسن بن احمد بن زفر:

الاربلی ثم الدمشقی' آپ نحو' حدیث اور تاریخ کے عمدہ حصے سے واقف تھے اور دوریہ میں مقیم تھے۔ آپ نے وہاں کے ایک صوفی کی تعریف کی اور آپ کی ہمنشینی اچھی تھی' البرزالی نے آپ کی نقل اور حسن معرفت کی تعریف کی ہے' آپ نے جمادی الآخرۃ میں چھوٹے ہسپتال میں وفات پائی اور ۶۳ سال کی عمر میں باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

شیخ امین الدین سالم بن ابی الدر:

عبدالرحمٰن بن عبداللہ الدمشقی الشافعی مدرس الشامیہ الجوانیہ' آپ نے اسے ابن الوکیل سے زبردستی لے لیا اور وہ مسجد ابن ہشام کا امام' اور اس کے تخت کا محدث تھا۔ آپ کی پیدائش ۶۴۵ھ میں ہوئی' آپ نے اشتغال کیا اور علم حاصل کیا اور نووی وغیرہ نے آپ کی تعریف کی ہے اور دہرائی کی اور فتویٰ دیا اور پڑھایا اور آپ محاکمات کے تجربہ کار تھے اور آپ کے پاس آنے والوں کے بارے میں آپ میں مروت اور عصبیت پائی جاتی تھی۔ آپ نے شعبان میں وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

شیخ حماد:

شیخ صالح عابد زاہد حماد الحلبی القطان' آپ بہت تلاوت کرنے والے اور نماز پڑھنے والے تھے اور العقیبہ کی جامع التوبہ میں ہمیشہ شمال مغربی کونے میں اقامت کرتے تھے اور قرآن پڑھاتے اور بکثرت روزے رکھتے تھے اور لوگ آپ کی ملاقات کو آتے تھے اور آپ نے ستر سال سے متجاوز عمر میں وفات پائی' آپ کی وفات ۲۰ رشعبان کو سوموار کی شب کو ہوئی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ۔

شیخ قطب الدین الیونینی:

شیخ امام عالم بقیۃ السلف قطب الدین ابوالفتح موسیٰ ابن الشیخ الفقیہ الحافظ الکبیر شیخ الاسلام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد بن محمد البعلبکی الیونینی الحنبلی' آپ ۶۴۰ھ میں دارالفضل دمشق میں پیدا ہوئے اور بہت سماع کیا اور آپ کے والد نے مشائخ کو حاضر کیا اور آپ کے لیے اجازت طلب کی اور آپ نے تحقیق کی اور البسط کی مرآۃ الزمان کا اختصار کیا اور اس پر ایک شاندار ضمیمہ لکھا اور اسے سہل آسان اور خوبصورت عبارت میں انصاف اور خوف کے ساتھ لکھا اور اس میں شاندار اور اچھی باتیں بیان کیں' اور آپ کثیر التلاوت' اچھی ہیئت اور کم لباس اور کم خوراک والے تھے۔ آپ ۱۳ شوال جمعرات کی رات کو فوت ہوئے اور باب سطحا میں اپنے بھائی شیخ شرف الدین کے پاس دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

قاضی القضاۃ ابن مسلم:

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن مالک بن مزروع بن جعفر الصالحی الحنبلی آپ ۶۶۰ھ میں پیدا ہوئے' اور آپ کا باپ' جو صالحین میں سے تھا' ۶۶۸ھ کو فوت ہو گیا اور آپ نے فقیری اور یتیمی کی حالت میں پرورش پائی' آپ کے پاس کوئی مال نہ تھا' پھر آپ نے اشتغال کیا اور علم حاصل کیا اور بہت سماع کیا اور افادہ اور اشتغال کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ کی شہرت پھیل گئی اور جب التقی سلیمان نے ۷۱۵ھ میں وفات پائی تو آپ نے حنابلہ کی قضاء کو سنبھالا اور اسے خوب اچھی طرح سنبھالا اور آپ کے لیے بہت سی تجارتیں نکلیں' اور جب یہ سال آیا تو آپ حج کو روانہ ہوئے اور راستے میں بیمار ہو گئے' آپ کو ۲۳ رذوالقعدہ کو سوموار کے روز' مدینہ نبویہ لایا گیا اور آپ نے رسول اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کی اور آپ کی مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کو اس کا بہت شوق تھا اور جب ابن نجیح نے وفات پائی تو آپ نے اس کی تمنا کی تھی سو آپ نے منگل کے روز شام کے وقت وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے الروضۃ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور بقیع میں شرف الدین ابن نجیح کے پہلو میں دفن ہوئے' جن کی موت پر جس سال انہوں نے حج کیا تھا' آپ نے رشک کیا تھا اور وہ اس سال سے پہلا حج تھا اور وہ حضرت عقیل کی قبر کے مشرق میں دفن ہوئے تھے۔ رحمہم اللہ۔ اور آپ کے بعد عزالدین بن التقی سلیمان نے قضاء سنبھالی۔

قاضی نجم الدین:

احمد بن عبدالمحسن بن حسن بن معالی الدمشقی الشافعی' آپ ۶۴۹ھ کو پیدا ہوئے اور تاج الدین الفزاری سے اشتغال کیا اور علم حاصل کیا اور ماہر ہو گئے اور دہرائی کے منتظم بنے' پھر قدس میں فیصلوں کا کام سنبھالا' پھر دمشق واپس آ گئے اور الجبیہ میں درس

Marfat.com

دیا اور مدت تک فیصلوں میں مصری کی نیابت کی اور ۲۸ ذوالقعدہ کو اتوار کے روز الجبیہ مذکورہ میں وفات پائی اور جامع میں عصر کے وقت آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

ابن قاضی شہبۃ:

شیخ امام عالم شیخ الطلبہ اور ان کو افادہ کرنے والے کمال الدین ابو محمد عبدالوہاب بن ذویب الاسدی الشلبی الشافعی آپ ۶۵۳ھ میں خوران میں پیدا ہوئے اور دمشق آئے اور تاج الدین الفزاری سے اشتغال کیا اور ان کے ساتھ رہے اور ان سے فائدہ حاصل کیا اور ان کے حلقہ میں دہرائی کی اور ان سے تربیت پائی اور اسی طرح آپ ان کے بھائی شیخ شرف الدین کے ساتھ بھی رہے اور ان سے نحو اور لغت کو سیکھا اور آپ فقہ اور نحو میں یکتا تھے اور آپ کا حلقہ بھی تھا جس میں آپ محراب الحنابلہ کے سامنے اشتغال کرتے تھے اور آپ سارا ماہ رمضان اعتکاف بیٹھتے تھے اور آپ نے کبھی نکاح نہیں کیا اور آپ خوبصورت اچھے جوان خوش عیش خوش لباس اور دنیا سے کم حصہ لینے والے تھے آپ کی معلومات آپ کو اعادات فقاہات اور جامع میں صدر بنانے سے کفایت کرتی تھیں آپ نے نہ کبھی پڑھایا اور نہ فتویٰ دیا ہے اس کے باوجود آپ فتویٰ کی اجازت دینے کے اہل تھے لیکن آپ اس سے بچتے تھے آپ نے بہت سماع کیا اور مسند امام احمد وغیرہ کا بھی سماع کیا اور مدرسہ مجاہدیہ میں جہاں آپ کی اقامت تھی ۲۱ ذوالحجہ منگل کی رات کو وفات پا گئے اور نماز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

اشرف یعقوب بن فارس الجبری:

اور اس سال اشرف یعقوب بن فارس الجبری کی وفات ہوئی جو فرجہ ابن عمود کے تاجر تھے آپ قرآن حفظ کرتے تھے اور مسجد القصب کی امامت کرتے تھے اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اور قاضی نجم الدین دمشقی کی صحبت اختیار کرتے تھے اور آپ نے اموال املاک اور ثروت حاصل کی آپ ہمارے دوست الشیخ الفقیہ المفضل المحصل الزکی بدرالدین محمد کے والد تھے اور ان شاء اللہ عمر کے بچے کے ماموں ہوں گے۔

الحاج ابوبکر بن تیمر ازالصیرفی:

آپ کے اموال بہت اور گردش کرنے والے تھے نیز آپ صدقہ وخیرات اور اچھے کام کرنے والے تھے لیکن آخری عمر میں آپ ٹوٹ پھوٹ گئے اور قریب تھا کہ آپ منکشف ہو جاتے پس اللہ نے وفات سے آپ کی اصلاح کر دی۔ رحمہ اللہ۔

۷۲۷ھ

اس سال کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور حنبلی کے سوا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے حکام خلیفہ سلطان نواب قضاۃ اور منتظمین وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور ۱۰ محرم کو نائب مصر ارغون مصر میں داخل ہوا اور ۱۱ محرم کو گرفتار ہو کر قید ہوا پھر کچھ دن اسے آزاد کر دیا گیا اور سلطان نے اسے نائب حلب کی طرف بھیجا اور ۲۲ محرم جمعہ کی صبح کو دمشق سے گزرا اور نائب السلطنت نے اسے اپنے گھر میں اتارا جو آپ کے جامع کے قریب ہے آپ نے وہاں رات گزاری پھر حلب کی طرف روانہ

Marfat.com

ہو گئے اور آپ سے ایک روز قبل الجای الدوادار دمشق سے مصر کی طرف روانہ ہوا اور نائب حلب علاؤ ابن الطبغا نے وہاں سے معزول ہو کر مصر کی حجوبیۃ الحجاب تک آپ کی صحبت اختیار کی اور ۱۹ ربیع الاوّل کو جمعہ کے روز ابن مسلم کی بجائے قاضی الحنابلہ عز الدین محمد بن التقی سلیمان بن حمزہ المقدسی کا حکمنامہ' قضاۃ واعیان کی موجودگی میں خطابت کے حجرہ میں پڑھا گیا اور اس سے قبل وہ الصالحیہ میں پڑھا گیا اور اس ماہ کے آخر میں ایلچی حاکم حمص ابن النقیب کے متعلق حکم لے کر پہنچا کہ اسے طرابلس کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا ہے اور جو طرابلس میں تھا اسے قاضی دمشق کا نائب بنا کر حمص منتقل کر دیا گیا اور وہ ناصر بن محمود الزرعی تھا۔

اور ۱۶ ربیع الآخر کو تنکز' مصر سے شام کی طرف واپس آ گیا اور سلطان نے اس کی تکریم کی' اور ربیع الاوّل میں شام میں زلزلہ آیا' اللہ اس کے شر سے محفوظ رکھے اور جمادی الاولیٰ کے آغاز میں جمعرات کے روز قاضی برہان الدین الزرعی نے الحسبلی کی نیابت کو سنبھالا اور قضاۃ کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر ہوئی اور ۱۵ رجمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز' ایلچی' قاضی' قزوینی شافعی کو تلاش کرتا ہوا مصر آیا اور رجب کے آغاز میں اس میں داخل ہوا اور بدر الدین بن جماعۃ کی بجائے ان کی کبر سنی' کمزوری اور نابینائی کی وجہ سے اسے الناصریہ' الصالحیہ اور دار الحدیث کاملیہ کی تدریس کے ساتھ مصر کے قاضی القضاۃ کا خلعت بھی دیا گیا' پس انہوں نے اس کی دلجوئی کی اور اس کے لیے تدریس زاویۃ الشافعی کے ساتھ ایک ہزار درہم اور ایک ماہ میں دس اردب[1] گندم مقرر کی اور آپ نے اپنے لڑکے جلال الدین کو اموی کا خطیب بنا کر دمشق بھیجا اور الشامیۃ البرانیہ کی تدریس اپنے والد جلال الدین قزوینی کے دستور کے مطابق پڑھانے کے لیے بھیجا اور ۲۸ رجب کو اسے خلعت دیا اور اس کے پاس حاضر ہوئے۔

اور رجب میں امیر سیف الدین قوصون الساقی الناصری نے سلطان کی بیٹی سے شادی کی اور وہ ایک جشن کا سماں تھا' اس نے امراء اور اکابر کو خلعت دیئے اور اس شب کی صبح کو امیر شہاب الدین احمد بن الامیر بکتمر الساقی کا نائب شام تنکز کی بیٹی سے عقد ہوا اور سلطان اس کے باپ تنکز کا وکیل تھا اور ابن الحریری نکاح باندھنے والا تھا' اور اس نے اسے خلعت دیا اور اسے اس سال کے ذوالحجہ میں بڑی مشقت میں ڈال دیا گیا۔

اور ۷ رجب کو اسکندریہ میں بڑا فتنہ ہوا اور وہ یوں کہ ایک مسلمان اور ایک فرنگی باب البحر پر جھگڑ پڑے اور ایک نے دوسرے کو جوتے سے مارا اور معاملہ والی تک پہنچا تو اس نے عصر کے بعد شہر کے دروازے کو بند کرنے کا حکم دے دیا تو لوگوں نے اسے کہا ہمارے اموال اور غلام شہر سے باہر ہیں اور تو نے وقت سے پہلے دروازہ بند کر دیا ہے تو اس نے اسے کھول دیا اور لوگ بڑی بھیڑ میں باہر نکلے اور ان میں سے تقریباً دس آدمی مر گئے اور عمامے اور کپڑے وغیرہ لوٹے گئے اور یہ جمعہ کی رات تھی' پس جب لوگوں نے صبح کی تو وہ والی کے گھر کی طرف گئے اور انہوں نے اسے جلا دیا اور بعض ظالموں کے تین گھروں کو بھی جلا دیا اور حالات خراب ہو گئے اور اموال لوٹے گئے اور عوام نے والی کے قید خانے کا دروازہ توڑ دیا اور قید خانے میں جو لوگ تھے وہ ان سے باہر نکل گئے' نائب السلطنت کو اطلاع ملی تو نائب کو پختہ یقین ہو گیا کہ وہ وہی قید خانہ ہے جس میں اُمراء تھے' پس اس نے شہر میں مقاتلہ کرنے اور

---

[1] اردب' ۲۴ صاع کا ایک پیمانہ ہے جس سے غلہ وغیرہ ناپتے ہیں۔

Marfat.com

اسے برباد کرنے کا حکم دے دیا' پھر سلطان کو اطلاع ملی تو اس نے جلدی سے وزیر طیفا الجمالی کو بھیجا جس نے مارا اور مطالبہ کیا' اور اس نے قاضی اور اس کے نائب کو مارا اور انہیں معزول کر دیا اور بہت سے اکابر کی توہین کی اور ان سے بہت سے اموال کا مطالبہ کیا اور متولی کو معزول کر دیا' پھر اسے دوبارہ متولی بنایا گیا' پھر بہاؤ الدین علم الدین' الاَخنائی الشافعی نے قضاء کو سنبھالا' جس نے بعد میں دمشق میں قضاء کو سنبھالا تھا' اور اس نے اسکندریہ کے قضاۃ مالکی اور اس کے دونوں نائبین کو معزول کر دیا اور ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈالی گئیں اور ان کی اہانت کی گئی اور ابن السنی کو کئی بار مارا گیا۔

اور ۲۰ رشعبان کو ہفتے کے روز حلب کا قاضی القضاۃ ابن زملکانی ڈاک کے گھوڑے پر دمشق پہنچا اور اس نے چار روز دمشق میں قیام کیا' پھر سلطان کی موجودگی میں قضاۃ الشام کی قضا کو سنبھالنے کے لیے مصر کی طرف روانہ ہو گیا اور اتفاقاً قاہرہ پہنچنے سے قبل ہی اس کی وفات ہو گئی۔ ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ﴾

اور ۲۶ رشعبان کو جمعہ کے روز صدر الدین مالکی نے قضاۃ المالکیہ کی قضاء کے ساتھ مشیخۃ الشیوخ کو بھی سنبھال لیا اور لوگ اس کے پاس حاضر ہوئے اور الزرعی کے وہاں سے مصر جانے کے بعد اس کا حکم نامہ پڑھا گیا اور ۱۵ ررمضان کو دمشق کے حنفیہ کا قاضی عماد الدین ابی الحسن علی بن احمد بن عبدالواحد طرسوسی جو البصر دی کے قاضی القضاۃ صدر الدین کا نائب تھا' دمشق پہنچا اور جامع میں اس کا حکمنامہ پڑھا گیا اور اس نے اسے خلعت دیا اور اس نے فیصلوں کا کام سنبھالا اور قاضی عماد الدین ابن الاعز کو نائب مقرر کیا اور قضاۃ کے ساتھ النوریہ میں پڑھایا اور اس کی سیرت قابل تعریف تھی۔

اور رمضان میں فرنگی تاجروں کے ساتھ قیدیوں کی ایک جماعت اور انہیں مدرسہ عادلیہ کبیرہ میں اتارا گیا اور انہوں نے قیدیوں کی کونسل سے تقریباً ساٹھ ہزار درہم میں رہائی کا مطالبہ کیا اور جو اس بات میں سبب تھا اس کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور ۸ رشوال کو شامی قافلہ حجاز کی طرف روانہ ہوا جس کا امیر سیف الدین بالبان المحمد ی اور قاضی بدر الدین محمد بن محمد قاضی حران تھا اور شوال میں دمشق کے شافعیہ کی قضاء کا حکمنامہ بدر الدین ابن قاضی القضاۃ ابن عز الدین بن الصائغ کے لیے پہنچا اور اس کے ساتھ خلعت بھی تھا تو اس نے اس کے لینے سے سخت انکار کیا اور اس کی بات پر کان نہ دھرا' اور حکومت نے اس سے اصرار کیا مگر وہ نہ مانا اور اس کے گریہ میں اضافہ ہو گیا اور اس کا مزاج بدل گیا اور غصے میں آ گیا اور جب اس نے اس بات پر اصرار کیا تو تنکز نے اس بارے میں سلطان سے گفتگو کی اور جب ذوالقعدہ کا مہینہ آیا تو مشہور ہو گیا کہ علاء الدین علی بن اسماعیل قونوی کو شام کی قضا سپرد کر دی گئی ہے تو وہ مصر سے اس کی طرف گیا اور قدس کی زیارت کی اور ۲۷ رذوالقعدہ کو سوموار کے روز' دمشق میں داخل ہوا اور نائب السلطنت سے ملاقات کی اور خلعت زیب تن کیا اور حاجیوں اور حکومت کے ساتھ العادلیہ کی طرف گیا اور وہاں اس کا حکمنامہ پڑھا گیا اور وہاں اس نے حسب دستور فیصلے کیے اور لوگ اس سے اور اس نے حسن ارادہ اور پاکیزہ الفاظ اور اچھے خصائل اور محبت سے خوش ہو گئے اور اس کے بعد شیخ سریا قوس مجد الدین الاقصرائی الصوفی نے مصر میں مشیخۃ الشیوخ کو سنبھالا۔

اور ۲۳ ذوالقعدہ ہفتے کے روز قاضی محی الدین بن فضل اللہ نے' ابن الشہاب محمود کی بجائے سیکرٹری کا خلعت زیب تن کیا اور اس کا بیٹا شرف الدین کاغذ کی کتابت پر قائم رہا اور اس سال ابن الزملکانی کی بجائے حلب کی قضاء قاضی فخر الدین البارزی نے

Marfat.com

سنبھالی اور ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں جامع اموی کی شمالی دیوار کی کٹائی مکمل ہوگئی اور تنکز نے آ کر اسے دیکھا تو حیران رہ گیا اور اس کے ناظر تقی الدین بن مراجل کا شکریہ ادا کیا اور عید الضحیٰ کے دن شہر بلبیس کی طرف عظیم سیلاب آیا اور وہاں کے باشندے وہاں سے بھاگ گئے اور اس میں نماز اور قربانیوں کا کام معطل ہوگیا اور طویل سالوں سے اس کی مانند سیلاب نہیں دیکھا گیا اور اس نے اس کے بہت سے قبائل و بساتین کو تباہ کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر ابو یحییٰ:

زکریا بن احمد بن محمد بن عبدالواحد ابی حفص الہنتانی الجیانی[1] المغربی امیر بلاد الغرب' کہتے ہیں کہ آپ ۶۵۰ھ میں تونس میں پیدا ہوئے اور فقہ اور عربی پڑھی اور ملوک تونس اس کی تعظیم و تکریم کرتے تھے' کیونکہ آپ عمارت' وزارت اور حکومت کے گھرانے سے تعلق تھے' پھر اہل تونس نے ۷۱۷ھ میں آپ کی حکومت کی بیعت کی اور آپ شجاع اور دلیر آدمی تھے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خطبہ سے ابن التومرت کے ذکر کو ختم کیا' حالانکہ آپ کا دادا ابو حفص الہنتانی' ابن التومرت کے اخص اصحاب میں سے تھا' آپ نے اس سال کے محرم میں اسکندریہ شہر میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ۔

شیخ صالح ضیاء الدین:

ضیاء الدین ابوالفدا اسماعیل بن رضی الدین ابی فضل المسلم بن الحسن بن نصر الدمشقی جو ابن الحموی کے نام سے مشہور ہیں آپ' آپ کا باپ اور آپ کا دادا مشہور قابل تعریف کاتبوں میں سے تھے اور آپ بہت تلاوت کرنے والے' نمازیں پڑھنے والے' روزے رکھنے والے' صدقہ و خیرات کرنے والے اور فقراء اور اغنیاء سے حسن سلوک کرنے والے تھے' آپ ۶۳۵ھ کو پیدا ہوئے اور بہت سماع حدیث کیا۔ اور البرزالی نے آپ کے لیے مشیخت کو مقرر کیا جس سے ہم نے سماع کیا اور آپ اہل دمشق کے رؤسا میں سے تھے' آپ نے ۱۴ صفر جمعہ کے روز وفات پائی اور ہفتے کے دن چاشت کے وقت آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور حج کیا' اور اعتکاف کیا اور مدت تک قدس میں قیام کیا اور ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے والد نے بیان کیا ہے کہ آپ کی پیدائش پر تفاؤل کے لیے قرآن کھولا گیا اور تو یہ آیت نکلی ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ﴾ تو انہوں نے آپ کا نام اسماعیل رکھا' پھر ان کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام اسحاق رکھا اور یہ ایک اچھا اتفاق ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

شیخ علی المحارفی:

علی بن احمد بن ہوس الہلالی' آپ کا دادا اصلاً اہل البسوق بستی' سے تعلق رکھتا تھا' اور آپ کے والد نے قدس میں اقامت

---

[1] شذرات الذہب میں ''اللحیانی'' ہے۔

Marfat.com

اختیار کی اور آپ نے ایک بار حج کیا اور مکہ میں ایک سال اعتکاف کیا' پھر حج کیا اور آپ مشہور آدمی تھے' اور المحارقی کے نام سے مشہور تھے' کیونکہ آپ گلیوں اور پتھروں کو محض للہ درست کرتے تھے' اور اکثر بلند آواز سے تہلیل و ذکر کرتے تھے' اور بارعب اور باوقار تھے' اور ایسی گفتگو کرتے تھے جس میں آگ اور ہلاکت کے عواقب سے تخویف وتحذیر پائی جاتی تھی اور آپ ابن تیمیہ کی مجالس کے ساتھ ملازم رہتے تھے' اور آپ کی وفات ۲۳ ربیع الاوّل کو منگل کے روز ہوئی اور الصفح میں شیخ موفق الدین کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

ملک کامل ناصر الدین:

ابو المعالی محمد بن الملک السعید فتح الدین عبدالملک بن السلطان الملک الصالح اسماعیل ابی الجیش ابن الملک العادل ابی بکر بن ایوب جو ایک شہزادے اور امیر کبیر تھے' اور تیز فہمی' سمجھداری' حسن معاملگی اور لطافت کلام میں شہر کا حسن تھے' کیونکہ آپ اپنی ذہنی قوت اور فہم کی حذاقت سے امثال کی صورت میں بہت سی گفتگو کرتے تھے اور آپ انجیاء کے رئیس تھے' آپ نے ۲۰ ر جمادی الاولیٰ بدھ کی شام کو وفات پائی اور جمعرات کو ظہر کے وقت جامع کے صحن میں قبۃ النسر کے نیچے آپ کا جنازہ پڑھا گیا' پھر انہوں نے آپ کو نا ناملک کامل کے پاس دفن کرنا چاہا مگر ایسا نہ ہوسکا تو آپ کو ام الصالح کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا' اللہ آپ سے درگزر فرمائے اور آپ نے بہت سماع کیا اور ہم نے آپ سے سماع کیا اور آپ تاریخ کو بہت اچھا یاد رکھتے تھے اور آپ کی جگہ آپ کا بیٹا امیر صلاح الدین طبلخانہ کا امیر بنا اور آپ کا بھائی بھی آپ کی صحبت میں رہا' اور دونوں نے سلطانی خلعت زیب تن کئے۔

شیخ امام نجم الدین:

احمد بن محمد بن ابی الحزم القرشی المخزومی التمولی' آپ اعیان شافعیہ میں سے تھے اور آپ نے الوسط کی شرح کی ہے اور دو جلدوں میں الحاجبیۃ کی شرح کی ہے اور مصر میں پڑھایا اور فیصلے کئے ہیں اور آپ وہاں محتسب بھی تھے اور اس میں آپ کی سیرت قابل تعریف تھی' اور آپ کے بعد نجم الدین بن عقیل نے فیصلوں کا کام سنبھالا اور ناصر الدین بن قارالسبقوق نے احتساب کا کام سنبھال لیا' آپ نے رجب میں ۸۰ سال سے زائد عمر میں وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ صالح ابو القاسم:

عبدالرحمٰن بن موسیٰ بن خلف الخزامی' مصر کے مشہور صالحین میں سے تھے' آپ نے الروضۃ میں وفات پائی اور آپ کو نیل کے کنارے اٹھا کر لایا گیا اور آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ سروں' اور انگلیوں پر اٹھائے گئے اور ابن ابی حمزہ کے پاس دفن ہوئے' آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اور ان لوگوں میں سے تھے جن کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے۔ رحمہ اللہ۔

قاضی عزالدین:

عبدالعزیز بن احمد بن عثمان بن عیسیٰ بن عمر بن الخضر الہکاری الشافعی' محلہ کے قاضی' آپ بہترین قضاۃ میں سے تھے اور حدیث الجامع پر آپ کی ایک تصنیف بھی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اس میں ایک ہزار حکم کا استنباط کیا ہے' آپ نے رمضان میں وفات پائی اور آپ نے اچھی کتب کو حاصل کیا جن میں ہمارے شیخ المزی کی التہذیب بھی ہے۔

Marfat.com

شیخ کمال الدین بن الزملکانی:

شام وغیرہ کے شیخ الشافعیہ' تدریس' افتاء اور مناظرہ کے لحاظ سے مذہب کی امارت آپ پر منتہی ہوتی ہے' اور آپ کے نسب میں السما کی کو ابودجانہ سماک بن خرشہ کی نسبت سے بیان کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

آپ ۸ر شوال ۶۶۶ھ کو سوموار کے روز پیدا ہوئے' بہت سماع کیا اور شیخ تاج الدین الفزاری سے اشتغال کیا اور اصول میں قاضی بہاؤ الدین بن الزکی اور نحو میں بدرالدین بن ملک وغیرہم سے اشتغال کیا اور مہارت حاصل کی اور علم حاصل کیا اور اپنے اہل مذہب ہمسروں کے سردار بن گئے اور اپنے روشن ذہن سے تحصیل علم میں جس نے آپ کو بے خواب رکھا اور نیند سے روک دیا ان سے سبقت لے گئے اور آپ کا بیان ہر معتاء چیز سے زیادہ مرغوب تھا اور آپ کا خط' پست زمین کی خوبصورتی سے زیادہ شاداب تھا' آپ نے دمشق کے کئی مدارس میں پڑھایا اور متعدد بڑے بڑے محکموں کو سنبھالا جیسے خزانہ کی نگرانی' شفاخانہ' نوری اور دیوان ملک سعید کی نگرانی اور بیت المال کی وکالت' اور آپ کے مفید حواشی اور عمدہ انتخابات اور شاندار مناظرات بھی ہیں' اور آپ نے نووی کی المنہاج کے بڑے حصے کی شرح بھی کی ہے اور ایک جلد مسئلہ طلاق وغیرہ میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے رد میں بھی ہے اور محافل میں آپ نے جو درس دیئے' میں نے کسی ایک شخص سے بھی نہیں سنا کہ کسی نے آپ سے بڑھ کر عمدگی' شیریں بیانی' خوش گفتاری' ذہنی صحت' طبعی قوت اور حسن ترتیب کے ساتھ درس دیا ہو اور آپ نے الشامیۃ البرانیہ' العذر وایۃ' الظاہریۃ' الجوانیۃ' الرواحیۃ اور المسروریۃ میں پڑھایا اور آپ ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے تھے اور وہ اس طرح کہ آپ ان میں سے ہر درس کے ماقبل کو اپنے حسن و فصاحت سے نقل کر دیتے تھے' اور آپ کو دروس کی کثرت اور فقہاء اور فضلاء کی کثرت خوفزدہ نہیں کرتی تھی' اور جب کبھی اکٹھ زیادہ ہوتا اور فضلاء بڑے ہوتے تو درس بھی زیادہ خوبصورت' شیریں' حیران کن' سیراب کن اور فصیح ہوتا' پھر جب آپ حلب کی قضاء کی طرف منتقل ہوئے اور اس کے ساتھ جو متعدد مدارس تھے آپ نے ان کے ساتھ بھی انہیں کی مانند معاملہ کیا اور اس کے تمام باشندوں سے زیادہ فضیلت والے تھے اور انہوں نے آپ سے ایسے علوم کا سماع کیا جو انہوں نے اور ان کے آباء نے نہ سنے تھے' پھر آپ کو دیار مصر کی طرف طلب کیا گیا تاکہ آپ کو الشامیۃ کے دارالسنۃ النبوۃ کا انتظام سپرد کر دیا جائے مگر وہاں تک پہنچنے سے قبل ہی آپ کو موت نے جلد آلیا' پس آپ بیمار ہو گئے اور نو دن تک ڈاک کے گھوڑے پر چلتے رہے' پھر بعد ازاں آپ کو حمام کے سخت کھاری پانی سے مرض لاحق ہو گیا اور موت نے آپ کو پکڑ لیا اور آپ کے اور آپ کی خواہشات اور ارادوں کے درمیان حائل ہو گئی اور اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف یا عورت کی طرف ہو گی کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے اور آپ کی خبیث نیت میں یہ بھی تھی کہ جب آپ متولی بن کر شام واپس آئیں گے تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو ایذا دیں گے مگر وہ اپنی امید اور مراد کو نہ پہنچے اور ۱۶ر ماہ رمضان کو بدھ کے سحر کو بلبیس شہر میں وفات پا گئے اور انہیں قاہرہ لایا گیا اور جمعرات کی رات کو القرافہ میں قبۃ الشافعی کے نزدیک دفن کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنی رحمت میں چھپا لے۔

جامع اموی کا مشہور مؤذن الحاج علی:

الحاج علی بن فرج بن ابی الفضل الکتانی' آپ کا باپ بہترین مؤذنین میں سے تھا۔ اور ان میں نیکی اور دینداری پائی جاتی

Marfat.com

تھی اور لوگوں کے ہاں بھی اسے قبولیت حاصل تھی' اور وہ خوش آواز اور جہیر الصوت تھا' اور اس میں محبت' حذمت اور فیاضی پائی جاتی تھی' اس نے کئی بار حج کیا' ابوعمرو وغیرہ سے سماع کیا اور ۳/ ذوالقعدہ کو بدھ کی رات کو وفات پائی اور صبح کو اس کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوا۔

شیخ فضل ابن الشیخ الرجیی التونسی:

آپ نے ذوالقعدہ میں وفات پائی اور آپ کی جگہ آپ کے بھائی یوسف کو زاویہ میں بٹھایا گیا۔

۷۲۸ھ

اس سال کے ذوالقعدہ میں شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن تیمیہ قدس اللہ روحہ نے وفات پائی' جیسا کہ وفیات میں ابھی آپ کے حالات بیان ہوں گے۔

• اس سال کا آغاز ہوا تو نائب مصر اور قاضی حلب کے سوا' شہروں کے حکام وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے اور ۲/ محرم بدھ کے روز' صاحب حمص کے حلقہ میں شیخ حافظ صلاح الدین العلائی نے درس دیا' ہمارے شیخ المزی اس کے لیے اس سے دستکش ہو گئے اور فقہاء' قضاۃ اور اعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور آپ نے شاندار اور مفید درس دیا اور ۴/ محرم جمعہ کے روز' قاضی مالکی شرف الدین کی بجائے اسمساطیہ میں مشیخۃ الشیوخ کے لیے قاضی القضاۃ علاؤ الدین قونوی حاضر ہوئے اور حسب دستور فقہاء اور صوفیا ان کے پاس حاضر ہوئے اور ۱۸/ صفر اتوار کے روز المسرور یہ میں تقی الدین عبدالرحمٰن بن شیخ کمال الدین بن زملکانی نے جمال الدین بن الشریشی کی بجائے درس دیا' آپ حمص کی قضاء کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے والد کے لیے رحم کی دعا کی۔

اور ۲۵/ صفر اتوار کے روز' امیر کبیر حاکم بلاد روم تمرتاش ابن جوبان مصر جاتے ہوئے دمشق پہنچا اور نائب السلطنت اور فوج ان کے استقبال کو نکلے اور وہ خوبصورت اور خوبرو نوجوان تھا اور جب وہ سلطان کے پاس مصر پہنچا تو اس نے اس کی عزت کی اور اسے پیشگی ایک ہزار درہم دیا اور اس کے اصحاب کو امراء پر تقسیم کر دیا اور ان کا بہت اکرام ہوا اور اس کے مصر آنے کا سبب یہ تھا کہ حاکم عراق ملک ابوسعید نے اس کے بھائی جواجار مشتق کو گذشتہ سال شوال میں قتل کر دیا تھا' سو اس کے باپ جوبان نے سلطان ابو سعید سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا مگر اسے اس کی سکت نہ ہوئی اور جوبان اس وقت ممالک کا منتظم تھا' پس اس موقع پر تمرتاش سلطان سے ڈر گیا اور اپنا خون لے کر سلطان ناصر کے پاس مصر بھاگ گیا۔

اور ربیع الاول میں نائب شام سیف الدین تنکو' سلطان کی ملاقات کے لیے دیار مصر کی طرف گیا تو اس نے اس کا اکرام و احترام کیا اور اس نے اس سفر میں وہ دار الفلوس خریدا جو البزوریین اور الجوزیہ کے قریب ہے اور یہ اس کے مشرق میں ہے اور آج کل سوق البزوریہ کو سوق القمح کہا جاتا ہے سو اس نے اس گھر کو خریدا اور اسے ایک بڑا گھر بنا کر آباد کیا اور دمشق میں اس سے خوبصورت گھر موجود نہ تھا' اور اس نے اس کا نام دار الذہب رکھا اور حمام سوید کو گرا دیا جو اس کے سامنے تھا' اور اسے نہایت

Marfat.com

خوبصورت دارقرآن وحدیث بنادیا اوراس پر جگہیں وقف کیں اوراس میں مشائخ اور طلبہ کو مقرر کیا' جیسا کہ اس کی تفصیل اپنی جگہ پر بیان ہوگی اور وہ اپنی مصر سے واپسی پر قدس شریف سے گزرا اوراس کی زیارت کی اور وہاں حمام تعمیر کرنے کا حکم دیا اوراسی طرح وہاں دارحدیث بھی بنایا اورایک خانقاہ بھی بنائی' جیسا کہ اس کی تفصیل بیان ہوگی' اور ربیع الاوّل میں وہ نہر قدس تک پہنچی جس کی تعمیر و تجدید کا حکم سیف الدین تنکز قطلبک نے دیا تھا' پس اس نے اسی نواح کے والیوں کے ساتھ اس کی تعمیر کی ذمہ داری لے لی اور مسلمان اس سے خوش ہوگئے اور وہ نہر مسجد اقصیٰ کے کنارے تک آ گئی اوراس نے اس میں ایک بڑا تالاب بنایا جو صخرہ اوراقصیٰ کے درمیان سنگ مرمر سے بنا ہوا تھا اوراس کی تعمیر کی ابتداء گذشتہ سال کے شوال میں ہوئی تھی اوراس مدت میں مسجد الحرام کی برجیوں کی چھتوں اوراس کے ایوان کو تعمیر کیا اور مکہ میں باب بنی شیبہ کے پاس طہارت خانہ تعمیر کیا۔

البرزالی کا بیان ہے کہ اس ماہ میں اس حمام کی تعمیر مکمل ہوئی جو باب توما کے بازار میں تھا اوراس کے دو دروازے تھے اور ربیع الآخر میں اس کٹاؤ کو توڑ دیا گیا جو باب الزیادۃ کے نزدیک غربی جہت سے جامع دمشق کے سامنے کی دیوار میں تھا سوانہوں نے دیوار کو الگ پایا اور وہ اس کے متعلق ڈر گئے اور تنکز خود حاضر ہوا اوراس کے ساتھ قضاۃ اور ماہرین بھی تھے' پس اس کے توڑنے اور ٹھیک کرنے پر ان کی رائے کا اتفاق ہوگیا اور یہ ۲۷ ربیع الآخر جمعہ کی نماز کے بعد کا واقعہ ہے' اور نائب السلطنت نے سلطان کو اس بات کی اطلاع دیتے ہوئے اوراس کی تعمیر کی اجازت مانگتے ہوئے خط لکھا تو اس کی اجازت کا حکم آ گیا اوراس نے ۲۵ رجمادی الاولیٰ کو جمعہ کے روز' اس کو توڑنے کا آغاز کر دیا اور انہوں نے ۹ رجمادی الآخرۃ کو اتوار کے روز اس کی تعمیر شروع کر دی اوراس نے الزیادت اور حجرۂ خطابت کے درمیان محراب صحابہ سے مشابہ ایک محراب بنایا پھر وہ پوری کوشش سے اس کی تعمیر میں جت گئے اور بقیہ لوگوں میں سے بہت سے لوگوں نے اس میں رضا کارانہ طور پر کام کیا اور ہر روز اس میں ایک سو سے زیادہ لوگ کام کرتے تھے حتیٰ کہ دیوار کی تعمیر مکمل ہوگئی اور ۲۰ ررجب کو اس کے طاقچے اور چھت دوبارہ بنائے گئے اور یہ کام تقی الدین بن مراجل کی ہمت سے ہوا اور یہ ایک عجیب بات ہے' اس نے دیوار کو اوراس کے سامنے جو چھت تھا اسے ڈھا دیا اور اسے اتنی مدت میں دوبارہ بنا دیا کہ کوئی شخص خیال بھی نہ کرتا تھا کہ وہ قطعی طور پر اس سے قریب مدت میں اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا اور جلد تعمیر کرنے میں ان کی مدد ان پتھروں نے کی جنہیں انہوں نے غربی گرجا کی بنیاد میں پایا جو الغزالیہ کے پاس ہے' اوراس معبد کے ہر کونے میں ایک گرجا تھا' جیسا کہ غربی اور شرقی کونے میں اس کے دو قبلے تھے' پس دونوں شمالی قبلے پہلے ہی تباہ کر دیئے گئے اور ہزاروں سال کی مدت سے ان دونوں میں سے صرف اس غربی شمالی اذان گاہ کی بنیاد کے سوا کچھ باقی نہ بچا تھا اور وہ اس دیوار کے اعادہ میں سب سے بڑی مددگار تھی اور عجیب بات یہ ہے کہ جامع کے ناظر ابن مراجل نے ارباب مراتب میں سے کسی کو اس تعمیر میں کم نہیں کیا۔

اور ۵ رجمادی الاولیٰ ہفتے کی شب کو' القرابین میں عظیم آگ لگی اور الرماحین سے جا ملی اور قیساریہ اور وہاں کی مسجد جل گئی اور لوگوں کے بہت سے جنگلی گدھے' اونی کپڑے اور سامان تباہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اوراس ماہ کی ۱۰ رتاریخ کو جمعہ کے روز' نماز کے بعد مصر کے حنفیہ کے قاضی القضاۃ شمس الدین بن الحریر کا جنازہ پڑھا گیا اور دمشق میں آپ کا جنازہ غائب پڑھا گیا اوراس روز ایلچی' برہان الدین بن عبدالحق حنفی کو مصر لانے کے لیے آیا تا کہ وہ الحریری کے

Marfat.com

بعد وہاں کی قضاء کو سنبھالیں' پس وہ اس کی طرف روانہ ہو گئے اور ۲۵ر جمادی الاولیٰ کو مصر میں داخل ہو گئے اور سلطان سے ملاقات کی تو اس نے آپ کو قاضی مقرر کر دیا اور آپ کی عزت کی اور خلعت دیا اور بزناری خنجر دیا اور آپ نے الصالحیہ میں قضاۃ اور حجاب کی موجودگی میں فیصلے کیے اور اس نے ابن الحریری کی تمام جہات کا اسے حکم دیا اور ۹ر جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز' شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے پاس جو کتابیں' اوراق' دوات اور قلم تھے وہ سب اس نے باہر نکلوا دیئے' اور آپ کو کتب اور مطالعہ سے روک دیا گیا اور آغاز رجب میں آپ کی کتابیں العادلیہ الکبیرۃ کی لائبریری میں لے جائی گئیں' البرزالی نے بیان کیا ہے کہ وہ تقریباً ساٹھ جلدیں اور کاغذات کے چودہ بنڈل تھے' پس قضاۃ اور فقہاء نے ان میں غور وفکر کیا اور انہیں باہم تقسیم کر لیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مسئلہ زیارت کے بارے میں التقی بن الاُخنائی مالکی نے آپ کو جو جواب دیا تھا آپ نے اس کا جواب دیا تھا' اور شیخ تقی الدین نے اس کا رد کر کے اسے جاہل قرار دیا تھا' اور اسے بتایا تھا کہ اس کا علمی سرمایہ بہت تھوڑا ہے' سو اخنائی نے سلطان کے پاس جا کر آپ کی شکایت کی اور سلطان نے حکم دیا کہ جو چیزیں آپ کے پاس ہیں انہیں باہر نکلوا دیا جائے اور جو ہونا تھا وہ ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور اس ماہ کے آخر میں اس نے علاؤ الدین بن القلانسی کے لیے اس کے بھائی جمال الدین کی جگہ اس کی دلداری کی خاطر مجلس کا حکم دیا اور یہ کہ اسے افواج کی قضاء اور وکالت کی علامت لگائی جائے اور دونوں کو اس کے خلعت دیئے۔

اور ۲۳ر رجب کو منگل کے روز' اس نے تینوں آئمہ' حنفی' مالکی' حنبلی کے لیے حکم دیا کہ وہ اموی کے سامنے والی دیوار میں نماز پڑھائیں اور اس نے جدید محراب کو جو الزیادۃ اور حجرہ کے درمیان ہے حنفی امام کے لیے مقرر کیا اور محراب صحابہ کو مالکی امام کے لیے مقرر کیا اور حجرہ خضر کی محراب کو جس میں مالکی نماز پڑھتا تھا حنبلی امام کے لیے مقرر کیا اور محراب صحابہ کا امام الکلاسہ کے عوض دیا گیا اور اس سے قبل وہ تعمیر کی حالت میں تھا اور حجرہ سے محراب حنفیہ تک پہنچ گیا تھا اور وہ انہیں کے نام سے مشہور ہے' اور حنابلہ کا محراب ان کے پیچھے تیسرے غربی برآمدے میں ہے اور دونوں ستونوں کے درمیان ہیں' پس ان محاریب کو اٹھا دیا گیا اور انہیں سامنے کی دیوار میں مستقل محاریب دیئے گئے اور یہ معاملہ ایسے ہی قائم رہا۔

اور ۲۰ر شعبان کو امیر تمرتاش بن جوبان کو' جو بھاگ کر سلطان ناصر کے پاس مصر آیا تھا گرفتار کر لیا گیا اور اس کے اصحاب کی ایک جماعت کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اور انہیں قلعہ مصر میں قید کر دیا گیا۔ اور جب ۲ر شوال ہوئی تو اس نے اس کی موت کا اظہار کیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان نے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو شاہ تاتار خربندا کے بیٹے ابوسعید حاکم عراق کے پاس بھیج دیا۔

اور ۲ر شوال سوموار کے روز' شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر فخر الدین عثمان بن شمس الدین لؤلؤ حلبی تھا جو دمشق کا ایک امیر تھا' اور اس کا قاضی' قاضی القضاۃ حنابلہ عز الدین بن التقی سلیمان تھا اور حج کرنے والوں میں امیر حسام الدین الشمقدار' امیر نجیق امیر حسام الدین بن الجیبی' تقی الدین بن السلعوس' بدر الدین بن الصائغ' جہبل کے دونوں بیٹے' فخر مصری' شیخ علم الدین البرزالی' اور شہاب الدین طاہری شامل تھے اور اس سے ایک روز قبل بعلبک دمشق کے حاکم قاضی منفلوطی نے اپنے شیخ قاضی القضاۃ علاء الدین قونوی کی نیابت میں فیصلے کیے اور وہ قابل تعریف سیرت کے حامل تھے' اہل بعلبک نے ان کی گمشدگی سے دکھ محسوس کیا اور اس نے قونوی کے عزم حج کے باعث ان کی بجائے فیصلے کیے' پھر جب فخر حج سے واپس آ گئے تو دوبارہ فیصلے کرنے لگے اور منفلوطی بھی اسی

Marfat.com

طرح فیصلے کرتے رہے اور وہ تین نائب بن گئے' ابن جملۃ' فخر مصری اور منفلوطی اور ۲۲ رشوال کو ابن الحشیشی' قاضی فخر الدین کاتب الممالیک کی حجاز سے واپس تک ان کی نیابت کرنے کے لیے قاہرہ روانہ ہو گیا اور جب وہ پہنچا تو اس نے دیوان جیش کی حجابت سنبھال لی' اور وہ مسلسل وہیں برقرار رہا اور قطب الدین ابن شیخ السلامیہ دمشق میں حسب دستور فوج کا بااختیار ناظر رہا۔

اور شوال میں اس نے امین الملک کو دیارِ مصر کا خلعت دیا اور اس نے کچہریوں کی نگہداشت سنبھالی اور ایک ماہ دو دن نگران رہا اور اس سے معزول کر دیا گیا۔

شیخ الاسلام ابو العباس تقی الدین احمد بن تیمیہ کی وفات:

شیخ علم الدین البرزالی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ ۲۲ رذوالقعدہ سوموار کی رات کو شیخ امام' علامہ' فقیہ' حافظ' زاہد' عابد' مجاہد' پیشوا شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن شیخ علامہ مفتی شہاب الدین ابو المحاسن عبدالحلیم ابن شیخ الاسلام ابی البرکات عبدالسلام بن عبداللہ ابی القاسم محمد بن الخضر بن محمد ابن الخضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی نے قلعہ دمشق کے ابن میدان میں جہاں آپ محبوس تھے وفات پائی اور بہت سے لوگ قلعہ میں آ گئے اور انہیں آپ کے پاس آنے کی اجازت دی گئی اور غسل سے قبل آپ کے پاس ایک جماعت بیٹھ گئی اور انہوں نے قرآن پڑھا اور آپ کی رؤیت اور تفصیل سے برکت حاصل کی' پھر وہ واپس چلے گئے پھر عورتوں کی ایک جماعت آئی' انہوں نے بھی ایسے ہی کیا' پھر وہ واپس چلی گئیں اور انہوں نے آپ کے غسل دینے والے پر اکتفاء کیا اور جب وہ آپ کے غسل سے فارغ ہو گیا تو آپ کو باہر نکالا گیا' پھر لوگ قلعہ میں اور جامع کی طرف جانے والے راستے میں جمع ہو گئے اور جامع اور اس کا صحن اور الکلاسہ' اور باب البرید اور باب الساعات' باب اللبادین اور الغوارۃ تک بھر گئے اور دن کے تقریباً چوتھے پہر جنازہ آیا اور اسے جامع میں رکھا گیا اور فوج نے لوگوں کی شدت اژدھام سے اسے بچانے کے لیے اس کا گھیراؤ کر لیا اور سب سے پہلے قلعہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کا جنازہ پڑھنے میں شیخ محمد بن تمام نے سب سے پہل کی پھر نماز ظہر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور لوگوں کا اجتماع دوگنا ہو گیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر اجتماع میں اضافہ ہوتا گیا حتیٰ کہ میدان' گلی کوچے اور بازار لوگوں سے تنگ ہو گئے' پھر جنازے کے بعد آپ کو انگلیوں اور سروں پر اٹھایا گیا اور آپ کی چارپائی کو باب البرید سے نکالا گیا اور سخت بھیڑ ہو گئی اور رونے اور آپ کے لیے رحمت کی دعائیں کرنے اور آپ کی تعریف کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے اپنے رومال' عمامے اور کپڑے آپ کی چارپائی پر پھینکے اور لوگوں کے پاؤں سے ان کے جوتے اور کھڑائیں اور رومال اور عمامے جاتے رہے اور جنازہ کی طرف دیکھنے میں مشغولیت کے باعث ان کی طرف التفات ہی نہ کرتے تھے اور چارپائی سروں پر چلی' کبھی آگے بڑھ جاتی اور کبھی پیچھے رہ جاتی اور کبھی کھڑی ہو جاتی تاکہ لوگ گزر جائیں اور لوگ جامع کے تمام دروازوں سے باہر نکلے اور ان میں بہت بھیڑ تھی' ہر دروازہ دوسرے سے زیادہ بھیڑ والا تھا' پھر لوگ شدت اژدھام کے باعث شہر کے تمام دروازوں سے باہر نکلے لیکن زیادہ بھیڑ چار دروازوں سے نکلی' باب الفرج سے جس سے جنازہ نکلا' اور باب الفرادیس' باب النصر اور باب الجابیۃ سے اور سوق الخیل میں معاملہ بڑھ گیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے اور وہاں جنازہ کو رکھ دیا گیا اور آپ کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن نے آگے بڑھ کر آپ کا جنازہ پڑھایا اور جب نماز ادا ہو گئی تو آپ کو الصوفیہ کے قبرستان میں

Marfat.com

کیا گیا اور آپ کے بھائی شرف الدین عبداللہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ رحمہم اللہ۔ اور آپ کو عصر سے تھوڑا سا وقت پہلے دفن کیا گیا' اس لیے کہ لوگ بہت آتے تھے' اور اہل بساتین' اہل غوطہ اور اہالیانِ دیہات' وغیرہ بکثرت آ کر آپ کا جنازہ پڑھتے تھے اور لوگوں نے اپنی دکانیں بند کر دیں' اور صرف وہی شخص حاضر ہونے سے پیچھے رہا جو حاضر ہونے سے عاجز تھا' وہ بھی آپ کے لیے رحم کی دعا کرتا رہا اور اگر وہ حاضر ہونے کی سکت رکھتا تو پیچھے نہ رہتا' اور بہت سی عورتیں حاضر ہوئیں' جن کا اندازہ پندرہ ہزار تک لگایا گیا ہے ماسوا ان عورتوں کے علاوہ تھیں جو چھتوں وغیرہ پر تھیں' وہ سب کی سب رو رہی تھیں اور آپ کے لیے رحم کی دعا کر رہی تھیں' اور لوگوں کا اندازہ ساٹھ ہزار سے ایک لاکھ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دو لاکھ تک لگایا گیا ہے اور ایک جماعت نے آپ کے غسل کا بچا ہوا پانی پیا' اور جس بیری سے آپ کو غسل دیا گیا تھا اس سے بقیہ بیری کو ایک جماعت نے آپس میں تقسیم کر لیا اور جوؤں کے باعث آپ نے اپنی گردن میں جو پارے والا دھاگا ڈالا تھا' اسے ایک سو پچاس درہم میں دیا گیا' بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے سر پر جو رومال تھا اس کے پانچ سو درہم دیئے گئے اور جنازے میں بہت آہ و بکا اور تضرع ہوئی اور الصالحیہ اور شہر میں بہت ختم ہوئے اور لوگ بہت دنوں' صبح و شام آپ کی قبر پر آتے رہے اور اس کے پاس رات گزارتے اور صبح کرتے رہے اور آپ کے بارے میں بہت سے رویائے صالحہ بھی دیکھے گئے اور ایک جماعت نے بہت سے قصائد میں آپ کے مرثیے کہے۔

آپ ۱۰ ربیع الاوّل ۶۶۱ھ کو سوموار کے روز حران میں پیدا ہوئے' آپ چھوٹی عمر میں اپنے والد اور اہل کے ساتھ دمشق آئے اور عبدالدائم' ابن ابی الیسر' ابن عبدان' شیخ شمس الدین حنبلی' شیخ شمس الدین بن عطار حنفی' شیخ جمال الدین بن الصیرفی مجد الدین ابن عساکر' شیخ جمال الدین بغدادی' النجیب بن المقدار' ابن ابی الخیر' ابن علان' ابن ابی بکر یہودی' کمال عبدالرحیم' فخر علی' ابن شیبان' الشرف بن القواس اور زینب بنت مکی سے حدیث کا سماع کیا اور بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کا سماع کیا اور آپ نے خود بہت کچھ پڑھا اور حدیث کو تلاش کیا اور طباق و اثبات کو لکھا اور کئی سالوں تک خود سماع سے لازم رہے اور جو بھی آپ نے سنا اسے یاد کر لیا' پھر علوم میں مصروف ہو گئے' آپ ذہین تھے اور آپ نے بہت کچھ یاد کیا ہوا تھا' پس آپ تفسیر میں اور اس کے متعلقات کے امام اور فقہ میں ماہر ہو گئے' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ مذاہب فقہ کو اپنے زمانے میں ان لوگوں سے بھی بڑھ کر جانتے تھے جو ان سے وابستہ تھے اور آپ علماء کے اختلاف کے عالم تھے اور اصول و فروع' نحو' لغت وغیرہ علوم عقلیہ اور نقلیہ کو جانتے تھے اور جس مجلس میں آپ نے بات کی اور جس فاضل نے کسی فن میں آپ سے گفتگو کی اس نے خیال کیا کہ یہی فن آپ کا فن ہے اور اس نے آپ کو اس کا عارف اور ماہر پایا' اب رہی حدیث تو اس کے آپ حافظ اور اس کے صحیح و سقیم کے درمیان امتیاز کرنے والے اور اس کے رجال کے رمز سے ماہر تھے' آپ کی تصانیف و تعالیق بہت ہیں جو اصول و فروع میں مفید ہیں' جن میں سے کچھ مکمل ہیں اور کچھ کے مسودے صاف کر کے لکھے گئے ہیں اور کچھ آپ کی طرف سے لکھی گئی ہیں اور کچھ آپ کو سنائی گئی ہیں اور بہت سی کتابوں کو آپ نے مکمل نہیں کیا اور کچھ کو مکمل کیا ہے اور اب تک ان کے مسودات صاف کر کے نہیں لکھے گئے اور آپ کے زمانے کے علماء مثلاً قاضی الخوبی' ابن دقیق العید' ابن النحاس' قاضی حنفی قاضی القضاۃ مصر ابن الحریری اور ابن زملکانی وغیرہم نے آپ کی اور آپ کے علوم و فضائل کی تعریف کی ہے اور میں نے ابن زملکانی کے خط میں دیکھا ہے' آپ نے فرمایا ہے کہ آپ میں شروط اجتہاد صحیح صورت میں پائی جاتی تھیں اور آپ

Marfat.com

کو حسن تصنیف' جودت بیان' ترتیب تقسیم اور تدین میں کمال حاصل تھا اور آپ کی تصنیف پر یہ اشعار لکھے ہیں ؎

''آپ کی تعریف کرنے والے کیا کہتے ہیں' آپ کی صفات شمار سے بڑھ کر ہیں' آپ خدا کی غالب حجت ہیں اور ہمارے درمیان عجوبہ دہر ہیں اور مخلوق میں واضح نشان ہیں' جس کے انوار فجر پر فوقیت لے گئے ہیں''۔

یہ آپ کی تعریف میں کہا گیا ہے' حالانکہ اس وقت آپ کی عمر تقریباً تیس سال تھی اور میرے اور آپ کے درمیان بچپن ہی سے محبت اور صحبت پائی جاتی تھی اور سماع حدیث اور طلب تقریباً ایک سال سے پائی جاتی تھی' اور آپ کے فضائل بہت ہیں اور آپ کی تصانیف کے اسماء اور آپ کی سیرت اور آپ کے فقہاء کے اور حکومت کے درمیان جو ماجرا ہوا اور کئی بار آپ قید ہوئے اور آپ کے سب احوال کا ذکر اس جگہ پر اور اس کتاب میں نہیں ہوسکتا۔

اور جب آپ فوت ہوئے' میں حجاز کے راستے پر دمشق سے غیر حاضر تھا' پھر ہمیں آپ کی وفات کے پچاس دن سے زیادہ عرصہ بعد آپ کی موت کی اطلاع اس وقت ملی جب ہم تبوک پہنچے' اور آپ کی فوتیدگی سے غم ہوا' یہ اس مقام پر آپ کی تاریخ کے الفاظ ہیں۔

پھر شیخ علم الدین نے ان کے حالات کے بیان کے بعد ابوبکر بن ابی داؤد کے جنازہ اور اس کی عظمت اور بغداد میں امام احمد کے جنازہ اور اس کی شہرت کا ذکر کیا ہے' امام ابوعثمان الصابونی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبدالرحمٰن السیونی کو بیان کرتے سنا ہے کہ میں' شیخ ابوالحسن دارقطنی کے ساتھ ابوالفتح القواس الزاہد کے جنازہ میں شامل ہوا اور جب وہ اس عظیم مجمع تک پہنچے تو ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے ابوسہل بن زیادۃ القطان کو بیان کرتے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو بیان کرتے سنا کہ میں نے اپنے باپ کو بیان کرتے سنا کہ اہل بدعت سے کہہ دو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان جنازے فیصلہ کریں گے' راوی کا بیان ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل کا جنازہ آپ کے اہل شہر کی کثرت واجتماع اور ان کے آپ کی تعظیم کرنے کے لحاظ سے بہت بڑا جنازہ تھا' اور حکومت آپ کو پسند کرتی تھی' اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دمشق شہر میں وفات پائی اور اس وقت اس کے باشندے اہل بغداد کا دسواں حصہ بھی نہ تھے' لیکن وہ آپ کے جنازے کے لیے جمع ہوئے اور اگر انہیں کوئی ظالم بادشاہ اور تنگی کرنے والی کونسل اکٹھی کرتی تو وہ اس کثرت تک نہ پہنچتے جس کثرت کے ساتھ وہ آپ کے جنازے میں اکٹھے ہوئے تھے اور اس تک پہنچے تھے' حالانکہ آپ نے قلعہ میں سلطان کی جانب سے قید ہونے کی حالت میں وفات پائی تھی اور بہت سے فقراء اور فقہاء آپ کو بہت سی باتیں لوگوں کو بتاتے ہیں جن سے اہل اسلام تو کجا' اہل ادیان کی طبائع بھی نفرت کرتی ہیں اور یہ تھا آپ کا جنازہ۔

راوی کا بیان ہے کہ اتفاق سے آپ کی وفات مذکورہ سوموار کی شب کو سحر کے وقت ہوئی اور اس بات کا ذکر قلعہ کے مؤذن نے اس کے مینار پر کیا اور محافظوں نے برجوں پر یہ بات بیان کی اور جونہی لوگوں نے صبح کی انہوں نے اس عظیم مصیبت اور بڑے معاملے کے متعلق ایک دوسرے سے سنا' پس لوگوں نے ہر جگہ سے' جہاں سے ان کے لیے آنا ممکن تھا' قلعہ کے اردگرد جمع ہونے میں جلدی کی' حتیٰ کہ الغواطہ اور المرج سے بھی لوگ آئے اور بازار والوں نے کچھ نہ پکایا اور نہ انہوں نے بہت سی دکانوں کو کھولا' حالانکہ

Marfat.com

حسب دستور انہیں دن کے اوائل میں کھولا جاتا تھا اور نائب السلطنت تنکز ایک جگہ شکار کھیلنے گیا ہوا تھا' پس حکومت حیران رہ گئی کہ وہ کیا کرے اور نائب قلعۃ الصاحب شمس الدین غبریال آیا تو آپ کے بارے میں اس سے تعزیت کی گئی اور وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا اور اس نے خواص' اصحاب اور احباب کے داخل ہونے کے لیے دروازہ کھول دیا اور شیخ کے پاس آپ کے صحن میں حکومت میں سے آپ کے خاص اصحاب اور دیگر اہل شہر اور الصالحیہ کے بہت سے باشندے اکٹھے ہو گئے اور وہ آپ کے پاس رونے لگے' اور تعزیت کرنے لگے ۔ میرے جیسی رائے میں آدمی خودکشی کر لیتا ہے اور میں بھی وہاں اپنے شیخ حافظ ابوالحجاج المزی کے ساتھ ان لوگوں میں شامل تھا اور میں نے شیخ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اسے دیکھ کر بوسہ دیا اور آپ کے سر پر شملے والا عمامہ تھا اور آپ پر ہمارے چھوڑنے کی وجہ سے زیادہ بڑھاپا چھایا ہوا تھا اور آپ کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن نے لوگوں کو بتایا کہ اس نے اور شیخ نے جب سے وہ قلعہ میں داخل ہوئے ۸۰ ختم پڑھے ہیں اور اکیاسویاں ختم شروع کیا اور اس میں ہم اقتربت الساعۃ کے آخر تک ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ پہنچے تو دو صالح بزرگوں عبداللہ بن المحب اور عبداللہ الزرعی نابینا نے پڑھنا شروع کیا۔ شیخ مرحوم ان دونوں کی قرأت کو پسند کرتے تھے' اور ان دونوں نے سورہ الرحمان کے آغاز سے ابتداء کی حتیٰ کہ انہوں نے قرآن ختم کر دیا اور میں حاضر تھا اور دیکھ سن رہا تھا' پھر وہ شیخ کے غسل میں مصروف ہو گئے اور میں وہاں ایک مسجد کی طرف چلا گیا اور انہوں نے اپنے پاس صرف اس شخص کو رہنے دیا جس نے آپ کے غسل میں مدد کی' ان میں ہمارے شیخ حافظ المزی اور کبار اخیار صالحین جو اہل ایمان اور اہل علم تھے' شامل تھے۔ اور جونہی وہ غسل سے فارغ ہوئے' قلعہ بھر گیا اور لوگ رونے چلانے لگے اور آپ کے لیے رحمت کی دعا کرنے لگے' پھر وہ آپ کو جامع کی طرف لے گئے اور العمادیہ کے راستے العادلیۃ الکبیرۃ گئے' پھر الناطفانیین کی تکون کی طرف مڑے' اس لیے کہ باب البرید کا بازار مرمت کے لیے گرایا گیا تھا اور وہ جنازہ کے ساتھ جامع اموی میں آئے اور اس قدر لوگ جنازہ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں تھے کہ ان کی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ آئمہ سنت کا جنازہ ایسے ہوتا ہے' پس لوگ رو پڑے اور اس اعلان کرنے والے کی آواز سننے پر چیخنے لگے اور حجرہ کے پاس جنازہ رکھنے کی جگہ پر شیخ کا جنازہ رکھا گیا اور لوگ کثرت کے باعث صفوں کے بغیر ہی بیٹھ گئے' بلکہ وہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے کہ ان میں سے کوئی شخص مشقت کے بغیر سجدہ نہیں کر سکتا تھا' جامع کی فضا' گلی' کوچے اور بازار بھر چکے تھے اور یہ ظہر کی اذان سے تھوڑی دیر قبل کا واقعہ ہے' اور لوگ ہر جگہ سے آئے' اور لوگوں نے روزوں کی نیت کر لی' کیونکہ وہ آج کے دن کھانے پینے کے لیے فارغ نہ تھے اور لوگوں کی کثرت حد و شمار سے باہر تھے اور جب ظہر کی اذان سے فراغت ہوئی تو اس کے بعد خلاف دستور برآمدے میں نماز کھڑی ہو گئی اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو نائب خطیب' خطیب کے مصر میں غیر حاضر ہونے کی وجہ سے باہر نکلا اور اس نے امام بن کر آپ کا جنازہ پڑھایا اور وہ شیخ علاؤ الدین الخراط تھا' پھر لوگ جامع کے دروازوں اور شہر کے دروازوں سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں باہر نکلے اور سوق الخیل میں اکٹھے ہو گئے اور بعض لوگوں نے جامع میں جنازہ پڑھنے کے بعد الصوفیہ کے قبرستان میں طرف جانے میں جلدی کی اور ہر شخص خوف سے تہلیل اور رونے اور ثناء اور غم میں مصروف تھے اور عورتیں چھتوں کے اوپر یہاں سے قبرستان تک رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ یہ عالم شخص تھا۔

Marfat.com

اور بالجملہ وہ ایک قیامت کا دن تھا جس کی مثل دمشق میں نہیں دیکھی گئی' ہاں بنی امیہ کے زمانے میں ہوسکتا ہے' جب لوگوں کی تعداد بہت تھی اور وہ دارالخلافہ تھا' پھر آپ کو عصر کی اذان کے نزدیک آپ کے بھائی کے پاس دفن کر دیا گیا اور کوئی شخص جنازہ میں حاضر ہونے والے لوگوں کو شمار نہیں کر سکتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل شہر اور قبائل والوں میں سے سوائے چند لوگوں کے کوئی پیچھے نہیں رہا اور وہ تین شخص تھے' ابن جملۃ' الصدر اور القفجاری' اور یہ لوگ آپ کی دشمنی میں مشہور تھے' پس یہ اپنی جانوں کے خوف سے لوگوں سے روپوش ہو گئے' اس لیے کہ انہیں علم تھا کہ اگر وہ باہر نکلے تو انہیں قتل کر دیا جائے گا اور لوگ انہیں مار دیں گے اور ہمارے شیخ علامہ برہان الدین الغزاری تین روز آپ کی قبر پر آتے رہے' اسی طرح علمائے شافعیہ کی ایک جماعت بھی آتی رہی اور برہان الدین الغزاری اپنے گدھے پر سوار ہو کر آیا کرتے تھے اور آپ بڑے جلال و وقار والے شخص تھے۔

اور آپ کے لیے بہت ختم کیے گئے اور آپ کے متعلق عجیب رؤیائے صالحہ دیکھے گئے اور بہت سے اشعار اور طویل قصائد میں آپ کے مرثیے کہے گئے' اور آپ کے بہت سے سوانح الگ لکھے گئے اور آپ کے متعلق فضلاء کی ایک جماعت وغیرہ نے تصانیف کیں اور میں ابھی ان تمام کے مجموعہ سے خلاصۃً ایک مختصر سوانحعمری' لکھوں گا جو آپ کے مناقب وفضائل' شجاعت' کرم' اخلاص' درویشی' عبادت' شاندار متنوع' علوم کثیرہ اور چھوٹی بڑی صفات کے بارے میں ہوگی جو اکثر علوم اور آپ کے یگانہ فضائل کے بارے میں ہوگی' جن سے آپ نے کتاب وسنت کی مدد کی اور فتوے دیئے اور بالجملہ مرحوم کبار علماء میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو خطاء وصواب کرتے ہیں' لیکن آپ کی خطا آپ کے صواب کے مقابلہ میں ایسے ہی ہے جیسے بے پایاں سمندر کے مقابلہ میں ایک نقطہ ہوتا ہے اور آپ کی خطاء بھی بخشی ہوئی ہے جیسے کہ صحیح بخاری میں ہے کہ جب حاکم کوشش کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد میں غلطی کرے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ پس آپ ماجور ہیں اور حضرت امام مالک بن انسؒ نے فرمایا ہے کہ' ہر شخص اپنے قول سے پکڑا اور چھوڑا جائے گا' سوائے اس صاحب قبر کے۔

اور ۲۶ رذوالقعدہ کو تنکز اپنے ذخائر اور اموال کے دارالذہب سے باب الفرادیس کے اندر اپنے تعمیر کردہ گھر میں لے گیا جو دارفلوس کے نام سے مشہور تھا' پس اس کا نام دارالذہب رکھا گیا اور اس نے خزندارہ ناصر الدین محمد ابن عیسیٰ کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ اس کے غلام اباجی کو مقرر کر دیا اور ۲۲ رذوالقعدہ کو شہر عجلون میں دن کے پہلے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک عظیم سیلاب آیا جس نے اس کی جامع اور اس کے گھروں اور بازاروں اور حویلیوں کو گرا دیا اور سات آدمی ڈوب گئے اور لوگوں کے بہت سے اموال' غلہ جات' ساز وسامان اور مویشی ہلاک ہو گئے' جن کی قیمت ایک کروڑ درہم تھی۔ واللہ اعلم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۱۸ رذوالحجہ کو اتوار کے روز' قاضی شافعی شیخ علاؤ الدین قونوی نے بقیہ مراکز کے گواہوں کی ایک جماعت کو لازم قرار دیا کہ وہ اپنے عماموں میں شملے چھوڑیں تا کہ وہ اس سے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں تو انہوں نے کچھ دن ایسے ہی کیا' پھر انہیں اس سے ضرر پہنچا' تو انہیں ان کے ترک کرنے کی رخصت دے دی گئی اور ان میں سے کچھ لوگوں نے اس کی پابندی کی اور ۲۰ رذوالحجہ کو منگل کے روز' شیخ علامہ ابوعبداللہ شمس الدین ابن قیم الجوزیہ کو رہا کر دیا گیا' آپ بھی قلعہ میں قید تھے' آپ کو شیخ تقی الدین کے قید کرنے کے چند روز بعد' شعبان ۷۲۶ھ میں قید کیا گیا اور اس وقت تک آپ قید ہی تھے اور خبر آئی کہ سلطان نے الجاولی' امیر فرج بن قراسنقر

Marfat.com

اور لاجین منصوری کو رہا کر دیا ہے اور عید کے بعد انہیں اس کے سامنے حاضر کیا گیا اور اس نے انہیں خلعت دیئے اور اسی ماہ میں امیر کبیر جوبان نائب السلطان ابوسعید کی اس علاقے میں مرنے کی خبر آئی اور قراسنقر' منصوری کی وفات کی بھی خبر آئی' دونوں نے اس سال کے ذوالقعدہ میں وفات پائی۔

اور یہ جوبان وہی ہے جو مسجد الحرام تک پہنچنے والی نہر لایا ہے اور اس نے اس پر بہت اموال خرچ کیے ہیں اور اس کی قبر مدینہ نبویہ میں ہے اور ایک مشہور مدرسہ بھی ہے اور اس کے بہت اچھے کارنامے ہیں اور وہ بہت اچھا مسلمان تھا' اور اس کے ارادے بہت بلند تھے' اور اس نے طویل مدت تک ابوسعید کے زمانے میں حکومتوں کا درست طور پر انتظام کیا' پھر ابوسعید نے اسے گرفتار کرنا چاہا تو وہ اس سے بچ گیا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' پھر ابوسعید نے اپنے بیٹے خواجہ دمشق کو گذشتہ سال قتل کر دیا تو اس کا دوسرا بیٹا تمرتاش' سلطان مصر کے پاس بھاگ گیا تو اس نے اسے ایک ماہ تک پناہ دی' پھر دونوں بادشاہوں کے درمیان اس کے بیٹے کے قتل کے بارے میں ایلچی آنے جانے لگے اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے حاکم مصر نے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو اس کے پاس بھیج دیا' پھر اس کے تھوڑا عرصہ بعد اس کا باپ فوت ہو گیا اور اللہ بھیدوں کو بہتر جانتا ہے اور قراسنقر منصوری' مصر و شام کے جملہ کبار امراء میں سے تھا اور وہ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اشرف خلیل بن منصور کو قتل کیا تھا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر اس نے مدت تک مصر کی نیابت کو سنبھالا' پھر دمشق کی نیابت کی طرف چلا آیا' پھر حلب کی نیابت کی طرف آ گیا' پھر وہ اورافرم اور زرکاشی تاتاریوں کے پاس بھاگ گئے تو شاہ تاتار خربندا نے انہیں پناہ دی اور ان کی عزت کی اور انہیں بہت سے شہر جاگیر میں دیئے اور قراسنقر نے ہلاکو کی بیٹی سے نکاح کیا' پھر مراغہ میں اس کی وفات ہو گئی اور یہ اس کا وہ شہر ہے جہاں وہ اس سال حاکم تھا اور اس کی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔ واللہ اعلم۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

اس سال میں شیخ الاسلام علامہ تقی الدین ابن تیمیہ نے وفات پائی جیسا کہ پہلے حوادث میں بیان ہو چکا ہے اور ہم عنقریب آپ کے حالات کو الگ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الشریف العالم عز الدین:

عز الدین ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبدالمحسن العلوی الحسینی العراقی الاسکندری الشافعی' آپ نے کثیر سماع کیا اور فقہ میں الوجیز کو اور نحو میں الایضاح کو حفظ کیا' آپ دنیا کو ہیچ سمجھنے والے درویش تھے' آپ نوے سال کی عمر کو پہنچ گئے اور آپ کو علم و ذہن اور عقل درست اور بیدار تھی۔ آپ ۶۳۸ھ کو پیدا ہوئے اور ۵ محرم کو جمعہ کے روز وفات پائی اور اسکندریہ میں المادن کے درمیان دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شمس محمد بن عیسیٰ التکریدی:

آپ میں تیز فہمی اور دانائی پائی جاتی تھی اور آپ تقی الدین بن تیمیہ کے آگے آپ کے امر و نہی کو نافذ کرنے والے کی طرح

Marfat.com

تھے اور امراء وغیرہ آپ کو امور مہمہ میں بھیجتے تھے اور آپ کو اتم طور پر اپنے پیغام کے پہنچانے کی معرفت اور فہم حاصل تھا' آپ نے ۵ر صفر کو القبیبات میں وفات پائی اور جامع کریمی کے پاس دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

شیخ ابوبکر الصالحانی:

ابوبکر بن شرف بن محسن بن معن بن عمان الصالحی' آپ ۶۵۳ھ میں پیدا ہوئے اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور المزی کی صحبت میں کثیر سماع کیا اور آپ شیخ تقی الدین کے محبوں میں شامل تھے اور آپ دونوں کے ساتھ ان کے خادم کے طور پر رہتے تھے اور آپ عیالدار فقیر تھے اور زکوٰۃ وصدقات لیتے تھے' جس سے آپ کجی کو سیدھا کرتے تھے اور آپ اچھے عبادت گزار تھے اور اپنے حفظ سے نماز جمعہ کے بعد عصر تک لوگوں سے گفتگو کرتے تھے۔ اور میں ایک دفعہ اپنے شیخ المزی کے ساتھ جب وہ حمص میں آئے آپ سے ملا' آپ فصیح البیان اور متوسط العلم تھے' اور احوال واموال اور قلوب وغیرہ میں آپ کا میلان تصوف اور کلام کی طرف تھا اور آپ بکثرت شیخ تقی الدین بن تیمیہ کا ذکر کرتے تھے' آپ نے اس سال کی ۲۲ر صفر کو حمص میں وفات پائی اور شیخ لوگوں کو آپ کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دیتے تھے' اور وہ آپ کو عطیات دیا کرتے تھے۔

ابن الدوالیبی البغدادی:

الشیخ الصالح العالم العابد الرحلۃ المسند المعمر عفیف الدین' ابوعبداللہ محمد بن عبدالمحسن ابن ابی الحسین بن عبدالغفار البغدادی الأرجی الحنبلی جو ابن الدوالیبی کے نام سے مشہور ہیں' آپ المنتصریہ کے دارالحدیث کے شیخ ہیں' آپ ربیع الاوّل ۶۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور آپ کو اجازات عالیہ حاصل تھیں' اور الخرقی کے حفظ میں مصروف ہو گئے۔ آپ نحو وغیرہ میں فاضل تھے اور آپ کے اشعار اچھے ہیں اور آپ صالح شخص تھے اور آپ کی عمر نوے سال سے متجاوز تھی' اور آپ عراق کے ایسے عالم بن گئے کہ لوگ آپ کی طرف سفر کرتے تھے' آپ نے ۱۴ر جمادی الاولیٰ کو جمعرات کے روز وفات پائی اور امام احمد کے قبرستان میں شہدا کے مقابر میں دفن ہوئے' رحمہ اللہ۔ اور آپ نے بغداد کے جن مشائخ کو اجازت دی ان میں مجھے بھی اجازت دی۔ وللہ الحمد۔

قاضی القضاۃ شمس الدین بن الحریری:

ابوعبداللہ محمد بن صفی الدین ابوعمرو عثمان بن ابی الحسن عبدالوہاب الانصاری الحنفی' آپ ۶۵۳ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور اشتغال کیا اور ہدایہ پڑھا اور آپ جید فقیہ تھے' اور آپ نے دمشق میں بہت جگہوں پر پڑھا' پھر وہاں کی قضاء کا کام سنبھال لیا' پھر آپ کو دیارِ مصر کی قضاء کی طرف بلایا گیا اور وہاں آپ طویل مدت تک باعزت طور پر رہے' آپ کسی کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے اور نہ فیصلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا آپ پر اثر ہوتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے اگر ابن تیمیہ' شیخ الاسلام نہیں تو پھر کون شیخ الاسلام ہے؟ اور آپ نے اپنے ایک دوست سے کہا' کیا تو شیخ تقی الدین سے محبت کرتا ہے؟ اس نے کہا' ہاں! آپ نے فرمایا' قسم بخدا تو نے ایک خوبصورت چیز سے محبت کی ہے۔ آپ نے ۴ر جمادی الآخرۃ کو ہفتے کے روز وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ نے اپنے عہدہ کے لیے قاضی برہان الدین بن عبدالحق کو مقرر کیا تھا' پس آپ کی یہ وصیت نافذ ہوئی اور آپ نے اس کے پاس دمشق پیغام بھیج کر اسے بلایا اور آپ کے بعد اس نے فیصلے اور جمیع جہالت کو سنبھالا۔

Marfat.com

الشیخ الامام العالم المقری:

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن شیخ امام تقی الدین محمد بن جبارۃ بن عبدالولی بن جبارۃ المقدسی المرداوی الحنبلی' شارح الشاطبیہ آپ ۶۴۹ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور فن قراءت میں مشغول ہوئے اور اس میں سبقت لے گئے اور لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا اور آپ نے مدت تک مصر میں قیام کیا اور وہاں الفزاری سے اصول فقہ سیکھنے میں مصروف ہو گئے اور ۴ر رجب کو قدس میں وفات پائی' اور آپ اخیار صلحاء میں شمار ہوتے تھے' آپ نے خطیب مرو اور غیرہ سے سماع کیا ہے۔

ابن العاقولی البغدادی:

شیخ علامہ جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی بن حماد بن نائب الواسطی العاقولی ثم البغدادی الشافعی' آپ طویل مدت تقریباً چالیس سال تک المستنصریہ کے مدرس رہے' اور اوقاف کی نگہداشت سنبھالی اور ایک وقت تک قاضی القضاۃ بھی مقرر کئے گئے۔ آپ ۱۰ر رجب ۶۳۸ھ کو اتوار کی شب کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور مہارت حاصل کی اور اشتغال کیا اور ۶۵۷ھ سے وفات تک فتویٰ دیا اور یہ ۱۷ سال کی مدت بنتی ہے اور یہ نہایت ہی غریب بات ہے' آپ مضبوط دل شخص تھے اور حکومت میں آپ کو وجاہت حاصل تھی' کتنی ہی لوگوں کی مصیبتیں آپ کی سعی وتوجہ سے دور ہوئیں۔ آپ نے ۲۴ر شوال کو بدھ کے روز وفات پائی' آپ کی عمر نوے سال سے متجاوز تھی اور اپنے گھر میں دفن ہوئے' آپ نے اسے شیخ' اور دس بچوں پر وقف کر دیا تھا جو قرآن سنتے اور حفظ کرتے تھے اور آپ نے اپنی سب املاک اس پر وقف کر دی تھیں' اللہ آپ سے قبول فرمائے' اور آپ پر رحم کرے' اور آپ کے بعد قاضی القضاۃ قطب الدین نے المستنصریہ میں درس دیا۔

شیخ صالح شمس الدین السلامی:

شمس الدین محمد بن داؤد بن محمد بن ساب' السلامی البغدادی' آپ ایک آسودہ آدمی تھے اور آپ اہل علم کے ساتھ مکمل بھلائی کرتے تھے' خصوصاً تقی الدین کے اصحاب سے' اور آپ نے بہت سی کتابیں وقف کیں اور کئی بار حج کیا اور شیخ تقی الدین کے چار روز بعد ۲۴ر ذوالقعدہ کو اتوار کی شب کو وفات پائی اور نماز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے اور اس رات کو والدہ مریم بنت فرج بن علی ایک بستی میں ۶۷۳ھ میں وفات پا گئی اور والد اس کا خطیب تھا' اور وہ بستی مجیدل تھی اور جمعہ کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ الصوفیہ کے قبرستان میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی قبر کے مشرق میں دفن ہوئی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

۷۲۹ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ اور حکام وہی تھے جو اس سے پہلے سال تھے' ہاں قطب الدین ابن شیخ السلامیہ فوج کی نگرانی میں مصروف ہو گیا اور محرم میں قاضی محیی الدین بن فضل اللہ سیکرٹری دمشق اور اس کے بیٹے شہاب الدین اور شرف الدین بن شمس الدین بن الشہاب محمود کو ڈاک کے گھوڑے پر مصر طلب کیا گیا اور قاضی صدر کبیر محیی الدین مذکور نے وہاں علاؤ الدین بن الاثیر کی بجائے سیکرٹری شپ سنبھال لی' کیونکہ اسے ایک مرض لاحق ہو گیا اور ان کے بیٹے شہاب الدین نے ان کے پاس قیام کیا اور شرف الدین الشہاب محمود ابن فضل اللہ کی بجائے دمشق کے سیکرٹری شپ پر آ گئے اور اس ماہ میں منتظم اوقاف ناصر الدین' قدس اور خلیل کے ناظر بن کر گئے اور وہاں آپ نے ملک الامراء تنکز کے لیے بہت سی عمارات تعمیر کیں اور اقصیٰ میں محراب کے دائیں بائیں دو کھڑکیاں کھولیں اور امیر نجم الدین داؤد بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن یوسف بن الزیبق' حمص کی کچہری کی سررشتہ داری سے دمشق کی سررشتہ داری کی طرف آ گیا اور ۲۱ر صفر کو جامع دمشق کے سامنے کی دیوار کا کٹاؤ اور جامع کا سارا فرش مکمل ہو گیا اور دوسرے دن لوگوں نے اس میں جمعہ پڑھا اور باب الزیادۃ کو کھولا گیا اور وہ کئی روز سے بند تھا اور یہ کام تقی الدین بن مراجل کے انتظام میں ہوا۔

اور ربیع الآخر میں امیر شمس الدین قراسنقر کے لڑکے مصر سے دمشق آئے اور باب الفرادیس کے اندر اپنے باپ کے گھر میں المقدمیہ کے لمبے تنگ راستے میں ہے رہائش پذیر ہوئے اور ان کے باپ کی چھوڑی ہوئی املاک انہیں واپس کر دی گئیں اور وہ زیر نگرانی تھیں اور جب وہ اس ملک میں مر گیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا یا ان کے اکثر حصہ کو چھوڑ دیا گیا اور ماہ ربیع الآخر کے آخر میں جمعہ کے روز' امیر جوبان اور اس کے بیٹے کو مدینہ منورہ کے قلعہ سے اتارا گیا اور وہ دونوں اپنے تابوتوں میں بندھے ہوئے مرے پڑے تھے' اور مسجد نبوی میں دونوں کا جنازہ پڑھا گیا' پھر سلطان کے حکم سے انہیں بقیع میں دفن کیا گیا' جوبان کا مقصد یہ تھا کہ اسے اس کے مدرسہ میں دفن کیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا۔

اور اس روز مدینہ نبویہ میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ رحمہ اللہ اور قاضی نجم الدین الباسی المصری کا جنازہ غائب پڑھا گیا اور ۱۵ر جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز مدرسہ بادرائیہ میں شیخ برہان الدین الفزاری مرحوم کی بجائے شہاب الدین احمد بن جہبل نے درس دیا اور شمس الدین الذہبی نے دار الحدیث کی مشیخت آپ سے لے لی' اور ۱۷ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز' وہ ان میں حاضر ہوئے اور شیخ جمال الدین المسلاتی المالکی کی خاطر بطنا کی خطابت سے دستکش ہو گئے اور اس ماہ کے آخر میں نائب حلب امیر سیف الدین ارغون' باب السلطان کا قصد کیے ہوئے دمشق آیا اور نائب دمشق نے اس کا استقبال کیا اور اسے اس کے اس گھر میں اتارا جو اس کی جامع مسجد کے قریب ہے' پھر وہ مصر کی طرف روانہ ہو گیا اور تقریباً چالیس روز نائب رہا' پھر دوبارہ حلب کی نیابت پر واپس آ گیا اور ۱۰ر رجب کو الصاحب تقی الدین ابن عمر بن الوزیر شمس الدین بن السلعوس کو مصر طلب کیا گیا اور اس نے وہاں کچہری کی نگرانی سنبھال لی' حتیٰ کہ جلد ہی فوت ہو گیا۔

اور ۹ر شوال ہفتے کے روز قافلہ روانہ ہوا' اور اس کا امیر سیف الدین بلطی اور قاضی شہاب الدین العمری تھے اور حجاج میں

Marfat.com

ملک الأمراء تنکز کی بیوی بھی شامل تھی اور اس کی خدمت میں آختہ شمل الذولہ' صدر الدین مالکی' الصاحب تقی الدین توبۃ کا بھتیجا صلاح الدین اس کا بھائی شرف الدین' شیخ علی المغربی' شیخ عبداللہ نابینا اور ایک جماعت شامل تھے۔

اور ۳ر شوال بدھ کی صبح کو' قاضی القضاۃ قونوی کی نیابت میں اور فخر مصری کے اس سے دستکش ہو جانے اور اس سے اعراض کرنے کے باعث اس سال کی ۹ر رمضان کو قاضی ضیاء الدین علی بن سلیم بن ربیعہ' العالیۃ الکبیرۃ میں فیصلہ کے لیے بیٹھا اور ۶ر ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کے بعد الجاولی کے غلاموں میں سے ایک شخص جسے ارصی کہا جاتا تھا مصر میں جامع الحاکم کے منبر پر چڑھا اور اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا' اور کہان کے خیال کے مطابق کچھ مقفیٰ کلام کیا اور بری طرح ناکام ہوا اور یہ واقعہ جامع مذکور میں خطیب کی آمد سے پہلے کا ہے اور ذوالقعدہ میں اور اس سے قبل اور اس کے بعد اس سال کے آخر سے دوسرے سال کے اوائل تک دمشق کے اندر اور باہر راستوں اور بازاروں کو کشادہ کیا گیا جیسے سوق السلاح' الرصیف' السوق الکبیر' باب البرید اور مسجد القصب نے الزنجیلیہ تک' اور باب الجابیۃ سے باہر مسجد الدبان تک اور اس کے علاوہ وہ جگہیں جو لوگوں کے چلنے سے تنگ ہو جاتی تھیں' اور یہ کام تنکز کے حکم سے ہوا اور اس نے نالیوں کو درست کرنے کا حکم دیا اور لوگوں نے ان نجاستوں سے راحت حاصل کی جو پانی کی چھینٹوں سے ان پر پڑتی تھیں' پھر ذوالحجہ کے آخری عشرہ میں اس نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا تو بہت سے کتوں کو مار دیا گیا' پھر انہوں نے باب الصغیر کے باہر باب کیسان کے نزدیک خندق میں انہیں اکٹھا کیا اور ذکور واناث کو الگ الگ کر دیا' تاکہ جلد مر جائیں اور بچے پیدا نہ کریں اور مردے اور مردار ان کی طرف لے جائے جاتے تھے' پس لوگوں نے پانی کی نجاست اور کتوں سے نجات پائی اور ان کے راستے وسیع ہو گئے۔

اور ۱۲ر ذوالحجہ کو جمعہ کے روز' قاضی القضاۃ قونوی شافعی کی وفات کے بعد سمساطیہ کی مشیخۃ الشیوخ کے لیے قاضی القضاۃ شرف الدین مالکی حاضر ہوئے اور آپ کا حکمنامہ کھال کے کپڑے سے وہاں پر پڑھا گیا اور اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ دوبارہ اپنے کام پر واپس آ گئے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امام نجم الدین:

نجم الدین ابوعبداللہ محمد بن عقیل بن ابی الحسن بن عقیل البالسی الشافعی' شارح التنبیہ۔ آپ ۶۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور فقہ وغیرہ فنون علم میں اشتغال کیا اور ان میں یکتا ہو گئے اور ابن دقیق العید کی صحبت سے لازم رہے اور فیصلوں میں ان کی نیابت کی اور المغربیۃ' الطیبرسیۃ اور جامع مصر میں پڑھایا اور آپ فضیلت' دیانت اور ملازمت اشتغال میں مشہور تھے' آپ نے ۱۴ر محرم جمعرات کی شب کو وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ۔

امیر سیف الدین قطلوبک التشنیکر الرومی:

آپ اکابر علماء میں سے تھے' ایک وقت آپ نے حجابت سنبھالی اور آپ ہی نے قدس میں نہر تعمیر کی ہے۔ آپ نے ۷ر ربیع الاوّل

Marfat.com

کو سوموار کے روز وفات پائی اور باب الفرادیس کے شمال میں اپنی قبر میں دفن ہوئے اور وہ قبر خوبصورت اور مشہور ہے اور سوق الخیل میں آپ کے جنازے میں نائب اور امراء حاضر ہوئے۔

محدث الیمن:

شرف الدین احمد بن تیمیہ زبید ابی الحسین بن منصور الشماخی المذحجی' آپ نے مکیوں وغیرہم سے روایت کی ہے اور آپ کے شیوخ پانچ سو یا اس سے زیادہ ہیں اور آپ ان علاقوں میں ایسے شخص تھے جن کے پاس لوگ سفر کر کے آتے تھے اور آپ بھلائی کا افادہ کرتے تھے اور فن حدیث اور فقہ وغیرہ میں فاضل تھے' آپ نے اس سال کے ربیع الاوّل میں وفات پائی ہے۔

نجم الدین ابوالحسن:

علی بن محمد بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبدالواحد ابومحمد بن المسلم' آپ دمشق کے مشہور رؤسا میں سے تھے اور آپ بڑے گھرانے والے' شریف النسب' عالی شان امیر اور بڑے سخی ہیں' آپ نے مدت تک یتیموں کی نگہداشت کا کام سنبھالا اور کثیر سماع کیا اور حدیث بیان کی اور آپ صاحب فضائل وفوائد تھے اور آپ کے پاس بڑی دولت تھی۔ آپ ۶۴۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۵ ربیع الآخر کو سوموار کے روز' چاشت کے وقت فوت ہوئے اور ظہر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں اپنی تیار کردہ قبر میں دفن ہوئے اور دو قبریں آپ کے پاس ہیں اور آپ کی قبر پر لکھا ہے: ﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ﴾ اور ہم نے موطا وغیرہ کا آپ سے سماع کیا ہے۔

امیر بکتمر الحاجب:

باب النصر سے باہر' الصوفیہ سے باہر' الصوفیہ کے قبرستان کے راستے میں' میدان کی جانب مشہور حمام کا مالک۔ آپ نے ۲۰ ربیع الآخر کو قاہرہ میں وفات پائی' اور اپنے اس مدرسے میں دفن ہوئے جسے آپ نے وہاں اپنے گھر کے پہلو میں تعمیر کیا تھا۔

شیخ شرف الدین عیسیٰ بن محمد ابن قراجا بن سلیمان:

سہروردی' صوفی' واعظ' آپ کے اشعار بھی ہیں اور آپ کو گانوں اور نغموں کی واقفیت بھی حاصل ہے' آپ کے اشعار ہیں ؎

''اے سعد! تجھے اس قبیلے کی بشارت ہو جس کا ساتھ جدا ہو گیا ہے' جو عنقریب اونٹوں اور بان کے درخت کو گرفتار کرے گا' کچھ منازل ہیں جن میں ہم ان کی اچھی منزل میں تب وارد ہوئے جب ہم نے موت کے پیالوں کو نوش کیا' ہم ان کی طرف مارچ کرنے کے عشق وشوق میں مر گئے تو تب ہم قرب کی بادِ نسیم کے قریب ہوئے''۔

آپ نے ربیع الآخر میں وفات پائی۔

شیخ علامہ برہان الدین الفرازی:

شیخ امام علامہ شیخ المذہب اور اس کا سردار اور اس کے اہل کے لیے مفید' شیخ الاسلام مفتی الفرق بقیۃ السلف برہان الدین ابواسحاق ابراہیم ابن الشیخ العلامہ تاج الدین ابی محمد عبدالرحمٰن ابن الشیخ الامام المقری المفتی برہان الدین ابی اسحاق بن سباع بن ضیاء

Marfat.com

الفزاری المصری الشافعی' آپ ربیع الاوّل ۶۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور سماع حدیث کیا اور اپنے باپ سے اشتغال کیا اور آپ کے حلقہ میں دہرائی کی اور یکتا ہوئے اور اپنے ہمسروں' اور اپنے زمانے کے اہل مذہب کے مذہب کو سمجھنے اور اس کی نقل وتحریر کرنے میں سردار بن گئے' پھر آپ نے البادرائیہ میں اپنے باپ کا منصب تدریس سنبھال لیا اور جامع اموی میں طلبہ کو مشغول کر دیا اور اور مسلمانوں نے آپ سے فائدہ اُٹھایا اور آپ کو بڑے بڑے مناسب کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے انکار کر دیا' اور آپ نے اپنے چچا علامہ شرف الدین کے بعد مدت تک خطابت کو سنبھالا' پھر اُسے چھوڑ دیا اور البادرائیہ کی طرف واپس آ گئے اور ابن صصری کے بعد آپ کو شام کے قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا اور خود نائب شام اور اس کے حکومتی مددگاروں نے آپ سے اصرار کیا مگر آپ نہ مانے اور سختی سے انکار کیا اور آپ اپنے کام کی طرف متوجہ رہنے والے اور اپنے زمانے کے عارف اور رات دن اشتغال وعبادت میں اپنے اوقات کو لگانے والے' کثیر المطالعہ اور سماع حدیث کرنے والے تھے اور ہم نے صحیح مسلم وغیرہ کا آپ کو سماع کروایا ہے اور آپ مدرسہ مذکورہ میں پڑھاتے تھے اور آپ نے التنبیہ پر بڑا حاشیہ لکھا ہے اور اس میں ایسے فوائد ہیں جو کسی دوسرے حاشیے میں نہیں پائے جاتے اور ابن الحاجب نے اُصول فقہ میں جو مختصر لکھی ہے اس پر بھی آپ کا حاشیہ ہے اور اس کے علاوہ بھی آپ کی بڑی بڑی تصانیف ہیں' مختصر یہ کہ میں نے اپنے مشائخ میں آپ کی مانند کسی شافعی کو نہیں دیکھا اور آپ خوبصورت اور جلال ووقار اور حسن اخلاق والے تھے' آپ میں تیزی پائی جاتی تھی' پھر جلد ہی رجوع کر لیتے تھے اور طلباء کے ساتھ آپ بہت حسن وسلوک کرتے تھے اور کسی چیز کو جمع نہیں کرتے تھے اور اپنے مدرسہ کی تنخواہ کو اپنے مصالح میں خرچ کر دیتے تھے اور آپ نے ۶۷۰ھ سے اس سال تک البادرائیہ میں پڑھایا اور ۷ر جمادی الاولیٰ کو جمعہ کی صبح کو مدرسہ مذکورہ میں وفات پائی اور جمعہ کے بعد جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ کے جنازہ کو سروں اور انگلیوں پر اٹھایا گیا اور وہ بہت بھرپور جنازہ تھا اور آپ کو اپنے باپ' چچا اور اپنے رشتہ داروں کے پاس باب الصغیر میں دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ۔

شیخ مجد الدین اسماعیل:

الحرانی' الحنبلی' آپ ۶۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور قراءت کو پڑھا یا اور جب آپ اپنے اہل کے ساتھ ۶۷۱ھ میں دمشق آئے تو اس وقت دمشق میں آپ نے سماع حدیث کیا اور شیخ شمس الدین بن ابی عمر سے اشتغال کیا اور ان کے ساتھ رہے اور ان سے فائدہ اٹھایا اور فقہ اور صحت نقل اور جس بات سے سروکار نہ ہو اس سے خاموشی اختیار کرنے میں یکتا ہو گئے اور آپ اپنے وظائف و جہات سے عذر شرعی کے بغیر الگ نہ ہوئے تا آنکہ ۹ر جمادی الاولیٰ اتوار کی رات کو وفات پا گئے' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

الصاحب شرف الدین یعقوب بن عبداللہ:

اور اسی وقت الصاحب شرف الدین یعقوب بن عبداللہ نے جو حلب میں کچہریوں کے ناظر تھے' وفات پائی' پھر آپ طرابلس کے ناظر بن گئے آپ نے حماۃ میں وفات پائی اور آپ علماء اور اہل خیر سے محبت رکھتے تھے اور آپ میں سخاوت اور احسان پایا جاتا تھا اور آپ دمشق کے سیکرٹری ناصر الدین کے والد تھے اور جلسی عسا کر کے قاضی اور سمساطیہ کے شیوخ کے سردار اور حلب میں الاسدیہ کے مدرس اور دمشق میں الناصریہ اور شامیہ الجوانیہ کے بھی مدرس تھے۔

Marfat.com

قاضی معین الدین:

ہبۃ اللہ بن علم الدین مسعود بن ابی المعالی عبداللہ بن اُبی الفضل' ابن الخشیشی الکاتب'' آپ بعض اوقات مصر میں فوج کے ناظر بھی رہے' پھر طویل مدت تک دمشق میں با اختیار اور قطب الدین ابن شیخ السلامیہ کے ساتھ مل کر بھی ناظر رہے اور آپ اس کے تجربہ کار تھے اور ذہن میں اس کی نگہبانی کرتے تھے اور آپ کو عربی' ادب اور حساب میں کمال حاصل تھا اور اچھی نظم کہتے تھے اور آپ میں محبت اور تواضع پائی جاتی تھی' آپ نے ۱۵ر جمادی الاولیٰ کو مصر میں وفات پائی اور کاتب الممالک فخر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

قاضی القضاۃ علاؤالدین قونوی:

علاؤالدین قونوی' ابوالحسن علی بن اسماعیل بن یوسف قونوی تبریزی' شافعی۔ آپ تقریباً ۶۶۸ھ میں قونیہ شہر میں پیدا ہوئے اور وہیں اشتغال کیا اور ۶۹۳ھ میں دمشق آئے اور آپ فضلاء میں شمار ہوتے تھے' اور وہاں آپ کا اشتغال بڑھ گیا اور آپ نے سماعِ حدیث کیا اور اس کی جامع میں اشتغال کے صدر بن گئے' اور اقبالیہ میں پڑھایا' پھر مصر کی طرف روانہ ہو گئے' اور وہاں بڑے بڑے متعدد مدارس میں پڑھایا اور وہاں اور دمشق میں شیوخ کی مشیخت سنبھال لی اور آپ مسلسل وہاں اشتغال کرتے رہے اور طلبہ کو فائدہ پہنچاتے رہے' یہاں تک کہ ۷۲۷ھ میں قاضی بن کر دمشق آئے اور فقہ وغیرہ میں آپ کی تصانیف بھی ہیں اور آپ بہت سے علوم جیسے نحو' تصریف' اصلان اور فقہ کے جامع تھے اور آپ کو زمخشری کی کشاف کے بارے میں بہت اچھی واقفیت حاصل تھی اور آپ نے حدیث کو سمجھا' اور آپ بہت انصاف پسند اور اوصاف حسنہ کے مالک تھے' اور اہل علم کی تعریف کرتے تھے اور آپ کی تربیت یافتہ مشیخت کو ہم نے سماع کروایا ہے اور آپ ہمارے شیخ المزی کے لیے بہت متواضع تھے' آپ نے ۱۴ر ذی القعدہ کو ہفتہ کے روز عصر کے بعد تیر لگنے سے بستانہ میں وفات پائی اور دوسرے دِن آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔ اللہ آپ کو معاف فرمائے۔

امیر حسام الدین لاجین المنصوری الحسامی:

آپ لاجین الصغیر کے نام سے مشہور ہیں' آپ مدت تک دمشق میں ''البر'' کے والی رہے پھر غزہ اور پھر البیرہ کے نائب رہے اور وہیں ذوالقعدہ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے' اور آپ نے باب شرقی کے باہر اپنی بیوی کے لیے قبر بنائی تھی' مگر وہ وہاں دفن نہ ہو سکی۔ ﴿وَ ما تدری نفسٌ بأیّ ارض تموت﴾ اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں فوت ہوگا۔

الصاحب عزالدین ابویعلی:

حمزہ بن مؤید الدین ابوالمعالی اسعد بن عزالدین ابی غالب المظفر ابن الوزیر مؤید الدین ابوالمعالی بن اسعد بن العمید ابی یعلی بن حمزہ بن اسد بن علی بن محمد تمیمی دمشقی ابن القلانسی' آپ دمشق کے بڑے رؤسا میں سے تھے' آپ ۶۴۹ھ کو پیدا ہوئے اور ایک جماعت سے سماعِ حدیث کیا اور اس کی روایت بھی کی اور ہم نے آپ کو سماع کروایا اور آپ کو عظیم امارت اور کثیر اصالت حاصل تھی اور جب آپ کو امورِ دنیا میں کسی کی حاجت ہوتی تو آپ کے پاس بڑی کافی املاک تھیں اور اس کے ساتھ آپ کے پاس

Marfat.com

فن وظائف بھی تھا' یہاں تک کہ آپ کو سلطان کے گھر کی وکالت دے دی گئی' پھر ۷۱۰ھ میں وزارت دے دی گئی' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے پھر آپ کو معزول کر دیا گیا اور بعض اوقات آپ سے مطالبہ بھی کیا گیا' اور آپ نے خواص اور بڑے بڑے لوگوں اور فقراء اور محتاجوں کے ساتھ حسن سلوک کیا' اور آپ نواب ملوک اور امراء وغیرہ میں سے ہمیشہ ہی حکومت کے ہاں معظم اور وجیہ رہے' یہاں تک کہ ۶ ذی الحجہ ہفتے کی رات کو بستانہ میں وفات پا گئے' اور دوسرے روز آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں اپنی قبر میں دفن ہوئے' اور الصالحیہ میں مأذنہ میں آپ کی ایک اچھی خانقاہ تھی اور اس میں دارالحدیث اور عطیہ اور صدقہ پایا جاتا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۳۰ھ

اس سال کا آغاز بدھ کے روز ہوا' اور شافعی کے سوا شہروں میں وہی حکام تھے جو اس سے پہلے سال تھے' شافعی فوت ہو گئے تھے' اور ۴ محرم کو ان کی جگہ علم الدین محمد بن ابی بکر بن عیسیٰ بن بدران السبکی الاخنائی الشافعی نے سنبھال لی اور وہ اس ماہ کی ۲۴ تاریخ کو نائب السلطنت تنکز کے ساتھ دمشق آیا اور اس کے قدس کی زیارت کی اور اس کے ساتھ التنکزیہ کی تدریس کے لیے حاضر ہوا جسے اس نے وہاں تعمیر کیا تھا' اور جب وہ دمشق آیا تو حسب دستور العادلیۃ الکبیریہ میں اترا اور وہاں اور الغزالیہ میں پڑھایا اور المنفلوطی کی نیابت پر قائم رہا' پھر اس نے زین الدین بن المرحل کو نائب مقرر کیا' اور صفر میں شرف الدین محمود بن الخطیری نے اوقاف کی مضبوطی کا کام سنبھالا اور نجم الدین بن الزیبق اسے چھوڑ کر نابلس کی امارت کی طرف چلا گیا اور ربیع الآخر میں اس نے اموی کی مشرقی جانب کی مغربی جانب کے مطابق کٹائی شروع کر دی۔ اور ابن مراجل نے بقیہ جامع سے سامنے کی دیوار میں نگینے جمع کرنے کے بارے میں قاضی اور نائب سے مشورہ کیا تو ان دونوں نے اسے اس کا حکم دے دیا اور جمعہ کے روز مصر کے مدرسہ صالحیہ کے ایوان شافعیہ میں جمعہ قائم کیا گیا اور اسے امیر جمال الدین نائب الکرک نے علماء سے فتویٰ لینے کے بعد تعمیر کیا تھا' اور ربیع الآخر میں شمس الدین بن النقیب نے' فخر الدین بن البازری مرحوم کی بجائے حلب کی قضا کا کام سنبھال لیا' اور ابن النقیب کی بجائے شمس الدین بن مجد بعلبکی نے طرابلس کی قضا کا کام سنبھال لیا اور جمادی الاولیٰ کے آخر میں المنفلوطی مرحوم کی بجائے محی الدین بن جمیل نے اخنائی کی نیابت حکم کو سنبھال لیا۔

اور اس ماہ میں امیر وزیر علاؤ الدین مغلطائی الناصری نے حنفیہ کے لیے ایک مدرسہ وقف کیا اور اس میں صوفیاء کی جماعت بھی تھی اور قاضی علاء الدین بن ترکمانی نے وہاں پڑھایا اور فقہاء نے وہاں رہائش اختیار کی اور جمادی الآخر میں مصری اور شامی شہروں کو آراستہ کیا گیا اور جنگ میں سلطان کے بچ جانے کے باعث خوشی کے شادیانے بجے' اس جنگ میں سلطان کا ایک ہاتھ چر گیا تھا' اور مصر کے اطبا اور امراء کو اس نے خلعت دیئے اور قیدیوں کو رہا کیا گیا اور جمادی الآخر میں فرنگیوں کے ایلچی' سلطان کے پاس اس سے بعض ساحلی شہروں کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے۔ تو اس نے انہیں کہا' اگر ایلچیوں کے قتل نہ کرنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا' پھر اس نے انہیں ان کے علاقے کی طرف ذلیل کر کے بھجوا دیا۔

Marfat.com

اور ۶ رجب ہفتے کے روز وہ اس درس میں حاضر ہوا جسے قاضی فخر الدین کاتب الممالیک نے جامع دمشق میں حنفیہ کے لیے ان کے محراب میں تعمیر کیا تھا' اور دیارِ مصر کے قاضی القضاۃ برہان الدین بن عبدالحق کے بھائی شیخ شہاب الدین ابن قاضی الحصین نے اس میں درس دیا اور قضاۃ اور اعیان کے پاس حاضر ہوئے اور پھر اس کے ہاں سے پلٹ کر اس کے بھتیجے صلاح الدین کے پاس الجوہریہ میں چلے گئے' اور وہاں اس نے اپنے خسر شمس الدین ابن النرکی کی بجائے درس دیا جو وہاں سے آپ کے لیے دستکش ہو گیا تھا اور آخر رجب میں آپ نے اس جامع میں خطبہ دیا جسے امیر سیف الدین الماشی الحاجب نے قاہرہ سے باہر شارع میں تعمیر کیا تھا' نیز آپ نے اس جامع میں بھی جسے قوصون نے جامع طولون اور الصالحیہ کے درمیان تعمیر کیا تھا' ۱۱ رمضان کو جمعہ کے روز خطبہ دیا اور سلطان اور اعیان اُمراء خطبہ میں حاضر ہوئے اور قاضی القضاۃ جلال الدین قزوینی شافعی نے بھی اس دن وہاں تقریر کی اور اس نے قیمتی خلعت اسے دیا اور بدر الدین بن شکری اس کے مستقل خطیب بن گئے۔

اور ۱۱ رشوال کو ہفتے کے دن شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر سیف الدین المرساوی لبان البیری کا داماد تھا اور مدرس اقبالیہ شہاب الدین ابن المجد عبداللہ اس کا قاضی تھا' پھر وہ قاضی القضاۃ بن گیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اور اس سال حج کرنے والوں میں رضی الدین بن المنطیقی' شمس اردبیلی' شیخ الجاروضیہ' صفی الدین ابن الحریری' شمس الدین ابن خطیب روز' اور شیخ محمد النیر بابنی وغیرہم شامل تھے اور جب وہ اپنے مناسک ادا کر چکے تو وہ طواف وداع کے لیے مکہ واپس آ گئے' اسی دوران میں کہ وہ خطبہ سن رہے تھے کہ اچانک انہوں نے بنی حسن کے گھوڑوں اور ان کے غلاموں کا شور وغل سنا' اور انہوں نے مسجد الحرام میں لوگوں پر یلغار کر دی اور ترک ان سے جنگ کرنے کو اُٹھے اور انہوں نے باہم جنگ کی اور مصر کے طبل خانوں کا امیر قتل ہو گیا' جسے سیف الدین جحذار کہا جاتا تھا اور اس کا بیٹا خلیل اور اس کا غلام بھی قتل ہو گئے اور ایک قبیلے کا امیر جسے الباجی کہا جاتا تھا وہ بھی قتل ہو گیا اور مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت بھی قتل ہو گئی اور بہت سے اموال کو لوٹ لیا گیا اور مسجد میں بڑی گڑبڑ ہو گئی اور لوگ اپنے گھروں کو ایپارالزاہر میں تھے بھاگ گئے اور وہ ان تک پہنچنے نہ پائے تھے اور جمعہ بڑی مشقت سے مکمل ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور تمام اُمراء نے مکہ واپس جا کر ان سے انتقام لینے پر اتفاق کیا' پھر وہ واپسی کے لیے پلٹے اور غلاموں نے ان کی پیروی کی حتیٰ کہ وہ حاجیوں کی خیمہ گاہ تک پہنچ گئے اور وہ عوام کھلم کھلا لوٹتے تھے اور آخری زمانے میں اہل بیت لوگوں کو مسجد الحرام سے روکنے لگے اور ترک' اسلام اور اہل اسلام کی مدد کرنے لگے اور اپنے مال وجان سے ان سے تکلیف کو دور کرنے لگے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ﴿ ان اولیاؤہ الا المتقون ﴾ اس کے دوست صرف متقین ہی ہیں۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

علاؤالدین ابن الاثیر:

مصر کے سیکرٹری' علی بن احمد بن سعید بن محمد بن الاثیر' آپ حلبی الاصل ہیں پھر مصری ہیں' آپ کو عزت وجاہت اور دولت حاصل تھی اور سلطان کے ہاں مرتبہ حاصل تھا' حتیٰ کہ آخری عمر میں آپ کو فالج ہو گیا اور آپ کام سے الگ ہو گئے' اور آپ کی زندگی

Marfat.com

ہی میں ابن فضل اللہ نے اسے سنبھال لیا۔

الوزیر العالم ابوالقاسم:

محمد بن محمد بن سہل بن محمد بن سہل ازدی غرناطی اندلسی' بلاد مغرب میں آپ امارت وحشمت کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے' آپ جمادی الاولیٰ ۷۲۴ھ میں حج کے ارادے سے ہمارے پاس دمشق آئے' میں نے شیخ نجم الدین بن العسقلانی کی نو مجالس میں آپ کی صحیح مسلم کی قرأت کو سنا' پھر آپ ۲۲ رمحرم کو قاہرہ میں وفات پا گئے اور فقہ' نحو' تاریخ اور اصول میں آپ کو بہت فضائل حاصل تھے' نیز آپ بلند ہمت' شریف النفس اور اپنے ملک میں بے حد محترم تھے' اس طرح کہ آپ ملوک کو مقرر ومعزول کرتے تھے' لیکن آپ نے اور آپ کے اہل بیت نے کسی چیز کی ذمہ داری نہیں لی اور آپ کو مجازاً وزیر کا لقب دیا گیا تھا۔

شیخ شمس الدین:

ابوعبداللہ محمد بن الشیخ الصالح العابد شرف الدین ابی الحسن بن حسین بن غیلان بعلبکی حنبلی' دارالبطیخ العتیقہ کی مسجد سلاطین کے امام' آپ نے حدیث کا سماع کیا اور کروایا' آپ رات دن قرآن پڑھا کرتے تھے اور ۷۱۱ھ میں آپ کا ختم قرآن ہوا اور آپ کبار صالحین اور اخیار عابدین میں سے تھے' آپ نے ۶ رصفر ہفتے کے روز وفات پائی اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ طب اور فقہ کی عمدہ باتوں سے واقف تھے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

اور اس ماہ میں یعنی صفر والی قاہرہ القدیدار کی وفات ہوئی اور اس کے کام بہت عجیب اور مشہور ہیں۔

بہادر آص امیر کبیر:

میمنۂ شام کا سالار سیف الدین بہادر آص المنصوری جو دمشق کا سب سے بڑا امیر تھا' اور اس نے حشمت وثروت میں لمبی عمر گزاری اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جن پر آیت ﴿ زُیِّن للناسِ حبّ الشهوت من النساء ﴾ منطبق ہوتی ہے اور وہ عوام کا محبوب تھا اور وہ عطیات اور صدقہ واحسان کرتا تھا' اس نے منگل کی رات کو وفات پائی اور باب الجابیہ کے باہر اپنی قبر میں دفن ہوا جو ایک مشہور قبر ہے۔

الحجار بن الشحنہ:

الشیخ الکبیر المسند المعمر الرحلۃ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی طالب بن نعمۃ بن حسن ابن علی بن بیان الدیر المقرنی ثم الصالحی الحجار' جو ابن شحنہ کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے ۶۳۰ھ میں قاسیون میں الزبیدی کو بخاری کا سماع کرایا اور ۷۰۶ھ میں آپ کا سماع نمایاں ہو گیا اور محدثین اس سے خوش ہوئے اور انہوں نے آپ کو بہت سماع کرایا اور تقریباً ساٹھ بار آپ کو بخاری کا سماع کرایا گیا اور ہم نے دارالحدیث اشرفیہ میں سردیوں کے دنوں میں تقریباً پانچ سو دفعہ اجازت اور سماع سے آپ کو سماع کروایا اور آپ نے الزبیدی ابن اللتی سے سماع کیا اور آپ کو بغداد کے ایک سو اڑتیس شیوخ سے جو عوالی مسندین میں سے ہیں اجازات حاصل ہے اور آپ تقریباً ۲۵ سال تک الحجارین کے پیشرو رہے' پھر آپ اپنی آخری عمر میں سلائی کرتے رہے' اور جب آپ اسماعِ حدیث میں مشغول ہوئے تو آپ کی تنخواہ قائم ہو گئی اور سلطان ملک ناصر نے بھی آپ کو سماع کرایا اور اس نے آپ کو خلعت دیا اور

Marfat.com

اپنے ہاتھ سے آپ کو خلعت پہنایا اور دیارِ مصر وشام کے باشندوں نے آپ کو سماع کرایا' جن کا کثرت کے باعث شمار نہیں ہو سکتا اور لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا' اور آپ خوبصورت' خوش منظر' صاف دِل اور ہوش وہواس سے شاد کام شیخ تھے' بلاشبہ آپ یقینی طور پر ایک سو سال زندہ رہے ہیں اور آپ نے اس سے زیادہ عمر پائی ہے' اس لیے آپ نے ۶۳۰ھ میں الزبیدی سے بخاری کا سماع کیا ہے اور ۹ رصفر ۷۳۰ھ میں جامع دمشق میں آپ کو سماع کروایا ہے اور ہم نے انہی دنوں آپ کو سماع کرایا ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے معظم عیسیٰ ابن عادل کی موت کا زمانہ پایا ہے اور لوگ انہیں کہتے سنتے تھے کہ معظم مر گیا ہے اور معظم کی وفات ۶۲۴ھ میں ہوئی ہے اور الحجار اس سال کی ۲۵ رصفر کو سوموار کے روز فوت ہوئے ہیں اور منگل کے روز مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ کو اپنی قبر میں جو زاویۃ الرومی کے نزدیک جامع اخرم کے جوار میں ہے دفن کیا گیا اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

شیخ نجم الدین بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن:

ابونصر المحصل جو ابن الشمام کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے اپنے شہر میں اشتغال کیا' پھر سفر کر گئے اور مملکت اربل میں سرائ مشہر میں اقامت اختیار کی۔ پھر ۶۲۴ھ میں دمشق آئے اور الظاہریہ البرانیہ پھر الجاروضیہ میں پڑھایا اور اس کے ساتھ آپ کو رباط القصر کی مشیخت بھی دے دی گئی' پھر آپ اپنی بیٹی کے خاوند نور الدین اردبیلی کی خاطر اس سے دستکش ہو گئے' آپ نے ربیع الاوّل میں وفات پائی' اور آپ طب اور فقہ کی عمدہ باتوں کو جانتے تھے۔

شیخ ابراہیم الہدمہ:

آپ اصلاً بلادِ مشرق کے کردی ہیں' آپ شام آئے اور قدس اور خلیل کے درمیان ایک زمین میں اقامت اختیار کی جو مردہ تھی' پس آپ نے اسے درست کیا اور اس میں کاشت کی اور اس میں کئی قسم کی کاشت کی اور آپ کی زیارت کا قصد کیا جاتا تھا' اور لوگ آپ کی کرامات صالحہ کو بیان کرتے ہیں' آپ کی عمر ایک سو سال تھی' آپ نے آخری عمر میں شادی کی اور آپ کو صالح اولاد ملی اور جمادی الآخرۃ میں وفات پائی۔

متبنہ بنت امیر سیف الدین:

کرکامی' المنصوری' نائب شام تنکز کی بیوی' آپ نے دارالذہب میں وفات پائی اور ۳ رجب کو جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الخواصین میں اپنے حکم کے مطابق تعمیر کردہ قبر میں دفن ہوئی اور اس میں ایک مسجد بھی ہے اور اس کے پہلو میں عورتوں کے لیے وقف کیا ہوا مکان اور یتیموں کا مکتب بھی ہے اور اس میں صدقات اور عطیات بھی ہیں' ان سب باتوں کا آپ نے حکم دیا تھا' اور گذشتہ سال آپ نے حج بھی کیا تھا۔

قاضی القضاۃ طرابلس:

شمس الدین محمد بن عیسیٰ بن محمود بعلبکی جو ابن المجد الشافعی کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے اپنے شہر میں اشتغال کیا اور فنون کثیرہ میں مہارت حاصل کی اور ایک مدت تک دمشق میں القوصیہ اور جامع میں درس دیتے ہوئے اقامت اختیار کی اور آپ مدرسہ اُم الصالح کی امامت کراتے تھے' پھر آپ طرابلس کے قاضی بن گئے اور وہاں چار ماہ اقامت اختیار کی' پھر ۶ رمضان کو فوت ہو گئے

Marfat.com

اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے تقی الدین نے قضاۃ کا کام سنبھال لیا جو مشہور فضلاء میں سے تھا اور اس کی مدت لمبی نہیں ہوئی حتیٰ کہ اسے معزول کر کے باہر نکال دیا گیا۔

شیخ عبداللہ:

بن ابی القاسم بن یوسف بن ابی القاسم الحورانی' آپ ان کے طائفہ کے شیخ اور حوران میں ان کے زاویہ کے مرجع تھے' اور آپ کو بعض چیزوں کی سمجھ حاصل تھی اور آپ درویش بھی تھے' آپ کی زیارت کی جاتی تھی اور آپ کے اصحاب آپ کی خدمت کرتے تھے' آپ کی عمر ۷۰ سال تھی' آپ اپنے اہل کے ایک شخص حجاز کی جانب سے الکرک کی جانب الوداع کرنے نکلے تو وہیں آپ کو موت نے آلیا اور آپ یکم ذی القعدہ کو فوت ہو گئے۔

شیخ حسن بن علی:

ابن احمد الانصاری نابینا' آپ پہلے یک چشم تھے' پھر مکمل اندھے ہو گئے' آپ قرآن پڑھتے تھے اور بکثرت تلاوت کرتے تھے' پھر شرقی مینارہ کی طرف گوشہ نشین ہو گئے اور ساعات میں حاضر ہوتے تھے' اور سن کر وجد کرتے تھے' اور بہت سے لوگ جامع کی مجاورت اور کثرت تلاوت صلوٰت کی وجہ سے آپ پر اعتقاد رکھتے تھے' اللہ آپ کو معاف فرمائے' آپ نے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں ہفتے کے روز مأذنہ شرقیہ میں وفات پائی' اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

محی الدین ابوالثنا محمود:

ابن الصدر شرف الدین القلانسی' آپ نے ذی الحجہ میں بستانہ میں وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے' آپ الصدر جلال الدین بن کلانسی اور آپ کے بھائی علاء کے دادا ہیں اور یہ تینوں رؤساء تھے۔

رئیس نوجوان صلاح الدین یوسف:

بن القاضی قطب الدین ابن شیخ السلامیہ' اس کے پاس نے فوج کی نگہداشت کی' اس نوجوان نے نعمت وحشمت اور ترفہ اور اصحاب کی صحبت میں نشوونما پائی' اس نے ۲۹ ذی الحجہ کو ہفتے کے روز وفات پائی' اور اپنی حشمت وصحبت سے راحت پائی' اگرچہ وہ اس پر دوبال نہیں تھی' اور اسے الناصریہ کے سامنے السفح میں ان کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس کے والدین اور اس کے شناسا لوگوں اور اس کے اصحاب نے اس پر غم کیا' اللہ اسے معاف فرمائے۔

سنہ ۷۳۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور عبید مکہ نے جو کچھ حجاج کے ساتھ کیا' ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں' اس نے مصریوں کے دو امیروں کو قتل کر دیا اور جب سلطان کو اطلاع ملی تو اسے یہ بات گراں گزری اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس نے کئی روز تک دسترخوان پر کھانا چھوڑ دیا' پھر اس نے چھ سو سواروں کو بھیجا اور بعض نے ایک ہزار بیان کیے ہیں' لیکن پہلا قول اصح ہے' اور اس نے شام کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ دوسرے سالار کو بھیجے تو اس نے امیر سیف الدین الجی بقا العادلی کو

Marfat.com

بھیجا اور وہ دمشق سے اس روز روانہ ہوا جس روز ۲۶ محرم کو قافلہ اس میں داخل ہوا اور اس نے حکم دیا کہ وہ ایلہ کی طرف روانہ ہو جائے تاکہ مصریوں کے ساتھ مل جائے' اور وہ سب حجاز کی طرف روانہ ہو جائیں۔

اور ۹ صفر بدھ کے روز نہر الساجور حلب شہر تک پہنچ گئے' اور نائب حلب ارغون امراء کے ساتھ تہلیل وتکبیر اور تحمید کرتے ہوئے اس نہر کے استقبال کو پاپیادہ اس کی طرف چلے اور شرفاء اور دیگر لوگوں میں سے کوئی شخص ذکر الٰہی کے بغیر کوئی بات نہ کرتا تھا' اور لوگ اس کے ان تک پہنچنے سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے دُور دراز مقامات سے اس کے حاصل کرنے میں بہت کوشش کی' انہوں نے پہاڑوں کو کھودا جن میں بڑی بڑی چٹانیں تھیں اور اس کے لیے انہوں نے وادیوں پر پل بنائے' اور وہ بڑی کوشش کے بعد پہنچی' فللّٰہ الحمد وحدہ لاشریک لہٗ۔ اور جب نائب حلب ارغون واپس آیا تو شدید بیمار ہو گیا اور مر گیا' رحمہ اللہ۔

اور ۷ صفر کو تنکز نے باب الجابیہ کے باہر شام میں راستوں کو وسیع کیا اور ہر اس چیز کو جو راستوں کو تنگ کرتی تھی ڈھا دیا اور ۲ ربیع الاوّل کو ابن العادل کی بجائے علاؤ الدین القلانسی نے ملک الامراء کے دیوان کی کچہریوں اور شفاخانے کی کونسل کی نگرانی کا قیمتی خلعت پہنا' اور ابن العادل دیوان کبیر کی نگہداشت پر واپس آ گیا' اور ۲ ربیع الاوّل کو عماد الدین ابن الشیرازی نے ابن مراجل کی بجائے' اموی کی نگرانی کا کام سنبھالا' ابن مراجل اس سے الگ ہو گیا تھا' یہ اس کے بدل کے طور پر نہیں آیا تھا' اور ابن الشیرازی کی بجائے قیدیوں کی نگرانی کا کام جمال الدین القویرہ نے سنبھالا۔

اور ربیع الاوّل کے آخر میں جمعرات کے روز قاضی شرف الدین بن عبداللہ بن شرف الدین حسن ابن الحافظ ابی موسیٰ عبداللہ بن الحافظ عبدالغنی المقدسی نے' عز الدین بن التقی سلیمان متوفی کی بجائے حنابلہ کی قضا کا خلعت پہنا اور دار السعادت سے سوار ہو کر جامع آیا اور قضاۃ واعیان کی موجودگی میں قبۃ النسر کے نیچے اس کا حکمنامہ پڑھا گیا' پھر وہ الجوزیہ کی طرف گیا اور وہاں فیصلے کیے' پھر الصالحیہ کی طرف گیا اور وہ خلعت زیب تن کیے ہوئے تھا' اور ان دنوں اس نے اپنے بھتیجے التقی عبداللہ بن شہاب الدین احمد کو نائب مقرر کیا۔

اور ربیع الآخر میں امیر علاؤ الدین الطنبغا' ارغون متوفی کی بجائے بلادِ حلب کی طرف اس کا نائب بن کر جاتے ہوئے دمشق سے گزرا اور نائب اور فوج نے اس کا استقبال کیا اور جمادی الاولیٰ کے آغاز میں امیر شریف رمیثہ بن ابن نمی مکہ آیا اور سلطان کی طرف سے اس کا حکمنامہ مکہ کی امارت کے متعلق پڑھا گیا' وہ ایک دستہ فوج کے ساتھ آیا اور اس نے اسے خلعت دیا اور کعبہ کے اندر مصر وشام سے آنے والے امراء نے اس کی بیعت کی اور ۷ ربیع الاوّل کو دستے مکہ پہنچے اور باب المعلیٰ میں ٹھہر گئے' اور انہیں نماز و طواف کی خیر کثیر حاصل ہوئی اور بھاؤ ان کے ساتھ سستے ہو گئے۔

اور ۷ ربیع الآخر کو ہفتے کے روز قاضی عز الدین بن بدر الدین بن جماعۃ کو سلطان کی وکالت اور جامع طولون اور الناصریہ کی نگہداشت کا خلعت دیا گیا اور لوگوں نے تاج ابن اسحاق عبدالوہاب کی بجائے اسے مبارک باد دی' تاج ابن اسحاق فوت ہو کر القرافہ میں دفن ہوا' اور اس ماہ میں عماد الدین ابن قاضی القضاۃ الاخنائی نے الصارمیہ کی تدریس کا کام سنبھالا' حالانکہ وہ انجم ہاشم بن عبداللہ بعلبکی الشافعی کی وفات کے بعد چھوٹا بچہ تھا اور وہ رجب میں وہاں گیا اور اس کے باپ کی خدمت کی خاطر لوگ اس کے پاس

Marfat.com

ے اور ۱۱ر جمادی الآخرۃ کو امیر سیف الدین الجی بغا کے ساتھ حجاز سے فوج کا دستہ واپس آ گیا' اور وہ دستہ پانچ ماہ اور کچھ دن غیر حاضر رہا اور انہوں نے ایک ماہ ایک روز مکہ میں قیام کیا اور عربوں کو ان سے بہت خوف لاحق ہوا اور انہوں نے عطیہ کو مکہ سے الگ کر دیا اور اس کے بھائی رمیثہ کو امیر مقرر کر دیا اور انہوں نے نماز پڑھی طواف کیا اور عمرہ کیا اور ان میں سے بعض نے حج کرنے کے لیے وہاں قیام کیا اور ۲ر رجب کو ابن الصابن متوفی کی بجائے علی بن ابی الطیب کو دیوان بیت المال کی نگرانی کا خلعت دیا گیا۔

اور شعبان کے اوائل میں دمشق میں شدید ہلا دینے والی ہوا آئی جس نے بہت سے درختوں اور شاخوں کو توڑ دیا اور بعض دیواروں کو گرا دیا اور ایک گھنٹے کے بعد حکم الٰہی سے رُک گئی۔

اور جب ۹ر شعبان کا دن آیا تو کبوتر کے انڈے کے برابر بڑے بڑے اولے گرے' اور بعض کبوتروں کے جام توڑ دیئے' اور اس ماہِ رمضان میں دریائے نیل کے کنارے پر مدرسہ معزیہ میں جسے امیر سیف الدین لمعز دمر نے تعمیر کیا تھا' امیر مجلس الناصری نے خطبہ دیا اور وہ خطیب عز الدین عبدالرحیم بن الفرات حنفی تھا۔

اور ۱۵ر رمضان کو شیخ تاج الدین عمر بن علی بن سالم المصری ابن الفاکہانی المالکی آئے' اور قاضی شافعی کے ہاں اترے اور اس کی کچھ تصانیف کا سماع کیا اور اس سال شامیوں کے ساتھ حج کو روانہ ہو گئے' اور دمشق پہنچنے سے قبل قدس کی زیارت کی اور اس ماہ میں سوق الخیل کو ہموار کیا گیا اور اس میں بہت سے سنگریزے چنے گئے' اور اس میں تقریباً چار سو نفوس نے چار دن کام کیا اور اسے برابر کر کے ٹھیک ٹھاک کر دیا اور اس سے قبل اس میں بہت سے پانی اور گڑھے ہو جاتے تھے' اور اسی ماہ میں باب الجابیہ کے اندر سوق الدقیق کو الشابندیہ تک درست کیا گیا اور اس پر چھت ڈالے گئے۔

اور ۸ر شوال سوموار کے روز شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر عز الدین ایبک امیر علم تھا' اور شہاب الدین الظاہری اس کا قاضی تھا' اور اس میں حج کرنے والوں میں شہاب الدین بن جبل' ابو النسر' ابن الجملہ' فخر المصری' الصدر المالکی' شرف الدین الکفوی الحنفی' البہا ابن امام المشہد جلال الدین الاعیالی' ناظر یتامیٰ' شمس الدین الکردی' فخر الدین بعلبکی' مجد الدین ابن ابی المجد' شمس الدین ابن قیم الجوزیہ' شمس الدین ابن خطیب بیرۃ' شرف الدین قاسم العجلونی' تاج الدین ابن الفاکہانی' شیخ عمر السلادی اور اس کا کاتب اسماعیل ابن کثیر اور بقیہ مذاہب کے اور لوگ شامل تھے' حتیٰ کہ شیخ بدر الدین کہا کرتے تھے کہ ہمارے اس قافلے میں چار سو فقیہ' چار مدارس اور خانقاہ اور دار الحدیث شامل تھا' اور ہمارے ساتھ تیرہ مفتی تھے' اور مصریوں میں بھی فقہا کی ایک جماعت تھی جس میں قاضی المالکیہ تقی الدین الاخنائی' فخر الدین النویری' شمس الدین ابن الحارثی' مجد الدین الاقصرائی اور شیخ الشیوخ محمد المرشدی شامل تھے' اور عراقی قافلے میں شیخ احمد السروجی اشد تھے' اور وہ مشاہیر میں سے تھے' اور شامیوں میں شیخ علی الواسطی صحبۃ ابن المرجانی تھے اور مصریوں کا امیر مغلطائی الجمالی تھا' جو ایک وقت میں وزیر بھی تھا' اور اس وقت وہ بیمار بھی تھا' اور ہم چشمہ تبوک کے پاس سے گزرے اور اس سال اسے درست کیا گیا اور اسے اونٹوں اور شتر بانوں کے پانی نہ لینے سے محفوظ کیا گیا اور اس کا پانی نہایت خوبصورت' صاف اور اچھا ہو گیا' اور جمعہ کا وقفہ تھا اور طواف میں ہم پر بارش ہوئی اور یہ سال سستا اور پر امن تھا۔

Marfat.com

اور ۱۵ ذی الحجہ کو تنکز قلعہ جبر کی طرف سے واپس آ گیا اور شامی فوج کی اکثریت اس کی خدمت میں تھی اور اس نے ان نواح میں بڑی شان وشوکت کا اظہار کیا اور ۱۶ ذی الحجہ کو قاضی علاؤ الدین کا حکم اس کے بھائی جمال الدین کی تمام جہات میں پہنچا اور اس کی وفات کی وجہ سے اس کی جہات کو اس کی جہات کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے' پس اس کے لیے بڑے بڑے مناصب جمع ہوئے' جو اس دور میں کسی دوسرے رئیس کے لیے جمع نہ ہوئے' اور ان مناصب میں وکالت' بیت المال فوج کی قضا' کاغذ کی کتابت' وکالت ملک الامراء' بیمارستان کی نگرانی' حرمین کی نگرانی' دیوان سعید کی نگرانی' اور امینیہ' ظاہریہ' عصرونیہ کی تدریس وغیرہ شامل تھے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

قاضی القضاۃ عزالدین المقدسی:

عزالدین ابوعبداللہ بن محمد بن قاضی القضاۃ تقی الدین سلیمان بن حمزہ بن احمد بن عمر بن الشیخ ابی عمر المقدسی الحنبلی' آپ ۶۶۵ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور اپنے والد سے اشتغال کیا اور اپنے دورِ امارت میں اسے نائب مقرر کیا' اور جب ابن مسلم حاکم مقرر ہوا تو وہ اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے' اور وہ الجوزیہ کے درس میں اور دارالحدیث اشرفیہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنے گھر میں پناہ آ لیتے اور جب ابن مسلم فوت ہو گیا تو آپ نے اس کے بعد تقریباً چار سال حنابلہ کی قضا کو سنبھالا اور آپ میں تواضع محبت اور لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے خصائل پائے جاتے تھے اور آپ کی وفات ۹ صفر کو بدھ کے روز ہوئی اور وہ بارش کا دن تھا' اس کے باوجود لوگ آپ کے جنازے میں شامل ہوئے' اور ان کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا اور آپ کے بعد آپ کے نائب شرف الدین ابن الحافظ حاکم بنے اور آپ کی عمر نوے سال کے قریب تھی۔

امیر سیف الدین قجلیس:

اور ۱۵ صفر کو امیر سیف الدین قجلیس سیف النعمۃ نے وفات پائی' اور اس نے الحجار اور اس کے وزیر سے قدس شرف میں سماع کیا اور ۱۵ صفر کو امیر کبیر سیف الدین ارغون بن عبداللہ الدویدار الناصری نے وفات پائی' آپ نے طویل مدت تک نیابت مصر کا کام کیا' پھر سلطان آپ سے ناراض ہو گیا تو اس نے آپ کو حلب کی نیابت پر بھیج دیا' پس آپ نے ایک مدت تک وہاں قیام کیا' پھر ۱۷ ربیع الاوّل کو وہیں وفات پا گئے اور اس قبر میں دفن ہوئے' جسے آپ نے حلب میں خریدا تھا' آپ فہیم اور فقیہ تھے' اور آپ میں دینداری اور اتباع شریعت پائی جاتی تھی' اور آپ نے حجاز سے بخاری کا سماع کیا اور تمام بخاری کو اپنی تحریر میں لکھا اور بعض علماء نے آپ کو افتاء کی اجازت دی اور آپ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی طرف میلان رکھتے تھے اور وہ مصر میں تھے آپ نے وفات پائی اور ابھی آپ کی عمر پورے پچاس سال نہ ہوئی تھی اور آپ کھیل کو ناپسند کرتے تھے اور جب آپ نہر الساجور کے استقبال کو نکلے تو ذلت و مسکنت کے ساتھ نکلے اور اسی طرح اُمراء بھی آپ کے ساتھ تکبیر و تہلیل اور تحمید کرتے ہوئے پیادہ پا روانہ ہوئے اور آپ نے اس بارے میں گانے اور لہو ولعب سے منع کیا۔ رحمہ اللہ۔

Marfat.com

قاضی ضیاء الدین:

ابوالحسن علی بن سلیم بن ربیع بن سلیمان الازرعی الشافعی' آپ ساٹھ سال کی مدت تک اقضیہ کی ولایت میں بہت سے مدارس میں منتقل ہوئے اور طرابلس' عجلون اور زرع وغیرہ میں فیصلے کیے اور آپ کو فضیلت حاصل تھی' اور آپ کی بہت سی نظمیں بھی ہیں' آپ نے التنبیہ کو تقریباً سولہ ہزار اشعار میں نظم کیا ہے اور اس کی تصحیح کو تیرہ سو اشعار میں نظم کیا ہے اور آپ کی مدائح' موالیا اور ازجال وغیرہ بھی ہیں' پھر ۱۳ ربیع الاوّل جمعہ کے روز ۸۵ سال کی عمر میں آپ نے رملہ میں وفات پائی' رحمہ اللہ۔ اور آپ کے متعدد بیٹے ہیں جن میں عبدالرزاق ایک فاضل شخص ہے اور اس نے علم شریعت اور طبیعت کے درمیان موافقت کی ہے۔

ابوبوس عثمان بن سعید المغربی:

ایک وقت میں یہ بلاد قابس میں بادشاہ بن گیا پھر ایک جماعت اس پر متغلب ہوگئی اور اس نے اسے اس سے چھین لیا تو یہ مصر چلا گیا اور وہاں اقامت اختیار کرلی اور جاگیریں دیں اور یہ مغاربہ کے لباس تلوار گلے میں لٹکا کر فوج کے ساتھ سوار ہوا کرتا تھا اور یہ خوبصورت ہیئت والا تھا اور خدمت پر مواظبت کرتا تھا' یہاں تک کہ جمادی الاولیٰ میں فوت ہوگیا۔

علامہ ضیاء الدین ابوالعباس:

احمد بن قطب الدین محمد بن عبدالصمد بن عبدالقادر السنباطی' الشافعی الحسامیہ کا مدرس اور مصر کا نائب الحکم' اس نے بہت سی جگہوں میں ڈہرائی کی اور اپنے والد سے فقہ سیکھی اور جمادی الآخرۃ میں وفات پائی اور اس کے بعد ناصر الدین تبریزی نے الحسامیہ کی ذمہ داری کو سنبھالا۔

صدر کبیر تاج الدین الکارمی:

جو ابن الرہایلی کے نام سے مشہور ہیں' آپ دمشق الکارمیہ اور مصر کے سب سے بڑے تاجر تھے' آپ نے جمادی الآخرۃ میں وفات پائی' آپ نے سامانِ تجارت' اثاث اور املاک کے علاوہ ایک لاکھ دینار پیچھے چھوڑا۔

علامہ فخر الدین:

عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان بن المارودانی الترکمانی الحنفی' اس فخر الدین نے الجامع کی شرح کی ہے اور ایک سو کاغذ میں اس کے درس دیئے ہیں اور رجب میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور آپ شجاع' عالم' فاضل' باوقار' فصیح اور خوش طبع شخص تھے اور آپ کی نظم بھی اچھی ہے اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے تاج الدین نے المنصوریہ کو سنبھالا۔

تقی الدین عمر ابن الوزیر شمس الدین:

محمد بن عثمان بن السلعوس' آپ کا باپ جب سزا پا کر فوت ہوا تو آپ چھوٹے بچے تھے' پھر آپ نے خدام میں پرورش پائی' پھر سلطان نے آخر وقت میں آپ کو طلب کیا اور آپ کو مصر کی کچہریوں کی نگہداشت کا کام سپرد کیا اور آپ نے اسے ایک دن سنبھالا اور جمعرات کے روز سلطان کے سامنے حاضر ہوگئے' پھر اس کے ہاں سے باہر نکلے تو آپ کی حالت خراب ہوگئی' اور آپ پالکی میں اپنے گھر پہنچے اور ۲۶ ذی القعدہ ہفتے کے دن کی صبح کو وفات پا گئے' اور جامع عمرو بن العاص میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور القرافہ

Marfat.com

میں اپنے باپ کے پاس دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

جمال الدین ابوالعباس:

احمد بن شرف الدین بن جمال الدین محمد بن ابی الفتح نصر اللہ بن اسعد بن حمزہ بن اسد بن علی بن محمد التمیمی الدمشقی ابن القلانسی' افواج کے قاضی اور بیت المال کے وکیل اور امینیہ وغیرہ کے مدرس' آپ نے "التنبیہ" کو حفظ کیا' پھر الرافعی کی "المحرر" کو حفظ کیا اور آپ اسے مستحضر کرتے تھے' آپ نے شیخ تاج الدین الفزاری سے اشتغال کیا اور طلب علم وامارت کے لیے آگے بڑھے اور بڑی جہات کو سنبھالا اور کئی جگہوں میں پڑھایا' اور آپ اپنے وقت میں امارت' گھرانے اور دینی اور دنیوی مناصب کے لحاظ سے متفرد تھے اور آپ اہل علم' فقراء اور صالحین کے ساتھ تواضع' حسن ارادہ' محبت اور احسان کے ساتھ پیش آئے تھے' اور آپ کو انشاء کی اجازت حاصل تھی اور آپ نے میری موجودگی میں اس کافی البدیہہ خطبہ لکھا اور خوب لکھا اور اس کی اچھی تعبیر کی اور میری نگاہوں میں بڑے ہو گئے۔"

آپ نے ۱۸ر ذوالقعدہ کو سوموار کے روز وفات پائی اور السفح میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ نے مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا اور فخر الدین بعلبکی نے آپ کے لیے مشیخت کی تربیت کی اور ہم نے اسے آپ سے سماع کرایا۔

۷۳۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو وہی حکام تھے جو پہلے تھے اور اس کے آغاز میں القیساریہ فتح ہوا' جو فولاد کے پگھلانے کی جگہ تھا' اور اس کے اردگرد تنکز قیساریہ ایک تالاب میں تھا اور بدھ کے روز امینیہ اور ظاہریہ میں علاؤ الدین بن القلانسی نے اپنے بھائی جمال الدین کی بجائے پڑھایا اور العصرونیہ کے درس میں اپنے بھتیجے امین الدین محمد بن جمال الدین کا ذکر کیا اور العصرونیہ کو اس کے چچا نے اس کے لیے چھوڑ دیا' اور دونوں کے پاس اعیان کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور ۹ر محرم کو حمص میں بہت سیلاب آیا' جس کی وجہ سے بہت سے لوگ غرق ہو گئے' اور لوگوں کی بہت سی اشیاء بھی تباہ ہو گئیں اور جو لوگ اس میں مرے ان میں تقریباً دو سو عورتیں نائب کے حمام میں مر گئیں' وہ ایک دلہن یا دو دلہنوں کے پاس اکٹھی ہوئی تھیں پس وہ سب کی سب مر گئیں۔

اور صفر میں تنکز نے سوق الخیل کے سامنے کی دیواروں کو باب الفرادیس تک سفیدی کرنے کا حکم دیا اور الظاہر کی سرائے کو از سر نو تعمیر کرنے کا حکم دیا اور اس نے اس پر تقریباً ستر ہزار درہم خرچ کیے' اور اس ماہ میں لاجین الصغیر کا تابوت البیرہ سے پہنچا اور اسے مشرقی دروازے سے باہر اس کی قبر میں دفن کر دیا گیا اور ۹ر ربیع الآخر کو عماد الدین طرطوسی' شیخ رضی الدین المنطقی متوفی کی بجائے القیمازیہ میں درس کے لیے حاضر ہوا اور قضاۃ اور اعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور یکم ربیع الآخر کو ملک افضل علی بن ملک المؤید حاکم حماۃ کو اس نے خلعت دیا اور سلطان ملک ناصر نے اسے اس کے باپ کی جگہ اس کے فوت ہو جانے کی وجہ سے حاکم مقرر کیا اور وہ مصر میں جماعتوں کے ساتھ سوار ہوا اور سبابہ اور فاشیہ اس کے آگے آگے تھے اور اس ماہ کے نصف میں شمس الدین اصفہانی شارح

Marfat.com

المختصر اور مدرس الرواحیہ ڈاک کے گھوڑوں پر دیارِ مصر کی طرف روانہ ہوا اور دمشق اور اہل دمشق کو چھوڑ گیا اور قاہرہ کو وطن بنالیا۔

اور ۹ر جمادی الآخرۃ جمعہ کے روز اس نے اس جامع میں خطبہ دیا جسے امیر سیف الدین آل ملک نے تعمیر کیا تھا اور نور الدین علی بن شبیب الحنبلی خطیب مقرر ہوا۔ اور اس ماہ میں سلطان نے امراء کی ایک جماعت کو الصعید کی طرف بھیجا اور انہوں نے چھ سو راہزنوں کا گھیراؤ کرلیا اور ان کے کچھ آدمی مارے گئے۔

اور جمادی الآخرۃ میں نور الدین ابن الخشاب نے دمشق میں الطرقشی کی بجائے کچہریوں کے انتظام کو سنبھالا' اور ۱۱ر رجب بدھ کے روز قاضی القضاۃ علاؤ الدین بن الشیخ زین الدین بن المنجاء کو شرف الدین بن الحافظ کی بجائے' حنابلہ کی قضاء کا خلعت دیا گیا اور اس کا حکمنامہ جامع میں پڑھا گیا اور قضاۃ واعیان حاضر ہوئے' اور دوسرے دن اس نے برہان الدین الزرعی کو نائب مقرر کیا۔

اور رجب میں شمس الدین موسیٰ بن التاج اسحاق نے' فخر الدین کاتب الممالیک متوفی کی بجائے افواج کی نگہداشت کا کام سنبھالا اور اس کی جگہ النشو نے خواص کی نگرانی کا کام سنبھالا اور اسے چادر کا خلعت دیا۔ اور جب شعبان آیا تو اسے اور اس کے بھائی العلم الناظر کچہری کو معزول کر دیا گیا اور ان سے مطالبے کیے گئے' اور انہیں بہت مارا گیا' اور المکین بن قرومنیۃ نے فوج کی نگرانی اور اس کے بھائی شمس الدین بن قرومنیۃ نے کچہریوں کی نگرانی کا کام سنبھال لیا۔

اور شعبان میں امیر سیف الدین بکتمر الساقی کی بیٹی کے ساتھ انوک کی شادی ہوئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا نام محمد بن السلطان الملک الناصر تھا' اور اس کا جہیز ایک کروڑ دینار کا تھا' اور اس نے اس دعوتِ ولیمہ میں تقریباً بیس ہزار بکریوں' مرغوں' بطخوں' گھوڑوں اور گایوں کو ذبح کیا اور تقریباً اٹھارہ ہزار قنطار حلوہ اٹھایا گیا اور تین ہزار قنطار شمعیں اٹھائی گئیں' یہ شیخ ابوبکر کا قول ہے اور یہ دعوتِ ولیمہ ۱۱ر شعبان کو جمعہ کی رات کو ہوئی۔

اور اسی شعبان میں قاضی محی الدین بن فضل اللہ کو مصر کی سیکرٹری شپ سے شام کی سیکرٹری شپ کی طرف منتقل کیا گیا' اور شرف بن شمس الدین بن الشہاب محمود کو مصر کی سیکرٹری شپ کی طرف منتقل کر دیا گیا' اور ۱۵ر شعبان کو الشامیۃ البرانیۃ میں جمعہ قائم کیا گیا اور اس میں قضاۃ اور امراء حاضر ہوئے اور شیخ زین الدین عبدالنور المغربی نے وہاں خطبہ دیا' اور یہ امیر حسام الدین الیشقدار کے مشورہ سے ہوا جو شام میں حاجب تھا' اور اس کی طرف سے کمال الدین ابن الزکی نے خطبہ دیا' اور اس ماہ میں نائب السلطنت نے سوق الخیل سے میدان الحصا تک گھروں کو سفیدی کرنے کا حکم دیا تو ایسے ہی کیا گیا۔ اور اس ماہ میں فرات میں بڑا سیلاب آیا' جس کی مثل نہیں سنی گئی۔ اور وہ سیلاب بارہ دن رہا اور کوفہ کے بہت سے اموال کو تباہ کر دیا اور اس نے اس پل کو بھی توڑ دیا جو دیر بسر کے پاس ہے اور وہاں بھاؤ گراں ہو گئے اور وہ پل کی مرمت میں لگ گئے' پھر وہ دوسری دفعہ ٹوٹ گیا۔

اور ۹ر شوال ہفتے کے روز شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر سیف الدین اوذان اور قاضی جمال الدین ابن الشریشی تھے اور اب وہ قاضی حمص ہے' اور اس سال سلطان نے حج کیا اور قاضی القضاۃ قزوینی' عز الدین بن جماعۃ' موافق الدین حنبلی اور ستر امراء نے اس کی صحبت کی اور ۲۱ر شوال جمعرات کی رات کو اس نے الصاحب عز الدین غبریال کو مدرسہ نجیبیہ جوانیہ سے ہٹانے کا حکم لکھا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اس سے بہت سے اموال لے گئے اور آئندہ سال کے محرم میں اسے چھوڑ دیا گیا۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ عبدالرحمٰن بن ابی محمد بن محمد:

ابن سلطان القراندی' جوایک مشہور عابد' درویش' جامع اموی کے گوشہ نشین اور بکثرت تلاوت وذکر کرنے والے ہیں' آپ کے اصحاب آپ کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں اوراس کے باوجودان کے پاس دولت اور املاک ہیں' آپ نے آغاز محرم میں ۸۵ یا ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور آپ نے حدیث کا سماع کیا اور علم سے اشتغال کیا' پھر اسے چھوڑ کر عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

ملک مؤید حاکم حماۃ:

عمادالدین اسماعیل بن ملک افضل نورالدین علی بن ملک مظفر تقی الدین' محمود بن ملک منصور ناصر الدین محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب' آپ کو متعدد علوم یعنی فقہ' ہیئت' طب وغیرہ میں بہت فضائل حاصل تھے' اور آپ کی متعدد تصانیف ہیں جن میں تاریخ حافل دو جلدوں میں ہے اور نظم الحادی وغیرہ بھی ہے اور آپ علماء سے محبت کرتے تھے اور فنون کثیرہ میں ان کو شریک کرتے تھے اور آپ بنی ایوب کے فضلاء میں سے تھے۔ آپ نے ۷۲۱ھ سے لے کر اس وقت تک حماۃ کی بادشاہت سنبھالی اور ملک ناصر آپ کی تعظیم وتکریم کرتا تھا اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا افضل علی بادشاہ بنا۔

آپ نے ۲۸ رمحرم کو جمعرات کی سحر کو وفات پائی اور چاشت کے وقت آپ کو حماۃ کے باہر اپنے والدین کے پاس دفن کیا گیا۔

قاضی تاج الدین السعدی:

تاج الدین ابوالقاسم عبدالغفار بن محمد بن عبدالکافی بن عوض بن سنان بن عبداللہ السعدی الفقیہ الشافعی' آپ نے کثیر سماع کیا اور تین جلدوں میں اپنے لیے معجم نکالا اور خود بہت کچھ پڑھا اور شاندار تحریر لکھی اور آپ اس فن کے ماہر عارف تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے خط میں تقریباً پانصد جلدیں لکھیں' اور آپ شافعی مفتی تھے اس کے باوجود آپ نے ایک وقت قاضی حنبلی کی نیابت کی اور مدرسہ صاحبیہ کی مشیخت سنبھالی' آپ نے ۸۲ سال کی عمر میں ربیع الاوّل کے آغاز میں مصر میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ۔

شیخ رضی الدین بن سلیمان:

المنطقی الحنفی بلادِ تونیہ میں آپ اصل کریم باپ سے ہے' آپ نے حماۃ میں پھر دمشق میں قیام کیا اور القیمازیہ میں پڑھایا' اور آپ منطق اور جدل میں فاضل تھے' اور ایک جماعت نے اس کے متعلق آپ سے اشتغال کیا' آپ نے ۸۶ سال کی عمر پائی اور سات مرتبہ حج کیا اور ۲۶ ربیع الاوّل کو جمعہ کی رات کو وفات پائی' اور الصوفیہ میں دفن ہوئے۔

امام علاؤالدین طیبغا:

اور ربیع الاوّل میں امام علاؤ الدین طیبغا نے وفات پائی اور الصالحیہ میں اپنی قبر میں دفن ہوئے اور اسی طرح امیر سیف الدین زولاق نے بھی وفات پائی اور اسی طرح اپنی قبر میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ شرف الدین ابومحمد:

عبداللہ بن الحسن بن عبداللہ بن الحافظ عبدالغنی المقدسی الحنبلی' آپ ۶۴۶ھ کو پیدا ہوئے اور مدت تک ابن مسلم کی نیابت سنبھالی' پھر گذشتہ سال قضا کا کام سنبھالا' پھر جمادی الاولیٰ کے آغاز میں جمعرات کی رات کو اچانک آپ کی وفات ہوگئی' اور دوسرے دن شیخ ابوعمر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ یاقوت الحبشی:

الشاذلی الاسکندرانی' آپ ۸۰ سال کی عمر کو پہنچے اور آپ کے اتباع بھی تھے اور آپ کے اصحاب میں شمس الدین ابن اللبان الفقیہ الشافعی بھی تھے اور وہ آپ کی تعظیم وتعریف کرتے تھے اور آپ کی طرف مبالغہ آمیز باتیں منسوب کرتے تھے جن کی صحت و کذب کو اللہ بہتر جانتا ہے' آپ نے جمادیں وفات پائی اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

النقیب ناصح الدین:

محمد بن عبدالرحیم بن قاسم بن اسماعیل الدمشقی' آپ کی اصل قبطی ہے۔ آپ نے اسلام قبول کیا اور بہت اچھے مسلمان ہوئے' آپ کے بہت سے اوقاف تھے' اور اہل علم کے ساتھ آپ بہت حسن سلوک کرتے تھے اور آپ صدر معظم تھے' سلطان کی طرف سے آپ کو بہرہ وافر حاصل ہوا اور قدس شریف میں الفخریۃ آپ کی طرف منسوب ہے' آپ نے ۱۵ رجب کو وفات پائی اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے اموال واملاک کی محافظت کی گئی۔ رحمہ اللہ۔

امیر سیف الدین الجای الدویدار الملکی الناصری:

آپ فاضل حنفی فقیہ تھے' آپ نے اپنے خط میں چوکور لکھا اور بہت سی معتبر کتابیں حاصل کیں اور آپ اہل علم کے ساتھ بہت حسن سلوک کرتے تھے' آپ نے رجب کے آخر میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ۔

فاضل' ماہر اور حاذق طبیب:

امین الدین سلیمان بن داؤد بن سلیمان' آپ دمشق میں رئیس الاطباء تھے اور مدت تک ان کے مدرس رہے' پھر جمال الدین بن الشہاب الکحال کے ذریعے آپ کی موت سے کچھ عرصہ قبل ایک بات کی وجہ سے جس میں نائب السلطنت نے آپ کا مقابلہ کیا' آپ کو معزول کر دیا گیا' آپ نے ۲۶ رشوال کو ہفتے کے روز وفات پائی اور القبیبات میں دفن ہوئے۔

شیخ القراء برہان الدین:

ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری ثم الخلیلی الشافعی قرأت وغیرہ میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں' آپ ۶۴۰ھ میں قلعہ جعبر میں پیدا ہوئے اور بغداد میں اشتغال کیا' پھر دمشق آئے اور شہر خلیل میں تقریباً چالیس سال اقامت اختیار کر کے لوگوں کو پڑھاتے رہے اور الشاطبیہ کی شرح کی اور حدیث کا سماع کیا' اور آپ کو حافظ یوسف بن خلیل سے اجازت حاصل تھی اور آپ نظم ونثر میں عربی عروض اور قرأت میں تصانیف کیں' اور آپ فضائل' امارت' خیر' دیانت' عفت اور صیانت میں مشہور مشائخ میں سے تھے' آپ نے ۵ رمضان کو اتوار کے روز وفات پائی اور شہر خلیل میں زیتون کے درخت تلے دفن ہوئے' آپ کی عمر ۹۲ سال تھی۔ رحمہ اللہ۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ علم الدین:

ابوعبداللہ محمد بن القاضی شمس الدین ابی بکر عیسیٰ بن بدران بن رحمہ الاخنائی السعدی المصری الشافعی' آپ دمشق اور اس کے مضافات کے حاکم تھے اور عفیف' پاکدامن' ذہین' خوش بیان' محب فضائل اور اہل فضائل کی تعظیم کرنے والے تھے' آپ نے العادلیہ الکبیرہ میں بہت سماعِ حدیث کرایا اور ۱۳ رذی القعدہ کو جمعہ کے روز وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں اپنی بیوی کے پاس پہاڑ کی جانب سے العادل کتبغا کی قبر کے سامنے دفن ہوئے۔

قطب الدین موسیٰ:

ابن احمد بن الحسین بن شیخ السلامیہ' شامی فوجوں کے ناظر' آپ کے پاس بہت مال تھا' اور آپ کو فضائل بھی حاصل تھے اور اہل خیر کے ساتھ آپ حسن سلوک کرتے تھے' اور مہمات میں آپ کا قصد کیا جاتا تھا' آپ نے ۲ رذوالحجہ کو منگل کے روز وفات پائی اور آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی' اور اپنی قبر الناصریہ کے سامنے قاسیون میں دفن ہوئے' اور آپ شیخ علامہ عزالدین حمزہ مدرس الحسنبلیہ کے والد تھے۔

۷۳۳ھ

اس سال کا آغاز بدھ کے دن سے ہوا اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور شافعیہ کا کوئی قاضی نہ تھا' اور حنفیہ کا قاضی عمادالدین طرطوسی اور مالکیہ کا قاضی شرف الدین ہمدانی اور حنابلہ کا قاضی علاؤالدین ابن المنجا تھا اور سیکرٹری محی الدین بن فضل اللہ اور جماع کا ناظر عمادالدین بن البشیر ازی تھا۔

اور ۲ رمحرم کو حجاز سے سلطان کی بخریت واپسی اور اس کے اپنے ملک کے نزدیک پہنچنے کی خوشخبری دینے والا آیا اور خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کو آراستہ کیا گیا' اور بشارت دینے والے نے امیر سیف الدین بکتمر الساقی اور اس کے بیٹے شہاب الدین احمد کی وفات کی خبر دی اور وہ دونوں حج کرنے کے بعد واپسی پر راستے میں مصر کے قریب تھے' پہلے والد پھر اس کے بعد اس کا باپ عیون القصب سے تین دن کے فاصلے پر تھے' پھر ان دونوں کو القرافہ میں ان کی قبروں میں منتقل کیا گیا اور بکتمر کے بہت سے اموال' جواہر موتی' اسباب' متاع اور ذخائر پائے گئے' جو حد وشمار میں نہیں آسکتے اور اس نے الصاحب شمس الدین غبریال کو محرم میں چھوڑ دیا اور صفر میں اسے مصر طلب کیا گیا اور وہ ڈاک کے گھوڑوں پر گیا اور اس کی روانگی کے بعد اس کے اہل کی مخالفت کی گئی اور ان سے بیت المال کے لیے بہت سے اموال لیے گئے' اور آخر صفر میں الصاحب امین الملک دمشق میں غبریال کی بجائے کچہریوں کا ناظر بن کر آیا اور اس کے چار دن بعد قاضی فخر الدین بن الحلی قطب الدین ابن شیخ اسلامیہ کی وفات کے بعد فوج کا ناظر بن کر آیا۔ اور ۱۵ ربیع الاوّل کو ابن جملہ نے دمشق کے دارالسعادۃ میں شافعیہ کی قضا کا خلعت پہنا اور اسے پہن کر جامع کی طرف آیا اور العادلیہ کی طرف گیا اور وہاں اس کا حکمنامہ اعیان کی موجودگی میں پڑھا گیا اور آپ نے ماہ مذکور کی ۲۱ رتاریخ کو بدھ کے روز العادلیہ اور الغزالیہ میں پڑھایا' اور ۲۴ رتاریخ کو سوموار کے روز' اس کا بھتیجا جمال الدین محمود القیمریہ کی واپسی کے لیے حاضر ہوا' وہ اس سے آپ کے لیے

Marfat.com

دستکش ہوگیا' پھر اسے مجلس میں نائب مقرر کیا اور العادلیہ کی طرف روانہ ہوگیا اور وہاں اس نے فیصلے کیے' پھر اس کے بعد وہ برقرار نہ رہا' اور اسی روز نیابت سے الگ کر دیا گیا اور اس کے بعد اس نے جمال الدین ابراہیم بن شمس الدین محمد بن یوسف الحسبانی کو نائب مقرر کیا اور وہ ہمت والا شخص تھا اور اسے پاکیزگی اور احکام سے واقفیت حاصل تھی۔

اور ربیع الاوّل میں شہاب قرطائی نے طرابلس کی نیابت سنبھالی اور طبلان اس سے الگ ہو کر غزہ کی نیابت پر چلا گیا اور نائب غزہ نے حمص کو سنبھالا اور جو شخص ان کے احکام کو لایا اسے ان سے ایک لاکھ درہم ملے اور ربیع الآخر میں قاضی محیی الدین بن فضل اللہ اور اس کے بیٹے کو مصر کی سیکرٹری شپ کی طرف واپس لایا گیا اور شرف الدین ابن الشہاب محمود پہلے کی طرح شام کی سیکرٹری شپ پر واپس آ گیا اور اس ماہ کے نصف میں عماد الدین موسیٰ الحسینی نے اپنے بھائی شرف الدین عدناں کی بجائے' جو گذشتہ ماہ فوت ہو گئے تھے اور ان کے قبرستان میں مسجد الذبان کے پاس دفن ہوئے' اشراف کی نقابت سنبھالی' اور اس ماہ میں فخر مصری نے ابن جملہ کی بجائے الدولعیہ میں درس دیا' انہیں قضاء سنبھالنے کا حکم ہو گیا تھا' اور ۲۵ رجب کو قاضی علاؤ الدین بن شریف نے جو ابن الوحید کے نام سے مشہور ہیں' ابن جہبل کی بجائے جو گذشتہ ماہ فوت ہوئے تھے البادرائیہ میں درس دیا اور قضاۃ اور اعیان ان کے پاس حاضر ہوئے اور میں اور شیخ شمس الدین ابن الہادی اور دوسرے لوگ اس وقت قدس میں تھے اور اس ماہ میں سلطان ملک ناصر نے بندوق سے فائر کرنے سے منع کیا اور یہ کہ اس کی کمان نہ فروخت کی جائے نہ بنائی جائے اور یہ حکم اس لیے دیا گیا کہ بندوق کے فائر نے لوگوں کے بچوں کو خراب کر دیا تھا اور جو لوگ ایسا کرتے تھے ان پر لواط' فسق اور قلت دین کا غلبہ ہو گیا تھا اور مصری اور شامی بلاد میں اس کا اعلان کر دیا گیا۔

البرزالی نے بیان کیا ہے کہ ۱۵ رشعبان کو سلطان نے حکم دیا کہ منجمین کو والی قاہرہ کے سپرد کر دیا جائے' پس انہیں عورتوں کا حال خراب کرنے کی وجہ سے مارا اور قید کیا گیا اور اُن میں سے چار آدمی سزا کے تحت مر گئے' تین مسلمان تھے اور ایک نصرانی تھا اور شیخ ابوبکر الرجبی نے مجھے یہ بات لکھی' اور یکم رمضان کو شہاب الدین بن المرواني کی وفات کے بعد امیر فخر الدین ابن الشمس لؤلؤ کے دمشق میں البر کا امیر مقرر کرنے کا حکم لے کر پہنچا' اور رمضان میں مکہ سے دمشق خط پہنچا' جس میں اس نے بیان کیا کہ بلادِ حجاز میں بجلیاں گری ہیں اور مختلف جگہوں میں انہوں نے متفرق جماعتوں کو مار دیا ہے اور بہت سی بارشیں بھی ہوئی ہیں' اور ۴ رمضان کو ایلچی' قاضی محیی الدین بن جمیل کو طرابلس کی قضا کے سپرد کرنے کا حکم لے کر آیا' پس وہ اس کی طرف روانہ ہو گیا اور ابن المجد عبداللہ نے' اصبہانی کی بجائے الرواحیہ میں درس دیا' کیونکہ انہیں مصر میں قیام کرنے کا حکم ہو گیا تھا۔ اور آخر رمضان میں اس نے الصاحب علاؤ الدین اور اس کے بھائی شمس الدین موسیٰ بن التاج اسحاق کو ڈیڑھ سال قید کرنے کے بعد دونوں کو رہا کر دیا۔

اور شامی قافلہ ۱۰ رشوال کو جمعرات کے روز روانہ ہوا اور اس کا امیر بدر الدین بن معبد اور قاضی علاؤ الدین ابن منصور تھا' جو قدس میں مدرسہ تنکز میں حنفیہ کا مدرس تھا' اور حجاج میں صدر الدین مالکی' شہاب الدین ظہیری' محی الدین ابن الاعقف اور دوسرے لوگ شامل تھے اور ۱۳ رشوال کو اتوار کے روز ابن جمعہ نے اتابکیہ میں ابن جمیل کی بجائے درس دیا' ابن جمیل نے طرابلس کی قضاء کی ذمہ داری سنبھال لی تھی' اور ۲۰ رشوال کو اتوار کے روز قاضی شمس الدین محمد بن کامل التدمری نے جو ابن جملہ کی نیابت

Marfat.com

میں دمشق میں خلیل میں خطابت کرتے تھے' فیصلے کیے اور لوگ آپ کے دین اور فضیلت سے خوش ہوئے۔

اور ذوالقعدہ میں تنکز نے دوادارہ ناصر الدین محمد کو گرفتار کرلیا اور وہ اس کے ہاں بہت مرتبہ رکھتا تھا اور اس نے اپنے سامنے اسے سخت دُکھ دِہ ضربیں لگائیں اور اس سے بہت سے اموال حاصل کیے' پھر اس نے اسے قلعہ میں محبوس کر دیا' پھر اسے قدس کی طرف جلاوطن کر دیا' اور اس نے آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کو بھی مارا' جس میں علاؤ الدین بن مقلد حاجب العرب بھی شامل تھا' اور اس نے دو دفعہ اس کی زبان قطع کی اور وہ مر گیا اور حکومت بدل گئی' اور دوسری حکومت آ گئی' جس کا پیشرو اس کے نزدیک وہ حمزہ تھا' جو اس آخری عرصے میں اس کا داستان گو اور دوست تھا' اور الدوادار ناصر الدین اور اس کے لواحقین اور دوستوں سے آسودگی دُور ہوگئی۔

اور ۲۸ رذی القعدہ منگل کے روز' کعبہ میں آہنی دروازہ لگایا گیا' سلطان نے اسے سبط احمر سے مرصع کر کے بھیجا' گویا کہ وہ آبنوس ہے' جس پر چاندی کے پترے مڑھے گئے ہیں' جن کا وزن ۳۵ رہزار تین سو اور کسر ہے اور اس نے پرانے دروازے کو اُکھاڑ دیا اور وہ ساگھون کی لکڑی کا تھا' اور اس پر چوڑے پتھر تھے' جنہیں بنوشیبہ نے لے لیا اور اس کا وزن ساٹھ رطل تھا' اور انہوں نے انہیں تبرک کی وجہ سے ہر درہم دو درہم کے بدلے فروخت کر دیا اور یہ غلط کام تھا' اور یہ سود تھا' چاہیے تھا کہ وہ انہیں سونے کے عوض فروخت کرتے تا کہ اس سے سود حاصل نہ ہوتا' اور اس نے پرانے دروازے کی لکڑیوں کو کعبہ کے اندر چھوڑ دیا اور اس پر حاکم یمن کا نام فروتین میں لکھا تھا' ان میں سے ایک پر تھا: اللّٰھم یا ولی یا علی اغفر یوسف بن عمر بن علی. ''اے اللہ! اے ولی! اے علی! یوسف بن عمر بن علی کو بخش دے''۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ تقی الدین محمود علی:

ابن محمود بن مقبل الدقوقی ابو الثناء بغدادی' جو پچاس سال سے محدث بغداد تھا' آپ ان کے لیے حدیث پڑھتے تھے' اور آپ نے المستنصریہ میں مشیخۃ الحدیث کو سنبھالا' اور آپ قوی' محصل اور ماہر تھے اور وعظ کرتے تھے اور خوشی اور مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں گفتگو کرتے تھے اور آپ اپنے زمانے اور ملک میں یگانہ تھے' آپ نے محرم میں تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے' اور امام احمد کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ نے ایک درہم بھی پیچھے نہ چھوڑا اور آپ کے دو قصیدے ہیں جن میں آپ نے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کا مرثیہ کہا ہے' آپ نے ان دونوں کو حافظ البرزالی کی طرف لکھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

شیخ امام عز القضاۃ:

فخر الدین ابو محمد عبد الواحد بن منصور بن محمد بن المنیر المالکی الاسکندری' آپ مشہور فضلاء میں سے ایک تھے' آپ کی تفسیر چھ جلدوں میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خوبصورت قصائد بھی ہیں' آپ نے کثیر سماع کیا اور روایت کی ہے اور جمادی الاولیٰ میں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور اسکندریہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ ابن جماعۃ:

شیخ الاسلام بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن الشیخ الامام الزاہد ابی اسحاق ابراہیم ابن سعداللہ ابن جماعۃ بن حازم بن صخر الکنانی الحموی الاصل۔ آپ ۴ ربیع الآخر ۶۳۹ھ کو ہفتے کی رات کو حماۃ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا' اور علم سے اشتغال کیا اور متعدد علوم حاصل کیے اور سبقت کر کے اپنے ہمسروں کے سردار بن گئے اور القیمریہ کی تدریس کا کام سنبھالا' پھر قدس شریف میں فیصلہ اور خطابت سنبھالی' پھر ایام اشرفیہ میں مصر کی قضاء کی طرف منتقل ہو گئے' پھر اس وقت وہاں بڑی تدارلیس کو سنبھالا' پھر شام کی قضاء کو سنبھالا اور طویل مدت تک آپ کے پاس خطابت' مشیخۃ الشیوخ اور تدریس العادلیہ وغیرہ اکٹھی رہیں اور یہ سب کام امارت' دیانت' صیانت تقویٰ کے باعث اور اذیت سے رکنے کے ساتھ تھے اور آپ کی نافع اور فائق تصانیف بھی ہیں اور آپ کے خطبات بھی جمع کیے گئے ہیں جو آپ وہاں خوش آواز اور محراب میں قرأت وغیرہ کے ساتھ دیا کرتے تھے' پھر شیخ تقی الدین بن دقیق العید کے بعد آپ دیار مصر کی قضاء کی طرف منتقل ہو گئے اور مسلسل وہاں حاکم رہے' حتیٰ کہ نابینا اور بڑی عمر کے ہو گئے اور آپ کے احوال کمزور ہو گئے اور آپ نے استعفیٰ دے دیا جسے منظور کر لیا گیا اور آپ کی جگہ قزوینی نے سنبھال لی اور آپ کے پاس بعض جہات باقی رہ گئیں اور آپ کے لیے بہت سے وظائف مقرر کیے گئے یہاں تک کہ آپ ۲۱ ر جمادی الاولیٰ کو سوموار کے روز عشاء کے بعد وفات پا گئے اور آپ نے ۹۴ رسال ایک ماہ اور چند یوم پورے کیے اور دوسرے دن ظہر سے قبل مصر کی جامع ناصری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بڑا اور بھرپور تھا۔ رحمہ اللہ۔

الشیخ الفاضل مفتی فلسطین:

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محی الدین یحییٰ بن تاج الدین بن اسماعیل بن طاہر بن نصر اللہ بن جہبل' حلبی الاصل ثم الدمشقی الشافعی' آپ اعیان فقہاء میں سے تھے اور ۶۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور علم سے اشتغال کیا اور مشائخ کے ساتھ رہے اور ہمیشہ شیخ الصدر بن الوکیل کے ساتھ رہے اور قدس میں الصلاحیہ میں پڑھایا' پھر اسے چھوڑ کر دمشق آ گئے اور مدت تک دارالحدیث الظاہریہ کی مشیخت کو سنبھالا' پھر البادرائیہ کی مشیخت سنبھالی اور الظاہریہ کو چھوڑ دیا اور البادرائیہ کی تدریس پر قائم رہے' یہاں تک کہ فوت ہو گئے اور ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی تنخواہ نہ لی' اور ۹ ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کے دن عصر کے بعد وفات پا گئے اور نماز کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الصوفیہ میں دفن ہوئے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

تاج الدین عبدالرحمٰن بن ایوب:

۶۶۰ھ میں مردوں کو غسل دینے والا بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ساٹھ ہزار مردوں کو غسل دیا اور رجب میں وفات پائی' آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔

شیخ فخرالدین ابومحمد:

عبداللہ بن محمد بن عبدالعظیم ابن المنجی التنوخی الشافعی' آپ خزانہ کے سرٹیفکیٹ کے منتظم تھے' اور باب النصر کے پاس فیصلوں کے نائب تھے اور القرافہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

امام فاضل مجموع الفضائل:

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عبدالوہاب البکری' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے آپ البکری کہلاتے آپ لطیف المعانی' زبردست لکھاری تھے اور ایک دن میں تین کاغذ لکھتے تھے' آپ نے آٹھ دفعہ بخاری کو لکھا اور آپ اس کا مقا کرتے اور اسے جلد کرتے اور اس کا ایک نسخہ ایک ہزار درہم میں فروخت کرتے' اور آپ نے تیس جلدوں میں تاریخ کو جمع کیا اسی طرح آپ اسے ایک ہزار درہم سے بھی زیادہ میں فروخت کرتے۔

اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی ایک کتاب تین جلدوں میں ہے جس کا نام آپ نے "مُنتھی الارب فی علم الادب رکھا ہے' مختصر یہ کہ آپ اپنے وقت میں ایک نادر شخصیت تھے' آپ نے ۲۰ رمضان جمعہ کے روز وفات پائی۔

شیخ علی بن الحسن:

بن احمد الواسطی' آپ خیر وصلاح اور کثرتِ عبادت وتلاوت اور حج میں مشہور تھے' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے چالیس سے زیادہ حج کیے ہیں' آپ بارُعب اور فضیلت والے تھے' آپ نے محرم ہونے کی حالت میں ۲۸ رذوالقعدہ کو منگل کے روز وفات پائی آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔

امیر عزالدین ابراہیم بن عبدالرحمٰن:

ابن احمد ابن القواس' آپ بعض سلطانی جہات میں حملے کے منتظم تھے' اور عقبیہ صغیرہ میں آپ کا ایک خوبصورت گھر تھا اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ اسے مدرسہ بنا دیا جائے' اور آپ نے اس پر اوقاف وقف کیے اور اس کی تدریس کے لیے شیخ عمادالدین الکردی الشافعی کو مقرر کیا' آپ نے ۲۰ رذی الحجہ کو بدھ کے روز وفات پائی۔

سنہ ۷۳۴ھ

اس سال کا آغاز اتوار کے روز سے ہوا اور شہروں کے حکام وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور ۲ ربیع الاوّل کو جمعہ کے روز الخاتونیۃ البرانیۃ میں جمعہ شروع کیا گیا' اور وہاں شمس الدین النجار نے خطبہ دیا' جو اموی میں مقررہ مؤذن تھا' اور اس نے جامع القلعہ کی خطابت کو ترک کر دیا۔

اور اس ماہ کے آغاز میں امیر شمس الدین محمد التدمری قدس کا حاکم بن کر اس کی طرف روانہ ہو گیا' اور دمشق کے فیصلوں کی نیابت سے الگ ہو گیا' اور اس ماہ کی تین تاریخ کو زین الدین عبدالرحیم ابن قاضی القضاۃ بدرالدین بن جماعۃ مصر سے قدس کی خطابت کے لیے آیا اور دمشق میں اسے خلعت دیا گیا' پھر وہ اس کی طرف روانہ ہو گیا اور ربیع الاوّل کے آخر میں امیر ناصرالدین بن بکتاش الحسامی نے شرف الدین محمود بن الخطیری کی بجائے اوقاف کی مضبوطی کا کام سنبھالا' اور اپنے اہل کے ساتھ اپنے بھائی بدرالدین مسعود کی نیابت میں امیر بن کر مصر کی طرف روانہ ہو گیا اور قاضی علاؤالدین ابن القلانسی اور بقیہ کونسلوں اور میل جول رکھنے والوں کو جو ملک الامراء تنکز کے دروازے پر رہتے تھے' معزول کر دیا اور ان سے دو لاکھ دراہم کا مطالبہ کیا گیا' اور اس نے غزہ سے اس کے ناظر جمال الدین یوسف جو السنی المستوفی کا داماد ہے' بلایا اور اس نے دیوانِ نائب اور شفاخانہ نوری کی نگرانی کو حسب دستور سنبھال لیا۔

Marfat.com

اور ماہِ ربیع میں تنکز نے باب توما کی درستگی کا حکم دیا۔ پس وہ اس کام میں مشغول ہوگیا اور اس کے دروازے کو دس ہاتھ بلند کر اور بہت جلد اس کے پتھروں اور لوہے کو از سر نو لگا دیا اور اس وقت دمشق میں سیلاب آیا جس نے کچھ دیواروں کو گرا دیا' پھر وہ آہستہ آہستہ کم ہوگیا اور ربیع الاوّل کے اوائل میں جمال الدین آقوش نائب الکرک' مصر سے طرابلس نائب بن کر جاتے ہوئے آیا' جمادی الاولیٰ میں قاضی شہاب الدین نے ابن المجد عبداللہ کو دارالسعادۃ میں طلب کیا اور اسے ابن القانسی کی بجائے بیت المال کا وکیل مقرر کیا گیا اور مصر سے اس کا حکمنامہ پہنچ گیا اور لوگوں نے اسے مبارکباد دی اور اسی ماہ میں امیر نجم الدین ابن الزبیق کو ان کی امارت سے طلب کر کے دمشق کی کچہریوں کا منتظم مقرر کیا گیا' اور ابن الخشاب کے کئی ماہ بعد تک اس کا عہدہ خالی رہا اور شعبان میں شیخ بدرالدین ابوالیسر ابن الصائغ نے زین الدین ابن جماعۃ کی بجائے قدس میں خطبہ دیا' کیونکہ اس نے اس سے استعفیٰ کر لیا تھا' اور اپنے شہر کیطرف واپس آنے کو پسند کیا تھا۔

قاضی ابن جملہ کا قضیہ:

جب رمضان کا آخری عشرہ آیا تو قاضی ابن جملہ اور شیخ ظہیر' شیخ ملک الامراء جو ابن جملہ کو قضاء سپرد کرنے میں سفیر تھا' کے درمیان ان امور میں جو اس کے الدواداری کے درمیان تھے' جھگڑا اور مقابلہ ہوگیا' اس کا ناصر الدین نے کیا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے برخلاف حلف اُٹھایا اور دونوں دارالسعادۃ سے مسجد میں جدا ہو گئے' اور جب قاضی العادلیہ میں اپنے گھر میں آیا تو شیخ ظہیر نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اس کے بارے میں مصلحت کے مطابق فیصلہ کرے اور یہ نائب کے حکم سے ہوا' گو یا باطن میں یہ فریب تھا' اور بظاہر اس کے خلاف قاضی کی نصرت کا اظہار تھا' پس ابتداءً قاضی نے سبقت کی اور اسے اپنے سامنے طلب کیا' پھر وہ اس کے ہاں سے باہر نکلا' تو ابن جملہ کے مددگاروں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ۲۷ رمضان کو بدھ کے روز شہر میں گدھے پر پھرایا اور اسے سخت مارا اور اس کے متعلق اعلان کیا کہ یہ اس شخص کی جزا ہے جو جھوٹ بولتا اور شرع کے خلاف فتویٰ دیتا ہے اور لوگوں کو اس کے روزوں میں اور آخری عشرہ میں اور ستائیسویں کے دن میں ہونے کی وجہ سے دُکھ ہوا' اور وہ شیخ کبیر روزے سے تھا' بیان کیا جاتا تھا کہ اس روز اسے دو ہزار دو سو اکہتر دُرّے مارے گئے' واللہ اعلم۔

اور ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اس نے قاضی مذکور کے خلاف فتویٰ دریافت کیا اور نائب کے حکم سے وہ اس کے باعث مشائخ کے پاس گھومے' اور جب ۲۹ رمضان کا دن آیا تو نائب السلطنت نے دارالسعادۃ میں اپنے سامنے قضاۃ اور دیگر مذاہب کے سرکردہ شخصیتوں کی ایک بھرپور مجلس منعقد کی اور اس نے ابن جملہ قاضی الشافعیہ کو حاضر کیا اور مجلس' اہل مجلس سے بھر گئی' اور انہوں نے ابن جملہ کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی بلکہ وہ کھڑا ہی رہا' پھر ایک گھنٹے بعد اسے حلقہ کے کنارے پر اس پالکی کی طرف بٹھا دیا جس میں شیخ ظہیر تھا' اور اس نے بقیہ قضاۃ کے پاس اس پر دعویٰ کیا کہ اس نے خود اس کے بارے میں فیصلہ کیا ہے اور سزا کے بارے میں اس پر زیادتی کی ہے اور حاضرین نے اس کے متعلق گفتگو کی اور بات پھیل گئی' اور وہ نائب کی گفتگو سے سمجھے کہ وہ ابن جملہ کو گرانا چاہتا ہے اور اس کی طرف میلان رکھنے کے بعد اسے چھوڑ گیا ہے اور ابھی مجلس ختم نہیں ہوئی تھی کہ قاضی شرف الدین مالکی نے اس کے فسق کا فیصلہ دیا اور اسے معزول کر دیا اور اسے قید کر دیا۔ پس مجلس اس بات پر ختم ہوگئی' اور اس نے ابن جملہ الغدر اویہ لکھ دیا' پھر اُسے پوری جزا کے لیے

Marfat.com

قلعہ کی طرف منتقل کر دیا اور تعریف خدائے واحد کے لیے ہے اور اس نے چند دن کم ڈیڑھ سال قضاء کی اور وہ احکام کا اچھا انتظام کرتا تھا' اور اسی طرح اس کے متعلقہ اوقاف کا بھی انتظام کرتا تھا' اور اس میں پاکیزگی اور فقہاء اور فقراء کے درمیان اوقاف کی تمیز پائی جاتی تھی اور اس میں پختگی رائے ذہانت اور دلیری پائی جاتی تھی' لیکن اس نے اس واقعہ میں غلطی کی ہے اور زیادتی کی ہے' پس اس کا یہ انجام ہوا ہے۔

اور ۱۰ رشوال سوموار کے روز قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر الحجی بفا اور اس کا قاضی شمس الدین محمد بن عثمان بن محمد اصبہانی ابن العجمی الحبطی جو ابن الحنبلی کے نام سے مشہور تھا' کی بجائے مجد الدین ابن حیان المصری الطرسوی الحنفی تھا اور وہ فاضل' دیندار' متقشف اور پانی کے بارے میں بہت وسوسہ کرنے والا تھا' اور اس کی جگہ جو مدرس تھا وہ نجم الدین ابن الحنفی تھا' جس کی عمر پندرہ سال تھی' اور وہ شریف' فہیم اور صورت وسیرت کے لحاظ سے اچھا اور باوقار تھا' اس طرح پر کہ سب حاضرین نے اس بارے میں اس کے باپ پر رشک کیا' یہی وجہ ہے کہ اس کا معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اس نے اپنے باپ کی زندگی میں قضاء کو سنبھالا اور وہ اس کے لیے اس سے دستکش ہو گیا اور اس کی سیرت اور احکام قابل تعریف تھے۔

اور اس ماہ اس سال میں وفات پانے والے الصاحب شمس الدین غبریال کے حق میں محضر لکھا گیا' اور بیت المال سے املاک خریدتا اور انہیں وقف کرتا ہے اور ان میں سرمایہ کا تصرف اپنے لیے کرتا ہے۔ اور کمال الدین شیرازی اور اس کے بھتیجے عماد الدین' علاء الدین القلانسی اور اس کے ماموں زاد عماد الدین القلانسی' عز الدین ابن المنجا' تقی الدین ابن المراجل اور کمال الدین ابن الغویرہ نے اس کی گواہی دی۔

اور قاضی برہان الدین الزرعی الحنبلی کو لکھوایا اور بقیہ قضاۃ نے اسے نافذ کیا اور محتسب عز الدین القلانسی نے گواہی سے انکار کیا' پس اس نے اسے تقریباً ایک ماہ تک الغدر ادیہ میں قید لکھ دی' پھر اسے رہا کر دیا اور اسے انسپکشن سے معزول کر دیا اور وہ خزانہ کی نگرانی پر قائم رہا۔

اور ۲۸ رذوالقعدہ کو اتوار کے روز قضاء کا خلعت' شیخ شہاب الدین ابن المجد کی طرف لے جایا گیا' جو ان دنوں بیت المال کا وکیل تھا' پس اس نے اُسے پہنا اور دار السعادۃ کی طرف گیا اور اس کا حکمنامہ نائب السلطنت اور قضاۃ کی موجودگی میں پڑھا گیا' پھر وہ اپنے مدرسہ اقبالیہ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں بھی اسے اسی طرح پڑھا گیا اور اس نے دو جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ کیا اور سائلین کے کاغذات کے متعلق فیصلے کیے اور ابن جملہ کی بجائے' العادلیہ الغزالیہ اور اتابکیتین میں اقبالیہ کی تدریس کے ساتھ درس دیا' اور جمعہ کے روز امیر حسام الدین مہنا بن عیسیٰ حاضر ہوا اور اس کے ساتھ حاکم حماۃ' افضل بھی تھا' پس تنکز نے ان دونوں کا استقبال کیا اور ان کی عزت کی اور دونوں نے نائب کے پاس جمعہ پڑھا' پھر دونوں مصر کی طرف چلے گئے اور سرکردہ اُمراء نے ان کا استقبال کیا اور سلطان نے مہنا بن عیسیٰ کی عزت کی اور اسے بہت سے اموال دیئے جو چاندی' سونے اور اسباب پر مشتمل تھے اور اس نے اسے کئی بستیاں جاگیر میں دیں اور اسے اپنے اہل کے پاس واپس آنے کا حکم دیا اور لوگ اس سے خوش ہو گئے' مؤرخین کا بیان ہے کہ سلطان نے اس پر جو سارا انعام کیا اس کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اور اس نے اسے اور اس کے اصحاب کو ایک سو ستر خلعت دیئے۔

Marfat.com

اور ۶ ذوالحجہ کو اتوار کے روز' قاضی القضاۃ ابن المجد کی بجائے' فخر المصری' الرواحیہ میں درس کے لیے حاضر ہوا اور چاروں قضاۃ اور اعیان فضلاء اس کے پاس حاضر ہوئے اور عرفہ کے روز اس نے نجم الدین بن ابی الطیب کو ابن المجد کی بجائے' بیت المال کی وکالت کا خلعت دیا اور عز الدین ابن القلانسی کی بجائے عماد الدین ابن الشیر ازی کو انسپکشن کا خلعت دیا اور تینوں دار السعادۃ سے چادروں کے ساتھ باہر نکلے۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

شیخ اجل تاجر بدر الدین:

بدر الدین لؤلؤ عتیق النقیب شجاع الدین ادریس' آپ ایک اچھے آدمی تھے اور الجوخ میں تجارت کرتے تھے' اور ۵ محرم کو جمعرات کے روز عصر کے وقت اچانک مر گئے' اور اولاد اور دولت پیچھے چھوڑ گئے' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور آپ صدقہ و خیرات اور نیکی کرنے والے تھے' اور مسجد ابن ہشام میں ساتویں حصے دار تھے۔

الصدر امین الدین:

محمد بن فخر الدین احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن محمد بن یوسف بن ابی العیش الانصاری الدمشقی' ٹیلے کی مشہور مسجد کے بانی جو بردی کے کنارے پر واقع ہے اور الطہارۃ الحجارۃ اور وہاں جو بازار ہے اس کے پہلو میں ہے اور جامع النیرب میں آپ کا وقت مقرر ہے' آپ ۶۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور بخاری کا سماع کیا اور اسے بیان کیا اور آپ بڑے آسودہ حاصل تاجروں میں سے تھے' آپ نے ۶ محرم کو جمعہ کی صبح کو وفات پائی اور قاسیون میں اپنی قبر میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

عماد الدین خطیب:

عماد الدین ابو حفص' عمر الخطیب' ظہیر الدین عبد الرحیم بن یحییٰ بن ابراہیم بن علی بن جعفر ابن عبد اللہ بن الحسن القرشی الزہری النابلسی' خطیب قدس' آپ طویل مدت تک نابلس کے قاضی رہے' پھر قدس کی خطابت اور اس کی قضا آپ کے پاس اکٹھی ہو گئی' اور آپ نے اشتغال کیا اور آپ میں فضیلت پائی جاتی تھی' اور کئی جلدوں میں صحیح مسلم کی شرح کی اور آپ سریع الحفظ اور سریع الکتابت تھے' آپ نے ۱۰ محرم کو منگل کی رات کو وفات پائی' اور ماملا میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

الصدر شمس الدین:

محمد بن اسماعیل بن حماد' جو قیساریۃ الشرب میں تاجر تھے' آپ نے عشقیہ غزل لکھی اور لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور تاجروں نے آپ کی امانت و دیانت کی وجہ سے آپ سے محبت کی اور آپ کو کتابوں کا مطالعہ اور معرفت حاصل تھی' آپ نے ۹ صفر کو تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

جمال الدین قاضی القضاۃ الزرعی:

ابو الربیع سلیمان بن الخطیب مجد الدین عمر بن سالم بن عمر بن عثمان الازرعی الشافعی' آپ ۶۴۵ھ کو ازرعات میں پیدا

Marfat.com

ہوئے' اور دمشق میں اشتغال کیا اور علم حاصل کیا اور مدت تک زرع میں نائب الحکم رہے' اسی وجہ سے الزرعی کے نام سے مشہور ہوئے' اور آپ اذرعات سے تعلق رکھتے تھے' اور اصلاً بلادِ مغرب سے تعلق رکھتے تھے' پھر دمشق میں نائب بن گئے' پھر مصر چلے گئے' اور وہاں نائب الحکم رہے' پھر تقریباً ایک سال وہاں با اختیار قاضی رہے' اور مدت تک شام کی قضاء' مشیخۃ الشیوخ کے ساتھ تقریباً ایک سال تک سنبھالی' پھر معزول ہو گئے اور اتابکیہ کی تدریس کے ساتھ مشیخۃ الشیوخ پر تقریباً ایک سال قائم رہے' پھر مصر چلے گئے' اور وہاں تدریس اور فوج کی قضاء پر مقرر ہوئے' پھر وہیں ۶ رصفر کو اتوار کے روز وفات پائی' اور آپ کی عمر ستر سال کے قریب تھی' اور البرزالی نے آپ کے لیے بائیس مشائخ کو مقرر کیا جن سے ہم نے جبکہ آپ دمشق میں تھے' سماع کیا۔

شیخ زین الدین:

ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمود بن عبیدان بعلبکی حنبلی' آپ حنابلہ کے فضلاء میں سے تھے' اور آپ نے حدیث فقہ تصوف اور اعمال قلوب وغیرہ کے بارے میں کتب تصنیف کی ہیں' آپ ایک فاضل شخص تھے اور آپ کے اعمال بہت ہیں' اور الظاہر کے زمانے میں آپ کو ایک حادثہ پیش آیا اور آپ کی عقل خراب ہو گئی یا آپ کی قوتِ فکر زائل ہو گئی' یا آپ نے ریاضت کی اور بھوک سے آپ کا باطن جل گیا اور آپ نے بے حقیقت خیالات دیکھے اور خیال کر لیا کہ یہ ایک خارجی امر ہے' حالانکہ وہ فاسد فکری خیال تھا۔

اور آپ کی وفات ۱۵ رصفر کو بعلبک میں ہوئی اور باب سطحا میں دفن ہوئے اور ابھی آپ ساٹھ سال کے نہیں ہوئے تھے' اور دمشق میں آپ کا اور قاضی الزرعی کا جنازہ غائب اکٹھے پڑھا گیا۔

امیر شہاب الدین:

نائب طرابلس' آپ کے اوقاف' صدقات' عطیات اور انعامات بھی ہیں' آپ نے ۱۸ رصفر کو جمعہ کے روز وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

شیخ عبداللہ بن یوسف بن ابی بکر الاسعردی المؤقت:

آپ فن میقات اور علم اصطرلاب وغیرہ کے فاضل اور ماہر تھے' مگر آپ اپنی بداخلاقی اور تندی کی وجہ سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتے تھے' پھر آپ کو ضعف بصارت ہو گیا اور ۱۰ ربیع الاوّل کو ہفتے کی شام کو قیسار یہ حسی سے گر پڑے اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

امیر سیف الدین بلبان:

طرفا بن عبداللہ الناصری آپ دمشق کے سرکردہ لوگوں میں سے تھے اور آپ کی فصول کا ذکر طویل ہے' پھر آپ اپنے گھر میں فیروزی اذان گاہ کے پاس ۲۱ ربیع الاوّل بدھ کی شب کو وفات پا گئے' اور اس قبر میں دفن ہوئے جس آپ نے اپنے گھر کے پہلو میں بنایا تھا اور اس پر پڑھانے والے وقف کیے اور اس کے نزدیک امام اور مؤذن کے ساتھ ایک مسجد بنائی۔

شمس الدین محمد بن یحییٰ بن محمد بن قاضی حران:

دمشق کے ناظر اوقاف' آپ نے بھی اسی شب وفات پائی جس میں آپ سے پہلے آدمی نے وفات پائی ہے اور قاسیون میں

Marfat.com

دفن ہوئے اور آپ کی جگہ عماد الدین شیرازی نے سنبھالی۔

شیخ ذوالفنون:

تاج الدین ابوحفص عمر بن علی بن سالم بن عبداللہ اللخمی الاسکندرانی' جوابن الفاکہانی کے نام سے مشہور ہیں' آپ ۶۵۴ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور امام مالک کے مذہب کے مطابق فقہ سے اشتغال کیا اور مہارت حاصل کی اور نحو وغیرہ کی معرفت میں بھی سبقت حاصل کی اور متفرق اشیاء کے بارے میں آپ کی تصانیف بھی ہیں۔ آپ اخنائی کے ایام میں ۷۳۱ھ میں دمشق آئے' اور اس نے آپ کو دارالسعادۃ میں اتارا اور ہم نے آپ سے اور آپ کے ساتھ سماع کیا اور اسی سال آپ نے دمشق سے حج کیا اور راستے میں آپ سے سماع کیا اور آپ اپنے ملک کو واپس آ گئے اور ۷/ جمادی الاولیٰ جمعہ کی شب کو وفات پا گئے اور جب اہل دمشق کو آپ کی موت کی اطلاع ملی تو دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔

شیخ صالح عابد ناسک ایمن:

امین الدین ایمن بن محمد' آپ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا نام سترہ نفوس تک محمد بن محمد تھا اور سب کا نام محمد تھا اور آپ نے کئی سال تک مدینے کی مجاورت کی' یہاں تک کہ آپ ۸/ ربیع الاوّل جمعرات کی رات کو وفات پا گئے اور بقیع میں دفن ہو گئے' اور دمشق میں آپ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

شیخ نجم الدین القبانی الحموی:

عبدالرحمٰن بن الحسن بن یحییٰ اللخمی القبانی' یہ اشمون الرماق کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے' آپ نے حماۃ کے ایک زاویہ میں اقامت اختیار کی' آپ کی زیارت کی جاتی تھی' آپ سے دُعاؤں کی التماس کی جاتی تھی' اور آپ عابد' زاہد' متقی' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے اور اچھے طریقے والے تھے' یہاں تک کہ ۱۴/ رجب سوموار کے دن ۶۶ سال کی عمر میں وہیں وفات پا گئے' آپ کا جنازہ بہت بڑا اور بھرپور تھا اور آپ کو فضیلت حاصل تھی' آپ نے حضرت امام احمد بن حنبل کے مذہب کے مطابق اشتغال کیا اور آپ سے جو باتیں منقول ہیں وہ بہت اچھی ہیں۔

شیخ فتح الدین بن سید الناس:

حافظ علامہ' یگانہ فتح الدین بن ابی الفتح محمد بن امام ابی عمرو محمد بن امام حافظ خطیب ابی بکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن سید الناس الربعی الیعمری الاندلسی الاشبیلی ثم المصری' آپ ذوالحجہ ۶۷۱ھ کے پہلے عشرے میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور مشائخ کی کئی جماعتوں نے آپ کو روایت کی اجازت دی' آپ ۷۹۰ھ میں دمشق آئے اور الکندی وغیرہ سے سماع کیا اور علم سے اشتغال کیا اور یکتا ہو گئے اور مختلف علوم مثلاً حدیث' فقہ' نحو' سیر و تواریخ اور دیگر فنون میں اپنے ساتھیوں کے سردار بن گئے اور آپ نے سیرت حسنہ کو دو جلدوں میں تالیف کیا اور جامع ترمذی کی پہلی جلد کے ایک حصے کی بہت اچھی شرح کی' میں نے آپ کے خوبصورت خط میں اس کی ایک جلد دیکھی ہے' آپ نے اسے شاندار طریق سے لکھا ہے' لیکن تنقید سے بچ نہیں سکے' آپ کے اشعار شاندار' نثر موافق' بلاغت تام' ترتیب و تصنیف اچھی بدیہہ گوئی' عمدہ اور نیت نیک تھی اور آپ اس سلفی عقیدہ پر قائم تھے جس کی بنیاد

Marfat.com

آیات واخبار وآثار اور آثار نبویہ کی پیروی پر تھی اور دیگر باتوں میں آپ کا سوء ادب بھی بیان کیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے' اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں آپ کی شاندار مدائح بھی ہیں' اور آپ مصر کے الظاہریہ میں شیخ الحدیث تھے اور آپ نے جامع خندق میں خطبہ دیا اور مصر میں اسانید ومتون اور عدل اور فقہ اور ظریفانہ باتوں اور اشعار وحکایات کے حفظ میں آپ کی مثل کوئی نہ تھا' آپ نے ۱۱ر شعبان کو ہفتے کے روز اچانک وفات پائی اور دوسرے روز آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا اور آپ کو ابن حمزہ رحمہ اللہ کے پاس دفن کیا گیا۔

قاضی مجدالدین بن حرمی:

ابن قاسم بن یوسف العامری الفاقوسی الشافعی' بیت المال کے وکیل اور الشافعی وغیرہ کے مدرس' آپ اولوالعزم اور قابل آدمی تھے' آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی' اس کے باوجود آپ حفظ کرتے تھے' کام کرتے تھے اور اشتغال کرتے تھے اور اپنی یاد سے درس دیتے تھے' یہاں تک کہ ۲ر ذوالحجہ کو وفات پا گئے اور آپ کی وفات کے بعد الشافعی کی تدریس شمس الدین ابن القماع نے اور قطبیہ' بہاؤالدین ابن عقیل نے اور وکالت نجم الدین الاسعردی محتسب نے سنبھال لی اور وہی الظاہر کے گھر کا وکیل تھا۔

۷۳۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا اور شہروں کے حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہوا ہے اور جامع کا ناظر' عزالدین ابن المنجا اور محتسب عمادالدین شیرازوی وغیرہ تھے' اور محرم کے آغاز میں جمعرات کے روز' ام الصالح میں قاضی القضاۃ شہاب الدین ابن المجد کی بجائے شیخ خطیب تبرور نے درس دیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے' اور ۶ر محرم کو مہنا بن عیسیٰ سلطان کے پاس سے واپس آیا اور نائب اور فوج نے اس کا استقبال کیا اور وہ عزت اور عافیت کے ساتھ اپنے اہل کے پاس واپس آ گیا اور اسی ماہ میں' سلطان جامع القلعہ کی تعمیر وتوسیع اور مصر کی پرانی مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور ابن الشہاب محمود کی بجائے قاضی جمال الدین محمد بن عمادالدین ابن الاثیر جو وہاں سیکرٹری تھا' دمشق آیا اور اس ماہ اور اس کے بعد والے مہینے میں بہت سے لوگ خناق سے مر گئے۔

اور ربیع الاوّل میں نجم الدین بن الزبیق منتظم کچہری کو گرفتار کر لیا گیا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اس کے گھوڑے اور ذخائر فروخت کر دیئے گئے اور اس کے بعد بکتمر الحاجب کا غلام سیف الدین ثمر منتظم بنا اور وہ زکوٰۃ کو مضبوط کرنے والا تھا اور اسی ماہ میں امیر شمس الدین حمزہ کے حمام کی تعمیر مکمل ہوئی جس نے ناصر الدین الدوادار کے بعد تنکز کے ہاں رتبہ حاصل کر لیا تھا' پھر اس حمام کی تعمیر میں اس کے ظلم کے باعث اس پر قباحت لازم آئی اور نائب نے اس بات میں اس کا مقابلہ کیا اور اس سے لوگوں کا حق لیا اور اسے اس کے سامنے مارا اور اس کے ہاتھ میں جو بندوق تھی اسے اس کے چہرے اور بقیہ جسم پر مارا' پھر اسے قلعے میں بند کر دیا' پھر اسے بحیرہ طبریہ میں لے گیا اور اسے اس میں غرق کر دیا اور اس نے الکرک کے نائب جمال الدین کو اس کے مطالبہ کے مطابق طرابلس کی نیابت سے معزول کر دیا اور طیغال اس کی طرف روانہ ہو گیا اور الکرک کا نائب دمشق آیا اور اس نے اسے سلیحد میں قیام کرنے کا حکم دیا اور جب نائب السلطنت اور فوج نے اس کا استقبال کیا تو وہ دارالسعادۃ میں اترا اور وہاں اس سے تلوار لے لی گئی اور اسے قلعہ میں منتقل کر دیا گیا' پھر اسے صفت اور پھر اسکندریہ میں منتقل کر دیا گیا اور یہ اس کی آخری ملاقات تھی۔

Marfat.com

اور جمادی الاولیٰ میں قاہرہ میں امیر بکتمر الحاجب الحسامی کے گھر کی حفاظت کی گئی اور اسے کھودا گیا اور اس سے بہت سی چیزیں لے لی گئیں اور نائب الکرک مذکور اس کے بیٹوں کا دادا تھا اور ۹ر جمادی الآخرۃ ہفتے کے روز' ابن بکتاش کی بجائے حسام الدین ابوبکر ابن امیر عزالدین ایبک التجیبی نے اوقاف کی مضبوطی کا کام سنبھال لیا' ابن بکتاش قید ہو گیا تھا اور اس نے متولی کو خلعت دیا اور لوگوں نے اسے مبارکباد دی اور اس ماہ کے نصف میں مصحف عثمانی کی الماری پر نیا پردہ لٹکایا گیا جو ریشم کا بنا ہوا تھا اور اس کا طول آٹھ ہاتھ اور عرض ساڑھے چار ہاتھ تھا اور اس پر ساڑھے چار ہزار دراہم خرچ ہوئے تھے اور اور وہ ڈیڑھ سال کی مدت میں تیار ہوا تھا۔

اور ۹ر شوال کو شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر علاؤ الدین المرسی اور قاضی شہاب الدین الظاہری تھا اور اس ماہ میں حلبی فوج' حلب واپس آ گئی اور وہ اپنے ترکمانی پیروکاروں کے سوا دس ہزار جوانوں پر مشتمل تھی اور وہ اذنہ' طرسوس اور ایاس کے شہروں میں تھے' انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور بہت بربادی کی اور ان میں سے صرف ایک شخص مراجو دریائے جاہان میں غرق ہو گیا تھا لیکن کفار کے پاس جو ایک ہزار کے قریب مسلمان تھے انہوں نے انہیں عید الفطر کے روز قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس ماہ میں حماۃ میں بڑی آگ لگی جس سے بہت سے بازار' املاک اور اوقاف جل گئے اور بے شمار اموال تباہ ہو گئے' اسی طرح انطاکیہ شہر کا اکثر حصہ جل گیا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور ذوالحجہ میں نائب السلطنت کے حکم سے قضاۃ کے فیصلہ کے مطابق اس مسجد کو گرا دیا گیا جو باب النصر' باب الجابیہ کے درمیان راستے میں واقع تھی' اور اس نے اس کے مغرب میں پہلی مسجد سے بھی شاندار' نفع بخش اور خوبصورت مسجد تعمیر کر دی۔

اس سال وفات پانے والے اعیان

جامع دمشق کے رئیس المؤذنین:

برہان الدین ابراہیم بن محمد بن احمد بن محمد الوانی' آپ ۶۴۳ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور روایت کی' آپ خوش آواز اور خوش شکل اور عوام کے محبوب تھے' آپ نے ۶ر صفر جمعرات کے روز وفات پائی اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا امین الدین الوانی المحدث المفید امیر بنا اور وہ آپ کے چالیس پینتالیس روز بعد فوت ہو گیا۔ رحمہم اللہ۔

عمدہ کاتب:

بہاؤ الدین محمود ابن خطیب بعلبک محی الدین محمد بن عبدالرحیم بن عبدالوہاب السلمی' آپ ۶۸۸ھ میں پیدا ہوئے اور اس فن میں مشغول ہو گئے اور اس میں یکتا ہو گئے اور اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے نسخ اور چیدہ اقلام میں سبقت لے گئے' آپ خوبرو' خوش اخلاق' خوش آواز اور اچھے دوست تھے' آپ نے ربیع الاوّل کے آخر میں وفات پائی اور شیخ ابوعمر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

علاؤ الدین صنجاری:

دمشق کی جامع اموی کے شمال میں باب الناطفانیین کے پاس دارالقرآن کے وقف کرنے والے' علی بن اسماعیل بن محمود آپ ایک نیک اور راستباز تاجر اور اچھے کاموں کی طرف سبقت کرنے والے سرمایہ داروں میں سے تھے' آپ نے ۱۳ جمادی الآخرۃ

Marfat.com

جمعرات کی رات کو قاہرہ میں وفات پائی اور قاضی شمس الدین بن الحریری کی قبر کے پاس دفن ہوئے۔

نجم الدین تاجر:

عبدالرحیم بن ابی القاسم عبدالرحمٰن الرجی' المزۃ کے مشہور قبرستان کے بانی آپ نے اس کے لیے مسجد تعمیر کی اور اس پر وسیع اوقاف وقف کیے اور وہاں صدقات بھی کیے اور آپ اپنی قوم کے نیک آدمیوں میں سے تھے اور تمام حکام کے نزدیک پسندیدہ عادل تھے' آپ نے بہت اموال واولاد اور بڑا گھر اور المزۃ میں باغات چھوڑے اور ۲۷ر جمادی الآخرۃ کو بدھ کے روز فوت ہوئے اور مذکورہ قبرستان میں المزۃ میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ حافظ قطب الدین:

ابو محمد عبدالکریم بن عبدالنور بن منیر بن عبدالکریم بن علی بن عبدالحق بن عبدالصمد بن عبدالنور الحلبی الاصل ثم المصری' آپ وہاں کے مشہور محدثین اور حفظ حدیث اور اس کی روایت وتدوین اور شرح اور اس پر گفتگو کرنے کے ذمہ دار اصحاب میں سے تھے۔ آپ ۶۶۴ھ میں حلب میں پیدا ہوئے' اور روایات کے ساتھ قرآن پاک کو پڑھا اور حدیث کا سماع کیا اور الشاطبیہ اور الفیہ کو پڑھا اور فن حدیث میں ماہر ہو گئے اور آپ حنفی المذہب تھے' اور آپ نے بہت کچھ لکھا اور بخاری کے اکثر حصے کی شرح لکھی اور مصر کی تاریخ کو تالیف کیا اور دونوں کو مکمل نہ کر سکے اور اس سیرت پر گفتگو کی جسے حافظ عبدالغنی نے تالیف کیا ہے اور اپنے لیے متابعۃ الاسناد چالیس احادیث بیان کیں' آپ خوش اخلاق' کلفت کو دور کرنے والے' پاکیزہ زبان' کثیر المطالعہ اور بہت اشتغال کرنے والے تھے' آپ نے اتوار کے روز رجب کے آخر میں وفات پائی' اور دوسرے دن یکم شعبان کو اپنے ماموں نصر المنبجی کے پاس دفن ہوئے اور نو لڑکے پیچھے چھوڑے۔ رحمہ اللہ۔

قاضی امام زین الدین ابو محمد:

عبدالکافی بن علی بن تمام بن یوسف السبکی آپ محلہ کے قاضی تھے' آپ کے والد علامہ قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی تھے' آپ نے ابن الانماطی اور ابن خطیب المزہ سے سماع کیا اور حدیث بیان کی اور ۹ر شعبان کو وفات پائی اور آپ کی زوجہ ناصریہ بنت قاضی جمال الدین ابراہیم بن الحسین السبکی نے آپ کے بعد وفات پائی اور القرافہ میں دفن ہوئی اور اس نے ابن الصابونی سے سنن نسائی کا کچھ حصہ سنا تھا اور اسی طرح اس کی بیٹی محمدیہ نے بھی سنا تھا اور وہ اس سے پہلے وفات پا گئی تھی۔

تاج الدین علی بن ابراہیم:

ابن عبدالکریم المصری جو کاتب قطلبک کے نام سے مشہور ہیں' اور آپ شیخ الشافعیہ علامہ فخر الدین کے والد اور اُن کے کئی مدارس کے مدرس ہیں اور آپ کے والد ہمیشہ خدمت اور کتابت میں مصروف رہے حتیٰ کہ اس کے پاس عادلیہ صغیرہ میں ۱۳ شعبان منگل کی رات کو وفات پا گئے' اور دوسرے دن جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔

شیخ عبدالکافی:

آپ عبیداللہ ابن ابی الرجال بن حسین بن سلطان بن خلیفۃ المنبجی کے نام سے مشہور ہیں اور ابن ابی الارزق کے نام سے بھی

Marfat.com

مشہور ہیں' آپ ۶۴۴ھ بعلبک کے علاقے میں اپنی بستی میں پیدا ہوئے' پھر آپ نے منین بستی میں اقامت اختیار کر لی اور آپ نیکی میں مشہور تھے اور آپ کو کچھ حدیث بھی سنائی گئی' آپ کی عمر نوے سال سے متجاوز تھی۔

شیخ محمد عبدالحق:

ابن شنعبان بن علی الانصاری جو السیاح کے نام سے مشہور ہیں' قاسیون کے دامن میں شمالی وادی میں آپ کا زاویہ ہے جو آپ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نوے سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور حدیث کا سماع کیا اور اس کا سماع کرایا اور آپ کو امور کی واقفیت حاصل تھی' اور آپ کو مکاشفہ بھی ہوتا تھا اور آپ ایک اچھے آدمی تھے' آپ نے اس سال کے آخر شوال میں وفات پائی ہے۔

امیر سلطان العرب:

حسام الدین مہنا بن عیسیٰ بن مہنا' شام کے عربوں کا امیر' ان کا خیال ہے کہ یہ جعفر بن یحییٰ بن خالد برمکی کی اولاد میں سے ہے اور ابن بیٹے کی اولاد میں سے ہے جو ہارون الرشید کی بہن عباسہ سے پیدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

یہ شام' مصر اور عراق کے تمام ملوک کے ہاں بڑی شان اور عزت کا حامل تھا اور دیندار نیک اور حق کا جامع تھا' اور اس نے اپنے پیچھے لڑکے' وارث اور بہت سے اموال چھوڑے اور بڑی عمر کو پہنچا اور وہ اور اس کی اولاد اور اس کے عرب شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں ان کے ہاں بڑی منزلت' حرمت اور عزت حاصل تھی' وہ آپ کی بات کو سنتے اور اس پر عمل کرتے تھے' اور آپ ہی نے انہیں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے منع کیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ یہ فعل حرام ہے اور اس بارے میں آپ کی ایک بڑی تصنیف بھی ہے۔ اور اس مہنا نے بلاد سلمیہ میں ۱۸ ذوالقعدہ کو وفات پائی' اور وہیں دفن ہوا۔

شیخ فضل العجلونی:

فضل بن عیسیٰ بن قندیل العجلونی الحنبلی' جو المسماریہ میں مقیم تھے' آپ اصلاً بلاد حبراحی کے ہیں' آپ دنیا سے کم سروکار رکھتے تھے اور طویل لباس اور بڑا عمامہ پہنتے تھے' اور وہ ارزاں ترقیمت کا ہوتا تھا' اور آپ تعبیر الرؤیا کو جانتے تھے اور اس کی وجہ سے آپ کا قصد کیا جاتا تھا' اور آپ کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے اور آپ کو بہت سی تنخواہوں کے ساتھ کاموں کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے انہیں قبول نہ کیا' بلکہ بدحالی کی مزیدار اور خوشگوار زندگی کو پسند کیا' حتیٰ کہ ذوالحجہ میں وفات پا گئے' آپ کی عمر تقریباً نوے سال تھی' اور آپ کو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا' اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

۷۳۶ھ

اس سال کا آغاز جمعہ کے روز سے ہوا اور حکام وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور اس کے پہلے دن تنکز' فوج اور مجانیق کے ساتھ قلعہ جعبر کی طرف روانہ ہوا اور وہ ایک ماہ پانچ دن غائب رہے اور صحیح سلامت واپس آ گئے اور ۸ صفر کو اس خانقاہ کا افتتاح ہوا جسے سیف الدین قوصون الناصری نے باب القرافہ سے باہر تعمیر کیا تھا اور اس کی مشیخت شیخ شمس الدین اصبہانی متکلم نے سنبھالی اور ۱۰ صفر کو ابن جملہ قلعہ کے قید خانے سے باہر نکلا اور ۱۲ ربیع الآخر جمعرات کے روز' دارالسلطنت قراباغ میں شاہ تاتارا ابوسعید بن خربندا ابن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن چنگیز خاں کی وفات پا جانے کی اطلاعات آئیں' قراباغ ان کی سرمائی

Marfat.com

فردوگاہ تھی پھر اسے اس کی قبر میں منتقل کیا گیا جسے اس نے اپنے باپ کے شہر سلطانیہ کے نزدیک تعمیر کیا تھا اور وہ تاتاریوں کے بہترین بادشاہوں میں سے تھا اور ان سب سے خوش سیرت اور سنت کا پابند تھا اور اس کے زمانے میں اس کے باپ کی حکومت کے برخلاف اہل سنت طاقتور اور رافضہ ذلیل ہو گئے' پھر اس کے بعد تاتاریوں کا کوئی نقشہ قائم نہیں رہا بلکہ انہوں نے اختلاف کیا اور ہمارے اس زمانے تک وہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے ہیں اور اس کے بعد ابغا کی اولاد میں سے ارتکادون نے حکومت سنبھالی' مگر اس کی حکومت تھوڑا عرصہ ہی قائم رہی۔

اور ۱۰ر جمادی الاولیٰ بدھ کے روز بدرالدین اردبیلی نے' کمال الدین ابن الشیرازی کی بجائے الناصریۃ الجوانیہ میں درس دیا اور قضاۃ اس کے پاس حاضر ہوئے اور اسی ماہ میں الشیخ الامام المقری سیف الدین ابوبکر الحریری نے بدرالدین اردبیلی کی بجائے الظاہریۃ البرانیہ میں درس دیا' بدرالدین نے اسے الناصریۃ الجوانیہ کے حاصل ہو جانے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا اور اس کے ایک روز بعد اس کے کاتب اسماعیل ابن کثیر نے شیخ جمال الدین ابن قاضی الزبدانی کی بجائے النجیبیۃ میں درس دیا' شیخ جمال الدین نے اسے اس وقت چھوڑا جب الظاہریۃ الجوانیہ کی تدریس اس کے لیے مخصوص ہو گئی اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بھرپور درس تھا اور حاضرین نے اس کی تعریف کی اور اس کی جمع وترتیب سے حیران رہ گئے اور یہ درس آیت ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ کی تفسیر کے بارے میں تھا اور گفتگو مسئلہ ربا الفضل تک آ گئی اور ۱۴ر جمادی الاولیٰ کو الظاہریہ مذکورہ میں قاضی الزبدانی نے علاؤ الدین ابن القلانسی متوفی کی بجائے درس بیان کیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بارش کا دن تھا۔

اور یکم جمادی الآخرۃ کو دیارِ مصر میں شدید قحط پڑا اور ماہ رمضان تک اس میں شدت ہو گئی اور رجب میں بہت سے لوگ جو تقریباً اڑھائی ہزار تھے' مکہ کی طرف روانہ ہوئے' جن میں عزالدین ابن جماعۃ' فخرالدین النویری' حسن السلامی' ابوالفتح السلامی اور بہت سے لوگ شامل تھے اور رجب میں باب الفرج کے پل کی تعمیر مکمل ہوئی اور بقیہ دروازوں کی طرح عشاء کے بعد تک مسلسل کھلا رہنے کی وجہ سے اس پر علامت لگائی گئی اور قبل ازیں مغرب کے وقت اسے بند کر دیا جاتا اور رجب کے آخر میں اس جامع میں جمعہ شروع کیا گیا جسے نجم الدین ابن خلیلخان نے باب کیسان کے سامنے تعمیر کیا تھا اور شیخ علامہ' شمس الدین ابن قیم الجوزیہ نے اس میں خطبہ دیا اور ۲ر شعبان کو قاضی علم الدین محمد بن قطب الدین احمد بن مفضل نے کمال الدین ابن الاثیر کی بجائے جو معزول ہو کر مصر چلا گیا تھا دمشق کی سیکرٹری شپ سنبھال لی' اور ۴ر رمضان بدھ کے روز شیخ بہاؤ الدین ابن امام المشہد نے علاء الدین القلانسی کی بجائے امینیہ میں درس بیان کیا۔

اور ۲۰ر رمضان کو ابن القلانسی کی وفات کے چند ماہ بعد' اس نے صدر نجم الدین بن ابوالطیب کو وکالت بیت المال کے ساتھ خزانے کی نگہداشت کا خلعت بھی دیا۔

اور ۸ر شوال سوموار کے روز' شامی قافلہ روانہ ہوا اور اس کا امیر قطلو دمر الخلیلی تھا اور اس میں قاضی طرابلس محی الدین بن جہبل' فخر مصری' ابن قاضی الزبدانی' ابن العز الحنفی' ابن غانم' سخاوی' ابن قیم الجوزیہ اور ناصر الدین بن البربوہ الحنفی نے حج کیا اور

Marfat.com

تاتاریوں کے درمیان معرکہ آرائی کی اطلاعات آئیں جس میں ان کے بہت سے لوگ مارے گئے اور علی باشا اور اس کا سلطان جسے اس نے کھڑا کیا تھا غالب آ گیا اور وہ موسیٰ کا دون علی اربا کا دون اور اس کے اصحاب تھے' پس وہ اس کا وزیر ابن رشید الدولہ قتل ہو گئے اور طویل مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا اور دمشق میں خوشی کے شادیانے بجائے گئے۔

اور ذوالقعدہ میں اس نے جامع کے ناظر شیخ عزالدین بن المنجا کو اس کے شمالی' مغربی اور مشرقی برآمدوں کے پردوں کو مکمل کرنے کے باعث خلعت دیا اور اس سے قبل اس کے پردے نہیں تھے اور ۷ ذوالحجہ بدھ کے روز قاضی نجم الدین ابن قاضی القضاۃ عمادالدین طرسوسی حنفی نے الشبلیہ میں درس بیان کیا اور اس کی عمر سترہ سال تھی اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی فضیلت وشرافت کی تعریف کی اور اس کے متعلق اس کے باپ کو خوش کیا اور اس سال ابن النقیب کو حلب کی قضاء سے معزول کر دیا گیا اور ابن خطیب جسرین نے اسے سنبھال لیا اور ضیاء الدین یوسف بن ابی بکر بن محمد خطیب بیت الآبار کو قاہرہ کا محتسب مقرر کیا گیا اور سلطان نے اسے خلعت دیا اور ذوالقعدہ میں سلطان نے خلیفہ مستکفی اور اس کے اہل کو قید کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ انہیں ملاقات سے روک دیا جائے' پس ان کا حال ظاہر اور منصور کے زمانے کا سا ہو گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

سلطان ابوسعید ابن خربندا:

یہ آخری شخص تھا جس پر پراگندہ تاتاریوں نے اتفاق کیا' پھر اس کے بعد وہ پراگندہ ہو گئے۔

شیخ البند نیجبی:

شمس الدین علی بن محمد بن محمود بن عیسیٰ البند نیجبی الصوفی' بغداد سے ہمارے پاس ایک بڑا شیخ جو بہت سی کتابوں کا راوی تھا آیا۔ ان میں صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ بھی تھیں اور اسے فوائد بھی حاصل تھے' آپ کی پیدائش ۶۴۴ھ میں ہوئی اور آپ کا والد محدث تھا اور اس نے اسے متعدد مشائخ سے بہت سی چیزوں کا سماع کرایا' اور آپ کی وفات ۴ محرم کو دمشق میں ہوئی۔

قاضی القضاۃ بغداد:

قطب الدین ابوالفضائل محمد بن عمر بن الفضل التبریزی الشافعی' جو الاحوس کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے کچھ سماع حدیث کیا اور فقہ' اصول' منطق' عربی' معانی اور بیان میں اشتغال کیا۔ آپ بہت سے فنون میں یکتا تھے اور العاقولی کے بعد آپ نے المستنصریہ اور بڑے بڑے مدارس میں درس دیا' آپ خوش اخلاق اور فقراء اور ضعفاء کے ساتھ بہت بھلائی کرنے والے اور متواضع شخص تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے' آپ نے آخر محرم میں وفات پائی' اور اپنی اس قبر میں دفن ہوئے' جو بغداد میں آپ کے گھر کے پاس تھی۔ رحمہ اللہ۔

امیر صارم الدین:

ابراہیم بن محمد بن ابی القاسم بن ابی الزہر' جو المغزال کے نام سے مشہور تھے' آپ کا مطالعہ بھی تھا اور آپ کے پاس کچھ تاریخی مواد بھی تھا اور بڑے اچھے حاضر جواب تھے اور ۲۶ محرم جمعہ کی نماز کے وقت فوت ہوئے اور حمام العدیم کے پاس اپنی قبر میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

امیر علاؤالدین مغلطائی الخازن:

نائب قلعہ اور اس قبر کا مالک جو غربی جانب سے جامع مظفری کے سامنے ہے' آپ ایک اچھے شخص تھے اور آپ کے اوقاف' عطیات اور صدقات بھی تھے' آپ نے ۱۰ر صفر کی صبح کو جمعہ کے روز وفات پائی اور مذکورہ قبر میں دفن ہوئے۔

قاضی کمال الدین:

احمد بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن ہبۃ اللہ الشیرازی الدمشقی۔ آپ ۶۷۰ھ کو پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور شیخ تاج الدین الفزاری اور شیخ زین الدین الفارقی سے فقہ سیکھی اور مختصر المزنی کو حفظ کیا اور ایک وقت البادرائیہ میں اور ایک وقت الشامیۃ البرانیہ میں پڑھایا' پھر سالوں سے اپنی وفات تک الناصریہ الجوانیہ کی تدریس کو سنبھالا' اور آپ بڑے صدر تھے اور کئی دفعہ آپ نے دمشق کے قضاۃ کی قضا کو یاد کیا اور آپ خوش شکل اور اچھے مصاحب تھے۔ آپ نے ۳ر صفر کو وفات پائی اور قاسیون کے دامن میں اُن کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

امیر ناصر الدین:

محمد بن الملک المسعود جلال الدین عبداللہ بن الملک الصالح اسماعیل بن العادل آپ عمر رسیدہ شیخ تھے' آپ نے صحیح بخاری کے اختصار کا اہتمام کیا' آپ اچھے فہیم تھے اور آپ کو فضیلت حاصل تھی اور المزۃ میں سکونت رکھتے تھے اور وہیں آپ نے ۲۵ صفر ہفتے کی رات کو وفات پائی' آپ کی عمر ۴۷ سال تھی اور المزۃ میں ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

علاؤالدین:

علی بن شرف الدین محمد بن القلانسی' قاضی فوج اور وکیل بیت المال' کاغذات کا سنبھالنے والا اور امینیہ اور الظاہریہ کا مدرس' نیز اس کے علاوہ بھی آپ کو مناصب حاصل تھے' پھر آپ سے دونوں مدرسوں کی تدریس کے سوا' سب مناصب چھین لیے گئے اور آپ معزول ہی رہے تا آنکہ ۲۵ر صفر کی ہفتے کی صبح کو وفات پا گئے اور ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

عزالدین احمد بن الشیخ زین الدین:

محمد بن احمد بن محمود العقیلی' جو ابن القلانسی کے نام سے مشہور ہیں' دمشق کے محتسب اور خزانہ کے ناظر' آپ خوش صحبت تھے۔ پھر آپ کو احتساب سے معزول کر دیا گیا اور خزانہ پر برقرار رہے یہاں تک کہ ۱۹ر جمادی الاولیٰ کو سوموار کے روز وفات پا گئے' اور قاسیون میں دفن ہوئے۔

شیخ علی بن ابی المجد بن شرف بن احمد الحمصی:

ثم الدمشقی' آپ ۴۵ سال ربوہ کے مؤذن رہے' آپ کے اشعار کا ایک دیوان اور حواشی اور بہت سی چیزیں ہیں جن کا انکار کیا جاتا ہے' آپ اپنے دین میں ڈھیلے تھے' آپ نے بھی جمادی الاولیٰ میں وفات پائی ہے۔

امیر شہاب الدین بن برق:

دمشق کے متولی' آپ کے جنازہ میں بہت لوگ شامل ہوئے' آپ نے ۲ر شعبان کو الصالحیہ میں وفات پائی اور لوگوں نے

Marfat.com

آپ کی بہت تعریف کی ہے۔

امیر فخر الدین ابن الشمس لؤلؤ:

البر کے متولی' آپ بھی قابل تعریف آدمی تھے' آپ نے ۴ر شعبان کو وفات پائی' آپ شیخ کبیر تھے' آپ نے بیت لہیا میں وفات پائی اور وہیں قبرستان میں دفن ہوئے' اور بہت سی اولاد چھوڑی۔ رحمہ اللہ۔

عماد الدین اسماعیل:

ابن شرف الدین محمد بن الوزیر فتح الدین عبداللہ بن محمد بن احمد بن خالد بن صغیر بن القیسرانی' آپ کاغذ پر لکھنے والے کاتب تھے اور اچھے لوگوں میں سے تھے اور فقراء اور صالحین کے محبوب تھے' اور آپ میں بہت مروت پائی جاتی تھی' آپ نے مصر میں لکھا' پھر حلب آ کر اس کے سیکرٹری بن گئے' پھر دمشق منتقل ہو گئے' اور وہیں اقامت اختیار کر لی' یہاں تک کہ ۱۳ر ذوالقعدہ اتوار کی رات کو وفات پا گئے اور دوسرے دن جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور ۷۵ سال کی عمر میں الصوفیہ میں دفن ہوئے اور آپ نے ابرقوہی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

اور ذوالقعدہ میں شہاب الدین ابن القدیسہ محدث نے حجاز شریف کے راستے میں وفات پائی اور ذوالحجہ میں مؤذن شمس محمد نے جو النجار کے نام سے مشہور اور البتی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں' وفات پائی' آپ محافل میں تقاریر کرتے اور نظمیں پڑھا کرتے تھے۔

۷۳۷ھ

اس سال کا آغاز جمعہ کے روز سے ہوا اور المستکفی باللہ' خلیفہ تھا جسے سلطان ملک ناصر نے قید کر دیا تھا اور اسے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے سے روک دیا تھا اور تنکز بن عبداللہ ناصری' شام کا نائب تھا' اور علم الدین بن القطب سیکرٹری اور البر کے والی امیر بدر الدین بن قطلوبک ابن شنشکیر اور مدینہ کے والی حسام الدین طرقطائی الجوکنداری کے سوا' قضاۃ اور منتظمین وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے۔

اور اس سال کے پہلے دن اطلاعات آئیں کہ علی پاشا کی فوج کو شکست ہوئی ہے اور بعض نے کہا کہ وہ قتل ہو گیا ہے اور ۲۲ر محرم کو حجاج کے خطوط پہنچے جو اس صعوبت کو بیان کرتے تھے جو انہیں اونٹوں کی موت اور بوجھوں کے پھینک دینے اور بہت سے مردوں اور عورتوں کے پاپیادہ چلنے سے پہنچی' انا للہ وانا الیہ راجعون' والحمد للہ علیٰ کل حال۔

اور محرم کے آخر میں قاضی بغداد' قاضی حسام الدین حسن بن محمد الغوری دمشق آئے' آپ اور وزیر نجم الدین محمود بن علی بن مروان الکردی اور شرف الدین عثمان بن حسن البلدی نے تین دن قیام کیا' پھر مصر چلے گئے اور انہیں سلطان کی جانب سے قبول نام حاصل ہوا اور اس نے پہلے کو حنفیہ کا قاضی مقرر کیا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اور دوسرے کو وزیر مقرر کیا اور تیسرے کو امیر مقرر کیا' اور عاشورہ کے روز اس نے شمس الدین محمد بن شیخ شہاب الدین بن اللبان الفقیہ الشافعی کو حکم جلالی کی مجلس میں حاضر کیا اور شیخ الشیوخ شہاب الدین بن فضل اللہ مجد الدین الاقصرائی اور شہاب الدین اصبہانی بھی اس کے ساتھ حاضر ہوئے اور اس نے اس پر حلول و

Marfat.com

اتحاد اور قرمطہ کے بارے میں غلو وغیرہ کے بارے میں دعویٰ کیا' سو اس نے بعض باتوں کا اقرار کیا تو اس نے اس کے خون کو گرنے سے بچانے کا فیصلہ دیا' پھر اس کے بارے میں ثالث بن گیا اور اس کی جہات کی اس پر مہربانی کی اور لوگوں سے گفتگو کرنے سے روک دیا اور وہ اُمراء اور اعیان کی جماعت کی صف میں کھڑا ہوا اور صفر میں قصر حجاج میں بڑی آگ لگی جس نے متعدد گھروں اور دُکانوں کو تباہ کر دیا۔

اور ربیع الاوّل میں سلطان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کو کئی روز تک آراستہ کیا گیا اور ۱۵ ربیع الآخر کو اس نے صارم الدین ابراہیم الحاجب جو جامع کریم الدین کے سامنے رہائش پذیر تھا' کو طبلخانہ کا امیر مقرر کیا اور وہ شیخ تقی الدین رحمہ اللہ کے کبار اصحاب میں سے تھا اور اس کے مقاصد نیک اور اچھے تھے اور فی نفسہ وہ اچھا شخص تھا اور اسی ماہ میں خلیفہ المستکفی کو رہا کیا گیا۔

اور ۲۱ ربیع الآخر کو اسے قلعے سے آزاد کر دیا گیا اور وہ اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا اور ۲۰ جمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز' مصر کی دو مساجد میں جمعہ شروع کیا گیا' ان میں سے ایک کو امیر عز الدین ایدمر بن عبداللہ الخیطری نے تعمیر کیا تھا اور اس کے بارہ روز بعد وہ فوت ہو گیا' رحمہ اللہ۔ اور دوسری مسجد ایک عورت نے جسے الست حدق دادۃ السلطان الناصر کہا جاتا تھا' قنطرۃ السباع کے پاس تعمیر کی تھی اور شعبان میں قاضی شہاب الدین احمد بن شرف بن منصور جو دمشق میں نائب الحکم تھا طرابلس کی قضاء پر چلا گیا اور اس کے بعد شیخ شہاب الدین احمد بن النقیب بعلبکی نائب بنا اور اسی ماہ میں اس نے عز الدین بن جماعۃ کو مصر کے بیت المال کی وکالت کا خلعت دیا اور ضیاء الدین ابن خطیب بیت الآبار کو قاہرہ کے احتساب کا خلعت دیا' حالانکہ اس کے پاس اوقاف وغیرہ کی نگرانی کا کام بھی تھا اور اسی ماہ میں اس نے ناظر القدس کو طبلخانہ کا امیر مقرر کیا' پھر قدس کی طرف واپس آ گیا۔

اور ۱۰ رمضان کو مصر سے دو ہزار کے دو ہراول' بلاد سیس کی طرف جاتے ہوئے' دمشق آئے' جن میں علاؤ الدین بھی تھا' پس اہل علم نے اس سے ملاقات کی اور وہ افاضل حنفیہ میں سے تھا اور حدیث وغیرہ کے متعلق اس کی تصانیف بھی ہیں۔

اور شامی قافلہ ۱۰ رشوال کو سوموار کے روز روانہ ہوا اور اس کا امیر بہادر حجق اور قاضی محیی الدین طرابلسی مدرس الحمصیہ تھا اور قافلہ میں شیخ الشیوخ تقی الدین' عماد الدین ابن الشیرازی' نجم الدین طرسوسی' جمال الدین المرادی اور اس کا ساتھی شمس الدین ابن مفلح' الصدر المالکی' اشرف ابن القسیرانی' شیخ خالد جو باورچی خانہ کے پاس مقیم تھا' اور جمال الدین بن الشہاب محمود شامل تھے۔

اور ذوالقعدہ میں اطلاعات پہنچیں کہ فوج نے بلاد سیس کے سات قلعے لے لیے ہیں اور انہیں بہت مال ملا ہے' اور مسلمان اس سے خوش ہو گئے اور اس ماہ میں تاتاریوں کے درمیان عظیم معرکہ ہوا جس میں شیخ اور اس کے تعلق دار کامیاب ہو گئے اور اس سال سلطان ملک ناصر محمد بن قلاوون نے خلیفہ اور اس کے اہل اور اس کے تعلق داروں کو بلاد قوس کی طرف جلاوطن کر دیا' اور وہ تقریباً ایک سو آدمی تھے' اور اس نے ان کے لیے وہاں وظائف مقرر کیے جو ان کے مصالح کے ذمے دار تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے

شیخ علاء الدین بن غانم:

ابوالحسن علی بن محمد بن سلیمان بن حمائل بن علی المقدسی[1]، جو فضائل، خوش الحانی، کثرت ادب واشعار اور مروتِ تامہ میں بڑے مشہور لوگوں میں سے ایک تھے، آپ کی پیدائش ۶۵۱ھ میں ہوئی اور آپ نے حدیث کا کثیر سماع کیا اور قرآن اور التنبیہ کو حفظ کیا اور جہات کو سنبھالا اور امور مہمہ میں لوگوں نے آپ کا قصد کیا اور آپ خاص وعام کے ساتھ بہت حسن سلوک کرنے والے تھے، حج سے واپسی پر منزل تبوک میں ۱۳ر محرم جمعرات کے روز آپ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے، پھر آپ کے پیچھے آپ کا بھائی شہاب الدین احمد بھی ماہ رمضان میں فوت ہوگیا اور وہ عمر میں آپ سے ایک سال چھوٹا تھا اور یکتا فاضل اور بہت خوش طبع آدمی تھا۔

اشرف محمود الحریری:

جامع اموی کا مؤذن، اس نے النیرب میں حمام بنایا، اور آخر محرم میں فوت ہوگیا۔

شیخ ناصر الدین:

بن الشیخ ابراہیم بن معضاد بن شداد بن ماجد بن مالک الجبری ثم المصری۔ آپ ۶۵۰ھ میں قلعہ جعبر میں پیدا ہوئے اور صحیح مسلم وغیرہ کا سماع کیا اور آپ لوگوں میں تقریر کرتے اور انہیں نصیحت کرتے تھے اور تفسیر وغیرہ سے بہت سی باتوں کو یاد رکھتے تھے، آپ صالح اور عبادت گزار تھے، آپ نے ۲۴ر محرم کو وفات پائی، اور باب النصر کے باہر ان کے زاویہ میں اپنے والد کے پاس دفن ہوئے۔

شیخ شہاب الدین عبدالحق حنفی:

احمد بن علی بن احمد بن علی بن یوسف بن قاضی الحنفیین آپ ابن عبدالحق حنفی کے نام سے مشہور تھے، شیخ المذہب اور مدرس الحنفیہ وغیرہ تھے، آپ یکتا فاضل اور دیندار آدمی تھے، آپ نے ربیع الاوّل میں وفات پائی۔

شیخ عماد الدین:

ابراہیم بن علی بن عبدالرحمٰن بن عبدالمنعم بن نعمۃ المقدسی النابلسی الحنبلی، آپ نابلس کے حنابلہ کے شیخ، عابد، امام اور عالم اور طویل مدت تک ان کے فقیہ رہے اور ربیع الاوّل میں وفات پائی۔

شیخ محب الدین عبداللہ:

بن احمد بن المحب بن احمد بن ابی بکر محمد بن ابراہیم بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصور المقدسی الحنبلی، آپ نے کثیر

---

[1] شذرات الذہب میں "المنشی" ہے۔

Marfat.com

سماع کیا اور خود پڑھا اور مسلسل لکھا اور لوگوں نے آپ سے فائدہ حاصل کیا اور جامع اموی وغیرہ میں آپ کی کتاب وسنت کی مجالس ہوتی تھیں اور آپ نہایت اچھی آواز سے پڑھتے تھے اور آپ پر سکینت ووقار ہوتا تھا اور آپ کے وعظ کے مقامات مفید ہوتے تھے اور لوگ ان سے فائدہ حاصل کرتے تھے اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ آپ کو پسند کرتے تھے اور آپ کی قرأت کو بھی پسند کرتے تھے' آپ نے ۷ ربیع الاوّل سوموار کے روز وفات پائی اور آپ کا جنازہ بھرپور تھا اور قاسیون میں دفن ہوئے اور لوگوں نے آپ کے متعلق اچھی گواہی دی اور آپ ۵۵ سال کی عمر کو پہنچے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

محدثِ یگانہ ناصر الدین محمد:

بن طغربل بن عبداللہ آپ کا باپ صراف تھا' آپ خوارزمی الاصل تھے' آپ نے کثیر سماع کیا اور خود پڑھا' آپ بہت جلدی پڑھتے تھے اور آپ نے چھوٹی بڑی کتابوں کو پڑھا اور بہت باتوں کو جمع کیا اور لکھا اور آپ اس کام میں یکتا تھے' آپ نے سفر کیا تو ۲ ربیع الاوّل ہفتے کے روز حماۃ میں آپ کو موت نے آلیا اور دوسرے دن طیبہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ شمس الدین:

ابو محمد عبداللہ بن العفیف محمد بن الشیخ تقی الدین یوسف بن عبدالمنعم بن نعمۃ المقدسی النابلسی الحنبلی' نابلس کی مسجد حنابلہ کے امام۔ آپ ۶۴۷ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا' آپ بہت عبادت گزار' خوش آواز' خوبصورت' باوقار' خوش شکل اور نیک ارادہ تھے' میں نے قدس سے واپس پر ۷۳۳ھ میں آپ کو بہت سے اجزاء اور فوائد سنائے اور ہمارے دوست شیخ جمال الدین یوسف کے والد تھے جو حنابلہ وغیرہ کے ایک مفتی تھے اور خیر وصلاح میں مشہور تھے' آپ نے ۲۲ ربیع الآخر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ محمد بن عبداللہ بن المجد:

ابراہیم المرشدی جو منیہ مرشد میں مقیم تھے' لوگ آپ کی ملاقات کو آتے تھے اور آپ حسب مراتب ان کے مہمان نوازی کرتے تھے اور بہت خرچ کرتے تھے' اور بظاہر لوگوں کو یہی معلوم تھا' وہ کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے تھے' اللہ ان کے حال کو بہتر جانتا ہے اور اصلاً وہ دھروط بستی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے قاہرہ میں اقامت اختیار کی اور وہیں اشتغال کیا' بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے فقہ میں التنبیہ کو پڑھا' پھر منیہ مرشد میں گوشہ نشین ہو گئے' اور لوگوں میں آپ کی باتیں مشہور ہو گئیں اور آپ نے کئی بار حج کیا اور آپ جب قاہرہ میں داخل ہوئے تو لوگ آپ پر اژدہام کرتے' پھر ۸ رمضان جمعرات کے روز آپ کی وفات ہو گئی' اور اپنے زاویہ میں دفن ہوئے' اور قاہرہ اور دمشق وغیرہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔

امیر اسد الدین:

عبدالقادر بن المغیث عبدالعزیز بن الملک المعظم عیسیٰ بن العادل' آپ ۶۴۲ھ میں پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور کرایا' آپ ہر سال مصر سے دمشق آیا کرتے تھے اور اہل حدیث کا اکرام کرتے تھے' اور آپ کے بعد بنی ایوب میں آپ سے بڑی عمر کا آدمی باقی نہیں رہا' آپ نے رمضان کے آخر میں رملہ میں وفات پائی۔

Marfat.com

شیخ حسن بن ابراہیم:

بن حسن الحاکی الحجری' الحکر کے امام مسجد' اور ہر جمعہ کو لوگوں کو نصیحت کرنے والے' آپ کو فضائل حاصل تھے' اور آپ کی گفتگو بہت فائدہ بخش ہوتی تھی' یہاں تک کہ آپ ۲۰ رشوال کو وفات پا گئے' اور دیارِ مصر میں لوگوں نے آپ کے جنازہ کی مثل نہیں دیکھی۔ رحمہ اللہ۔

۷۳۸ھ

اس سال کا آغاز بدھ کے روز ہوا اور خلیفہ مستکفی بلادِ قوص میں جلا وطن تھا' اور اس کے اہل اور تعلق دار اور اس کی پناہ لینے والے بھی اس کے ساتھ تھے اور ملک ناصر محمد بن ملک منصور' سلطان البلاد تھا' اور دیارِ مصر میں کوئی نائب اور وزیر نہ تھا' اور دمشق میں تنکز اس کا نائب تھا' اور شہروں کے نائبین اور منتظمین وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور ۳ ربیع الاوّل کو سلطان نے فاطمیوں کے آخری خلیفے داؤد بن سلیمان بن داؤد بن العاضد کے دونوں بیٹوں علی اور محمد القیوم کی طرف سفر پر بھیجنے کا حکم دیا کہ وہ وہاں قیام کریں اور ۱۲ ربیع الآخر جمعہ کے روز اس نے قاضی علم الدین بن القطب کو سیکرٹری شپ سے معزول کر دیا اور اسے مارا گیا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اس کی وجہ سے قاضی فخر الدین مصری کو ہٹایا گیا اور اپنے مدرسہ ودلعیہ سے علیحدہ کر دیا گیا اور ابن جملہ نے اسے لے لیا اور عادلیہ صغیرہ کو ابن النقیب نے سنبھال لیا اور اس نے الندراویۃ ایک سو دن اسے منصب دیا اور اس کے مال سے کچھ لیا۔

اور ۲۳ ربیع الاوّل ہفتے کی رات کو مغرب کے بعد مصر میں شدید آندھی آئی اور اس کے بعد برق ورعد ہوئی اور اخروٹ کے برابر اولے پڑے اور یہ وہ بات ہے جس کی مثل اس علاقے میں طویل زمانوں سے نہیں دیکھی گئی۔ اور ۱۰ رجمادی الاوّل کو مکہ میں آغاز شب میں پہلی بارش ہوئی اور جب نصف رات ہوئی تو عظیم سیلاب آ گیا جس کی مثل طویل زمانے سے نہیں دیکھی گئی' اس نے تقریباً تیس یا اس سے زیادہ گھروں کو ڈھا دیا اور ایک جماعت غرق ہو گئی اور اس نے مسجد کے دروازوں کو توڑ دیا اور کعبہ میں داخل ہو گیا اور ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ بلند ہو گیا اور ایک عظیم واقعہ پیش آیا جسے شیخ عفیف الدین طبری نے بیان کیا ہے اور ۲۷ رجمادی الاوّل کو قاضی جلال الدین مصر کی قضا سے الگ ہو گیا اور اس کی علیحدگی کے تھوڑا عرصہ بعد قاضی شام ابن المجد کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ تو سلطان نے اسے شام کا قاضی مقرر کر دیا تو وہ پہلے کی طرح اس کی طرف واپس چلا گیا' پھر سلطان نے حنفیہ کے قاضی برہان الدین بن عبدالحق اور حنابلہ کے قاضی تقی الدین کو معزول کر دیا اور اس کے بیٹے صدر الدین کو لکھا کہ وہ لوگوں کے قرضے انہیں ادا کرے اور وہ تقریباً تین لاکھ تھے اور جب جلال الدین کی روانگی کے پانچ دن بعد ۱۹ رجمادی الآخرۃ کو سوموار کا دن آیا تو سلطان نے سرکردہ فقہاء کو اپنے حضور طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ کون شخص مصر کی قضا کا اہل ہے' پس قاضی عز الدین ابن جماعۃ منتخب ہوا اور اس نے اسے اسی وقت قاضی مقرر کر دیا اور قاضی بغداد حسام الدین حسن بن محمد الغوری کو حنفیہ کا قاضی مقرر کیا اور وہ دونوں اس کے سامنے سے مدرسہ صالحیہ کی طرف چلے گئے' اور وہ دونوں خلعت پہنے ہوئے تھے۔

اور عز الدین بن جماعۃ اپنے دوست شیخ عماد الدین دمیاطی کے لیے دار الحدیث الکاملیہ سے دستکش ہو گیا' پس اس نے اس میں

Marfat.com

درس دیا اور حدیث اِنَّمَا الاعمال بالنّیات کو اس کی سند کے ساتھ بیان کیا اور اس پر گفتگو کی اور اکثر نائبین حکم معزول ہو گئے' اور بعض برقرار رہے۔

اور جب ۲۵ر جمادی الآخرۃ کا دن آیا تو اس نے معزول قاضی کی بجائے حنابلہ کی قضا امام عالم موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالملک المقدسی کے سپرد کر دی اور قضاۃ میں سے اخنائی مالکی کے سوا کوئی قاضی باقی نہ رہا۔ اور رمضان میں الصابیہ کا افتتاح ہوا جسے شمس الدین بن تقی الدین ابن الصباب تاجر دار القرآن اور دار الحدیث نے تعمیر کیا تھا' اور اس سے قبل وہ ایک خراب ویرانہ تھا اور رمضان میں علاؤ الدین علی ابن القاضی محی الدین بن فضل اللہ نے اپنے باپ کی وفات کے بعد مصر کی سیکرٹری شپ سنبھال لی' ابھی اس کے حالات بیان ہوں گے اور اسے اور اس کے بھائی بدر الدین کو خلعت دیئے گئے اور اس نے دونوں کو حکم دیا کہ وہ سلطان کی مجلس میں حاضر ہوا کریں اور اس کا بھائی شہاب الدین حج کو چلا گیا۔

اور اس ماہ میں مصر کی غربی جانب انڈے اور انار کے برابر اولے پڑے اور بہت سی چیزوں کو تباہ کر دیا' اس بات کو برزالی نے بیان کیا ہے' اور اسے شہاب دمیاطی کی کتاب سے نقل کیا ہے اور ۲۳ر رمضان کو شہاب الدالاسجدی نے زین الدین الکنانی متوفی کی بجائے قبہ منصوریہ کی مشیخۃ الحدیث میں درس دیا اور مسند شافعی سے حدیث کو الجادلی کی روایت سے اس کی سند کے ساتھ بیان کیا' پھر شیخ اثیر الدین ابی حیان کی جگہ سے اس کی روگردانی کی اور اپنے شیخ ابن زبیر سے ایک حدیث بیان کی اور سلطان کے لیے دُعا کی اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور وہ ایک بھرپور مجلس تھی' اور ذوالقعدہ میں قاضی القضاۃ شمس الدین ابن النقیب قاضی جمال الدین ابن جملہ متوخی کی بجائے الشامیۃ البرانیۃ کی تدریس کے لیے حاضر ہوا اور بہت سے فقہاء اور اعیان اس میں حاضر ہوئے اور یہ ایک بھرپور مجلس تھی' اور ۲ر ذی الحجہ کو تاج الدین عبدالرحیم ابن قاضی القضاۃ جلال الدین قزوینی نے شیخ شمس الدین بن النقیب کی بجائے عادلیہ صغیرہ میں درس دیا' انہیں الشامیۃ البرانیہ کے منتظم بننے کا حکم ہو چکا تھا' اور قضاۃ واعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے۔

اور اس ماہ میں قاضی صدر الدین بن قاضی جلال الدین نے اتابکیہ میں اور اس کے بھائی خطیب بدر الدین نے اپنے باپ کی نیابت میں الغزالیہ والعادلیہ میں درس دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر کبیر بدر الدین محمد بن فخر الدین عیسیٰ ابن الترکمانی:

آپ اپنی وزارت کے زمانے میں دیارِ مصر میں جامع المقیاس کے بانی تھے' پھر معزول ہو کر امیر بن کر شام آ گئے' پھر مصر واپس چلے گئے' یہاں تک کہ وہیں ۵ر ربیع الآخر کو وفات پا گئے اور الحسینیہ میں دفن ہوئے اور آپ قابل تعریف شخص تھے۔ رحمہ اللہ۔

قاضی القضاۃ شہاب الدین:

محمد بن المجد بن عبداللہ بن الحسین بن علی الرازی' آپ اربلی الاصل تھے' پھر دمشقی شافعی ہو گئے' آپ دمشق میں شافعیہ کے

Marfat.com

قاضی تھے' آپ کی پیدائش ۶۶۲ھ میں ہوئی' آپ نے اشتغال کیا' مہارت حاصل کی اور علم حاصل کیا اور ۶۹۳ھ میں فتویٰ دیا اور اقبالیہ اور پھر رواحیہ اور تربت ام الصالح میں پڑھایا اور بیت المال کی وکالت سنبھالی' پھر شام کے قاضی القضاۃ بن گئے یہاں تک کہ جمادی الاولیٰ کے آغاز میں مدرسہ عادلیہ میں وفات پائی' اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

الشیخ الامام العالم بن المرحل:

زین الدین محمد بن عبداللہ ابن الشیخ زین الدین عمر بن مکی بن عبدالصمد بن المرحل' دمشق کے الشامیۃ البرانیہ اور الغدراویہ کے مدرس' اور اس سے قبل مزار حسین کے مدرس تھے' اور یکتا فاضل فقیہ اصولی اور مناظر تھے' خوبصورت اور خوش اخلاق دیندار اور پاکدامن تھے' ایک وقت آپ نے دمشق میں علم الدین اخنائی کی نیابت کی اور آپ کی سیرت قابل تعریف رہی اور آپ ۱۹ر رجب بدھ کی رات کو فوت ہوئے اور دوسرے دن مسجد الدیان کے پاس ان کے قبرستان میں دفن ہوئے اور قاضی جلال الدین آپ کے جنازے میں شامل ہوئے اور آپ فقط دو روز قبل آپ کے لیے دیارِ مصر سے آئے تھے اور آپ کے پانچ دن بعد قاضی برہان الدین عبدالحق اور آپ کے اہل واولاد آئے اور آپ کے بعد قاضی القضاۃ جلال الدین ابن جملہ نے الشامیۃ البرانیہ کی تدریس کا کام سنبھالا' پھر چند ماہ بعد آپ کی وفات ہوگئی اور ۱۴ر ذوالقعدہ جمعرات کا دن تھا' آپ کے یہ حالات شیخ علم الدین البرزالی کی تاریخ میں بیان ہوئے ہیں۔

قاضی القضاۃ جمال الدین الصالحی:

جمال الدین ابوالمحاسن یوسف بن ابراہیم بن جملہ بن مسلم بن حمام بن حسین بن یوسف الصالحی الشافعی' آپ کے والد مدرسہ سرد ریہ کے سزاوار تھے اور ۱۴ر ذوالحجہ کو جمعرات کے روز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔ آپ کی پیدائش ۶۸۲ھ کے اوائل میں ہوئی اور آپ نے ابن البخاری وغیرہ سے سماع کیا اور روایت کی اور آپ بہت سے فنون کے فاضل تھے' آپ نے اشتغال کیا' علم حاصل کیا' فتویٰ دیا' دہرائی کی اور درس دیا' آپ کے فضائل' مباحث اور فوائد بہت سے ہیں اور آپ عالی ہمت اور بڑے معزز ہیں اور آپ میں دوستی' احسان اور حقوق کی ادائیگی پائی جاتی ہے' آپ نے دمشق میں نیابۃً اور آزادانہ طور پر قضاء کو سنبھالا اور بڑے بڑے مدارس میں پڑھایا اور الشامیۃ البرانیہ کے مدرس ہونے کی حالت میں وفات پائی' اور آپ کے جنازے میں بہت سے اعیان شامل ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابن البارزی:

شرف الدین ابوالقاسم ہبۃ اللہ ابن قاضی القضاۃ نجم الدین عبدالرحیم بن القاضی شمس الدین ابی الطاہر ابراہیم ہبۃ اللہ بن مسلم بن ہبۃ اللہ الجہنی الحموی' جو ابن البارزی قاضی القضاۃ حماۃ کے نام سے مشہور ہیں' آپ نے متعدد فنون میں مفید تصانیف کی ہیں۔ آپ ۵ر رمضان ۶۴۵ھ کو پیدا ہوئے اور کثیر سماع کیا اور اور بہت سے فنون کو حاصل کیا اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں' آپ خوش اخلاق' بہت حاضر جواب اور صالحین کے بارے میں خوش اعتقاد تھے' اور لوگوں کے ہاں معظم تھے' آپ نے شہر کی ایک جماعت کو فتویٰ دینے کی اجازت دی اور آخری عمر میں اندھے ہو گئے' اس کے باوجود بھی مدت تک فیصلے کرتے رہے' پھر اپنے پوتے

Marfat.com

نجم الدین عبدالرحیم بن ابراہیم کے لیے منصب سے دستکش ہو گئے اور اس کے باوجود بھی منصب سے آپ کی نگاہ نہیں ہٹی' آپ ۲۰ر ذوالقعدہ بدھ کی رات کو عشاء اور وتر پڑھنے کے بعد فوت ہوئے اور آپ سے کوئی فرض اور نفل نماز نہیں چھوٹی' اور دوسرے دن آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور نفرین کی گھاٹی میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۹۳ سال تھی۔

شیخ شہاب الدین احمد:

بن البرہان' حلب کے شیخ الحنفیہ' شارح الجامع الکبیر' آپ ایک نیک شخص تھے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے' لوگوں نے آپ سے فائدہ اُٹھایا اور آپ کی وفات ۲۸ر رجب جمعہ کی شب کو ہوئی اور آپ کو عربی اور قراءت کی معرفت حاصل تھی اور دیگر علوم میں بھی بہرہ حاصل تھا۔ رحمہ اللہ' واللہ اعلم۔

قاضی محی الدین بن فضل اللہ سیکرٹری:

ابوالمعالی یحییٰ بن فضل اللہ المحلی بن دعجان بن خلف العدوی العمری' آپ ۱۰ر شوال ۶۴۵ھ کو الکرک میں پیدا ہوئے اور حدیث کا سماع کیا اور کرایا' اور آپ اپنے بھائی شرف الدین کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی حکومت میں بڑے معزز اور صدر کبیر رہے اور شام اور دیارِ مصر میں سیکرٹری رہے اور ۹ر رمضان بدھ کی رات کو دیارِ مصر میں فوت ہوئے اور دوسرے دن القرافہ میں دفن ہوئے اور آپ کے بعد علاؤ الدین نے منصب سنبھالا اور وہ آپ کے تینوں بیٹوں میں سے جو اس منصب کے لیے مقرر کیے گئے تھے' سب سے چھوٹا تھا۔

علامہ ابن الکتانی:

زین الدین ابن الکتانی دیارِ مصر کے شیخ الشافعیہ ابوحفص عمر بن ابی الحزم بن عبدالرحمٰن بن یونس دمشقی الاصل' آپ ۶۵۳ھ کی حدود میں قاہرہ میں پیدا ہوئے' اور دمشق میں اشتغال کیا' پھر مصر کی طرف کوچ کر گئے' اور اسے وطن بنا لیا اور وہاں الحکر کے بعض قضیوں کی ذمہ داری لی' پھر شیخ تقی الدین بن دقیق العید کے نائب بنے اور آپ کی سیرت قابل تعریف رہی اور بڑے بڑے مدارس میں پڑھایا اور قبہ منصوریہ میں دارالحدیث کی مشیخت سنبھالی اور آپ یکتا فاضل تھے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل تھے' مگر آپ بداخلاق اور لوگوں سے منقبض رہتے تھے' آپ نے کبھی نکاح نہیں کیا' آپ خوبصورت تھے' اچھی چیزیں کھاتے تھے اور نرم لباس پہنتے تھے اور الروضہ میں آپ کے فوائد' فرائد اور زوائد بھی ہیں اور بعض علماء کی آپ نے توہین بھی کی ہے' اللہ آپ کو معاف کرے۔ آپ کی وفات ۱۵ر رمضان منگل کے روز ہوئی اور القرافہ میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

علامہ ابن القویع:

رکن الدین بن القویع' ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالرحمٰن بن عبدالجلیل الوسی الہاشمی الجعفری التونسی المالکی جو ابن القویع کے نام سے مشہور ہیں' آپ اعیان فضلاء اور اذکیاء کے سرداروں میں سے تھے آپ نے بہت سے فنون اور علوم اُخرویہ' دینیہ' شرعیہ' طیبہ کو جمع کیا اور آپ منکودمریہ میں مدرس تھے' اور منصوری ہسپتال میں آپ کی ڈیوٹی بھی تھی اور دمیں ۱۷ر ذی الحجہ کی صبح کو آپ نے وفات پائی اور آپ نے مال واثاث چھوڑا' جس کا وارث بیت المال ہوا۔

Marfat.com

اور یہ آخری بات ہے جسے ہمارے شیخ حافظ علم الدین البرزالی نے اپنی کتاب میں جو آپ نے شیخ شہاب الدین ابی شامہ المقدسی کی تاریخ پر بطور ضمیمہ لکھی ہے تاریخ کے ساتھ بیان کی ہے اور میں نے بھی اپنے اس زمانے میں آپ کی تاریخ پر ضمیمہ لکھا ہے اور میں آپ کی تاریخ کے خلاصے سے ۲۰ر جمادی الآخرۃ ۷۵۱ھ کو بدھ کے روز فارغ ہوا' اللہ اس کے اختتام کو اچھا کرے' آمین۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے اس زمانے تک جو کچھ میں نے لکھا ہے اس جگہ اس کا اختتام ہوا' وللہ الحمد والمنہ' اور حریری نے کیا خوب کہا ہے:

''اور اگر تو کسی عیب کو پائے جس نے شگاف کو خراب کر دیا ہے تو وہ شخص اس سے برا ہے جس میں عیب نہ ہو اور وہ بلند ہو جائے''۔

اس اسماعیل بن کثیر بن صنو القرشی الشافعی نے لکھا۔ عفا اللہ تعالیٰ عنہ' آمین۔

۷۳۹ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر اور اس کے مضافات اور دیارِ شام اور اس کے مضافات اور حرمین شریفین میں اسلام اور مسلمانوں کا سلطان' ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون تھا' اور مصر میں اس کا کوئی نائب اور وزیر نہ تھا اور قضاۃ مصر میں شافعی قاضی القضاۃ عز الدین' ابن قاضی القضاۃ صدر الدین محمد بن ابراہیم بن جماعۃ' اور حنفی قاضی القضاۃ حسام الدین الغوری' حسن بن محمد اور مالکی قاضی تقی الدین الاخنائی' اور حنبلی قاضی موفق الدین بن نجا المقدسی تھے اور نائب شام امیر سیف الدین تنکز تھا' اور اس کے قضاۃ جلال الدین قزوینی شافعی تھے' جو دیار مصر سے معزول تھا' اور حنفی قاضی عماد الدین طرسوسی اور مالکی قاضی شرف الدین ہمدانی اور حنبلی قاضی علاؤ الدین بن المنجا التنوخی تھے۔

اور اس سال دار الحدیث السکریہ کی تکمیل کا واقعہ ہوا اور وہاں کی مشیخۃ الحدیث' شیخ حافظ مؤرخ اسلام محمد بن شمس الدین محمد بن احمد الذہبی نے سنبھالی اور اس میں تیس محدث مقرر کیے۔ جن میں سے ہر ایک ہر ماہ سات دراہم اور نصف رطل روٹی وظیفہ اور تنخواہ ملتی تھی اور اس نے شیخ کے لیے تین دراہم اور ایک رطل روٹی مقرر کی اور اس میں تیس آدمی قرآن پڑھنے کے لیے مقرر کیے' اور ہر دس آدمیوں کا ایک شیخ تھا' اور قراء میں ہر ایک کے لیے وہی تھا جو محدثین کے لیے تھا' اور ان کے لیے امام اور حدیث پڑھنے والا اور نائب مقرر کیے گئے' اور حدیث پڑھنے والے کے لیے بیس درہم اور آٹھ اوقیے روٹی مقرر کی گئی اور وہ اپنی تعمیر کے لحاظ سے بہت خوبصورت دار الحدیث تھا' اور وہ اس دار الذہب کے سامنے تھا' جسے امیر تنکز نے وقف کیا تھا' اور کئی جگہیں اس پر وقف کیں' جن میں سے ایک باب الفرج میں سوق القشاشین ہے' جس کا طول شرقاً غرباً بیس ہاتھ ہے' اس نے کتاب الوقف میں اس کا نام بیان کیا ہے اور بندر زیدین اور حمص کا حمام جو قدیم حمام ہے اور اس پر دوسری بستیوں کے حصے وقف کیے' لیکن وہ القشاشین بندر زیدین اور حمص کے حمام پر بہت زیادہ غالب ہو گیا۔

اور اس میں قاضی تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی الشافعی دیارِ مصر سے دمشق اور اس کے مضافات کا حاکم بن کر آیا اور لوگ اس سے خوش ہو گئے' اور لوگ اس کے علم اور امانت و دیانت کی وجہ سے اسے سلام کرنے آئے' اور وہ اپنے پیشروؤں کے دستور کے

Marfat.com

مطابق عادلیہ کبیرہ میں اترا اور الغزالیہ اور اتابکیہ میں درس دیا اور اپنے عمزاد قاضی بہاؤ الدین ابوالبقاء کو نائب مقرر کیا' پھر اپنے عمزاد ابوالفتح کو نائب مقرر کیا اور وہ قاضی القضاۃ جلال الدین محمد بن عبدالرحیم قزوینی شافعی کی وفات کے بعد شام کا حاکم بنا' جیسا کہ اس سال کی وفیات میں ابھی اس کی تفصیل بیان ہوگی۔

اس سال کے محرم میں وفات پانے والے اعیان

علامہ قاضی القضاۃ فخر الدین:

عثمان بن الزین علی بن عثمان الحلبی' ابن خطیب جسرین الشافعی' آپ نے حلب کی قضا سنبھالی اور آپ امام تھے' آپ نے فقہ میں مختصر ابن حاجب کی شرح کی اور ابن ساعاتی کی البدیع کی شرح کی اور آپ کے بہت سے فوائد ہیں اور بڑی بڑی تصانیف ہیں' آپ شیخ ابن النقیب کی معزولی کے بعد حلب کے حکمران بنے' پھر سلطان نے آپ کو طلب کیا تو آپ اور آپ کا بیٹا کمال فوت ہوگئے اور آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

قاضی القضاۃ جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن:

قزوینی شافعی' آپ اور آپ کا بھائی تاتاریوں کے زمانے میں اپنے ملک سے ۶۹۰ھ کے بعد دمشق آئے اور دونوں فاضل شخص تھے' امام الدین نے ام الصالح کے قبرستان میں پڑھایا' اور جلال الدین نے البادارائیہ میں شیخ برہان الدین ابن الشیخ تاج الدین شیخ الشافعیہ کے پاس دہرائی کی' پھر ان کے حالات نے پلٹا کھایا اور امام الدین نے دمشق میں شافعیہ کی قضا کو سنبھال لیا' اسے قاضی بدرالدین ابن جماعۃ کے ہاتھ سے اس کے لیے حاصل کیا گیا' پھر وہ قازان کے سال لوگوں کے ساتھ دیارِ مصر کی طرف بھاگ گیا اور وہیں فوت ہوگیا اور دوبارہ ابن جماعۃ کو قضا کی طرف لایا گیا اور ۷۰۳ھ میں شہر کی خطابت خالی ہوگئی' اور جلال الدین مذکور نے اسے سنبھال لیا' پھر اس نے ۷۲۵ھ میں خطابت کے ساتھ دمشق کی قضا کو بھی سنبھال لیا' پھر قاضی القضاۃ بدرالدین بن جماعۃ کی آنکھوں کو ضرر پہنچنے کے باعث اس کے عاجز ہو جانے کے بعد ۷۲۷ھ میں دیارِ مصر کی طرف منتقل ہوگیا' اور ۷۳۸ھ میں سلطان ملک الناصر نے کچھ اُمور کے باعث جن کی شرح طویل ہے' اس کا مقابلہ کیا اور اسے شام کی طرف جلاوطن کر دیا' اور اتفاق سے قاضی القضاۃ شہاب الدین بن المجد عبداللہ کی وفات ہوگئی' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور سلطان نے اسے پہلے کی طرح قضا سپرد کر دی اور اس نے اپنے بیٹے بدرالدین کو جو دمشق کا خطیب تھا قضاء کا نائب مقرر کیا اور اس کی وفات اس سال کے آخر میں ہوئی اور الصوفیہ میں دفن ہوا اور اسے معانی اور بیان میں ید طولیٰ حاصل تھا' اور وہ بہت فتوے دیتا تھا' اور معانی میں اس کی تصنیفات ہیں اور اس کی مشہور تصنیف (کا نام) "التلخیص" ہے جس میں اس نے السکاکی کی المفتاح کا اختصار کیا ہے اور وہ مجموع الفضائل تھا' تقریباً ۷۰ سال یا اس سے زیادہ عمر میں اس کی وفات ہوئی۔

شیخ امام حافظ ابن البرزالی:

آپ نے ۴ر ذوالحجہ اتوار کے روز وفات پائی' علم الدین ابومحمد القاسم بن محمد بن البرزالی شام کا شافعی مؤرخ' آپ شیخ ابن

Marfat.com

ابی شامہ کی وفات کے سال ۶۶۵ھ میں پیدا ہوئے اور آپ نے تاریخ لکھی اور شیخ شہاب الدین پر اس کی وفات سے البرزالی کی پیدائش تک ضمیمہ لکھا' یہاں تک کہ اس سال میں محرم ہونے کی حالت میں وفات پا گئے' آپ کو غسل وکفن دیا گیا اور آپ کا سر نہ ڈھانکا گیا اور لوگوں نے آپ کی چارپائی اُٹھائی اور وہ آپ کے اردگرد رو رہے تھے اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپ نے کثیر سے جو ایک ہزار سے بھی زیادہ شیخ ہیں سماع کیا اور محدث شمس الدین ابن سعد نے اسی کی مشیخت کو نامکمل طور پر بیان کیا ہے اور آپ نے بہت کچھ پڑھا اور بہت کچھ سنایا اور آپ بہت خوش خط اور خوش اخلاق تھے اور قضاۃ اور اپنے اہل علم مشائخ کے نزدیک قابل تعریف تھے' میں نے علامہ ابن تیمیہ کو بیان کرتے سنا ہے کہ البرزالی نے پتھر پر لکھا ہے اور آپ کے اصحاب سب گروہوں سے تھے جو آپ سے محبت کرتے اور آپ کی عزت کرتے تھے اور آپ کے لڑکے آپ سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور آپ کی بیٹی فاطمہ نے بخاری کو ۱۳ر جلدوں میں لکھا اور آپ نے اس کا موازنہ ومقابلہ کیا اور آپ اس میں سے حافظ المزی کو قبہ کے نیچے سنایا کرتے تھے حتیٰ کہ اس کا نسخہ اصلاً قابل اعتماد ہو گیا جس سے لوگ لکھا کرتے تھے اور آپ النوریہ میں شیخ الحدیث تھے اور اس میں آپ نے اپنی کتب کو دارالحدیث السنیہ' دارالحدیث القوسیہ اور جامع وغیرہ اور حدیث کے علوم پر وقف کر دیا اور آپ متواضع اور لوگوں کے محبوب اور ان سے محبت کرنے والے تھے' آپ نے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مؤرخ شمس الدین:

محمد بن ابراہیم الجوزی' آپ نے بڑی تاریخ کو تصنیف کیا اور اس میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حافظ المزی' الذہبی اور البرزالی استفادہ کرتے تھے وہ آپ سے لکھتے اور آپ کی نقل پر اعتماد کرتے تھے' آپ ۸۰ سال سے زیادہ عمر کے شیخ تھے' اور گراں گوش ہو گئے تھے اور آپ کی تحریر کمزور ہو گئی تھی' اور آپ شیخ ناصر الدین محمد اور اس کے بھائی مجد الدین کے والد تھے۔

۷۴۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان المسلمین ملک ناصر تھا اور شام میں شافعی کے سوا' اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' پس قزوینی وفات پا گئے اور علامہ سبکی نے کام کی ذمہ داری سنبھال لی' اور جو عظیم خوفناک واقعات رونما ہوئے ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ نصاریٰ کے سرکردہ لوگوں کی ایک جماعت اپنے گرجے میں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم بہت مال جمع کیا اور اسے ان دو راہبوں کے سپرد کر دیا جو بلادِ روم سے ان کے پاس آئے تھے اور معدنی تیل کے فن کو اچھی طرح جانتے تھے' ان میں سے ایک کا نام معدنی اور دوسرے کا غاز رتھا' سو ان دونوں نے معدنی تیل سے بہ حیلہ راز معلوم کر کے ایک ہتھیار بنایا جس کی تاثیر چار گھنٹوں یا اس سے زیادہ وقت میں ظاہر ہوتی تھی اور انہوں نے اُسے سوق الرجال میں تجار کی دکانوں کی درزوں میں الدہشت کے پاس دن کے آخری حصے میں متعدد دکانوں میں یوں رکھ دیا کہ ان کے متعلق پتہ نہ چلا اور وہ دونوں مسلمانوں کے لباس میں تھے اور رات کے دوران لوگوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ آگ نے ان دکانوں میں اپنا کام کر دیا' حتیٰ کہ وہ مشرقی اذان گاہ جو مذکورہ بازار کی طرف ہے کے ستونوں کو لگ گئی اور اس نے ستونوں کو جلا دیا اور نائب السلطنت تنکز' اُمراء اور ہزاروی اُمراء آئے اور آگ سے بھڑکتے ہوئے مینار پر چڑھ گئے اور جامع سے بچ کر رہے اور اسے بالکل آگ نہ لگی' وللہ الحمد والمنہ۔ اور اذان گاہ کے پتھر پھٹ

Marfat.com

گئے اور سیڑھیوں کی طرف راہنمائی کرنے والے پاڑھ جل گئے' پس اسے گرا کر دوبارہ نئے پتھروں سے تعمیر کیا گیا اور یہ وہی شرقی منارہ ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ اُس پر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا' جیسا کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے محاصرہ کرنے والے شہر میں اس پر گفتگو ہوگی۔

حاصل کلام یہ کہ چند راتوں بعد' نصاریٰ نے جامع کی جانب سے مغرب سے پوری قیساریہ تک اور جو کچھ اس میں کمانیں اور سامان تھا اس کا قصد کیا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور گھروں' رہائش گاہوں اور مدارس سے قیساریہ کے اردگرد تک آگ کے شرارے اُڑے اور مدرسہ امینیہ کی ایک جانب سے مدرسہ مذکورہ کی جانب تک کا اریا جل گیا اور ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ آگ مسلمانوں کے معبد تک پہنچ جائے' پس اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے ارادوں کے درمیان حائل ہو گیا' اور نائب السلطنت اور اُمراء آ کر آگ اور مسجد کے درمیان حائل ہو گئے جزاہم اللہ خیراً اور جب نائب السلطنت کو یقین ہو گیا کہ یہ ان فعل ہے تو اس نے نصاریٰ کے سرکردہ لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اور اس نے ان میں سے تقریباً ساٹھ اشخاص کو گرفتار کیا اور انہیں کئی قسم کی عبرتناک سزائیں دی گئیں پھر اس کے بعد ان میں سے دس سے زیادہ اشخاص کو اونٹوں پر صلیب دیا گیا اور انہیں ملک کی اطراف میں پھرایا گیا اور وہ یکے بعد دیگرے کمزوری دکھانے لگے' پھر انہیں آگ سے جلایا گیا' حتیٰ کہ وہ راکھ ہو گئے' اللہ ان پر لعنت کرے۔

تنکز کی گرفتاری کا سبب:

جب ۲۴ ذوالحجہ کو منگل کا دن آیا تو امیر طشتمر' سرعت کے ساتھ صفد سے آیا اور دمشقی فوج ہتھیار بند ہو کر گئی اور نائب السلطنت اپنے محل سے سرعت کے ساتھ دارالسعادۃ کی طرف گیا اور فوج آ کر باب النصر پر کھڑی ہو گئی اور اس نے چاہا کہ ہتھیار بند ہو کر مقابلہ کرے تو انہوں نے اس بارے میں اسے ملامت کی اور کہنے لگے مصلحت یہ ہے کہ سلطان کے پاس سمع واطاعت کرتے ہوئے جاؤ تو وہ ہتھیار کے بغیر باہر نکلا اور جب وہ شہر سے باہر کی طرف گیا تو فخری وغیرہ اس سے لپٹ گئے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے الکسوۃ کی جانب لے گئے اور جب وہ یلبغا کے گنبد کے پاس پہنچا تو وہ اُتر پڑے اور انہوں نے اسے اور اس کے محل کے خصیوں کو بیڑیاں ڈال دیں پھر وہ پابجولاں ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہوا اور وہ اسے سلطان کے پاس لے گئے اور جب وہ پہنچا تو اس نے اسے اسکندریہ لے جانے کا حکم دیا اور انہوں نے اس کی امانات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بعض کا اقرار کیا پھر اسے سزا دی گئی تو اس نے باقی امانات کا بھی اقرار کر لیا' پھر انہوں نے اسے قتل کر کے اور اسکندریہ میں دفن کر دیا پھر اسے دمشق میں اس کی قبر میں منتقل کر دیا۔ رحمہ اللہ۔ اور اس کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز تھی اور وہ انصاف پسند' بارعب' پاکدامن اور پاکیزہ ہاتھ تھا' اور لوگ اس کے زمانے میں نہایت ارزانی' امن اور صیانت میں تھے' اللہ تعالیٰ بارانِ رحمت سے اس کی قبر کو سیراب کرے۔

اور اس کے بہت سے اوقاف تھے جن میں سے صفد کا ہسپتال' نابلس اور عجلون کی مساجد' دمشق کی جامع مسجد' قدس اور دمشق کے دارالحدیث' قدس کی خانقاہ اور مدرسہ اور مسجد اقصیٰ پر وقف بازار اور خانقاہ' اور اس نے مسجد میں ایک کھڑکی کھولی۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

اس سال میں وفات پانے والے اعیان

امیر المؤمنین المستکفی باللہ:

ابوالربیع سلیمان بن الحاکم بامر اللہ بن العباس احمد بن ابی علی الحسن بن ابی بکر بن علی ابن امیر المؤمنین المسترشد باللہ الہاشمی العباسی' اصل اور پیدائش کے لحاظ سے بغدادی۔ آپ ۶۸۳ھ یا اس سے پہلے سال میں پیدا ہوئے اور پڑھا اور تھوڑا اشتغال کیا اور آپ کے باپ نے آپ کے متعلق امارت کی وصیت کی اور آپ کے باپ کی وفات کے موقع پر ۷۰۱ھ میں آپ کا خطبہ دیا گیا اور اس نے تمام چیزیں جو حل وعقد سے تعلق رکھتی تھیں' سلطان ملک ناصر کے سپرد کر دیں' اور وہ تاتاریوں سے جنگ کرنے گیا اور شقحب کے معرکہ میں شامل ہوا' اور ۷۰۲ھ میں سلطان کے ساتھ سوار ہو کر دمشق میں داخل ہوا اور فوج کے سب بڑے بڑے آدمی پیادہ تھے' اور جب سلطان نے امارت سے اعراض کیا اور الکرک میں گوشہ نشین ہو گیا تو اُمراء نے المستکفی سے التماس کی کہ وہ حکومت کو سنبھالنے کے لیے بادشاہ مقرر کرے' سو اس نے حکومت کو مظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیہ کے سپرد کیا اور اس کے لیے علم باندھا اور اسے خلعت سلطنت پہنایا' پھر ناصر' مصر واپس آ گیا اور خلیفہ نے اس کے فعل کے بارے میں اس کے عذر کو قبول کیا' پھر اس سے ناراض ہو گیا اور اسے قوص کی طرف بھجوا دیا اور وہ اس سال کی یکم شعبان کو قوص میں فوت ہو گیا۔

۷۴۱ھ

اس سال کا آغاز بدھ کے روز سے ہوا اور سلطان المسلمین' ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون تھا اور مصر میں اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور دمشق میں کوئی نائب السلطنت نہ تھا اور صرف امیر سیف الدین طشتمر جو الحمص الاخضر کے لقب سے مقلب تھا امور کی درستی کرتا تھا' جو امیر سیف الدین تنکز کو گرفتار کرنے آیا تھا' پھر صفد واپس جانے کا حکم آیا تو وہ دن کے آخری حصے میں سوار ہوا اور اپنے شہر کی طرف روانہ ہو گیا اور امیر تنکز کے ذخائر ویسے ہی زیر حفاظت تھے۔

اور مذکورہ سال کی ۴ محرم ہفتے کے دن کی صبح کو دیارِ مصر سے پانچ امراء آئے' امیر سیف الدین بشتک الناصری اور اس کے ساتھ برصبغا حاجب اور طاشتمر الدویدار اور بنعرا اور بطا' اور بشتاک' قصر ابلک اور میادین میں اُترا اور اس کے ساتھ اس کے تھوڑے سے غلام تھے اور جب انہیں خیال ہوا کہ بعض اُمراء شام کے الگ ہونے والے نائب کی مدد کر رہے ہیں تو وہ صرف تجدید بیعت اور شام کی نیابت سے الگ ہونے والے امیر سیف الدین تنکز کے ذخائر کی حفاظت اور انہیں دیارِ مصر کی طرف بھجوانے کے لیے سلطان کے پاس آئے اور ۶ محرم سوموار کی صبح کو امیر علاؤ الدین طنبغا نائب بن کر دمشق آیا اور بشتک' اور مصری اُمراء اور لوگوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کی چوکھٹ کی طرف گئے اور اُسے چوما اور اس کے ساتھ دار السعادۃ کو واپس آ گئے اور اس کا حکمنامہ پڑھا گیا اور ۱۳ محرم سوموار کے روز سرکردہ اُمراء میں سے دو بڑے اُمراء الجی بغا العادلی اور طنبغا الجی کو گرفتار کر لیا گیا اور قلعہ منصورہ میں لیجایا گیا' اور ان کے ذخائر کی حفاظت کی گئی اور منگل کے روز ملک الامراء سیف الدین تنکز کا گھرانہ اور اس کے اہل واولاد دیارِ مصر کی طرف کوچ کر گئے اور ۱۵ محرم بدھ کے روز نائب السلطنت امیر علاؤ الدین طنبغا اور اس کے ساتھ امیر سیف الدین بشتک الناصری اور

Marfat.com

الحاجہ رقطیہ اور سیف الدین قطلو بغا الفخری اور سرکردہ اُمراء کی ایک جماعت سوار ہو کر گئی اور سوق الخیل میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے امیر سیف الدین تنکز کے دو غلاموں جفائی اور طفائی کو بلایا اور انہیں دو ٹکڑے کرنے کا حکم دیا' پس انہیں دو ٹکڑے کر کے لکڑی پر لٹکا دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ یہ سلطان ناصر پر جرأت کرنے والے کی جزاء ہے۔

اور اس ماہ کی ۲۱ر تاریخ کو منگل کے روز امیر سیف الدین تنکز جو قلعہ اسکندریہ میں شام کا نائب تھا' کی وفات ہو گئی' بعض کا قول ہے کہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا اور بعض کا قول ہے کہ اُسے زہر دیا گیا اور یہی اصح ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ قول ہیں اور لوگوں نے لمبے عرصے تک اس کا غم کیا اور وہ ہر وقت اس کی ہیبت وصیانت وغیرت کو جو وہ مسلمانوں کے حریم اور اسلام کے محارم کے متعلق رکھتا تھا' یاد کرتے اور اس کے حاجت مندوں کے خیال رکھنے کو بھی یاد کرتے اور اس پر ان کے غم میں اضافہ ہو جاتا۔ اور قاضی امین الدین بن القلانسی رحمہ اللہ نے ہمارے شیخ حافظ علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ کو بتایا کہ امیر سیف الدین تنکز کو منگل کے روز گرفتار کیا گیا اور منگل کے روز ہی وہ مصر میں داخل ہوا' اور منگل کے روز ہی اسکندریہ میں داخل ہوا' اور منگل کے روز ہی فوت ہوا' اور اسکندریہ میں اس کا جنازہ پڑھا گیا اور ۲۳ر محرم کو اس کے قبرستان میں القباری کی قبر کے نزدیک دفن ہوا اور اس کا اچھا جنازہ ہوا۔

اور ماہِ صفر کی سات تاریخ کو جمعرات کے روز' امیر سیف الدین طشتمر' جس نے تنکز کو گرفتار کیا تھا' دمشق آیا اور اپنی فوج اور ساتھیوں کے ساتھ وطاۃ برزہ میں اترا' پھر الطنبغا کی بجائے جو حلب کی نیابت سے الگ ہو چکا تھا' حلب محروسہ کا نائب بن کر وہاں گیا۔

اور ۱۳ر ربیع الاوّل جمعرات کی صبح کو شہر میں شیخ محمد بن تمام کے جنازہ کا اعلان کیا گیا' جو الصالحیہ میں وفات پا گئے تھے' پس لوگ آپ کے جنازہ کے لیے جامع مظفری کی طرف گئے' اور نماز ظہر کے لیے لوگ اکٹھے ہو گئے' اور وہ مسجد مذکور میں سما نہ سکتے تھے' اور لوگوں نے راستوں اور الصالحیہ کے اطراف میں نماز ادا کی اور لوگوں کا بہت اکٹھ تھا' لوگوں نے شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے جنازہ کے بعد اس قسم کا جنازہ نہیں دیکھا' کیونکہ اس میں بہت سے لوگ مرد اور عورتیں حاضر ہوئے تھے' جن میں اعیان' امراء اور عوام بیس ہزار کے قریب تھے اور لوگوں نے نائب السلطنت کا انتظار کیا اور وہ اس خط میں مصروف تھا جو دیارِ مصر سے اس کے پاس آیا تھا' پس جامع مظفری میں نمازِ ظہر کے بعد شیخ کا جنازہ پڑھا گیا اور آپ کو اپنے بھائی کے نزدیک ایک قبر میں جو الموفق کی قبر اور شیخ ابو عمرو کی قبر کے درمیان ہے' دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم فرمائے۔

اور یکم جمادی الاولیٰ کو شیخہ' عابدہ' صالحہ' عالمہ' قاریہ قرآن ام فاطمہ عائشہ بنت ابراہیم بن صدیق زوجہ شیخ جمال الدین المزی منگل کی شام کو وفات پا گئیں اور بدھ کی صبح کو جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی قبر کی غربی جانب الصوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئیں اور آپ کثرتِ عبادت وتلاوت اور قرآن کریم کو فصاحت وبلاغت اور صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھانے میں اپنے زمانے کی عورتوں میں عدیم النظیر تھیں۔ اور بہت سے مرد بھی اسے عمدگی کے ساتھ پڑھنے میں عاجز ہیں اور بہت سی عورتوں نے ختم کیے' اور بہت سی عورتوں نے آپ کو قرآن سنایا اور آپ سے سنا' اور آپ کی نیکی اور دینداری اور دنیا سے بے رغبتی اور باوجود

Marfat.com

درازی عمر کے اسے کم سمجھنے سے فائدہ اُٹھایا' آپ کی عمر ۸۰ سال تھی' آپ نے اسے نماز وتلاوت میں بسر کیا اور شیخ آپ سے حسن سلوک کرتے اور آپ کی بات مانتے تھے' اور چونکہ وہ طبعاً اور شرعاً آپ سے محبت رکھتی تھی' اس لیے آپ اس کی مخالفت نہیں کرتے تھے' اللہ اس پر رحم فرمائے' اور اس کی رُوح کو پاک کرے اور رحمت سے اس کے ٹھکانے کو منور فرمائے۔ آمین۔

اور ۲۱ر جمادی الاوّل کو بدھ کے روز' شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی نے قاضی برہان الدین الزرعی کی بجائے' قاسیون کے دامن میں شیخ ابوعمرو کے مدرسہ میں البکتمری کی تدریس کے بارے میں درس دیا اور آپ کے پاس مقادسہ اور کبار حنابلہ حاضر ہوئے اور اس روز کثرتِ بارش اور کیچڑ کی وجہ سے اہل شہر حاضر نہ ہو سکے اور رمضان کے آخری عشرہ میں جامع اموی کے شرقی مینار کی تعمیر مکمل ہوگئی' اور لوگوں نے اس کی تعمیر اور مضبوطی کو اچھا خیال کیا' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں اس کی مانند مینار تعمیر نہیں ہوا' وللہ الحمد۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ وہ شرقی منارہ ہے جس کا ذکر حضرت نواس بن سمعان کی حدیث میں دمشق کے مشرق میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سفید منارہ پر اترنے کے بارے میں ہوا ہے' اور شاید بعض رواۃ سے حدیث کا لفظ الٹ بیان ہوگیا ہے اور وہ صرف دمشق کا شرقی منارہ ہے' اور یہ منارہ شرقیہ کے نام سے مشہور ہے' کیونکہ یہ غربی منارہ کے مقابلہ پر ہے' واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اور ماہِ شوال کے آخر میں منگل کے روز دارالسعادۃ کے دارالعدل میں ایک مجلس منعقد ہوئی اور میں بھی اس روز اس میں حاضر ہوا اور حسب دستور قضاۃ واعیان بھی حاضر ہوئے اور اس روز عثمان الدکا کی کو بھی حاضر کیا گیا' اللہ اس کا برا کرے اور اس پر بڑے بڑے افعال کا دعویٰ کیا گیا' جو حلاج اور ابن ابی الندا فر السلقمانی سے بھی منقول نہیں ہیں اور اس پر دعویٰ الوہیت کی دلیل قائم کی گئی ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اور کچھ دیگر باتیں بھی ہیں جو انبیاء کی تنقیص اور الباجریقیہ اور اتحادیہ وغیرہ ارباب ریب سے مخالطت رکھنے سے تعلق رکھتی ہیں' ان پر اللہ کی لعنت ہو' اور اس نے مجلس میں قاضی حنبلی کی بے ادبی کی' جو مالکیہ کے نزدیک اس کی تکفیر کو متضمن ہے' اس نے دعویٰ کیا کہ اسے بعض گواہوں پر اعتراضات ہیں' پس اسے بیڑیاں اور طوق ڈال کر اور بری حالت میں قید خانے کی طرف واپس کر دیا گیا اور اللہ نے اس پر اپنی قوت اور طاقت سے قابو پالیا' اور جب ۲۱ر ذوالقعدہ کو منگل کا دن آیا تو اس نے عثمان الدکا کی مذکور کو دارالسعادۃ میں حاضر کیا اور اسے امراء اور قضاۃ کے سامنے کھڑا کیا اور اس سے گواہوں کے متعلق اعتراضات دریافت کیے گئے' تو وہ بات نہ کر سکا اور کسی اعتراض کی طاقت نہ پا سکا اور اس امر سے عاجز آ گیا' پس اس پر حکم لگایا گیا اور قاضی مالکی سے اس پر حکم لگانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے اللہ کی حمد وثناء کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا' پھر حکم دیا خواہ یہ توبہ کرے' یا اس کا خون بہا دیا جائے' پس مذکورہ شخص کو پکڑا گیا اور دمشق کے سوق الخیل میں اسے قتل کر دیا گیا اور اعلان کیا گیا' یہ اس شخص کی جزا ہے جو اتحادیہ کے مذہب کو اختیار کرتا ہے اور دارالسعادۃ میں یہ ایک جشن کا دن تھا' اور بہت سے اعیان ومشائخ حاضر تھے' اور ہمارے شیخ حافظ جمال الدین المزی اور حافظ شمس الدین الذہبی بھی حاضر تھے' ان دونوں نے بھی قضیہ کے بارے میں بہت گفتگو کی اور بات چیت میں اس کی زندقت کی گواہی دی' اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے بھائی شیخ زین الدین نے بھی یہی کہا اور تینوں قضاۃ' مالکی' حنفی اور حنبلی نے باہر نکل کر مجلس میں اس پر حکم نافذ کیا اور مذکورہ شخص کے قتل میں حاضر ہوئے اور میں بھی اس ساری

Marfat.com

کاروائی میں میں اوّل سے آخر تک شامل تھا۔

اور ۲۸ ذوالقعدہ کو جمعہ کے روز دو دانشمند امیروں طنبغا حجا اور الحجی بغا کو قلعہ سے رہا کر دیا گیا' اور اسی طرح تنکز کے ان خزانداریہ کو بھی رہا کر دیا گیا' جو قلعہ میں پیچھے رہ گئے تھے اور لوگ اس سے خوش ہو گئے۔

ملک ناصر محمد بن قلادون کی وفات کا بیان:

۲۷ ذوالحجہ بدھ کی صبح کو امیر سیف الدین قطلو بغا الفخری دمشق آیا اور نائب السلطنت اور عام اُمراء اس کے استقبال کے لیے باہر نکلے اور اس کی آمد ڈاک کے گھوڑوں پر ہوئی اور اس نے سلطان ملک ناصر کی وفات کی خبر دی اور اس کی وفات بدھ کے دن کے آخری حصے میں ہوئی اور جمعہ کی شب کو عشا کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اسے اس کے باپ ملک منصور کے ساتھ اس کے بیٹے انوک کے پاس دفن کیا گیا' اور اس نے اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹے سیف الدین ابوبکر سے عہد لیا اور اسے ملک منصور کا لقب دیا۔ اور جب جمعہ کی شب کو سلطان دفن ہوا' تو تھوڑے سے اُمراء وہاں حاضر ہوئے اور امیر علم الدین الجادلی اور ایک اور بھلا آدمی جسے شیخ عمر بن محمد بن ابراہیم الجعبری کہا جاتا ہے' اور الجبار یہ کا ایک اور شخص اس پر متصرف ہو چکے تھے' اور اسے دفن کر دیا گیا' جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس کا ولی عہد بیٹا اس کے دفن میں حاضر نہ ہوا' اور وہ اس شب کو اُمراء کے مشورہ سے قلعہ سے باہر نہ نکلا تا کہ فتنہ وفساد نہ کریں' اور قاضی عز الدین بن جماعۃ نے امام بن کر اس کا جنازہ پڑھایا' اور الجادی ایدغمش اور ایک اور امیر اور قاضی بہاؤ الدین بن حامد بن قاضی دمشق السبکی نے جنازہ پڑھا اور ملک منصور سیف الدنیا والدین ابوالمعالی ابوبکر تخت حکومت پر بیٹھا۔

اور ۲۱ ذوالحجہ سنہ ۷۴۱ھ کو جمعرات کے روز مصری فوج نے اس کی بیعت کی اور الفخری شامیوں کی بیعت لینے آیا اور قصر ابلق میں اُترا اور لوگوں نے ملک منصور بن ناصر بن منصور کی بیعت کی اور ۲۸ ذوالحجہ جمعرات کی صبح کو دمشق کے قلعہ منصورہ میں خوشی کے شادیانے بجے اور لوگ نئے بادشاہ سے خوش ہو گئے' اور بادشاہ کے لیے رحم کی دُعا کی اور اسے دفن کیا اور اس کا غم کیا۔ رحمہ اللہ۔

سنہ ۷۴۲ھ

اس سال کا آغاز اتوار کے دن سے ہوا اور دیارِ مصر' بلادِ شام اور اس کے مضافات کا سلطانِ اسلام ملک منصور سیف الدین ابوبکر بن الملک السلطان الناصر' ناصر الدین محمد بن سلطان' ملک منصور سیف الدین قلادون الصالحی تھا' اور شام کا نائب امیر علاؤ الدین طنبغا اور مصر وشام کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور ماہِ محرم کے والیوں کے سوا' منتظمین بھی وہی تھے۔

خلیفہ الحاکم بامر اللہ کی حکومت:

اس دن امیر المؤمنین ابوالقاسم احمد بن المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان العباسی کی بیعت خلافت ہوئی اور اس نے سیاہ لباس پہنا اور ملک منصور کے ساتھ تخت حکومت پر بیٹھا اور اسے بھی اسی طرح سیاہ لباس پہنایا' پس دونوں سیاہ لباس پہن کر بیٹھے اور اس روز خلیفہ نے فصیح وبلیغ تقریر کی جو مواعظ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مشتمل تھی اور اس روز اس نے اُمراء اور اعیان کی ایک جماعت کو خلعتیں دیئے اور وہ جشن کا دن تھا اور اس ابوالقاسم کو اس کے باپ نے خلافت کی وصیت کی تھی' لیکن ناصر نے اسے کامیاب نہ ہونے

Marfat.com

دیا اور ابوالربیع کے بھتیجے ابواسحاق ابراہیم کو حکمران مقرر کر دیا اور اسے واثق باللہ کا لقب دیا اور قاہرہ میں ایک جمعہ کو اس کا خطبہ دیا گیا اور منصور نے اسے معزول کر دیا' اور اس ابوالقاسم کو مقرر کیا اور وصیت کو نافذ کیا' اور اسے مستنصر باللہ کا لقب دیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اور ۸ر محرم اتوار کے روز' امیر سیف الدین بشتک الناصری کو دن کے آخری حصے میں گرفتار کر لیا گیا اور اس کی شام کی نیابت کا حکم نامہ لکھا گیا تھا اور اسے اس کا خلعت بھی دیا گیا تھا اور اس کا سامان نکالا گیا' پھر وہ ملک منصور کے پاس آیا کہ وہ اسے الوداع کرے تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے بٹھایا اور کھانا منگوایا' اور دونوں نے کھایا' اور ملک منصور نے اس کی جدائی پر غم کیا' اور کہا تو مجھے اکیلا چھوڑ کر جا رہا ہے۔ پھر وہ اسے الوداع کرنے کو اُٹھا' اور بشتک اس کے آگے آٹھ دس قدم چلا' پھر تین آدمی اس کی طرف بڑھے' اور ان میں سے ایک نے اس کی تلوار کو درمیان سے چھڑی سے کاٹ دیا۔ اور دوسرے نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور تیسرے نے اس کی مشکیں کس دیں' پھر اسے غالب کر دیا گیا۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلا گیا۔ پھر انہوں نے اس کے غلاموں سے کہا' تم چلے جاؤ' تم کل امیر کی سواری کو کھو دو گے' اور وہ سلطان کے پاس شب باش ہے' اور صبح کو سلطان تخت حکومت پر بیٹھا' اور اس نے اُمراء کی ایک جماعت اور نو بڑے آدمیوں کی گرفتاری کا حکم دیا' اور انہوں نے اس کے ذخائر واموال اور املاک کی حفاظت کی' بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس کے ہاں ایک کروڑ دینار کا سونا اور سات لاکھ دینار پائے۔

شیخ حافظ ابوالحجاج المزی کی وفات:

آپ چند دن ایسے مرض سے بیمار ہوئے جو جماعت اور دروس میں حاضر ہونے اور حدیث کا سماع کرانے سے آپ کو روکتا نہ تھا' اور جب ۱۱ر صفر کو جمعہ کا دن آیا تو آپ نے نماز کا وقت قریب آنے پر حدیث کا سماع کرایا' پھر اپنے گھر میں وضو کرنے اور نماز کے لیے روانہ ہونے کے لیے داخل ہوئے تو آپ کے پیٹ میں بہت تکلیف ہوئی' جسے آپ نے قولنج خیال کیا' حالانکہ وہ طاعون تھی۔ اور آپ نماز میں حاضر ہونے کی سکت نہ پا سکے۔ اور جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بتایا گیا کہ وہ ختم ہو رہے ہیں۔ میں آپ کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ جس تکلیف میں مبتلا تھے' اس کی وجہ سے آپ پر شدید کپکپی طاری ہے' میں نے آپ کا حال پوچھا تو آپ بار بار الحمد للہ کہنے لگے' پھر مجھے آپ کے شدید مرض کے متعلق بتایا گیا۔ اور آپ نے اکیلے ہی نمازِ ظہر ادا کی' اور طہارت خانے گئے اور تالاب پر وضو کیا' حالانکہ آپ کو سخت درد تھا۔ پھر ہفتے کے دن تک مسلسل آپ کی یہی حالت رہی' اور جب ظہر کا وقت ہوا اور میں اس وقت آپ کے پاس حاضر نہیں تھا' لیکن ہمیں آپ کی بیٹی زینب نے' جو میری بیوی ہے' بتایا گیا کہ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ کے ذہن میں تھوڑی سی تبدیلی آ گئی' اور وہ کہنے لگی' ابا جی ظہر کی اذان ہو گئی ہے تو آپ نے اللہ کو یاد کیا' اور کہنے لگے' میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں' تو آپ نے تیمم کر کے نماز پڑھی' پھر لیٹ گئے۔ اور آیت الکرسی پڑھنے لگے' حتیٰ کہ آپ کی زبان اسے ادا نہیں کر سکتی تھی۔ پھر دونوں نمازوں کے درمیان ۱۲ر صفر ہفتے کے روز آپ کی روح قبض ہو گئی۔ رحمہ اللہ۔

اور اس شب آپ کی تیاری نہ ہو سکی' اور جب ۱۳ر صفر کو اتوار کا روز آیا تو اس کی صبح کو آپ کو غسل و کفن دیا گیا۔ اور جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور قضاۃ واعیان اور بے شمار مخلوق آپ کے جنازہ میں شامل ہوئی' اور آپ کے جنازہ کو باب النصر سے نکالا گیا' اور نائب السلطنت امیر علاؤ الدین طنبغا اور اس کے ساتھ سلطان کی کونسل اور سیکرٹری وغیرہ امراء باہر نکلے' اور

Marfat.com

باب النصر کے باہر انہوں نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور قاضی تقی الدین السبکی الشافعی نے امامت کی' اور اسی نے جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھایا تھا' پھر آپ کو الصوفیہ کے قبرستان کی طرف لے جایا گیا' اور وہاں آپ کو آپ کی بیوی عائشہ بنت ابراہیم بن صدیق کے پہلو میں شیخ تقی الدین بن تیمیہ کی قبر کے غربی جانب دفن کیا گیا' آپ کی بیوی ایک صالحہ عورت اور کتاب اللہ کی حافظہ تھی۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ:

۳۰ر صفر بدھ کے روز' دیارِ مصر سے ایک امیر آیا' اور اس کے پاس ملک اشرف علاؤ الدین کحک بن ملک ناصر کی بیعت بھی تھی' اور یہ اس کے بھائی منصور کے معزول ہو جانے کے بعد کا واقعہ ہے' کیونکہ اس سے کچھ افعال سرزد ہوئے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نشہ آور چیزیں پیتا تھا' اور برے کام کرتا تھا' اور ایسے کام کرتا تھا جو اس کے مناسب حال نہ تھے' اور بے ریش الخاصیکہ وغیرہ سے میل جول رکھتا تھا۔ پس جب کبار اُمراء نے اس معاملے کی وسیع خرابی کو دیکھا تو انہوں نے اس کی معزولی پر ایک دوسرے کی مدد کی' اور انہوں نے خلیفہ الحاکم بامر اللہ ابی الربیع سلیمان کو بلایا' اور ملک منصور مذکور کی طرف جو امور منسوب کیے گئے تھے' انہیں اس کے سامنے ثابت کیا گیا۔ پس اس وقت اس نے اور کبار اُمراء وغیرہ نے اُسے معزول کر دیا' اور اس کی جگہ اس کے بھائی کو مقرر کیا' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور اس وقت وہ اسے تنگ کر کے قوص کی طرف لے گئے اور اس کے ساتھ اس کے تینوں بھائی بھی تھے' اور بعض کا قول ہے کہ اس سے زیادہ تھے' اور انہوں نے ملک اشرف کو تخت پر بٹھایا اور امیر سیف الدین قوصون الناصری نے اس کی نیابت کی' اور حالات روبراہ ہو گئے۔ اور شام میں مذکورہ بدھ کے روز اُمراء نے اس کی بیعت کی' اور یکم ربیع الاوّل جمعرات کی شام کو خوشی کے شادیانے بجے' اور دمشق میں جمعہ کے روز نائب سلطنت اور قضاۃ اور امراء کی موجودگی میں اس کا خطبہ دیا گیا۔

اور ۱۷ر ربیع الاوّل بدھ کے روز قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی' ہمارے شیخ حافظ جمال الدین المزی کی بجائے' دارالحدیث اشرفیہ میں آئے اور ان کے بیٹے کی بجائے دارالحدیث النوریہ کی مشیخت میں آئے اور ماہ جمادی الاولیٰ میں یہ بات مشہور ہو گئی' کہ نائب حلب امیر سیف الدین طشتمر' جس کا لقب الحمص الاکبر ہے' ابن السلطان امیر احمد کی مدد کے لیے کھڑا ہو گیا ہے جو الکرک میں ہے' اور وہ اس کام کے لیے خدمتگار مانگ رہا ہے' اور فوجیں اکٹھی کر رہا ہے۔ واللہ اعلم۔

اور اس ماہ کے دوسرے عشرے میں ابن السلطان امیر احمد کی تلاش میں فوجیں امیر سیف الدین قطلو بغا الفخری کے ساتھ الکرک پہنچ گئیں۔ اور اس ماہ میں اس فوج کے محاصرہ کے باعث' جو الفخری کے ساتھ تھی' الکرک کے امیر احمد بن الناصر کے بارے میں بہت باتیں ہوئیں اور مشہور ہو گیا کہ نائب حلب امیر سیف الدین طشتمر جس کا لقب الحمص الاخضر ہے۔ سلطان کے ان لڑکوں کے پہلو میں کھڑا ہونے والا ہے' جنہیں دیارِ مصر سے الصعید کی طرف نکال دیا گیا ہے' اور وہ امیر احمد کی مدافعت میں بھی کھڑا ہونے کی خبر مشہور ہو گئی' تاکہ فوج کو اس سے روک دے' اور وہ اس کا محاصرہ چھوڑ دے' اور اس نے احمد بن استاذہ کی نصرت کے لیے الکرک جانے کا بھی ارادہ کیا' اور دمشق میں نائب شام نے بھی اس کے لیے تیاری کی۔ اور اس نے فوج میں اس سے جنگ کرنے' اور جو

Marfat.com

فتنہ اور افتراق پیدا کرنا چاہتا ہے' اس سے اسے روکنے کا اعلان کر دیا۔ اور فوج نے بھی اس کا اہتمام کیا' اور وہ تیار ہو گئے' اور انھیں اس بارے میں سخت مشقت اٹھانی پڑی' اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ بے قرار و بے چین ہو گئے اور فتنہ کے وقوع سے خوفزدہ ہو گئے' اور انہوں نے خیال کیا کہ اگر ان کے درمیان جنگ ہو گئی تو قبائل پہاڑوں اور حوران میں قیام کریں گے اور کھیتی باڑی وغیرہ کے مصالح معطل ہو جائیں گے۔ پھر حلب سے سلطان کا دوست ایلچیوں کے ساتھ دمشق کے نائب امیر علاؤ الدین الطنبغا کے پاس آیا' اور اس کے پاس زبانی پیغام تھا' جسے اس نے سنا' اور اس نے اس کے ساتھ میسرہ کے امیر امان الساقی کو بھیجا' اور وہ دونوں حلب کی طرف گئے' اور جمادی الآخرۃ کے آخر میں واپس آ گئے' اور دیارِ مصر کی طرف روانہ ہو گئے اور مشہور ہو گیا کہ معاملہ جوں کا توں ہے' حتیٰ کہ منصور کے سوا' ملک ناصر کے لڑکوں کے مصر واپس آ جانے پر اتفاق ہو گیا۔ اور یہ کہ وہ الکرک کے محاصرہ کو چھوڑ دے۔

اور جمادی الاولیٰ کے آخری عشرہ میں ملک العرب مظفر الدین موسیٰ بن مہنا فوت ہو گیا اور تدمر میں دفن ہوا۔ اور ۲ر جمادی الآخرۃ منگل کی صبح کو طلوعِ آفتاب کے قریب خطیب بدر الدین محمد بن قاضی جلال الدین قزوینی نے دیارِ مصر سے واپس آنے کے بعد دار الخطابت میں وفات پائی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اس نے ایک جمعہ کو خطبہ دیا اور رات کو دوسرے جمعہ تک لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ بیمار ہو گیا' یہاں تک کہ اس روز فوت ہو گیا' اور لوگوں نے اس کی حسین شکل' اور چہرے کی صباحت اور اس کے حسن ملاقات اور تواضع کی وجہ سے اس کا غم کیا۔ اور لوگ ظہر کے وقت اس کا جنازہ پڑھنے کے لیے اکٹھے ہوئے تو اس کی تیاری عصر تک متاخر ہو گئی۔ اور جامع میں قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی نے اس کا جنازہ پڑھایا' اور لوگ اسے الصوفیہ کی طرف لے گئے' اور اس کا جنازہ بڑا بھرپور تھا' اور اسے اس قبرستان میں' جسے خطیب بدر الدین نے وہاں بنایا تھا اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا' رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور ۵ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کے روز نماز کے بعد نائب السلطنت امیر علاء الدین الطنبغا اور تمام فوج نائب حلب امیر سیف الدین طشتمر کو گرفتار کرنے کے لیے بلادِ حلب جانے کے ارادے سے نکلے۔ اس لیے کہ اس نے ابن السلطان امیر احمد جو الکرک میں تھا' کے ساتھ کھڑا ہونے کا اظہار کیا تھا۔ اور لوگ شدید بارش اور بہت کیچڑ والے دن میں روانہ ہوئے' اور وہ سخت قیامت کا دن تھا۔ اللہ تعالیٰ انجام کو اچھا کرے' اور قاضی تقی الدین السبکی خطیب المؤذنین نے حکم دیا کہ اس ذکر پر اضافہ کر دیا جائے جو ان میں خطیب بدر الدین نے تسبیح وتحمید اور تہلیل کے ۳۳ بار کرنے کا حکم جاری کیا تھا' اور السبکی نے انہیں اس سے قبل استغفر اللہ العظیم تین بار' اور اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ پھر اس نے جو کچھ صحیح مسلم میں فجر اور مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے کا حکم آیا ہے' اس کی تاکید کی۔ اللھم اجرنا من النار سات بار' اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بار' اور ان سالوں سے قبل انہوں نے اذان دینے کے بعد جمعہ کی شب کو آیت اور رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنے کا اضافہ کر لیا تھا' سردار اکیلے اس کی ابتدا کرتا اور جماعت اچھے طریقے سے اسے دہراتی' اور یہ بات جامع کے صحن میں لوگوں کے اکٹھا ہو کر اسے سننے کے باعث بن گئی' لیکن اس کے باعث مقررہ وقت میں فاصلہ لمبا ہو گیا' اور نماز اول وقت سے متاخر ہو گئی۔

Marfat.com

ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ:

اور اتوار کی رات اور ہفتے کی شام کو امیر سیف الدین قطلو بغا الفخری ان متلاشیوں کے ساتھ' جو ابن السلطان امیر احمد بن ناصر کو گرفتار کرنے کے لیے محاصرہ الکرک کے لیے بلادِ مصر سے آئے تھے' دمشق کے باہر الحبورۃ اور میدان الحصی کے درمیان اترا' اور وہ گھاٹی پر محاصرہ کرتے ہوئے' اور اس پر تنگی کرتے ہوئے ٹھہرے' یہاں تک کہ نائب شام حلب کی طرف گیا اور یہ مذکورہ ایام گزر گئے' پس لوگوں کو پتہ ہی نہ چلا اور فخری اور اس کی فوج آ گئی اور انہوں نے امیر احمد کی بیعت کی اور اس کا نام الناصر بن الناصر رکھا' اور اس کے بھائی ملک اشرف علاء الدین کجک کی بیعت چھوڑ دی' اور اس کی صغر سنی کا عذر بنایا۔

اور انہوں نے بیان کیا کہ امیر سیف الدین قوصون الناصری کے اتالیق نے سلطان کے دونوں بیٹوں پر ظلم کیا ہے' اور بلادِ صعید میں ان کا گلا گھونٹ کر انہیں قتل کر دیا' اس نے ان دونوں کی طرف اس شخص کو بھیجا جو اس کی ذمہ داری لے' اور وہ ملک منصور ابوبکر اور رمضان تھے اور امیر اس کے باعث اجنبی بن گیا۔ اور وہ کہنے لگے' یہ چاہتا ہے کہ اس گھر کو بیخ وبن سے اکھاڑ دے' تا کہ وہ حکومت قابو کرنے کی قدرت حاصل کر لے۔ پس وہ اس بات سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے اپنے استاذ کے بیٹے کی بیعت کر لی' اور فوج کے پیچھے جانے کے لیے آئے' تا کہ امیر سیف الدین طشتمر نائب حلب اور اس کے ساتھیوں کے مددگار ہوں۔ اور انہوں نے اُمراء کو اس بات کی طرف مائل کرنے کے لیے خطوط لکھے۔ اور جب وہ دمشق کے باہر اُترے' تو دمشق میں جو اکابر قضاۃ اور منتظمین تھے' جیسے والی البر' والی مدینہ اور ابن سمندار وغیرہ' وہ ان کی طرف گئے۔ اور جب صبح ہوئی تو سب کے سب اہالیانِ دمشق اپنے دستور کے مطابق جیسا کہ وہ سلاطین اور حجاج کی آمد پر نکلتے تھے' باہر نکلے' بلکہ بعض وجوہ سے ان سے بھی زیادہ نکلے' اور قضاۃ اور الصاحب اور اعیان اور والیان وغیرہ بھی نکلے۔

اور امیر سیف الدین قطلو بغا سلطنت کی نیابت کے لیے' جسے نئے بادشاہ ناصر نے اس کے سپرد کیا تھا' صدر مقام میں داخل ہوا' اور حسب دستور اس کی دائیں جانب شافعی' اور بائیں جانب حنفی قاضی تھا۔ اور تمام فوج ہتھیار بند ہو کر اسے گھیرے ہوئے تھی۔ اور گانے کی آوازیں' بگل' شاہی تیر انداز' اور خلافتی شاہی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اور لوگ الفخری کے لیے دُعا وثناء میں مشغول تھے' اور نہایت شاداں وفرحاں تھے۔

اور بسا اوقات بعض جہلاء نے اس نائب کو' جو حلب چلا گیا تھا' گالیاں دیں' اور اس کے بعد متلاشی اپنی ترتیب کے مطابق داخل ہوئے اور وہ جشن کا دن تھا' اور وہ دمشق کے مشرق میں لاجین کی سرائے کے پاس اُترا' اور اس نے اس دن فوجی بھیجی' اور قضاۃ اور الصاحب کو لکھا۔ اور یتامیٰ وغیرہ کے اموال میں سے پانچ لاکھ لے لیا' اور اس کے عوض انہیں بیت المال سے ایک بستی دے دی' اور اسے جوڈیشل ریکارڈ میں لکھا' اور اچھے خادم بنائے' اور اس کے ساتھ وہ اُمراء بھی آ ملے جو دمشق میں پیچھے رہ گئے تھے' جن میں اتمر الساقی مقدم' ابن القراسنقر' ابن الکامل' ابن المعظم اور ابن البلدی وغیرہ شامل تھے' اور ان سب نے دمشق کے منتظمین کے ساتھ ملک ناصر بن ناصر کی بیعت کی' اور الفخری نے لاجین کی سرائے میں اقامت اختیار کی' اور ہنر پیشہ لوگ اس کے پاس گئے اور اس ماہ کی سولہ تاریخ کو منگل کی صبح کو قلعہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور شہر میں اعلان کیا گیا کہ تمہارا سلطان ملک ناصر احمد بن ناصر محمد بن

Marfat.com

قلادون ہے۔ اور تمہارا نائب سیف الدین قطلو بغا الفخری ہے۔ اور لوگ اس سے بہت خوش ہوئے' اور نائب صفد بھی اس کے ساتھ آملا۔ اور بعلبک کے نائب نے اس کی بیعت کی اور انہوں نے جوان اور فوج بن کر اس کی خدمت کی' اور امیر سیف الدین سنجر الجمقدار جو دمشق میں میمنہ کا رئیس تھا' اس کے پاس واپس آ گیا' اور وہ سفر میں نائب دمشق علاء الدین الطنبغا سے ایک بیماری کے باعث پیچھے رہ گیا تھا۔

اور جب الفخری آیا تو اس کے پاس لوٹ آیا اور ناصر ابن ناصر کی بیعت کر لی' پھر اس نے حماۃ کے نائب تغرومر سے خط و کتابت کیا' جو مصر میں ملک منصور کا نائب تھا' تو اس نے اس کی بات مان لی' اور ماہ مذکور کی ۲۷ر تاریخ کو بڑی شان وشوکت اور کثیر خزائن اور بڑے ساز وسامان کے ساتھ فوج کے پاس آیا۔

اور ماہِ مذکورہ کی ۲۸ر تاریخ کو' اتوار کی صبح کو ظہر سے قبل سورج کو گرہن لگا' اور ۲۹ر جمادی الآخرۃ سوموار کی صبح کو نائب غزہ' امیران سنقر' غزہ کی فوج کے ساتھ آیا' اور وہ تقریباً دو ہزار کے قریب فوج تھی۔ پس وہ فجر کے وقت دمشق میں داخل ہوئی' اور الفخری کے پڑاؤ کی طرف جا کر ان کے ساتھ شامل ہو گئی' جس سے وہ بہت خوش ہوئے' اور وہ تقریباً پانچ ہزار یا اس سے زیادہ جانباز ہو گئے۔

ماہِ رجب کا آغاز ہوا تو اکابر تجار کی جماعت ان اموال کے باعث' جن کا الفخری نے ان سے مطالبہ کیا تھا' مطلوب تھی تاکہ وہ ان اموال سے اس فوج کو جو اس کے ساتھ تھی' طاقتور بنائے' اور جو رقم اس نے ان سے طلب کی' اس کی تعداد ایک کروڑ درہم تھی' اور اس کے پاس امیر سیف الدین قوصون' اتابیق ملک اشرف علاؤ الدین کجک اور ابن الناصر کی بیعت سے انکار کر دیا تھا' پس کسی نے الفخری کو مشورہ دیا کہ خاص کی املاک کو تاجروں کے پاس فروخت کر دیا جائے۔ اور وہ قوصون کے مال کو بھی خاص میں شامل کر دے' تو اس نے اس کا حکم دے دیا کہ وہ یہ بستی کو تاجروں کے پاس فروخت کر دیا جائے' جس کی قیمت ایک کروڑ پانچ لاکھ ڈالی گئی' پھر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور انہیں دو یا تین راتوں کے بعد رہا کر دیا' اور انہوں نے اس کے عوض قوصون کے ذخائر حاصل کئے' اور الفخری اور اس کے ساتھی جو امراء اور افواج اس کے ساتھ شامل ہو گئی تھیں' وہ ثنیۃ العقاب میں ٹھہرے رہے۔ اور اس نے علاقے کے جوانوں کو ایک بہت بڑی جماعت' جو ایک ہزار تیر اندازوں سے زیادہ تھی' خادم بنائی اور ان کا امیر راستوں کی ناکہ بندی کرتا تھا۔ اور امیر علاء الدین طنبغا اپنی دمشقی افواج جلبی عوام اور طرابلسی دستے کے ساتھ تیزی سے آیا' اور انہوں نے ان کے لیے تیاری کی۔

اور جب اس ماہ کی ۱۱ر تاریخ ہوئی تو مشہور ہو گیا کہ طنبغا' القسطل تک پہنچ گیا ہے' اور اس نے اپنے ہراول کو بھیجا ہے۔ اور اس کی الفخری کے ہراول کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے۔ لیکن ان کے درمیان جنگ نہیں ہوئی۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

اور الفخری نے قضاۃ اور ان کے نائبین اور فقہاء کی جماعت کی طرف پیغام بھیجا تو وہ چل پڑے اور الشافعی فقیہ راستے میں سے واپس لوٹ گیا۔ اور جب وہ پہنچے تو اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے اور طنبغا کے درمیان مصالحت کے لیے کوشش کریں۔ نیز یہ کہ الفخری اس کے معاملے میں اس سے اتفاق کرے اور ناصر بن ناصر کی بیعت کرے' سو اس نے انکار کر دیا تو اس نے انہیں متعدد بار اس کے پاس بھیجا' مگر اس نے ان کی نہ مانی۔ اور جب ۱۴ر رجب کو سوموار کے دن عصر کا وقت ہوا تو الفخری کی جانب سے متولی شہر

Marfat.com

کے پاس ایلچی آیا کہ وہ اسے شہر کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پس دروازے بند کر دیئے گئے' اور اینبا اس لیے ہوا کہ فوجیں جنگ کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑی ہو جائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور یہ یوں ہوا کہ جب طنبغا کو علم ہوا کہ قطلو بغا کی جماعت نے تنیۃ العقاب پر المعیصرہ کی جانب سے چوٹی کو گھیرے میں لے لیا ہے اور وہاں سے فوجوں کے ساتھ آیا ہے تو امیر سیف الدین قطلو بغا الفخری اپنی جماعت کے ساتھ اس کی جانب پھر گیا' اور اس کے راستے میں اس کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے اور شہر تک پہنچنے کے درمیان حائل ہو گیا' اور لوگ بہت بے چین ہو گئے۔ اور اونٹ اور بازار بند کر دیئے گئے' اور لوگ ایک دوسرے سے خوفزدہ ہو گئے کہ لوٹ پڑ جائے گی' اور شہر کا متولی امیر ناصر الدین بن بکہاشی سوار ہوا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے' نائبین اور پیادے بھی تھے' وہ شہر میں پھرا' اور اس نے لوگوں کو اطمینان دلایا' اور انہوں نے اس کے لیے دعائیں کیں' اور جب مغرب کا وقت نزدیک آیا تو ان کے لیے باب الجابیہ کو کھول دیا گیا' تاکہ شہر کے لوگ داخل ہو جائیں اور دروازے پر بڑی بھیڑ ہو گئی' اور اس شب فوج لوگوں پر ناراض ہوئی' اور اتفاق سے وہ میلاد کی رات تھی اور لوگوں نے فوج اور اپنے اختلاف کے باعث غمگین ہو کر رات گزاری' اور منگل کے روز بھی باب الجابیہ کے سوا شہر کے دروازے بند رہے' اور بات جوں کی توں رہی' اور جب اس دن کی شام کا وقت نزدیک آیا تو دونوں فوجیں ایک دوسرے کے نزدیک ہوئیں' اور طنبغا اور اس کے امراء اکٹھے ہوئے' اور دمشق کے امراء اور ان عوام نے جو اس کے ساتھ تھے' انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ کسی مسلمان سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ الفخری اور اس کے اصحاب کے مقابلے میں تلوار سونتیں گے' اور شام کے قضاۃ کئی بار صلح کے لیے اس کے پاس گئے' مگر اس نے ان کی نہ مانی' اور اپنی بات پر مصر رہا' اور اس کا دل اس بات پر ڈٹ گیا' واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔

عجائبات دہر میں سے ایک عجیب واقعہ:

لوگوں نے یہ رات ایک دوسرے متقابل ہو کر گزاری' اور دونوں فوجوں کے درمیان صرف دو یا تین میل کا فاصلہ تھا' اور یہ ایک بارش والی رات تھی' جونہی صبح ہوئی تو طنبغا کی جماعت میں سے بہت سے لوگ جو حلیف افواج' امراء اور اعیان سے تعلق رکھتے تھے' الفخری کے پاس چلے گئے' اور سورج طلوع ہو کر تھوڑا سا بلند ہوا' تو طنبغا نے قضاۃ اور بعض امراء کو الفخری کے پاس اُسے دھمکی دیتے ہوئے بھیجا' اور خود بھی اپنے دل کو اس بات پر مضبوط کرنے لگا' اور ابھی وہ اس سے تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ میمنہ' میسرہ اور قلب اور ہر جانب سے افواج تیزی سے الفخری کی طرف جانے لگیں' کیونکہ وہ بہت تنگ دست تھیں' اور ان کے پاس کھانا اور چوپاؤں کا چارا بہت کم تھا' اور انہیں بہت تکلیف تھی' اور انہوں نے دیکھا کہ یہ حالت ان پر غالب آ جائے گی۔ اور انہوں نے اپنے معاملے کو سخت ناپسند کیا' اور ان کے دل خوش ہو گئے' اور ان کے دل اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اہل شہر کے ساتھ تھے' کیونکہ وہ ایسی بات پر ڈٹ گیا تھا جس کا نہ اسے کوئی فائدہ تھا اور نہ انہیں کوئی فائدہ تھا۔ پس انہوں نے دھوکہ دے کر بیعت کر لی' اور ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں اس کے پاس اس کے اہل وعیال کے سوا کوئی آدمی نہ رہا' اور جب اس نے یہ صورت حال دیکھی تو جہاں سے آیا تھا اسی کی طرف واپس بھاگا' اور امیر سیف الدین رقطبہ نائب طرابلس اور دو دیگر امیروں نے اس کی مصاحبت کی' اور امراء اور افواج باہم مل گئے' اور ظہر سے قبل دمشق میں خوشخبری آئی اور مرد' عورتیں اور بچے بہت خوش ہوئے' حتیٰ کہ وہ بھی خوش ہوئے جنہیں کوئی

Marfat.com

نت نہیں پہنچی' اور قلعہ منصورہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور انہوں نے بھگوڑوں کی تلاش میں آدمی بھیجے' اور بقیہ دن الفخری وہاں ٹھہر کر اُمراء سے اپنے اس امر پر معاہدہ کرتا رہا جس کے لیے وہ آیا تھا اور انہوں نے اس سے معاہدہ کیا' اور جمعرات کی شام کو بڑی شان وشوکت اور عزت کے ساتھ دمشق آیا اور قصر ابلق میں اترا اور امیر تغرد مر' میدانِ کبیر میں اترا اور عماری دارالسعادت میں اُترا' اور انہوں نے المساوی کو' جو قلعہ میں قید تھا' باہر نکلا' اور اسے طنبغا کے ذخائر کے سٹوروں کو بڑھانے پر مقرر کر دیا۔ اور الفخری امراء کی ایک جماعت پر ناراض ہو گیا' جن میں امیر حسام الدین اسمقدار' امیر حاجب بھی تھا' اس لیے کہ اس نے علاء الدین الطنبغا کی سفارش کی تھی۔

پھر جو کچھ ہونا تھا ہوا' اور وہ بھگوڑوں کے ساتھ بھاگ گیا' لیکن الفخری کے پاس نہ آیا' بلکہ شہر میں داخل ہو گیا' اور معاملے میں ثالث بن گیا' نہ اس کے ساتھ گیا اور نہ اس کے ساتھ آیا' پھر اس نے جو کچھ کھو دیا تھا' اس کی تلافی کی اور الباز سے الفخری کے پاس واپس آ گیا۔

اور بعض کا قول ہے کہ جب وہ آیا تو اس نے انہیں نشان لگایا' اور وہ نہایت غم زدہ تھا' پھر اس نے امان کا رومال دیا' اور ان کے ساتھ قاضی شہاب الدین بن فضل اللہ سیکرٹری بھی تھا' پھر اس نے انہیں چھوڑ دیا' اور ان میں امیر سیف الدین حفطیہ بھی تھا' جو اس پر بہت برافروختہ تھا' پس اس نے اسے اسی روز رہا کر دیا' اور دوبارہ اسے حجابت دے دی' اور عظیم مکارمِ اخلاق اور عظیم سرداری کا اظہار کیا۔ اور قاضی علاء الدین بن المنجا قاضی القضاۃ حنابلہ نے اس واقعہ میں قابل تعریف کوشش کی۔ اور امیر علاء الدین طنبغا نے اس میں بڑی گفتگو کی' حتیٰ کہ اس سے اس کے متعلق خوف کیا گیا' اور اس نے اس کے ساتھ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا' اور اللہ نے اس کے مقصد کو کامیاب کیا اور اسے اس سے بچایا' اور اس کے دشمن کو ذلیل کیا۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

اور اس ماہ کی ۲۶ تاریخ کو ہفتے کے روز فاتح افواج کی قضاء قاضی حنفی جو نائب منفصل کے ساتھ تھا' کی بجائے شیخ فخر الدین بن الصائغ کے سپرد کر دی گئی' اس لیے کہ اس نے طنبغا کو الفخری کے ساتھ جنگ کرنے کا جو فتویٰ دیا تھا' وہ اس کی وجہ سے اس سے ناراض تھے' اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے اصحاب اس کی امارت سے خوش ہوئے' کیونکہ وہ آپ کے قدیم چنندہ اصحاب میں سے تھا اور اس نے آپ سے بہت سے علوم اور فوائد کو حاصل کیا تھا۔

اور رجب کے آخر میں بدھ کے روز دن کے آخری حصے میں امیر قماری الکرک سے ناصر بن ناصر کے پاس سے آیا' اور اسے ان کے اور طنبغا کے معاملے میں بتایا' اور وہ اس سے خوش ہوا اور قماری نے سلطان کی آمد کی خبر دی' جس سے لوگ خوش ہو گئے' اور وہ اس کے لیے مملکت کے آلات سے تیار ہوئے' اور ارباب اموال اور ذمیوں سے اس نے جزیہ کا مطالبہ زیادہ کر دیا۔

اور اس سال کے رجب کے آغاز میں الفخری نیابت کے صدر مقام میں فاتح افواج کے ساتھ سوار ہوا' اور یہ اس میں اس کی پہلی سواری تھی' اور اس کے پہلو میں قماری تھا اور قماری پر ایک بڑا خلعت تھا' اور اس روز لوگوں نے الفخری کے لیے بکثرت دعائیں کیں' اور وہ جشن کا دن تھا' اور اس روز ہزاروں کے سرکردہ لوگوں کی ایک جماعت ابن سلطان کو واقعہ کی اطلاع دینے کے لیے الکرک گئی' جس میں تغرد مر' اقبغا عبدالواحد ساقی اور میکلی بغا وغیرہ شامل تھے' اور اس ماہ کی تین تاریخ کو ہفتے کے روز الفخری نے قاضی

Marfat.com

شافعی کو بلایا' اور اس سے فیصلے کی نوکری میں ان کتب کے لانے پر اصرار کیا' جو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ سے جلال الدین قزوینی کے زمانے میں قلعہ منصورہ سے لی گئی تھیں۔ سو قاضی جہد و مدافعت کے بعد انہیں لایا' اور اپنے بارے میں اس سے خوفزدہ ہوا' پس الفخری نے محل میں انہیں اس سے لے لیا' اور اسے اپنے ہاں سے واپس جانے کی اجازت دے دی' حالانکہ وہ اس سے ناراض تھا' اور بسا اوقات اس نے انہیں روکنے کی وجہ سے اس کے معزول کرنے کا ارادہ کیا' اور ایک کہنے والے نے ان کتب کے بارے میں کہا کہ ان میں مسئلہ زیارت کے متعلق گفتگو کی گئی ہے' الفخری نے کہا' شیخ تم سے اللہ اور اس کے رسول کو بہتر جانتا تھا' اور الفخری کے پاس جب وہ کتب لائی گئیں تو وہ اس سے خوش ہو گیا' اور برادرم شیخ زین الدین عبدالرحمٰن اور شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن بن قیم الجوزیہ کو بلایا' اور اس نے ان کے متعلق قابل تعریف کوشش کی تھی' اور اس نے ان دونوں کو کتب کے لانے کے بارے میں مبارکباد دی' اور اس شب تبرک کے لیے کتابیں اس کے خزانے میں رہیں اور شیخ کے بھائی شیخ زین الدین نے محل میں مغرب کی نماز پڑھائی' اور الفخری نے شیخ کی محبت کی وجہ سے اس کا بہت اکرام کیا۔

اور اس ماہ کی چار تاریخ کو اتوار کے روز' دیارِ مصر میں قوصون کی گرفتاری کی خوشخبری لے کر آنے والے کی آمد پر قلعہ اور باب المیدان میں خوشی کے شادیانے بجے' اور لوگ اس کے لیے اکٹھے ہوئے' اور ان میں سے بہت سے لوگ اس کی وجہ سے خوش ہوئے' اور امراء کی ایک جماعت ناصر بن ناصر کی اطاعت کے لیے الکرک آئی' اور وہ الکرک کے پاس شامی اُمراء کے ساتھ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے پاس آئے تو اس نے انکار کیا' اور خیال کیا کہ یہ سب کچھ ایک سازش ہے تاکہ وہ اسے گرفتار کر کے قوصون کے سپرد کر دیں' اور اس نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے معاملے میں غور کرے گا۔ اور انہیں دمشق واپس کر دیا۔ اور ان ایام میں اور ان سے پہلے اور بعد الفخری نے بازاروں کے تجار کی جماعت سے ان کے اموال سے سال کی زکوٰۃ لی' جس سے ایک لاکھ سات ہزار سے زیادہ مال حاصل ہوا' اور ذمیوں سے بھی تین سال کا قرض اور معجل جزیہ حاصل کیا' اس پر تقریباً اسی قدر زائد مال کا مطالبہ کیا گیا۔

پھر اس ماہ کی ۲۲ر تاریخ کو سوموار کے روز شہر میں الفخری کی طرف سے بے انصافیوں اور مطالبات کے دور کرنے اور باقیماندہ زکوٰۃ اور پر اصرار مطالبات کے ساقط کرنے کا اعلان کیا گیا' ہاں انہوں نے بالدار پیادوں کی جماعت کی نگرانی کی تاکہ وہ ان سے خاص کی بعض املاک خریدیں' اور بشارۃ الحنفی' مطالبے پر دلیل دے گا' اور جو مال اس نے کسی تہ خانے میں پایا اس کے مطالبہ پر سزا ہو گی' جیسا کہ اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اور اس ماہ کی ۲۴ر تاریخ کو جمعہ کے روز نماز کے بعد چھ اُمراء جو سلطان سے دمشق آنے کا مطالبہ کرنے کے لیے الکرک گئے تھے' آئے اور اس نے اس ماہ آنے کے متعلق ان کی بات نہ مانی' اور ان سے کسی دوسرے وقت کا وعدہ کیا' اور وہ واپس آ گئے' اور الفخری ان کے استقبال کو نکلا' اور جامع القیسیات الکریمی کے سامنے ان کی ملاقات ہوئی' اور وہ سب کے سب ترک اُمراء کی بہت سی فوج اور سپاہیوں کے ساتھ دمشق آئے' اور سلطان ایدہ اللہ کے نہ آنے کی وجہ سے وہ کچھ بجھے بجھے سے تھے' اور اتوار کے روز تمازی وغیرہ اُمراء کے پیچھے ایلچی انہیں الکرک طلب کرتا ہوا آیا' اور مشہور ہو گیا کہ سلطان نے خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ

Marfat.com

آپ اسے الکرک سے اترنے اور حکومت کو قبول کرنے کا حکم دے رہے ہیں' پس لوگ اس سے خوش ہو گئے۔

اور ۲۹ر تاریخ کو بدھ کے روز' شیخ عمر بن ابی بکر بن الہمی البسطی نے وفات پائی' آپ ایک صالح' اور بہت تلاوت کرنے اور نماز پڑھنے اور صدقہ دینے والے اور حدیث اور ذکر کی مجالس میں حاضر ہونے والے شخص تھے۔ آپ صالحین سے تشبہ اختیار کرنے والے' فقرا پر جو صالحین میں سے نہ ہوتے تھے غالب تھے۔ آپ نے شیخ فخر الدین بن البخاری وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا' اور میں نے آپ کو ابن البخاری سے مختصر المشیخہ کو سنایا۔ اور آپ شیخ تقی الدین بن تیمیہ رحمہ اللہ کی مجالس سے لازم رہے اور آپ سے فائدہ اُٹھایا اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

اور ماہ رمضان المعظم کے پہلے روز جمعہ کو فوج میں اعلان کیا گیا کہ اس ماہ کی سات تاریخ کو سلطان سے ملاقات کے لیے کوچ کا وقت آ گیا ہے' پھر یہ دس تاریخ کے بعد تک متاخر ہو گیا' پھر سلطان کا خط آیا کہ اسے عید کے بعد تک متاخر کرایا جائے' اور اس ماہ کی دس تاریخ کو علاء الدین بن تقی الدین الحنفی آیا' اور اس کے پاس سلطان ناصر کی طرف سے شفا خانہ نوری کی نگہداشت کی امارت اور ربوہ کی مشیخت اور سلطانی جہات کو قائم رکھنے کا حکمنامہ بھی تھا اور اس سے قبل سلطان کی طرف سے قاضی شہاب الدین بن البازری حمص کے قاضی مقرر ہو کر آئے تھے' جس سے لوگ اس لیے خوش ہوئے کہ سلطان نے مملکت کے بارے میں گفتگو کی ہے اور انتظام کیا ہے اور حکم دیا ہے۔

اور ۱۳ر رمضان کو بدھ کے روز امیر سیف الدین طشتمر ملقب بہ الحمص الاخضر' بلادِ حلب سے دمشق محروسہ کی طرف آیا' اور الفخری' امراء اور سب فوج نے اس کا استقبال کیا اور وہ بڑی شان کے ساتھ آیا' اور لوگوں نے اس کے لیے دعائیں کیں اور وہ شہروں میں اس کے الگ ہونے اور طنبغا کے آگے اس کے بھاگ جانے کے بعد' جب اس نے حلب تک اس کا قصد کیا اس کی آمد پر خوش ہو گئے' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اور ۱۴ر رمضان کو جمعرات کے روز الکرک السعید سے سلطان کے نکلنے کے وقت اس کی نگرانی کے لیے فوجیں دمشق سے غزہ گئیں اور اس روز دو پیشرو تغرومر اور اقبغا عبدالواحد نکل کر الکسوہ کی طرف گئے اور جب ہفتے کا دن آیا تو الفخری' طشتمر اور جمہور امراء کے ساتھ نکلا' اور اس کے بعد دمشق میں وہی اشخاص ٹھہرے' جن کی مملکت کے اہم امور کے لیے قیام کی ضرورت تھی' اور چاروں قاضی اور فوج کا قاضی اور شاہی مہر کے نگران' مصاحب اور فوج کا کاتب اور بہت سے لوگ اس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

اور ۲۴ر رمضان اتوار کی شب کو شیخ درویش اور عابد احمد بن ملقب بہ قصیدہ نے وفات پائی' اور جامع شکر میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور الصوفیہ میں شیخ جمال الدین المزی کی قبر کے نزدیک دفن ہوئے' اللہ دونوں کو اپنی رحمت میں چھپا لے' آپ بہت بھلے آدمی تھے' اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے پر مواظبت کرتے تھے' اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور لوگوں کے نزدیک بڑے اچھے آدمی تھے' اور آپ ہسپتال میں بیماروں کی بہت خدمت کرتے تھے' اور آپ میں ایثار' قناعت اور بہت زہد پایا جاتا تھا' اور آپ کے احوال مشہور ہیں' اللہ آپ پر اور ہم پر رحم فرمائے۔

اور ماہ مذکور کے آخر میں مشہور ہو گیا کہ سلطان ملک ناصر شہاب الدین احمد' عربوں اور ترکوں کی ایک جماعت کے ساتھ

Marfat.com

الکرک محروس سے دیارِ مصر کی طرف چلا گیا ہے' پھر ماہِ مذکور کی ۱۸ رتاریخ کو سوموار کے روز اس کی آزادانہ روانگی ہوئی اور چند یوم بعد دیارِ مصر آیا' یہ اور فوج اس کا قصد کیے ہوئے تھے' اور جب مصر میں ان کا دخول متحقق ہو گیا تو وہ دیارِ مصر کی طرف تیزی سے چلے' اور اس نے بھی انہیں اسی طرح اکساتے ہوئے پیغام بھیجا اور مشہور ہو گیا کہ وہ اپنے نائب امیر سیف الدین قطلو بغا الفخری کے ساتھ شامی اُمراء کی آمد تک تخت حکومت پر نہیں بیٹھا' اسی لیے شامی قلعوں اور نہ ہی ہماری اطلاع کے مطابق دیگر قلعوں پر خوشی کے شادیانے بجائے گئے' اور دیارِ مصر سے خطوط اور اطلاعات آئیں کہ سلطان ملک ناصر شہاب الدین احمد کے تختِ حکومت پر بٹھانے کا دن ۱۰ رشوال سوموار کا دن تھا' وہ اور خلیفہ الحاکم بامر اللہ ابوالعباس احمد بن المستکفی منبر پر چڑھے' اور وہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھے' اور ان کے نیچے حسب مراتب منبر کی سیڑھیوں پر قضاۃ بیٹھے تھے' پس خلیفہ نے خطبہ دیا' اور اشرف کجک کو خلعت دیا' اور اس ناصر کو حاکم مقرر کیا' اور یہ جشن کا دن تھا' اور اس نے بتایا کہ مصر کی نیابت طشتمر کے لیے' اور دمشق کی الفخری کے لیے' اور حلب کی ایدغمش کے لیے ہو گی۔ واللہ اعلم۔

اور ماہِ مذکورہ کی ۲۱ رتاریخ جمعہ کی شب کو دمشق میں خوشی کے شادیانے بجے اور یکم ذوالقعدہ سوموار کے روز تک بجتے رہے' اور ۲۳ رتاریخ اتوار کے روز شہر کو آراستہ کیا گیا اور زینت کے ساتھ اجتماع کیا۔

اور مذکورہ جمعرات کو مصر کا مشہور رئیس امیر سیف الدین الملک' حماۃ کی نیابت کی طلب میں دمشق آیا' اور جمعہ کے روز نماز کے بعد دیارِ مصر سے ایلچی نے آ کر خبر دی کہ طشتمر الاحمص الاخضر گرفتار ہو گیا' اور لوگ اس واقعہ سے بہت متعجب ہوئے اور دمشق میں جو سرکردہ اُمراء تھے وہ روانہ ہو گئے' اور امیر الحج وغیرہ بھی گئے اور اس نے وطاۃ برزہ میں خیمہ لگایا' اور امیر حج کو چلا گیا اور اس نے اسے اس کی اطلاع دی' اور انہوں نے اسے سلطان کے حکم کے مطابق امیر بنا لیا کہ وہ دمشق میں نیابت کرے' حتیٰ کہ امیر حج جس پر اعتماد کرتا ہے اس کے متعلق حکم آ جائے تو اس نے اسے قبول کر لیا۔

اور وہ ۶ رتاریخ کو ہفتے کے روز سوار دستے کے ساتھ سوار ہوا' اور جب الفخری کو یہ خبر پہنچی' اور اسے یقین ہو گیا' اس وقت وہ الزعفہ میں تھا اور اس کے تقریباً ساٹھ یا اس سے زیادہ غلاموں نے اتفاق کر لیا تو وہ چل گیا' اور وہ آہستگی سے چلا' اور دو امیروں الطنبغا الماردانی اور بہلغا التحناوی کے ساتھ تقریباً ایک ہزار سوار دیارِ مصر سے اس کے پیچھے متلاشی آئے' اور یہ ان سے آگے نکل گیا اور نائب غزہ نے اپنی فوج کے ساتھ اُسے روکا' مگر اس پر قابو نہ پا سکا تو انہوں نے اسے لوٹنے کے لیے قبائل کو مسلط کر دیا' مگر انہوں نے تھوڑی سی چیزوں پر قابو پا لیا اور اس نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا' اور اس نے اپنے خیال کے مطابق اپنے دوست امیر سیف الدین ایدغمش نائب حلب کا اس امید پر قصد کیا کہ وہ اس کی مدد کرے گا۔ اور جو اس نے ذمہ داری لی ہے وہ اس پر اس سے موافقت کرے گا' پس جب یہ پہنچا تو اس نے اس کی عزت واکرام کیا' اور اس نے اس کے پاس رات گزاری' اور جب صبح ہوئی تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے بیڑیاں ڈال دیں' اور اسے ڈاک کے گھوڑے پر دیارِ مصر کو واپس کر دیا اور اس کے پاس امراء وغیرہ کے احکام بھی تھے۔

اور ذوالقعدہ کے آخر میں سوموار کے روز' سلطان ملک ناصر شہاب الدین احمد بن ناصر محمد بن منصور' فوج کے ایک دستے کے

Marfat.com

ساتھ دیارِ مصر سے الکرک محروس کی طرف گیا اور اس کے پاس بہت سے اموال' ذخائر اور بہت سی چیزیں تھیں' اور ذوالحجہ منگل کے روز اس میں داخل ہوا اور طشتمر نے پابکی میں تیماردار بن کر اس کی صحبت کی اور الفخری پابجولاں تھا' پس دونوں الکرک محروس میں قید کر دیئے گئے اور سلطان نے شانون کے آلات وغیرہ' اور لوہاروں اور کاریگروں وغیرہ کو الکرک کے اہم امور کی درستگی کے لیے طلب کیا اور دمشق سے بہت سی چیزیں طلب کیں جو اس کے پاس لائی گئیں۔

اور ۲۷ ذوالحجہ کو اتوار کے روز خبر آئی کہ امیر رکن الدین بیبرس الاحمدی نائب صفد اپنے غلاموں' خدام اور اطاعت کنندوں کے ساتھ سوار ہوا اور اس سے گرفتاری کے خوف سے بھاگ گیا' اور اس نے بتایا کہ نائب غزہ نے سلطان کے حکم کے مطابق' جو الکرک سے اس کے پاس آیا تھا' اس کے گرفتار کرنے کا قصد کیا' پس اس وجہ سے الاحمدی بھاگ گیا۔

اور جب یہ خبر دمشق پہنچی' اور وہاں کوئی نائب نہ تھا' تو امراء اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے اور دارالسعادۃ میں اکٹھے ہوئے' پھر وہاں اس بارے میں انہوں نے مشورہ کیا' پھر انہوں نے بعلبک کی طرف ایک امیر روانہ کیا کہ اسے البریہ کی طرف جانے سے روکیں' اور جب سوموار کی صبح ہوئی تو اطلاع آئی کہ وہ الکسوہ کے نواح میں ہے' اور اس کے جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں' پس وہ سب کے سب سوار ہو گئے' اور اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ جو شخص جنگ میں جانے والے اس گروہ سے پیچھے رہ گیا اسے پھانسی دیا جائے گا۔ اور انہوں نے خروج کا پختہ ارادہ کر لیا' اور الکسوہ کی جانب گئے اور اس کی طرف ایلچی بھیجے' اور اس نے اپنے خروج کے متعلق عذر بیان کیا اور ان سے بچ گیا اور یہ دن گزر گیا' اور وہ واپس آ گئے' حالانکہ وہ گرم دن میں لباس پہنے ہوئے تھے' اور ان کے پاس صرف اس دن کا کھانا تھا' پس جب منگل کی رات آئی تو امراء اس کی تلاش میں ثنیۃ العقاب کی طرف گئے۔ اور دوسرے دن اسے ساتھ لے کر واپس آ گئے' اور وہ ان مخلات میں اترا جنہیں تنکز نے دار یا کے راستے میں تعمیر کیا تھا' اور وہاں اس نے اقامت اختیار کی اور اس کی پوری رسد جو' بکریوں اور اس قسم کی ضرورت کی چیزوں پر مشتمل تھی' جاری کر دی۔ اور اس کے ساتھ اس کے غلام اور خادم بھی تھے۔

اور جب ۶ محرم کو منگل کا دن آیا' تو سلطان کی طرف سے خط آیا' جسے دارالسعادۃ میں امراء کو سنایا گیا' جو اس کے اکرام واحترام اور اس سے درگزر کرنے کو متضمن تھا تاکہ اس کے خادم سلطان ملک ناصر' اور اس کے بیٹے ملک منصور کے پیش پیش ہوں۔

اور جب ۷ محرم کو بدھ کا دن آیا تو امیر رکن الدین بیبرس نائب العیبۃ بن الحاجب المش کی طرف الاحمدی کو گرفتار کرنے کا خط آیا' پس فوج جمعرات کے روز ہتھیار بند ہو کر روانہ ہوئی اور وہ سوق الخیل میں جلوس کے ساتھ ساتھ چلے اور اس سے خط وکتابت کی' اور وہ ساز وسامان کے ساتھ اپنے غلاموں کے ہمراہ گیا اور اس نے انکار کا اظہار کیا' اور اس کا جواب تھا کہ جو شخص دیارِ مصر کا بادشاہ ہوگا' میں صرف اسی کی سمع واطاعت کروں گا' اور جو شخص الکرک میں مقیم ہے' اور اس سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں وہ مشہور ہو چکے ہیں' میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا' اور جب امراء کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے اس کے معاملے میں توقف کیا اور سکون پذیر ہو گئے' اور اپنے گھروں کو لوٹ آئے' اور وہ اپنے محل میں واپس آ گئے۔

Marfat.com

۷۴۳ھ

اس مبارک سال کا آغاز ہوا تو سلطان المسلمین الناصر ناصر الدین محمد بن ملک منصور قلادون' الکرک میں مقیم تھا' اور اس نے قلعہ جبل سے قلعہ الکرک تک سلطانی ذخائر کو اکٹھا کر لیا تھا اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین آقسنقر السلاری تھا جو غزہ کا نائب تھا اور حنفی قاضی کے سوا دیارِ مصر کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے۔ اور اس وقت دمشق کا کوئی نائب نہ تھا۔ ہاں! امیر رکن الدین بیبرس الحاجب کو الفخری نے اپنی غیر حاضری میں دمشق کا نائب مقرر کیا تھا اور وہی حاجب المش اور تمر الہمند ار اور امیر سیف الدین جس کا لقب حُلاوہ تھا' والی البر اور امیر ناصر الدین ابن رکباس جو متولی شہر تھا' کے ساتھ امور کی درستگی کرتا تھا' یہ لوگ امورِ سلطانیہ اور دیگر کاموں کی درستگی کرتے تھے' اور قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر ہم نے گذشتہ سال میں کیا ہے' اور خطیب شہر تاج الدین عبدالرحیم بن قاضی جلال الدین قزوینی تھا' اور سیکرٹری قاضی شہاب الدین بن فضل اللہ تھا۔

اِس سال کا آغاز ہوا تو اس امیر رکن الدین بیبرس الاحمدی' داریا کے راستے میں قصر تنکز میں اترا ہوا تھا اور سلطان نے ہر وقت اس کی نگرانی اور گرفتاری کے لیے پانی پر آنے والے لوگوں کے دستے بنائے کہ اسے گرفتار کر کے الکرک بھیج دیا جائے' اور اُمراء اس کے مقابلے میں سہل انگاری سے کام لیتے اور احکام کو وقتاً فوقتاً ٹالتے رہتے' اور وہ انہیں اس بات پر آمادہ کرتا کہ الاحمدی کا کوئی گناہ نہیں ہے' اور جب اس نے اسے گرفتار کیا تو وہ کسی اور کے پاس چلا جائے گا' اور سلطان انہیں اس کے متعلق ایسے احوال کی خبر دیتا رہا جو انہیں پسند نہیں تھے' یعنی وہ الکرک شہر میں الفخری اور طشتمر کو بری طرح قتل کرنے اور ان کے اہل کو چھیننے' اور اس کی بیوی پر جو کپڑے اور زیورات تھے' انہیں سلب کرنے' اور انہیں الکرک سے بدتر حال کے ساتھ نکال دینے' اور نصاریٰ کو اپنے قریب کرنے کے ساتھ ساتھ کھیل کود اور رذیل اور ادنیٰ لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے۔ پس ان صفات نے اُمراء کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے میں سے ایک شخص کو حقیقت حال کی دریافت کے لیے بھیجیں۔ سو وہ متعدد بار سوق الخیل میں جمع ہوئے' اور باہم مشورہ کیا' اور اس کے معزول کرنے پر انہوں نے اتفاق کر لیا اور انہوں نے مصریوں کی طرف یہ بات لکھی' اور نائب حلب ایدغمش اور شہروں کے نائبین کو بتایا' اور وہ اس حال میں متوہم اور متردد ہو کر رہ گئے' اور ان میں سے بعض بظاہر رفاقت کا اظہار کرتے' اور باطن میں ان کے ساتھ نہ تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ جب تک وہ دیارِ مصر کو واپس نہ آئے اور تخت حکومت پر نہ بیٹھے' اس کی کوئی سمع و اطاعت نہیں' اور اس کا خط ان کے پاس آیا جس میں اس نے ان پر عیب لگائے' اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کی' مگر وہ نہ گیا۔ اور الاحمدی سوار دستے کے ساتھ سوار ہوا اور وہ اس کے دائیں بائیں سوار ہوئے اور محل میں اس کے پاس گئے اور اسے سلام کیا اور اس کی خدمت کی اور معاملہ بگڑ گیا' اور مصیبت بڑھ گئی' اور انہوں نے اس بات سے کہ وہ دیارِ مصر کی طرف چلا جائے گا اور مصری اس کے پاس جمع ہو جائیں گے' اور وہ شامیوں کو جمع کرے گا' عظیم خوف برداشت کیا۔ پس لوگوں نے اپنے غم کو برداشت کیا اور اللہ ہی حسن انجام کا ذمہ دار ہے۔

Marfat.com

اور جب ۲۶ رمحرم کو اتوار کا دن آیا تو ایلچیوں کا لیڈر آیا' اور اس کے پاس مصریوں کے خطوط بھی تھے کہ جب انہیں شامیوں کے متعلق اطلاع ملی کہ سلطان کا معاملہ ان کے پاس ہے تو انہیں شامیوں سے کئی گنا زیادہ غم ہوا۔ اور جس بات کا وہ عزم کیے ہوئے تھے' اس کی طرف انہوں نے سبقت کی' لیکن وہ شامیوں کے خوف سے متردد ہو گئے کہ وہ اس بارے میں ان کی مخالفت کریں گے' اور ان سے جنگ کرنے کے لیے سلطان کی صحبت میں متقدم ہو جائیں گے' اور جب وہ شامیوں کی جانب سے مطمئن ہو گئے' تو اپنے ارادے پر ڈٹ گئے' اور ملک ناصر کو معزول کر دیا اور اس کے بھائی ملک صالح اسماعیل ابن الناصر محمد بن منصور کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اللہ اسے مسلمانوں کے لیے مبارک کرے' اور انہوں نے اسے محرم مذکور کی ۲۰ رتاریخ کو منگل کے روز تخت پر بٹھایا' اور اُمراء شام اور اس کے سرکردہ لوگوں کو اس کا سلامی خط آیا' اور اُمراء کو امراء کے سلامی اور اطلاعی خط آئے۔ پس مسلمان اور اُمرائے شام اور عوام و خواص اس سے بہت خوش ہوئے' اور اس روز قلعہ منصورہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور اس نے شہر کو آراستہ کرنے کا حکم دیا' اور لوگوں نے ۲۷ رمحرم کی صبح کو اُسے آراستہ کیا' اور محرم کے آخر میں جمعہ کے روز دمشق میں ملک صالح عماد الدین اسماعیل بن الناصر بن المنصور کا خطبہ دیا گیا۔

اور ۶ رصفر جمعرات کے روز ہمارے دوست امام علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب الذرعی امام الجوزیہ نے الصدریہ میں درس دیا' اور شیخ عز الدین بن المنجا جو اس کی خاطر اس سے دستبردار ہوا تھا' اس کے پاس حاضر ہوا۔ اور فضلاء کی ایک جماعت بھی حاضر ہوئی' اور ۱۶ رصفر کو سوموار کے روز امیر سیف الدین تغردمر دیارِ مصر سے حلب محروسہ کی نیابت کے لیے جاتا ہوا دمشق آیا اور القابون میں اُترا۔

اور ۱۸ رصفر منگل کے روز امام' عالم' زاہد' عامل عبداللہ بن ابی الولید المقری المالکی' امام المالکیہ نے وفات پائی' آپ اور آپ کے بھائی ابوعمرو جامع اموی میں محراب صحابہؓ میں رہتے تھے' آپ نے بستان میں بقیۃ السحف میں وفات پائی' اور عیدگاہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کو اپنے باپ کے ہمراہ باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور آپ کے جنازہ میں اعیان' فقہاء اور قضاۃ حاضر ہوئے' آپ ایک صالح اور دیانت وجلالت کے جامع شخص تھے۔

اور ۲۰ رصفر جمعرات کے روز امیر ایدغمش نائب السلطنت دمشق آیا اور حلب سے آتے ہوئے القابون کی جانب سے اس میں داخل ہوا اور پوری فوج نے اس کا استقبال کیا اور وہ خلعت نیابت زیب تن کیے ہوئے تھا' لوگ اس کے لیے اکٹھے ہو گئے' اور شمعیں روشن کیں' اور یہود و نصاریٰ کے ذمی بھی اس کے لیے دعائیں کرتے ہوئے نکلے' اور ان کے پاس شمعیں بھی تھیں' اور وہ جشن کا دن تھا۔ اور اس نے جمعہ کے روز جامع اموی کے حجرہ میں نماز پڑھی' اور اُمراء اور قضاۃ بھی اس کے ساتھ تھے' اور وہاں منبر پر اس کا حکمنامہ پڑھا گیا' اور وہ اپنا خلعت پہنے ہوئے تھا' اور اس کے ساتھ سیف الدین ملکتم الرحولی بھی تھا' اور وہ بھی خلعت پہنے ہوئے تھا۔

اور ۲۵ رصفر منگل کے روز علم الدین الجاولی حماۃ محروسہ کی نیابت کی طرف جاتے ہوئے دمشق آیا' اور نائب السلطنت اور اُمراء نے مسجد القدم تک اس کا استقبال کیا اور وہ چلا گیا اور القابون میں اترا' اور قضاۃ واعیان اس کے پاس آئے اور اس سے مسند

Marfat.com

الشافعی کا سماع کیا۔ وہ اس کی روایت کرتا تھا' اور اس نے اسے حسن ترتیب سے آراستہ کیا۔ اور میں نے اسے دیکھا ہے' اور اس نے اس کی طرح بھی کی ہے' اور اس نے الشافعیہ وغیرہ پر اوقاف وقف کیے ہیں۔

اور ۲۸ رصفر جمعہ کے روز' اس نے نماز کے بعد مزار عثمان کی کمالی کھڑکی میں قاضی فخر الدین مصری اور صدر الدین عبدالکریم ابن قاضی جلال الدین قزوینی کی وجہ سے العادلیہ الصغیر کے باعث مجلس منعقد کی اور اس پر اتفاق ہو گیا کہ صدر الدین اس کی تدریس سے دستکش ہو گیا اور فخر الدین جامع کے ایک سو پچاس سے دستکش ہو گیا اور ماہ مذکور کے آخر میں اتوار کے روز قاضی فخر الدین مصری آیا اور اس نے العادلیہ الصغیرہ میں درس دیا' اور حسب دستور لوگ بھی اس کے پاس آئے' اور اس نے قول الٰہی ﴿ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ﴾ سے آغاز کیا۔ اور ماہِ ربیع الاوّل کے آخر میں دیارِ مصر سے حکم آیا کہ دمشق سے امیر حسام الدین اسمقدار کے ساتھ فوج الکرک کی طرف جائے' جس میں ابن السلطان احمد قلعہ بند ہوا تھا' اور اس کے پاس جو اموال تھے' جنہیں اس نے دیارِ مصر کے خزائن سے لیا تھا' اس نے ان پر قبضہ کر لیا' اور اس نے قلعہ سے جامع القبیبات کی طرف منجنیق نکالی' اور وہاں اسے نصب کر دیا' اور لوگوں نے کشادگی کے لیے اس کے خلاف خروج کیا اور اس پر تہمت لگائی' اور ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ اسے محاصرہ کے لیے اپنے ساتھ لے جائیں۔

اور ۲ ررربیع الآخر بدھ کے روز امیر علاء الدین الطنبغا المارونی اپنے دستور کے مطابق دیارِ مصر سے آیا' اور ۱۰ ررربیع الآخر کو جمعرات کے روز دو بڑے امیر رکن الدین بیبرس الاحمدی طرابلس سے اور علم الدین الجاولی حماۃ سحرا سے آئے' اور دستے میں شامل ہوئے۔ اور نائب السلطنت کے لیے مشکیں کسے ہوئے کھڑے ہوئے۔ الاحمدی اس کی دائیں جانب' اور الجاولی اس کے بائیں جانب تھا اور دونوں شہر کے باہر اترے۔ پھر تھوڑے دنوں بعد الاحمدی اپنے دستور رئیس الناصحین بن کر دیار مصر کی طرف گیا' اور الجاولی غزہ محروسہ کا نائب بن کر گیا' اور امیر بدر الدین مسعود بن الخطیر دمشق کے طبل خانات کا امیر تھا۔

اور ۱۴ ررربیع الآخر جمعرات کے روز دمشق سے شہر الکرک کی طرف سحر کے وقت فوج کا دستہ گیا اور امیر شہاب الدین بن صبح حوران کا والی الولاۃ مجانیق کو مضبوط کرنے والا تھا' اور امیر سیف الدین بہادر الشمس ملقب بہ حلاوۃ جو دمشق میں والی البر تھا' حوران کا والی الولاۃ بن کر گیا اور ۱۸ ررربیع الآخر جمعہ کے روز نائب اور قاضی شافعی کے درمیان دیارِ مصر سے آنے والے خط کے باعث جس میں قاضی سبکی مذکور کو وصایا کی گئی تھیں' جھگڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ قضاء و دیارِ مصر کی خلعت کے علاوہ اس کے لیے خطابت کا حکمنامہ بھی تھا' پس نائب' جلال کے بیٹوں کے باعث اس سے ناراض ہو گیا' کیونکہ ان کے پاس بڑا خاندان تھا جو محتاج تھا' اور اس نے اسے اس بارے میں کوشش کرنے سے منع کیا تھا۔ پس اس نے اسے اس روز حکم دیا کہ وہ اس کے پاس کی کھڑکی میں نماز نہ پڑھے' اور اس نے وہاں سے اُٹھ کر الغزالیہ میں نماز پڑھی۔

اور ۲۱ ررربیع الآخر اتوار کے روز' سلطان ملک ناصر کی بیٹی کا خاوند امیر سیف الدین اریغا' طرابلس کی طرف اس کا نائب بن کر جاتے ہوئے بڑی شان و شوکت' اونٹوں اور کوتل گھوڑوں' ساز و سامان اور پوری قوت کے ساتھ دمشق آیا' اور ۲۴ ررربیع الآخر جمعرات کے روز امیر بدر الدین ابن الخطیری وغزہ محروسہ کی نیابت سے معزول ہو کر آیا اور دستے کے ساتھ سوار ہوا' اور نائب السلطنت کے ساتھ روانہ ہوا' اور اس کے گھر میں اترا اور لوگ اسے سلام کرنے گئے۔

Marfat.com

اور ۱۳ر صفر منگل کے روز سلطان ملک صالح کے مرض سے صحت یاب ہونے کے باعث شہر کو آراستہ کیا گیا۔ پھر وہ اس سے شفایاب ہو گیا' اور ۱۶ر صفر جمعہ کے روز عصر سے قبل دیارِ مصر سے ایلچی' قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی کو فیصلے کے لیے وہاں طلب کرتے ہوئے آیا' اور لوگ آپ کو سلام کرنے اور الوداع کرنے کے لیے گئے' اور یہ واقعہ آپ کے متعلق لوگوں کے بہت سی بڑی افواہوں کے اڑانے کے بعد ہوا' اور مشہور ہو گیا کہ عنقریب وہ آپ پر دعویٰ کے لیے ایک مجلس منعقد کرے گا' کیونکہ اس نے تمریٰ کا مال الطنبغا اور الفخری کو دے دیا ہے' اور اس پر قرض کی ادائیگی کے لیے فتویٰ لکھا گیا' اور انہوں نے اسے مفتیوں کے پاس بھیجا' اور قاضی جلال الدین بن حسام الدین حنفی کے سوا کسی نے انہیں فتویٰ لکھ کر نہ دیا' میں نے نماز کے بعد اکیلے اس کی تحریر کو دیکھا ہے' اور اس پر فتویٰ کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا گیا تو میں نے انکار کیا' کیونکہ اس میں حکام کو پریشانی ہوتی ہے۔ اور نائب السلطان کے پہلے حکم میں ہے کہ مفتی اس سوال کے متعلق غور وفکر کریں اور شرع شریف کے حکم کے مطابق فتویٰ دیں' اور ان کی اس کے متعلق عجیب نیت تھی' پس اللہ نے دیارِ مصر کی طرف ان کی طلبی کو ختم کر دیا' اور وہ ایلچی کے ساتھ اتوار کی شب کو دیارِ مصر کی طرف گئے اور اعیان اور بڑے بڑے آدمی آپ کو الوداع کرنے گئے' اور آپ کی خدمت میں بھی بڑے بڑے آدمی تھے۔

جمادی الآخرۃ کا آغاز ہوا تو دستہ الکرک کی طرف رواں تھا' اور حلقہ کی افواج تقریباً ایک ہزار یا زیادہ تھیں۔

اور ۴ر جمادی الآخرۃ کو منگل کے روز ظہر کے بعد محروس شام کا نائب السلطنت' امیر علاء الدین ایدغمش دار السعادۃ میں اکیلے ہی گھر میں فوت ہو گیا' پس لوگ اس کے پاس گئے' اور اس کی حقیقت حال معلوم کی' اور خاموشی اختیار کی اور ڈر گئے کہ کہیں یہ سکتہ ہی نہ ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے شفا ہو گئی تھی۔ واللہ اعلم۔

پس انہوں نے کل تک احتیاطاً اس کا انتظار کیا' اور جب صبح ہوئی تو وہ اس کے جنازے کے لیے اکٹھے ہوئے' اور باب النصر کے بعد اس کا جنازہ وہاں پڑھا گیا' جہاں جنازے پڑھے جاتے ہیں۔ اور وہ اسے قبلہ کی طرف لے گئے' اور اس کے اہل کے بعض لوگوں نے اسے جامع القیسبات کی جانب عنبر یال کے قبرستان میں دفن کرنے کا ارادہ کیا' مگر ایسا نہ ہو سکا' اور اسے جامع کے سامنے راستے کے کنارے پر دفن کیا گیا۔ اور اس دن ظہر کے بعد اس کے دفن کی تیاری ہوئی اور جمعہ کی شب کو انہوں نے اس کا ختم کیا' اللہ اس پر رحم کرے اور اسے معاف فرمائے۔

اور اس ماہ کے اوائل میں مشہور ہو گیا کہ الکرک کا محاصرہ ہونے والا ہے اور یہ کہ اہل الکرک کے ایک گروہ نے بغاوت کر دی ہے' اور ان میں سے بہت سے لوگ قتل ہو گئے ہیں۔ اور محاصرے میں فوج کا ایک شخص مارا گیا ہے' پس قاضی اور ایک جماعت اتری' اور ان کے پاس کچھ جواہرات بھی تھے' اور وہ شہر کی سپردگی پر رضامند ہو گئے۔ اور جب اہل قلعہ نے صبح کی تو وہ قلعہ بند ہو گئے' اور انہوں نے مجانیق نصب کر لیں اور تیار ہو گئے۔ اور کچھ دنوں بعد انہوں نے فوج کی منجنیق پر سنگباری کی اور اس کے تیر کو توڑ دیا' اور وہ اس کے اٹھانے سے عاجز آ گئے' اور انہوں نے سرکردہ امراء کے مشورہ سے اسے جلا دیا اور قبیح امور کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

پھر اس ماہ کے آخر میں فوج اور اہل الکرک کے درمیان ایک اور معرکہ ہوا۔ اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ الکرک کے جوانوں کی ایک جماعت فوج کی طرف آئی' اور انہوں نے انہیں تیر مارے اور فوج ان کے لیے خیموں سے باہر نکلی' اور وہ ہتھیار بند ہو کر پیادہ پا

Marfat.com

واپس آئے' اور انہوں نے اہل الکرک کے نصاریٰ کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اور فوج کے بھی بہت سے لوگ زخمی ہو گئے اور سیف الدین بہادر آص قید ہو گیا اور امیر العرب قتل ہو گیا اور دوسرے قیدی بن گئے' اور انہیں الکرک میں قید کر دیا گیا۔ اور ناپسندیدہ امور کا سلسلہ شروع ہو گیا' پھر فوج نے نیل و مرام اپنے ملک کو واپس آ گئی' اس لیے کہ شدید سردی اور قلت زاد نے انہیں کمزور کر دیا تھا' اور انہوں نے بے فائدہ ان کا محاصرہ کیا' بلاشبہ شہر لمبی مسافت پر تھا اور اس میں مجانیق بھی تھیں اور فوج کے لیے دسمبر اور جنوری میں وہاں قیام کرنا مشکل تھا اور جو منجنیق وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے وہ ٹوٹ چکی تھی' پس وہ اس کی تیاری کے لیے واپس آ گئے۔

اور ۲۵ر جمادی الآخرۃ بدھ کے روز' قاضی بن فضل اللہ' اپنے بھائی قاضی شہاب کی بجائے دیارِ مصر سے ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہو کر سیکرٹری بن کر آیا' اور اس کے پاس اپنے بھائی شہاب الدین اور قاضی عماد الدین ابن الشیرازی محتسب کے ذخائر کی محافظت کا خط بھی تھا' پس ان دونوں کے اموال کی محافظت کی گئی' اور ان دونوں کے گھروں میں جو محفوظ اشیاء تھیں' اس نے نکال لیں' اور دروازوں پر لکڑیاں لگا دی گئیں' اور اس نے محتسب کو الغدر اویہ لکھ دیا' اور اس نے مطالبہ کیا کہ اسے دارالحدیث اشرفیہ کی طرف منتقل کر دیا جائے تو اسے اس کی طرف منتقل کر دیا گیا' اور قاضی شہاب الدین امیر سیف الدین تغرومر الحموی کی ملاقات کو گیا جسے دمشق میں نیابت شام کا حکم آیا تھا اور وہ حلب میں تھا' یہ حکم اسے راستے میں ملا' پس اس نے اسے واپسی کا حکم دیا تا کہ وہ اس سے اور محتسب سے مطالبہ کرے' اور لوگوں کو پتہ نہ چلا کہ دونوں کا گناہ کیا ہے۔

اور ۸ر رجب اتوار کے روز' دن کے آخری حصے میں قاضی تقی الدین السبکی دمشق کی قضاء پر واپس آ گیا اور اس کے پاس خطابت کا حکمنامہ بھی تھا' اور لوگ اسے سلام کرنے گئے۔ اور نائب السلطنت امیر سیف الدین تغرومر الحموی ۱۵ر رجب کو حلب سے آیا' اور اُمراء نے القابون کے راستے تک اس کا استقبال کیا اور لوگوں نے اس کے لیے بہت دعائیں کیں' اور اس سے پہلے نائب علاء الدین ایدغمش کے بغض کی وجہ سے اس سے محبت کی' اللہ اسے معاف فرمائے۔ اور وہ دارالسعادت میں اترا' اور سوموار کی صبح کو سوار دستہ حاضر ہوا۔ اور عوام کے ایک گروہ نے اکٹھے ہو کر اس سے پوچھا کہ وہ ان کے خطیب تاج الدین عبدالرحیم ابن جلال الدین کو تبدیل نہ کرے' مگر اس نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی' بلکہ قاضی تقی الدین السبکی کے حکم خطابت اور خلعت پہننے پر عمل کیا۔ اور عوام نے جب یہ بات سنی تو وہ نمازوں کے بعد حلقہ بندی کی صورت میں جمع ہونے لگے' اور ابن الجلال کو روکنے پر بہت خوشی کا اظہار کرنے لگے' لیکن اس نے محراب میں السبکی سے ملاقات نہ کی' اور عوام کے بارے میں بہت باتیں مشہور ہو گئیں' اور انہوں نے السبکی کو خطبہ دینے پر حماقت کی دھمکی دی' جس سے اس کا دل تنگ ہو گیا' اور انہیں اس بات سے روکا گیا' مگر وہ باز نہ آئے اور انہیں ان میں سے بہت سے لوگوں سے کہا گیا' تم پر اولوالامر کی سمع واطاعت واجب ہے' خواہ تم پر حبشی غلام کو امیر بنا دیا جائے' مگر وہ باز نہ آئے۔

اور جب اس ماہ کی ۲۰ر تاریخ کا جمعہ آیا تو عوام کے درمیان یہ بات مشہور ہو گئی کہ قاضی ابن جلال کے لیے خطابت سے دستکش ہو گیا ہے جس سے عوام خوش ہو گئے اور جامع میں اکٹھے ہو گئے۔ اور نائب السلطنت اُمراء کے ساتھ حجرہ میں آیا اور حسب دستور ابن جلال نے خطبہ دیا اور لوگ اس سے خوش ہوئے' اور بہت باتیں اور شور وغل کیا' اور منبر پر چڑھتے وقت جب خطیب نے

Marfat.com

انہیں سلام کیا تو انہوں نے اسے بہت اچھا جواب دیا اور اس میں تکلف کیا' اور قاضی السبکی کے متعلق اظہارِ بغض کیا اور کھلم کھلا اس کا اظہار کیا اور اسے بہت باتیں سنائیں۔ اور جب نماز ختم ہوگئی تو منبر پر اس کا حکمنامہ پڑھا گیا۔ اور لوگ اپنے خطیب سے خوش ہو کر باہر نکلے کہ وہ ان پر قائم رہا ہے۔ اور انہوں نے سلام کرتے اور دُعا کرتے ہوئے اس پر اتفاق کیا۔

اور ۳ر شعبان بدھ کے روز' قاضی برہان الدین بن عبدالحق نے سلطانی حکم کے مطابق اپنی تقرری اور التفجاری کی معزولی پر مدرسہ الندراویہ میں درس دیا اور دارالعدل میں منگل کے روز دونوں کے لیے مجلس منعقد ہوئی اور قاضی برہان الدین کا پہلو اس کی ضرورت اور کوئی کام نہ ہونے کی وجہ سے بھاری رہا۔

اور ۵ر شعبان جمعہ کے روز شیخ شہاب الدین احمد ابن الجرزی جو ایک مسند صالح آدمی تھے۔ ۹۵ر سال کی عمر میں وفات پا گئے' اور جمعہ کے روز جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الرواحیہ میں دفن ہوئے۔ اور ۱۷ر شعبان بدھ کے روز شیخ شمس الدین محمد بن الوزیر خطیب الجامع الکریمی القبیبات میں وفات پا گئے' اور اسی روز جامع مذکور میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور جامع مذکور کے سامنے مشرقی راستے کے کنارے پر دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

اور رمضان کے اوائل میں مشہور ہو گیا کہ ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس کے دو سر اور چار ہاتھ ہیں' اور اسے نائب السلطنت کے سامنے حاضر کیا گیا۔ اور لوگ باب الفرادیس کے باہر محلّہ میں اسے دیکھنے گئے۔ اس محلّہ کو حکی الوزیر کہا جاتا ہے۔ اور میں بھی فقہاء کی جماعت کے ساتھ ماہِ مذکور کی تین تاریخ کو جمعرات کے روز عصر کے بعد اس کے پاس گیا' اور اس کا باپ اسے لایا' اس کے باپ کا نام سعادت تھا' اور وہ اہل جبل میں سے تھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا' تو وہ دو مستقل لڑکے تھے اور دونوں کی رانیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں' اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور جڑے ہوئے تھے' اور ایک جسم ہو گئے تھے' اور دونوں مردہ تھے۔ اور وہ کہنے لگے' ایک نر اور ایک مادہ ہے' اور میرے دیکھنے کے وقت دونوں مردہ تھے' اور انہوں نے کہا کہ ان میں سے ایک کی موت دوسرے کے دو دن بعد ہوئی ہے' اور گواہوں کی موجودگی میں یہ بات لکھی گئی۔

اور اس روز چار اُمراء کی نگرانی کی گئی' اور وہ الکامل صلاح الدین محمد امیر طبلخانات غیاث الدین محمد امیر عشرۃ' علاء الدین علی ابن ایبک الطویل طبلخانات اور صلاح الدین خلیل بن بلبان طرفا طبلخانات کے بیٹے تھے' اور ان کی نگرانی اس وجہ سے کی گئی کہ ان پر الکرک کے احمد بن ناصر کی مدد کرنے اور اس سے خط و کتابت کرنے کا الزام تھا' اور اللہ ہی ان کے حالات کو بہت جانتا ہے' پس انہیں بیڑیاں ڈالی گئیں' اور تینوں کو باب الیسر سے' جو دارالسعادت کے دروازے کے سامنے ہے' قلعہ منصورہ میں لایا گیا' اور غیاث کو اس کے بڑے دروازے سے لایا گیا' اور انہیں مختلف جگہوں پر رکھا گیا' اور ۱۵ر رمضان کو محمل نکلا' اور اس روز ابن جلال خطیب نے خطابت کے استقراء کا خلعت زیب تن کیا' اور خطباء کے دستور کے مطابق قضاۃ کے ساتھ اسے پہن کر سوار ہوا۔

اور اس ماہ میں بڑی منجنیق کو میدانِ اخضر کے دروازے پر نصب کیا گیا' اور اس کے کندھوں کی چوڑائی ۱۸ر ہاتھ تھی' اور اس کے تیر کی لمبائی ۲۷ر ہاتھ تھی' اور لوگ اس کی کشادہ جگہ پر گئے۔ اور ہفتے کے دن اس سے ساٹھ رطل کا وزنی پتھر پھینکا گیا جو میدانِ کبیر کے محل کے سامنے تک پہنچا۔ اور منجنیق کے ماہر نے بتایا کہ اسلامی قلعوں میں اس کی مثل موجود نہیں ہے' اور اسے الحاج محمد الصالحی

Marfat.com

الکرک میں رکھنے کے لیے بنایا' اور الٰہی فیصلے کے مطابق وہ الکرک کے محاصرے کے لیے نکلی' اللہ انجام بخیر کرے' اور اسی طرح اس ماہ کے آخر میں چار اُمراء کو گرفتار کیا گیا۔ اور وہ اقبغا عبدالواحد جو ملک ناصر کبیر کا گماشتہ تھا' پس اس سے اس کے بیٹے منصور کے زمانے میں مطالبہ کیا گیا اور شام کی طرف نکال دیا گیا' اور وہ حمص کا نائب بنا' اور اس نے ناپسندیدہ روش اختیار کی اور لوگوں نے اس کی مذمت کی' اور اسے اس سے معزول کر دیا گیا' اور اُسے دمشق میں ایک ہزار کی لیڈرشپ دی گئی اور میمنہ کا امیر مقرر کیا گیا۔ اور جب یہ دن آئے تو اس پر الکرک کے سلطان احمد بن ناصر کی مدد کا اتہام لگایا گیا اور اسے گرفتار کر کے قلعہ میں لایا گیا اور اس کے ساتھ امیر سیف الدین بلو اور امیر سیف الدین سلاش بھی تھے' اور سب کے سب طبلخانات میں تھے' پس انہیں قلعہ منصورہ میں بھیجا گیا' اللہ انجام بخیر کرے۔

اور اس ماہ میں سلطانی حکم کے مطابق' حمص کی قضاء دمشق کی نیابت سے نکل کر قاضی شہاب الدین کے پاس چلی گئی' اور یہ کام اس کے اور قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی کے درمیان بڑی بحث وتمحیص کے بعد ہوا' اور حکومت کے بعض آدمیوں نے اس کی مدد کی اور مذکورہ حکم اس کے لیے حاصل کیا اور اس ماہ میں قدس شریف کی قضاء کو قاضی شمس الدین بن سالم جو اسے اس سے قبل طویل مدت تک نیابتہً سنبھالے ہوئے تھا' کے نام الگ کر دیا گیا' پھر اسے اس سے معزول کر دیا گیا' اور وہ اپنے شہر غزہ میں مقیم رہا' پھر اس وقت اسے دوبارہ مستقل طور پر قضاء کا کام دے دیا گیا۔

اور اس ماہ میں قاضی شہاب الدین ابن فضل اللہ دیارِ مصر سے واپس آیا اور اس کے پاس اس وظیفہ کا حکمنامہ بھی تھا' جو اسے ہر ماہ کے شروع میں ایک ہزار درہم ملتا تھا' اور اس عمارت میں اقامت اختیار کی۔ جسے اس نے قاسیون کے دامن میں الصالحیہ کے مشرق میں حمام النحاس کے قریب تعمیر کیا تھا۔

اور یکم ذوالقعدہ کی صبح کو اونٹوں اور چھکڑوں پر منجنیق الکرک گئی' اور صارم الدین ابراہیم المسبقی امیر حاجب اس کے ساتھ تھا اور وہ السکریہ حکومت میں تھا' اور وہ اس کی نگرانی وحفاظت میں مقدم تھا اور وہ اور اس کے اصحاب' طلب پر اس کے لے جانے کے متولی تھے۔ اور فوج الکرک کی طرف روانہ ہونے کے لیے تیار ہوئی' اور انہوں نے مکمل سامان کے ساتھ تیاری کی' اور ان کے بوجھ شہر سے باہر نکلے' اور خیمے لگائے گئے' اللہ انجام بخیر کرے۔

اور ۱۴ر ذوالقعدہ سوموار کے روز شبل الدولہ کافور السکزی آختہ فوت ہو گیا۔ اور ۱۵ر ذوالقعدہ منگل کی صبح کو اس قبر میں دفن ہوا جسے قدیم سے اس نے باب الجابیہ سے باہر ظہیر الدین آختہ خازن قلعہ کے بالمقابل تعمیر کیا تھا۔ اور وہ مسجد الدبان سے تھوڑا آگے تھی۔ اور وہ پہلے الصاحب تقی الدین توبۃ التکریتی کے پاس تھا۔ پھر طویل مدت کے بعد تنکز نے اسے اپنے بھتیجوں صلاح الدین اور شرف الدین کے اچھی قیمت پر خرید لیا اور جو جاگیریں ان کے پاس تھیں' اس سے زیادہ جاگیریں انہیں معاوضہ میں دیں۔ اور یہ کام اس کے ان اموال کی رغبت کے باعث ہوا جو اس نے ابواب سلطنت سے حاصل کیے تھے۔ اور ایک وقت اس کے استاد تنکز نے اس کا مقابلہ کیا اور اس سے مطالبہ کیا۔ اور اسے کئی رد کاوٹیں آئیں' پھر اس کے بعد وہ بچ گیا اور جب وہ فوت ہوا تو اس نے بہت سے اموال اور اوقاف چھوڑے' اور اس ماہ کی چھ تاریخ کو فوج روانہ ہوئی' اور اس کا امیر امیر بدرالدین الخطیر تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک

Marfat.com

اور امیر بھی تھا جو امیر علاء الدین بن قراسنقر تھا۔

اور اس ماہ کے آخر میں العروس کی اذان گاہ کا مؤذن خوبصورت جوان شہاب الدین احمد بن فرج فوت ہو گیا' جو اہل شہر کے نزدیک حسن صوت میں بہرہ وافر پانے کی وجہ سے مشہور تھا' مرحوم نہایت خوش الحان تھا اور اس کے وقت میں قاریوں اور مؤذنوں میں کوئی شخص اس کا لگانہ کھا سکتا تھا۔ اور وہ آخر وقت تک اچھے طریق' عمل صالح' گوشہ نشینی اور اپنے نفس کے حال پر متوجہ تھا' اللہ اس پر رحم فرمائے' اور اس کا ٹھکانہ اچھا بنائے۔ اور اسی روز ظہر کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا اور اپنے بھائی کے پاس الصوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوا۔

اور ۵ر ذوالحجہ جمعرات کے روز شیخ بدرالدین بن نصحان شیخ القراء السبع نے جو شہر میں مشہور تھے' وفات پائی' اور اسی روز ظہر کے بعد جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الفرادیس میں دفن ہوئے۔

اور ۹ر ذوالحجہ اتوار کے روز جو یوم عرفہ تھا' الاقراء' شیخ بدرالدین ابن نصحان القاضی شہاب الدین احمد بن النقیب بعلبکی کی بجائے ام صالح کے قبرستان میں حاضر ہوا۔ اور فضلاء کی ایک جماعت اور بعض قضاۃ بھی اس کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اس کی آمد اچانک ہوئی' اور وہ کمزور تھا۔ اور اس نے قول الٰہی ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ﴾ کی قرأت اور اعراب کے متعلق کچھ بیان کیا' اور اس ماہ کے آخر میں بھاؤ بہت گراں ہو گئے اور روٹی بہت کم ہو گئی اور تنوروں پر لوگوں کی بہت بھیڑ ہو گئی۔ اور زیوان اور نقارہ سے مخلوط جو کی روٹی فروخت ہوئی' اور تھیلا ایک سو چھیاسی درہم تک پہنچ گیا۔ اور بھاؤ بہت کم ہو گیا حتیٰ کہ پورے رطل اور اس سے کچھ اوپر وزن کی روٹی ایک درہم میں فروخت ہوئی۔ اور اس سے اچھی اور خراب حالت کی روٹی اس سے کم میں فروخت ہوئی' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور سوال بہت کم ہو گیا اور عیال بھوکے ہو گئے' اور بہت سے اسباب واحوال کمزور ہو گئے' لیکن اللہ کی نوازش بڑی ہے' بلاشبہ لوگ بڑے غلے کے منتظر تھے' جس کی مثل متعدد سالوں کی مدت سے نہیں سنی گئی' اور اس کا وقت آ گیا۔ اور بہت سے شہروں میں جو کی کٹائی شروع ہو گئی اور کچھ گندم بھی لوبیے اور توت کے پھل کے ساتھ کاٹی جانے لگی۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو کچھ اور ہو جاتا' لیکن اللہ نے اپنے بندوں پر مہربانی فرمائی' اور وہی متصرف حاکم ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۴۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان المسلمین ملک ناصر عماد الدنیا والدین اسماعیل ابن ملک ناصر' ناصر الدین محمد بن ملک منصور سیف الدین قلاوون الصالحی تھا' اور دیار مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین آقسنقر السلاری تھا۔ اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے۔ اور دمشق میں اس کا نائب امیر سیف الدین تغردمر الحموی تھا۔ اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اور اسی طرح الصاحب' خطیب' جامع اور خزانہ کا ناظر اور اوقاف کا منتظم اور مدینہ کا والی بھی وہی تھا۔

اس سال کے آغاز میں مصری اور شامی افواج الکرک کے قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے تھیں اور اس بارے میں حد سے زیادہ کوشش کر رہی تھیں' اور منجنیق نصب تھیں' اور محاصرہ کے آلات کی انواع بہت تھیں۔ اور اس نے مصر وشام سے اس کی طرف فوج بھیجنے

Marfat.com

کا حکم دیا۔

اور ۱۰ر صفر جمعرات کے روز فوج الکرک سے دمشق آئی' اور نئی فوج الکرک میں ٹھہری' جو دو ہزار مصری اور دو ہزار شامی جوانوں پر مشتمل تھیں۔ اور منجنیق الکرک کے باہر ٹوٹی پڑی تھی' اور امور متوقف تھے' اور الاحمدی کے مصر واپس جانے کے بعد محاصرہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

اور ۲ر ربیع الاوّل ہفتے کے روز سید شریف عماد الدین الخشاب' السیر جی کے محلّہ میں المدرسۃ العربیۃ کے قریب الکوشک میں وفات پا گئے' اور چاشت کے وقت جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن ہوئے' آپ ذہین' بہت عبادت گزار' اور سنت اور اہل سنت سے بہت محبت رکھنے والے تھے' اور ان لوگوں میں سے تھے جو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے پاس مواظبت سے جاتے' اور آپ سے فائدہ اُٹھاتے تھے' اور آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ان کے جملہ انصار واعوان میں سے تھے۔ اور انہیں کو آپ نے ایک پادری کے ساتھ یدنایا کی طرف بھیجا تو اس نے آپ کے ہاتھ کو پاخانہ سے ملوث کر دیا۔ اور آپ نے اس گوشت کے ٹکڑے کو مارا جس کی وہ تعظیم کرتے تھے اور آپ نے اپنی ایمانی قوت اور شجاعت سے اس کی بہت اہانت کی' اللہ آپ پر اور ہم پر رحم فرمائے۔

اور اس ماہ کی سات تاریخ کو الصاحب اور کچہریوں کا منتظم اور بیت المال کا وکیل اور اوقاف کا منتظم اکٹھے ہوئے۔ اور ان کے ساتھ مزدور اور کدالیں بھی تھیں' وہ اس ستون کی جانب کھودنے لگے' جو مزار علیؓ کے دروازے کے پاس اس چٹان کے نیچے ہے جو وہاں موجود ہے' اور یہ کام ایک جاہل شخص کی بات پر کیا گیا' اس کا خیال تھا کہ وہاں مدفون مال ہے' سو انہوں نے نائب السلطنت سے مشورہ کیا اور اس نے انہیں کھدائی کا حکم دیا اور عوام جمع ہو گئے' پس اس نے انہیں حکم دیا اور انہیں نکال دیا اور جامع کے سب دروازوں کو بند کر دیا گیا تا کہ وہ اچھی طرح کھدائی کر سکیں۔ پھر انہوں نے دوبارہ اور سہ بارہ کھدائی کی' اور انہیں خالص مٹی کے سوا کچھ نہ ملا۔ اور شہر میں اس کھدائی کا چرچا ہو گیا' اور لوگ اسے دیکھنے آئے' اور اس سے تعجب کرنے لگے' اور معاملہ اس بات پر ختم ہوا کہ اس بات کا گمان کرنے والے کو قید کر دیا گیا۔ اور کھودی ہوئی جگہ کو بھر دیا گیا جیسے کہ وہ پہلے تھی۔

اور ۱۸ر ربیع الاوّل سوموار کے روز قاضی حلب ناصر الدین ابن الخشاب ڈاک کے گھوڑے پر دمشق جاتا ہوا آیا' اور عادلیہ کبیرہ میں اُترا اور اس نے بتایا کہ اس نے ماہر اور فاضل محدث حافظ شمس الدین محمد بن علی بن ایبک السروجی المضری کا اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو حلب میں جنازہ پڑھا ہے۔

آپ کی پیدائش ۷۱۵ھ میں ہوئی' آپ نے علم حدیث کے ایک اچھے حصے اور اسماء الرجال کے حفظ میں مہارت حاصل کی اور تصنیف وتخریج کی' اور یکم ربیع الآخر کو قاسیون کے دامن میں زبردست آگ لگ گئی' جس سے الصالحیہ کا بازار جو جامع مظفری کے نزدیک ہے' جل گیا' اور تقریباً ایک سو بیس دوکانیں جل گئیں۔ اور ایک زمانے سے اس سے بڑی اور عظیم آگ نہیں دیکھی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس ماہ کی ۶ر تاریخ کو جمعہ کے روز اس نے حکم دیا کہ شہر کی بقیہ اذان گاہوں میں صلاۃ کا ذکر کیا جائے' جیسے جامع کی

Marfat.com

اذان گاہوں میں کیا جاتا ہے' تو ایسے ہی کیا گیا۔ اور اس ماہ کی ۱۰ر تاریخ کو منگل کے روز اس نے الشافعیہ کے قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی سے مطالبہ کیا کہ وہ ان پوشیدہ اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں سلطان کی کونسل کو قرض دے تو اس نے اس سے سختی سے انکار کیا اور اس کے منتظم اور نائب السلطنت کے بعض خواص نے آ کر یتیموں کے خزانے کو کھولا اور زبردستی اس سے پچاس ہزار درہم لے لیے اور انہیں ایک عرب کو دے دیا۔ کیونکہ دیوانِ سلطانی میں اس کے لیے تاخیر ہوگئی تھی اور بہت کچھ ہوا جس کی مثل نہیں دیکھی گئی۔

اور ۱۰ر جمادی الاولیٰ بدھ کے روز ہمارے دوست شیخ علامہ اور مختلف علوم کے ماہر نقاد شمس الدین محمد بن شیخ عماد الدین احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی نے وفات پائی۔ اللہ آپ پر رحمت فرمائے اور جنت میں جگہ دے۔ آپ تقریباً تین ماہ پھوڑے اور سل کے بخار سے بیمار رہے' پھر آپ کی حالت بگڑ گئی' اور اسہال مفرط ہو گئے اور آپ کے ضعف میں اضافہ ہو گیا' یہاں تک کہ اس دن عصر سے قبل فوت ہو گئے' اور ان کے والد نے مجھے بتایا کہ ان کی آخری بات یہ تھی کہ "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله' اللهم اجعلنی من التوابین و جعلنبی من المتطهرین".

اور جمعرات کے روز جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کے جنازے میں شہر کے قضاۃ اور سرکردہ لوگ' علماء' اُمراء' تجار اور عوام حاضر ہوئے۔ آپ کا جنازہ بھرپور اور شاندار تھا جس پر روشنی اور نور تھا۔ اور الروضۃ میں سیف ابن المجد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔

آپ کی پیدائش رجب ۷۰۵ھ میں ہوئی' اور آپ نے وہ علوم حاصل کیے کہ کبار شیوخ بھی آپ کو نہیں پہنچ سکے۔ اور آپ نے نحو' حدیث' تعریف' فقہ' تفسیر' اصلین' تاریخ اور قرأت میں مہارت حاصل کی۔ اور آپ کی مجامیع[1] اور مفید حواشی بھی ہیں' اور آپ اسماء الرجال اور طرق الحدیث کے جید حافظ اور جرح وتعدیل کے عارف اور علل حدیث کے ماہر تھے' اور آپ کا فہم اچھا' اور یادداشت بھی اچھی تھی اور صحیح الذہن اور سلف کے طریقے' اور کتاب وسنت کے اتباع پر قائم اور اچھے افعال پر مداومت کرنے والے تھے۔

اور اس ماہ کے آخر میں منگل کے روز ہمارے دوست علامہ شرف الدین بن قاضی شرف الدین حنبلی نے حلقۃ الثلثاء میں حنابلہ کی محراب میں قاضی تقی الدین حافظ کی بجائے درس دیا۔ اور قضاۃ اور فضلاء اس کے پاس آئے' اور وہ ایک اچھا درس تھا۔ آپ نے قولِ الٰہی ﴿ان اللّٰه یامرکم بالعدل والاحسان﴾ سے درس شروع کیا' اور بعض بچوں کی تفصیل کے مسئلہ کی طرف چلے گئے' اور ۲ر جمادی الاولیٰ جمعرات کے روز' دوسرکردہ اُمراء امیر شہاب الدین بن صبح اور امیر سیف الدین قلادون کی امارت میں ایک فوج بڑی شان وشوکت اور بے قراری کے ساتھ الکرک کی طرف روانہ ہوئی۔

اور اس ماہ کی ۲۱ر تاریخ سوموار کی صبح کو سوق الخیل میں حسن بن شیخ السکاکینی کو ایسے رفض کے ساتھ اظہار پر جو کفر محض پر دال تھا' قتل کر دیا گیا' اور قاضی شرف الدین مالکی کے پاس اس کے خلاف بہت سی شہادتیں دی گئیں جو اس کے کفر پر دلالت کرتی تھیں'

---

[1] مجامیع ان کتب کو کہتے ہیں جن میں مختلف چیزیں جمع کی گئی ہوں' جیسے اشعار اور قصص وغیرہ۔ (مترجم)

Marfat.com

اور یہ کہ وہ سخت رافضی ہے اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ شیخین رضی اللہ عنہما کی تکفیر کرتا تھا' اور امہات المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما پر تہمت تراشی کرتا تھا' اور اس کا خیال تھا کہ جبریل علیہ السلام نے غلطی سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا گیا تھا' اور اس قسم کے قبیح' باطل اقوال بیان کیے گئے۔ اللہ اس کو ہر بھلائی سے دُور کرے' اور اللہ نے ایسے ہی کیا' اور اس کا والد شیخ محمد السکاکینی رافضہ اور شیعہ کے مذہب سے اچھی طرح واقف تھا۔ اور اس نے اہل خیر کے مذہب پر سوال کیے ہیں' اور اس بارے میں ایک قصیدہ بھی نظم کیا ہے جس کا جواب ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ اور شیخ کے کئی اصحاب نے بیان کیا ہے کہ السکاکینی اس وقت نہیں مراجب تک اس نے اپنے مذہب سے رجوع نہیں کیا۔ اور اس نے اہل سنت کے قول کو اختیار کر لیا۔ واللہ اعلم۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ بیٹا' حسن' بہت برا تھا۔ جب اس کے باپ نے سنت کا اظہار کیا تو اس نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

اور ۵ر رجب سوموار کی شب کو امیر سیف الدین تنکز نائب شام کا بدن پہنچا جو اس قبر میں تھا جو اس کی اس جامع کے پہلو میں تھا' جسے اس نے دمشق کے باب النصر کے باہر تعمیر کیا تھا' اسے اسکندریہ سے ساڑھے تین سال یا اس سے زیادہ عرصے بعد اس کی بیٹی کی سفارش سے' جو ناصر کی بیوی تھی' اس کے بیٹے سلطان ملک صالح کے پاس منتقل کیا گیا' پس اس نے اس بارے میں اجازت دی اور انہوں نے اسے قدس شریف میں اس کے مدرسے میں دفن کرنا چاہا' مگر ایسا نہ ہو سکا تو اسے دمشق میں اس کی قبر میں لایا گیا' اور اس کا ختم کیا گیا' اور قضاۃ واعیان حاضر ہوئے۔

اور ۱۱ر شعبان المبارک سنگل کے روز ہمارے دوست امیر صلاح الکرپتی الصاحب تقی الدین بن توبہ' وزیر کے بھتیجے تھے' اپنے گھر میں القضاعین میں وفات پا گئے' اور آپ چالیس سال کے جوان تھے' اور ذہین اور فطین اور بڑے صاحب بصیرت اور گفتگو کرنے والے تھے' اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور آپ کے اصحاب کے خاص طور پر محب تھے۔ اور ہر اہل علم کے عموماً محب تھے' اور آپ میں ایثار و احسان اور فقراء اور صالحین سے محبت پائی جاتی تھی۔ آپ کو قاسیون کے دامن میں ان کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اور ۱۵ر شعبان کو ہفتہ کے روز دمشق میں زلزلہ آیا جس کے ہلکا ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اسے محسوس نہ کیا' وللہ الحمد والمنۃ۔ پھر مسلسل اطلاعات آئیں کہ بلاد حلب میں بہت سی آبادیاں پراگندہ ہو گئی ہیں' حتیٰ کہ قلعہ حلب کے بعض برج اور حلب کے بہت سے گھر' مساجد' مزار اور دیواریں گر گئی ہیں' اور قلعوں کے اردگرد بہت کچھ گرا ہے' اور انہوں نے بیان کیا' منبج شہر صرف تھوڑا سا باقی بچا ہے اور اس کے عام باشندے دیواروں تلے آ کر ہلاک ہو گئے ہیں۔!

اور ماہِ شوال کے آخر میں افواج الکرک کی طرف گئیں' اور وہ دو سرکردہ امیر تھے' امیر علاء الدین قراسنقر' اور امیر الحاج بیدمر' اور ان ایام میں مشہور ہو گیا کہ الکرک کا معاملہ کمزور پڑ گیا ہے اور ان کا معاملہ بگڑ گیا ہے' اور ان کے رزق تنگ ہو گئے ہیں۔ اور ان کے رؤساء کی جماعتیں اور خاصکیہ امیر احمد بن الناصر مل جل کر اس کے پاس آئے ہیں' پس وہ صبح سے قلادون کی طرف گئے' اور سرکردہ لوگوں نے حلقہ سے دیارِ مصر کی طرف ان کی مصاحبت کی اور انہوں نے بتایا کہ احمد کے پاس ذخائر بہت کم رہ گئے ہیں' اللہ

Marfat.com

انجام بخیر کرے۔

اور ۲۸ ذوالحجہ بدھ کے روز قاضی علامہ برہان الدین ابن عبدالحق شیخ الحنفیہ اور ابن الحریری کے بعد طویل مدت تک دیارِ مصر کے قاضی القضاۃ وفات پا گئے۔ پھر معزول ہو کر آپ نے دمشق میں اقامت اختیار کر لی' اور تغر دمر کے زمانے میں اس کے بیٹے قاضی امین الدین کے لیے الندرادیہ میں درس دیا' اور آپ نے وہاں اتوار کے روز اپنے والد کی وفات سے تین روز پہلے وہاں درس دیا' اور برہان الدین رحمہ اللہ کی وفات بستانہ میں ہوئی جو الصالحیہ کے راستے میں ارزہ کے علاقے میں ہے۔ اور دوسرے دن قاسیون کے دامن میں شیخ ابوعمر کے قبرستان میں دفن ہوئے' اور جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کے جنازہ میں قضاۃ واعیان اور اکابر شامل ہوئے۔

۷۴۵ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر وشام اور اس کے متعلقہ علاقوں کا سلطان ملک صالح بن اسماعیل بن سلطان ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون تھا اور دیارِ مصر وشام میں اس کے قضاۃ وہی تھے جو اس سے پہلے سال میں تھے۔ اور مصر میں اس کا نائب الحاج سیف الدین اور اس کا وزیر وہی تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اور ناظر خاص قاضی مکین الدین اور ناظر افواج' قاضی علم الدین ابن القطب اور محتسب' پہلا ہی تھا اور کچہریوں کا منتظم علم الدین ناصری' اور اوقات کا منتظم امیر حسام الدین النجیبی اور وکیل بیت المال' قاضی علاء الدین شرلوخ' اور ناظر خزانہ' قاضی تقی الدین بن ابی الطیب اور بقیہ ناظر اور منتظمین وہی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اور کاغذ پر لکھنے والے قاضی بدرالدین بن فضل اللہ سیکرٹری اور امین الدین ابن القلانسی اور قاضی شہاب الدین القسیرانی اور قاضی شرف الدین بن شمس الدین بن شہاب محمود اور قاضی علاء الدین شرلوخ تھے۔

ماہ محرم کا آغاز ہفتے سے ہوا' اور قلعہ الکرک کا محاصرہ ہو چکا تھا۔ اور شہر کو انہوں نے لے لیا' اور اس میں امیر سیف الدین قبلیہ کو نائب مقرر کیا گیا' وہ دیارِ مصر سے اس کی طرف آیا اور دیارِ مصر اور دمشق کی افواج قلعہ کا گھیراؤ کیے ہوئے تھیں اور ناصر احمد بن ناصر' سپردگی اور واپسی کے قبول کرنے اور اپنے بھائی کی اطاعت میں داخل ہونے سے انکاری تھا اور حالات بگڑ گئے اور جنگیں طویل ہو گئیں' اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ افواج اور اہل الکرک سے قتل ہو گئے۔ اور قضیہ نے بھلائی کی طرف توجہ کر لی اور اس سے تھوڑے دن قبل امیر سیف الدین ابوبکر بہادر آص جسے الکرک کے محاصرہ کے اوائل میں قید کر لیا گیا تھا' قلعہ الکرک سے بھاگ گیا اور ناصر احمد کے غلاموں کی ایک جماعت بھی گرفتار ہوئی جن پر اس نے الشہیب احمد کے قتل کی تہمت لگائی' جو اس کی پرواہ کرتا تھا اور اس سے محبت رکھتا تھا۔ اور افواج ابوبکر کے اس کے پاس سے آ جانے اور اس کے ہاتھ سے سلامت رہنے' اور دیارِ مصر کی طرف معظم ہو کر جانے پر خوش ہوئیں۔ اور تینوں مجانیق شہر سے قلعہ پر رات دن سنگباری کر رہی تھیں اور اندر سے اس کی بنیاد کو تباہ کر رہی تھیں۔ بلاشبہ اس کی فصیل میں کلیتہً کوئی چیز اثر انداز نہ ہوتی تھی۔ پھر اس نے بیان کیا کہ محاصرہ کمزور پڑ گیا۔ لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ قلعہ کی طرف غلہ اور کوئی چیز نہ جائے جس سے وہ وہاں ٹھہرنے میں مدد لے سکیں اور اللہ اس کے حسن انجام کا ذمہ دار ہے۔

اور ۲۵ صفر بدھ کے روز ایلچی' الکرک سے تیزی کے ساتھ آیا اور اس نے قلعہ کی فتح کی خبر دی اور یہ کہ اس کا دروازہ جلا دیا

Marfat.com

گیا ہے۔ اور امیر احمد بن ناصر کی جماعت نے امان سے مدد چاہی۔ اور احمد پابجولاں باہر نکلا' اور اسے ڈاک کے گھوڑے پر دیارِ مصر کی طرف بھیج دیا۔ اور یہ اس ماہ کی ۲۳ رتاریخ سوموار کی ظہر کے بعد کا واقعہ ہے' اور امورِ کار انجام اللہ ہی کے لیے ہے۔

اور ۴ ربیع الاوّل جمعہ کی صبح کو قلعہ میں خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کی فتح اور اتفاق کی خوشی میں سلطان ملک صالح کے حکم سے شہر کو آراستہ کیا' اور اس ماہ کی سات تاریخ تک مسلسل آراستگی رہی اور ظہر کے بعد اس نے اس کے ختم کر دینے کا حکم دیا' جس سے بہت سے عوام پریشان ہو گئے' اور بعض لوگوں نے یہ جھوٹی خبر اڑا دی کہ احمد غالب آ گیا ہے۔ اور جو اُمراء اس کے پاس تھے' انہوں نے اس کی بیعت کر لی ہے' حالانکہ یہ ایک بے حقیقت بات تھی۔ اور ۱۳ ربیع الاوّل اتوار کی صبح کو متلاشی اور افواج الکرک سے طبل خانات میں آئیں' اور احمد بن ناصر کی پھانسی کی خبر مشہور ہو گئی۔

اور ۱۱ ربیع الاوّل جمعہ کے روز' شیخ امین الدین ابن حیان نحوی کا جامع اموی میں جنازہ پڑھا گیا۔ آپ طویل مدت تک بلادِ مصر کے شیخ رہے۔ اور آپ نے نوے سال پانچ ماہ کی عمر میں مصر میں وفات پائی' پھر ربیع الآخر میں یہ بات مشہور ہوئی کہ سلطان احمد قتل ہو گیا ہے' اور اس کا سر اور ہاتھ کاٹ دیئے گئے ہیں' اور اس کے جثّہ کو الکرک میں دفن کر دیا گیا ہے' اور اس کے سر کو اس کے بھائی ملک صالح اسماعیل کے پاس لے جایا گیا' اور وہ اس ماہ کی ۲۴ رتاریخ کو اس کے سامنے حاضر کیا گیا' جس سے لوگ خوش ہو گئے اور شیخ احمد الزرعی' سلطان ملک صالح کے پاس آیا اور اس سے بہت سی چیزوں کا مطالبہ کیا جو نا انصافیوں اور ٹیکسوں کے دور کرنے اور امیر ناصر الدین بن بکتاش کے لیے طبلخانات کے کھولنے اور قلعہ دمشق میں محبوس امراء کے رہا کرنے کے متعلق تھیں' اس نے ان سب باتوں کو مان لیا' اور جملہ احکام جن کا جواب دیا گیا وہ تیس پینتیس تھے۔

اور جب ماہِ ربیع الآخر کا آخر آیا' تو وہ تمام احکام جن کا شیخ احمد نے ملک صالح سے مطالبہ کیا تھا' آئے اور ان سب کو نافذ کر دیا گیا یا ان میں سے بہت سے احکام کو نافذ کر دیا گیا' اور اس نے اس ماہ کے آخر میں جمعرات کے روز' صلاح الدین بن ملک کامل' امیر سیف الدین بلوکو رہا کر دیا' پھر ان میں سے بہت سے احکام سے رجوع کر لیا گیا' اور ان کا حال متوقف ہو گیا۔

اور اس ماہ میں باب الفرج کے باہر منارہ تعمیر کیا گیا اور مدرسہ کھولا گیا جو قدیم حویلی تھی' جسے حنفیہ کے لیے مدرسہ اور مسجد بنا دیا گیا۔ اور عوام کے لیے طہارت خانہ' اور لوگوں کے لیے عیدگاہ بنائی گئی۔ اور یہ سب چیزیں امیر سیف الدین تقطم الخلیلی امیر حاجب کان کی طرف منسوب ہیں اور اسی نے از سرِ نو حویلی کو تعمیر کیا' جو آج القصاعین میں اس کے نام سے مشہور ہے۔

اور ۱۰ ر جمادی الآخرۃ سوموار کی شب کو ہمارے دوست محدث تقی الدین محمد بن صدر الدین سلیمان الجعبری جو شیخ جمال الدین المزی کی دختر کے خاوند اور شرف الدین عبداللہ اور جمال الدین ابراہیم وغیرہ کے والد تھے' نے موافقت کی' آپ مدارس میں فقیہ تھے' اور گھڑیوں وغیرہ کے نگران تھے' اور حدیث کی قرأت اور عربی زبان میں آپ کو اچھی فضیلت حاصل تھی' اور آپ کی نظم بھی اچھی تھی' آپ دو روز اور تیسرے روز کا کچھ حصہ گوشہ نشین رہے۔ اور مذکورہ شب کو آدھی رات کے وقت فوت ہو گئے۔ اور میں اس شب عشاء کے وقت آپ کے پاس تھا' اور آپ نے مجھ سے باتیں بیان کیں اور میرے ساتھ ہنسی کی' اور آپ مہربان اور اچھی صحبت والے تھے' پھر اسی شب کے باقی حصے میں وفات پا گئے۔

Marfat.com

اور آپ نے مجھے ان تمام باتوں پر توبہ کا گواہ بنایا جو اللہ کو ناراض کرتی ہیں' اور آپ گواہوں کے ترک کا بھی عزم کیے ہوئے تھے' سوموار کے روز آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر کے قبرستان میں اپنے والدین کے پاس دفن ہوئے۔

اور ۲۲ رجب جمعہ کے روز قاضی عماد الدین بن العز الحنفی نے باب النصر کے باہر شیخ نجم الدین علی بن داؤد القنجاری کے آپ کی خاطر دستکش ہو جانے کے باعث جامع تنکز میں خطبہ دیا' اور اسی طرح نائب السلطنت امیر سیف الدین تغرومر بھی اس روز مذکورہ جامع میں آپ کے پاس موجود تھا۔

اور ۲۹ رجب جمعہ کے روز قاضی جلال الدین ابوالعباس احمد بن قاضی القضاۃ حسام الدین الرومی الحنفی نے وفات پائی' اور جمعہ کے بعد دمشق کی مسجد میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور اس میں قضاۃ واعیان شامل ہوئے' اور آپ کو اس مدرسہ میں دفن کیا گیا جسے آپ نے الخاتونیہ الحوانیہ کے نزدیک الزردکاش کے پہلو میں تعمیر کیا تھا' اور آپ نے اپنے باپ کی حکومت کے زمانے میں دیارِ مصر میں حنفیہ کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔

آپ ۶۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے باپ کے ساتھ شام آئے اور وہاں اقامت اختیار کر لی' پھر جب ملک منصور لاجین حاکم بنا تو اس نے آپ کے باپ کو دیارِ مصر کا قاضی مقرر کیا' اور آپ کے اس بیٹے کو شام کا قاضی مقرر کیا' پھر اس کے بعد اس نے آپ کو معزول کر دیا' اور آپ حنفیہ کے تین بہترین مدارس پر برقرار رہے' پھر آخری عمر میں آپ بہرے ہو گئے' اور اس کے سوا آپ اپنے حواس اور قویٰ سے استفادہ کر رہے تھے' اور آپ علم کے بارے میں مذاکرہ کرتے رہتے تھے۔

اور ۲۴ رشعبان بدھ کے روز شیخ نجم الدین علی بن داؤد القنجاری خطیب جامع تنکز الظاہریہ کے مدرس نے وفات پائی اور آپ اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل قاضی عماد الدین بن العز الحنفی کی خاطر اس سے دستکش ہو گئے تھے' اور اسی روز نمازِ ظہر کے بعد جامع مذکور میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور باب النصر اور جامع جراح میں بھی آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور آپ کو ابن الشیر جی کے قبرستان میں اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا۔ اور قضاۃ واعیان وہاں حاضر ہوئے۔ اور آپ نحو اور دوسرے علوم میں استاد تھے' لیکن نحو اور تصریف میں آپ آخری اتھارٹی تھے۔

اور آج کے دن شیخ عبداللہ الضریر الزرعی نے وفات پائی' اور ظہر کے بعد جامع اموی باب النصر اور الصوفیہ کے قبرستان کے نزدیک آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور وہیں پر آپ کو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک دفن کیا گیا۔ آپ حسن وصحت کے ساتھ بہت تلاوت کرتے تھے' اور بہت عبادت گزار تھے' اور لوگوں کو طویل زمانے سے پڑھا رہے تھے' اور جامع اموی کے محراب حنابلہ میں رمضان کے آخری عشرہ ان کو اٹھاتے تھے۔

اور ۲ رمضان جمعہ کے روز شیخ' امام' عالم' عامل' عابد' زاہد' پرہیز گار ابوعمر بن ابی الولید مالکی نے وفات پائی جو مالکی محراب صحابہ کے امام تھے۔ اور نماز کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور آپ کے جنازہ میں بہت مخلوق حاضر ہوئی' اور لوگوں نے آپ پر اور آپ کی نیکی پر اور آپ کے بہت سے فائدہ بخش فتاوی پر غم کیا اور آپ کو اپنے باپ اور بھائی کی قبر کے پہلو میں اور ابوالفتح لادی مالکی کی قبر کے پہلو میں جو مسجد التاریخ کے قریب ہے' دفن کیا گیا' اور محراب میں آپ کی جگہ آپ کے بیٹے نے سنبھالی' اور وہ چھوٹا بچہ تھا۔

Marfat.com

پس اس کی صلاحیت کے وقت تک اس کی نیابت کی گئی' اللہ اسے درست کرے' اور اس کے باپ پر رحم فرمائے۔

اور ۶ رمضان منگل کی رات کی صبح کو بڑی برفباری ہوئی' جس کی مثل دمشق میں طویل مدت سے نہیں دیکھی گئی' اور لوگ بارش کے محتاج تھے۔ فللّٰہ الحمد والمنة. اور چھتوں پر برف کثیف اور تہ بہ تہ ہوگئی' حتیٰ کہ لوگ اس سے درماندہ ہوگئے' اور وہ اسے چھتوں سے اٹھا کر کوچوں میں لے آئے۔ پھر اعلان کیا گیا کہ اسے راستوں سے ہٹا دیا جائے۔ بلاشبہ اس نے راستوں کو بند کر دیا اور بہت سے لوگوں کے ذرائع معاش معطل ہو گئے' پس اللہ نے برف کے بارے میں کام کرنے پر کمزوروں کو ان کا معاوضہ دیا' اور لوگوں کو بہت کلفت اور مشقت ہوئی' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۲۳ رمضان جمعہ کے روز' جامع اموی میں نائب کا جنازہ پڑھا گیا' جو امیر علاء الدین الجادلی تھا' اس کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

اور یکم شوال عید الفطر کے روز اس قدر برفباری ہوئی کہ خطیب عیدگاہ تک نہ پہنچ سکا' اور نہ ہی نائب السلطنت باہر نکل سکا۔ بلکہ امراء اور قضاۃ دار السعادۃ میں حاضر ہوئے' اور خطیب نے وہاں حاضر ہو کر انہیں عید پڑھائی' اور بہت سے لوگوں نے عید گھروں میں ادا کی۔

اور ۲۱ رذوالحجہ اتوار کے روز قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی نے شمس الدین ابن النقیب کی بجائے الشامیۃ البرانیۃ میں درس دیا' اور قضاۃ واعیان اور امراء اور بہت سے فضلاء آپ کے پاس آئے' اور آپ نے قول الٰہی ﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّاب ﴾ اور اس کے بعد کی آیات سے آغاز کیا۔

اور ذوالحجہ میں شہر کے کتوں کے مارنے کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا' اور اس بارے میں شہر کے باشندوں کی ایک جماعت نے لکھا تو آپ نے ۲۵ رذوالحجہ کو ان کے شہر سے باہر نکال دینے کا حکم لکھا' لیکن اس خندق تک جو باب الصغیر کے باہر ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ انہیں کلیتہً مار دیا جائے' اور جلا دیا جائے' تاکہ لوگوں کو ان کی بو نہ آئے' جیسا کہ حضرت امام مالکؒ نے معین شہر سے مصلحت کے تحت کتوں کے مارنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے' اور یہ امر کتوں کے مارنے کی نہی کے معارض نہیں' اسی لیے حضرت عثمان بن عفان اپنے خطبہ میں کتوں کے مارنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیتے تھے۔

۷۴۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا' تو دیارِ مصر وشام' حرمین' بلادِ حلب اور اس کے مضافات میں سلطان المسلمین ملک صالح عماد الدین اسماعیل بن ناصر بن منصور تھا۔ اور دیارِ مصر وشام میں اس کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

اور ۱۶ رمحرم جمعہ کے روز اس جامع کی تعمیر مکمل ہوئی جو مزہ فوقانیہ میں تھی' جسے امیر بہاء الدین المرجانی نے از سر نو تعمیر کیا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس کے والد نے منیٰ میں مسجد الخیف بنائی تھی' اور وہ خوبصورت اور وسیع مسجد ہے جس میں راحت اور انشراح حاصل ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے بانی سے قبول فرمائے۔

اور اہل شہر اور اہل المزہ کے حاضر جم غفیر اور بہت سے لوگوں نے اس میں جمعہ پڑھا اور اس میں خطیب تھا' یعنی شیخ عماد الدین

Marfat.com

مصنف تغمدہ اللہ برحمتہ وللہ الحمد والمنۃ۔

اور مسابقت میں جواز کی شرط لگانے کے بارے میں بحث وتمحیص ہوئی' اور اس کا سبب یہ تھا کہ شیخ شمس الدین ابن قیم الجوزیہ نے اس سے قبل اس کے متعلق ایک کتاب تصنیف کی' اور اس میں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے خیال کی تائید کی' پھر ترکوں کی ایک جماعت اس کا فتویٰ دینے لگی' اور وہ اسے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی طرف منسوب نہ کرتے تھے۔ پس بعض لوگوں نے یقین کرلیا کہ آپ اور آپ کا قول آئمہ اربعہ کے خلاف ہے جس کا انکار کیا گیا۔ اور قاضی شافعی نے اسے طلب کیا' اور اس بارے میں گفتگو ہوئی تو یہ فیصلہ ہوا کہ شیخ شمس الدین قیم الجوزیہ نے جمہور سے موافقت کا اظہار کیا ہے۔

ملک اسماعیل کی وفات:

اس سال کی ۳ ربیع الآخر کو بدھ کے روز' دن کے آخری حصے میں سلطان ملک عماد الدین اسماعیل بن ناصر بن منصور کی موت کی اطلاع دی گئی' اور اس نے اپنے سگے بھائی ملک کامل سیف الدین ابی الفتوح شعبان کو حکومت کی وصیت کی تھی' پس وہ ۴ ربیع الآخر کو جمعرات کے روز تختِ حکومت پر بیٹھا' اور وہ جشن کا دن تھا۔

پھر ۱۲ ربیع الآخر کو جمعرات کی شام اور جمعہ کی شب کو دمشق خبر آئی' اور ایلچی تقریباً بیس روز سے سلطان کی بیماری کی مصروفیت کے باعث شام سے منقطع تھا' سو امیر سیف الدین ملک کامل کی بیعت کی مدد کے لیے آیا۔ پس فوج اس کے استقبال کو گئی۔ اور جب جمعہ کی صبح ہوئی تو نائب اور سرکردہ لوگوں اور بقیہ امراء اور فوج سے دار السعادۃ میں ملک کامل کی بیعت لی گئی' اور خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کو آراستہ کیا گیا' اور اس روز خطباء نے ملک کامل کا خطبہ دیا کہ اللہ اسے مسلمانوں کے لیے مبارک کرے۔

اور ۲۲ ربیع الآخر سوموار کی صبح کو قاضی جمال الدین حسین ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی نے الشافعیہ البرانیہ میں درس دیا۔ آپ کا باپ آپ کے لیے اس سے دستکش ہوگیا' اور اس کے لیے اس نے شاہی حکم حاصل کیا۔ اور قضاۃ واعیان اور اُمراء اور فقہاء کی ایک جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ اپنے باپ اور قاضی حنفی کے درمیان بیٹھے' اور آپ نے قولِ الٰہی ﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ سے آغاز کیا۔ اور الشریف مجد الدین متکلم نے درس میں گفتگو کی' جس میں نکارت اور برائی پائی جاتی تھی۔ سو حاضرین نے اسے برا بھلا کہا اور درس کے خاتمہ کے بعد اسے نائب مقرر کیا گیا' اور اس کے اسلام کا فیصلہ دیا گیا۔ اور نائب دمشق امیر سیف الدین تغرومر کو جو کمزور ہو چکا تھا' دیارِ مصر کی طرف طلب کیا گیا' مرض کے باعث کئی دفعہ وہ جمعہ میں نہ جا سکا۔ اور ایلچی حلب کے نائب امیر سیف الدین یلبغا کو دمشق کی نیابت کے لیے لانے کے لیے حلب جاتا تھا' اور اس نے بتایا کہ الحاج ارقطیہ' حلب کی نیابت کے لیے مقرر ہوا ہے۔

اور ۴ جمادی الاولیٰ جمعہ کے روز امیر سیف الدین تغرومر کے بوجھ' گھوڑے' اونٹ' غلام' ذخائر' طبلخانات' اور بیٹے بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلے' اور اس کی بیویوں اور بیٹوں کے لیے پالکیاں عجیب ہیئت کے ساتھ نکلیں' اور یہ سب کچھ دار السعادۃ میں ہوا اور اس ماہ کی پانچ تاریخ ہفتہ کی صبح کے وقت امیر سیف الدین تغرومر بیماری کی وجہ سے ایک پالکی میں صحیح سلامت الکسوۃ کی طرف روانہ ہوا۔ اور جب اس روز سورج طلوع ہوا' تو حلب سے امیر سیف الدین یلبغا الیحیاری کے گھر کا استاد حلب سے آیا اور اس نے

Marfat.com

دارالسعادۃ کی سپردگی لے لی۔ اور لوگ ان سے خوش ہو گئے۔ اور لوگ ان کے پاس مبارکباد دینے اور ان سے دوستی کرنے گئے۔

اور ۱۲ر جمادی الاولیٰ ہفتہ کے روز تمام فوج نائب السلطنت امیر سیف الدین یلبغا کے استقبال کو نکلی اور وہ بڑی شان کے ساتھ آیا اور باب السر کے پاس اترا۔ اور حسب دستور چوکھٹ کو بوسہ دیا پھر دارالسعادۃ کی طرف چل کر گیا۔

اور ۱۴ر جمادی الاولیٰ سوموار کی شام کو نائب السلطنت نے قید خانے میں تیرہ آدمیوں کا جن پر قطع واجب ہو چکا تھا ان کا قطع کیا۔ اور اس نے ان میں ہر ایک کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا اضافہ کر دیا۔ کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے اپنے جرائم کو بار بار کیا ہے۔ اور جن تین کو قتل کرنا واجب تھا اس نے انہیں میخوں کے ساتھ صلیب دیا اور لوگ اس سے خوش ہو گئے کہ اس نے فسادیوں اور شر پسندوں اور تباہی و بربادی کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔

اور جمادی الاولیٰ کے درمیانی عشرہ میں مشہور ہو گیا کہ امیر سیف الدین تغرومر دیارِ مصر پہنچنے کے چند روز بعد فوت ہو گیا ہے۔ اور یہ واقعہ اس ماہ کی یکم تاریخ کو جمعرات کی شب کو ہوا اور اس نے بیان کیا کہ اس نے اپنے بیٹے اور اپنے گھر کے اُستاد کو لکھا۔ اور ان سے بہت مال طلب کیا واللہ اعلم۔

اور ۱۲ر جمادی الاولیٰ سوموار کے روز قاضی علاء الدین بن الغر بستانہ کے نائب الحکم الصالحیہ میں وفات پا گئے اور وہیں دفن ہوئے۔ اور یہ واقعہ مدرسہ ظاہریہ کے ان کے پاس واپس آ جانے کے بعد ہوا۔ اور آپ نے اسے اپنے چچا قاضی عماد الدین اسماعیل سے حاصل کیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور آپ نے اس میں صرف ایک دن بڑھایا اور آپ کمزور تھے۔ پھر آپ الصالحیہ کی طرف واپس آ گئے اور وہاں آپ کا مرض لمبا ہو گیا یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے رحمہ اللہ۔

اور ۱۱ر شوال کو ہفتہ کے روز قافلہ حجاز شریف کی طرف روانہ ہوا اور بہت سے لوگ شہر سے نکلے اور بہت سخت بارش ہوئی اور لوگ اس لحاظ سے خوش ہوئے کہ ماہِ رمضان میں بارش بہت کم ہوئی تھی اور وہ دسمبر کا مہینہ تھا اور جب یہ بارش ہوئی تو وہ خوش ہو گئے اور حاجیوں کے بارے میں اس کے ضرر سے ڈرنے لگے پھر مسلسل بارش ہوئی وللہ الحمد والمنۃ۔

لیکن حجاج بڑے کیچڑ اور پھسلن میں سفر کر گئے اور اللہ ہی حامی و ناصر ہے۔ اور جب حجاج اچھی طرح چلنے لگے تو الصمین کے درمیان ان پر شدید بارش ہوئی اور اس نے انہیں وہاں کئی روز تو روکے رکھا۔ پھر وہ زرع کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑی کوشش اور مشقت کے بعد وہاں پہنچے اور ان میں سے بہت سے یا اکثر آدمی واپس آ گئے اور انہوں نے بہت تکالیف بیان کیں جو انہیں بارش کی شدت اور کیچڑ کی زیادتی کی وجہ سے پہنچیں۔ اور ان میں سے کچھ ارض بصری کی طرف بڑھ گئے اور انہیں کچھ آسانی ہو گئی۔ واللہ المستعان۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سی پردہ نشین عورتیں زرع اور الصمین کے درمیان اور اس کے بعد بھی برہنہ پا پیادہ چلیں اور حاجیوں کا امیر سیف الدین ملک آص اور اس کا قاضی شہاب الدین بن الشجرہ تھا جو ان دنوں بعلبک شہر کا حکمران تھا۔

Marfat.com

۷۴۷ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر وشام اور حرمین وغیرہ میں سلطان البلاد ملک کامل سیف الدین شعبان بن ملک ناصر بن محمد بن ملک منصور قلاوون تھا' اور مصر میں اس کا کوئی نائب نہ تھا' اور مصر کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور دمشق کا نائب امیر سیف الدین یلبغا النجاری تھا۔ اور دمشق کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ ہاں قاضی القضاۃ عماد الدین بن اسماعیل اپنے بیٹے قاضی القضاۃ نجم الدین کے لیے قضاء سے دستکش ہو گئے تھے۔ اور حکومت اور النوریہ کی تدریس کے باختیار ذمہ دار بن گئے تھے۔ اور آپ کے والد الریحانیہ کی تدریس پر قائم رہے۔

اور اس سال کی ۱۶ر محرم کو جمعہ کے روز شیخ تقی الدین الشیخ الصالح محمد بن الشیخ محمد بن قوام نے السفح میں ان کے زاویہ میں وفات پائی' اور جامع اقرم میں جمعہ کے روز آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور زاویہ میں دفن کیا گیا' اور قضاۃ واعیان اور بہت سے لوگ حاضر ہوئے' اور آپ کے اور آپ کے بھائی کی وفات کے درمیان چھ ماہ بیس دن کا فرق تھا' اور یہ اس سے بھی سخت تر بات تھی۔

اور سال کے شروع میں القیساریہ کو کھولا گیا جسے امیر سیف الدین یلبغا نائب السلطنت نے باب الفرج کے باہر تعمیر کیا تھا' اور تقریباً ہر ماہ سات ہزار کی ضمانت دی' اور اس کے اندر تجارتی قیساریہ تھا' اور اس کے وسط میں تالاب اور مسجد تھی' اور اس کے باہر دو کانیں تھیں' اور اس کے اوپر رہائشی مکان تھے۔

اور ۱۲ر ربیع الاوّل سوموار کی صبح کو مزارِ عثمان پر نور خراسانی کے لیے ایک مجلس منعقد ہوئی' وہ جامع تنکز میں قرآن پڑھتا تھا' اور لوگوں کو فرائض وضو اور نماز کی باتیں سکھاتا تھا' اس پر دعویٰ کیا گیا کہ اس نے آئمہ اربعہ کے متعلق کچھ اعتراضات کیے ہیں' اور عقائد کے متعلق بھی کچھ اعتراضات کیے ہیں' اور حدیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے زائد عبارات بیان کی ہیں' اور اس کے خلاف کچھ باتوں کی گواہی دی ہے' پس مقتضائے حال کے مطابق آج اسے ملامت کی گئی' اور اسے شہر میں پھرایا گیا' پھر اسے قید کر کے قید خانے میں واپس کر دیا گیا۔

اور جب ۲۲ر ربیع الاوّل جمعرات کا دن آیا تو امیر احمد بن مہنا ملک العرب نے نائب السلطنت کے پاس اس کی سفارش کی تو اس نے اسے اپنے ہاں بلایا اور اسے اپنے اہل وعیال کے پاس بھیج دیا۔

اور جب ۳ر جمادی الاولیٰ جمعہ کا دن آیا' تو نائب السلطنت امیر سیف الدین یلبغا النجاری الناصری نے دمشق کے باہر باب النصر میں جامع تنکز میں اطاعتہ نماز پڑھائی' اور قاضی شافعی اور مالکی اور کبار امراء نے اس کے پاس نماز پڑھی۔ اور جب نماز کھڑی ہو گئی تو اس نے نماز پڑھی' اور اس کا ایک غلام نماز سے پیچھے ہٹ گیا۔ اور اس کے پاس اس کی حفاظت کے لیے ہتھیار تھے' اور اس کا ایک غلام نماز سے پیچھے ہٹ گیا۔ اور اس کے پاس اس کی حفاظت کے لیے ہتھیار تھے' پھر جب وہ نماز سے واپس لوٹا تو اس نے مذکورہ امراء سے ملاقات کی' اور انہوں نے باہم طویل مشورہ کیا۔ پھر نائب جلدی سے دار السعادۃ کی طرف گیا۔ اور جب دن کا آخری وقت ہوا تو وہ اپنے خادموں' غلاموں' خاص لوگوں' زرہوں' ہتھیاروں اور ذخائر کے ساتھ باہر نکلا' اور مسجد القدم کے سامنے

Marfat.com

فروکش ہوگیا' اور دن کے آخری حصے میں فوج اور اُمراء بھی نکلے' اور لوگ گھبرا گئے۔ اور اتفاق سے چاند گرہن کی صورت میں طلوع ہوا' پھر فوج کپڑوں کے نیچے زرہیں پہن کر نکلی' اور اس کے پاس تیروں کے ترکش' گھوڑے اور کوتل گھوڑے تھے' اور لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ اصل حقیقت کیا ہے' اور اس کا سبب یہ تھا کہ نائب السلطنت کو اطلاع ملی کہ نائب صفدا سے گرفتار کرنے آ رہا ہے جس سے وہ پریشان ہوگیا۔ اور اس نے کہا' میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا' بلکہ میں اپنے گھوڑے کی پشت پر مروں گا۔ اور فوج اور اُمراء اس خوف سے باہر نکلے کہ وہ بھاگ کر ان کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ پس وہ دائیں بائیں اترے۔ اور اس نے اس مقام کو نہ چھوڑا' بلکہ مسلسل وہ وہاں نیابت کرتا رہا۔ اور انفرادی اور جتماعی طور پر امراء سے ملاقات کرتا رہا' اور انہیں اپنی رائے کی طرف مائل کرتا رہا' اور وہ ملک کامل شعبان کی معزولی کی رائے تھی۔ کیونکہ وہ کسی وجہ کے بغیر امراء کو گرفتار کرتا تھا' اور ایسے افعال کا ارتکاب کرتا تھا جو اس جیسے آدمی کے مناسب نہیں ہوتے۔ اور انہوں نے بہت سی باتیں بیان کیں۔ نیز یہ کہ وہ اس کے بھائی امیر حاجی بن الناصر کو اس کی خوبصورتی اور اچھے افعال کی وجہ سے امیر بنالیں' اور وہ مسلسل انہیں مانوس کرتا رہا' حتیٰ کہ انہوں نے اس کی بات مان لی' اور اس سے اتفاق کر لیا' اور جس بات کا وہ بدعی تھا' اسے اس کے لیے مخصوص کر دیا۔ اور جس چیز کی طرف اس نے اشارہ کیا' اس سے موافقت کی اور اس کی بیعت کر لی۔

پھر اس نے شہروں کے نائبین کے پاس انہیں مائل کرنے کے لیے اس بات کے بارے میں وفد بھیجنے شروع کیے' جس پر دمشقیوں اور بہت سے مصریوں نے اس کی مدد کی تھی' اور امور عامہ میں تصرف کرنے لگا' اور اس نے بعض ان لوگوں کو بھی رہا کر دیا جنہیں ملک کامل نے قلعہ منصورہ میں قید کیا تھا اور ملک کامل نے اپنے فرمان کے انکار کرنے والے جس شخص کی طرف فوج بھیجی تھی' اس نے اس کی جاگیر واپس کر دی اور عزل ونصب کیا اور لیا اور دیا۔ اور اس نے اس ماہ کی ۱۸ر تاریخ کو بدھ کے روز تجار کو طلب کیا کہ ان کے پاس سلطانی ذخائر کے غلوں کو فروخت کرے' اور وہ اسی وقت ان کی قیمت ادا کریں۔ پھر وہ جا کر بلاد ابرانیہ سے ان پر قبضہ کر لیں۔ اور حسب دستور اس کے پاس قضاۃ' امراء اور سردار حاضر ہوئے' اور یہ سب کچھ اس جگہ ہوا' جہاں وہ خیمہ زن تھا' کوئی شہر اس کا محاصرہ نہ کرتا تھا' اور نہ کوئی فصیل اس کا گھیراؤ کرتی تھی۔

اور ۲۴ر جمادی الآخرۃ جمعرات کے روز دیارِ مصر سے آنے والے امراء وغیرہ کے استقبال کے لیے تقریباً دس آدمیوں پر مشتمل ایک ہراول دستہ معاملے کے اسی حالت پر قائم رہنے کے لیے باہر نکلا مگر نائب نے ان کی تصدیق نہ کی۔ اور بسا اوقات بعض کو سزا دی' پھر انہیں قلعہ میں لے گیا۔ اور اہل دمشق مصریوں کے اختلاف کے درمیان مصدق' اور سلطان کامل کے متعلق یہ کہنے والے کہ وہ صورت حال کو مسلسل قائم رکھے ہوئے ہے' کے درمیان درمیان تھے' اور مصری دستے قریب پہنچنے والے تھے اور عظیم گڑبڑ کا ہونا ضروری تھا' اور اس کی وجہ سے لوگوں کے اذہان مشوش ہوگئے' اور اللہ تعالیٰ ہی حسن انجام کا ذمہ دار ہے۔

حاصل کلام یہ کہ عوام تصدیق وتکذیب کے درمیان درمیان تھے' اور نائب السلطنت اور کبار اُمراء میں سے اس کے خواص اپنے آپ پر اعتماد کیے ہوئے تھے' اور اُمراء دیارِ مصر میں سلطان کامل شعبان اور اس کے بھائی امیر حاجی کے درمیان شدید اختلاف میں پڑے تھے' اور جمہور اس کے بھائی امیر حاجی کے ساتھ تھے' پھر نائب کے پاس اطلاعات آئیں کہ مصری دستے اور جو افواج اس

Marfat.com

میں موجود ہیں وہ اس معاملے کی مضبوطی کے لیے نکلی ہیں۔ پھر رات کو سرکردہ امراء مصر کو واپس چلے گئے' اور اپنے ان بھائیوں کے پاس گئے جو سلطان کے خلاف ان کے مددگار تھے۔ پس انہوں نے اکٹھے ہو کر امیر حاجی کی سلطنت کی طرف دعوت دی اور طبل بجائے گئے' اور باقی نفوس کھلم کھلا اس کی تائید کرنے لگے' اور انہوں نے سلطان کامل کی مخالفت کی' اور انہوں نے اس کی برائیوں کو شمار کیا۔ اور اس نے بعض امراء کو قتل کیا' اور کامل اور اس کے مددگار فرار کر گئے' پس اس کی نگرانی کی گئی' اور اس کی بیٹی کے خاوند ارغون العلائی نے خروج کیا' اور امیر حاجی نے احتیاط کی اور انہوں نے اسے تخت پر بٹھا کر ملک مظفر کا لقب دیا اور نائب کے پاس اس کے متعلق اطلاعات آئیں' اور اس کے پاس خوشی کے شادیانے بجے' اور اس نے نائب قلعہ کو پیغام بھیجا' تو اس نے ان کے بجانے سے انکار کیا۔ اور اس نے انہیں خیمہ میں طلب کیا تو اس نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور قلعہ کا دروازہ بند کر دیا' اور لوگ گھبرا گئے' اور شہر میں گڑبڑ ہو گئی اور بھلائی کا وجود کم ہو گیا' اور قلعہ محفوظ ہو گیا' اور انہوں نے حسب دستور صبح وشام کامل کی دعوت دی۔ اور عوام نے حسب عادت ان کی بکثرت روکاوٹوں کے باعث فوج کی جھوٹی خبر اڑا دی جس سے بعض کو تکلیف ہوئی' اور جب اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو سوموار کا دن آیا تو حماۃ کا نائب بڑی شان وشوکت کے ساتھ نائب السلطنت کا اطاعت گزار بن کر دمشق آیا' پھر اس کے امثال کی مانند اس کی رسد جاری کر دی گئی۔

اور آج کے دن دیارِ مصر کے حاجب الحجاب امیر سیف الدین بیغرا کے سلطان ملک مظفر کی بیعت کے لیے آنے کا خط آیا' اور خیمہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور اس نے شہر کے آراستہ کرنے کا حکم دیا۔ پس لوگوں نے شہر کو آراستہ کیا' اور وہ خوش نہیں تھے' اور اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ یہ مکر وفریب ہے اور یہ کہ مصری دستے تقریباً پہنچنے والے ہیں' اور نائب قلعہ نے خوشی کے شادیانے بجانے سے انکار کر دیا ہے اور قلعہ کے مضبوط کرنے میں بہت کوشش کی ہے' اور اس کے دروازے کو بند کر دیا ہے' اور صرف البرانیۃ الجوانیہ والی کھڑکی کھلتی ہے۔ اور یہ کام عوام کے دل کو پریشان کرتا تھا۔ اور وہ کہتے تھے کہ اگر وہاں کوئی صحیح بات ہوتی' تو نائب قلعہ' خیمے سے پہلے اس سے مطلع ہوتا' اور منگل کے روز زوال کے بعد امیر سیف الدین بیغرا خیمے کے پاس آیا' اور انہوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کی تعظیم کی' اور اس کے پاس مظفر کی جانب سے امیر سیف الدین یلبغا نائب السلطنت کی طرف نیابت کا حکمنامہ بھی تھا اور امراء کے سلام کا خط بھی تھا' پس وہ اس سے خوش ہو گئے اور اس کی بیعت کر لی اور اتفاق ہو گیا' اور بیغراء قلعہ کی طرف سوار ہو کر گیا اور پیدل ہو گیا اور اپنی تلوار سونت لی' اور نائب قلعہ کے پاس گیا اور جلدی سے اس کی بیعت کر لی اور مغرب کے بعد جب اسے اطلاع ملی تو قلعہ میں خوشی کے شادیانے بجے اور لوگوں کے دل خوش ہو گئے' پھر قلعہ آراستہ ہو گیا' اور شہر کی آراستگی میں اضافہ ہو گیا اور لوگ خوش ہو گئے۔ اور اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو جمعرات کے روز نائب السلطنت خیمے سے قلعہ میں آیا اور طبلگار بڑی شان وشوکت کے ساتھ اس کے آگے آگے تھے' اور حسب دستور طبلخانات چوڑائی میں تھے' اور اہل شہر کشادہ جگہ کی طرف نکلے' اور اہل ذمہ تورات نکال لائے اور شمعیں روشن کی گئیں' اور وہ جشن کا دن تھا۔

اور اس سال کے ماہِ رمضان میں الشامیہ البرانیہ میں ایک چھ سالہ بچے نے نماز پڑھائی' اور میں نے اسے دیکھا اور اس کا امتحان لیا ہے وہ حفظ اور ادائیگی میں بہت اچھا ہے' اور یہ ایک عجیب وغریب واقعہ ہے۔ اور اس ماہ کے پہلے عشرہ میں نائب السلطنت

Marfat.com

ان دو حماموں کی تعمیر سے فارغ ہوا جو اس نے الثابیہ کے قریب سلطان کی قدیم سرائے میں بنائے تھے' اور اس کے اردگرد اور قریب حویلیاں وغیرہ تھیں' اور اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو اتوار کے روز نائب السلطنت اور چاروں قضاۃ اور بیت المال اور حکومت کے وکیل نے المستقین کے ٹیلے کے پاس اس وجہ سے ملاقات کی کہ نائب السلطنت نے اس قطعہ زمین میں جامعہ تنکز کے مطابق مسجد تعمیر کرنے کا عزم کیا ہوا ہے' پس انہوں نے وہاں باہم مشورہ کیا' پھر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اسے تعمیر کرے۔ واللہ ولی التوفیق۔

اور ۳ر ذوالقعدہ جمعرات کے روز شیخ تقی الدین کے بھائی زین الدین ابن تیمیہ کا جنازہ پڑھا گیا اور ۱۲ر ذوالقعدہ کو ہفتے کے روز شیخ علی القطنانی قطنا میں وفات پا گئے' اور ان سالوں میں ان کی شہرت ہوگئی تھی۔ اور کسانوں کی ایک جماعت اور احمد بن الرفاعی کے طریق کی طرف منسوب ہونے والے نوجوانوں نے آپ کی اتباع کی' اور آپ کا معاملہ عظمت اختیار کر گیا اور اس کی شہرت ہوگئی' اور اکابر نے کئی بار آپ کی ملاقات کا قصد کیا' اور آپ اپنے امثال کے دستور کے مطابق سماع کی مجالس قائم کرتے تھے اور آپ کے اصحاب باطل اشارے بناوٹی احوال کا اظہار کرتے تھے۔ اس بات کی وجہ سے آپ کو ملامت کی جاتی ہے' بلاشبہ اگر آپ ان کے حال سے واقف نہیں تو آپ جاہل ہیں۔ اور اگر آپ ان کو اس بات پر برقرار رکھتے ہیں تو آپ ان کی مانند ہیں' واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اور اس ماہ کے آخر میں یعنی ذوالحجہ کی عید اور اس کے بعد ملک الامراء نے اس جامع کی تعمیر کا اہتمام کیا جو اس نے قلعہ کے نیچے تعمیر کی تھی' اور وہ المستقین کا ٹیلہ تھا' اور وہاں جو عمارات تھیں' اس نے انہیں گرا دیا' اور چھکڑوں نے کام کیا' اور شہر کی اطراف سے بہت سے پتھر لائے گئے۔ اور زیادہ پتھر مصریوں کی ایک کھلی زمین سے لائے گئے جو اس اذان گاہ کے نیچے ہے جو عقبۃ الکتاب کی چوٹی پر ہے' اور وہاں سے بہت سے پتھر میسر آ گئے۔ اسی طرح جبل قاسیون کے بھی پتھر ملے' اور انہیں اونٹوں وغیرہ پر لایا گیا۔ اور اس سال یعنی ۷۴۷ھ کے آخر میں گندم کا بورا دو سو درہم یا اس سے کم تک پہنچ گیا' اور بسا اوقات اس سے زیادہ میں بھی فروخت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۷۴۸ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو بلادِ مصر و شام اور حرمین وغیرہ کا سلطان ملک مظفر امیر حاجی بن ملک ناصر محمد بن قلاوون تھا' اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین ارقطیہ تھا' اور مصر کے قضاۃ اپنے اعیان کے ساتھ وہی تھے جو گذشتہ سال تھے' اور شام محروسہ میں اس کا نائب سیف الدین یلبغا الناصری تھا۔ اور شام کے قضاۃ اپنے اعیان کے ساتھ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ ہاں! قاضی عماد الدین حنفی اپنے بیٹے قاضی القضاۃ نجم الدین کے لیے دستکش ہو گیا اور اس نے اپنے باپ کی زندگی میں قضاء کو سنبھال لیا' اور فخر الدین ایاس حاجب الحجاب تھا۔

اس سال کا آغاز ہوا تو نائب السلطنت اس جامع کی تعمیر میں بلند ہمت تھا' جس کی تعمیر اس نے سوق الخیل کے مغرب میں اس جگہ پر کی جو المستقین کے ٹیلے کے نام سے مشہور ہے۔

اور ۳ر محرم کو قاضی القضاۃ شرف الدین محمد بن ابی بکر ہمدانی مالکی وفات پا گئے' اور جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور میدان

Marfat.com

الحصا میں اپنی قبر میں دفن ہوئے' اور لوگوں نے آپ کی امارت' دیانت اخلاق اور بہت سے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وجہ سے غم کیا۔

اور ۲۴ر محرم اتوار کے روز جمال الدین المسلاتی کو مالکیوں کے قاضی بننے کا حکم نامہ پہنچا' آپ اس سے قبل قاضی شرف الدین کے نائب تھے' اور دن کے آخری حصے میں آپ کو خلعت دیا گیا۔ اور ماہ ربیع الاوّل میں سوق الخیل میں نئی مسجد کی تعمیر کے لیے انہوں نے شہر کے بہت سے ستونوں کو لے لیا' پس وہ شہر کے باہر اس کی اوپر کی تعمیر سے چمٹ جاتے' پھر اسے پکڑ لیتے' اور اس کی جگہ ستون کھڑا کر دیتے' اور انہوں نے درب الصیقل کا کچھ حصہ لیا' اور سوق النعلبین والاستون بھی لیا۔ جو اس مرکب رنگ میں اس کی چوٹی پر گیند کی طرح تھا' جس میں لوہا بھی تھا۔

اور حافظ ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ اس میں حیوان کے عسر بول کا طلسم بھی تھا' جب وہ حیوان کو اس کے گرد گھماتے تو اس کے منتر اتر آتے۔

اور ۲۷ر ربیع الاوّل اتوار کے روز انہوں نے اسے اس کی جگہ سے اکھاڑ دیا' حالانکہ وہ تقریباً چار ہزار سال سے اس جگہ پر تھا' واللہ اعلم۔ اور میں نے آج کے دن اسے دیکھا اور وہ سوق النعلبین میں شاخوں پر پھیلا ہوا تھا' تاکہ اسے سوق الکبیر سے جامع مذکور کی طرف کھینچ کر لے جائیں اور اسے جابیہ کے بڑے دروازے سے نکالیں۔ پس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ماہ ربیع الآخر کے آخر میں اس جامع کی بنیاد اونچی ہو گئی جسے نائب نے تعمیر کیا تھا' اور وہ چشمہ خشک ہو گیا جو اس کی بنیاد کے وقت اس کی دیوار کے نیچے تھا۔

اور ربیع الآخر کے آخر میں دیارِ مصر سے اعیان امراء کی جماعت' جیسے حجازی اور آقسنقر الناصری اور ان دونوں سے ملنے جلنے والوں کی گرفتاری کی اطلاعات آئیں۔ پس فوج نے شام سے مارچ کیا اور گڑبڑ ہو گئی' پھر ماہ جمادی الاولیٰ کا آغاز ہوا اور فوج بڑی حرکت میں تھی' اور نائب السلطنت دیارِ مصر کے واقعات کے باعث اُمراء کو دار السعادۃ کی طرف بلاتا تھا' اور انہوں نے عہد کیا کہ کوئی تکلیف نہ دے اور سب متحد ہو جائیں' اور آج کے دن ملک الامراء دار السعادۃ سے قصر ابلق کی طرف منتقل ہو گیا' اور اپنے آپ کو بچا لیا' اور اسی طرح اس کے خواص نے بھی اپنے آپ کو بچا لیا۔

اور اس ماہ کی ۱۴ر تاریخ کو بدھ کے روز دیارِ مصر سے ایک امیر ڈاک کے گھوڑے پر آیا' اور اس کے پاس سلطان کا ایک خط تھا' جس میں ملک الامراء یلبغا نائب شام کی معزولی کی تصریح تھی' پس قصر ابلق میں امراء کی موجودگی میں اسے خط سنایا گیا تو وہ اس کی وجہ سے غمگین ہو گیا اور اُسے برا سمجھا' اور اس میں اس نے اسے ڈاک کے گھوڑے پر دیارِ مصر کی طرف طلب کیا' تاکہ اُسے دیارِ مصر کا نائب مقرر کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات اسے دھوکہ دینے کے لیے تھی' پس اس نے انکار کا اظہار کیا کہ وہ کبھی بھی دیارِ مصر کی طرف نہیں جائے گا' اور اس نے کہا' اگر سلطان دمشق کی حکومت کو میرے لیے زیادہ سمجھتا ہے تو جس شہر کی حکومت چاہے مجھے دے دے میں اس سے راضی ہوں گا۔ اور اس نے اس کا جواب دیا۔ اور جب دوسرے دن کی صبح ہوئی' اور وہ جمعرات کا دن' اور اس ماہ کی پندرہ تاریخ تھی' تو وہ سوار ہوا اور الحجورۃ کی اس جگہ خیمہ زن ہو گیا جس میں وہ پہلے سال خیمہ زن ہوا تھا اور اسی طرح اس ماہ میں ہوا تھا

Marfat.com

جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پس اس نے جمعہ کی شب گزاری' اور امراء کو ان کے دستور کے مطابق وہاں پہلے سال خیمے نصب کرنے کا حکم دیا۔

اور اس ماہ کی ۱۶ر تاریخ کو جمعہ کے دن نماز کے بعد لوگوں کو پتہ بھی نہ چلا' اور امراء قلعہ کے نیچے جمع ہو گئے' اور قلعہ سے تین زرد سلطانی جھنڈے لائے اور جنگی طبل بجائے' اور سب کے سب سلطانی جھنڈے تلے اکٹھے ہو گئے۔ اور نائب اور اس کے لواحقین جیسے اس کے بیٹوں اور بھائیوں اور خواص کے سوا ان میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہا' اور امیر سیف الدین قلاوون ہزاروں کے لیڈروں میں سے ایک تھا' اور نیابت کے بعد اُمراء کی خبروں میں اس کی خبر سب سے بڑی تھی اور اس نے امراء کی طرف پیغام بھیجا کہ سلطان کی اطاعت کے لیے میرے پاس آؤ' پس اس نے اس سے انکار کیا' اور ان کے اور اس کے درمیان بار بار ایلچی آئے' مگر اس نے نہ مانا' اور وہ طبلخانات اور باجوں کے ساتھ جنگ کی زرہ پہن کر اس کی طرف گئے' اور جب وہ اس کے پاس پہنچے' تو انہوں نے اسے دیکھا کہ ہتھیار لگا کر اپنے گھوڑوں پر سوار ہے' اور جنگ کے لیے تیار ہے۔ پس جب اس نے ان کا سامنا کیا تو وہ اور اس کے ساتھی یکبارگی فرار ہو گئے اور فوج اس کے پیچھے گئی' مگر وہ غبار کو اس کی باڑھ نہ بنا سکے اور عوام اور القبیبات کے ترکمان آئے' اور اس کی چاؤنی میں جو جو اور بکریاں اور خیمے باقی رہ گئے تھے' انہوں نے لوٹ لیے' حتیٰ کہ وہ خیموں اور رسوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے لگے' پس اس نے اس کا اور اس کے اصحاب کا ایک کروڑ درہم کا سامان نیست کر دیا' اور حاجب کبیر نے جو دیارِ مصر سے شہاب الدین صبح جو ہزاری لیڈروں میں سے تھا' کے مطالبے اور اس کے پیچھے جانے کا جواب دیا' پس وہ اشرفیہ کے راستے پر چلا' پھر القریتین کی جانب پھر گیا۔

اور جب اتوار کا دن آیا تو نائب صفد امیر فخر الدین ایاس آیا' اور اُمراء اور لیڈروں نے اس کا استقبال کیا' پھر وہ آ کر محل میں اُترا' اور دن کے آخری حصے میں لشکروں کے ساتھ سوار ہوا' اور اس نے فوج کے کسی سپاہی کو دمشق میں نہ چھوڑا' مگر وہ اس کے ساتھ سوار ہو کر یلبغا کے پیچھے روانہ ہو گیا' پس وہ البریہ کی طرف گیا' اور ہر جانب سے بدو اسے روکنے لگے' اور وہ مسلسل اسے روکتے رہے حتیٰ کہ وہ حماۃ کی طرف روانہ ہو گیا' اور اس کا نائب باہر نکلا' اور اس کی حالت نہایت کمزور ہو چکی تھی اور وہ اور اس کے ساتھی بکثرت چلنے اور ہر جانب سے دشمنوں کے حملہ آور ہونے کے باعث تھک چکے تھے۔ پس اس نے اپنے ہاتھ ڈال دیئے اور اس کی اور اس کے ساتھیوں کی تلواریں لے لی گئیں' اور انہیں حماۃ میں قید کر دیا گیا' اور تلواروں کے ساتھ دیارِ مصر کی طرف بھجوا دیا گیا۔

اور اس ماہ کی ۱۴ر تاریخ بدھ کے روز کی صبح کو دمشق میں خبر آئی' اور حسب دستور قلعہ اور باب البادین پر خوشی کے شادیانے بجے' اور ہر جانب سے فوجوں نے حماۃ کو گھیر لیا' اور وہ اس کے متعلق سلطان کے حکم کی منتظر تھیں۔ اور ایاس دمشقی فوج کے ساتھ حمص اور طرابلس کا ذمہ دار بنا۔ اور اس ماہ کی ۲۹ر تاریخ کو جمعرات کے روز فوجیں واپس ہوتے ہوئے دمشق آئیں' اور یلبغا اور اس کا باپ پابجولاں کدیش آئے' اور اس کے ذمہ دار امراء اور اس کے ساتھ جو افواج تھیں' وہ اس کے اردگرد تھے' پس وہ اسے عشاء کے بعد لائے اور بازاروں کے بند ہو جانے کے بعد السبعہ کے دہانے سے گزرے اور چراغ گل کر دیئے گئے اور کھڑکیاں بند کر دی گئیں پھر وہ شیخ ارسلان کے پاس لے گزرے' اور شرقی دروازہ باب الصغیر پر تھا۔ پھر مسجد الدیان کے نزدیک عیدگاہ کے پاس سے گزرے

Marfat.com

اور مسلسل دیارِ مصر کی طرف چلتے گئے' اور سلطان کے ایلچی متواتر وہ حکم لے کر آئے جو اس نے اس کے اور اس کے ان اصحاب کے بارے میں دیا تھا جو اس کے ساتھ نکلے تھے کہ ان کے ذخائر واموال اور املاک وغیرہ کی محافظت کی جائے اور ۴ر جمادی الآخرۃ بدھ کے روز' دیارِ مصر سے ایلچی آیا اور اس نے قاقون اور غبرہ کے درمیان یلبغا کے قتل ہونے کی اطلاع دی' اور ان دونوں کے سروں کو سلطان کے پاس لے جایا گیا۔ اور اسی طرح غبرہ میں وہ تین امراء قتل ہوئے جو مصر سے نکلے' اور وزیر ابن سردا ابن البغدادی' الدوادار طیغتمر اور بیدمر البدری نے جو ایک سرکردہ امیر تھا' جھگڑا کیا۔ اور سلطان نے اسے یلبغا کی امداد کرنے پر ملامت کی' اور اس نے انہیں ان کے سب اموال چھین کر مصر سے نکال دیا' اور انہیں شام بھجوا دیا۔ اور جب وہ غزہ میں تھے تو ایلچی آملا کہ وہ جہاں انہیں پائے قتل کر دے۔ اور اسی طرح اس نے یلبغا کے قتل کا حکم دیا کہ وہ جہاں بھی اسے ملے' اسے قتل کر دے' پس جب ایلچی غزہ سے روانہ ہوا تو وہ یلبغا کو وادی فحمۃ کے راستے میں ملا تو اس نے اس کا گلا گھونٹ دیا' پھر اس کے سر کو کاٹا' اور اسے سلطان کے پاس لے گیا' اور دیارِ مصر سے دو امیر یلبغا کے ذخائر کی محافظت کے لیے آئے اور دار الخلافے سے ایک خصی آیا جس نے ڈھائے ہوئے زیورات اور نہایت نفیس جواہر لے لیے' اور اس نے اس کی املاک اور جو کچھ اس نے اس جامع پر وقف کیا تھا جسے اس نے باب الفرج کے باہر تعمیر کیا تھا' اور ان دو قریبی حماموں کو بھی وقف کیا تھا جو باب الجابیہ کے باہر سلطان کی پرانی سرائے کے مغرب میں تھے۔ اور دیگر بستیوں کے انگوروں کو بھی وقف کیا تھا۔ اور اس سے قبل اس نے اپنے متعلق اس کی گواہی دی تھی' واللہ اعلم۔ پھر اس نے حماۃ سے اس کے بقیہ اصحاب کو طلب کیا اور انہیں دیارِ مصر لایا گیا' اور وہ لاپتہ ہو گئے' اور معلوم نہیں کہ وہ کیسے قتل ہوئے۔

اور اس سال کی ۱۸ر ربیع الآخرۃ کو منگل کی صبح کو امیر سیف الدین ارغون شاہ دمشق محروسہ میں اس کا نائب بن کر آیا' اور اس کی آمد حلب سے ہوئی تھی' وہ اس سے الگ ہوا تو امیر فخر الدین ایاس حاجب اس کی طرف گیا' اور ارغون شاہ بڑی شان وشوکت سے خلعت پہنے' اور دونوں طرف عمامہ لٹکائے دمشق میں داخل ہوا' اور وہ تقریباً تنکز کا ہم شکل تھا اور دار السعادۃ میں اترا اور وہاں فیصلے کیے۔ اور اس میں خودداری اور ذہانت پائی جاتی تھی۔

اور اس ماہ کی ۲۳ر تاریخ جمعرات کے روز جامع اموی میں اور باب النصر کے باہر امیر قراسنقر کا جنازہ پڑھا گیا' اور قضاۃ' اعیان اور امراء حاضر ہوئے' اور اسے میدان الحصا میں جامع کریمی کے نزدیک اس کی قبر میں دفن کیا گیا' اور حسب دستور نصف شب کو قندیلیں روشن کی گئیں' اور لوگوں نے قندیلیں نہ جلائیں' کیونکہ گرانی بارش کے متاخر ہونے اور غلہ کی قلت میں گرفتار تھے' چوتھائی رطل نک غلہ ایک درہم میں آتا تھا اور وہ بھی متغیر حالت میں تھا' اور بقیہ اشیاء گراں تھیں۔ اور تیل کا رطل ساڑھے چار درہم کا تھا اور یہی حال تلوں کے تیل' صابون' چاول اور عنبر لیس کا تھا' سب کا رطل تین دراہم میں آتا تھا اور دیگر کھانے کی چیزوں کا بھی یہی حال تھا' اور کسی چیز کا حال اچھا نہ تھا۔ ہاں! گوشت سوا دو درہم کا رطل آتا تھا۔ اور اکثر اہل حوران دور دراز جگہوں سے آتے' اور گزارے کے لیے دمشق سے گندم اور دالیں لاتے اور چھنی ہوئی گندم کا ایک مد ان کے ہاں چار دراہم میں فروخت ہوا اور وہ بڑی مشقت میں تھے' اور اللہ ہی امید گاہ اور ذمہ دار ہے' اور جب کوئی شخص سفر کرتا تو اس کے لیے اپنے اور اپنے گھوڑے اور چوپائے کے لیے پانی حاصل کرنا مشکل ہوتا' کیونکہ راستے میں جو پانی تھے وہ سب ختم ہو چکے تھے' اور قدس کا اس سے بھی زیادہ برا حال تھا۔

Marfat.com

اور اس سال کے شعبان کا آخری عشرہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر تلافی کرنے والی بارش بھیج کر احسان فرمایا' جس نے عباد و بلاد کو زندہ کر دیا۔ اور وادیوں اور تالابوں میں پانی کی موجودگی کی وجہ سے لوگ اپنے اوطان کو واپس آ گئے' اور زرع کا تالاب حالانکہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا' پانی سے بھر گیا' اور نائب السلطنت کے پاس اس کی خوش خبری آئی۔ اور اس نے بیان کیا کہ سارے ملک میں عام پانی ہو گیا ہے' اور جبل بنی ہلال پر بہت برف پڑی ہے۔ اور وہ پہاڑ جو دمشق کے اردگرد ہیں' ان پر بھی بہت برف پڑی ہے' اور لوگوں کے دل مطمئن ہو گئے' اور بڑی فراخی ہو گئی ہے' وللہ الحمد والمنۃ۔ اور یہ نومبر کے آخری دن کا واقعہ ہے۔

اور ۲۱ رمضان منگل کے روز' شیخ عز الدین محمد حنبلی نے الصالحیہ میں وفات پائی' اور وہ جامع مظفری کے خطیب تھے' اور مشہور صالحین میں سے تھے' اور آپ مردوں کے دفن ہونے کے بعد انہیں تلقین کرتے تھے' سو اللہ نے اپنی محبت کی انہیں تلقین کی' اور دنیا اور آخرت کی زندگی میں قول ثابت سے آپ کو ثابت کیا۔

مظفر کا قتل اور ناصر حسن بن ناصر کا حکمران بننا:

رمضان کے آخری عشرہ میں غزہ کے نائب کی طرف سے دمشق کے نائب کی طرف ایلچی سلطان ملک مظفر حاجی بن ناصر محمد کے قتل کی خبر لے کر آیا' امراء اور اس کے درمیان جنگ ہو گئی اور وہ اس سے قبۃ النصر کی طرف ہٹ گئے' اور وہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ ان کے مقابلے میں نکلا' اور اسی وقت قتل ہو گیا' اور اسے گھسیٹ کر وہاں کے قبرستان میں لے جایا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور جمعہ کے دن کے آخری حصے میں دیارِ مصر سے ایک امیر اس کے بھائی سلطان ناصر حسن بن سلطان ناصر محمد بن قلاوون کی بیعت کے لیے آیا اور قلعہ منصورہ میں خوشی کے شادیانے بجے' اور شہر کو پوری طرح آراستہ کیا گیا۔ اور اس گھڑی اللہ کا شکر ہے' جس نے لوگوں پر قابو پایا' اور ابھی ہفتے کی صبح نہیں ہوئی تھی کہ شہر کو پوری طرح آراستہ کر دیا گیا' اور اتحاد و اتفاق ہونے پر اللہ کا شکر ہے۔

اور ۲۰ رشوال منگل کے روز امیر فخر الدین ایاس نائب حلب محافظت میں آیا' اور دار السعادۃ میں نائب سے ملاقات کی' پھر اسے تنگ کر کے قلعہ میں داخل کیا گیا۔

اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنا کام نائب دمشق کے سپرد کر دیا' اور جونہی اس نے یہ کام کیا' اسے نافذ کر دیا گیا۔ اور وہ تقریباً جمعہ سے قلعہ منصورہ میں ٹھہرا' پھر اسے دیارِ مصر لانے کے لیے ڈاک کے گھوڑے پر سوار کیا گیا' اور نہیں معلوم اس سے کیا کیا گیا۔

اور ۳ رذوالقعدہ سوموار کی شب کو شیخ حافظ کبیر مؤرخ الاسلام اور شیخ المحدثین شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن عثمان الذہبی نے ام الصالح کے قبرستان میں وفات پائی' اور سوموار کے روز جامع دمشق میں ظہر کے وقت آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر میں دفن ہوئے' اور شیوخ حدیث اور حفاظ حدیث نے آپ کا ختم کیا۔

اور ۱۶ رذوالقعدہ اتوار کے روز ام الصالح کے قبرستان میں شیخ شمس الدین ذہبی کی بجائے میں حاضر ہوا۔ اور سرکردہ فقہاء کی

Marfat.com

ایک جماعت اور بعض قضاۃ بھی حاضر ہوئے' اور وہ یادگار درس تھا' اس میں میں نے احمد کی حدیث کو جو عن الشافعی عن الزہری عن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک عن ابیہ روایت ہوئی ہے' بیان کی' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''مومن کی روح جنت کے درخت میں معلق پرندہ ہے' حتیٰ کہ وہ اسے جس روز اُٹھائے گا' اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا''۔

اور اس ماہ کی ۱۹ر تاریخ کو بدھ کے روز نائب السلطنت نے ایک جماعت کے متعلق جنہوں نے صحن سے کچھ چیزیں لوٹ لی تھیں' حکم دیا' اور ان میں سے گیارہ آدمیوں کا قطع کیا گیا۔ اور دس آدمیوں کو تعزیراً اور تادیباً سلائی پھیر دی گئی۔

۷۴۹ھ

اِس سال کا آغاز ہوا' تو بلادِ مصر وشام کا سلطان' ملک ناصر' ناصر الدین حسن بن ملک منصور تھا' اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین یلبغا' اور اس کا وزیر منجک تھا' اور اس کے قضاۃ عز الدین بن جماعۃ الشافعی' اور تقی الدین الاخنائی المالکی' اور علاء الدین الترکمانی الحنفی اور موفق الدین المقدسی الحنبلی تھے اور اس کا سیکرٹری قاضی علاء الدین بن محی الدین بن فضل اللہ العمری۔ اور دمشق میں محروس شام کا نائب امیر سیف الدین ارغون شاہ الناصری اور حاجب الحجاب امیر طیرومر اسماعیلی تھا' اور دمشق کے قضاۃ قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی' اور قاضی القضاۃ نجم الدین الحنفی' اور قاضی القضاۃ جلال الدین المسلاتی المالکی' اور قاضی القضاۃ علاء الدین بن منجا الحنبلی تھے' اور اس کا سیکرٹری قاضی ناصر الدین الحلبی الشافعی تھا جو حلب میں افواج کا قاضی اور وہاں کی مدرسہ دمشق میں اقامت کرنے کے ساتھ ساتھ الاسدیۃ کا مدرس بھی تھا۔ اور اطرافِ بلاد میں مصیبت پڑنے کی متواتر اطلاعات آئیں۔ اور بلاد القرم کے متعلق ایک بہت بڑے واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے' اور ان میں دو موتیں بھی بہت ہیں۔

پھر بیان کیا گیا کہ وہ بلادِ فرنگ کی طرف منتقل ہو گیا ہے' حتیٰ کہ بیان کیا گیا کہ اہل قبرص کی کثرت مر گئی ہے یا اس کے قریب قریب لوگ مر گئے ہیں۔

اور اس طرح غزہ میں ایک عظیم واقعہ ہوا' اور نائب غزہ کی نائب دمشق کی طرف اطلاعات آئیں کہ یومِ عاشورہ سے ماہِ صفر کے اسی دن تک دس بارہ ہزار آدمی فوت ہو چکے ہیں۔

اور اس سال کی ۷ر ربیع الاوّل کو جمعہ کے روز نماز کے بعد بخاری کو پڑھا گیا' اور قضاۃ اور لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی' اس کے بعد چار پڑھنے والوں نے پڑھا' اور لوگوں نے ملک سے وباء کے دور ہونے کی دُعاء کی' اور یہ اس لیے ہوئی کہ جب لوگوں کو اطلاع ملی کہ سواحل اور ملک کی دیگر اکناف میں یہ بیماری آئی ہے تو وہ شہر دمشق میں اس کے وقوع سے ڈرنے لگے' اللہ اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ حالانکہ اس کے باشندوں کی ایک جماعت اس مرض سے فوت ہو چکی ہے۔

اور اس ماہ کی ۹ر تاریخ کی صبح کو لوگ محرابِ صحابہؓ میں جمع ہوئے' اور انہوں نے متفرق ہو کر ایک شخص کے خواب کی بناء پر جس نے تین سو تریسٹھ دفعہ سورۂ نوح پڑھی' اس نے رسولِ کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اُسے اس طرح اس کے پڑھنے کی

Marfat.com

ہدایت کی ہے۔

اور اسی طرح اس ماہ میں طاعون کی بیماری سے بہت سی اموات ہوئیں' اور ہر روز ایک سو سے زیادہ آدمی مرتے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جب یہ بیماری کسی گھر میں پڑتی تو اس سے باہر نہ نکلتی' حتیٰ کہ اس کے اکثر لوگ مر جاتے۔ لیکن اہل شہر کی کثرت کی طرف نظر کرتے ہوئے کم تھی۔ اور اس ماہ کے ان ایام میں بہت سے لوگ مر گئے' خصوصاً عورتیں بہت فوت ہوئیں' بلاشبہ مردوں کی نسبت ان کی موت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اور خطیب نے اس سال کی ۶ ربیع الاوّل جمعہ کی شب کو مغرب سے بیماری کے دور ہونے کے لیے بقیہ نمازوں میں قنوت اور دعا شروع کر دی' جس سے لوگوں میں خشوع وخضوع' تضرع اور انابت پیدا ہوتی' اور اس ماہ میں بہت اموات ہوئیں' اور وہ ہر روز دو سو سے بڑھ گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور مردوں کی تعداد ان سے دوگنی ہوگئی' اور لوگوں کے مصالح بیکار ہو گئے۔ اور مردوں کا اخراج متاخر ہو گیا اور مردوں کا تاوان زیادہ ہو گیا۔ اور لوگوں نے تکلیف اٹھائی' خصوصاً کمزوروں نے۔ بلاشبہ میت پر بہت کچھ لیا جاتا تھا۔ پس نائب السلطنت نے بالونوں' غسالوں اور اُٹھانے والوں کا ڈنڈ باطل کر دیا' اور اس کے ابطال کا اعلان ۱۶ ربیع الآخر سوموار کے روز کیا گیا' اور بہت سے تابوت شہر کی اطراف میں وقف کیے گئے' جس سے لوگوں کو وسعت ہوئی' لیکن مردے بہت زیادہ ہو گئے' واللہ المستعان۔

اور اس ماہ کی ۲۳ رتاریخ کو سوموار کے روز شہر میں اعلان کیا گیا کہ لوگ تین دن روزہ رکھیں' اور چوتھے دن یعنی جمعہ کو مسجد القدم کی طرف جا کر اللہ کے حضور عاجزی سے اور اپنے سے وباء کے دور کرنے کے بارے میں دُعا کریں' پس اکثر لوگوں نے روزہ رکھا اور لوگ جامع میں سو گئے' اور ماہ رمضان کی طرح رات کو عبادت کرتے رہے۔

اور جب اس ماہ کی ۲۷ رتاریخ کو جمعہ کی صبح ہوئی تو لوگ اور یہود ونصاریٰ' سامرہ' بوڑھے' بوڑھیاں' بچے' فقراء' امراء' کبراء اور قضاۃ جمعہ کے روز نمازِ فجر کے بعد ہر گہرے راستے سے نکلے' اور وہ مسلسل وہاں دُعا کرتے رہے' حتیٰ کہ دن بہت بلند ہو گیا' اور وہ قیامت کا دن تھا۔

اور ۱۰ ر جمادی الاولیٰ جمعرات کے روز' نمازِ ظہر کے بعد خطیب نے سولہ مردوں کا ایک ہی جنازہ پڑھا' اور لوگ اس سے خوفزدہ ہو گئے' اور ان دنوں بہت وباء تھی۔ بسا اوقات شہر اور اس کے آباد مقامات کے تین سو کے قریب جنازے ہو جاتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اس نے نماز کے بعد جامع دمشق میں پندرہ مردوں کے جنازہ پڑھے' اور گیارہ آدمیوں کے بھی جنازے پڑھے۔

اور اس ماہ کی ۲۱ رتاریخ کو سوموار کے روز نائب السلطنت نے شہر کے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور وہ شہر کی اطراف میں بہت تھے۔ اور بسا اوقات لوگوں کو تکلیف دیتے' اور رات کو ان کے راستے روک دیتے۔ اور انہوں نے بہت سے جگہوں کو پلید کر دیا' جس سے ابتلاء عام ہو گیا' اور اس سے بچنا مشکل ہو گیا' اور میں نے ان کے قتل کے بارے میں بیان ہونے والی احادیث کا ایک حصہ جمع کیا ہے' اور اس کے نسخ کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں کبوتروں کو ذبح کرنے اور کتوں کو مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اور امام مالک نے ابن

Marfat.com

وہب کی روایت میں معین شہر کے کتوں کے مارنے کے جواز کی تصریح کی ہے۔ بشرطیکہ امام مصلحتاً اس کے بارے میں اجازت دے۔

اور اس ماہ کی ۲۸ رتاریخ کو سوموار کے روز زین الدین عبدالرحمٰن بن شیخ حافظ المزی نے دارالحدیث نوریہ میں وفات پائی' آپ اس کے شیخ تھے' اور الصوفیہ کے قبرستان میں اپنے والد کے پاس دفن ہوئے' اور ۱۵ رجمادی الآخرۃ کو موت میں اضافہ ہو گیا' اور عوام وخواص میں سے بہت سے لوگ جنہیں ہم جانتے ہیں اور نہیں جانتے فوت ہو گئے' اللہ ان پر رحم فرمائے اور اپنی جنت میں داخل کرے۔

اور اکثر دنوں میں جامع میں سو سے زیادہ مردوں کا جنازہ پڑھایا جاتا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بعض مردوں کو جامع میں نہ لایا جاتا' اور شہر کے اردگرد اور اس کی اطراف میں مرنے والوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور اس ماہ کی ۲۷ رتاریخ کو سوموار کے روز شمس الدین بن الصباب التاجر السفار بانی مدرسہ صابیہ جو الظاہریہ کے قریب دارالقرآن ہے۔ اور وہ مدرسہ العادلیہ الکبیرہ کے سامنے ہے' وفات پا گئے اور یہ قطعہ زمین کچھ عرصہ بڑا ویرانہ تھا' سو اس شخص نے اسے آباد کیا' اور اسے حنابلہ کے لیے دارالقرآن اور دارالحدیث بنا دیا' اور اس نے اور دوسرے لوگوں نے اس پر اچھے اوقاف وقف کیے۔

اور ۸ ررجب کو جمعہ کے بعد' جامع اموی میں قاضی علاء الدین بن قاضی شہبہ کا جنازہ غائب پڑھا گیا' اور ایک ہی بار ۴۱ آدمیوں کا جنازہ پڑھا گیا' اور جامع کے اندر ان کے لیے جگہ نہ تھی' بلکہ وہ بعض مردوں کو باب السر کے باہر تک لے گئے اور خطیب اور نقیب نے آ کر وہاں سب کا جنازہ پڑھا اور وہ قیامت اور عظیم عبرت کا وقت تھا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور آج کے روز تاجر فریدون نے وفات پائی' جس نے باب الجابیہ کے باہر بہادر آص کی قبر کے سامنے مدرسہ تعمیر کیا ہے' اس کی دیوار رنگدار پتھروں کی ہے۔ اور اس نے اسے دارالقرآن بنا دیا اور اس پر اچھے اوقاف وقف کیے۔ اور آپ مشہور اور قابل تعریف شخص تھے' رحمہ اللہ واکرم مثواہ۔

اور ۳ ررجب ہفتے کے روز شیخ محلی المغربی شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ایک ساتھی تھے' کا جنازہ قاسیون کے دامن میں جامع افرم میں پڑھا گیا اور الصالحیہ میں دفن ہوئے۔ اور آپ عابد وزاہد' متقشف اور متقی شخص تھے' اور آپ نے کلیتہً اس دنیا میں کسی کام کی ذمہ داری نہیں لی' اور نہ ہی آپ کے پاس مال تھا' بلکہ آپ کے پاس کچھ فتوحات آتی تھیں' جسے آپ آہستہ آہستہ ختم کرتے تھے' اور تصوف کی تکالیف برداشت کرتے تھے' اور آپ نے ایک بیوی اور تین لڑکے چھوڑے' رحمہ اللہ۔

اور ۷ ررجب بدھ کے روز کی صبح کو جامع مظفری میں قاضی زین الدین بن المنجی نائب قاضی حنبلی کا جنازہ پڑھا گیا' اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے' اور آپ قضاء میں قابل تعریف تھے اور آپ کو بہت فضائل حاصل تھے' اور دیندار اور عبادت گزار تھے' اور آپ شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے اصحاب میں سے تھے' اور آپ کے اور قاضی شافعی کے درمیان کئی امور کے باعث جھگڑے ہوئے۔ پھر بعد ازاں دونوں نے صلح کر لی۔

اور اس ماہ کی ۱۲ رتاریخ کو سوموار کے روز ظہر کی اذان کے بعد دمشق اور اس کے اردگرد شدید ہوا آئی' جس نے بہت غبار

Marfat.com

اڑایا' جس سے فضاء زرد ہوگئی' پھر سیاہ ہوگئی' اور لوگ تقریباً پندرہ منٹ تک اس حالت میں اللہ سے پناہ مانگتے' استغفار کرتے اور روتے رہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ جلد آنے والی موت میں بھی مبتلا تھے۔ اور لوگوں نے چاہا کہ یہ کیفیت ختم ہو' کیونکہ وہ طاعون میں مبتلا تھے' اور یہ معاملہ بڑھتا ہی گیا' اور جامع اموی میں پڑھے جانے والے جنازوں کی تعداد ایک سو پچاس اور اس سے زیادہ تک پہنچ گئی' اور اس سے وہ جنازے خارج ہیں جنہیں شہر کی اطراف سے اس کی طرف نہ لایا جاتا تھا' اور اہل ذمہ کے جنازے بھی اس سے خارج ہیں' اور شہر کے قبائل اور اس کے اردگرد کا معاملہ اس سے بھی زیادہ تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سے دنوں میں وہ ایک ہزار تک پہنچ گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور آج ظہر کے بعد جامع مظفری میں شیخ ابراہیم بن المحب کا جنازہ پڑھا گیا' جو جامع اموی اور جامع تنکز میں حدیث بیان کرتے تھے' اور آپ کی نیکی اور آپ کے مواعید نافعہ کی ادائیگی کی وجہ سے آپ کی مجلس میں بہت لوگ ہوتے تھے' اور آپ کو قاسیون کے دامن میں دفن کیا گیا' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا۔

اور ۲۷ رجب کی رات کو جامع اموی میں مواعید کیے گئے' لوگ شب معراج بیان کرتے تھے' اور لوگ اپنے میں سے بہت سے لوگوں کے مرجانے کی وجہ سے حسب دستور اس میں اکٹھے نہ ہوئے' نیز اس وجہ سے بھی کہ بہت سے لوگ اپنے مریضوں اور مردوں میں مصروف تھے' اتفاق سے اس شب لوگوں کی ایک جماعت شہر کے باہر خیموں میں پیچھے رہ گئی' اور وہ حسب دستور باب النصر سے داخل ہونے کے لیے آئے اور دونوں دروازوں کے درمیان ان میں سے بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے' اور ان میں سے بہت سے لوگ یوں مرگئے جیسے اس وقت لوگ جنازوں پر مرجاتے ہیں' پس نائب السلطنت گھبرا گیا' اور باہر نکلا تو اس نے دیکھا' اور ان کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔

اور جب صبح ہوئی تو اس نے انہیں سلائی پھیرنے کا حکم دیا' پھر انہیں معاف کر دیا۔ اور شہر کے منتظم کو بہت مارا۔ اور رات کو اس کے نائب کو سلائی پھیر دی' اور باب النصر کے دربان کو سلائی پھیر دی' اور حکم دیا کہ عشاء کے بعد کوئی شخص پیدل نہ چلے' پھر انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔

اور ماہِ شعبان شروع ہوا' اور لوگ بہت مر رہے تھے' اور بسا اوقات شہر بدبودار ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور شیخ شمس الدین بن الصلاح القیمریۃ الکبیرۃ کے مدرس مسطرزمین میں ۱۳ رشعبان جمعرات کے روز وفات پا گئے۔ اور ۱۴ رشعبان کو جمعہ کے روز نماز کے بعد بہت سی جماعت کا جنازہ پڑھا گیا' جس میں قاضی عماد الدین ابن الشیرازی محتسب شہر شامل تھے۔ آپ دمشق کے اکابر رؤساء میں سے تھے' اور آپ نے مدت تک جامع کی نگہداشت کی' اور بعض اوقات اوقاف کے بھی ناظر رہے۔ اور ایک وقت دونوں کام آپ کے پاس رہے' اور قاسیون کے دامن میں دفن ہوئے۔

اور ماہِ شوال کے آخری عشرہ میں امیر قرابغا دوادار نائب' حکر السماق کے مغرب میں اپنے گھر میں وفات پا گئے' اور آپ نے اس کے پہلو میں اپنے لیے ایک قبر اور مسجد تعمیر کی تھی' اور آپ ہی نے اپنے گھر کے نزدیک ایک چھوٹا سا نیا بازار بنایا تھا' اور شرق و غرب میں اس کے دو دروازے بنائے تھے' اور آپ کی جاہ وحشمت کے باعث وہ بڑی قیمت کا کفیل ہوا' پھر اس کی ضرورت کی قلت

Marfat.com

کی وجہ سے وہ بیابان ہو گیا۔ اور امراء اور قضاۃ واکابر آپ کے جنازے میں حاضر ہوئے۔ اور وہیں آپ اپنی قبر میں دفن ہوئے۔ اور آپ نے بہت اموال اور بہت ذخائر چھوڑے' جنہیں آپ کے مخدوم نائب السلطنت نے لے لیا۔

اور ۷ رذوالقعدہ منگل کے روز خطیب الجامع' خطیب تاج الدین عبدالرحیم ابن قاضی جلال الدین محمد بن عبدالرحیم قزوینی نے دارالخطابت میں وفات پائی' آپ دو دن بیمار رہے۔ اور آپ کو لوگوں کی طرح طاعون ہو گئی' اور اسی طرح آپ کے عام اہل بیت لڑکیوں اور لڑکوں کو بھی طاعون ہوئی' اور آپ کے دو دن بعد آپ کا بھائی صدرالدین عبدالکریم بھی آپ کے پیچھے مر گیا' اور اس روز ظہر کے بعد خطیب تاج الدین کا جنازہ باب الخطابۃ کے پاس پڑھا گیا' اور آپ ان کے قبرستان الصوفیہ میں اپنے باپ اور دونوں بھائیوں بدرالدین محمد اور جمال الدین عبداللہ کے پاس دفن ہوئے۔ رحمہم اللہ۔

اور ۹ رذوالقعدہ جمعرات کے روز قضاۃ اور بہت سے مفتی' فقہاء خطابت کے باعث نائب السلطنت کے پاس جمع ہوئے۔ اور شیخ جمال الدین بن محمود بن جملۃ کو مجلس میں طلب کیا گیا اور نائب السلطنت نے اسے خطیب مقرر کر دیا۔ اور جن کاموں کو وہ سرانجام دیتا تھا' وہ اس سے لے لیے اور انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پس اس نے قاضی بہاء الدین ابوالبقاء کو الظاہریۃ البرانیہ کی تدریس پر مقرر کیا' اور لوگوں نے اس کی بقیہ جہات کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ اور اس کے ہاتھ میں خطابت کے سوا کچھ نہ رہا۔ اور آپ نے اس روز لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' اور جمعہ کے دن کی صبح کو اسے خلعت دیا گیا۔ اور اس نے اس روز لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطباء کے دستور کے مطابق خطبہ دیا۔

اور عرفہ کے روز جو ہفتہ کے دن تھا' قاضی شہاب الدین بن فضل اللہ دیارِ مصر اور بلادِ شام کے سیکرٹری وفات پا گئے۔ پھر اس سے معزول ہو کر فوت ہو گئے۔ اور آپ امارت' سعادت' اور اموالِ جزیلہ اور املاک اور عہدوں میں سے کوئی چیز نہ لیتے تھے۔ اور آپ نے قاسیون کے دامن میں الرکنیہ کے نزدیک مشرق میں ایک عظیم گھر آباد کیا۔ السفح میں اس کی مانند کوئی گھر نہیں' آپ پر انشاء کی ریاست منتہی ہوتی ہے۔ اور آپ اپنے زمانے میں قاضی فاضل کی مانند تھے' اور آپ کی متعدد تصانیف اچھی عبارات والی ہیں۔ آپ خوش گفتار' حاضر جواب' جیدالحفظ' فصیح اللسان اور خوش اخلاق تھے۔ اور علماء اور فقراء سے محبت رکھتے تھے' آپ نے پچاس سال سے زیادہ عمر نہیں پائی' باب الفرادیس کے اندر گھر میں وفات پائی۔ اور جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور السفح میں اپنے باپ اور بھائی کے پاس الیغموریہ کے نزدیک دفن ہوئے' سامحہ اللہ وغفرلہ۔

اور آج کے روز شیخ عبداللہ بن رشیق المغربی نے وفات پائی' آپ ہمارے شیخ علامہ ابن تیمیہ کی تصانیف کے کاتب تھے' آپ شیخ کے خط کو ان سے بہتر سمجھتے تھے' جب آپ سے کوئی چیز پوشیدہ ہوتی تو یہ ابوعبداللہ اس کا استخراج کرتے' آپ بہت تیز لکھنے والے تھے' آپ پر کوئی اعتراض نہیں' آپ دیندار' عابد' بہت تلاوت کرنے والے اور اچھی نماز پڑھنے والے تھے' آپ کے عیال بھی تھے' اور آپ پر قرض بھی تھا' اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو بخشے۔ آمین۔

Marfat.com

۷۵۰ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو بلادِ مصر وشام اور حرمین وغیرہ کا سلطان ملک ناصر حسن بن ناصر محمد بن قلادون تھا۔ اور دیارِ مصر کا نائب' اور اس کے ممالک کا منتظم اتالیق سیف الدین یلبغا تھا۔ اور دیارِ مصر کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور نائب شام امیر سیف الدین ارغون شاہ الناصری تھا۔ اور دمشق کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور خطیب اور محتسب کے سوا' کارندے بھی وہی تھے۔

اور اس سال خدا کے فضل سے طاعون کا معاملہ بہت سمٹ گیا' اور دیوانِ مواریث ۷۴۹ھ میں پانچ سو تک پہنچنے کے بعد بیس اور اس کے قریب قریب پہنچ گیا' پھر وہ اس سے بھی آگے بڑھا لیکن کلیتہً مرتفع نہیں ہوا۔ اور ۴ رمحرم بدھ کے روز' فقیہ شہاب الدین احمد بن الثقہ اور اس کا بیٹا اس مرض سے ایک ہی ساعت میں وفات پا گئے' اور ان سب کا جنازہ اکٹھے پڑھا گیا اور ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔ رحمہم اللہ۔

اور ۲۵ رمحرم بدھ کے روز ہمارے دوست شیخ امام' عالم' عابد' زاہد' درویش ناصر الدین محمد بن محمد بن محمد بن عبد القدار بن الصائغ الشافعی مدرس العمادیۃ نے وفات پائی' اور سلف صالح کے طریق پر آپ میں بہت خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اور آپ بہت عبادت گزار' بہت تلاوت کرنے والے' اور بہت قائم اللیل اور خوش اخلاق تھے' آپ کی عمر چالیس سے تقریباً تین سال متجاوز تھی' رحمہ اللہ واکرم مثواہ۔

اور ۳ رصفر بدھ کے روز' تقی الدین رافع محدث نے مشیخہ دار الحدیث النوریہ کو سنبھالا اور فضلاء' قضاۃ اور اعیان کی جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی۔

نائب السلطنت ارغون شاہ کی گرفتاری:

۲۳ ربیع الاوّل جمعرات کی شب کو دمشق کے نائب السلطنت امیر سیف الدین ارغون شاہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور وہ اپنے اہل کے ساتھ قصر ابلق کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ اور آدھی رات کے وقت اُسے پتہ بھی نہ چلا' تو نائب طرابلس امیر سیف الدین الجی بغا المظفری الناصری' ہزاری اُمراء وغیرہ کے ساتھ اس کے پاس آیا' اور انہوں نے اس کا گھیراؤ کر لیا۔ اور اندر داخل ہونے والے اس کے پاس اندر داخل ہو گئے' اور وہ اپنی لونڈیوں کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ وہ ان کی طرف آیا تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور بیڑیاں ڈال دیں' اور اس پر نشان لگا دیا۔ صبح ہوئی تو اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہ تھا کہ کیا ہوا ہے؟ پس لوگوں نے اس کے متعلق باہم باتیں کیں' اور ترک امیر سیف الدین الجی بغا مذکور کے پاس اکٹھے ہوئے اور وہ شہر کے باہر اترا۔ اور ارغون شاہ کے ذخائر کی محافظت کی گئی' اور اس نے عزت کے ساتھ رات گزاری' اور صبح کو ذلیل ہو گیا۔ اور نائب السلطنت شام کو ہمارے پاس آیا اور صبح کی اور فقراء محتاجی نے اس کا احاطہ کر لیا۔

پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں حکومت ہے' اور وہ بادشاہت کا مالک ہے (جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے' اور

Marfat.com

جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے) جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ . اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ. اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ﴾

پھر ۲۴ ربیع الاوّل جمعہ کی رات کو وہ قتل ہو گیا۔ اور دستاویز نے ثابت کیا کہ اس نے خودکشی کی ہے' واللہ اعلم۔

ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ:

پھر جب ۲۸ ربیع الاوّل ۷۵۰ھ کو منگل کا دن آیا تو دمشقی فوج اور نائب طرابلس امیر سیف الدین الجی بغا کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا' جس نے آ کر نائب دمشق امیر سیف الدین ارغون شاہ کو جمعرات کی شب کو گرفتار کر کے جمعہ کی شب کو قتل کر دیا تھا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور میدان اخضر میں ٹھہر کر اس کے اموال ذخائر کو پسند کر کے اپنے پاس جمع کرنے لگا' پس کبار اُمراء نے اُسے ملامت کی اور اسے حکم دیا کہ اموال کو قلعہ سلطان کی طرف لے جائے مگر اس نے ان کی بات کو قبول نہ کیا تو انہوں نے اس کے معاملے میں شک کیا اور اس خط کے بارے میں بھی شبہ کیا جو اس کے ہاتھ میں اس کی گرفتاری اور قتل کے متعلق تھا۔ اور وہ قلعہ تلے اور ابواب المیادین میں ہتھیار بند ہو کر آ گئے' اور وہ بھی اپنے اصحاب کے ساتھ سوار ہوا' اور وہ ایک سو سے بھی کم تھے۔ اور ایک شخص کا قول ہے کہ وہ ستر سے اسی اور نوے کے درمیان تھے۔ اور وہ فوج پر بے جگری سے حملے کرنے لگے' اور وہ صرف انہیں بری لوگوں کی طرح ہٹانے لگا اور ان کے پاس ان کے قتل کرنے اور ان سے جنگ کرنے کا حکم نہ تھا' اس لیے اکثر لوگ شکست کھا کر پشت پھیر گئے۔ اور فوج کی ٹکڑی باہر نکلی' جس میں ایک سرکردہ امیر' امیر سیف الدین الجی بغا العادلی بھی تھا' سو اس نے اس کا دایاں ہاتھ قطع کر دیا' اور اس کی عمر نوے سال کے قریب تھی' اور دوسروں نے فوج اور خدام کے حلقہ سے لوگوں کو قتل کیا' پھر معاملہ یوں طے ہوا کہ الجی بغا المظفری ارغون شاہ کے اصطبل میں بندھے ہوئے گھوڑوں میں سے جو چاہے لے لے' پھر وہ ذلیل ہو کر اپنی ایڑیوں کے بل المزہ کی جانب پلٹ گیا' اور اس کے پاس وہ اموال بھی تھے جو اس نے ارغون شاہ کے ذخائر سے اکٹھے کیے تھے' اور وہ مسلسل چلتا رہا' اور فوج میں بھی کسی نے اس کا تعاقب نہ کیا' اور امیر فخر الدین ایاس حاجب نے اس کی مصاحبت کی' جو گذشتہ سال حلب کا نائب تھا۔ پس وہ دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ طرابلس گئے اور امرائے شام نے سلطان کو جو کچھ ہوا تھا' لکھ بھیجا' تو ایلچی آیا کہ جو کچھ ہوا ہے سلطان کو کلیتہً اس کا علم نہیں ہے۔ اور جو خط اس کے ہاتھوں میں تھا وہ جعلی تھا' اور شامی فوج کے چار ہزار جوانوں کو حکم آیا کہ وہ اس کی گرفتاری کے لیے اس کے پیچھے جائیں' پھر نائب صفد کو ان سب کا لیڈر بنا کر ان کے ساتھ شامل کر دیا گیا' اور وہ ربیع الآخر کے پہلے عشرے میں روانہ ہوئے' اور ۶ ربیع الآخر بدھ کے روز فوجیں سیف الدین الجی بغا العادلی کی تلاش میں میدانِ کارزار میں نکلیں اور وہ سرکردہ ہزاری اُمراء میں سے ایک تھا۔

اور جب ۷ ربیع الآخر کو جمعرات کی رات تھی' تو شہر میں اعلان کیا گیا کہ فوج کا جو شخص وہاں ٹھہرا ہوا ہے وہ کل روانگی سے پیچھے نہ رہے۔ پس انہوں نے بڑی سرعت سے صبح کی اور شہر میں تنخواہ دار نائب کی نیابت میں امیر بدر الدین الخطیر کو نائب مقرر کیا

Marfat.com

گیا۔ اور اس نے نائبین کے دستور کے مطابق دارالسعادۃ میں فیصلے کیے اور ہفتے کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان اس ماہ کی سولہ تاریخ کو وہ فوج آ گئی جو الجی بغا المظفری کی تلاش میں گئی تھی' اور وہ ان کے ساتھ ذلیل وحقیر قیدی تھا' اور اسی طرح فخر ایاس حاجب بھی ان کے ساتھ قیدی بنا ہوا تھا' پس ان دونوں کو ذلیل ورسوا کر کے باب النصر کے پل کے قلعہ میں ڈال دیا گیا جو دارالسعادۃ کے بالمقابل ہے۔ اور یہ کام امیر بدرالدین الخطیر کی موجودگی میں ہوا' جو غیر حاضری میں نائب تھا' پس لوگ اس سے بہت خوش ہوئے۔

اور جب اس ماہ کی ۱۸ر تاریخ کو سوموار کا دن آیا تو وہ قلعہ سے سوق الخیل کی طرف گئے' اور فوج کی موجودگی میں ان کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے' اور ان کے جثے لوگوں کے دیکھنے کے لیے لکڑی پر لٹکا دیئے گئے' سو وہ کئی روز لٹکے رہے' پھر اتار کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیئے گئے۔

اور ماہ جمادی الآخر کے اوائل میں نائب حلب سیف الدین قطب شاہ کی موت کی خبر آئی' اور لوگ اس کی موت سے بہت خوش ہوئے' کیونکہ اس نے طاعون کے زمانے میں حماۃ شہر میں برے اعمال کیے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ترکہ کی محافظت کرتا تھا' خواہ اس میں لڑکا یا کوئی اور ہو' اور کھلم کھلا لوگوں کے اموال لے لیتا تھا' حتیٰ کہ اس نے ترکوں سے بہت کچھ اکٹھا کر لیا۔ پھر حلب کے نائب' امیر سیف الدین اورارقطیہ کے بعد جسے ارغون شاہ کی موت کے بعد دمشق کی نیابت پر مقرر کیا گیا تھا' وہ حلب آیا اور لوگ اس کے استقبال کو نکلے' اور ابھی وہ حلب سے ایک منزل ہی نکلا تھا کہ اسی منزل پر مر گیا اور جب قطب شاہ حلب آیا' اور ابھی وہ وہاں تھوڑا ہی عرصہ ٹھہرا تھا کہ مر گیا' اور وہ ان اموال سے جنہیں اس نے جمع کیا تھا' دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا۔

اور ۱۲ر جمادی الآخرۃ جمعرات کے روز' امیر سیف الدین الیتمش الناصری دیارِ مصر سے دمشق کا نائب بن کر آیا' اور حسب دستور اس کے آگے آگے فوج تھی' سو اس نے چوکھٹ کو بوسہ دیا اور تنگ اور تلوار لگائی' اور وہاں اسے اس کا حکم اور شاہی فرمان دیا۔ اور وہ نائبین کے دستور کے مطابق دستے میں کھڑا ہوا' اور دارالسعادۃ کی طرف واپس آ گیا' اور فیصلے کیے' اور لوگ اس سے خوش ہو گئے اور وہ خوبصورت اور قام الخلقت تھا۔ اور شام تقریباً اڑھائی ماہ سے مستقل نائب کے بغیر تھا اور اس کی آمد کے روز طبلخانات اور قام الخلقت تھا۔ اور شام تقریباً اڑھائی ماہ سے مستقل نائب کے بغیر تھا اور اس کی آمد کے روز طبلخانات سے چار امراء کو قید کیا گیا۔ اور وہ القاسمی اور آل ابوبکر کے لڑکے تھے' انہیں نائب شام ارغون شاہ کے خلاف الجی بغا المظفری کی مدد کرنے کی وجہ سے قلعہ میں قید کر دیا۔

اور ۱۵ر جمادی الآخرۃ سوموار کے روز' قاضی نجم الدین بن قاضی عماد الدین طرسوسی حنفی نے فیصلہ کیا' اور یہ دیارِ مصر سے سلطانی حکم اور خلعت کے آنے پر ہوا' اور ۱۶ر جمادی الآخرۃ منگل کے روز قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی اور شمس الدین ابن قیم الجوزیہ کے درمیان' امیر سیف الدین بن فضل ملک العرب کے ہاتھوں قاضی القضاۃ باغ میں صلح ہوئی' اور مسئلہ طلاق کے بارے میں ان کے بکثرت فتویٰ دینے سے انہیں ملامت کی گئی تھی۔

اور ۲۶ر جمادی الآخرۃ جمعہ کے روز' امیر سیف الدین ارغون شاہ کے جثہ کو الصوفیہ کے قبرستان سے اس کی قبر میں منتقل کیا

Marfat.com

گیا' جسے اس نے طارمہ کے نیچے بنایا تھا۔ اور اس کے آگے جو قبر اور مسجد تھی' اس نے اسے مکمل کرنا شروع کر دیا۔ اور ان دونوں کی تکمیل سے قبل الجی بغا المظفری کے ہاتھوں جلد ہی اس کی موت آ گئی' اور جب انہوں نے اُسے ذبح کر کے قتل کیا تو اسے رات کو الصوفیہ کے قبرستان میں شیخ تقی الدین ابن الصلاح کی قبر کے نزدیک دفن کیا' پھر اسے رات کو مذکورہ قبر میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ۱۹ر رجب کو مؤذنین نے فجر کی اذان وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے دے دی' اور لوگوں نے حسب دستور جامع اموی میں ترتیب ائمہ کے مطابق نماز پڑھی' پھر انہوں نے دیکھا کہ وقت باقی ہے' تو خطیب نے سب آئمہ کی نماز کے بعد فجر دوبارہ پڑھائی' اور نماز دوبارہ پڑھی گئی' اور اس قسم کی بات کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔

اور ۸ر شعبان جمعرات کے روز' قاضی القضاۃ علاء الدین بن منجا الحسنبلی نے السماویہ میں وفات پائی اور ظہر کے وقت جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' پھر باب النصر کے باہر پڑھا گیا' اور قاسیون کے دامن میں آپ کو دفن کیا گیا۔ رحمہ اللہ۔

اور رمضان میں سوموار کے روز' صبح صبح' شیخ جمال الدین المرداوی کو الصالحیہ سے دار السعادۃ کی طرف بلایا گیا' اور آپ کے مذہب کی قضاء کا حکمنامہ اس سے چند روز قبل آپ کے پاس پہنچ چکا تھا' پس نائب اور باقی قضاۃ کے سامنے خلعت لائے گئے' اور آپ سے خواہش کی گئی کہ آپ سے اس کے پہننے اور امارت کے قبول کرنے کی خواہش کی گئی' مگر آپ نے انکار کیا تو انہوں نے آپ سے اصرار کیا تو آپ نے کان نہ دھرا' اور انکار میں کوئی کوتاہی نہ چھوڑی' اور ناراض ہو کر باہر نکل گئے' اور الصالحیہ کی طرف چلے گئے۔ پس لوگوں نے آپ کی تعظیم میں کوئی کوتاہی نہ چھوڑی۔ اور اس روز قضاۃ دار السعادۃ میں رہے۔ پھر انہوں نے ظہر کے بعد آپ کی طرف پیغام بھیجا تو آپ الصالحیہ سے آئے اور وہ مسلسل آپ سے اصرار کرتے رہے' حتیٰ کہ آپ نے امارت کو قبول کر لیا' اور خلعت پہن لیا' اور جامع کی طرف گئے' اور عصر کے بعد آپ کا حکمنامہ پڑھا گیا۔ اور قضاۃ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے' اور لوگوں نے آپ کو مبارکباد دی' اور آپ سے آپ کی دیانت' صیانت' فضیلت اور امانت کی وجہ سے خوش ہو گئے۔ اور اس دن سے چند روز بعد فقیہ شمس الدین محمد بن مفلح حنبلی نے قاضی القضاۃ جمال الدین المرداوی المقدسی کی نیابت میں فیصلے کیے' اور ابن مفلح آپ کی بیٹی کا خاوند تھا۔

اور ذوالقعدہ کے آخری عشرہ میں امام محدث امین الدین الایجی المالکی مدرسہ ناصریہ کی مشیخہ دار الحدیث میں آئے' اور امین الدین ابن القلانسی وکیل بیت المال آپ کی خاطر اس سے دستکش ہو گئے تھے' اور اکابر و اعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اس سال کے آخر میں وہ قبر مکمل ہوئی جو امیر سیف الدین ارغون شاہ جو دمشق میں نائب السلطنت تھا' کی طرف منسوب طارمہ کے نیچے ہے۔ اور اسی طرح اس سے سامنے کی مسجد بھی مکمل ہوئی' اور لوگوں نے اس میں نماز پڑھی' اور اس سے قبل وہ چھوٹی سی مسجد تھی۔ سو اس نے اسے تعمیر کیا اور بڑا کیا' اور وہ جامع کی مانند بن گئی' اللہ اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

۷۵۱ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو مصر وشام کا سلطان ناصر حسن بن ناصر محمد بن قلاوون تھا۔ اور مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین یلبغا اور اس کا بھائی سیف الدین منجک الوزیر تھا۔ اور دیارِ مصر کے سرکردہ لوگوں کی ایک جماعت مشیر تھی۔ اور مصر کے قضاۃ اور سیکرٹری گذشتہ سال والے ہی تھے' اور نائب شام امیر سیف الدین ارتیمش الناصری تھا' اور شیخ جمال الدین یوسف المراودی کے سوا' قضاۃ بھی وہی تھے' اور سیکرٹری بھی وہی تھا' اور تاج الدین شیخ الشیوخ تھا۔ اور صدر مقام کا کاتب پہلے ہی تھے' اور شرف الدین عبدالوہاب بن قاضی علاء الدین بن ثمر نوخ کو ان کے ساتھ شامل کر دیا گیا' اور قاضی عماد الدین بن العزفور' محتسب اور اوقاف کا منتظم تھا اور فخر الدین بن العفیف جامع کا ناظر تھا' اور خطیب شہر جمال الدین محمود ابن جملہ تھا۔ رحمہ اللہ۔

اور ۱۰ر محرم ہفتے کے روز' نائب السلطان کی طرف سے اس خط کے بارے میں جو دیارِ مصر سے آیا تھا' اعلان کیا گیا کہ عورتیں طویل عریض آستینیں پہنیں' اور نہ ریشمی چادریں اور نہ قیمتی کپڑے پہنیں' اور نہ ادنیٰ چھوٹے کپڑے پہنیں' اور ہمیں اطلاع پہنچی ہے کہ انہوں نے دیارِ مصر میں اس بارے میں بڑی سختی کی' حتیٰ کہ انہوں نے اس کے باعث بعض عورتوں کو غرق کر دیا۔ واللہ اعلم۔

اور اس سال کے آغاز میں باب الخواصین کے محلہ میں تنکز کی بیوی کے قبر کے سامنے دارالقرآن کی ازسرنو تعمیر وتکمیل کی گئی۔

اور آختہ صفی الدین عنبر' مولیٰ ابن حمزہ کا مدرسہ میدان کی صورت میں تھا' اور وہ ایک بڑا سخی تھا' اللہ اسے قبول فرمائے۔

اور ۵ر جمادی الاولیٰ اتوار کے روز مدرسہ طیبانیہ کو کھولا گیا جو الشامیۃ الجوانیہ کے قریب امیر سیف الدین طیبان کا گھر تھا جو الشامیہ الجوانیہ اور ام الصالح کے درمیان تھا' اسے اس کے قریب کردہ ثلث سے خریدا گیا' مدرسہ کھولا گیا' اور اس کے قبلے کی جانب راستے کی طرف اس کی کھڑکی کو منتقل کیا گیا' اور آج کے دن شیخ عماد الدین بن شرف الدین جو شیخ کمال الدین بن زملکانی کے عمزاد تھے' وقف کرنے والے کی وصیت کے مطابق وہاں درس کے لیے آئے' اور قاضی القضاۃ السبکی اور مالکی اور اعیان کی ایک جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی' اور آپ نے قولِ الٰہی: ﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا﴾ سے درس کا آغاز کیا۔ اور اتفاق سے ۲۶ر جمادی الاولیٰ اتوار کی شب کو کوئی مؤذن ایک مؤذن کے سوا مغرب کی نماز کے کھڑے ہونے کے وقت جامع دمشق کے منبر پر حاضر نہ ہوا' اور آپ نے انتظار کیا کہ کون آپ کے ساتھ نماز ادا کرے گا' مگر اس کے سوا درجے کے برابر یا اس سے زیادہ درجے کا آدمی نہ آیا' تو آپ نے اکیلے ہی نماز کی اقامت کہی۔ اور جب امام نے نماز کا احرام باندھ لیا تو نماز کے دوران مؤذن آ ملے' حتیٰ کہ وہ دس سے کم تک پہنچ گئے۔ اور یہ ایک عجیب امر ہے کہ تیس یا اس سے زیادہ مؤذنین میں سے ایک مؤذن کے سوا کوئی حاضر نہ ہوا۔ اور بہت سے مشائخ نے بتایا کہ انہوں نے اس واقعہ کی نظیر نہیں دیکھی۔

اور ۱۷ر جمادی الآخرۃ سوموار کے روز مزار عثمان پر قضاۃ جمع ہوئے' اور فاضل حنبلی نے دارالمعتمد کے بارے میں جو وقف ہے' اور مدرسہ شیخ ابوعمر یلبغا سے متصل ہے' حکم دیا کہ اسے دارالقرآن کے ساتھ شامل کر دیا جائے' اور اس نے فقراء کے لیے اس پر اوقاف وقف کیے۔ اور شافعی نے اسے اس بات سے روکا کہ انجام کار وہ دارالحدیث بن جائے گا۔ پھر انہوں نے ایک اور دروازہ

Marfat.com

کھول لیا' اور کہنے لگے کہ یہ گھر سارا منہدم نہیں ہوا' اور نہ ہی یہ فیصلے کا محل ہے' کیونکہ امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ جب وقف کلیتہً منہدم ہو جائے' اور جس چیز سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے وہ نہ رہے تو وقف کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ پس قاضی حنفی نے اثباتِ وقف کا فیصلہ کیا جیسا کہ وہ تھا۔ اور شافعی اور مالکی نے اسے نافذ کیا' اور اسی پر معاملہ طے ہو گیا' اور طویل واقعات اور عجیب امور کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اور ۲۷ر جمادی الآخرۃ بدھ کے روز' نئے مدرسہ' جسے طیبانیہ کہا جاتا تھا اور ام الصالح کے پہلو میں واقع تھا' کا دربان مقتول پایا گیا' اور مدرسہ مذکورہ کے اموال اس سے لے لیے گئے' اور اس کام کے کرنے والے کا پتہ نہ چلا' اور دربان نیک اور اچھا آدمی تھا۔ رحمہ اللہ۔

شیخ شمس الدین بن قیم الجوزیہ کے حالات:

۱۳ر رجب جمعرات کی شب کو عشاء کی اذان کے وقت' ہمارے دوست شیخ امام علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب الزرعی' امام الجوزیہ اور اس کے قیم کے بیٹے وفات پا گئے' اور دوسرے دن نمازِ ظہر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور باب الصغیر کے قبرستان میں اپنی والدہ کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔

آپ ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے' اور حدیث کا سماع کیا اور علم میں مصروف ہو گئے' اور متعدد علوم میں مہارت حاصل کی۔ خصوصاً تفسیر' حدیث اور اصلیین میں' اور جب شیخ تقی الدین ابن تیمیہ ۷۱۲ھ میں دیارِ مصر سے واپس آئے تو آپ ان کے ساتھ منتھی ہو گئے' یہاں تک کہ شیخ وفات پا گئے۔ اور آپ نے ان سے بہت علم حاصل کیا' اور پہلے بھی آپ کو ان کے ساتھ اشتغال تھا۔ پس آپ بہت سے فنون میں شب و روز کثرتِ طلب اور کثرتِ انہماک کے ساتھ آپ کے باب میں یکتا ہو گئے۔ آپ اچھے قاری' خوش اخلاق اور بہت دوستی کرنے والے تھے' کسی سے حسد نہ کرتے تھے اور نہ کسی کو اذیت دیتے تھے' اور نہ کسی پر عیب لگاتے تھے' اور نہ کسی سے کینہ رکھتے تھے۔ اور میں بھی آپ کے دوستوں میں سے تھا' اور آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور میں اپنے اس زمانے میں آپ سے زیادہ عبادت گزار کو نہیں جانتا۔ آپ کی نماز کا طریق یہ تھا کہ آپ اسے بہت لمبا کرتے تھے' اور اس کے رکوع و سجود کو بھی لمبا کرتے تھے' اور بعض اوقات آپ کے بہت سے اصحاب آپ کو ملامت کرتے تھے' مگر آپ اس سے باز نہیں آتے تھے' آپ نے چھوٹی بڑی بہت تصانیف کی ہیں' اور آپ نے اپنے خوش خط سے بہت کچھ لکھا ہے' اور وہ کتابیں جمع کی ہیں' جن کا دسواں حصہ بھی خلف و سلف میں سے کسی نے مہیا نہیں کیا' مختصر یہ کہ آپ اپنے امور و احوال میں کم صبر کرنے والے تھے' اور بھلائی اور اخلاق صالحہ کا آپ پر غلبہ تھا۔ اللہ آپ سے درگزر فرمائے اور رحم فرمائے۔

اور آپ مسئلہ طلاق کے بارے میں وہ فتویٰ دینے کے درپے تھے' جسے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے اختیار کیا تھا اور اس کی وجہ سے قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی کے ساتھ آپ کے جھگڑوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کی تفصیل طویل ہے' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' جس میں قضاۃ' اعیان اور خواص و عوام صالحین حاضر ہوئے۔ اور آپ کی چارپائی اٹھانے پر لوگوں نے بھیڑ کی' اور آپ کی عمر پورے ساٹھ سال تھی۔ رحمہ اللہ۔

Marfat.com

اور ۱۲ر شعبان سوموار کے روز شرف الدین عبداللہ بن شیخ امام علامہ شمس الدین بن قیم الجوزیہ نے اپنے باپ کی بجائے الصدریہ میں درس دیا' اور خوب دیا۔ اور علم اور اہل علم کی فضیلت کے متعلق بہت اچھی باتیں بیان کیں۔

اور عجیب وغریب واقعات میں سے' جس کی مانند تقریباً دوسو سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے اس جیسا واقعہ نہیں ہوا' یہ ہے کہ آپ نے ۱۵ر شعبان کی رات کو جامع دمشق میں چراغاں کرنا باطل کر دیا' اور سال کی دیگر راتوں کی طرح حسب دستور اس میں ایک قندیل کا بھی اضافہ نہ کیا' جس سے اہل علم خوش اور دیندار لوگ خوش ہو گئے' اور انہوں نے اس بڑی بدعت کے خاتمے پر اللہ کا شکر ادا کیا' جس کی وجہ سے شہر میں بہت سے شر پیدا ہوئے تھے' اور جامع اموی کی پناہ لی جاتی تھی اور یہ سلطان ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن قلادون کے حکم سے ہوا' اللہ آپ کی حکومت کو ہمیشہ قائم رکھے' اور اس کے ارکان کو مضبوط کرے' اور دیارِ مصر میں اس کام کے لیے کوشش کرنے والا امیر حسام الدین ابوبکر بن النجیبی تھا' اللہ اس کے چہرے کو روشن کرے' اور اس وقت وہ دیارِ مصر میں مقیم تھا' اور میں نے اس کے پاس ایک فتویٰ دیکھا ہے' جس پر شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور شیخ کمال الدین زملکانی وغیرہ کی اس بدعت کے ابطال کے بارے میں تحریر ہے' پس اللہ نے اسے نافذ کر دیا' اور اسی کا شکر واحسان ہے۔

اور لوگوں میں یہ بدعت تقریباً ۴۵۰ھ سے ہمارے اس زمانے تک قائم تھی' اور کتنے ہی فقیہوں' قاضیوں' مفتیوں' عالموں' عابدوں' امیروں اور سلطنت کے نائبین وغیرہ نے اس کے بارے میں کوشش کی' مگر ہمارے اس سال میں اللہ نے یہ کام کر دیا' اللہ سے اس سلطان کی عمر کی درازی کی دعا ہے' تاکہ وہ جہلاء جن کے اذہان میں یہ بات جم چکی ہے' جان لیں کہ سلطانِ وقت کی موت کے سال اس چراغاں کو باطل قرار دے دیا گیا ہے' اور اس کی کوئی حقیقت نہیں' اور وہم وخیال کے سوا اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔

اور ماہِ رمضان کے آغاز میں ایک عجیب واقعہ ہوا جس کی مانند طویل مدت سے کوئی واقعہ نہیں ہوا' اور وہ واقعہ فقہاء اور مدارس سے تعلق رکھتا ہے' اور وہ یہ کہ ابن الناصح حنبلی الصالحیہ میں فوت ہو گئے' اور ان کے ہاتھ میں اس الصالحیہ کی نصف تدریس تھی' جو الصالحیہ میں حنابلہ کے لیے ہے۔ اور دوسری نصف تدریس شیخ شرف الدین ابن القاضی شرف الدین حنبلی کے پاس تھی جو دمشق کے شیخ الحنابلہ تھے' پس دوسرے نصف کے متعلق اس نے حکم چاہا' اور پہلے بھی قاضی علاء الدین ابن المنجا حنبلی کی جانب سے آپ کے پاس امارت تھی' سو قاضی القضاۃ جمال الدین المرداوی الحنبلی نے اس بارے میں آپ سے معارضہ کیا' اور اپنے نائب شمس الدین بن مفلح کو اس کا امیر مقرر کر دیا' اور قاضی القضاۃ نے وہاں آج دن کے پہلے حصے میں درس دیا' اور باقی تین قضاۃ اور ان کے ساتھ شیخ شرف الدین مذکور بھی نائب السلطنت کے پاس آئے' اور انہوں نے اس صورتِ حال کی اطلاع دی تو اس نے اسے تدریس کا حکم دے دیا' سو مذکور قضاۃ اور بعض حاجب بھی مدرسہ مذکورہ میں آپ کی خدمت میں گئے' اور فضلاء اور اعیان اکٹھے ہوئے' اور شیخ شرف الدین مذکور نے درس دیا اور بڑی خوبیاں پھیلائیں اور لوگ خوش ہو گئے۔

اور شوال میں اس سال حج کے لیے جانے والوں میں دیارِ مصر کا نائب اور اس کی حکومتوں کا منتظم امیر سیف الدین منجک پر الناصری بھی تھا' اور اُمراء کی ایک جماعت بھی اس کے ساتھ تھی' اور جب لوگ خاصے دور چلے گئے تو امراء کی ایک جماعت نے اس کے بھائی امیر سیف الدین منجک پر جو وزیر مملکت اور دارالاستادار یہ کا استاد تھا' حملہ کر دیا۔ اور ان کی حکومت میں وہ ضروریات کا

Marfat.com

دروازہ تھا' اور حاجت مند سونے اور تحائف کے ساتھ اس کی طرف کوچ کرتے تھے' اور انہوں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اور اس ماہ کے آخر میں ایلچی شام کی طرف یہ خبر لے کر آئے' اور تھوڑے دنوں بعد امیر سیف شیخون جو مصری حکومت کے اکابر میں تھا' حکم کے تحت پہنچا' اور اسے قلعہ دمشق میں لے جایا گیا۔ پھر ایک رات کے بعد اسے گرفتار کر کے اسکندریہ کی طرف بھجوا دیا گیا' واللہ اعلم۔

اور ایلچی شام میں اس کے دیوان اور دیوانِ منجک کی محافظت کا حکم لے کر آیا' اور ان دونوں کی سلامتی سے مایوس ہو گیا۔ اور اسی طرح راستے کے دوران یلبغا کی گرفتاری کی اطلاعات بھی آئیں' اور اس نے اپنی تلوار سلطان کو بھیجی' اور دیارِ مصر سے ایک امیر آیا' اور امراء نے سلطان کی اطاعت کا حلف اُٹھایا' اور اسی طرح وہ حلب گیا' اور وہاں کے اُمراء نے بھی حلف اُٹھایا' پھر وہ دمشق واپس آیا' پھر دیارِ مصر کو واپس آ گیا' اور اسے نائبین اور اُمراء کی طرف سے بہت مال حاصل ہوا۔

اور ۲۰ ذوالقعدہ جمعرات کے روز' در عظیم سرکردہ شامی امیروں' شہاب الدین احمد بن .... اور ملک آص کو نائب السلطنت اور اُمراء کی موجودگی میں دارالسعادۃ سے گرفتار کیا گیا اور قلعہ منصورہ میں پہنچا دیا گیا' انہیں دارالسعادۃ سے قلعہ کے دروازے تک دارالحدیث کی جانب سے پیدل چلایا گیا اور بیڑیاں ڈال دی گئیں' اور وہاں قید کر دیا گیا' اور اطلاع آئی کہ سلطان نے دیارِ مصر میں قاضی علم الدین زنبور کو وزیر مقرر کیا ہے' اور اسے قیمتی خلعت دیا ہے' پہلے زمانوں میں اس کی مثل نہیں سنی گئی' اور اس نے انتظام سنبھالا' اور امراء اور لیڈروں کو خلعت دیئے۔ اور اسی طرح امیر سیف الدین طنبغا کو خلعت دیا اور دوبارہ اسے الدویداریۃ کا منتظم بنا دیا اور اسے لیڈر بنا دیا۔

اور ذوالحجہ کے اوائل میں مشہور ہو گیا کہ نائب صفد' شہاب الدین احمد مشد الشربخانات کو دیارِ مصر کی طرف طلب کیا گیا ہے تو اس نے بلانے والے کو جواب دینے سے انکار کر دیا ہے اور عہد شکنی کی ہے اور اپنے قلعہ کو مضبوط کیا ہے۔ اور وہاں ٹھہرنے اور اس میں قلعہ بند ہونے کی وجہ سے سامان اور فوج اور بہت سی چیزیں ذخیرہ کی ہیں' اور ایلچی نائب دمشق کے پاس آئے کہ وہ اور تمام دمشقی فوج اس کے پاس جائے۔ پس فوج نے اس کے لیے تیاری کی' اور تیار ہو گئی۔ پھر طلبگار اپنے اپنے جھنڈوں تلے نکلے' اور جب وہ اس سے باہر نکلے تو نائب السلطنت کو کوئی بات معلوم ہوئی تو اس نے انہیں واپس کر دیا' اور وہ بڑا تجربہ کار تھا' پھر یہ معاملہ طے ہوا کہ چار سالاروں کی سرکردگی میں چار ہزار فوج اس کی طرف بھیجی جائے۔

اور اس ماہ کی بارہ تاریخ کو جمعرات کے روز منیٰ میں ایک عجیب واقعہ ہوا' اور وہ یہ کہ مصری اور شامی اُمراء نے حاکم یمن ملک مجاہد کے ساتھ اختلاف کیا' اور انہوں نے وادی محسر کے پاس شدید جنگ کی۔ پھر حاکم یمن ملک مجاہد کے قید ہو جانے سے جنگ ختم ہو گئی' اور اسے پابجولاں مصر لایا گیا اسی طرح حاجیوں کے خطوط بھی وہاں آئے' اور انہوں نے بھی اس کی اطلاع دی۔ اور ذوالحجہ کے آخر میں مشہور ہو گیا کہ نائب حلب امیر سیف الدین ارغون الکاملی اپنے غلاموں اور اصحاب کے ساتھ وہاں سے نکل گیا ہے' اور حلبی فوج نے اُسے واپس کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ اس کی سکت نہ پا سکے' اور اسے ان سے بہت زخم آئے' اور ایک جماعت قتل ہوئی' انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور وہ مسلسل چلتا رہا' اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے' اس کی خواہش تھی کہ وہ حجاز کے راستے میں سیف الدین یلبغا سے ملے اور اس کے ساتھ دمشق آئے۔ اور اگر نائب دمشق' حصار صفد میں مصروف ہو تو وہ اچانک حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے' پس جب وہ

Marfat.com

اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوا تو ہر جانب سے رہزنوں نے اُسے آلیا اور اس کے ذخائر کو لوٹ لیا' اور وہ غلاموں کے ایک چھوٹے سے دستے میں باقی رہ گیا' اور وہ حماۃ سے گزرا' تا کہ اس کا نائب دور تک اس کے ساتھ جائے' مگر اس نے انکار کر دیا' اور جب وہ حمص سے گزرا تو اس نے خود سلطان کے پاس جانے کے لیے اپنے دل کو آمادہ کیا تو نائب حمص کے حکم سے بعض حاجیوں اور ہزاری امراء نے اس کا استقبال کیا' اور وہ اس ماہ کی ۲۷ر تاریخ کو جمعہ کی نماز کے بعد بڑی شان وشوکت کے ساتھ آیا' اور دار السعادۃ میں الدویدار یہ کے ایک میدان میں اُترا۔

۷۵۲ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو بلاد مصر وشام اور حرمین شریفین اور ان کے ملحقہ اقالیم اور شہروں کا سلطان ملک ناصر' حسن بن سلطان ملک محمد بن سلطان ملک منصور قلاوون الصالحی تھا۔ اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین یلبغا ملقب بہ حارس الطیر تھا' اور وہ امیر سیف الدین یلبغا اردش کی بجائے تھا جو بلاد حجاز کو چلا گیا تھا۔ اور حج کے ارادے سے اس کے ساتھ امراء کی ایک جماعت بھی تھی' پس سلطان نے اُس کی غیر حاضری میں اسے معزول کر دیا' اور شیخون کو گرفتار کر کے قید کر دیا' اور منجک وزیر کو بھی پکڑ لیا' وہ گھر کا استاد اور ہزاری امیر تھا' اور اس کے اموال لے لیے' اور اس سے معاوضہ لیا اور اس کی جگہ قاضی علم الدین ابن زنبور کو وزیر مقرر کیا۔ اور وہ امیر سیف الدین طنبغا الناصری کے الدویدار یہ کے کام پر واپس چلا گیا اور وہ جب سے معزول ہوا تھا' شام میں مقیم تھا' یہاں تک کہ سال کے آخر میں دوبارہ اسے بحال کر دیا گیا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اور مصر کا سیکرٹری اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر پہلے سال میں ہو چکا ہے۔

اس سال کا آغاز ہوا تو نائب صفد نے قلعہ کو مضبوط کیا' اور اس کا ساز وسامان اور کھانے کی اشیاء اور ذخائر اور فوج اور جوان تیار کیے' اور اس نے حکومت سے دشمنی کی' اور ہر جانب سے دیارِ مصر' دمشق اور طرابلس وغیرہ کی افواج نے اس کا قصد کیا اور بلادِ حجاز میں یلبغا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاعات اس کے معاملے کی ضامن تھیں' اور نائب دمشق' احتراز وخوف میں تھا کہ وہ بلاد شام آ کر انہیں اور اس کے ساتھیوں پر اچانک آ پڑے گا' اور دل اس سے ترساں تھے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اس سال خبر آئی کہ حاکم یمن نے اس سال حج کیا ہے۔ اور اس کے اور حاکم مکہ کے درمیان اس وجہ سے جنگ ہوئی ہے کہ اس نے اس پر اپنے بھائی کو عبث طور پر حاکم بنانا چاہا ہے۔ سو عجلان نے مصری امراء اور ان کے بڑے سردار کے پاس اس کی شکایت کی' اور امیر سیف الدین بزلار بھی وہاں مقیم تھا' اور ان کے ساتھ بہت سے لوگ بھی تھے' اور انہوں نے اپنے بھائی یلبغا کو پکڑ لیا اور اسے بیڑیاں ڈال دیں اور اس کی امارت ان پر مضبوط ہو گئی' اور اس نے ان کو حقیر سمجھا اور انہوں نے صبر کیا حتیٰ کہ حج ختم ہو گیا اور لوگ مناسک سے فارغ ہو گئے' اور جب واپسی کا پہلا دن' یعنی جمعرات کا دن تھا' تو وہ لوگ اور وہ صف بند ہو گئے۔ اور فریقین میں سے بہت سے لوگ قتل ہو گئے' اور اکثریت یمنیوں کی تھی' اور جنگ وادی محسر کے نزدیک ہوئی' اور حاجی خوفزدہ ہو گئے' کہ ترکوں کو شکست ہو گی اور بدو ان کے اموال لوٹ لیں گے' اور بسا اوقات انہیں قتل بھی کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے کشادگی کی اور ترکوں کو اہل یمن پر فتح دی اور ملک مجاہد نے پہاڑ کی پناہ لی' مگر وہ اسے ترکوں سے نہ بچا سکا' بلکہ انہوں نے اسے ذلیل وحقیر کر کے قید کر لیا اور اسے بیڑیاں ڈال دیں اور عوام

Marfat.com

الناس یمنیوں کے پاس آئے اور انہوں نے بہت سی چیزیں لوٹ لیں اور ان کے لیے چھوٹی بڑی کوئی چیز نہ چھوڑی' اور اُمراء نے بادشاہ کے ذخائر واموال اور امتعہ واثقال کی محافظت کی' اور اس کے گھوڑوں اور اونٹوں کو لے گئے اور سردار کو اس کے کجاوے اور آدمیوں سمیت دبایا' اور اپنے ساتھ اس طفیل کو بھی لائے' جس نے گذشتہ سال مدینہ نبویہ کا محاصرہ کیا تھا' اور انہوں نے اسے بھی بیڑیاں ڈال دیں' اور اس کی گردن میں طوق ڈالا' اور اسے قیدی کی طرح اس کے غم سمیت ہانک کر لے گئے۔ اور وہ اس علاقے سے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے' اور انہوں نے ایسا کارنامہ کیا جو ان کے بعد ایک وقت تک یاد کیا جاتا رہا۔

اور شامی قافلہ مستقل دستور کے مطابق ۲۳ رمحرم کو منگل کے روز دمشق آیا' اور آج کے دن صفد شہر کی جانب سے ایلچی خبر دیئے ہوئے آئے کہ امیر شہاب الدین ابن مشد الشرنجا تاہ نے وہاں بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی ہے' حتیٰ کہ اس پر غلبہ پالیا ہے' اور اس کے باعث قطع کیا ہے اور سواروں اور پیادوں کو قتل کیا ہے' اور اسے کھانوں' ہتھیاروں اور اپنے غلاموں اور جوانوں سے بھر لیا ہے۔ اور جب یلبغا اردش کی گرفتاری متحقق ہوگئی تو یہ لوگ سرافگندہ ہوگئے اور اس کی آگ بجھ گئی اور اس کا شعلہ پرسکون ہوگیا' اور اس کے بدلے کے متعلق حیران رہ گیا۔ اور اس نے اپنے ٹھکانے کو واضح کیا اور توبہ کی طرف مائل ہوا اور سلامتی اور محفوظ رہنے کی طرف مائل ہوا' اور عاجزی اختیار کی۔ اور وہ نجات کا وقت نہیں تھا' اور اس نے اپنی تلوار سلطان کے پاس بھیج دی' اور وہ ملک ناصر کی موجودگی میں ایلچی کے پاس گیا' اور اللہ اس کے دل کو مائل کرنے کا ذمہ دار تھا۔

اور ۵ رصفر اتوار کے روز امیر سیف الدین ارغون الکاملی دیارِ مصر سے حلب کی نیابت پر واپس آیا' اور امیر سیف الدین طنبغا دیارِ مصر میں اس کے ساتھ تھا' اور وہ نائب شام کی بیٹی کا خاوند تھا' پس نائب شام اور سرکردہ اُمراء نے اس کا استقبال کیا اور طنبغا الدوادار اپنی بیوی کے پاس منجی کے گھر میں مسجد القصب کے محلہ میں اُترا' جو دار حنین بن حندر کے نام سے مشہور تھا' اور گذشتہ سال اُسے از سرِ نو بنایا گیا تھا' اور دونوں اپنی آمد کی دوسری شب حلب گئے۔

اور ۱۴ ربیع الاوّل بدھ کے روز تینوں قضاۃ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے حنبلی کو طلب کیا تاکہ اس کے ساتھ دار المعتمد کے بارے میں جو شیخ ابوعمر کے مدرسہ کے نزدیک ہے' گفتگو کریں' جس کے وقف کے توڑنے اور اس کے دروازے کے گرانے اور اسے مذکورہ دار القرآن کے ساتھ شامل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور سلطان کا حکم بھی اس کے مطابق آ گیا۔ اور قاضی شافعی اسے اس کے روکنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور جب سلطان کا حکم آیا تو وہ اس کے لیے اکٹھے ہوئے اور قاضی حنبلی نہ آیا' اس نے کہا حتیٰ کہ نائب السلطنت آجائے۔

اور ۱۵ ربیع الاوّل جمعرات کے روز قاضی حسین ولد قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی اپنے باپ کی بجائے دار الحدیث اشرفیہ کی مشیخت پر حاضر ہوئے۔ اور آپ کو کچھ سنایا گیا' جس کی بعض محدثین نے تخریج کی ہے' اور شہر میں مشہور ہوگیا کہ آپ اس کے لیے اس سے دستکش ہوگئے ہیں اور انہوں نے اس بارے میں بہت اعتراضات کیے۔ اور اس بارے میں بات مشہور ہوگئی۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ آپ کے لیے الغزالیہ اور العادلیہ سے معزول ہوئے تھے' اور اس نے آپ کو اس بارے میں جانشین مقرر کیا۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

اور ۵ر جمادی الآخرۃ جمعرات کی سحر کو بڑے بازار میں جوانین میں بڑی آگ لگی' اور قیمتی دکانیں نیزے اور فرجۃ الغرابیل' درب القلی تک جل گئیں۔ پھر درب العمید کے قریب تک آگ پہنچنے لگی اور یہ جانب چٹیل ٹیلہ بن گئی' انا للہ وانا الیہ راجعون' اور اذان کے بعد نائب السلطنت وہاں تک آیا اور اس نے آگ کے بجھانے کا حکم دیا' اور متولی' قاضی شافعی اور دربان آئے اور لوگ آگ بجھانے لگے' اور اگر وہ اسے چھوڑ دیتے تو وہ بہت ساری چیزوں کو جلا دیتی' اور ہماری اطلاع کے مطابق کوئی نہیں مرا' لیکن لوگوں کی بہت سی چیزیں متاع' اثاث اور املاک وغیرہ تباہ ہو گئیں' اور اس آگ میں جامع کا چوتھا حصہ جل گیا جو ایک لاکھ درہم کے مساوی تھا۔

نہایت عجیب واقعہ:

۱۵ر جمادی الاولیٰ اتوار کے روز قاضی حنبلی نے یہود کی ایک جماعت کو قابو کر لیا' ان سے اسلام اور اہل اسلام کے متعلق ایک نوع کا استہزاء صادر ہوا تھا' اور انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو چارپائی پر میت کی طرح اٹھایا' اور میت کے آگے مسلمانوں کی طرح کلمہ پڑھنے لگے' اور ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ پڑھنے لگے۔ اور ان کے محلہ میں جو مسلمان تھے' انہوں نے یہ بات سنی تو وہ انہیں پکڑ کر ولی الامر' نائب السلطنت کے پاس لے آئے۔ اور اس نے انہیں قاضی حنبلی کے پاس بھیج دیا تو مقتضائے حال کے مطابق انہوں نے تابعداری اختیار کر لی۔ اور اس روز ان میں سے تین شخص مسلمان ہو گئے اور ان میں سے ایک کی تین بچوں نے پیروی کی۔ اور دوسرے روز' دوسرے آٹھ آدمی بھی مسلمان ہو گئے تو مسلمانوں نے انہیں پکڑ کر بازاروں میں کلمہ اور تکبیر پڑھتے ہوئے پھرایا' اور بازار والوں نے انہیں بہت سی چیزیں دیں' اور انہیں جامع میں لے گئے' اور نماز پڑھی' پھر انہیں دار السعادۃ کی طرف لے گئے' اور انہیں کچھ چیزیں دیں' اور وہ شور کرتے اور تہلیل و تقدیس کرتے واپس آئے' اور وہ جشن کا دن تھا' وللہ الحمد والمنۃ۔

سلطان ملک صالح صلاح الدین بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی کی حکومت:

ماہِ رجب کے درمیانی عشرہ میں ایلچی دیارِ مصر سے سلطان ملک ناصر حسن بن ناصر بن قلادون کی معزولی کی خبر لائے' کیونکہ امراء کا اس پر اختلاف اور اس کے بھائی ملک صالح پر ان کا اتفاق ہو گیا تھا۔ اور اس کی ماں صالحہ بنت ملک الامراء تنکز تھی جو طویل مدت تک شام کا نائب رہا ہے' اور وہ چودہ سال کا تھا' اور اُمراء حلف کے لیے آئے' اور خوشی کے شادیانے بجے' اور حسب دستور شہر کو آراستہ کیا گیا۔

اور بعض کا قول ہے کہ ملک ناصر حسن کا گلا گھونٹ دیا گیا' اور اسکندریہ میں جو امراء تھے' جیسے شیخون اور منجک وغیرہ' وہ واپس آ گئے۔ اور انہوں نے یلبغا کو پیغام بھیجا تو اسے الکرک سے لایا گیا اور وہ اپنی حج سے واپسی پر وہاں قید تھا۔ پس جب وہ دیارِ مصر کی طرف واپس آیا تو اس نے حاکم یمن ملک مجاہد کے متعلق سفارش کی جو الکرک میں قید تھا' سو اسے قید خانے سے نکالا گیا' اور وہ دیارِ حجاز کی طرف واپس آ گیا۔ اور وہ اُمراء جو اس وقت سلطان کی جانب تھے' جب امیر اخور اور میکلی بغا الفخری وغیرہ کو معارضہ میں گرفتار کیا گیا تو ان کی محافظت کی گئی' اور انہیں اسکندریہ کی طرف بھیج دیا گیا۔ اور ۲۷ر رجب کو جامع دمشق میں جمعہ کے روز ملک صالح کا خطبہ

Marfat.com

دیا گیا' اور حسب دستور نائب السلطنت قضاۃ اور امراء حجرے میں اس کے لیے دعاء کے لیے حاضر ہوئے۔

اور رجب کے آخری عشرے کے دوران نائب السلطنت سیف الدین اِیتمش کو دمشق سے معزول کر کے دیارِ مصر طلب کیا گیا' اور وہ جمعرات کے روز اس کی طرف روانہ ہوا۔

اور ۱۱ر شعبان سوموار کے روز' امیر سیف الدین ارغون الکاملی جو دیارِ حلب کا نائب تھا' آیا اور بڑی شان وشوکت کے ساتھ دمشق میں داخل ہوا' اور اُمراء اور سرکردہ لوگ اور عہدے دار راستے کے موڑ تک اس کے استقبال کو نکلے' ان میں سے کچھ حلب' حماۃ اور حمص تک پہنچ گئے۔ اور اس روز عجیب واقعات ہوئے' جو کئی زمانوں سے نہیں دیکھے گئے تھے' اور لوگ اس کی خودداری' ذہانت اور تیزی کی وجہ سے اس سے خوش ہو گئے' اور اس سے پہلے جو نرمی تھی اس سے بھی خوش ہوئے' سو وہ حسب دستور دارالسعادۃ میں اُترا' اور ہفتے کے روز ایک بڑی فوج کے ساتھ' کہتے ہیں کہ اس کی مثل طویل مدت سے نہیں دیکھی گئی' کھڑا ہوا' اور جب اسے باب الفرج کی جانب چلایا گیا تو تین عورتوں نے امیر کبیر الطرخاین کے خلاف اس کے پاس شکایت کی تو اس نے اسے اس کے گھوڑے سے اتارنے کا حکم دیا' تو اسے اتار دیا گیا۔ اور فیصلے کے لیے ان عورتوں کے ساتھ کھڑا کیا گیا۔ اور اس سال سلطان ناصر کے حکم کے مطابق پہلے سال کی طرح جامع اموی میں چراغاں نہ ہوا' جس سے اہل خیر بہت خوش ہوئے۔

اور یہ وہ بات ہے جس کی مثل تین سو سال سے نہیں دیکھی گئی' اور آج کے روز اور اس کے بعد کے دن میں شہر میں نائب کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ جو شخص کسی فوجی سپاہی کو نشے کی حالت میں پائے تو اسے اس کے گھوڑے سے اتار دے اور اس کے کپڑے لے لے' اور فوج میں سے جو شخص اسے دارالسعادۃ میں حاضر کرے تو اس کی روٹی اسے ملے گی۔ پس لوگ اس اعلان سے خوش ہو گئے' اور اس نے شراب فروشوں اور شراب کشید کرنے والوں پر پابندی لگا دی' اور انگور سستے ہو گئے' اور روٹی اور گوشت کا ایک رطل ساڑھے چار درہم تک پہنچنے کے بعد اچھا ہو گیا' اور اڑھائی درہم اور اس سے بھی کم قیمت کا ہو گیا' اور نائب کی ہیبت سے روزگار کے ذرائع درست ہو گئے' اور اس کی اچھی شہرت ہو گئی' اور عدل اور نیک ارادے' اور صحیح فہم اور قوت' عدل اور ادراک کے لحاظ سے لوگوں میں اس کا ذکر خیر ہوا۔

اور ۱۸ر شعبان سوموار کے روز' امیر احمد بن شاد الشربخاناہ جس نے صفد میں نافرمانی کی تھی' پہنچا' اور اس کا جو معاملہ ہوا' سو ہوا' اور اسے اسکندریہ میں قید کر دیا گیا' پھر اس حکومت میں اسے قید سے نکالا گیا۔ اور اسے حماۃ کی نیابت دی گئی' اور وہ حماۃ کی طرف جاتے ہوئے آج کے دن دمشق میں داخل ہوا' اور نائب کی معیت میں فوج کے ساتھ سوار ہوا۔ اور اسے اس کی دائیں جانب چلایا گیا۔ اور وہ دارالسعادۃ تک اس کی خدمت میں اُتر کر آیا اور اس کے آگے چلا۔

اور اس ماہ کی ۲۱ر تاریخ کو' جمعرات کے روز امیر سیف الدین بلبغا جو دیارِ مصر میں نائب تھا' آیا۔ پھر اسے حجاز میں گرفتار کر کے الکرک میں قید کر دیا گیا' پھر اس حکومت میں اسے قید سے نکال کر حلب کی نیابت دی گئی' اور نائب السلطنت نے اس کا استقبال کیا' اور دارالسعادۃ میں اتار کر اس کی ضیافت کی گئی' اور اس کا خیمہ وطاۃ برزہ میں اُترا' اور میدانِ اخضر میں اس کا خیمہ لگایا گیا۔

Marfat.com

۷۵۳ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو بلادِ مصر وشام اور حرمین اور ان کے ملحقہ علاقوں کا سلطان' ملک صالح صلاح الدین' صالح بن سلطان ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون تھا' اور خلیفہ وہ تھا جسے المعتضد باامراللہ کہا جاتا تھا۔ اور دیارِ مصر کا نائب امیر سیف الدین قبلائی تھا' اور ان کے شہر کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور قاضی ابن زنبور' وزیر تھا۔ اور صاحبانِ امر وہی لوگ تھے' جو مملکت کا انتظام کرتے تھے' اور مذکور سلطان کی صغر سنی کی وجہ سے انہی کی آراء سے امور صادر ہوتے تھے' اور وہ تین شخص تھے' سیف الدین شیخون' طاروحر عیمش اور نائب دمشق امیر سیف الدین ارغون الکاملی' اور ان کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سال کے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور بلادِ حلب کا نائب امیر سیف الدین یلبغا اُردش اور طرابلس کا نائب امیر سیف الدین بکلمش اور حماۃ کا نائب امیر شہاب الدین احمد بن مشد الشربخانۃ تھے۔

اور بعض حاجی اس ماہ کی ۹ رتاریخ کو دمشق پہنچے اور یہ ایک نادر بات ہے' اور انہوں نے المدابغ میں العلاء کے اترنے کی جگہ کے بعد شمس الدین بن سعید مؤذن کی وفات کی خبر دی۔

اور اس سال کی ۱۶ رصفر سوموار کی رات کو' باب جیرون کے مشرق میں زبردست آگ لگی' جس سے القفاعی کی شاندار دوکان اور اس کا اردگرد جل گیا' اور وہ بری طرح پھیل گئی' اور آگ تانبے کے زرد دروازے تک پہنچ گئی' اور جامع کی کونسل نے جلدی سے آ کر اس کے اوپر سے تانبا اتارا اور انہیں روزہ مزار علی پر حلبی حجرہ کے خزانۃ الحاصل میں لے گئے' پھر وہ اس کی لکڑی کو تیز کلہاڑیوں اور مضبوط کلائیوں سے توڑنے لگے' کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صنوبر کی لکڑی ہے جو بے حد مضبوط ہوتی ہے' اور لوگوں نے اس کا غم کیا' کیونکہ وہ شہر کے محاسن اور نشانیوں میں سے تھی' اور وہ چار ہزار سال سے زیادہ عرصے سے موجود تھی۔

دمشق کے مشہور دروازے سے جیرون کے حالات:

جس کی توڑ پھوڑ اور بربادی اس سال ہوئی۔ اور وہ جامع دمشق کا بہترین دروازہ تھا جس سے وسیع اور اعلیٰ دروازہ دنیا کی مشہور عمارات میں نہیں دیکھا گیا۔ اور اس کے دو علم جو زرد تانبے کی اُبھری ہوئی میخوں کے ساتھ تھے' دین کے عجائبات میں سے تھے' اور دمشق کے محاسن اور نشانات میں سے تھے۔ اور اس کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی' اور عربوں نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ ملک جیرون میں سعد بن عاد بن عوص بن آدم بن سام بن نوح کی طرف منسوب ہے۔ اور اس کی تعمیر حضرت خلیل علیہ السلام سے پہلے کی ہے بلکہ ثمود اور ہود سے پہلے کی ہے' جیسا کہ حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے' اور اس کے اوپر ایک بڑا قلعہ اور بلند محل تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس سرکش کے نام کی طرف منسوب ہے' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا معمار تھا' اور اس سرکش کا نام جیرون تھا' مگر پہلا قول زیادہ مشہور اور واضح ہے' پہلے قول کے لحاظ سے یہ دروازہ طویل زمانے سے ہے' جو پانچ ہزار سال کے قریب ہے' پھر یہ دروازہ اُکھڑ گیا' لیکن یہ خود نہیں اُکھڑا' بلکہ اس پر زیادتی کرنے والے ہاتھوں نے اُسے اکھیڑا' کیونکہ اسے آگ کی لپٹ

Marfat.com

نے نقصان پہنچایا تھا۔

اور ۱۶ر صفر ۷۵۳ھ کی اتوار کی صبح کو اسے آگ لگی' اور الجامعیہ کی کونسل نے جلدی کی اور اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا اور اس کی مستی پر غالب آ گئے' اور اس کے بدن سے جو صنوبر کی لکڑی سے بنا ہوا تھا' اس کی تانبے کی جلد کو الگ کر دیا۔ اور وہ دروازہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آج ہی کاریگر اس سے فارغ ہوا ہے۔ اور میں نے کلہاڑوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس میں کام کرتے تھے' اور مشقت سے اس میں تصرف کرتے تھے۔

پس پاک ہے وہ ذات' جس نے ان لوگوں کو پیدا کیا' جنہوں نے سب سے پہلے اُسے بنایا' پھر اس زمانے کے لوگوں کے لیے مقدر کیا کہ وہ ان طویل زمانوں کے بعد اسے گرا دیں' لیکن ہر مدت کا ایک مقررہ وقت ہے' اور بندوں کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔

چار ہزار بلکہ پانچ ہزار سال کی مدت سے اس دروازے کے پہلے ہونے کا بیان:

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ کے آغاز میں دمشق کی تعمیر کے باب میں اپنی سند سے بحوالہ قاضی یحییٰ بن حمزہ التبلیہی جو پہلے زمانے میں وہاں کا حاکم تھا' بیان کیا ہے اور یہ قاضی ابن عمر اور اوزاعی کے شاگردوں میں سے تھا' جب عبداللہ بن علی نے دمشق کو اس کے محاصرے کے بعد فتح کیا' یعنی اسے بنو اُمیہ کے ہاتھوں سے چھینا اور ان سے ان کی حکومت بھی چھینی' تو انہوں نے دمشق کی فصیل کو گرا دیا۔ اور انہوں نے ایک پتھر دیکھا' جس پر یونانی زبان میں کچھ لکھا تھا' تو ایک راہب نے آ کر اسے پڑھا تو اس پر لکھا تھا' ارم الجبابرہ تجھ پر ہلاکت ہو جو برائی کے ساتھ تیرا قصد کرے گا' اللہ اسے تباہ کر دے گا۔ اور اسے جیرون الغربی وہ تیرے باب البرید سے ہے اور پانچ عین چار ہزار سال بعد تیرے بافراغت زندگی گزارنے کے بعد اس کے ہاتھوں تیری فصیل کو توڑیں گے' اور اے جیرون الشرقی وہ تجھ سے ہوگا۔ میں تیرے لیے اس شخص کا امیدوار ہوں جو تجھے بدلہ دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے پانچ عین پائے عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب' عین بن عین بن عین بن عین بن عین' اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ عبداللہ بن علی کے اس فصیل کو برباد کرنے کے وقت تک اس پر چار ہزار سال ہو چکے تھے۔ اور اس کی بربادی ۱۳۲ھ میں ہوئی' جیسا کہ ہم نے تاریخ کبیر میں بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس دروازے کی بربادی تک جو اس سال یعنی ۱۳۲ھ میں ہوئی' چار ہزار چھ سو اکیس سال ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور ابن عساکر نے ایک شخص سے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں' جنہوں نے حران کے بعد دمشق کی بنیاد رکھی' اور یہ طوفان کے گزر جانے کے بعد کا واقعہ ہے' اور بعض کا قول ہے کہ اسے ذوالقرنین کے مشورے سے اس کے غلام دمشق نے بنایا تھا' اور بعض کا قول ہے کہ اسے عاد نے بنایا ہے' جس کا لقب دمشق تھا' اور وہ حضرت خلیل علیہ السلام کا غلام تھا' اور ان کے علاوہ بھی اقوال بیان کیے ہیں۔ اور ان سب سے واضح قول یہ ہے کہ یہ یونانیوں کی تعمیر ہے اس لیے کہ ان کے معابد کی محرابیں قطب شمالی کی طرف ہوتی تھیں۔ پھر ان کے بعد نصاریٰ نے اس میں مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی' پھر ان سب کے بعد مسلمانوں نے کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

Marfat.com

اور ابن عساکر وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے سات دروازے تھے' اور ہر ایک کے نزدیک ساتوں ہیاکل میں سے ایک ہیکل کی عید ہوتی تھی' پس باب القمر' باب السلامۃ تھا اور وہ اسے باب الفرادیس الصغیر کا نام دیتے تھے۔ اور عطارد کو باب الفرادیس الکبیر کہتے تھے' اور زہرہ کو باب توما' اور آفتاب کو باب الشرقی' اور مریخ کو باب الجابیہ' اور مشتری کو باب الصغیر' اور زحل کو باب الکیسان کہتے تھے۔

اور ماہِ رجب کے اوائل میں مشہور ہو گیا کہ نائب حلب یلبغا اُردش نے نائب طرابلس بکلمش اور نائب حلب امیر احمد بن مشد الشریخانہ کے ساتھ سلطان کی اطاعت سے بغاوت کرنے پر اتفاق کیا ہے' حتیٰ کہ وہ شیخون اور طار کو گرفتار کر لے' اور وہ دونوں دیار مصر کی حکومت کے بازو تھے' اور انہوں نے نائب دمشق امیر سیف الدین ارغون الکاملی کو بھی اس کے متعلق پیغام بھیجا' مگر اس نے ان کی بات نہ مانی' اور اس نے جو واقعہ ہوا تھا' اُسے دیارِ مصر کی طرف لکھ دیا' جس سے لوگ گھبرا گئے' اور اس بات کی تباہی سے ڈر گئے' اور اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔

اور جب اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو سوموار کا دن آیا تو نائب السلطنت نے اُمراء کو اپنے پاس قصر ابلق میں جمع کیا۔ اور ان سے نائب السلطنت ملک صالح کے لیے دوسری بیعت کی قسم دی تو انہوں نے قسم کھائی اور سمع واطاعت پر اتفاق کیا اور اس پر قائم رہنے پر بھی اتفاق کیا۔

اور ۱۷ رجب بدھ کی رات کو وہ جبلیہ آ گئے' جنہوں نے انہیں علاقوں سے حلبی افواج اور ان کے ساتھ جو طرابلس اور حماۃ کے باشندے تھے' ان کی آمد سے ثنیۃ العقاب کو بچانے کے لیے جمع کیا تھا اور یہ جبلیہ تقریباً چار ہزار تھے' ان کی وجہ سے اہل برزہ کو اور ان کے آس پاس جو پھل تھے' انہیں بہت نقصان پہنچا۔

اور اس ماہ کی بیس تاریخ کو ہفتے کے روز' نائب السلطنت سیف الدین ارغون' دمشقی افواج کے ساتھ رات کو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہوئے الکسوۃ کی جانب گیا' اور شہر میں ایک سپاہی بھی باقی نہ رہا' صبح ہوئی تو لوگوں میں نہ کوئی نائب تھا اور نہ فوج' اور گھر ان سے خالی ہو گئے۔ اور غیر حاضری کا نائب امیر سیف الدین الجی بغا العادلی تھا۔ اور لوگ باغات اور عقبیہ کی طرف شہر کی طرف منتقل ہو گئے اور اکثر امراء اپنے ذخائر اور اہل وعیال کو قلعہ منصورہ کی طرف لے گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جب امیر یلبغا کے اپنے ساتھیوں سمیت داخل ہونے کا وقت قریب آ گیا تو لوگ گھبرا گئے' اور اس کے راستے میں جو بستیوں کے باشندے تھے وہ منتقل ہو گئے' اور وہ رات کو الصالحیہ' باغات اور شہر کے قبائل کی طرف چلے گئے' اور قلعہ کے پاس جو دروازے تھے' بند کر دیئے گئے' جیسے باب النصر اور باب الفرج اور اسی طرح باب الفرادیس کو بھی بند کر دیا گیا اور اکثر گھر ان کے باشندوں سے خالی ہو گئے' اور اپنی ضروریات ذخائر اور چوپائے' سواریوں اور قلیوں پر شہر کی طرف لے گئے' اور انہیں اطلاع ملی کہ فوجیوں نے اپنے راستے کی بستیوں میں جو کچھ تھا' یعنی جو' توڑی اور کچھ جانور کھانے کے لیے لوٹ لیے ہیں۔ اور بسا اوقات بعض جاہلوں نے خرابی بھی کی۔ پس لوگ بہت خوفزدہ ہو گئے' اور ان کے دل پریشان ہو گئے۔

یلبغا اردش کی دمشق میں آمد:

۲۴ رجب بدھ کے روز امیر سیف الدین یلبغا اردش نائب حلب اپنی حلبی افواج کے ساتھ دمشق محروسہ میں آیا اور نائب

Marfat.com

طرابلس امیر سیف الدین بکلمش اور نائب حماۃ امیر شہاب الدین احمد اور نائب صفد امیر علاء الدین طیبغا ملقب بہ رقاق اس کے ساتھ تھے' اور یہ اس سے ایک روز قبل آیا تھا اور اس کے ساتھ بلادِ حلب کے بہت سے قلعوں کے نائب بھی ترکوں اور ترکمانوں کی کثیر تعداد میں تھے' پس یہ سوق الخیل میں سلطان کے نائبین کی جگہ پر قلعہ کے نیچے کھڑا ہوا اور جو افواج اس کے ساتھ وہاں سے آئی تھیں' انہیں طلب کیا تو وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہتھیار بند ہو کر آئیں' اور طبلخانات کے جو امراء اس کے ساتھ تھے ان کی تعداد تقریباً ساٹھ یا اس سے کم وبیش تھی' جیسا کہ کئی دیکھنے والوں نے بیان کیا ہے۔ پھر زوال کے قریب وہ اس خیمے کی طرف روانہ ہوا جو اس کے لیے مسجد القدم سے پہلے یلبغا کے گنبد کے پاس اس نہر کے نزدیک لگایا تھا' جو وہاں موجود ہے' اور وہ بڑے جشن کا دن تھا' اس لیے کہ لوگوں نے فوجوں اور ساز وسامان کی کثرت کو دیکھا اور بہت سے لوگوں نے حاکم دمشق کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانے کے بارے میں معذور خیال کیا تاکہ وہ ان کے مقابل نہ ہو۔ پس ہم اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ان کے دلوں کو اس بات پر جمع کر دے جس میں مسلمانوں کا بھلا ہو۔ اور اس نے نائب قلعہ امیر سیف الدین اباجی کو پیغام بھیجا کہ اس کے پاس ارغون کے جو ذخائر ہیں وہ اسے دے دے تو اس نے انکار کر دیا' اور اس نے قلعہ کو مضبوط کیا اور اسے ڈھانپ دیا۔ اور اس میں جوانوں' تیر اندازوں اور فوجوں کو گھات میں بٹھا دیا۔ اور اس نے کچھ مجانیق بھی مہیا کیں' تاکہ انہیں برجوں کے اوپر لے جائے' اور اس نے اہل شہر کو حکم دیا کہ وہ دوکانیں نہ کھولیں اور بازار بند کر دیں' اور ایک یا دو دروازوں کے سوا' وہ شہر کے دروازوں کو بند کرنے لگا' اور فوج کا غصہ اس پر بڑھ گیا۔ اور انہوں نے بہت سی شر کی باتوں کا ارادہ کیا' پھر وہ لوگوں سے رُکنے لگے' اور اللہ ہی بچانے والا ہے۔ ہاں! فوج کی آمد اور اس کے ادنیٰ لوگوں نے قریبی بستیوں' باغات' انگوروں اور کھیتوں کو برباد کیا' وہ ان چیزوں کو لے لیتے جو وہ اور ان کے جانور کھاتے اور اس سے زیادہ بھی لے لیتے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بہت سی بستیاں لوٹی گئیں' اور انہوں نے عورتوں اور بیٹیوں سے بدکاری کی اور مصیبت بڑھ گئی' اور تاجر اور زیادہ مالدار لوگوں کی اکثریت روپوش ہو گئی۔ وہ مطالبے کے خوف سے باہر نہ آتے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے حسن انجام کے دُعا گو ہیں۔

ماہِ شعبان کا آغاز ہوا تو اہل شہر شدید خوف میں مبتلا تھے۔ اور بستیوں اور قبائل کے لوگ اپنے اثاثے اور چوپائے اور بیٹے اور بیویاں منتقل کر رہے تھے۔ اور شہر کے اکثر دروازے باب الفرادیس اور باب الجابیہ کے سوا بند تھے' اور ہم بستیوں اور قبائل کے لٹنے کی بہت سی باتیں سنتے تھے' حتیٰ کہ الصالحیہ کے بہت سے یا اکثر باشندے منتقل ہو گئے۔ اور اسی طرح العقیبہ اور شہر کے بقیہ قبائل بھی منتقل ہو گئے' اور وہ اپنے جان پہچان والوں اور اپنے اصحاب کے ہاں اُترے اور ان میں سے کچھ اپنی عورتوں اور بچوں کے ساتھ راستے کے درمیان میں اُترے پڑے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور بہت سے مشائخ نے جنہوں نے قازان کا زمانہ پایا ہے' بیان کیا ہے کہ یہ بہت مشکل وقت تھا' کیونکہ لوگ غلہ جات اور وہ پھل غذا کا سہارا تھے' اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے' اور اہل شہر بھی اسی طرح بہت اضطراب میں تھے' کیونکہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ ان کی عورتوں کے ساتھ بدکاری کی جاتی ہے۔ اور وہ نمازوں کے بعد ان کے نام کی صراحت کے ساتھ ان کے لیے بددعائیں کرنے لگے' اور وہ ہر وقت اپنے امراء اور ان کے اتباع اور نائب قلعہ امیر سیف الدین اباجی مراد لیتے' لوگوں کا دل مطمئن ہوتا اور ان کا عزم قوی

Marfat.com

ہوتا۔ اور وہ انہیں دیارِ مصر سے سلطان کے ساتھ فاتح افواج کے بلادِ غزہ کی طرف روانہ ہونے کی بشارت دیتا جہاں پر دمشقی فوج موجود تھی' تاکہ وہ سب اس کی خدمت میں اور اس کے سامنے آ جائیں۔ اور وہ خوشی کے شادیانے بجائے جاتے' اور لوگ خوش ہو جاتے' پھر اطلاعات رُک جاتیں اور روایات باطل ہو جاتیں تو وہ گھبرا جاتے' اور وہ ہر روز اور ہر لحہ بڑی شان وشوکت' وعدوں اور اچھی تیاریوں کے ساتھ نکلتے۔ پھر سلطان آیا' اور جب مسجد الدیان کے پاس قلعہ منصورہ کے اندر تک اس کے لیے فرش بچھائے گئے تو امراء اس کے آگے پیدل چلے' اور وہ سرخ قیمتی قبا پہنے ہوئے اصیل' مؤدب گھوڑے پر سوار تھا' جسے کمان کی طرح چلنا سکھایا گیا تھا اور وہ اس سے ایک طرف نہیں ہوتا تھا اور وہ خوبصورت اور مبارک جبین تھا' اور وہ مملکت اور امارت کی شان کا حامل تھا۔ اور اس کے سر پر ریشم تھا جسے بعض امراء اور اکابر اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور جب دیکھنے والے لوگ اسے دیکھتے تو بلند آواز سے عاجزانہ دُعا کرتے' اور عورتیں پردے میں تھیں' اور لوگ بہت خوش ہوئے' اور یہ جشن کا دن تھا اور قابل تعریف کام تھا' اللہ اسے مسلمانوں کے لیے مبارک کرے۔ پس وہ قلعہ منصورہ میں اترا' اور خلیفہ المعتضد ابوالفتح ابی بکر المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان بن الحاکم بامر اللہ ابی العباس احمد اس کے ساتھ آیا' اور وہ اس کی بائیں جانب سوار تھا۔ اور اس دن کے آخری حصے میں بقیہ اُمراء نائب شام کے ساتھ مدرسہ دماغیہ میں اُترے اور ان کے آگے طار اور شیخون یلبغا اور اس کے باغی مفسدین ساتھیوں کی تلاش میں تھے۔

اور اس ماہ کی ۲ر تاریخ کو جمعہ کے روز' سلطان جامع اموی میں آیا اور اس نے جمعہ اس مشہد میں پڑھا جس میں سلطان کے نائبین پڑھتے ہیں' اور اس کے آگے جاتے اور بہت دُعائیں ہوتیں اور اس کی محبت کا اظہار ہوا' اللہ اسے قبول فرمائے۔ اور اسی طرح اس نے دوسرے جمعہ کو کیا' جو اس ماہ کی نو تاریخ کو تھا۔

اور اس ماہ کی ۱۰ر تاریخ کو ہفتے کے روز ہم نے (شیخ عماد الدین بن کثیر مصنف رحمہ اللہ کہتا ہے) خلیفۃ المعتضد باللہ ابی الفتح بن ابی بکر بن المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان بن الحاکم بامر اللہ ابی العباس احمد سے ملاقات کی' اور اسے سلام کیا' اور وہ مدرسہ دماغیہ میں باب الفرج کے اندر اترا ہوا تھا۔ اور میں نے اس کے پاس ایک جز پڑھا' جسے امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے مسند میں محمد بن ادریس شافعی سے روایت کی ہے' اور وہ شیخ غر الدین بن الضیا الحموی کے سماع سے جو انہوں نے بخاری سے کیا ہے اور زینب بنت مکی نے عن احمد بن الحصین عن ابی المذہب عن ابی بکر بن مالک عن عبداللہ بن احمد عن ابیہ روایت کی ہے' اور اس نے ان دونوں کا ذکر کیا۔ حاصل کلام یہ کہ وہ نوجوان خوش شکل' خوش گفتار' متواضع جید الفہم اور شیریں بیان تھا۔ اللہ اس کے اسلاف پر رحم فرمائے۔

اور اس ماہ کی چودہ تاریخ کو بلادِ حلب سے ایلچی' یلبغا کے گرفتار اصحاب کی تلواریں لے کر آیا۔ اور پندرہ تاریخ کو جمعرات کے روز' سلطان ملک صالحہ طارمہ سے شاہانہ شوکت کے ساتھ قصر ابلق آیا اور جمعہ کی نماز میں حاضر نہ ہوا' بلکہ مذکورہ محل میں نماز پڑھ لی کیا' اور جمعہ کے روز دن کے ابتدائی حصے میں امیر سیف الدین شیخون اور طار اپنی فوجوں کے ساتھ بلادِ حلب سے آئے' اور وہ یلبغا اور اس کے اصحاب کو بقیہ ساتھیوں کے ساتھ بلادِ زلغادر التر کمانی میں داخل ہو جانے کے باعث نہ مل سکے اور وہ تھوڑے ہی تھے' اور اس نے ان امراء کو گرفتار کر لیا جو اس کے ساتھ تھے۔ اور وہ بیڑیوں اور زنجیروں میں مذکورہ دونوں امیروں کے ساتھ تھے' پس یہ دونوں سلطان کے پاس قصر ابلق میں گئے' اور اسے سلام کیا' اور زمین کو بوسہ دیا' اور اسے عید کی مبارکباد دی' اور طار آیتمش کے گھر

Marfat.com

میں شمال مشرق میں اترا' اور شیخون' ایاس حاجب کے گھر میں اُترا جو الظاہریۃ البرانیہ کے نزدیک ہے' اور بقیہ فوج شہر کی اطراف میں اتری' اور امیر سیف الدین ارغون نے مذکورہ سوال کی وجہ سے نائب بن کر حلب میں قیام کیا۔ اور اس کے حکمنامے میں اسے بڑے القاب سے خطاب کیا گیا' اور اس نے قیمتی خلعت پہنا اور اس کی بہت تعظیم کی گئی' تاکہ وہاں وہ یلبغا اور اس کے اصحاب کی عداوت میں متحد ہو جائیں۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان سخت عداوت تھی' پھر سلطان نے ان مصریوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے' اور ان شامیوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ میدان اخضر میں عید الفطر کی نماز پڑھی' اور قاضی تاج الدین المنادی المصری نے جو مصری فوج کا قاضی تھا' انہیں سلطان اور اس کے رشتہ داروں کے حکم کے مطابق خطبہ دیا' اور اس نے اسے خلعت دیا۔

یلبغا کے اصحاب میں سے سات امراء کا قتل:

۳ر شوال' سوموار کے روز' عصر سے قبل' سلطان محل سے طارمہ آیا اور اس کے سر پر خیمہ اور پرندہ تھا' جنہیں امیر بدر الدین بن الخطیر اٹھائے ہوئے تھا۔ پس وہ طارمہ میں بیٹھا' اور فوج قلعہ کے نیچے اس کے سامنے کھڑی ہوئی' اور انہوں نے ان اُمراء کو جنہیں وہ بلادِ حلب سے لائے تھے' حاضر کیا اور وہ ان کے امیر کو کھڑا کرنے لگے' پھر اسے مشورے دینے لگے' پس ان میں سے بعض نے اس کی سفارش کی' اور بعض نے اس کے دو ٹکڑے کرنے کا مشورہ دیا' پس اس نے سات کو دو ٹکڑے کیا' پانچ طبلخانات اور دو ہزاری اُمراء کو' ان میں نائب صفد برتاق بھی تھا اور باقیوں کے متعلق سفارش کی گئی' اور انہیں جیل میں واپس بھیج دیا گیا اور وہ دوسرے پانچ تھے' اور اس ماہ کی پانچ تاریخ کو بدھ کے روز سات اُمرائے دمشق کو گرفتار کیا گیا' اور بہت سی حکومتیں بدل گئیں' اور فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت نے تسلط پالیا۔

سلطان کی دمشق سے بلادِ مصر کو روانگی:

اور ۷ر شوال کے روز' سلطان قصر ابلق سے اپنی فوج کے ساتھ سوار ہو کر جامع اموی میں نمازِ جمعہ کو گیا۔ اور جب وہ باب النصر تک پہنچا' تو ساری فوج اس کے آگے پیدل چلی' اور یہ ایک سرد اور بہت کیچڑ والا دن تھا' سو اس نے حجرہ میں مصحف عثمانی کے پہلو میں نماز پڑھی' اور پہلی صف میں اس کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا' بلکہ بقیہ اُمراء اس کے پیچھے صفیں باندھے تھے۔ پس اس نے خطیب کا خطبہ سنا' اور جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اوقاف کے دسویں حصے کے چھوڑنے کا خط پڑھا گیا۔ اور سلطان اپنے ساتھیوں کے ساتھ باب النصر سے نکلا' اور فوج کے ساتھ چلا' اور اپنی فاتح افواج کے ساتھ الکسوۃ کی جانب سلامتی اور عافیت سے روانہ ہوا۔ سلطان روانہ ہوا تو دمشق میں نائب سلطنت نہ تھا' اور وہاں امیر بدر الدین بن الخطیر بھی جو غیر حاضری میں نائب تھا' امور کے بارے میں گفتگو کرتا تھا' حتیٰ کہ اس کا نائب آ کر متعین ہو جائے' اور سلطان کے صحیح سلامت دیارِ مصر پہنچ جانے کی اطلاعات آئیں' اور ذوالقعدہ کے آخر میں وہ اس میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ داخل ہوا' اور وہ جشن کا دن تھا' اور اس نے سب اُمراء کو خلعت دیئے' اور نیابتِ شام کا خلعت امیر علاء الدین المارد انی نے پہنا' اور امیر علم الدین زنبور گرفتار ہوا۔ اور وزارت الصاحب موفق الدین نے سنبھالی۔

اور ۵ر ذوالحجہ ہفتے کی صبح کو امیر علاء الدین علی الجمدار دیارِ مصر سے بڑی شان کے ساتھ دمشق محروسہ میں آیا' اور ایک بڑا دستہ وہاں کی نیابت پر متولی تھا۔ اور حسب دستور اُمراء اس کے آگے تھے' پس وہ بہادر آص کی قبر کے پاس کھڑا ہوا' حتیٰ کہ فوج اس کے

Marfat.com

سامنے پیش ہوئی' اور وہ ان کے ساتھ مل گیا' اور دارالسعادۃ میں داخل ہوا' اور اپنے سے پہلے نائبین کے دستور کے مطابق وہاں اُترا۔ اللہ اسے مسلمانوں کے لیے مبارک کرے۔

اور اس ماہ کی ۱۳ر تاریخ کو ہفتے کے روز دوادارالسلطان امیر عزالدین مغلطای دیارِ مصر سے آیا' اور قصر ابلق میں اترا اور وہ بلادِ حلب کی طرف جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھا' تاکہ یلبغا اور اس کے اصحاب کی طرف افواج کو روانہ کرے۔

۷۵۴ھ

اِس سال کا آغاز ہوا' تو دیارِ مصر اور بلادِ شام اور مملکت حلب' اور اس کے گردونواح' اور حرمین شریفین کا سلطان ملک صالح صلاح الدین صالح بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی تھا۔ اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین قبلائی تھا' اور مملکت کے انتظام کا اشارہ کرنے والے اُمراء سیف الدین شیخون' سیف الدین طار' سیف الدین صرغتمش الناصری تھے' اور قضاۃ القضاۃ اور سیکرٹری وہی تھے' جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے' اور ان تین اُمراء یلبغا' امیر احمد اور بکلمش سے جنگ کرنے کے لیے نائب حلب' امیر سیف الدین ارغون الکاملی تھا' ان تینوں نے جو کچھ کیا تھا' اس کا ذکر ہم گذشتہ سال کے رجب میں کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے زلغادر التر کمانی کی حفاظت میں بلاد البلبنیین میں پناہ لے لی۔ پھر اس نے حاکم مصر کے خوف سے ان کے خلاف تدبیر کی' اور انہیں نائب حلب مذکور کے قبضہ میں دے دیا' جس سے مسلمان بہت خوش ہوئے اور طرابلس کا نائب امیر سیف الدین اتمش تھا جو دمشق کا نائب تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے' اس کے حالات بدل گئے' حتیٰ کہ اُسے جب سلطان دمشق میں تھا' طرابلس کا نائب مقرر کیا گیا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اِس سال کا آغاز ہوا تو متواتر اطلاعات آنے لگیں کہ تینوں اُمراء یلبغا' امیر احمد اور بکلمش نائب حلب امیر سیف الدین ارغون کے قبضہ میں ہیں' حالانکہ وہ وہاں کے قلعے میں قید اپنے بارے میں حکم کے منتظر تھے' اور مسلمانوں کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

اور ۷ر محرم ہفتے کے روز امیر عزالدین مغلطای الدویدار' بلادِ حلب سے واپسی پر دمشق پہنچا اور اس کے ساتھ یلبغا باغی کا سر بھی تھا۔ اللہ نے اُسے اس کے دونوں ساتھیوں' بکلمش' جو طرابلس کا نائب تھا۔ اور امیر احمد' جو حماۃ کا نائب تھا' کے پہنچنے کے بعد اس پر قابو دے دیا' پس حلب میں اس کے نائب سیف الدین ارغون الکاملی کے سامنے ان دونوں کے سر قطع کیے گئے' اور مصر بھجوائے گئے' اور جب یلبغا ان دونوں کے بعد پہنچا تو اس کے ساتھ بھی عصر کے بعد سوق الخیل میں نائب سلطنت کی موجودگی میں وہی سلوک کیا گیا جو ان دونوں سے کیا گیا تھا' اور ساری فوج اور عوام کناروں پر اس کے مرنے سے خوش ہو رہے تھے' اور سب مسلمان بھی خوش ہو گئے' وللہ الحمد والمنۃ۔

اور ۲۸ر ربیع الاوّل جمعہ کے روز' محلہ شاغور کی مسجد میں جسے مسجد المزار کہا جاتا ہے' نیا جمعہ پڑھا گیا' اور جمال الدین عبداللہ بن شیخ شمس الدین بن قیم الجوزیہ نے اس میں خطبہ دیا' پھر اس بارے میں گفتگو کی' اور نوبت بایں جا رسید کہ اہل محلہ اس کے دستے کے روز سوق الخیل کی طرف گئے اور انہوں نے اپنی جامع سے دو خلیفوں کے جھنڈے اور مصاحف اُٹھائے اور نائب سلطنت کے پاس اکٹھے ہوئے اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے ہاں خطبہ دیتا رہے تو اس نے اسی وقت ان کی بات مان لی۔ پھر اس کے جواز

Marfat.com

کے بارے میں نزاع پیدا ہو گیا' پھر قاضی حنبلی نے ان کے لیے مسلسل خطبہ دینے کا فیصلہ کیا اور اس کے بعد طویل مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اور ۷ ربیع الآخر اتوار کے روز' امیر کبیر سیف الدین الجی بغا العادلی فوت ہو گیا اور اپنی اس قبر میں دفن ہوا جسے اس نے قدیم سے باب الجابیہ کے باہر بنایا تھا' اور وہ اسی کے نام سے مشہور و معروف ہے' اور وہ تقریباً ساٹھ سال امیر رہا' اور ارغون شاہ نے اُسے ضربہ میں گزند پہنچایا' اور اس ضرب نے ان کا کام تمام کر دیا جو اس کے دائیں ہاتھ پر لگی تھی' اور وہ اس کے باوجود اپنی امارت پر محترم و معظم ہو کر قائم رہا' یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ:

جب میں امیر ناصر الدین ابن الاقوس کو بعلبک میں نیابت کی مبارک باد دینے گیا تو میں نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا' تو حاضرین نے مجھے بتایا کہ یہ نوجوان عورت تھا' پھر اس کا ذکر نمایاں ہو گیا۔ اور اس کا معاملہ بلادِ طرابلس میں مشہور ہو گیا تھا۔ اور دمشق وغیرہ میں بھی لوگوں میں مشہور ہو چکا تھا' اور لوگوں نے اس کے متعلق گفتگو کی' پس جب میں نے اسے دیکھا تو اس کی ترکی ٹوپی تھی' میں نے اسے اپنے پاس بلایا اور حاضرین کی موجودگی میں اس سے پوچھا' تمہارا معاملہ کیا ہے؟ تو وہ جھینپ گیا اور عورتوں کی طرح اس پر شرمندگی غالب آ گئی۔ اور وہ کہنے لگا' میں پندرہ سال سے عورت تھا' اور انہوں نے تین خاوندوں سے میرا نکاح کیا اور وہ مجھ پر قابو نہ پا سکتے تھے' اور ان سب نے طلاق دے دی۔ پھر میرا عجیب حال ہو گیا' اور میرے پستان جذب ہو گئے' اور چھوٹے ہو گئے اور مجھے رات دن نیند آنے لگی' پھر میری فرج کی جگہ پر کوئی چیز آہستہ آہستہ نکلنے لگی' اور بڑھنے لگی' حتیٰ کہ ذکر اور دو فوطوں کی مانند ظاہر ہو گئی۔ میں نے اس سے پوچھا' کیا وہ بڑا تھا یا چھوٹا؟ تو وہ جھینپ گیا' پھر اس نے بیان کیا کہ وہ چھوٹا تھا' اور انگلی کے برابر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا' کیا اُسے احتلام ہوا تھا؟ اس نے بتایا کہ جب سے یہ چیز حاصل ہوئی ہے' اسے دو مرتبہ احتلام ہوا ہے۔ اور جب اس نے مجھے بات بتائی' اس وقت تقریباً چھ ماہ ہو چکے تھے' اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ عورتوں کے تمام کام جیسے سوت کاتنا' بیل بوٹے بنانا' اور زرکاشی وغیرہ کرنا بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا' جب تو عورت تھا' تیرا کیا نام تھا؟ اس نے کہا نفیسہ' اور آج اس نے کہا عبداللہ' اور اس نے بتایا کہ جب اس کا یہ حال ہوا' تو اس نے اسے اپنے اہل حتیٰ کہ اپنے باپ سے بھی اسے چھپایا۔ پھر اس نے چوتھے خاوند سے اس کے نکاح کا عزم کیا تو اس نے اپنی ماں سے کہا کہ معاملہ اس اس طرح ہو گیا ہے' اور جب اس کے اہل کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے وہاں کے نائب سلطنت کو بتایا اور اس کا محضر لکھا اور اس کا معاملہ شہرت پذیر ہو گیا۔ اور وہ دمشق آ کر دمشق کے نائب السلطنت کے سامنے کھڑا ہو گیا تو اس نے اس سے پوچھا اور اس نے اسے اسی طرح بتایا جیسا اس نے مجھے بتایا تو حاجی سیف الدین کحلن ابن الاقوس نے اسے اپنے پاس رکھ لیا' اور اسے سپاہیوں کا لباس پہنا دیا' اور وہ خوبصورت جوان تھا۔ اور اس کے چہرے' چال اور گفتار میں عورتوں کا سا زنانہ پن تھا۔

پس پاک ہے وہ ذات' جو چاہتی ہے کرتی ہے' اس قسم کا واقعہ دنیا میں بہت کم ہوا ہے اور میرے نزدیک اس کا ذکر پرندے کے انڈوٹ میں پوشیدہ تھا۔ سو اس نے بچے دیئے' پھر جب وہ بالغ ہوا تو آہستہ آہستہ نمایاں ہو گیا' حتیٰ کہ پوری طرح نمایاں ہو گیا۔

Marfat.com

اورانہیں معلوم ہوگیا کہ وہ مرد ہے۔اوراس نے مجھے بتایا کہ اس کا ذکر مختون ہونے کی حالت میں نمایاں ہوا تو اسے ختان القمر کا نام دیا گیا۔اور یہ بات بہت پائی جاتی ہے۔واللہ اعلم۔

اور۵ررجب منگل کے روز امیر عزالدین بقطیہ الدویدار دیارِ حلب سے آیا۔اور جس بات پر حلبی افواج نے اتفاق کیا تھا کہ وہ اپنے نائب' اوران قلعوں کے نائبین اور افواج کے ساتھ خلف بن زلفادر ترکمانی کے ساتھ جائیں گی' اس کے متعلق بتایا' جس نے یلبغا اوراس کے لواحقین کی سلطان کے خلاف خروج کرنے پر مدد کی تھی' اور وہ اس کے ساتھ دمشق آیا' اوزاس کا تفصیلی حال گذشتہ سال میں پہلے بیان ہو چکا ہے' اورانہوں نے اس کے ذخائر اور اموال لوٹ لیے' اوراس کے بیٹوں' رشتہ داروں اور بیویوں میں سے بہت سے لوگوں کو قید کرلیا۔اور فوج نے بہت سی بکریوں' گائیوں' غلاموں' سواریوں اور سامان وغیرہ کو لے لیا' اوراس نے ابن ارطنا کی پناہ لی تو اس نے اس کی محافظت کی' اوراسے اپنے ہاں قید کردیا۔اوراس کے متعلق سلطان سے مراسلت کی' تو لوگ حلبی فوج کی راحت پانے اور بڑی کوفت برداشت کرنے کے بعد اس کے سلامت رہنے سے خوش ہوگئے۔

اوراس ماہ کی ۱۳رتاریخ کو بدھ کے روز ان اُمراء کی آمد ہوئی جو اسکندریہ میں دیارِ مصر سے سلطان کی واپسی کے وقت سے قید تھے' ان میں سے کچھ پر یلبغا کی امداد کرنے اوراس کی خدمت کرنے کا الزام تھا' جیسے امیر سنیف الدین ملک اجی اور علاء الدین علی السیمقدار اور ساطلمس الجلالی اوران کے ساتھیوں پر۔

اور۶یکم ماہِ رمضان کو مفتیوں کی ایک جماعت نے علماء کے دو اقوال میں سے ایک کے مطابق فتویٰ دیا' اور وہ دونوں ہمارے اصحاب شافعیہ کا مقصود ہیں' اور وہ یہ کہ گرجوں میں سے جو گر جائے اس کی واپسی کا جواز ہے' پس قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی نے ان کا مقابلہ کیا۔اورانہیں اس بارے میں ڈانٹ پلائی اورانہیں فتویٰ دینے سے روکا۔اوراس بارے میں ایک کتاب لکھی جو اس بارے میں منع کو متضمن ہے' اوراس کا نام الدسائس فی الکنائس رکھا۔

اور۵رماہِ رمضان کو امیر ابوالقادر التر کمانی جو گذشتہ سال ان قبیح افعال پر یلبغا کا مددگار تھا' کو لایا گیا اوراس پر تنگی کی گئی' اور اسے نائب کے سامنے حاضر کیا گیا۔پھر آج کے دن اسے قلعہ منصورہ میں قید کردیا گیا۔

۷۵۵ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر' بلادِ شام اوراس کے ملحقہ علاقوں اور حرمین شریفین اوراس کے اردگرد کے بلاد حجاز وغیرہ کا سلطان' ملک صالح صلاح الدین بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون الصالحی تھا' اور وہ نائب شام تنکز کا نواسہ تھا' اور وہ حکومت ناصریہ میں تھا۔اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین قبلای الناصری تھا۔اور قاضی موفق الدین اس کا وزیر تھا۔اوران کے شہر کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے' اوران میں قاضی القضاۃ عزالدین بن جماعۃ الشافعی بھی تھے۔اوراُنہوں نے اس سال حجاز شریف کی ہمسائیگی اختیار کرلی تھی' اور قاضی تاج الدین المنادی آپ کے منصب پر کام کرتا تھا' اور سیکرٹری علاء الدین بن فضل اللہ العدوی تھا' اور مملکت کے منتظم تین امراء سیف الدین شیخون' صرغتمش الناصری اور کبیر الادوار عزالدین ططای الناصری تھے۔یہ سال آیا تو امیر سیف الدین شیخون ایک ماہ یا اس کے قریب مدت سے مصاب میں تھا' اور نائب دمشق'

Marfat.com

امیر علاء الدین امیر علی المارادانی تھا۔ اور قضاۃ دمشق وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور کچہریوں کا ناظر الصاحب شمس الدین موسیٰ بن التاج اسحاق اور سیکرٹری قاضی ناصر الدین بن الشرف یعقوب اور خطیب شہر جمال الدین محمود بن جملہ اور اس کا محتسب علاؤ الدین انصاری تھا جو شیخ بہاؤ الدین بن امام المشہد کا قریبی تھا اور وہ اس کی جگہ امینیہ کا مدرس تھا۔

اور ماہِ ربیع الآخر میں امیر علاء الدین مغلطای جو اسکندریہ میں قید تھا آیا' پھر اسے رہا کر دیا گیا اور اس سے قبل وہی حکومت تھا' اور اسے شام کی طرف روانگی کا حکم دیا گیا تا کہ نائب طرابلس حمزہ ایتمش کے پاس رہے' اور منجک جو دیارِ مصر میں اس کا وزیر تھا' وہ بھی مغلطای کے ساتھ اسکندریہ میں قید تھا' وہ صفد کی طرف بیکار رہنے کے لیے چلا گیا' جیسے مغلطای کو طرابلس میں بیکار رہے کا حکم دیا گیا' جب تک اللہ اس کے بارے میں فیصلہ کرے۔

ایک عجیب نادر واقعہ:

۱۶ر جمادی الاولیٰ سوموار کے روز اہل حلۃ کا ایک رافضی جامع دمشق کے پاس سے گزرا' اور وہ آلِ محمد ﷺ پر سب سے پہلے ظلم کرنے والے کو گالیاں دے رہا تھا' اور وہ بار بار ایسا کرتا تھا' اور رُکتا نہیں تھا' اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھی' اور نہ حاضر جنازے کا جنازہ پڑھا' حالانکہ لوگ نماز میں مصروف تھے۔ اور وہ بار بار یہ بات دہرا رہا تھا اور آواز بلند کر رہا تھا۔ پس جب ہم نماز سے فارغ ہوئے' اور لوگوں کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے اُسے پکڑ لیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ قاضی القضاۃ شافعی اس جنازہ میں لوگوں کے ساتھ شامل ہیں۔ میں اس کے پاس آیا' میں نے اس سے گفتگو کی کہ آلِ محمد ﷺ پر کس نے ظلم کیا ہے؟ اس نے کہا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے' پھر اونچی آواز سے کہنے لگا' اور لوگ سن رہے تھے' اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت معاویہ اور یزید (رضی اللہ عنہم) پر لعنت کرے۔ اور اس نے یہ بات دو دفعہ دہرائی تو حاکم نے اسے جیل میں لے جانے کا حکم دیا' پھر مالکی نے اُسے بلایا اور اسے کوڑوں سے مارا اور اس کے باوجود وہ اونچی آواز سے گالیاں دے رہا تھا اور لعنت کر رہا تھا' جو کسی بد بخت ہی سے صادر ہو سکتی ہے' اور اس لعین کا نام علی بن ابی الفضل بن محمد بن حسین بن کثیر تھا' اللہ اس کا برا کرے اور اُسے ذلیل کرے۔ پھر جب اس ماہ کی سترہ تاریخ کو جمعرات کا دن آیا تو دار السعادۃ میں اس کے لیے مجلس منعقد ہوئی اور چاروں قضاۃ حاضر ہوئے' اور اسے وہاں طلب کیا گیا تو اللہ کے فیصلے سے مالکی کے نائب نے اسے قتل کا فیصلہ دیا' پس اسے جلدی سے گرفتار کر کے قلعہ کے نیچے قتل کر دیا گیا اور عوام نے اسے جلا دیا' اور اس کے سر کو شہر میں پھیرایا اور اعلان کیا کہ یہ اصحابِ رسول ﷺ کو گالیاں دینے کی جزا ہے۔ اور میں نے قاضی مالکی کے گھر میں اس جاہل سے مناظرہ کیا' کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے پاس کچھ ایسی باتیں ہیں جو غلاۃ رافضی کہتے ہیں۔ اور اس نے ابن مطہر کے اصحاب سے کچھ کفر و زندقت کی باتیں سیکھی تھیں' اللہ اس کا اور ان کا برا کرے اور خط آیا کہ اہل ذمہ کو شروط عمریہ کا پابند کیا جائے۔

اور ۸ر رجب جمعہ کے روز جامع دمشق کے حجرہ میں نائب السلطنت' بدوؤں کے امراء اور بڑے بڑے امراء اور اہل حل و عقد اور عوام کی موجودگی میں سلطان کا خط پڑھا گیا کہ اہل ذمہ کو شروط عمریہ اور دیگر زائد شروط کا پابند کیا جائے۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ وہ سلطان کو نسلوں اور امراء اور نہ کی چیز سے کام لیں۔ اور ان میں سے کسی کا عمامہ دس ہاتھ سے زیادہ نہ ہو اور گھوڑوں اور

Marfat.com

خچروں پر سوار نہ ہوں۔ لیکن گدھوں کے پالانوں پر چوڑائی میں سوار ہوں' اور وہ گھنٹی یا زرد تانبے کی انگوٹھی یا سیسے کی انگوٹھی کی علامات کے ساتھ داخل ہوں اور ان کی عورتیں' مسلمان عورتوں کے ساتھ حماموں میں داخل نہ ہوں' بلکہ ان کے لیے مخصوص حمام ہوں۔ اور نصرانیوں کی چادر نیلے کتان اور یہودیوں کی چادر پیلے کتان کی ہو۔ اور ان کا ایک موزہ سیاہ' اور دوسرا سفید ہو۔ اور ان کے وارثوں کا فیصلہ شرعی احکام کے مطابق ہو۔

اور ۲۱ر جمادی الآخرۃ کی رات کو باب الجابیہ کا اسٹور جل گیا۔ اور مسلمانوں نے وہ کھانے اور فائدہ بخش ذخائر باب الجوانی سے باب البرانی تک کھودے' اور ماہِ رمضان کے آغاز میں شیخ شمس الدین بن النقاش المصری الشافعی' جامع اموی دمشق میں محراب صحابہ کے بالمقابل وعظ کے لیے ایک مقررہ جگہ بنائی' اور بہت سے اعیان' فضلاء اور عوام آپ کے پاس جمع ہوئے اور کسی پس وپیش خرابی اور توقف کے بغیر آپ کے کلام اور خوش بیانی کی تعریف کی اور عصر کے قریب تک یہ معاملہ طویل ہو گیا۔

اور ۳ر رمضان اتوار کی صبح کو جامع دمشق کے صحن میں قبۃ النسر کے نیچے قاضی کمال الدین حسین ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی' اور آپ کے نائب کا جنازہ پڑھا گیا' اور نائب السلطنت امیر علاء الدین علی اور شہر اور حکومت کے اعیان اور بہت سے عوام حاضر ہوئے' اور آپ کا جنازہ قابل رشک تھا۔ اور آپ کا باپ قاضی القضاۃ بھی دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتا ہوا آیا' اور اس پر گھبراہٹ اور غم نمایاں تھا' اور اس نے امام بن کر آپ کا جنازہ پڑھایا' اور لوگوں نے آپ کی وسعت اخلاق اور دلجمعی کی وجہ سے آپ کا غم کیا' آپ کا شر دوسرے تک پہنچتا تھا اور آپ اچھے فیصلے کرتے تھے' اور اس بارے میں پاکدامن تھے' اور آپ نے متعدد مدارس میں پڑھایا' جن میں الشامیہ البرانیہ اور الغدراویہ بھی شامل ہیں' اور فتوے دیئے اور صدر بنے' اور نحو' فقہ اور فرائض وغیرہ میں آپ کو اچھا کمال حاصل تھا۔ اور آپ کو قاسیون کے دامن میں قبرستان میں دفن کیا گیا جو انہی کے نام سے مشہور ہے۔

ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن قلاوون کی واپسی:

اور ۲ر شوال سوموار کے روز' امراء نے امیر شیخون اور صرغتمش کے ساتھ طار کی شکار کے باعث غیر حاضری میں ملک صالح صالح بن ناصر کی معزولی پر اتفاق کیا اور اس کی ماں تنکز کی بیٹی تھی' اور اس کے بھائی ملک ناصر حسن کو واپس لانا تھا' اور وہ اس دن وہاں تھا۔ اور صالح کو تنگ کر کے ہمیشہ گھر میں رہنے کا پابند کیا گیا۔ اور اسے اس کی ماں خوندہ بنت امیر سیف الدین تنکز نائب شام اور قطلوبغا طار کے سپرد کر دیا اور اس کے بھائی سلیم اور سلطان صالح کے ماموں جائے بھائی نے عمر بن احمد بن بکتمر الساقی کو گرفتار کر لیا' اور دیارِ مصر میں بڑی گڑبڑ ہو گئی۔ اس کے باوجود ایلچی اور بیعت کی خبر اس ماہ کی ۱۳ر تاریخ کو جمعرات کے روز شام پہنچی' اور بیعت کی وجہ سے امیر عز الدین ایدمر الشمسی آیا اور اس نے نائب کی بیعت کی' اور اس نے اس سے قبل اسے قیمتی خلعت دیا' اور امراء حسب دستور دار السعادۃ میں تھے۔ اور خوشی کے شادیانے بجے اور شہر کو آراستہ کیا گیا۔ اور جمعہ کے روز خطیب نے نائب السلطنت' قضاۃ اور حکومت کی موجودگی میں اس کا خطبہ دیا۔

اور ۱۹ر شوال جمعرات کی صبح کو امیر سیف الدین منجک طرابلس کی نیابت پر جاتے ہوئے دمشق آیا اور امیر عز الدین ایدمر

Marfat.com

کے ساتھ قصر ابلق میں اُترا' اور کئی دن ٹھہرا رہا۔ پھر کچھ دنوں بعد اپنے شہر کو روانہ ہو گیا۔

اور اس ماہ کی ۲۶ر تاریخ کو جمعرات کی صبح کو امیر سلف طار اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ حلب محروسہ کی نیابت کی طرف جاتے ہوئے دیارِ مصر سے آیا۔ اور نائب السلطنت نے القبیبات میں جامع کریم الدین کے قریب اس کا استقبال کیا۔ اور باب الفرادیس کے نزدیک تک اس کی مشایعت کی' پس وہ چلا اور وہ وطاۃ برزہ میں اترا' اور وہیں رات گزاری' پھر صبح کو روانہ ہو گیا' اور وہ امیر شیخون کی نظیر تھا' لیکن وہ اس سے قوی ہو گیا' اور اس نے اسے بلادِ حلب کی طرف بھجوا دیا' اور عوام میں بڑے بڑے امور میں قابل تعریف کوششوں کے باعث محبوب تھا' جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

۷۵۶ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو اسلام اور مسلمانوں کا سلطان' سلطان ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون الصالحی تھا۔ اور دیارِ مصر میں کوئی وزیر اور نائب نہ تھا۔ اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور دمشق کا نائب امیر علی الماردانی تھا۔ اور قضاۃ' حاجب خطیب' اور سیکرٹری وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور حلب کا نائب امیر سیف الدین طاز اور طرابلس کا نائب منجک اور حماۃ کا نائب استدمر العمری' اور صفد کا نائب امیر شہاب الدین بن صبح اور حمص کا نائب امیر ناصر الدین ابن الاقوس اور بعلبک کا نائب الحاج کامل تھا۔

اور ۹ر صفر سوموار کے روز امیر ارغون الکاملی کو جو مدت تک دمشق میں نائب رہا' پھر اس کے بعد حلب کا نائب رہا' گرفتار کر لیا گیا۔ پھر جب طاز دیارِ مصر کا حاکم بنا تو اس نے اُسے مصر کی طرف طلب کیا اور اسے گرفتار کر لیا۔ اور قید کر کے اسکندریہ کی طرف بھیج دیا۔ اور ماہِ صفر میں ہفتے کے روز قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی کے لیے دمشق اور اس کے مضافات کے شافعیہ کے لیے قضاء کا حکمنامہ آیا اور اس کے باپ کی زندگی میں ہوا اور لوگ اسے سلام کرنے گئے۔

اور ۲۶ر ربیع الآخر' اتوار کی صبح کو قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی اپنے بیٹے تاج الدین عبدالوہاب کے قضاء القضاۃ اور مشیخہ دارالحدیث اشرفیہ میں مستقل ہو جانے کے بعد پالکی میں دیارِ مصر کی طرف گئے' اور آپ کے ساتھ آپ کے اہل اور رشتہ داروں کی ایک جماعت بھی تھی' جن میں آپ کا نواسہ قاضی بدرالدین بن ابی الفتح اور دوسرے لوگ بھی تھے۔ اور اس سے قبل لوگوں نے آپ کو الوداع کہا تھا اور آپ کمزور ہو چکے تھے' اور کچھ لوگ آپ کے بڑھاپے اور کمزوری کے باعث آپ کے متعلق سفر کی مشقت سے ڈرتے تھے۔

اور ۶ر جمادی الآخرۃ جمعہ کے روز' ظہر کے بعد قاضی القضاۃ تقی الدین ابن علی بن عبدالکافی بن تمام السبکی المصری الشافعی کا جنازہ پڑھا گیا۔ آپ اس ماہ کی تین تاریخ کو سوموار کی شب کو مصر میں فوت ہوئے' اور آج کے دن کی صبح کو دفن ہوئے' آپ کی عمر پورے ۹۳ر سال تھی اور ۹۴ ویں سال کے کئی ماہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اور آپ تقریباً ۱۷ سال دمشق میں فیصلوں پر متصرف رہے پھر اپنے بیٹے قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب کے لیے اس سے دستکش ہو گئے' پھر پالکی میں دیارِ مصر کی طرف کوچ کر گئے' جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اور جب آپ مصر گئے تو وہاں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ قیام کیا۔ اور فوت ہو گئے' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور آپ کے مدرسہ یعقوبیہ اور قیمریہ میں استقرار کا حکمنامہ اور آپ کی دلجوئی کے لیے تعزیت کا خط آیا' اور لوگ حسب دستور آپ کی

Marfat.com

تسلی کے لیے گئے اور قاضی القضاۃ السبکی نے اپنی جوانی میں دیارِ مصر میں حدیث کا سماع کیا اور شام کی طرف کوچ کیا اور پڑھا اور لکھا اور تخریج کی' اور آپ کی بہت سی بہت فائدہ بخش تصانیف پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ ہمیشہ ہی قضاء کی مدت میں اپنی وفات تک لکھتے اور تصنیف کرتے رہے' اور آپ بہت تلاوت کرنے والے تھے' اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ رات کا کچھ حصہ قیام کیا کرتے تھے۔

اور اس سال کے ماہِ جمادی الاولیٰ میں مشہور ہو گیا کہ شہر طرابلس المغرب کے مخذول فرنگیوں کو پکڑ لیا گیا ہے' اور میں نے مالکیہ کے قاضی القضاۃ کے خط میں پڑھا ہے کہ ان کی گرفتاری اس سال کی یکم ربیع الاوّل کو جمعہ کی شب کو ہوئی تھی' پھر پندرہ دنوں کے بعد مسلمانوں نے انہیں واپس لے لیا' اور انہوں نے پہلے مسلمانوں سے جو لوگ قتل کیے تھے' ان سے کئی گنا لوگوں کو ان میں سے قتل کیا گیا' وللہ الحمد والمنۃ۔ اور حکومت نے شام کی طرف آدمی بھیجے جو قیدیوں کے اوقاف کے اموال طلب کرتے تھے' جس سے وہ ان مسلمانوں کو چھڑاتے تھے جو ان کے قبضے میں رہ گئے تھے۔

اور اس سال کی ۱۱ر رجب کو مالکی قاضی' قاضی القضاۃ جمال الدین المسلاتی نے قریۃ الراس جو بعلبک کی عملداری میں ہے' کے نصرانی داؤد بن سالم کے قتل کا حکم دیا۔ بعلبک کی عدالت کی مجلس میں اس پر ثابت ہوا' اور اس نے اس گواہی کا اعتراف کیا جو احمد بن نور الدین علی بن غازی نے جو اللبوۃ بستی سے تعلق رکھتے تھے' اس کے خلاف دی تھی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کیا ہے اور آپ پر ایسی تہمت لگائی ہے جس کا بیان کرنا مناسب نہیں۔ پس اس ملعون کو سوق الخیل میں عصر کے بعد اسی روز قتل کر دیا گیا اور لوگوں نے اسے جلا دیا' اور اللہ نے مؤمنین کے دلوں کو ٹھنڈا کیا' وللہ الحمد والمنۃ۔

اور ۱۴ر شعبان اتوار کی صبح کو قاضی بہاء الدین ابو البقاء السبکی نے مدرسہ قیمریہ میں پڑھایا اور آپ کے عزادار قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی اس سے آپ کے لیے دستکش ہو گئے' اور قضاۃ واعیان آپ کے پاس حاضر ہوئے' اور آپ نے قولِ الٰہی ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ سے آغاز کیا' اور آج ظہر کے بعد فاضل نوجوان شیخ جمال الدین عبداللہ بن علامہ شمس الدین بن قیم الجوزیہ الحنبلی کا جنازہ پڑھا گیا' اور آپ کو اپنے باپ کے پاس باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا' اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' اور آپ کے پاس اچھے علوم تھے' اور آپ حاضر دماغ اور ذہین آدمی تھے' آپ نے فتوے دیئے' پڑھایا' دہرایا اور مناظرات کیے' اور متعدد بار حج کیا' اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اور ۱۹ر شوال سوموار کے روز' دن کے وقت سوق القطانین میں زبردست آگ لگ گئی اور نائب السلطنت' حاجب اور قضاۃ اس کی طرف گئے اور رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں نے اس میں بڑی کوشش کی' حتیٰ کہ اس کا شر ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور اس کی وجہ سے بہت سے گھر اور دوکانیں تباہ ہو گئیں' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور میں نے اسے دوسرے روز دیکھا تو آگ اپنا کام کر رہی تھی اور دھواں اُٹھ رہا تھا' اور لوگ اُسے بہت سے پانی سے بجھا رہے تھے' اور آگ بجھتی نہ تھی' لیکن دیواریں گر گئیں' گھر تباہ ہو گئے اور باشندے خجل ہو گئے۔

۷۵۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر و شام اور حرمین وغیرہ کا سلطان البلاد' ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون الصالحی تھا' اور مصر میں کوئی نائب اور وزیر نہ تھا' اور مملکت کا انتظام امیر سیف الدین شیخون' پھر امیر سیف الدین صرغتمش' پھر امیر

Marfat.com

عزالدین مغلطای اور الدویدار کرتے تھے۔ اور ان کے شہر کے قضاۃ' شافعی کے سوا وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ قاضی شافعی' قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین السبکی متوفی کا بیٹا تھا' اور حلب کا نائب' امیر سیف الدین طاز' اور طرابلس کا نائب' امیر سیف الدین منجک اور صفدر کا نائب امیر شہاب الدین صبح اور حماد کا نائب ایدمر العمری اور حمص کا نائب علاء الدین بن المعظم اور بعلبک کا نائب امیر ناصر الدین الاقوس تھا۔

اور ربیع الاوّل کے پہلے عشرے میں جامع اموی کے فرش کی مرمت مکمل ہوگئی' اور حجرے اور گنبد کے نگینے دھوئے گئے اور فرش خوبصورت بچھائے گئے' اور قندیلوں کے شیشے صاف کیے گئے' اور بہت روشنی ہوگئی۔ اور اس امر کی تغریب دینے والا' امیر علاء الدین ایدغمش تھا جو طبلخانات کا امیر تھا' اور اس بارے میں نائب السلطنت نے اسے حکم دیا تھا۔

اور اس سال کی ۲۸ ربیع الآخر جمعہ کے روز جامع تنکز میں امیر سیف الدین براق ارجو کا جنازہ پڑھایا گیا' اور الصوفیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور آپ قابل تعریف سیرت کے حامل تھے۔ اور بہت نماز پڑھتے' اور صدقہ دیتے تھے۔ اور بھلائی اور بھلے لوگوں کو پسند کرتے تھے۔ اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے بڑے اصحاب میں سے تھے' اور آپ نے اپنے دونوں بیٹوں ناصر الدین محمد اور سیف الدین ابوبکر کو حکم دیا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے دس نیزے ہوں۔ اور ناصر الدین سلطان کے اصطبل میں اپنے باپ کی جگہ کام کرنے' اور ۴ جمادی الاولیٰ جمعرات کے روز دو امیر بھائیوں ناصر الدین محمد اور سیف الدین ابوبکر کو خلعت دیئے گئے۔ یہ دونوں امیر سیف الدین براق کے بیٹے تھے۔

اور اس ماہ میں حنابلہ کے درمیان مسئلہ مناقلہ کے بارے میں نزاع ہوگیا۔ اور قاضی الجبل حنبلی کا بیٹا امیر سیف الدین طیدمر الاسماعیلی حاجب الحجاب کے گھر کی جائے قیام کے بارے میں کسی اور زمین کی طرف مناقلہ کا فیصلہ کرتا تھا' اور وہ اسے اس کے گھر کی جائے قیام پر وقف قرار دیتا تھا' سو اس نے اپنے طریق سے یہ کام کیا' اور تینوں قضاۃ' شافعی' حنفی اور مالکی نے اسے نافذ کیا' اور قاضی حنبلی یعنی قاضی القضاۃ جمال الدین المرداوی المقدسی اس سے ناراض ہوگیا۔ اور اس کی وجہ سے کئی مجالس منعقد کی گئیں' اور اس بارے میں لمبی گفتگو ہوئی' اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے دعویٰ کیا کہ مناقلہ کے بارے میں امام احمد کا مذہب صرف ضرورت کے بارے میں ہے' اور جہاں سے وقف شدہ چیز کا انتفاع ممکن نہ ہو' اور محض مصلحت اور منفعت کے لیے مناقلہ درست نہیں' اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے اس بارے میں جو فیصلہ کیا تھا' انہوں نے اس کے ماننے سے انکار کیا اور آپ نے اسے امام احمد سے بہت سی وجوہ سے ان کے دونوں بیٹوں صالح اور حرب اور ابوداؤد وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ وہ غالب مصلحت کے لیے جائز ہے' اور میری معلومات کے مطابق شیخ عماد الدین ابن کثیر نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک الگ کتاب تصنیف کی ہے' جسے میں نے بہت اچھا اور مفید پایا ہے۔ اور فقہ کا ذوق رکھنے والے جس شخص نے اس پر اطلاع پائی ہے اس کو خلجان نہیں ہوا کہ وہ امام احمد کا مذہب ہے اور اس بارے میں امام احمد نے اپنے بیٹے صالح کی روایت سے حجت پکڑی ہے جسے اس نے عن یزید بن عوف عن المسعودی عن القاسم بن محمد روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ کوفہ کی جامع مسجد کو سوق التمارین میں منتقل کر دیں اور بجائی جامع مسجد کی جگہ بازار بنا دیں تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور اس میں محض مصلحت سے نقل کے استدلال کی واضح دلالت پائی جاتی

Marfat.com

ہے' بلاشبہ پرانی مسجد کو بازار بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' اور اس کے اسناد میں القاسم اور عمر کے درمیان اور القاسم اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے۔ اور صاحب مذہب نے اس سے جزم کیا ہے' اور اس سے حجت پکڑی ہے اور وہ اس بارے میں ظاہر و باہر ہے' پس اس نے اس ماہ کی ۲۸ر تاریخ کو سوموار کے روز مجلس منعقد کی۔

اور ۲۴ر جمادی الاولیٰ بدھ کی رات کو باب الفرج کے باہر زبردست آگ لگی جس کی وجہ سے طاز اور یلبغا کے باہر سے قیاسر اور آختہ کا قیسریہ جو تنکز کی بیٹی کا تھا' اور دیگر بہت سے قیاسر اور گھر اور دکانیں جل گئیں' اور لوگوں کا بہت سا متاع' تانبا اور سامان جل گیا' جو اموال کو چھوڑ کر ایک کروڑ یا اس سے زیادہ قیمت کا تھا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان قیاسر میں فسق سود اور دھوکے وغیرہ بہت سے برے کام ہوتے تھے۔

اور ۲۷ر جمادی الاولیٰ کو خبر آئی کہ ملعون فرنگی صفد شہر پر قابض ہو گئے ہیں' وہ سات کشتیوں میں آئے' اور اس کے باشندوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا' اور بہت کچھ لوٹا اور لوگوں کو قیدی بنایا۔ اور جمعہ کے روز فجر کے وقت لوگوں پر حملہ کیا' اور مسلمانوں نے بھی ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا' اور ان کشتیوں میں سے ایک کشتی توڑ دی' اور فرنگی ہفتہ کی شام کو عصر سے پہلے آئے اور والی بھی آیا۔ اور وہ بہت زخمی تھا' اور اس موقع پر نائب السلطنت نے فوج کو اس جانب بھیجنے کا حکم دیا' اور وہ اس رات روانہ ہو گئے۔ اور حاجب الحجاب ان سے مقدم ہوا' اور نائب صفد امیر شہاب الدین بن صبح ان کے پاس آیا' اور دمشقی فوج سبقت کر گئی' اور اس نے فرنگیوں کو دیکھا کہ انہوں نے جو سامان حاصل کیے ہیں' ان کے ساتھ اور قیدیوں کے ساتھ جزیرہ کی طرف گئے ہیں جو سمندر میں صیدا کی طرف ہے اور مسلمانوں نے میدانِ کارزار میں ان میں سے ان کے اشراف کے شیخ و شاب کو قیدی بنایا اور اسی نے انہیں روانگی سے روکا تھا پس فوج نے ان کے قبضے سے قیدیوں کے چھڑانے کے بارے میں مراسلت کی' اور اس نے ہر راس پر ان سے پانچ سو درہم مانگنے میں سبقت کی' اور انہوں نے قیدیوں کی کونسل سے تیس ہزار کی رقم لی' اور وہ ان کے ساتھ نہ رہا۔ اور فرنگیوں کا ایک بچہ مسلمانوں کے ساتھ رہا اور مسلمان ہو گیا اور انہیں زخمی شخص دے دیا گیا' اور فرنگیوں کو بہت پیاس لگی' اور انہوں نے وہاں جو نہر تھی' اس سے سیراب ہونا چاہا مگر فوج ان سے پہلے اس کی طرف سبقت کر گئی' اور اس نے انہیں اس سے ایک قطرہ پانی لینے سے بھی روک دیا۔ اور وہ منگل کی رات کو اپنی غنائم سمیٹ کر کوچ کر گئے۔ اور میدانِ کارزار میں مقتول ہونے والے فرنگیوں کے سر بھیجے گئے' اور انہیں قلعۂ دمشق پر نصب کیا گیا۔ اور اس وقت خبر آئی کہ فرنگیوں نے اپناس کا گھیراؤ کر لیا اور انہوں نے الربیض کو لے لیا ہے' اور وہ قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں اور اس میں نائب شہر بھی ہے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا ہے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور حاکم حلب بہت سی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا' اور اللہ ہی اپنی طاقت سے انہیں فتح دینے والا ہے۔ اور اسی طرح عوام میں مشہور ہو گیا کہ اسکندریہ کا محاصرہ کیا گیا ہے' مگر اب تک یہ بات متحقق نہیں ہوئی۔ اور ۴ر جمادی الآخرۃ ہفتہ کے روز صیدا میں قتل ہونے والے فرنگیوں کے سر آئے' اور وہ تین پینتیس سر تھے' اور انہیں قلعہ کی برجیوں پر نصب کیا گیا جس سے مسلمان خوش ہو گئے۔

اور ۲۲ر جمادی الآخرۃ بدھ کی رات کو باب الصغیر کے اندر زبردست آگ لگی جو ان مطبخ العسکر سے شروع ہوئی جو مسجد

Marfat.com

الشناشین سے ملحق چھوٹے سے بازار کے پاس ہے' پس مطبخ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ابونصر کے حمام تک جل گیا' اور مذکورہ بازار اور وہاں جو جگہیں ہیں' ان تک پہنچ گئی۔ اور زیادہ آگ باب الفرج سے باہر تھی' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور نائب السلطنت حاضر ہوا اور وہ عشاء کا وقت تھا' لیکن ہوا سخت تھی' اور یہ عزیز وعلیم کے فیصلے کے مطابق تھا۔

اور شیخ عزالدین محمد بن اسماعیل بن عمر الحموی جو رواۃ کے ایک مشائخ تھے' ۲۸ر جمادی الآخرۃ منگل کی رات کو وفات پا گئے' اور دوسرے دن ظہر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر کے قبرستان دفن ہوئے' اور آپ کی پیدائش ۲ر ربیع الاوّل ۶۸۰ھ میں ہوئی۔ اور آپ نے بہت کچھ جمع کیا۔ اور اپنی آخری عمر میں جماعت سے روایت کرنے میں متفرد ہو گئے' اور آپ کی موت سے بیہقی کی سنن کبیر کا سماع منقطع ہو گیا۔

اور ۱۵ر رجب جمعہ کی رات کو قاسیون کے دامن میں محلّہ الصالحیہ میں زبردست آگ لگی اور جامع حنابلہ کے سامنے والا بازار شرقاً غرباً' شمالاً جنوباً پوری طرح جل گیا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۵ر ماہ رمضان کو جمعہ کے روز سوق الخیل کے مغرب میں سیف الدین یلبغا الناصری کی تعمیر کردہ جامع میں خطبہ دیا گیا' اور آج ہی اسے کھولا گیا' اور وہ بہت ہی خوبصورت تھی' اور شیخ ناصر الدین بن الربوہ الحنفی نے خطبہ دیا' اور شیخ شمس الدین الشافعی الموصلی نے اس بارے میں آپ سے کشاکش کی' اور اس کے واقف کنندہ یلبغا مذکور کی طرف سے امارت اور سلطانی احکام کا اظہار کیا' مگر ابن الربوۃ نے اس وجہ سے اس پر قابو پا لیا کہ وہ شیخ قوام الدین الاتقانی الحنفی کا نائب تھا' اور وہ مصر میں مقیم تھا' اور اس کے پاس سلطان کی طرف سے امارت بھی تھی' جو موصلی کی امارت سے متاخر تھی۔ پس اس نے ابن الربوہ کے لیے حکم دیا اور اس نے اس روز دار السعادۃ سے سیاہ خلعت پہنا' اور وہ اس کے سامنے سیاہ خلیفی جھنڈوں کے ساتھ آئے' اور مؤذنین حسب دستور تکبیر کہتے رہے' اور اس نے اس روز اچھا خطبہ دیا' جس کا اکثر حصہ فضائل قرآن پر مشتمل تھا۔ اور اس نے محراب میں سورۂ طٰہٰ کا پہلا حصہ پڑھا اور بہت سے اُمراء' عوام' خواص اور بعض قضاۃ حاضر ہوئے' اور وہ جشن کا دن تھا' اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا' جو اس سے قریب تھے' اور عجیب بات یہ ہے کہ میں ماہ ذوالقعدہ میں ایک کتاب پر مطلع ہوا جسے ایک شخص نے اپنے ایک دوست کو طرابلس کے علاقے سے بھیجا' اور اس میں لکھا تھا' اور مخدوم شیخ عماد الدین' بلاد سواحل میں آگ سے ہونے والے واقعات کو جانتے ہیں جو طرابلس سے لے کر بیروت کے علاقے کی آخری عملداری تک سارے کسروان تک ہوا' اس نے سب پہاڑوں کو جلا دیا۔ اور تمام وحشی جانور' جیسے چیتے' بھالو' لومڑ اور خنزیر آگ سے مر گئے' اور وحوش کے لیے بھاگنے کی جگہ نہ رہی' اور کئی روز تک آگ وہاں لگی رہی' اور لوگ آگ کے خوف سے سمندر کی جانب بھاگ گئے' اور بہت سارے زیتون جل گیا۔ اور جب بارش نازل ہوئی تو اس نے اللہ کے حکم سے اُسے بجھا دیا' یعنی جو اکتوبر میں ہوا تھا اور یہ اس سال کے ذوالقعدہ میں ہوا' راوی کا بیان ہے کہ ایک عجیب واقعہ یہ ہے کہ درخت کا ایک پتہ ایک گھر میں اس کی انگیٹھی سے گرا' اور اس نے اس گھر میں جو سامان اور کپڑے وغیرہ اور زیورات اور بہت سارا ریشم تھا' اُسے جلا دیا۔ اور اس علاقے کے اکثر باشندے دروزیہ اور رافضہ ہیں۔ میں نے اُسے خط سے نقل کیا ہے' اسے محمد بن یلبان نے اپنے دوست کی طرف لکھا تھا' اور وہ دونوں قبان میں میرے پاس ہیں۔

Marfat.com

اور ذوالقعدہ میں شیخ اسماعیل بن العز الحنفی' اور اس کے حنفی اصحاب کے درمیان اس کے بعض لوگوں پر محاکمہ میں زیادتی کرنے پر مناقشہ ہو گیا تو یہ بات اس امر کی مقتضی ہوئی کہ اسے عدالت میں تین روز تک متمرد کی طرح حاضر کیا جائے۔ پس جب وہ عدالت میں حاضر نہ ہوا قاضی شہاب الدین الکفری نے جو حنفی کا نائب تھا' اس کے انصاف کو ساقط کرنے کا فیصلہ دیا۔ پھر اس کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے بلادِ مصر کا قصد کیا ہے' تو نائب نے اُسے واپس لانے کے لیے اس کے پیچھے آدمی بھیجا تو اس نے اُسے ڈانٹ پلائی' پھر اس نے اسے اس کے گھر تک چھوڑ دیا' اور قاضی القضاۃ حنفی نے اس کے متعلق سفارش کی تو اس نے اُسے مستحسن خیال کیا۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

۷۵۸ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو خلیفہ امیر المؤمنین المعتضد باللہ ابوبکر بن المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان العباسی تھا۔ اور دیارِ مصر اور اس کے ماتحت علاقوں اور بلادِ شام اور اس کے اردگرد علاقوں اور حرمین شریفین وغیرہ میں سلطان الاسلام' ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی تھا' اور مصر میں اس کا کوئی نائب اور وزیر نہ تھا' اور دو بڑے امیروں سیف الدین شیخون اور صرغتمش الناصریین کے پاس امور آتے جاتے تھے' اور ان کے شہر کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور دمشق میں شام کا نائب امیر علاؤ الدین علی الماردانی تھا اور دمشق کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے۔

نہایت عجیب وغریب واقعہ:

اس سال کی ۲۴ر تاریخ کو بدھ کے روز دمشق کی جامع کے مجاورین کی ایک جماعت مزار علی وغیرہ سے اُٹھی اور فقراء اور مغاربہ کی ایک جماعت نے ان کی اتباع کی' اور وہ ان جگہوں پر آئے جو شراب اور بھنگ کی فروخت میں متہم ہیں۔ اور انہوں نے شراب کے بہت سے برتنوں کو توڑ دیا' اور جو کچھ ان میں موجود تھا اسے گرا دیا' اور بہت سی بھنگ وغیرہ تلف کر دی۔ پھر وہ سکر السماق کی طرف چلے گئے' اور البارزاریہ اور الکابریہ وغیرہ رذیلوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا اور انہیں ہاتھوں وغیرہ سے مارا گیا' اور بسا اوقات بعض فاسقوں نے ان پر تلواریں بھی سونتیں' جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ اور ملک الامراء نے والی مدینہ اور والی البر کو حکم دیا کہ وہ شراب اور بھنگ فروشوں کے مقابلہ میں ان کے معاون و مددگار ہوں تو انہوں نے ان کے مقابلہ میں ان کی مدد کی' مگر ان کے ساتھ شور وغل بڑھ گیا' اور انہوں نے جھنڈا نصب کیا' اور بہت سے لوگ ان کے پاس اکٹھے ہو گئے اور جب دن کا آخری وقت آیا تو نقباء اور خزاندار یہ کی ایک جماعت آگے بڑھی' اور ان کے پاس زنجیریں بھی تھیں' سو انہوں نے جامع کے مجاورین کی ایک جماعت کو پکڑ لیا اور انہیں کوڑے مارے' اور انہیں شہر میں پھیرایا اور ان کے متعلق اعلان کیا' یہ اس شخص کی جزاء ہے جو علم سلطانی تلے لا یعنی امور سے متعرض ہوتا ہے۔ تو لوگ اس سے حیران رہ گئے' اور انہوں نے اس کا انکار کیا حتیٰ کہ عوام میں سے دو آدمیوں نے منادی کرنے والے کو ملامت کی' تو ایک فوجی سپاہی نے ان میں سے ایک کو گرز مار کر اسے قتل کر دیا' اور دوسرے کو بھی مارا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کہ وہ بھی اسی طرح مر گیا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس سال کے شعبان میں امیر سیف الدین تمر المہمندار کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے کہ وہ تقریباً ستر دن حاملہ رہی' پھر جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا' اُسے گرانے لگی' اور اس نے تقریباً چالیس روز سے مسلسل اور متفرق دنوں میں پندرہ لڑکے اور لڑکیوں

Marfat.com

کو جنم دیا۔ ان کے بعد کم ہی کوئی مرد اور عورت کی شکل پہچانتا تھا۔

اور اطلاع آئی کہ امیر سیف الدین شیخون جو دیارِ مصر و شام کی حکومتوں کا منتظم تھا' اس پر سلطان کے غلاموں میں سے ایک غلام نے غلبہ پا کر اُسے تلوار سے ضربات لگائی ہیں' اور اس کے جسم کو کئی جگہ سے زخمی کر دیا ہے۔ ان میں سے کچھ ضربات اس کے چہرے اور ہاتھ پر لگی ہیں' اور اسے مقتول مجروح اور مطروح ہونے کی حالت میں اُٹھا کر اس کے گھر لایا گیا ہے' اور اس کی وجہ سے اُمراء کی جماعت ناراض ہو گئی حتیٰ کہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سوار ہو کر دعوت مبارزت دی اور کوئی ان کے مقابلہ میں نہ آیا' اور اس سے مصیبت میں بہت اضافہ ہو گیا' اور انہوں نے امیر سیف الدین صرغتمش وغیرہ پر تہمت لگائی کہ یہ کام ان کی مدد سے کیا گیا ہے' واللہ اعلم۔

شفاخانۂ حلب کے بانی ارغون الکاملی کی وفات:

آپ کی وفات قدس شریف میں اس سال کی ۲۶ رشوال کی جمعرات کے روز ہوئی۔ اور آپ کو اس قبر میں دفن کیا گیا جسے آپ نے مسجد کے مغرب میں اس کے شمال میں بنایا تھا' آپ حلب کے بعد مدت تک دمشق کے نائب رہے' پھر وہ واقعہ ہوا' جس کی اصل یلبغا تھا' اللہ اس کے دور کا برا کرے۔ پھر آپ حلب کے نائب بنے' پھر مدت تک اسکندریہ میں قید رہے' پھر آپ کو رہا کر دیا گیا' اور آپ نے قدس شریف میں اقامت اختیار کر لی' یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی' جیسا کہ ہم نے مذکورہ تاریخ میں بیان کیا ہے' الشریک بن زریک نے آپ کو ملامت کی' واللہ اعلم۔

امیر شیخون کی وفات:

دیارِ مصر لے ذوالقعدہ کی ۲۶ رتاریخ جمعہ کی شب کو امیر شیخون کی وفات کی خبر آئی' اور دوسرے دن آپ اپنی قبر میں دفن ہوئے' اور آپ نے ایک عظیم مدرسہ تعمیر کیا' اور اس میں مذاہب اربعہ' دارالحدیث اور صوفیہ کے لیے خانقاہ بنائی اور اس پر بہت سی چیزوں کو وقف کیا اور اس میں علامات اور قراۃ دارۃ مقرر کی اور بہت سے اموال و ذخائر اور بقیہ مصری اور شامی بلاد میں کونسلیں چھوڑیں' اور اپنے پیچھے بیٹیاں اور ایک بیوی چھوڑی اور سلطان مذکور کی بقیہ اولاد نزدیکی رشتہ داری سے وارث ہوئی' اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی پارٹی کے بہت سے اُمراء کو گرفتار کیا گیا' جن میں سب سے مشہور عزالدین بقطای' الدوادار اور ابن قوصون تھے' اور آپ کی مال سلطان کی بہن پر قوصون کے بعد شیخون کو نائب مقرر کیا گیا۔

۷۵۹ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو بلادِ مصر و شام اور حرمین شریفین اور ان کے ماتحت علاقوں میں سلطان الاسلام ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلاوون بن عبداللہ الصالحی تھا' اور امیر شیخون کی وفات کی وجہ سے اس کا اور اس کے خواص کا پہلو مضبوط ہو گیا' جیسا کہ ہم نے گذشتہ سال کے ۲۶ ر ذوالقعدہ میں بیان کیا ہے' اور دنیاوی سامان میں سے اس کی میراث میں سے اس کے حصے میں سونے اور چاندی کے ڈھیر اور نشان مند گھوڑے اور جانور اور کھیتیاں آئیں۔ اور اسی طرح غلام' ہتھیار' سامان' اونٹوں کے گلے اور منڈیاں بھی آئیں جن کا شمار کرنا یہاں مشکل ہے۔ اور ہماری اطلاع کے مطابق اس وقت تک دیارِ مصر میں نہ نائب تھا نہ وزیر' اور قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور دمشق کا نائب اور اس کے قضاۃ' حنفی کے سوا وہی تھے جن کا ذکر اس

Marfat.com

سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ اور وہ نجم الدین طوسی کی بجائے قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری تھا۔ آپ نے گذشتہ سال شعبان میں وفات پائی۔ اور حلب کا نائب سیف الدین طاز' طرابلس کا نائب' منجک اور حماۃ کا نائب استدمر العمری اور صفد کا نائب' شہاب الدین بن صبح اور حمص کا نائب صلاح الدین خلیل بن خاص برک اور بعلبک کا نائب ناصر الدین الاقوس تھا۔

اور ۱۴ر محرم سوموار کی صبح کو چار ہزار فوج' چار سالاروں کے ساتھ حلب کی جانب' حلب کی فوج کی مدد کے لیے گئی کہ اگر حکم کے مطابق طاز سلطنت سے انکار کرے تو اُسے گرفتار کرلیا جائے۔ اور جب ۲۱ر محرم آیا تو نائب السلطنت کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ وہ بقیہ فوج ہتھیار بند ہو کر جائے' اور وہ اسے سوق الخیل میں جا ملیں۔ پس وہ ان کے ساتھ ثنیۃ العقاب کی جانب گیا تا کہ امیر طاز کو شہر میں داخل ہونے سے روکے' کیونکہ فوج کے ساتھ دیارِ مصر کی طرف اس کی آمد یقینی ہو گئی تھی' پس لوگ اس سے گھبرا گئے' اور دار السعادۃ کو ذخائر اور قابل حرمت چیزوں سے خالی کر کے قلعہ کی طرف بھجوا دیا گیا' اور بہت سے اُمراء شہر کے اندر اپنے گھروں میں قلعہ بند ہو گئے' اور باب النصر کو بند کر دیا گیا' جس سے لوگ وحشت محسوس کرنے لگے' پھر حاجیوں کے داخل ہونے کی وجہ سے باب الفرادیس' باب الفرج اور باب الجابیہ کے سوا سب دروازوں کو بند کر دیا گیا۔

اور ۲۳ر محرم جمعہ کی صبح کو محمل آیا اور بہت سے لوگوں کو طاز کے معاملہ میں اور حوران میں العشیر کے معاملے میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس کا پتہ ہی نہ چلا' اور امیر سیف الدین طید مر الحاجب الکبیر کے ارض حوران میں گرفتار ہونے اور قلعہ صرخد میں قید ہونے کی اطلاع آئی' اور اس کی تلوار امیر جمال الدین حاجب کے ساتھ آئی' اور وہ اسے گھاٹی کے پاس خیمہ میں لے گیا۔ اور طاز اپنی فوجوں کے ساتھ باب القطیفہ تک پہنچ گیا' اور اس کا شالیش نائب شام کے شالیش کے ساتھ ملا' اور ان میں جنگ نہ ہوئی' پھر اس نے اور نائب نے صلح کے بارے میں مراسلت کی کہ طاز اپنے آپ کو بچا لے۔ اور دس زینوں کے ساتھ سوار ہو کر سلطان کے پاس جائے' اور جس حالت میں ہے اس سے علیحدہ ہو جائے اور نائب سے اس بارے میں خط و کتابت کرے۔ اور انہوں نے سلطان کے پاس اس کے معاملے میں اور جس پر یہ قدرت رکھتا تھا' اس کے متعلق نرمی اختیار کی' تو اس نے یہ بات مان لی اور آدمی بھیجا کہ وہ اس شخص کو تلاش کرے جو اس کی وصیت کی گواہی دے۔ تو نائب السلطنت نے اس کی طرف قاضی شہاب الدین قاضی فوج کو بھیجا' تو وہ اس کے پاس گیا' تو اس نے اپنے بیٹے' اپنے بیٹے کی ماں' اور اس کے والد یعنی اپنے لیے اسے وصیت کی۔ اور اپنی وصیت پر امیر علاء الدین' امیر علی الماردانی نائب السلطنت اور امیر صرغتمش کو نگران مقرر کیا۔ اور نائب ۲۴ر محرم ہفتے کے روز مغرب اور عشاء کے درمیان شام کو گھاٹی سے واپس آیا اور اس کے لیے بہت دعائیں ہوئیں' اور لوگ اس سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے امیر طاز سے سمع و اطاعت کو قبول کرنے' اور باوجود اپنے پاس بکثرت افواج ہونے کے مقابلہ نہ کرنے' اور اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کے اس پر ترغیب دینے کی قوت کے باوجود ان کی بات نہ ماننے کے' امیر طاز کی طرف دعوت دی' اور میں نے نائب السلطنت امیر علاء الدین' امیر علی الماردانی سے ملاقات کی' اور اس نے مجھے ملخصاً اس کے خروج سے رجوع تک تمام واقعات بتائے۔ اور اس کی گفتگو کا مفہوم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑی مہربانی فرمائی ہے کہ ان کے درمیان جنگ نہیں ہوئی' اس نے بتایا کہ جب طاز القطیفہ پہنچا' تو ہم لاجین کی سرائے کے قریب اُتر چکے تھے۔ میں نے اس کے پاس اپنے غلاموں میں سے ایک غلام بھیجا کہ وہ اُسے کہے کہ

Marfat.com

صرف دس زینوں کے ساتھ تیرے دیارِ مصر کی طرف جانے کے بارے میں حکمنامہ آ گیا ہے' پس جب تو یوں آئے تو خوش آمدید' اور اگر تو ایسا نہ کرے تو تو فتنہ کی جڑ ہے' اور میں جمعہ کی ساری رات فوج کے ساتھ رہا اور وہ ہتھیار بند تھا' پس میرا غلام جلد واپس آ گیا' اور اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا جو کہہ رہا تھا کہ وہ پوچھتا ہے کہ وہ اس کی تلاش میں آئے' جیسے وہ مصر سے اس کی تلاش میں گیا تھا۔ میں نے کہا' اس کی کوئی سبیل نہیں' وہ سلطان کے حکم کے مطابق دس زینوں کے ساتھ جائے' پس وہ لوٹ گیا اور میرے پاس وہ امیر آیا جو مصر سے اس کی تلاش میں آیا تھا' اس نے کہا' وہ تم سے تمہارے غلاموں میں شامل ہونے کا مطالبہ کرتا ہے' پس وہ دمشق سے الکسوۃ کی طرف بڑھ گیا تو اس کی فوج وہاں اُتری' اور وہ حکم کے مطابق دس زینوں کے ساتھ سوار ہوا' میں نے کہا' اس کے دمشق میں داخل ہونے' اور اس کی تلاش میں تجاوز کرنے کی صلاً کوئی سبیل نہیں' اگرچہ اس کے پاس سوار اور پیادے اور سامان ہے' اور میرے پاس اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ امیر نے مجھے کہا' اے اخوند اس کی قیمت نہیں بھلائی جائے گی۔ میں نے کہا' جو کچھ تو سنتا ہے' وہی ہوگا۔ اور ابھی وہ ایک تیر کی مار کے برابر چلا تھا کہ ہمارے جاسوسوں میں سے جو لوگ اس کے پاس تھے' ان میں سے ایک جاسوس نے آ کر کہا' اے اخوند حماۃ اور طرابلس کی افواج اور ان کے ساتھ جو دمشقی فوج ہے' جنہوں نے اس کی وجہ سے خروج کیا تھا' وہ پہنچ چکی ہے' اور اس نے اور انہوں نے اتفاق کر لیا ہے۔

راوی کا بیان ہے' میں اُسی وقت فوج کے ساتھ سوار ہوا' اور میں نے اپنے آگے دو ہراول دستے بھیجے' اور میں نے کہا' ان افواج کو دیکھو جو آئی ہیں' حتیٰ کہ وہ تمہیں دیکھ لیں' اور وہ معلوم کر لیں کہ ہم نے ہر طرف سے ان کا گھیراؤ کر لیا ہے' پس اسی وقت ان کی طرف سے امان طلب کرنے کے لیے ایلچی آئے' اور وہ بلند آواز سے اس بات کی قبولیت کا اعلان کر رہے تھے کہ وہ دس زینوں کے ساتھ سوار ہوگا' اور اپنے القطیفہ کے مطالبہ کو ترک کر دے گا' اور یہ جمعہ کے دن کا واقعہ ہے۔ اور جب رات ہوئی تو میں نے اور فوج نے ہتھیار بند ہو کر پوری رات گزاری' اور مجھے خدشہ ہوا کہ یہ مکر وفریب ہے۔ سو جاسوس ہمارے پاس آئے' اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنے تیروں' نیزوں اور بہت سے ہتھیاروں کو جلا دیا ہے' تو ہمیں اس موقع پر یقین ہو گیا کہ اُسے جو حکم دیا گیا تھا' اس نے اسے مان لیا ہے' اور جب ہفتے کی صبح ہوئی تو اس نے تنزل اختیار کیا اور دس زینوں کے ساتھ سوار ہو کر دیارِ مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

اور ۲۴ر صفر سوموار کے روز' وہ حاجب الحجاب آیا' جسے قلعہ صرخد میں اس ایلچی کے ساتھ قید کیا گیا تھا' جو اس کی وجہ سے دیارِ مصر سے آیا تھا' اور اُمراء اور بڑے لوگوں کی ایک جماعت نے اس کا استقبال کیا' اور اس نے اس کے گھر میں بہت صدقات دیئے اور وہ اس سے بہت خوش ہوئے' اور وہ لوگ کہتے تھے کہ وہ دیارِ مصر کی طرف اعزاز واکرام کے ساتھ ایک ہزار آدمیوں اور کاموں کا پیشرو بن کر جا رہا ہے۔

اور جب اس ماہ کی ۲۷ر تاریخ کو جمعرات کا دن آیا تو اچانک لوگوں نے دیکھا کہ وہ قلعہ منصورہ میں قید ہو کر داخل ہوا ہے' اور اس پر تنگی وارد کی گئی ہے۔ پس لوگ اس خوشی کے مقابلہ میں اس غم سے حیران رہ گئے' اور جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

اور ۲۸ر ربیع الاوّل بدھ کے روز' حاجب کے باعث جامع کے ہال میں مجلس منعقد کی گئی' اور جمعرات کے روز حاجب کو قلعہ

Marfat.com

سے دارالحدیث میں لایا گیا' اور قضاۃ وہاں دعاوی کے باعث حاضر ہوتے' جو اس سے اپنے بعض لوگوں کا حق طلب کرتے تھے۔

اور ۹ ربیع الاوّل سوموار کے روز دیارِ مصر سے ایلچیوں کا لیڈر حاجب مذکور کی تلاش میں آیا۔ پس اُسے سلطانی قلعہ سے باہر نکالا گیا' اور وہ نائب السلطنت کے پاس آیا اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیا' پھر وہ اپنے گھر کی طرف چلا گیا' اور اُسی روز عزت کے ساتھ سوار ہو کر دیارِ مصر کو چلا گیا' اور اس کے آگے بہت سے عوام اس کے لیے دُعائیں کرتے ہوئے نکلے' اور یہ تاریخ کا سب سے عجیب واقعہ ہے۔ اس شخص کو صرخد میں قید ہونے کے باعث بہت تکلیف پہنچی' پھر اُسے رہا کر دیا گیا۔ پھر اسے قلعۂ دمشق میں قید کیا گیا' پھر اُسے رہا کر دیا گیا' اور یہ سب کچھ ایک ماہ میں ہوا۔

پھر ۱۲ ر جمادی الاولیٰ اتوار کے روز دمشق سے نائب السلطنت کے معزول ہونے کی اطلاعات آئیں' اور وہ سوموار کے روز دستے کے ساتھ سوار نہ ہوا' اور نہ دارالعدل میں حاضر ہوا' پھر اس کے متعلق اور اس کے نیابت حلب کی طرف جانے' اور نائب حلب کے دمشق آنے کی خبریں ثابت ہوگئی۔ اور لوگوں نے اس کی دیانت اور سخاوت اور اہل علم سے اس کے حسن سلوک کی وجہ سے اس پر غم کیا' لیکن اس کے خواص اس کے احکام کو نافذ نہ کرتے تھے جس کی وجہ سے بہت سا فساد پیدا ہو گیا' اور انہوں نے بہت سے شہروں کو بچایا' اور اس کے باشندوں کے درمیان اس کی وجہ سے جنگیں برپا ہوئیں' اور قبائل برانگیختہ ہو گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۲۵ ر جمادی الاولیٰ ہفتے کے روز' امیر علی الماردانی نیابت کی شان وشوکت کے ساتھ جلدی سے اس کی تلاش میں حلب محروسہ کی طرف جانے کے لیے نکلا' اور اس نے وطاۃ برزہ میں اپنا خیمہ لگایا۔ پس لوگ اس کی تلاش میں خوشی میں نکلے' اور آج نائب کے خروج کے تھوڑے عرصے بعد امیر سیف الدین طید مر الحاجب دیارِ مصر سے اپنے حجابت کے کام پر واپس آئے ہوئے بڑی شان و شوکت کے ساتھ واپس آیا' اور لوگوں نے شمعوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کے لیے دعا کی' پھر اسی روز وہ ملک الامراء کی خدمت میں وطاۃ برزہ آیا اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا' اور اُمراء نے اُسے خلعت دیئے' اور دونوں کی صلح ہو گئی۔

نائب السلطنت منجک کی دمشق میں آمد:

۲۴ ر جمادی الآخرۃ جمعرات کی صبح کو حلب کی طرف سے نائب السلطنت منجک دمشق آیا' اور حسب دستور امراء اور فوج اس کے آگے تھی' اور شمعیں روشن کی گئیں' اور لوگ باہر نکلے' اور ان میں سے بعض نے چھتوں پر رات گزاری' اور وہ ایک عظیم دن تھا۔

اور ماہِ رجب کے آخر میں نائب السلطنت ربوہ آیا' اور اس نے قضاۃ اور والیانِ امر کو بلایا' اور مفتیوں کے حاضر کرنے کا حکم دیا' اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا' جنہیں ربوہ طلب کیا گیا تھا' پس میں اس کی طرف گیا' اور نائب السلطنت نے اس روز ربوہ میں تعمیر شدہ مکانات کو گرانے' اور حمام کو اسی وجہ سے بند کرنے کا عزم کیا ہوا تھا' کہتے ہیں کہ وہ اس لیے بنائی گئی تھیں کہ وہ اس میں فیصلے کرے' اور اس حمام کی میل کچیل اس نہر میں جاتی تھی جس سے لوگ پانی پیتے تھے' پس بالآخر طے پایا کہ رہائش گاہوں کو باقی رکھا جائے' اور ان آرامگاہوں کو واپس کر دیا جائے' جو اس کی روشنی اور لوگوں پر حاوی ہیں۔ اور جو کھجوروں پر حاوی ہیں' انہیں چھوڑ دیا جائے۔

پس لوگ ربوہ کی طرف جانے سے کلیتہً رُک گئے' اور اس روز اُس نے عورتوں کی آستینوں کو تنگ کرنے کا حکم دیا' نیز یہ کہ

Marfat.com

گھنٹیوں اور قافلوں کو ان گدھوں سے دُور کر دیا جائے جو کرائے پر دینے والوں کے ہوتے ہیں۔

اور ماہِ شعبان کے اوائل میں نائب السلطنت جمعہ کے روز عصر کے بعد سوار ہوا تا کہ اس رومی دیوار سے اطلاع پائے جو الرحبیہ میں ہے۔ سو بازار والے خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے اپنی سب دوکانیں بند کر دیں اور انہوں نے خیال کیا کہ نائب السلطنت نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے' پس وہ اس بات سے ناراض ہوا' اور اس سے نکل آیا۔ پھر اس نے مذکورہ دیوار کے گرانے کا حکم دے دیا۔ اور یہ کہ اسے اس عمارت کی طرف منتقل کر دیا جائے' جسے اس نے باب النصر کے باہر دارالعدل کے پہلو میں دارالصناعت میں نئے سرے سے تعمیر کیا ہے' اس نے اس کی عمارت سے سرائے بنانے کا حکم دیا' اور یہ پتھر وہاں منتقل کیے گئے۔

دمشق کے تینوں قضاۃ کی معزولی:

۹ رشعبان منگل کے روز دیارِ مصر سے ایلچی آیا اور اس کے پاس ایک ورق بھی تھا۔ جس میں نئے قضاۃ کو سلام لکھا تھا' اور اس نے شافعی' حنفی اور مالکی قاضی کے معزول ہونے کی اطلاع دی اور اس نے قاضی بہاء الدین ابوالبقاء السبکی کو شافعیہ کا اور شیخ جمال الدین بن السراج حنفی کو حنفیہ کا قاضی مقرر کیا اور لوگ انہیں سلام کرنے اور مبارکباد دینے گئے اور اس کے لیے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ مالکی قاضی عنقریب دیارِ مصر سے آئے گا اور جب ۲۷ رشعبان کو ہفتے کا دن آیا تو دیارِ مصر سے ایلچی آیا اور اس کے پاس دو حکمنامے اور شافعی اور حنفی قاضیوں کے لیے دو خلعت تھے' پس ان دونوں نے خلعت پہنے' اور دارالسعادۃ سے جامع اموی کی طرف آئے اور حجرہ کی محراب میں بیٹھ گئے اور شیخ نورالدین بن الصارم محدث نے منبر پر محراب کے سامنے قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء الشافعی کا حکمنامہ پڑھا' اور شیخ عمادالدین بن السراج محدث نے اسی طرح منبر پر قاضی القضاۃ جمال الدین بن السراج حنفی کا حکمنامہ پڑھا' پھر ان دونوں نے وہاں فیصلے کیے' پھر وہ الغزالیہ کی طرف آیا اور وہاں قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء نے درس دیا اور حنفی قاضی اس کے دائیں جانب بیٹھا' اور میں بھی اس کے پاس موجود تھا' سو اس نے یوم الشک کے روزوں سے درس کا آغاز کیا' پھر وہ اس کے ساتھ مدرسہ نوریہ کی طرف آیا اور وہاں قاضی القضاۃ جمال الدین مذکور نے درس دیا' اور قاضی القضاۃ بہاء الدین اس کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ اس نے قول الٰہی ﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ ﴾ سے آغاز کیا۔

پھر بہاء الدین مدرسہ عادلیہ کبیرہ کی طرف لوٹ گئے اور وہاں قول الٰہی ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ﴾ سے درس کا آغاز کیا اور ۸ رماہ رمضان بدھ کی صبح کو مالکی قاضی دیارِ مصر سے آیا' اور اس روز اس نے خلعت پہنا اور جامع اموی کے حجرہ میں آیا اور وہاں قضاۃ واعیان کی موجودگی میں اس کا حکمنامہ پڑھا گیا' جسے شیخ نورالدین بن الصارم محدث نے پڑھا اور وہ قاضی القضاۃ شرف الدین احمد بن شیخ شہاب الدین عبدالرحمٰن بن شیخ شمس الدین محمد بن عسکر العراقی البغدادی تھا' وہ کئی بار شام آیا' پھر اس نے قطب الدین کی نیابت میں بغداد میں فیصلے کرنے کے بعد دیارِ مصر کو وطن بنا لیا' اور اپنے باپ کے بعد المستنصریہ میں درس دیا' اور اسی طرح دمیاط میں بھی فیصلے کیے' پھر دمشق میں مالکیہ کا قاضی بن کر آیا اور وہ بہت محبت کرنے والا اور صحیح البنیان اور ملاقات کے وقت خندہ رو شیخ تھا' اور وہ عفیف' پاک دامن اور سخی شیخ تھا' اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے توفیق دے اور راہ ہدایت کی طرف اس کی رہنمائی کرے۔

یارِ مصر کے امراء کے اتالیق امیر طرغتمش کی گرفتاری:

اس رمضان کی ۲۵ رتاریخ کو ہمارے پاس اس کی گرفتاری کی اطلاع آئی اور اُسے اس ماہ کی بیس تاریخ کو سلطان کی وجودگی میں گرفتار کیا گیا' پھر اس کے قتل کے بارے میں روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہاں اس کے ذخائر واموال کی محافظت ی گئی اور اس کے اصحاب واتباع سے مطالبہ کیا گیا اور جن لوگوں کو مطالبے کے تحت مارا اور قید کیا گیا ان میں قاضی ضیاء الدین ابن طیب بیت الاکابر بھی تھے اور مشہور ہو گیا کہ وہ سزا سے مر گئے ہیں' اور آپ دیارِ مصر کی طرف آنے والوں کا مقصود تھے' خصوصاً دمشق ہر کے باشندوں کا' آپ نے کئی کام سنبھالے اور آخری عمر میں بلادِ سلطان میں تمام اوقاف کی نگرانی آپ کے سپرد کی گئی اور آپ نے جامع اموی وغیرہ کے بارے میں اعتراضات کئے' جس کی وجہ سے کاتبوں وغیرہ کی جماعت کی رسد بند ہو گئی اور بہت سے امور مہ وخاصہ میں آپ نے امیر صرغتمش کی مدد کی' اور اس کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔

قضا کی واپسی:

صرغتمش نے دمشق کے تینوں قضاۃ حنفی' شافعی' مالکی کو معزول کر دیا تھا' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور ان سے پہلے اس نے ن جماعۃ کو معزول کیا اور ابن عقیل کو مقرر کیا اور جب صرغتمش گرفتار ہوا تو سلطان نے قضاۃ کو اپنے کام پر واپس آنے کا حکم دیا اور ب یہ اطلاع دمشق پہنچی تو تینوں قضاۃ نے فیصلے کرنے سے انکار کر دیا' ہاں وہ عید کی رات کو جامع اموی میں رؤیت ہلال کے لیے گئے اور عید کی صبح کو نائب کے ساتھ قضاۃ کے دستور کے مطابق عیدگاہ کی طرف گئے اور وہ خوفزدہ تھے۔ اور وہ مدارس حکم سے منتقل ہو گئے اور قاضی القضاۃ ابوالبقاع الشافعی الزعیفریۃ میں بستانہ واپس آ گئے' اور قاضی القضاۃ ابن السراج' التعدیل میں اپنے گھر واپس گئے اور قاضی القضاۃ شرف الدین مالکی صمصامیہ کے اندر الصالحیہ کی طرف کوچ کر گئے اور لوگوں کو ان کی وجہ سے بڑا دُکھ ہوا' کیونکہ آپ دیارِ مصر سے مسافرانہ طور پر آئے تھے اور آپ محتاج اور متدین تھے' اور آپ نے اچھے فیصلے کیے۔ پھر آخر میں واضح ہوا کہ آپ معزول نہیں ہوئے اور برقرار ہیں جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے' پس آپ کے اصحاب واحباب اور بہت سے لوگ اس سے خوش ہو گئے۔ اور جب ۴ رشوال کو اتوار کا دن آیا تو ایلچی آیا اور اس کے پاس قاضی القضاۃ تاج الدین ابن السبکی الشافعی اور قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری الحنفی کا حکمنامہ تھا اور قاضی القضاۃ شرف الدین المالکی العراقی' مالکیہ کی قضاۃ پر برقرار رہے۔ اس لیے کہ سلطان کو یاد آیا کہ اس نے زبانی آپ سے شام کی قضاء کی بات کی تھی اور آپ کو اپنے سامنے دمشق بھجوایا تھا' پس آپ کی سیرت آپ کی نیت کی طرح قابل تعریف رہی اور لوگ اس کی وجہ سے آپ سے خوش ہو گئے۔

اور ۳ رذوالقعدہ سوموار کے روز محدث شمس الدین محمد بن سعد حنبلی نے وفات پائی اور دوسرے دن السفح میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی' آپ نے بہت لکھا اور مہارت حاصل کی اور آپ کو احزار کے اسماء اور ان کے رواۃ کی جو متاخرین شیوخ میں سے تھے' اچھی معرفت حاصل تھی اور آپ نے حافظ البرزالی کے لیے اس کے مشائخ کے بڑے حصے کو لکھا اور ہر ایک سے اس کے لیے ایک حدیث یا اس سے زیادہ احادیث بیان کیں اور جو کچھ ان سب سے سنا تھا اسے لکھا اور وہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ البرزالی

Marfat.com

وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ۔

اور جامع الفوقانی کے بانی' بہاء الدین ابن المرجانی وفات پا گئے' اصل میں یہ ایک مسجد تھی' آپ نے اسے جامع بنا دیا' اور اس میں خطبہ دیا اور میں پہلا شخص تھا جس نے اس میں ۷۴۸ھ میں خطبہ دیا' اور آپ نے حدیث کا کچھ سماع کیا اور ہمیں امیر سیف الدین بن فضل بن عیسیٰ بن مہنا کی وفات کی اطلاع ملی جو اعراب کے سخی اور بہادر امراء میں سے ایک تھا اور اس نے کئی بار آل مہنا کی امارت سنبھالی' جیسے کہ اس سے پہلے اس کے باپ نے اُسے سنبھالا تھا' اس کے ایک عمزاد نے اس پر حملہ کر کے بلا ارادہ قتل' اُسے قتل کر دیا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے' لیکن جب اس نے تلوار سے اس پر حملہ کیا تو اس نے اپنا دفاع کرنا چاہا' تو اس نے اس کے سر پر تلوار مار کر اُسے پھوڑ دیا۔ اور وہ اس کے بعد تھوڑے دن زندہ رہا' اور مر گیا۔ رحمہ اللہ۔

منجک کی دمشق سے معزولی:

اور ۲ر ذوالحجہ اتوار کے روز' دیارِ مصر سے ایک امیر آیا اور اس کے پاس نائب دمشق کا حکمنامہ تھا' اور وہ امیر سیف الدین منجک صغد محروسہ کا نائب تھا' دوسرے دن کی صبح کو' اور وہ یوم عرفہ تھا' وہ دار السعادۃ سے صغد محروسہ جانے کے لیے المزہ کی بلند اور وسیع جگہ پر آیا اور عید' المزہ کی بلند جگہ پر منائی' پھر صغد کی طرف چلا گیا' اور بہت سے مفسدین اور شراب فروشوں وغیرہ نے لالچ کیا اور اس کے اپنے ہاں سے چلے جانے پر خوش ہوئے' اور عید کے روز' دار السعادۃ میں سلطان کا خط امراء کو سنایا گیا اور اس میں ان پر اپنے امیر علی المارد انی کے نائب مقرر کرنے اور اس کے ان کی طرف واپس آنے اور اس کی تعظیم واطاعت کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی تصریح تھی اور امیر شہاب الدین بن صبح' صغد سے نیابت سے آیا اور اپنے گھر میں شہر سے باہر الشامیۃ البرانیہ کے قریب اترا' اور ۱۲ر ذوالحجہ ہفتے کے روز' ایلچی' صاحب الحجاب طید مر اسماعیلی کے شہر کی حماۃ کی طرف جلاوطن کرنے اور گوبریں' بیکار رہنے کا حکم لے کر پہنچا۔ واللہ اعلم۔

۷۶۰ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر وشام اور ان کے ماتحت ممالک اسلامیہ کا بادشاہ' ملک ناصر حسن بن سلطان ملک ناصر محمد بن سلطان ملک منصور قلادون الصالحی تھا' اور ان کے شہر اُن کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے اور دمشق میں اس کا نائب امیر علاء الدین امیر علی المارد انی تھا اور شام کے قضاۃ مالکی قاضی کے سوا وہی تھے' جو اس سے پہلے سال تھے' اس نے جمال الدین المسلانی کو شرف الدین عراقی اور حاجب الحجاب امیر شہاب الدین بن صبح کے ذریعے معزول کر دیا تھا' اور شہر کے خطباء کی اکثریت وہی تھی جن کا ذکر ہو چکا ہے' اور ۳ر محرم بدھ کی صبح کو امیر علاء الدین امیر علی نائب السلطنت' حلب کی نیابت چھوڑ کر دمشق آیا اور لوگ اس سے خوش ہوئے اور انہوں نے راستے میں ہی اس کا استقبال کیا اور شہر کے راستوں میں اس کا لمبا عمامہ اٹھایا گیا اور امیر شہاب الدین بن صبح نے صغد کی نیابت کی بجائے دمشق میں حجابت کا بڑا خلعت پہنا۔

اور ۱۳ر محرم کو ہفتے کے روز ۲۷ر ذوالحجہ کی تاریخ سے العلاء سے حاجیوں کے خطوط آئے' اور انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ کے والی یرد وفد ایوں نے سلطان کا خلعت پہنتے وقت حملہ کر دیا' یہ اس وقت کی بات ہے جب محمل مدینہ شریفہ میں آیا' اور ان

Marfat.com

دونوں نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے غلاموں نے ان حاجیوں پر جو شہر کے اندر تھے حملہ کر دیا' اور ان کے اموال لوٹ لیے' اور بعض کو قتل کر دیا اور باہر نکل گئے' اور انہوں نے فوج کے مقابلہ کے لیے شہر کے دروازے بند کر دیئے تھے' سو فوج نے بعض دروازوں کو جلا دیا اور سلطانی فوج نے داخل ہو کر لوگوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے بچایا' اور سلطانی محمل حسب دستور اس ماہ کی بیس تاریخ کو ہفتے کے روز دمشق آیا اور اس محمل کے آگے وہ دو فدائی بھی تھے' جنہوں نے والی مدینہ کو قتل کیا تھا' اور اس کے متعلق بہت سے شنیع امور بیان کیے گئے ہیں' جو رفض میں اس کے غلو مفرط سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر وہ طاقت پاتا تو شیخین کو حجرہ سے باہر نکال دیتا اور اس قسم کی اور باتیں بھی ہیں' اگر وہ اس کے متعلق درست ہیں تو وہ اسے عدم ایمان تک پہنچانے والی ہیں۔

اور ۶ر صفر منگل کی صبح کو امیر شہاب الدین بن صبح حاجب الحجاب اور اس کے دو امیر بیٹوں کو گرفتار کر لیا گیا اور قلعہ منصورہ میں قید کر دیا گیا' پھر امیر ناصر الدین بن خاربک کچھ دنوں کے بعد اسے دیار مصر کو لے گیا اور ابن صبح کے پاؤں میں بیڑی تھی' اور اس نے بیان کیا کہ اس نے راستے میں اپنے پاؤں کو کھول لیا اور ۱۳ر صفر سوموار کے روز طرابلس امیر سیف الدین عبدالغنی آیا تو اُسے قلعہ میں داخل کیا گیا' پھر امیر علاء الدین بن ابی بکر اسے اس کی نگرانی کرتے ہوئے اور اس پر تنگی وارد کرتے ہوئے دیارِ مصر کو لے گیا اور اطلاع آئی کہ منجک' صغد سے ڈاک کے گھوڑے پر مطلوب ہونے کی حالت میں سلطان کی طرف گیا ہے اور جب اس کے اور غزہ کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ رہ گیا تو وہ اپنے خادموں سمیت سلطان سے بھاگ کر القیہ میں داخل ہو گیا اور جب نائب غزہ کو اطلاع ملی تو اس نے اس کی تلاش میں بہت کوشش کی' تو اس نے اُسے عاجز کر دیا اور کام کا وقت جاتا رہا۔ واللہ اعلم۔

نائب شام امیر علی الماردانی کی گرفتاری:

اس کی اصل یہ ہے کہ ۲۲ر رجب بدھ کی صبح کو فوج ہتھیار بند ہو کر قلعہ کے نیچے گئی اور قلعہ میں طارمہ کی جانب خوشی کے شادیانے بجے اور ہر جانب سے طبلخانات کے امراء اور بارِ حکومت کا ذمہ دار امیر سیف الدین بیدمر الحاجب اور نائب السلطنت دارالسعادۃ کے اندر آئے اور ایلچی اس کے اور فوج کے درمیان آ جا رہے تھے' پھر وہ باہر نکلا اور اُسے تھوڑی سی زینوں پر حفاظت میں دیار مصر کی طرف لے جایا گیا اور باب النصر کے نزدیک اس نے اہل شام سے وحشت محسوس کی تو لوگ اس کی دیانت' قلت اذیت رعیت کی اذیت اور علماء' فقراء اور قضاۃ سے حسن سلوک کرنے کی وجہ سے اس پر متاسف ہوئے اور روئے۔

پھر ۲۳ر رجب جمعرات کے روز' تین امراء امیر سیف الدین طیغاجی ہزاری رئیس' امیر سیف الدین قطلیخا الدوادار رئیس' اور امیر علاء الدین ایدغمش الماردانی امیر طبلخانہ کی محافظت کی گئی اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جو نائب السلطنت مذکور کے پاس حاضر ہوتے تھے' اور یہ اس کے ہمنشین اور اس کی مجلس شبانہ کے ممبر تھے اور اس کی سفارت سے انہیں افواج' طبلخانات اور کہنگی دی گئی۔ پس انہیں قلعہ منصورہ میں پہنچا دیا گیا اور وہاں جو امراء تھے انہیں ان کے ساتھ قید کر دیا گیا' پھر خبر آئی کہ امیر علی کو غزہ سے آگے بڑھ جانے کے بعد راستے سے واپس کر دیا گیا ہے اور اس کی طرف صغد محروسہ کی نیابت کا حکمنامہ بھیجا گیا ہے' پس صورت حال مماثل ہو گئی اور اس کے اصحاب واحباب اس سے خوش ہو گئے اور دمشق کی سپردگی لینے والا جسے دیارِ مصر میں کئی بار استعفیٰ دینے کے بعد ۱۶ر رجب جمعرات کے روز اس کی نیابت کا خلعت دیا گیا اور اس نے کئی بار زمین کو بوسہ دیا' مگر سلطان نے اُسے معاف نہ کیا اور وہ امیر

Marfat.com

سیف الدین استدمر تھا' جو بلبغا البخاری کا بھائی تھا' جو شام کا نائب تھا' اور اس کی بیٹی آج سلطان کی بیوی تھی' اس کا لینے والا اس ماہ کے آخر میں جمعرات کے روز دمشق آیا اور دارالسعادۃ میں اترا اور قضاۃ واعیان اُسے سلام کرنے اور اس سے دوستی کرنے' اس کے پاس گئے اور ضیافتوں اور پرانی چیزوں کو اس کے پاس لے گئے۔

حوران بستی کا واقعہ' اللہ نے اس ماہ میں انہیں سخت عذاب میں الجھا دیا:

اور یہ واقعہ یوں ہے کہ حوران بستی کے باشندوں نے ایک ماہ گزارا اور وہ بستی نائب شام کے لیے مخصوص ہے اور وہ یمن کے حلبی ہیں اور انہیں بنولبسہ اور بنوناشی کہا جاتا ہے اور وہ ایک مضبوط اور محفوظ بستی ہے' جہاں ہر مفسد' رہزن اور خارجی پناہ لیتا ہے اور ایک شیطان رو یمن العشیر جو عمر تھا اور الدنیط کے نام سے مشہور تھا' ان کی پناہ لی تو انہوں نے بہت سے لوگوں کو' العشیر کو لوٹ کا مال دینے کے لیے تیار کیا اور اس وقت والی الولاۃ جو شنکل منکل کے نام سے مشہور ہے۔ نے ان کی طرف سبقت کی' سو وہ ان کے پاس آیا تاکہ انہیں روکے اور ان کی رہنمائی کرے اور اس نے ان سے عمر الدنیط کا مطالبہ کیا تو انہوں نے اس کی بات نہ مانی اور اس سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بہت سے لوگ اور ایک جم غفیر تھا تو وہ ان سے پیچھے ہٹ گیا اور اس نے نائب السلطنت کو لکھا کہ وہ اسے ان کے اور ان جیسے لوگوں کے مقابلہ کے لیے فوج سے مدد دے تو اس نے امراء طبلخانات اور العشر وات کی ایک جماعت اور تیراندازوں کے حلقہ سے ایک سو تیرانداز اس کے لیے تیار کیا اور جب اس نے انہیں ان کے شہر میں اچانک آلیا تو وہ فوج سے لڑنے کے لیے اکٹھے ہو گئے اور اُسے پتھروں اور گوپھیوں سے مارا اور ان کے اور شہر کے درمیان حائل ہو گئے' اس موقع پر ترکوں نے ہر جانب سے انہیں تیر مارے اور ان میں سے ایک سو سے زیادہ آدمیوں کو قتل کر دیا' اور وہ اپنی ایڑیوں کے بل بھاگے اور والی الولاۃ نے ان میں سے تقریباً ساٹھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور مقتولوں کے سر کاٹنے اور انہیں ان قیدیوں کے گلوں میں لٹکانے کا حکم دیا اور کسانوں کے سب گھر لوٹ لیے گئے اور انہیں نائب السلطنت کے غلاموں کے سپرد کر دیا گیا اور ان میں سے تین سو درہم کے مساوی چیز گم نہ ہوئی اور وہ بصری واپس لوٹ آیا اور العشیر ات کے شیوخ اس کے ساتھ تھے اور اس نے ابن امیر صلاح الدین ابن خاص ترک کو اطلاع دی اور وہ بھی ان امراء طبلخانات میں شامل تھا' جنہوں نے مبسوط میں خاص طور پر ان سے جنگ کی تھی' اور جب وہ ان قیدیوں میں سے کسی کو زخم لگانے سے تھک جاتا تو مشاعلی کو اس کے ذبح کرنے اور اس کے سر کو بقیہ قیدیوں کے سر پر لٹکانے کا حکم دیتا' اس نے ان سے یہ کام کئی بار لیا حتیٰ کہ اس نے ان میں سے ایک نوجوان کا سر کاٹا اور اس کے سر کو اس کے بوڑھے باپ کے سر پر لٹکا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پس اس سے بڑی عبرتناک سزا ملی' جس کی مثل اہل حوران کو اس وقت نہیں ملی تھی اور یہ سب کچھ ان پر ان کے کاموں کے باعث مسلط ہوا تھا' اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں' اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو ان کے افعال کے باعث' بعض کے پیچھے لگا دیتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نائب السلطنت امیر سیف الدین استدمر البخاری کی آمد:

اس سال ۱۱ شعبان سوموار کی صبح کو امیر سیف الدین استدمر البخاری' دیار مصر کی جانب سے دمشق کا نائب بن کر آیا اور

Marfat.com

لوگوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لیے جلسے کیے' اور اور جب وہ چوکھٹ کے چومنے کے لیے پیدل چلا تو میں نے اُسے دیکھا اور اس کے پہلو میں امیر سیف الدین بیدمر تھا' جو حاجب الحجاب تھا اور اُسے حلب محروسہ کا نائب مقرر کیا گیا تھا۔

پس وہ روبقبلہ ہوا' اور قبلہ کے پاس سجدہ کیا اور اس کے پاس اس کے لیے فرش اور بڑی بڑی چٹائیں بچھائی گئی تھیں' پھر وہ سوار ہوا اور بیدمر نے اسی طرح اسے پہلو میں لے لیا اور فوج کی طرف روانہ ہو گیا' سو اس نے اُسے سوار کرایا اور پھر پہلے نائبین کے دستور کے مطابق دارالسعادۃ کی طرف واپس آ گیا۔ اور دن کے آخری حصے میں امیر سیف الدین بیدمر کے لیے حلب محروسہ کی نیابت کا حکمنامہ آیا' اور منگل کے دن کے آخری حصے میں عصر کے بعد' بشیری ایلچی آیا اور اس کے ہاتھ میں قاضی بہاء الدین ابوالبقا اور اس کے اہل واولاد کو بغیر کسی کام کے طرابلس کی طرف جلاوطن کرنے کا حکمنامہ تھا' اور یہ بات اُسے اور اس کے اہل اور اس کے قریبیوں کو گراں گزری اور بہت سے لوگوں نے اس کے لیے غم کیا اور وہ جمعہ کی شب کو روانہ ہو گیا' اور اُسے اس کی جہات میں نائب مقرر کرنے کی اجازت دی گئی تھی' سو اس نے اپنے بڑے بیٹے عزالدین کو نائب مقرر کیا اور شوال میں مشہور ہو گیا کہ امیر سیف الدین منجک جو شام میں نائب السلطنت تھا' بھاگ گیا ہے اور اس کی کوئی خبر نہیں اور جب یہ وقت آیا تو بیان کیا گیا کہ اُسے حران میں جو ماردین کے ضلع میں ہے ایک فقیر کے لباس میں گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس کی نگرانی کی گئی ہے اور سلطان نے اپنا فیصلہ بھیج دیا' اور بہت سے لوگ اس بات سے حیران رہ گئے' پھر اس کی کوئی حقیقت واضح نہ ہوئی اور جن لوگوں نے اُسے دیکھا تھا انہوں نے خیال کیا کہ وہ وہی ہے حالانکہ وہ جملہ فقیروں میں سے ایک فقیر تھا' جو بعض وجوہ سے اس سے مشابہت رکھتا تھا' اور ذوالقعدہ میں مشہور ہو گیا کہ امیر عزالدین فیاض بن مہنا ملک العرب نے سلطان کی اطاعت سے دستکشی اختیار کر لی ہے اور عراق کی طرف چلا گیا ہے' سو ارضِ رحبہ میں جو دمشقی افواج تھیں اور وہ چار سالاروں کے چار ہزار جوان تھے' انہیں سلطانی احکام ملے اور اسی طرح حلبی فوج وغیرہ کو بھی اس کے تلاش کرنے اور اُسے سلطان کے سامنے پیش کرنے کا حکم ملا' پس انہوں نے مقدور بھر کوشش کی مگر وہ اس سے ملنے اور اس کے پیچھے جنگلات میں داخل ہونے سے عاجز ہو گئے اور وقت جاتا رہا اور وہ ارضِ عراق کی طرف چلا گیا' پس حلقہ تنگ ہو گیا اور ملنا مشکل ہو گیا۔

۷۶۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان المسلمین ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون تھا۔ اور مصر وشام کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے' اور شام کا نائب یلبغا الیحیاری کا بھائی' امیر سیف الدین استدمر تھا' اور قاضی امین الدین القلانسی سیکرٹری تھا۔

اور محرم کے آغاز میں شیخ صلاح الدین العلائی کے قدس شریف میں ۳ر محرم سوموار کے روز وفات پا جانے کی خبر آئی' اور دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور نائب الرحبہ کے قبرستان میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۶۶ سال تھی اور مدرسہ صلاحیہ میں بطور مدرس اور دارالحدیث السکریہ میں بطور شیخ آپ کے قیام کی مدت تیس سال ہے۔ اور آپ نے تالیف وتصنیف کا کام کیا اور علم حاصل کیا اور مہارت حاصل کی' اور آپ کو عالی اور نازل کی معرفت اور اجزاء اور فوائد کی تخریج میں کمال

Marfat.com

حاصل تھا' اور فقہ' لغت' عربی اور ادب میں آپ کا بڑا حصہ تھا اور آپ کی کتابت کمزور تھی' لیکن صحت وضبط کے ساتھ مشکل نہیں تھی' آپ کی متعدد تصانیف ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے دمشق کی خانقاہ سمساطیہ پر کتابوں کو وقف کیا ہے اور آپ کے بعد الصرخصیہ کی تدریس اور اس کی نگرانی پر خطیب برہان الدین ابن جماعۃ مقرر ہوئے۔ اور آپ کے پاس اس تاریخ سے پہلے کی تفویض بھی تھی۔

اور ۶ رمحرم جمعرات کے روز' متولی البرا ابن بہادر الشیر جی کی نگرانی کی گئی اور اسے الندرادیہ لکھ دیا گیا' اس لیے کہ اس پر نعمان البلقاء کحلن الحاجب اور قاضی حسبان سے مطلب حاصل کرنے کی تہمت تھی' اور ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ ان کے دشمن کی طرف سے تھا' حالانکہ ایسی کوئی بات نہ تھی' پھر اُسے پتہ چلا کہ ایک شخص جھوٹے احکام بناتا ہے اور اس کے باعث الصارمیہ کے مدرس کو گرفتار کیا گیا' کیونکہ وہ شخص مدرسہ مذکورہ میں اس کے پاس تھا۔ اور اُسے ملک الامراء کے سامنے مارا گیا اور اسی طرح شیخ زین الدین زید المغربی الشافعی کے متعلق بھی پتہ چلا کہ وہ جھوٹے احکام بناتا ہے اور اس کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ مدرسہ اکریہ کے لیے حکم طلب کرتا ہے اُسے بھی اسی طرح مارا گیا اور اُسے السد کے قید خانے میں قید کرنے کا لکھا گیا اور اسی طرح متولی شہر امیر شہاب الدین کو بھی قید کیا گیا' کیونکہ اس نے اپنے لیے امارت کا حکمنامہ لکھا تھا' پس جب سیکرٹری اس بات کو سمجھ گیا تو اس نے نائب السلطنت کو اطلاع دے دی تو اس پر دروازہ کھل گیا اور سب کو السد میں قید کر دیا گیا' اور ۱۵ رمحرم ہفتے کی رات کو حاجیوں کے خطوط آئے اور انہوں نے سرسبزی اور ارزانی اور امن کی اطلاع دی' وللہ الحمد والمنۃ۔

اور ۲۱ رمحرم ہفتے کی رات کو مغرب کے بعد' محمل آیا' پھر اس کے بعد حاجی مٹی اور گرمی میں آئے اور انہیں بلادِ حوران میں اس کی وجہ سے بڑی مشقت اور سختی برداشت کرنی پڑی اور بہت سے اونٹ گر پڑے اور بہت سی عورتیں قیدی بنائی گئیں' انا للہ وانا الیہ راجعون' اور لوگوں کو بڑی پریشانی ہوئی۔

اور جب ۲۴ رمحرم کو سوموار کا دن آیا تو اس شخص کا ہاتھ قطع کیا گیا جو جعلی احکام بناتا تھا' اس کا نام السراج عمر القفطی المصری تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وہ نوجوان ماہر کاتب تھا اُسے اونٹ پر پنجرے میں ڈال کر لادا گیا اور اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا' اور اسے خون کے دوڑنے کے باعث جو اس سے ٹپک رہا تھا داغ نہیں دیا گیا' اور اس کے ساتھ شیخ زین الدین کو سوار کرایا گیا اور اس کا منہ اونٹ کی دبر کی طرف تھا اور وہ برہنہ اور ننگے سر تھا اور اسی طرح بدر حمصی بھی دوسرے اونٹ پر تھا' اور والی شہاب الدین کو ایک دوسرے اونٹ پر سوار کرایا گیا اور اس پر ایک چھوٹا سا چمڑہ اور موزہ اور قباء تھی اور انہیں شہر کے محلوں میں پھرایا گیا اور اعلان کیا گیا یہ ان لوگوں کی جزاء ہے جو سلطان پر جھوٹ باندھتے ہیں' پھر انہیں باب الصغیر کے قید خانے میں ڈال دیا گیا اور اس تعزیر سے قبل وہ السد کے قید خانے میں تھے اور اسی سے انہیں پکڑا گیا' اور مشہور کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

منجک کی گرفتاری اور اس پر غلبہ پانے کا بیان' اور وہ ایک سال سے دمشق میں روپوش تھا:

۲۷ رمحرم جمعرات کے روز' ناصح' نائب السلطنت امیر سیف الدین استدمر کے پاس آیا اور اس نے اُسے بتایا کہ منجک' الشرف الاعلی کے گھر میں ہے' پس اس نے فوراً اس گھر کی طرف جس میں ایک حاجب اور اس کے کچھ خواص رہتے تھے' آدمی بھیجا اور

Marfat.com

اس نے اُسے سخت نگرانی میں اس کے سامنے حاضر کیا' اس طرح کہ ایک شخص نے اس کے قریب ہو کر اُسے گود میں لے لیا اور جب نائب السلطنت نے اس کا سامنا کیا تو اس نے اس کی عزت کی اور اُسے اپنی نشست گاہ پر بٹھایا' اور اس سے مہربانی کی اور اُسے کھلایا پلایا' بیان کیا گیا ہے کہ وہ روزے دار تھا اور اس نے اس کے ہاں افطاری کی' اور اس نے اُسے اپنے کپڑے دیئے اور اُسے بیڑیاں ڈال دیں اور اسی شب' جو شب جمعہ تھیں' اُسے سپاہیوں کی ایک پارٹی اور کچھ امراء کے ساتھ سلطان کے پاس بھیج دیا' ان امراء میں حسام الدین امیر حاجب بھی تھا' اور نائب السلطنت نے دن کے پہلے حصے میں اس کے بیٹے کو منجک کی تلوار کے ساتھ بھیجا تھا' اور لوگ اس قضیہ سے بہت متعجب ہوئے' اور بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے' کیونکہ وہ دور دراز علاقے میں تھا' اور لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ وہ دمشق کے وسط میں ہے' اور وہ ان کے درمیان بھیس بدل کر چلتا پھرتا ہے' اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ جامع دمشق میں جمعہ کی نمازوں میں شامل ہوتا تھا اور اپنی ہیئت اور لباس کو تبدیل کر کے لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا تھا' اس کے باوجود احتیاط نے تقدیر کے مقابلہ میں ہرگز فائدہ نہیں دیا' اور ہر موت کا ایک وقت مقرر ہے اور ملک الامراء نے وہ تلوار اور اس کے وہ کپڑے بھیجے جن سے وہ بھیس بدلتا تھا' اور اُسے حاجب امراء کی ایک جماعت اور بہت سی فوج کے ساتھ پابجولاں' نگرانی میں دیارِ مصر کی طرف بھیجا گیا اور ملک الامراء کا بیٹا اپنے باپ اور حاجب الحجاب کے لیے تحائف وہدایا اور خلعتیں اور جانور لے کر لوٹا اور جمعہ کے روز امراء نے انہیں پہنا اور لوگ شمعوں کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔ پھر متواتر اطلاعات آئیں کہ منجک' سلطان کے پاس گیا ہے اور اس نے اُسے معاف کر دیا ہے' اور اسے کامل خلعت دیا ہے اور اُسے تلوار' نشان مند گھوڑے' فاخرہ لباس' اموال اور امان دی ہے' اور دیگر تحائف میں اُمراء و اکابر سے مقدم کیا ہے اور امیر علی صغد سے نیابت کے لیے حماۃ آیا' اور ۴ر صفر جمعرات کی رات کو قصر ابلق میں اترا اور اس ماہ کی سات تاریخ کو اتوار کی رات کو چلا گیا۔

اور ۱۸ر صفر جمعرات کے روز' قاضی بہاء الدین ابوالبقاء حکم کے مطابق طرابلس سے آیا کہ وہ اپنے بقیہ کاموں پر واپس دمشق چلا جائے' اور آپ کا بیٹا ولی الدین ان کاموں میں آپ کی نیابت کرتا تھا' پس بہت سے لوگ اُسے راستے میں ملے اور قاضی القضاۃ تاج الدین اس کے پاس حرستا گیا اور لوگ اس کے پاس مبارکباد دینے اس کے گھر گئے اور اس کے وطن واپس آنے پر خوش ہوئے' اور اس ماہ کے شروع میں بڑی بارش ہوئی' اور ۴ر فروری کے دوران کا واقعہ ہے اور بہت برف بھی پڑی اور وہ باغ سیراب ہو گئے جو کئی ماہ سے پانی سے سیراب نہ ہوئے تھے اور کسی شخص کو بڑی کلفت ومشقت اور بہت سی رقم کے خرچ سے سیرابی حاصل ہو سکتی تھی' حتیٰ کہ لوگ ہاتھوں اور گرزوں اور دیگر بہت سے خرچ کے ساتھ اس پر باہم لڑتے تھے اور یہ دسمبر' جنوری اور اوائل فروری کی بات ہے اور یہ بات دریاؤں کے پانی کے کم ہو جانے کے باعث تھی اور یہی حال بلادِ حوران کا تھا' ان کے اکثر لوگ ان مہینوں میں دور دراز جگہوں سے سیراب ہوتے تھے' پھر اللہ نے احسان فرمایا اور وادیاں بہہ پڑیں اور بکثرت بارش اور برف پڑی اور دیا بھر گئے' وللہ الحمد والمنۃ۔ اور مسلسل بارشیں ہوئیں' گویا اس سال دسمبر سے جنوری تک سیلاب آ گیا اور فروری ہی دسمبر بن گیا اور دسمبر میں ایک پرنالہ بھی نہ بہا' اور اس ماہ میں امیر سیف الدین منجک قدس شریف حاضر ہوا' تاکہ سلطان کے لیے مسجد کے مغرب میں مدرسہ اور خانقاہ بنائے اور وہ اس شاہی حکم کو بھی لایا جو اس نے سونے کے پانی سے دمشق کی طرف لکھا تھا اور لوگوں نے اُسے دیکھا اور میں اس کی نقل

Marfat.com

پر بیٹھا اور اس کی بڑی تعظیم وتعریف تھی' اور اس نے اس حکومت کے متقدم خادم کی تعریف کی' اور اس کی گزشتہ لغزشوں کو معاف کر دیا اور اس کی سیرت کو اچھی عبارت سے بیان کیا۔

اور ربیع الآخر کے اوائل میں اس نے ابن ہلال کے غلام معلم سنجر جو بہت مالدار تھا حکم کے مطابق لکھا اور اس سے چھ لاکھ درہم کا مطالبہ کیا اور اس عمارت کی نگرانی کی گئی جسے اس نے باب النطافیین کے پاس مدرسہ بنانے کے لیے تعمیر کیا تھا اور اس نے حکم دیا کہ وہ اس کی جگہ کو یتیموں کے لیے مکتب بنا کر آباد کرے اور ان پر وقف جاری کرے اور اسی طرح اس نے حکم دیا کہ مملکت کے بڑے مدارس میں سے ہر بڑے مدرسے میں مکتب بنایا جائے اور یہ ایک اچھا مقصد تھا' اور اس نے معلم سنجر کو اس سے جلدی مال لینے کے لیے کچہریوں کے منتظم کے سپرد کر دیا تو اس نے جلدی سے دو لاکھ درہم دے دیئے اور انہیں ہزاری امیر کے ساتھ دیارِ مصر کو بھجوا دیا گیا۔

کاتبوں اور کچہریوں کی نگرانی:

۱۵ ربیع الآخر بدھ کے روز دیارِ مصر سے ایک امیر آیا جس کے پاس سلطان کی کچہریوں کی نگرانی کا حکمنامہ تھا' کیونکہ سلطانی صدقات سے جو اموال لوگوں کے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ انہوں نے کھا لئے تھے' پس اس نے البرانیہ کے دارالعدل کو ان کے متعلق لکھا اور ان کے ذمے بہت اموال لگائے گئے' حتیٰ کہ وہ اپنے اثاثے اور سامان اور بچھانے کی چیزوں اور متاع وغیرہ فروخت کرنے کے محتاج ہوئے' یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک کے پاس دینے کو کوئی چیز نہ تھی تو وہ اپنی بیٹیوں کو فروخت کرنے کے لیے چبوترے پر لایا تو لوگ رو پڑے اور ان کے باپ پر رحم اور رقت کی وجہ سے گریہ کناں ہوئے' پھر اس نے بعض کو چھوڑ دیا اور وہ کمزور تھے اور ان میں وہ فقراء بھی تھے جن کے پاس کچھ نہ تھا' اور ان میں سے بڑے آدمیوں پر تاوان باقی رہا' جیسے الصاحب اور الکمستوفیین پھر ان سے شدید مطالبہ کیا گیا اور انہیں دُکھ دہ ضرب لگائی گئی اور انہوں نے الصاحب کے ذمے بہت مال لگایا حتیٰ کہ اس نے محتاج ہو کر امراء اکابر اور تجار سے اپنی جان اور زندوں جیوان کے بدلے سوال کیا تو انہوں نے بہت رقم سے اس کی مدد کی جو اس کے ذمہ لگائی گئی رقم کے قریب قریب تھی' حالانکہ اس سے قبل اُسے مارنے کے لیے برہنہ کر لیا گیا تھا' لیکن اُسے چھوڑ دیا گیا اور مشہور ہو گیا کہ دیارِ مصر سے اس کا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے۔

فیاض بن مہنا کی موت:

یہ اطلاع اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو ہفتے کے روز آئی اور بہت سے لوگ اس سے خوش ہوئے اور انہوں نے خوشی سے سلطان کو خوشخبری بھیجی' کیونکہ وہ اطاعت سے دستکش ہو چکا تھا اور جماعت کو چھوڑ چکا تھا اور وہاں ارض شقاق ونفاق میں جاہلیت کی موت مر گیا اور اس کے متعلق ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں جو اس سے لوگوں کے ساتھ ظلم کرنے اور بلا عذر رمضان میں افطار کرنے اور اپنے اصحاب اور رشتہ داروں کو گذشتہ ماہ میں ایسا کرنے کا حکم دینے کے بارے میں صادر ہوئی' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ واللہ اعلم۔

معلم سنجر کا نہایت عجیب واقعہ

۲۴ ربیع الآخر کے دن معلم ہلالی کو اس سے چھ لاکھ درہم لینے کے بعد رہا کر دیا گیا اور اس نے رہائی کی خوشی میں باب

Marfat.com

النطافیین کے پاس اپنے گھر میں رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو وہ حمام کی طرف گیا' اور دربار مصر سے سلطان کی طرف سے اس کے اموال وذخائر کی نگرانی کی خبر آ چکی تھی' پس حاجب' نقیب اور مددگار ہر جگہ سے آئے اور انہوں نے اس کے گھر کا قصد کیا اور اس کے گھر کا سب کچھ سمیت گھیراؤ کر لیا' اور اس پر اور اس کے دونوں بیٹوں پر نشان لگایا اور اس کی بیویوں کو مشکل حالت میں گھر سے نکالا گیا اور انہوں نے عورتوں کی تلاشی لی اور ان سے زیورات' جواہر اور قیمتی اشیاء چھین لیں۔ اور عوام اور کمینے لوگ اکٹھے ہو گئے اور قاضی بھی گواہوں کے ساتھ' اموال' اور گروی چیزیں لینے کے لیے آ گیا۔ اور انہوں نے معلم کو بلایا تاکہ اس سے کھلم کھلا معلومات حاصل کریں تو انہوں نے پہلے روز تین لاکھ ستر ہزاری کی چاندی حاصل کی' پھر دوسرے صندوق بھی تھے جنہیں کھولا نہیں گیا اور ذخائر بھی تھے جن تک وقت کی تنگی کی وجہ سے ان کی رسائی نہیں ہوئی' پھر انہوں نے اتوار کے روز بھی ایسے ہی کیا اور محافظوں نے دروازوں اور چھتوں پر رات گزاری تاکہ رات کو ان پر کوئی حملہ نہ کرے اور اس نے اور اس کی اولاد نے قلعہ منصورہ میں نگرانی میں رات گزاری اور لوگوں کو اس پر اس عظیم مصیبت کی وجہ سے بہت رحم آیا جو پہلی مصیبت کے بعد اُسے جلد ہی پہنچی تھی۔

اور اس ماہ کے آخر میں امیر ناصر الدین محمد بن الدوادار السکری نے وفات پائی' اسے اپنے استاد کے ہاں بڑا مرتبہ حاصل تھا اور اس نے خوش بختی سے اپنے کام میں انتہائی حد کو پایا' پھر اللہ نے اس کے استاد کے دل کو اس سے پھیر دیا تو اس نے اسے مارا اور اس سے مطالبہ کیا' اور اسے معزول کیا' اور اسے قید کر دیا اور اس کی قدر لوگوں کے ہاں کم ہو گئی اور نوبت بایں جا رسید کہ یہ اپنے گھوڑے پر اپنے اتباع کے پاس کھڑا ہوتا تھا اور ان سے خرید وفروخت کرتا اور ان سے برابری کرتا تھا' اور اپنی ضرورت کی اشیاء اپنی زین پر اٹھاتا اور یہ لوگوں کے لیے عبرت بن گیا حالانکہ اس سے قبل یہ الدویدار یہ میں بڑی عزت وجاہ اور مال اور دنیاوی سربلندی کا حامل تھا' اور اللہ پر واجب ہے کہ دنیا کی چیزوں میں سے جو چیز بلند ہو اُسے نیچے کر دے۔

اور وہ اس ماہ کی سترہ تاریخ کو بروز اتوار صبح کے وقت معلم ہلالی اور اس کے دونوں بیٹوں کو رہا کر دیا گیا اور وہ قلعہ منصورہ میں قید تھے اور ان کے گھر اور ذخائر ان کے سپرد کر دیئے گئے' لیکن اس کے گھر کا حاصل لے لیا گیا' جو تین لاکھ بیس ہزار درہم تھا' اور اس نے اس کے دلائل پر مہر لگا دی تاکہ ایک مجلس اس کی ضامن ہوتا کہ وہ ان سے اپنے رأس المال کو اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ وان تبتم فلکم رؤوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون ﴾ پر عمل کرتے ہوئے واپس لے لے اور شہر میں اس کے متعلق اعلان کیا گیا کہ اس سے یہ سلوک اس لیے کیا گیا کہ یہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا اور سودی کاروبار کرتا تھا' اور سلطان کا حاجب اور متولی شہر اور بقیہ عمامہ پوش اور مشعلچی' شہر کے بازاروں اور اطراف میں اس کا اعلان کر رہے تھے۔

اور اس ماہ کی ۲۸ر تاریخ کو سلطانی حکم آیا کہ کونسلوں کو ان کے گھروں اور اہالی تک چھوڑا جائے' پس لوگ اس عقوبت اور زبردست مطالبے سے ان کی رہائی کے باعث خوش ہوئے' لیکن ان سے یہ سلوک قائم نہ رہا۔

اور اس ماہ کے آخر میں شیخ شہاب الدین مقدسی واعظ نے گفتگو کی جو دیار مصر سے محراب صحابہ کے سامنے آیا تھا اور لوگ اس کے پاس گئے اور شافعی اور مالکی قاضی بھی حاضر ہوئے اور اس نے قرآنی آیات کی تفسیر پر گفتگو کی اور واضح اور شیریں الفاظ میں صوفیہ کی اشاراتی باتوں کی طرف اشارہ کیا جو دلوں کو کھولنے والی تھیں اور خوب بیان کیا' اور اس نے اپنے شہر واپسی تک لوگوں

Marfat.com

وداع کیا۔ اور جب اس نے دعا کی تو لوگ کھڑے ہونے کے لیے اُٹھے اور دُعا کی حالت میں کھڑے رہے' اور میں نے بھی مجلس میں آپ سے ملاقات کی اور میں نے آپ کو خوش ہیئت' خوش گفتار اور مؤدب پایا۔ اللہ ہماری اور اس کی اصلاح کرے۔ آمین۔

اور جمادی الآخرۃ کے آغاز میں' امیر سیف الدین بیدمر نائب حلب' فوج کے ساتھ بلادِ سیس سے جنگ کے ارادے سے گیا' اللہ اس کی تائید و نصرت کرے' اور اس ماہ کے آغاز میں اہل قلعہ نے صبح کی تو امرائے اعراب کی ایک جماعت ان کی نشست گاہوں کے اُوپر سے عماموں اور رسیوں کے ساتھ خندق میں اتر آئی' اور جسر الزلانیہ کے پاس سے نکل گئی' پس دو چلے گئے اور تیسرا پکڑا گیا جو قید خانے میں رہا' گویا وہ ان کی رسیوں کو پکڑتا تھا' تا کہ وہ اس میں اتر جائیں' پس نائب قلعہ پر نائب السلطنت کی ملامت سخت ہو گئی اور اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے بھائی کو نقیب نے مارا اور ان کو قید کر دیا۔ اور اس واقعہ کے بارے میں سلطان سے خط و کتابت کی تو نائب قلعہ کی معزولی اور اُسے وہاں سے نکال دینے کا حکم آیا' اور اُس نے اُسے ان سلطانی اموال کے محاسبہ کے لیے طلب کیا جو اس نے چھ سال کی مدت میں قابو کیے تھے' اور سلطان نے اس کے بیٹے کو نقابت سے اور اس کے دوسرے بیٹے کو بھی معزول کر دیا اور وہ اپنی عزت سے اپنے عزل تک آ گئے۔

اور اس ماہ کی سترہ تاریخ کو سوموار کے روز امیر تاج الدین جبریل' امیر سیف الدین بیدمر' نائب حلب کے پاس سے آیا اور اس نے بلادِ سیس سے دو شہروں طرسوس اور اذنہ کو فتح کیا اور ان کی چابیاں جبریل مذکور کے ساتھ سلطان کو بھیج دیں' پھر اس نے نہایت تھوڑی مدت اور معمولی سی کلفت کے ساتھ بہت سے قلعوں کو فتح کیا' اور قاضی ناصر الدین سیکرٹری نے بہت مؤثر خطبہ دیا۔ اور مجھے ایک خط کے ذریعے معلوم ہوا کہ اذنہ کے گرجے کے دروازے' کشتیوں میں لاد کر دیارِ مصر لائے گئے۔ میں کہتا ہوں' یہی اس الناصریہ کے دروازے ہیں جو السفح میں ہیں۔ سیس نے انہیں قازان کے سال حاصل کیا تھا' یہ واقعہ ۶۹۹ھ کا ہے اور وہ اس سال میں خدا کے فضل سے پہنچ گئے۔

اور اس ماہ کے آخر میں ہمیں اطلاع ملی کہ شیخ قطب الدین ہرماس جو سلطان کے شیخ تھے کو اپنے مخدوم کے صحن سے نکال دیا گیا اور مارا گیا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اس کے گھر کو بنیاد تک ویران کر دیا گیا اور اُسے مصیاف کی طرف جلاوطن کر دیا گیا اور وہ دمشق سے گزرا' اور باب الفرج کے باہر مدرسہ جلیلہ میں اترا اور میں نے سلام کرنے والوں کے ساتھ اس کی ملاقات کی' کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک خوبصورت شیخ ہے اور جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس کے پاس ہے' اور وہ فصیح الفاظ بولتا ہے اور اس میں خوبی پائی جاتی ہے اور اس کے ہاں تواضع اور تصوف بھی ہے' اللہ اس کے انجام کو اچھا کرے' پھر وہ الندراویہ کی طرف منتقل ہو گیا۔

اور ۷ ماہ رجب ہفتے کی صبح کو شیخ شرف الدین احمد بن حسن بن قاضی الجبل حنبلی دیارِ مصر کی طرف گیا۔ وہ ڈاک کے گھوڑے پر سلطان کو مدرسہ میں جسے سلطان نے قاہرہ مغربہ میں حنبلی گروہ کی تدریس کے لیے تعمیر کیا تھا' مطلوب تھا اور راستے تک قضاۃ و اعیان اسے الوداع کرنے آئے' اللہ اسے سلامت رکھے۔

نائب السلطنت استدمر البخاری کی گرفتاری

۲۵ رجب بدھ کی صبح کو بلبغا البخاری کے بھائی نائب السلطنت امیر سیف الدین استدمر کو اس خط کی وجہ سے جو سلطان کی

Marfat.com

طرف سے الدوادار الصغیر لے کر آیا تھا' گرفتار کرلیا گیا' اور اس دن وہ میدان ابن باک کی جانب سوار تھا۔ اور جب وہ واپسی پر یہود ونصاریٰ کے قبرستان کے پاس سے گزرا تو حاجب کبیر اور اس کی ساتھی فوج نے اس کی محافظت کی اور اُسے طرابلس کی جانب جانے پر مجبور کیا' پس وہ شیخ اسلان کے طریق پر چلنے والوں کے ساتھ گیا اور دارالسعادۃ کی طرف اس کی روانگی ممکن نہ ہوسکی اور اس نے فوج کو لکھا جسے اس نے طرابلس تک پہنچا دیا' اور وہ وہاں بیکار مقیم رہا' پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' اور شہر نائب کے بغیر باقی رہ گیا' اس میں حاجب کبیر' سلطان کے حکم سے حکومت کرتا تھا اور حلب میں امیر سیف الدین بیدمر کو نائب مقرر کیا۔

اور شعبان میں امیر سیف الدین بیدمر کو نائب دمشق ہونے کا حکمنامہ پہنچا اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ حلبی فوج کے ایک دستے کے ساتھ جائے اور امیر خیار بن مہنا کا قصد کرے' تا کہ اُسے سلطان کی خدمت میں حاضر کرے اور اسی طرح اس نے حماۃ اور حمص کے نائبین کو حکم دیا کہ وہ اس بارے میں امیر سیف الدین بیدمر کے مددگار بنیں اور اس ماہ کی چار تاریخ کو جمعہ کے روز انہوں نے سلمیہ کے پاس خیار کے ساتھ مڈبھیڑ کی اور ان کے درمیان جھڑپیں ہوئیں' اور امیر تاج الدین الدوادار نے' جو جنگ کا عینی شاہد ہے' مجھے بتایا کہ اعراب نے ہر جانب سے انہیں گھیر لیا' اس لیے کہ عرب بکثرت تھے اور وہ تقریباً آٹھ سو تھے' اور حماۃ' حمص اور حلب کے ترک ایک سو پچاس تھے' پس انہوں نے اعراب کو تیر مارے اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور ترکوں میں سے صرف ایک مرا' جسے ایک ترک نے یہ خیال کر کے کہ یہ ناشج کا عرب ہے اُسے قتل کر دیا' پھر رات ان کے درمیان حائل ہوگئی اور ترک' دائرہ سے باہر نکل گئے' اور ترکوں اور عربوں کے اموال لوٹ لیے گئے اور جنگ شروع ہوگئی اور حالات کی تلافی کے لیے متعدد امراء کو دمشق سے بھیجا گیا اور نائب السلطنت نے ان کے ورود کے انتظار میں وہاں قیام کیا اور امیر عمر ملقب بہ مصمع بن موسیٰ بن مہنا دیارِ مصر سے اعراب کا امیر بن کر آیا اور اس کے ساتھ امیر بدرالدین ابن جماز امیر ذان اعراب کا امیر بھی تھا۔ اور مصمع' قصر ابلق میں اُترا' اور امیر رملہ حسب دستور التوزیہ میں اترا' پھر دونوں اپنے اطاعت گزار عربوں کے ساتھ جو دمشق کی فوج سے ان کے ساتھ مل گئے تھے اور جو حماۃ اور حمص کی فوج سے ان کے ساتھ تھے' امیر خیار کو حاصل کرنے کے لیے اور اُسے خدمت میں حاضر کرنے کے لیے خیار کی جانب گئے' اللہ ہی انجام بخیر کرنے والا ہے۔

نائب السلطنت سیف الدین بیدمر کی دمشق میں آمد:

۲۹ر شعبان ہفتے کی صبح کو وہ حلب کی جانب سے اپنی فوج کے ساتھ آیا اور ہفتے کی رات اس نے وطاۃ برزہ میں گزاری اور لوگوں نے حماۃ اور اس سے ورے اس کا استقبال کیا اور عربوں کے ساتھ اس کا معرکہ ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور آج کے دن وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ آیا۔ اور حسب دستور چوکھٹ کو بوسہ دیا اور دارالسعادۃ کی طرف پیدل چل کر گیا' پھر اس کے کوتل گھوڑے بڑی روشن زرہوں اور بہت تعداد اور قیمتی سامان کے ساتھ آئے اور لوگ اس کی ذہانت' خودداری اور اس کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خوش ہوگئے' اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرے اور اس کی راہنمائی کرے۔ اور ۲ر رمضان جمعہ کے روز' حنابلہ نے جامع القبیبات میں خطبہ دیا اور قاضی شہاب الدین کو جو حنبلی فوج کا قاضی تھا' نائب السلطان کے حکم سے اسے معزول کر دیا' کیونکہ وہ جانتا

Marfat.com

تھا کہ جب سے وہ مقرر ہوا ہے اس وقت سے اس وقت تک وہ حنابلہ کا سہارا لیتا ہے۔

اور ۱۶ رمضان جمعہ کے روز عثمان بن محمد کو جو ابن رباب الرقاق کے نام سے مشہور ہے' آہنی ہتھیار کے ساتھ قتل کر دیا گیا' جیسا کہ ایک جماعت نے اس کے بارے میں گواہی دی ہے' جس کے کذب پر اتفاق کرنا ممکن نہیں' وہ رسول اللہ ﷺ کو بکثرت گالیاں دیتا تھا' پس مالکی حاکم کے پاس اُسے لے جایا گیا' اور اس پر دعویٰ کیا گیا تو اس نے بزدلی دکھائی' پھر طے پایا کہ اُسے قتل کر دیا جائے' اللہ اس کا برا کرے اور اُسے ہلاک کرے اور اس پر رحم نہ کرے۔

اور ۲۶ رمضان سوموار کے روز' بہتار کے محمد زبالہ نے ابن معبد کو حضرت نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کرنے اور کفریہ باتوں کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا' اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ بہت نمازیں پڑھتا اور روزے رکھتا تھا' اور اس کے باوجود' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہم اور حضرت نبی کریم ﷺ کے حق میں اس سے بری باتیں صادر ہوتی تھیں' پس آج کے روز سوق الخیل میں اُسے قتل کر دیا گیا۔ اور ۱۳ رشوال کو' سلطانی محمل اور اس کا امیر ناصر الدین بن قراسنقر اور قاضی الحجاج شمس الدین محمد بن سند المحدث جو ایک مفتی تھے' نکلے۔

اور ماہِ شوال کے آخر میں حسن نام ایک شخص کو گرفتار کیا گیا جو شاغور کے محلّہ میں درزی تھا' اور اس کا حال یہ تھا کہ وہ فرعون ملعون کا بدلہ لیتا تھا' اور خیال کرتا تھا کہ اس کی موت اسلام پر ہوئی ہے' اور اس بات سے حجت پکڑتا تھا کہ سورۃ یونس میں ہے کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا:

﴿ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾

''میں ایمان لایا کہ وہی معبود ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں''۔

اور وہ اللہ کے اس قول

﴿ اٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾

''تو اب ایمان لایا ہے حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی ہے اور تو مفسدین میں سے ہے''۔

کا مفہوم نہ سمجھتا تھا اور نہ ہی ﴿ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴾ اور نہ ہی ﴿ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴾ وغیرہ آیات اور بہت سی احادیث کا مفہوم سمجھتا تھا' جو اس امر پر دال ہیں کہ فرعون سب سے بڑا کافر تھا' جیسا کہ یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے۔

اور ۶ ذوالقعدہ جمعہ کی صبح کو ایلچی نائب السلطنت کی تلاش میں دیارِ مصر کی طرف تکریم وتعظیم کے ساتھ آیا' جیسا کہ تنکز کا دستور تھا' پس نائب دیارِ مصر کی طرف گیا' اور وہ ۱۴ ذوالقعدہ ہفتے کی صبح کو ایوان شریف کے مناسب حال قیمتی تحائف اور عظیم ہدایا بھی لے گیا' وہ روانہ ہوا' تو حاجیوں اور امراء کے قضاۃ واعیان اُسے الوداع کرنے گئے' اور ذوالحجہ کے اوائل میں نائب السلطنت کا تحریر کردہ خط قاضی القضاۃ تاج الدین السنافی کے پاس آیا کہ وہ اسے قدس شریف اور حضرت خلیل کی قبر کی زیارت کے لیے بلاتا ہے اور اس نے اس میں سلطان کے اس احسان واکرام اور احترام کا بھی ذکر کیا اور یہ کہ اس نے اُسے گھوڑے' تحفے' مال اور غلہ جات

Marfat.com

دیئے ہیں' پس جمعہ کے روز قاضی القضاۃ اس ماہ کی چار تاریخ' ڈاک کے چھ گھوڑوں پر اس کی طرف روانہ ہوا' اور اس کے پاس مناسب تحائف بھی تھے' اور اس ماہ کی ۱۸ر تاریخ کی شام کو بستانہ کی طرف واپس آ گیا۔

اس ماہ اور اس سے پہلے ماہ میں متعدد مقامات پر بڑے سیلاب آئے' جس کے آثار ہم نے بعلبک شہر میں دیکھے ہیں' اس نے بہت سے درختوں کو تباہ کر دیا اور ان کی متعدد جگہیں پھٹ گئیں' اور بہت سی جگہوں پر اس کے بہاؤ کے نشانات باقی رہ گئے اور ایک سیلاب ارضِ جلوص میں آیا جس نے بہت سی چیزوں کو تباہ کر دیا اور اس طرف کا قاضی بھی اس میں غرق ہو گیا اور اس کے ساتھ کچھ نیک لوگ بھی غرق ہو گئے' جو ایک ٹیلے پر کھڑے تھے' پس اچانک ایک عظیم امر نے انہیں آ لیا اور وہ اسے ہٹانے اور روکنے کی طاقت نہ پا سکے اور ہلاک ہو گئے اور ایک سیلاب حسۃ جمال کی طرف آیا جس سے بہت سے درخت' بکریاں اور انگور وغیرہ تباہ ہو گئے اور ایک سیلاب' ارض حلب میں آیا جس سے بہت سے ترکمان اور دیگر مرد' عورتیں' بچے' بکریاں اور اونٹ ہلاک ہو گئے' میں نے یہ بات اس شخص کے خط میں پڑھی ہے' جس نے اسے آنکھوں سے دیکھا تھا' اور اس نے بیان کیا ہے کہ ان پر اولے پڑے جن میں سے ایک کا وزن سات سو درہم تک تھا' اور ان میں اس سے بڑے اور چھوٹے اولے بھی تھے۔

قلندریہ پر داڑھیوں' ابروؤں اور مونچھوں کے منڈوانے کو واجب کرنے کا معاملہ' یہ بالاجماع حرام ہے جیسا کہ ابن حازم نے بیان کیا ہے اور بعض فقہاء نے اسے مکروہ بیان کیا ہے:

۱۵ر ذوالحجہ منگل کے روز سلطان ایدہ اللہ کا خط دمشق آیا جس میں ان پر مسلمانوں کے لباس کو پہننا اور اعاجم اور مجوس کے لباس کو ترک کرنا واجب کیا گیا اور ان میں سے کسی کے لیے بلادِ سلطان میں داخل ہونا ممکن نہ ہوگا۔ جب تک وہ اس متبدع اور برے لباس کو ترک نہ کرے' اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا اسے شرعی تعزیر لگائی جائے گی اور اُسے اس کی جائے قیام سے اکھیڑ دیا جائے گا اور مناسب یہ تھا کہ انہیں ذلیل حشیش کے ترک کرنے کا حکم دیا جاتا اور اس کے کھانے اور مست ہونے سے ان پر حد قائم کی جاتی' جیسا کہ بعض فقہاء نے اس کے متعلق فتویٰ دیا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ان کے متعلق شہر کے تمام نواح واطراف میں بدھ کی صبح کو یہ اعلان کیا گیا۔

اور ہمیں اس ماہ شیخ احمد بن موسیٰ الزرعی کے شہر جبراص میں ۵ر ذوالحجہ منگل کے روز وفات پا جانے کی خبر ملی' آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور سلطان اور حکومت کے پاس لوگوں کے مصالح کے قیام کے لیے الگ ہو چکے تھے اور عوام وخواص میں آپ کو وجاہت حاصل تھی' اور امیر سیف الدین کحلق بن الاقوس دمشق میں امیر اور حاجب تھا پھر وہ ان سب سے معزول ہو گیا اور سلطان نے اسے طرابلس کی طرف جلاوطن کر دیا' اور وہیں مر گیا۔

اور نائب السلطنت امیر سیف الدین بیدمر' دیارِ مصر سے واپسی پر آیا اور سلطان نے اس کا بہت اکرام کیا اور وہ اپنے راستے میں قدس شریف سے گزرا' اور وہاں یوم عرفہ اور نحر کو قیام کیا' پھر ارصوف کے جنگل کے راستے شکار کرتا ہوا چلا تو اُسے بخار نے آ لیا' جس نے اُسے اس سے روک دیا' پس وہ جلدی سے چل کر اس ماہ کی ۲۱ر تاریخ سوموار کی صبح کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ دمشق میں داخل ہوا اور عوام اس کی خوشی اور اس کی آمد کو دیکھنے کے لیے نکلے اور وہ بڑی بیل بوٹے دار قباء پہنے آیا' اور حسب دستور اس کے

Marfat.com

آگے صوفیہ اور شایخیہ تھے اور اس کا مقصد رعیت سے حسن سلوک کرنا اور اوقاف کے حالات دیکھنا اور تنکز کے طریق پر ان کی اصلاح کرنا تھا' واللہ اعلم۔

۷۶۲ھ

اس مبارک سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر و شام اور حرمین شریفین اور ان کے ماتحت اور ملحقہ علاقوں کا سلطان الاسلام' ملک ناصر حسن بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی تھا' اور دیارِ مصر میں اس کا کوئی نائب نہ تھا' اور وہاں اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گزشتہ سال میں ہو چکا ہے' اور اس کا وزیر قاضی بن انصیب اور دمشق میں شام کا نائب امیر سیف الدین بیدمر خوارزمی تھا' اور قضاۃ اور خطیب اور بقیہ اشراف اور فوج کے ناظر اور محتسب وہی تھے جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے اور ابن قزوینۃ وزیر تھا اور سیکرٹری' قاضی امین الدین بن القلانسی اور بیت المال کا وکیل صلاح الدین صغدی تھا' جو چاروں مجالس شاہی فرامین لکھنے والوں میں سے ایک تھا اور اوقاف کا منتظم امیر ناصر الدین بن فضل اللہ اور حاجب الحجاب' الیوسفی تھا' اور وہ دیارِ مصر کی طرف گیا' تا کہ جنہار کا امیر بنے اور شہر کا متولی' ناصر الدین اور نقیب النقباء ابن الشجاعی تھا' اور ۶ رمحرم سوموار کی صبح کو' امیر علی' حماۃ کا نائب بن کر آیا' اور دیارِ مصر کی طرف جاتا ہوا' دمشق آیا اور قصر ابلق میں اترا' پھر دویدارہ یلبغا کے گھر منتقل ہو گیا' جس نے القصاعین میں بہت سی نئی رہائش گاہیں بنائی تھیں اور لوگ اُسے سلام کرنے آئے' اور وہ اس ماہ کی نو تاریخ جمعرات کی صبح تک وہاں ٹھہرا' پس وہ دیارِ مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اور ۱۹ رمحرم اتوار کے روز' حسن بن الخیاط کو' محلہ شاغور سے' قید خانے سے مالکی عدالت میں حاضر کیا گیا اور اس نے فرعون کے ایمان کے بارے میں مناظرہ کیا اور اس پر دعوے کیے گئے کہ وہ فرعون ملعون کو کامیاب قرار دیتا ہے۔ اور اس نے پہلے اپنے اعتراف سے اس کی تصدیق کی' پھر دوسری اور تیسری بار اپنے مناظرے سے اس کی تصدیق کی' اور وہ ایک پرجوش عامی' جاہل' بوڑھا شخص تھا' جو دلیل بھی قائم نہ کر سکتا تھا' اور نہ اسے اچھی طرح بیان کر سکتا تھا' اس کے خیال میں ایک شبہ قائم ہو گیا تھا' جس پر وہ فرعون کے اپنے قول کے مطابق' فرعون کے غرق ہونے کے وقت سے اس پر حجت قائم کرتا تھا' اور اس کا گھیراؤ کر لیا گیا۔

اور اس نے اللہ کے عذاب الیم کو دیکھا' اس نے غرق ہوتے وقت کہا ''میں ایمان لایا کہ صرف وہی معبود ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو اب ایمان لایا ہے حالانکہ قبل ازیں تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدین میں سے تھا' پس آج ہم تیرے بدن کو نجات دیں گے تا کہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لیے نشان ہو''۔ اس عامی آدمی نے یہ خیال کیا کہ یہ وہ ایمان ہے جو فرعون سے صادر ہوا ہے اور اس کی یہ حالت اُسے فائدہ دے گی' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جن کو ہم شریک بنایا کرتے تھے ان کا ہم نے انکار کیا۔ پس ہمارے عذاب کو دیکھ کر ان کا ایمان لانا انہیں فائدہ نہ دے گا' یہ اللہ کی سنت ہے' جو اس کے بندوں میں گزر چکی ہے اور کافر وہاں خسارے میں ہوں گے''۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بلاشبہ جن لوگوں پر تیرے رب کی بات واجب ہو چکی ہے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے' خواہ ان کے پاس ہر نشان آ جائے حتیٰ کہ وہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ اس نے کہا تم دونوں کی

Marfat.com

دعا قبول ہو چکی ہے''۔ پھر وہ دوسرے دن حاضر ہوا اور وہ اپنی گمراہی پر قائم تھا' سو اُسے کوڑے مارے گئے تو اس نے توبہ کا اظہار کیا' پھر اُسے نجیر کے ساتھ قید خانے میں واپس کیا گیا۔ پھر اسے تیسرے دن حاضر کیا گیا تو بظاہر وہ اونچی آواز سے توبہ کر رہا تھا' پس شہر میں اس کے متعلق اعلان کیا گیا' پھر اُسے چھوڑ دیا گیا۔

اور چودہ تاریخ منگل کی رات کو' چاند پورے گرہن کے ساتھ طلوع ہوا' لیکن وہ بادل کے نیچے تھا' اور جب عشاء کا وقت آیا تو روشن ہونے لگا' اور خطیب نے نماز عشاء سے قبل نماز کسوف پڑھائی' اور پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت اور دوسری میں سورۂ یٰسین پڑھی' پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا' پھر عشاء کے بعد اترا' اور حاجیوں کے خطوط ارزانی اور امن کے بارے میں آئے اور پانی کی فراوانی یکم ذوالحجہ اور اس سے قبل اور ان دنوں تک یعنی اس ماہ کے آخر تک برقرار رہی' اور اب بھی صورت حال وہی ہے اور یہ بات کبھی نہیں دیکھی گئی' جیسا کہ عام شیوخ نے بتایا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ پانی بعض پہاڑوں سے آیا اور دریا کے راستے میں بہہ پڑا۔

اور ۲۱ر محرم منگل کے روز' ظہر سے قبل سلطانی محمل آیا اور امیر الحجاج شرکتمر المارد انی کو جو مکہ میں مقیم تھا' گرفتار کر لیا گیا' اللہ مکہ کو عزت دے اور اُسے کمینے لوگوں سے محفوظ رکھے۔ اور جب فوج حاجیوں کے ساتھ قراسنقر کی صحبت میں دمشق آئی تو اس کے دمشق پہنچتے ہیں اُسے پابجولاں کر کے ڈاک کے گھوڑے پر دیارِ مصر کی طرف روانہ کر دیا' اور ہمیں اطلاع ملی کہ امیر سندامیر مکہ نے سلطانی سپاہیوں کو جو ابن قراسنقر کے ساتھ روانہ ہوئے تھے' تباہ کر دیا ہے اور ان پر حملہ کیا ہے' ان کے خواص کو قتل کر دیا ہے اور ان کے گھوڑے لے لیے ہیں اور وہ دستے دستے ہو کر بغیر کسی چیز کے لٹ لٹا کر دیارِ مصر کی طرف روانہ ہو گئے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور یکم ماہ شوال کو دیارِ مصر میں جو خلاف عادت دریائے نیل کے بہاؤ سے پانی جمع ہونے کی جگہیں بن گئی تھیں' ان کے باعث متواتر فنا کی اطلاع آئی اور ہمیں اطلاع ملی کہ اس کے باشندوں میں سے ہر روز دو ہزار سے زیادہ آدمیوں کی موت واقع ہو جاتی ہے اور بیماری بہت زیادہ تھی اور کام کی کمی کی وجہ سے بھاؤ گراں ہو گئے اور شکر اور آم اور پھل بہت زیادہ مہنگے ہو گئے اور سلطان' شہر کے باہر آیا اور اُسے پریشانی ہوئی' پھر وہ خدا کے فضل سے تندرست ہو گیا۔

اور ۳ر ربیع الآخر کو حاکم عراق کا ایلچی ابن الحجاف دیارِ مصر سے سلطان کی بیٹی کی منگنی کے لیے آیا اور اس نے اس شرط پر ان کی بات کو قبول کیا کہ وہ مملکت بغداد اُسے مہر میں دے اور اس نے انہیں سلطانی استحقاق دیا اور انہیں تحائف' خلعت' اموال اور بہت سی چیزیں دیں اور ایلچی نے بیت المال سے ایک بستی خریدنے اور اُسے اس خانقاہ پر وقف کرنے کا لکھا جسے وہ دمشق میں الطواویس کے قریب بنانا چاہتا تھا' اور نائب الغیبۃ حاجب الحجاب اور حکومت اور اعیان اس کے استقبال کو نکلے۔

اور میں نے ۷ر ربیع الآخر اتوار کے روز ایک خط پڑھا' جو حلب سے الفقیہ العدل شمس الدین العراقی کی تحریر میں ان کے باشندوں کی طرف آیا تھا' اس نے اس میں بتایا کہ وہ ۱۷ر ربیع الاوّل سوموار کے روز' دار العدل میں نائب السلطنت کے پاس موجود تھا کہ ایک مرد کو حاضر کیا گیا جس کے ہاں لڑکا ہوا تھا جو ایک گھنٹہ زندہ رہا اور مر گیا۔ اور وہ اسے بھی اپنے ساتھ لایا اور حاضرین نے اُسے دیکھا اور کتاب کے لکھنے والے نے بھی اُسے دیکھا' وہ ایک ٹھیک ٹھاک شکل تھی جس کے ہر کندھے پر گول چہرے کے ساتھ سر تھا اور ایک جانب دو چہرے تھے' فسبحان الخلاق العلیم۔

Marfat.com

اور ہمیں اطلاع ملی کہ اس ماہ میں وہ مینار گر پڑا ہے جو مصر میں مدرسہ سلطانیہ کے لیے تعمیر کیا گیا تھا' اور وہ عجیب نئی طرز کا تھا' اور وہ یہ کہ وہ ایک بنیاد پر دو مینار تھے جو مدرسہ مذکورہ کے دروازے کے پیوست اجزاء کے اوپر تھی' پس جب وہ مینار گرا تو اس نے مدرسہ کے بہت سے کاریگروں' گزرنے والے لوگوں اور بچوں کو جو مدرسہ کی تعلیم گاہ میں تھے ہلاک کر دیا' اور بچوں میں سے صرف چھ بچوں نے نجات پائی اور اس کے باعث جملہ ہلاک ہونے والے تقریباً تین سو نفوس تھے اور بعض اس سے زیادہ اور بعض کم بیان کرتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور نائب السلطنت امیر سیف الدین بیدمر اس ماہ کی ۲۹ر تاریخ کو سوموار کے روز جنگل کی طرف اس کی اصلاح اور موذی درختوں اور گنجان درختوں کے ازالہ کے لیے گیا۔ اور یہ اس ماہ کا آخری دن تھا' اور اس کے ساتھ امراء اور اس کے اصحاب کی تمام فوج اور حلقہ کے سب سپاہی بھی گئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہا اور سب خود کام کرنے لگے اور ان کے غلام بھی کام کرنے لگے اور المرج اور الغوطہ وغیرہ کے بہت سے کسان بھی ان کے پاس لائے گئے اور وہ آنے والے مہینے کی پانچ تاریخ کو ہفتے کے روز واپس آ گیا اور انہوں نے اسے گنجان درختوں اور غل وغش سے صاف کر دیا۔

اتفاق سے ایک سوال پر عجیب واقعہ ہوا اور وہ یہ کہ ان میں س ایک جماعت فجر سے قبل ملک الامراء تنکز کی بیوی کی قبر پر صدقہ کی روٹی حاصل کرنے کے لیے باب الخواصین کے پاس جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو مارا' اور اپنے ایک شخص کے پاس جا کر شدت سے اس کا گلا گھونٹا اور اس سے ایک تھیلا لیا' جس میں تقریباً چار ہزار درہم تھے' اور کچھ سونا بھی تھا اور وہ غصے میں چلے گئے اور وہ غشی سے ہوش میں آیا تو اس نے انہیں نہ پایا' اس نے متولی شہر کے پاس اپنے معاملے کی شکایت کی' تو وہ اب تک ان کے پکڑنے میں کامیاب نہ ہوا' اور جن لوگوں نے اس سے مال چھینا تھا ان میں سے ایک نے مجھے بتایا کہ اس نے ان سے تین سو کاروباری درہم اور ایک ہزار بندقیہ درہم اور دو دینار حاصل کیے اور ان کا وزن تین دینار تھا' اگر وہ سچا ہے تو اس نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

اور ۵ر جمادی الاولیٰ ہفتے کی صبح کو قاضی القضاۃ شرف الدین حنفی نے شیخ علی بن النباء کو طلب کیا' جو جامع اموی کے متعلق عوام سے باتیں کرتا تھا' اور وہ زمین پر وعظ کی کچھ باتیں اور جو کچھ اس کے دل میں تھا اس سے ملتی جلتی باتیں لے کر بیٹھا ہوا تھا' اور وہ اپنی گفتگو میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درپے ہو گیا' تو اُسے بلا کر اس سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا اور قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری نے اُسے لوگوں سے باتیں کرنے سے روکا اور اُسے قید کر دیا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے اس کے مسلمان ہونے کا فیصلہ دیا اور اسی روز اُسے رہا کر دیا۔

اور یہ ابن النباء زاہد اور بے راہ رو تھا' اور مصری تھا' حدیثوں کو سنتا اور پڑھتا تھا' اور وعظ اور شیریں الفاظ اور کچھ ضرب الامثال بولتا تھا' اور بہت سے عوام اس کی طرف مائل ہو گئے اور اُسے اچھا سمجھنے لگے اور اس کی گفتگو ان کے مفہوم کے قریب قریب تھی اور بسا اوقات وہ اپنی گفتگو میں ہنساتا' اور میں نے اس کا مقابلہ کیا اور وہ فطرۃً فہم کے قریب تھا' لیکن جیسا کہ اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے اس نے اپنی شطحیات میں بعض باتوں کا ذکر کیا ہے' جن کا بیان کرنا مناسب نہیں' پھر وہ اس بات کی آٹھ تاریخ کو لوگوں کی خاطر بیٹھا اور حسب عادت گفتگو کی تو قاضی مذکور نے اُسے طلب کیا' بیان کیا جاتا ہے کہ شخص مذکور کو تکلیف دی گئی' واللہ اعلم۔

Marfat.com

ک منصور صلاح الدین محمد کی سلطنت:

ابن الملک المظفر حاجی بن الملک الناصر محمد بن الملک المنصور قلادون بن عبداللہ الصالحی اور اس کے چچا ملک الناصر حسن بن
ک الناصر محمد بن الملک المنصور قلادون کی حکومت کا زوال۔

جب اس کے طمع وحرص میں اضافہ ہو گیا اور رعیت کے ساتھ اس کا سلوک برا ہو گیا' اور اس نے ان کی معاش اور کمائی پر تنگی
د کر دی اور بڑی بڑی عمارات بنائیں' جن میں سے بہت کی ضرورت نہ تھی' اور اس نے بیت المال کی بہت سی املاک اور اموال پر
ہ کر لیا اور ان سے بہت سی بستیاں اور شہر خریدے اور لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور قضاۃ' ولاۃ' علماء اور صلحاء میں سے کسی
ے اُسے ملامت کرنے کی اور اس پر حملہ کرنے اور اُسے نصیحت کرنے کی جراءت نہ کی' جس میں اس کی اور مسلمانوں کی مصلحت ہو'
ی اللہ نے اس سے انتقام لیا اور اس کی فوج کو اس پر مسلط کر دیا' اور رعیت میں سے خواص وعوام کا دل اس سے پھیر دیا' اس نے ان
ی رسد' تنخواہیں اور روٹیاں بند کر دی تھیں' اور اس نے اپنے خواص سے بھی یہی کچھ کیا۔ پس امراء' افواج' لیڈر اور کاتب اور شاہی
مان لکھنے والے کم ہو گئے اور لوگوں کو تکلیف نے مس کیا اور اس نے ان کی تنخواہوں اور بچوں اور ان کے پاس پناہ لینے والوں پر ظلم
یا' اس موقع پر اللہ نے اُسے اس کے خواص میں سے ایک خاص آدمی امیر کبیر سیف الدین یلبغا الخاصکی کے ہاتھوں ہلاک کرنے کا
ملہ کیا اور یہ یوں ہوا کہ اس نے سلطان کی گرفتاری کا ارادہ کیا تو وہ اس کے لیے تیار ہو گیا اور سلطان اس کی گرفتاری کو گیا اور وہ بھی
ی فوج کے ساتھ گیا اور قاہرہ کے باہر دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی جہاں وہ خیموں میں اترے اور سلطان نے ہر اندازے کے بعد اُسے
لست دی' اور فریقین کی ایک ایک جماعت قتل ہو گئی' اور سلطان نے قلعہ جبل کی پناہ لی' ہرگز نہیں اور کوئی بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور
حتیاط ہرگز قضا وقدر سے نجات نہ دے گی اور پوری فوج نے قلعہ کا گھیراؤ کیے ہوئے رات گزاری اور اس نے رات کو اونٹ پر
ھاگ جانے کا ارادہ کیا اور اس نے اُسے الکرک کی طرف بھاگ جانے کے لیے تیار کیا تھا' پس جب وہ نکلا تو گرفتار ہو گیا' اور قید ہو
کیا اور اُسے یلبغا الخاصکی مذکور کے گھر میں لے جایا گیا' اور یہ اس سے آخری ملاقات تھی اور یہ اس سال کی ۹ رجمادی الاولیٰ بدھ کے
وز کا واقعہ ہے اور حکومت اور مشورہ امیر سیف الدین یلبغا الخاصکی تک پہنچتا تھا' پس آراء کے اتفاق سے ملک منصور صلاح الدین محمد
ن مظفر حاجی کی بیعت ہوئی' اور خطباء نے خطبے دیئے اور سکہ ڈھالا گیا اور اس کے نام کی بیعت کے لیے ایلچی روانہ ہو گئے' اور یہ ۱۲
سال کا تھا' اور بعض کے قول کے مطابق پندرہ سال کا تھا اور کچھ لوگوں نے اس کی عمر ۱۶ سال بیان کی ہے۔ اور اس نے حکم دیا کہ امور
سی صورت حال پر واپس آ جائیں' جو اس کے والد ناصر محمد بن قلادون کے زمانے میں تھی' اور جو کچھ ملک ناصر حسن نے لیا تھا' اس نے
اسے باطل قرار دے دیا' اور اس نے جو رسد اور تنخواہیں بند کی تھیں وہ دوبارہ جاری کر دی جائیں اور اس نے طار اور طاشمر قاسمی کو
اسکندریہ کے قید خانے سے اپنے سامنے حاضر کرنے کا حکم دیا' تاکہ وہ اتابک ہوں اور امیر سیف الدین بزلار منتظم تر بخاناۃ جو مصر
میں طبلخانات کے امراء میں سے ایک تھا کے ذریعے اس ماہ کی سولہ تاریخ بدھ کے روز دمشق اطلاع آئی اور قلعہ میں اور امرائے
طبلخانات کے دروازوں پر خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور شہر کو پوری طرح آراستہ کیا گیا اور اسی روز دار السعادۃ میں صبح کو
بیعت لی گئی اور نائب السلطنت کو بڑا خلعت دیا گیا' اور اکثر امراء فوج اور عوام خوش ہو گئے' اور امر اور حکم اللہ ہی کے لیے ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشآء و تنزع الملک من تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء﴾ اور الحمیریہ میں ایک پتھر پر لکھایا گیا جسے مامون کے لیے پڑھا گیا' اس پر لکھا تھا۔

''رات دن کا باری باری آنا اور فلک میں ستاروں کا گردش کرنا صرف اس لیے ہے کہ ایک بادشاہ ہے جس کا اقتدار ختم ہو چکا ہے' دوسرے بادشاہ کی طرف آسودگی کو منتقل کریں اور صاحب عرش کی حکومت ہمیشہ رہنے والی ہے' جو نہ فنا ہونے والی ہے اور نہ مشترک ہے''۔

اور سلیمان بن عبدالملک سے روایت کی گئی ہے کہ وہ ایک روز جمعہ کی نماز کے لیے نکلا اور وہ اچھے اخلاق والا تھا۔ اور اس نے سبز حلہ پہنا ہوا تھا اور جوانی سے بھرپور جوان تھا اور وہ اپنے کندھوں اور لباس کی طرف دیکھ رہا تھا' تو کچھ مغرور ہو گیا' اور جب وہ صحن میں پہنچا تو اسے ایک جنیہ' اس کی چہیتی لونڈیوں میں سے ایک کی صورت میں اُسے ملی اور اس نے اسے یہ اشعار سنائے ؎

''تو بہت اچھا ہے' اگر تو باقی رہے' مگر انسان کے لیے زندگی نہیں ہے اور میرے علم میں تجھ میں کوئی قابل ذکر عیب نہیں' مگر تو فنا ہونے والا ہے''۔

سو اس نے جامع دمشق کے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے خطاب کیا اور وہ بلند آواز تھا' جامع کے لوگ اس کی بات سن رہے تھے اور وہ منبر پر کھڑا تھا' پس آہستہ آہستہ اس کی آواز کمزور ہوتی گئی' حتیٰ کہ اہل حجرہ نے بھی اُسے نہ سنا' اور جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُسے اُٹھا کر اس کے گھر لے جایا گیا تو اس نے اس لونڈی کو بلایا' جس کی صورت میں جنیہ ظاہر ہوئی تھی اور اس نے پوچھا تو نے وہ دو شعر مجھے کیسے سنائے تھے؟ اس نے کہا' میں نے آپ کو کچھ نہیں سنایا' اس نے کہا اللہ اکبر' خدا کی قسم مجھے میری موت کی اطلاع دی گئی ہے' سو اس نے وصیت کی کہ اس کے بعد اس کے عم زاد حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوں۔

اور طرابلس کا معزول نائب بیمار ہو کر آیا اور امیر سیف الدین استدمر جو دمشق کا نائب تھا' دونوں طرابلس میں اس ماہ کی ۲۶ تاریخ کو ہفتے کی صبح کو اکٹھے مقیم تھے' اور یہ دونوں دارالسعادۃ میں آئے' تو نائب السلطنت نے ان کی پرواہ نہ کی۔

اور اس ماہ میں باب الناطفیین کے مغرب میں درابزنیاتہ میں برآمدے کی ازسرنو مرمت اور اس کی دیواروں کی سفیدی اور اس کے محراب کی تکمیل ہو گئی اور الدرابزنیات میں اس کی کھڑکیاں بنائی گئیں' اور مغرب کے بعد اس میں قرآن کی قراءت وقف کی گئی' اور انہوں نے بتایا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا اور اس نے نائب السلطنت کو بتایا کہ تو اس نے اس کی مرمت کا حکم دیا اور اس میں اس مدرسہ کی نیو اٹھائی گئی جو اس جگہ کھڑکی سے ایک جانب ہے اور یہ سب سے پہلے علم الدین بن ہلال نے اس کی بنیاد رکھی تھی' اور جب اس سے مطالبہ کیا گیا تو اُسے اس سے لے لیا گیا اور اُسے سلطان کے ساتھ شامل کر دیا گیا اور انہوں نے بنیادوں کے اُوپر تعمیرات کیں اور اس کے مشرق میں اس کی پانچ کھڑکیاں بنائیں اور سامنے کا دروازہ' محراب' تالاب اور راستہ بنایا' اور اس کی دیوار سیاہ اور سفید پتھروں سے بنائی اور اس کے اُوپر کے حصے کو اینٹوں سے مکمل کیا اور وہ بہت خوبصورت بنی اور سلطان ناصر نے حکم دیا تھا کہ اسے یتیموں کا مکتب بنایا جائے مگر وہ اس کی تکمیل سے قبل ہی قتل ہو گیا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور اس ماہ میں مشہور ہو گیا کہ باب الجابیہ کی جانب سے ایک گائے ایک کتیا کے پلوں کے لیے آتی ہے' جن کی ماں مر چکی ہے

Marfat.com

دہ مریم کے گرجا کی جانب جنگل میں ہے اور ان کے پاس آ کر اپنے پہلو کے بل لیٹ جاتی ہے اور ان پلوں کو دودھ پلاتی ہے اور
ں نے یہ کام کئی بار کیا ہے اور مجھے محدث مفید تقی نورالدین احمد بن المقصوص نے بتایا کہ اس نے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

اور جمادی الآخرۃ کے درمیانی عشرہ میں' نائب السلطنت کی جانب سے منادی نے اعلان کیا کہ عورتیں' پردے میں چلیں اور
ں چادروں کو اپنے بقیہ کپڑوں کے نیچے تک پہنیں اور زینت اور ہاتھ کو نمایاں نہ کریں تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور امیر العرب جبار
ں مہنا بڑی شان وشوکت کے ساتھ آیا اور نائب السلطنت تے راستے میں اس کا استقبال کیا اور وہ ابواب شریفہ کی طرف جا رہا تھا'
در جب کے آخر میں امیر سیف الدین تمر المہمند ارغزہ کی نیابت سے حاجب الحجاب بن کر دمشق آیا اور اس کے ہراول میں میمنہ کا
لار تھا' اور نائب السلطنت نے بہت سے ٹیکس چھوڑ دیئے' جیسے حدی گانے اور النخزل المردون الحلب اور الطبابی کا ٹیکس اور محتسبین
ے نصف درہم سے جو زیادہ ٹیکس لیا جاتا تھا اس نے اُسے بھی باطل کر دیا اور مردوں کے سامان سے ہر میت سے جو ساڑھے تین
ہم لیے جاتے تھے' اُسے بھی باطل کر دیا اور اس نے اس سامان کو جو قیساریہ میں تھا ضرورت کے لیے مباح کر دیا کہ اُسے میت کو
لانے کے لیے کسی سے روکا نہ جائے' اور یہ ایک نہایت اچھی بات ہے اور اسی طرح اس نے کچی کھجوروں کی بیع کو جو اس سے مخصوص
یں روکاوٹ کرنے سے روک دیا' پس اس سال لوگوں کو بہت ارزانی ہوگئی' حتیٰ کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک قنطار' دس اور اس کے
یب قریب دراہم میں فروخت ہوا۔

اور ماہ شعبان میں امیر جبار بن مہنا' دیار مصر سے آیا اور قصر ابلق میں اترا اور نائب السلطنت نے اس کا استقبال کیا اور دونوں
نے ایک دوسرے کا اکرام کیا' پھر تھوڑے دنوں بعد وہ کوچ کر گیا اور جو امراء اسکندریہ کے قید خانے میں تھے' وہ ۷ رشعبان جمعہ کی صبح
و آئے۔ اس میں امیر شہاب الدین بن صبح' سیف الدین طید مر الحاجب' طیبر ف اور ہزاری امیر اور عمر شاہ شامل تھے اور نائب
سلطنت امیر سیف الدین بید مر نے ان ٹیکسوں کو ختم کر دیا' جن میں مسلمانوں کا ضرر تھا' اور مجھے اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اس
ا ارادہ تھا کہ اگر اللہ اسے طاقت دے تو وہ سب ٹیکسوں کو ختم کر دے۔

یک عجیب واقعہ پر تنبیہ اور عجیب اتفاق:

ہماری اطلاع کے مطابق نائب السلطنت امیر سیف الدین بید مر اپنے دل میں دیار مصر کے جرنیل امیر سیف الدین یلبغا
خاصکی پر جو وہاں کی حکومت کا منتظم تھا' ناراض تھا اور اس نے دیکھا اور محسوس کیا کہ وہ اُسے شام سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے' اور
مارے نائب کے دل میں قوت شدید خودداری تھی۔ اس نے اس سے یلبغا کی اطاعت سے انکار کی بو محسوس کی' حالانکہ وہ سلطان کی
طاعت پر قائم تھا اور اگر اتفاق ہو جاتا تو وہ یلبغا کی طرف سے معزول ہو جاتا' وہ سمع واطاعت نہ کرتا تھا پس اس نے کچھ کام کیے اور
سی حالت کے دوران اتفاق سے دمشق میں قلعہ منصورہ کے نائب امیر سیف الدین برناق الناصری کی وفات ہوگئی اور نائب
لسلطنت نے اپنے اصحاب اور خواص میں ایک شخص کو بھیجا جو پورے قلعہ کی سپردگی لے لے' اور وہ خود اس کی طرف آیا اور امیر زین
لدین زبالہ کو طلب کیا جو فقیہ تھا' پھر اس کا نائب تھا اور وہ وہاں پر اس کے ذخائر اور مخصوص چیزوں کو سب لوگوں سے بڑھ کر جانتے
والا تھا' پس وہ اس کے ساتھ اس میں گھوما پھرا اور اُسے اس کے قلعے اور برج اور خزانے اور سٹور اور گھر اور محل اور سامان اور تالاب

Marfat.com

دکھائے اور جو کچھ وہ اس میں اور اس کے لیے تیار کرنے والا تھا اُسے بھی دکھایا اور لوگ اس حالت میں اس اتفاق سے حیران رہ گئے' کیونکہ اس سے قبل' کسی نائب کے لیے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا' اور اس نے اس دروازہ کو بھی کھول دیا' جو دار السعادۃ کے سامنے ہے اور نائب السلطنت اس سے قلعہ کی طرف اپنے حشم وحشم کے ساتھ آنے جانے لگا اور اس کی شان وشوکت اس کے معاملے کا انکشاف کر رہی تھی اور وہ اس کے مصالح میں غور وفکر کر رہا تھا' اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرے۔

اور ۱۵ ارشعبان ہفتے کے روز وہ حسب دستور' دستے کے ساتھ سوار ہوا' اور نائب شام امیر سیف الدین استدمر کو بلایا اور وہ اپنے گھر میں قیدی کی طرح تھا' وہ نہ سوار ہوتا اور نہ اُسے کوئی دیکھتا' پس اس نے اُسے اپنے پاس بلایا اور اس کے ساتھ سوار ہوا' اور اسی طرح دیارِ مصر سے آنے والے امراء بھی اس کے ساتھ سوار ہوئے۔ طبترق جو ایک ہزاری امیر تھا اور طید مر الحاجب بھی تھا' اور ابن صبح اور عمر شاہ وہ جمعہ کے روز شام کو سفر کر گئے تھے۔

حاصل کلام یہ کہ وہ انہیں اور تمام امراء کو سوق الخیل میں لے گیا اور ان سب کے ساتھ دار السعادۃ میں اترا' اور انہوں نے باہم معاہدہ کیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ جو شخص ان کو تکلیف دینا چاہے گا' وہ اس کے مقابلہ میں متحد ہوں گے' اور ان کے علاوہ جو ان میں سے کسی کو معزول کرنے یا اس کے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا' وہ اس کے مقابلہ میں بھی متحد ہوں گے' نیز جو ان سے جنگ کرنے گا وہ اس سے جنگ کریں گے اور ان کے استاذ کا بیٹا ملک منصور بن حاجی بن ناصر بن منصور قلادون ان کا سلطان ہوگا اور ان سب نے نائب السلطنت کی خواہش کے مطابق اس کی اطاعت کی اور اس سے معاہدہ کیا اور اسی معاہدے پر اس کے ہاں سے باہر چلے گئے' اور نائب السلطنت حسب دستور بڑی عظمت اور شان کے ساتھ کھڑا ہوا اور وہ اللہ کی جانب سے حسن انجام کا مسئول ہے۔

اور ۱۶ ارشعبان اتوار کی صبح کو ملک الامراء نے اس ٹیکس کو ختم کر دیا جو ظریفانہ باتوں پر لیا جاتا تھا اور اس نے خوشیوں کے ٹیکس کو بھی ختم کر دیا اور اس نے اس بات کو ختم کر دیا کہ کوئی عورت مردوں کے لیے نہ گائے اور نہ کوئی مرد عورتوں کے لیے گائے اور یہ ایک عظیم مصلحت ہے۔ جس کا فائدہ ہمہ گیر ہے' اور ۱۸ ارشعبان منگل کے روز' نائب السلطنت سیف الدین بیدمر نے قلعہ کے برجوں پر مجانیق نصب کرنا شروع کیں' پس چار مجانیق اس کی چاروں جہات پر نصب کی گئیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے اس کی زمین کے آخر میں حوض کے پاس منجنیق نصب کی' پھر دوسری نصب کی' پھر تیسری نصب کی' حتیٰ کہ لوگوں نے برجوں کی چھت پر چھ مجانیق دیکھیں اور قلعہ والوں کو اس سے نکال دیا اور کردوں' ترکمانوں اور دیگر بہادر جوانوں کو وہاں ٹھہرایا۔ اور غلہ جات کھانے' سامان اور بہت سے آلات حرب وغیرہ وہاں منتقل کر دیئے۔

اور قلعوں میں محاصرہ کی صورت میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور محصور ہونے کی وجہ سے وہ میسر نہیں آسکتیں اس نے وہ مہیا کیں اور محاصرہ کے لیے تیار ہو گیا اور جب اہل بساتین نے مجانیق کو دیکھا کہ وہ قلعہ میں نصب ہو گئی ہیں تو وہ گھبرا گئے اور ان کی اکثریت بساتین سے شہر میں منتقل ہو گئی اور ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنے قیمتی اموال اہل شہر کے پاس امانت رکھ دیئے اور انجام بخیر ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اور میرے پاس ایک فتویٰ آیا جو یہ تھا کہ بڑے بڑے علماء اس بادشاہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے ایک غلام خریدا

Marfat.com

اور اس سے حسن سلوک کیا اور اُسے عطا کیا اور اُسے مقدم کیا' پھر اُس نے اپنے آقا پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ اور اس کا مال لے لیا اور اس کے وارثوں کو اس سے روک دیا اور حکومت میں تصرف کیا اور ایک نائب کو اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا تا کہ اُسے قتل کر دے' کیا اُسے اس سے رُکنا چاہئے؟ اور کیا جب وہ اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لیے جنگ کرے حتیٰ کہ قتل ہو جائے تو وہ شہید ہو گا یا نہیں؟ اور کیا مقتول بادشاہ کے وارثوں کے حق کو قصاص اور مال سے چھڑانے کی کوشش کرنے والے کو ثواب ملے گا؟ ہمیں ماجور ہو کر فتویٰ دیجئے' امیر کی طرف سے جو شخص اس فتویٰ کو میرے پاس لایا میں نے اُسے کہا' اگر اس کا مقصد اپنے اس عہد سے خلاصی حاصل کرنا ہے جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے' تو وہ اپنے مقصد کی نیت کو بہتر جانتا ہے اور وہ معین حق حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے جب اس پر فساد مترتب ہوتا ہو اور وہ اپنے طریق سے اس کے امکان کے وقت تک مطالبہ کو مؤخر کر دے اور اگر اس استفتاء سے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس سے حکومت اور امراء کو اس کے خلاف اکٹھا کرنے میں مدد حاصل کرے تو سب سے پہلے کبار قضاۃ اور مشائخ کو اس کے متعلق لکھنا ضروری ہے' پھر اس کے بعد بقیہ مفتی اپنے طریق پر لکھیں' واللہ الموفق للصواب۔

ادھر یہ ہوا اور ادھر تمام امرائے شام نے امیر نائب السلطنت پر اتفاق کر لیا حتیٰ کہ بیان کیا گیا ہے کہ ان میں نائبین سلطنت میں سے سترہ امیر بھی شامل تھے' اور سب کے سب اس کے ساتھ بڑے بڑے دستوں میں حاضر ہوتے تھے' اور دار السعادۃ میں اس کے پاس آتے تھے' اور وہ ان کے لیے دستر خوان بچھاتا تھا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور خبر آئی کہ امیر منجک الطرجاقسی جو بیت المقدس میں مقیم ہے' اس نے نائب السلطنت سے موافقت کا اظہار کیا ہے اور اس نے غزہ اور اس کے نائب پر غلبہ پا لیا ہے اور اس نے افواج کو اکٹھا کیا ہے اور بہت سے گروہوں کو خادم بنا لیا ہے اور الجاوۃ کو گرفتار کر لیا ہے اور وہ کسی گزرنے والے کو اس احتمال کے باعث کہ وہ خطوط کو ادھر سے ادھر پہنچا دے گا۔ تلاشی لیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ ان سب باتوں کے باوجود وہاں انصاف اور امن حاصل ہے اور کوئی خوفزدہ نہیں اور یہی حال دمشق اور اس کے مضافات کا ہے' نہ کسی کو بھڑکایا جاتا ہے اور نہ کوئی کسی پر تعدی کرتا ہے' اور نہ کوئی کسی کی چیز کو لوٹتا ہے۔ مگر بعض اہل بساتین نے وہم کیا اور شہر کی طرف چلے گئے' اور منتقل ہو گئے اور بعض نے اپنے قیمتی سامان امانت رکھ دیئے اور خوفزدہ ہو کر وہاں رہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے قلعہ کے برجوں کی چوٹیوں پر چھ مجانیق کو نصب دیکھا' پھر نائب السلطنت نے چاروں قضاۃ اور سب امراء کو بلایا اور انہوں نے خط لکھا جسے ان کے درمیان سیکرٹری نے لکھا کہ وہ سلطان کو پسند کرتے اور یلبغا کو ناپسند کرتے ہیں اور وہ اُسے نہیں چاہتے اور مملکت میں اس کے تصرف سے اتفاق نہیں کرتے اور قضاۃ نے ان کی گواہی دی اور انہوں امیر طیبغا الطویل کے غلام کے ہاتھ خط بھیجا جو دیار مصر میں یلبغا کی نظیر تھا' پس نائب شام نے فوج کا ایک دستہ اپنے آگے چلنے کے لیے مقرر کیا اور ۲۹ رشعبان ہفتے کی رات کو استدمر کے ساتھ جو شام کا نائب تھا' دو ہزار فوج امیر منجک کی مدد کو روانہ ہوئی اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ نائب السلطنت بقیہ فوج کے ساتھ تھا جو ان کے پیچھے جا رہی تھی۔ پھر اس کے بعد ۸ رمضان منگل کی رات کو تین ہزار فوج روانہ ہوئی جیسا کہ ابھی بیان ہو گا۔

اور شیخ حافظ علاء الدین مغلطای المصری نے اس سال کی ۲۴ رشعبان کو منگل کے دن وہاں وفات پائی اور دوسرے دن الزیدانیہ میں دفن ہوئے' آپ نے بہت کچھ لکھا اور تالیف وتصنیف کا کام کیا اور آپ کے پاس بہت سی کتابیں تھیں۔ رحمۃ اللہ۔

Marfat.com

اور یکم رمضان کو تاجروں کی ایک جماعت کو دارالعدل میں باب النصر کے باہر بلایا گیا تاکہ یلبغا کے ذخائر میں جو قند' فولاد اور شیشہ ہے اسے ان کے پاس فروخت کیا جائے تو انہوں نے اس خوف سے کہ اُسے ان سے واپس لے لیا جائے گا اس کے خریدنے سے انکار کر دیا' پس بعض تاجروں کو حاجب اور کچہروں کے منتظم کے سامنے مارا گیا جن میں شہاب الدین ابن الصواف بھی شامل تھا' پھر دوسرے دن سب کو چھوڑ دیا گیا' پس اللہ نے کشادگی کر دی۔

اور منگل کی رات کو عشاء کے بعد تین سالاروں کے ساتھ جن میں عراق پھر ابن صبح پھر طرغیہ شامل تھا' فوج روانہ ہوئی اور نائب طرابلس امیر سیف الدین تومان ۱۰ رمضان بدھ کی صبح کو دمشق آیا اور ملک الامراء سیف الدین بیدمر نے اقصر تک اس کا استقبال کیا اور دونوں اکٹھے بڑی شان وشوکت کے ساتھ آئے اور تومان قصر ابلق میں اترا اور اس کے ساتھ جو افواج تھیں وہ یلبغا کے گنبد تک چلی گئیں' ادھر یہ صورت حاصل تھی اور ادھر قلعہ پر مجانیق نصب تھیں اور وہ سخت محافظوں سے بھرپور تھا اور نائب السلطنت بڑی حفاظت میں تھا اور جب جمعرات کی صبح ہوئی تو تومان تمر نے ملک الامراء کے ساتھ غزہ کی طرف کوچ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تاکہ وہ اس سے اور جو شامی فوج اس سے آگے جا چکی ہے' اور منجک اور اس کے ساتھیوں سے جا ملے تاکہ اللہ اس امر کا فیصلہ کر دے جو ہونے والا ہے' پس اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور اُسے آج کے دن اپنے آگے بطور ہراول رہنے کا حکم دیا' پس ہراول نکلا اور قلعہ کے اس چالو دروازے کو جو دارالحدیث کے پاس ہے بند کر دیا' جس سے لوگ وحشت محسوس کرنے لگے اور اللہ انجام بخیر کرنے والا ہے۔

ملک الامراء بیدمر کی دمشق سے غزہ کی طرف روانگی:

نائب السلطنت اور نائب طرابلس نے ۱۲ رمضان کا جمعہ حجرہ میں پڑھا' پھر خطابت کے حجرے میں دونوں خطبے کے لیے اکٹھے ہوئے' پھر وہ دارالسعادۃ کی طرف گیا' پھر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے' اس کے متلاشی بڑی شان کے ساتھ عصر کے بعد نکلے اور وہ بھی ان کے ساتھ نکلا' پھر اس نے انہیں پیش کرنے کو کہا پھر دارالسعادۃ کی طرف واپس آ گیا اور رات گزاری یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی' پھر وہ اور نائب طرابلس فوج کے پیچھے گئے' پھر بقیہ فوج کے عام امراء اور بقیہ حلقہ کے لوگ بھی نکلے اور اللہ نے انہیں بچا لیا۔ اور اسی طرح قضاۃ' سیکرٹری' وکیل بیت المال اور دیگر صدر مقام کے کاتب بھی نکلے' اور لوگوں نے ہفتے کے دن کی صبح کی' اور دمشق میں سوائے نائب الغیبۃ امیر سیف الدین بن حمزہ ترکمانی اور اس کے قریبی شہر والی البر اور متولی شہر امیر بدرالدین صدقہ بن اوحد اور محتسب شہر اور قضاۃ کے نائبین کے سوا کوئی نہ تھا اور قلعہ اپنے حال پر تھا۔ اور مجانیق بھی اسی طرح نصب تھیں' اور جب اتوار کی صبح ہوئی تو قضاۃ صبح کو واپس آ گئے' پھر دن کو ملک الامراء اور تومان تمر بھی واپس آ گئے اور وہ سب کے سب پوری طرح مسلح تھے اور دونوں ایک دوسرے سے خوفزدہ تھے' کہ وہ اسے گرفتار کر لے گا' پس یہ دارالسعادۃ میں داخل ہو گیا اور وہ قصر ابلق کی طرف چلا گیا اور جب عصر کے بعد کا وقت ہوا تو منجک اور اسدمر جو دمشق میں نائب السلطنت تھا' آئے اور دونوں کو طوق ڈالے ہوئے تھے' انہیں ان فوجوں نے شکست دی تھی' جو منجک کے پاس آئی تھیں اور انہیں بیدمر نے منجک کی طرف مصریوں کے خلاف کمک کے طور پر بھیجا تھا' اور یہ شکست امیر سیف الدین تمر حاجب الحجاب کے ہاتھوں پر ہوئی جو الہمندار کے نام سے مشہور ہے' اس نے منجک سے کہا ہم سب ان لوگوں

Marfat.com

کے خادم ہیں جو مصر میں ہیں اور ہم بیدمر کی مدد کرنے پر تیری اطاعت نہیں کریں گے' پس دونوں نے گفتگو کی' پھر دونوں لڑ پڑے اور منجک نے شکست دی اور منجک اور تمر اور ان دونوں کے ساتھ جو لوگ تھے جیسے صبح اور طید مر چلے گئے اور جب ۱۵ ررمضان سوموار کی صبح ہوئی تو تومان تمر' طبتر ق اور امرائے دمشق میں سے کسی کا نام ونشان نہ پایا گیا' وہ سب حاکم مصر کی اطاعت میں چلے گئے اور امراء میں سے ابن قراسنقر جو متقدم امراء میں سے تھا' اور بیدمر اور منجک اور استدمر کے سوا' کوئی شخص دمشق میں باقی نہ رہا' اور قلعہ کو تیار کیا گیا اور مجانیق بھی اسی طرح نصب تھیں' اور بیدمر کے قلعہ میں آ جانے کے باعث لوگ سخت خوف میں تھے' اس کے بعد مصری فوج کی آمد پر محاصرہ ہونا تھا اور لوگوں کو تکلیف ومشقت ہونی تھی اور اللہ ہی انجام بخیر کرنے والا ہے۔

اور ۱۶ ررمضان سوموار کے دن قلعہ میں خوشی کے شادیانے بجے اور اطلاع دی گئی اور سلطان نے یلبغا الخاصکی کو شام کی طرف جلاوطن کر دیا ہے' پھر مغرب کے وقت پھر منگل کی صبح کو عشاء کے بعد بھی شادیانے بجائے گئے اور اس دوران میں تینوں امراء منجک' بیدمر اور استدمر ہتھیار بند ہو کر سوار ہوتے اور شہر کے باہر چلے جاتے' پھر واپس آ جاتے اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے' لوگ مصدق ومکذب کے درمیان درمیان تھے' لیکن اس نے قلعہ کو چھپانا اور محاصرہ کی تیاری کرنا شروع کر دی۔

پھر واضح ہو گیا کہ ان شادیانوں کی کوئی حقیقت نہ تھی' اور اس نے قلعہ کے پردے بنانے کا اہتمام کیا اور پتھروں اور بکریوں اور ذخائر کو اس کی طرف اٹھا کر لایا اور اطلاعات آئیں کہ سلطانی رکاب اور اس کے ساتھ یلبغا بھی ساری مصری فوج کے ساتھ غزہ سے آگے بڑھ آیا ہے' پس اس موقع پر الصاحب' سیکرٹری' قاضی شافعی' فوج کا ناظر اور اس کے نقباء اور متولی شہر باہر نکل کر امیر علی کے استقبال کو حماۃ کی طرف گئے' جس کے پاس دمشق کا حکمنامہ آیا تھا اور شہر حاکم کے بغیر رہ گیا۔ اس میں صرف محتسب اور بعض قضاۃ تھے' اور لوگ بکریوں کی طرح تھے جن کا کوئی چرواہا نہ تھا' اس کے باوجود حالات درست اور ٹھیک تھے' ہماری معلومات کے مطابق کوئی کسی پر حملہ نہ کرتا تھا' ادھر تو یہ حال تھا اُدھر بیدمر' منجک اور استدمر قلعہ کے مضبوط کرنے اور سامان اور خوراک حاصل کرنے میں لگے ہوئے تھے' اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے تم جہاں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی خواہ تم بلند برجوں میں ہو' پردے برجوں کے اوپر کام کرتے ہیں۔

اور اس ماہ کی ۱۹ رتاریخ کو امیر بیدمر نے جمعہ کی نماز مزار عثمان کی کمالی کھڑکی میں پڑھی' اور منجک نے اس کے پہلو میں قضاۃ کی جگہ کے اندر نماز پڑھی اور وہاں حاجیوں اور نقیبوں میں سے کوئی شخص موجود نہ تھا' اور شہر میں کلیتہً کوئی منتظم بھی نہ تھا' صرف تھوڑے سے سپاہی تھے اور وہ سب سلطان کی طرف روانہ ہو گئے تھے' اور منتظمین' حماۃ کی جانب' محروس شام کے نائب امیر علی کے استقبال کو گئے تھے۔ پھر وہ قلعہ کی طرف واپس آ گیا اور استدمر نماز میں حاضر نہ ہوا بیان کیا گیا ہے کہ وہ منقطع ہو چکا تھا' یا اس نے قلعہ میں نماز پڑھ لی تھی۔

اور اس ماہ کی بیس تاریخ کو ہفتے کے روز سلطان کی طرف سے ایلچی جو ایلچی کے بیٹوں میں سے تھا' نائب دمشق کے پاس اس کی اطاعت یا مخالفت کو معلوم کرنے کے لیے پہنچا اور اس نے اپنے قابل اعتماد آدمی کو اس کے خلاف اُکسایا کہ وہ قلعہ پر قبضہ کرے اور اس میں خطبہ دے اور اس میں آلات اور کھانے جمع کرے اور مجانیق اور پردوں کو نیست کر دے اور اس نے سلطانی اموال میں

Marfat.com

رستاہوں کی طرح کیسے تصرف کیا ہے' پس ملک الامراء اس سے نکل آیا اور اس نے بیان کیا کہ قلعہ میں اس کی فوجوں نے گھات لگائی ہے اور وہ اس میں داخل نہیں ہوا' اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور وہ سلطان کا قلعہ ہے اور وہ صرف اس کا قرضدار ہے اور اسے شرع اور قضاۃ اربعہ نے بیان کیا ہے' اس سے اس کی مراد یلبغا ہے' اور اس نے جواب لکھا اور اسے کتکلای ایلچی کے ہاتھ بھیجا جو قطبہ الدوبیدار کا غلام تھا اور اس نے اس کے ساتھ اسی روز امیر صارم الدین کو بھی بھیجا جو ہزاری امراء میں سے ایک تھا۔

اور ۲۲ رمضان سوموار کے روز' شہر کے دروازے ظہر کے قریب تک بند رہے' پھر باب النصر اور باب الفرج کے سوا' دروازے کھول دیئے گئے اور لوگ شدید محاصرے اور گھبراہٹ میں تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن سلطان اور فاتح افواج کی آمد قریب آ گئی اور بدھ کی صبح کو حالت اسی طرح تھی بلکہ اس سے بڑھ کر تھی اور امیر سیف الدین یلبغا الخاصکی' یلبغا کے گنبد میں اترا' اور اس کی تلاش کرنے والی فوج دار یا کے کنارے سے مذکورہ گنبد تک بڑی شان وشوکت کے ساتھ پھیل گئی' اور سواری کے اونٹ ابھی تک اس کے الصبین سے پیچھے رہنے کی وجہ سے پیچھے تھے اور اس روز بیدمر قلعہ میں آ کر اس میں قلعہ بند ہو گیا' اور ۲۵ رمضان معرات کے روز' باب النصر اور باب الفرج کے سوا سب دروازے بند رہے اور حلقہ تنگ ہو گیا اور لوگ بڑی مشکل میں پڑ گئے' اور مصریوں نے نہر بانیاس اور اس کی طرف آنے والے شاخ اور دارالسعادۃ کی طرف آنے والی نالیوں کو کاٹ دیا اور انہیں مذکورہ شاخ کو بند کرنے کے لیے نالیوں کے کاٹنے کی ضرورت پڑی' جس سے اہل شہر گھبرا گئے اور ان کے گھروں میں جو کچھ تھا انہوں نے کمداروں کے تالابوں سے بھر لیا اور ایک مشکیزہ ایک درہم میں فروخت ہوا' اور حقیقت میں وہ نصف درہم کا تھا' پھر اسی روز عصر کے بعد نالیاں رواں کر دی گئیں' واللہ الحمد والمنۃ۔ اور لوگ اس سے خوش ہو گئے اور جمعہ کی صبح ہوئی تو دروازے بند تھے اور طلوع آفتاب کے عرصہ بعد بھی باب النصر اور باب الفرج کو نہ کھولا گیا' سو یلبغا نے اپنی طرف سے چار امراء امیر زین الدین زبالہ جو نائب قلعہ تھا' ملک صلاح الدین ابن الکامل' شیخ علی' جو بیدمر کی طرف سے نائب الرحبہ تھا اور ایک اور امیر کو بھیجا' وہ شہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے شہر کے دروازوں کے قفل توڑ دیئے اور دروازوں کو کھول دیا اور جب بیدمر نے یہ بات دیکھی تو شہر کی چابیاں ان کے پاس بھیج دیں۔

سلطان ملک منصور کا عقبہ سجورا کے مغرب میں المصطبہ پہنچنا:

وہ ۲۶ ماہ رمضان کو جمعہ کے روز عظیم افواج جو پہاڑوں کی مانند تھیں کہ ساتھ پہنچا اور المصطبہ کے پاس اترا جو اس کی بیٹی کے چچا ملک اشرف خلیل بن منصور قلادون کی طرف منسوب ہے اور امراء اور شہروں کے نائبین اس کے سامنے اس کے ہاتھ اور زمین کے چومنے کے لیے آئے اور حلب کے دستے اور نائب حماۃ امیر علاء الدین المار دانی بھی آیا' اسے دمشق کا نائب مقرر کیا گیا تھا اور اس نے اس کا حکمنامہ بھی لکھا اور حماۃ میں اس کے پاس بھیجا' اور جب ۲۷ رمضان ہفتے کا دن آیا تو اس نے امیر علاء الدین علی المار دانی کو دمشق کی نیابت کا خلعت دیا' اور پہلے کی طرف اسے وہاں واپس لوٹا دیا گیا اور یہ تیسری بار تھی' اور اس نے سلطان کے ہاتھ کو بوسہ دیا' اور اس کی دائیں طرف سوار ہوا' اور اہل شہر اسے مبارکباد دینے گئے' ادھر یہ حال تھا اور ادھر قلعہ بیدمر کے ہاتھ میں محفوظ تھا' اور وہ جمعہ کی رات کو اس میں داخل ہوا' اور اس نے اور منجک اور استدمر اور ان کے مددگاروں نے اس میں پناہ لے لی اور

Marfat.com

تقدیر کی زبان کہہ رہی تھی (تم جہاں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی خواہ تم بلند برجوں میں ہو)۔

اور جب اتوار کا دن آیا تو اس نے قضاۃ القضاۃ کو طلب کیا اور انہیں بیدمر اور اس کے لواحقین کے پاس قلعہ میں بھیجا گیا کہ وہ تھوڑی سی چیز پر جس کی وہ شرط لگاتے ہیں اس سے مصالحت کر لیں اور جو کچھ ہوا ہم ابھی اُسے بیان کریں گے۔

قلعہ سے بیدمر کے خروج کا سبب اور اس کا حال:

۲۸ رمضان اتوار کے روز جب اس نے قضاۃ القضاۃ کو بھیجا تو ان کے ساتھ شیخ شرف الدین بن قاضی الجبل الحنبلی، شیخ سراج الدین مہندی حنفی، مصری فوج کے حنفیہ کے قاضی کو بھی بیدمر اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھیجا کہ وہ اس سے صلح کے بارے میں بات کریں تا کہ وہ ان کے محاصرہ اور مجانیق میں مشغول ہونے سے قبل جو اس نے صغد اور بعلبک سے منگوائی ہیں، ان شروط کو قبول کر لیں۔ جو وہ عائد کرتے ہیں اور اس نے النقاعین کے تقریباً چھ سو تیر انداز بھی منگوائے، پس جب قضاۃ اور ان کے ساتھیوں نے اس سے ملاقات کی اور اُسے سلطان اور سرکردہ امراء کے متعلق بتایا کہ انہوں نے مصالحت کی طرف جھکاؤ کرنے کی صورت میں اس کے لیے امان لکھ دی ہے تو اس نے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے اہل کے ساتھ بیت المقدس میں رہے گا، نیز اس نے مطالبہ کیا کہ منجک کو بلاد سیس کی جانب عطا کر دی جائے، تا کہ وہ وہاں سے رزق حاصل کر لے اور استدمر نے مطالبہ کیا کہ شہد ار امیر سیف الدین یلبغا الخاصکی کے لیے ہو، پس قضاۃ، سلطان کے پاس واپس آ گئے اور ان کے ساتھ امیر زین الدین جبریل حاجب بھی تھا، اور انہوں نے سلطان اور امراء کو یہ بات بتائی تو انہوں نے اسے قبول کیا اور سلطان اور امراء نے جبریل کو خلعت دیئے اور وہ قضاۃ کی خدمت میں واپس آئے اور ان کے ساتھ امیر استبغا بن الابوبکری بھی تھا، پس ان سب نے قلعہ میں داخل ہو کر وہاں رات گزاری اور امیر بیدمر اپنے اہل واثاث کے ساتھ مطرزین میں اپنے گھر کی طرف منتقل ہو گیا، اور جب ۲۹ رمضان کو سوموار کی صبح ہوئی تو تینوں امراء قلعہ سے نکلے اور ان کے ساتھ جبریل بھی تھا، پس قضاۃ داخل ہوئے اور انہوں نے قلعہ کو ذخائر سمیت امیر استبغا بن الابوبکری کے سپرد کر دیا۔

سلطان محمد بن ملک امیر حاج بن ملک محمد ابن ملک قلاوون کی اپنی فوج اور امراء کے ساتھ دمشق میں آمد:

اس سال کی ۲۹ رمضان سوموار کی صبح کو قضاۃ خیمے میں واپس آ گئے۔ اور ان کے ساتھ وہ امراء بھی تھے جو قلعہ میں تھے، اور انہیں اور ان کے ساتھیوں اور لواحقین کو سلطان کی جانب سے امان دی گئی، پس قضاۃ اور مذکورہ امراء کے حاجب آئے اور اس نے قضاۃ اربعہ کو خلعت دیئے اور وہ ٹھیک ٹھاک واپس چلے گئے، اور مذکورہ امراء کو کمزور گھوڑوں پر سوار کرایا گیا اور ان میں سے ہر ایک کے پیچھے ایک وساقی لگایا اور ہر وساقی کے ہاتھ میں ایک کھنچا ہوا خنجر تھا کہ کوئی شخص اس سے اُسے چھڑا نہ لے اور وہ اُسے وہاں قتل کر دے، پس وہ کھلم کھلا لوگوں کے درمیان داخل ہوا، تا کہ انہیں ان کی وہ ذلت دکھائیں جو ان کے شامل حال ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہر جانب سے راستے کو گھیر لیا اور بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے جن کی تعداد کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر وہ ایک لاکھ کے قریب یا اس سے زیادہ تھے سو لوگوں نے ایک خوفناک منظر دیکھا اور وساقیہ انہیں اس میدان اخضر میں لے گئے جس میں محل واقع ہے اور انہیں وہاں بٹھا دیا گیا، اور وہ چھ آدمی تھے، تین نائب، جبریل اور استدمر اور ساوس، اور ان میں سے ہر ایک نے یہی خیال کیا کہ ان سے ریڑھ کی

Marfat.com

بری توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور فوجیں بڑی شان کے ساتھ متلاشیوں کی صورت میں دمشق کی طرف بھیجی گئیں اور سامان جنگ اور گھوڑے اور ہتھیار اور نیزے نہر النصر پر تھے' پھر سب کے آخر میں سلطان عصر کے کچھ عرصہ بعد آیا اور وہ مختلف اقسام کے لباس قبا زبخاری پہنے ہوئے تھا' اور قبے اور پرندے دونوں کو امیر سیف الدین تومان تمر اپنے سر پر اٹھائے ہوئے تھا' جو طرابلس کا نائب تھا اور امراء اس کے آگے پیادہ تھے' اور قالین اس کے گھوڑے کے قدموں کے نیچے تھا' اور ڈھول اس کے پیچھے بج رہے تھے' اور وہ قلعہ منصورہ منصوریہ میں نہ کہ البدریہ میں داخل ہوا' اور وہاں جو مجانیق اور ہتھیار اس نے گھات میں رکھے ہوئے تھے' دیکھے تو وہ بیدمر اور اس کے اصحاب پر بہت ناراض ہوا' اور طارمہ میں اترا اور تخت حکومت پر بیٹھا اور امراء اور نائبین اس کے سامنے کھڑے ہوئے اور حق اپنے نصاب کی طرف واپس آ گیا' اور اس کے اور اس کے چچا صالح کے دخول کے درمیان یکم رمضان کا دن تھا' اور یہ ۲۹ رمضان کا واقعہ ہے اور بعض کا قول ہے کہ وہ اس کا آخری دن تھا' واللہ اعلم۔ اور لوگ زیب وزینت میں مشغول ہو گئے۔

اور مہینے کے آخر میں منگل کے دن کی صبح کو' مغضوب امراء کو جو مسلمانوں سے برائی کی ٹھانے ہوئے تھے' اور ان کی کوششیں رائیگاں گئی تھیں' قلعہ کی طرف منتقل کیا گیا اور انہیں ذلیل کر کے علیحدہ علیحدہ اس کے برجوں میں اتارا گیا' حالانکہ اس سے قبل وہ پرسکون حاکم تھے اور اب وہ ذلیل خوفزدہ اور قید تھے۔ اور انہوں نے رؤساء ہونے کے بعد ظلم کیا اور معزز ہونے کے بعد ذلیل ہو گئے اور ان کے اصحاب کی تحقیق کی گئی اور شہر میں ان کے متعلق اعلان کیا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ جو شخص ان میں سے کسی کے متعلق بتائے گا اسے بہت مال دیا جائے گا اور امارت بھی دی جائے گی اور آج کے دن اس نے رئیس امین الدین ابن القلانسی سیکرٹری کو لکھا اور اس سے ایک کروڑ درہم کا مطالبہ کیا اور اسے امیر زین الدین زبالہ نائب قلعہ کے سپرد کیا اور اسے دوبارہ اس کی طرف لایا گیا اور اس نے ابن قراسنقر کو پیشوائی دی اور اسے حکم دیا کہ وہ اسے سزا دے' حتیٰ کہ وہ اس رقم کا وزن کر دے اور سلطان اور اس کے امراء نے میدان اخضر میں نماز عید پڑھی اور ان کے لیے بڑا خیمہ لگایا گیا اور قاضی تاج الدین السماوی الشافعی نے خطیب بن کر نماز پڑھائی جو شافعیہ کی فاتح فوج کا قاضی تھا اور امراء' سلطان کے ساتھ مدرسہ کے دروازے سے قلعہ میں داخل ہوئے اور اس نے ان کے لیے بڑا دسترخوان بچھایا اور انہوں نے اس سے کھایا اور اپنے گھروں اور محلات کو واپس آ گئے' اور اس روز امیر علی نائب دمشق نے سلطان کے سر سے پرندہ اٹھایا اور اس نے اسے عظیم خلعت دیا۔

اور آج کے روز امیر تومان تمر کو جو طرابلس کا نائب تھا گرفتار کر لیا گیا' پھر وہ بیدمر کے پاس آیا اور وہ اس کے ساتھ تھا' پھر وہ مصریوں کی طرف واپس گیا اور ان سے معذرت کی اور انہوں نے لوگوں کے سامنے اسے معذور قرار دیا اور وہ دخول کے روز سلطان کے سر سے روٹی اٹھانے والا تھا' پھر انہوں نے اسے حمص کا نائب بنایا۔ تو انہوں نے اس کی حقارت کی پھر جب وہ اس کی طرف جا رہا تھا' اور القابون کے پاس تھا تو انہوں نے اس کی طرف آدمی بھیجے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور واپس لے آئے اور اس نے اس سے ایک لاکھ کا مطالبہ کیا جو اس نے بیدمر سے لیا تھا' پھر انہوں نے اسے حمص کی نیابت پر واپس کر دیا۔

اور جمعرات کے روز خبر مشہور ہوئی کہ مصری فوج کے طور شیہ اور خاصیکیہ کے ایک دستہ نے حسین ناصر کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے' پھر

Marfat.com

ان کا آپس میں اختلاف ہوگیا اور وہ آپس میں لڑ پڑے اور معاملے کا فیصلہ ہوگیا اور حسین کو اس جگہ واپس کر دیا گیا جہاں وہ قید تھا اور اللہ نے اس دستے کے شر کو ٹھنڈا کر دیا۔

اور آج کے دن کے آخری حصے میں قاضی ناصر الدین بن یعقوب نے رئیس علاء الدین بن القلانسی کی بجائے' سیکرٹری شپ دونوں مدرسوں اور مشیخۃ الشیوخ کا خلعت زیب تن کیا' اسے معزول کیا گیا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور لوگ اپنے کام پر واپس آنے کی وجہ سے اسے مبارکباد دینے گئے۔

اور ۳ رشوال جمعہ کی صبح کو شامی امراء کی ایک جماعت کو گرفتار کیا گیا' جس میں دو حاجب صلاح الدین اور حسام الدین اور حاجب کبیر کا بھتیجا المہمند ار' تمر' ناصر الدین بن ملک صلاح الدین ابن الکامل' ابن حمزہ' الطرخانی اور دو بھائی طیغا زفر اور بلجات شامل تھے اور سب طبلخانات تھے اور خیر اور تمر حاجب الحجاب نکال دیئے گئے اور اسی طرح الحجوبیۃ کو بھی' کیونکہ وہ ایک مصری امیر کے قریبی تھے۔

اور ۷ رشوال منگل کے روز' قلعہ منصورہ میں امرائے عرب میں سے دس امراء کو گرفتار کیا گیا جن میں عمر بن موسیٰ بن مہنا ملقب بہ مصمع' جو ایک وقت امیر العرب تھا اور معیقل بن فضل بن مہنا اور دیگر امیر شامل تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ اس کا سبب یہ تھا کہ آل فضل کی ایک پارٹی نے امیر سیف الدین الاحمدی کو جسے وہ حلب سے لائے تھے' تعریض کی اور اس سے کچھ سامان بھی لے لیا' قریب تھا کہ ان کے درمیان جنگ ہو جاتی۔

اور جمعرات کی رات کو مغرب کے بعد' ترکوں اور عربوں کی انیس امیروں کو ڈاک کے گھوڑوں پر طوق ڈال کر دیارِ مصر کی طرف لایا گیا۔ جن میں بیدمر' منجک' استدمر' جبریل' صلاح الدین حاجب' حسام الدین حاجب اور بلجک وغیرہ شامل تھے اور ان کے ساتھ تقریباً دو سو ہتھیار بند سوار بھی تھے جو ان کی حفاظت کے ذمے دار تھے' اور وہ انہیں دیارِ مصر کی طرف لے گئے اور انہوں نے بیکاروں کی ایک جماعت کو حکم دیا جن میں لاقوش کے بیٹے بھی تھے اور اس نے رئیس امین الدین بن القلانسی کو مطالبہ کا وزن پورا کر دینے کے بعد مطالبہ سے اور قلعہ میں علامت لگانے سے آزاد کر دیا اور وہ اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور لوگوں نے اُسے مبارکباد دی۔

سلطان کی دمشق سے مصر کو روانگی:

۱۰ رشوال جمع کی صبح کو یلیغا الخاصکی کی متلاشی فوج بڑی شان وشوکت کے ساتھ روانہ ہوئی۔ لوگوں نے اس کی مثل فوج نہ دیکھی تھی جو عمدہ گھوڑوں' کوتل گھوڑوں' غلاموں پر مشتمل تھی اور بڑی عظمت کی حامل تھی' اور عام متلاشی اس سے ایک روز قبل چلے گئے تھے' اور سلطان' ظہر کی اذان سے قبل' جامع اموی کی طرف آیا اور اس نے اور اس کے ساتھ جو مصری امراء تھے انہوں نے اور نائب شام نے مزار عثمان میں نماز پڑھی' اور وہ فوراً باب النصر سے الکسوۃ کی طرف جانے کے لیے نکلا اور لوگ حسب دستور راستوں اور چھتوں پر کھڑے تھے اور آراستگی کا اکثر حصہ' ستاروں' خواصین اور باب البرید میں آج تک باقی ہے اور وہ مسلسل دس روز تک رہی۔

اور ۱۱ رشوال ہفتے کے روز اس نے شیخ علاء الدین الغاری کو دوبارہ محتسب بننے پر خلعت دیا اور عماد الدین ابن الشیرجی

Marfat.com

معزول کر دیا' اور حسب دستور ۱۶ رشوال جمعرات کے روز محمل نکلا اور مصطفیٰ البیری امیر تھا اور جمعرات اور جمعہ کے روز' چار امراء نے دمشق میں وفات پائی اور وہ طشتمر' فرطیغا' القبل' نوروز جو ہزاری امیر تھا اور تمر المہمندار تھے' اور یہ ہزاری سردار اور حاجب الحجاب تھا اور ایک وقت اس نے غزہ کی نیابت کی' پھر مصریوں نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے امارات سے معزول کر دیا اور وہ مریض تھا اور مسلسل مریض رہا' حتیٰ کہ جمعہ کو فوت ہو گیا اور ہفتے کے روز اپنی اس قبر میں دفن ہوا جسے اس نے الصوفیہ میں تعمیر کیا تھا' لیکن اس میں دفن نہ ہوا' بلکہ اس کے دروازے پر دفن ہوا گویا وہ الوداع کرنے والا ہے یا اُسے مسلمانوں کی قبروں کے اُوپر بنانے پر نادم ہے۔ رحمہ اللہ۔

اور امیر ناصر الدین بن الاقوش نے ۲۰ رشوال سوموار کے روز وفات پائی اور القبیبات میں دفن ہوا' اور اس نے بعلبک اور حمص میں نیابت کی پھر وہ اس کا بھائی لاپتہ ہو گیا' انہیں شہر سے مختلف شہروں کی طرف جلاوطن کیا گیا' پھر امیر یلبغا ان سے راضی ہو گیا اور دوبارہ ان پر طبلخانات کی روٹیوں کا احسان کیا' اور ابھی ناصر الدین تھوڑا عرصہ ہی ٹھہرا تھا کہ فوت ہو گیا اور اس نے بہت اچھے نشانات چھوڑے ہیں' جن میں عقبۃ الرمانہ کے پاس ایک خوبصورت' فائدہ بخش سرائے ہے اور بعلبک میں اس کی ایک جامع مسجد' حمام اور سرائے وغیرہ بھی ہیں' اور اس کی عمر ۵۶ سال تھی۔

اور ۲۶ رشوال اتوار کے روز قاضی نور الدین محمد بن قاضی القضاۃ بہاء الدین ابن ابی البقاء الشافعی نے مدرسہ اتابکیہ میں درس دیا' سلطانی حکم کے مطابق اس کا والد اس کے لیے اس سے دستکش ہو گیا اور قضاۃ واعیان کے پاس حاضر ہوئے اور اس حکم الٰہی (الحج اشہر معلومات) سے درس کا آغاز کیا اور آج کے دن قاضی نجم الدین احمد بن عثمان النابلسی الشافعی نے جو ابن الجابی کے نام سے مشہور ہے' مدرسہ عصرونیہ میں درس دیا اور وہ اس سے قاضی امین الدین بن القلانسی کے مطالبہ سے دستبردار ہوا۔

اور ۲۹ رشوال سوموار کی صبح کو قاضی ولی الدین عبید اللہ بہاء الدین ابی البقاء نے دو مدرسوں' الرواحیۃ اور القمریۃ میں درس دیا' سلطانی حکم کے مطابق اس کا والد اس کے لیے دستبردار ہوا' اور دونوں مدرسوں میں قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے۔

اور شوال کے آخر میں جمعرات کی صبح کو' شیخ اسد بن شیخ الکردی کو اونٹ پر سوار کرا کر رسوا کیا گیا' اور اسے شہر کے قبائل میں پھرایا گیا' اور اس کے متعلق اعلان کیا گیا' یہ اس شخص کی جزاء ہے جو سلطان کو دھوکہ دیتا اور اس کے نائبین کو خراب کرتا ہے' پھر اُسے اونٹ سے اتار کر گدھے پر سوار کرایا' اور اسے شہر میں پھرایا گیا اور اس کے متعلق یہی اعلان کیا گیا' پھر اُسے قید خانے میں ڈال دیا گیا اور اس سے بہت سا مال طلب کیا گیا۔ اور شخص مذکور' بیدمر کے مددگاروں میں سے تھا' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور یہی اس کے زمانے میں قلعہ کی سپردگی لینے والا تھا۔

اور ۱۱ رذوالقعدہ سوموار کی صبح کو اس نے قاضی القضاۃ بدر الدین بن ابی الفتح کو اس فوج کی قضاء کا خلعت دیا' جو علاء الدین بن شمر نوخ سے متوحر تھی اور لوگوں نے اُسے اس کی مبارکباد دی' اور وہ نیابت حکم وتدریس کے علاوہ الزناری میں خچر پر سوار ہوا اور ۱۸ رذوالقعدہ سوموار کے روز الصالحیہ میں الرکنیہ کی تدریس دوبارہ قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری الحنفی کو دے دی گئی' اس نے اُسے سلطانی حکم کے مطابق' قاضی عماد الدین بن العز کے ہاتھ سے واپس لیا اور اس نے الکفری کو خلعت دیا اور لوگ مدرسہ مذکورہ

Marfat.com

میں اُسے مبارکباد دینے گئے۔

اور ماہِ ذوالحجہ میں عجلون کی جانب' کسانوں کے درمیان فتنوں کے وقوع کی خبر مشہور ہوگئی اور انہوں نے باہم جنگ کی اور یمنی اور قیسی فریقین میں سے ایک جماعت قتل ہوگئی' اور حیتا کا چشمہ جو عجلون کے مشرق میں ہے تباہ برباد کر دیا گیا اور اس کے درختوں کو کاٹ کر کلیتہً برباد کر دیا گیا' اور ۲۲ر ذوالحجہ ہفتے کی صبح کو' طلوع آفتاب کے بعد تک دمشق کے دروازے نہ کھولے گئے' اور لوگوں نے اسے برا محسوس کیا' اور اس کے باعث امیر کسبغا کی محافظت تھا' وہ بلادِ شرق کی طرف بھاگنا چاہتا تھا' پس اس کی نگرانی کی گئی' حتیٰ کہ انہوں نے اُسے پکڑ لیا۔

اور ۲۶ر ذوالحجہ بدھ کی رات کو' امیر سیف الدین طاز' قدس سے آیا اور قصر ابلق میں اترا اور جب وہ اسکندریہ میں قید تھا' وہ اس وقت سرمے سے اندھا ہو گیا تھا' اور اُسے رہا کر دیا گیا' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' اور مدت تک بیت المقدس میں فروکش رہا' پھر حکمنامہ آیا کہ وہ رئیس ہوگا' اور سلطان کے علاقے میں جہاں چاہے فروکش ہوگا' مگر دیارِ مصر میں داخل نہ ہوگا' پس وہ آ کر قصر ابلق میں اترا اور لوگ اپنے طبقات کے مطابق' نائب السلطنت اور اس سے کم درجہ کے لوگ' اسے سلام کرنے آئے اور وہ کسی چیز کو نہ دیکھتا تھا اور وہ اس عزم پر قائم تھا کہ وہ اس کے لیے دمشق میں رہائش کے لیے گھر خریدے گا یا کرایہ پر لے گا۔

۷۶۳ھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر و شام اور حرمین شریفین اور اس کے اردگرد کی اسلامی حکومتوں کا سلطان' سلطان ملک منصور صلاح الدین محمد بن ملک مظفر امیر حاج بن ملک منصور قلادون تھا۔ اور وہ بیس سال سے کم عمر کا تھا اور اس کے آگے امیر یلبغا' حکومتوں کا منتظم تھا اور دیار مصر کا نائب طشتمر تھا اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور سیف الدین قزوینہ' وزیر تھا' اور وہ قریب المرگ مریض تھا۔

اور دمشق میں نائب شام امیر علاء الدین الماردانی تھا اور اس کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور خطیب اور وکیل بیت المال بھی وہی تھے اور علاء الدین انصاری' محتسب تھا' جو گذشتہ اس کی طرف واپس آیا تھا' اور قماری' حاجب الحجاب تھا' جو السلیمانی اور ایک اور مصری کا نزدیکی تھا اور قاضی ناصر الدین محمد بن یعقوب حلبی' سیکرٹری تھا' اور تقی الدین بن مراجل' جامع کا ناظر تھا' اور قاضی القضاۃ تاج الدین شافعی نے مجھے بتایا کہ اس سال کے شروع میں صغد محروسہ کے قاضی حنفی نے شافعی کے ساتھ اسے از سر نو تعمیر کیا ہے اور وہ دونوں شافعی اور حنفی حماۃ' طرابلس اور صغد کے قاضی بن گئے۔

اور ۲ر محرم کو نائب السلطنت' پندرہ روز غائب رہنے کے بعد آیا' اور اس نے رعب سے بلادِ فریر کو پامال کیا اور اُن کے سرکردہ لوگوں کی ایک جماعت کو پکڑ کر قید خانے میں ڈال دیا' اور مشہور ہو گیا کہ اس نے بلادِ عجلون میں ہمدرد قبائل کا بھی قصد کیا اور جب میں نے اُسے سلام کیا اور اس بارے میں اس سے دریافت کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ فریر کی جانب تعدی نہیں کی اور قبائل نے اس سے صلح اور اتفاق کیا اور فوج وہاں ان کے پاس تھی' اس نے بیان کیا کہ اس نے اعراب پر حرم ترک سے حملہ کیا اور ترکوں نے انہیں شکست دی اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا' پھر عربوں کی گھاتی فوج نمایاں ہوئی اور ترکوں نے وادی صرح کی پناہ لی اور

Marfat.com

انہوں نے وہاں پر ان کا محاصرہ کرلیا' پھر اعراب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور ترکوں میں سے ایک بھی قتل نہ ہوا' صرف ان کا ایک امیر زخمی ہوا' اور اعراب کے پچاس سے زیادہ آدمی قتل ہوگئے۔

اور ۲۲ر محرم' اتوار کے روز حاجی آئے اور محمل سلطانی سوموار کی رات کو عشاء کے بعد آیا اور حسب عادت اس کے دخول کی پرواہ نہ کی گئی اور ایسا اس وجہ سے ہوا کہ قافلے کو واپسی پر بریز سے یہاں تک شدید سردی کی شدت برداشت کرنی پڑی' بیان کیا جاتا ہے اس کے باعث ان میں سے ایک سو کے قریب آدمی مر گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون' لیکن انہوں نے بہت ارزانی اور امن کی اطلاع دی اور عجلان حاکم مکہ کے بھائی نفیسہ کی وفات کی بھی خبر دی۔ اور ان علاقوں کے لوگ اس کی موت سے خوش ہوئے' کیونکہ اس نے اپنے بھائی عجلان عادل کے خلاف بغاوت کی تھی۔

ایک نہایت عجیب خواب:

اور میں (یعنی مصنف) نے ۲۲ر محرم ۷۶۳ھ سوموار کی رات کو شیخ محی الدین النواوی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور میں نے آپ سے دریافت کیا یا سیدی آپ نے اپنی شرح المہذب میں ابن حزم کی کسی تصنیف کو کیوں شامل نہیں کیا؟ آپ کے جواب کا مفہوم یہ تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتے' میں نے آپ سے کہا آپ اس بارے میں معذور ہیں' بلاشبہ انہوں نے اپنے اصول وفروع میں نقیضین کی دونوں اطراف میں توافق کردیا ہے اور وہ فروع میں خشک اور جامد ظاہری ہے اور اصول میں بہنے والی آفت' بڑا قرمطی اور خونخوار شیر ہے اور میں نے اپنی آواز بلند کی حتیٰ کہ میں نے سوئے ہونے کی حالت میں اسے سنا' پھر میں نے ایک سرسبز زمین کی طرف آپ کو اشارہ کیا جو کھجوروں کی مانند تھی بلکہ شکل کے لحاظ سے اس سے بہت ردی تھی جو غلہ حاصل کرنے اور چرانے کے لحاظ سے فائدہ مند نہیں تھی' میں نے آپ سے کہا' یہ وہ زمین ہے جسے ابن حزم نے بویا ہے آپ نے فرمایا دیکھو کیا تم اس میں پھلدار درخت یا کوئی ایسی چیز دیکھتے ہو جس سے فائدہ حاصل ہوتا ہو' میں نے کہا یہ چاند کی چاندنی میں بیٹھنے کے قابل ہے' یہ میرے خواب کا ماحصل ہے' اور میرے دل میں پڑا کہ جب میں نے ابن حزم کی منسوب زمین کی طرف شیخ محی الدین کو اشارہ کیا تو وہ ہمارے پاس موجود تھے اور خاموش تھے اور گفتگو نہ کرتے تھے۔

اور ۲۳ر صفر جمعرات کے روز اس نے قاضی عماد الدین بن الشیر جی کو دوبارہ محتسب بننے کا خلعت دیا' کیونکہ علاء الدین انصاری قریب المرگ مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس کی ذمہ داری کی ادائیگی سے کمزور ہوگئے تھے' اور حسب دستور لوگوں نے اُسے مبارکباد دی' اور ۲۶ر صفر ہفتے کے روز شیخ علاء الدین انصاری مذکور مدرسہ امینیہ میں وفات پاگئے اور ظہر کے وقت جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور باب الصغیر کے قبرستان میں محراب جامع جراح کے پیچھے وہاں ایک قبر میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۴۰ سال سے متجاوز تھی' آپ نے امینیہ میں اور الحسبہ میں دو دفعہ درس دیا اور چھوٹے بچے اور بہت اموال چھوڑے' اللہ آپ سے درگزر فرمائے' اور آپ پر رحم فرمائے' اور آپ کے بعد قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی نے حکمنامے کے مطابق مدرسہ کا انتظام سنبھالا۔

اور صفر کے آخری عشرے میں ہمیں مالکیہ کے قاضی القضاۃ الاخنائی کے مصر میں وفات پانے اور آپ کے بھائی برہان الدین ابن قاضی القضاۃ علم الدین الاخنائی الشافعی کے اپنے بھائی کی جگہ قاضی بننے کی خبر پہنچی' علم الدین کا باپ بھی قاضی تھا' اور آپ

Marfat.com

مصر میں قابل تعریف سیرت محتسب تھے' اور آپ کو خزانہ کا ناظر بھی بنا دیا گیا' جیسا کہ آپ کا بھائی بھی ناظر خزانہ تھا' اور ۴ ربیع الاوّل توار کی صبح کو' قاضی القضاۃ تاج الدین ابونصر عبدالوہاب ابن قاضی القضاۃ تقی الدین بن حسن بن عبدالکافی السبکی الشافعی' شیخ علاء لدین محتسب کی بجائے امینیہ میں پڑھانے آئے۔ شیخ علاء الدین جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے وفات پا چکے تھے' اور بہت سے علماء' مراء' فقہاء' اور عوام آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کا درس بھرپور تھا' آپ نے قول الٰہی ﴿ ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللّٰہ من فضلہ ﴾ اور اس کے بعد کی آیت سے درس کا آغاز کیا اور اچھی باتوں کا استنباط کیا اور بڑی شیریں اور رواں عبارت میں علوم کی کئی اقسام کا ذکر کیا' اور کسی پس وپیش' تکلف اور کھٹکے کے بغیر درس دیا اور خوب دیا' اور عوام وخواص حاضرین وغیرہ نے آپ کی تعریف کی' حتیٰ کہ ایک بڑے آدمی نے کہا کہ اس نے اس کی مانند درس نہیں سنا۔

اور ۲۵ رصفر سوموار کے روز' الصدر برہان الدین بن لولوالحوض نے القضاعین میں اپنے گھر میں وفات پائی' اور وہ صرف ایک روز بیمار رہے اور دوسرے دن نماز ظہر کے بعد جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور انہوں نے آپ کو باب النصر سے نکالا پھر آپ کو لے کر گئے اور باب الصغیر میں ان کی قبور میں آپ کو دفن کر دیا۔ اور آپ کو اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا۔ اور آپ لوگوں کے ساتھ مروّت کرتے تھے اور حکومت کے ہاں بھی آپ کو وجاہت حاصل تھی' اور سلطنت کے نائبین وغیرہ کے ہاں بھی آپ کو مقبولیت حاصل تھی اور آپ علماء اور اہل خیر کو پسند کرتے تھے اور خیر کے مواعید کے سماع پر مواظبت کرتے تھے اور آپ صاحب مال وثروت اور نیکی والے تھے آپ نے ۸۰ رسال کے قریب عمر پائی رحمہ اللہ۔

اور دیار مصر سے ایلچی نے آ کر شیخ شمس الدین محمد بن النقاش المصری کے وہاں پر وفات پا جانے کی خبر دی۔ آپ بڑے واعظ' ماہر فصیح اور نحوی شاعر تھے' اور متعدد علوم میں آپ کو کمال حاصل تھا' اور کلام کو آراستہ کرنے پر قدرت حاصل تھی اور حکومت اور اموال کے حاصل کرنے میں دخل حاصل تھا اور آپ کی عمر چالیس سال تھی رحمہ اللہ۔

اور ایلچی نے قاضی القضاۃ شرف الدین مالکی بغدادی جو شام میں مالکیہ کے قاضی تھے' کے حاکم بننے کی خبر دی' پھر آپ معزول ہو کر مصر کے خزانہ کے ناظر بن گئے اور آپ کی تنخواہ بہت تھی جو آپ کو کفایت کرتی تھی اور بچ بھی رہتی تھی اور آپ کے محب اس خوش تھے۔

اور ۷ ار ربیع الآخر اتوار کے روز' رئیس امین الدین محمد بن الصدر جمال الدین احمد بن رئیس شرف الدین محمد بن القلانسی' جو شہر کے باقیماندہ رؤساء اور بڑے آدمیوں میں سے ایک تھے' وفات پا گئے اور آپ نے اپنے باپ اور چچا علاء لدین کی طرح بڑے بڑے کام سنبھالے لیکن آپ اپنے اسلاف پر فوقیت لے گئے' آپ نے مدت تک بیت المال کی وکالت سنبھالی اور افواج کے قاضی بھی بنے۔ پھر مشیخۃ الشیوخ اور الناصریہ اور الشامیۃ الجوانیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ سیکرٹری شپ بھی سنبھالی۔ اور آپ نے اس سے قبل ۷۳۷ھ میں العصرونیہ میں پڑھایا' پھر جب سلطان گزشتہ سال آیا تو اس نے آپ کو اپنے بڑے عہدوں سے معزول کر دیا اور آپ سے قریبا دو لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا گیا' پس آپ نے اپنی بہت سی املاک فروخت کر دیں' اور آپ کے پاس جو کام تھے ان میں سے کوئی بھی آپ کے ہاتھ میں نہ رہا۔ اور آپ آج کے دن کی مدت تک گمنام رہے اور اچانک وفات پا گئے اور آپ کچھ عرصہ مشوش

Marfat.com

رہے جسے کسی نے محسوس نہ کیا اور عصر کے وقت جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ باب الناطفانیین سے آپ کو نکال کر ان کے قبرستان میں لے گئے جو قاسیون کے دامن میں ہے' رحمہ اللہ۔

اور ۱۸ ربیع الآخر سوموار کی صبح کو اس نے قاضی جمال الدین بن قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری الحنفی کو خلعت دیا اور آپ کو اپنے باپ کے ساتھ قضاۃ میں حصہ دار بنایا اور سلطان کی طرف سے آنے والے ایلچی کے پاس جو حکمنامہ تھا اس میں آپ کو قاضی القضاۃ کا لقب دیا گیا۔ پس آپ نے دار السعادۃ میں خلعت پہنا' اور قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی کے ساتھ النوریہ میں آئے اور مسجد میں بیٹھے اور الربعہ رکھا گیا اور پڑھا گیا اور قرآن پڑھا گیا اور وہ درس نہیں تھا اور اس وجہ سے کہ آپ کو اپنے باپ کے ساتھ حکومت حاصل ہوئی ہے آپ کو مبارکباد دینے آئے۔

اور منگل کی صبح کو شیخ صالح' عابد' درویش' فتح الدین بن شیخ زین الدین الفارقی امام دار الحدیث اشرفیہ اور وہاں کے آثار کا خازن اور جامع کا مؤذن تھا' نے وفات پائی اور آپ نے بھلائی پاکدامنی اور نماز و تلاوت کرتے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر نوے سال گزارے' اور اسی دن کی صبح کو آپ کا جنازہ پڑھ گیا اور آپ کو باب النصر سے نکال کر الصالحیہ کی طرف لے گئے۔

اور ۲۰ جمادی الاولیٰ سوموار کی صبح کو ایلچی قرابغا دآیا اور اس نے شام کے چھوٹے نائب کو گھمایا۔ اور اس کے پاس شیخ جمال الدین یوسف بن قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری کے لیے قضاۃ الحنفیہ کی قضاء کا حکمنامہ بھی تھا' کیونکہ آپ کا باپ آپ کے لیے اس سے دستکش ہو گیا تھا' اور آپ نے دار السعادۃ میں خلعت پہنا اور مالکی کے نیچے بٹھائے گئے پھر وہ جامع کے حجر لے آئے اور وہاں آپ کا حکمنامہ پڑھا گیا جسے نائب محتسب شمس الدین بن السبکی نے پڑھا اور آپ نے ان کے اصحاب میں سے دو اشخاص شمس الدین بن منصور اور بن الخراش کو نائب مقرر کیا' پھر وہ آپ کے ساتھ النوریہ میں آیا اور آپ نے وہاں درس دیا۔ اور آپ کا والد ان باتوں میں سے کسی میں موجود نہ تھا۔ واللہ اعلم۔

خلیفہ معتضد باللہ کی وفات:

خلیفہ معتضد باللہ جمادی الاولیٰ کے درمیانی عشرے میں قاہرہ میں وفات پائی اور جمعرات کے روز آپ کا جنازہ پڑھ گیا' مجھے یہ بات قاضی القضاۃ تاج الدین الشافعی نے اپنے بھائی شیخ بہاء الدین کے خط کے حوالے سے بتائی رحمہما اللہ۔

متوکل علی اللہ کی خلافت:

پھر اس کے بعد اس کے بیٹے متوکل علی اللہ علی عبد اللہ ابو عبد اللہ محمد بن المعتضد ابو الفتح بن المستکفی باللہ ابو الربیع سلیمان بن الحاکم بامر اللہ ابو العباس احمد کی بیعت کی گئی' اللہ اس کے پاس اسلاف پر رحم فرمائے۔

اور جمادی الاولیٰ میں دیار مصر سے ایلچی آیا اور اس کے پاس حاکم مصر کی جانب سے حاکم موصل و سنجار کے لیے خلافتی اور سلطانی جھنڈے حکمنامے اور خلعت تھے تاکہ وہ ان دونوں شہروں میں اس کا خطبہ دے اور قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی الشافعی حاکم دمشق نے اس کی طرف سے دونوں شہروں کے دو قاضیوں کے لیے دو حکمنامے سنبھالے جیسا کہ مجھے اس نے یہ بات بتائی ہے اور سلطان نے دونوں شہروں کی طرف جو کچھ بھیجا اس کے ساتھ ان دونوں کو بھی بھیج دیا۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے اور میرے علم کے

Marfat.com

مطابق پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

اور جمادی الآخرۃ میں نائب السلطنت' مرج الفسولہ کی طرف گیا اور اس کے ساتھ اس کے حاجب اور نقیب اور سیکرٹری اور اس کے رشتہ دار بھی تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ وہ مدت تک قیام کریں' پس دیار مصر سے ڈاک کے گھوڑے پر ایلچی آیا تو جلدی سے واپس آئے' اور ۲۱ر جمادی الآخرۃ اتوار کی صبح کو اس میں داخل ہو گئے اور نائب السلطنت نے صبح کی اور حسب دستور دستہ حاضر ہوا' اور اس نے امیر سیف الدین یلبغا الصالحی کو خلعت دیا' اور دیار مصر سے سیف الدین کحلق کی بجائے دفادار کو خلعت دینے کا واضح حکم آیا اور اس نے صدر مقام کے حکم کے مطابق آج الصدر شمس الدین بن مرتی کو خلعت دیا اور دیگر کام بھی دیئے' جنہیں وہ دیار مصر سے لایا تھا' پس آج قاضی القضاۃ شمس الدین الکفری الحنفی کو قاضی القضاۃ مالکیہ کے اُوپر بٹھانے کی خبر مشہور ہو گئی' لیکن وہ آج کے دن حاضر نہ ہوا' اور یہ مالکی کو اس کے اُوپر بٹھانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

اور ۲ر رجب کو قاضی امام' عالم شمس الدین بن مفلح المقدسی الحنبلی' نائب مشیخیہ قاضی القضاۃ جمال الدین یوسف بن محمد المقدسی الحنبلی اور اس کی بیٹی کے خاوند نے وفات پائی' اور آپ کے اس کے ہاں سے سات بچے بچیاں پیدا ہوئے' اور آپ علوم کثیرہ کے فاضل اور ماہر تھے خصوصاً علم الفروع کے' اور آپ امام احمد کے مذہب کے نقل کرنے میں آخری اتھارٹی تھے' آپ نے بہت سی کتابوں کو تالیف کیا' جن میں کتاب المقنع تیس جلدوں میں ہے' جیسا کہ مجھے اس کے متعلق قاضی القضاۃ جمال الدین نے بتایا ہے' اور آپ نے شیخ مجد الدین بن تیمیہ کے احکام کے محفوظہ پر دو جلدوں کا حاشیہ لکھا ہے اور اس کے علاوہ بھی آپ کے فوائد اور تعلیقات ہیں' آپ نے تقریباً پچاس سال کی عمر میں وفات پائی' اور جمعرات کے دن ظہر کے بعد جامع مظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور شیخ موفق کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' جس میں سب قضاۃ اور بہت سے اعیان شامل ہوئے۔ رحمہ اللہ۔

اور ۴ر رجب ہفتے کی صبح کو نائب السلطنت نے عاتکہ کی قبر پر رہنے والے لوگوں کی ایک جماعت کو ان کے نواح میں ایک نوتعمیر شدہ جامع میں خطبہ کے سبب' نائب اور اس کے غلاموں کی بے ادبی کرنے پر مارا اور ایک فقیر نے اس جامع پر قبضہ کر کے اسے ڈانس کرنے والوں کے لیے زاویہ بنانا چاہا اور قاضی حنبلی نے اُسے جامع بنانے کا فیصلہ کیا اور اس میں منبر نصب کیا گیا اور شیخ الفقراء اپنے ہاتھوں میں حکمنامہ لے کر آیا کہ وہ اسے کے سپرد کر دے اور اس نواح نے جامع کے بعد اس کے زاویہ بن جانے پر بُرا منایا اور انہوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور کچھ نے بدکلامی کی تو نائب السلطنت نے ان میں سے ایک جماعت کو بلایا اور انہیں اپنے سامنے کوڑوں سے مارا' اور شہر میں ان کے متعلق اعلان کیا گیا' اور کچھ عوام نے اس کا انکار کرنا چاہا۔ اور اس نے مغرب کے بعد قبۃ النسر کے نیچے اس کرسی پر جس پر مصحف پڑھا جاتا ہے' حدیث کے پڑھنے کا وقت مقرر کیا' جسے قاضی عماد الدین بن الشیر ازی کے ایک بیٹے نے مرتب کیا اور شیخ عماد الدین بن السراج نے اس میں حدیث بیان کی اور بہت سے لوگ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ نے میری تحریر کردہ سیرت نبویہ کے بارے میں پڑھا اور یہ اس ماہ کے پہلے عشرے کا واقعہ ہے۔

ایک عجوبہ:

بلاد تبریز و خراسان سے ایک نوجوان آیا جس کا خیال تھا کہ وہ بخاری' مسلم' جامع المسانید کشاف زمخشری اور دیگر فنون کی

Marfat.com

دستاویزات کو زبانی یاد رکھتا ہے' اور جب رجب کے آخر میں بدھ کا دن آیا تو اس نے جامع اموی کی شمالی دیوار کے پاس باب الکلاسہ کے نزدیک صحیح بخاری کے شروع سے کتاب العلم تک اپنے حفظ سے پڑھا اور میرے ہاتھ میں ایک نسخہ تھا جس سے میں اس کا موازنہ کرتا رہا اور اس نے اچھی طرح ادائیگی کی ہاں عجمی ہونے کی وجہ سے وہ بعض کلمات میں غلطی کرتا تھا اور بعض اوقات اعرابی غلطی بھی کرتا تھا' اور عوام وخواص میں سے بہت سی مخلوق اور محدثین کی ایک جماعت بھی اکٹھی ہوگئی اور بہت سے لوگوں نے اسے عجیب بات خیال کیا اور ان لوگوں میں سے بعض آدمیوں نے کہا کہ اگر وہ بقیہ کتاب کو بھی اسی طریق سے بیان کر دے تو بہت بڑی بات ہے۔

پس ہم دوسرے دن یکم شعبان کو مذکورہ جگہ پر اکٹھے ہوئے اور قاضی القضاۃ الشافعی اور فضلاء کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عوام بھی دیکھتے ہوئے اکٹھے ہوگئے تو اس نے حسب عادت پڑھا' لیکن پہلے دن کی طرح لمبی پڑھائی نہ کی اور کچھ احادیث اس سے ساقط ہوگئیں اور پڑھنے میں غلطی کی اور بعض الفظ کے اعراب غلط پڑھے' پھر حنفی اور مالکی دو قاضی آئے اور اس نے ان دونوں کی موجودگی میں کچھ پڑھا اور عوام اُسے گھیرے ہوئے تھے اور اس کے معاملے سے حیران ہو رہے تھے اور ان میں سے کچھ اس کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دینے کے لیے قریب ہو رہے تھے اور وہ میری اجازت سماع کے لکھ دینے سے خوش ہوا' اور اس نے کہا میں اپنے ملک سے آپ کے پاس آنے کے ارادے سے نکلا تھا نیز یہ کہ آپ مجھے اجازت دے دیں اور ہمارے ملک سے آپ کی شہرت ہے پھر وہ جمعہ کی شب کو مصر واپس روانہ ہوگیا اور قضاۃ واعیان نے ایک ہزار کے قریب درہم اُسے تحفہ دیئے۔

نیا دمشق سے علی کی معزولی:

۱۱ر شعبان اتوار کے روز' دیار مصر سے ایلچی آیا اور اس کے ہاتھ میں امیر علی کے نیابت دمشق سے معزول ہونے کا حکم تھا' اس نے امراء کو دار السعادۃ میں بلایا اور ان کی موجودگی میں حکمنامہ پڑھا گیا اور ایلچی کے پاس ایک خلعت بھی آیا جو اُسے دیا گیا' اور یہ اس نے اُسے دومہ بستی اور بلاد طرابلس کی دیگر بستیوں کو تنخواہ پر دینے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ دمشق' قدس اور حجاز میں سے جس علاقے میں چاہے رہے۔ پس وہ اسی روز' دار السعادۃ سے اپنے بقیہ اصحاب وممالیک کے ساتھ منتقل ہوگیا اور الصقاعین میں دار الخلیلی میں اترا۔ جسے اس نے از سر نو تعمیر کیا تھا اور دوبارہ بلبغا نے اس میں اضافہ کیا اور وہ بہت بڑا گھر تھا اور لوگ اس کے پاس افسوس کرنے گئے۔

قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب ابن السبکی الشافعی کی دیار مصر میں طلبی:

۱۱ر شعبان ۷۶۳ھ اتوار کے دن عصر کے بعد اس کی طلبی کا پروانہ لے کر ایلچی آیا' اور حاجب الحجاب قماری جو نائب الغیبۃ تھا' نے اس کی طرف حکم بھیجا کہ وہ اسی روز اس کے ساتھ روانہ ہو جائے' اس نے کل تک ان سے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دے دی اور اس کے بھائی شیخ بہاء الدین بن السبکی کے متعلق خبر آئی کہ اسے اس کے بھائی تاج الدین کی بجائے شام کا قاضی مقرر کیا گیا ہے اور اس نے دونوں بھانجے قاضی القضاۃ تاج الدین کو تیاری اور روانگی کے متعلق حکم بھیجا اور لوگ اُسے الوداع کرنے آئے اور وہ اس کے متعلق خوفزدہ تھے اور وہ ۱۲ر شعبان کو عصر کے بعد اپنے باغ سے ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہو کر دیار مصر کی طرف روانہ

Marfat.com

ہوا۔ اور قضاۃ القضاۃ اور اعیان اس کے آگے آگے تھے' حتی کہ قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء السبکی بھی آپ کے آگے آگے تھا' یہاں تک کہ اس نے الجسورہ کے قریب سے انہیں واپس کیا اور ان میں سے کچھ اس سے آگے گزر گئے تھے اور اللہ ہی دنیا اور آخرت میں حسن خاتمہ کا ذمہ دار ہے۔

ایک اور عجوبہ:

۲۳ رشعبان منگل کے روز' مجھے مجھے شیخ علامہ کمال الدین بن الشریشی شیخ الشافعیہ کے باغ میں بلایا گیا۔ اور اعیان کی ایک جماعت حاضر ہوئی جس میں شیخ علامہ شمس الدین بن موصلی' شافعی' شیخ امام علامہ صلاح الدین الصنعدی وکیل بیت المال' شیخ امام علامہ شمس الدین موصلی شافعی' شیخ امام مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی جو شیخ ابواسحاق فیروز آبادی امام لغت کی اولاد سے ہیں اور شیخ امام علامہ نور الدین علی بن الصارم جو بلیغ محدثین کے ایک قاری ہیں' شامل تھے اور انہوں نے تمیمی برمکی کی کتاب المنتہی کی چالیس سے زائد جلدیں حاضر کیں' یہ کتاب لغت کے بارے میں ہے اس نے الناصریہ کو وقف کیا ہے اور شیخ کمال الدین بن الشریشی کا بیٹا علامہ بدر الدین محمد بھی حاضر ہوا' اور ہم سب نے اس پر اتفاق کیا اور ہم سب نے ان مجلدات میں سے ایک ایک جلد اپنے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی' پھر ہم اس سے ان اشعار کے متعلق پوچھنے لگے' جن سے استشہاد پیش کیا گیا ہے۔

پس وہ ان سب کو کھولتا اور ان پر مفید اور واضح گفتگو کرتا اور سب حاضرین اور سامعین نے قطعی حکم دیا کہ اُسے سب شواہد لغت یاد ہیں اور قلیل شاذ ہی ان میں سے خلاف قیاس ہیں۔ اور یہ ایک عجیب تر اور واقعہ اور بلیغ تر بیان ہے۔

نائب السلطنت سیف الدین تشتمر کی آمد:

یہ اوائل رمضان ہفتے کے دن کی چاشت کا واقعہ ہے' حاجب اور تمام فوج اس کے آگے تھی پس وہ سوق الخیل کی طرف بڑھا اور اس نے اُسے سوار کرایا گیا اور لوگ پھر آیا اور باب السر کے پاس اُترا اور چوکھٹ کو بوسہ دیا' پھر دار السعادۃ کی طرف چل کر گیا اور لوگ اس کے آگے تھے اور سب سے پہلے اس نے اس شخص کے صلیب دینے کا فیصلہ کیا' جس نے گذشتہ کل الصالحیہ کے والی کو قتل کیا تھا' جبکہ وہ جمعہ کی نماز کو جا رہا تھا' پھر وہ بھاگ گیا تو لوگوں نے اس کا پیچھا کیا تو اس ان میں سے ایک اور شخص کو قتل کر دیا اور دوسروں کو زخمی کر دیا۔ پھر انہوں نے اس پر غلبہ پا کر اُسے گرفتار کر لیا اور جب اُسے صلیب دیا گیا تو انہوں نے اُسے اونٹ پر لاد کر الصالحیہ تک گھمایا اور کچھ دن بعد اس نے وہاں وفات پائی اور اس نے سخت سزائیں برداشت کیں۔ اور اس کے بعد پتہ چلا کہ اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا تھا' اللہ اس کا برا کرے۔

قاضی القضاۃ تاج الدین بن عبد الوہاب کی بجائے آپ کے بھائی قاضی القضاۃ بہاء الدین احمد بن تقی الدین کی آمد:

آپ منگل کے روز عصر کے بعد آئے اور سب سے پہلے ملک الامراء کو سلام کیا پھر دار الحدیث کی طرف پیدل گئے' اور وہاں نماز پڑھی پھر مدرسہ رکنیہ کی طرف پیدل گئے اور وہاں اپنے بھائی قاضی القضاۃ بدر الدین بن ابی الفتح قاضی العساکر کے ہاں اُترے اور لوگ آپ کو سلام کرنے گئے اور جو شخص آپ کو قاضی القضاۃ کہے آپ اُسے پسند نہیں کرتے تھے' آپ متواضع اور

Marfat.com

متقشف آدمی تھے۔ وہ اپنے شہر وطن اور اہل وعیال سے مفارقت کے باعث آپ پر غم کے آثار نمایاں تھے اور اللہ ہی حسن انجام کی امید گاہ اور ذمہ دار ہے۔

اور ۱۸ر شوال جمعرات کے روز محمل سلطانی روانہ ہوا اور میر الحاج ملک صلاح الدین بن ملک کامل بن سعید عادل کبیر تھا اور اس کا قاضی بعلبک کے امینیہ کا مدرس شیخ بہاء الدین بن سبع تھا' اور اس ماہ میں مدرسہ تقویہ کو مجاہدین سے مخصوص کر دینے کا حکم آیا' اور ملک الامراء کی موجودگی میں قضاۃ اربعہ نے اس بارے میں کان لگا کر ان کی بات سُنی۔

اور ۳ر ذوالقعدہ اتوار کی رات کو قاضی ناصر الدین محمد بن یعقوب سیکرٹری اور شیخ الشیوخ اور اور دمشق کے الناصریۃ الجوانیہ اور الشامیۃ الجوانیہ کے مدرس' اور حلب کے الاسدیہ کے مدرس نے وفات پائی' اور آپ نے حلب میں سیکرٹری شب اور فوجوں کی قضاء بھی سنبھالی اور شیخ کمال الدین زملکانی کی حکومت میں آپ نے حلب کی قضاء کا فتویٰ دی' اور ۷۲۷ھ کی حدود میں آپ نے اس کی بات کان لگا کر سُنی اور آپ کی پیدائش ۷۰۷ھ میں ہوئی۔

اور آپ اصول اور عربی میں التنبیہ اور مختصر ابن حاجب کو پڑھا' اور آپ کو علم کی واقفیت اور مہارت حاصل تھی اور حسب طاقت جودت طبع اور احسان بھی حاصل تھا اور آپ کی برائی معلوم نہ ہوتی تھی' اور آپ میں دیانت وعفت پائی جاتی تھی' اور آپ نے ایک وقت مجھے مغلظ قسمیں کھا کر بتایا کہ آپ نے کبھی لواط کی برائی نہیں کی اور نہ اس کا خیال کیا ہے' اور نہ زنا کیا ہے' اور نہ نشہ آور چیز لی ہے۔ اور نہ حشیش استعمال کی ہے اللہ آپ پر رحم فرمائے' اسی روز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور جنازہ باب النصر سے نکالا گیا اور نائب السلطنت دار السعادۃ سے نکلا اور وہاں آپ کے جنازے میں شامل ہوا۔ اور آپ کو ان کے قبرستان الصوفیہ میں دفن کیا گیا اور لوگوں نے آپ پر غم کیا اور آپ کے لیے دعا کی' اور آپ کے مدارس کی طلب میں فقہاء کی جماعت ایک دوسرے سے مزاحم ہوئی۔

سنہ ۷۶۴ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دیار مصر وشام اور حجاز اور ان کے ماتحت صوبوں کا سلطان اسلام' ملک منصور صلاح الدین محمد بن ملک منصور المظفر ی حاجی بن ملک ناصر محمد ابن ملک منصور قلاوون الصالحی تھا' اور حکومتوں کا انتظام اس کے آگے تھا اور فوجوں کا اتالیق سیف الدین یلبغا تھا' اور ان کے شہر کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے۔ ہاں قاضی الشافعیہ ابن جماعۃ اور قاضی الحنابلہ موفق الدین' حجاز میں نائب دمشق امیر سیف الدین قشتمر المنصوری تھا اور شیخ بہاء الدین ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی قاضی قضاۃ الشافعیہ تھے' اور ان کے بھائی قاضی القضاۃ تاج الدین مصر میں مقیم تھے۔

اور شیخ جمال الدین ابن قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری قاضی قضاۃ الحنفیہ تھے' آپ کے والد نے منصب میں آپ کو ترجیح دی۔ اور خود الرکنیہ کی تدریس پر قائم ہو کر عبادت وتلاوت کرنے لگے اور عبادت کا پختہ عزم کرنے لگے اور جمال الدین المسلانی قاضی قضاۃ المالکیہ تھے' اور شیخ جمال الدین المرداوی محمود بن جملہ قاضی قضاۃ الحنابلہ تھے' اور شیخ عماد الدین بن الشیر جی شہر کے محتسب تھے۔ اور جمال الدین عبداللہ بن الاثیر سیکرٹری تھے۔ آپ دیار مصر سے ناصر الدین بن یعقوب کے عوض آئے تھے اور آپ

Marfat.com

کی آمد گذشتہ سال کے آخری دن ہوئی تھی اور بدرالدین حسن بن النابلسی' کچہریوں کے ناظر اور تقی الدین بن مراجل خزانہ کے ناظر تھے اور سلطانی محمل ۲۲ رمحرم جمعہ کے روز بارش کے خوف سے عصر کے بعد آیا اور چند روز قبل سخت بارش پڑی تھی' جس سے حوران وغیرہ میں بہت سے غلہ جات وغیرہ تباہ ہو گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس ماہ کی ۲۷ رتاریخ کو بدھ کے روز عشاء کے بعد قلعہ کے توڑنے سے قبل باب الفرج کی جانب سے ایک گھڑ سوار قلعہ جوانیہ کے دروازے کی جانب آیا اور کورہ دروازے میں زنجیر تھی۔ اور باب النصر کی دوسری جانب دوئی زنجیریں تھیں تا کہ سوار قلعہ منصورہ کے دروازے سے نہ گزرے پس مذکورہ سوار اس اکیلی زنجیر کے پاس گیا اور اُسے قطع کر دیا' پھر دوسری کے پاس سے گزرا اور اُسے قطع کر دیا اور باب النصر سے باہر نکل گیا اور اُسے نقاب پوش ہونے وجہ سے پہچانا نہ گیا اور ۱۱ رصفر اور اس سے ایک روز قبل دیار مصر سے ایلچی آیا وہ امیر سیف الدین زبالہ جو ہزاری امراء میں سے ایک تھا' کو دیار مصر کی طرف عزت کے ساتھ طلب کرتا ہوا آیا اور اُسے پہلے بیان کردہ سبب کی وجہ سے نیابت قلعہ سے الگ کر دیا گیا تھا اور ایلچی آیا اور اس کے پاس وہ حکمنامے بھی تھے جو بہت سے لوگوں کے ہاتھوں میں جامع کے اضافوں کے متعلق تھے جو انہیں واپس کر دیئے گئے۔ اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں حکمنامے تھے وہ ان پر قائم رہے۔

اور جامع کے ناظر' الصاحب تقی الدین بن مراجل نے صرغتمش کے زمانے میں ہونے والے اضافے کے سرٹیفکیٹ کے بعد جو اضافہ ہوا اُسے اٹھانے کی کوشش کی مگر اُسے پورا نہ کر سکا۔ اور شیخ بہاء الدین السبکی قاضی القضاۃ الشام الشافعی' اس سال کی ۱۶ رصفر کو اتوار کے روز' دمشق سے دیار مصر گیا اور اس نے الوداع کے وقت ہمیں بتایا کہ اس کے بھائی قاضی القضاۃ تاج الدین نے دیار مصر میں فقہاء کا خلعت پہن لیا ہے اور وہ اس کے دیار مصر پہنچنے پر شام کی طرف جانے والا ہے اور اس نے ہمیں بتایا کہ اس کا بھائی شام کو پسند نہیں کرتا اور قاضی صلاح الدین الصغدی نے اس ماہ کی ۱۴ رتاریخ کی شب جمعہ کو منجنی کے برعکس اپنے متعلق اس کے ہاتھوں میں جو اپنا قصیدہ تھا سنایا وہ کہتا ہے ؎

''جب نوجوان موتوں میں گھسنے کا عادی ہوتا ہے' تو سب سے آسان چیز جس کے پاس سے وہ گزرتا ہے میلان رکھنے والا ہے''۔

اور اس نے کہا ؎

''ہمیں دمشق میں داخل ہونا کمزور کر دیتا ہے گویا اُسنے مخلوق میں خرابی کرنا ہے اور کوئی مسافر اس میں گھسنے کا عادی ہو جاتا ہے' تو سب آسان بات جس سے وہ گزرتا ہے' موت ہوتی ہے''۔

یہ شعر لفظاً اور معناً قوی اور عکس جلی ہے۔

اور ۲۱ رصفر جمعہ کی شب کو جامع کے پڑوس میں شفاخانہ الدقاقی بھرپور خیمہ لگایا گیا' کیونکہ اس کی نئی تعمیر چھت تک مکمل ہو چکی تھی جو اینٹوں سے بنی ہوئی تھی' حتیٰ کہ اس کے چاروں پل بھی ابلق پتھروں سے بنے ہوئے تھے اور اس کے اوپر روشنی دینے والے بڑے بڑے چاند بنائے اور اس کے سامنے ایک خوبصورت سرسبز ایوان بنایا' جس نے اس کی تری میں اضافہ کر دیا اور اس سارے کو خوبصورت چونے سے سفیدی کی اور اس کی الماریوں' فرشوں اور چادروں اور چیزوں کی تجدید کی اللہ اُسے اس احسن جزا دے

Marfat.com

اور خیمے میں اعوام وخواص کی جماعتیں حاضر ہوئیں اور جب دوسرا جمعہ آیا تو نماز کے بعد نائب السلطنت اس میں داخل ہوا' اور اس نے جو عمارات دیکھی تھیں اُن سے اسے حیران کن پایا اور اس تعمیر سے قبل اس کی جو حالت تھی اُسے بتایا گیا تو اس نے دیکھنے والے کی مہارت کے نقطہ نگاہ سے اسے عمدہ خیال کیا۔

اور آغاز ربیع الاول میں قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی دیار مصر سے اس ماہ ۱۴ر تاریخ کو منگل کے روز شام کو قضاء پر واپس آئے' اور سب سے پہلے آپ نے دار السعادۃ میں نائب السلطنت کو سلام کیا' پھر آپ القصاعین میں امیر علی کے گھر گئے اور اُسے سلام کیا پھر زوال سے قبل العادلیہ آئے پھر عوام وخواص آپ کو سلام کرنے واپس آنے پر مبارکباد دینے آئے اور آپ انہیں خوش آمدید کہنے لگے' اور جب اس ماہ کی سولہ تاریخ کی جمعرات کی صبح ہوئی تو آپ نے دار السعادۃ میں خلعت پہنا' پھر بڑی شان وشوکت کے ساتھ اُسے پہن کر العادلیہ کی طرف آئے اور قضاۃ واعیان کی موجودگی میں آپ کا حکمنامہ پڑھا گیا' اور لوگوں' شاعروں اور مداحوں نے آپ کو مبارکباد دی۔

اور قاضی القضاۃ تاج الدین نے حسین بن ملک ناصر کی موت کی خبر دی اور آپ کے صلبی بیٹوں میں سے اس کے سوا' آپ کا کوئی باقی نہ بچا تھا جس سے بہت سے امراء اور حکومت کے بڑے بڑے آدمی خوش ہوئے' کیونکہ اس میں حدت اور ناپسندیدہ امور کا ارتکاب پایا جاتا تھا' اور اس نے قاضی فخر الدین سلیمان بن قاضی عماد الدین بن الشیر جی کی موت کی خبر دی' اور اتفاق سے اس نے اپنے باپ کی بجائے دمشق کا احتساب سنبھالا جو اپنی کبرسنی اور کمزوری کے باعث اس کے لیے اس سے اپنی مرضی سے دستکش ہو گیا تھا' اور دیار مصر میں اس نے اُسے خلعت دیا' اور وہ صرف ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہونے کے قابل رہ گیا' اور ایک دو روز بیمار رہا اور فوت ہو گیا' جس سے اس کے باپ کو بہت دکھ ہوا' اور لوگوں نے اس کے بارے میں اس سے تعزیت کی اور میں نے اُسے گریہ کناں ثواب کا جویاں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے اور دردمند دیکھا ہے۔

بکریوں کے نصف کو ساقط کرنے کی عظیم بشارت:

سعد الدین ملجد بن التاج اسحاق کی دیار مصر سے حکومت کے ساتھ' بکریوں کے نصف ٹیکس کے سقوط کی عظیم بشارت آئی اس سے قبل آپ کچھ ریوں کے ناظر تھے' پس لوگ آپ کی امارت اور حکومت سے خوش ہوئے اور پہلے والی کے معزول ہونے اور شہر سے واپس چلے جانے پر بھی بہت خوش ہوئے اور آپ کے ساتھ بکریوں کے نصف ٹیکس کے سقوط کا حکمنامہ بھی تھا' اور وہ ساڑھے چار درہم بیان کیا جاتا ہے' اور اب وہ سوا دو درہم رہ گیا۔

اور ۲۰ر ربیع الآخر سوموار کو شہر میں اس کی منادی کی گئی' جس سے لوگ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے بہت دعائیں کیں کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کے لیے گوشت بہت سستا ہو گیا تھا' اور کونسل وہی لیتی تھی جو اس سے قبل لیتی تھی' اور اللہ نے متعدد تجارتوں کے ساتھ دنود کی آمد اور واپسی کا فیصلہ کیا اور بہت سی کشتیاں آئیں اور ان سے دگنا ٹیکس لیا گیا' جس سے ٹیکس سے چھوٹ ہو گئی' پھر جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد عصر سے قبل اُسے لوگوں کو سنایا گیا۔

اور ۲۲ر ربیع الآخر کو سوموار کے روز فقیہ شمس الدین بن الصغدی کو دار السعادۃ خانقاہ طواویس کے باعث مارا گیا' بلاشبہ ان

Marfat.com

میں سے ایک جماعت سیکرٹری کے ظلم کی فریاد کرتی ہوئی میرے پاس آئی جو شیخ الشیوخ تھا اور اس نے ان کے ساتھ واقف کی شرط کے متعلق جس سے ان پر مشقت پڑی تھی' گفتگو کی اور الصغدی مذکور نے درشت کلامی کی' پس اُسے منہ کے بل لٹایا گیا تاکہ اُسے مارا جائے تو اس کے متعلق سفارش کی گئی' پھر اس نے گفتگو کی تو اس کے متعلق سفارش کی گئی' پھر اُسے تیسری باری منہ کے بل لٹا کر مارا گیا' پھر اس نے اُسے قید خانے میں لے جانے کا حکم دیا پھر اُسے دو یا تین راتوں کے بعد نکال دیا گیا۔

اور ۲۶ ربیع الآخر اتوار کی صبح کو' قاضی القضاۃ الشافعی نے اپنے مدارس میں درس دیا اور واقف کی شرط کے مطابق جسے قاضی ناصر الدین سیکرٹری کی موت کے بعد اس کے بھائی نے لکھا تھا' وہ الناصریۃ الجوانیۃ کے درس میں حاضر ہوا' اور اعیان کی جماعت اور بعض قضاۃ اس کے پاس حاضر ہوئے اور اس نے سورۃ فتح سے درس کا آغاز کیا' اور اُسے ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ﴾ کے بارے اس کے والد کی تفسیر سنائی گئی۔

اور یکم جمادی الاولیٰ جمعہ کے روز' نماز فجر کے بعد امام کبیر کے ساتھ قاضی قطب الدین محمد بن حسن حاکم حمص کا جنازہ پڑھا گیا' آپ اپنی بیوی کے بھائی قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی الشافعی سے ملاقات کرنے دمشق آئے اور کچھ مدت بیمار رہے' پھر دمشق میں آپ کی وفات ہوگئی اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الفرج سے باہر بھی پڑھا گیا پھر وہ آپ کو قاسیون کے دامن میں لے گئے' آپ کی عمر ۸۲ سال تھی اور آپ نے حدیث بیان کی اور کچھ روایت بھی کی رحمہ اللہ۔

اور ۳ رجمادی الاولیٰ اتوار کے روز' حلب کے حنفیہ اور حنابلہ کے دونوں قاضی اور وہاں کا خطیب اور شیخ شہاب الدین الاذرعی اور شیخ زین الدین البارینی اور ان کے ساتھ جو دوسرے لوگ تھے وہ مدرسہ اقبالیہ میں اترے اور وہ ان کے قضاۃ کا قاضی شافعی کمال الدین مصری دیار مصر کی طرف مطلوب تھے پس جو کچھ انہوں نے اپنے قاضی کے متعلق اس سے بیان کیا تھا اور جو وہ اس کی بدسیرتی پر ناراض تھے' وہ مصر کے مواقف میں بیان کرتے تھے' اس سے وہ آزاد ہوگیا' اور وہ ۱۰ رجمادی الاولیٰ کو ہفتے کے روز دیار کی طرف چلے گئے۔

اور جمعرات کے روز' امیر زین الدین زبالہ دیار مصر کا نائب قلعہ' ڈاک کے گھوڑے پر بڑی شان وشوکت کے ساتھ آیا' اور لوگوں نے راستے میں شمعوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا' اور دار الذہب میں اترا' اور لوگ اُسے حسب دستور سلام کرنے اور قلعہ کی نیابت پر واپس آنے کی مبارکباد دینے گئے اور اس نے تیسری بار اس کی نیابت سنبھالی کیونکہ وہ اس بارے میں تعریف سیرت کا حامل تھا اور اس نے متعدد اوقات میں اس کے متعلق قابل تعریف کوشش کی تھی۔

اور ۲۱ رجمادی الاولیٰ جمعرات کے روز' نائب السلطنت' دونوں قاضیوں اور شافعی' سیکرٹری اور امراء اور اعیان کی ایک جماعت نے حجرہ میں نماز پڑھی' اور منبر پر سلطان کا خط سنایا گیا کہ بکریوں کا ٹیکس ساقط کر کے دو درہم فی راس کر دیا ہے' پس ولی الامر کے لیے اور جو اس بات کا سبب بنا تھا اس کے لیے بہت دعائیں ہوئیں۔

ایک عجیب وغریب واقعہ:

اس ماہ میں پانی زیادہ ہوگیا اور دریاؤں کا پانی بہت بڑھ گیا' اس طرح پر کہ نہر بردی سے سوق الخیل میں پانی بہہ پڑا' حتیٰ کہ

Marfat.com

اس تمام میدان پر چھا گیا' جو موقف الموکب کے نام سے مشہور ہے اور اس میں چھوٹی کشتیاں چلائی گئیں اور گزرے والے ان میں سوار ہو کر ایک جانب سے دوسری جانب جانے لگے اور یہ صورت حال متعدد جمعوں تک رہی اور نائب السلطنت اور فوج نے وہاں وقوف کرنے سے انکار کر دیا اور بسا اوقات نائب السلطنت نے بعض ایام میں طارمہ کے نیچے سلطانی اصطبل کے دروازے کے سامنے وقوف کیا اور یہ ایسی بات ہے جس کی مثل نہیں دیکھی گئی اور نہ میں نے کبھی اپنی عمر میں ایسا دیکھا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی بلڈنگیں اور گھر گر گئے اور بہت سی چکیاں بیکار ہو گئیں اور انہیں پانی نے ڈبو دیا۔

اور ۲۰ر جمادی الاولیٰ منگل کی رات کو الصدر شمس الدین بن شیخ عز الدین بن منجی التنوخی نے عشاء کے بعد وفات پائی اور نماز ظہر کے بعد جامع دمشق میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور السفح میں دفن ہوئے اور آج کی صبح کو شیخ ناصر الدین محمد بن احمد القونوی الحنفی خطیب جامع یلبغا نے وفات پائی اور نماز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الصوفیہ میں دفن ہوئے اور آپ کی بجائے قاضی القضاۃ کمال الدین الکفری الحنفی نے خطابت اور امامت سنبھالی اور آج عصر کے وقت قاضی علاء الدین بن قاضی شرف الدین بن قاضی شمس الدین بن الشہاب محمود حلبی نے وفات پائی' جو دمشق کے صدر مقام کی شاہی مہر کے ایک نگران تھے' آپ کا جنازہ بدھ کے روز پڑھا گیا اور السفح میں دفن ہوئے۔

اور ۲۳ر جمادی الاولیٰ جمعہ کے روز قاضی القضاۃ جمال الدین الکفری الحنفی نے' شیخ ناصر الدین بن القونوی کی بجائے جامع یلبغا میں خطبہ دیا اور نائب السلطنت امیر سیف الدین قشمتر اس کے پاس حاضر ہوا' اور قاضی القضاۃ تاج الدین شافعی نے سامنے کی غربی کھڑکی میں اس کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت سے امراء و اعیان حاضر ہوئے اور وہ جمعہ کا دن ابن نباتہ نے حسن ادائیگی کے ساتھ فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔ اور یہ علم کی بات ہے کہ ہر سواری' دشوار ہوتی ہے اور ۱۵ر جمادی الآخرۃ کو شیخ شرف الدین قاضی حنبلی' امیر سیف الدین یلبغا کی طلبی پر دیار مصر کی طرف گیا اس نے اسے اپنے پاس آنے کے لیے ایک خط کے ذریعے آمادہ کیا تھا۔

اور ۲ر رجب منگل کے روز' یہود کے محلہ میں چھت سے دو مدہوش گر پڑے ان میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا' مسلمان تو اس وقت مر گیا اور یہودی کی آنکھ پھوٹ گئی اور اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا' اللہ اس پر لعنت کرے اور اُسے نائب السلطنت کے پاس لے جایا گیا اور وہ درست جواب نہ دے سکا۔

اور قاضی الجبل شیخ شرف الدین غزہ کے نزدیک پہنچنے کے بعد قدس واپس آ گیا اس لیے اُسے پتہ چلا کہ دیار مصر میں وبا پڑی ہے پھر اپنے وطن لوٹ آیا' اور اسے قحط نے آ لیا اور بہت سے خطوط سے پتہ چلا کہ مصر میں سخت وبا اور طاعون پڑی ہے اور دن میں تقریباً اس کے ایک ہزار باشندوں پر طاعون قابو پا لیتی اور معروف لوگوں کی ایک جماعت نے وفات پائی' جیسے قاضی القضاۃ تاج الدین المناوی کے دونوں بیٹے اور کاتب الحکم بن الفرات اور اس کے سب اہل خانہ' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ماہ رجب کے آخر میں مصر میں ایک جماعت کے وفات پانے کی خبر آئی' ابو حاتم ابن الشیخ بہاء الدین السبکی المصری نے بھی مصر میں وفات پائی آپ نوجوان تھے اور پورے بیس سال کے بھی نہ تھے اور آپ نے مصر میں متعدد جہات میں درس دیا اور آپ کے والد نے آپ کو کھو دیا اور لوگوں نے آپ پر غم کیا اور آپ کے متعلق آپ کے چچا شہاب الدین احمد الرباحی المالکی سے

Marfat.com

تعزیت کی' آپ حلب میں تھے اور دوبار اس کے والی بنے پھر معزول ہو گئے اور مصر کا قصد کیا اور مدت تک وہاں قیام کیا تا کہ واپسی کی کوشش کریں اور اس سال موت نے اُسے آلیا اور اس کے دو بیٹے بھی اسی طرح اس کے ساتھ فوت ہو گئے' اور ۶ رشعبان ہفتے کے روز' نائب السلطنت جمہور امراء کے ساتھ' خیار بن مہنا کے اعراب اصحاب اور ان جو اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے ان کی خاطر تدمر کی طرف گیا' اور ان کے بعض آدمیوں نے تدمر کو تباہ کر دیا' اور اس کے بہت سے درختوں کو جلا دیا' اور اس کی نگرانی کی اور بہت سی چیزیں لوٹ لیں اور اطاعت کو چھوڑ گئے اور یہ ان کی جاگیریں ختم کرنے اور ان کی املاک پر قبضہ کرنے اور ان پر متصرف ہونے کے باعث ہوا' پس نائب السلطنت اپنے ساتھیوں کے ساتھ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کو اس جانب سے نکال باہر کرنے کے لیے گیا اور ان کے ساتھ امیر حمزہ ابن الخیاط امیر طبلخانہ بھی تھا اور اس سے قبل وہ خیار کا حاجب تھا پس وہ اسے چھوڑ آیا اور امیر کبیر یلبغا الخاصکی کے ہاں اس کی عداوت پر متحد ہو گیا اور اس سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اسے امیر اور بڑا آدمی بنا دے تو وہ اُسے خیار پر غالب کر دے گا اور اس کے سر کو اس کے پاس لائے گا تو اس نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ پس وہ دمشق آیا اور اس کے پاس فوج کے ساتھ سوار ہو کر خیار اور اس کے اصحاب کی طرف جانے کا حکمنامہ بھی تھا' پس وہ روانہ ہوئے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور تدمر پہنچ گئے' اور نائب شام کے سامنے اعراب دائیں بائیں بھاگ گئے اور اس کی ہیبت کی وجہ سے اس کا سامنا نہ کیا لیکن وہ حمزہ بن خیاط کے متعلق حیلہ کرتے تھے' پھر ہمیں اطلاع ملی کہ انہوں نے فوج پر شب خون مارا ہے' اور ان میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا ہے اور دوسروں کو زخمی کر دیا ہے اور دیگر لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملک اشرف ناصر الدین کی سلطنت:

''شعبان بن حسن بن الملک الناصر محمد بن قلاوون بروز منگل ۱۵ رشعبان جب اس سال (یعنی ۷۶۴ھ) کی ۱۹ رشعبان کو ہفتے کی شام ہوئی' دیار مصر سے امیر آیا اور قصر ابلق میں اترا' اور اس نے ملک منصور بن مظفر حاجی بن ملک ناصر محمد بن قلاوون کی بیعت ہوئی ہے اور اس کی عمر تقریباً بیس سال ہے' پس قلعہ منصورہ پر خوشی کے شادیانے بجے اور اتوار کے روز لوگوں نے زینت اختیار کی اور مجھے قاضی القضاۃ تاج الدین اور الصاحب سعد الدین ماجد ناظر کچہری نے بتایا کہ ۱۵ رشعبان منگل کے روز' ملک منصور کو معزول کر کے اس کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا' اور ملک اشرف ناصر الدین شعبان کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا اور اس کی بیعت کی گئی' اور اس روز گرج اور بہت بارش ہوئی اور پرنالے چل پڑے اور راستوں میں جوہڑ بن گئے' یہ جون کا واقعہ ہے' پس لوگوں نے اس سے تعجب کیا اور یکم شعبان کو مصر میں وبا پڑی اور بڑھتی گئی اور یہودیوں میں پڑی اور ہر روز پچاس تک پہنچ گئے۔ وباللہ المستعان۔

اور اس ماہ کی سات تاریخ کو سوموار کے روز' فوج کے متعلق یہ خبر مشہور ہوئی کہ اعراب نے اس دستے کو روکا ہے' جو الرحبہ آ رہا تھا' اور اس کا مقابلہ کیا ہے اور اس کے کچھ جوانوں کو قتل کر دیا ہے اور لوٹا ہے اور زخمی کیا ہے' اور ایلچی' نائب اور امراء کے پیچھے روانہ ہوا کہ وہ نئے سلطان کی بیعت کے لئے شہر آئیں' اللہ اسے مسلمانوں کے لئے مبارک کرے پھر اعراب سے شکست خوردہ امراء کی ایک جماعت بُرے حال اور ذلت کے ساتھ آئی اور دیار مصر سے ایلچی انہیں اس فوج کی طرف واپس لے جانے کے لیے آیا جو تدمر کے

Marfat.com

نائب السلطنت کے ساتھ تھا' انہیں طرح طرح کی سزاؤں اور جاگیروں کے ختم کرنے کی دھمکیاں دی گئیں اور ماہ رمضان میں طاعون کے باعث حالات خراب ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اس کے جمہور یہود میں تھے شائد یکم شعبان سے یکم رمضان تک اس نے ان سے ایک ہزار خبیث روح کو کھو دیا' جیسا کہ اس کے متعلق مجھے قاضی صلاح الدین الصغدی وکیل بیت المال نے بتایا ہے۔ پھر ماہ رمضان میں ان میں یہ بات بہت زیادہ ہوگئی اور مسلمان اور ذمیوں کی تعداد کا شمار ۸۰ تھا۔

اور اس ماہ کی ۱۱ تاریخ کو ہفتے کے روز' ہم نے ظہر کے بعد' معمر شیخ الصدر بدر الدین محمد ابن الرقاق کا جنازہ پڑھا' جو ابن الجوجی کے نام سے مشہور ہیں اور شیخ صلاح الدین محمد بن شاکر اللیثی کا بھی جنازہ پڑھا جو اپنے فن میں یکتا تھے' آپ نے تقریباً دس جلدوں میں ایک مفید تاریخ تالیف کی ہے' آپ یاد کرتے اور مذاکرہ کرتے اور افادہ کرتے تھے رحمہ اللہ وسامحہ۔

خطیب جمال الدین محمود بن جملہ کی وفات اور آپ کے بعد تاج الدین کا خطابت سنبھالنا:

آپ سوموار کے روز' ظہر کے بعد اور عصر کے قریب فوت ہوئے اور آپ کی بجائے قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی الشافعی نے محراب میں لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی' اور اسی طرح صبح کی نماز بھی لوگوں کو پڑھائی' اور سورۂ مائدہ کے آخر سے (یوم یجمع اللہ الرسل) کو پڑھا۔ پھر سورج طلوع ہوا' اور کراہت کا وقت جاتا رہا' اور باب الخطابت کے پاس خطیب جمال الدین کا جنازہ پڑھا گیا' اور جامع میں بہت مجمع تھا' اور آپ کے جنازے کو باب البرید سے نکالا گیا' اور عوام کی ایک جماعت بھی آپ کے ساتھ نکلی' اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے' الصالحیہ میں آپ کے جنازے میں بہت لوگ شامل ہوئے اور بعض جہلاء نے قاضی القضاۃ الشافعی کی بے ادبی کی تو ان میں سے ایک جماعت کو پکڑ کر ان کی تادیب کی گئی اور اس روز آپ خود نماز ظہر میں حاضر ہوئے اور اسی طرح بقیہ ایام میں بھی آپ ظہر و عصر کو سنبھالتے' اور آپ آتے جاتے فقہاء اور اعیان کی محفل میں جامع میں آتے اور جمعہ کے روز آپ کی طرف سے شیخ جمال الدین بن قاضی القضاۃ نے خطبہ دیا اور تشریف کی آمد تک تاج الدین کو سنبھالنے سے روک دیا گیا۔

اور سوموار کے روز عصر کے بعد شیخ شہاب الدین احمد بن عبداللہ بعلبکی جو ابن النقیب کے نام سے مشہور ہیں۔ کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ الصوفیہ میں دفن ہوئے اور آپ کی عمر ستر سال کے قریب تھی اور آپ قراءت' نحو' تصریف اور عربی میں ماہر تھے' اور فقہ وغیرہ میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا اور آپ کی جگہ ام صالح میں مشیخۃ الاقراء کو شیخ شمس الدین محمد بن العبان نے اور قبرستان اشرفیہ میں شیخ امین الدین عبدالوہاب بن السلار نے سنبھالا' اور نائب السلطنت الرحبہ اور تدمر کی جانب سے آیا' اور اس کے ساتھ وہ فوج بھی تھی' جو اولاد مہنا اور اس کے قریبی اعراب کے ساتھ جنگ کرنے کے باعث اس کے ساتھ تھی نائب السلطنت بدھ کے روز چھ شوال کو آیا۔

اور اس ماہ کی دس تاریخ اتوار کی شب کو صلاح الدین خلیل بن ایبک وکیل بیت المال اور صدر مقام کی شاہی مہر کے نگران نے وفات پائی اور اتوار کی صبح کو جامع میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور الصوفیہ میں دفن ہوئے اور آپ نے تاریخ' لغت اور ادب کے متعلق بہت کچھ لکھا اور آپ کے شاندار اشعار اور متنوع بھی ہیں اور آپ نے تالیف و تصنیف کا بھی کام کیا اور سینکڑوں جلدوں کے قریب لکھا۔

اور اس ماہ کی دس تاریخ کو ہفتے کے روز قضاۃ و اعیان دار السعادۃ میں جمع ہوئے اور انہوں نے جامع اموی میں قاضی

Marfat.com

القضاۃ تاج الدین السبکی کی خطابت کی پسندیدگی کے خطوط لکھے' اور نائب السلطنت نے بھی اس بارے میں خط وکتابت کی۔

اور اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو اتوار کے روز نائب السلطنت سیف الدین قشتمر کو دمشق کی نیابت سے معزول کر دیا گیا اور اُسے صفد کی طرف روانگی کا حکم دیا گیا' پس اس نے اپنے اہل کو طیغاجی کے گھر میں جو شرق اعلیٰ میں ہے اتارا اور خود صفد کی جانب جاتے ہوئے المزۃ کے میدان کی طرف بڑھا اور محمل' حاجیوں کے ساتھ جو ایک جم غفیر اور بہت تعداد میں تھے۔ ۱۴ رشوال جمعرات کے روز روانہ ہوا۔ اور ۲۱ رشوال جمعرات کے روز قاضی امین الدین الوحیان نے وفات پائی جو قاضی القضاۃ تاج الدین المسلاتی المالکی کے بھتیجے اور آپ کی بیٹی کے خاوند اور فیصلے میں مطلقاً آپ کے نائب تھے اور آپ کی غیر حاضری میں قضاء اور تدریس میں بھی نائب تھے' پس موت نے جلد آپ کو آ لیا۔

اور اس ماہ کے آخر میں ایک عجیب واقعہ ہوا کہ عورتوں اور بہت سے عوام میں یہ بات مشہور ہوگئی ایک شخص نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تُوت کے درخت کے پاس مسجد ضرار کے نزدیک باب شرقی کے باہر دیکھا ہے' پس عورتوں نے اس توت کو توڑنے میں ایک دوسرے سے سبقت کی اور انہوں نے وبا سے شفا حاصل کرنے کے لیے اس کے پتے لے لیے' لیکن اس خواب کی صداقت ظاہر نہ ہوئی' اور جس شخص سے یہ روایت کی گئی ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔

اور ۷ رذوالقعدہ جمعہ کے روز قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی نے جامع دمشق میں خوش ادائیگی کے ساتھ بڑا فصیح وبلیغ خطبہ دیا' اور عوام کے ایک گروہ کی جانب سے محسوس کرتے تھے کہ وہ اضطراب پیدا کریں گے' مگر ان سے کسی نے بات نہ کی بلکہ نصیحت کے وقت شور کیا اور خطیب اور اس کے خطبہ اور اس کی ادائیگی اور اس کی تبلیغ اور مہابت نے انہیں حیران کر دیا اور وہ مسلسل خود ہی خطبہ دیتے رہے۔

اور اس ماہ کی اٹھارہ تاریخ کو منگل کے روز الصاحب تقی الدین سلیمان بن مراجل ناظر جامع اموی وغیرہ نے وفات پائی' اور آپ تنکز کے ایام میں بھی جامع کے ناظر رہے اور سامنے کی دیوار کی غربی جانب کو تعمیر کیا اور اس کے سنگ مرمر کو مکمل کیا اور سامنے کی دیوار میں حنفیہ کے لیے محراب کھولا' اور اس کے مغرب میں حنابلہ کا محراب بھی تھا اور آپ نے اس میں بہت سی چیزیں یادگار چھوڑیں' اور آپ صاحب ہمت اور امین' خوددار اور مشہور منتظم تھے' آپ کو اس قبر میں دفن کیا گیا' جسے آپ نے گھر کے سامنے القبیبات میں تعمیر کیا تھا' آپ کی عمر ۸۰ رسال سے متجاوز تھی۔

اور اس ماہ کی انیس تاریخ کو بدھ کے روز شیخ بہاء الدین عبدالوہاب الاسمی المصری' امام مسجد درب الحجر نے وفات پائی اور عصر کے بعد جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور قصر ابن الحلاج میں طیور بین کے پاس ایک خزانچی فقیر کے زاویہ میں دفن ہوئے' اور اصول فقہ میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ اور آپ نے کلام کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جو مقبولہ اور غیر مقبولہ اشیاء پر مشتمل ہے۔

نائب السلطنت منکلی بغا کی آمد:

نائب السلطنت منکلی بغا ۲۷ رذوالقعدہ جمعرات کے روز دمشق کا نائب بن کر حلب سے بڑی شان وشوکت کے ساتھ دمشق آیا۔ لیکن اعراب کے ساتھ چلنے کی وجہ سے تھکاوٹ کے باعث اس کے بدن کی کاہلی تھی' پس وہ حسب دستور دارالسعادۃ میں اترا اور

Marfat.com

یکم ذوالحجہ سوموار کے روز قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی الشافعی کو جامع دمشق کی خطابت کا خلعت دیا گیا اور ہر جمعہ کو جو وہ خود خطبہ دیتا تھا۔ اس پر بھی قائم رہا۔ اور ۲/ ذوالحجہ منگل کے روز قاضی فتح الدین بن الشہید آیا اور خلعت پہنا اور لوگ اُسے مبارکباد دینے گئے اور جمعرات کے روز قاضی فتح الدین بن الشہید سیکرٹری مشیخۃ للسمساطیہ آیا اور ظہر کے بعد قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے اور اُسے بھی اسی طرح خلعت دیا گیا اور حسب دستور دوسرے دن وہ ہاں حاضر ہوا' اور اس دن وکیل بیت المال الدین الرہای اور شیخ شہاب الدین الزہری کو دارالعدل کے فتویٰ کا خلعت دیا گیا۔

۷۶۵ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو دیار مصر وشام اور حرمین اور ان کے ماتحت علاقوں کا سلطان' ملک اشرف ناصر الدین شعبان بن سیدی حسین بن السلطان الملک الناصر محمد بن المنصور قلادون الصالحی تھا' اور اس کی عمر دس سال تھی' اور اس کے آگے حکومتوں کا منتظم امیر کبیر نظام الملک سیف الدین یلبغا الخاصکی تھا' اور ان کے شہر کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال میں ہو چکا ہے اور اس کا وزیر فخر الدین بن قزدنیہ تھا' اور اس کے قضاۃ وہی تھے' جن کا ذکر اس سے پہلے سال ہو چکا ہے اور وہاں کی کچہریوں کا ناظر' الصاحب سعد الدین ماجد اور فوج کا ناظر علم الدین داود' اور سیکرٹری قاضی فتح الدین بن الشہید اور بیت المال کا وکیل قاضی جمال الدین بن الرہاوی تھا۔

اس سال آغاز ہوا تو فنا کی بیماری لوگوں میں موجود تھی مگر کم اور ہلکی ہو گئی تھی وللہ الحمد' اور ہفتے کے روز قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء' امیر یلبغا کی جانب سے مطلوب ہو کر دیار مصر آیا اور خط میں اس نے مسائل کا جواب اُسے دیا' اور اس کے بعد قاضی القضاۃ تاج الدین حاکم دمشق اور اس خطیب ۱۴/ محرم کو سوموار کے روز ڈاک کے گھوڑوں پر گئے اور ان دونوں کے بعد شیخ شرف الدین ابن قاضی الجبل الحنبلی' مطلوب ہو کر دیار مصر کی طرف گیا اور اسی طرح زین الدین المنفلوطی بھی ہو کر گیا۔ اور محرم کے درمیانی عشرے میں ہمارے دوست شیخ شمس الدین العطار الشافعی نے وفات پائی' آپ صاحب علم وفہم اور خوبیوں کے مالک تھے اور آپ نے جید فوائد کے حواشی اپنے خط سے لکھے' اور آپ جامع دمشق میں مزار علی بن الحسین پر امام تھے اور جامع میں کاموں کو مکمل کرنے والے اور مدارس میں فقیہ تھے اور آپ کا مدرسۃ الوداعیہ بھی تھا' آپ کی عمر پچاس سے متجاوز تھی آپ نے شادی نہیں کی اور شامی قافلہ ۲۴/ محرم کو دمشق آیا' اور وہ اس سال کے پُرامن اور ارزاں ہونے کے بارے میں شکر گزاری کر رہے تھے۔ اور ۱۱/ صفر اتوار کے روز ہمارے دوست شیخ عماد الدین اسماعیل بن خلیفہ الشافعی نے مدرسہ فتحیہ میں درس دیا۔ اور فضلاء اور اعیان کی جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی' اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ﴾ سے درس کا آغاز کیا۔

اور اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو جمعرات کے روز شہر میں اعلان کیا گیا کہ ذمی' ذلت اختیار کریں اور پگڑیوں کو چھوٹا کریں اور کسی کام میں خادم نہ تانکیں اور خچروں اور گھوڑوں پر سوار نہ ہوں اور پالان چوڑائی میں رکھ کر گدھوں پر سوار ہوں اور حماموں میں ان کی اور ان کی عورتوں کی گردنوں میں گھنٹیاں ہوں اور ان کا ایک جوتا سیاہ ہو جو دوسرے جوتے کے رنگ کے مخالف ہو' پس مسلمان اس اعلان سے خوش ہوئے اور اس کا حکم دینے والے کے لیے انہوں نے دعائیں کیں۔

اور ۳/ ربیع الاول اتوار کے روز قاضی القضاۃ تاج الدین قضا اور خطابت پر مقرر ہو کر دیار مصر سے آیا اور لوگوں نے اس کا

Marfat.com

استقبال کیا اور واپسی اور سلامتی پر اُسے مبارکباد دی' اور ۷ ربیع الاول کو جمعرات کے روز' قاضی الصاحب البہنسی نے دمشق کی کچہریوں کی نگرانی کا خلعت پہنا اور لوگوں سے اُسے مبارکباد دی اور اس نے سختی سے انتظام سنبھالا اور اکثر جہات میں مسافروں کو عامل مقرر کیا۔ اور ۱۱ ربیع الاول سوموار کے روز قاضی القضاۃ بدرالدین بن ابی الفتح ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہو کر دیار مصر گیا تا کہ اپنے ماموں قاضی القضاۃ تاج الدین کی رضامندی سے دمشق کے قضاۃ الشافعیہ کی قضاء کو سنبھالے کیونکہ وہ اس سے دستکش ہو چکے تھے۔

اور ۵ ربیع الاول جمعرات کے روز باب الفرج کے باہر پل جو باسورہ تھا وہ جل گیا اور اس کے جلنے سے دروازے کے پتھروں کو نقصان پہنچا اور نائب السلطنت اور حاجب کبیر اور نائب قلعہ اور والیان وغیرہ اُسے بجھانے آئے اور اس دن کی صبح کو بارشوں کی کثرت کے باعث دریا میں بہت اضافہ ہو گیا' اور یہ جنوری کا واقعہ ہے اور پورے سوق الخیل میں پانی آ گیا اور باب الفرادیس کے باہر تک اور ان نواح میں بھی پہنچ گیا اور اس نے وہ چوبی پل توڑ دیا جو جامع یلبغا کے پاس ہے اور اس نے النلابیہ کے پل سے ٹکرا کر اُسے بھی توڑ دیا۔

اور ۱۲ ربیع الاول جمعرات کے روز' حاجب الحجاب قماری کو دارلسعادۃ کے انتظام سے ہٹا دیا گیا۔ اور قضاۃ نے اس کے ہاتھ سے انتظام لے لیا اور وہ تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ اپنے گھر کو پلٹ گیا اور بہت سے لوگ خوش ہو گئے' کیونکہ وہ احکام شرعیہ کے مقابلہ میں بکثرت جوانمردی دکھایا کرتا تھا۔ اور اس ماہ کے آخر میں دیار مصر میں قاضی تاج الدین المناری کے وفات پانے اور قاضی القضاۃ بہاء الدین ابن ابی البقاء السبکی کے اس کی جگہ وہاں کی افواج کی قضاء سنبھالنے اور سلطان کی وکالت سنبھالنے کی خبر مشہور ہو گئی اور اس کے باوجود اس کی باکفایت تنخواہ مقرر کی گئی۔

اور ان ایام میں شیخ سراج الدین البلقینی نے شام میں شیخ بہاء الدین احمد بن قاضی القضاۃ السبکی کے ساتھ دارالعدل کے افتاء کا کام سنبھالا' اور اسی طرح اس نے شام کی قضاء بھی سنبھالی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' پھر وہ عزت کے ساتھ مصر واپس آ گیا اور اس کا بھائی تاج الدین شام کو لوٹ آیا اسی طرح انہوں نے البلقینی کے ساتھ دارالعدل حنفی کے افتاء کے لیے ایک شیخ کو مقرر کیا' جسے شیخ شمس الدین بن الصائغ کہا جاتا تھا اور وہ مفتی بھی تھا۔ اور ۷ ربیع الاول سوموار کے روز شیخ نورالدین محمد بن الشیخ ابی بکر نے وفات پائی' جو جبل قاسیون کے دامن میں ان کے زاویہ کا منتظم تھا اور لوگ اس کے جنازہ کی طرف گئے اور وہ شافعی مذہب کے علماء' فضلاء' فقہا میں سے تھا' اور اس نے اپنے باپ' کے بعد سالوں الناصریہ البرانیہ اور باب الفرج کے اندر الدویداری کی خانقاہ میں درس دیا' اور وہ مدارس میں حاضر ہوتا' اور ہمارے ہاں مدرسہ نجیبیہ اترا۔ اور وہ سنت کا محب تھا اور اسے اچھی طرح سمجھتا تھا۔

اور یکم جمادی الاولیٰ کو قاضی القضاۃ تاج الدین شافعی نے اس مدرسہ کی مشیخہ دارالحدیث کو سنبھالا جو درب القلعی میں کھولا گیا تھا اور وہ اس کے وقف کرنے والے جمال الدین عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ الناصری کا گھر تھا' جو امیر طاز کا استاد تھا' اور اس نے اس میں حنابلہ کے لیے درس بنایا' اور شیخ برہان الدین ابراہیم ابن قیم الجوزیہ کو ان کا مدرس مقرر کیا اور درس میں حاضر ہوا' اور درس میں اس کے پاس بعض حنابلہ بھی حاضر ہوئے' پھر ایسے امور کا سلسلہ چل پڑا جن کی تفصیل طویل ہے اور نائب السلطنت نے درس میں حنابلہ کے گواہوں کو طلب کیا' اور وہ ان سب سے الگ رہا۔ اور اس نے اس سے پوچھا کہ اس نے محضر پر کیسے گواہی دی ہے' جو انہوں نے

Marfat.com

ان کے خلاف لکھا ہے پس وہ شہادتوں میں مضطرب ہوگئے اور اس نے ان کے خلاف انہیں لکھا اور اصل دستاویز میں جونہوں نے گواہی دی تھی' اس میں بڑی مخالفت پائی جاتی تھی' اور بہت سے لوگوں نے انہیں برا بھلا کہا اور طار کے گھرانے کے بہت سے قرضے جمال الدین تدمری وقف کنندہ پر غالب آگئے اور اس نے قاضی مالکی سے مطالبہ کیا کہ وہ حنبلی کے فیصلے کو باطل کردے تو اس نے اس بارے میں توقف کیا' اور ۱۲ر جمادی الاولیٰ سوموار کے روز سلطان کا خط پڑھا گیا' جو قضاۃ اربعہ سے وکلاء کو ہٹانے کے بارے میں تھا سو انہیں ہٹا دیا گیا۔ اور جمادی الآخرۃ میں شیخ شمس الدین شیخ الحنابلہ نے جو البیری کے نام سے مشہور تھے ۸ر جمادی الآخرۃ کو جمعرات کے روز وفات پائی اور عصر کے بعد جامع منظفری میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور السفح میں دفن ہوئے' آپ کی عمر ۸۰ر سال کے قریب تھی۔ اور ۱۴ر جمادی الاخرۃ کو دار السعادۃ میں ایک عظیم مجلس منعقد ہوئی جس میں چاروں قضاۃ اور مفتیوں کی ایک جماعت اکٹھی ہوئی اور مجھے بھی طلب کیا گیا اور میں بھی مدرسہ تدمریہ اور وقف کنندہ کی قرابت کی وجہ سے ان کے ساتھ حاضر ہوا' اور ان کا دعویٰ تھا کہ اس نے ان پر ایک تہائی وقف کیا ہے پس حنبلی ان کے معاملے میں کھڑا ہوا' اور ان کا سخت دفاع کیا۔

اور رجب کے پہلے عشرے میں بہت سی منتشر ٹڈی پائی گئی پھر وہ زیادہ اور تہ بہ تہ اور دگنی ہوگئی اور اس کے باعث معاملہ گڑبڑ ہوگیا اور اس نے کثرت کے باعث زمین کو ڈھانک دیا' اور دائیں بائیں تباہی کی اور بہت سے انگور' کھجوروں کے خوشے اور قیمتی کھیتیاں برباد کریں اور لوگوں کی بہت سی چیزوں کو بھی کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

باب کیسان کا تقریباً دو سو سال تک بند رہنے کے بعد کھلنا:

۲۶ر شعبان بدھ کے روز' نائب السلطنت اور قضاۃ' باب کیسان کے پاس جمع ہوئے' اور دیار مصر سے آمدہ سلطانی حکم اور نائب السلطنت کے حکم اور قضاۃ کی اجازت سے کاریگروں نے اسے کھولنا شروع کیا اور رمضان کا آغاز ہوگیا اور وہ کام میں لگے ہوئے تھے۔

اور شعبان کے آخری عشرے میں' الشریف شمس الدین محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ الحسینی المحدث المھل نے وفات پائی' جو اہم باتوں کے مؤلف تھے اور حدیث کے بارے میں آپ نے پڑھا' سماع کیا اور تالیف کی اور مسند امام احمد کے رجال کے اسماء لکھے اور اسماء الرجال کے بارے میں ایک کتاب لکھی اور مشیخۃ الحدیث کو سنبھالا جسے بہاء الدین القاسم بن عساکر نے باب توما کے اندر اپنے گھر میں وقف کیا تھا' اور ماہ رمضان کے آخر میں بخاری کے ختم ہوتے۔

اور شیخ عماد الدین بن السراج جو محراب صحابہ کے پاس بخاری کے قاری تھے اور شیخ بدر الدین بن شیخ جمال الدین الشرلشینی کے درمیان جھگڑ ہوگیا' اور دونوں نے علی رؤوس الاشہاد لفظ "یبتز" کے باعث' جس کے معنے وہ ذخیرہ کرتا ہے' ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کیا اور ایک نسخہ میں "یتیر" ہے' اور ابن السراج نے حافظ المزی سے روایت کی کہ صحیح لفظ "یتبز" ہے اور عربوں کے قول میں کم استعمال ہوتا ہے۔ اور اس نے اس بارے میں درست کہا ہے اور اس سے جھگڑنے والے نے ابن المزی کی طرف غلطی کو منسوب کیا اور دوسرے نے حافظ المزی کو غالب قرار دیا اور قول سے اس کا قصاص لیا' پھر اس کا والد شیخ جمال الدین اٹھا اور اس نے صوفیاء کے طریق پر اپنا سر ننگا کیا اور ابن السراج نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور وہ قاضی شافعی کے پاس گئے' اس نے حافظ المزی کو غالب قرار دیا اور بہت سے واقعات ہوئے پھر انہوں نے کئی بار باہم مصالحت کی اور انہوں نے ابن السراج کے خلاف محضر لکھنے کا عزم کیا' پھر یہ شر دب گئے۔

Marfat.com

اور ماہ رمضان میں بکثرت اموات ہوئیں اور ان کا شمار ایک سو کے قریب پہنچ گیا اور بسا اوقات ایک سو سے زیادہ اور کم بھی ہو جاتیں اور اکثر کم ہی ہوتیں اور اصحاب اور مشہور لوگوں کی ایک جماعت نے بھی وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور باغات میں ٹڈی بکثرت ہوگئی اور اس کی وجہ سے مصیبت بڑھ گئی اور اس نے بہت سے غلہ جات' پھلوں اور سبزیوں کو تباہ کر دیا اور بھاؤ گران ہو گئے اور پھل کم ہو گئے اور اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں اور ایک قنطار شیرہ دوسو درہم سے زیادہ میں فروخت ہوا اور چاول اس سے بھی زیادہ میں فروخت ہوئے اور باب کیسان کے کھلنے کا کام مکمل ہو گیا' اور انہوں نے اسے الباب القبلی کا نام دیا۔ اور اس سے السالکتہ کے راستے تک پل بنایا گیا اور اس کی چوڑائی بڑھئی کے دس ہاتھوں سے زیادہ تھی' کیونکہ اس کے دونوں پہلوؤں میں فٹ پاتھ بنائی گئی تھی اور پیادے اور سوار گزرنے والے اس پر آتے اور وہ بہت خوبصورت تھا' اور لوگ یہود کے محلوں میں چلے اور ان کی خرابی نمایاں ہوگئی اور لوگ ان کے فریب اور کینے اور خباثت سے محفوظ ہو گئے اور لوگ اس مبارک دروازے سے خوش ہو گئے۔

اور شوال کا آغاز ہوا اور ٹڈی نے ملک کی بہت سی چیزوں کو برباد کر دیا اور سبزیاں اور درخت چٹ کر گئی اور اہل شام میں بڑا فساد ڈالا' اور بھاؤ گراں ہو گئے اور شور و بکا زیادہ ہو گیا' اور مسلسل فنا کا سلسلہ جاری رہا اور ہم نے بہت سے اصحاب اور دوستوں کو کھو دیا۔ فلاں فوت ہو گیا ہے اور اس مدت میں فنا کا سلسلہ کم ہو گیا اور حملہ کم ہو گیا اور پچاس سال والوں کے لیے حملہ کم ہو گیا' اور ماہ ذوالقعدہ میں فنا کم ہو گئی اور تعداد کم ہو کر بیس کے اردگرد آ گئی۔ اور اس ماہ کی چار تاریخ کو ہاتھی اور زرافہ' قاہرہ سے دمشق لایا گیا اور ابلق کے قریب میدان اخضر میں انہیں اتارا گیا اور لوگ حسب عادت ان دونوں کو دیکھنے گئے۔

اور اس ماہ کی ۹ تاریخ کو شیخ جمال الدین عبدالصمد بن خلیل بغدادی جو ابن الخضری کے نام سے مشہور تھے' کا جنازہ پڑھا گیا' آپ بغداد کے محدث اور واعظ تھے اور اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھتے تھے۔ رحمہ اللہ۔

فتوح الشام سے دمشق کی فصیل کے اندر خطبہ ثانیہ کی تجدید:

اس کا تفاق تیسرے جمعہ کے دن ہوا پھر واضح ہوا کہ اس سال کی ۲۴ ذوالقعدہ کو اس جامعہ میں اس کا اتفاق ہوا' جسے نائب شام سیف الدین منکلی بغا نے درب البلاغۃ میں مسجد درب الحجر کے سامنے کیسان کے نئے دروازے کے اندر از سر نو تعمیر کیا تھا اور اس دروازے کا افتتاح اس کے وقت ہوا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور عوام کے ہاں وہ مسجد الشاذوری کے نام سے مشہور ہے اور صرف تاریخ ابن عساکر میں اُسے مسجد الشہر زوری بیان کیا گیا ہے اور مسجد بوسیدہ ہو چکی تھی اور بہت پرانی تھی اور متروک ہو چکی تھی اور صرف چند لوگ اس میں آتے تھے' پس اس نے اس کے سامنے کی دونوں دیواروں اور اس کے چھت کو نئے سرے سے وسیع کیا اور اس کا شمالی صحن پتھر کی سلوں کا بنایا اور جوامع کی ہیئت پر اس کے برآمدے بنائے۔ اور حسب دستور اندر دروازے بنائے اور اس کے اندر ایک بڑا برآمدہ بنایا جس کے شرقاً غرباً دو بازو تھے جو ستونوں اور پلوں پر تھے اور قدیم سے وہ کلیسا تھا اور پانچ سو سال قبل اُسے ان سے لے لیا گیا اور مسجد بنا دیا گیا اور وہ اس وقت تک ایسے ہی ہے اور جب وہ مکمل ہو گئی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور نالیوں کے ذریعے اس کی طرف پانی لایا گیا اور اس میں مستعمل منبر رکھا گیا' پس اس روز نائب السلطنت سوار ہو کر باب کیسان سے شہر میں داخل ہوا' اور یہود کے محلے کی طرف مڑ گیا حتیٰ کہ جامع مذکور میں پہنچ گیا اور قضاۃ داعیان اور عوام وخواص اس کے پاس

Marfat.com

رُک گئے اور اس نے اس کی خطابت پر شیخ صدرالدین بن منصور حنفی' اور مدرس الناجیہ اور جامع اموی کے امام الحنفیہ کو مقرر کیا اور جب پہلی اذان ہوئی تو بیت الخطابت سے اس کا نکلنا مشکل ہو گیا بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرض کی وجہ سے جو اسے لاحق تھا اس کا نکلنا مشکل ہو گیا اور بعض کسی اور وجہ یعنی قبض وغیرہ سے بیان کرتے ہیں' سو اس روز قاضی القضاۃ جمال الدین الحنفی الکفری نے نائب السلطنت کی خدمت کے لیے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اور ماہ ذوالحجہ کا آغاز ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دمشق سے وبا کو اٹھالیا' ولہ الحمد والمنتہ اور اہل شہر دستور کے مطابق مرنے لگے اور اس مرض سے کوئی بیمار نہ ہوتا' لیکن معتارض مرض سے مرتا۔

۷۶۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو ملک اشرف ناصرالدین شعبان' سلطان تھا' اور مصر وشام میں وہی حکومت تھی اور محمل سلطانی اس ماہ کی چوبیس تاریخ سوموار کی صبح کو آیا اور انہوں نے بیان کیا کہ واپسی پر انہیں کرانی اور اونٹوں کے مرنے اور شتر بانوں کے بھاگ جانے سے بڑی تکلیف پہنچی اور قافلے کے ساتھ دیار مصر سے آنے والوں میں قاضی القضاۃ بدرالدین بن ابی الفتح بھی تھے جن سے پہلے ان کے ماموں تاج الدین کے ساتھ قضاۃ کی قضاء کا حکم آچکا تھا کہ وہ جس بارے میں فیصلہ کرلے اس کے ساتھ مستقلاً اور اس کے بعد منفرداً فیصلہ کریں۔ اور ماہ محرم میں نائب السلطنت نے وادی القیم کی دو بستیوں مشعر اور تلبتا ثا کے گرانے کا حکم دیا' اور اس کا باعث یہ تھا کہ دونوں بستیاں نافرمان تھیں اور ان کے باشندے زمین میں فساد برپا کرنے والے تھے اور شہر اور زمین محفوظ تھے' وہ ان تک بڑی مشقت سے پہنچتے تھے اور کوئی شہسوار ہی ان تک جا سکتا تھا' پس دونوں کو گرا دیا گیا' اور ان بجائے وادی کے نشیب میں انہیں تعمیر کیا گیا' جہاں ان تک حاکم کا فیصلہ اور طلب سہولت کے ساتھ پہنچ سکتی تھی اور مجھے ملک صلاح الدین ابن الکامل نے بتایا کہ تلبتا ثا شہر میں ایک ہزار سواروں نے کام کیا' اور اس کے ٹوٹے سامان کو پانچ سو گدھوں پر کئی دنوں میں وادی کے نشیب میں منتقل کیا گیا۔

اور ۶ صفر کو جمعہ کی نماز کے بعد قاضی القضاۃ جمال الدین یوسف بن قاضی القضاۃ شرف الدین احمد بن اقصی القضاۃ بن الحسین المرزی الحنفی کا جنازہ پڑھا گیا' آپ کی وفات تقریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مذکورہ جمعہ کی شب ہوئی اور آپ کی ۴۳ سال تھی' آپ نے قضاۃ الحنفیہ کی قضاء کو سنبھالا اور جامع یلبغا میں خطبہ دیا اور مشیخۃ النفیسیہ بلائے گئے اور مدارس الحنفیہ کے کئی مقامات میں درس دیا اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نائب السلطنت کی موجودگی میں باب کیسان کے اندر نئی جامع میں خطبہ دیا۔

اور صفر میں شیخ جمال الدین عمر بن قاضی عبدالحی بن ادریس حنبلی محتسب بغداد اور وہاں کے حنابلہ کے قاضی وفات پا گئے اور روافض نے آپ کا مقابلہ کیا اور وزارت کے سامنے آپ کو دکھ دہ مار دی گئی' جو جلد آپ موت کا سبب بن گئی آپ حق کو قائم کرنے والے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے تھے اور روافض اور اہل بدعت کو بہت ملامت کرنے والے تھے رحمہ اللہ۔

اور ۹ صفر بدھ کے روز شیخ شمس الدین بن سند' مشیخۃ النفیسیہ میں حاضر ہوئے اور قاضی القضاۃ تاج الدین اور اعیان کی ایک جماعت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ نے حضرت عبادہ بن الصامت کی حدیث لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کو بیان کیا اور مشار الیہ قاضی القضاۃ سے اس کی سند بیان کی۔

اور قاضی القضاۃ تاج الدین کو دیار مصر سے وہاں طلب کرنے کے لیے ایلچی آیا پس آپ نے اپنے سے پہلے اپنے اہل کو

Marfat.com

ونٹوں پر بھجوادیا اور ۱۱ ربیع الاول جمعہ کے روز ان کے اہل بیت کی ایک جماعت وہاں اپنے اہالی کی ملاقات کو گئی اور آپ ان کے
د نائب السلطنت کے الرحبہ سے آنے تک مقیم رہے اور ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ۱۵ رجمادی الآخرۃ سوموار کے
وز' قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی ڈاک کے گھوڑے پر دیار مصر سے واپس آئے اور لوگوں نے راستے میں استقبال کیا اور آپ کو
لام کرنے کے لیے اور سلامتی کی مبارکباد دینے کے لیے اکٹھے ہوئے۔

خبیث رافضی کا قتل:

اور ۷ ۱ ربیع الاول جمعرات کے روز' دن کے پہلے حصے میں جامع اموی میں ایک شخص پایا گیا جس کا نام محمود بن ابراہیم یرازی تھا' اور وہ شیخین کو گالیاں دیتا تھا اور صراحت کے ساتھ ان پر لعنت کرتا تھا پس اُسے قاضی مالکی قاضی القضاۃ جمال الدین سلاتی کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے اس سے توبہ کا مطالبہ کیا' اور جلاد کو بلایا' پہلی ضرب پر اس نے لا الہ الا اللہ علی ولی اللہ کہا اور وسری ضرب پر اس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر لعنت کی تو عوام نے اُسے نوچ لیا' اور اُسے خوب دکھ دہ ضربیں لگائیں اور وہ اکت کے قریب پہنچ گیا اور قاضی انہیں اس سے روکنے لگا مگر وہ ایسا نہ کر سکا' اور افضی صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے لگا اور ان پر لعنت کرنے لگا اور کہنے لگا کہ وہ گمراہی پر تھے اس موقع پر اُسے نائب السلطنت کے پاس لے جایا گیا اور اس کے قول کو اس کے خلاف گواہ ایا گیا کہ وہ گمراہی پر تھے اس موقع پر قاضی نے اس کے خون گرانے کا فیصلہ دیا۔ پس اُسے پکڑ کر شہر سے باہر لے جایا گیا اور اُسے قتل کر دیا گیا اور عوام نے اُسے جلا دیا۔ اللہ اس کا بھلا نہ کرے اور وہ مدرسہ ابوعمر میں پڑھتا تھا' پھر رفض کا اس پر غلبہ ہو گیا' اور حنبلی نے سے چالیس یوم تک قید کر دیا' مگر اس نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اور وہ مسلسل ہر میدان میں گالیاں دیتا رہا حتیٰ کہ اس دن اس نے جامع س اپنے مذہب کو ظاہر کیا۔ جو اس کے قتل کا سبب بن گیا اللہ اس کا بھلا نہ کرے جیسا کہ اس نے اس سے پہلے لوگوں کا بھلا نہیں کیا اور سی طرح ۷۵۵ھ میں بھی قتل ہوا تھا۔

ولی الدین ابن ابی البقاء السبکی کا نائب مقرر ہونا:

اور اس دن (یعنی ۱۸ رجمادی الآخرۃ جمعرات کے روز) کے آخر میں القضی القضاۃ ولی الدین بن قاضی القضاۃ بہاء الدین بی البقاء نے قاضی القضاۃ تاج الدین کی نیابت میں' اقضی القضاۃ شمس الدین العزی اور اقضی القضاۃ بدر الدین بن وہیبہ کے مدرسہ عادلیہ کبیرہ میں نائب مقرر کرنے کا فیصلہ کیا اور قاضی القضاۃ بدر الدین ابی الفتح بھی نائب تھے' لیکن فرمان شاہی کے مطابق آپ قاضی القضاۃ تاج الدین کے ساتھ مستقلاً بھی فیصلے کرتے تھے۔ اور اس ماہ کی بائیس تاریخ کو سوموار کے روز نائب السلطنت نے امیر ناصر الدین بن العادی متولی شہر کو بلایا اور کچھ باتوں کے باعث اُسے ملامت کی اور اُسے مارنے کا حکم دیا اور اس کے سامنے اس کے کندھوں پر ضرب لگائی گئی جو دکھ دہ نہیں تھی' پھر اس نے اُسے معزول کر دیا اور امیر علم الدین سلیمان دس ہزاری امیر کو بلایا جو امیر صفی الدین بن ابی القاسم البصر ادی امیر طبلخانہ کا بیٹا تھا' اور کچہریوں کا انتظام اور قدس وخلیل کی نگرانی اور دیگر بڑی بڑی امارتیں بھی اس کے سپرد تھیں اور وہ شیخ فخر الدین عثمان بن شیخ صفی الدین ابی البقاء تمیمی حنفی کا بیٹا تھا' اور ایک سو سال سے زائد عرصے سے بصری میں امنیہ کی اور الحکیمیہ کی تدریس ان کے ہاتھوں میں تھی' پس اس نے اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اُسے شہر کا والی بنا دیا اور اسے اس

Marfat.com

کے ساتھ لازم کر دیا اور اُسے خلعت دیا' اور اس کے قبل بھی وہ اس کا والی بنا تھا' اور اس نے اچھی سیرت اختیار کی اور اس نے اس کی دیانت' امانت اور عفت کی وجہ سے اس کی کوششوں کو تعریف کی اور لوگ خوش ہو گئے' واللہ الحمد۔

عزالدین کے خود معزول ہو جانے کے بعد قاضی القضاۃ بہاء الدین السبکی کا مصر کی قضاء کو سنبھالنا:

"دیار مصر سے ایلچی خبر لے کر آیا کہ قاضی القضاۃ عزالدین عبدالعزیز ابن قاضی القضاۃ بدرالدین بن جماعۃ نے اس ماہ کی سولہ تاریخ کو سوموار کے روز خود کو قضاء سے معزول کر دیا ہے۔ اور اس پر ڈٹ گئے ہیں۔ امیر کبیر یلبغا امراء کو آپ کے پاس راضی کرنے کے لیے بھیجا مگر آپ قبول نہ کیا تو وہ خود آپ کے پاس گیا اور قضاۃ واعیان بھی اس کے ساتھ تھے' سوانہوں نے آپ سے تلطف کیا اور آپ علیحدگی پر ڈٹے رہے تو امیر کبیر نے آپ سے کہا آپ کے بعد جو شخص مناسب ہو' اُسے ہمارے لیے مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا میں آپ لوگوں سے اس کے سوا کچھ نہیں کہوں گا کہ ایک شخص ذمہ داری نہ لے' پھر تم جسے چاہو مقرر کر دو اور قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی نے مجھے بتایا کہ اس نے کہا کہ ابن عقیل کو مقرر نہ کرو سو امیر کبیر نے قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء کو مقرر کر دیا' بعض نے بیان کیا ہے کہ اس نے انکار کا اظہار کیا پھر قبول کر لیا اور خلعت پہنا اور ۲۳ر جمادی الآخرۃ کو سوموار کے روز قاضی القضاۃ شیخ بہاء الدین بن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی نے افواج کی قضاء کا کام سنبھال لیا جو ابوالبقاء کے ہاتھ میں تھے۔

اور ۷ر رجب سوموار کے روز' شیخ اسد المراوحی البغدادی کے خادم شیخ علی المراوحی نے وفات پائی اور اس میں بہت مروت پائی جاتی تھی اور وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور نائبین کے پاس جاتا تھا اور اُسے والیوں کے پاس بھیجا جاتا تھا اور اس کی پیامبری قبول ہوئی تھی اور اُسے لوگوں میں قبولیت حاصل تھی اور وہ محتاجوں کے ساتھ نیکی' اور حسن سلوک کرتا تھا اور اس کے ہاتھ میں اچھا مال تھا جس کی وہ تجارت کرتا تھا' وہ اس میں طویل مدت تک مشغول رہا' پھر آج کے دن اس کی وفات ہو گئی اور ظہر کے وقت جامع میں اس کا جنازہ پڑھا گیا' پھر اُسے قاسیون کے دامن میں لے جایا گیا۔ رحمہ اللہ۔

اور ۲۷ر شعبان منگل کی صبح کو' امیر سیف الدین بیدمر جو شام کا نائب تھا' اور اپنے گھر میں فیروز کی اذان گاہ کے قریب اترا اور جب وہ السعادۃ میں نائب السلطنت کو سلام کر چکا تو لوگ اس کے بعد اُسے سلام کرنے گئے اور اس نے اس کے لیے دو طبلخانوں' ہزار کی پیشوائی اور غزہ سے لے کر بلاد شام کے دور دراز علاقوں تک کی امارت کا حکم دیا اور ملک الامراء نے اس کا بہت اکرام کیا اور امارت کی طرف اس کی واپسی سے عوام بہت خوش ہوئے' اور جامع اموی اور دیگر متعدد جگہوں پر بخاری کے ختم ہوئے جن میں سے کچھ مقررہ مقامات پر شیخ عماد الدین ابن کثیر کو آج ختم سنائے گئے' جن میں سے پہلا ختم مسجد ابن ہشام صبح صبح طلوع آفتاب سے قبل ہوا' پھر قبۃ النسر کے نیچے ہوا' پھر مدرسہ نوریہ میں ہوا' اور ظہر کے بعد جامع تنکز میں ہوا' پھر مدرسہ عزیہ میں ہوا' پھر الکوشک میں الزوجۃ الست کی مان اسماء بنت الوزیر ابن السلعوس کا عصر کی اذان تک ختم ہوا۔ پھر عصر کے بعد ملک الامراء امیر علی کے گھر میں غروب آفتاب کے قریب تک القصاعین کے محلہ میں ہوا۔ اور قبۃ النسر کے بعد اور نوریہ سے پہلے باب الزیارت کے اندر حنابلہ کے محراب میں صحیح مسلم کو پڑھا گیا اور اللہ کی معین و مددگار اور ذمہ دار اور آسانی کرنے والا ہے' اور اس ہیئت میں دیگر متعدد مقامات پر امراء وغیرہ کے گھروں میں اُسے پڑھا گیا اور گزشتہ سالوں میں اس کی مثل نہیں دیکھی گئی' فاللہ الحمد والمنۃ۔

Marfat.com

اور ۱۰ رشوال منگل کے روز' شیخ نورالدین علی ابی الہیجاء الکرکی الشوبکی ثم الدمشقی الشافعی نے وفات پائی آپ میزبانی اور کتاب میں ہمارے ساتھ تھے اور میں اور آپ نے ۷۱۱ھ میں ختم کیا اور آپ نے عفت وصیانت میں پرورش پائی اور آپ نے شیخ نورالدین بن سیحان کو سبع قرآت سنائیں' اور اس کا ختم مکمل نہ کیا اور النوادی کی المنہاج میں مشغول ہو گئے اور اس کا بہت سا حصہ یا اس کا اکثر حصہ پڑھا اور آپ اس سے نقل کرتے اور جواب دیتے اور آپ مہربان اور اچھی صحبت والے تھے' جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کرتے تھے اور آپ کی صحبت میں دلچسپی لیتے تھے' اور آپ قرآن کی متشابہ آیات کو اچھی طرح مستحضر رکھتے تھے' اور قرآن کی بہت تلاوت کرتے تھے اچھی نماز پڑھتے تھے اور رات کو قیام کرتے تھے' آپ نے مزار ابن ہشام میں کئی سال بخاری کو سنایا اور اس میں مہارت حاصل کی آپ بلند آواز اور فصیح البیان تھے پھر آپ نے جامع میں مشیخۃ الحلبیہ کو سنبھالا اور شمالی دیوار کے متعدد تختوں پر پڑھا اور آپ عوام وخواص میں مقبول تھے اور محراب صحابہ میں متعدد قراء کے ساتھ آخری عشرہ میں مداومت کے ساتھ قیام کرتے تھے اور وہ ہیں رات گزارتے اور رات کو جاگتے تھے۔

اور اس سال آپ نے اکیلے ہی مذکورہ محراب میں شب زندہ داری کی پھر پانچ روز بیمار رہے پھر ۱۰ رشوال کو منگل کے روز' ظہر کے بعد درب العمید میں وفات پا گئے اور عصر کے وقت جامع اموی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا' اور باب الصغیر کے قبرستان میں اپنے والد کے پاس ان کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور آپ کا جنازہ بہت بھرپور تھا' اور لوگوں نے آپ کا غم کیا آپ کی عمر ۶۵ سال کے قریب تھی اور آپ نے سات سال کی بچی جس کا نام عائشہ تھا' پیچھے چھوڑی اور آپ نے اُسے تبارک تک قرآن پڑھایا تھا اور اُسے الاربعین النوادیہ حفظ کرائی تھی اس کا رب اس کی اصلاح کرے اور اس کے باپ پر رحم کرے۔

اور شامی محمل اور حاجی اس ماہ کی بارہ تاریخ کو جمعرات کے روز روانہ ہوئے اور ان کا امیر علاء الدین علی بن علم الدین الہلالی تھا جو طبلخانہ کا امیر تھا۔

اور اس ماہ کی چودہ تاریخ کو ہفتے کے روز شیخ عبداللہ المللطی نے وفات پائی' آپ جامع اموی میں الکلاسہ کی مجاورت میں مشہور تھے' آپ طراریح اور آلات فقریہ کی بہت سی چیزوں کے مالک تھے' اور حریریہ طریقہ پر پہنتے تھے۔ اور آپ کی شکل پریشان کن تھی اور بعض لوگ آپ کی نیکی کے معتقد تھے اور میں ان لوگوں میں سے ہوں' جو طبعاً اور شرعاً آپ کو ناپسند کرتے تھے۔

اور ۲۵ رذوالقعدہ جمعرات کے روز' مشرق کی طرف سے ایلچی آیا اور ان کے پاس وہاں کے چشمے کے پانی کے مشکے تھے' جس کی خاصیت یہ ہے کہ ایک پرندہ جسے تلیر کہتے ہیں' جس کے پر زرد ہوتے ہیں اس کا پیچھا کرتا ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ جب اس شہر کی طرف جس میں وہ ہوتا ہے ٹڈی آتی ہیں تو وہ اُسے فنا کرتا ہے اور اُسے بہت جلد کھا جاتا ہے' اور ٹڈی وہاں تھوڑا عرصہ ٹھہر کر چلی جاتی ہے یا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور میں نے اسے نہیں دیکھا۔

اور ۱۵ رذوالحجہ کو اس قیساریہ کی تعمیر مکمل ہو گئی' جو دارالبجادۃ کے قریب' مردوں کے سوق الدبشۃ کے سامنے' کارخانہ تھا' اور اس کا افتتاح ہوا' اور عورتوں کے سامان کے لیے دبشۃ کو کرائے پر دیا گیا اور سب کچھ ملک الامراء ناظر الجامع المعمور کے حکم سے ہوا' اور الصدر عزالدین الصیرفی جامع کے دیکھنے والے نے مجھے بتایا کہ اس پر جامع کے مال سے تقریباً تیس ہزار درہم خرچ آیا۔

Marfat.com

کاتی ہوئی ملکی اور درآمدی کپاس کے ٹیکس کا خاتمہ:

اس ماہ کے آخر میں کاتی ہوئی ملکی اور درآمدی کپاس کے ٹیکس کے خاتمے کا حکم آیا اور شہر میں اس کا علان کیا گیا' اور اس کا حکم دینے کے لیے بہت دعائیں ہوئیں اور مسلمانوں کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

۷۶۷ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو بلاد مصر وشام اور حرمین شریفین اور ان کے ماتحت علاقوں کا سلطان ملک اشرف بن حسین بن ملک ناصر محمد بن قلاوون تھا' اور اس کی عمر دس سال یا اس سے کچھ اُوپر تھی اور افواج کا امیر اور اس کی حکومتوں کا منتظم امیر سیف الدین بلبغا الخاصکی تھا اور مصر میں قضاۃ الشافعیہ کا قاضی' بہاء الدین السبکی تھا' اور حنفی قاضی کے سوا' بقیہ قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گزشتہ سال میں ہو چکا ہے' وہ شیخ جمال الدین بن السراج شیخ الحنفیہ تھا اور خطابت' قاضی القضاۃ تاج الدین الشافعی کے ہاتھ میں تھی اور شیخ الشیوخ' قاضی فتح الدین بن الشہید تھا اور بیت المال کا وکیل' شیخ جمال الدین بن الرہاوی تھا' اور سلطانی محمل جمعہ کے روز عصر کے بعد غروب آفتاب کے قریب آیا اور اکثر اہل شہر کو اس کا پتہ نہ چلا اس لیے کہ نائب' السرحتہ میں فرات کی جانب کے نزدیک ہے' غائب تھا' تاکہ اس فوجی دستے کو واپس کرے جو ان کھجوروں کو برباد کرنے کے لیے متعین تھا جو ملک العراق سلطان اویس کے زمانے سے خیار بن مہنا کی جاگیر تھیں۔

ملعون فرنگیوں کا اسکندریہ پر قبضہ کرنا:

ماہ محرم کے آخری عشرے میں شہر دمشق میں فرنگیوں کی نگرانی کی گئی اور انہیں قلعہ منصورہ کے قید خانوں میں ڈال دیا گیا' اور مشہور ہو گیا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ اسکندریہ شہر کا کئی جنگی جہازوں سے محاصرہ ہو چکا ہے اور بیان کیا گیا کہ حاکم قبرص بھی ان کے ساتھ ہے اور مصری فوج نے اسکندریہ شہر کی حفاظت کا قصد کیا ہے' اللہ اس کی حفاظت کرے اور اُسے محفوظ رکھے۔ اور ابھی آئندہ ماہ میں اس کی تفصیل بیان ہوگی' بلاشبہ اس میں ہمارے لیے وضاحت پائی جاتی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق لوگوں نے اسکندریہ کے بعد کچھ دن قیام کیا اس کے بعد تاتاریوں کے ایک امیر نے جسے مامیہ کہا جاتا تھا اس کا محاصرہ کر لیا' اور فرنگیوں کے ایک دستے سے مدد مانگی اور انہوں نے زبردستی اُسے فتح کر لیا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور بہت سی چیزیں حاصل کیں اور مامیہ اس کا بادشاہ بن گیا۔

اور اس ماہ کے آخر میں جمعہ کے روز' شیخ برہان الدین ابراہیم بن شیخ شمس الدین بن قیم الجوزیہ نے المزہ کے بستان میں وفات پائی اور آپ کو اپنے باپ کے پاس باب الصغیر کے قبرستان میں لایا گیا اور نماز عصر کے بعد جامع جراح میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور قضاۃ واعیان اور بہت سے تاجر اور عوام آپ کا جنازہ میں شامل ہوئے اور آپ کے جنازہ بہت بھرپور تھا' آپ کی عمر ۴۸ سال تھی اور آپ نحو' فقہ اور دیگر فنون میں اپنے والد کے طریق پر یکتا تھے اور الصدریہ اور التدمریہ میں مدرس تھے اور جامع کے صدر تھے۔ اور جامع ابن صلحان کے خطیب تھے آپ نے ایک لاکھ درہم کے قریب مال چھوڑا۔

پھر ماہ صفر آیا جس کا پہلا دن جمعہ تھا' مجھے بعض علماء السیر نے بتایا ہے کہ آج دن (جمعہ کا دن اس ماہ کا پہلا دن تھا) مریخ کے سوا سارے ستارے برج عقرب میں اکٹھے ہوئے اور طویل سالوں سے ایسا اتفاق نہیں ہوا' مریخ' برج قوس کی طرف سبقت کر گیا

Marfat.com

تھا' اور فرنگیوں نے اسکندریہ میں جو بُرا کام کیا تھا اس کی اطلاعات آئیں اللہ ان پر لعنت کرے' اور وہ یہ کہ وہ ۲۶ رمحرم کو بدھ کے روز وہاں پہنچے اور انہوں نے وہاں نائب اور فوج کو نہ دیکھا اور نہ سمندر کے محافظ اور مددگار کو دیکھا' پس وہ جمعہ کے روز اس کے بہت سے دروازوں کو جلانے کے بعد کے پہلے حصے میں اس میں داخل ہو گئے اور اس کے باشندوں کے ساتھ خرابی کی' وہ مردوں کو قتل کرتے اور اموال کو لوٹتے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیتے اور اور فیصلہ خدائے بزرگ و برتر ہی کے لیے ہے' اور انہوں نے وہاں جمعہ' ہفتہ' اتوار' سوموار اور منگلوار کو قیام کیا اور جب بدھ کی صبح ہوئی تو مصری شالیش آ گئی اور ملعون فرنگی اُسے چھوڑ گئے اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو قیدی بنایا تھا جو چار ہزار کے قائمقام تھے اور انہوں نے اموال سے سونا' ریشم اور خوبصورت چیزوں وغیرہ کو جو شمار نہیں کی جا سکتیں لے لیا۔

اور سلطان اور امیر کبیر یلغا اس دن کی ظہر کو آئے اور وقت جاتا رہا اور سب غنائم سمندری جہازوں کی طرف منتقل ہو گئیں۔ اور اللہ کے حضور قیدیوں کی آہ و بکا اور فریاد اور مسلمانوں سے امداد کی فریاد سنی گئی' جس نے جگر کو پاش پاش کر دیا' اور آنکھوں کو اشک بار کر دیا اور کانوں کو بہرا کر دیا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جب اہل دمشق کو اعلانات ملیں تو انہیں یہ بات بہت گراں گزری۔ اور خطیب نے جمعہ کے دن منبر پر اس کا ذکر کیا تو لوگ بہت روئے' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور دیار مصر سے نائب السلطنت کے پاس یکبارگی شام کے نصاریٰ کو گرفتار کرنے کا حکم آیا نیز یہ کہ وہ ان کے اموال کا چوتھائی حصہ اسکندریہ کی برباد جگہوں کی تعمیر اور ان کشتیوں کی مرمت کے لیے حاصل کرے' جو فرنگیوں سے جنگ کرتی ہیں' پس انہوں نے نصاریٰ کی اہانت کی اور زبردستی ان کے گھروں سے مال لیا اور وہ قتل ہونے سے خائف ہوئے اور انہیں پتہ نہ چلا کہ ان سے کیا کیا جائے گا پس وہ بھاگ گئے اور یہ کوئی شرعی حرکت نہ تھی اور نہ شرعاً اس کا اعتماد جائز ہے اور مجھے ۱۶ رصفر کو ہفتے کے روز میدان اخضر کی طرف نائب السلطنت سے ملاقات کرنے کے لیے طلب کیا گیا اور اس روز پولو کھیلنے سے فراغت کے بعد' عصر کے بعد ہماری ملاقات ہوئی تو اس سے بہت اُنس محسوس کیا اور اُسے صائب الرائے صحیح الفہم' خوش بیان اور اچھا ہمنشین پایا اور میں نے اُسے بتایا کہ اُسے نصاریٰ کو درمند کرنا جائز نہیں اس نے کہا بعض فقہائے مصر نے امیر کبیر اس کے متعلق فتویٰ دیا ہے میں نے اُسے کہا یہ بات شرعاً جائز نہیں اور نہ کسی کے لیے اس کا فتویٰ دینا جائز ہے اور جب تک وہ عہد پر قائم ہیں ذلیل ہو کر جزیہ دیتے ہیں' اور ملت کے احکام قائم ہیں ان سے ایک درہم جزیہ سے اُوپر لینا جائز نہیں اور اس قسم کی بات امیر پر مخفی نہیں رہ سکتی' اس نے کہا میں کیا کروں جب کہ اس کا حکم آ چکا ہے اور میں اس کی مخالفت نہیں کر سکتا؟ اور میں نے اُسے بہت باتیں بتائیں' جن سے اُسے اہل قبرص کو خوفزدہ کرنے اور عذاب کی وعید سے دردمند کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے اور یہ جائز ہے اگرچہ وہ جس بات کی انہیں دھمکی دے رہا ہے اس عمل نہ بھی کرے' جیسا کہ حضرت سلیمان بن حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہے "میرے پاس چھری لاؤ میں اسے نصف نصف چیر دوں"۔ جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں مفصل بیان ہوا ہے اور وہ اس سے بہت تعجب کرنے لگا اور اس نے بیان کیا کہ یہ بات اس کے دل میں تھی اور میں اس کا اظہار کیا ہے اور اس نے اس کے مطالعہ کے لیے دیار مصر کو لکھا ہے اور دس دن بعد اس کا جواب آئے گا اور اس کی آمد پر وہ جواب سے آگاہ ہو گا۔ اور اس سے بہت احسان و اکرام ظاہر ہوا' پھر میں نے ربیع الاول کے اوائل میں دار السعادۃ میں اس سے ملاقات کی اور اس نے مجھے بشارت دی کہ اس نے فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لیے جنگی جہاز اور کشتیاں بنانے کا حکم دے دیا ہے' پھر اتوار کی صبح کو اس نے ان نصاریٰ کو طلب کیا اور جو اپنے گرجا میں اس کے سامنے تک جمع ہوئے تھے اور وہ تقریباً چار سو تھے اور اس نے انہیں حلف دیا

Marfat.com

کہ تمہارے کتنے اموال ہیں اور انہیں اپنے اموال کا چوتھائی حصہ دینے کا پابند کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور انہوں نے والیوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے اضلاع میں حاضر ہوں' اور اس کی وجہ سے البر کا والی القرایا کی طرف چلا گیا' اور امراء قدس وغیرہ میں نصاریٰ کے اموال حاصل کرنے کے لیے چلے گئے۔

اور ماہ ربیع الاول کے شروع میں قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعی نے قاہرہ کی طرف سفر کیا اور ۵ ربیع الاول بدھ کے روز میں نے دار السعادۃ میں نائب السلطنت سے ملاقات کی اور اس سے مطالعہ کے جواب کے بارے دریافت کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ قبرص سے جنگ کرنے اور فرنگیوں سے قتال کرنے کے لیے جنگی جہاز اور کشتیاں بنانے کے بارے میں سلطانی حکم آیا ہے اور نائب السلطنت نے کاٹنے والوں اور چیرنے والوں کو دمشق سے اس جنگل کی طرف بھیجنے کا حکم دیا ہے' جو بیروت کے نزدیک ہے نیز یہ اس ماہ کے آخری دن جنگی جہازوں کے بنانے کا کام شروع کر دیا جائے اور جمعہ کا دن ہے اور اس دار لقرآن کا افتتاح ہو گیا جسے الشریف التعادانی نے حمام الکاس کی جانب' مدرسہ بادرائیہ کے شمال میں وقف کیا تھا' اور اس نے اس میں حدیث کا کام کیا اور اس کا وقف کنندہ قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی روزانہ حاضر ہوا۔

قاضی القضاۃ تاج الدین السبکی کے باعث مجلس کا انعقاد:

۲۴ ربیع الاول سوموار کے روز قاضی القضاۃ تاج الدین الشافعی ابن قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی پر لگائی گئی تہمت کے باعث دار السعادۃ میں ایک بھرپور مجلس ہوئی اور میں بھی مطلوبہ اشخاص میں شامل تھا' میں حاضرین کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہوا' اور اس میں تینوں قضاۃ اور مذاہب اربعہ کے بہت سے لوگ اور دیگر لوگ بھی نائب شام سیف الدین منکلی بغا کے حضور حاضر ہوئے' اور وہ دیار مصر کی طرف ابواب شریفہ کی جانب روانہ ہو گیا تھا۔ اور اس نے اس مجلس کے اکٹھا کرنے کے لیے نائب السلطنت سے ایک خط حاصل کرنا چاہا کہ وہ لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کرے اور اس نے اس بارے میں دو متخالف محضر لکھے تھے ایک اس کے حق میں تھا' اور دوسرا اس کے خلاف تھا' اور جو محضر اس کے خلاف تھا' اس میں دو قاضیوں مالکی اور حنبلی کے خط تھے اور ایک اور جماعت کے بھی خطوط تھے اور اس میں نہایت عظیم ناپسندیدہ باتیں لکھی تھیں' جن کے سننے سے کان نفرت کرتے ہیں' اور آخر میں مذاہب کی جماعتوں کے تعریفی خط تھے اور اس میں میرا خط بھی تھا کہ میں نے اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے۔ اور جب وہ اکٹھے ہوئے تو نائب السلطنت نے حکم دیا کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہو کر بیٹھیں اور ہر فریق الگ ہو گیا' اور وہ ایک دوسرے کے بالمقابل ہو گئے اور اس نائب قاضی شمس الدین الغزی اور دوسرے نائب بدر الدین بن وہبہ وغیرہ نے اس سے جڑ پکڑی اور قاضی القضاۃ جمال الدین حنبلی نے وضاحت کی کہ اس نے اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے' وہ اس کے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اور بعض حاضرین نے ان میں سے اسے مہارت سے جواب دیا' تو قاضی الغزی نے بڑھ کر حنبلی کے کہا تو نے قاضی القضاۃ تاج الدین سے اپنی عداوت ثابت کر دی ہے' پس بہت باتیں ہوئیں اور آوازیں بلند ہوئیں اور جدال وقتال زیادہ ہو گیا' اور قاضی القضاۃ جمال الدین نے بھی حنبلی کی طرف بات کی تو اسے بھی اسی طرح جواب دیا گیا۔ اور مجلس طویل ہو گئی اور وہ اسی قسم کی باتوں پر الگ ہو گئے اور جب میں دروازے پر پہنچا تو نائب السلطنت نے مجھے اپنے پاس واپس آنے کا حکم دیا' کیا دیکھتا ہوں کہ طرفین کے چیدہ لوگ اور تینوں قضاۃ بیٹھے ہیں اور نائب السلطنت نے ان کے درمیان اور قاضی القضاۃ تاج الدین کے درمیان صلح کا مشورہ کیا (یعنی دونوں قاضی اپنے قول سے رجوع کریں اور شیخ شرف الدین قاضی جبل اور میں بھی فلاں مالکی کو یہی مشورہ دیا اور حنبلی نے انکار کیا' پس ہم

Marfat.com

اٹھ کھڑے ہوئے اور معاملہ پہلی صورت پر قائم رہا' پھر ہم جمعہ کے روز' عصر کے بعد' نائب السلطنت کے طلب کرنے پر اس کے پاس اکٹھے ہوئے تو انہوں نے راضی ہو کر کہا کہ نائب السلطنت کے مطالعہ کے ساتھ خطوط کا جواب کیسے ہوگا تو اس نے ایسا کر دیا اور ایلچی اُسے لے کر دیار مصر کو روانہ ہو گیا پھر اسی طرح ہم جمعہ کے روز نماز کے بعد ۱۹ ربیع الآخر کو دار السعادۃ میں اکٹھے ہوئے اور تینوں قضاۃ اور دوسرے لوگوں کی جماعت بھی حاضر ہوئی اور نائب السلطنت نے قضاۃ اور قاضی الشافعیہ کے درمیان جو مصر میں تھا' مصالحت کی کوشش کی جس سے اختلاف پیدا ہو گیا اور طویل گفتگو ہوئی' پھر ان میں سے ایک جماعت کے دل اس بات پر مطمئن ہو گئے جس کا ذکر ہم ابھی آئندہ ماہ میں کریں گے۔

اور یکم ربیع الآخر کو معلم داؤد کی وفات ہو گئی جو فوج کا ناظر تھا اور آخر وقت تک کچہریوں کی نگرانی بھی اس کے پاس رہی اور یہ دو کام اس کے لیے اکٹھے ہو گئے اور میرے علم کے مطابق یہ دونوں کام اس سے قبل کسی کے لیے اکٹھے نہیں ہوئے اور وہ فوج کی نگرانی کا بڑا ماہر اور اس کے جوانوں کے ناموں اور جاگیروں کے مقامات کو سب سے زیادہ جاننے والا تھا اور اس کا والد' فوج کے ناظروں کا نائب تھا اور وہ قرائی یہودی تھا' پس اس کا یہ بیٹا اس کی وفات سے دس سال قبل مسلمان ہو گیا اور اس کا ظاہر اچھا تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اندرونے اور نیت کو بہتر جانتا ہے اور وہ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل بیمار ہو گیا' اور آج اس کی وفات ہو گئی اور جامع اموی میں قبۃ النسر کے سامنے عصر کے بعد اس کا جنازہ پڑھا گیا' پھر اُسے اس قبر کی طرف لے جایا گیا جو اس نے حوش کے بستانہ میں تیار کی تھی اور اس کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔

اور اس ماہ کے اوائل میں سلطانی حکم آیا کہ نصاریٰ کی عورتوں سے قبل ازیں ٹیکس کے ساتھ جو کچھ لیا گیا ہے اُسے واپس کیا جائے اور یہ سب ظلم ہے' لیکن عورتوں سے لینا بہت برا اور انتہائی ظلم ہے واللہ اعلم۔ اور اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو سوموار کے روز نائب السلطنت نے ذمیوں کے باغات میں اچانک حملہ کرنے کا حکم دیا اور اس نے ان میں گھڑوں اور مٹکوں میں کشید کی ہوئی شراب پائی پس ان سب کو یوں بہا دیا گیا کہ کوچوں اور راستوں میں بہہ پڑی اور نہر قوزا اس سے رواں ہو گئی اور جن ذمیوں کے ہاں یہ پائی گئی اس نے ان سے بہت سے مال کا مطالبہ کیا حالانکہ وہ ٹیکس کے ماتحت تھے اور کچھ دنوں بعد' شہر میں اعلان کیا گیا کہ ذمیوں کی عورتیں' مسلمان عورتوں کے ساتھ حماموں میں داخل نہ ہوں' بلکہ اپنے مخصوص حماموں میں داخل ہوں۔ اور ذمیوں کے مرد مسلمان مردوں کے ساتھ داخل ہو تو کفار کی گردنوں میں علامات ہوں۔ جن سے وہ پہچانے جائیں یعنی گھنٹیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ ہوں اور اس نے ذمیوں کی عورتوں کو حکم دیا عورت اپنے موزے پہنے جو رنگ میں ایک دوسرے سے مخالف ہوں' یعنی ایک سفید اور دوسرا زرد ہو۔ وغیر ذلک۔

اور ۱۹ ربیع الآخر جمعہ کے روز' اس نے تینوں اور مفتیوں کی جماعت کی طلب کیا' پس شافعی کی جانب سے اس سے دونوں نائب یعنی قاضی شمس الغزی اور قاضی بدر الدین بن وہبہ' اور شیخ جمال الدین بن قاضی الزبدانی اور مصنف شیخ عماد الدین بن کثیر اور شیخ بدر الدین حسن الزرعی اور شیخ تقی الفارقی' اور دوسری جانب سے دونوں قاضی القضاۃ جمال الدین مالکی اور حنبلی اور شیخ شرف الدین بن قاضی الجبل حنبلی اور شیخ جمال الدین ابن الشریشی اور شیخ عز الدین بن حمزہ بن شیخ السلامیہ حنبلی اور عماد الدین الجنائی کو طلب کیا گیا' پس میں نے نائب السلطنت کے ساتھ اس میدان میں ملاقات کی جو دار السعادۃ کے ایوان صدر میں ہے اور نائب السلطنت صدر مقام پر بیٹھا اور ہم اس کے اردگرد بیٹھ گئے اور اس نے سب سے پہلے یہ بات کہی کہ ہم ترک اور دوسرے لوگ جب

Marfat.com

آپس میں اختلاف کرتے اور جھگڑتے تو ہم علماء کو لاتے اور وہ ہمارے درمیان صلح کروا دیتے اور اب ہماری حالت ہوگئی ہے کہ جب علماء اختلاف کریں اور جھگڑیں تو ان کے درمیان کون صلح کروائے؟ اور اس نے شافعی کو بُرا بھلا کہنے والے کو زجر وتوبیخ کی' جیسا کہ ان اقوال وافعال کو بیان کیا جا چکا ہے جو ان اوراق وغیرہ میں لکھے تھے اور یہ بات ہمارے دشمنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گی اور اس نے قضاۃ کو ایک دوسرے سے صلح کرنے کا مشورہ دیا تو بعض نے کان نہ دھرا اور انکار کیا اور بعض حاضرین کے درمیان باہم مناقشات شروع ہوگئے' پھر سائل کے بارے میں بحث ہوگئی' پھر بالآخر نائب السلطنت نے کہا کیا تم نے اللہ کے قول (عفا اللّٰہ عما سلف) کو نہیں سُنا' اس موقع پر دل نرم ہوگئے اور اس نے سیکرٹری کو حکم دیا کہ وہ اس کے مضمون کو مطالعہ کے لیے دیار مصر کی طرف لکھے' پھر ہم اسی حالت میں باہر نکل آئے۔

قاضی القضاۃ السبکی کی دمشق کی طرف واپسی:

۲۹ر جمادی الاولیٰ بدھ کے روز' آپ الکسوہ کی جانب سے آئے اور اعیان کی ایک جماعت نے الصمین اور اس کے اُوپر کے علاقے تک آپ کا استقبال کیا اور جب آپ الکسوۃ پہنچے تو لوگ بہت زیادہ ہوگئے اور قاضی القضاۃ حنفیہ شیخ جمال الدین بن السراج ان کے نزدیک ہوئے اور جب آپ شحورا کی گھاٹی پر چڑھے تو بے شمار لوگوں نے آپ کا استقبال کیا اور شمعیں جلائی گئیں' حتیٰ کہ عورتوں کے پاس بھی شمعیں تھیں اور لوگ بہت خوشی میں تھے۔ اور جب آپ الجسورہ کے قریب ہوئے تو جوامع کے ساتھ خلیفین کی مخلوق نے آپ کا استقبال کیا اور مؤذن تکبیر کہہ رہے تھے اور لوگ بہت خوشی میں تھے اور جب آپ باب النصر کے نزدیک آئے تو بہت بارش ہوئی اور آپ کے ساتھ اسقدر لوگ تھے جو راستوں میں سما نہ سکتے تھے' وہ آپ کے لیے دعا کر رہے تھے اور آپ کی آمد سے شادمان تھے' پس آپ نے دارالسعادۃ میں داخل ہو کر نائب السلطنت کو سلام کیا' پھر عصر کے بعد جامع میں داخل ہوئے' اور آپ کے ساتھ بہت سی شمعیں اور عوام سے زیادہ رؤوساء تھے' اور جب ۱۲ر جمادی الآخرۃ کو جمعہ کا دن آیا تو قاضی القضاۃ السبکی دارالسعادۃ کی طرف گئے' اور نائب السلطنت نے دو ضیوں مالکی اور حنبلی کو بلایا اور ان کے درمیان مصالحت کروائی' اور وہ اس کے ہاں سے تینوں جامع کی طرف پیدل گئے اور دارالخطابت میں داخل ہوگئے اور وہاں پر اکٹھے ہوئے۔ اور شافعی نے ان دونوں کی ضیافت کی پھر دونوں اس کے فصیح وبلیغ اور پُر پور خطبہ میں حاضر ہوئے پھر تینوں اُسے مالکی کے گھر کی طرف گئے اور وہاں اکٹھے ہوئے اور وہاں مالکی نے جو کچھ میسر تھا اس سے ان کی ضیافت کی واللہ الموفق للصواب۔

اور اس ماہ کے اوائل میں' دیار مصر سے سلطانی احکام آئے کہ امیر اپنی جاگیر سے نصف اپنے لیے اور نصف اپنے سپاہیوں کے لیے مقرر کرے جس سے فوج کو بہت آسائش اور عدل حاصل ہوا۔ نیز یہ کہ وہ فوجوں کو تیار کرے' اور وہ دوڑنے اور تیراندازی کا شوق اختیار کریں اور وہ تیار رہیں۔ جب ان سے مدد مانگی جائے وہ روانہ ہو جائیں۔ پس وہ اس کے لیے تیار ہوگئے۔ اور فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لیے آمادہ ہوگئے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ اور حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا' آگاہ رہو بلاشبہ قوت تیراندازی ہے' اور ایک دوسری حدیث میں ہے۔ تیراندازی کرو اور سواری کرو' اور تمہارا تیراندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

اور سوموار کے روز ظہر کے بعد دیار مصر سے آمدہ حکم کے مطابق قاضی جمال الدین المرداوی حنبلی کی رسوائی کے لیے دارالسعادۃ میں ایک میٹنگ ہوئی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی مجلس کے بہت سے گواہ' اوقاف کی فروخت کے بارے میں اس پر اعتماد

Marfat.com

نہیں کرتے تھے جس میں مذہب کی شرائط کو پوار نہیں کیا گیا تھا اور اسی طرح اس میں کچھ دشواریاں بھی ثابت کی گئی تھیں۔

دیار مصر میں امراء کے درمیان معرکہ آرائی:

جمادی الآخرۃ کے آخری عشرے میں اطلاع آئی کہ کچھ امراء نے امیر سیف الدین طیغا الطویل کے ساتھ مل کر امیر کبیر یلبغا الخاصکی کے خلاف بغاوت کردی ہے اور وہ قبتہ القصر کی طرف ان کے مقابلہ کے لیے گیا اور انہوں نے وہاں اس سے مڈبھیڑ کی اور ایک جماعت قتل ہوگئی اور دوسرے زخمی ہوگئے اور طیغا الطویل کے زخمی ہوکر گرفتار ہونے پر معاملہ ختم ہوگیا۔ اور ارغون السعروی الدویدار اور بہت سے ہزاری اور طبلخانی امیر گرفتار ہوگئے اور بڑی گڑبڑ ہوگئی' اور اس میں امیر کبیر یلبغا کی عزت ونصرت قائم رہی۔ وللہ الحمد والمنۃ۔ اور ۲ر رجب ہفتے کے روز' امیر سیف الدین بیدمر جو دمشق کا نائب تھا' امیر یلبغا کے طلب کرنے پر دیار مصر کی طرف گیا تاکہ وہ اُسے فرنگیوں سے لڑنے کے لیے سمندر میں داخل ہونے اور قبرص کو فتح کرنے کے لیے تاکیدی حکم دے۔ واللہ اعلم۔

بغداد سے متعلقہ بات:

مجھے شیخ عبدالرحمٰن بغدادی نے جو بغداد کے ایک رئیس اور تاجر تھے' اور شیخ شہاب الدین عطار بغدادی نے' جو گھاٹ کے دلال تھے' بتایا جب شاہ عراق وخراسان ملک اویس نے بغداد کو مرجان خصی کے ہاتھ سے واپس لیا تو اس نے اُسے بلایا اور اس کے عزت کی اور اس سے بھلائی کی اور دونوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ وزیر کا بھائی امیر احمد فتنہ کی جڑ ہے۔ پس سلطان نے اُسے اپنے سامنے بلایا' اور اس کے پیٹ میں چھری مار کر اُسے پھاڑ دیا اور ایک امیر نے اُس کے حکم سے اُسے قتل کردیا جس سے اہل سنت کو بڑی فتح حاصل ہوئی اور باب الازج کے باشندوں نے اس کی لکڑی کو لے کر اُسے جلا دیا اور حالات سکون پذیر ہوگئے اور شیخ جمال الدین انباری کے قتل سے راحت پائی جسے رافضی وزیر نے قتل کردیا تھا۔ اور اس کے بعد جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اُسے ہلاک کردیا۔

قاضی القضاۃ عزالدین عبدالعزیز بن حاتم الشافعی کی وفات:

اور ماہ شعبان کے پہلے عشرے میں دیار مصر سے قاضی القضاۃ بدرالدین محمد ابن جماعۃ کے مکہ میں ۱۰ر جمادی الآخرۃ کو وفات پانے کی خبر آئی اور ۱۱ر جمادی الآخرۃ کو آپ کو باب المعلی میں دفن کیا گیا' اور مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ آپ نے قرآن پڑھتے ہوئے وفات پائی اور شیخ محی الدین الرجبی کے دوست نے مجھے بتایا کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے میں معزول ہونے کی صورت میں مرنا چاہتا ہوں اور یہ کہ میری وفات حرمین میں سے کسی ایک جگہ پر ہو۔

پس اللہ نے آپ کی خواہش کو پوار کردیا' آپ نے گزشتہ خود کو معزول کردیا اور مکہ کی طرف ہجرت کرگئے' پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو مدینہ آئے پھر مکہ کو واپس چلے گئے اور وہیں مذکورہ وقت میں وفات پاگئے' اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی قبر کو اپنی رحمت سے شاد کام کرے' آپ ۶۹۴ھ کو پیدا ہوئے۔ اور ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے اور آپ نے دنیا میں عزت بڑی سربلندی' مناصب اور بڑی بڑی تدارلیس حاصل کیں' پھر خود معزول کردیا اور عبادت اور حرمین شریفین کی مجاورت کے لیے فارغ ہوگئے اور جیسا کہ میں نے ایک مرثیہ میں کہا ہے۔ آپ کے متعلق کہا جاتا ہے

گویا کہ تجھے موت کا علم دیا گیا تھا' حتیٰ کہ تو نے اس کے لیے بہترین زاد لے لیا ہے۔ اور ۹ر شوال کو التبرک بتارۃ ملقب بہ میخائیل میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ شام میں الطارنہ نے اس کی بیعت کرلی ہے اور انہوں نے تبرک کو دمشق میں النطاکیہ

Marfat.com

کے التبرک کا عوض بنالیا ہے اور میں نے اُسے بتایا کہ یہ بات ان کے دین میں بدعت ہے۔

بلاشبہ بتار کہ چار ہیں' اور اسکندریہ' اقدس' انطاکیہ اور رومیہ میں' پس رومی تبرک استنبول میں منتقل ہوگیا اور استنبول ہی قسطنطنیہ ہے اس وقت بہت سے لوگوں نے انہیں ملامت کی اور اس وقت جو انہوں نے بدعت اختیار کی یہ اس سے بڑی تھی' لیکن اس نے عذر کیا کہ وہ فی الحقیقت انطاکیہ کا بترک ہے اور اُسے شام میں قیام کرنے کی وجہ سے اجازت دی گئی ہے کہ اُسے نائب السلطنت نے حکم دیا ہے کہ وہ اس کی طرف سے اور اپنے اہل ملت کی طرف سے حاکم قبرص کو خط لکھے اور اُسے اس رسوائی' عذاب اور گناہ کے متعلق بتائے جو ان پر حاکم قبرص کے اسکندریہ شہر پر ظلم کرنے کے باعث نازل ہوا ہے' اور اس نے میرے سامنے وہ خطوط پیش کئے جو اس کی طرف اور حاکم استنبول کی طرف آئے تھے اور انہیں پڑھا' اس کے الفاظ تھے' اللہ اس پر لعنت کرے اور جن کی طرف خط بھیجا گیا ہے ان پر بھی لعنت کرے اور میں نے اس کے ساتھ ان کے دین اور ان نصوص کے بارے میں گفتگو کی' جن پر تینوں فرقے اعتقاد رکھتے ہیں اور وہ ملکیہ' یعقوبیہ اور نسطوریہ ہیں اور فرنگی اور قبطی' یعقوبیہ سے متعلق رکھتے ہیں' پس وہ سمجھ رکھتا ہے' لیکن اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ اکفر الکفار میں سے ایک گدھا ہے' اللہ اس پر لعنت کرے۔

اور اس ماہ ہمیں* اطلاع ملی کی سلطان اویس ابن شیخ حسن شاہ عراق وخراسان نے بغداد کو مرجان خصی کے ہاتھ سے واپس لے لیا ہے' جو ان دونوں شہروں پر اس کا نائب تھا اور اس نے اویس کی اطاعت سے انکار کیا پس وہ بڑی افواج کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آیا' اور مرجان بھاگ گیا اور اویس بغداد میں بڑی ہیبت کے ساتھ آیا اور وہ قیامت کا دن تھا اور ۲۷ رشعبان ہفتے کے دن امیر سیف الدین بیدمرداک کے گھوڑے پر دیار مصر سے ہزاری امیر اور دمشق میں یلبغا کی تمام کچہریوں کا نائب' اور امیر البحر اور جہازوں کے بنانے کا امیر بن کر آیا' پس جب وہ آیا تو اس نے تمام لکڑی چیرنے والوں ترکھانوں اور لوہاروں کو جمع کرنے اور انہیں لکڑیاں کاٹنے کے لیے بیروت بھجوانے کا حکم دیا۔ پس انہیں ۲ ررمضان بدھ کے روز بھجوایا گیا اور وہ وہاں پر ان سے ملنے کا عزم کئے ہوئے تھا' پھر انہوں نے دوسرے ترکھانوں' لوہاروں اور باربرداروں کو ان کے پیچھے بھجوایا اور وہ جس گدھے سوار کو دیکھتے اُسے اتار کر البقاع کی طرف بھیج دیتے اور انہوں نے ان کے لیے کاریگروں کو بیکار لیا۔ اور بڑی گڑبڑ ہوگئی اور ان کے خاندان اور اطفال رو پڑے اور انہیں ان کی مزدوری سے کچھ قرض نہ دیا گیا اور مناسب یہ تھا کہ انہیں قرض دیا جاتا' تاکہ وہ اُسے اپنے بچوں کے لیے چھوڑ جاتے۔

اور برہان الدین المقدسی نے حکمنامے کے مطابق اور نائب صغد استدمر کے حکم کے مطابق جو یلبغا کا بھائی تھا' جامع دمشق میں' تقی الدین ابن قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری کا بجائے خطبہ دیا' اور یہ بات اس پر اور اس کے دادا پر اور اس کی جماعت پر گراں گزری اور یہ ۴ ررمضان جمعہ کا دن تھا اور اس کے پاس بہت سے لوگ آئے۔ اور اس ماہ کی ۲۴ رتاریخ کو جمعرات کے روز' قاضی القضاۃ جمال الدین المرداوی کی بجائے حنابلہ کی قضاۃ کے لیے قاضی القضاۃ شرف الدین بن قاضی الجبل کا حکم نامہ پڑھا گیا' وہ اور مالکی کچھ امور کے باعث جو قبل ازیں ان کی طرف منسوب کیے گئے تھے معزول کر دیئے گئے اور محراب حنابلہ میں حکمنامہ پڑھا گیا اور حنفی اور شافعی اس کے پاس حاضر ہوئے اور مالکی' غربی منار کے صحن میں معتکف تھا' اور وہ ان کے پاس نہ گیا' کیونکہ وہ قاضی حماۃ کے منشور کے مطابق معزول تھا اور الصالحیہ وغیرہ میں گڑبڑ اور شرور پیدا ہوگئے۔ اور ۳۰ ررمضان بدھ کی صبح کو اس نے قاضی القضاۃ شمس الدین اسماعیل مالکی کو خلعت دیا' جو قاضی القضاۃ جمال المسلاتی معزول کی بجائے حماۃ سے مالکیہ کی قضا پر آئے

Marfat.com

تھے اور ان کا حکمنامہ جامع کے حجرہ مالکیہ میں پڑھا گیا اور قضاۃ واعیان اس کے پاس حاضر ہوئے۔

اور ۷ رشوال بدھ کی صبح کو امیر خیار بن مہنا سمع واطاعت کرتا ہوا دمشق آیا' اس سے قبل اس کے اور فوجوں کے درمیان طویل جنگیں ہوئیں اور یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ وفراخ زمین کو پامال کردے' پس اس نے گرفتاری' قید اور قتل کے خوف سے انکار کیا اور اس کے بعد آج کے دن وہ دیار مصر کو جانے کے لیے آیا تا کہ امیر کبیر یلبغا کے ساتھ صلح کرے سو حاجیوں' المہندار یہ اور مخلوق نے اس کا استقبال کیا' اور لوگ' کشادگی کے لیے نکلے اور وہ قصر ابلق میں اترا' اور اس کے ساتھ حماۃ عمر شاہ بھی آیا اور اس کے ساتھ اُترا اور دوسرے دن اس کے ساتھ دیار مصر کو چلا گیا اور قاضی ولی الدین عبداللہ وکیل بیت المال نے اپنے والد قاضی القضاۃ بہاء الدین ابن ابی البقاء کا خط مجھے پڑھایا' جو دیار مصر میں قاضی القضاۃ الشافعیہ تھے' کہ امیر کبیر نے جامع ابن طولون میں نیا درس بنایا ہے' جس میں حنفیہ کے لیے سات مدرس ہیں اور اس نے ہر فقیہ کے لیے ماہانہ چالیس درہم اور ایک اردب[1] گندم مقرر کی ہے۔ اور اس نے اس میں بتایا ہے غیر حنفیوں کی ایک جماعت نے حضرت امام ابوحنیفہ کا مذہب اختیار کرلیا تا کہ وہ اس درس میں اتریں۔

جامع اموی میں تفسیر کا درس:

۲۸ رشوال ۷۶۷ھ کو بدھ کے روز' شیخ علامہ عماد الدین بن کثیر نے اس تفسیر کا درس دیا جسے ملک الامراء نائب السلطنت امیر سیف الدین منکلی بغا رحمہ اللہ نے جامع کے اوقاف سے جسے اس نے اپنی نظارت کے زمانے میں از سر نو تعمیر کیا تھا' اللہ اُسے اس کا بدلہ دے اور اس نے دیگر مذاہب کے پندرہ طلب علموں کو مقرر کیا' ہر طالب علم کو ماہانہ دس درہم ملتے تھے اور دہرائی کرانے والے کو بیس درہم اور کاتب الغیبۃ کو بیس اور مدرس کو ۸۰ درہم ملتے تھے اور جب میں نے اُسے درس میں حاضر ہونے کے لیے بلایا تو اس نے صدقہ دیا اور حاضر ہوا اور قضاۃ واعیان جمع ہوئے اور آپ نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے آغاز کیا اور وہ جشن کا دن تھا۔

حنابلہ[2] کے قضاۃ شیخ شرف الدین احمد بن الحسن بن قاضی الجبل المقدسی اور کچہریوں کا ناظر سعد الدین بن التاج اسحاق تھا اور فتح الدین بن الشہید سیکرٹری تھا' نیز وہ شیخ الشیوخ بھی تھا' اور شامی افواج کا ناظر' برہان الدین بن الحلی اور بیت المال کا وکیل' قاضی ولی الدین بن قاضی القضاۃ بہاء الدین ابوالبقاء تھا۔

دیار مصر کی طرف نائب لسلطنت کا سفر:

۲۱ رتاریخ کی شب کو طشتمر دویدار یلبغا ڈاک کے گھوڑے پر آیا اور دار السعادۃ میں اترا' پھر وہ نائب السلطنت عشاء کے بعد مشعلوں کے ساتھ سوار ہوئے اور حاجب ان کے آگے آگے تھے اور لوگ اپنے نائب کے لیے دعائیں کررہے تھے اور وہ اسی طرح دیار مصر کو چلے گئے اور یلبغا نے اس کا اکرام کیا اور اس پر نوازش کی اور اس سے اپیل کی کہ وہ بلاد حلب میں رہے تو اس نے اس کی بات مان لی' اور سنجر اسماعیلی کے گھر میں اترا اور وہاں سے حلب کو چلا گیا اور میں نے وہاں اس سے ملاقات کی اور لوگوں نے اس کے غم کیا۔ اور غیر

---

[1] اردب' ایک پیمانے کا نام ہے جس میں ۲۴ صاع غلہ آتا ہے۔ (مترجم)

[2] استنبول کے نسخوں میں ایسے ہی ہے اور مصری نسخے کے اصل صاف شدہ نصف صفحے میں بھی یہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کلام ابن کثیر کے شاگرد کا ہے اور آغاز سال میں کلام میں غلطی پائی جاتی ہے۔

Marfat.com

حاضری میں امیر سیف الدین زبالہ نے نیابت کی تا آنکہ نائب المعز السیفی قشستمر عبدالغنی آ گیا' جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' اور قاضی شمس الدین بن منصور حنفی نے ۲۳ر محرم کو بدھ کے روز وفات پائی' جو نائب الحکم تھا اور باب الصغیر میں دفن ہوا' اس کی عمر ۸۰ر سال کے قریب تھی۔

اور آج کے دن یا اس کے بعد دوسرے دن قاضی شہاب الدین احمد ابن الوزوازہ نے جو الصالحیہ میں ناظر الاوقاف تھے' وفات پائی اور ۳ر صفر جمعہ کی صبح کو شہر میں اعلان کیا گیا کہ حلقہ کا کوئی سپاہی بیروت کی طرف جانے سے پیچھے نہ رہے' پس اس کام کے لیے لوگ جمع ہو گئے اور لوگوں نے جلدی کی اور فوج المزہ کے میدان میں ہتھیار بند تھی اور ملک الامراء امیر علی' جو شام کا نائب تھا' اپنے گھر سے جو بات الجابیہ کے اندر ہے ایک جماعت کے ساتھ جو اچھی ہیئت کے ساتھ ہتھیار بند تھی' بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلا اور اس کا بیٹا امیر ناصر الدین محمد اور اس کی تلاش کرنے والی فوج بھی اس کے ساتھ تھی اور نائب الغیبۃ اور حاجب اس کے خیمے میں اس کے پاس آئے اور معاملے کے بارے میں اس سے مشورہ کیا اس نے کہا یہ کوئی معاملہ نہیں ہے' لیکن جب جنگ وقتال ہوگا تو وہاں میرے لیے معاملہ ہوگا' اور بہت سے لوگ رضا کارانہ طور پر نکلے اور قاضی القضاۃ الدین شافعی نے حسب دستور جمعہ کے روز لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں جہاد کی ترغیب دی اور اس نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو خود اور زرہیں پہنائیں' اور وہ لوگوں کے ساتھ بیروت کی طرف روانگی کا عزم کیے ہوئے تھا' اور جب اس دن کا آخری حصہ آیا تو لوگ اپنے گھروں کو واپس آ گئے اور اطلاع آئی کہ سمندر میں جو کشتیاں دیکھی گئی تھیں وہ تاجروں کی کشتیاں تھیں' جنگی کشتیاں نہیں تھیں' پس لوگوں کے دل خوش ہو گئے' لیکن ان کی عظیم تیاری واضح ہو گئی۔ اور ۵ر صفر اتوار کی شب کو' امیر سیف الدین شرشی کو جو آخر وقت تک حلب کا نائب تھا عشاء کے بعد نگرانی میں دمشق کے دار السعادۃ میں لایا گیا اور اُسے حلب سے معزول کر کے بغیر کسی کام کے طرابلس بھجوا دیا گیا۔ اور امیر علاء الدین بن صبح کے ساتھ سرجین میں بھیجا گیا۔ اور ہمیں شیخ جمال الدین نباتہ کے دیار مصر میں ملک منصور قلاوون کے ہسپتال میں وفات پانے کی خبر ملی آپ اپنے زمانے کے شعراء کے علمبردار تھے اور یہ اس سال کے ۷ر صفر منگل کے دن کا واقعہ ہے اور اس کی آٹھ تاریخ کی رات السند کی جیل کے قیدی اپنے جیل خانے سے بھاگ گئے اور ان کی اکثریت باہر نکل گئی اور اس دن کی صبح کو والیوں نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے اور بھگوڑوں کی اکثریت گرفتار کر لی گئی اور انہوں نے انہیں بہت مارا اور انہیں بُرے ٹھکانے کی طرف واپس کر دیا۔

اور اس ماہ کی پندرہ تاریخ بدھ کے روز' شہر میں اعلان کیا گیا کہ بنارقہ' جبوبتہ اور کیتلان کے فرنگی کاروبار نہ کریں آج کے دن آخری حصے میں' میں نے امیر زین الدین زبالہ نائب الغیبۃ سے ملاقات کی جو دار الذہب میں فروکش تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ ایلچی نے اُسے اطلاع دی ہے کہ حاکم قبرص نے نجوم میں دیکھا ہے کہ قبرص ماخوذ ہونے والا ہے' پس اس کے پاس جو مسلمان قیدی تھے' اس نے ان کی دو کشتیاں یلبغا کی طرف بھیج دیں اور اپنے ملک میں اعلان کر دیا کہ جس نے کسی چھوٹے یا بڑے مسلمان کو چھپایا اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا ارادہ یہ تھا کہ کوئی قیدی باقی نہ رہے اور وہ سب کو بھجوا دے۔

اور اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو دن کے آخری حصے میں قاضی القضاۃ جمال الدین المسلاتی المالکی جو مالکیہ کے قاضی تھے اور گزشتہ سال کے رمضان کے آخر میں معزول ہو گئے تھے' دیار مصر سے آئے اور حج کیا پھر دیار مصر کو روانہ ہو گئے اور اس میں داخل ہوئے کہ شاید وہ مدد مانگیں لیکن انہیں قبولیت نہ ملی۔ اور ایک حاجب نے ان پر دعویٰ کر دیا' جس سے انہیں تکلیف پہنچی' پھر شام کو چلے گئے اور جامع کے شمال میں الکاملیہ کے قبرستان میں اترے پھر بیمار ہو کر اپنی بیٹی کے گھر میں منتقل ہو گئے اور مطالبات' دعاوی اور

Marfat.com

مصالحتیں ان کے بارے میں بہت تھیں' اللہ ان کا انجام بخیر کرے۔

اور اتوار کے روز عصر کے بعد' امیر سیف الدین طیبغا الطویل' قدس شریف سے' دمشق آیا۔ اور قصر ابلق میں اترا اور دو یا تین دن بعد دیار مصر کے حکم کے مطابق' حماۃ کی نیابت کے لیے چلا گیا۔ اور اطلاعات آئیں کہ دمشق کی نیابت کی بجائے امیر سیف الدین منکلی بغا کو حلب کی نیابت سپرد کر دی گئی ہے اور اُسے دیار مصر میں بہت عزت اور مال جزیل اور گھوڑے اور ساز وسامان اور بے شمار تحائف حاصل ہوئے اور یہ کہ امیر سیف الدین قشتمر عبدالغنی جو مصر میں حاجب الحجاب تھا دمشق میں ٹھہر گیا ہے' اور اس کے بجائے امیر علاء الدین طیبغا کو جو یلبغا کے گھر کا استاد تھا حجابت دے دی گئی ہے اور تینوں کو ایک ہی دن خلعت دیئے گئے۔

اور ۱۱ ربیع الاول اتوار کے روز شہر میں مشہور ہو گیا کہ اسکندریہ شہر میں بھی فرنگیوں والا قضیہ ہوا ہے' اور دیار مصر سے ایلچی اس کی اطلاع لے کر آیا ہے' پس دمشق میں جو فرنگی تھے ان کی نگرانی کی گئی اور انہیں قلعہ میں قید کر دیا گیا اور ان کے ذخائر پر قبضہ کر لیا گیا اور اسی روز' قاضی القضاۃ تاج الدین الشافعی نے مجھے بتایا کہ بناوقہ کے فرنگیوں کی سات کشتیاں اسکندریہ آئیں اور انہوں نے وہاں خرید وفروخت کی اور امیر کبیر یلبغا کو اطلاع ملی کہ ان سات کشتیوں میں سے ایک حاکم قبرص کی طرف گئی ہے اور ان کے فرنگیوں کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کشتی کو چھوڑ دیں۔ انہوں نے اس سے انکار کیا اور جلدی سے اپنی کشتیوں کی طرف بڑھے' تو اس نے ان کے پیچھے جانبازوں سے بھرے ہوئے آٹھ جنگی جہاز روانہ کیے اور انہوں نے ان سے مڈبھیڑ کی اور فرنگی سمندر میں تھے' پس فریقین میں سے بہت سے لوگ مارے گئے' لیکن فرنگیوں سے زیادہ مارے گئے اور اپنے سامان سمیت بھاگ گئے اور امیر علی جو دمشق کا نائب تھا وہ بھی ایک مبارک فوج کے ساتھ بڑی شان وشوکت سے آیا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے' اور غلام بھی تھے' پس امیر علی واپس چلا گیا اور مستقل نائب السلطنت رہا' حتیٰ کہ اس نے بیروت کے بارے میں غور وفکر کیا اور جلد واپس آ گیا اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ فرنگی جنگ کرتے ہوئے طرابلس آئے اور انہوں نے بندرگاہ سے مسلمان کی ایک کشتی پکڑ لی اور اُسے لوگوں کے دیکھتے دیکھتے جلا دیا اور وہ ان کو روکنے اور ہٹانے کی سکت نہ رکھتے تھے اور فرنگیوں نے واپسی پر حملہ کر دیا اور تین مسلمانوں کو قیدی بنا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امیر کبیر یلبغا کا قتل:

ہمیں دمشق میں ۱۷ ربیع الاول سوموار کی شب کو دو قیدیوں کے ذریعے جو دیار مصر سے ڈاک کے گھوڑے پر آئے تھے' اس کے قتل کی اطلاع ملی' انہوں نے بتایا کہ وہ اس ماہ کی بارہ تاریخ کو بدھ کے روز قتل ہوا ہے' اس کے غلاموں نے ایک دوسرے کی مدد کی' اور اُسے اسی روز قتل کر دیا' اور حکومت تبدیل ہو گئی اور ہزاری اور طبلخانی امراء کی ایک بہت بڑی جماعت کو گرفتار کر لیا گیا اور حالات بہت خراب اور مشکل ہو گئے اور امیر سیف الدین طیتمر نظامی نے قضیہ کے بوجھ کی ذمہ داری لے لی۔ اور سلطان کا پہلو مضبوط ہو گیا' اور وہ راہ راست پر چلا' اور مصر میں جو کچھ ہوا اس سے اکثر امراء خوش ہوئے' اور نائب السلطنت بیروت سے دمشق آیا اور اس نے خوشی کے شادیانے بجانے اور شہر کو آراستہ کرنے کا حکم دیا تو ایسے ہی کیا گیا اور قلعہ منصورہ میں جو فرنگی تھے انہیں رہا کر دیا گیا اور لوگوں کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ یہ موجودہ تاریخ کا آخری واقعہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَوٰةُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com





ہماری دیگر مطبوعات







نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی